

قَوْلًا حَسَنًا قَوْلًا لِمَنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا
ترجمہ

اس سے بہتر کلام کس کا جو اللہ کی طرف بلانے اور نیک عمل کرے

فیوض دانی مہر

ترجمہ

الفتح الربانی

مترجمہ

حضرت مولانا الحاج مولوی عاشق الہی صاحب
(مولوی فاضل) میرٹھی

ناشر

ایف ڈی پبلشنگ ہاؤس پرائیویٹ لمیٹڈ
بھارت

NAZEER BOOK DEPOT

823, Quaid-e-millath Road,

Trivandrum - 600 007

☎: 28593421

جملہ حقوق کتابت محفوظ ہیں



تاریخ اشاعت _____ جنوری ۱۹۸۶ء

نام کتاب _____ فیوضِ یزدانی ترجمہ الفتح الربّانی

نام مترجم _____ حضرت مولانا عاشق الہی مولوی فاضل میرٹھی

بہ اہتمام _____ اعتقاد حسین صدیقی

پریس _____ اے۔ آفسیٹ ریسٹرز۔ دہلی نمبر ۲

۱۵۰۶

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

۱۵۶۱۔ کوٹانہ اسٹریٹ، سوئیوالان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مختصر سوانح

پیران پیر حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

أَحْمَدُ لِلَّهِ وَكَفَى أَوْسَلَامٌ عَلَى عِبَادِكَ الْوَالِدِينَ أَصْطَفَا

اقابل حق تعالیٰ شائے نے اپنے دین متین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، جو رجال دین کے ذریعہ پورا ہوتا ہے، دین کے ہر شعبہ کی حفاظت اور اس کو دجالوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے مقدس حضرات کو پیدا فرماتا ہے جو کما حقہ اس خدمت کو انجام دیکر دین کے صحیح فہم و خیال کو ظاہر کرتے ہیں۔

سید الطائفہ شیخ طریقت، محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی اُمت مسلمہ قیامت تک فراموش نہیں کر سکتی کہ دین کے ہر شعبہ کی صحیح حفاظت اپنے دور میں جس قدر آپ نے فرما کر اُمت پر احسان کیا ہے شاید ہی کسی دور میں اتنی بجاہت و کمال کے ساتھ حفاظت کی گئی ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ قبول عام عطا فرمایا کہ سلوک و طریقت کے مختلف سلاسل و طبقات میں کسی بزرگ کے حصہ میں نہیں آیا، دوسرے بزرگوں کی شہرت و مقبولیت تو عموماً اپنے ہی حلقہ تک محدود رہی، لیکن حضرت شیخ کی مقبولیت و شہرت اپنے سلسلہ قادریہؒ سے نکل کر ہر شعبہ اور ہر سلسلہ کے عوام و خواص کی زبان تک مختلف القابوں کے ساتھ پہنچ گئی۔

ولادت باسعادت

آپ کی تاریخ ولادت سنہ ۴۶۰ یا ۴۷۰ء بیان کی گئی ہے، ایران کے ایک مشہور قصہ گیلان میں آپ کی ولادت ہوئی۔ جب کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ۶۰ سال ہو چکی تھی جو عموماً ایسی عمر ہے جس میں اولاد پیدا نہیں ہوتی، گویا حضرت محبوب سبحانی رحمہ اللہ کی اس دنیا میں تشریف آوری سے پہلے یہ پہلی کرامت تھی۔

اسم گرامی و نسب

آپ کا لقب محی الدین، کنیت ابو محمد اور نام عبد القادرؒ ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب: ابنہ والد ماجد سید ابو صالح رحمہ اللہ کی طرف سے گیارہویں پشت میں جا کر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور والدہ محترمہ اُم الخیر سیدہ فاطمہؓ کی جانب سے چودھویں پشت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے، اس طرح آپ نبی شرافت و سیادت سے منجانب اللہ نوازے گئے۔

طفولیت

آپ کی عمر ۵ سال کی تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کی تربیت و نگرانی والدہ محترمہ کے حصہ میں آئی، وہ سوت کات کر گھر بھر کا گزارہ چلاتی تھیں، ادھر بھی فاقہ تک ٹوٹ نہجی تھی تو وہ صبر و رضا کی پیکر یہ کہہ کر کہ ”آج ہم اشتر میاں کے مہان میں اپنی اور گھر بھر کی تسلی کر دیتیں، آپ نے پھوٹی سی عمر سے کتب جانا شروع کر دیا تھا اور اسی حالتِ طفولیت میں آپ کے سامنے عجیب غریب واقعات پیش آتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کیا تو مجھے ایک غیبی آواز آئی کہ: ”بجانب من بیا اے مبارک“ یعنی اسے بابرکت ہستی میرے پاس آ، آواز دینے والا دکھائی نہ دیا، آپ خوفزدہ سے ہوئے اور والدہ کی گود میں آ بیٹھے۔

تکمیل علم

آپ نے فرمایا کہ ایک روز ۹ ذی الحجہ کو میں ذرا شہر سے باہر نکلا اور ایک گائے کی دُم پکڑ لی، گائے نے میری طرف رخ کر کے کہا کہ اے عبدالقادر اشتر تعالیٰ نے تجھے نہ ان کاموں کے لئے پیدا کیا ہے نہ ان کا حکم دیا ہے، میں یہ بات سن کر خوفزدہ سا ہوا اور گھر آ گیا، پھر میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو اشتر تعالیٰ نے کہ معظہ تک تمام حجابات میرے سامنے سے اٹھا دیے اور میں میدانِ عرفات میں حاجیوں کو وقوف کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ چنانچہ آپ اشارہ غیبی کا مطلب سمجھ گئے اور والدہ محترمہ سے بگوں کی خدمت و صحبت اور تکمیل علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت طلب کی، آپ کی والدہ نے بخوشی اجازت دیکر رخصتِ سفرتیار کرنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ تمہارے والد نے کل ۴۰ دینار چھوڑے تھے جنہیں سے ۴۰ اشتر فیاں تمہاری صدی کی تہ میں سی دی ہیں، لہذا بنام خدا جاؤ! ہمیشہ راست بازی اور استقامت کو اپنا شعار بناؤ۔

اتفاق سے راستہ میں ڈاکہ پڑا، ایک ڈاکو نے آپ سے بھی پوچھا کہ ”تیرے پاس بھی کچھ مال ہے“ آپ نے برجستہ فرمایا کہ ہاں چالیس اشتر فیاں میری صدی میں سلی ہوئی ہیں، اس افراتفری کے عالم میں جب کہ لوگ اپنے مال کو چھپاتے پھرتے ہوں آپ کا اس طرح اپنے مال کو ظاہر کر دینا آپ کی اخلاقی قوت پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ ڈاکو کو بھی اس طرح سچ بولنے سے تعجب ہوا اور اپنے سردار کے پاس آپ کو لے گیا، سردار نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمادیا کہ میری والدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی ہے، اللہ والوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں بجلی کی سی تاثیر ہوتی ہے، آپ کے بھی یہ الفاظ اس سردار کے دل پر اثر کر گئے اور اس نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ یہ لڑکا اپنی ماں کے حکم کی اتنی تعمیل کرتا ہے کہ جان و مال کے کسی خطرہ کی اس نے پروا نہیں کی اور میں خالقِ حقیقی کی نافرمانیوں میں مبتلا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے قافلے والوں کو تمام مال و اسباب واپس کر دیا اور سچی توبہ کر کے بقیہ زندگی اشتر کی نسرمانبرداری میں گزار دی، کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے وقت کے اولیاء

میں سے ہوا، واللہ اعلم

تکمیل علم کے لئے آپ کا یہ سفر سنہ ۳۸۸ھ میں جبکہ آپ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کی تھی، پیش آیا۔

بغداد میں تشریف لانے کے بعد آپ نے جناب ابوسعید خدری حنبلی سے علم فقہ، احمد بن مظفر، ابوالغالب وغیرہ سے علم حدیث اور ابو ذکریا تبریزی سے علم ادب کی تکمیل فرمائی، آپ کے شیخ ظاہر و باطن ابوسعید خدری کو آپ کے ظاہری و باطنی کمالات پر اتنا اعتماد ہوا کہ جس مدرسہ کی بنیاد انھوں نے رکھی تھی اس کے تمام انتظام و انصرام آپ کے سپرد فرما کر خود علیحدہ ہو گئے۔

آپ اس مدرسہ کی ظاہری و باطنی ترقی میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم کی تدریس خود شروع فرمائی، اور ساتھ ہی دعوۃ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ تھوڑے ہی دنوں میں تشنگانِ علوم کا ایک ہجوم ہو گیا اور مدرسہ کی موجودہ عمارت ناکافی ہو گئی، آپ کی ان خدمات کی وجہ سے یہ مدرسہ آپ ہی کے نام پر مدرسہ قادیہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔

آپ کی تدریسی زندگی سنہ ۵۲۸ھ سے سنہ ۵۶۱ھ تک کل ۳۳ سال کے عرصہ تک ہے، جس میں آپ اول وقت تفسیر و حدیث ظہر کے بعد قرآن کریم اور بقیہ اوقات میں فقہ و اصول وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم ظاہری میں روش و کمال عطا فرمایا تھا کہ فتویٰ لکھتے وقت نہ کتاب دیکھتے اور نہ کچھ سوچتے اور آپ کا یہ جواب تمام علماء میں حجت مانا جاتا۔

طریقت و سلوک

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حق تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر آپ نے ایسے ایسے مجاہدات کئے جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ خود فرماتے ہیں کہ ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں اور دیرالوز کی خاک بیزی اس طرح کرتا رہا کہ نہ مجھے کوئی جانتا تھا اور نہ میں کسی کو چالیس سال تک نماز فجر عشر کے وضو سے ادا کرتا رہا اور پندرہ سال تک ایک رات میں پورا قرآن کریم نماز میں ختم کرتا رہا۔ اور تین دن سے چالیس دن تک ایسا بھی وقت آتا رہا کہ نہ کھانے کو کچھ ملتا تھا اور نہ آرام اور نیند ہی نصیب ہوتی۔

آپ کے فرزند شیخ موسیٰ نے آپ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کسی ایسے دیران جنگل میں تھا جہاں نہ پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز، چند روز وہاں رہا اور مجھے ایک قطرہ تک نہ مل سکا۔ تشنگی سے میری بُری حالت ہو گئی۔ اچانک ایک ابر نمودار ہوا اور بارش شروع ہو گئی، میں نے بقدر ضرورت اپنی تشنگی بجھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اسی ابر میں نے ایک ایسی روشنی دیکھی جو آسمان کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی، اس روشنی میں سے ایک آواز آئی کہ اے عبد القادر میں ہوں تمہارا رب، اب میں تمہاری عبادت و ریاضت سے راضی ہو گیا، اور میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کر دیا، میں نے یہ سن کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھا اور کہا کہ اے ملعون دور ہو، کیسی باتیں کرتا ہے، اس پر وہ روشنی ختم ہو کر دھواں سا چھا گیا اور آواز آئی کہ اے عبد القادر تم اپنے علم دفعہ کی وجہ سے محفوظ ہو گئے ورنہ اسی صحرا میں میں نے تم جیسے شریکوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اے ملعون میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی دستگیری سے محفوظ ہو گیا۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ

وہ سوت
کے ہمارے
میں عجیب
مجھے ایک
پ خود

سرفرخ
زہد سہوا
اور میں
بے رنگوں
تیار کرنا
لہذا

فرمایا
تے ہوں
سے تعب
ج بولنے
اس
کے کسی
اسباب
ولیا

آپ نے کیسے پہچانا کہ یہ شیطان تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی بات سے کہ ”میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کر دیا“ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حرام باتوں کا حکم فرماتا ہے نہ انہیں پسند کرتا ہے۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو دُوزخ میں تیسریں پھیر کر، دوچار سجدے کر کے اور ٹوٹا جھوٹا لباس پہن کر اپنے آپ کو شریعت کی تمام قید و بند سے آزاد کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نماز، روزہ، یہ حلال و حرام اور یہ طہارت و نجاست کے مسائل تمہارے لئے نہیں ہماری نماز روحانی ہے، ہمارا روزہ روحانی ہے اور ہم شریعت کے پابند نہیں، وہ سر تاج اولیاء محبوب جانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ طریقت کا کوئی مرتبہ شریعت پر پابندی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، اپنے آپ کو شریعت سے آزاد کر کے مراتب روحانی کا دعویٰ کرنے والا زندگی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولیائے اُمت کو سیکڑوں کرامتوں سے نوازا ہے لیکن حضرت محبوب جانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مقام میں بھی خاص امتیاز حاصل ہے اور آپ کی بہت سی کرامات حد تو اتار تک پہنچی ہوئی ہیں، ایک معاصر بزرگ شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ سے زیادہ کرامت والا کوئی نہیں دیکھا، جب بھی جس کا دل چاہتا آپ کی کرامت کا مشاہدہ کر لیتا، دارا شکوہ نے تحریر کیا ہے کہ اگر آپ کی کرامتوں کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بھی اس کے لئے کافی نہ ہو سکے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت شیخ کی جانب ایسی باتیں منسوب کر دی جائیں جن کا نہ سر ہو نہ پیر اور نہ شریعت سے ہم آہنگ ہوں، اسی لئے علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں وَبِذَکْوَہِ عِنْدَ اَہْلِ اَکْثَرِهَا مَعَالَاۃً یعنی بہت سے لوگ آپ کی طرف اکثر بے سرو پا واقعات منسوب کر دیتے ہیں۔

سیرت و کردار

آپ نہایت خوش خور، مہربان، شفیق اور حسن اخلاق کا پیکر تھے، ہمانوں کی خدمت بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تھے، آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہیں فرمایا ہاں خلاف شرع امور کو دیکھ کر آپ کے غضب کی انتہا نہ رہتی، امر اور سلاطین کے یہاں نہ تو تشریف لیجاتے اور نہ اُن کے ہدایہ قبول فرماتے، بڑے سے بڑے خلیفہ وقت کو اس کی لغزشوں اور کوتاہیوں پر متنبہ فرماتے رہتے، ایک مرتبہ خلیفہ وقت مستنجد باللہ نے حاضر خدمت ہو کر اشرافیوں کے دس توڑے پیش کئے آپ نے حسبِ معمول انکار فرما دیا، ادھر سے شدید اصرار ہوا تو آپ نے ایک توڑا دائیں ہاتھ میں اور ایک بائیں ہاتھ میں لیکر انہیں رگڑا تو اشرافیوں نے خون پہنے لگا۔ پھر خلیفہ سے فرمایا کہ ”اللہ سے شرم نہیں آتی کہ لوگوں کا خون کھاتے ہو اور حج کر کے میرے پاس لاتے ہو“ یہ حالت دیکھ کر خلیفہ رونے لگا حتیٰ کہ غشی طاری ہو گئی۔

آپ کی مجلس ایسی بارعب اور پُر سکون ہوتی کہ بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دم مارنے کی مجال نہ ہوتی لیکن ساتھ ہی ایسی تسلی بخش کہ کیسا ہی غزدہ آپ کی مجلس میں چلا جائے اس کے تمام رنج و غم فوراً دور ہو جائیں، انتفاع اس قدر عام ہوتا کہ ہر شخص یہی سمجھتا کہ مجھ پر سب سے زیادہ نگاہِ کرم ہے۔

کچھ اس کتاب سے متعلق

زیر نظر کتاب "الفتح الربانی" حضرت محبوب سبحانیؒ کے ان مواعظ کا مجموعہ ہے جو آپ کے مرید خاص حضرت عقیف الدین المبارک نے آپ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کو مجلس وعظ میں قلمبند فرمایا تھا، یہ کم و بیش ساٹھ مجالس پر مشتمل آپ کے وہ علوم و معارف ہیں، جو جادہ پیمانی طریقت و شریعت کے لئے ایک زبردست رہنمائی، ان مواعظ کے پڑھنے میں اگرچہ وہ لطف اور تاثیر نہیں آسکتی جیسی کہ حضرت محبوب سبحانیؒ کی زبان مبارک میں ہوتی، تاہم پڑھنے والے خود اندازہ لگائیں گے کہ یہ مواعظ کس درجہ کے ہیں، آپ کے فیوض بڑی مخالفتوں اور جانفشانیوں کے بعد سنہ ۱۳۵۵ھ میں عام اور تام ہونا شروع ہوئے اور اسی وقت آپ کی طرف مخلوق کا رجوع بھی بکثرت ہوا، یہ مواعظ اسی زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کہیں اپنے مرید خاص کو خطاب فرماتے ہیں اور یا غلام کہہ کر بات شروع فرماتے ہیں اور کہیں "یا قوم" کہہ کر خطاب عام فرماتے ہیں۔

ان بلند و بالا مواعظ کا اردو ترجمہ مولانا عاشق الہی صاحب میرٹھیؒ نے عرصہ ہوا فرما کر فیوض یزدانی کے نام سے طبع کرایا تھا ان مواعظ کے جتنے بھی تراجم ہوئے ہیں، ان سب میں یہ ترجمہ اپنی شگفتگی، صحت، حسن بندش اور اختصار و جامعیت کے اعتبار سے ممتاز تھا ایک دفعہ طبع ہونے کے بعد پھر دوبارہ اس کی طباعت کی نوبت نہیں آئی، جس کی وجہ سے یہ تقریباً نایاب ہو چکا تھا، ہم نے شرعی اور قانونی طریقہ سے اس کی طباعت کی اجازت حاصل کر کے پاکستان میں اپنے لئے اس کے ہمنام حقوق محفوظ کرا لئے ہیں اور اب نئی آب و تاب کے ساتھ ایک کالم میں اصل عربی اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ نہایت جانفشانی اور صحت و غیرہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیں اور تمام مسلمانوں کو حضرت محبوب سبحانیؒ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

وَمَا كُفِّرُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ، وَبِصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے میرے اللہ اے پاک ذات جو اپنی حمد کے متعلق میرے عاجز ہونے کو جانتا ہے اُس (پیغمبر یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ جو تیری حمد کرنے والوں میں کامل تر ہیں کہ جن کیلئے تو نے اپنے اسماء اور صفات کی حقیقتوں اور اپنی ذات کی تجلیات کے دقائق کو منکشف فرمایا پس انہوں نے تیری معرفت ایسی حاصل کی جو تیرے کمالات کو شایاں تھی اور اُسوقت تو نے ان کو اپنے وہ محامد الہام فرمائے جو انکے سوا کسی کو بھی الہام نہیں فرمائے جیسا کہ آئندہ تو ان کو اس سے دوگنا اور چوگنا الہام فرمائے گا اس (قیامت کے) دن جو ان کی اس یکتائی کے ظاہر ہو نیکار دن ہے جس میں انکے منظر (حق) ہونے کا بدرجہ کمال ظہور ہو گا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو انکے سب سے زیادہ نفیس جو در ایسے درود سلام کا نازل فرما جو تیرے کمال قدس کو لائق ہے نیز یہ کہ جو بزرگ امتیں اور سلام تو ان پر نازل فرمائے اس کو انکے وجود حسی اور وجود معنوی کو اور عالم خلق اور عالم امر کو جن کا تعلق انکے وجود حسی و معنوی کے ساتھ ہے حادی بنایا ہوا کہ اے ہمارے پروردگار اپنے نبیؐ کو اپنے رسولوں اپنے فرشتوں اور اپنے نیک بندوں میں سے کسی ایک کو بھی ایسا نہ چھوڑ جس کو وسیع فضل عظیم کی تعیم شامل نہ ہو جائے۔

شیخ المشائخ حضرت محی الدین قدس سرہ کا نسب

آپ کا اسم مبارک عبد القادر اور کنیت ابو محمد ہے آپ کے والد کا نام ابو موسیٰ کنیت ابو صالح انکے والد عبد اللہ حسلی انکے والد محمد بن زاہدانکے والد محمد بنکے والد داؤد انکے والد موسیٰ انکے والد عبد اللہ انکے والد موسیٰ انکے والد عبد اللہ انکے والد الحسن بنی انکے والد حسن انکے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم عین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ يَا مَنْ عَلَّمَ عَجْزِي عَنْ حَمْدِكَ ۖ أَسْأَلُكَ
بِأَكْمَلِ حَامِدِيكَ ۖ الَّذِي كَشَفْتَهُ عَنْ
حَقَائِقِ أَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ ۖ وَدَقَائِقِ تَجَلِّيِكَ
ذَاتِكَ ۖ فَصَلِّ عَلَى مَنْ تَلْبِيكَ بِكَمَا لَا إِلَهَ إِلَّا
وَالْهَمَّتَهُ إِذْ ذَاكَ مِنْ قَهْرٍ لَا مَالَهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَدْرِي
كَمَا سَأَلْتَهُمْ ۖ ذَلِكِ مُضَاعَفًا فِي يَوْمٍ ظَهَرُوا
فِيهِ أَنْبِيَائِهِ ۖ الَّتِي يَكْمُلُ فِيهَا ظُهُورُ مَظْهَرِيَّتِكَ
أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَسَلَامًا لَا يُفَيِّنُ
بِكَمَالِكَ إِلَّا قَدْسٌ ۖ عَلَى وَجُودِهِ الْأَنْفُسُ وَ
أَنْ تَعْمَرَ بِمَا تَوَرَّدُهُ مِنْ شَرِيفٍ صَلَوَاتِكَ وَ
سَلَامِكَ دَوَائِرَ وَجُودِهِ الْحَسَنِيِّ وَوُجُودِهِ الْمُعْزِي
وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِمَا مِنْ عَالَمِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ ۖ حَتَّى
لَا تَدْعَى بَارِتْنَا أَحَدًا مِنْ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ
وَمَلَائِكَتِكَ وَصَلِّ عَلَى عَبْدِكَ بِمَا لَوْ قَدْ شَمَلَهُ
التَّعْوِيمُ ۖ بِذَلِكَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۖ

ذِكْرُ نَسَبِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ

هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ
مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُخَيْرِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَاهِدِ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَحْضِيِّ بْنِ الْحَسَنِ
الْمُتَنَقِّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

الدين المبارك
نہیں ہو سکتی
کے فیوض
کا جمع بھی
فرماتے ہیں
کرا یا تھا
سے متا تھا
شرعی اور
ہیں
اور صحت
تہ
خلفہ

الْمَجْلِسُ الْأَوَّلُ

قَالَ سَيِّدُ نَا الشَّيْخِ مُحَمَّدٌ لِّدِينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ
بُكْرَةُ يَوْمِ الْأَحَدِ بِالرَّيْطِ ثَالِثَ شَوَّالٍ ٥٢٥ هـ
الْإِعْتِرَاضُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ نُزُولِ
الْأَقْدَارِ مَوْتُ الدِّينِ : مَوْتُ التَّوْحِيدِ
مَوْتُ التَّوَكُّلِ الْإِخْلَاصِ وَانْقِلَابُ الْمُؤْمِنِ
لَا يَعْرِفُ لِمَ وَكَيْفَ لَا يَعْرِفُ بَلَّ يَقُولُ بَلَّ :
النَّفْسُ كُلُّهَا فَخَالِفَةُ مُتَارِعَةٍ : فَمَنْ أَرَادَ
صَلَاةً هَا أَتَى جَاهِدَ هَا حَتَّى يَأْمَنَ شَرَّهَا :
كُلُّهَا شَرٌّ فِي شَرِّهَا فَادَّبُوهَا وَاطْمَئِنَّ
مَارَتْ كُلُّهَا خَيْرًا فِي خَيْرِهَا تَصِيرُ مُوَافِقَةً
فِي جَمِيعِ الطَّاعَاتِ وَفِي تَرْكِهَا جَمِيعِ الْمَنَاهِي
فَيُعِينُ يَقَالَ لَهَا يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ لَمْ طَمِئِنَّ
أَنْجِئِي إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً هَ يَصِحُّ
لَهَا تَوَقُّانٌ : وَيُزَوَّلُ عَنْهَا شَرُّهَا وَلَا تَعْلَقُ
بِشَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ : يَصِحُّ تَسْبُّهَا مِنْ
أَرْبَعِهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ خَرَجَ
عَنْ نَفْسِهِ وَبَقِيَ بَلَاهُوَ يُجْرِي : وَقَلْبُهُ
سَاكِنٌ : جَاءَهُ أَنْوَامٌ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ
وَعَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَيْهِ فِي مُعَاوَنَةٍ وَهُوَ
يَقُولُ : لَا أُرِيدُ مَعُونَتَكُمْ : عَلِمَهُ بِحَالِي
يُعِينُنِي عَنْ سُورَاتِي : لَمَّا صَحَّ تَسْلِيمُهُ وَتَوَكَّلَهُ
قِيلَ لِلنَّارِ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى
إِبْرَاهِيمَ هَ مَعُونَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

پہلی مجلس

(وقت صبح - یوم یکشنبہ - ۳ شوال ۵۲۵ھ خانقاہ شریف)

نزدلی تقدیر کے وقت حق تعالیٰ شانہ پر اعتراض کرنا موت ہے زمین
کی، موت ہے توحید کی موت ہے توکل و اخلاص کی، ایمان و الاقلب
لفظ کیوں اور کس طرح "کو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا کہ بلکہ کیا ہے۔
اس کا قول تو یہاں ہے کہ حکم تقدیری کی موافقت کرتا ہے۔ اور
چون وچرا کے ساتھ رائے زنی نہیں کرتا، نفس کی عادت ہی
ہے کہ مخالفت اور نزاع کرے۔ پس جو شخص اس کی درستی چاہے وہ
اس کو اتنا مجاہدہ میں ڈالے کہ اس کے شر سے بے خطر بن جائے
نفس تو شر ہی شر ہے مگر جب مجاہدہ میں پڑتا اور طمئنہ بخاتا ہے
تو خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اور تمام طاعتوں کے بجالانے اور مصیبتوں
کے چھوڑ دینے میں موافقت کرنے لگتا ہے پس اس وقت ارشاد
ہوتا ہے کہ "اے اطمینان والے نفس لوٹ اپنے رب کی طرف
کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش" اب اس کا جوش بھی
صحیح اور اسکا شر بھی اس سے زائل ہو جاتا ہے اور مخلوقات میں سے
کسی شے کیساتھ بھی وہ لگاؤ نہیں رکھتا اور اسکا نسب اپنے باپ
ابراہیم کیساتھ صحیح بخاتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے
نفس سے باہر نکل گئے اور بلا خواہش نفس اتنی رہ گئے اور آپ کا قلب
صاحب سکون تھا (نار غرودی میں گرنے کے وقت) آپ کے پاس طرح
طرح کی مخلوقات آئی اور انھوں نے آپ کی مدد کرنے کے لئے اپنے اپنے
نفسوں کو پیش کیا اور آپ فرما رہے تھے کہ مجھے تمہاری مدد درکار
نہیں ہے وہ میرے حال سے واقف ہے اور اس لئے مجھے سوال
کی بھی حاجت نہیں "جب شان تسلیم و توکل صحیح ہوئی تو آگ
سے کہہ دیا گیا کہ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی دالی ابراہیم پر جو شخص

لِلصَّالِحِينَ ۖ فِي الدُّنْيَا يُغَيِّرُ حَسَابًا وَنَجْمًا
 فِي الْآخِرَةِ يُغَيِّرُ حَسَابًا ۚ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا
 يُؤْتِي الصَّالِحِينَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حَسَابٍ لَا يَخْفَى
 عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ ۚ بَعَيْنُهُ مَا يَتَحَمَّلُ الْمُتَحَمِّلُونَ
 مِنْ أَجْلِهَا أَصْلًا وَمَعَهُ سَاعَةٌ ۚ وَقَدْ رَأَيْتُمْ
 لُطْفَهُ وَإِنَّمَا مَسِينِينَ الشَّجَاعَةَ صَبْرًا سَاعَةً
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّالِحِينَ بِالنَّصْرِ وَالظَّفَرِ أَصْلًا وَ
 مَعَهُ ۚ وَانْتَبَهُوا لَهُ ۚ وَلَا تَعْفُوا عَنْهُ لَا تَتْرَكُوا
 إِنِّي أَخَافُكُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكُمْ إِلَّا تَبَاةٌ
 فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ ۚ اسْتَبَهُوا لَهُ فَقَبِلَ لِقَائِهِ ۚ
 إِنَّتَهُوا قَبْلَ أَنْ تَنْتَبَهُوا إِلَّا أَمْرَكُمْ ۚ
 فَتَنَدُّ مَوَاقِفَ لَا يَنْفَعُكُمْ الْقَدَمُ ۚ وَأَصْلَحُوا
 قُلُوبَكُمْ فَإِنَّهَا إِذَا أَصْلَحَتْ صَلَحَ لَكُمْ سَائِرُ
 أَحْوَالِكُمْ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ آدَمَ مُضْغَةً إِذَا أَصْلَحَتْ
 صَلَحَ لَهَا سَائِرُ جَسَدِهِ ۚ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَهَا
 سَائِرُ جَسَدِهِ ۚ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ صَلَاحُ الْقَلْبِ
 بِالنُّفُوسِ وَالشُّوْخِلِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالنَّوْجُ
 لَهُ ۚ وَالْإِخْلَاصُ فِي الْأَعْمَالِ وَفَسَادُهُ بَعْدَ ذَلِكَ
 الْقَلْبُ طَائِرٌ فِي تَفْسِيلِ الْبُنْيَةِ كَمَا مَرَّ فِي حَقِّهِ كَمَا لَمْ
 فِي خَزَائِنِهِ قَالَ لَعَبَّارُ بِالطَّائِرِ لَا بِالْقَفْصِ بِالذَّرَّةِ
 لَا بِالْحَقِّ ۚ بِالْمَالِ لَا بِالْخَزَائِنِ ۚ اللَّهُمَّ اشْغُلْ
 جُودَ إِحْسَانِ بِلَاغَتِكَ وَقُلُوبَنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَاشْغُلْ
 قُلُوبَ حَيَاتِنَا فِي لَيْلِنَا وَنَهَارِنَا ۚ أَجْهِضْنَا بِالذَّرِّ
 تَقْدَمُوا مِنَ الصَّالِحِينَ ۚ وَارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَهُمْ وَ

حق تعالیٰ کیساتھ اسکی قدر پر راضی بن کر صبر اختیار کرتا ہے اس
 کے لئے دنیا میں خدا کی بیشمار مدد ہے اور آخرت میں بیشمار نعمت
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر بیشمار دیتا ہے
 اللہ پاک کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اس کی نظر کے سامنے ہے جو کچھ بھی
 برداشت کرے اس کی وجہ سے برداشت کرتے ہیں اس کے ساتھ
 ایک ساعت کے لئے صبر کرو کہ برہنہ برس اس کے لطف انعام کو دیکھتے
 رہو گے ایک ساعت کا صبر ہی تو شجاعت ہے بیشک اللہ صبر کرنے والوں
 کا ساتھی ہے مدد کرنے اور کامیاب بنانے میں اس کے ساتھ با استقبالیہ
 رہو اور اس کے لئے بیدار ہو جاؤ اور اس سے غافل مت ہو دو اپنے
 بیدار ہو نیکو موت کے بعد کے لئے نہ چھوڑو کہ اس وقت بیدار ہو نا تم
 کو مفید نہ ہو گا اس کے لئے بیدار ہو اس سے ملنے سے قبل بیدار ہو،
 اپنے غیر اختیار ی بیدار ہو نیے قبل در نہ پشیمان ہو دو گے ایسے قت کہ بیشانی
 تم کو مفید نہ ہو گی اور اپنے قلوب کی اصلاح کرو کیونکہ قلوب ہی ایسی چیز ہیں کہ
 جب سنو جاتے ہیں تو سارے حالات سنو جاتے ہیں اور اسی لئے جناب سول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
 کہ جب وہ سنو جاتا ہے تو اسکی وجہ سے سارا بدن سنو جاتا ہے اور جب
 دہی بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور وہ قلوب کا سنو جانا
 پر ہیز گاری حق تعالیٰ پر توکل اس کی توحید اور اعمال میں اخلاص پیدا
 کرنے سے ہے اور اس کا بگڑنا ان مصلحتوں کے معدوم ہونے سے قلوب گویا
 بے بندہ بدن کے بنجرہ میں گویا موتی ہے ڈبہ میں گویا مال ہے صندوق
 میں پس اعتبار پرندہ کا ہر بنجرہ کا نہیں ہے اعتبار موتی کا ہر ڈبہ کا نہیں ہے
 اور مال کا ہے صندوق کا نہیں ہے اے میرے اللہ ہمارے اعضا کو اپنی
 طاعت میں اور قلوب کو اپنی معرفت میں مشغول فرما اور مدت العمر ساری
 رات اور ساکن دن اسی میں مشغول رکھ اور ہر کو شامل فرما نیکو کار اسلاف
 کیساتھ اور ہر کو نصیب فرما جو ان کو نصیب فرمایا تھا اور ہمارا ہو جا جیسا

شریف

موت ہے

ان والقلب

بلکہ کیا ہے

نا ہے اور

مادت ہی

تی چاہے وہ

بن جائے

سنہ بخلا ہے

اور مصیبتوں

نت ارشاد

کی طرف

کا جوش بھی

ت میں سے

نے باپ

م اپنے

کے قلب

س طرح

پنے اپنے

مدد رکھا

سوال

تو آگ

شخص

كُنْ تَنَاسُكًا كُنْتَ لَهُمْ أَمِينٌ يَا قَوْمِ كُونُوا لِلَّهِ
عَمَلًا وَجَلَّ كَمَا كَانَ الصَّاحِبُونَ لَهُ بِحَسْبِهِ يَكُونُ
لَكُمْ كَمَا كَانَ لَهُمْ إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَكُونُوا لِحَقِّ
عَمَلٍ وَجَلَّ لَكُمْ فَاسْتَعِزُّوا بِطَاعَتِهِ وَالصَّبْرِ
مَعَهُ وَالْإِصْبَابِ بِأَفْعَالِهِ فَيَكُونُ فِي غَيْرِكُمْ الْقَوْمُ
رَهْدٌ وَإِنِّي لَأُنَبِّئُكُمْ وَآخِذُوا أَمْسَامَهُمْ مِنْهَا
بِيَدِي الْقَتْلَى وَأَوْرَعِي ثُمَّ طَلَبُوا الْآخِرَةَ
وَعَمِلُوا أَعْمَالَهَا عَصَوْا نُفُوسَهُمْ وَأَطَاعُوا
رَبَّهُمْ عَمَلًا وَجَلَّ وَعَمِلُوا أَنْفُسَهُمْ ثُمَّ وَعَمِلُوا
نُفُوسَ غَيْرِهِمْ يَا غُلَامُ عَمِلْتَ لِنَفْسِكَ أَوَّلًا
ثُمَّ عَمِلْتَ لِنَفْسٍ غَيْرِكَ عَلَيْكَ بِمُؤَيَّصَةٍ نَفْسِكَ
لَا تَتَعَدَّ إِلَى غَيْرِكَ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدَكَ بَقِيَّةٌ
تُخْتَلِجُ إِلَى إِصْلَاحِهَا وَحُكْمِكَ أَنْتَ تَعْرِفُ
كَيْفَ تُخْلِصُ غَيْرَكَ أَنْتَ أَعْلَى كَيْفَ تَقُوُّ
غَيْرَكَ إِنْ كَمَا يَقُوُّ النَّاسُ الْبَصِيرَةُ إِنَّمَا
يُخْلِصُهُمْ مِنَ الْبَحْرِ السَّكِينُ الْمَحْمُودُ إِنَّمَا
يُؤَدُّ النَّاسُ إِلَى اللَّهِ عَمَلًا وَجَلَّ مَنْ عَرَفَهُ
أَمَّا مَنْ جَهَلَهُ كَيْفَ يَدُلُّ عَلَيْهِ لَا كَلَامَ
لَكَ فِي تَصَرُّفِ اللَّهِ عَمَلًا وَجَلَّ وَحُبُّكَ تَعَمُّلُ
لَهُ لَا يَغْنَى عَنْهُ وَتَخَافُ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرِهِ هَذَا
بِالْقَلْبِ يَكُونُ لَا بِقَلْبِكَ الْلسَانُ هَذَا فِي
الْخَلْقِ يَكُونُ لَا فِي الْجَلْوَةِ إِذَا كَانَ التَّوْحِيدُ
بِبَابِ الدَّارِ وَالشَّرْكَ دَاخِلَ الدَّارِ فَهُوَ النِّقَاطُ
بِعَيْنِهِ وَحُكْمِكَ أَنْتَ لِسَانُكَ يَتَّقِي وَقَلْبُكَ
يَفْجُرُ لِسَانُكَ يَشْكُرُ وَقَلْبُكَ يَعْتَرِضُ قَالَ اللَّهُ

ان کا ہو گیا تھا۔ صاحبو۔ اللہ کے ہو جاؤ جیسا کہ نیک بندے اس
کے ہو گئے تھے یہاں تک کہ اللہ تمہارا ہو جائیگا جیسا کہ اُن کا ہو گیا
تھا، اگر تم چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اسکی اطاعت اور
اس کے ساتھ صبر کرنے اور اس کے افعال پر جو تمہارے اور دوسروں
کے اندر صادر ہوں راضی ہونے میں مشغول ہو جاؤ۔ وہ لوگ
زاہد بنے تھے دنیا میں اور جو کچھ اپنا مقسوم انھوں نے لیا تھا تقویٰ
اور پرہیز گاری کے ہاتھ سے لیا تھا پھر وہ طالبِ آخرت بنے اور جو
اس کے کام تھے وہ انھوں نے کئے کہ اپنے نفسوں کا کہنا نہ مانا اور
اپنے رب عزوجل کی اطاعت کی اور اپنے آپکو نصیحت کی اور اسکے
بعد دوسروں کے ناصح بنے صاحبزادہ اول اپنے نفس کو نصیحت کر اسکے
بعد دوسرے کے نفس کو نصیحت کچھ خاص اپنے نفس کی اصلاح اپنے
ذمہ لازم سمجھ اور جب تک تیرے اندر کچھ بھی اصلاح کی ضرورت باقی ہے
دوسروں کی طرف مت جھک تجھ پر افسوس ہے کہ خود ڈوب رہا ہے
پھر دوسرے کو کیوں نہ بچائے گا؟ تو خود اندھا ہے دوسرے کا ہاتھ
کس طرح تھامے گا لوگوں کا ہاتھ دہی پکڑتا ہے جو سوا نکھا ہو اور
اُن کو دریا سے دہی نکال سکتا ہے جو خوب تیرنا جانتا ہو اللہ تعالیٰ
تک لوگوں کو دہی پہنچا سکتا ہے جو اسکی معرفت حاصل کر چکا ہو
اور جو خود دہی اس سے جاہل ہے وہ کیوں نہ اسکا راستہ بتا سکتا ہے
اگر تو اس کو محبوب سمجھتا خاص اسی کے لئے عمل کرتا اور صرف
اسی سے ڈرتا ہے نہ کسی دوسرے سے تو اللہ کے تصرفات بہ کل
مت کر۔ بیضون قلبیے تعلق رکھتا ہے نہ کہ زبان کی بک بک سے
اور یہ خلوت میں ہوتا ہے نہ کہ جلوت میں۔ جبکہ توحید گھر کے
دروازے پر ہوا اور شرک گھر کے اندر تو یہی نفاق ہے۔ افسوس تجھ
پر کہ تیری زبان تقویٰ بیکار رہتی ہے اور تیرا دل فاجر بن رہا۔ تیری
زبان شکر کرتی ہے اور تیرا قلب اعتراض کر رہا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے

بندے اس
کا ہو گیا
طاعت اور
اور دوسروں
وہ لوگ
لیا تھا تو
بنے اور جو
مانا اور
اور اس کے
ت کر اس کے
لاح اپنے
باقی ہے
رہا ہے
کا ہاتھ
ہو اور
ہو اللہ تعالیٰ
کر چکا ہو
کتا ہے
صرف
ت میں کلم
بکے
سر کے
سوس تجھ
یا میری
مانا ہے

عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ خَيْرِي إِلَيْكَ نَازِلٌ وَ
شَرُّهُ إِلَى صَاعِدٍ وَيُحِبُّكَ تَدْعِي آتَكَ
عَبْدُهُ وَطُغْيَ سَوَاهٍ تَوَاتَكَ عَبْدُهُ عَلَى
الْحَقِيقَةِ لَعَادَيْتَ فِيهِ وَوَلَّيْتَ فِيهِ الْمُؤْمِنُ
الْمُؤْمِنُ لَا يُطِيعُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ وَهَوَاهُ
لَا يَعْرِفُ الشَّيْطَانُ حَتَّى يُطِيعَهُ لَا يُكَلِّمُ
بِالدُّنْيَا حَتَّى يَذُلَّ لَهَا بَلْ يَهْدِيهَا وَيَطْلُبُ
الْآخِرَةَ فَإِذَا أَحْصَلَتْ لَهُ تَزَكَّاهَا وَأَتَمَّلَ بِمَوْلَاهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَتُخْلِصُ عِبَادَتَهُ لَهُ فِي جَمِيعِ أَوْقَاتِهِ
سَمِعَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَمْرُؤُ إِلَّا لِيَعْبُدَ اللَّهَ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ هُدًى عَنْكَ
الشِّرْكَ بِالْحَقِّ وَوَجِدَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ
خَالِقُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعُهَا وَبَدْعُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعُهَا
يَا طَالِبَ الْأَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِهِ مَا أَنْتَ عَاقِلٌ
هَلْ شَيْءٌ لَيْسَ هُوَ فِي خَزَائِنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا
خَزَائِنُهُ يَا غَلَامُ تَمَرْتَحْتُمِنَا بِالْقُدْرِ
مُتَوَسِّدًا يَا مُتَقَلِّدًا يَا لِمُوَافَقَةٍ
عَابِدًا يَا نَظِيرَ الْفَرَجِ فَإِذَا أَنْتَ هَكَذَا
صَبَّ عَلَىكَ الْمُقَدَّرُ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنْهُ
مَا لَا تُحْسِنُ تَطْلُبُهُ وَتَتَمَتَّاهُ يَا قَوْمُ
وَأَفْعُوا الْقُدْرَةَ وَأَقْبُوا مِنْ عَبْدٍ الْقَادِرِ
الْمُجْتَمِعِ فِي مَوَافَقَةِ الْقُدْرَةِ مُوَافَقِي
لِلْقُدْرَةِ نُقَدِّمُ مَنِيَّ إِلَى الْقَادِرِ يَا قَوْمُ
تَعَايَرْنَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَادِرِ وَ

کہ اے ابنِ آدم میری طرف سے تو خیر تیری جانب اُترتی ہے اور
تیری طرف سے شر میری جانب چڑھتا ہے افسوس تجھ پر تو دعویٰ
کرتا ہے کہ اللہ کا بندہ ہے اور اطاعت کرتا ہے اس کے ماسوا
کی۔ اگر تو واقعی اس کا بندہ ہوتا تو اسی کے لئے عداوت کرتا اور
اسی کے لئے محبت، سچا مومن اپنے نفس اپنے شیطان اور اپنی
خواہش کی پیروی نہیں کیا کرتا، وہ شیطان کو بھانپتا ہی نہیں
اس کی اطاعت تو کیا کرے گا وہ دنیا کی پردہا ہی نہیں کرتا اس کے
سامنے ذیل تو کیا ہو گا بلکہ وہ دنیا کو خود ذیل سمجھتا اور آخرت
کا طالب بنتا ہے اور جب آخرت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو بھی
چھوڑ دیتا اور اپنے مولیٰ عزوجل سے متصل ہو جاتا ہے کہ اپنے تمام
اوقات میں خالص اسی کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل
کا ارشاد سن چکا ہے کہ لوگوں کو نہیں حکم دیا گیا مگر اسی کا کہ وہ
اللہ کی عبادت کیا کہیں اسی کے لئے عبادت کو خالص بنا کر اور
یک جہت ہو کر مخلوق کو خدا کے ساتھ شریک کرنا چھوڑ دے
اور حق تعالیٰ عزوجل کو یکتا سمجھے، وہی تمام چیزوں کا پیدا
کرنے والا ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہیں تمام اشیاء اے غیر اللہ
سے کسی چیز کے مانگنے والے تو یہ بوقوف کیا کوئی ایسی بھی چیز ہے جو اللہ
کے خزانوں میں نہ ہو؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے کوئی چیز بھی نہیں مگر ہمارے
پاس ہیں اس کے خزانے صاحبِ ارادہ صبر کا عکس کہ موافقت کا
پسکا باندھ کر کشائش کے انتظار میں عبادت کرتا ہو تقدیر کے پرنام
کے نیچے سو جب تو ایسا ہو جائیگا تو مالکِ تقدیر اپنے فضل و
انعام تجھ پر اتنے برسائے گا جن کی طلبہ متناسبی تو ابھی طرح
نہ کر سکتا صاحبِ جو تقدیر کی موافقت کر اور عبدِ القادر کی بات
مانو جو تقدیر کی موافقت میں کوشاں ہے تقدیر کے ساتھ میری
موافقت ہی نے مجھ کو قادر کی طرف آگے بڑھایا صاحبِ جو اؤ ہم

فَعَلِمَ وَنَطَلَطَى رُؤُوسَ ظَوَاهِرِهَا وَكَوْاطِنِهَا
 نَوَافِقُ الْقَدَرِ وَنَسْتَيْ فِي رِكَابِهِ بِرَاقَةٍ
 رَسُولُ الْمَلِكِ بِنُكْرُمِهِ لِأَجَلِ مُرْسِلَةٍ فَإِذَا
 فَعَلْنَا ذَلِكَ مَعَهُ بِحَمَلِنَا فِي ضُجْبَتِهِ إِلَى
 الْقَادِرِ فَهَذَا الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ بِرِسَالَتِكَ
 الشَّرْبُ مِنْ بَحْرِ عَلَيْهِ وَالْأَكْلُ مِنْ بَيْطِهِ
 فَضْلُهُ وَالْإِسْتِنَاسُ بِأَنْسِهِ وَالتَّغَشُّدُ
 بِرَحْمَتِهِ هَذَا الْإِحَادُ أَفْرَادٌ مِنْ كُلِّ أَلِفٍ
 أَلِفٍ وَاحِدٌ مِنْ جَمِيعِ الْعَشَائِرِ وَالْقَبَائِلِ
 يَا غَلَامَ عَلَيْكَ بِالتَّعْوَى عَلَيْكَ بِحُدُودِ
 الشَّرْعِ وَالْمُخَالَفَةُ لِلتَّقْوَى وَالنَّهْوِ وَ
 الشَّيْطَانِ وَأَقْرَابِ الشُّوْءِ الْكُفْرُ فِي تَهْجَادِ
 هُوْلَاءِ لَا يَنْكَشِفُ رَأْسُهُ عَنِ الْخَوْفِ لَا
 يَنْغَمِدُ سَيْفُهُ لَا يَغْرُوْا وَظَهَرُ قَرَسِهِ
 عَنْ قُرُوبِ سَرِجَةٍ يَنَامُ نَوْمَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ
 أَكْلُهُمْ فَاقَةٌ كَلَامُهُمْ ضَرُورَةٌ الْخَرَسُ
 دَائِمُهُمْ وَإِنَّمَا قَدَرُ رُؤُوسِهِمْ يُنْطِقُهُمْ فِعْلُ
 اللَّهِ يُنْطِقُهُمْ وَيُخَوِّدُ مَنْطِقَهُمْ فِي الدُّنْيَا
 كَمَا يُنْطِقُ الْجَوَارِحُ غَدَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ هُوَ الَّذِي يُنْطِقُ كُلَّ نَاطِقٍ
 يُنْطِقُهُمْ كَمَا يُنْطِقُ الْجَمَادُ يَهْيَى لَهُمْ
 أَسْبَابَ النُّطْقِ فَيَنْطِقُونَ إِذَا أَرَادَ لَهُمْ لَأَمْرٌ
 هَيَّا لَهُمْ كَلَامًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُبَلِّغَ الْخَلْقَ
 بِالْأَدْرِ وَالْإِسَارَةِ لِأَنَّ تَكْلِيمَهُمْ عَلَيْهِمْ
 فَالْطَّقُ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ كَلَامًا بَعْضُهُمْ

سب اللہ عزوجل اور اس کے فعل اور تقدیر کے سامنے جھکیں
 اور اپنے ظاہری و باطنی سروں کو جھکا دیں۔ تقدیر کی موافقت
 کریں اور اس کے ہر کاب بن کر چلیں اس لئے کہ وہ بادشاہ کی بھیجی
 ہوئی ہے ہمیں اسکے بھیجنے والے کی وجہ سے اس کی عزت کرنی چاہئے
 پس جب ہم اسکے ساتھ ایسا برتاؤ کریں گے تو وہ ہمارے ساتھ اٹھ کر
 قادر تک پہنچے گی اور اس جگہ ولایت اللہ پہنچے ہی کی ہے۔ اسکے
 دریلے علم سے پتہ چلا اور اس کے خزان فضل سے کھانا اور اسکے انس
 سے مانوس ہونا اور اس کی رحمت میں چھپنا تجھ کو مبارک خوشگوار
 ہوگا۔ یہ ایک ایک بات لاکھوں میر فرد ہے تمام کنہوں اور
 قبیلوں میں سے گویا ایک سم صاحبزادہ تقویٰ کو ضروری سمجھ۔
 شریعت کی حدود کو اپنے اوپر لازم کر۔ انفس اور خواہش و شیطاں
 اور بد ہم نظیروں کی مخالفت کا پابند ہو۔ ایمان والا بندہ ہمیشہ انکے
 ساتھ جہاد میں رہتا ہے کہ نہ اسکے سر سے خود ہٹتا ہے نہ اس کی توا
 نیام میں جاتی ہے اور نہ اسکے گھوڑے کی پیٹھ اس کی زین سے خالی
 ہوتی ہے۔ ان کا سونا مل اشتر کی طرح غلبہ کیمالت میں ہوتا ہے۔
 فاقہ کی خوراک ہے ان کا کلام بضرورت ہوتا ہے گو نگار ہر ان
 کی عادت ہے۔ اسکے سوا کچھ نہیں کہ تقدیر خدا نڈی انکو بولتی ہے
 اشتر کا فعل ہی ان کو بلانا اور انکے لبوں کو حرکت دیتا ہے۔ ان کا
 بولنا دنیا میں ایسا ہے جیسے اعضاء کل کو قیامت کے دن بولینگے
 کہ خدا ہی انکو گویائی عطا فرمایا جو ہر بولنے والے کو گویائی بخشا ہے
 وہی انکو بھی گویائی عطا فرماتا ہے جیسا کہ پتھر کو گویائی دیدیتا ہے۔
 ان کیلئے بولنے کے سبب مہیا فرمادیتا ہے پس وہ بولنے لگتے ہیں۔
 جب ان سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو انکو اس کیلئے تیار کر دیتا ہے
 اس نے چاہا کہ خدیق کو بشارت و تہدید کی تبلیغ ہوتا کہ ان پر حجت
 قائم ہو سکے تو انبیاء و مرسلین کو گویائی عطا فرمائی۔ پھر جب ان کو

إِلَيْهِ أَقَامَ الْعُلَمَاءُ الْعَمَالَ بِعِلْمِهِمْ
فَيُطَقِّمُهُمْ بِمَا يَصْلَحُ الْخَلْقَ نِيَابَةً عَنْهُمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ
وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ يَا قَوْمُ اشْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى نِعْمَةٍ وَانْظُرُوا هَامِنَةً فَإِنَّهُ قَالَ وَمَا بِكُمْ
مِنْ تَعَمُّدٍ قِيمَنَ اللَّهُ إِيَّا الشُّكْرَ مِنْكُمْ
يَا مُتَّقِلِينَ فِي نِعْمَةٍ يَا مَنْ يُورِي نِعْمَةً مِنْ
غَيْرِ تَارَةٍ تَرُونَ نِعْمَةً مِنْ غَيْرِ ذَرَارَةٍ
تَسْتَفْتُونَهَا وَتَنْتَظِرُونَ إِلَى مَا لَيْسَ
عِنْدَكُمْ وَتَارَةً تَسْتَعِينُونَ بِهَا عَلَى
مَعَاصِيهِ يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ فِي خُلُوتِكَ
إِلَى وَرَعٍ يُخْرِجُكَ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزُّلُمَاتِ
وَمُرَاقِبَةٍ تَذَكِّرُكَ نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْبَلَادِ
أَنْتَ مُحْتَاجٌ مُضْطَرٌّ إِلَى أَنْ يَكُونَ هَذَا
مَعَكَ فِي خُلُوتِكَ ثُمَّ تَحْتَاجُ إِلَى مُخَازَنَةِ
النَّفْسِ الْهَوَى وَالشَّيْطَانِ خَرَابِ مُعْظَمِ
النَّاسِ مَعَ الزُّلُمَاتِ وَخَرَابِ السَّهَادِ
مَعَ الشَّهَوَاتِ وَخَرَابِ الْأَبَدِ إِلَى مَعَ الْفِكْرِ
وَالْحَوَاطِ فِي الْخَلَوَاتِ وَخَرَابِ الصِّدَائِقِينَ
اللَّحْظَاتِ شَعْلَهُمْ حِفْظُ قُلُوبِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ
بِنَامٍ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ هُمْ قِيَامٌ فِي مَقَامِ
الدَّعْوَةِ يَدْعُونَ الْخَلْقَ إِلَى مَعْرِفَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَزَالُونَ يَدْعُونَ الْقُلُوبَ
يَقُولُونَ يَا أَيُّهَا الْقُلُوبُ يَا أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ
يَا إِنْسُ وَيَا حَيُّ يَا مُرِيدِي الْمَلِكِ هَلُمَّ

اپنے پاس بلالیا تو علماء کو جو ان کے علم پر عامل تھے کھڑا کر دیا پس
انہی طرف سے نیابتہ وہ باتیں پہنچانے کو جو مخلوق کے لئے مفید ہیں
ان کو گویائی بخشتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ علماء دارث ہیں انبیاء کے صاحبزادے اور عزوجل کا
شکر کرو اس کے انعام پر اور ان کو اسی کی طرف سے سمجھو۔ کیونکہ وہ
فرماتا ہے جو کچھ بھی نعمت تمہارے شامل حال ہے وہ اللہ ہی کی طرف
سے ہے۔ اے خدا کی نعمتوں میں کرڈیں لینے والو تمہاری شکرگزاری
کہاں گئی؟ اے وہ شخص جو اس کی نعمتوں کو غیر کی طرف سے
سمجھتا ہے (تجھ کیا ہو گیا) کبھی تو اس کی نعمتوں کو تم غیر کی طرف سے
سمجھتے ہو اور کبھی اپنے آپ کو ان کا مستحق سمجھ کر اس کے منتظر رہتے ہو جو
تمہارے پاس نہیں ہے اور کبھی ان نعمتوں سے اس کی معصیتوں پر
احانت حاصل کرنے لگتے ہو صاحبزادہ تجھ کو خلوت میں لینے بغیر
کی حاجت ہے جو تجھ کو معصیتوں اور لغزشوں سے باہر نکالے اور
ایسے مراقبہ کی ضرورت ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کا تیری طرف نظر رکھنا
تجھ کو یاد دلاتا ہے۔ تو حاجت مند ہے کہ تیری خلوت میں حلیت تیری
سامتی ہو اسکے بعد تجھ کو حاجت ہے نفس اور خواہش اور شیطان
کے ساتھ جنگ کرنے کی۔ عام لوگوں کی بربادی لغزشوں سے ہے۔
اور زاہدوں کی تباہی خواہشات نفس سے اور باہدال کی ہلاکت
خلوتوں میں خطرات سے اور صدیقین کی بربادی اور اُدھر اُدھر
توجہ کرنے سے کہ ان کا شغل صرف اپنے قلوب کی حفاظت میں
رہنا ہے اس لئے کہ وہ شاہی آستانے پر سونے والے ہیں۔ وہ
دعوت کے مقام پر کھڑے ہونے والے ہیں کہ مخلوق کو اللہ عزوجل
کی معرفت کی طرف بلالیں۔ وہ ہمیشہ قلوب کو بیکار تھے اور کہتے
ہیں کہ اے قلوب اے اروح اے انسان اے جن اے
بادشاہ کے طلب گار و! چلو شاہی دروازہ کی طرف۔ پکوا اسکی

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

إِلَى بَابِ لَمَلِكِ اسْتَوَى إِلَيْهِ بِأَقْدَامِهِمْ
 بِأَقْدَامِهِ تَقَرُّوْا كَرُّ وَتَوَحُّيدُكُمْ وَمَعْرِفَتُكُمْ
 وَوَعْدُكُمْ السَّامِي وَالرَّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَفِي مَا سِوَى لَمَلِكِ هَذَا اشْغَلُ الْقَوْمَ بِهَمِّهِمْ
 إِصْلَاحُ الْخَلْقِ بِهِمْ مَعْرِفَةُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الدَّرَى يَا عَلَامُ دَعُ عَنْكَ
 النَّفْسَ وَالْهَوَىٰ كُنْ أَصْنًا تَحْتَ أَقْدَامِ هَؤُلَاءِ
 الْقَوْمِ تَرَابًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ أَلْحَقْ عَرْقَ وَجْهِ يَحْيَىٰ
 أَلْحَقْ مِنَ النِّمِيتِ وَيُحْيَىٰ النِّمِيتَ مِنَ الْحَيِّ أَخْرِجْ
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَبْوَيْهِ الْمَوْتِ
 يَا كَلْبُ الْوُحْيِ مِنْ مَعْنَى وَالْكَافُومِيتِ الْمَوْجِدُ
 حَقٌّ وَالْمُتَعَرِّفُ مَيْتٌ وَلِهَذَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي بَعْضِ كَلَامِهِ أَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِي إِبْرَاهِيمُ
 يَبْعَثُ عَصَائِي فَمَاتَ بِالْمَوْصِيَّةِ هَذَا آخِرُ
 الشَّيْءِ الَّذِي ظَهَرَ سُوقُ التَّفَاقُّ سُوقُ الْكَذِبِ
 لَا تَقْعُدُ وَامَعَ الْمَنَافِقِينَ الْكَافِرِينَ الدَّجَالِينَ
 وَيَحْلِقُ نَفْسُكَ مُنَافِقَةً كَاذِبَةً كَاوَةً
 فَاجِرَةٌ مُتَعَرِّفَةٌ كَيْفَ تَقْعُدُ مَعَ مَا خَالَفَهَا وَلَا
 تَوَافَقَهَا قَدْ هَادَ لَا تَطْلُقْهَا بِأَيْدِيهَا وَاجِرْ عَلَيْهَا
 حَقْمًا الَّذِي لَا بُدَّ لَهَا مِنْهُ إِنَّهُمْ بَابُ الْجَهَنَّمَ
 وَأَمَّا الْمَوْتُ فَارْكَبْهُ وَلَا تَحْلِقْهُ يَرْحَمُكَ
 وَالطَّبْعُ فَلَا تَصْنَعْهُ فَإِنَّ طِفْلًا صَغِيرًا
 عَقَلَ لَهُ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ مِنْ طِفْلٍ صَغِيرٍ
 تَقْبَلُ مِنْهُ وَالشَّيْطَانُ فَهُوَ عَدُوٌّ وَعَدُوٌّ
 لِمَنْكَ أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جانب اپنے قلوب کے قدموں سے اپنے تقویٰ اور توحید اور معرفت اور بارفت و رعب کے اور دنیا و آخرت اور ماسویٰ اللہ میں بے توجہی و ذہد کے قدموں سے، یہ ہے ان لوگوں کا شغل ان کی ہمیت مخلوق کی اصلاح میں مصروف ہیں۔ انہی ہمیت عرش سے لیکر تری تک آسمان و زمین کو شامل ہیں۔

صاحبزادہ نفس اور خواہش کو اپنے سے دور کر۔ ان مقدس لوگوں کے قدموں کے نیچے کی زمین ہو جائے ان لوگوں کے سامنے خاک بن جا۔ خدا تجھ میں حیات ڈال دیکھا کیونکہ حق تعالیٰ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے۔

ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا انکے والدین سے جو مردہ تھے بوجہ کفر کے، اوسوں کو زندہ ہے اور کافر مردہ۔ صاحبے حید زندہ ہے اور مشرک مردہ۔ اور اسی لئے حق تعالیٰ نے اپنے ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلا شخص جو میری مخلوق میں مردہ ہو وہ ابراہیم یعنی اسے میری معصیت کی پس نافرمانی کے سبب مردہ بن گیا یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار اور جھوٹ کا بازار گرم ہے۔

مت بیٹھو منافقوں جھوٹوں اور دجالوں کے ساتھ۔ افسوس ہے تجھ پر۔ تیرا نفس منافق ہے جھوٹا ہے کافر ہے فاجر ہے مشرک ہے تو اس کیساتھ کس طرح بیٹھتا ہے؟ اسکی مخالفت کر۔ اس کی موافقت مت کر۔ اسکو قید کر۔ اسکو آزاد مت چھوڑ اسکو جیل میں بند کر اور اسکا حق جسکا ادا کرنا ضرور ہے اس کو پہنچاتا رہ۔ اس کو مجاہدوں سے کوٹ اور جسکا نام خواہش ہے اس پر سوار ہو جاؤ اس کو چھوڑے مت کہ وہ تجھ پر سوار ہو جائے گی۔ اور طبیعت کا ساتھ مت دے کیونکہ وہ ناسمجھ چھوٹے بچے کی مثل ہے تو پھر طفل صغیر سے کس طرح پرہتا اور قبول کرتا ہے؟ اب رہا شیطان وہ تو دشمن ہے تیرا اور دشمن ہے تیرے باپ آدم علیہ السلام کا

كَيْفَ تَسْكُنُ إِلَيْهِ تَقْبَلُ مِنْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
 دَمٌ وَعَذَابٌ قَدِيمٌ ۖ (وَأَتَا مِنْ مِّنْهُ فَإِنَّكَ
 قَاتِلُ آبِيكَ وَأُمِّكَ فَإِذَا اتَّعَمْتَ مِنْكَ قَتَلَكَ
 كَمَا قَتَلْتَهُمَا أَجْعَلُ الْقَتْلَى سِلَاحَكَ وَالشَّجِيذَ
 لِللَّعْنَةِ وَجَلَّ وَالْمَرَامَةُ لَهُ وَالْوَرَعُ فِي الْخُلُوتِ
 وَالصَّدْقُ وَالِاسْتِعَانَةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَدُّكَ
 هَذَا السَّلَاحُ وَهَذَا الْجُنْدُ هُمُ الَّذِينَ يَهْرُمُونَ
 وَيَهْدِمُونَ وَيَكْسِرُونَ وَحَبِيبُ كَيْفَ لَا تَهْنِ مِنْهُ
 وَأُحْيِ مَدَكَ يَا غَلَامُ أَقْرَبَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَأَجْعَلْهُمَا فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَانْفِرْ بِمَوْلَاكَ عَزَّ
 وَجَلَّ سَعْرًا يَأْتِي مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ بِلَادُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 لَا تُقْبَلُ عَلَيْهِ إِلَّا بِحُجْرَةٍ أَوْ مَسَافَةٍ ۖ وَلَا تَتَّقِيَنَّ
 بِالْخَلْقِ عَنِ الْخَلْقِ أَفْطَحْ هَذِهِ الْأَسْبَابَ ۖ وَاحْلَمْ
 هَذِهِ الْأَسْرَافَ ۖ فَإِذَا اتَّعَمْتَ فَاجْعَلْ لِدُنْيَاكَ لِقَاءَ
 وَالْآخِرَةِ لِقَابَكَ وَالْمَوْلَى لِسِرِّكَ ۖ يَا غَلَامُ لَا
 تَكُنْ مَعَ النَّفْسِ لَا مَعَ الْهَوَى وَلَا مَعَ الدُّنْيَا
 وَلَا مَعَ الْآخِرَةِ ۖ وَلَا تَتَابِعْ سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَقَدْ وَقَعْتَ بِالْكَفَرِ الَّذِي لَا يَفْنَى أَبَدًا جِيذِينَ
 تَحْيِيكَ الْهِدَايَةَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي لَا تَهْلِكُ
 بَعْدَهَا ۖ تَبَّ عَنْ دُنُوبِكَ وَهَوَاؤِ عَمَلِكَ إِلَى
 مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَنَبَّ قَلْبُكَ ظَاهِرًا
 وَبَاطِنًا ۖ أَلْتَوَبَةُ قَلْبُ دَوْلَةٍ اِحْلَمْ نِيَابَ
 الْمَعَاصِي بِالسَّوْبَةِ الْحَالِصَةِ وَالْحَبَاءِ مِنَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ حَقِيقَةً لَا فِجَارَ ۖ هَذَا مِنْ أَعْمَالِ
 الْقُلُوبِ بَعْدَ ظَهَارَةِ الْحُجُورِ بِأَعْمَالِ الشَّعْرِ

پھر اس سے تو کیونکر مانوس ہوتا اور اسکی بات مانتا ہے حالانکہ
 تیرے اور اس کے درمیان خون اور پُرانی عداوت ہے تو اس سے
 نہ رمت ہو کہ وہ قاتل ہے تیرے باپ (آدم) اور تیری ماں (حواء)
 کا پس جب تجھ پر قابو پایگا تجھ کو بھی قتل کر دیگا جیسا کہ آنکھ قتل کیا
 تھا۔ تقویٰ کو اپنا ہتھیار بنا اور اللہ عزوجل کی توحید کو اس کے
 مراقبہ کو غلط توں میں پرہیز گار رہنے کو سچائی کو اور اللہ عزوجل سے
 مدد چاہنے کو اپنا لشکر بنائیں یہی ہتھیار اور یہی لشکر ہے جو اس کو
 ہزیمت اور شکست دیگا اور اس کے لشکر کو توڑ دیگا جبکہ حق تیرا
 ساتھی ہے تو اس کو شکست کیوں نہ دے سکے گا؟ صاحبزادہ
 دنیا اور آخرت کو بلا اور دونوں کو ایک جگہ رکھ دے اور بلا دنیا د
 آخرت کے اپنے قلب کے اعتبار سے بالکل خالی ہو کر صرف اپنے مولا
 عزوجل کا ہورہ اور ماسوا سے خالی ہوئے بغیر اسکی طرف متوجہ نہو
 اور خالق سے جدا ہو کر مخلوق کے ساتھ مقید مت بن۔ ان اسباب
 کو قطع کر دے اور ان ارباب کو جنہیں مسمود بنا رکھا ہے نکال
 باہر کر پس جب اس پر قدرت ہو جائے تب دنیا کو اپنے نفس
 کے لئے اختیار کر اور آخرت کو قلب کے لئے اور مولیٰ کو باطن
 کے لئے صاحبزادہ ساتھ نہ دے نفس کا اور نہ خواہش کا اور
 نہ دنیا کا اور نہ آخرت کا اور نہ پیچھے پڑ ماسوی اللہ کے پس
 ایسا خزانہ پائے گا جو کبھی فنا نہ ہوگا اور حق تعالیٰ کی طرف
 سے تیرے پاس وہ ہدایت آئے گی جس کے بعد گمراہی نہوگی
 تو بہ کر اپنے گناہوں سے اور بھاگ اپنے مولا عزوجل کی طرف
 جب تو توبہ کرے تو جانیے کہ تیرا ظاہر بھی توبہ کرے اور باطن
 بھی۔ توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے۔ معصیتوں کے کپڑے
 اتار ڈال خالص توبہ کر اللہ عزوجل سے حقیقی حیا کر کے یہ قلوب
 کے اعمال ہیں اعمال شریعت سے اعضا کو پاک بنانیکے بعد

الْقَائِلُ لَهُ عَمَلٌ وَالْقَلْبُ لَهُ عَمَلٌ ۖ وَالْقَلْبُ إِذَا
 حَوَّجَ فِي قِيَامِي لَا سَبِيلَ التَّعَلُّقِ بِالْخَلَائِقِ رَكِبَ
 بَحْرَ التَّوَكُّلِ الْمَخْفِيَةِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِلْمِ
 بِهِ وَتَوَكُّلِ السَّبِيكِ طَلِبِ لِمُسَيِّبَةٍ فَإِذَا تَوَسَّطَ
 فِي هَذَا الْبَحْرِ فَهَذَا الَّذِي يَقُولُ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ
 يَهْدِيَنِي فِيمَنْ دَى مِنْ سَاحِلٍ إِلَى سَاحِلٍ ۖ
 مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ ۖ حَتَّى يَقِفَ عَلَى الْحَادِثَةِ
 الْمُسْتَعِجَةِ فَكُلَّمَا ذَكَرَ رَبَّهُ تَجَلَّتْ جَادَتُهُ
 وَانْكَشَفَ الدُّغَلُ عَنْهَا ۖ قَلْبُ الطَّالِبِ لِلْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ الْمَسَافَاتِ وَيُخْلِفُ الْكُلَّ وَرَأَاهُ
 فَإِذَا أَخَذَ فِي بَعْضِ لَطَائِفِ مِنَ الْهَلَالِ بَرَزَ
 إِيْمَانُهُ فَشَجَعَهُ فَتَحْمِلُ نِيرَانِ الْوَحْشَةِ وَالْحَوْشِ
 وَيَأْتِي بِدَلَالَتِهِ نَوَاسِ الْأَنْسِ وَالْفَرَحِ بِالْقُرْبِ
 يَا غُلَامُ إِذَا جَاءَكَ الدَّاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِبَيْدِ
 الصَّبْرِ وَاسْكُنْ حَتَّى يَجِيءَ الدَّاءُ فَإِذَا جَاءَ
 الدَّاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِبَيْدِ الشُّكْرِ ۖ فَإِذَا كُنْتَ عَلَى
 هَذَا الْحَالِ كُنْتَ فِي لَعِينِ الْعَاجِلِ الْخَوْفِ مِنَ
 النَّارِ يَقْطَعُ أَكْبَادَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَصْفَرُّ وَجُوهَهُمْ
 وَيُحْزِنُ قُلُوبَهُمْ ۖ فَإِذَا اسْكُنْتَ هَذَا مِنْهُمْ صَبَّ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَاءَ رَحْمَتِهِ وَطَهَّرَ قُلُوبَهُمْ
 بِأَبْلِ الْآخِرَةِ ۖ فَيَرَوْنَ كَأَنَّهُمْ إِذَا اسْكُنُوا وَأَطْمَأَنَّنُوا
 وَارْتَأَوْا قَلِيلًا فَتَحَّ لَهُمْ كُلُّ الْجَلَالِ فَقَطَعُ قُلُوبَهُمْ
 وَأَسْرَارَهُمْ وَكَثُرَ خَوْفُهُمْ أَشَدَّ مِنْ الْأَوَّلِ ۖ فَلَا
 تَعْرِفُهُمْ فَتَحَّ لَهُمْ بِأَبْلِ الْجَمَالِ فَسَكَنُوا وَأَطْمَأَنَّنُوا
 وَتَنَبَّؤُوا بِتَوَكُّلِهِ وَادْرَجَتْ بِي طَبَقَتِكَ شَيْءٌ بَعْدَ شَيْءٍ

قالب کا بھی ایک عمل ہے اور قلب کا بھی ایک عمل ہے۔ قلب
 جب اسباب اور مخلوقات کے تعلقات کے بیابانوں سے بھلجاتا ہے
 تو سبب کو چھوڑ کر خالق سبب کی طلب اللہ کی معرفت اور اللہ کے
 علم کے سمندر پر سوار ہوتا ہے پھر جب اس سمندر کے وسط میں پہنچتا ہے
 تو اس وقت کہتا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھ کو راستہ دکھائیگا
 تیرا سکوہدایت ہوتی رہتی ہے ایک ساحل سے دوسرے ساحل کی
 طرف اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کیجان یہاں تک کہ راہ مستقیم پر
 ٹھہرتا ہے پھر جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اسکا راستہ روشن
 اور اس سے گرد و غبار دور ہونا رہتا ہے۔ طالب حق بندہ کا قلب
 مسافروں کو قطع کرتا اور سب کو اپنے پیچھے چھوڑتا جاتا ہے پھر جب
 کسی راستہ میں ہلاکت کا خوف کرتا ہے تو اسکا ایمان ظاہر ہوتا اور
 اسکو شجاع بنا جاتا ہے پس حشت اور خوف کے شعلے بجھ جاتے اور
 اسکے بدلہ انس اور قربت کی فرحت کا نور آ جاتا ہے صاحبزادہ
 جب تجھ کو کوئی مرض لاحق ہو تو صبر کے ہاتھ سے اسکا استقبال کراد
 سکون رہ یہاں تک کہ اسکی دوا آجائے پھر جب دوا آدے تو اسکا
 استقبال کرشکر کے ہاتھ سے کہ دنیا میں بھی تجھ کو عیش حاصل ہے گا۔
 جہنم کا خوف مومنین کے کلیجے کا ٹٹا انکے چہروں کو زرد اور دل
 کو محزون بناتا ہے اور جب کیفیت قائم ہو جاتی ہے تو اللہ عزوجل
 انکے قلوب پر اپنی رحمت اور لطف کا پانی چھڑکتا اور آخرت کا دروازہ
 کھولیتا ہے پس وہاں کی جائے امن کو دیکھتے ہیں اور جب سکون پاتے
 ہیں اور کچھ مسرور ہوتے ہیں تو ان کیلئے جلال کا دروازہ کھولیتا ہے جو انکے
 قلوب اور باطن کو کاٹ ڈالتا ہے اور انکا خوف پہلے سے زیادہ سخت
 ہوتا ہے پھر جب حالت کمال کھینچ جاتی ہے تو اب انکے واسطے جمال کا
 دروازہ کھولیتا ہے پس ساکن بن جاتے اور بیدار ہو جاتے اور درجات
 میں جو اوپر تے طبقات میں یکے بعد دیگرے قیام کریں ہوتے ہیں

ہے۔ قلب
سے بھجواتا ہے
ت اور اللہ کے
ط میں پہنچاؤ
راستہ دکھائیگا
ساحل کی
راہ مستقیم پر
راستہ روشن
بندہ کا قلب
بے چرب
ماہر تہاد اور
جاتے اور
اجزادہ
قبال کراؤ
سے تو اسکا
ل ہے گا۔
داد اور دل
عز وجل
کا درواز
ن پاتے
و جو انکے
سخت
لمحال کا
رجات
نے ہیں

يَا غُلَامُ لَا يَكُنْ هَهُنَا مَا تَأْكُلُ وَمَا تَشْرَبُ وَمَا
تَلْبَسُ وَمَا تَتَكَلَّمُ وَمَا تَسْكُنُ وَمَا تَجْمَعُ مَحَلُّ هَذَا هُمُ
النَّفْسُ وَالطَّبْعُ فَإِنَّ هَهُنَا الْقَلْبُ وَالسَّرِيرَةُ وَهَهُنَا
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هَهُنَا مَا أَهْمَكَ فَبَلِّغْ هَهُنَا
رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَكَ الدُّنْيَا لَهَا بَدَلٌ وَهُوَ
الْآخِرَةُ وَالْحَقُّ لَهْمُ بَدَلٌ وَهُوَ الْحَاقِقُ عَزَّ وَ
جَلَّ حُلُمًا تَرَكْتَ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْعَالِجِ حَدَّثَ
عَوْمَهُ وَخَيْرَ أَمْنِهِ فِي الْإِجْلِ قَدَرَانِ قَدْ بَقِيَ مِنْ
عُمُرِكَ هَذَا الْيَوْمُ فَحَسِبْ تَهْمِيًا لِلْآخِرَةِ تَهْمِيًا
لِمَحْيِ مُلْكِ الْمَوْتِ أَلَا نِيَا طَبَاخَةً لِلْقَوْمِ
وَالْآخِرَةُ مَعْمَرَةٌ لَهُمْ فَإِذَا جَاءَتْ الْغَيَاةُ مِنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَمَا وَيَقَامُ التَّكْوِينُ
مَقَامَ الْآخِرَةِ فَلَا يَحْتَاجُونَ لَا إِلَى الدُّنْيَا وَلَا
إِلَى الْآخِرَةِ يَا كَذَّابُ أَنْتَ تُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي حَالَةِ النِّعْمَةِ فَإِذَا لَجَأَ الْبَلَاءُ مَهْرَبًا
كَانَ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحِبُّو بِكَ إِنَّمَا
يَتَّبِعُونَ الْعَبْدَ عِنْدَ الْإِخْتِيَارِ إِذَا جَاءَتْ
الْبَلَاءُ يَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ ثَابِتٌ فَأَنْتَ
مُحِبٌّ وَإِنْ تَغَيَّرْتَ بِأَنَّ الْكَذِبَ وَالْإِقْصَ
الْأَوَّلُ وَذَهَبَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فَقَالَ اسْتَعِلْ
لِلْفَقْرِ حَلِيبًا بَاوَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَالَ اتَّخِذْ لِلْبَلَاءِ حَلِيبًا بِأُحِبُّهُ اللَّهُ رَسُولُهُ
مَقَرُّ وَكَانَ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ وَلِهَذَا قَالَ

صاحبزادہ تیرا فکر یہ نہ ہونا چاہیے کہ کیا کھائیگا کیا پیئے گا کیا
پہنے گا کس سے نکاح کرے گیگا کہاں آرام کرے گیگا اور کیا جمع کرے گیگا؟ یہ
سب تو نفس و طبیعت کا فکر ہے پس کہاں ہے قلب باطن کا
فکر۔ یعنی حق تعالیٰ شانہ کی طلب؟ تیرا فکر وہی ہے جو تجھ کو شغول
و محزون بنائے پس مناسب ہے کہ تیرا فکر تیرا بلکہ وہ چیز ہو جو رب کے
پاس ہے۔ دنیا کا بدل بھی موجود ہے یعنی آخرت اور مخلوق کا بدل
بھی موجود ہے یعنی خالق پس اس دنیا میں جس چیز کو بھی تو چھوڑے گیگا
عقبیٰ میں اسکا عوض اور اس سے بہتر بدل تیرے لئے پیدا کر دے گیگا
یوں سمجھ کہ تیری عمر میں صرف یہی ایک دن باقی رہ گیا ہے۔
پس آخرت کے لئے تیار ہو اور ملک الموت کا نشانہ بن۔ دنیا
لوگوں کی روٹی پکانے والی ہے اور آخرت انکے آباد ہونے کا
مقام ہے پس جب حق تعالیٰ کی طرف سے غیرت آتی ہے تو ان کے اور
آخرت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور انکوین آخرت کے قائم مقام
بن جاتی ہے پس یہ لوگ نہ دنیا کے تحمل رہتے ہیں نہ آخرت کے، ایسے
کذاب تو نعمت کی حالتیں خدا کو محبوب سمجھتا ہے لیکن جب آتی ہے
تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے گویا کہ شرع و جل تیرا محبوب تھا ہی نہیں۔
بندہ تو آزمائش ہی کے وقت ظاہر ہوتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ کی
طرف سے بلائیں آویں اور تو جاہل ہے تو بیشک تو محب ہے اور اگر
تیری حالتیں تغیر جائے تو جھوٹ کھل گیا اور یہاں دعویٰ محبت کا
ٹوٹ گیا۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور
کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو محبوب سمجھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ فقر کو چادر
بنانے کے لئے تیار ہو جا۔ اور دوسرا شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں اللہ عز وجل کو دوست
سمجھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ "بلا کو چادر بنالے" اللہ اور اس کے
رسول کی محبت فقر اور بلا کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور اسی لئے

بَعْضُ الصَّالِحِينَ وَحَلَّ الْبَلَاءُ بِأُولَئِكَ لَا
يَدْرِي كَوْنُكَ كَذَلِكَ وَلَا كَانَ كُلُّ أَحَدٍ
يَدْرِي مُحِبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَ الشَّيْءَ
عَلَى الْبَلَاءِ وَالْفَقْرِ تَنْبِيْهَا عَلَى هَذِهِ الْمَحَبَّةِ
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الثَّانِي

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمَدْرَسَةِ خَاسِرٌ سَأَلَ
عَمْرُكَ بِاللَّهِ تَخِيْكَ وَغِيْبَتَكَ عَنْهُ ۖ اِرْجِعْ
عَنْ عَمْرٍ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ تُضْرَبَ دَهْرًا وَتُسْكَطَ
عَلَيْكَ حَيَاتُ الْبَلَاءِ وَعَفَا رُبُّهَا مَا دُفَّتْ
طَعْمُ الْبَلَاءِ فَلَا جَوْرَ تَفْتَرُ لَا تَفْرَحُ بِمَجْسَمٍ مَا
أَنْتَ فِيهِ فَهُوَ شَيْءٌ مِنْ رِائِلٍ عَنْ قَرِيبٍ ۖ قَالَ
اللَّهُ عَمْرٌ وَحَلَّ حَتَّى إِذَا فِرْخُوا بِمَا أَوْتُوا أَخَذَهُمْ
بَعَثَهُ ۖ إِنَّمَا يُظْفَرُ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِالصَّبْرِ ۖ وَلِهَذَا أَكَّدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَ
الصَّبْرِ الْفَقْرُ وَالصَّبْرُ لَا يَجْتَمِعَانِ إِلَّا فِي حَقِّ
الْمُؤْمِنِ الْمُجِبُّونَ يَبْتَغُونَ فَيَصْبِرُونَ وَ
يُلْهِمُونَ فَعَلِ الْخَيْرِ إِنَّ مَعَ بَلَاءِهِمْ وَلَهْجُهُمْ
عَلَى مَا يَتَجَدَّدُ عَلَيْهِمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ عَزَّ
وَجَلَّ ۖ كَوَلَا الصَّبْرُ لَمَّا رَأَيْتُمُوْنِي يَبْتَغُوْكُمْ
قَدْ جُعِلْتُ شَيْئًا كَالْإِصْطَادِ الطَّيُورِ ۖ مِنْ
كَيْلٍ إِلَى كَيْلٍ يُفْتَحُ عَنِّي وَيُخْلَى عَنِّي
رَحْلِيَّ بِالنَّهَارِ مُغْمِضُ الْعَيْنَيْنِ وَرَحْلِيَّ

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ بلا و مصیبت ولایت بر تعینات
کردی گئی ہے تاکہ ہر کوئی دعویٰ ولایت نہ کر سکے اگر ایسا نہ ہوتا
تو ہر شخص اللہ کی محبت کا مدعی بن بیٹھتا پس بلا اور فقر پر مجھے
کو فدا و رسول کی محبت کے لئے علامت بنا دیا گیا۔ اسے ہمارے
پروردگار عطا فرما کہ دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی
اور بچاؤ ہم کو درخ کے عذاب سے۔

دوسری مجلس

یوم سہ شنبہ ۵ شوال ۱۲۵۵ھ مدرسہ معمرہ

تیری علیحدگی اور خدا سے غیر حاضر رہنے نے تجھ کو خدا کے ساتھ مغرور بنا دیا
اپنے غرور سے باز آ جا اس سے پہلے کہ تجھ پر مار پڑے ذیل کیا جائے
اور مسلط کر دیے جائیں تجھ پر بیات کے سانپ اور بچھو تو نے بلا کا
مغز نہیں چکھا پس ضرور ہوا کہ مغرور رہے جو کچھ تیرے پاس اس پر اترائے
مت کہ یہ سب عنقریب جاتا رہے گا اللہ عز و جل فرماتا ہے یہاں تک کہ
جب لوگ اترائے اس مال و دولت پر جو ان کو دی گئی تھی تو ہم نے
اچانک انکو پکڑ لیا جو نعمتیں اللہ پاک کے پاس ہیں ان سے بہرہ یابی
صبر ہی کی بدولت ہو سکتی ہے اور اسی لئے اللہ پاک نے صبر کی جگہ
جگہ تاکید فرمائی ہے فقر اور صبر دونوں جمع نہیں کئے مگر مومن کے
حق میں جو بندے محبت کرتے ہیں وہ تکلیفوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں
پس صبر کرتے ہیں اور انکو نیک کاموں کا بلا کے ساتھ ساتھ الہام
کیا جاتا ہے اور جو نئی تکلیف انکو ان کے سب کی طرف سے پہنچتی
رہتی ہے وہ اس پر مجھے ہتے ہیں اگر صبر نہ ہوتا تو تم مجھ کو اپنے اندر
نہ دیکھتے میں گویا جال بنایا گیا ہوں جو پرندوں کا شکار کرتا ہے
رات بھر کے لئے میری آنکھیں کھول دی جاتیں اور دن میں میرے
پاؤں سے جال چھڑ لیا جاتا ہے در آخر ایک آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں

پر تعینات

اگر ایسا نہ ہوتا

مقرر ہو جاتے

اسے ہمارے

میں بھی غری

مَشْدُودَةً فِي الشَّبَكَةِ قُلْ ذَلِكَ لِمَصْلِحَتِكُمْ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَ ۖ كَوْلًا مُوَافِقَةً الْحَقِّ عَمَّا
جَلَّ وَلَا فَهْلٌ عَاقِلٌ يَقْعُدُ فِي هَذِهِ الْبَلَدَةِ
رَبِيعًا شَرًّا أَهْلُهَا ۖ قَدْ عَمَّ فِيهَا الرِّبَاؤُ وَالنَّفَاقُ
وَالظُّلْمُ وَكَثُورُ الشُّبُهَةِ وَالْحَرَامُ ۖ قَدْ كَثُرَ
لَكُمْ أَنْ نَعِمَ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ وَالِاسْتِعَانَةُ بِهَا
عَلَى الْفُسُقِ وَالْفُجُورِ ۖ وَقَدْ كَثُرَ الْعَارِجُ
فِي بَيْتِهِ أَلَمْ تَكُنْ فِي دُكَّانِهِ ۖ الزَّيْدُ يُقْ
فِي شَرَّاهِ ۖ الصَّهْبِيُّ عَلَى كُرْسِيِّهِ ۖ كَذَا
الْحُكْمُ لَمْ تَكُنْ تَكْتُمُ بِمَا فِي بَيْوتِكُمْ ۖ وَلَكِنْ لِي
أَسَاسٌ يَحْتَاجُ إِلَى بِنَاءٍ ۖ لِي أَهْطَالٌ يَحْتَاجُونَ
إِلَى تَرْبِيَةٍ ۖ نَوَ كَشَفْتُ بَعْضَ مَا عِنْدِي كَانَ
ذَلِكَ سَبَبَ الْفِرَاقِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ أَحْتَاجُ
فِي هَذِهِ الْحَالَةِ الَّتِي أَنَا فِيهَا إِلَى قُوَّةِ
الْيَسِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ ۖ أَحْتَاجُ إِلَى صَبْرٍ
مَنْ تَقْدَرُ مِنْ أَدَمَ إِلَى زَمَانٍ ۖ أَحْتَاجُ إِلَى
الْقُوَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ ۖ اللَّهُمَّ طُفًّا وَعَوْنًا وَ
رِضًا ۖ أَمِينَ يَا عَلَامُ مَا خَلَقْتَ لِلْبَقَاءِ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ فَغَيِّرْ مَا أَنْتَ فِيهِ
مِنْ مَكَارِهِ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ قَدْ قَنَعْتُ مِنْ
طَاعَةِ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا لَا يَنْفَعُكَ
حَتَّى تُضَيِّفَ إِلَيْهِ شَيْئًا
آخَرَ ۖ إِلَيْمَانُ
قَوْلُ

(کہ چشم پوشیان کردن) اور میرا پاؤں جال میں بندھا رہتا ہے
(کہ کہیں جانہ سکوں اور نصیحت سے آزاد منشوں کو پابند شرع اور
غلام حق بنانا ہوں) یہ تمہاری ہی مصلحت کیلئے ہے مگر تم پہنچاتے
نہیں اگر حق تعالیٰ کی موافقت (جو کیسے ذمہ فرض ہے) نہ ہوتی تو
کوئی قتل ہے جو اس شہر میں بیٹھنا گوارا کرے اور اسکے باشندہ نہیں رہے
کہ عام طور پر اسیں ربا و نفاق اور ظلم اور شہادتِ حرام کی کثرت سے حق تعالیٰ
کی نکتہ بینی کا شکار گزاری اور نعمتوں سے فسق و فجور پر اعانت حاصل کرنا پڑھا
ہوا ہے کثرت سے وہ لوگ ہیں جو گھر میں بیٹھیں تو درمیانہ بیکار بنیں
اور دکانون پر آئیں تو بڑے پرہیزگار بنیں۔ کھانے پینے میں زانیق اور
منہر پر آویں تو گویا صديق ہیں۔ اگر حکم کا پابند نہ ہوتا تو میں بتا دیتا
کچھ تمہارے گھر میں ہے لیکن میرے لئے ایک بنیاد ہے جو تعمیر کی ضرورت ہے
اور میرے بہت کچھ (روحانی) بچے ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں (پس
نصیحت و تبلیغ کی بنیاد پر اصلاح خلق کی تعمیر اور مردوں کی تکمیل و تربیت
کے لئے مجھ کو پردہ پوش بنایا گیا ہے کہ لوگ متوش نہوں اور پاس اگر
منتفع ہوتے ہیں، جو میرے پاس ہے اگر اسی سے کچھ بھی میں کھول دوں
تو وہ میرے اور تمہارے درمیان مفارقت کا سبب بنائے میں اس
حالت میں جسکے اندر اسوقت ہوں انبیاء و مسلمین کی طاعت کا جہتہ
ہوں مجھ کو ضرورت ہے ان کے سے صبر کی جو آدم سے میرے مانے تک
گذر چکے ہیں میں عاجز ہوں ربانی قوت کا، اے میرے اللہ
لطف اور مدد کر اور رضا نصیب فرما آئین۔ صاحبزادہ تو دنیا
میں رہنے اور یہاں کے مزے اڑانے کے لئے پیدا نہیں ہوا حق تعالیٰ
کی ناراضیوں کی جس حالت میں تو مبتلا ہے اسکو بدل کرنے
اللہ کی اطاعت میں صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لینے
پر قناعت کر لی ہے حالانکہ جب تک اسکے ساتھ دوسری چیز
(یعنی عمل کو) نہ ملائے گا یہ تجھ کو نافع نہ ہوگا۔ ایمان مجموعہ قول کا

وہ

تھہ مغرو نہاؤ

کیا جائے

نے بلا کا

پر اترائے

یہاں تک

میں نے

رویاں

بر کی جگہ

دوس کے

تے ہیں

الہام

پہنچتی

پہنچاؤ

رہا ہے

میرے

تی ہیں

وَعَمَلٌ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ وَلَا يَنْفَعُكَ إِذَا أَتَيْتَ
بِالْمَعَامَى وَالزَّلَّاتِ وَمُخَالَفَةِ الْحَقِّ عَمْرٌ وَجَلَّ
وَأَصْرُوتَ عَلَى ذَلِكَ وَتَرَكْتَ الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ
وَالصَّدَقَةَ وَأَفْعَالَ الْخَيْرِ فَأَيُّ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ
الشَّهَادَتَانِ إِذَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ
إِدْعَيْتَ يَقَالُ أَيُّهَا الْقَائِلُ أَلَاكَ بَيِّنَةٌ مَا
السَّيِّئَةُ امْتِثَالُ الْأَمْوَالِ لِيَتَمَاءَ عَنْ النَّبِيِّ
وَالصَّبْرُ عَلَى الْأَفَاتِ وَالْتِسْلِيمُ إِلَى الْقَدَرِ
هَذِهِ بَيِّنَةٌ هَذِهِ الدَّعْوَى إِذَا عَمِلْتَ هَذِهِ
الْأَعْمَالَ مَا يَقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ
لِلْحَقِّ عَمْرٌ وَجَلَّ وَلَا يَقْبَلُ قَوْلٌ إِلَّا عَمَلٌ
وَلَا عَمَلٌ إِلَّا إِخْلَاصٌ وَاصَابَةُ الشُّنَّةِ
وَأَسْوَأُ الْفَقْرِ آئِبُ شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِكُمْ لَا تَرُدُّوْا
سَائِلًا وَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ أَنْ تَعْطُوهُ شَيْئًا
قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا وَإِفْقُوا الْحَقَّ عَمْرٌ وَجَلَّ
فِي حُبِّهِ الْعَطَاءُ وَاشْكُرُوهُ كَيْفَ أَهْلَكُمُ
وَأَقْدَرَكُمُ عَلَى الْعَطَاءِ وَنَجَّكَ إِذَا كَانَ
السَّائِلُ هَدِيَّةَ اللَّهِ عَمْرٌ وَجَلَّ وَأَنْتَ قَادِرٌ
عَلَى اعْطَائِهِ فَكَيْفَ تَرُدُّ الْهَدِيَّةَ عَلَى هَدِيَّتِهَا
عِنْدِي تَسْمَعُ وَتَسْمَعُ وَتَسْمَعُ وَإِذَا جَاءَ الْفَقِيرُ
يَقْسُو قَلْبَكَ فَدَلَّ عَلَى أَنْ بُكَاءَهُ وَسَمَاعَكَ
مَا كَانَ خَالِصًا لِلَّهِ عَمْرٌ وَجَلَّ بِالسَّمَاءِ عِنْدِي
أَوْ لَا يَلْتَمِزُ ثُمَّ بِالْقَلْبِ ثُمَّ بِالْجَوَارِحِ فِي الْخَيْرِ
إِذَا دَخَلْتَ عَلَى فَاذْخُلْ وَقَدْ عَزَمْتَ عَلَيْكَ وَ
عَمَلَكَ وَلِسَانَكَ وَنَسَبَكَ وَحَبَبَكَ مَعَ نَسِيَانِ

اور عمل کا۔ ایمان نہ مقبول ہوگا اور نہ مفید جبکہ تو معصیتوں و
غیر شوں اور حق تعالیٰ کی مخالفت کا مرتکب ہوگا اور اس پر
اڑا ہے گا اگر نماز روزہ اور صدقہ اور نیکوکاریاں چھوڑ بیگا تو
وعدائیت و رسالت کی محض گواہی کیا نفع دیگی؟ جب تو نے
لا الہ الا اللہ کہا کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے تو توحید کا مدعی
بن گیا اب کہا جائیگا کہ تبا کوئی تیرا گواہ بھی ہے؟ وہ گواہ کیا ہے؟
حکم ماننا، ممنوعات سے بعض رہنا، معصیتوں پر صبر کرنا، اور
تقدیر کے سامنے گردن جھکانا یہ اس دعوے کے گواہ ہیں اور یہ بھی
حق تعالیٰ کے لئے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہونگے کیونکہ کوئی قول
قبول نہیں ہوتا بلا عمل کے اور کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا بغیر
اخلاص اور سنت کی موافقت کے۔

اپنے مال سے جو کچھ ہو سکے فقیروں کی غم خواری کرو۔ اگر کسی چیز کے
دینے کی طاقت ہو خواہ ذرا سی ہو یا بہت سی تو سائل کو واپس
نہ کرو۔ عطا کو محبوب سمجھنے میں حق تعالیٰ کی موافقت کرو، اور
شکر گزار ہو کہ اس نے تم کو اسکا اہل بنایا اور عطا پر قدرت بخشی
تجھ پر افسوس ہے جبکہ مسائل اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے (جو تیرے
پاس بھیجا گیا ہے) اور تو ہو کونینے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ہدیہ کو اس کے
سمجھنے والے پر کس طرح رد کرتا ہے؟ ہمسے پاس بیٹھ کر دوست اور دشمن
اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا قلب سخت بن جاتا ہے اس سے معلوم ہوگا کہ
تیرا دانا اور کان لگا کر سننا خالص اللہ کے واسطے نہ تھا میرے
پاس بیٹھ کر سننا اولاً باطن سے ہونا چاہئے پھر قلب سے اس
کے بعد اعضاء کو نیکو کاریوں میں مشغول کرنے سے، جب تو
میرے پاس آیا کرے تو ایسی حالت سے آیا کر کہ اپنے علم اور عمل اور
زبان اور نسب حسبے یکو ہو اور مال اور اہل کو بھولا ہوا ہو۔ میرے
سامنے بیٹھ کر مسائل اللہ سے قلب کو برہنہ بنا، یہاں تک کہ خدا

مَا لَكَ وَاهْلِكَ تَقْبَلِينَ يَدَيَّ عُرْيَانَ الْقَلْبِ عَمَّا
 سِوَى الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ حَتَّى يَكْسُوهُ بِقُرْبِهِ
 وَفَضْلِهِ وَمِنْهُمْ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا عِنْدَ دُخُولِكَ
 عَلَى بَصْرَتِكَ كَالظَّالِمِ تَغْدُرُ خِمَامًا وَتَرْوُحُ
 بِطَانًا بِمَبُورِ الْقَلْبِ مِنْ شُورِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ
 وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا
 فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِبُورِ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ
 أَيْهَا الْفَاسِقُ إِنَّتِ الْمُؤْمِنُ وَلَا تَدْخُلُ
 عَلَيْهِ وَأَنْتَ مُكُونُتُ بِبِحَاسَةِ مَعَاصِيكَ
 فَإِنَّهُ يَرَى بِبُورِ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ مَا أَنْتَ فِيهِ سِرِّي
 شَرِّكَكَ وَبِقَافِكَ يَرَى عَمَلَتِكَ مُخْبَاةً تَحْتَ
 ثِيَابِكَ يَرَى فُضَاءَ حُكِّكَ وَهَتَاؤَكَ يَرَى لَا
 يَرَى مُفْلِحًا لَا يُفْلِحُ أَنْتَ كَهَوَسٍ وَهَذَا كَهَتَاؤِكَ
 لَا هُلَّ لَهُوَسٍ سَأَلَ سَائِلٌ هَذَا الْعَمَلُ إِلَى
 مَتَى فَقَالَ إِلَى أَنْ تَقَعَ بِالْقَلْبِ وَتَتَوَسَّدَ
 بِعَتَبَتَيْهِ وَتُحْمِسَ ظَنَّاكَ فِيهِ وَتُرْزِلَ مِنْ
 قَلْبِكَ التُّهْمَةَ لَهُ وَتَأْخُذَ أَدْلَاةً وَتَقْعُدَ
 عَلَى بَايَةٍ وَتَصْبِرَ عَلَى مَرَارَةِ دَوَائِمٍ فَجَيِّنِي
 زُورَ الْعَصَى مِنْ عَيْنَيْكَ ذَلَّ لِلَّهِ عَنَّا وَجَلَّ
 وَأُزِلَّ حَوَالِجُكَ وَلَا تَعُدَّ لِنَفْسِكَ
 عَمَلًا بِالنَّفْهِ عَلَى قَدَمِ الْإِفْلَاسِ أَعْلُوْتُ
 أَبْوَابَ الْخَلْقِ وَافْتَحَ الْبَابَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
 وَاعْتَرَفَ بِدُنُوتِكَ وَاعْتَدَّ رَايَةَ مِنْ
 تَقْصِيرِكَ وَتَيَقَّنَ أَنْ لَا مَنَاسَرَ وَلَا نَافِعَ وَلَا
 مُنْطَهَى وَلَا مَانِعَ إِلَّا هُوَ

اس کو اپنے قرب اور فضل و احسانات کا جا پہنائے۔ میرے
 پاس آنے کے وقت جب تو ایسا کرے گا تو اس پر نہ جیسا بن جائیگا
 جو صبح کو بھوکا اٹھتا اور شام کو پیٹ بھرا واپس آتا ہے کہ جو
 توکل سے بلا کسب کم سیر ہوتا ہے (حق تعالیٰ کے نور سے قلب
 کو منور بنا اور اسی لئے جناب سول الشریعہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے کہ مومن کی فراست سے درد کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے
 اسے فاسق در مومن سے اور اپنے معاشی کی گندگی میں اٹھتا ہوا
 اسکے پاس مت آ کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے اس حالت
 کو دیکھتا ہے جس میں تو موط ہے وہ دیکھتا ہے تیرے شرک کو تیرے
 نفاق کو وہ دیکھتا ہے تیری اس حالت کو جو تیرے کپڑوں کے نیچے
 چھپی ہوئی ہے دیکھتا ہے تیری فضیحت کن اور تنگ الیٰ ہر اعمالوں
 کو جو شخص اہل فلاح کو دیکھتا نہیں وہ فلاح نہیں پاتا تو ہوا ہوس
 ہے اور تیرا میل جول بھی ہوا ہوسوں کیساتھ ہے کسی شخص نے شیخ
 رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ یہ اندھا پن کتنا ہے لگتا تو اپنے جو ابدی واجب
 تک کہ تو کسی طبیع کے ہاتھ نہ پڑے اور اسکی چوکھٹ کو تکلیف نہ بنائے
 کہ اس کے متعلق اچھے گمان رکھے اور اپنے قلب سے اس کیلئے ہمت
 کو نکال پھینکے اپنے بال بچوں کو لیکر اس کے دروازہ پر جا بیٹھے
 اور اس کی دوا کی تلخی پر صبر کرے پس اس وقت تیری آنکھوں سے
 اندھا پن جاتا رہیگا۔ اللہ عزوجل کے لئے ذلت اختیار کر،
 اور اپنی ساری حاجتیں اسی پر پیش کر کوئی عمل اپنے نفس کیلئے
 مت کر۔ اس سے ملاقات کرا فلاس کے قدم پر مخلوق کے
 دروازوں کو بند کر دے اور اپنے اور خدا کے درمیان دروازہ
 کھول لے، اپنے گناہوں کا مقرر ہو اپنی تقصیر کی اس کے حضور میں
 کرا اور یقینی کہ کہ کوئی مضرت پہنچا نہ والا نہیں کوئی نفع دینے والا نہیں
 کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کوئی روکنے والا نہیں مگر وہی اللہ

صیتوں و
 اور اس پر
 اور بگا تو
 ب تو نے
 ید کا مدعی
 راہ کیا ہے
 زنا اور
 اور یہی
 کہ کوئی تو
 نا بغیر
 سی چیز کے
 کو واپس
 و اور
 رت بخشی
 تو تیرے
 یہ کہ اسے
 اور دنا
 موم ہو کہ
 ہا میرے
 سے اس
 ب تو
 عمل او
 میرے
 خدا

فَيُحْيِيهِ يَزُولُ عَلَى عَيْنِ قَلْبِكَ وَتُجَرِّدُ الْبَصِيرَ
وَالْبَصِيرَةَ بِأَعْلَامٍ لَيْسَ الشَّانُ فِي خُشُوعَةٍ
نِيَابِكَ وَمَا كَوْنُكَ : الشَّانُ فِي زُهْدٍ قَلْبِكَ
أَوَّلُ مَا يَلْبَسُ الصَّادِقُ فِي لُبْسِهِ الصُّوفُ عَلَى
بَاطِنِهِ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى ظَاهِرِهِ فَيَلْبَسُ سُرَّةَ
ثُمَّ قَلْبِهِ ثُمَّ نَفْسَهُ ثُمَّ جَوَارِحَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ
كُلُّهُ مُتَخَشِّنًا جَاءَتْ يَدُ الرَّافَةِ وَالْحَمَةِ وَالْيَمَنِ
فَعَلَّتْ عَلَيْهِ تَعْيِيدًا عَلَى هَذَا الْمَهَابِ :
يَجْلَمُ عَنْهُ نِيَابُ السَّوَادِ وَيَقْلَعُ إِلَى نِيَابِ
الْفَرَحِ : تَبْدِيلُ النِّقْمَةِ إِلَى النِّعْمَةِ : وَالنِّقْمَةُ
إِلَى الْفَرَحِ : وَالْحَوَنَ إِلَى الْأَمْنِ وَالْبُعْدَ إِلَى
الْقُرْبِ : وَالْفَقْرَ إِلَى الْغِنَى : يَا عَلَامُ
تَنَازِلِ الْأَقْسَامِ بَيْنَ الرَّهْلِ لَا بَيْنَ الرَّغْبَةِ
لَيْسَ مِنْ يَأْكُلُ وَيَبْتَغِي كَمَنْ يَأْكُلُ وَيَصْحَكُ :
حُلِيَ الْأَقْسَامُ وَقَلْبُكَ مَعَ الْحَقِّ عَنْ وَجَلٍ :
فَاتَكَ تَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا : إِذَا أَكَلْتَ مِنْ يَدِ
الطَّيِّبِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَنْ تَأْكُلَ وَحْدَكَ
مَا لَا نَعْلَمُ أَسْأَلُهُ : مَا أَقْسَى قُلُوبِكُمْ الْأَمَانَةَ
قَدْ ذَهَبَتْ مِنْ بَيْنِكُمْ : الرَّحْمَةُ قَدْ ذَهَبَ
فِيمَا بَيْنَكُمْ : أَحْكَامُ الشَّرْعِ أَمَانَةٌ عِنْدَكُمْ
وَقَدْ تَرَكْتُمُوهَا وَخُتَمْتُمْ فِيهَا : وَيَحَاكَ
إِنْ لَمْ تُزَيِّرْ الْأَمَانَةَ وَالْأَعْنَ قَرِيبُ
يَنْزِلُ الْمَاءُ إِلَى عَيْنِكَ وَلَسْتُ فِي يَدِكَ
وَرَجْلُكَ وَيُعَلِّقُ الْحَقُّ عَنْ وَجَلٍ بَابُ
رَحْمَتِهِ عَنْكَ :

پس اس وقت تیرے قلب کی آنکھ کا اندھا پن زائل ہو جائیگا اور
ظاہری و باطنی بنیائی حرکت کرنے لگے گی صاحبزادہ کھردرے
اور موٹے کپڑے پہنے اور روکھا سوکھا کھانا کھانے میں شان نہیں
ہے شان تیرے قلب کے زہد اختیار کر نہیں ہے۔ لباس میں سچا
شخص سب سے پہلے اپنے باطن پر صوف پہنتا ہے اس کے بعد
اسکا اثر ظاہر تک پہنچتا ہے پس اسکا باطن صوف پہنتا ہے
پھر اسکا قلب اس کے بعد اسکا نفس اور اس کے بعد اس کے
اعضا یہاں تک کہ وہ سرتاپا کھردرا (کیف الہیتہ) بنجاتا ہے تب
شفقت رحمت اور احسان کا ہاتھ آتا اور اس مصیبت زدہ کی حالت
میں تبدیلی پیدا کرتا ہے کہ اسکے بدن سے سیاہ کپڑے اُتار تا اور
خوشی کے کپڑے پہنا دیتا ہے۔ تکلیف کو راحت سے ناگواری کو
فرحت سے خوف کو امن سے بُرد کو قرب سے اور فقر کو تو کجی سے
بدلتا ہے صاحبزادہ طرح طرح کی غذائیں کھا مگر زہد کے ہاتھ سے
نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے، جو شخص کھاتا اور دتا ہے وہ اسکی برابر
نہیں ہو سکتا جو کھاتا اور نہنتا ہے (پس کھانیں مگر چہ دونوں برابر
ہیں مگر دنیا دار کے کھانیکا انجام رونا ہے اور زاہد کے کھانے کا
انجام ہنسنا) انواع واقسام کے کھانے کھا مگر درغائیک تیرا قلب حق تعالیٰ
کے ساتھ ہو پس تو کھانے کے شر سے محفوظ رہیگا اگر تو طیب کے ہاتھ
سے کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تنہا ایسی چیز کھائے جسکی تجھ کو
اصلیت معلوم نہیں۔ تمہارے دل کس درجہ سخت ہو گئے؟ تم سے
امانت کا مضمون جاتا رہا تمہارے درمیان رحمت و شفقت اٹھ گئی
شریعت کے احکام تمہارے پاس امانت تھے جن کو تم نے چھو دیا اور
جنہیں (بدعتیں ایجاد کر کے) تم نے خیانت کی۔ تجھ پر افسوس اگر تو امانت
کی حفاظت ضروری نہ سمجھے گا تو عنقریب تیری آنکھ میں پانی اُتر آئیگا
تیرے ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھکریاں اور بیڑیاں ہونگی حق تعالیٰ

وَيَقِي فِي قُلُوبِ خَلْقِهِ الْقِسَاوَةَ عَلَيْكَ وَ
يَنْتَعِمُ عَنْ عَطَائِكَ ۖ احْفَظُوا أَرْوَاسَكُمْ
مَعَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْذَرُوا مِنْهُ ۖ فَإِنَّ
أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ يَأْخُذُكُمْ مِنْ قَامِنِكُمْ
مِنْ عَافِيَتِكُمْ مِنْ أَشْرِكُمْ مِنْ بَطْنِكُمْ خَائِفًا
مِنْهُ ۖ كَهُوَ إِلَهُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ
احْفَظُوا أَنْعَمَ بِالشُّكْرِ قَابِلُوا أَمْرًا وَهَيِّئُوا
بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ۖ قَابِلُوا الْعُسْرَ بِالصَّبْرِ
وَالْيُسْرَ بِالشُّكْرِ ۖ هَكَذَا كَانَ مَنْ تَقَدَّمَ مَعَكُمْ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ يَشْكُرُونَ
عَلَى النِّعَمِ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الثَّقَمِ قَوْمًا مِنْ
مَوَائِدِ مَعَاصِيهِمْ وَكُلُوا مِنْ مَوَائِدِ طَاعَتِهِ
وَاحْفَظُوا أَحَدُودَهُ ۖ إِذَا جَاءَكُمْ الْعُسْرُ فَمِنْ
قَاسِكُرْهُ ۖ إِذَا جَاءَكُمْ الْعُسْرُ فَمِنْ
ذُنُوبِكُمْ وَنَاقِشُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَ
جَلَّ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ إِذْ كَرُوا الْمَوْتَ وَمَا
وَرَاءَهُ وَإِذْ كَرُوا الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَسَابَهُ
وَنَظَرَ إِلَيْهِ إِلَيْكُمْ ۖ تَنْتَبَهُوا إِلَى مَتْنِ هَذَا
النُّوْمِ إِلَى مَتْنِ هَذَا الْجَهْلِ ۖ وَالْتَرَدُوا فِي
الْبَاطِلِ وَانْقِيَامُ مَعَ النَّفْسِ الْهَوَايِ وَالْعَادَةِ لِمَ
تَتَارَبُوا بِعِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَتَابَعَةِ
شَرِّهِ الْعِبَادَةِ تَزُولُ الْعَادَةُ لِمَ تَتَادَبُوا
بِأَدَابِنَا أَنْ وَكَلَامِ التَّوْبَةِ يَا غُلَامُ لَا
تَخَالِطِ النَّاسَ مَعَ الْعَمَى مَعَ الْجَهْلِ مَعَ الْغَفْلَةِ
وَالنُّوْمِ خَالِطَهُمْ بِالْبَصِيرَةِ وَالْعِلْمِ وَالْيَقَظَةِ

اپنی رحمت کا دروازہ تجھ سے بند کر لیا اپنی مخلوق کے دلوں میں
تیرے ساتھ سخت دلی کارناؤں ڈال دیا اور ان کو تجھ پر عطا و بخشش
کرنے سے روک دیا اپنے سرور کی اپنے رب عزوجل کیساتھ حفاظت
کرو کہ بجز اس کے کسی کے سامنے نہ جھکنے پائیں، اس سے ڈرتے
رہو کہ اسکی پکڑ سخت دردناک ہے تم کو پکڑ لیا تمہاری جائے امن
سے تمہاری حافیت سے تمہارے متکبر کو اور تمہارے اترانے
والے مغرور کو۔ ڈرو اس سے کہ وہ معبود ہے آسمان کا اور معبود
زمین کا، اسکی نعمتوں کو شکر گزاری کیساتھ محفوظ رکھو اسکی حکم
اور ممانعت کا سننے اور ماننے کیساتھ استقبال کرو تنگ حالی کا مٹا
کر دوسرے اور خوشحالی کا شکر سے، یہی حال تھا تم سے پہلے
گذر جانے والے نبیوں پیغمبروں اور نیک بندوں کا کہ شکر کرتے تھے
نعمتوں پر اور صبر کرتے تھے مصیبتوں پر کھڑے ہو جاؤ اسکی مصیبتوں
کے دسترخوانوں سے کھاؤ اسکی اطاعت کے دسترخوانوں سے اسکی
قائم کی ہوئی حدود کی حفاظت کرو۔ جب خوشحالی تمہارے شل
حال ہو تو اسکا شکر کرو اور جب تنگی آدے تو توبہ کرو اپنے گناہوں
سے اور جھگڑا کرو اپنے نفسوں سے (کہ وہی اسکا سبب ہوئے ہیں)
کیونکہ حق جل شانہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ یاد کرو مرنے کو اور
اسکے بعد آنیوالے معاملات کو اور یاد کرو رب عزوجل کو اور اس کے
حساب، اپنی طرف دیکھتے رہنے کو۔ جاگ اٹھو کبتک سیگی یہ نیند
کبتک سیگی یہ جہالت اور باطل میں متردد رہنا اور نفس خواہش کی
پاسداری اور کیوں کی عادت، حق تعالیٰ کی عبادت اور اسکی
شریعت کی متابعت سے ادب کیوں کیوں کی عادت کا چھوڑنا
عبادت ہے، ادب پیکر قرآن اور کلام رسالت کے ادب سے
صاحبزادہ۔ آندھیں جہالت اور غفلت و خواب کیساتھ لوگوں
سے میل جول مت رکھو بلکہ بصیرت اور علم بیداری کیساتھ ان سے

جائے گاد
ہ کھڑے
شان نہیں
س میں سچا
س کے بعد
پہننا ہے
بعد اس کے
تا ہے تب
نزدہ کی حالت
تا رتا اور
ناگوری کو
نگری سے
کے ہاتھ سے
وہ اسکی برابر
دونوں برابر
کے کھانے کا
حق تعالیٰ
نہیں ہے ہاتھ
ہے جسکی تجھ کو
تم سے
وقت اٹھ گئی
چھو دیا اور
اگر تو امانت
نی اتر آئیگا
حق تعالیٰ

فَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَا تَحْمِلُهُ فَإِتَّبِعْهُ ۖ وَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَا يَسُوءُكَ فَاجْتَنِبْهُ ۖ وَسِرَّ دَهْرَهُ عَنْهُ
 أَنْتُمْ فِي غَفْلَةٍ كَثِيرَةٍ عَنْ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ۖ
 عَلَيْكُمْ بِالْقِطْعَةِ لَهُ ۖ عَلَيْكُمْ نَزْلُومُ الْمَسَاجِدِ
 وَكَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَإِنَّهُ قَالَ تَوَكَّلْ مِنَ السَّمَاءِ نَارًا الْمَاجِئَاتِ
 الْأَهْلُ الْمَسَاجِدِ إِذَا تَوَاسَيْتُمْ فِي الْمَلَائِكَةِ
 انْقَطَعَتْ صَلَاتُكُمْ بِالْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ ۖ وَلِهَذَا
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا
 يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا كَانَ سَاجِدًا ۖ
 وَنَحْيَكَ ۖ كَمْ تَتَأَوَّلُ وَتَتَرَخَّصُ فِي الْمَتَاوَلِ
 غَادِرٌ لَيْتَنَا إِذَا رَكِبْنَا الْعَرَبِيَّةَ ۖ وَتَعَلَّقْنَا
 بِالْإِجْمَاعِ ۖ وَالْخُلُصَانِ فِي أَعْمَالِنَا تَخْلُصَانِ مِنَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ إِذَا تَأَوَّلْنَا وَتَرَخَّصْنَا
 الْعَرَبِيَّةَ ذَهَبَتْ وَذَهَبَ أَهْلُهَا ۖ هَذَا زَمَانُ
 الرَّحْصِ لَا زَمَانَ الْعَرَبِ ۖ هَذَا زَمَانُ
 الرِّبَا وَالرِّفَاقِ وَاحْذِلَا مَوَالٍ بَعِيدٍ حَقٍّ ۖ
 قَدْ كَثُرَ مَنْ يُصَلِّي وَيَصُومُ وَيَحُجُّ وَيُزَكِّي
 وَيَعْمَلُ أَفْعَالِ الْخَيْرِ لِلْخَلْقِ ۖ لَا لِلْخَلْقِ
 فَقَدْ صَارَ مَعْظَمُ هَذِهِ الْعَالَمِ خَلْقًا فِي خَلْقٍ
 يَلَاخُلِقُ ۖ كُلُّكُمْ مَوْتٌ أُنْفُوذٌ أَحْيَاءُ
 التَّفَوُّسِ وَالْأَهْوَابِ ۖ طَالِبُونَ لِلدُّنْيَا ۖ
 حَيَاةُ الْقَلْبِ بِالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلْقِ
 وَالْقِيَامِ مَعَ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ مِنْ حَيْثُ
 الْمَعْنَى ۖ لِأَنَّ الصُّورَةَ لَا اِعْتِبَارًا لَهَا

بل محل کہ جب ان کی طرف سے ایسی بات دیکھے جو تجھ کو ابھی معلوم ہو تو
 اسکا اتباع کر اور جب ایسی بات دیکھے جو بری لگے تو اس سے خود بھی بچ
 اور انکو بھی روک۔ تم حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے پوری غفلت میں
 ہو اسکے لئے بیدار ہو جانے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور مسجدوں سے چمٹے
 رہنے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کو
 ضروری خیال کرو کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر آسمان سے آگ نازل ہو
 تو اس سے کوئی نجات نہ پائے بجز مسجد والوں کے جب تم کامل بن جاؤ
 گے نماز کے بار میں تو منقطع ہو جائیں گے تمہارے تعلقات حق
 تعالیٰ کیساتھ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ قرب جو بندہ کو اپنے رب سے حاصل ہوتا ہے
 وہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو۔ افسوس تجھ پر تو کھنڈ
 تاویلیں کرتا اور رخصتیں ڈھونڈتا ہے؛ تاویل کرنیوالا بد عہد
 دباغی ہے اے کاش جبکہ ہم اس عزیمت اختیار کریں اور جماع
 امت کیساتھ وابستہ رہیں اور اپنے اعمال میں اخلاص کریں تب
 ہی حق تعالیٰ سے نجات پا جائیں پھر کیا پوچھنا اسماءت کا جبکہ
 ہم تاویلیں کرنے لگیں اور رخصت ڈھونڈھنے لگیں۔ عزیمت
 جاتی رہی اور اس کے اہل بھی جاتے رہے یہ زمانہ رخصتوں کا رہ
 گیا نہ کہ عزیمتوں کا یہ زمانہ تو ریادہ نفاق کا اور ناحق دوسروں کے
 اموال لینے کا رہ گیا ہے کثرت کیساتھ وہ لوگ ہیں جو نماز، روزہ
 حج زکوٰۃ اور جو کچھ بھی نیک کام کرتے ہیں وہ مخلوق کے لئے کرتے ہیں
 خالق کے لئے نہیں۔ اس دنیا کا بڑا حصہ مخلوق ہی مخلوق بن گیا بلا
 خالق کے (کہ کسی عمل میں بھی اکثروں کے اخلاص نہیں) تم سب مردہ
 دل ہو۔ زندہ نفس ہو زندہ خواہش والے ہو اور طالب دنیا ہو قلب
 کی زندگی اس میں ہے کہ مخلوق (کے خیال) سے نکل جائے اور حق
 تعالیٰ کیساتھ قائم ہو معنی کے اعتبار سے نہ کہ صورت کے اعتبار سے

فِي هَذَا
الْحَقِّ
الصَّالِحِ
يَا غَا
مَعَهُ
تَمَرِّدَ
فِي كَيْفِ
الْقِيَامِ
فَاشْتَبَ
شَيْطَانُ
قِيَامِ
وَجَلَّ
بِالْإِلَهِ
وَأَنَّ
كَلَامَ
الْأَمْرِ
وَهُوَ
لِلْخَلْقِ
يَقَارِ
مَعَ

فِي هَذَا الْمَقَامِ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِإِمْتِنَانٍ أَمْرٌ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: وَالْإِسْتِمَاءُ عَنْ قَهْرِهِ: وَ
 الْقَضَائُ مَعَهُ عَلَى بَلَايَاهُ وَقَضَيْتِهِ وَقَدْ أَرَادَ
 يَا غَلَامُ سَلِّمْ إِلَيْهِ فِي مَقْدُورِي ثُمَّ قُمْ
 مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَلَا مَرِيحٌ جُ إِلَى آسَاسٍ: وَ
 ثُمَّ بِنَاءٌ وَدَائِمٌ عَلَى ذَلِكَ فِي كُلِّ الْأَوَاقِثِ: وَ
 فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ: وَنَحْوِكَ تَعْلُوقُ فِي أَمْرِكَ
 التَّفَكُّرُ مِنْ أَمْرِ الْقَلْبِ فَإِذَا رَأَيْتَ لَكَ حَسَنَةً
 فَاشْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى: وَإِذَا رَأَيْتَ لَكَ سَيِّئَةً
 فَتُبَّ مِنْهَا هَذَا التَّفَكُّرُ يُجَاوِزُ نِيَّتَكَ: وَيَمُوتُ
 شَيْطَانُكَ وَلِلَّهِ الْإِثْبَالُ تَعْلُوقُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ
 قِيَامِ لَيْلَةٍ يَا أَمَّةُ مُحَمَّدٍ أَشْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ: فَإِنَّهُ قَدْ قَنَعَ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ
 بِالْإِضَافَةِ إِلَى عَمَلٍ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْكُمْ الْأَجْرُونَ
 وَأَنْتُمْ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ فَفِيهِمَا
 كَلَامٌ مِثْلُهُ: أَنْتُمْ الْأَوَّلَاءُ: وَعَلَيْكُمْ مِنَ
 الْأَمْرِ الرَّعِيَّةُ: مَا دُمْتَ قَائِدًا فِي بَيْتِ نَفْسِكَ
 وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ: لَا تَصُمْ مَا دُمْتَ مُنَازِعًا
 لِلْخَلْقِ فِي مَا فِي أَيْدِيهِمْ مُسْتَحْلِبًا لِمَا يَرِيكَ: وَ
 يَقَافِكَ لَا صِحَّةَ لَكَ: مَا دُمْتَ وَاتَّقِ بِقَلْبِكَ
 مَعَ مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا صِحَّةَ لَكَ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ: وَ
 اتِّبَانِي اللَّهُ نِيًّا حَسَنَةً وَفِي
 الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَرَقْنَا
 عَذَابَ النَّارِ

کیونکہ یہاں صورت کا اعتبار نہیں قلب کی زندگی حق تعالیٰ کے
 حکم کی تعمیل کرنے اور اس کی ممانعت سے باز رہنے اور اس کی
 ڈالی ہوئی نصیحتوں اور قصاص و قدر پر صبر کرنے سے ہے۔
 صاحبزادہ۔ مقدرات الہیہ میں اپنے آپکو اسکے حوالہ کر پھر
 اس پر حمارہ کیونکہ ہر امر کو ضرورت ہے بنیاد کی اور اسکے بعد
 تعمیر کی پس رضا و تسلیم بمنزلہ بنیاد کے ہے اور حق تعالیٰ کی یاد
 پر بقا قیام بمنزلہ (تعمیر کے) اس پر جملہ اوقات میں مداومت رکھ
 رات میں بھی اور دن میں بھی افسوس ہے تجھ پر اپنے معاملہ میں فکر کر
 اور فکر کرنا قلب کا کام ہے پس جب اپنے لئے کوئی خوبی دیکھے تو اللہ تعالیٰ
 کا شکر کر اور جب کوئی بد حالی دیکھے تو اس کو توہر کر۔ اسی فکر سے تیرا
 دین زندہ بنے گا اور شیطان مُردہ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک
 ساعت کا تفکر شب بیداری سے بہتر ہے اے اُمّت محمد اللہ
 عز وجل کا شکر کر کہ اس نے تم سے پہلے گزر جانوالے لوگوں کی نسبت
 تمہارے تھوڑے سے عمل پر اکتفا فرمایا تم (دنیا میں) وجود کے اعتبار سے
 سب سے بعد ہو اور (مرتبہ کے اعتبار سے) اول ہو گے قیامت کے دن
 جو شخص تم میں تندرست ہے، تو اس جیسا کوئی تندرست نہیں تم سرد
 ہو اور تمہارا کھو اساری اُمّتیں رعیت ہیں، جب تک تم اپنے نفس اپنی
 خواہش اور اپنی طبیعت کے گھر میں بیٹھا ہے گا تندرست نہ
 بنے گا جب تک تم مخلوق سے جھگڑتا اور اس مال و متاع میں جو
 ان کے پاس ہے رغبت والا اور اپنی ریا و دفاق سے اس کے حصول کا
 خواہاں ہوگا تو تیرے لئے تندرستی نہیں اور جب تک دنیا میں غبت کھنے
 والا ہوگا تو تیرے لئے تندرستی نہیں اور جب تک حق تعالیٰ کے ماسوا پر
 دل سے اعتماد رکھو گا تو تیرے لئے تندرستی نہیں۔ اے میرے اشرک
 صحت عطا فرما اپنے ساتھ رکھ کر اور جسے ہو کہ دنیا میں بھی بھلائی
 اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہو کہ دوزخ کے عذاب سے۔

الْمَجْلِسُ الثَّلَاثُ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ تَمَعَّةٍ بِكَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ الْمَعْمُورَةِ
ثَامِسَ شَوَّالٍ سَنَةِ ثَمِنِينَ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
إِيَّاهُ الْفَقِيرُ لَا تَقْضَى الْغَنَى فَلَعَلَّهُ سَبَبُ
هَلَاكَكَ : وَأَنْتَ أَيُّهَا الْمَرِيضُ لَا تَقْضَى
الْعَاقِبَةُ : فَلَعَلَّهَا سَبَبُ هَلَاكَكَ : كُنْ
عَاقِلًا : احْفَظْ ثَمَرَكَ : يَحْمَدُ أَمْرًا : إِنْ قَضَى
هَذَا الْقَدْرَ لِلَّهِ مَعَكَ : وَلَا تَطْلُبْ زِيَادَةً
عَلَيْهِ كُلِّ مَا يُطِيقُكَ الْحَيُّ عَزَّ وَجَلَّ : سَوَّالُكَ
فَيَكُونُ كَلْبًا وَبَعْضُهُ : قَدْ جَرَبْتُ هَذَا : إِلَّا أَنْ
يَوْمَ الْعَبْدِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ بِالسُّؤَالِ : فَإِذَا أَمَرَ
بِالسُّؤَالِ بَوْرَكَ لَهُ : فَيَمَّا سَأَلَ وَأُزِيلَتِ الْأَقْدَارُ
هَنَةً : وَلَيْكُنْ أَكْثَرُ سَوَّالِكَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ وَالْعَافَا
الدَّائِمَةُ فِي لَدُنِّيَا وَالْآخِرَةُ : ائْتَمِرْ هَذَا فَحَسْبُ : لَا
تَتَجَبَّرْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَتَجَبَّرْ : فَإِنَّهُ
يَقْضِيكَ : لَا تَتَجَبَّرْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَخْلِفْ
بِسَبَابِكَ وَمَوَاتِكَ وَمَالِكَ : فَإِنَّهُ يَبْطِشُ بِكَ :
يَا خُدَّ : أَوْ أَخَذَ مَنْ أَحَدَهُ : فَإِنْ أَخَذَ كَالْيَمْرِ
شَدِيدٌ : وَيُحْكُ لِسَانُكَ مُسْلِمٌ : أَمَّا قَلْبُكَ فَلَا
قَوْلَكَ مُسْلِمٌ : أَمَّا فَعْلُكَ فَلَا : أَنْتَ فِي جَلْوَتِكَ
مُسْلِمٌ : أَمَّا فِي خَلْوَتِكَ فَلَا : أَمَّا تَعْلَمُ : أَنْكَ
إِذَا صَلَّيْتَ وَصَلَّيْتَ وَقَعَلْتَ جَمِيعَ أَعْمَالِ الْخَيْرِ
إِنْ كُنْتَ تَرُدُّ هَذِهِ الْأَعْمَالُ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَأَنْتَ مُنَافِقٌ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :

تیسری مجلس

(وقت صبح - یوم جمعہ - ۸ شوال ۱۲۵۵ھ ہجری شمسی)

اے فقیر تو غنی بننے کی تمنائت کر کیا عجیب ہے کہ وہ تیری بربادی
کا سبب ہو اور اے مبتلائے مرض تو تندرستی کی آرزو مت کر شاید
وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو۔ صاحب عقل بن۔ اپنے غم کو محفوظ
رکھ تیرا انجام محفوظ ہوگا۔ قناعت کر اسی پر جو تجھ کو حاصل ہے اور اس
پر زیادتی کا خواہاں مت ہو جو چیز تجھ کو حق تعالیٰ تیرے مانگنے پر
دیگا وہ مکرر ہوگی میں اسکو آرزو نہ کیا ہوں۔ البتہ اگر بندہ کو قلب کے
اعتبار سے مانگنے کا حکم کیا جائے (تو سوال میں مضائقہ نہیں)
کہ حکم کے وقت جو مانگے گا اسیں برکت دی جائیگی اور گندگیاں
اس سے دور کر دی جائیں گی اور مناسب ہے کہ عفو جرائم و عافیت
دارین اور دین و دنیا و آخرت میں دائمی معافی تیرا سوال اکثر
ہے فقط اسی سوال پر قناعت کر۔ اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو
انتخاب کر کہ اپنی طرف سے تخصیص کر کے وہ شے مانگے جو حق تعالیٰ
نے از خود تیرے لئے انتخاب نہیں کی، اور تکبر مت بن ورنہ تیرے
تجھ کو توڑ دیگا۔ اپنی جوانی اور اپنی قوت اور اپنے مال کے
گنہگار میں اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوق پر تکبر مت کر ورنہ وہ تجھ
کو گرفتار کرے گا اور پکڑے گا ان کا سا پکڑنا جن کو پہلے پکڑ چکا ہے
پس اسکی پکڑ سخت دردناک ہے تجھ پر انوس کہ تیری زبان تو
مسلمان ہے مگر قلب لمان نہیں تیرا قول مسلمان ہے مگر فعل مسلمان نہیں
تو اپنی جلوت میں مسلمان ہے مگر خلوت میں مسلمان نہیں۔ کیا تجھے معلوم
نہیں کہ جب تو نماز پڑھے گا روزہ بھی رکھے گا اور سارے نیک
کام کریگا مگر ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقصود نہ
سمجھے گا تو تو منافق ہے اور اللہ عزوجل سے دور ہے

ثُبُّ الْآنَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيعِ أَفْعَالِكَ
وَأَقْوَالِكَ وَمَقَامِكَ اللَّهُ نَبِيٌّ الْقَوْمِ لَيْسَ
فِي أَعْمَالِهِمْ مَتَّقٌ هُمْ أَنْفَارُ زُونَ هُمْ الْمُؤَقِّنُونَ
الْمُؤَحِّدُونَ الْمُخْلِصُونَ الصَّابِرُونَ عَلَى بَلَاءِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقَانَةِ الشَّاكِرُونَ عَلَى نِعْمَائِهِ وَكَرَامَتِهِ
يَذْكُرُونَهُ بِالسُّبْحِ ثُمَّ يَقُولُونَ عَمَّا بَاسَرِ أَرْحَمِ
إِذَا جَاءَهُمْ إِلَّا ذَايَا مِنَ الْخَلْقِ تَبَسُّمًا فِي وَجْهِهِمْ
مُلُوكُ اللَّهِ نِيَا عِنْدَهُمْ مَعْرُوضُونَ بِجَهَنَّمَ مَنْ فِي
الْأَرْضِ عِنْدَهُ هُمْ مَوْتَى عَجْزَى مَوْضِعُ نَفْسٍ أَلْجَسَتْ
بِالْإِضْفَاءِ إِلَيْهِمْ كَأَنَّهَا خَوَابُ النَّارِ بِالْإِضْفَاءِ
إِلَيْهِمْ هَمُودَةٌ لَا أَرْضُ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا سَاكِرُونَ
فِيهَا تَتَّخِذُ رَحْمَتُهُمْ تَصْدِيرُ حَقَّةٍ وَاحِدَةٍ
كَأَنَّمَا مَعَ اللَّهِ نِيَا وَأَهْلِيهَا ثُمَّ صَارُوا مَعَ الْآخِرَى
وَأَهْلِيهَا ثُمَّ صَارُوا مَعَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْتَقَفُوا
بِهِ بِالْمُجِيبِينَ لَهُ بِسَارُوا مَعَهُ يَقُولُونَ هُمْ حَتَّى
وَصَلُوا إِلَيْهِ وَحَصَلُوا الرَّفِيقِ قَبْلَ الظَّاهِرِ
فَتَحَوُّوا الْبَابَ بَيْنَهُمْ وَسَيْنَهُ يَذْكُرُهُمْ تَارُوا
يَذْكُرُونَهُ حَتَّى حَقَّ الدِّكْرُ عَنْهُمْ أَوْ زَارَهُمْ
فَقَدُّهُمْ مَعَ غَيْرِهِ وَوَجُودُهُمْ بِهِ سَمِعُوا قَوْلَهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَادْكُرُونِي أَدْكُرْكُمْ وَاسْكُرُوا لِي
وَلَا تَكْفُرُونِي فَلَا زِمُوا الدِّكْرَ لَهُ بِطَمَعًا فِي
ذِكْرِهِ لَهُمْ سَمِعُوا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ مَا
تَكَلَّمَ بِهِ : أَنَا جَلِيسٌ مِنْ ذِكْرِي فَهَجَرُوا
فَجَالَسَ الْخَلْقَ وَقَفِعُوا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَحْصَلَ
لَهُمُ الْمَجَالَسَةُ لَهُ : يَا قَوْمُ

اب اللہ کی جناب میں اپنے تمام افعال و اقوال اور محسوس مقاصد سے
توبہ کر فلاح پانوالے وہی لوگ ہیں جن کے اعمال میں (مخلوق کی خوشنما
نہ ہو وہی لوگ صاحب یقین ہیں اہل توحید ہیں مخلص ہیں اللہ کی دلی
ہوئی مصیبت و آفات پر صبر کرنے والے ہیں انکی نعمتوں اور عطا
پر شکر کرنے والے ہیں اسکا ذکر کرتے رہتے ہیں اپنی زبانوں سے
اپنے قلوب سے اور اسکے بعد اپنے باطن سے جب مخلوق کی طرف سے ان
کو ایذا میں پہنچتی ہیں تو انکے رویہ وہ ہنستے ہیں پادشاہان انکے
نزدیک معزول و بے اختیار ہیں اور زمین میں جو کچھ مخلوق آباد ہے
انکے نزدیک سب مردہ ہیں عاجز ہیں بیمار ہیں اور محتاج ہیں۔ ان کے
اعتبار سے جنت گو یا دیران ہے (کہ اسکی تمنا نہیں) و درخ ان
کے اعتبار سے گویا بجلی ہوئی ہے (کہ انکے خوشی) واسطہ نہیں) نہ
زمین ہے نہ آسمان اور اس میں کوئی باشندہ۔ انکی جہتیں متحد ہو کر صرف
ایک جہت رہ جاتی ہے اول وہ دنیا اور اہل دنیا کے ساتھ تھے پھر
آخرت اور اہل آخرت کیساتھ ہو گئے اور اسکے بعد (اس بھی نظر میں گئی
اور دنیا و آخرت کے یکساں تھے لاحق ہو گئے اللہ اور اس کے
محبتیں کیساتھ چلے اسکی محبت میں اپنے قلوب سے یہاں تک کہ اس سے میل
ہو گئے اور رستہ چلنے سے پہلے رفیق کو حاصل کر لیا اپنے اور اسکے درمیان
دروازہ کھول لیا کہ وہ انکو یاد فرماتا رہتا ہے جب تک کہ یہ انکو یاد کرتے
رہتے ہیں یہاں تک کہ اس یادداشت نے انکے بوجھ اور گناہ لئے اتنا
پھینکے غیر اللہ کیساتھ یہ مفقود ہیں اور حق تعالیٰ کیساتھ موجود۔ انھوں نے سنا
حق تعالیٰ کا ارشاد کہ تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کرو تمکو اور میرا شکر کرو اور
ناشکر مت بنو۔ پس انھوں نے اسی یاد کو لازم پکڑ لیا اس طبع میں کہ وہ
انکو یاد فرمایا انھوں نے حق تعالیٰ کا قول منجملہ اقوال کے سنا کہ میں اس کا
ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے پس انھوں نے چھوڑ دیا مخلوق کی محبت
کو اور ذکر حق پر اکتفا کیا کہ ان کو اسکی ہم نشینی حاصل ہو صاحبو

نورہ

ریا بادی

ست کمرشاید

نور کو محفوظ

بے اداس

ہے مانگنے پر

وہ کو طلب کے

نہ نہیں

درگیاں

و عاقبت

ال اکثر

چیز کو

بوجھ تھا

در نہ تھ

ل کے

وہ تجھ

بکالے

بان تو

نہیں

معلوما

نیک

دنہ

لَا تَهْتَرِسُوا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ هَذَا الْعِلْمُ لَا
يَنْفَعُكُمْ بِأَعْمَلٍ تَحْتَابُونَ أَنْ تَعْمَلُوا بِهَذَا
السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ ۖ وَهُوَ حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَعْمَلُونَ بِهِ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ ۖ وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ
حَتَّى اتَّقِعَ فِي أَيْدِيكُمْ ثَمَرَتُهُ يَا عَلَامُ عِلْمِكَ
يُنَادِيكَ ۖ أَنَا حُجَّتُ عَلَيْكَ إِنْ لَمْ تَعْمَلْ لِي بِوَدِّ
حُجَّتُ لَكَ إِنْ عَمِلْتَ لِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتَفُ الْعُلَمَاءُ بِالْعَمَلِ
فَإِنْ أَجَابَهُ وَالْآرْتَحَلَ ۖ تَزُولُ بَرَكَتُهُ ۖ
وَتَفْقُ حُجَّتُهُ ۖ تَزُولُ شَفَاعَتُهُ لَكَ مِنْ مَوَلَا
وَيَقْطَعُ دُخُولَهُ عَلَيْكَ فِي حَوَائِجِكَ ۖ إِنْ تَحَلَّ
لَكُمْ بِهِ بَقِي تَشُورًا ۖ فَإِنَّ لُبَّ الْعِلْمِ الْعَمَلُ ۖ
لَا تَصِحُّ مَتَابِعَتُكَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۖ حَتَّى تَعْمَلَ بِمَا قَالَ ۖ إِذَا عَمِلْتَ
بِمَا أَمَرَكَ بِهِ اسْتَقْبَلَ قَلْبُكَ وَسِرُّكَ
وَأَدْحَلَهُمَا عَلَى رَهْمَا عَزَّ وَجَلَّ عِلْمُكَ
يُنَادِيكَ وَلِيكَ لَا تَسْمَعُهُ ۖ لَا تَنَّهُ لَا
قَلْبُكَ ۖ اسْمَعُهُ بِأَذُنِ قَلْبِكَ وَسِرُّكَ
وَأَقْبَلْ قَوْلَهُ ۖ فَإِنَّكَ تَنْتَفِعُ بِهِ ۖ أَلْعِلْمُ
بِالْعَمَلِ يُقَرِّبُكَ إِلَى الْعَالِمِ الْمُنَزَّلِ لِلْعِلْمِ ۖ
إِذَا عَمِلْتَ هَذَا الْحُكْمَ الَّذِي هُوَ الْعِلْمُ الْأَوَّلُ
نَبَعَتْ عَلَيْكَ عَيْنُ الْعِلْمِ الثَّانِي ۖ يَصِيرُ
عِنْدَ لَوْ عَيْنَانِ تَحْرِيَانِ ۖ يُحْسِنُ قَلْبُهُ الْحُكْمَ
وَالْعِلْمُ ۖ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ حِينَئِذٍ يَجِبُ
عَلَيْكَ زَكَاةُ ذَلِكَ ۖ

یو اہوس مت بنو۔ تم لوگ سرتاپا ہوس ہو۔ یہ علم تم کو نبیر عمل
کے مفید نہ ہوگا۔ تم حاجت مند ہو کہ عمل کرو کتاب اللہ پر جو حکم الہی
ہے کہ نماز وغیرہ فرائض یومیہ پر روزانہ اور زکوٰۃ روزہ
وغیرہ فرائض سالانہ پر ہر سال مدت العمر عمل کرتے رہو
یہاں تک کہ اسکا پھل تمہارے ہاتھ آئے۔ صاحبزادہ تیرا
علم تجھ کو پکار رہا ہے کہ میں تجھ پر حجت ہوں اگر تو نے مجھ پر عمل نہ
کیا (کہ بے عملی کا مجرم بنانے کو سرکاری گواہ کلام دوں گا)
اور تیرے لئے حجت ہوں اگر مجھ پر تو نے عمل کیا (کہ تیرا گواہ
صفائی بکر عالم باعمل ثابت کر دوں گا) جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ علم پکارا کرتا ہے عمل کو پس اگر
عمل آجاتا ہے تو علم ٹھہرتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے علم کے چل جانے
سے مراد یہ ہے کہ اسکی برکت چلی جاتی ہے اور محنت ہی محنت رہ جاتی
ہے اپنے مولیٰ سے اسکا سفارش کرنا رخصت ہو جاتا ہے۔ اور
تیری حاجتوں کے وقت اسکا تیرے پاس نہ رہتا ہو جاتا علم رخصت
ہو جاتا ہے اسلئے کہ پوست ہی پوست رہ گیا کیونکہ علم کا مغز عمل ہے تیری
متابعت جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صحیح نہیں جب تک
اس شریعت پر عمل نہ کرے جبکہ اپنے تجھ کو حکم دیا ہے اور جب تو اپنے
ارشاد پر عمل کریگا تو وہ تیرے قلب باطن کا استقبال کرینگے اور ان کو
اپنے رب کے حضور میں پیش کرینگے تیرا عمل تجھ کو پکارتا ہے لیکن
تو مستانہیں کیونکہ تیرے دل ہی نہیں اسکو من اپنے دل کے کان سے
اپنے باطن کے کان سے اور اسکا کہنا مان کہ تو اس نفع پایہ گاہ علم
جو عمل کیساتھ ہوگا تجھ کو مقرب بنایا علم کے نازل فرمانے عظیم کا۔
جب اس حکم پر عمل کریگا جو پہلا علم ہے تو دوسرے علم کا چشمہ تجھ پر جاری
ہو جائیگا اور تجھے دو چشمے بہتے ہوئے حاصل ہونگے یعنی حکم و علم اور ظاہر و
باطن جو تیرے قلب کو بھر دیں گے اسوقت تجھ پر اس نعمت کی زکوٰۃ واجب

تَوَاسَىٰ بِهِ الْإِخْوَانُ وَالْعَرِيدُونَ زَكَاتُ
الْعِلْمِ تَنْشُرُ وَدَعْوَةُ الْحَقِّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
يَا غُلَامُ مَنْ صَبَرَ قَدْ رَضِيَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ
كُلٌّ بِكِسْفِكَ وَلَا تَأْتِي كُلُّ بَدِينِكَ ۖ اِكْتَسَبَ
وَكُلُّ وَوَأَسِ مِنْهُ غَيْرَكَ ۖ اِكْتَسَبَ الْمُؤْمِنِينَ
أَهْلَ بَاقِ الصِّدِّيقِينَ ۖ لَا حَظَّ لِحَرْفِهِمْ إِلَّا
بِالْإِضَافَةِ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ يَتَمَتَّعُونَ
إِصْطِلَ الرَّحْمَةُ إِلَى الْحَقِّ ۖ يَطْلُبُونَ بِذَلِكَ
رَضَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَبْلَتَهُ لَهُمْ ۖ سَمِعُوا
قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ النَّاسُ
عِيَالُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ بَا
لْإِضَافَةِ إِلَى الْحَقِّ مِمَّنْ لَكُمْ عُقْبَى ۖ إِذَا
قُرِبَتْ قُلُوبُهُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْمَعُونَ
مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يُفْقِرُونَ غَيْرَكَ يَتَجَمَّعُ الْقُرْبُ
وَنَفْسَاهُمْ الْهَيْبَةُ ۖ وَتَقْدِيرُهُمُ الْمَحَبَّةُ
عِنْدَ حُبِّهِمْ فَمِنْ بَيْنِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ
لَا يَمِيلُونَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا ۖ لَهُمْ إِمَامٌ بِلَا
وَرَاءٍ ۖ يَخُذُ لَهُمُ الْأَنْسُ وَالْحِنْ وَالْمَلَكُ
وَأَنْوَاعُ الْمَخْلُوقَاتِ ۖ يَخُذُ لَهُمُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ
يُعَدُّ يَوْمَ الْفَضْلِ ۖ وَيُؤْتِيَهُمُ الْأَنْسُ ۖ مِنْ
طَعَامٍ فَضْلًا يَأْكُلُونَ ۖ وَمِنْ شَرَابٍ أَلْسَهُ
يَشْرَبُونَ ۖ عِنْدَهُمْ شَفْلٌ مِنْ سَمَاعٍ كَلَامُ
الْحَقِّ ۖ فَهُمْ فِي وَادٍ وَالْحَقِّ

ہوگی کہ اس سے بھائیوں اور مریدوں کی غم خواری کرے کیونکہ
علم کی زکوۃ اسکا پھیلانا اور مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔
صاحبزادہ۔ جس نے صبر کیا صاحب قدرت بنا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کا بھرپور اجر دیا جائیگا ان گنت
کھا اپنے کسب کے ذریعہ سے اور مت کھا اپنے دین کے ذریعہ سے کہ
دین کو بیچ کر معاش کما ناجائز ہے) کما اور کھا اور اس دو سڑوں
کی غم خواری بھی کر۔ مومنین کی کمائی صدیقین کے طبق ہیں (کہ جو
کما تے ہیں وہ صلحا کی نذر کرتے ہیں) ان کے درساں معاش تو صرف
فقراء و مساکین کی غرض سے ہیں۔ وہ مخلوق تک رحمت کے
پہنچانے کی آرزو میں رہتے اور اس سے حق تعالیٰ کی رضا اپنے
لئے اس کی محبت چاہتے ہیں۔ وہ سچے ہیں جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی حق تعالیٰ کے عیال ہیں۔ اور
لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا پیارا اللہ کی عیال کو سب سے زیادہ
نفع پہنچانے والا شخص ہے۔ اولیاء اللہ مخلوق کے اعتبار سے گونگے
بہرے اندھے ہیں چونکہ ان کے قلوب حق تعالیٰ سے قریب ہیں اس
لئے وہ غیر کی بات سنتے نہیں غیر کو دیکھتے نہیں قرب ان کو متوال
بنائے رکھتا ہے ہیبت ان پر چھائی رہتی ہے اور محبت ان کو محبوب کے
پاس مقید رکھتی ہے پس وہ جلال و جمال کے درمیان رہتے ہیں کہ
نہ دائیں طرف جھکتے ہیں نہ بائیں طرف ان کے لئے صرف سامنے کا
رُخ ہے جبکہ بھیا نہیں۔ ان کی خدمت میں لگے ہتے ہیں انسان
جنات اور فرشتے اور قسم قسم کی مخلوق۔ ان کا خادم ہے حکم اور علم
ان کو غذا پہنچاتا ہے فضل خداوندی اور سیراب کرتا ہے انس حق
وہ اس کے فضل کا کھانا کھاتے اور اس کے انس کا شربت
پیتے رہتے ہیں ان کے پاس ایسا شغل ہے جس نے مخلوق کی تباہی
سننے سے ان کو روک دیا ہے پس وہ ایک جنگل میں ہیں اور مخلوق

کو بغیر علم
پر جو حکم الہی
لئے دوزخ
تے رہو
بزرگدہ نیرا
بھی پر عمل نہ
دوں گا
راگواہ
سے شہر علیہ
پیس اگر
چل جانے
تو رہ جائی
ہے۔ اور
نقصت
مل ہے تری
جب تک
تو آپ کے
اور ان کو
ہے مین
ان سے
یگا دہ علم
لیم کا۔
پر جاری
رظا ہر و
وہ واجب

فِي وَادٍ يَأْمُرُونَ الْخَلْقَ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَيَنْهَوْنَ بِنَهْيِهِ نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ أَنْوَارُ ثُلُثِ عَلَى الْحَقِيقَةِ
سُغْلَمُ دُرِّ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
يَرْكَبُونَ حُجَّتَهُ عَلَيْهِمْ يُوقِعُونَ الْأَشْيَاءَ
فِي مَوَاقِعَها يُعْطُونَ كُلَّ ذِي هَنْدِلٍ فَضْلَهُ
لَا يَأْخُذُونَ حُقُوقَهُمْ وَلَا يَسْتَوْفُونَ
لِقَوَّاسِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ يُمَجِّدُونَ فِي اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَيُبْغِضُونَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّهُمْ
لَهُ لَا لغيرِهِ فِيهِمْ نَصِيبٌ مَنْ تَمَرَّكَ هُ
هَذَا أَفْقَدَ تَمَّتْ لَهُ الشَّجَبَةُ وَحَصَلَتْ لَهُ
التَّجَاةُ وَالْفَلَاحُ وَيُحِبُّهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ
وَالْمَلَائِكَةُ وَالْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ يَا مُنَافِقُ
يَا عَايِدَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ نَاسِيًا لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ تَرِيدُ أَنْ يَفْقَرَ يَدُكَ هَذَا
مَعَ مَا أَنْتَ فِيهِ لَا كَرَامَةَ لَكَ وَلَا عَزَازَةً
أَسْلَمَ ثُمَّ تَبَّ ثُمَّ تَعَلَّمُوا وَعَمَلُوا وَأَخْلَصُوا
وَالْأَفْلا تَهْدَى وَيُحْكِكُ مَا يَمْنِي
وَبَيْنَكَ عَدَاوَةٌ غَيْرَ آتِي أَقُولُ الْحَقُّ
وَلَا أَحَابِيكَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ تَرَكَيْتُ عَلَى خَشْوَةِ اللَّهِ كُلَّ الْمَشَايِخِ
وَأَخْشَوْنِ الْعَرَبِيَّةَ وَالْفَقْرَ إِذَا ظَهَرَ مِنِّي
إِلَيْكَ كَلَامٌ فَخُذْهُ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ

دوسرے جنگل میں۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نائب بن کر مخلوق کو احکاماتِ خداوندی کا حکم دیتے اور ممنوعاتِ
خداوندی کی ممانعت کرتے ہیں درحقیقت وارثِ دہی ہیں
ان کا کام مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف لے چنا ہے (تبلیغ کر
کر کے) لوگوں پر اللہ کی محبت قائم کرتے ہر چیز کو اسکے موقع پر
رکھتے اور صاحبِ فضل کو اسکا فضل دیتے ہیں وہ دوسروں
کے حقوق لیتے نہیں اور نہ اپنے حقوق جو کچھ وصول کرتے ہیں اپنے
نفس اور طبیعت کے اقتضا سے نہیں کرتے وہ اللہ عز و جل ہی
کے بارائیں محبت کرتے ہیں اور اللہ ہی کے بارائیں بغض رکھتے
ہیں وہ سرتاپا اللہ ہی کے ہیں غیر کا انہیں ذرا بھی حصہ نہیں جسکی
یہ حالت تام ہوئی اسکی محبت کامل ہوئی اور نجات و فلاح حاصل
ہوئی، اس سے محبت کرنے لگیں گے انسان و جنات و فرشتے
اور زمین و آسمان۔ اے مخلوق اور اسباب کی پرستش کرنا الے اور
حق تعالیٰ کو بھول جانا الے اور اے منافق تو چارستانا ہے کہ یہ
مرتبہ تیرے ہاتھ آجائے اور تیری یہی حالت (بے فکری و کسل و تو گری
کی) ہے جو ایسے تیری کوئی حرمت اور عزت نہیں کہ بلا محبت
کسب عطاء کا مستحق ہو) گردن جھکا پھر توبہ کر اسکے بعد علم سیکھ
عمل کر اور اخلاص پیدا کر اگر یہ نہ ہو تو کبھی ہدایت نہ پائیگا افسوس
تجھ پر میرے اور تیرے درمیان کچھ عداوت نہیں ہے (کہ اسکی وجہ
سے جھڑکتا ہوں) بجز اسکے کہ میں سچی بات کہتا ہوں (اور پرستش
بات تبلیغ معلوم ہوا کرتی ہے) اور اللہ کے دین کے متعلق تیرا لاپرواہی
نہیں کہنا۔ بیشک میری تربیت مشائخ کے درشت کلام اور غربت
و فقر کی درشتی پر ہوئی ہے (کہ بددینی دیکھ کر ضبطِ اندام نصیحت
کے وقت اور رعایت نہیں کر سکتا) جب میری طرف سے تجھ کو
کوئی قول معلوم ہو تو اس کو اللہ عز و جل کی طرف سے سمجھ کر قبول

قَاتَهُ هُوَ الَّذِي أَنْظَفَنِي بِهِ إِذَا دَخَلْتَ عَلَىَّ
فَادْخُلْ عَنِّي يَا عَنَّا عَنْكَ بِعُرْيَانَا عَنْ نَفْسِكَ وَ
هُوَ الْوَالِدُ كَانَ لَكَ بَصِيرَةٌ لَكَ أَيْتَنِي أَيْضًا
عُرْيَانَا وَلَكِنْ أَفْتِكَ فَهَمَّكَ الشَّقِيقُ يَا مُرِيدَ
مُجْتَبِي وَالْإِسْفَاعِ عَنِّي بِحَائِثِي كَيْسَ فِيهَا
حَلَقِي وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ فَمَنْ يَتَوَبَّ عَلَى
يَدَيَّ وَيَصْحُبْنِي وَيُحْسِنُ كَلِمَتَهُ فِي وَيَعْمَلُ
بِمَا أَقُولُ بِهِ هَكَذَا أَيْ كُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ بِالْأَنْبِيَاءِ يُرِيدُ بِهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
بِكَلَامِهِ وَالْأَوْلِيَاءِ يُرِيدُ بِهِمُ بَحْدِثُهُ الْحَقُّ
هُوَ إِلَّا لَهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا تَهْمُ أَوْ صِيَاءُ
الْأَنْبِيَاءِ وَخَلْقًا وَهُمْ وَغُلَامُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ سَمَّاهُ بِكَلِمَةٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ كَلِمَةُ
لَا تَخْلُقُ بِكَلِمَةِ الْخَالِقِ بِكَلِمَةِ عَلَامُ الْغُيُوبِ
كَلِمَةُ بِكَلَامِ هُمُ وَبَلَّغَ إِلَى عَقْلِهِ بِلَاوَ اسْطِ
وَكَلِمَةُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَاوَ اسْطِ
هَذَا الْقُرْآنُ حَبْلُ اللَّهِ لَمَتَيْنِ بِهِ هُوَ بَيْنَكُمْ وَ
بَيْنَ رَبِّكُمْ جَلَّ وَعَلَا أَنْزَلَهُ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْزَلَهُ إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
قَالَ وَاحِبٌ لَا يَجُوزُ أَنْ تَكْرُدَ لَكَ وَتَجُودَ
اللَّهُمَّ اهْدِنَا لِكُلِّ وَتَبَّ عَلَى الْكُفْرِ وَارْحَمِ
الْكُفْرَ حِكْمِي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِيهِمُ اللَّهُ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ قَالَ وَقَدْ حُضِرَ
وَفَاتِهِ بِوَاللَّهِ إِنِّي تَابِعْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

کیونکہ وہی ہے جس نے مجھ سے کہلوا لیا۔ جب تو میرے پاس آیا کرے
تو اپنے آپ سے برہنہ ہو کر آیا کر یعنی اپنے نفس اور اپنی خواہش
کے کپڑے اتار کر۔ اگر تیرے دل کی آنکھیں ہوتیں تو مجھ کو بھی
تو دیکھتا برہنہ (یعنی بے نفس بلا خواہش) مگر تیری بیماری سمجھتی ہے
نئے آفت ہے (کہ بھلی بات عداوت و سختی معلوم ہوتی ہے) اے
مجھ سے نفع اٹھانے اور میری صحبت میں رہنے کے خواہشمند میری
حالت تو یہ ہے کہ نہ اسمیں مخلوق ہے نہ دنیا ہے نہ آخرت پس جو
شخص میرے ہاتھ پر تو بہ کرے گا اور میری صحبت میں رہے گا اور میرے
متعلق اپنا گمان اچھا رکھے گا اور جو کچھ میں کہوں گا اُس پر عمل کرتا
ہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی وہ ہو جائیگا انبیاء کی تربیت
حق تعالیٰ اپنے کلام سے فرماتا ہے اور اولیاء کی تربیت اپنی خد
سے۔ حدیث سے مراد الہام ہے جو انکے قلوب میں کیا جاتا ہے۔
کیونکہ وہ انبیاء کے رمزی ہیں انبیاء کے خلفاء و جانشین اور ان کے
علام ہیں۔ اللہ عز و جل کلام فرماتا ہے چنانچہ موسیٰ سے کلام فرمایا
نے ان سے کلام فرمایا تھا کسی مخلوق نے نہیں، ان سے خالق ہی نے کلام
فرمایا علام الغیوب ہی نے کلام فرمایا ایسا کلام جس کو انھوں نے سمجھ
لیا اور بلا واسطہ ان کی عقل تک پہنچ گیا نیز اس نے کلام فرمایا ہمارا
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ۔ یہ قرآن اللہ کی ایک
مضبوط رسی ہے جو تمہارے درمیان اور تمہارے رب جل شانہ کے
درمیان ہے (کہ اسکے واسطے سے خدا تک سائی ہوتی ہے) اس کو
جبریل علیہ السلام نے آسمان کا خاص اللہ پاک کی طرف سے اتار دینا
کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جیسا کہ فرمایا اور خبر دی ہے
اس کا انکار کرنا جائز نہیں اے میرے اللہ سب کو ہدایت دے
سب پر توجہ فرما اور سب پر رحم کر۔ امیر المؤمنین مقیم شہد کی حکایت ہے کہ جب
انکو موت آئی تو انھوں نے کہا کہ مجھ میں اللہ کی جانب میں تو بہ کرتا ہوں

نہ علیہ وسلم کے
کم دیتے اور منوع
رہت وہی ہیں
نہا ہے (تسلیم کر
اسکے موقع پر
سودہ دوسروں
دل کرتے ہیں اپنے
نہ عز و جل ہی
بار میں بغض رکھتے
بھی حصہ نہیں سبکی
ن و فلاح حاصل
جنات و فرشتے
بتش کرنیوالے اور
چاہتا ہے کہ یہ
نکری و کسل و تو گری
نہ کہ بلا محبت
نہ کے بعد علم سیکھ
نہ نہ پائیگا افسوس
ہے کہ اسکی وجہ
نہا ہو اور پھر
متعلق تیرا لحاظ
ت کلام اور عزت
نہ ضبط اور نصیحت
ری طرف سے تجھ کو
سے سمجھ کر قبول

مَتَاعَلْتُ فِي حَقِّ أَحْمَدَ بْنِ حَبْلٍ مَعَ كُوْنِي
مَا تَقْلُدُ مِنْ أَمْرِ شَيْءٍ وَغَيْرِكَ أَلَمْ تَقْلُدْ
لَكَ يَا مُسْكِينُ دَعَاكَ الْكَلَامَ نِيْلًا يَنْفَعُ
أُتْرِكَ التَّعَصُّبُ فِي الْمَذْهَبِ وَاشْتَغَلَ بِشَيْءٍ
يَنْفَعُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَتَرِي عَنْ قَرَائِبِ
خَبْرِكَ وَتَدَكَّرَ كَلَامِي سَوِّفَ تَرَى عِنْدَ الْفَلَا
وَكَيْسَ عَلَى رَأْسِكَ خُودَةٌ: إِنْشِيتُمْ عَلَيْهِ مِنْ
الْجَوَاحِلِ: فَرَسَمَ قَلْبِكَ مِنْ هُمُورِ الدُّنْيَا
فَاتَّكَ مَا خُوذَ مِنْهَا عَنْ قَرِيبٍ لَا تَطْلُبُ طَيْبَ
الْعَيْشِ فِيهَا: مِمَّا يَنْفَعُ بَيْدَكَ قَالَ السَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ
قَصْرُ أَمَلِكَ وَقَدْ جَاءَكَ الشُّهُدُ فِي الدُّنْيَا
لَا أَنَّ الشُّهُدَ كُلَّهُ قَصْرٌ لَا مِلَّ أَهْلُهُ أَفَرَأَى
السُّوءَ: وَاقْطَعِ الْمَوَدَّةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ:
وَاصِلُهَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الصَّالِحِينَ: أَهْلُهُ
الْفَرِيبَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَفْرَافِ السُّوءِ
وَاصِلِ لِبُعِيدِكَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَفْرَافِ
الْخَيْرِ: كُلٌّ مَنْ وَادَعَتْهُ صَاحِبَتُكَ وَبَيْنَهُ
قَرَابَةٌ فَانْظُرْ لِمَنْ تَوَادَعُ: (وَقِيلَ لِبَعْضِهِمْ)
مَا الْقَرَابَةُ: قَالَ الْمَوَدَّةُ دَعَاكَ عَنْكَ طَلِبَ
مَا قَسَمَ وَمَا لَمْ يُقَسِّمْ: فَإِنَّ طَلِبَكَ لِمَا قَدْ
قَسَمَ نَعْبٌ: وَطَلِبَكَ لِمَا لَمْ يُقَسِّمْ مَقْدُ
وَحْدٌ لَأَنَّ: وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ عُقُوبَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لِبُعْدِهِ
طَلِبَ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ

اس حرکت سے جو میں نے احمد بن حنبل کے بار میں کی حالانکہ میں ان
کے (ایذا رسانی و اہانت کے) قصہ کا محرک نہ تھا اور دوسرے
ہی اس کے بانی مبنی تھے مگر پھر بھی مجھ پر واجب تھا کہ دوسروں
کے کہنے میں نہ آتا اور امام مدوح پر ظلم نہ کرتا اے مسکین ایسے معاملہ
میں گفتگو کرنا چھوڑ دے جو تجھ کو نفع نہ دیں۔ مذہب کے بارے میں
تعصب کو چھوڑ (اپنے امام کے سوا دوسروں پر طعن کرنے لگے) اور
مشغول ہو ایسے کام میں جو تجھ کو فائدہ پہنچائے دنیا اور آخرت میں عنقریب
اپنا انجام دیکھ لگا اور یاد کر لگا میری باتوں کو بہت جلد تو دیکھ گانیزہ
بازی کی وقت جبکہ تیرے سر پر خود بھی نہو گا کہ اس پہ کتنے پورے اور کاری
زخم آئے اپنے قلب کو دنیا کے تفکرات سے خالی کر کہ تو عنقریب انے
رفعت ہو جائیگا۔ دنیا کی خوش عیشی کا طالب مت بن کہ تیرے ہاتھ
نہ آئیگی۔ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیش بہا آخرت
کا عیش ہے اپنی آرزو کو کوتاہ کر کہ دنیا میں زہد حاصل ہو جائیگا کیونکہ
سارا زہد آرزو کو کم کر لینا ہی ہے۔ برے ہم نشینوں کو چھوڑ اپنے اور
انکے درمیانی محبت کے علاقہ کو توڑ اپنے اور نیکو کاروں کے درمیان
اس تعلق کو جوڑ۔ اگر قریبی رشتہ دار بھی منجملہ بدکار ہم نشینوں کے ہوں تو
اس کے الگ ہو جا اور دور والے سے دوستانہ کر بشرطیکہ وہ اچھا ہم نشین
ہو جس سے تو دوستانہ کر لگتا تیرے اور اسکے درمیان قربت ہو جائیگی پس دیکھ
لیا کہ کس شخص سے دوستانہ کرتا ہے بعض صلحا سے بوجھ لگیا کہ قریب کیا کہ
تو فرمایا دوستانہ جو تیرے حصہ میں لکھ دیا گیا اسکی طلب بھی چھوڑ اور جو نہیں
لکھا گیا اسکی بھی طلب چھوڑ اسلئے کہ جو مقدر ہو چکا اسکی طلب
محض مشقت ہی کہ بلا طلب بھی ضرور حاصل ہوتی ہے اور جو مقدر نہیں اسکی
طلب عذاب رسوائی ہے کہ قصوں محنت بھی اٹھائی اور حق تعالیٰ کو بھی
نا راض کیا اور اسی لئے جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ
بھی بندہ پر اللہ کا عذاب ہے کہ جو چیز قسمت میں نہیں اسکا طالب ہو۔

يَا غُلَا
تَقْتَرِي
الْمُؤْمِنِ
وَعَيْنَانِ
مَا خَلَقَ
بِالْعَيْنَيْنِ
فِي السَّمَاءِ
عَنِ الْخَلْقِ
وَأَنْفِي
عِنْدَكَ
وَتَقْصُرُ
بِأَطْنِ
مِنَ الْخَلْقِ
الَّذِي
يَكْتُمَانِ
نَهْدِي
شِمَالِكَ
فِيهِ خَلْقُ
الْخَلْقِ
أَنَّ اللَّهَ
عِبَادَهُ
النَّارِ
اللَّهُ مَوْ
وَلَانِ
نَهْمَانِ

يَا غُلَامُ اسْتَدِلْ بَصْعَةَ اللَّهِ عَمْرٍ وَجَلَّ عَلَيْهِ
تَفَكَّرْ فِي الصَّنْعَةِ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الصَّانِعِ :
أَلَمْ تَرَ مِنَ الْمُؤَقِّنِ الْعَارِفِ لَهُ عَيْنَانِ ظَاهِرَتَا
وَعَيْنَانِ بَاطِنَتَا فَيَرَى بِالْعَيْنَيْنِ الظَّاهِرَتَيْنِ
مَا خَلَقَ اللَّهُ عَمْرٍ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ : وَبَرَى
بِالْعَيْنَيْنِ الْبَاطِنَتَيْنِ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَمْرٍ وَجَلَّ
فِي السَّمَوَاتِ ثُمَّ يَرْفَعُ الْحُجُبَ عَنْ قَلْبِ تَعْرَى
عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ النَّفْسِ الطَّبَعِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ
وَأَرْفَعُ مَقَانِمَ مَكْتُوزِ الْأَرْضِ مِنْ بَيْدَةٍ وَاسْتَوَى
عِنْدَهُ الْحُجُورُ الْمَدْرُكُ كُنْ عَاكِفًا تَدْبُرُهَا أَقُولُ
وَنَفَحَهُ قَاتِي بِلْبِ الْكَلَامِ : أَنْتَ كَمْ بَجْوْهُرَةً :
بِبَاطِنَةٍ نَصِيحَةٍ مَعَانِيَةٍ يَا غُلَامُ لَا تَشْكُ
مِنَ الْخَلْقِ إِلَى الْخَلْقِ بَلْ أَسْكُ إِلَيْهِ : هُوَ
الَّذِي يَقْدِرُ : وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلَا : مِنْ كُنُوزِ الْبَرِّ
كَيْتَانِ السِّرِّ وَالْمَصَارِفِ الْأَمْرَاضِ وَالصَّدَقَةِ
تَهْدِي بِمِيسِكَ وَاجْتَهَدِ أَنْ لَا تَعْلَمَ :
شِمَاكَ أَحَدٌ مِنْ بَحْرِ اللَّهِ نِيَا فَقَدْ عَرَفَ
فِيهِ خَلْقُ كَثِيرٍ : مَا يَسْجُو مِنْهُ إِلَّا أَحَادُ
الْخَلْقِ هُوَ بَحْرٌ عَمِيْقٌ : يُغْرِقُ الْكُلَّ فَلَيْزِ
أَنْتَ اللَّهُ عَمْرٍ وَجَلَّ يَنْبُجِي مِنْهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ كَمَا يَنْبُجِي الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ
النَّارِ : لَاقَ الْكُلَّ يَعْبُرُونَ عَلَيْهَا : وَيَنْبُجِي
اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ قَالَ اللَّهُ عَمْرٍ وَجَلَّ
وَلَنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا : كَانَ عَلَى رَبِّكَ
نِعْمًا مَفْضِيًّا : يَقُولُ اللَّهُ عَمْرٍ وَجَلَّ لِلنَّارِ

صاحبزادہ اللہ کی صنعت سے اس کے وجود پر دلیل پڑا غور
کر اس کی صنایع میں کہ پہنچ جائیگا صنایع تک - صاحب نفیس
معرفت کے لئے دو آنکھیں ظاہری ہیں اور دو آنکھیں باطنی - پس
ظاہری آنکھوں سے تو ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو حق تعالیٰ نے
آسمانوں میں پیدا فرمائی ہیں اسکے بعد قلب پر دے اٹھا دے جلتے ہیں
پس حق تعالیٰ کو دیکھتا ہے بلا تشبیہ اور بلا کیفیت پس مقرب و
محبوب بن جاتا ہے اور محبوب سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی
جاتی، ہاں پر دے اسی قلب سے خواہش سے نفس سے اور شیطان
ہو چکا ہو مخلوق سے طبیعت سے خواہش سے نفس سے اور شیطان
سے اور اس کے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں گراد - بجاتی
ہیں پس اس کے نزدیک پتھر اور ڈھیلے یکساں ہو جاتے ہیں -
عقل مند بن اور سوچ کہ میں کیا کہتا ہوں سمجھ سے کام لے کہ میں
کلام کے مغز پر پہنچا ہوا ہوں اور سنا ہوا ہوں، اسکا جوہر اسکا
اندرون اور اسکے معانی کی نصیحتیں صاحبزادہ خالق کاشکودہ
مخلوق سے مت کر بلکہ اسی سے کہ کہ وہی قادر ہے اور اسکے سوا
دوسرے تو کچھ بھی نہیں - راز کا بچھپانا مصیبتوں بیماریوں اور خیرات
کا مخفی رکھنا منجملہ خوبیوں کے خزانوں کے ہے اپنے دامن ہاتھ
سے خیرات دے اور کوشش کر کہ اسکی خبر تیرے بائیں ہاتھ کو بھی
نہ ہو - اس بحر دنیا سے ڈر کہ بہتیری مخلوق اسیں ڈوب چکی ہے مخلوق میں
کوئی کوئی اس سے نجات پاتا ہے - یہ بڑا گہرا سمندر ہے اس سے نجات
کر سکتا ہے مگر ہاں اللہ عزوجل اپنے بندہ نہیں جسکو چاہتا ہے اس سے
نجات دیدتا ہے جیسا کہ قیامت کے نئے ایمان والوں کو دونوں سے
نجات دیگا کہ سب ہی (پل صراط کے واسطے سے) اُس پر عبور کر سکیں اور
اللہ اپنے بندہ نہیں سے جسکو چاہے گا یا لیکگا - اللہ فرماتا ہے تم میں
کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پر ہو کہ گزے یہ تیرے رب پر ضروری

عالم اکبر میں ان
ظاہر اور دوسرے
کہ دوسروں
ن ایسے معاملہ
کے بارے میں
رہنے لگے، اور
تیں غمغیرتی
دیکھے گائیزہ
لے اور کاری
مقرب انے
ن کہ تیرے ہاتھ
یشیں ہر اثر
ہو جیسا گائیکہ
پوڑ اپنے اور
کے درمیان
نیشنوں کے ہونو
اچھا ہم نشین
جائیگی میں کچھ
اگر قرابت کیا
ہو اور نہیں
سکی طلب
مقدور نہیں کی
تعالیٰ کو بھی
فرمایا کہ یہ
طالب ہو -

تَوَدُّ بِرَدِّهِ وَسَلَامًا ۖ حَتَّى يَجُوزَ عِبَادِي
 الْمُؤْمِنُونَ بِنِي ۖ وَالْمُخْلِصُونَ لِي ۖ وَالْوَاعُونَ
 فِي ۖ الرَّاهِدُونَ فِي غَيْرِي ۖ يَقُولُ لَهَا ذَلِكُ
 كَمَا قَالَ إِنَّا نُرِيدُ الَّتِي أَوْقَدَهَا ۖ حَتَّى يُجِزَ
 فِيهَا ۖ ابْنُ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا
 مُحَمَّدُ اللَّهُ يَا مَاءُ ۖ لَا تَغْرُقْ هَذَا الْعَبْدَ الْمُرَادَ
 الْمَحْبُوبَ فَيَنْجُو مِنْهُ ۖ وَيَصِيرُ عَلَى السَّرِّ كَمَا
 تَجِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ قَوْمَهُ مِنْ ذَلِكَ الْبَحْرِ
 يُورِي قَضِيكَ مِنْ تَشَاءُ ۖ وَيَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِغَيْرِ
 حَسَابٍ ۖ أَخَذَ كَلِمَةً سِيدَةً ۖ وَالطَّعَاءُ وَالْمَنْعُومُونَ
 وَالْغَنَى وَالْفَقْرُ ۖ بِيَدِهِ ۖ وَالذَّلُّ وَالْعِزُّ ۖ مَا
 لِأَحَدٍ مَعَهُ شَيْءٌ ۖ كَالْعَاقِلِ مَنْ يَلْزُمُ بَابَهُ ۖ وَ
 يُعِينُ عَنْ بَلَاءٍ غَيْرِهِ ۖ يَا مَلِكُ ۖ أَرَأَيْتَ تَرْمِي الْخَلْقَ
 وَتُسَيِّطُ الْخَالِقَ ۖ تَخْرُجُ بِأَمْرِكَ بِعَارَةِ دُنْيَاكَ
 عَنْ قَرِيْبٍ ۖ أَنْتَ مَا تُخَذُّ ۖ يَا خُذْ لَكَ الَّذِي أَخَذَ
 الْيَوْمَ شَيْئًا ۖ أَخَذَ أَنْوَاعَ كَرِيْبَةٍ ۖ يَا خُذْ لَكَ
 بِالْعَمَلِ عَنْ وَلَايَتِكَ ۖ يَا خُذْ لَكَ بِالْمَرْوَةِ وَاللَّيْلِ
 وَالْفَقْرِ ۖ يَا خُذْ لَكَ بِتَسْلِيْلِ الشَّدَائِدِ وَالْغُومِ
 وَالْهُوْمِ ۖ يَا خُذْ لَكَ بِتَسْلِيْلِ السِّنَةِ الْخَلْقِ وَ
 أَيْدِ يَوْمٍ عَلَيْكَ ۖ كُلُّ مَخْلُوقٍ آتِيَهُ يَسْلُطُهَا
 عَلَيْكَ ۖ تَنْتَبِهْ يَا نَائِرُ ۖ اللَّهُمَّ ائْتِنَا بِكَ
 وَلَكَ ۖ آمِينَ ۖ يَا غَلَامَ ۖ لَا تَكُنْ فِي أَحَدٍ ۖ
 لِلَّهِ نِيَا كَحَاطِلِ لَيْلٍ ۖ مَا يَدْرِي مَا يَقَعُ مِيْدَةٍ
 إِنِّي أَرَأَيْتُ فِي تَهَرُّقَاتِكَ كَحَاطِلِ لَيْلٍ ۖ فِي
 كَيْلَةٍ ظُلُمَاءٍ ۖ لَا قَمَرٍ فِيهَا وَلَا ضَوْءَ مَعَهُ

طے شدہ بات ہے۔ اللہ عزوجل دونوں سے فرمادے گا کہ تمہاری اور سلامتی
 دلی بنی رہو یہاں تک کہ گذریں میرے بندے جو مجھ پر ایمان لائے
 تھے جو میرے مخلص تھے جنہوں نے مجھ پر رغبت کی اور ماسوی سے زہد
 دیے رغبتی اختیار کی آگ سے حق تعالیٰ یہ ارشاد فرمایا جیسا کہ غمزدگی
 آگ سے فرمایا تھا جس کو اُس نے سُلگایا تھا تاکہ اسیں ابراہیم کو جلائے
 (اسی طرح) اللہ عزوجل دنیا سے (جو گو یا غرق کُن سمندر ہے) فرماتا ہے کہ
 اے بحر دنیا اے پانی اس بندہ کو غرق مت کیجو جو میرا مظلوم محبوب ہے
 پس اس سے نجات پا جاتا ہے اور کسی کو تیر بھی نہیں ہوتی جیسا کہ موسیٰ
 اور انکی قوم کو اس دریائے نیل سے نجات دی۔ وہ جس پر چاہے فضل
 فرمائے اور جس کو چاہے رزق دے بیشمار۔ ساری بھلائی اس کے ہاتھ
 میں ہے، دین اس کے ہاتھ میں ہے دنیا اس کے ہاتھ میں ہے تو نگری اس کے
 ہاتھ میں ہے فقر اس کے ہاتھ میں ہے اور عزت و ذلت اس کے ہاتھ میں ہے
 اس کے ساتھ کسی کے ہاتھ اختیار کچھ بھی نہیں پس عقلمند دہی ہے جو
 اس کے دروازے کو چپٹ جائے اور دوسرے کے دروازے سے منہ پھیرے
 لے مبتلائے ادب میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ مخلوق کو راضی کرتا ہے اور
 خالق کو ناراض۔ اپنی دنیا کی آبادی کے پیچھے اپنی آخرت کو دیران
 کئے دیتا ہے غمرب تو گرفتار ہوا چاہتا ہے تجھ کو پکڑے گا وہ کہ جس
 کی پکڑ سخت دردناک ہے اس کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں تجھ کو پکڑے گا
 تیری ولایت سے تجھ کو معزول فرما کر تجھ کو پکڑے گا مرض سے ذلت سے
 اور فقر سے تجھ کو پکڑے گا سختیوں اور طرح طرح کے رنج و غم مسلط فرما کر تجھ کو
 پکڑے گا مخلوق کی زبانوں اور ہاتھوں کو تیرے اوپر حاکم بنا کر اپنی
 ساری مخلوقات کو تیرے اوپر مسلط کر دیگا۔ اے سونے والے بیدار ہو
 اے میرے اللہ ہم کو بیدار فرما اپنے ساتھ اور اپنے لئے آمین۔

صاحبزادہ دنیا حاصل کرنے میں ایسا مت بن جیسے رات کی بوقت
 لکڑیاں جھک کر نیا لاکھ اُسے خبر نہیں اس کے ہاتھ میں کیا آتا یعنی

وَهُوَ فِي رَمَلَةٍ كَثِيرَةٍ الدَّغِلِ وَالْحَشَرَاتِ
الْقَاتِلَةِ فَيُوشِكُ أَنْ يَقْتُلَهُ شَيْءٌ مِنْهَا عَلَيْكَ
بِالْإِحْتِطَابِ هَذَا إِنْ كَانَ ضَوْءُ الشَّمْسِ يَمْنَعُكَ
أَنْ تَأْخُذَ مَا يَضُرُّكَ ۚ كُنْ فِي نَصْرٍ فَإِنَّكَ مَعَ
شَمْسِ التَّوْحِيدِ وَالشَّرِّعِ وَالنَّفَاقَةِ فَإِنَّ هَذِهِ
الشَّمْسُ تَمْنَعُكَ عَنِ الْوُقُوعِ فِي شَبَكَةِ الْهَوَى
وَالنَّفْسِ الشَّيْطَانِ وَالشَّرِّ إِذَا تَخَلَّوْتَ وَ
تَمْنَعُكَ عَنِ الْعِجَلَةِ فِي السَّيْرِ وَتَمْنَعُكَ
لَا تَجْعَلَ ۚ فَإِنْ مَنِ اسْتَعْجَلَ أَخْطَا أَوْ
كَادَ ۚ وَمَنْ تَأْتَى أَصَابَ ۚ أَوْ كَادَ ۚ
أَيُّ قَارِبٍ أَنْ يُصِيبَ الْعِجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ
وَالشَّوَدَّةِ مِنَ الرَّحْمَنِ أَكْثَرُ مَا يَحْمِلُكَ
عَلَى الْعِجَلَةِ الْحِرْصُ عَلَى جَمْعِ الدُّنْيَا ۚ
إِقْنَعْ ۚ فَإِنَّ الْقَنَاعَةَ كَثْرَ لَا يَنْفَعُ ۚ كَيْفَ
تَطْلُبُ مَا لَا يَقْسَمُ لَكَ ۚ وَلَا يَقَعُ بِيَدِكَ
نَظْمًا ۚ اِمْنَعْ نَفْسَكَ وَارْضَ بِهِ ۚ وَازْهَدْ
فِي غَيْرِهِ ۚ أَلْزَمْ حَتَّى تَصِيرَ عَارِفًا بِاللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَيُخَيِّرُكَ تَصِيرُ غَنِيًّا عَنْ كُلِّ
شَيْءٍ يَشُقُّ قَلْبَكَ وَيَصْفُو اسْرَاكَ وَيُعَلِّمُكَ
رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَتَهْوُونَ الدُّنْيَا فِي عَيْلَتِي
رَأْسِكَ ۚ وَالْآخِرَةُ فِي عَيْلَتِي قَلْبِكَ ۚ وَمَا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَيْلَتِي سِرِّكَ ۚ لَا
يَتَعَاظَمُ عِنْدَكَ شَيْءٌ مِنْ الْأَشْيَاءِ سِوَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَيُخَيِّرُكَ تَعَظُّمُ عَمَلِكَ
كُلِّ الْخَلْقِ ۚ

کڑی ہے یا سانپ) میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے کاروبار میں ایک
جیسے کڑیاں جمع کر نیو الا سخت اندھیری رات میں کہ نہ اس میں چاند
نہ کوئی روشنی اس کے ساتھ ہے نیز وہ بھی ایسے ریگستان میں ہے جہاں
پھسلن اور کٹرے مکوڑے بکثرت ہیں پس قریب ہے کہ انہیں سے کوئی
اس کو قتل کر ڈالے۔ کڑیاں جمع کرنے کے لئے دن کا وقت لازم
پکڑنا کہ آفتاب کی روشنی تجھ کو ایسی چیز پر ہاتھ ڈالنے سے روکتی
ہے جو تجھ کو نقصان پہنچانے والی ہو۔ پس اپنے کاروبار اور مشاغل
میں توحید اور شریعت اور تقویٰ کے آفتاب کے ساتھ رہ کیونکہ
یہ آفتاب تجھ کو خواہش اور نفس اور شیطان اور مخلوق کو شریک
خدا سمجھنے کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھیں گے اور فتنہ میں غلبت
کرنی سے روکے رہیں گے۔ تجھ پر افسوس ہے جلدی مت کر جو جلدی
کرتا ہے وہ غلطی کھاتا یا غلطی کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جو اطمینان
سے چلتا ہے وہ راہیاب ہوتا ہے یا قریب ہے کہ راہیاب ہو۔ جلد
بازی شیطان کا کام ہے اور سوچ تجھ کو کام کرنا رکھتی۔ اکثر عجلت
پر تجھ کو برا لگھتے کرتی ہے وہ دنیا جمع کرنے کی حرص ہے۔ قناعت
اختیار کر کیونکہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ایسی چیز
کا طالب کیوں ہوتا ہے جو تیرے لئے مقدر رہیں اور جو تجھ کو کبھی
ملے گی نہیں۔ روک لے اپنے نفس کو اور اسی موجود پر راضی اور
اس کے ماسوا سے بے رغبت بنجا۔ اس پر جا رہا ہوں کہ تو
اشعر دجل کی معرفت والا بجائے پس اس وقت تو ہر شے سے
بے نیاز ہو جائیگا۔ قلب تیرا اعتماد کرے گا اور باطن تیرا صاف
ہوگا اور تیرا بے عز دجل تجھ کو تعلیم فرمائیگا۔ پس دنیا تیرے
چہرے کی ظاہری آنکھوں میں حقیر بن جائے گی اور آخرت تیرے
قلب کی دونوں آنکھوں میں حقیر دکھلائی دیگی اور ماسویٰ اور
تیرے باطن کی دونوں آنکھوں میں حقیر معلوم ہونگے اور کوئی

کہ ہندی اور سلاست
مجھ پر ایمان لائے
اور ماسوی سے زہر
ایکا جیسا کہ نرو کی
میں ابراہیم کو جلائے
در ہے فرماتا ہے کہ
مطلوب محبوب ہے
ہوتی جیسا کہ موسیٰ
جس پر چاہے فضل
ملای اس کے ہاتھ
ہے تو نگرہی اسکے
ن اسکے ہاتھ میں ہے
مندی دہی ہے جو
رانے سے منہ پھیر
راضی کرتا ہے اور
آخرت کو دیران
دیکھو بیگادہ کہ جس
میں تجھ کو پکڑیگا
رض سے ذلت سے
سلط فرما کر تجھ کو
حاکم بنا کر اپنی
نوائے بیدار ہو
لئے آئیں۔

یہ رات کی وقت
کیا آدینی

يَا عَلَامُ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ لَا يَبْقَى بَيْنَ يَدَيْكَ
بَابٌ مُغْلَقٌ فَاتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا
مِفْتَاحُ كُلِّ بَابٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ
يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ لَا تُفَارِضِ الْحَقَّ عِزًّا وَجَلَّ فِي نَفْسِكَ
وَلَا فِي أَهْلِكَ وَلَا فِي مَالِكَ وَأَهْلِكَ زَانِكَ
تَسْتَحْيِي أَنْ تَأْمُرَهُ أَنْ يُغَيِّرَ وَيُبَدِّلَ
أَنْتَ أَحْكَمُ مِنْهُ وَأَعْلَمُ مِنْهُ وَارْحَمُ
مِنْهُ أَنْتَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِبَادُهُ هُوَ
مُدَبِّرُهُ وَمُدَبِّرُهُمْ اِنْ اَرَدْتَ مَحَبَّتَهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَعْلِيكَ بِالسَّكُونِ
وَالسَّكُوتِ وَالْخَوَاشِ أَوْ لِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مُتَادِبُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَتَحَرَّكُونَ حَرَكَةً
وَلَا يَخْطُونَ خُطْوَةً إِلَّا بِإِذْنِ صَرِيحٍ
مِنْهُ لِقُلُوبِهِمْ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الْأَشْيَاءِ
الْمُبَاحَةِ وَلَا يَلْبَسُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ وَلَا
يَتَصَرَّفُونَ فِي جَمِيعِ أَسْبَابِهِمْ إِلَّا بِإِذْنِ
صَرِيحٍ لِقُلُوبِهِمْ هُمْ قِيَامٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ قِيَامٌ مَعَ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ الْأَبْصَحِ لَا
فَرَارَ لَهُمْ مَتَّ رَزَقُهُمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَلْقَوْهُ
يَقْلُوبُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَبِأَجْسَادِهِمْ فِي الْآخِرَةِ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَاءَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
لَكَ ذُنُوبٌ بِالْقُرْبِ مِنْكَ وَالرُّؤْيَا لَكَ
إِجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْوِيكَ عَمَّا سَأَلَكَ وَ
أَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

چیز بھی بجز حق تعالیٰ شانہ کے تیرے نزدیک با عظمت نہ رہیگی
پس اس وقت ساری مخلوق کے نزدیک تو با عظمت بن جائیگا۔
صاحبزادہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بھی بند
نہ ہو تو اللہ عز و جل سے ڈرتا رہ پس یہ دروازہ کی کنجی ہے۔ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے نکلنے کے لئے
راستہ کر دیتا ہے اور اس کو رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گناہ بھی
نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ سے معاف نہ کر کہ ایسا کہوں کیا اور ایسا کیا
نہ کیا نہ اپنے نفس کے باری میں نہ اپنے بال بچوں کے باری میں اپنے مال کے
بار میں نہ اپنے ہمصوروں کے بارے میں کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ
خدا پر حکم چلاتا ہے کہ اس حالت کو بدل دے اور تغیر کر دے تو اس سے بھی
بڑا حاکم بڑا عالم اور بڑا رحیم ہو گیا؛ تو اور ساری مخلوق اس کے غلام اور
بندے ہیں وہی تیرا بھی مدبر ہے اور مخلوق کا منتظم۔ اگر تو اس کے
ساتھ رہنا چاہتا ہے دنیا اور آخرت میں تو لازم پکڑ سکون اور خاموشی
اور گونگے بن جانے کو۔ اولیاء اللہ اس کے حضور میں سجدہ کرتے ہیں۔
اپنے قلوب کے لئے اس کی صریح اجازت ہوئے بغیر نہ حرکت کرتے ہیں
اور نہ قدم اٹھاتے ہیں۔ مباح چیزوں میں سے بھی کوئی چیز نہیں
کھاتے نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں اور نہ اپنے اسباب میں کسی شے
کے اندر کوئی تصرف کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے قلوب کو الہام کے ذریعہ
صریح اجازت حاصل ہو۔ وہ دست بستہ قائم ہیں حق عز و جل کے
حضور کھڑے ہوئے ہیں۔ متقلب القلوب والا بصار کے حضور انکو اپنے
رب عز و جل کے باری میں قرار نہیں جب تک کہ وہ اس سے نہ ملیں دنیا
میں اپنے قلوب کے ساتھ اور آخرت میں اپنے اجسام کیساتھ۔ یا اللہ
ہم کو نصیب فرما اپنی لقائے دنیا میں اور آخرت میں ہم کو لذت بخش اپنے
قرب اور اپنے دیدار کی ہم کو بناؤ ان لوگوں میں جو تیرے سامنے چھوڑ کر تجھ
سے راضی ہوتے ہیں اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت

حَسَنَةً وَ
قَالَ كَذَلِكَ
عَنِ النَّبِيِّ
كَلِمَةً مِنْ
عَنْ يَأْفِكُ
دَامَ مَقْتُوُ
الْحَيَّيْنِ مَا دُ
وَلَا خُلُوفٍ
إِخْوَانَكُمْ
أَبْنُو مَا تَعْلَمُ
أَفْسَدُ تَمُ
ارْجِعُوا إِلَى
يَا عَلَامُ
مَعَ الْحَاكِمِ
كَانَتْ عِبْدُ
وَالْفَقَارِ
حَيْثُ سِرَّ
مُقَارِقُ الدُّنْيَا
الْمَخْلُوقَاتِ
أَيَّ شَيْءٍ
فَإِنَّ الْكَسْبَ
فِي رُبْعِهِ
وَجَلَّ عِلْمُكَ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ

قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مِثْلَ مَا فِي هَذِهِ الْبَيْتَيْنِ لَمْ يَمُتْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَهُ
لَمْ يَمُتْ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَتَى يَمُوتُ
عَنْهُ يَا قَوْمُ أَنْتُمْ وَأَوَّاعْتُمُوا أَبْلَا الْحَيَاةِ: مَا
دَامَ مَفْتُوحًا عَنْ قَرَيْبٍ يُغْلِقُ عَنْكُمْ: ائْتَمُّوا أَعْمَالُ
الْخَيْرِ مَا دُمْتُمْ قَادِرِينَ عَلَيْهَا اغْلَبُوا أَبْلَا التَّوْبَةِ
وَادْخُلُوا فِيهِ مَا دَامَ مَفْتُوحًا لَكُمْ بَابُ مُزَاحَمَةِ
إِنْوَانِكُمُ الصَّالِحِينَ: فَهُوَ مَفْتُوحٌ لَكُمْ: يَا قَوْمُ
ابْنُوا مَا نَفَقْتُمْ: اغْسِلُوا مَا بَجَسْتُمْ: اصْلَحُوا مَا
أَفْسَدْتُمْ: صَفُّوا مَا كَدَرْتُمْ: رُدُّوا مَا أَخَذْتُمْ
ارْجِعُوا إِلَى مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَبَاكُمْ وَهَرَبْتُمْ
يَا عَلَامُ مَا هَهُنَا إِلَّا الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتَ
مَعَ الْخَالِقِ قَانَتْ عَبْدُكَ: وَإِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَلْقِ
قَانْتَ عَبْدَهُمْ: لَا كَلَامَ لَكَ حَتَّى تَقْطَعَ الْفِيَا فِي
وَالْفَقَارِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ: وَتُفَارِقَ الْكُلَّ مِنْ
حَيْثُ سِرُّ لَفِي: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ مَالِي الْحَيَّ عَزَّ وَجَلَّ
مُفَارِقُ الْكُلِّ: قَدْ تَبَيَّنَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ
الْمَخْلُوقَاتِ حِجَابٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ
أَيِّ شَيْءٍ وَقَفَّ تَحَجَّبَ بِهِ: يَا عَلَامُ لَا تَكْسَلُ
فَإِنَّ الْكَسْلَانَ يَكُونُ أَبَدًا مَفْخُومًا: وَالتَّدَامَةُ
فِي رُبْعَةٍ: جَوْدُ أَعْمَالِكَ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَيْكَ بِالْأُنْيَا وَالْأَهْرَاقَةِ:

میں بھی بھلائی اور پچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

چوتھی مجلس

(وقت صبح - یوم یکشنبہ - ۱۰ شوال ۸۳۵ھ خالقہ شریف)

جناب سول اللہ علیہ السلام سے مرید ہے آپ نے فرمایا کہ جس
کے لئے خیر کا کوئی دروازہ کھولا جائے تو اسے چاہیے کہ اسکو غنیمت
سمجھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب بند کر دیا جائیگا کھاسا جو خوش ہو
اور غنیمت سمجھو زندگی کے دروازہ کو جب تک کہ وہ کھلا ہوا ہے وہ غنیمت
بند کر دیا جائیگا غنیمت سمجھو کہ کاریوں کو جب تک کہ تم انکے کرنے پر
قادر ہو غنیمت سمجھو توبہ کے دروازہ کو اور اسیں داخل ہو جاؤ جب تک
کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے غنیمت سمجھو دعا کے دروازے کو کہ وہ
تمہارے لئے کھلا ہوا ہے غنیمت سمجھو اپنے دیندار بھائیوں کی روک
ٹوک کے دروازے کو کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے اور نہ پھر کوئی
بھی تم کو بد اعمالیوں سے روکنے یا نصیحت کرنے والا نہیں (گو گو بنا جو
کچھ توڑ چکے ہو، دھو لو جس کو نجس کر چکے ہو، سنو لو جس کو بگاڑ چکے ہو
صاف کر لو جس کو مکدر کر چکے ہو اور تو نا دو جو کچھ لے چکے ہو اپنے
فرار اور بھاگنے سے تائب ہو کر لوٹ آؤ اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف
لے صا جزا وہ یہاں کوئی نہیں بجز خالق عزوجل کے پس اگر تو
خالق کیساتھ ہے تب تو تو اسکا بندہ ہے اور اگر تو مخلوق کیساتھ ہے
تب تو اسکا بندہ ہے تجھے داعظ بننا زیبا نہیں جب تک کہ اپنے قلب کی حیثیت
سے بیابان اور جنگل میدان قطع نہ کرے اور اپنے باطن کے اعتبار سے
کو چھوڑ نہ دے کیا تو نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ کا طالب سب سمحہارت
اعتیار کرتا ہے یہ بات یقینی ہے کہ مخلوقات میں سے ہر چیز بندہ اور
اس کے خدا کے درمیان پر دم ہے پٹن جس شے پر بھی ٹھہر گیا وہ مجاہد
بندر اسکو چھپا لے گی صا جزا وہ کابل مت بن۔ کیونکہ کابل ہمیشہ

ملت نہ رہی
بن جائیگا۔
دروازہ بھی بند
نہی ہے۔ اللہ
نہی نکلنے کے لئے
سکا گمان بھی
کیا اور ایسا کیوں
نہ اپنے مال کے
نہیں آتی کہ
تو اس سے بھی
کے غلام اور
اگر تو اس کے
دون اور خاموشی
دہتے ہیں۔
حرکت کرتے ہیں
قی چیز نہیں
بہر کسی شے
ہم کے ذریعہ
عزوجل کے
درا نحو اپنے
نہ ملیں دنیا
ساتھ۔ یا اللہ
تجش اپنے
کو چھوڑ کر تجھ
دای اور آخرت

كَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَجَّيْ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا جَبَدَيْنِ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ
 اللَّهُمَّ جَبَادًا فَلَا يُطَاوَعُ لِسَانُهُ مِنْ ذَاكَ فَقَدْ
 عَرَفَ حُسْنَ الْعِشْرَةِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْمُؤَافَاةِ
 لَهُمْ بِمَنْ حُدِّدَ الشَّرْعُ وَرِضَاةُ حَسَنٍ مُبَارَكٍ
 وَأَمَّا إِذَا كَانَ ذَلِكَ مَعَ خَوْفٍ حِدٍ مِنْ حُدُودِهِ
 وَغَدَرِ رِضَاةٍ فَلَا وَلَا كَرَامَةٍ لَهُمْ يَقْبُولُ
 الطَّامَاتِ وَرَدِّهَا عَلَا مَلَكَ عَنِ أَهْلِ لَهْفَاءِ
 وَالْإِجْبَاءِ يَا عَلَامُ انْصَبْ شَبَكَةَ الدُّعَاءِ
 وَارْجِعْ إِلَى الرِّضَا لَا تَدْرِي لِسَانُكَ وَقَلْبُكَ مُعْتَرِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا فَعَلَ فِي
 الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ فَالْتَدَامَةُ هُنَا لَا
 يَنْفَعُ وَالذِّكْرُ ثَمَرٌ لَا يَنْفَعُ الشَّانُ فِي تَذَكُّرِ
 الْيَوْمِ قَبْلَ الْمَوْتِ ذِكْرُ الْحَرِثِ وَالْبَذْرِ
 وَقَدْ حَصَادَ النَّاسِ لَا يَنْفَعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ الدُّنْيَا مَرْعَةُ الْآخِرَةِ
 فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا حَصَدَ غَيْبَةً وَمَنْ زَرَعَ
 شَرًّا حَصَدَ نَدَامَةً إِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ
 انْتَبَهْتَ وَقَدْ لَا يَنْفَعُكَ الْإِنْتِبَاهُ اللَّهُمَّ
 جَهَنَّمَ مِنْ تَوَمُّ الْغَافِلِينَ عَنْكَ الْبَاهِلِينَ
 بِكَ أَمِينُ يَا عَلَامُ صُحْبَتِكَ لِلْأَشْرَارِ
 تَوَقُّعُكَ فِي سُوءِ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ إِشْرَافُكَ
 ظِلَّ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَسْتُ رَسُولَهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَفْلَحْتُ يَا قَوْمُ اسْتَجِزُوا
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ لَا تَعْلُوا

محرور رہتا ہے اور پشیمانی کی رسی اسکی گردن میں ہوتی ہے اپنے اعمال
 کو عہدہ بنا کہ حق تعالیٰ تجھ پر دُنيا و آخرت کی سزا فرمائے گا۔ ابو محمد عجی
 رحمتہ اللہ علیہ کہہ کرتے تھے کہ میرے اللہ ہرکو اچھے اعمال والا بنا دے
 اگرچہ عجی ہونیکے سبب لفظ انکی زبان سے اچھی طرح ادا نہ ہوتا تھا مگر
 مطلب یہی تھا کہ جس کو صاحب ذوق پہچانتا ہے مخلوق کیسا گنجونی
 سے میل جول رکھنا اور انکی موافقت کرنا اچھی بات اور مبارک ہے۔
 بشرطیکہ شریعت کی حدود اور اسکی رضا کے ساتھ ہو لیکن اگر اسکی حدود
 میں سے کسی حد سے تجاوز یا شریعت کی ناراضی لازم آئے تو چھٹی نہیں
 اور نہ ایسوں کی کوئی عزت ہے۔ طاعتوں کے مقبول اور مردود ہونے
 کی علامتیں ہیں حکم و صفائی اور بزرگی و اسے پہچان لیتے ہیں صاحبزادہ
 دُعا کا جال کھرا کر اور رضا کی طرف لوٹ (یعنی دُعا مانگ کر ملنے اور نہ
 ملنے پر ہر حال راضی رہو) زبان سے ایسی حالت میں دعا مت کر کہ
 تیرا قلب اعتراض کر رہا ہو قیامت کے دن انسان یاد کرے گا جو کچھ بھلائی
 بُرائی دنیا میں کر چکا تھا پس وہاں پشیمانی نفع نہ دیگی اور وہاں یاد
 کرنا مفید نہ ہوگا موت سے پہلے آج یاد کر نہیں بیشک شان ہے۔ لوگوں
 کے کہیتی کاٹتے وقت بیچ اور بونے جوتنے کا تذکرہ سود مند نہیں۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے ذریعہ دنیا آخرت
 کی کہیتی ہے پس جو شخص بھلائی بویگاہ غبطہ کاٹے گا کہ لوگ اسکی
 عمدہ حالت پر رشک کریں گے اور جو بدی بویگاہ وہ ندامت کاٹے گا
 کہ بدی کا ثمرہ پشیمانی ہے، جب موت تیرے سامنے آکھڑی ہوگی
 تب تو سیدار ہوگا ایسے وقت کہ بیدار ہو نہا تجھ کو فائدہ نہ دیگا یا اللہ ہرکو
 ان لوگوں کی نیند سے بیدار کر جو تجھ سے غافل اور تیری ذات وصفا
 سے جاہل ہیں۔ آمین صاحبزادہ تیرا بدکاروں کے ساتھ ہوتا تھا کہ
 نیکوکاروں سے بدگمانی کے اندر ڈال دیگا۔ چل اللہ عز و جل کی
 کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سایہ کے

زَمَا كُمْ يَصْنِعُ قَدْ اسْتَعْلَمْتُمْ جَمِيعَ مَا لَكُمْ مَلَكُونُ
وَمَا مَلَكُونُ مَا لَا تَدْرِكُونَ وَتَبْنُونَ مَا لَا
تَسْكُنُونَ كُلُّ هَذَا يُحِبُّكُمْ عَنْ مَقَامِ
رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يُمَجِّعُ ذِكْرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي قُلُوبِ الْعَارِفِينَ وَيُحِيطُ بِهَا وَيُسَيِّمُهَا
ذِكْرُ كُلِّ مَنْ حُوِّدَ فَإِذَا تَمَّ هَذَا أَفَلَحَتُ هِيَ
الْمَأْوَى الْجَنَّةُ الْمُنْعَوَدَةُ وَالْجَنَّةُ الْمَوْعُودَةُ
الْمُنْعَوَدَةُ فِي الدُّنْيَا هِيَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ
قُرْبُ الْقَلْبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُنَاجَاتُهُ
لَهُ وَرَفْعُ الْحُجَابِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَيَصِيرُ
صَاحِبَ هَذَا الْقَلْبِ فِي خُلُوقِهِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ مِنْ غَيْرِ تَكْيِيفٍ وَلَا
تَشْبِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَالْمَوْعُودَةُ هِيَ الْيَقِينُ وَعَدْلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْكَرِيمِ مِنْ
غَيْرِ حِجَابٍ وَلَا شَكٍّ الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ اللَّهِ
وَالشَّرُّ عِنْدَ غَيْرِهِ الْخَيْرُ فِي الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ
وَالشَّرُّ فِي الْإِدْبَارِ عِنْدَهُ كُلُّ عَمَلٍ ثَرِيدٌ
عِنْدَهُ مُعَوَّضًا فَهُوَ لَكَ كُلُّ عَمَلٍ ثَرِيدٌ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَهُ إِذَا عَمِلْتَ وَطَلَبْتَ
الْعَوَضَ كَانَ جَزَاؤُكَ بِمَخْلُوقٍ وَإِذَا عَمِلْتَ
لِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى كَانَ جَزَاؤُكَ قُرْبًا مِنْهُ
وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ ثُمَّ لَا تَطْلُبُ الْعَوَضَ عَلَى
أَعْمَالِكَ فِي الْجَمْعَةِ أَيْشِ الدُّنْيَا وَآيَشِ
الْآخِرَةِ وَمَا سِوَى اللَّهِ تَعَالَى بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِ

تی ہے اپنے اعمال
ایکجا۔ ابو محمد عجی
والا بنا دے
انہ ہوتا تھا کہ
وہ کیسا بخوبی
در مبارک ہے۔
اگر اسکی حد
بے تور جی نہیں
اور مردود ہو
پس صابرانہ
ہر ملنے اور نہ
دعوات کمر کہ
نیکو کچھ بھلائی
اور وہاں یاد
نا ہے۔ لوگوں
دست نہیں۔
کہ دنیا آخرت
کہ لوگ اسکی
مت کاٹے گا
اکھڑی ہوگی
دیگا یا اللہ ہو
ذات وصفا
ساتھ ہوتا تھا کہ
شرع و جل کی
کے سایہ کے

نیچے یقیناً فلاح پائیگا۔ صاحبو شراد حق تعالیٰ سے جیسا کہ شرمانا
چاہئے غفلت میں نہ پڑے رہو تمہارا وقت بیکار جا رہا ہے تم شغل
ہو ایسی چیز کے جمع کرنے میں جس کو کھانا سکونے آرزو رکھتے ہو یسی
چیزوں کی جن کو پانا سکونے اور تعمیر کرتے ہو ایسے مکانات جن میں رہ
نہ سکونے۔ یہ ساری چیزیں تم کو تمہارے رب کے مقام سے محبوب
کرتی ہیں اللہ عزوجل کی یاد اہل عرفان کے دلوں میں خیمہ لگاتی
اور ان کو گھیر لیتی اور ہر نہ کو رکھی یاد ان کو بھلا دیتی ہے پس جب
یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تو اب جنت ٹھکانہ ہے ایک جنت نقد
نقد اور دوسری جنت وہ جسکا وعدہ ہے۔ نقد نقد جو دنیا میں
ملتی ہے وہ تو رضا بر قضا اور قلب اللہ تعالیٰ سے قرب اور اس کے
ساتھ راز و نیاز اور اس کے اور خدا کے درمیان سے پردہ کاٹھ
جانا ہے کہ ایسے قلب والا شخص اپنی خلوت میں ہر حالت کے اندر
حق تعالیٰ کے ساتھ ہے بلا کیفیت اور بلا تشبیہ کے کہ اس کی مثل
کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے پس اس حیت کی
کوئی کیفیت کیا بیان کرے۔ اور جنت موعودہ وہ جسکا حق تعالیٰ
نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا اور حق تعالیٰ کریم کا دیدار بلا حجاب
کوئی شبہ نہیں کہ خیر و خوبی ہر قسم کی اللہ کی طرف سے ہے اور برائی
و شر و سروس کی طرف سے۔ اسکی طرف متوجہ ہو نہیں خیر ہے اور
اس سے رد گردانی میں شر۔ ہر عمل جسکا تو معاوضہ چاہے پس وہ
تیرا ہے اور ہر عمل جس سے مطلوب اللہ تعالیٰ کی ذات ہو وہ اللہ تعالیٰ
کا ہے۔ جب تو عمل کریگا اور طالب ہوگا معاوضہ کا تو اسکی جزا
بھی مخلوق ہی ہوگی (خواہ جنت ہو یا حوریں) اور جب عمل کریگا
خاص ذات حق کے لئے تو اس کی جزا اسکا قرب اور اسکا دیدار
پس مناسب ہے کہ اپنے اعمال پر معاوضہ کا خواہاں مت ہو۔ کیا
ہستی ہے دنیا کی کیا ہستی ہے آخرت کی اور ماسوی اللہ کی اسکی متغالبہ

أَطْلُبُ النِّجَارَ قَبْلَ الدَّارِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكُونُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْأَقَاتِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَجَمُّعِ الْحَالَاتِ إِذَا أَمَمْتُ لَكَ هَذِهِ الثَّلَاثُ خَصَمًا جَاءَكَ الْمَلِكُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ يَصِمُ وَهَذَا وَهَذَا تَنْظَرُ مَا تُرِيدُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَا لَتَوَكُّلٍ تَخْرُجُ الْأَشْيَاءُ مِنْ قَلْبِكَ وَتَتَعَلَّقُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَتَدَخَّلُ عَنْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَمَا سِوَى الْمُؤَلَّى تَأْتِيكَ الرَّاحَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَالْكَوَادِرُ وَالْحَسَائِيَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يَحْفَظُكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَهَائِكَ السَّيِّئَةِ لَا يَبْقَى لَأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ سَبِيلٌ يَسُدُّ عَنْكَ الْجَهْلَكَ وَيُعَاقِبُ عَنْكَ الْأَنْوَابَ تُصِيدُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ إِنْ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ هُكَيْفَ يَكُونُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُؤَحِّدِينَ الْمُخْلِصِينَ الَّذِينَ لَا يَدْرُونَ الْخَلْقَ فِي أَعْمَالِهِمْ النَّطْقُ فِي الْهَيْمَانَةِ يَكُونُ لَافِي الْبِدَايَةِ الْبِدَايَةُ كُلُّهَا خَوْسٌ وَالْهَيْمَانَةُ كُلُّهَا نَطْقٌ لِلْخُلُصِّ مُلْكُهُ فِي قَلْبِهِ سُلْطَانُهُ فِي سِرِّهِ لَا أَعْتَابُكَ بِالظَّاهِرِ الْكَادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ مُلْكِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ كُنْ أَبَدًا مُخْفِيًا بِمَا إِلَهُكَ لَا تَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تُكْمِلَ وَيَصِلَ قَلْبُكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا اكْتَمَلَتْ وَبَلَّغْتَ لَا تَيَأَنِي حَيْثُ تَكُنْ كَيْفَ تَبَالِي وَقَدْ تَحَقَّقَتْ

طالب بن منعم کا اور مست طلب کر نعمت کو طلب کر پڑوسی کو گھر سے پہلے رکھ اصل راحت پڑوس کے عمدہ ہوئی ہے نہ کہ گھر سے۔ اسی طرح اصل راحت دیدار حق میں ہے نہ کہ جنت میں (دہی تھا پہلے ہر چیز کے دہی موجود کرنے والا ہے ہر شے کا اور دہی ہوگا ہر چیز کے بعد۔ موت کا یاد کرنا، مصیبتوں پر صبر کرنا اور تمام حالتوں میں حق تعالیٰ پر بھروسہ کھنا لازم سمجھ۔ جب تینوں خصلتیں تیرے لئے کامل ہو جائیں گی تب تیرے پاس بادشاہت آئیگی کہ موت کے یاد رکھنے سے تیرا ذہن صریح ہو جائیگا اور صبر کے سبب جو کچھ تو اپنے رب سے پیاسیگا اس میں بامراد ہو جائیگا اور توکل سے ساری چیزیں تیرے قلب سے باہر نکل جائیں گی تیرا تعلق تیرے رب عز و جل سے ہو جائیگا تو دنیا و آخرت اور ماسوی الشریسے دور ہو جائیگا۔ تیرے پاس ہر طرف سے راحت آئیگی اور ہر جانب سے حفاظت و نگہبانی۔ تیرا آقا عز و جل تیری شش جہات سے حفاظت فرمایا گی مخلوق میں کسی کو تجھ پر (حملہ کر نیگا) راستہ باقی نہ رہیگا۔ ساری جہتیں تیری طرف سے مسدود اور دروازے تیری طرف سے بند کر دئے جائیں گے۔ اور تو منجملہ ان لوگوں کے بنجائیگا جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (اے شیطان) میرے وہ بندے بھی ہیں جن پر تجھے کسی قسم کی دسترس نہیں اسکو دسترس کس طرح سے ہو سکتی ہے موقد بن غلصین پر جو اپنے اعمال میں مخلوق کا دکھاوا جانتے ہی نہیں گویا ی تو انہما میں ہوتی ہے نہ کہ ابتدا میں۔ ابتدا تو سارا گونگا پن ہے اور انتہا سارا گویا پن ہے غلصین کی بادشاہت اس کے قلب میں ہے اور سلطنت اس کے باطن میں۔ ظاہری حکومت کا اعتبار نہیں اور شاہنادر غلصین ایسے بھی ہوتے ہیں جو ظاہری و باطنی بادشاہت کے جامع بنتے ہیں ہمیشہ پوشیدہ حال بنا رہا ہنٹک کہ تو کامل بن جائے اور تیرا قلب تیرے رب عز و جل تک پہنچ جائے پس جب تو کمال پر پہنچ لیا تو اب (اظہار حال کی)

حَالُكَ وَأَقَمْتَ فِي مَقَامِكَ وَأَحَدَ قِي حُجْرًا سَلَا
وَصَارَ الْخَلْقُ عِنْدَكَ كَالسَّوَارِي وَالْأَشْجَارِ
وَأَسْتَوَى عِنْدَكَ حَمْدُهُمْ وَذَمُّهُمْ وَاقْتِبَالُهُمْ
إِدْبَارُهُمْ تَصِيرُ بَابِيْنَهُمْ وَنَاقِصُهُمْ تَتَصَرَّفُ
فِيهِمْ بِإِذْنِ خَالِفِهِمْ يُعْطِيكَ الْحُلَّ وَالرِّبْطَ
وَيُرِيدُ التَّوَقُّعَ إِلَى يَدِ قَلْبِكَ وَالْعَلَامَةَ إِلَى
يَدِ سِرِّكَ لَا كَلَامَ حَتَّى يَصِيرَ هَذَا وَإِلَّا كُنْ
عَاقِلًا لَا تَتَهَوَّسْ أَنْتَ أَعْنَى أَطْلُبُ مَنْ
يَقُوْدُ لَكَ أَنْتَ جَاهِلٌ أَطْلُبُ مَنْ يُعَلِّمُكَ
فَإِذَا وَقَعْتَ بِهِ فَمَسَّكَ بِهِ وَاقْبَلْ قَوْلَهُ
وَرَأْيَهُ وَاسْتَدِلْ بِهِ عَلَى الْحَادِثَةِ فَإِذَا
وَصَلْتَ إِلَيْهَا فَاقْعُدْ هُنَا لَكَ حَقٌّ تَحَقُّقٌ
مَعْرُوفٌ لَهَا فَيَنْبِذُ يَأْوِي إِلَيْكَ كُلُّ
هَذَا فِي وَتَصِيرُ طَبَقًا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ
مِنْ جُمْلَةِ الْفُقَرَاءِ حِفْظُ سِرِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْتَخَلُّقُ مَعَ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ إِنْ أَنْتَ
مِنْ طَلِبِ الْحَقِّ وَالرِّضَا بِهِ عَمَّا سِوَاهُ أَمَّا
سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ مَنْ يَشْرِي
الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ هُوَ قَالَ
فِي مَوْضِعٍ آخَرَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ هُوَ إِنْ سَعِدَ
بِمُخْتِكَ جَاءَتْكَ يَدُ الْغَايَةِ خَلَصَتْكَ مَنْ
يَكُنْ كُلُّ مَنْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
أَخَذَتْ إِلَى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَهَذَا لَكَ
الْوَلَايَةُ

پر وہ نہیں رہا کیوں پر وہ اور حال یہ ہے کہ تیرا حال محقق بن چکا اور تو
اپنے مقام پر قائم و صاحب تمکین ہو گیا۔ تیرے محافظ سپاہی تھک گئے
ہوئے ہیں مخلوق تیرے نزدیک ستون اور درختوں جیسی (بے اختیار) بن گئی اور
تیرے نزدیک انہی طرح اور نہ مت اور توجہ اور دیگر دانی برابر ہو گئی۔ تجھے
انکا بنایا والا اور تو نے الا ہے کہ انہیں اپنے خالق کے اذن سے تصرف کرتا
عزل و نصب کا اختیار وہ تجھ کو عطا فرماتا اور تیرے قلب کے ہاتھ میں مکناسہ
حوالہ کرتا اور تیرے باطن کے ہاتھ میں شناخت بخشا ہے۔ جب تک یہ
حالت صحیح نہ ہو جائے و عطا کا موقع نہیں۔ صاحب عقل بن ہو س
مت کر تو اندھا ہے اسکا طلبگار ہو جو تیرا ہاتھ پکڑے۔ تو جاہل ہے
پس ڈھونڈھ اس کو جو تجھے عالم بنائے اور جب ہاتھ آجائے تو اسکا
دامن پکڑے اس کے قول اور رائے کو قبول کر اور اسکی رہبری سے آ
پر قدم رکھ پھر جب راستہ تک پہنچ جائے تو وہاں بیٹھا رہے یہاں تک
کہ اسکی معرفت تیرے لئے متحقق ہو جائے (اور استقامت کی بدولت
راہ حق کی شناخت پوری ہو جائے) پس اسوقت ہر جھوٹا بھٹکا تیری
پناہ میں آئیگا اور تو فقرا و مساکین کا طباق بن جائیگا کہ حاجت مند
مخلوق تجھ سے رہنمائی اور تربیت کا نفع اٹھائیگی جو امرِ حق تعالیٰ
کے راہ کی حفاظت کرنا اور لوگوں سے خوش خلقی کا جوگر ہونا (راے
مخاطب) ماسویٰ اللہ کو چھوڑ کر حق تعالیٰ سے راضی ہونے اور طالبِ
حق بننے سے تو کتنی دُور جا پڑا؟ کیا تو نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ
بعض تم میں وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہیں جو
آخرت چاہتے ہیں اور دوسری جگہ مخلصین کی شان اس طرح بیان
فرمائی کہ وہ چاہتے ہیں اللہ کی ذات کو اس سے معلوم ہوا کہ طالبِ
تین قسم کے ہیں جنہیں سب سے افضل وہی ہیں جو طالبِ ذاتِ حق
ہیں اگر تیرا نصیبہ اچھا ہے تو عزت کا ہاتھ تجھ تک پہنچے گا جو تجھ
کو جملہ ماسویٰ اللہ کے ہاتھ سے چھڑائیگا اور قرب حق کے دروازہ

پر دوسری کو گھر
ہے نہ کہ گھر سے۔
ت میں) وہی تھا
کا اور وہی ہوگا
سب کرنا اور تمام
ب تینوں فصلیں
اہت آئیگی کہ
کے سبب جو کچھ
ل سے ساری
جل
رے رب عز و
دور ہو جائیگا۔
طاعت و کجانی۔
ایک مخلوق میں
ی بہتیں تیری
ر دے جائیگے۔
تعالیٰ نے فرمایا
کے کسی قسم کی
ہو تدریں مخلصین
کو یاری تو انتہا
ہے اور انتہا سارا
سلطنت اس کے
نفس ایسے بھی
ہیں ہمیشہ پوشیدہ
رب عز و جل
لہا حال کی)

إِنَّهُ الْحَقُّ إِذَا تَمَرَّكَ هَذَا جَاءَتْ لِيَاكُمُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَادِمَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ
مَرٍّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ أَطْرُقُ بَابَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَابْتَسَمْتُ عَلَى بَابِهِ فَإِنَّكَ إِذَا
ثَبَتَ هُنَاكَ بِبَابِكَ لَكَ الْخَوَاطِرُ فَتَعْرِفُ
خَاطِرَ النَّفْسِ وَخَاطِرَ الْهَوَىٰ وَخَاطِرَ
الْقَلْبِ وَخَاطِرَ الْبَلْبِسِ وَخَاطِرَ الْمَلَكِ
يُقَالُ لَكَ هَذَا أَخَاطِرُ حَقٍّ وَهَذَا أَخَاطِرُ
بَاطِلٍ تَعْلَمُ كُلُّ وَاحِدٍ بِعَلَامَةٍ تَعْرِفُهَا
إِذَا وَصَلْتَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ آتَاكَ خَاطِرُ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَدِّبُكَ وَيُثَبِّتُكَ وَ
يُعَيِّنُكَ وَيُقَيِّدُكَ وَيُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَ
يَأْمُرُكَ وَيَنْهَىكَ يَا قَوْمُ لَا تَطْلُبُوا الزِّيَادَةَ
وَلَا التَّقْصَانِ وَلَا التَّفَقُّدَ وَلَا التَّخَاُفَ
فَإِنَّ الْقَدَرَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ عَلَى
حَدِّ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ لَكَ كِتَابٌ وَتَارِيخٌ
يُخْفِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعَ
رَجُلٌ مِنَ الْخَلْقِ وَالرِّقِّ وَالْأَجَلِ جَعَلَ
الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ قَدْ فَرَعَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ قَضَاؤُهُ سَابِقٌ وَلَكِنْ جَاءَ الْحُكْمُ
وَسَوَّرَ عَلَيْهِ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ وَالْأَمْرُ
فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْحُكْمِ سَابِقًا
بَلْ يَقُولُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ
يَا قَوْمُ أَعْمَلُوا هَذَا الظَّاهِرَ بِهَذَا
السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ

تک لے آجگا پس وہاں ولایت اللہ پہنچے ہی کی ہے جب تیری یہ حالت
کامل ہو جائے گی تو دنیا اور آخرت دونوں خادم بن کر بلا مضرت و بلا
مشقت تیری طرف آئیں گی حق تعالیٰ کے دروازہ پر دستک دے
اور اسی کے دروازہ پر چارہ۔ جب تو وہاں پڑا رہے گا تو خاطر کی صلیت
تجھ پر واضح ہو جائیگی۔ پس تو پہچان لیگا خاطر نفس کی خاطر ہوا کو،
خاطر قلب کو خاطر ابلیس کو اور خاطر فرشتہ کو تجھ سے پہلے۔ لیکن اگر یہ
خاطر حق ہے اور یہ خاطر باطل۔ ہر ایک تجھ کو اس علامت سے
معلوم ہو جائیگا جس کو تو پہچانتا ہوگا۔ جب تو اس مرتبہ پر پہنچ جا
تو حق تعالیٰ کی طرف سے خاطر (جس کو الہام کہنا چاہیے) تجھے پاس
آنے لگی جو تجھ کو ادب سکھائے گی تجھ کو ثابت قدم بنائے گی وہی تجھ
کو کھرا کرے گی وہی تجھ کو بٹھائے گی وہی حرکت دیگی وہی سکون
دیگی وہی حکم دیگی اور وہی منع کریگی صاحبو نہ زیادتی کے حکم
ہونہ کی کے نہ آگے بڑھنے کے اور نہ پیچھے ہٹنے کے کیونکہ تقدیر تم میں
سے ہر شخص کو جدا جدا محیط ہو چکی ہے تم میں کوئی ایسا نہیں جس کے
لئے خاص لکھت اور مخصوص تحریر نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا رب فراغت پا چکا پیدائش
اور رزق اور مدت زندگی سے خشک ہو چکا قلم اس سے جوہنے
والا ہے۔ فارغ ہوا حق تعالیٰ ہر شے (کی لکھت) سے اس کی
تقدیر کی لکھت سابق ہے لیکن بعد میں امر وہی اور الزام نے
ان کو پر وہ اٹھا دیا ہے (کسی کو خبر نہیں کہ اس کی تقدیر میں اٹھا
لکھی ہے یا مصیبت) پس کسی کو جائز نہیں کہ حکم پر حجت پکڑے
پہلی لکھت سے (اور یوں کہے کہ جب میں نے اسی کے موافق کیا
جو میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا
تو پھر سزا کیوں دیجاتی ہے) بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حق تعالیٰ
سے اسکی بازی کس نہیں ہو سکتی جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ،

حَتَّى يَحْمِلَكَ
إِذَا عَمِلْتَ
الْبَاطِلِينَ
قَلْبِكَ عَلَى
لِسَانِكَ
ذَلِكَ إِلَيْهِ
طُوبَى لَكَ
وَأَحَبُّتَهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
مِنْ قَبْلِكَ
فَعِدْلِكَ وَمِنْ
وَأَنْ تَسْتَأْذِنَ
إِذَا سَكَنْتَ
أَبْغَضَ كُلِّ
الْكَاذِبَةِ
الْعَمِيِّ وَ
وَأَذِنَ
تَوْبَتِكَ
الشَّانِ فِي
تُفْصِيْلِهِ
مُؤَافَقَةً
وَالْفَقْرَ
وَالْعَافِيَةَ
أَرَى لَكُمْ
إِذَا قَضَيْتَ

حَتَّى يَمْلِكُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِبَاطِنِ هَذَا الْأَمْرِ
إِذْ أَعْمَلْتَ هَذَا الظَّاهِرَ ۖ أَدَاكَ إِلَى فَهْمِ
الْبَاطِنِ ۖ أَوَّلُ مَا يَقُمْ سِرُّكَ ۖ ثُمَّ يُعْمَلُ
قَلْبُكَ عَلَى نَفْسِكَ ۖ وَتُعْمَلُ نَفْسُكَ عَلَى
لِسَانِكَ ۖ وَتُعْمَلُ لِسَانُكَ عَلَى اخْتِلَافِ يَتَعَدَّى
ذَلِكَ إِلَيْهِمْ ۖ بِمَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ بِمَا
طَوَّلِي لَكَ إِنْ وَافَقْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَحْبَبْتَهُ ۖ وَبِحُكْمِكَ قَدْ أَدْعَيْتَ تَحَبُّبَهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهَا شَرَائِطَ
مِنْ شَرَائِطِ تَحَكُّمِهِمْ مُوَافَقَتُهُ فَيْكَ وَرَفِي
فَيْدِكَ وَمِنْ شَرَائِطِهَا أَنْ لَا تَسْكُنَ إِلَى غَيْرِهِ
وَأَنْ تَسْتَأْنِسَ بِهِ ۖ وَلَا تَسْتَوْحِشَ مَعَهُ ۖ
إِذَا سَكَنَ حُبُّ اللَّهِ قَلْبَ عَبْدٍ أَلَسَ بِهِ ۖ وَ
أَبْغَضَ كُلَّ مَا يَشْغُلُ عَنْهُ ۖ ثُبُّ مِنْ دَعْوَاكَ
الْكَاذِبَةِ ۖ هَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ إِلَّا بِالتَّخَلُّقِ وَ
الْمُحِبِّ وَالْكَذِبِ فِي التَّفَاقُحِ وَالْتَصْنُوعِ ۖ ثُبُّ
وَأَثْبَتُ عَلَى تَوْبِكَ ۖ فَلَيْسَ الشَّانُ فِي
تَوْبِكَ ۖ الشَّانُ فِي ثُبُوتِكَ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ
الشَّانُ فِي عَزْسِكَ ۖ الشَّانُ فِي ثُبُوتِهِ ۖ وَ
تُفَصِّلُهُ وَتَمَرِّدُهُ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۖ الرُّبُوبُ
مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْبِأْسَاءِ وَالضَّرَائِدِ
وَالْفَقْرِ الْغَنَى ۖ وَالشَّدَّةُ وَالرَّخَاءُ فِي السَّقَمِ
وَالْعَافِيَةِ ۖ فِي تَحْيِيرِ الْفِتَنِ فِي الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ مَا
أَرَى لَكُمْ دَوَاءً إِلَّا الشُّلُومُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
إِذَا أَقْبَضَ عَلَيْكُمْ بَشِيئًا لَا تَسْتَوْحِشُوا مِنْهَا وَلَا

ہوتی ہے صاحبِ جوعل کرتے رہو اس ظاہر پر اس سیاہی پر جو سفیدی کے اوپر
یعنی کتابِ سنت پر یہاں تک کہ یہ ظاہر پر عمل کرنا تم کو اس کے باطن پر عمل
کرنے پر آمادہ کرے۔ جب تو اس ظاہر پر عمل کر چکا تو یہ باطن کے سمجھے کیطرت
تجھ کو پہنچا بیگا۔ پس اذل سمجھنے والا تیرا باطن ہو گا اس کے بعد قلب تیرے
نفس پر القا کر چکا اور نفس زبان پر اور زبان مخلوق کو سنائے گی اور مخلوق
تک ان باطنی مضامین کا پہنچنا ان کی مصلحتوں اور منفعتوں کے لئے ہو گا
مبارک ہو تجھ کو اگر تو نے موافقت کی حق تعالیٰ کی اور اس کو محبوب سمجھا۔
انہوں سے ہے تجھ پر دعویٰ کرتا ہے اللہ عزوجل کی محبت کا کیا تجھے معلوم
نہیں کہ اس کی شرطیں بھی ہیں؟ پس اللہ کی محبت کی شرائطیں
سے یہ بھی ہے کہ اس کی موافقت ہو اپنے نفس کے بارے میں اور
دوسروں کے بارے میں اس کی شرائطیں یہ بھی ہے کہ ماسوی اللہ
سے سکون نہ پائے اور اللہ ہی سے اُنس رکھے اور اسکے ساتھ دشت
میں نہ پڑے۔ جب اللہ کی محبت بندے کے قلب میں ٹھہر جاتی ہے تو
وہ اس سے مانوس ہوتا اور ہر اس چیز کو دشمن سمجھنے لگتا ہے جو اس
کو اللہ کی طرف سے غافل بنا دے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔
یہ بات ہوس اور آرزو اور جھوٹ اور نفاق اور تصنع سے حاصل
نہیں ہوا کرتی۔ توبہ کر اور اپنی توبہ پر قائم رہ کیونکہ شانِ توبہ کرنے
میں نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔ شانِ درخت لگانے میں
نہیں ہے۔ شانِ تودرخت کے جینے اور شاخوں کے پھوٹنے اور
پھل لانے میں ہے۔ لازم پکڑو حق تعالیٰ کی موافقت رنج میں
اور تکلیف میں آفلاس میں اور تو نگر میں سختی میں اور آرزو میں
میں بیماری میں اور تندرستی میں بھلائی میں اور بُرائی میں بخشش
کے وقت اور ہاتھ رکھنے کے وقت۔ میرے نزدیک شانِ تسلیم
کے سوا تمہاری کوئی دوا نہیں جب حق تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی
حکم فرمائے تو اس سے گھبراؤ مت اور نہ اس کے متعلق آ

جب تیری یہ حالت
بلا مضرت دہلا
دے
تو تو خطر کی مصلحت
خفا ہو کر،
یہ لگا کہ یہ
علامت سے
تیرے پہنچ جا
یہ تمہارے پاس
لے گی مری تجھ
سہی سکون
یاد دتی کے تھا
کہ تقدیر تمہیں
نہیں جس کے
اللہ صلی
کا پیدائش
سے جوہنے
سے اس کی
الزام نے
یرمیں اٹا
محبت پکڑے
لے موافق کیا
یا گیا تھا
کہ حق تعالیٰ
سے پوچھ

تَنَازَعُوهُ فِيهِ وَلَا تَشْكُرُوا مِنْهُ إِلَىٰ عِيْدِهِ كَانَ
ذَلِكَ مَعَايِزِيْدُكُمْ بَلَاءً بَلْ سَكُونَا وَ سَكُونَا وَ
حُمُولًا اُسْتَوَابِيْنَ يَدِيْهِ وَ اَنْظُرُوْا مَا ذَا بَعَلُ
فِيْكُمْ وَ رِيْكُمْ تَقَرُّ حُوَاكِي تَغْيِيْرِهِ وَ تَبْدِيْلِهِ اِذَا
كُنْتُمْ مَعَهُ هَكَذَا اَلَا جَرَمٌ يُغَيِّرُ لَوْحَشَةً بِالْاَنْسِ
وَ التَّوْحِيْدُ بِالْفَوْحَةِ بِذِكْرِ اَللّٰهِمْ اَجْعَلْنَا فِيْ جَنَابِكَ
وَمَعَكَ وَ اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَا عَشْرَةَ بِالْمَدْرَسَةِ
ثَانِي عَشَرَ سَوَالَ سَنَةِ خَمِيسٍ وَارْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
بَا عِلَامٍ مِنْ عَبْدِيٍّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هَاتِ
حَقِيْقَةَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَ خُذِ الْكِفَايَةَ فِي جَمِيْعِ
اُمُوْرِكَ اَنْتَ عَبْدُ ابْنِ مِّنْ مَّوْلَاكَ اِرْجِعْ
اِلَيْهِ وَ ذَلِّ لَكَ وَ تَوَاضَعْ لَامْرَاةٍ بِالْاِمْتِنَانِ
وَلِنَهْيِهِ بِالْاِسْتِهَاءِ وَ لِقَضَائِهِ بِالصَّبْرِ
وَالْمُوَافَقَةِ اِذَا تَمَّ لَكَ هَذَا تَمَّتْ عُبُوْدِيَّتُكَ
لِسَيِّدِكَ وَ جَاءَتْكَ مِنْهُ الْكِفَايَةُ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا اِذَا صَحَّتْ
عُبُوْدِيَّتُكَ لَهُ اَحْبَبَكَ وَ قَوَّىٰ حُبِّي فِي قَلْبِكَ
وَ اَسْكَبْتَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ تَعْيٍ وَلَا
طَلَبٍ لَكَ صُحْبَةٍ غَيْرَةٍ فَتَكُوْنُ رَاضِيًا عَنْهُ فِي
جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ فَلَوْ ضَيَّقَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ رَجَحَهَا
وَسَدَّ عَلَيْكَ الْاَبْوَابَ بَسَعَتْهَا لَمْ تَسْخَطْ عَلَيْهِ

سے نزاع کرو اور نہ اس کی دوسروں سے شکایت کرو کیونکہ اس
مصیبت اور بڑھیکے بلکہ سکون و خاموشی و تحمل اختیار کرو۔ مجھے ہو
اس کے حضور میں اور دیکھتے رہو کہ وہ تمہارے اندر اور تمہاری بات
کیا عمل فرماتا ہے پس خوش ہو اس کے تغیر و تبدیل پر جب تم
اس کے ساتھ اس طرح رہو گے تو بالضرور وحشت کو اُنس سے
بدل دیا جائیگا اور اقرار تو حید کیا تمہ تو حید پر سرور ہنسا ملا دیا
جائے گا۔ یا اللہ ہو کہ اپنی بارگاہ میں اور اپنے ساتھ اور عطا فرما
ہو کہ دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہو کہ دوزخ کے عذاب

پانچویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ ۱۲ شوال ۱۲۵۵ھ مدرسہ ممبورہ)

صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ شانہ کی غلامی کہاں گئی؟ سچی غلامی کو
اختیار کرو اور اپنی تمام ضروریات میں کفایت خداوندی حاصل
کر۔ تو اپنے آقا کا بھاگا ہوا غلام ہے۔ لوٹ اس کی طرف اور
اس کے حضور میں ذلت اختیار کرو۔ تو واضع اختیار کرو اس کے حکم
کی تعمیل کر کے اور ممانعت سے باز رہ کر اور قضا و قدر پر صبر اور
موافقت دکھا کر۔ جب تجھ کو یہ بات پوری طرح حاصل ہو جائیگی
تب تیری غلامی اپنے آقا کے لئے کامل ہوگی اور وہ تیری ضرورت پات
کا خود مکمل ہو جائے گا جن تعالیٰ فرماتا ہے کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی
نہیں ہے؟ جب تیری غلامی صحیح ہو جائیگی تو وہ تجھ سے محبت
فرمائیگا اور اپنی محبت تیرے قلب میں قوی کر دیگا اور تجھ کو اس
سے مانوس بنا دیگا اور تجھ کو بلا شقت اور بغیر اسکے کہ تیرے
اندر صحبت غیر اللہ کی خواہش باقی ہے اپنا مقرب بنالیا گیا پس
تو اس سے ہر حال میں راضی رہنے لگے گا پھر اگر وہ تیرے اوپر
زمین کو باوجود اتنی دست کے تنگ اور دروازوں کو باوجود

تائیت کرو کیونکہ اس
ہفتیا کر دے۔ مجھے ہو
اور تمہاری بات
نبدیل پر جب تم
ت کو اُس سے
سرور ہٹا ملا دیا
نے ساتھ اور عطا فرما
ہو کہ دوزخ کے غنم

سہمہ مہورہ

ا سچی غلامی کو
فدا وندی حاصل
س کی طرف اد
نیا کر اس کے حکم
و قدر پر صبر ادا
ج حل ہو جائیگی
وہ تیری ضرورت
اپنے بندہ کو کافی
تجھ سے محبت
یگا اور تجھ کو اس
برائے کہ تیرے
قرب بنایا گیا ہے
اگر وہ تیرے اوپر
دوں کہ باوجود

وَلَوْ كُنْتُمْ رَبَّ بَلَّ غَيْرُهُ ۖ وَلَوْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِ
مَيْدَانٍ تَلْتَحِقُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ حَيْثُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْمَوَاصِفَ
مِنْ قَبْلِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَاهِدٌ ۖ
فِي كُلِّ شَيْءٍ حَاضِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبٌ ۚ وَمِنْ
كُلِّ شَيْءٍ قَرِيبٌ ۚ لَا غَلِيَّةَ لَكُمْ عَنْهُ ۚ مَا أَمَرَ الْأَنْكَارَ
بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ ۚ وَبِحُكْمِكَ تَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَرْجَمُ تَحْكُمُ لَا تَرْجَمُ عَنْهُ ۚ فَإِنَّكَ تَحْكُمُ الْخَيْرَ
كُلَّهُ ۚ إِمَّا يَرْدَعُهُ ۚ وَلَا تَصْدِرُ عَنْهُ ۚ إِمَّا عَلِمْتَ
أَنْ مِنْ صَبْرٍ قَدْ رَدَّكَ نَبِيٌّ هَذَا الْعَقْلُ ۚ أَيْنَ
هَذِهِ الْعُجْلَةُ ۚ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَارْطَبُوا وَاتَّقُوا
اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ وَفِي الصَّبْرِ أَيْكُ كَيْدٌ
فِي الْقُدْرَانِ تَدُلُّ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالنَّعِيمِ
وَالْحُسْنِ الْجَزَاءِ وَالْعَطَاءِ وَالرَّاحَةِ دُنْيَا وَآخِرَى
عَلَيْكُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَآجِلًا
عَلَيْكُمْ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ وَالْقَصْدِ إِلَى الصَّلَاةِ الْحِينَ
وَفِي الْخَيْرِ ۚ وَقَدْ اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ ۚ لَا تَكُونُوا
مِنَ الَّذِينَ إِذَا عُطُوا الْمَرْغُوطَ إِذَا سَمِعُوا
لَمْ يَعْمَلُوا ۚ ذَهَابَ دِينُكُمْ بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ ۚ
الْأَوَّلُ ۚ أَنْكُمْ لَا تَعْمَلُونَ بِمَا تَعْمَلُونَ الثَّانِي
ۚ أَنْكُمْ تَعْمَلُونَ بِمَا لَا تَعْمَلُونَ الثَّلَاثُ ۚ أَنْكُمْ لَا
تَعْمَلُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ فَتَبْقُونَ بِهَا إِلَّا الرَّابِعُ
ۚ أَنْكُمْ تَمْنَعُونَ النَّاسَ مِنْ تَعْلَمُ مَا لَا يَعْمَلُونَ
يَا قَوْمُ ۚ إِذَا حَضَرَ لَكُمْ جَالِسٌ الذَّكَرُ فَخُذُوا

اتنی فراخی کے بند بھی کر دیگا تو نہ تو اس پر غصہ ہو گا نہ غیر کئے لو
کو طلب کریگا اور دوسرے کا کھانا کھائیگا۔ تو موسیٰ کے ساتھ جا
شامل ہو گا کہ ان کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان
پر حرام کر دیا پستانوں کو کہ ماں کی پستان کے سوا باوجود نا بھ
بچہ ہونیکے انہوں نے کسی دایہ کا دودھ پیا ہی نہیں ہمارا رب عز و
جل ہر چیز پر گواہ ہے ہر چیز میں حاضر ہے ہر چیز پر گہبان ہے
اور ہر چیز کے قریب ہے۔ تم اس سے بے نیاز کسی طرح نہیں ہو سکتے۔
معرفت کے بعد پھر انکار کی وجہ کیا؟ تجھ پر افسوس حالانکہ تو پہچانتا
ہے اللہ عز و جل کو اور لوٹ جاتا اور اسکا انکار کرنے لگتا ہے۔ اس
کے پاس سے واپس مت ہو ورنہ ساری خوبیاں محروم رہ جائیگا
اسی کے پاس جمارہ اور اسکو چھو کر دوسری جگہ قرار مت بچا۔ کیا
تجھے معلوم نہیں کہ جو صبر کرتا ہے وہ قدرت پاتا ہے پھر یہ سمجھ لے
یہ جلد بازی کیسی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو صبر کرو
اور صبر دلاؤ اور جیسے رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔ صبر کے
مستحق قرآن شریف میں بہتیری آیتیں ہیں جو بتا رہی ہیں کہ صبر
میں کیا کیا بھلائی نعتیں اچھا معاوضہ اور عطا میں اور دنیا و آخرت
کی راحتیں ہیں۔ صبر کو اپنے اوپر لازم کر لو پھر دیکھو دین و دنیا
کی خوبیاں کتنی ملتی ہیں۔ ضروری سمجھو قدرت کو دیکھنا اور نہ کو کار
بندوں کا قصد کرنا اور خیر کے کام تاکہ تمہارا کام ٹھیک ہو جائے
ان لوگوں میں سے مت بوجھ کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ماننے نہیں
اور جب سنتے ہیں تو عمل نہیں کرتے۔ تمہارے دین کی بربادی چار
چیزوں سے ہے اول یہ کہ جو کچھ تم کو علم ہے اس پر عمل نہیں کرتے
دوم یہ کہ جسکا علم نہیں اس پر عمل کرتے ہو۔ سوم یہ کہ جو بات معلوم
نہیں اسکا علم حاصل نہیں کرتے جاہل بنے رہتے ہو۔ چارم یہ کہ
دوسروں کو روکتے ہو کہ جسکا انکو علم نہیں وہ اسکو سیکھیں صابو جب

لِلْفُرَجَةِ لَا لِمَدِّ أَوَاةٍ يُعْرِضُونَ عَنْ عِظَاوَالٍ عِظَا
وَيَحْفَقُونَ عَلَيْهِ الْخَطَا وَالشَّالَ: وَتَسْتَهْزِئُونَ
وَيَفْخَحُونَ وَتَلْعَبُونَ: أَنْتُمْ عِظَاوَرُونَ مُؤَسَّكُونَ
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَاتُوا مِنْ هَذَا لَا تَكْشَبُوهَا
بِعَدْلٍ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَانْتَفِعُوا بِمَا سَمِعْتُمْ
بِأَعْلَانِهِمْ قَدْ تَقَيَّدَتْ بِالْعَادَةِ: وَقَدْ تَقَيَّدَ
لِللَّهِ بِطَلَبِ الْقَسَامِ: وَأَلَوْ تَوَفَّيْتُمْ السَّبَبَ:
وَنَسِيكَانَ الْمُسَبِّبَ: وَالْحَوَكِيلَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ
بِاسْتِثْنَائِ الْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ فِيهِ: قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا
لِيَعْبُدُونَهُ مَا خَلَقْتُ لَهُمْ لُحُومًا وَلَا لُحُومًا
لِلْعِيشِ مَا خَلَقْتُ لَهُمْ إِلَّا كَيْلَ وَالشَّرْبِ وَالتَّوَدُّ
الْتِكَارِ: تَتَّبِعُوهَا يَا عَقْلُ مِنْ عَفَا لَا تَنْكُرَ:
يَخْطُوا قَلْبَكَ إِلَيْهِ خُطْوَةً: وَيَخْطُوا حُبًّا إِلَيْكَ
خُطُوبًا: هُوَ إِلَى لِقَاءِ الْمُحِبِّينَ أَشْوَقُ مِنْهُمْ
يُرْزَقُ مِنْ نَشَاءٍ يُعْبَرُ حَسْبُكَ إِذَا أَرَادَ عَبْدٌ
لَا مِرْهِيَّةً لَهُ: هَذَا أَشْوَقُ يُعَلَّقُ بِالْمَعَانِي
لَا بِالْمُؤَرِّ: إِذَا تَوَلَّى عَبْدٌ مَا ذَكَرْتُ: صَمَّ
زَهْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْوَلَى
يَجِيئُهُ الصَّحَّةُ: يَجِيئُهُ الْقَرَبُ: يَجِيئُهُ
الْمُلْكُ: وَالسَّلْطَنَةُ وَالْمَارَةُ يَجِيئُهُ: تَصِيرُ
ذَرَّتْ جَبَلًا: فَطَرَتْهُ بَحْرًا: كَوْنُ كَبْهَ
قَمَرًا: قَمَرُهُ شَمْسًا: قَلِيلُهُ كَشِيرًا:
نَحْوُهُ وَجُودًا: فَنَاءُ كَ بَقَاءُ: فَحُورُهُ
نُبَاتَاهُ تَعْلُوا شَجَرَتَهُ: وَتَشْتَمُّ إِلَى

تم وخطو ذکر کی مجلسوں میں آتے ہو تو سیر کے لئے آتے ہو معالجہ کے
لئے نہیں تے۔ واعظ کے دغظ پر اعتراض کرتے ہو اسکی غلطیوں اور
نعرشوں کی گرفت کرتے ہو مذاق اڑاتے ہو ہنستے ہو اور کھیلتے ہو اور
اللہ تعالیٰ کے ساتھ قمار بازی کرتے ہو کہ جس اتفاق سے نفع ہو گیا
نہ ہوا۔ اس سے تو یہ کہو کہ اللہ عزوجل کے دشمنوں کی سی صورت مت
بناؤ اور جو کچھ سنا اس سے نفع اُٹھاؤ صاحبزادہ تو اپنی عادت کا
قیدی ہے کہ نماز بھی پڑھتا ہے تو صرف عادت ہو جانے کی وجہ سے
اور مقید ہے اللہ سے طرح کی چیزیں مانگے گا اورفاق اسباب کے بھول
کر سبب کے پاس ٹھہر جانے اور اسباب پر بھروسہ کرینکا۔ از سر نو عمل
کر اور اسمیں اخلاص پیدا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نہیں پیدا
کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں اُن کو تو اس
کے لئے پیدا نہیں کیا، کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا اور کھانے، پینے
سونے اور نکاح کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اے غافل اپنی غفلتوں سے
بیدار ہو۔ تیرا قلب اس کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو اسکی محبت
تیری طرف کئی قدم چلتی ہے وہ اپنے عشاق سے ملنے کا عشاق
سے زیادہ مشتاق ہے کہ عطا فرماتا ہے جسکو چاہتا ہے ان گنت
جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے لئے اسکے
سامان جمع فرما دیتا ہے۔ ایسی بات ہے جسکا تعلق معنی سے ہے
صورت سے نہیں۔ جب یہ مضمون جو میں نے ذکر کیا بندہ کے لئے
کامل ہو جاتا ہے تو اسکا دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے بہد صحیح
ہو جاتا ہے صحت اُس کے پاس آتی ہے۔ قرب اسکے پاس آتا ہے
حکومت و سلطنت اسکے پاس آتی ہے اور سرداری اسکے پاس آتی
ہوتی ہے اس کا ذرہ پہاڑ بن جاتا ہے اسکا قطرہ دریا بن جاتا ہے
اسکا ہتھاب آفتاب ہو جاتا ہے اسکا تنہا بھی بہت ہو جاتا ہے
اسکا عدم بھی وجود ہو جاتا ہے اسکی نوابا بن جاتی ہے اور اسکی

تے ہو مجالہ کے
و اسکی غلیظوں اور
ہو اور کھیلے ہوا اور
نفاق سے نفع ہو گیا
ہی صورت مت
تو اپنی عادت کا
ہو جائے کیوجہ
بقی اسباب بھول
یکسا۔ از سر نو عمل
میں نہیں پیدا
کریں ان کو ہوس
اور کھانے پینے
ہو اپنی غفلتوں سے
تو اسکی محبت
ملنے کا عشاق
ہے ان گنت
کے لئے اسکے
خلق معنی سے ہے
کیا بندہ کے لئے
اللہ نے ہدیہ
کے پاس آتا ہے
اسکے پاس مٹا
دیا میں جاتا ہے
بہت ہو جاتا ہے
تی ہے اور اسکی

الْعَرْشِ وَأَصْلُهُمَا إِلَى التَّوْبَةِ وَطِيلُ أَغْصَا هُمَا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا هَذِهِ الْأَهْصَانُ الْحُكْمُ
وَالْعِلْمُ تَصِيرُ الدُّنْيَا عِنْدَكَ كَتَحْقِيقِ الْحَقِّ لَا
دُنْيَا تَمْلِكُ وَلَا أُخْرَى تُقَيِّدُ لَا يَمْلِكُكَ مَلَكٌ
وَلَا مَمْلُوكٌ لَا يُجْزِبُ حَاجِبٌ لَا يَأْخُذُ
أَحَدٌ لَا يَكْذِبُ وَلَا كَذِبٌ فَإِذَا تَمَّ هَذَا أَصْلَهُ
هَذَا الْعَبْدُ لِلْوُفُوفِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْآخِ
يَأْتِي يَوْمٌ وَتُخْلَصُ صِدْقٌ مِنْ جَوْلِ الدُّنْيَا فَإِنْ أَدَا
الْحَقُّ بِالْعَبْدِ خَيْرًا جَعَلَهُ دَلِيلًا وَكَفَيْتَهُمْ
وَمُؤَدِّتَهُمْ وَمُكَدِّرَتَهُمْ وَتَرَدُّجًا هَمًّا وَسَائِغًا
وَمُخْتَلِمًا وَسَرَّاجَهُمْ وَشَمْسَهُمْ فَإِنْ
أَرَادَ مِنْ ذَلِكَ كَانَ وَلَا حَاجَةَ عِنْدَكَ
وَعَلَيْكَ عَنِّي غَيْرِي أَحَادٌ آخِرٌ مِنْ هَذَا
الْجَنَسِ يَرُدُّهُمْ إِلَى الْخَلْقِ مَعَ الْحِفْظِ الْخَلْقِ
وَالسَّلَامَةِ الْخَلْقِ يَوْمَ قَتْلِهِمْ لِمَصْلَحَةِ الْخَلْقِ
وَهَذَا آيَتُهُمُ الْزَاهِدُ فِي الدُّنْيَا يُبْتَلَى بِهَا
لِاخِرَةِ وَالزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يُبْتَلَى
بِدُنْيَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَدْ عَفَلْتُمْ كَمَا تَكُونُ
لَا تَمُوتُونَ وَكَمَا تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا
تُحْشَرُونَ وَبَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ لَا تُحَاسِبُونَ
وَمَنْ الصِّرَاطُ لَا تَجُوزُونَ هَذِهِ صِفَاتُكُمْ
وَأَنْتُمْ تَدْعُونَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ بِ
هَذَا الْقُرْآنِ وَالْعِلْمُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ مَاذَا
كَمْ تَعْمَلُوا لِبِهِمَا إِذَا احْضَرْتُمْ
عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

حرکت ثبات بخاتی ہے اسکا درخت اونچا چڑھ کر عرش تک رعب
پاتا ہے اس کی جڑ تری تک پھیلتی ہے اسکی ٹہنیاں دُنیا اور آخرت
پر سایہ پھیلاتی ہیں، وہ شاخیں کیا ہیں؟ حکم اور علم۔ دُنیا اُس کے
نزدیک ایسی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ۔ نہ دُنیا اسکو غلام بنا سکتی ہے
اور نہ آخرت اسکو قید کر سکتی ہے نہ کوئی بادشاہ یا ماتحت اسکا آقا
ہو سکتا ہے اور کوئی دربان اسکو روک سکتا ہے نہ کوئی اسکو گرفتار
کر سکتا ہے اور نہ کوئی کہدورت اسکو مکدر کر سکتی ہے پس جب حالت
پوری ہو جائے تو اس بندہ کو مخلوق کے ساتھ ٹھہرنا اور انکی دستگیری
کرنا اور انکو بحر دُنیا سے خلاصی دینا (یعنی شیخ بننا) صحیح ہو جاتا ہے
جب حق تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو
اس کو لوگوں کا راہبر ان کا طبیب ان کا ادب سکھانے والا انکو مہذب
بنانے والا انکا ترجمان ان کو ترانے والا انکا میل کھیل کھرچنے والا
انکا چراغ اور انکا آفتاب بنا دیتا ہے۔ پس اگر بندہ سے یہ
ارشاد و تربیت کا کام لینا چاہتا ہے تو ایسا ہوتا ہے ورنہ اسکو
اپنے پاس چھپا لیتا اور اپنے اغیار سے غائب کر لیتا ہے (کہ کسی
کو اسکا پتہ ہی نہیں چلتا) اس نوع کے افراد میں سے کسی کسی کی پوری
حفاظت اور کامل سلامتی کیساتھ مخلوق کی طرف کوٹا دیتا ہے اور انکو
توفیق بخشتا ہے لوگوں کی مصلحتوں اور انکو ہدایت کرنیکی جو شخص صرف
دُنیا سے بے رغبت ہو اسکی آزمائش آخرت سے ہوتی ہے اور جس
نے دُنیا و آخرت دونوں سے زہد اختیار کیا وہ آزمایا جاتا ہے دُنیا و
آخرت کے پردہ دگار سے تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو گویا مکو موت
ہی نہ آئے گی گویا قیامت کئے میں مشرین لائے جاؤ گے حق تعالیٰ کے
حضور حساب نہ دو گے پھر صراط پر عبور نہ کرو گے؟ یہ تو بہاری حالتیں
ہیں اور دعویٰ کرتے ہو اسلام اور ایمان کا۔ یہ قرآن اور علم تم پر
حجت بنیں گے اگر تم نے ان پر عمل نہ کیا۔ جب تم علماء کے پاس دُ

وَلَمْ تَقْبَلُوا مَا يَفُوتُونَ لَكُمْ ۖ كَانَ حُضُورُكُمْ
عِنْدَهُمْ حُجَّةً عَلَيْكُمْ ۖ يَكُونُ عَلَيْكُمْ اِسْمُ
ذَلِكَ ۖ كَمَا تَقْتُلُوا الرُّسُولَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ تَقْبَلُوا مِنْهُ ۖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْمُ الْخُلُقِ
كُلُّهُمْ الْخَوْفُ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
عَظَمَتِهِ وَكَدِّرِيَّتِهِ وَعَدْلِهِ ۖ تَذْهَبُ مُلُوكُ
الدُّنْيَا وَيُتَبَّعُ مُلْكُهُ ۖ يَرْجِعُ كُلُّ الْيَوْمِ
الْقِيَامَةِ ۖ وَيُظْهِرُ مُلْكُ الْقَوْمِ ۖ يُظْهِرُ سِرَّهُمْ
وَعَنَائِهِمْ وَكَرَامَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ
شَحَنُوا الْعِبَادَ وَالْإِلَادَ ۖ وَأَوْتَادُ الْأَرْضِ ۖ
قَوَامُ الْأَرْضِ عِثْمُ ۖ هُمْ أُمَرَاءُ الْخُلُقِ وَ
رُؤَسَاءُ هُمْ وَتُرَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
فَهُمْ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى لَا مِنْ حَيْثُ الْمُتَوَرِّثَةُ
الْيَوْمِ مَعْنَى وَعَدَّ مُتَوَرِّثَةً ۖ شَيْعَةَ الْخُلُقِ
لِلْكَفَّارَةِ ۖ فِي لِقَائِهِمْ وَالْغَبَاتِ مَعَهُمْ ۖ
وَشَيْعَتُهُ الصَّالِحِينَ ۖ فِي لِقَاءِ نَفْسِهِمْ
وَالْأَهْوِيَّةِ وَالطَّبَاعِ وَالشَّيَاطِينِ وَأَقْرَابِ
السُّوءِ الَّذِينَ هُمْ شَيْطَانِيْنَ إِلَّا نَسَ ۖ
وَشَيْعَتُهُ الْخَوَاصِّ ۖ فِي الرُّهْدِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي
الْجُمْلَةِ ۖ يَا عَلَامُ تَنْبَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْتَبَهُ
بِلَا أَمْرٍ تَدَيِّنُ وَخَالِطِ
أَهْلَ الدِّيْنِ ۖ فَإِنَّهُمْ
هُمُ النَّاسُ

اور جو وہ تم سے کہیں تم اس کو قبول نہ کرو تو یہ تمہارا انکے پاس آنا
تم پر حجت بنے گا کہ اب سزا سے بچنے کے لئے کون مذر بائی رہا، اسکا
گناہ تم پر ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تم ملاقات کرتے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور آپکا کہنا نہ مانتے۔ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے
جلال و عظمت اور کبریائی و عدل کا خوف ساری مخلوق پر عام ہوگا
شاہان دنیا جاتے رہیں گے اور اسی کی بادشاہت باقی رہے گی
سب قیامت کے دن اس کی طرف ٹوٹ کر جائیں گے اور ظاہر ہو جائیگی
اللہ و ان کی حکومت ظاہر ہو جائیگی ان کی عزت ان کی تو نگرانی اور
جو کچھ حق تعالیٰ نے ان کا احترام فرمایا آج بھی وہ کو تو ال ہیں علیاکے
اور شہروں کے اور اوتاد (دھمیں) ہیں زمین کی کہ انکے سبب ہیں قائم
ہے ہیں انکو جو مخلوق کا سردار اور رئیس اور حق تعالیٰ کا نائب کہا جاتا
ہے تو معنی کے اعتبار سے ہے نہ کہ صورت کے اعتبار سے آج معنی
ہیں اور کل (قیامت کے دن) صورت ہوگی کہ ظالم بادشاہان
دنیا آج صورت با عزت اور معنی ذیل ہیں پس فردا قیامت کو
معنی صورت سے بد لکر انکی ذلت و خواری کھل جائیگی اور ادلیا و
اقتاب ابدال آج صورت محکوم اور معنی حاکم و سردار ہیں پس قیامت
کے دن معنی اپنی صورت بیکرا انکی سیادت و شاہی مرتبہ کو کھول دیں گے
کافروں سے مباحثہ و مخالفت کمزور ہوں کی شجاعت اہمیں ہے
کہ ان سے ملیں اور جملے ہیں اور صالحین کی شجاعت اس میں ہے
کہ اپنے نفس اپنی خواہشوں اپنی طبیعتوں شیطانوں اور بد ہم نشینوں
سے جو شیاطین الانس ہیں ملیں (اور متاثر نہ ہوں) اور خواہش
کی شجاعت دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے زہد اختیار کرنیں
ہے (کہ ایک لحظہ کے لئے بھی دوسری طرف رغبت نہ کریں)
صاحبزادہ بیدار ہو اس سے پہلے کہ اپنے اختیار کے بغیر بیدار
ہوگا۔ دیندار اور اہل دین سے بل جل کیونکہ حقیقت میں آدمی

أَعْقَلَ النَّاسِ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
وَأَجْهَلَ النَّاسِ مَنْ عَصَاهُ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبَّتْ يَدَايَ إِلَى يَعْنَى اذْفَقَرَتْ
مَا أَثْرَابَ إِذَا اسْتَغْنَى ۖ إِذَا خَالَطْتَ
أَهْلَ الدِّينِ وَاحْبَبْتَهُمْ ۖ اسْتَغْنَتْ يَدَايَ
وَقَلْبُكَ يَمُوتُ مِنَ النِّفَاقِ وَأَهْلِهِ ۖ الْمُنَافِقُ
الْمَوَالِي لَا عَمَلَ لَهُ ۖ مَا يَقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا
مَا أَرَدَتْ بِهِ وَهْه ۖ مَا يَقْبَلُ مِنْكَ صُورَةٌ
عَمَلِكَ ۖ وَإِنَّمَا يَقْبَلُ مِنْكَ مَعْنَاكَ ۖ إِذَا
عَايَنْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَ
دُنْيَاكَ فِي عَمَلِكَ قَبْلَهُ مِنْكَ ۖ اِعْمَلْ وَ
اخْلُصْ ۖ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى عَمَلِكَ فِي الْجُمْلَةِ
لَا يَقْبَلُ إِلَّا مَا أَرَدَتْ بِهِ وَهْه ۖ لَا وَجْهَ
الْخَلْقِ وَجْهَكَ تَعْمَلُ لِلْخَلْقِ ۖ وَتُرِيدُ
أَنْ يَقْبَلَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا أَهْوَسُ
مِنْكَ ۖ دَعُ عَنْكَ الشَّيْءَ وَالْبَطَرَ وَالْفَرْجَ
قَلِيلَ فَرْحِكَ ۖ وَكَثْرَ حُزْنِكَ فَإِنَّكَ فِي دَارِ
الْحُزْنِ فِي دَارِ السَّجْنِ كَانَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ التَّفَكُّرِ قَلِيلَ الْفَصَحِ كَثِيرُ
الْحُزْنِ قَلِيلُ الْفَصَحِ إِلَّا تَبَسُّمًا كَطَيْبًا
لِقَلْبٍ غَيْرِهِ ۖ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَحْزَانٌ وَاشْغَالٌ ۖ كَوَلَا
الْبَقَايَا وَأُمُورَ الدُّنْيَا وَلَا كَمَا كَانَ يُحْجِجُ مِنْ
بَلْبَةٍ وَلَا يَقْعُدُ مَعَ أَحَدٍ يَا عَلَامَ إِذَا اصْطَحَتْ
خُلُوتُكَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَهْشَ سِرِّهِ ۖ
وَصَفَا قَلْبِكَ ۖ

وہی ہیں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے
اور سب سے زیادہ نادان وہ ہے جو اس کی نافرمانی کرے۔ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ
یعنی تو فقیر اور مستغنی بنے (پس یہ بددعا نہیں بلکہ عا ہے کہ کاش
سونا اور مٹی تیرے نزدیک برابر ہو جائے) جب تو اہل دین سے ملے
مجھے گا اور ان سے محبت کریگا تو تیرے ہاتھ مستغنی بن جائیں گے اور تیرا
قلب نفاق اور اہل نفاق سے بھاگے گا۔ منافق ریاکار کا کوئی عمل
(مقبول) نہیں تجھ سے کوئی نیکی قبول نہ ہوگی جب تک کہ تو اس
سے ذات حق کو مقصود نہ سمجھے گا تیرے عمل کی صورت قبول نہ ہوگی
بس اس کے معنی قبول کئے جائیں گے (کہ اخلاص ہے یا نہیں جب
تو اپنے عمل میں مخالفت بنے گا اپنے نفس کا اپنی خواہش کا اپنی
شیطان کا اور اپنی دنیا کا تو وہ اس کو قبول فرمایا۔ عمل کر اور
اخلاص کیساتھ کر اور اپنے کسی عمل کی طرف بھی نظر مت کر تیرا عمل
دہی مقبول ہوگا جس سے تو ذات حق کو مقصود سمجھے گا نہ کہ وہ جس
سے مخلوق مقصود ہو تجھ پر افسوس کہ عمل تو مخلوق کے لئے کرتا ہے
اور چاہتا ہے یہ کہ حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائے یہ ہوس ہی ہوس
ہے تکبر و نخوت اور اترانے کو چھوڑ۔ اپنی خوشی کو کم کر اور حزن کو
بڑھا کر تو دار الحزن اور (دنیا کے) قید خانہ میں ہے۔ ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ ہمیشہ فکر میں رہتے خوش کم ہوتے
اور نغمیں زیادہ رہتے تھے بہت کم ہنستے اور صرف تبسم فرماتے
تھے وہ بھی دوسروں کا دل خوش کرنے کو۔ آپ کے قلب میں
احزان و اشغال بھرے ہوئے تھے۔ اگر صحابہ اور دنیا کے
معاملات (جن کی تکمیل کیلئے آپا مور تھے) نہ ہوتے تو آپ گھر سے باہر
بھی نہ نکلتے اور نہ کسی کے پاس بیٹھتے صاحبزادہ جب خن تعالیٰ
کے ساتھ تیری خلوت صحیح ہو جائے گی تو تیرا باطن ہوش اور قلب

اور ان کے پاس آنا
مقرر رہا رہا اسکا
رسول اللہ صلی اللہ
عزوجل حق تعالیٰ کے
مخلوق پر عام ہوگا
ت باقی رہے گی
لگے اور ظاہر ہو جائیگا
ان کی تو نگری اور
تو قال ہیں مایا کے
کے سبب میں قائم
کا نائب کہا جاتا
نبار سے آج معنی
ظالم بادشاہان
زور و قیامت کو
ایک اور ادایا د
ار ہیں پس قیامت
مرتبہ کو کھول دیجئے
عت ایں ہے
ت اس میں ہے
اور بدہم نشینوں
یوں اور خواص
اختیار کر نہیں
ت نہ کریں
تیار کے بغیر پیدا
یقت میں آدمی

يَصِيدُ نَظْرَكَ عِبْرًا وَ قَلْبَكَ فِكْرًا : وَ رَوْحَكَ
وَمَعْنَاكَ إِلَى الْحَقِّ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ لَتَفَكَّرُ
إِلَّا أُعْطِيَ الْعِلْمُ بِأَحْوَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ :
وَيُحْكَمُ تُغْنِيهِمْ قَلْبَكَ فِي الدُّنْيَا : وَقَدْ فَرَعَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَسْأَلِكَ مِنْهَا : وَقَدْ قُدِّرَ
لَهَا أَوْقَاتُهَا مَعْرُوفَةٌ عِنْدَكَ : كُلَّ يَوْمٍ يَجِدُ
لَكَ رِزْقٌ جَدِيدٌ طَلَبْتَ أَمْ لَمْ تَطْلُبْهُ :
حِرْصَكَ يَفْضَحُكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عِنْدَ
الْحَقِّ : بِنَقْصَانِ الْإِيمَانِ تَطْلُبُ الرِّزْقَ :
وَبِزِيَادَتِهِ تَقَعُدُ عَنِ الطَّلَبِ وَيَكْمُلُ لَهُ
تَمَامُهُ تَنَامُ عَنْهُ بِأَعْلَامِهِ لَا تَخْلُطُ الْجَدُّ
مَالَهُمْ : فَإِنَّكَ مَا تَمَكَّنَ قَلْبَكَ مَعَ الْحَقِّ
نَيْفَ يَجْعَلُهُم مَعَ الْحَقِّ : وَأَنْتَ مُشْرِئٌ
بِالسَّبَبِ كَيْفَ تَكُونُ مَعَ الْمُسَبَّبِ : كَيْفَ
يَجْتَمِعُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ : مَا تَعْقِلُ وَمَا لَا تَعْقِلُ
مَا عِنْدَ الْحَقِّ وَمَا عِنْدَ الْخَلْقِ : مَا أَجْهَلُ
مَنْ كَسَى الْمُسَبَّبَ وَاشْتَغَلَ بِالسَّبَبِ :
وَقَفَ مَعَ الثَّانِي : وَتَرَكَ الْأَوَّلَ : نَسِيَ
الْبَاقِيَ : وَفَرِحَ بِالْعَاقِبَةِ يَا غُلَامُ تَصْغَبُ
الْجَهْلُ فَتَعْدَى إِلَيْكَ مِنْ
جَهْلِهِمْ : مُصْحَبَةُ الْأَحْمَقِ
مُصْحَبَةُ غَدِيبِ أَصْحَابِ الْمُؤْمِنِينَ
أَلْعَا مِلِينَ بِعِلْمِهِمْ :
مَا أَحْسَنَ أَحْوَالِ
الْمُؤْمِنِينَ :

صاف ہو جائیگا تیری نگاہ نگاہِ عبرت بخائیگی تیرا قلب فکر بخائیگا
اور تیری رُوح اور اندرونِ حق تعالیٰ سے وصل ہو جائیگا دنیا کے
متعلق فکر کرنا تو عذاب اور حجاب ہے اور آخرت کے متعلق فکر کرنا
علم اور قلب کی حیات ہے، جس بندہ کو فکر عطا کیا جاتا ہے اسکو
دنیا اور آخرت کے احوال کا علم عطا کیا جاتا ہے تیری حالت پر انور
کہ تو دنیا کے بارے میں اپنے قلب کو برباد کر رہا ہے حالانکہ دنیا
جو تیرے حصہ میں آئی ہے اس کی تقسیم سے حق تعالیٰ فارغ ہو چکا
اور اس کے اوقات بھی مقرر فرما دیے جن کا علم اسی کو حاصل ہے۔
پس تو طلب کرے یا نہ کرے نیا رزق روزانہ تجھ کو پہنچتا رہیگا تیری
حرص تجھ کو خواہ کر بھی خدا کے نزدیک بھی اور مخلوق کے نزدیک بھی تیرے
ایمان میں نقصان ہوگا تو تو طالبِ رزق بنے گا اور زیادتی ہوگی
تو طلب سے بیٹھ رہیگا اور جب ایمان کامل ہوگا تو طلب سے سو جائیگا
کہ طلب کی اہلیت بھی سلب ہو جائے گی، صاحبِ زادہ دقت
کو محول کے ساتھ مخلوط مت کر کیونکہ جب تو نے اپنے دل میں
مخلوط کو جگہ دے لی تو اپنے خالق کے ساتھ مجتمع کیونکر ہو سکتا ہے
تو سبب کو شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے پھر خالق سبب کے ساتھ کس
طرح رہ سکتا ہے؟ ظاہر اور باطن اکٹھے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ نیز
جس کو تو سمجھتا ہے اور جس کو نہیں سمجھتا اور جو خالق کے پاس ہے
اور جو مخلوق کے پاس ہے؟ کس قدر نادان ہے جو خالق سبب کو بھول
گیا اور سبب میں مشغول ہو گیا۔ سبب کے ساتھ ٹھیک کیا اور خالق سبب
کو چھوڑ دیا۔ باقی رہنے والے کو بھولا اور فنا ہوئی والے سے سرور ہوا۔
صاحبِ زادہ! تو جاہلوں کی صحبت اختیار کرتا ہے پس ان کا جہل
تجھ تک بھی پہنچے گا۔ الحق کی صحبت بڑے نقصان کی صحبت ہے
صحبت اختیار کر ایمان والوں کی ایقان والوں کی اعلانِ عالموں
کی جو اپنے علم پر عمل کر نیوالے ہیں کیا اچھی حالت ہے ایمان والوں کی

فِي جَمِيعٍ تَصَرُّفَاتِهِمْ مَا أَقْوَاهُمْ عَلَى فُجَاهِهِمْ لِقَاهُمْ
وَقَهَرَهُمْ لِنَفْسِهِمْ وَأَهْرَبَتْهُمْ: وَلِهَذَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ
فِي وَجْهِهِمْ وَحُزْنُهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ هَذَا مِنْ قُوَّةِ
قَدَرٍ عَلَى أَنْ يَظْهَرَ الْبَشَرُ فِي وَجْهِهِ الْخَلْقِ:
وَيَكْتُمُ الْحُزْنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:
هَمَّةٌ دَائِمَةٌ كَثِيرُ التَّفَكُّرِ: كَثِيرُ الْبُكَاءِ: قَلِيلُ
الْفُحْشِ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا رَاحَةَ لِمُؤْمِنٍ غَيْرَ لِقَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ:
الْمُؤْمِنُ يَسْتَرْحُزُهُ: يُبَشِّرُهُ: ظَاهِرُهُ يَتَحَرَّكُ
فِي لَكْسَتِهِ وَبَاطِنُهُ سَاكِنٌ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
ظَاهِرُهُ لِيَاكِلُهُ وَبَاطِنُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُفْنِي
سِرَّهُ إِلَى أَهْلِهِ وَلِيَدِهِ وَجَارِهِ وَجَارَتِهِ وَلَا
إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقٍ كَسَبَّ عَزَّ وَجَلَّ يَتِمُّ قَوْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُوا عَلَى أُمُورِكُمْ
بِالْكِتْمَانِ لَا يَزَالُ يَكْتُمُ مَا عِنْدَكَ: فَإِنْ
بُكَاءُ تَهْنِئَةٍ: أَوْ مَنَئِمٌ مِنْ لِسَانِهِ كَلِمَةٌ: فَيَتَذَكَّرُ
الْأَمْرَ: وَيُغَيِّرُ الْعِبَارَةَ: وَيَسْتَرْحُزُهُ: وَيَسْتَرْحُزُهُ: وَيَسْتَرْحُزُهُ:
يَعْتَذِرُ بِمَا بَدَأَ مِنْهُ يَا غُلَامُ اجْعَلْنِي مِرْأَتَكَ
اجْعَلْنِي مِرْأَةً لِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ: مِرْأَةً لِعَمَلِكَ
أَنْ تُرَى فِي نَفْسِكَ مَا لَا تَرَاهُ مَعَ
الْبُعْدِ عَنِّي إِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فِي دِينِكَ فَعَلَيْكَ
بِي فَإِنِّي لَا أَحْبَبُكَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
عِنْدِي وَقَالَهُ تَرْجِعْ إِلَى دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ رُبِّيتُ بِدِينِ خَشْيَتِ عَيْنٍ مُخْصَلَةٍ مِنْ أَفْئَةٍ

ہر اقلب فکر بنجائیکا
ہو جائیکا دنیا کے
کے متعلق فکر کرنا
کیا جاتا ہے اسکو
یہی حالت پرانہ
ہا ہے حالانکہ نیا
تعالیٰ فارغ ہو چکا
کی کو حاصل ہے۔
پہنچنا رہیگاتیری
کے نزدیک بھی تیرے
اور زیادتی ہوگی
طلبے سو جائیکا
جزا وہ دقت
اپنے دل میں
کیونکر ہو سکتا ہے
سب کے ساتھ کس
ہو سکتے ہیں۔ نیز
مانق کے پاس ہے
حق سب کو بھول
یا اور خالق سب
سے سرور ہوا۔
پس ان کا جہل
ن کی صحبت ہے
کی ادا ان عالموں
ہ ایمان والوں کی

اُن کے جملہ تصرفات میں وہ لوگ کس قدر قوی ہیں اپنے مجاہد و نہیں
اور اپنے نفوس اور خواہشات کو مغلوب کرنے میں اور اسی لئے فرمایا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کی سترت چہرے پر
ہوتی ہے اور غم دل کے اندر یہ اُن کی قوت ہی کی بات ہے کہ ستر
ظاہر کرتے ہیں مخلوق کے دربردار چھپائے رہتے ہیں غم کو اپنے اور
حق تعالیٰ کے درمیان ان کا غم دائمی ہے ان کا غم کثیر ہے انکا
گر یہ زیادہ ہے اور ہنسنا کم۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے لئے راحت نہیں بحر اپنے رب
عز و جل سے ملنے کے۔ مومن اپنے حزن کو چھپاتا ہے اپنی خندہ
ردی سے۔ اسکا ظاہر حرکت کرتا ہے کسب میں اور باطن اسکا سکون
رہتا ہے اپنے رب عز و جل کے حضور میں۔ اسکا ظاہر اسکے اہل و عیال
کے لئے ہے اور اسکا باطن اسکے رب عز و جل کے لئے اس کا راز
فاش نہیں ہوتا بل پر نہ اولاد پر نہ پڑوسی پر نہ پڑوس پر اور نہ مخلوق
خداوندی میں سے کسی شخص پر۔ وہ سنا ہے جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے کاموں پر احانت چاہو اخفا کیساتھ
پس وہ ہمیشہ اخفا کرتا ہے اپنی حالت کا پس اگر کبھی غلبہ ہوتا یا
زبان سے کوئی بات نکل جاتی ہے تو بات کی تلافی کرتا عبادت کو بدلتا
جو کھل گیا اسکو چھپانے کی فکر کرتا اور خطا ہو گیا اسکی معذرت
کرتا ہے صاحبزادہ مجھ کو اپنا آئینہ بنا مجھ کو اپنے قلب اور باطن کا
آئینہ بنا اپنے اعمال کا آئینہ بنا میرے قریب آ کہ تجھ کو اپنے اندر
وہ (محبوب) نظر آئیں گے جو مجھ سے دور رہ کر نظر نہ آئے کہ اگر تجھ کو
دین سنبھالنے کی ضرورت ہے تو میرے پاس آنا ہر دوری مجھ میں اللہ
تعالیٰ کے دین کے متعلق تیری رو رعایت مطلق نہ کرو نہ گناہ دین کے
بارے میں حیا کرنا میرا کام نہیں ہے میں ایسے سخت ہاتھوں پر ہوں
کیا گیا ہوں جو نہ منافق تھے نہ طالب ہوس اپنی دنیا کو اپنے گھر

دَعَا دُنْيَاكَ فِي يَمِينِكَ وَأَدْنُ مَتْنِي بِقَالِي وَاقِفْ عَلَى
 كَلِمَةِ الْآخِرَةِ: قِفْ عِنْدِي: وَأَنْتُمْ قَرْنِي: وَاعْمَلْ
 بِهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ عَنْ فَرْيَا لَلْإِثْمِ عَلَى الْخَوْفِ
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخَشْيَةِ لَهُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ
 خَوْفٌ مِنْهُ فَلَا أَمْنٌ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: ۞
 الْخَشْيَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ الْعِلْمُ بِعَيْنِهِ وَلِذَلِكَ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
 مَا يَخْشَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْعُلَمَاءُ أَلْعَمَالُ
 بِالْعِلْمِ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ: وَلَا يَطْلُبُونَ
 مِنَ الْحَقِّ عِزًّا وَجَلَّ جِزَاءُ عَلَى أَعْمَالِهِمْ بَلْ يُرِيدُونَ
 وَجْهَهُ وَقَرْنَهُ يُرِيدُونَ حَبْتَهُ وَالْخَلَاصَ بَعْدَهُ
 وَجَاهَهُ يُرِيدُونَ أَنْ لَا يَغْلُقَ بَابُ فِي دُجُوهِهِمْ
 دُونِيَا وَالْآخِرَةِ لَا يَزْعُبُونَ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ
 وَلَا فِيمَا سِوَاهَا: اللَّهُ نَبِيُّ الْقَوْمِ وَالْآخِرَةِ لِقَوْمِهِ وَالْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمِهِ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ الْمُؤَقِّنُونَ
 الْمُكَفِّرُونَ الْمُحْبِبُونَ لَهُ: الْمُتَّقُونَ الْخَائِعُونَ
 لَهُ الْمُخْزَوُونَ الْمُتَكَسِرُونَ لِأَجَلِهِ قَوْمٌ يَخْشَوْنَ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَيْدِ وَهُوَ قَائِلٌ عَنْ عِيُونِ
 ظُلُومِهِمْ: حَاضِرٌ نَصْبٌ عِيُونِ قُلُوبِهِمْ: كَيْفَ لَا
 يَخْفَوْنَ: وَهُوَ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يَغَيِّرُ وَاسْبَدَلُ
 يَنْصُرُ هَذَا وَيَجْدُلُ هَذَا: يُخَيِّ هَذَا أَوْ يُسَيِّتُ هَذَا
 يَقْبَلُ هَذَا أَوْ يَرُدُّ هَذَا: يَقْرِبُ هَذَا أَوْ يَبْعِدُ هَذَا: ۞
 لَا يُسَالُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسَالُونَ هَ اللَّهُمَّ
 قَرْنَنَا إِلَيْكَ وَلَا تُبَاعِدْ نَاعِدَكَ: وَآيَتَا فِي
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً: وَقَاعِلَا أَبَ

میں چھوڑا اور میرے قریب آ کیونکہ میں کھڑا ہوا ہوں آخرت کے
 دروازے پر، کھڑا ہو میرے پاس ادا سن میری بات کو اور اس
 پر عمل کر اس سے پہلے کہ عنقریب موت آجائے۔ دار و مدار اللہ
 کے خوف اور خشیت پر ہے جب تجھ کو اس کا خوف نہ ہوگا تو تیرے لئے
 دنیا میں امن ہے نہ آخرت میں۔ حق تعالیٰ کا خوف ہی اصل
 علم ہے اور اسی لئے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بس اللہ سے اہل علم ہی
 ڈرتے ہیں۔ یعنی اللہ سے نہیں ڈرتے مگر وہ علماء جو علم پر عمل کر نیوالے
 ہیں جو کرتے ہیں جو کچھ جانتے ہیں اور نہیں مانگتے اللہ تعالیٰ سے جزا اپنے
 اعمال کی بلکہ چاہتے ہیں اس کی ذات اور اس کے قرب کو، چاہتے
 ہیں اس کی محبت اور اس کے بعد حجاب سے خلاصی کو اور چاہتے ہیں کہ
 ان کی طرف سے دیدار حق کا دروازہ بند نہ کیا جائے دنیا میں اور نہ
 آخرت میں۔ نہ ان کو رغبت ہے دنیا کی نہ آخرت کی اور نہ سوا۔
 اللہ تعالیٰ کے کسی مخلوق کی۔ دنیا ایک گزدہ کے لئے ہے۔ آخرت
 ایک گزدہ کے لئے اور حق تعالیٰ جل شانہ ایک گزدہ کے لئے اور یہ
 (تیسرا گزدہ) ایمان والوں ایقان والوں اللہ کے پیادوں پر بہر
 گاروں خشنوع دلوں اور اس کے لئے غلین ہنے دلوں اور مستہ
 خاطر و دل ہے۔ یہی لوگ ہیں جو ڈرتے ہیں اللہ عزوجل سے غائبانہ
 کہ وہ غائبانہ ان کی ظاہری آنکھوں سے اور حاضر ہے قلوب
 کی آنکھوں کے سامنے اس سے کیوں نہ ڈریں۔ وہ ہر دن ایک
 جد اشغل میں ہے کہ ادنا بدلتا رہتا ہے اسکی مدد فرماتا ہے اگو
 چھوڑتا ہے اسکو جلاتا ہے اسکو مارتا ہے اسکو قبول فرماتا ہے
 اسکو مردود بناتا ہے اسکو قریب کرتا ہے اس کو دور کرتا ہے اس
 سے پوچھ نہیں اسکے فعل کی اور لوگوں سے پوچھ ہوتی ہے۔
 یا اللہ ہم کو اپنے قریب کر لے اور اپنے سے دور مت فرما
 ہم کو عطا کر دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بجا

الْقَارِہ

الْمَدِ

وَقَالَ رَبُّهُ

مُنْتَصِفَ شَرِّ

قُلُوبًا لِقَوْمِهِ

ذَكَرَكَ اللَّهُ

لِلْآخِرَةِ: ۞

أَنْتُمْ تَحْجُو

مَشْغُولُونَ

مِنْ رَبِّكُمْ

لَهُمْ أَخِيكَ

لَكَ مَا لَا

الْبَيْتِ صَلَٰ

الْمُؤْمِنُ صَدَ

يُمِينُ لَهُ أ

الْحَسَنَاتِ وَ

سُبْحَانَ مَ

جَعَلَهُ أَكْبَرُ

ذَلِكَ جَزَاءُ

عَزَّ وَجَلَّ

وَلَا الْآخِرَ

إِلَّا الْخَالِقُ

بِقَلَامِكُمْ

مُرِيدُ صَدَ

ہم کو دوزخ کے عذاب سے -

چھٹی مجلس

(یوم جمعہ ۱۵ شوال ۱۳۵۵ھ ۴۵۰۰ در سہ سمورہ)

اہل اللہ کے قلوب صاف ہوتے ہیں پاک ہوتے ہیں بھول جانے والے مخلوق کو، یاد رکھنے والے اللہ تعالیٰ کو، بھول جانے والے دنیا کو، یاد رکھنے والے آخرت کو، بھول جانے والے اس ناپائدار کو جو تمہارے پاس ہے، یاد رکھنے والے اُس پائدار کو جو اللہ کے پاس ہے، تم نا واقف ہو ان سے اور ان کیفیات سے جنہیں وہ مشغول ہیں تم مشغول ہو اپنی دنیا میں آخرت کو چھوڑ کر چھوڑے ہوئے ہوا اپنے رب عزوجل سے حیا کرنے کو بے شرم بنے ہوئے ہو اس کے بارہ میں اپنے صاحبِ ایمان بھائی کی نصیحت قبول کر اور اسکی مخالفت نہ کر کہ وہ تیری وہ حالت دیکھتا ہے جو تو خود اپنی نہیں دیکھ سکتا اور اسی لئے فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن آئینہ ہے مومن کے لئے کہ اس کی واقعی حالت جانچ لیتا ہے (مومن عیشیہ اپنے مومن بھائی کا سچا خیر خواہ ہوتا ہے اس سے بیان کر دیتا ہے جو کچھ اس پر پوشیدہ رہتا ہے اس کے لئے نیکو کاریوں کو بد کاریوں سے جدا کر دیتا اور اسکو پہچان کر دیتا ہے نافع مضر کی۔ پاک ذات ہے جس نے میرے قلب میں مخلوق کی خیر خواہی کا مضمون ڈالا اور اس کو میرا مقصودِ عظیم بنا دیا۔ میں خیر خواہ ہوں اور اس پر معاوضہ نہیں چاہتا۔ میری آخرت مجھ کو مل چکی ہے میرے رجب کے پاس میں دنیا کا طالب نہیں ہوں میں نہ بندہ ہوں دنیا کا نہ بندہ ہوں آخرت کا اور نہ ماسوی اللہ کا میں بندہ ہوں صرف خالق کا جو کیسا دیگاہ اللہ عظیم تمہاری خلاص میں میری خوشی ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم جب میں بچے مرید کا منہ دیکھتا ہوں جس نے میرے ہاتھوں پر خلاص

القارہ

المَجْلِسُ السَّادِسُ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ
مُنْتَهَى سَوَالِ سَنَةِ ثَمَنَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
قُلُوبًا نَعْمَ صَافِيَةً طَاهِرَةً ۚ نَاسِيَةً لِلْخَلْقِ ۚ
ذَكَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ نَاسِيَةً لِلدُّنْيَا ۚ ذَكَرَهُ
لِلْآخِرَةِ ۚ نَاسِيَةً لِمَا عِنْدَ كَرَمٍ ۚ ذَكَرَهُ لِمَا عِنْدَهُ
أَنْتُمْ فَجَوِّبُونْ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ مَا هُمْ فِيهِ
مُتَغَوِّوْنَ بِدُنْيَا كُمْ عَنْ آخِرَتِكُمْ ۚ تَارِكُونَ لِلْعِيَالِ
مِنْ رِزْقِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ مُتَوَاقِحُونَ عَلَيْكُمْ أَقْبَلُ
لَكُمْ آخِيَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تُخَالِفُوهُ فَإِنَّ يَزِي
لَكُمْ مَا لَا تَرَى أَنْتَ لِنَفْسِكَ ۚ وَلِهَذَا قَالَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ
الْمُؤْمِنُ صَادِقٌ فِي نَفْسِهِ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ
يَبِينُ لَهُ أَشْيَاءَ تَخْفَى عَلَيْهِ ۚ يُفَرِّقُ لَهُ بَيْنَ
الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ۚ يَعْرِفُهُ مَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ
سُبْحَانَ مَنْ أَلْفَى فِي قَلْبِي نَفْسَ الْخَلْقِ ۚ
جَعَلَهُ أَكْبَرُ هَيْئَةٍ ۚ إِنْ نَادَيْتُمْ ۚ وَلَا أُرِيدُ عَلَى
ذَلِكَ جَوَاءً ۚ آخِرَتِي قَدْ حَصَلَتْ لِي عِنْدَ رَبِّي
عَزَّ وَجَلَّ ۚ مَا أَطَالِبُ دُنْيَا ۚ مَا أَنَا عَبْدُ الدُّنْيَا
وَلَا الْآخِرَةِ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ مَا عَبْدٌ
إِلَّا الْخَالِقِ الْوَاحِدِ الْأَحَدَ الْقَدِيمَ ۚ فَهَاجَى
بِفَلَاحِكُمْ وَغَيْبِي لِهَلَاكِكُمْ ۚ إِذَا رَأَيْتُمْ وَجْهَ
مُرِيدٍ صَادِقٍ قَدْ أَفْلَحَ عَلَى يَدَيْ شَيْعَتٍ

ہوں آخرت کے
بات کو اور اس
دار و مدار اللہ
کا تو تیری لئے
فہی اصل
شہ سے اہل علم ہی
م پر عمل کرنا لے
لی جسے جہاں اپنے
رب کو چاہتے
چاہتے ہیں کہ
دنیا میں اور نہ
اور نہ سوائے
تے ہے۔ آخرت
کے لئے اور یہ
پیادوں پر بہر
الوں اور شکستہ
جل سے غائب
نہ ہے قلوب
ردن ایک
دفرنا ہے کہ
ل فرماتا ہے
کر رہا ہے اس
ہو تی ہے۔
مت فرما
خوبی اور بجا

وَأَرْوَيْتُ وَأَكْسَيْتُ وَفَرَحْتُ: كَيْفَ خَرَجَ
مِثْلُهُ مِنْ تَحْتِ يَدِي يَا غَلَامُ مَرَادِي أَنْتَ لَا
أَنَابَ إِنْ تَتَعَبِكَ أَنْتَ لَا أَنَا عَبْرْتُ: وَإِنَّمَا
وَدَوَّخْتِي لِأَجْلِكَ: تَعَلَّقْ بِي: حَتَّى تَعْبُرَ بِالْجَنَّةِ
يَا قَوْمُ دَعُوا التَّكَبُّرَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
عَلَى خَلْقِهِ ائِمُّوا قَدْرَكُمْ: تَوَاضَعُوا فِي نُفُوسِكُمْ
أَوْ لَكُمْ نُطْفَةٌ قَدَرَةٌ مِنْ مَاءٍ مِهْنَيْنِ وَالْجَنَّةُ
حَيْفَةُ مَلَأَةٍ: لَا تَكُونُوا مِمَّنْ يَقْوَدُهُ
الطَّمَعُ: وَيَصِيدُهُ الْهَوَى: وَيَحْمِلُهُ
الْهَوَى إِلَى أَبْوَابِ السَّلَاطِينِ فِي تَطَلُّبِ
شَيْءٍ مِنْهُمْ لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ: أَوْ يُطْلَبُ مِنْهُمْ
مَا قَدْ قُسِّمَ لَهُ بِالذِّلِّ وَالْإِمْنَانَةِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
أَسَدٌ عَقُوبَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدٍ
كَلِمَةً مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ وَيُحِبُّكَ يَا جَاهِلًا
بِالْقَدْرِ وَالْمَقْدَرِ لَهُ: أَتَلْتُمْ أَنْ أَبْتَأَ
الدُّنْيَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُعْطَوْكَ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ
وَلَكِنْ هَذِهِ وَسُوسَةُ الشَّيْطَانِ: الَّذِي
قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِكَ وَرَأْسِكَ: لَسْتَ عَبْدٌ
لِللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَطَلَمَّا أَنْتَ عَبْدٌ لِنَفْسِكَ وَ
هُوَ الْوَشَّيْطَانُ وَطَبْعُكَ وَدُرْهُمُكَ وَ
دِينُكَ: إِحْمَدُ أَنْ تَرَى مُفْلِحًا: حَتَّى تَفْلَحَ
بَطَرِيقَةٍ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ لَمْ يَزَلْ مُفْلِحًا لَا يَفْلَحْ: أَنْتَ تَرَى الْمُفْلِحَ
بِأَنِّ تَرَاهُ بِمَعْنَى رَأْسِكَ لَا بِمَعْنَى قَلْبِكَ وَ

حاصل کی تو سیر ہو جاتا ہوں سیراب ہو جاتا ہوں صاحب لباس ہو جاتا
ہوں اور سرور ہو جاتا ہوں کہ اس مبیا شخص میرے ہاتھ سے کس طرح
نکل آیا صاحب جبرادہ میری مراد تو ہے میں خود نہیں ہوں۔ اگر تیری
حالت میں تغیر آدے اور میں بدستور ہوں تو رد پڑتا ہوں اور میں اپنے
اچکے جو محبوب بھتا ہوں تو صرف تیری ہی وجہ سے پس میرے ساتھ ملا
رکھ کہ جلدی عبور کر سکے صاحب جو چھوڑ و تبر کرنا اللہ تعالیٰ پر اور
اس کی مخلوق پر اپنی حقیقت کو پہچاننا اور تواضع کر داپنے نفس
میں۔ تمہاری ابتداء ایک نطفہ ہے جس سے گھن آدے۔ ذیل
پانی (یعنی منی) اور تمہاری اتہام رادہ ہے جس کو پھینک دیا جائیگا
ان میں سے مت بنو جن کو حرص کھینچے لئے جاتی خواہش اٹکا
شکار کرتی اور ان کو لادے ہوئے پھرتی ہے ذلت و غواری کے
ساتھ بادشاہوں کے دروازوں پر کہ ان سے ایسی شے طلب کریں
جو ان کی تقدیر میں نہیں یا ایسی چیز مانگیں جو ان کے نصیب میں
لکھی جا چکی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
آپ نے فرمایا کہ سخت ترین مذاب اللہ کا بندہ کیلئے یہ ہے کہ وہ مانگتا
پھرے ایسی چیز کو جو اس کے مقصود میں نہ ہو۔ تجھ پر افسوس اے تقدیر
اور مقصود سے ناواقف کیا تیرا لگان ہے کہ اہل دنیا اس چیز
کے دینے کی قدرت رکھتے ہیں جو تیرے مقصود میں نہیں ہے، یہ شیطانی
دوسرہ ہے جو تیرے قلب اور دماغ میں ٹھیک گیا ہے تو اللہ عز
وجل کا بندہ نہیں۔ تو بندہ ہے اپنے نفس کا اپنی خواہش کا
اپنے شیطان کا اپنی طبیعت کا اپنے درہم کا اور اپنی دنیا کا،
کوشش کر کہ کسی فلاحیت والے کو دیکھے تاکہ تو بھی فلاح پائے
اس کے طریق سے۔ بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ جسے فلاح ہے۔
دالے کو نہ دیکھا اس کو فلاح نہ ملی۔ لیکن تو اس کو دیکھے گا
اپنے چہرہ کی آنکھوں سے نہ کہ اپنے قلب اپنے باطن اور اپنے

سِرِّكَ وَ اِيْمَانِكَ : اِيْمَانٍ كَيْسَ لَكَ فَاَلَا حَرَمٌ
لَا يَكُونُ لَكَ بَصِيْرَةٌ تُبْصِرُهَا غَيْرُكَ : قَالَ
عَنْ وَجَلٍ : فَاَتَمَّهَا وَ تَعْنِي الْاَبْصَارُ وَ لَكِنْ
تَعْنِي الْقُلُوْبُ الْكَيِّ فِي الصُّلُوْهِ وَ اَلْاَتَاْمِمْ فِي
اَخِذِ الدِّيْنِ مِنْ اَيْدِي الْخُلُقِ يَبِيْعُ الدِّيْنِ
بِالْبَيْتِ يَبِيْعُ مَا يَبْقَى بِمَا يَبْقَى : فَلَا حَرَمٌ
لَا يَقْتَضِيْ بِيْدِهِ لَا هَلْ اَوْ لَا هَلْ اَبْدَانِ : مَا دُمْتَ
نَاقِصَ الْاِيْمَانِ فَدُوْنَكَ وَ اَصْلَاحُ مَوْجِبَتِكَ
حَتَّى لَا تَخْتَجِرَ اِلَى النَّاسِ تَبْدُلُ لَهُمْ دِيْنَكَ
وَمَا كُلُّ اَمُوْا لَهُمْ يَدُ : فَاَذَاوِيْ اِيْمَانِكَ وَ كَمَلُ
فَدُوْنَكَ وَ التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْخُرُوْجُ
مِنَ الْاَسْبَابِ وَ قَطْعُ الْاَرْبَابِ وَ الْمَسَافَرَةُ عَنْ
بَحْمِجِ الْاَشْيَاءِ بِقَلْبِكَ تُخْرِجُ قَلْبَكَ عَنْ بَلَدِكَ
وَ اَهْلِكَ وَ دُوْنَكَ وَ مَعَارِفِكَ : وَ تَسْلِمُ مَا فِي
يَدِكَ اِلَى اَهْلِكَ وَ اَخُوْرَانِكَ وَ اَقْرَبَانِكَ فَتَقِيْلُ
كَانَ مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ اَخَذَ رُوحَكَ : كَانَ
خَطَاةَ الْمَوْتِ اِخْتِطَفَكَ : كَانَ الْاَدَمُ اَشَقَّتْ
وَ اَبْتَلَعَتْكَ كَانَ اَمَواجُ الْقَدْرِ وَ اَلْقُدْرَةُ السَّالِفَةُ
اَخَذَ تِلْكَ فِي حُجْرِ الْعِلْمِ وَ غَرَّ قَتْلًا : مَنْ وَصَلَ
اِلَى هَذِهِ الْمَقَامِ لَا تَضُرُّهُ الْاَسْبَابُ لَا نَهْمًا
تَكُونُ عَلَى ظَاهِرٍ لَا عَلَى بَاطِنٍ تَكُونُ الْاَسْبَابُ
لَغِيْرِهِ لَا لَكَ يَا قَوْمُ اِنْ كَرْتُمْ تَقْدِرُوا عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ
مِنْ اَحْزَابِ الْاَسْبَابِ وَ التَّعَالِيْ هَا مِنْ حَيْثُ قُلُوْبُكُمْ
مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَيَكُونُ مِنْ وَجْهٍ اِذَا كَرْتُمْ تَقْدِرُوا
عَلَى الْكَيْلِ فَلَا اَقْلَ مِنْ الْبَعْضِ كَانَ نَبِيْنَا

ایمان کی آنکھوں سے۔ ایمان تو تیرے پاس ہے ہی نہیں ہیں
ضرور ہے کہ بصیرت بھی نہوگی کہ اس سے دیکھ سکے اپنے غیر کو۔
حق تعالیٰ فرماتا ہے پس آنکھیں اندھی نہیں ہو کر تیں لیکن دل
اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ جو شخص مخلوق کے ہاتھوں
سے دنیا حاصل کرنے کی طرح میں رہتا ہے وہ بیچتا ہے اپنے دین
کو بدلہ میں انجیر کے اور بیچتا ہے باقی رہنے والی کو بدلہ میں فنا
ہو جانے والی کے۔ پس ضروری بات ہے کہ اس کے ہاتھ نہ یہ
آئیگی نہ وہ۔ جب تک تیرے ایمان میں منفعہ رہے تو اپنی
معاشر کی اصلاح کے درپے رہ تاکہ لوگوں کا محتاج نہ بنے کہ
خرچ کرنے لگے ان کے لئے اپنے دین کو اور کھانے لگے انکے
اموال کو دین کے بدلہ میں۔ پھر جب تیرا ایمان قوی اور کامل
ہو جائے تو ان شر بر توکل رکھنے اسباب باہر نکل جانے اور باب
باطلہ سے منقطع ہو جانے اور قلب سے تمام چیزوں کے چھوڑ دینے کو
اختیار کر کہ اپنے قلب کو باہر نکال دے اپنے شہر سے اپنے متعلقین
سے اپنی دکان سے اپنی واقفیتوں سے اور سوئپ دے جو کچھ
تیرے ہاتھ میں ہے اپنے اہل کو اپنے بھائیوں کو اپنے دوستوں
کو پس ایسا بن جائیگا گویا کہ ملک الموت نے تیری روح قبض
کر لی۔ گویا کہ بیخہ موت نے تجھ کو اچک لیا۔ گویا کہ زمین پھٹ
گئی اور تجھ کو بل لیا اور گویا کہ تقدیر اور غلبہ والی قدرت کی موجوں
نے تجھ کو علم کے سمندر میں لیکر ڈبو دیا۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ
گیا اس کو اسباب اختیار کرنا مضر نہوگا کیونکہ اسباب اسکے ظاہر پر
رہینگے نہ کہ باطن پر اور اسباب سروں کے لئے ہونگے نہ کہ اس کے لئے
صاحبو۔ اگر میرے کہنے کی موافق اسباب اور انکے ساتھ تعلق کو
اپنے دلوں سے پوری طرح نکال دینے پر تمکو قدرت نہو تو کچھ حصہ تو ضرور
ہونا چاہیے کہ کل پر قدرت نہ ہو تو کیا بعض سے بھی کمی کر لی جائے؟

حاجب لباس ہو جائے
ہاتھ سے کس طرح
ہوں۔ اگر تیری
دلوں اور میں اپنے
میرے ساتھ قلم
شر تعالیٰ پر اور
مرد اپنے نفسوں
اوسے۔ ذیل
نیک دیا جائیگا
اوسا
تو دھاری کے
شے طلب کریں
کے نصیب میں
روایت ہے
ہے کہ وہ مانگتا
سوس لے تقدیر
دنیا اس چیز
یہ شیطانی
ہے تو شرع
نخواستہ اس کا
اپنی دنیا کا
تو بھی فلاح پائے
جسے فلاح
کو دیکھے گا
باطل اور اپنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقَرُّ عَوَامِنُ هُمُومِ
الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ يَا عُلَمَاءُ إِنَّ قَدَرَتِ
أَنْ تَتَفَرَّغَ مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا فَاغْلَبْ وَلَا
فَهْزُولُ بِقَلْبِكَ إِلَى الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعْلَقَ بِذِيْلِ
رَحْمَتِهِ حَتَّى يَخْرِجَ هُمُومَ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ هُوَ الْقَادِرُ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَلَمْ يَخْلُقْ كُلَّ شَيْءٍ بِيدِهِ كُلُّ شَيْءٍ
أَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ وَسْطَهُ أَنْ يُظْهِرَ قَلْبَكَ مِنْ غُلَامٍ وَ
يَكْمُلَهُ بِالْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ لَهُ وَالْعِلْمِ بِمُغْفِرَتِهِ
عَنْ خَلْقِهِ سَلَّمَ أَنْ يُعْطِيكَ الْيَقِينَ وَتُوَسِّلَ قَلْبَكَ
بِهِ وَتُسَوِّلَ جَوَارِحَكَ بِطَاعَتِهِ أَطْلُبِ الْكُلَّ مِنْهُ
لَا مِنْ غَيْرِهِ لَا تَدَلَّ لِمَخْلُوقٍ مِثْلَكَ بَلْ يَكُونُ
لَهُ لَا لَغَيْرِهِ وَمَا مَلَأَ مَعَهُ وَلَهُ لَا غَيْرَ يَا
عُلَمَاءُ فَتَمَّ السَّانِ بِأَعْمَلِ قَلْبِكَ لَا يُحْطِيكَ
إِلَى الْحَيِّ خُطْوَةٌ أَلَسَيَّرَ سِيرَ الْعَالَمِ الْقَرِيبِ
قَرِيبُ الْأَسْرَارِ الْعَمَلُ عَمَلُ الْمَعَالِي مَعَ حِفْظِ
حُدُودِ الشَّرْعِ بِالْجَوَارِحِ وَالْوَضَاعِ لِلَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ لِيَعْلَمَ مَنْ جَعَلَ لِنَفْسِهِ وَرِثًا مَخْلُوقًا
لَهُ مَنْ أَظْهَرَ أَعْمَالَهُ لِلْخَلْقِ فَلَا عَمَلَ لَهُ
الْأَعْمَالُ تَكُونُ فِي الْخَلْقِ لَا تَكُونُ فِي الْجَلَدِ
سِوَى الْفَرِيقِ لَيْ لَا بُدَّ مِنْ أَظْهَارِهَا قَدْ بَقِيَ
تَغْيِيرُكَ فِي أَحْكَامِكَ لِلَّاسِ مَا يَنْفَعُكَ
أَحْكَامُكَ لِلْبِنَاءِ الَّذِي فَوْقَهُ إِذَا الْغَيْرُ
الْبِنَاءُ وَالْأَسَاسُ فَكُمُّ قَدَرْتُمْ عَنْ تَجَبُّرِ
الْبِنَاءِ أَسَاسُ الْأَعْمَالِ لِلتَّوْحِيدِ وَالْإِحْلَامِ مَنْ
لَا تَوْحِيدَ لَهُ وَالْإِحْلَامَ لَهُ لَا عَمَلَ لَهُ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کے تفکرات سے
فارغ ہو جہاں تک بھی ہو سکے صاحبزادہ اگر افکار دنیا سے
فارغ ہونے کی تجھ میں طاقت ہے تو ضرور ایسا کر دے نہ بھاگ
اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف اور اسکی رحمت کے دامن سے
چیٹ جا یہاں تک کہ وہ دنیا کے تفکرات کو تیرے قلب سے نکال باہر
کرے کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر واقف ہے ہر چیز سے اور اسکے اختیار
میں ہے ہر چیز پس اسکے دروازہ کو لازم پکڑ اور اس سے سوال
کر کہ پاک کر دے تیرے قلب کو اپنے غیر سے اور اسکو بھروسے ایمان اور اپنی
معرفت اور اپنے علم اور اپنی غنا سے کہ مخلوق کی تجھ کو پروا نہ رہے۔
اس سے سوال کر کہ تجھ کو عطا فرمائے یقین اور اپنے ساتھ مانوس بنائے
تیرے قلب کو اور مشغول رکھے تیرے اعضاء کو اپنی طاعت میں۔ سب کچھ
اس سے مانگ کہ کسی دوسرے سے۔ اپنی جیسی مخلوق کے سامنے ذیل
مت ہی بلکہ سوال بھی اسی سے ہو غیر سے نہ ہو اور سارا معاملہ بھی
اسی سے اور اسی واسطے ہے نہ غیر کے واسطے صاحبزادہ۔ ربانی
علم قلب کے عمل کے بغیر تجھ کو حق کی طرف ایک دم بھی نہ چلا سکے گا۔
رفقا قلب ہی کی رفتار ہے اور قرب باطن ہی کا قریب اور عمل معانی
کا ہی عمل ہے بشرطیکہ اعضاء سے شریعت کی حدود کی محافظت ہو
اور اللہ کے بندوں کے سامنے اللہ واسطے توہین جس نے اپنے نفس کی
منزلت سمجھی اسکی کوئی منزلت نہیں، اور جس نے اپنے اعمال اپنے مخلوق
کے لئے کئے اسکا کوئی عمل نہیں۔ اعمال غلو توں ہی میں ہوتے ہیں۔
جلوتوں میں نہیں ہوتے بحر فرائض کے کہ نکالنا ہر کرنا ضروری ہے
تو اہل بنیاد کے مضبوط کر نہیں کو تاہی کر چکا ہے پس اب اسکے اوپر چٹائی
کی مضبوطی تجھ کو مفید ہوگی اگر بنیاد مضبوط ہو اور اوپر تعمیر میں تغیر آئے
تو تعمیر کی تلافی تجھ سے ہو سکتی ہے۔ اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص ہے
پس جس کے پاس توحید اور اخلاص نہ ہو اسکے پاس کوئی عمل نہیں

أَحْكُمَ أَسَاءَ
إِنَّ الْأَعْمَالُ
بِحَوْلِكَ وَ
بِإِلَهِكَ وَ
قَمْرُ عَمَلِهِ
وَبَيْنَ التَّقَى
حَسَنَةً وَفِي
أَلَمْ
قَالَ رَضِيَ
سَابِعَ عَشَرَ
اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَيْكَ يَا صَبْرًا
لَنَا يَا وَدَادًا
ثُمَّ قَالَ يَا
وَمَعْلَمًا
إِلَّا وَفِي
تَرْجَمَةً
حَيَاتُكُمْ وَ
هُوَ اللَّهُ وَ
عَلَامُكُمْ
مُرِيدُكُمْ
وَيَكْفِيكُمْ
وَإِصْلَامُكُمْ
بِحُكْمِكُمْ

مضبوط کر اپنے عمل کی بنیاد کو بذریعہ توحید کے اور اخلاص کے اس کے بعد اعمال کی تعمیر کر اللہ کی طاقت اور قدرت سے نہ کہ اپنی طاقت اور قدرت سے۔ توحید ہی کا ہاتھ ہے جو تعمیر کرتا ہے شرک اور نفاق کا ہاتھ نہیں کرتا۔ موعود ہی وہ شخص ہے جس کے عمل کا مہتاب اونچا اٹھتا ہے منافق کا نہیں اٹھتا۔ یا اللہ دُور فرما ہم کو نفاق سے ہماری جملہ حالتوں میں اور عطا فرما ہکو دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہکو دوزخ کے عذاب سے۔

ساتویں مجلس

(یوم یک شنبہ ۱۴ شوال ۱۳۴۵ھ ۶ خانقاہ شریف)

یا اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور ڈال ہم پر صبر اور جفا رکھ ہمارے پاؤں اور کثیر فرما ہمارے لئے اپنی عطا اور اس پر شکر گزاری ہکو نصیب فرما اہل صابرو صبر اختیار کرو کہ دنیا ساری ہی آفتوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے بحر شاذ نادر کے سوا اس کا اعتبار نہیں کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پہلو میں مصیبت نہ ہو کوئی خوشی نہیں جس کے ساتھ غم نہ ہو اور کوئی فراخی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا عطا کرو اپنی زندگی کو اور کھاؤ اس سے جو تمہارا مقوم ہے شریعت کے ہاتھ سے کہ وہی دوا ہے اس شے کے کھانے میں جو دنیا سے حاصل کیا جائے صاحبزادہ جس وقت تو میرے رونے کے درمیان ہے تو اپنا مقوم حاصل کر شریعت کے ہاتھ سے اور جب تو خاص اور صدیق بن جائے تو امر الہی کے ہاتھ سے مقوم حاصل کر اور جب تو ہو جائے مطیع و مصل اور مقرب فعل خداوندی کے ہاتھ سے لے کہ خود بخود تیرا مقوم تیری جانب پہنچایا جائیگا اور حکم لینے والا تجھ کو حکم دیگا وہی تجھ کو روکیگا اور فعل حق تیرے اندر حرکت کرے گا کہ تجھ سے کام لینا تیرا کام نہ رہے گا

أَحْكُمُ أَسَاسَ عَمَلِكَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ ثُمَّ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِحَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُوَّتِهِمْ بِلَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ بِبَيْدِ التَّوْحِيدِ هِيَ الْبَائِيَّةُ بِلَا بَيْدِ الشَّرِّ وَالنِّفَاقِ: التَّوْحِيدُ هُوَ الَّذِي يُرْتَفَعُ قَمَرُ عَمَلِهِ: أَمَّا الْمُنَافِقُ فَلَا: اللَّهُمَّ كَلِّمْ مَنَّا وَلِيَيْنِ النِّفَاقِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِنَا: وَاتَّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ الْاَحَدِ فِي الزَّيْبَادِ سَابِعَ عَشَرَ شَوَّالِ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَافْرِعْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبَّتْ أَقْدَامُنَا: وَكَثِّرْ عَطَاءَ لَنَا: وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَيْنَا: إِلَى آخِرِ الدُّعَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا قَوْمُ رَاضِبُوا فَإِنَّ الدُّنْيَا كَالْمَاءِ أَفَادُ وَمَعْرَابَةٍ: وَالْقَارِ مِنْهَا غَيْرُ ذَلِكَ: بِمَا مِنْ بَعْضٍ إِلَّا فِي جَنْبِهَا نَقْمَةٌ: بِمَا مِنْ قُوَّةٍ إِلَّا وَمَعَهَا تَرْجُحَةٌ: بِمَا مِنْ سَعَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ضِيقٌ: أَعْطَا الدُّنْيَا حَيَاتَكُمْ وَتَنَاوَلُوا أَقْسَامَكُمْ مِنْهَا بِبَيْدِ الشَّرِّ وَفَلَانَهُ هُوَ: وَاءُ فِي تَنَاوُلِ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الدُّنْيَا يَا غُلَامُ خُذِ الْأَقْسَامَ بِبَيْدِ الشَّرِّ: إِذَا كُنْتَ مُرِيدًا: وَبَيْدِ الْأَمْرِ: إِذَا كُنْتَ خَائِفًا: وَبَيْدِ الْقِيَامَةِ: وَبَيْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا كُنْتَ قَانِتًا: وَاصْلًا: مُقَرَّبًا: بِسَاقِي إِلَيْكَ: وَامْرِيًا: مَرَكًا: بِخُفَاكَ: وَالْفِعْلُ يَتَحَوَّلُ فِيكَ: أَلَمْ تَلَمْ عَلَى

یہاں کے تفکرات سے
راہِ فکر و دنیا سے
مکرور نہ بھاگ
نہ کے دامن سے
ملنے سے نکال باہر
اور اس کے اختیار
اس سے سوال
ہوئے ایمان اور پنی
کو پروا نہ رہے۔
نہ مانوس بنائے
ت میں سب کچھ
کے سامنے ذیل
سارا معاملہ بھی
نہ زادہ۔ زبانی
نہ چلا سکے گا۔
سبح اور عمل معانی
کی محافظت ہو
اپنے نفس کی
عمل اپنے مخلوق
س ہوتے ہیں۔
ضروری ہے
کے اوپر چنانی
میں تغیر آئے
اور اخلاص ہے
کوئی عمل نہیں

ثَلَاثَةَ أَهْرَاجٍ : عَامِيٍّ : وَخَاصِّيٍّ : وَخَاصِّ
 الْخَاصِّ : فَالْعَامِيُّ : هُوَ الْمُسْلِمُ الْمُتَّقِيُّ :
 يَأْخُذُ الشَّرْعَ بِبَيْدَةٍ : يَلْتَزِمُ الشَّرِيعَةَ :
 وَلَا يَفَارِقُهَا : يَعْمَلُ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَمَا آتَاكَ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَا نَهَاكَمْ
 عَنْهُ فَأَنْتُمْ مُوَاهِدُونَ : إِذَا تَمَّ هَذَا فِي حَقِّهِ :
 وَعَمِلَ بِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا : صَارَ قَلْبُهُ مُنَوَّرًا
 يُبْصِرُ بِهِ : فَإِذَا أَخَذَ شَيْئًا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ
 اسْتَفْتَى قَلْبُهُ : وَطَلَبَ الْإِهَامَ الْحَقِّيَّ عَنْ وَجَلٍ
 لِأَنَّ الْإِهَامَ عَامَرٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ : قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : فَالْهَمَّاءُ ضُجُورٌ هَاؤُلَاءِ تَقْوَاهَا :
 فَيَسْتَفْتِي قَلْبُهُ : وَيَنْظُرُ الْإِهَامَ الْحَقِّيَّ عَنْ وَجَلٍ
 وَعِلَامَتُهُ : بِأَخْذِ ظَاهِرٍ لَا مَرَدٍّ : وَهُوَ أَنْ مَا فِي
 دُكَّانِ هَذَا الْمُتَعَيِّنِ مُلْكُهُ : وَبَيْدَةُ شَرْعٍ
 يَرْجِعُ وَيَسْتَفْتِي : مُنَوَّرٌ قَلْبُهُ : وَيَنْظُرُ مَا عِنْدَهُ
 فِي ذَلِكَ : وَهَذَا ابْتِدَاءُ فَرَاغِهِ مِنَ الْعَمَلِ
 بِالشَّرْعِ : عِنْدَ قُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَوْحِيدِهِ
 بَعْدَ خُرُوجِ قَلْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالْخَلْقِ : وَقَطْعِ
 قِيَامِ فِيهَا : وَغُبُورِ بِجُورِهَا : حِينَئِذٍ
 يَأْتِيهِ الصَّبْحُ : يَأْتِيهِ مُنَوَّرٌ
 الْإِيْمَانِ : نُورُ الْقُرْبِ : مِنْ
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : نُورُ الْعِلْمِ
 مُنَوَّرُ الصَّبْرِ : مُنَوَّرُ
 التَّوَكُّلِ : وَ
 الظَّالِمِيَّةِ

مخلوق تین طرح کی ہے۔ عامی اور خاص اور خاص الخاص۔ پس
 عامی تو وہ پرہیزگار مسلمان ہے جو شریعت کو اپنے ہاتھ میں لے کر
 اسکا پابند رہتا ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا کہ عمل کرتا ہے حق
 تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ جو کچھ تمکو رسول عطا فرمادیں اسکو لو اور
 جس سے منع فرمادیں اس سے باز آؤ۔ پس جب یہ اتباع شریعت
 پورا ہو جاتا اور مسلمان اس پر ظاہر و باطن کے ساتھ عمل کرتا رہتا
 ہے تو قلب منور ہوتا ہے کہ اس سے دیکھنے لگتا ہے پھر جب یہ
 شخص شریعت کے ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے تو اسکا قلب اس سے
 استغنا برتا اور طلب کرتا ہے حق تعالیٰ کے الہام کو کہ اسکا الہام
 ہر چیز کو شامل ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے الہام فرمایا ہر
 نفس کو اسکا تقویٰ اور اسکی بدکاری۔ پس اسکا قلب متقی بنتا اور منتظر
 رہتا ہے حق تعالیٰ کے الہام اور اسکی علامت کا ظاہر صورت حال نیکر
 اور وہ یہ ہے کہ اس کا دکاندگی دکان میں جو کچھ مال ہے (ظاہر
 حال اسکا گواہ ہے) کہ اسی کا ملوک اور اسی کا مقبوض ہے پس
 اس سے خرید کر استعمال کرنیکی شرعاً اجازت ہے اور تقویٰ کا خلاف
 نہیں یہ تو ابتدائی درجہ ہے (مرید اور عامی کا) اسکے بعد ٹوٹتا اور اپنے
 قلب کے نور سے روشنی چاہتا اور غور کرتا ہے کہ اسکے اندر قلب کے نزدیک
 کیا خرابی ہے پس باستغنا قلب میں کوئی مضرت مثلاً اسکی لذت
 سے شہوت نفس کے قوی ہونیکا اندیشہ یا مال ملوک میں غصب رشوت
 سے خریدے ہوئے کا احتمال پاتا ہے تو استعمال سے رک جاتا ہے۔ یہ
 درجہ ہے خاص اور صدیق کا) اور یہ مرتبہ شرع پر عمل سے فارغ ہو کر
 ایمان اور توحید کی قوت کے ذوق اور قلب کے دنیا اور مخلوق کے نکل جانے
 اس کے جنگلوں کو قطع اور بندہ کو عبور کر لینے کے بعد حاصل ہوتا ہے
 اس وقت اسکے پاس صحیح شے آتی ہے ایمان کا نور آتا ہے رب عزوجل
 کے قرب کا نور آتا ہے عمل کا نور آتا ہے صبر کا نور آتا ہے اور سکھ

كُلُّ هَذِهِ الشَّرْقَةُ بَعْدَ آدَاءِ حَقُوقِ الشَّرْعِ
وَبَرَكَهٖ مُتَابَعَتُهُ وَأَمَّا الْإِبْدَالُ وَهُمْ
خَوَاصُّ الْخَوَاصِّ فَيَسْتَفْتُونَ ثُمَّ يَنْظُرُونَ
أَمْرًا لَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَعَلَهُ وَتَحْرِيبُكَ وَ
إِلْهَامُهُ فَمَا دَرَاءَ هَذِهِ الْكَلَاثَةُ هَلَاكُ
فِي هَلَاكِهٖ سَقَمٌ فِي سَقَمٍ حَرَامٍ فِي حَرَامٍ
مُدَامٌ فِي رَأْسِ الدِّينِ دَبِيلُهُ فِي قَلْبِهِ
سِلٌّ فِي جَسَدِهِ يَا قَوْمُ يَكُونُ نَصَارِيْفُهُ
فِيكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ هَلْ تَتَّبِعُونَ
أَوْ تَنْهَوْنَ مَنْ هَلْ تُصَدِّقُونَ أَوْ تُكَذِّبُونَ
مَنْ لَا يُوَافِقُ الْقَدَرَ لَا يُوَافِقُ وَلَا يُوَافِقُ
مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْأَقْصَى لَا يَرْضَ عَنْهُ
مَنْ لَمْ يَعْطَ لَا يُعْطَى مَنْ لَمْ يَزِرْ لَا يَزْكُ
يَا جَاهِلُ تُرِيدُ تَحْيِيرَ وَبَدَلُ مَا يُرِيدُ
أَنْتَ إِلَهٌ تَكُنْ تُرِيدُ أَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يُوَافِقَكَ هَذَا إِيَّاكَ عَكْسُ عَكْسٍ تُصَبُّ
لَوْلَا الْإِقْدَارُ لَمَا عَرَفْتَ الدَّعَاوِي الْكَافِيَّةَ
عِنْدَ التَّجَارِبِ تَتَّبِعُ الْجَوَاهِرَ أَفْكَرَ عَلَى
نَفْسِكَ أَنْكَارَهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
إِذَا كُنْتَ مُنْكَرًا عَلَى نَفْسِكَ قَدَّرْتَ عَلَى
الْإِنْكَارِ عَلَى غَيْرِكَ عَلَى قَدَرِ قُوَّةِ
إِيْمَانِكَ يُزِيلُ اللَّهُ مُكَرَاتِ
وَعَلَى قَدَرِ ضَعْفِهِ
تَقَعُ فِي
بَيْتِكَ

اطمینان کا ڈراتا ہے۔ یہ سارا شرع شریعت کے حقوق ادا کرنے کے
بعد اور اسی کے اتباع کی برکت سے حاصل ہوتا ہے اور جو حضرات
ابدال خاص انما صہ ہوتے ہیں یہ اول فتویٰ لیتے ہیں شریعت سے یہاں
کے بعد منتظر رہتے ہیں حکم خداوندی کے پھر اس کے فعل کے اس کے
حرکت دینے اور اسکے الہام فرمانے کے۔ پس ان تینوں درجوں کے
سوا تو جو کچھ ہے وہ تباہی در تباہی ہے بیماری در بیماری ہے۔
حرام در حرام ہے درد ہے دین کے سر کا دھل ہے دین کے قلب کا
اور بس ہے دین کے بدن کی (جو مالے بغیر بھیچا چھوڑ نیوالی نہیں)
صاحبو۔ حق تعالیٰ اپنے طرح طرح کے تصرفات تمہارے اندر جا کر
فرماتا ہے تاکہ دیکھ کہ تم کیسے عمل کرتے ہو آیا مجھے بہتے ہو یا جگا
کھڑے ہوتے ہو؟ آیا تصدیق کرتے ہو یا تکذیب جو شخص تقدیر
کی موافقت نہ کرے گا اس کو رفیق نصیب ہو گا نہ توفیق۔ جو
قضاء خداوندی پر راضی نہ ہو گا۔ حق تعالیٰ اس سے راضی نہ
ہو گا۔ جو دیگا نہیں وہ لیگا بھی نہیں اور جو بوجھ نہ اٹھائے گا
وہ سوار بھی نہ ہو گا اسے نادان! تو چاہتا ہے کہ جس شے
کو چاہے بدلے۔ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ چاہتا ہے کہ اللہ
عز وجل تیری موافقت کرے؟ یہ معاملہ برعکس ہو گیا اسکا
عکس کر راہ صواب پائے۔ اگر تقدیر احکامات نہ ہوتے تو
جھوٹے دعویٰ کی شناخت نہ ہوتی۔ تجربوں ہی سے جواہرات
کھلتے ہیں۔ تیرا نفس جیسا حق تعالیٰ کے حکم پر راضی ہونے
سے منکر ہے ایسا تو اپنے نفس کا منکر بن کیونکہ جب تو اپنے نفس
کو انکار کرنے پر قادر ہو گا تو دوسروں پر بھی انکار کی قدرت رکھیں گا
(یعنی نافرمانوں کو خلاف شرع اُمر سے روک سکے گا) اپنے ایمان
کی قوت کیونکہ تو خلاف شرع باتوں کو مٹا سکتا ہے اور تمنا سمیں
ضعیف ہو گا اسی قدر (دزد دل دہراہن نیگا) اور اپنے گھر میں گھر کر بیٹھے گا

مقل فی ص۔ پس

پسے ہاتھیں لے کر

کہ عمل کرتا ہے حق

فرما دیں اسکو اور

بیا اتباع شریعت

ساتھ عمل کرتا رہتا

تا ہے پھر جب یہ

سکا قلب اس سے

اک کو کہ اسکا الہام

نے الہام فرمایا ہر

سب متقی بننا اور منتظر

ماہر صورت حال بیکر

بھال ہے (ظاہر

مقبوض ہے پس

ورق توے کا خلافت

کے بعد ٹوٹتا اور اپنے

اندر قلب کے نزدیک

رت مثلاً اکی لذت

میں غصہ رشوت

رک جاتا ہے۔ یہ

عمل سے فایز ہو کر

اور مخلوق کے کل جانے

بعد حاصل ہوتا ہے

آتا ہے رب عز وجل

تا ہے اور اسکو

وَتَحْتَ أَرْسِ عَنْ إِيَّائِهِمَا أَقْدَامُ إِلَّا يَمَانِ
هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ لِقَاءِ شَيْطَانِ الْإِنْسِ
وَالْحَيَّةِ هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ زُرُورِ الْبَلَايَا
وَالْأَقَاتِ أَقْدَامُ إِيْمَانِكَ لَا ثَبَاتَ لَهَا
فَلَا تَدْعِي إِلَى إِيْمَانٍ أَبْغَضَ لَكَ وَأَحَبَّ
خَاتَمُ الْكُلِّ فَإِنْ شَاءَ هُوَ أَنْ يُحِبُّ إِلَيْكَ
شَيْئًا مِمَّا أَبْغَضْتَ كُنْتَ مُحْفُوظًا فِيهِ لِأَنَّهُ
هُوَ الْمُحِبُّ لَا أَنْتَ وَلِهَذَا أَتَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّ الرِّجْلِ مِنْ
دُنْيَاكَ ثَلَاثُ أَطْيَبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ
قُرْبَةُ عَلِيِّ فِي الصَّلَاةِ حُبَّ الْيَدِ بَعْدَ الْبَعْضِ
وَالزُّوْلَةِ وَالزُّهْدِ وَالْإِعْمَارِ مِنْ قُرْبِ أَنْتَ
قَلْبِكَ مِمَّا سِوَاهُ حَتَّى يُحِبُّ هُوَ إِلَيْكَ
مَا أَبْشَاءُ مِنْ ذَلِكَ

الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِينَ
بِالْمُدَّةِ سِتَّةَ عَشَرَ شَوَّالِ خَمْسَةَ وَارْبَعِينَ وَفِيهِ مَكَّةُ
الْمُرَاتِي تَزُوبُهُ كَطَيْفٍ وَقَلْبُهُ مُجَسَّنٌ يَزْهَدُ
فِي الْمُبَاهَاةِ وَيُكْسِلُ عَنِ الْإِكْتِسَابِ
وَيَأْكُلُ بِدِينِهِ وَلَا يَتَوَرَّمُ جُمْلَةً
يَأْكُلُ الْحَرَامَ الظَّرِيحَ بِدِيخْفِ
أَمْرًا عَلَى الْعَوَامِ وَلَا يَخْفِ
عَلَى الْخَوَاصِ

اور ان کے شانے سے گونگا بنے گھ ايمان ہی کے پاؤں ہیں
جو انسان جنات دونوں قسم کے شیطانوں کی جنگ کے وقت جم سکے
ہیں دہی ہیں جو بلاؤں اور آفتوں کے زردل کے وقت ثابت قدم
رہ سکتے ہیں۔ تیرے ایمان کے پاؤں کو جماد نہیں ہے۔ پس ایمان
کا مدعی مت بن۔ سب کو مبغوض سمجھ اور سب کے پیدا کر نیوالے
کو محبوب بنا۔ پھر اگر وہ چاہے گا کہ ان چیزوں میں سے جو کو تو نے
مبغوض سمجھا ہے کسی چیز کو تیرا محبوب بنادے تو اس کے متعلق
تیری حفاظت رکھی جائے گی کہ وہ قلب کو حادی ہو کر حجاب نہ
بنے گی کیونکہ اس وقت میں محبوب بنایو الادہ خود ہے تو نہیں
اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محبوب بنادی
گئی ہیں میری جانب تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں خوشبو
اور عورتیں اور تجویز کی گئی ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز
میں۔ یہ چیزیں آپ کی محبوب بنائی گئیں مبغوض سمجھنے اور
چھوڑنے کے بعد بے رغبت ہونے اور روگردانی کے بعد۔ تو
اپنے قلب کو جملہ ماسویٰ اللہ سے خالی بنالے تاکہ پھر وہ خود
اس میں سے جس چیز کو چاہے تیرا محبوب بنادے۔

آٹھویں مجلس

(وقت شام: یوم سبہ شنبہ: ۱۰ شوال ۵۴۲ھ مدرسہ معمرہ)
ریاکار کا صرت کپڑا صاف ہے مگر قلب نجس کہ زاہد بنتا ہے مباح
باتوں میں اور معاش سے کاہل بنتا (اور متوکل نام رکھ کر)
دین کے ذریعہ سے کھاتا ہے (کہ لوگ بزرگ سمجھ کر خدمت
کریں) اور پرہیز نہیں کرتا کسی چیز سے کہ رشوت کا پیسہ
ہو یا سود کا سبب ہضم کر لیتا ہے) صریح حرام کھا رہا ہے
عوام پر اس کی حالت مخفی ہے مگر خواص پر مخفی نہیں۔

ی کے پاؤں ہیں
نگ کے وقت جم سکے
وقت ثابت قدم
س ہے۔ پس ایسا
لے پیدا کر نیوالے
س سے جکڑتوں نے
اس کے متعلق
دی ہو کر حجاب
ہ خود ہے تو نہیں
کہ محبوب بنادی
چیزیں خوشبو
لی ٹھنڈک نماز
من سمجھنے اور
نی کے بعد۔ تو
نماہ پھر وہ خود
۔

مدرسہ معمرہ
بننا ہے مباح
کل نام رکھ کر
تھ کر خدمت
شوت کا پیسہ
م کھا رہا ہے
مخفی نہیں۔

لَمْ يُهْدِهِ وَطَاعَةٍ عَلَى ظَاهِرِهِ ۖ ظَاهِرُهُ كَأَمْرُهُ
وَبَاطِنُهُ خَرَابٌ وَبِكَ لِمَا عَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْقَلْبِ لَا بِالْقَالِبِ كُلُّ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ تَتَعَلَّقُ
بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارُ وَالْمَعَانِي ۖ تَعَزَّ مِمَّا أَنْتَ
بِهِ كَحَتَّى أَخَذُكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَسُوءِ
لَا تَبْلَى عَوْمَنْ ۖ إِنْ خَلَمْتَ أَنْتَ كَحَتَّى يَكْسُوا أَهْوُو
إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ تَوَانِيكَ فِي حَقَّقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ وَتَوَانِيكَ مَعَ الْخَلْقِ وَشَرِّكَ
وَهُمْ ۖ إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّغْوِ كَاتِ
وَالْجُبِّ وَالْإِفْطَاقِ وَحَيْثُ لِلْقَبُولِ عِنْدَ الْخَلْقِ
وَأَمَّا لَكُمْ عَلَيْكَ وَعَطَايَاهُمْ لَكَ إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ
الْثِيَابِ وَالْبَسِ ثِيَابَ الْآخِرَةِ إِنْ خَلَمْتَ مِنْ
حَوْلِكَ وَتَوَانِيكَ وَوُجُودَكَ ۖ وَاسْتَطِرْمُ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلا حَوْلٍ وَلَا
قُوَّةٍ وَلَا وَفْوٍ مَعَ سَبَبٍ وَلَا شَرِّكَ
بِسْمِ مِنَ الْمَحْلُوقَاتِ ۖ يَا ذَا فَعَلْتَ هَذَا
رَأَيْتَ الطَّافَةَ حَوَالِيكَ ۖ تَارَتِيكَ رَحْمَتُهُ
تَجْمَعُكَ ۖ وَنِعْمَتُهُ وَمَنْنَتُهُ تَكْسُوهُ وَ
تَضْمَكُ إِلَيْهَا ۖ أَهْلُ الْبَيْتِ الْقَطْعُ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ
بَلَا أَنْتَ وَعَائِدُكَ ۖ سِرُّ الْبَيْتِ مُنْقَطَعًا مُنْقَصِلًا
عَنْ غَيْرِهِ سِرُّ الْبَيْتِ مُتَفَرِّقًا مُفَارِقًا ۖ حَتَّى يَجْمَعُكَ
وَيُوصِلَكَ بِقُوَّةِ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ حَتَّى تَوْ
عَلَّقَ الْأَكْوَانَ عَلَيْكَ وَحَمَلَكَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ
لَا يَصْرُكَ ذَلِكَ ۖ بَلْ يَحْفَظُكَ فِيهِ مِنْ أَفْقِ
الْخَلْقِ بَيْنَ تَوْحِيدٍ وَأَفْقِ

ان کا سارا زہر اور ساری اطاعت ظاہری میں ہے اسکا ظاہر
آباد ہے اور باطن ویران۔ تجھ پر افسوس اللہ کی طاعت قلب سے
ہوتی ہے قالب سے نہیں۔ ان ساری چیزوں کا تعلق قلب اور
اسرار اور معانی سے ہے۔ تو جس حال میں ہے اس سے برہنہ
بن تاکہ میں تیرے لئے حق تعالیٰ سے وہ لباس حاصل کر دوں جو
کبھی پرانا نہ ہوگا۔ تو کپڑے اتار یہاں تک کہ وہ خود ہی تھک جائے
اللہ عزوجل کے حقوق کے متعلق اپنی کاہلی کے کپڑے اتار مخلوق
کے ساتھ قیام کرنے اور انکو خدا کا شریک ٹھہرانے کے کپڑے اتار
شہر توں رعونتوں خود ستائی نفاق اور مخلوق کے نزدیک اپنے
مقبول ہونے انکو اپنی طرف متوجہ کرنے اور تجھ کو عطا دینے
کی محبت و خواہش کے کپڑے اتار۔ دنیا کے کپڑے اتار۔ اور
آخرت کے کپڑے پہن۔ اپنی طاقت اور قدرت اور وجود سے
باہر نکل اور حق عزوجل کے حضور میں بے قدرت و بے طاقت
بن کر جا پڑ کہ نہ سبب پر نظر ہو اور نہ مخلوق میں سے کسی چیز کو اغما
سمجھ کر اسکا شریک کرے جب تو ایسا کرے گا تو دیکھے گا اکی عنایتیں
اپنے ارد گرد تیرے پاس آئیں گی اسکی رحمت تجھ کو اکھا کرے گی
اسکی نعمت اور احسان تجھ کو لباس پہنائے گا اور اپنے اندر چٹپٹائی کا
بھاگ اسکی طرف اسی کا ہورہ سبب منقطع اور برہنہ ہو کر اپنے
آپے سے بھی اور غیر سے بھی۔ چل اسکی طرف جدا ہو کر ماسویٰ سے
چل اس کی طرف شکستہ اور صاحب فراق بن کر کہ وہ تجھ کو اکھا
کرے گا اور تیری ظاہری اور باطنی قوتوں کے جوڑ سا کہ مضبوط کرے گا
کہ سارے عالم بند کر کے سب کو جو بھی تجھ پر لا دیا جائیگا تو وہ
تجھ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا کیونکہ وہ خود تیری حفاظت
فرمایا گا۔ جس شخص نے مخلوق کو فنا کر دیا اپنی توحید کے ہاتھ
سے (کہ حق تعالیٰ کے سوا کسی کو صاحب ارادہ و اختیار نہ بھا)

اللَّيْلُ بَيْدَ زُهْدٍ ۖ وَاقْنِ مَا سَوَى رَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ بَيْدَ الرُّغْبَةِ ۖ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الصَّلَاةَ
وَالسَّجْدَةَ ۖ وَحَظِيَ بِحَبْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ عَلَيْكَ
بِمَا آتَتْ نَفْسُكَ وَأَهْوَيْتُكَ وَشِبَا طَبِيعِكَ قَبْلَ أَنْ
تَمُوتُوا عَلَيْكُمْ بِالْمَوْتِ الْخَامِسِ قَبْلَ الْمَوْتِ
الْعَامِ رِيَا قَوْمٍ أَعْجَبُونِي فَإِنِّي دَاعِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَدْعُوكُمْ إِلَى بَابِهِ وَطَاعَتِهِ لَا أَدْعُوكُمْ إِلَى نَفْسِي ۖ
الْمَنَافِقُ لَيْسَ يَدْعُو الْخَلْقَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ
دَاعٍ إِلَى نَفْسِهِ هُوَ طَالِبُ الْحُظُوظِ وَالْقَبُولِ طَالِبُ
الدُّنْيَا يَأْجَاهِلُ تَتَرَكُ سَمَاءَ هَذَا الْكَلَامِ ۖ
وَتَقْعُدُ فِي صَوْمِ مَعْتَلٍ مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ ۖ
تَحْتَاجُ أَذْلًا إِلَى الصُّعْبَةِ الشُّيُوعِ ۖ وَقَتْلُ النَّفْسِ
وَالْقَلْبِ وَمَا سَوَى نَمُولِي عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَكَلَّمُ بَابَ
دُورِهِمْ أَعْنَى الشُّيُوعِ ثُمَّ يَعْلُ ذَلِكَ تَقْوِدُ عَنْهُمْ
وَتَقْعُدُ فِي صَوْمِ مَعْتَلٍ وَحْدَكَ مَعَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَإِذَا تَمَّ هَذَا الْكَوْنُ دَوَاءٌ لِلْخَلْقِ هَذَا يَأْمُرُ
بِإِذْنِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ لَسَانُكَ دَرْجٌ وَكَلْبُكَ
فَاجْزِ لَسَانُكَ بِحَمْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَقَلْبُكَ
يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ ظَاهِرُكَ مُسْلِمٌ ۖ وَبَاطِنُكَ كَافِرٌ ۖ
ظَاهِرُكَ مُوَحِّدٌ ۖ وَبَاطِنُكَ مُشْرِكٌ ۖ زُهْدُكَ
عَلَى ظَاهِرِكَ ۖ دِينُكَ عَلَى ظَاهِرِكَ ۖ وَبَاطِنُكَ
خَوَابٌ ۖ كَيْفَا ضَعَى بَيْتِ الْمَاءِ (أَيُّ الْخَلْقِ)
وَقُلْ عَلَى مَذْبَكِي إِذَا كُنْتُ هَكَذَا خَيِّمَ
الشَّيْطَانُ عَلَى قَلْبِكَ ۖ وَجَعَلَهُ مَسْكَنًا لَهُ
لَكُمْ مَوْتٌ يَسْتَدِي بِعِمَارَةِ بَاطِنِهِ ۖ

اور جس نے فنا کر دیا دنیا کو اپنے زہد کے ہاتھ سے اور فنا کر دیا
سویٰ الشہ کو رغبت خدا کے ہاتھ سے پس اس نے اصلاح و کامیابی کو
جمع کر لیا اور دنیا و آخرت سے بہرہ یاب ہوا اپنے مرنے سے پہلے
اپنے نفسوں کے ماننے کو اور اپنی خواہشوں اور اپنے شیطانوں کے
مارنے کو ضروری سمجھ عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم پکڑ
صاحبو۔ میرا کہنا مانو کہ میں اللہ تعالیٰ کا داعی ہوں کہ تم کو بلاتا
ہوں اس کے دروازہ پر اور اس کی طاعت کی طرف اپنے نفس
کی طرف نہیں بلاتا۔ منافق شخص مخلوق کو اللہ کی طرف نہیں بلایا
کہ تا وہ اپنے نفس کی طرف بلایا کرتا ہے۔ وہ طالب ہوتا ہے
لذتوں کا اور لوگوں میں قبولیت کا اور وہ طالب ہوتا ہے دنیا
کا اے نادان! تو اس دمیرے کلام کے سننے کو چھوڑنا
اور اپنے نفس اور اپنی خواہش کو لیکر اپنے عبادت خانہ
میں جا بیٹھا ہے۔ اور ضرورت تجھ کو مشائخ کی صحبت اختیار
کرنے اور نفس کو طبیعت کو اور جملہ ماسویٰ اللہ کو قتل کرنیکی ہے
کہ مشائخ کے گھروں کے دروازہ کو چھٹ جائے اسکے بعد نوان
سے علیحدہ ہو کر تنہا اپنے حق عزوجل کیساتھ عبادت خانہ میں بیٹھ
سکے گا۔ پھر جب یہ حالت تیری کامل ہو جائیگی تب تو بادل اللہ
مخلوق کے لئے دوا اور رہنما دریا بیاں گائیگی تیری زبان پر ہرگز کار
ہے مگر قلب فاجر تیری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے مگر قلب
تیرا اس پر اعتراض کر رہا ہے تیرا ظاہر مسلمان ہے مگر اندر کافر
تیرا بیرون موحد ہے مگر باطن مشرک، تیرا زہد تیرے ظاہر ہی پر
ہے۔ تیرا دین صرف ظاہر ہی پر ہے اور باطن تیرا خراب ہے جیسے
بیت الخلاء پر قلعی اور نجاست کی گدڑی پر سوکھا درخت۔ جب
تیری ایسی حالت ہے تو شیطان نے تیرے قلب پر ڈیرہ لگایا
اور اس کو اپنا مسکن بنالیا۔ مومن اول اپنا باطن سمجھ

ثُمَّ يَعْمَارَةُ
عَلَى الدَّاحِلِ
خَوَابٌ فَإِذَا
هَكَذَا الْبِدَا
إِلَى لَيْقَاتِ
الْآخِرَةِ ثُمَّ
الْمَعْمُورِ
وَقَالَ رَفِئِ
بِالْمَدِينَةِ
وَأَرْبَعِينَ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ
وَلَكِنْ قَدْ
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
تَعَوَّبَ ذَلِكَ
بِالْبَلَاءِ وَصَلَّى
شَغْلَهُ رَبُّهُ
بِالْإِيَّاءِ دَعْوَى
فَأَكْمَرُ تَكَلُّمُ
مُعْرَضُونَ عَنْ
عَنْ أُنْيَا لَيْكِهِ
هُمْ خُلَفَاؤُهُ
الْمُقَدَّرُ وَالْف
عَنْ عَطَايَا
لَكُمْ مَسْمُومٌ

ثُمَّ بَعَثَ رَسُولَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتْلُو دَارًا يَنْفِقُ
عَلَى الدَّارِ أَخْلٍ مِنْهَا مَبَالِغُ مِنَ الْمَالِ وَبِأَهْلِهَا
خَوَاتِمُ فَإِذَا اكْتَمَلَ عَمَلُهُمَا بَعْدَ ذَلِكَ يَتْلُو بِأَهْلِهَا
هَكَذَا الْبِدَايَةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِضَاةُ ثُمَّ
إِلَى لِقَاءَاتِ إِلَى الْخَلْقِ بِأَذْنِهِ الْبِدَايَةُ بِتَحْمِيلِ
الْأَخْرَجَةِ ثُمَّ تَنَاوُلُ الْأَقْسَامِ مِنَ الدُّنْيَا:

الْمَجْلِسُ الثَّاسِعُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَوْنِهِ الْجُمُعَةِ
بِالْمَدِينَةِ سِتَّةَ ثَلَاثِي وَعَشْرِينَ شَوَّالَ سَنَةِ ثَمَنِينَ
وَأَرْبَعِينَ وَتَمِيمًا مَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْدِبُ بِحَبِيبِهِ
وَلَكِنْ قَدْ يَبْتَلِيهِ الْمُؤْمِنُ يَنْتَبِهُ عِنْدَهُ
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَبْتَلِيهِ بِشَيْءٍ إِلَّا لِيُفْلِحَ
تَعَبُ ذَلِكَ إِمَادَتُهُ أَوْ أَخْرَجَهُ فَهُوَ رَاضٍ
بِالْبَلَاءِ وَصَابِرٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُتَمَيِّمٍ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
شَعْلَهُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْبَلَاءِ يَا مَسْغُولِينَ
يَا أَيُّهَا دَعُوا عَمَلَكُمْ فِي هَذِهِ الْمَقَالَةِ
فَاكْمَلُوا تَكْمَلُونَ بِأَسْنَتِكُمْ لَا يَقْلُوبَكُمْ أَنْتُمْ
مُعْرِضُونَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ كَلَامِهِ وَ
عَنْ أَمْرِيَاكُمْ وَاتَّبِعُوا عَمَلَكُمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ الَّذِينَ
هُمْ خُلَفَاؤُهُمْ وَأَوْصِيَاءُهُمْ أَنْتُمْ مُنَادِعُوهُ
الْمَقْدَرُ وَالْقُدْرَةُ فَتَعْتَمِدُ بِعَطَايَا الْخَلْقِ
عَنْ عَطَايَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَنْتَبِهُ لَا كَلَامَ
لَكُمْ مَسْمُومٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

کرتا ہے اس کے بعد ظاہر کو معذور کرتا ہے جیسے ایک شخص
مکان بناتا ہے تو اس کے اندر دنی حصہ پر بہت کچھ روپیہ
خرچ کر دیتا ہے اور اسکا دروازہ دیران ہی پڑا رہتا ہے -
یہاں تک کہ جب اندرون کی تعمیر سے فارغ ہو لیتا ہے تب
اسکا دروازہ بناتا ہے اسی طرح اول اللہ تعالیٰ اور اس کی
رضا جوئی ہے اسکے بعد اس کے اذن سے مخلوق کی طرف التفات
کرنا۔ ابتدا آخرت کی تحصیل سے ہونی چاہیے اس کے بعد دنیا
میں جو کچھ مقسوم ہے اس کو کھانا مناسب ہے -

نویں مجلس

(وقت صبح : یوم جمعہ : ۲۲ شوال ۱۲۵۵ھ مدرستہ مجتہدہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا
کہ اللہ مذاب نہیں لیتا اپنے محبوب کو لیکن آزمائش فرماتا ہے
مومن اس وقت ثابت قدم رہتا ہے اسکو یقین ہے کہ حق تعالیٰ
جو اس کو کسی تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے تو ضرور کسی مصلحت سے
فرماتا ہے جو بعد میں حاصل ہوتی ہے خواہ دنیا میں ہو یا دین میں
پس وہ بلا سے راضی اور اس پر صابر رہتا ہے نہ اپنے رب پر تہمت
نہیں دھرتا۔ اسکو مشغول بنایا ہے بارہ اس کے رب کہ اسکی
دجہ سے بلا کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی، اسے دنیا میں مشغول
رہنے والوں ان مقامات میں گفتگو کرنا چھوڑ دیکونکہ تم گفتگو کر
ہو اپنی زبانوں سے نہ کہ اپنے قلوب سے۔ تم لوگ گرداں ہو اللہ
عزوجل سے اس کے کلام سے، اس کے نبیوں اور انبیاء کے سچے متبعین
سے جو ان کے جانشین اور وصی ہیں۔ تم منازعت کر نیوالے ہو
مقدر سے اور قدرت سے تم گفتگو کر بیٹھے ہو مخلوق کی عطایا پر
خالق کی عطایا اور اس کے احسانات کو چھوڑ کر نہ تمہاری بات قلیل

اور فضا کر دیا ما
ملح و کامیابی کو
مرنے سے پہلے
اپنے شیطان کو
ت کو لازم کر د
ہوں کہ تم کو بلاتا
طرف اپنے نفس
طرف نہیں بلایا
لب ہوتا ہے
ہوتا ہے دنیا
سننے کو چھوڑتا
مبادت خانہ
اختیار
قتل کر سکی ہے
اس کے بعد توان
ت خانہ میں بیٹھ
تب تو باذن اللہ
ن زبان پر نیرکار
تی ہے مگر قلب
ہے مگر اندر دل فر
سے ظاہر ہی پر
خوابی جیسے
درخت جب
پر ڈیرہ لگایا
باطن ممد

وَعِنْدَ عِبَادَةِ الصَّالِحِينَ سَخَّ تَوْبَتُهُمْ وَتَخَلَّصُوا
بِالتَّوْحِيدِ وَتَشَبَّهُوا عَلَيْهِمَا وَتَوَافَقُوا الْقَدَرُ
الْقَضَاءُ فِيمَا لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ فِيمَا لَيْسَ بِكُمْ
فِي الْغَنَى وَالْفَقْرِ فِي الْعَافِيَةِ وَالْكَرَمِ فِيمَا
تُجِبُونَ وَفِيمَا تَكْرَهُونَ يَا فُؤَادَ قَوْمٍ تَابَعُوا حَقَّ
نَبَاتٍ بَعُوا بِأَخِي مُوَاحِدَةً مُوَاحِدَةً بَعُوا الْأَقْصِيَّةَ
وَالْأَقْدَارَ وَاحِدًا مُوَاحِدَةً يَا بَعُو كُمْ وَ
يَخْدُ مَكْمُورًا ذَلُّوا الْهَاجَةَ تَدُلُّ لَكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ
كَمَا تَدِينُ تَدَانُ كَمَا تَكُونُوا يُؤْتَى عَلَيْكُمْ
أَعْمَالُكُمْ عَمَلًا لَكُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِظَاهِرٍ
لِلْعَيْنِ وَبِجَارِي عَلَى الْقَلِيلِ بِالْكَثِيرِ الصَّحِيحُ
لَا يُسَمِّيهِ فَايَسَدًا وَالصَّادِقُ لَا يُسَمِّيهِ
كَأَذْبَابًا غَلَامًا إِذَا أَخَذْتُمْ خُدْمًا وَ
إِذَا وَقَفْتُمْ وَفَقْتُ إِخْدِمِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِحَدِّ مَتَّ هُوَ لَدَى السَّلَاطِينِ
الَّذِينَ لَا يَضُرُّونَ وَلَا يَنْفَعُونَ الْإِنْسَ
يُعْطُونَكَ يُعْطُونَكَ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ
أَوْ يَقْدِرُونَ يُقَسِّمُونَ لَكَ شَيْئًا لَمْ
يُقَسِّمْهُ لَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا شَيْءٌ
مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِ هُمْ إِنْ قُلْتُمْ إِنْ
عَطَاءُ هُمْ مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ كَقَهْرٍ
أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَا مُعْطَى وَلَا مَانِعَ وَلَا
ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُقَدِّمَ وَلَا مُؤَخَّرَ
إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ قُلْتُمْ إِنِّي
أَعْلَمُ ذَلِكَ

سماعت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ اس کے نیک بندوں کے
نزدیک یہاں تک کہ تم توبہ کرو اور توبہ بھی اخلاص کیساتھ اور جے
رہو اس پر اور موافقت کرو قضا و قدر کی جو تمہارے لئے مفید ہو
یا مضر عزت دے یا ذلت، تو نگرہی کے متعلق ہو یا افلاس کے،
صحت کے یا بیماریں ہو یا مرض کے اور ایسی ہو جو تم کو بیماری حلوم
دے یا ایسے امر کے متعلق ہو جو تم کو ناگوار کرے صابو!
اتباع کرو یہاں تک کہ متبوع بن جاؤ۔ خدمت کرو کہ مخدوم بنو
اتباع کرو قضا و قدر کا اور اس کے خادم بنے رہو یہاں تک کہ وہ
تمہاری تابعدار اور خدمت گذار بن جاویں۔ تم جھکو ان کے سامنے
وہ جھک جائیں گی تمہارے سامنے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ جیسا
تو معاملہ کریگا دیسا تیرے ساتھ کیا جائیگا، جیسے تم ہو گئے جیسے
حاکم تم پر مسلط ہونگے۔ تمہارے اعمال ہی تمہارے حکام ہیں۔ حق
تعالیٰ اپنے بندوں پر مطلق ظلم کر نیوالا نہیں ہے۔ وہ قلیل کا
صلہ کثیر عطا فرماتا ہے۔ صحیح کو فاسد قرار نہیں دیتا اور سچے کا نام جھوٹا
تجویز نہیں فرماتا۔ صاحبزادہ جب خادم بنے گا تو مخدوم بن جائیگا۔
اور جبے کیگا تو رولہ کیا جائیگا۔ خدمت کر حق تعالیٰ شانہ کی اور
اسکو چھوڑ کر ان بادشاہوں کی خدمتیں مشغول مت ہو جو تم کو نہ نقصان
پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ وہ تجھ کو دینگے کیا؟ کیا تجھ کو ایسی چیز دے
دینگے جو تیرے بقسم میں نہیں؟ یا ان کو قدرت ہے کہ تیرے حصہ
میں لگا دیں ایسی چیز جو حق تعالیٰ نے تیرے حصہ میں نہیں لگائی۔ کئی
چیز انکی طرف سے مستقل نہیں ہے (بلکہ تقدیر کی لکھت کا ظہور ہے)
اگر تو یہ کہے کہ انکی عطا مستقل اور ابتداء انکی طرف سے ہے تو کافر
ہو گیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ کوئی نہیں عطا کر نیوالا اور نہ منہ کر نیوالا
اور نہ نقصان پہنچا نیوالا اور نہ نفع دینے والا اور نہ آگے بڑھانیوالا
اور نہ پیچھے ہٹانے والا مگر اللہ عز و جل۔ پس اگر تو کہے کہ یہ تو

نیک بندوں کے
کیسا تھا اور جسے
ہائے لئے مفید ہو
ہو یا افلاس کے،
جو تم کو پیاری معلوم
زریعے صاحبو!
تو کہو کہ خودم بنو
ہو یہاں تک کہ وہ
م جھکوا انکے سامنے
سنا نہیں کہ جیسا
یہ تم ہو گئے یہ
ہے حکام ہیں حق
ہے۔ وہ قلیل کا
اور سچے کا نام چھوٹا
خودم بن جائیگا۔
مالی شانہ کی اور
ہو تو تجھ کو نہ نقصان
و ایسی چیز دے
ہے کہ تیرے حصہ
ب نہیں لگائی ہوگی
ت کا ظہور ہے،
سے ہے تو کافر
اور نہ منع کریں والا
آگے بڑھائیوں والا
تو کہے کہ یہ تو

قُلْتَ لَكَ: كَيْفَ تَعْلَمُ هَذَا أَوْ تَقْدِمُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَيَمُكِّفُ كَيْفَ تَفْسِدُ أَخْرَجَكَ
بَدْنِيَاكَ: كَيْفَ تَفْسِدُ طَاعَةَ مَوْلَاكَ عَزَّو
جَلَّ بِطَاعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ
وَالْخَلْقِ: كَيْفَ تَفْسِدُ تَقْوَاكَ بِشُكُوكِ إِلَى
غَيْرِهِ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ الْمُتَّقِينَ
وَنَاصِرَهُمْ: وَرَادُّ عَنْهُمْ: وَمُعَلِّمُهُمْ
وَمُعْرِضُهُمْ: بِنَفْسِهِ: وَأَخَذَ بِأَيْدِيهِمْ
وَمُجْبِهِمْ مِنَ الْمَكَارِهِ: وَنَاطِرُهُ إِلَى الْقَوَائِمِ
وَرَاوِقُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ قَالَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَعِ
مَنِّي كَمَا تَسْتَعِي مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ قَالَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا غَلَى الْعَبْدُ
أَبْوَابَهُ وَارْخَى اسْتَارَهُ وَاخْتَلَعَ مِنَ الْخَلْقِ وَ
خَلَا مَعَ صَاحِبِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّو
جَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ جَعَلْتَنِي أَهْوَنَ النَّاطِرِينَ إِلَيْكَ

المجلس العاشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةَ الْاِحَادِ رَابِعَ عَشَرَ
مُكْوَلًا سَنَةً خَمْسَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةً
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا
وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ أُمَّتِي بَرَاءٌ مِنَ التَّكَلُّفِ
الْقَلْبِيِّ لَا يَتَكَلَّفُ عِبَادَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
مَهْمَا صَارَتْ طَبْعُهُ: فَهُوَ يَبْدُ اللَّهُ بِظَاهِرِهِ
بِاطْنِهِ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ مِنْهُ وَامَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ

مجھے معلوم ہے تو میں کہوں گا یہ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ تجھ کو
معلوم ہو اور پھر غیر کو اس پر مقدم رکھے، تجھ پر افسوس تو
اپنی دنیا کے سبب اپنی آخرت کو کیسا بگاڑ رہا ہے اپنے مولیٰ
عز وجل کی طاعت کو کیسا فاسد کر رہا ہے اپنے نفس اپنی خواہش
اپنے شیطان اور مخلوق کی طاعت کر کے اور اپنے تقویٰ کو کیسا
فاسد کر رہا ہے دوسروں سے سکھ کر کے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ
تعالیٰ نگہبان ہے پرہیزگاروں کا، مددگار ہے اُن کا۔ انکی طرف
سے مدافعت فرمائیوا ہے اور انکو تعلیم دیتے والا ہے اور اپنے نفس
کی معرفت بخشنے والا ہے، ان کا دستگیر ہے اور ان کو نجات دیتا ہے
مکر دہات سے، دیکھ رہا ہے انکے قلوب کو، ان کو رزق پہنچائیوا ہے
ہے جہاں سے ان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
اپنی بعض کتابوں میں کہ اے ابن آدم مجھ سے شرما جیسا کہ اپنے دیندار
بڑوسی سے شرمتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جب کوئی بندہ اپنے دروازوں کو بند کرتا اور پرے ڈال لیتا اور
مخلوق سے چھپکڑ خلوت میں حق تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتا ہے تو حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب ہی سے
زیادہ تجھ کو کمتر بنالیا کہ سب پر وہ کہنا ضروری سمجھا اور مجھ سے نہ
شرمایا۔

دسویں مجلس

(وقت صبح: یوم یکشنبہ: ۲۴ شوال ۱۲۵۵ھ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ
”میں اور میری امت کے پرہیزگار بندے تکلف سے بری ہیں
پرہیزگار بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ
وہ اس کی طبیعت بنیاتی ہے پس وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اپنے
ظاہر سے بھی اور باطن سے بھی بلا تکلف اور جو منافق ہے وہ

فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ يَتَكَلَّفُ ۖ وَلَا يَسْتَمَانِي عِبَادَةً
الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ ۖ يَتَكَلَّفُهَا ظَاهِرًا ۖ وَيَتَرَكُهَا
بَاطِنًا ۖ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْخُلَ مَدْخَلَ الْمُتَّقِينَ
يَحِلُّ مَكَانَ تَمَقُّلٍ ۖ وَبِكُلِّ عَمَلٍ رَجَالٌ ۖ
رَجَالٌ خُلِقَتْ ۖ يَا مَنْ أَرْفَعُونَ تَوْبَتَهُمْ
تَغْفِرُكُمْ ۖ وَأَرْجِعُوا مِنْ أَيْدِيكُمْ ۖ كَيْفَ تَتَزَكَّوْنَ
الضَّيِّطَانِ يَضْحَكُ عَلَيْكُمْ ۖ وَيَسْتَعْنِي بِكُمْ ۖ إِنْ
صَلَّيْتُمْ ۖ وَإِنْ صُمَّمْتُمْ ۖ فَعَلَّيْتُمْ ذَلِكُمْ لِلْخَلْقِ لَا
لِغَنَى عَمْرٍ وَحَلٍّ ۖ وَهَكَذَا إِنْ تَصَدَّقْتُمْ ۖ وَ
زَكَّيْتُمْ ۖ وَحَجَّجْتُمْ ۖ أَنْتُمْ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ عَنْ
قُرَيْبٍ تُصَلُّونَ تَارًا حَامِيَةً ۖ إِنْ لَمْ تَدَارِكُوا
تَتَوَبُّوا وَتَعْتِدُونَ ۖ عَلَيَكُمْ بِالْإِتْبَاعِ ۖ مِنْ غَيْرِ
إِتْبَاعٍ ۖ عَلَيَكُمْ بِمَدِّ السَّلَافِ لِمَا جَاءَ ۖ أَمْشُوا
الْجَادَّةَ الْمُسْتَقِيمَةَ لَا تَشْبِيهِ وَلَا تَعْطِيلٌ ۖ بَلْ
إِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَلَا تَطْبِيعٍ وَلَا تَشَدِيدٍ وَلَا
تَمَسُّدٍ ۖ وَلَا تَمَعُّقٍ ۖ يَسْعَوْكُمْ مَا وَسَعَ مَنْ كَانَ
تَجَلُّكُمْ وَتُحَاكُ تَحْفَظُ الْقُرْآنَ ۖ وَلَا تَحُلُّ بِهِ ۖ
تَحْفَظُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْمَلُ بِهَا ۖ فَلَا تَتَّبِعِي تَفْعَلِ ذَلِكَ تَأْمُرُ
النَّاسَ وَأَنْتَ لَا تَفْعَلِ ۖ وَتَنْهَاهُمْ وَأَنْتَ لَا تَنْهَى
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ
تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۖ لَهُ تَقْوَوْنَ وَتَحْفَظُونَ
مَا تَسْتَعِينُونَ ۖ لَمْ تَدْعُوا إِلَى الْإِيمَانِ فَكَا
تُؤْمِنُونَ ۖ الْإِيمَانُ هُوَ الْمُقَادَرُ ۖ

اپنی ساری حالتوں میں تکلف کرتا ہے خصوصاً حق تعالیٰ
کی عبادت میں کہ ظاہر اُبتکلف اس کو لاتا ہے اور باطناً اسکو
چھوڑتا ہے وہ قادر نہیں کہ داخل ہو سکے جہاں پر ہیزگار بندے
داخل ہوئے ہر محل کے لئے ایک جُدا گفتگو ہے اور ہر کام کے
لئے خاص مرد۔ لڑائی کے لئے خاص ہی آدمی پیدا کئے گئے
ہیں۔ اے منافقو! اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے
فرار سے واپس آؤ۔ کس طرح شیطان کو چھوڑتے ہو کہ وہ تم
پر ہنسے اور اپنی جلن کی شفا پائے اگر تم نے نماز پڑھی روزہ
رکھا تو مخلوق کے لئے نہ کہ خالق کے لئے اور اسی طرح صدقات
در کوة دی اور حج کیا تو مخلوق کے لئے (کہ لوگ حاجی دینی سمجھیں)
تم کام کرنے اور فضول مشقت اٹھانیوالے ہو عنقریب
داخل ہو گے جلتی ہوئی آگ میں اگر توبہ و معذرت نہ کی۔
اپنے اُپر لازم سمجھو اتباع کو ایجاب و بدعات کے بغیر۔ لازم پکڑو
سلف صالحین کے مذہب کو، جلد راہ مستقیم پر جس میں نہ تشبیہ ہو
نہ تعطیل بلکہ اتباع ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت کا بلا تکلف بلا تصنع بلا تشدد اور تسانی و عقل کے متکے چلنے
بغیر جس تمہارے پہلوں نے گنجائش سمجھی تم بھی گنجائش سمجھو۔ تجھ
پر افسوس کہ حافظ قرآن بنتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا پھر حفظ
کرتا کیوں ہے؟ لوگوں کو حکم دیتا ہے اور خود نہیں کرتا۔ دوسروں
کو منع کرتا ہے مگر خود باز نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غصہ
دلائنوالی بڑی بات اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ تم کہو ایسی بات
جو خود نہ کرو۔ تم یہ کہو کہتے ہو جس کی خود مخالفت کرتے ہو
تم اوسرہ نہیں آتی۔ کیوں دعوے کرتے ہو ایمان کا حالانکہ
ایمان نہیں لاتے؟ ایمان ہی تو ہے جو مقابلہ کرنے والا
ہے۔

لِلْأَقَاتِ ۖ هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ ثِقَلِنَا ۖ هُوَ الْمَصَاحِقُ
 هُوَ الْمُقَابِلُ ۖ الْإِيمَانُ هُوَ الْمُتَكَرِّمُ بِمَا عِنْدَكَ
 مِنَ الدُّنْيَا ۖ الْإِيمَانُ يَنْتَكِرُكُمْ يُوْجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ ۖ وَالْهَوَى يَنْتَكِرُكُمْ يُوْجِبُ الشَّيْطَانَ وَالْإِنْفَاضِ
 النَّفْسِ مِنْ قَاتِهِ ۖ بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلَى
 أَبْوَابِ الْخَلْقِ ۖ مَنْ صَبَّحَ طَرِيقَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 ضَلَّ عَنْهَا قَدْ عَلَى طَرِيقِ الْخَلْقِ ۖ مَنْ أَرَادَ
 اللَّهُ بِهِ خَيْرًا أَغْلَقَ أَبْوَابَ الْخَلْقِ فِي وَجْهِهِ ۖ
 وَقَطَعَ عَطَاءَ هَمِّهِ عَنْهُ ۖ حَتَّى يَرُدَّكَ بِذَلِكَ الْبَيْتِ
 لِقِيْمَةٍ ۖ مِنَ الْغَدْرِ إِلَى الشَّطِّ ۖ لِقِيْمَةٍ ۖ مَنْ لَا تَقِي
 إِلَى قِيَمَةٍ ۖ وَيَحْكُمُ تَقَرُّحُ بَقْعُودِكَ عِنْدَ الْغَدْرِ
 فِي الشِّتَاءِ عَنْ قَرْنِ بَيْعِي الْفَيْيُفِ ۖ وَيُلْطَفُ
 الْمَاءُ الَّذِي عِنْدَكَ ۖ فَتَمُوتُ مَكَانَكَ ۖ الَّذِي
 عِنْدَ الشَّوْقَانَةِ فِي الصَّيْفِ لَا يَنْقُطُ مَاءُهَا ۖ
 وَفِي الشِّتَاءِ يَزِيدُ وَيَكْثُرُ ۖ كُنْ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 تَكُنْ غَنِيًّا عَنْ زِيَادَةِ مِثْرٍ ۖ مَوْجِدًا لِيْلًا ۖ مَبْرُ
 اسْتَكْفَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ احْتَاجَ الْيَتِيمُ كُلِّ شَيْءٍ
 وَهَذَا شَيْءٌ لَا يَبْعِي بِاللَّحَقِّ وَالْبَيْعِي ۖ وَلَكِنْ
 بِشَيْءٍ وَفَرَّ فِي الْمُهْدِ وَرِوْصَدَةِ الْعَمَلِ ۖ
 بِأَعْلَامٍ لِيَكُنِ الْخَرَسُ دَا بَكَ وَالْخَمُولُ
 لِبَاسُكَ ۖ وَالْهَرَبُ مِنَ الْخَلْقِ كُلِّ مُنْقُودٍ
 وَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَنْقَبَ فِي الْأَرْضِ سَرَبًا
 تُخْفِي فِيهِ فَا فَعَلْ ۖ يَكُونُ هَذَا دَا بَكَ
 إِلَى أَنْ يَتَرَعَّرَ إِيْمَانُكَ ۖ وَيَقْوَى قَدَمُ
 إِيْقَانِكَ

آفتوں کا وہی توجھ والا ہے ہمارے بوجھ کے نیچے وہی پکھارنے
 والا ہے وہی لڑنے والا ہے۔ ایمان ہی وہ سخی ہے کہ جو کچھ دُنیا
 اس کے پاس ہے سب لٹا دیتا ہے۔ مومن سخاوت کرتا ہے
 اللہ واسطے اور منافق سخاوت کرتا ہے شیطان کے لئے اور نفسانی
 اغراض کیلئے جس سے حق تعالیٰ کا دروازہ چھوٹا دہ مخلوق کے
 دروازوں پر بیٹھا اور جس نے حق تعالیٰ کے راستہ کو ضائع کیا اور
 اس سے بھٹکا وہ مخلوق کے راستہ پر بیٹھا۔ جس شخص کے ساتھ
 اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کی طرف سے مخلوق کے
 دروازے بند کر دیتا اور ان کی عطا کو اس سے روک دیتا ہے
 کہ اس طرح پر اس کو اپنی طرف پھیر لیتا۔ حوضوں سے ہٹا کر سند
 کے کنارے کھڑا کر دیتا اور لاشے محض سے نکال کر شے کی طرف
 لے آتا ہے تجھ پر افسوس کہ موسم سرما میں حوضوں کے پاس اپنے
 بیٹھ جانے پر سرد ہوتا ہے سو عنقریب گرمی آئیگی اور جو کچھ تیرے
 پاس پانی ہے اس کو سکھا دیگی پس تو وہیں مرے گا۔ ساحلِ سند
 پر آ کہ گرمی میں اس کا پانی ختم نہیں ہوتا اور سرما میں زیادہ ادا
 بخت ہو جاتا ہے، اللہ عزوجل کی معیت حاصل کر کہ تو نگر با عزت
 حاکم سردار اور راہبر بن جائے۔ جو شخص اللہ عزوجل کو لیکر غنی
 بنا ہر چیز اس کی محتاج ہو گئی۔ یہ چیز تزیین و متناسے حاصل
 نہیں ہوتی بلکہ اس چیز سے حاصل ہوتی ہے جو سینو نہیں
 قرار پاتی اور علیٰ حالت اس کو سچا کر دکھاتی ہے۔
 صاحبزادہ چاہیے کہ گونگا بن تیری عادت گنما، تیرا
 لباس اور مخلوق سے بھاگنا تیرا منتہائے مقصود بنا رہے۔
 اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ زمین میں سُرنگ کھود کر اسیں گھس
 بیٹھے تو ایسا کر۔ یہی عادت تیری اس وقت تک رہنی چاہیے کہ تیرا
 ایمان جو ان دُباع ہو جائے تیرے ایمان کے پاؤں قوی ہو کر جنم

صالح تعالیٰ
 ہے اور باطن اس کو
 پر ہیزگار بندے
 اور ہر کام کے
 ہی پیدا کئے گئے
 کہ وہ اور اپنے
 رتے ہو کہ وہ تم
 ساز پڑھی روزہ
 سی طرح صدقات
 حاجی دینی نہیں
 ہو عنقریب
 عذرت نہ کی۔
 بغیر لازم پکڑو
 نہیں نہ تشبیہ ہو
 شرعیہ و سام کی
 عقل کے نیچے چلائے
 تجھ بجا پیش سمجھو۔ تجھ
 نہیں کرتا پھر حفظ
 نہیں کرتا۔ دوسروں
 فرماتا ہے غصہ
 تم کہو ایسی بات
 نالافت کرتے ہو
 ایمان کا حالانکہ
 مقابلہ کرنے والا

وَيَتَزَيَّشُ جَنَّتَ صِدْقَكَ ۖ وَتَفْتَحَ عَيْنَا كُلِّكَ
فَتَرَوْعُ مِنْ اَرْضِ بَيْتِكَ ۖ وَتَطِيرُ إِلَى اجْوَعِلِ لِلَّهِ
تَطُوفُ الشَّرْقَ وَالْمَغْرِبَ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ ۖ السَّهْلَ
وَالْجَبَلَ ۖ تَطُوفُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ ۖ وَأَنْتَ
مَعَ الدَّلِيلِ الْخَفِيِّ الرَّفِيقِ ۖ فَحَيْثُ كَانَ طَائِفُ لِسَا
فِي الْكَلَامِ ۖ وَأَحْلَمَ لِبَاسِ الْحُمُولِ ۖ وَاتَّوَكَّلْ
الْهَرَبَ مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَاخْرُجْ مِنْ سَرِيكَ الْبَيْتِ
فَاِنَّكَ دَوَاءٌ لَهُمْ عَيْنُ مُسْتَضِرٍّ فِي لَفْسِكَ ۖ
لَا تُبَالِ بِقِلَّتِهِمْ وَكَثْرَتِهِمْ ۖ وَاقْبَلْ لَهُمْ
إِدْبَارَهُمْ وَحَمْدَهُمْ وَذَمُّهُمْ ۖ لَا تُبَالِ آيُنَ
سَقَطَتْ لَقَطَتْ ۖ وَأَنْتَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
يَا قَوْمُ اعْرِفُوا هَذَا الْخَلْقَ ۖ وَتَأَدَّبُوا بَيْنَ
يَدَيْهِ مَا دَامَتْ قُلُوبُكُمْ بَعِيدَةً عَنْهُ ۖ
فَإِنْ تَمَّ سَبْعُونَ أَدَبَ عَلَيْهِ ۖ وَإِذَا قُرِبَتْ حَسَنَ
أَدَبًا ۖ فَإِذَا رَكِبَ جَاءَ خَرَسَهُمْ ۖ وَحَسَنَ أَدَبُهُمْ
لَا تَهْمُ قُرْبُوتُ مَنْهُ ۖ كُلُّ مَتْلَبٍ يَهْمُ إِلَى
زَاوِيَةٍ ۖ الْإِقْبَالُ عَلَى الْخَلْقِ هُوَ عَيْنُ الْإِدْبَارِ
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى تَخْلَعُ
الْأَرْبَابَ ۖ تَقْطَعُ الْأَسْبَابَ ۖ وَتَتَوَكَّلُ رُؤْيَا
الْخَلْقِ فِي النِّفْعِ وَالضَّرَرِ ۖ أَنْتُمْ أَصْحَاءُ مَرُوضَةٍ
أَعْيَاءُ فَقَرَاءٍ ۖ أَحْيَاءُ مَوْتَى ۖ مَوْجُودُونَ
مَعْدُومُونَ ۖ إِلَى مَتَى هَذَا الْإِبْقَاءُ
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأَعْرَاضُ
عَنْهُ ۖ إِلَى مَتَى عِمَادَةُ الدُّنْيَا
تُخْرِيبُ الْآخِرَةَ

لکیں۔ تیرے صدق کے بازوؤں پر پر لگ آویں اور تیرے قلب
کی آنکھیں کھل جاویں اسوقت تو اپنے گھر کی زمین سے اٹھ
اور علم خداوندی کے خلا میں طیران کرے اور گشت کرے مشرق
و مغرب کا، خشکی و سمندر کا، نشیب اور پہاڑ کا اور گشت
کرے زمین اور آسمانوں کا ہوشیار رفیق راہبر کو ساتھ لیکر
پہل اسوقت اپنی زبان کو گفتگو میں کھول۔ گناہی کے کپڑے
اُتار مخلوق سے بھاگنا چھوڑ اور اپنی سُرنگ سے ٹھکراہکی طرف آ
کہ اب تو انکے لئے دوا ہے کہ اپنے نفس میں نقصان نہیں پاسکتا
پس پر دامت کراہکی قلت و کثرت کی انکے متوجہ ہونے اور درگزر
بننے کی اور انکی مدح اور مذمت کی کچھ پر دامت کراہی جہاں بھی
تو گر گیا وہیں دانہ چمک لیگا اس لئے کہ تو اپنے رب عزوجل کے
ساتھ ہے صاحبو! خالق کو پہچان لو اور اسکے حضور باادب بنو۔
جب تک تمہارے قلوب اس سے دُور رہیں گے اسوقت تک تم بے
ادب کہلاؤ گے اور جب قریب ہو جائیگے تو باادب ہو جاؤ گے
غلاموں کی بیک بیک دروازہ پر بادشاہ کے (تخت) پر سوار
ہونے سے پہلے ہی پہلے ہے اور جبوقت سوار ہو گیا تو سب گونگ
بے زبان اور باادب بن جاتے ہیں کیونکہ اپنے بادشاہ سے قریب
ہیں۔ ہر ایک انہیں سے بھاگنے لگتا ہے گوشہ کی طرف دکانہ اپنی
اپنی جگہ ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑے ہو جاویں، مخلوق کی طرف
منہ کرنا بعینہ حق تعالیٰ کی طرف پشت کرنا ہے تجھے کبھی فلاح
نہو گی جب تک کہ جھوٹے معبودوں کو نکال لیگا نہیں، اسباب کو قطع
نہ کر گیا اور نفع و نقصان کے متعلق مخلوق کو دیکھنا چھوڑے گا
نہیں تم بظاہر تندرست ہو مگر حقیقت میں بیمار، تو نگر ہو مگر
مفلس زندہ ہو مگر مُردہ۔ موجود ہو مگر معدوم یہ حق تعالیٰ سے بھاگنا
اور اس اعراض کرنا کہ بتک دنیا کا آباد کرنا اور آخرت کو دیر بمانا

میں اور تیرے قلب
زمین سے اٹھ
گشت کرے شرق
اور دکا اور گشت
اہر کو ساتھ لیکر
نامی کے کپڑے
نکلے انکی طرف آ
مان نہیں پاسکتا
جو ہنڈا در در گرد
ست کر، جہاں بھی
رب عز وجل کے
صور باادب ہو۔
سوقت تک تم بے
دب ہو جاؤ گے
نخت، پر سوار
وگیا تو سب گونگ
دشاہ سے قریب
کی طرف (کہ اپنی
مخلوق کی طرف
تجھے کبھی فلاں
یں، اسباب کو قطع
یہنا چھوڑے گا
را تو نہ ہو مگر
یہ حق تعالیٰ سے لگا
خزت کو دیر بنا

إِنَّمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ ۖ فَكَيْفَ يُحِبُّ
بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ الْخَائِفُ
وَالْخَائِئِ كَيْفَ يَحْصُلُ هَذَا فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ
فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ هَذَا الْكِتَابُ ۖ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكِتَابُ مُجَانِبُ الْإِيمَانِ كُلِّ
إِنَاءٍ يَنْتَضِعُ بِمَا فِيهِ أَعْمَالُكَ دَلَائِلُ عَلَى اعْتِقَادِ
ظَاهِرِهِ لَدَلِيلٍ عَلَى بَاطِنِهِ وَلِهَذَا قَالَ
بَعْضُهُم الظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ ۖ بِكُلِّكُمْ ظَاهِرٌ
عِنْدَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ وَعِندَ خَوَاصِّهِ مِنْ عِبَادِهِ
إِذَا وَقَعَ بَيْنَهُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَتَأْدَبُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَتَبَّ مِنْ ذُنُوبِكَ قَبْلَ لِقَائِهِ تَصَافَرُ
عِنْدَكَ ۖ وَتَوَاضَعُ لَهُ ۖ إِذَا تَوَاضَعْتَ لِلْقَاصِدِ
فَقَدْ تَوَاضَعْتَ لِلَّهِ عَنَّا وَجَلَّ ۖ تَوَاضَعُ فَإِنَّ
مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْسَنَ الْأَدَبِ
بَيْنَ يَدَيِ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ ۖ فَإِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ فِي أَكْبَرِكُمْ
قَالَ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذِكْرَ الرِّسْقِ تَحْسِبُ بَلَّ حَتَّى يَهْضَبَ إِلَى كِبَرِ
السِّنِّ التَّقْوَى فِي امْتِنَالِ الْأَمْرِ ۖ وَالْإِنْشَاءُ
عَنِ النَّبِيِّ وَمِلَازِمَةُ الْكِتَابِ السَّنَةِ ۖ وَلَا
فَكْرٌ مِنْ شَيْءٍ لَا يَجُوزُ أَحْتِرَامُهُ وَلَا السَّلَامُ
عَلَيْهِ ۖ وَكَيْسٌ فِي دُونِ بَرِّكَ ۖ الْأَكْبَرُ الْمُتَّقُونَ
الصَّاحِبُونَ الْمُتَوَرَّعُونَ الْعَامِلُونَ بِالْعِلْمِ
الْمُخْلِصُونَ فِي الْعَمَلِ الْأَكْبَرُ الْفُلُوكُ
الْمُعْرَمَةُ عَمَّا سِوَى اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ الْأَكْبَرُ

کب تک؟ تم میں سے ہر شخص کے پاس ایک ہی تو قلب ہے پھر
اس سے دنیا اور آخرت دونوں کیساتھ کس طرح محبت کر سکتا ہے
اسمیں خالق و مخلوق دونوں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ایک
قلب کے لئے ایک حالت میں کس طرح حاصل ہو جاتی ہے؟ یہ صریح
جھوٹ ہے اور جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جھوٹ ایمان سے منافی ہے۔ ہر مرتن سے دہی چھلکتا ہے جو
اسمیں ہوتا ہے۔ تیرے اعمال تیرے عقائد کا دلیلیں ہیں اور تیرا
ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے اور اسی لئے ایک بزرگ نے
فرمایا ہے کہ تیرا ظاہر عنوان ہے تیرے باطن کا، تیرا باطن حق تعالیٰ
اور اسکے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ جب ان خواص میں
سے کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو نو دبانہ اس کے سامنے کھڑا ہو
اور اس کے ٹپے سے قبل اپنے گناہوں سے توبہ کر لے۔ اسکے سامنے
چھوٹا بن اور پستی اختیار کر۔ جب تو نے صالحین کے سامنے پستی
اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پستی اختیار کی اور جو شخص پستی
اختیار کرتا ہے اللہ عز وجل اسکو رفعت بخشتا ہے، ادب اختیار
کر اس کے سامنے جو تجھ سے بڑا ہو کیونکہ جناب سول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت تمہارے بڑوں میں ہے۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد فقط عمر کی بڑائی نہیں ہے
بلکہ عمر کی بڑائی کے ساتھ احکامات کی تعمیل اور منوعات سے باز
رہنے میں بہرہ گیری اور کتاب سنت کی پابندی کو بھی ملانا
چاہیے ورنہ بہتیرے بڑے ایسے ہیں جن کا نہ احترام جائز ہے
نہ ان کو سلام کرنا اور نہ ان کی زیارت میں برکت ہے۔ بڑے ہی
ہیں جو متقی ہوں اور نیکو کار ہوں محتاط ہوں، علم پر عامل ہوں اور
عمل میں خلاص والے ہوں۔ بڑے دہی قلوب ہیں جو صاف
ہوں اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہوں اور بڑے

الْقُلُوبُ الْعَارِفَةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمَةُ الْقَرِيبَةُ
 مِنْهُ كُلَّمَا كَثُرَ عِلْمُ الْقُلُوبِ قَرُبَتْ مِنْ مَوْلَاهَا
 عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ قَلْبٍ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَهُوَ عَنِ
 اللَّهِ مُجْجُوبٌ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِي حُبِّ الْآخِرَةِ
 فَهُوَ عَنِ قُرْبِ اللَّهِ مُجْجُوبٌ يَقْدَرُ رَغْبَتَكَ
 فِي الدُّنْيَا تَقْصُرُ رَغْبَتَكَ فِي الْآخِرَةِ: وَيَقْدَرُ
 رَغْبَتَكَ فِي الْآخِرَةِ تَقْصُرُ حُبَّتَكَ لِلْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ اعْرِضُوا أَقْدَارَكُمْ: وَلَا تُؤْثِرُوا
 أَنْفُسَكُمْ مَنْزِلًا كَرِهَ بَيْنَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 فِيهِ ذِكْرُ لَهَا قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يُعْرِضْ قَدَرَهُ
 عَرَفْتَهُ الْأَقْدَارُ قَدَرُكَ: لَا تَقْعُدُ فِي مَوْضِعٍ
 تَقَامُ مِنْهُ إِذَا دَخَلْتَ دَارًا فَلَا تَقْعُدُ مَوْضِعًا
 لَمْ يُقْعُدْ لَهُ فِيهِ صَاحِبُ الدَّارِ: فَإِنَّكَ تَقَامُ
 مِنْهُ بِمَا أَمَرَهُ وَإِنْ امْتَنَعْتَ أَقَمْتَ
 وَأَهْنَتْ وَأُخْرِجْتَ: يَا غُلَامُ قَدْ
 ضَيَعْتَ الْعَمَلَ فِي كُتُبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهِ مِنْ
 غَيْرِ عَمَلٍ آتَيْتَ يَنْفَعُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ أَنْتُمْ كُنْتُمْ رِعَاةَ الْخَلْقِ
 فَمَا صَنَعْتُمْ فِي رِعَايَاكُمْ وَيَقُولُ لِلْمَلُوكِ
 وَالْأَعْيَانِ أَنْتُمْ كُنْتُمْ حُكَّامًا كُنْتُمْ زُرَى:
 هَلْ دَاوَلْتُمْ الْفُقَرَاءَ وَرَيْيْتُمْ الْإِسْنَامَ
 وَأَخْرَجْتُمْ مِنْهَا حَقِّي الَّذِي كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ
 يَا قَوْمُ اتَّعَظُوا مَوَاعِظَ الرَّسُولِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قلوب دہی ہیں جو اللہ عزوجل کی معرفت والے ہوں علم والے
 ہوں اور اس سے قریب ہوں۔ قلوب کے علم جوں جوں زیادہ ہوگا
 وہیں ان کو اپنے مولیٰ عزوجل سے قرب حاصل ہوگا۔ جس
 قلب میں دنیا کی محبت وہ محبوب اللہ سے اور ہر قلب جس
 میں آخرت کی محبت ہو وہ محبوب اللہ کے قریب (البتہ حسین خاص
 حق تعالیٰ کی محبت ہو وہ مقرب)۔ جس قدر تیری رغبت دنیا میں
 بڑھے گی اس قدر تیری رغبت آخرت سے کم ہوگی اور جس قدر تیری محبت
 آخرت میں بڑھیں گی اس قدر تیری محبت حق تعالیٰ سے گھٹے گی۔ اپنی
 حیثیت کو پہچاننا اور اپنے نفس کو ایسے مرتبہ میں اتار دینا جس میں ان کو
 حق تعالیٰ نے نہیں اتارا (کہ پیر بن بیٹھو حالانکہ ابھی مرید بننے
 کے لائق بھی نہیں ہوئے) اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جس نے
 اپنے مرتبہ کو نہ پہچانا اس کو تقدیر اسکے مرتبہ کی پہچان کراہیگی (کہ غیبی
 مار پڑیگی اور ہوش ٹھکانے آجائینگے) ایسی جگہ مت بیٹھ کہ جہاں
 اٹھا دیا جائے جب تم کسی گھر میں داخل ہوتو ایسی جگہ مت بیٹھو
 جہاں مالک مکان نے تم کو بٹھایا نہیں اس لئے کہ بلا اختیار کے وہاں
 سے اٹھا دئے جاؤ گے اور اگر تم اٹھنے سے انکار کر دو گے تو جبراً
 کھڑے کئے جاؤ گے اور ذلیل کر کے کمال باہر کر دئے جاؤ گے۔

صاحبزادہ! تو نے اپنی عمر برباد کر دی علم کے لکھنے اور یاد کرنا
 بلا عمل کے۔ یہ تجھ کو کیا فائدہ دیگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 حق تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء سے فرمائے گا کہ تم مخلوق کے
 محافظ تھے پس بتاؤ اپنی رعایا کے متعلق تم نے کیا کیا؟ اور فرمایا
 بادشاہوں اور تو نگروں سے کہ تم میرے خزانوں کے خزانچی تھے
 پس فقراء کے ساتھ میل جول بھی رکھایا نہیں؟ یتیموں کی
 پرورش بھی کی اور مال میں سے وہ حق نکالا بھی جو میں نے
 تم پر فرض کیا تھا۔ صاحبو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے ہوں علم والے
جوں زیادہ ہوگا
صل ہوگا جس
اور ہر قلب جس
(اللہ حسین خاص
ری رغبت دنیا میں
اور جہد تیری رحمت
سے گھٹے گی۔ اپنی
آوارہ ہیں ان کو
لانکہ اسمیٰ مرید بنے
مرایا ہے کہ جس نے
ن کرایگی کہ غیبی
مرمت بیٹھ کہ جہاں
ایسی جگہ مستطیع
کہ بلا اختیار کے رہا
کار کردے تو جبراً
نے جاوے۔
لکھنے اور یاد کر نہیں
نہ علیہ السلام نے فرمایا ہر
یگا کہ تم مخلوق کے
باکیا اور فرمایا
س کے خزانچی تھے
ب؟ یتیموں کی
کالا بھی جو میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم

وَاتَّبِعُوا أَوْثَرَهُ مَا أَفْسَسَ قُلُوبَكُمْ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ
أَقْدَرَهُ عَلَى مِقَاسَةِ الْخَلْقِ ۖ كَلَّمَا رُمْتُ
الظَّيْرَ إِنْ جَاءَ مِقْصُ الْقَدَرِ وَقَصَّ جَنَاحِي
غَيْرَ أَنَّي أَسَلْتُ كَيْفَ وَأَنَا مُقِيمٌ فِي بَرَّاجِ
الْمَلِكِ وَبَيْتِكَ يَا مُنَافِقُ تَتَمَتَّى خُرُوجِي مِنْ
هَذِهِ الْبَلَدَةِ ۖ تَوَدَّحَوَّكَتُ تَبَدَّلَ الْأَمْرُ
وَأَنْفَضَلَتِ الْأَعْضَاءُ ۖ وَتَغَيَّرَ الْحَدِيثُ ۖ وَ
لَكِنْ أَخَافُ مِنْ عَقُوبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَجْلِ
الْجَلَّةِ ۖ مَا أَنَا مُشْتَرِكٌ بِكَ عَلَى مُنَافِقَةٍ مِنْ
الْقَدَرِ فَإِنَا مُؤَافِقُونَ لَهُ مُسَلِّمُونَ إِلَيْهِ اللَّهُمَّ
سَلَامًا وَتَسْلِيمًا ۖ وَيُحْيِكَ تَسْتَهْزِئُ بِي ۖ
وَأَنَا وَاقِعٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَدْعُوا
الْحَقَّ إِلَيْهِ سَوْفَ تَرَى جَوَابَكَ ۖ أَيْبُنِي
إِلَى قُوَّتِي ذَرَا عَاوِلِي حَتَّى الْأَوَاكِي ۖ سَوْفَ تَرَوْنِي
يَا مُنَافِقُونَ عَذَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِعْقَابُهُ
دُونًا وَآخِرَةً ۖ الرَّيْطَانُ جَلِيلٌ ۖ سَوْفَ تَرَوْنِي
مَا يَكُونُ مِنْهُ ۖ أَنَا فِي يَدِ تَقْلِيلِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ ۖ تَارَةً يُصَيِّرُنِي جَبَلًا ۖ وَتَارَةً يُصَيِّرُنِي
دَرَّةً ۖ وَتَارَةً يُصَيِّرُنِي بَحْرًا ۖ وَتَارَةً
يُصَيِّرُنِي قَطْرَةً ۖ وَتَارَةً ۖ يُصَيِّرُنِي شَمْسًا
وَتَارَةً يُصَيِّرُنِي لَمْعَةً وَرَقَّةً يُقَلِّبُنِي
كَمَا يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۖ كُلُّ
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۖ بَلْ كُلُّ
لَحْظَةٍ ۖ أَلْيَوْمَ لَكُمْ
وَاللَّحْظَةُ بَعْدُ كَمْ ۖ

کی نصائح سے نصیحت حاصل کرو اور آپ کے ارشاد کو قبول کرو۔
تہاے دل کقدر سخت ہو گئے؟ پاک ذات ہے جس نے مجھ کو قدرت
بخشی مخلوق کی نغیوں کی برداشت کی جب کبھی میں اڑنے کا قصد
کرتا ہوں تو تقدیر کی مراض آتی اور میرے بازو تراش جاتی ہے
کہ میں پابندی تقدیر کے سبب تمکو چھوڑ کر کہیں جا نہیں سکتا،
کیونکہ پابند نہ ہوں کہ میں شاہی بارگاہ میں مقیم ہوں۔ اے
منافق تجھ پر افسوس کہ میرے اس شہر سے نکلنے کی آرزو کرتا ہے۔
اگر میں نے حرکت بھی کی تو معاملہ دگرگوں ہو جائیگا۔ جوڑ بڑا جدا
ہو جائیں گے اور بات بدل جائیگی۔ لیکن میں محبت کر نہیں ڈرتا
ہوں اللہ کے عذاب سے، میں مستعد نہیں ہوں بلکہ تقدیر کے مواقع
پر جا ہوا ہوں، اسکی موافقت کرنا اور اپنے آپ کو اسکے حوالہ
کئے ہوئے ہوں۔ یا اللہ سلاستی و تفویض نصیب فرما۔ تجھ پر
افسوس کہ میرا مذاق اڑاتا ہے حالانکہ میں کھڑا ہوں حق عزوجل
کے دروازہ پر کہ مخلوق کو اس کی طرف بلاتا ہوں۔ بہت جلد
تجھ کو اپنا جواب نظر آجائیگا۔ میں ادھر کی جانب ایک ہاتھ چٹائی کرتا
ہوں تو نیچے کے رخ ہزاروں ہاتھ یعنی اہل مقصود میرا بنیاد اور
اندرون اور جڑ کے استحکام کی تعلیم ہے گو فرغ و ثمرات کم ہوں)
اے منافقو عنقریب تم دیکھو گے عذاب خداوندی دنیا اور
آخرت میں۔ زمانہ حائل ہے جلد ہی تمکو نظر آجائیگا کہ اس سے کیا
پیدا ہوتا ہے؟ میں حق تعالیٰ کے اٹھنے پلٹنے والے ہاتھ میں ہوں
کبھی وہ مجھ کو پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی ذرہ۔ کبھی وہ مجھ کو سمندر
کر دیتا ہے اور کبھی قطرہ۔ کبھی وہ مجھ کو آفتاب بنا دیتا ہے اور
کبھی چمک اور جھلک، مجھ کو پلٹتا رہتا ہے جیسے رات اور دن کو
پلٹتا رہتا ہے۔ ہر دن وہ ایک شغل میں ہے بلکہ ہر لحظہ کیونکہ دن
کا ذکر تمہارے اعتبار سے ہے اور لحظہ ہے دوسروں کے اعتبار سے

بَا غَلَامٍ اِنْ اَدَدَتْ سَعَةَ الصَّدْرِ طَيِّبَ
الْقَلْبِ فَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ الْخَلْقُ : وَلَا
تَلْفِئْتُ اِلَى حَدِيثِهِمْ : اَمَّا تَعْلَمُ اَتَاهُمْ مَا
يَرْضَوْنَ عَنْ خَالِقِهِمْ : فَكَيْفَ يَرْضَوْنَ عَنكَ :
اَمَّا تَعْلَمُ اَنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَلَا
يُبْصِرُونَ وَلَا يُؤْمِنُونَ بَلْ يُكَذِّبُونَ وَلَا
يُصَدِّقُونَ : اَتَتَّبِعُ الْقَوْمَ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَلَا
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُونَ مِنْ غَيْرِهِ وَلَا
يُبْصِرُونَ غَيْرَهُ : اَصْبِرْ عَلَى اَذِيَةِ الْخَلْقِ طَلَبًا
لِرِضَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : اَصْبِرْ عَلَى تَبْيِيكِ بِحَمْدِ
بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا : هَذَا اَدَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ
عِبَادِهِ الْمُصْطَفِينَ الْمُحِبِّينَ يَقْطَعُهُمْ عَنْ اَهْلٍ
وَيَنْتَبِئُهُمْ بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْاَفَاتِ وَالْمَحَنِّ
يُضَيِّقُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَمَا تَحْتَ الْعَرْشِ
اِلَى الثَّرَى يُغَيِّبُ بَدَ الْاَلَاءِ وَجُودَهُمْ : حَتَّى اِذَا
اَفْنَى وَجُودَهُمْ : اَوْجَدَهُمْ لَهُ لَا يَغْيِرُهُ : اَقَامَ
مَعَهُ لَا مَعَ غَيْرِهِ : يُنْشِئُهُمْ خَلْقًا آخَرَ : كَمَا قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَنْشَاَنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ
اللَّهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ هَا الْخَلْقُ الْاَوَّلُ مُشْكِرٌ
وَهَذَا الْخَلْقُ مُقَرَّدٌ : يُفَرِّدُهُ عَنْ اِخْوَانِهِ الْبَنَاءِ
جَنِّهِ مِنْ بَنِي آدَمَ : يَغْيِرُ مَعْنَاهُ الْاَوَّلُ : وَ
يُبَدِّلُ لَهُ : يُصَيِّرُ عَلَيْهِ سَافِلَةً : يُصَدِّدُ
رَبَّانِيًّا دُوحَانِيًّا : يَضِيقُ قَلْبَهُ عَنْ رُؤْيَا
الْخَلْقِ : وَيَسُدُّ بِلَبِّ سِرِّهِ عَنِ الْخَلْقِ بَصُورَهُ
لَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَجَمِيعُ

صاحبزادہ اگر تو فرانی سینہ اور رضا طلب کا خواہشمند ہے تو
مت سن جو مخلوق کہے اور توجہ بھی نہ کر انکی باتوں کی طرف ۔
کیا تجھے معلوم نہیں کہ وہ اپنے حلق ہی سے خوش نہیں ہیں پھر
تجھ سے تو کس طرح ہونگے ۔ کیا تو نہیں جانتا کہ انہیں سے اکثر نہ
عقل رکھتے ہیں نہ بصارت نہ ایمان بلکہ جھٹلاتے ہیں ، اور
قصدین نہیں کرتے ۔ ان لوگوں کا تابع بن جو بجز حق تعالیٰ کے
کچھ سمجھتے نہیں ، اس کے غیر کی سنتے نہیں اور اس کے سوا کسی
کو دیکھتے نہیں ۔ رضا خداوندی کی خواہش میں مخلوق کی اذیتوں
پر صبر کر ۔ صبر کہ قسم قسم کی مصیبتوں پر جن میں حق تعالیٰ تجھ کو مبتلا
کرے ۔ یہی عادت رہی ہے اللہ عزوجل کی اپنے برگزیدہ اور
خاشع بندوں میں کہ ان کو سب سے بے تعلقی بنانا طرح طرح کی
بلاؤں آفتوں اور رنج و غم میں انکو مبتلا فرماتا ہے کہ ان پر
تنگ کر دیتا ہے دنیا اور آخرت اور عرش سے لیکر ثریٰ تک کو
اس طرح ان کے وجود کو فنا کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب انکا وجود
فنا کر چلتا ہے تو اب انکو پیدا فرماتا ہے اپنے لئے نہ کہ دوسروں
کے لئے ان کو قائم فرماتا ہے اپنے ساتھ نہ کہ دوسروں کے خلقت
فرماتا ہے انکی دوسری مرتبہ چنانچہ فرمایا ہے کہ پھر مجھے اسکو پیدا
کیا دوسری پیدائش میں ، پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر
پیدا فرمائیوالا ہے ، پہلی خلقت تو مشترک تھی کہ سب ہی پیدا
ہوئے ، اور یہ خلقت یگانہ ہے کہ اسی کو ممتاز فرماتا ہے اسکے
بھائیوں اور ابناء جنس بنی آدم میں سے جو اس کی پہلی حالت
کو پلٹ دیتی اور اس کو بدل دیتی اس کے بالا کو زیر کر دیتی اور اس
شخص کو اللہ والا روحانیت والا بنا دیتی ہے کہ مخلوق کے دیکھنے
سے اسکا دل تنگ ہوتا اور مخلوق کی طرف سے اسکے باطن کا دروازہ
بند ہو جاتا ہے ۔ اس کو دنیا و آخرت جنت اور دوزخ تمام

الْمَخْلُوقَاتِ وَالْ
يُسَلِّمُ ذَلِكَ الشَّيْءَ
يَتَّبِعْنَ فِيهِ
فِي عَصَا مُوسَى
يُظْهِرُ قُدْرَتَهُ
بَلَعَتْ عَصَا مُوسَى
وَعَلِيهَا مِنْ اَلِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
لَا حِكْمَةَ : لَا
الْيَوْمَ كَانَ حُكْمُ
عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ
عَزَّ وَجَلَّ : خَوَّ
اَمِيرُ السَّحَرَةِ
مُوسَى فِي آيَةِ
كُونَهُ وَالْعَصَا
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
مِنْ سِحْرِهِ : وَالْ
ثُمَّ اَمِنَ بِهِ وَ
تَقْوَمُ مِنَ الْحَيَاةِ
عَمَلُكَ بِأَيْحُكُمُ
مَتَى يُوَصِّلُكَ
بَابُ قُدْرِكَ
تَسْمِسُ الْمَعْرُوفَ
وَالْخَوَاصِّ لَا
بَلَاءٍ

مخلوقات اور سارے عالم ایک چیز محسوس ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے باطن کے ہاتھ کے حوالہ کرتا ہے پس وہ ان کو بھل جاتا ہے اور اسیں سکا پتہ بھی نہیں چلتا۔ حق تعالیٰ اپنی قدرت اس میں ظاہر فرماتا ہے جس طرح موسیٰ کے عصا میں ظاہر فرمایا تھی۔ پاک ذات ہے جو ظاہر فرمادیتا ہے اپنی قدرت جس چیز میں بھی چاہتا ہے اور جس کے ہاتھ پر بھی چاہتا ہے۔ موسیٰ کا عصا جادو گروں کی بنی (ہوئی) بہت کچھ رسیدوں وغیرہ کے بوجھ بھل گیا اور اس کے پیٹ میں مطلق تیز نہ آیا۔ حق تعالیٰ نے چاہا کہ جادو گروں کو بتا دے کہ یہ قدرت ہے حکمت نہیں ہے اس لئے کہ جادو گروں نے جو کچھ اس روز کیا تھا وہ حکمت اور فن ہندسہ کی کارگزاری تھی اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں جو بات ظاہر ہوئی وہ حق تعالیٰ کی قدرت تھی خارق عادت اور معجزہ اور اسی لئے جادو گروں کے سردار نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ موسیٰ کی طرف ذرا نگاہ تو کر کہ وہ کس حالت میں ہے تب اُسے کہا کہ خوف کے سبب انکے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے اور عصا اپنا کام کئے جا رہا ہے تو سردار نے کہا کہ بس یہ اللہ عز وجل کا فعل ہے موسیٰ کا فعل نہیں ہے کیونکہ ساحرا اپنے سحر سے خوف نہیں کھایا کرتا اور سانح اپنی صنعت سے ڈرتا نہیں۔ اس کے بعد وہ ایمان لا با موسیٰ پر اور اس کے ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

صاحبزادہ۔ تو کب کھڑا ہوگا حکمت کو چھوڑ کر قدرت کی طرف؟ تیرا حکمت پر عمل کرنا تجھ کو اللہ عز وجل کی قدرت تک کب پہنچا بیگا؟ تیرا اپنے اعمال میں اخلاص کرنا تجھ کو تیرے رب عز وجل کے دروازہ قرب کی طرف کب بیگا اور معرفت کا آفتاب تجھ کو عوام و خواص کے قلوب کے چہرے کب دکھلائے گا؟ حق تعالیٰ سے اسکی بلا کے سبب بھاگے مت وہ تو تجھ کو آزما رہا ہے

الْمَخْلُوقَاتِ وَالْأَكْوَانِ شَيْئًا وَاحِدًا ۖ ثُمَّ يَسْأَلُ ذَلِكَ الشَّيْءَ إِلَىٰ يَدَيْهِ ۖ فَيَتْلَعُهُ ۖ وَلَا يَتَبَيَّنُ فِيهِ ۖ يَظْهَرُ فِيهِ الْقُدْرَةُ ۖ كَمَا أَظْهَرَهَا فِي عَصَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ سُبْحَانَ مَنْ يَظْهَرُ قُدْرَتَهُ فِيمَا يُرِيدُ ۖ عَلَىٰ يَدَيْنِ يُرِيدُ ۖ بَلَعَتْ عَصَا مُوسَىٰ أَحْمًا ۖ لَا كَثِيرَةٌ مِنَ الْحَالِ زَعَايَاهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ ۖ وَكَمْ تَتَغَايَرُ نَظْمُهَا ۖ أَرَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْلَمَهُمْ أَنَّ ذَلِكَ قُدْرَةٌ لَا حِكْمَةٌ ۖ لِأَنَّ مَا فَعَلَهُ السَّحَرَةُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ كَانَ حِكْمَةً وَهَذَا سَهْوٌ وَمَا ظَهَرَ فِي عَصَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قُدْرَةً مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَزَّ وَجَلَّ عَادَةً وَمُعْجَزَةً وَلِهَذَا قَالَ أَمِيرُ السَّحَرَةِ لِوَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِهِ الْفُطْرَ إِلَىٰ مُوسَىٰ فِي آيٍ حَالَةٍ هُوَ فَقَالَ لَهُ قَدْ تَغَيَّرَ لَوْ نَدَّ وَالصَّاحِبُ تَعَلَّىٰ عَمَلُهَا فَقَالَ هَذَا مِنْ فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا مِنْ فِعْلِهِ ۖ فَإِنَّ السَّحَرَةَ لَا يَخْتَارُ مِنْ سِحْرِهِ ۖ وَالصَّاحِبُ لَا يَخْتَارُ مِنْ صَنَعَتِهِ ۖ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَتَبَعَ أَصْحَابَهُ يَا غُلَامُ مَتَىٰ تَقُومُ مِنَ الْحِكْمَةِ إِلَىٰ الْقُدْرَةِ ۖ مَتَىٰ يُؤْمِلُكَ عَمَلُكَ بِالْحِكْمَةِ إِلَىٰ قُدْرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَتَىٰ يُؤْمِلُكَ إِخْلَاصُكَ فِي أَعْمَالِكَ إِلَىٰ بَابِ قُورْبِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَتَىٰ تُرِيدُ تَمَسُّسُ الْمَعْرِفَةِ وَجُوهَ قُلُوبِ الْعَوَامِ وَالْخَوَاصِّ لَا تَهْرَبُ مِنَ الْحَقِّ لِأَجْدٍ بَلَاءٍ ۖ إِنَّكَ يَتَبَلَّغُكَ ۖ

وواضح ہے تو
نوں کی طرف۔
ش نہیں ہیں پھر
نیں سے اکثر نہ
تے ہیں، اور
حق تعالیٰ کے
س کے سوا کسی
مخلوق کی اذیت
حق تعالیٰ تجھ کو مبتلا
پنے برگزیدہ اور
ماتا طرح کی
تا ہے کہ ان پر
یکثر شری تک کو
کہ جب انکا جو
ئے نہ کہ دوسروں
کرد کے خلقت
برمخنے اسکو پیدا
جو سب سے بہتر
کہ سب ہی پیدا
فرماتا ہے اسکی
س کی پہلی حالت
زیر کردیتی اور اس
مخلوق کے دیکھنے
سکے مابین کا دروازہ
در دروخ تمام

لِيَعْلَمَ هَلْ تَرْجِعُ إِلَى السَّبَبِ وَتَتَوَلَّى بَابَهُ
 أَمْ لَا: هَلْ تَرْجِعُ إِلَى الظَّاهِرِ أَوْ إِلَى الْبَاطِنِ
 إِلَى مَا يَدْرُكُ أَوْ إِلَى مَا لَا يَدْرُكُ: إِلَى مَا يُرَى
 أَوْ إِلَى مَا لَا يُرَى اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلْنَا اللَّهُمَّ
 ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ بِلا بَلَاءٍ اللَّهُمَّ تَرَبَّأَوْ
 لُنَا اللَّهُمَّ قَدْ بَالَا بَعْدَ لَاطَمَةٍ لَنَا عَلَى
 الْبُعْدِ مِنْكَ ۖ وَلَا عَلَى مَقَاسَةِ الْبَلَاءِ ۖ
 فَأَرْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ مَعَ عَدَمِ تَارِ الْآفَاتِ
 فَإِنْ كَانَ وَلَا بَدَلَ مِنْ تَارِ الْآفَاتِ فَاجْعَلْنَا
 فِيهَا كَالسَّمْنَدَلِ ۖ الَّذِي يَبِيضُ وَيَفْرَحُ
 فِي لَتَائِفِهِ لَا تَصْرُكُهُ وَلَا تُخْرِقُهُ ۖ اجْعَلْنَا
 عَلَيْنَا كَارِ أِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ ۖ أَنْتَ حَوَالَيْنَا
 عُسْبًا ۖ كَمَا أَنْتَ حَوَالِيهِ ۖ وَأَغْنِنَا عَنْ جَمِيعِ
 الْأَشْيَاءِ كَمَا أَغْنَيْتَهُ ۖ وَأَرْسِنَا وَمَوْلَانَا كَمَا
 تَوَلَّيْتَهُ ۖ وَاجْعَلْنَا كَمَا حَفِظْتَهُ ۖ إِبْرَاهِيمَ
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَلَ الزَّفَقُ قَبْلَ
 الظَّرِيقِ ۖ وَالْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ ۖ وَالْأَنْبَسُ
 قَبْلَ الْوَحْشَةِ ۖ وَالْحِمِيَّةُ قَبْلَ الْمَرَضِ ۖ وَ
 الصَّبْرُ قَبْلَ الْبَلِيَّةِ ۖ وَالرِّضَا قَبْلَ الْقَضَاءِ
 تَعْلَمُوا مِنْ أَيْمُنِكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 رَأَيْتُمْ وَابِهِ فِي أَثْوَالِهِ وَافْعَالِهِ سُبْحَانَ مَنْ
 لَطَفَ بِهِ فِي حَجَرٍ بِلَا رَيْبٍ وَكَلَّفَهُ السَّيَاحَةَ
 فِي بَحْرِ الْبَلَاءِ ۖ كَأَيْدِكَ مَعَهُ
 كَلَّفَهُ الْحَمْلَ عَلَى الْعَدُوِّ وَهُوَ
 مَعَ رَأْسِ الْفَرَسِ ۖ

کہ تو اسکا دروازہ چھوڑ کر سبب کی طرف جاتا ہے یا نہیں؟ تو
 ظاہر کی طرف لوٹتا ہے یا باطن کی طرف؟ اسکی طرف جاتا ہے جسکا
 ادراک ہو سکتا ہے یا اس کی طرف جس کا ادراک نہیں ہو سکتا
 اُس جانب جاتا ہے جو نظر آ سکتی ہے یا اُس جانب جاتا ہے
 جو نظر نہیں آ سکتی؟ یا اللہ ہکو آزمائش میں نہ ڈال۔ یا اللہ
 ہم کو نصیب فرما اپنا قرب بغیر بلا کے۔ یا اللہ قرب اور لطف
 نصیب فرما۔ یا اللہ قرب بلا بعد کے بخش کہ ہم میں تجھ سے بعد
 کی طاقت نہیں اور نہ بلا کے برداشت کرنے کی سکت ہے۔
 پس ہکو اپنا قرب نصیب فرما آتش آفات کے بغیر اور اگر آتش
 آفات کا ہونا لازمی ہو تو ہکو اس کے اندر سمند کھانا نور بنا کے
 جو آگ کے اندر اندھے بچے دیتا ہے اور آگ اسکو نہ نقصان
 دیتی ہے نہ جلاتی ہے۔ آتش آفات کو بنادے ہمارے حق
 میں اپنے خلیل ابراہیم کی آگ جیسا۔ آگ ادا دے ہمارے
 ارد گرد سبز گھاس جیسا کہ ان کے گرد آگ ادا دیتی تھی اور ہکو
 بے نیاز بنادے تمام مخلوقات سے جیسا کہ اُن کو بے نیاز بنادیا
 تھا اور ہم کو انس عطا فرما اور ہمارا کار ساز بن جیسا کہ اُن کا
 کار ساز بنا تھا اور ہماری حفاظت فرما جیسی کہ انکی حفاظت
 فرمائی تھی آمین۔ ابراہیم نے حاصل کر لیا تھا رفیق کو راستہ
 سے قبل اور پڑوسی کو ممکن سے قبل انیس کو وحشت سے پہلے
 اور پرہیز کو مرض سے پہلے صبر کو بلا سے قبل اور رضا کو قضا
 سے قبل۔ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے سبق لو اور انکا
 اقتدار کو ان کے اقوال میں اور انکے افعال میں۔ پاک ذات
 ہے جس نے اُن پر لطف فرمایا اپنی بلا کے سمندر میں اور اُن کو
 مکلف بنایا بلا کے سمندر میں تیرنے کا اور خود ان کا ہاتھ تھا
 اُن کو کھینچ بنایا دشمن پر حملہ کرنے کا اور خود گھوڑے کے سر کے

كَلَّفَهُ الصَّعْدَ
 كَلَّفَهُ
 مِنْ عَيْنِهِ
 يَا غَلَامُ كُو
 وَفَعَلَهُ حَتَّى
 سَمِعْتَ بَعْلًا
 وَتَبَّالَهُ وَتَدَّ
 حِكْمَةُ اللَّهِ عَزَّ
 كَثُورَةُ هَذِهِ
 عَلَيْهِ اللَّهُمَّ
 الْمُنَازَعَةِ
 الْآخِرَةِ حَسَنًا
 الْمَجْدِ
 قَالَ رَضِيَ اللَّهُ
 بِالْمَدْرَسَةِ
 يَا قَوْمُ اعْرِضُوا
 اللَّهُ وَلَا تَدْرُسُوا
 وَارْهَبُوا
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 الْأَوَّلُ الْأَوَّلُ
 الْأَوَّلُ اللَّهُ
 لَا يُسْأَلُ عَمَّا
 هُوَ الْمَقْفُورُ

پاس موجود رہا۔ ان کو مکلف بنایا اور اپنی جگہ چڑھنے کا اور اپنا ہاتھ ان کی کمر میں ڈالے رہا۔ ان کو مکلف بنایا کھانکی طرف مخلوق کو بلا سکا اور مصارف اپنے پاس سے عطا فرمائے۔ اسی کا نام ہے عنایت باطنی و خفی صاحبزادہ حق تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ خاموش کھڑا رہنا کہ الطاف کثیرہ اس کی طرف سے تجھ کو نظر آئیں۔ کیا تو نے جالینوس حکیم کے غلام کا قصہ نہیں سنا کہ کس طرح گونگا اور بھولا اور چپ چاپ بنا رہا یہاں تک کہ جو کچھ علم جالینوس کے پاس تھا اس نے سب سیکھ لیا۔ اللہ عز و جل کی حکمت تیرے قلب کی جانب تیری زیادہ بک اور اسکے ساتھ جھگڑنے اور اس پر اعتراض کرنے سے ہرگز حاصل نہو گی۔ یا اللہ تم کو نصیب فرما موافقت اور ترک منازعت اور ہر کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہر کو درخ کے غناب سے

گیارہویں مجلس

(وقت صبح: یوم جمعہ: ۱۹ شوال ۱۲۴۵ھ بمطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ)

صاحبو! اللہ کو پیچا نو اور اس سے جاہل نہ رہو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کی معصیت نہ کرو۔ اسکی موافقت کرو مخالفت نہ کرو اسکی قضا پر رضا اختیار کرو اور اس سے منازعت نہ کرو اور معرفت حاصل کرو حق تعالیٰ کی اسکی صفت سے ہی ہے پیدا کر نیوالا رزق دینے والا سب سے پہلے سب کے بعد اور ظاہر و باطن، دہی ہے قدیم اور اول، دائم اورابدی۔ کر سکنے والا جو کچھ بھی چاہے کہ جو کرے اس سے باز پرس نہ ہو اور لوگوں سے باز پرس نہ ہوگی۔ دہی ہے تو نگر بنایو والا۔ دہی ہے فقیر بنایو والا۔ دہی ہے نفع پہنچایو والا۔ زندہ کر نیوالا، مارنے والا، سزا دینے والا۔ دہی

كَلَّمَ الصَّغُودَ إِلَى مَوْضِعٍ عَالٍ ۖ وَيَدَىٰ فِي قَلْبِهِ ۖ كَلَّمَ دَعْوَةَ الْخَائِي إِلَى طَعَامِهِ وَالْفَقَةَ مِنْ عِنْدِهِ ۖ هَذَا هُوَ الْطُفُّ الْبَاطِنُ الْخَفِيُّ ۖ يَا غَلَامَ كُنْ مَعَ اللَّهِ صَامِتًا عِنْدَ عَمِّي قَلْبِي وَفِعْلِي ۖ حَتَّىٰ تَرَىٰ مِنْهُ الطَّاقَا كَثِيرَةً ۖ أَمَا سَمِعْتَ بِغَلَامٍ جَالِينُوسِ الْحَكِيمِ كَيْفَ تَخَارَ وَتَبَا لَهٗ وَتَسَا كَتَ ۖ حَتَّىٰ أَحْفَظَ كُلَّ عِلْمٍ عِنْدَهُ ۖ حِكْمَةُ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ لَا تَجِيءُ إِلَىٰ قَلْبِكَ مِنْ كَثْرَةِ هَذَا يَانَاكَ وَمُنَا زَعَمَكَ وَأَعْبَدَكَ ۖ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ أَرَدْنَا الْمَوَافَقَةَ ۖ وَتَرَدُّدَ الْمُنَازَعَةِ ۖ وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ ابْنُ الْكَارِهُ

المجلس الحادي عشر

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِأَلَمَدَ رَسُولَهُ تَامِسَ عَشْرِينَ سَوَالٍ سَنَةً خَصِيصِي أَرْبَعِينَ وَخَمْسِينَ سَنَةً

يَا قَوْمُ اعْرِفُوا اللَّهَ وَلَا تَجْهَلُوهُ ۖ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَلَا تَعْصُوهُ ۖ وَوَاقِعُوا وَلَا تُخَالِفُوا ۖ وَارْضُوا بِقَضَائِهِ وَلَا تَنَازَعُوا ۖ وَاعْرِضُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِصَنِيعَتِهِ ۖ هُوَ الْحَاقُّ السَّارِقُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ هُوَ الْقَدِيمُ الْأَوَّلُ الدَّائِمُ الْأَبَدِيُّ ۖ أَلْفَعَالُ لِمَا يُرِيدُ لَا يُسَالُ عَمَّا يَفْعَلُ ۖ وَهُمْ يُسَالُونَ ۖ هُوَ الْمَخْتَارُ ۖ هُوَ الْمُفْعِلُ ۖ هُوَ النَّافِعُ ۖ أُنْمِي لِمَسِيَّتِ الْمُحَاقِبِ

یا نہیں؟ تو
رف جانا ہے جکا
رک نہیں ہو سکتا
جانب جانا ہے
نہ ڈال۔ یا اللہ
رب اور لطف
میں تجھ سے بعد
سکتا ہے۔
غیر اور اگر آتش
نہ کھانا ہو نہ بکے
سکو نہ نقصان
ہے ہمارے حق
ہے ہمارے
یہی تھی اور ہکو
وہ بے نیاز بنا دیا
جیسا کہ اُن کا
انکی حفاظت
خافیق کو راستہ
جست سے پہلے
اور رضا کو قضا
سبق نو اور انکا
پاک ذات
میں اور اُن کو
ان کا ہاتھ تھا
وڑے کے سر کے

الْمُخَوَّنِ الْمَرْجُوْهُ خَافُوْهُ وَلَا تَخَافُوْا غِيْرَهُ
وَارْجُوْهُ وَلَا تَرْجُوْا غِيْرَهُ ۚ دُوْرًا مَّعَ دُوْرٍ
وَحِكْمَتِيْۤهٗ اِلَى اَنْ تَغْلِبَ الْقُدْرَةُ الْحِكْمَةَ ۚ
تَاْكُوْمُ اَمَمَ السَّوَادِ عَلَى الْبِيَاضِ اِلَى اَنْ يَّاتِي
مَا يَحُوْلُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ ۚ تَكُوْنُوْنَ مَحْضُوْطِيْنَ
مِنْ حَرْقِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ ۚ الَّذِي اُسْثِرَ اِلَيْهِ
مَعْنٰی لَا صُوْرَةَ ۚ لَا يَصِلُ اِلَى هٰذَا اِلَّا مَرَّةً
اِلَّا اَحَادَ الصَّبَاحِيْنَ ۚ مَا لَنَا حَاجَةٌ خَارِجَةٌ
عَنْ دَاخِلَةِ الشَّرْعِ ۚ مَا يَغِيْرُ هٰذَا اِلَّا مَرَّةً
اِلَّا مَنْ دَخَلَ فِيْهِ فَاَمَّا بِمَجْرَدِ الصِّفَةِ
فَلَا تَعْرِفُوْهُ كُوْنُوْا جَمِيْعًا اُمُوْرَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْتَدِّدِيْنَ
اِلَا وَسَاطَ تَحْتَ اَمْرِهِ وَتَهْمِيْهِ وَاِتْبَاعِيْهِ اِلَى
اَنْ يَّدْعُوْكُمْ الْمَلِكُ اِلَيْهِ فَيُخَيِّلِيْنَ اِسْتَاذُوْا
الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَدْخُلُوْا عَلَيْهِ اِنَّمَا سَعَى الْاِبْدَالُ اَبْدَالًا
لَا تَهْمُ لَا يُرْسَدُوْنَ مَعَ اِرَادَةِ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ اِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُوْنَ مَعَ اِخْتِيَارِهِ
اِخْتِيَارًا يَبْعَثُوْنَ الْحُكْمَ الظَّاهِرَ وَيَعْمَلُوْنَ
الْاَعْمَالِ الظَّاهِرَةَ ثُمَّ يَتَغَفَرُوْنَ اِلٰى
اَعْمَالِ تَخَصُّصِهِمْ ۚ كُلَّمَا تَرَفَّتْ دَرَجَاتُهُمْ
وَمَنَازِلُهُمْ يُزِيْدُوْنَ اَمْرًا وَهَيَاۤءًا اِلَى
اَنْ يَّبْلُغُوْا اِلَى مَنْزِلٍ لَا اَمْرَ فِيْهِ وَلَا
هَمٍّ ۚ بَلْ اَوَامِرُ الشَّرْعِ تَفْعَلُوْنَ
فِيْهِمْ

ڈر کے قابل ہے اور وہی اُمید کے لائق ہے۔ اس سے ڈرو اور
اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اُس سے آرزو رکھو اور کسی سے
آرزو مت رکھو۔ گھومتے رہو اس کی قدرت اور حکمت کیساتھ
یہاں تک قدرت غالب جائے حکمت پر۔ مودب بنو قرآن مجید کیساتھ
یہاں تک کہ وہ حالت پیدا ہو جائے جو اُن بجائے تمہارے اور اس
کے درمیان کہ تم محفوظ ہو جاؤ حدود شریعت کی مخالفت سے جس
کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں بلحاظ معنی نہ کہ باعتبار صورت،
کیونکہ صورتہ اتباع شرع کبھی ساقط نہیں ہوتا اس مرتبہ پر نہیں
پہنچا مگر کوئی کوئی صالحین میں سے۔ جو چیز شریعت کے دائرہ
سے باہر ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور اس کو وہی
جان سکتا ہے جو اس میں داخل ہو لیا ہو باقی محض تعریف سے
تو اس کو پہچان نہیں سکتا۔ اپنے جملہ معاملات میں جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کمر بستہ ہو جاؤ آپ کے حکم اور
مانعت اور اتباع کے تحت میں رہو یہاں تک کہ فرشتہ تمکو
آپ کی طرف بلا لے پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اذن طلب کرو اور آپ کے پاس پہنچ جاؤ۔ ابدال کا نام جو
ابدال رکھا گیا ہے تو اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے ارادہ اور
اختیار کو ارادہ و اختیار خداوندی سے بدل لیا کہ ارادہ خداوندی
کے سامنے نہ وہ کوئی ارادہ کرتے ہیں اور نہ اختیار خداوندی کے
سامنے کسی اختیار کو عمل میں لاتے ہیں۔ حکم ظاہری کو مستحکم اور
اعمال ظاہرہ پر عمل کرتے رہتے ہیں اس کے بعد اس شغل میں
لگ جاتے ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہے جوں جوں ان کے درجوں
اور مرتبوں میں ترقی ہوتی ہے دُور دُور ان کے لئے امر و
نہی بڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایسے مرتبہ تک پہنچتے ہیں
جہاں امر و نہی نہ ہی بلکہ احکامات شرعیہ ان کے اندر اُتر پذیر ہوتے

وَتُصَنَّفَاتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي مَعْرَجٍ لَا يَزَالُونَ
 فِي عِبَادَةِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأَيْنَا مَحْضَرَهُ
 فِي وَقْتِ مَجِيئِ الْأَمْرِ وَالنَّبِيِّ يَحْفَظُونَ فِيهِمَا
 حَقًّا لَا يُخَرَّبُونَ حَدًّا مِنْ حَدِّ وَدِ الشَّرْعِ
 لِأَنَّهُ تَزَكَّى الْعِبَادَاتِ الْمَعْرُوفَاتِ زَكَاةً
 وَارْتِكَابِ الْمَحْظُورَاتِ مَعْصِيَةً لَا تَشْقُطُ
 الْفَرَائِضُ عَنْ أَحَدٍ فِي حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ
 يَا عَلَامُ أَعْمَلْ بِحُكْمِهِ وَعِلْمِهِ وَلَا تَخْرُجْ
 عَنْ الْحَيْضَةِ لَا تَنْشَأَ الْعَهْدُ بِجَاهِدِ نَفْسَكَ
 وَهُوَ الْوَلَدُ وَشَيْطَانُكَ وَطَبْعُكَ وَدُنْيَاكَ
 وَلَا تَيَاسَسْ مِنْ نَصْرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا
 تَأْتِيكَ مَعَ نُبَاتِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ هُوَ وَقَالَ إِنَّ حِزْبَ
 اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ هُوَ وَقَالَ وَالَّذِينَ جَاهَلُوا
 فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا أَمْسِكْ لِسَانَ
 نَفْسِكَ عِنْدَ شَكْوَاهَا إِلَى الْخَلْقِ كُنْ
 حَصَمًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا وَعَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ
 تَأْمُرُهُمْ بِطَاعَتِهِ وَتَنْهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ
 تَنْهَاهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْإِبْتِدَاعِ وَ
 إِبْتِدَاعِ الْهَوَى وَمَوَافَقَةِ النَّفْسِ وَ
 تَأْمُرُهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ
 رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَوْمُ
 اخْتَرُوا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَادُّوا مَعَهُ
 هُوَ الْوَصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
 تَجْعَلُوهُ مَخْلُوقًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا

سے ڈر واد
 ہوا اور کسی سے
 رکعت کیساتھ
 قرآن مجید کیساتھ
 تمہارے اور اس
 الفت سے جس
 بتبار صورت،
 رہتے پر نہیں
 یت کے دائرہ
 اس کو دہی
 تعریف سے
 جناب سول
 کے حکم اور
 کہ فرشتہ تمکو
 لے اللہ علیہ وسلم
 وال کا نام جو
 اپنے ارادہ اور
 ارادہ خداوندی
 خداوندی کے
 کو مستحکم اور
 شغل میں
 ان کے درجوں
 لئے امر
 پہنچتے ہیں
 تہذیب ہوتے

اور ان کی جانب منسوب کر دئے جاتے ہیں کہ شریعت کی موافق
 کام خود بخود ان سے ہوتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ غائب رہتے
 ہیں۔ حق تعالیٰ کی معیت میں اور حاضر ہوتے ہیں تو بس امر
 یا نہی کے وقت اس میں (منجانب اللہ) ان کی حفاظت
 رکھی جاتی ہے یہاں تک کہ شریعت کی حدود میں سے ایک
 حد کو بھی ضائع نہیں کر سکتے کیونکہ فرض عبادتوں کا چھوڑنا
 زندگی بننا ہے اور ممنوعات کا مرتکب ہونا خدا کا نافرمان بننا ہے
 کہ فرائض کسی حالت میں بھی کسی سے ساقط نہیں ہوتے۔

صاحبزادہ عمل کر اس کے حکم اور علم پر اور احاطہ سے باہر مت
 نکل۔ عہد کو مت بھول جہاد کر اپنے نفس سے اپنی خواہش سے
 اپنے شیطان سے اپنی طبیعت سے اور اپنی دنیا سے اور ناسید
 نہ ہو اللہ عزوجل کی نصرت سے کیونکہ وہ ضرور آئے گی تیرے جہاد
 کے وقت۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بیشک اللہ کا گردہ ہی غالب
 رہنے والا ہے اور فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے راستے میں مجاہد
 کرتے ہیں ہم انکو دکھا دیتے ہیں اپنے راستے" جو وقت زبان
 مخلوق سے شکوہ کرے تو اس کو روک لے اور اللہ کی طرف سے
 اس زبان اور ساری مخلوقات کا مد مقابل بن کہ ان کو حکم کر
 اس کی طاعت کا اور منع کر اسکی معصیت سے روک انکو اگر یہی
 اور بدعتوں کے ارتکاب اور خواہش نفس کے اتباع اور نفس کی
 موافقت سے اور حکم ان کو کتاب اللہ عزوجل اور سنت سول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا۔

صاحبو! احترام کرو اللہ کی کتاب کا اور باادب رہو
 اس کے ساتھ دہی تمہارے اور اللہ عزوجل کے درمیان
 ذریعہ اتصال ہے۔ اس کو مخلوق مت کہو۔ اللہ تعالیٰ
 تو فرماتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔

كَلَامِي تَقُولُونَ اَنْتُمْ لَا: مَنْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا: فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَدَرَى مِنْهُ هَذَا الْقُرْآنُ: هَذَا الْقُرْآنُ اَنْ اَلْمَتْلُو هَذَا الْمَقْرُؤُ: هَذَا السَّمْعُ: هَذَا الْمَنْظُورُ: هَذَا الْمَكْتُوبُ: بِنِي الْمَصَاحِفِ كُلِّهَا عَزَّوَجَلَّ: كَانَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ: الْقَلَمُ مَخْلُوقٌ وَالْمَكْتُوبُ بِهِ مَعْلُومٌ مَخْلُوقٌ وَالْقَلْبُ مَخْلُوقٌ وَالْمَحْفُوظُ فِيهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ يَا قَوْمُ اَنْصَحُوا الْقُرْآنَ بِالْعَمَلِ بِهِ: لَا بِالْمَجَادِلَةِ فِيهِ: الْإِعْتِقَادُ كَلِمَاتٍ تَسِيرَةٌ: وَالْأَعْمَالُ كَثِيرَةٌ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمَانِ بِهِ: صَدَقُوا بِقَوْلِكُمْ: وَاعْمَلُوا بِأَحْوَالِكُمْ: اسْتَعْلُوا إِمَامًا يَنْفَعُكُمْ: لَا تَلْتَفِتُوا إِلَى عُقُولٍ تَأْخِضُ رِيبَةً يَا قَوْمُ اَلْمَنْقُولُ لَا يُسْتَكْتَفَى بِالْعَقْلِ: وَالْتِمُّ لَا يُتَكَلَّفُ بِالْقِيَاسِ: لَا تَتَرَاهُ الْبَيِّنَةُ وَتَقِفَ مِمَّ جَمْرٌ دَالٌّ عَوَى: أَمْوَالُ النَّاسِ لَا تُؤْخَذُ بِاللَّعْوَى مِنْ غَيْبِ بَيِّنَةٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَّاحِدَ النَّاسِ بَدْعًا وَرَيْبُكُمْ لَا دَعَى قَوْمٌ دَمَاءَ قَوْمٍ وَأَمْوَالَهُمْ لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ لَا يَنْفَعُ لِسَانَ عَلِيمٍ وَقَلْبُ جَاهِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَتَخَوُّنَا أَوْ خَافَ عَلَى مَتْنِ فِرَقِ

کلام ہے۔ (ادنا ہر ہے کہ جس طرح خدا کی ذات اور اسکی ساری صفات قدیم اور غیر مخلوق ہیں اس طرح کلام بھی اسکی صفت ہے (جسکو مخلوق نہیں کہہ سکتے) اور تم کہتے ہو کہ نہیں جس نے حق تعالیٰ کا قول رد کیا اور قرآن کو مخلوق بتایا اس نے کفر کیا اللہ عزوجل کا اور اس سے بیزار ہو گیا یہ قرآن۔ یہی قرآن جو پڑھا جاتا ہے یہی جس کی تلاوت ہوتی ہے یہی جو سننے میں آتا ہے۔ یہی جس پر نظر پڑتی ہے یہی جو مصحف میں لکھا ہوا ہے اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قلم مخلوق ہے مگر اس سے لکھا ہوا (قرآن) غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے مگر (قرآن) جو اس میں حفظ ہوتا ہے غیر مخلوق ہے صاحبو! قرآن کے خیر خواہ بنو اس پر عمل کر کے نہ کہ اس میں مجادلہ کر کے۔ اعتقاد کے متعلق صرف چند باتیں ہیں البتہ اعمال بخیرت ہیں۔ قرآن پر ایمان لانا ضروری سمجھو، اسکو سچا مانو اپنے دلوں سے اور عمل کرو اپنے اعضاء سے اس میں مشغول ہو جو تمکو مفید ہو اور مست توجہ کرو ناقص اور کمزور عقول کی طرف صاحبو! منقول مضمون کا نتیجہ عقل سے حاصل نہیں ہو سکتا اور نص نہیں چھوڑی جاسکتی قیاس سے (البتہ عقل اور قیاس اگر نقل اور نص کی خلاف ہو تو عقل کو ناقص اور قیاس کو فاسد کہہ کر چھوڑ دیجئے) ثبوت کو چھوڑ کر محض دعوے کے ساتھ قائم مت ہو کہ لوگوں کے مال ثبوت کے بغیر محض دعوے سے نہیں لئے جاسکتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ محض دعوے سے کامیاب ہو جاویں تو بہتیرے لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے خون کے اور بہتیرے لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے اموال کے ولیکن بار ثبوت ہے مدعی پر اور حلف ہے مدعا علیہ پر۔ یہ یہ مفید نہیں کہ زبان تو ہمارا ہوا اور قلب نادانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو بڑا اندیشہ جس کو اپنی امت کے لئے خطرناک سمجھ رہا ہوں اس منافق کی طرف

عَلَيْهِمُ السَّانِ يَا عُلَمَاءُ يَا جُهَالُ يَا حَاضِرُونَ وَيَا
 غَائِبُونَ اسْتَجِيبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَانظُرُوا
 بِقُلُوبِكُمْ إِلَيْهِ ۖ ذُتُّوَالَهُ ۖ صَبِرُوا أَنْفُسَكُمْ
 تَحْتَ مَطَارِقِ قَدَرٍ ۖ وَالزُّمُوحُ بِالشُّكْرِ
 عَلَى نِعْمَةٍ ۖ وَاصِلُوا الصِّبَاءَ بِالظَّلَامِ ۖ فِي
 طَاعَتِهِ ۖ فَإِذَا نَ تَحَقَّقَ ذَلِكَ مِنْكُمْ بِجَاءِكُمْ
 كَرَامَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَغُرَّةٌ وَجَنَّةٌ
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا غُلَامُ اجْهَدْ أَنْ
 لَا يَبْقَى شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا تُحِبُّهُ ۖ إِذَا تَحَرَّ
 هَذَا فِي حَقِّكَ لَا تَتَرَكْ مِنْ نَفْسِكَ لَحْظَةً ۖ
 إِنْ تَسَيَّتْ ذُرِّيَّةً ۖ وَإِنْ عَفَلْتَ أَوْ قِطَعْتَ
 لَا يَدُ عَنْكَ تَنْظُرُ إِلَى غَيْرِهِ فِي الْجُمْلَةِ ۖ مَنْ
 ذَا هَذَا فَقَدْ عَرَفَهُ ۖ هَذَا الْجَنَّةُ حَادٍ
 أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ ۖ لَا يَقْبَلُونَ الشُّكُونَ إِلَى
 الْخَلْقِ ۖ يَا مَنْ أَنْفُوقُونَ ۖ الْأَفَاكُ وَالْبَلَايَا عَلَى
 رُؤُوسِ قُلُوبِكُمْ ۖ انْقُومُ كُلَّمَا نَظَرُوا بِأَعْيُنٍ
 فَاتُّوهُمْ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقُوا ۖ
 سَلَامَتُهُمْ فِي السُّكُونِ إِلَيْهِ ۖ وَالْإِسْطِطَارُ
 بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَالنَّعَامُ عَنْ خَلْقِهِ ۖ وَ قَطْعُ
 أَلْسِنَتِهِمْ عَنِ الْإِعْرَاضِ عَلَيْهِ ۖ فَتَقْلِبُ الْأَيَّامُ
 وَاللَّيَالِي وَالْأَشْهُدُ السُّنُونَ عَلَيْهِمْ ۖ وَهُمْ عَلَى
 حَالَةٍ وَاحِدَةٍ ۖ لَا يَتَغَيَّرُونَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 هُمْ أَعْقَابُ مَخْلُوقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَوْ
 رَ ۖ يَتَمُوهُمْ لَقَلَّمُ
 فَجَائِبِينَ

سے ہے جس کی زبان خوب ماہر ہو" اے دانشمند وادراے نادانو!
 اے موجودہ لوگو اور اے غائبو غیر حاضر، شرماؤ اللہ عزوجل سے
 اور نظر کرو اس کی جانب اپنے قلوب سے۔ اس کے سامنے پستی اختیار
 کرو۔ اس کی تقدیر کے گردوں کے نیچے اپنے نفوس کو رکھو کہ جس
 طرح چاہے کچلے، نفوس پر لازم کرو اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا
 اور اسکی فرمانبرداری میں روشنی کو اندھیروں سے ملا دو کہ رات دن
 طاعت میں لگے رہو، جب تمہاری یہ حالت ہو جائیگی تب اللہ کا
 اکرام اسکا احترام اور اسکی جنت تمہارے پاس آجائیگی۔ دنیا اور
 آخرت دونوں جگہ۔ صاحبزادہ کو شش کر کہ دنیا میں کوئی چیز بھی
 تیری محبوب باقی نہ رہے۔ جب تیرے حق میں یہ مضمون کامل ہو جائیگا
 تو ایک لحظہ کے لئے بھی تو اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑا جائے گا۔
 اگر تو چھوٹے کا تو یاد دلایا جائیگا اور غافل ہوگا تو بیدار کر دیا جائیگا
 حق تعالیٰ تجھ کو نہ چھوڑے گا کہ تو غیر اللہ کی طرف بھی نظر کرے۔
 الغرض جس نے یہ ذات پر لکھا اسی نے اسکی معرفت بھی حاصل کی۔
 پس اس قسم کے افراد مخلوق میں سے بعض ہی بعض ہوتے ہیں کہ مخلوق
 کے ساتھ سکون کو قبول نہیں کرتے اے منافقو! آفتیں
 اور بلائیں تمہارے قلوب کے سروں پر (گھوم رہی) ہیں۔ اہل اللہ
 نے جب کبھی اپنے قلوب کی آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھا (اور کسی
 چیز کی محبت دل میں عکس ہوئی) تو فوراً اس کو خیر کر دیا ہے
 ان کی سلامتی اسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کی طر سکون پاویں،
 اس کے حضور میں پڑے رہیں اس کی مخلوق کی طرف سے اندھے
 بنے رہیں اور اس پر اعتراض کرنے سے بچے رہیں پس رات اور
 دن ادا کرتے اور صبح اور سال ان پر گزرتے بہتے ہیں مگر وہ ایک
 حالت پر قائم ہیں کہ حق عزوجل کی محبت میں متغیر نہیں ہوتے یہی
 اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں اگر تم انکو دیکھو تو دیوانہ کہو

کی ساری صفات
 رجسٹرڈ نہیں
 رکھنا اور قرآن
 سے بیزار ہو گیا
 ہوتی ہے یہی جو
 صف میں لکھا
 ام احمد رضی
 اللہ عنہ (قرآن) غیر
 ہوتا ہے غیر
 کر کے نہ کہ اس
 لبتہ اعمال
 خواہ اپنے دلوں
 ممکنہ مفید ہو
 صوبہ منقول
 نہیں چھوڑی
 میں کھلاف ہو
 دوت کو چھوڑ کر
 نبوت کے بغیر
 علیہ وسلم نے
 میں تو بہتر ہے
 ہیرے لوگ
 ثابت ہے
 کہ زبان تو ماہر
 کو بڑا اندیشہ
 منافق کی طرف

وَلَوْ رَأَوْكُمْ تَقَالُوا مَا مَنَّ اللَّهُ لَكُمْ يَوْمَ الدِّينِ
قُلُوبَهُمْ خَزَنَتُهُ مُنْكَسِرَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَنَّا وَجَلَّ بِرَأُونِ خَالِفَيْنِ وَحِلِيلَيْنِ
كُلَّمَا كُشِفَ قِنَاءُ جَلَالِهِ وَعُظِّمَتِ لِقُوتُهُمْ
إِذَا دَاخَوْهُمْ تَكَادَ قُلُوبُهُمْ تَنَقَّطَ ۖ وَأَوْ
صَالَهُمْ تَتَفَصَّلُ ۖ فَإِذَا رَأَى مِنْهُمْ ذِكْرَكَ
فَتَمَّ أَجْوَابَ رَحْمَتِهِ وَجَمَالَهِ وَطُفُوهِ وَالزَّجَاءِ
لَهُمْ فَيَسْكُنُ مَا هُمْ ۖ مَا أَحْبَبْتُ أَنْظُرُ إِلَّا
بِطَائِبِي الْأَخِرَةِ وَطَائِبِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَ
أَمَّا طَائِلُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ
أَنْشَأَ عَمَلٌ بِهِ غَيْرَ أَتَىٰ أَحَبُّ مَدَاوِنَهُ ۖ لَا تَدْرِي
مَرِيضٌ ۖ لَا يَصْدُرُ عَلَى الْمَرِيضِ إِلَّا الطَّبِيبُ
وَيُحِلُّ تُخْفِي أَمْرَكَ عَلَى ۖ وَهُوَ لَا يَخْفَى ۖ
تُظْهِرُنِي أَتَكَ طَائِلُ الْأَخِرَةِ ۖ وَأَنْتَ طَائِلُ
الدُّنْيَا ۖ هَذَا الْهُوسُ الَّذِي فِي قَلْبِكَ مَكْتُوبٌ
عَلَى حَبِيبِكَ ۖ سُرُّكَ فِي عِلَانِيَتِكَ ۖ إِلَّا يَنَادُ
الَّذِي فِي يَدَيْكَ بَهْرُجٌ فِيهِ دَافِقٌ ذَهَبٌ وَكِبَاقِي
فَضَّةٌ ۖ لَا تَبْهَرُجُ عَلَى قَائِي رَأَيْتُ كَثِيرًا
مِثْلَهُ ۖ سَلِمَهُ إِلَى ۖ مَكِّيٍّ مِنْهُ حَقٌّ أَشْبَكَ
وَأَخْلَصَ مَا فِيهِ مِنَ الذَّهَبِ وَارْدِي بِالْبَاقِي
جَبَدٌ قَلِيلٌ حَيْدَرٌ مِنْ رَدَى كَثِيرٌ ۖ مَكِّيٌّ
مِنْ دِينَارٍ لَبَّاقٍ نَاصِرٌ أَبٌ وَعَدُوِّي اللَّهُ ذَلِكُ
تُبْنِ الرِّبَا وَالنِّفَاقِ وَلَا تَسْتَحْيِ مِنَ الْقَرَارِ
عَلَى نَفْسِكَ ۖ وَالْغَالِبُ مِنَ الْمُخَاصِمِينَ كَاؤُ أَمْرٍ مُعَيَّنٌ
وَلِهَذَا قَاتَلَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةً اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ

اور اگر وہ تمہیں دیکھیں تو یوں کہیں کہ یہ لوگ روز جزا پر ایمان ہی
نہیں لائے اُن کے قلوب غلیں اور حق تعالیٰ کے سامنے شکستہ ہیں۔ وہ
ہمیشہ خائف و ترساں رہتے ہیں۔ جب حق تعالیٰ کی عظمت و جلال
کا پردہ ان کے قلوب کے لئے کھل جاتا ہے تو ان کا خوف اتنا بڑھ
جاتا ہے کہ قریب ہی انکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جوڑ بندہ ابھو جائیں
پس جب حق تعالیٰ ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت اور
جمال اور لطف اور اُمید کے دروازے اُن کے لئے کھول دیتا ہے۔
پس ان کی طبیعت ٹھیر جاتی ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ بحر طالب
آخرت اور طالب حق کے کسی کو دیکھوں جو شخص طالب ہے دنیا اور آخرت
اور نفس امارت ہوئی کا مجھے اسکا کیا کرنا بحر اس کے کہ اسکا علاج
پسند کرتا ہوں کہ وہ بیمار ہے اور بیمار پر صبر نہیں کر سکتا مگر طیب
تجھ پر افسوس کہ اپنی حالت مجھ سے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپ
نہیں سکتی تو مجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ تو آخرت کا طالب ہے حالانکہ
تو طالب ہے دنیا کا۔ یہ ہوس جو تیرے دل میں ہے، تیری
پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔ تیرا روزِ علانیہ ہے جو دینا تیرے ہاتھ
میں ہے وہ کھوتا ہے جس میں سونا ایک دانگ وزن کا ہے
اور باقی سب چاندی ہے کھوتا روپیہ میرے سامنے پیش نہ کر
کہ میں نے اس جیسے بہتیرے دیکھے ہیں۔ اس کو میرے حوالہ کر
اور مجھ کو اختیار دے کہ میں اس کو پگھلاؤں اور جتنا اس میں سونا ہے
اس کو الگ کر کے باقی پھینک دوں کہ قلیل چیز جو عمدہ ہو
اس کثیر سے بہتر ہے جو ردي ہو۔ اپنے دینار پر مجھ کو اختیار
دے کہ میں بسکے گر ہوں اور میرے پاس اسکا آلہ موجود ہے
تو یہ کر لیا اور نفاق سے اور اپنے نفس پر اسکا اقرار کرنے سے
مت شرم کہ اکثر اخلاص والے پہلے منافق ہی تھے اور اسی
لئے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ اخلاص کی بچان ریا کاری کو ہوتی

الْإِخْلَاصِ إِلَّا
يُخْلَصُ مِنْ أَوْ
أَوَّلِ أَمْرِهِمْ يَكُونُ
وَيُوقِعُونَ أَنْفُسَهُمْ
مِنْ أَبَائِهِمْ وَ
وَكَلَّمَ رَبُّ الْعَفْ
بِالْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ
بِهِ حَيْدَرًا يَتَنَبَّهُ
وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ
فَيَهْدِكُمْ دِينًا وَ
وَالَّذِي بَالِغُ الْمَعَادِ
دَاءٌ وَالْعَدْلُ دَاءٌ
وَالْحَالَةُ بِالْحَقِّ
لَا تُؤْبَدُ دَوَاءٌ
فَارَقَتْ الْخَلْقَ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَ
وَرُوحَكَ وَ
بِقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ
الْخَلْقُ فِي الْعَمَلِ
مِنْهُ حَقٌّ لَا يَكُونُ
مَعَ رَبِّكَ عَزَّ
الْخَلْقُ بِظَاهِرِكَ
رَبِّكَ تَهَادُّ الْأَكْثَرُ
إِنْ لَمْ تُطْعَمُوا
عَاقِبَتُهُمْ بِسَيِّطَاتِهِ

الْإِحْلَاصَ إِلَّا الْمُرَائِي ۖ لَنَأْدُرِمَنَّ كَلْبِي نَادِرَةً
يُحْلِصُ مِنْ أَوَّلِ أَمْرِ إِلَى آخِرَةٍ ۖ الصَّبِيحَانِ فِي
أَوَّلِ أَمْرِهِمْ يَكْنُزُونَ وَيَلْعَبُونَ بِالْأَثَرِ وَالْجَنَاسَةِ
وَيُوقِعُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي الْمَهَالِكِ ۖ وَيَسْرِقُونَ
مِنْ أَبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ۖ وَيَسْتَوْنِ بِالنِّمَمَةِ ۖ
وَكُلَّمَا رَأَتْ الْعَقْلُ فِيهِمْ تَرَكُوا شَيْئًا خَشِيئًا كَوْنًا
بِالْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ وَالْمُعَلِّمِينَ ۖ مَنْ يُؤَدِّ اللَّهُ
بِهِ خَيْرًا بِنَاءً ۖ رَ ۖ يَنْزِلُ مَا كَانَ عَلَيْهِ
وَمَنْ يُؤَدِّ اللَّهُ بِهِ شَرًّا يَبْعَثْ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ ۖ
فَيَهْلِكُ دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَعْلَى الدَّاءِ
وَالدَّوَاءِ ۖ النِّمَاعِ دَاءٌ وَالطَّاعَةُ دَوَاءٌ ۖ وَالظُّلْمُ
دَاءٌ وَالْعَدْلُ دَوَاءٌ ۖ وَالْخَطَا دَاءٌ وَالصُّلُوحُ دَوَاءٌ
وَالْحَقُّ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ دَاءٌ وَالتَّوْبَةُ مِنْ سَكْرٍ
لِلدُّنْيَا دَوَاءٌ ۖ إِنَّمَا يَهْلِكُكَ الدَّاءُ إِذَا
نَارَتْ الْخَلْقُ بِقُلُوبِكَ ۖ وَأَوْصَلَتْ بِرَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَرَفَعَتْ إِلَيْهِ يَصِيرُ فِي السَّمَاءِ
وَرُوحُكَ وَبَيْتُكَ فِي الْأَرْضِ ۖ تَتَفَرَّدُ
بِقُلُوبِكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يَعْزُكَ ۖ وَتَشَارِكُ
الْخَلْقُ فِي الْعَمَلِ بِالْحُكْمِ ۖ لَا تُخَالِفُهُمْ فِي خَصْلَةٍ
مَنْهُ حَقٌّ لَا يَكُونُ لَهُ وَكُنْ عَلَيْهِمْ حُجَّةً ۖ تَتَفَرَّدُ
مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَاطِنِكَ ۖ وَتَكُونُ مَعَ
الْخَلْقِ بِظَاهِرِكَ لَا تَخْلُفُ لِنَفْسِكَ رَأْسًا مَثَلًا ۖ إِنْ
رَبَّبْتَ أَوَّلًا رَكِبْتَكَ وَارْتَضَعْتَ أَوَّلًا مَرَعَتَكَ
إِنْ لَمْ تُطْعَمْ فَيَمَّا تُزِيدُ طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَأَنَّ
حَافِيَهَا سِيَاطُ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ وَالذِّلِّ وَالْعُرَى وَالْخُلُقِ

دیں اخلاص کے لئے اول ریا کار ہونا اکثر یہ قاعدہ ہے) اور
شاذ نادر ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو شروع سے آخر تک مخلص
ہوں بچے شروع میں جھوٹ بھی بولتے ہیں اور مٹی اور بنائستوں سے
کھیلے بھی ہیں اپنے آپ کو خطرناک جگہوں میں ڈالتے اور اپنے
ماں باپ کی چوریاں بھی کرتے اور چغلیاں بھی کھایا کرتے ہیں۔ مگر
جوں جوں عقل انہیں اثر کرتی ہے وہ ایک ایک بات کو چھوڑتے
اور اپنے ماں باپ اور اُستادوں کا طریقہ اختیار کرتے جاتے ہیں
حق تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ ادب سیکھتا
اور پہلی حالت چھوڑتا جاتا ہے اور جس کے ساتھ شر کا ارادہ
فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر جیتا رہتا ہے پس دنیا اور آخرت
دونوں میں برباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوا اور بیماری دونوں
پیدا کی ہیں بمعیتیں بیماری ہیں اور طاعت دوا ہے ظلم بیماری
ہے اور عدل دوا ہے خطا بیماری ہے اور صواب دوا ہے۔
حق تعالیٰ شانہ کی مخالفت بیماری ہے اور گناہوں کے نشہ سے توبہ
کرنا دوا ہے۔ دوا کا پورا اثر سمجھ کر اُس وقت ہوگا جبکہ مخلوق کو اپنے
قلب سے جدا کرے اور اپنے رب سے اس کو ملائے اور اسکی جانب
اسکو چڑھائے کہ قلب آسمان میں ہو اور روح اور تیرا بدن زمین میں
ہو۔ دل سے حق تعالیٰ کے ساتھ اس کے علم میں منفرد ہو اور حکم
شرعی پر عمل کرنے میں مخلوق کا شریک۔ کہ حکم کی کسی خصلت میں
بھی انکی مخالفت نہ کرے تاکہ ان کو اور حق تعالیٰ کو سمجھ پر الزام کا
موقع نہ ملے۔ اپنے اندرون سے حق تعالیٰ کیساتھ منفرد ہو اور
اپنے بیرون سے مخلوق کے ساتھ، تو اپنے نفس کا سر ادنیٰ اٹھا
ہو امت چھوڑ۔ اگر تو اس پر سوار ہو گیا فہا در نہ وہ تجھ پر سوار ہو گیا
اگر تو نے اسکو پھار لیا تو ہتر ہے ورنہ وہ تجھ کو پھار لیگا۔ حق تعالیٰ
کی جو طاعت تو چاہے اگر وہ ہیں تیرا گناہان لے فہا ورنہ اسکو سزا دے

جزا پر ایمان ہی
شکستہ ہیں۔ وہ
کی عظمت و جلال
کا خوف اتنا بڑھ
بڑھا جاتا ہو جائیں
یعنی رحمت اور
کھول دیتا ہے۔
تاکہ بحر طالب
سے دنیا اور مخلوق
لے اسکا علاج
کر سکتا مگر طیب
حالانکہ وہ چھپ
لا بیٹھ حالانکہ
میں ہے، تیری
دنیا تیرے ہاتھ
ب وزن کا ہے
سامنے پیش نہ کر
و میرے حوالہ کر
بتنا اسیں ہونا ہے
بزرگ عمدہ ہو
تجھ کو اختیار
کا کہ موجود ہے
قرار کرنے سے
تھے اور اسی
ریا کار ہی کو تیری

فِي مَوْضِعٍ لَا أَنْيَسَ فِيهِ مِنَ الْخَلْقِ وَلَا تَسْجٍ
 لَهُذِهِ السَّيَاكُ عَنْهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ وَتُطِيعَ اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ فِي كُلِّ حَالٍ فَإِذَا اطْمَأَنَّتِ لَا تَخْلُ الْمَعَاذَةَ
 بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَا يَسُ قُلْعَتُ كَذَا وَكَذَا وَإِنْ فَهَمَا
 حَتَّى لَا تَرَا لِمَنْ سَكَتَ إِلَّا تَمَّا نَتَعَيَّنُ عَلَى هَذَا
 جَمِيعَهُ بِطَلَبِ مُرَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتُؤَافِقُهُ
 وَتَرْكِ مَعَاصِيهِ وَأَنْ يَكُونَ ظَاهِرًا وَلَكِنَّهُ
 وَاحِدٌ تَصِيرُ مُوَافَقَةً بِإِلْحَافٍ لَفْظِيٍّ طَاعَةً بِلَا
 مَعْصِيَةٍ شُكْرًا بِإِلْكَافٍ ذِكْرًا بِإِلْكَاسِيَانٍ
 خَيْرٌ إِلَّا شَرٌّ لَا فَلَاحَ لِقَلْبِكَ وَفِيهِ أَحَدُ
 غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ سَجَدْتَ لَهُ أَلْفَ عَامٍ
 عَلَى الْجَمْرِ أَنْتَ تُقِيلُ بِقَلْبِكَ عَلَى غَيْرِهِ كَمَا
 نَفَعَكَ ذَلِكَ لَا عَاقِبَةَ لَهُ وَهُوَ يُحِبُّ
 غَيْرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْعُدُ مُحِبُّهُ
 حَتَّى تُعْدِمَ الْكُلَّ إِنِّي نَفَعَكَ إِظْهَارُ
 الرُّهُدِ فِي الْأَشْيَاءِ مَعَ اقْبَالِكَ عَلَيْهَا
 بِقَلْبِكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ
 مَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ مَا سَتَّحْتِ بِقَوْلِ
 يَلْسَانَكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَفِي قَلْبِكَ غَيْرُهُ
 يَا عَلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِخُلُقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ
 فَإِنْ بَطَشَهُ شَدِيدٌ لَا تَغْتَرَّ بِهَوْلِهِ
 الْعُلَمَاءُ الْجَهْلَالُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 كُلُّ عِلْمِهِمْ عَلَيْهِمْ لَا كَمُ
 هُمْ عُلَمَاءُ عَرَبُكُمْ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

بھوک پیاس ذلت برہنگی اور ایسی جگہ پر خلوت نشینی کے چاکوکی
 جہاں مخلوق میں سے کوئی مونس نہ ہو۔ ان چاکوکیوں کو اس سمت ہٹا
 یہاں تک کہ وہ اطمینان حاصل کر لے اور ہر حال میں حق تعالیٰ کا
 فرمانبردار بن جائے اس کے بعد جو وہ مطمئن ہو جائے تب بھی عتاب کو
 ترک مت کر کہ تو نے ایسا اور ایسا نہ کیا تھا پس اب ایسا کر گیا تو پھر
 دہی سزا ملے گی، اسکو ملوث بنائے یہاں تک کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے
 ان سب باتوں پر اگر تو اعانت چاہے تو بس اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ
 تو اللہ کے مقصود اور اسکی موافقت اور معصیتوں کے چھوڑنے کا
 طالب ہو اور یہ کہ تیرا ظاہر دباطن یکساں ہو جائے کہ بن جائے سرتاپا
 موافقت جمیں مخالفت کا شائبہ بھی نہ ہو۔ سرتاپا طاعت کہ نام
 کو معصیت نہ ہو سرتاپا شکر بلا کفران کے۔ سرتاپا یاد دہانیان
 کے اور سرتاپا غیر بلا کسی قسم کے شرکے جب تک تیرے قلب میں
 اللہ کے سوا کوئی ایک بھی ہوگا اسکو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی۔ اگر
 تو اس کو ہزار سال بھی چنگاری پر سجدہ کرتا ہے درخانیہ تیرا طلب
 اسکی غیر مطوف متوجہ ہو تو یہ تجھ کو کچھ بھی نفع نہ دے گا۔ اسکا کچھ نتیجہ
 نہیں جبکہ وہ اپنے مولیٰ کے سوا کسی کو محبوب سمجھتا ہو جب تک تو
 سب کو معدوم نہ کر دے گا اس کی محبت سے بہرہ یاب نہ ہوگا دنیا
 کی چیز و نمیں تیرا لیے وغیبی اور زہد ظاہر کرنا تجھ کو کیا مفید ہو سکتا ہے
 جبکہ تو اپنے قلب سے ان پر متوجہ ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ باخبر ہے
 ان باتوں سے جو دنیا جہاں کے سینوں میں ہیں تجھے شرم نہیں آتی
 زبان سے تو کہتا ہے کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور تیرے قلب
 میں غیر اللہ موجود ہے صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ کی بربداری سے
 دھوکہ مت کھا کیونکہ اسکی پیکر بہت سخت ہے ان مولیوں سے
 جو حق تعالیٰ سے جاہل ہیں دھوکہ مت کھا کہ انکا سارا علم
 ان کے اوپر وبال ہے نافع نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے صرف احکام کے

جُحَالُ الْيَاكُ
 وَلَا يَمْتَنُّوْ
 عَنْهُ يَدْعُو
 مِنْهُ يَبْكَ
 عَذْبَى مَوْ
 تَبَّ عَلَى وَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْ
 بَعْضُكُمْ بَعْضُ
 الْمَحْ
 وَقَالَ رَضِيَ
 كَانِي ذِي الْقَفْ
 يَا عَلَامُ مَا
 وَيَطْلُبُ غَيْرَهُ
 كَثْرَةً وَمُرُ
 عَنْ وَجَلَّ
 قَلِيلٌ هُمْ
 هُمْ أَحَادٌ
 مَعَهُمْ وَاحِدٌ
 الْأَرْضِ مُلُوكُ
 يُدْفَعُ الْبَلَاءُ
 اللَّهُ السَّمَاءُ
 يَغْفِرُونَ مِنْ

عالم ہیں اور خدا کی ذات سے جاہل ہیں۔ لوگوں کو ایک کلام کا حکم دیتے ہیں مگر خود اس کو نہیں کرتے ان کو ایک کلام سے منع کرتے ہیں مگر خود اس سے باز نہیں آتے دوسروں کو حق تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں معصیتوں اور لغزشوں کے ارتکاب سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں انکے نام میرے پاس لکھے ہوئے گئے ہوئے موجود ہیں۔ یا اللہ توجہ فرما میرا اور ان پر اور ہم سب کو غلام بنا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کا۔ یا اللہ ہم میں ایک کو دوسرے پر سلطنت فرما اور ایک کو دوسرے سے نفع پہنچا اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کرے آمین

بارہویں مجلس

(وقت صبح : یوم یکشنبہ : ۲ ذی قعدہ ۱۲۵۵ھ : خانقاہ شریف)
صاحبزادہ حق تعالیٰ کے لئے تیری ارادت صبح نہیں ہوئی، اور نہ تو اس کا طالب ہے، کیونکہ جو شخص دعویٰ کرے حق تعالیٰ کو مطلوب سمجھے گا اور طلب کرے غیر کو تو اس کا دعویٰ باطل ہے۔ طالبان دنیا کی کثرت ہے اور طالبان آخرت کی قلت ہے اور طالبان حق اور اس کی ارادت میں پتے تو بہت ہی کم ہیں کہ کیا بی نیائی میں کبریت احمر جیسے ہیں، اس درجہ شاذ نادر ہیں کہ ایک آدمی پایا جاتا ہے۔ وہ گنیوں قبیلوں میں سے ایک ایک دو دو ہیں۔ وہ معدن ہیں زمین میں۔ بادشاہ ہیں زمین کے۔ کو تو ال ہیں شہروں اور باشندوں کے۔ ان کے طفیل مخلوق سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور ان پر بارشیں برسی ہیں ان کی برکت سے حق تعالیٰ آسمانوں سے پانی برساتا ہے ان کی وجہ سے زمین روئیدگی لاتی ہے۔ وہ اپنے ابتداء حال میں بھاگتے پھرتے ہیں ایک بھاڑ کی چوٹی سے دوسری چوٹی پر ایک شہر سے دوسرے

جُہَالٌ بِاللّٰهِ عَنْ وَجَلٍ بِیَا مُرَوَّنَ النَّاسِ بِأَمْرِ وَلَا يَسْتَلُوْنَهُ وَيَسْهُوْهُمْ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنْهُ بِدَعْوَنَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ لِيَفْرُوْنَ مِنْهُ بِبَادِرُوْنِهِ بِعَاصِيَةٍ زَلَالَةٍ أَسْمَاؤُهُمْ هَذَا بِمَوْزَعَةٍ مَّكْتُوبَةٍ مَّعْدُوْدَةٍ أَللّٰهُمَّ ثُبِّ عَلَى وَعَلَيْهِمْ وَهَبْنَا كُلَّنَا لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَفِرْنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَللّٰهُمَّ لَا تَسْلُطْ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَنْفَعْ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَأَدْخِلْنَا كُلَّنَا فِي نَصْرِكَ آمِيْنَ

المجلس الثاني عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَوْمَ الْاَحْذَى نَكْرَةً بِالرَّيَالِ كَانِي ذُو الْقَعْدَةِ سِتَّةَ عُمُرٍ وَارْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ يَا غُلَامَ مَا صَحَّتْ اِرَادَتُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا لَمْ يَطْلُبْ غَيْرُهُ فَقَدْ بَطَلَ دَعْوَاهُ وَمُرِيدُ الدُّنْيَا فِيْهِمْ كَثْرَةٌ وَمُرِيدُ الْاٰخِرَةِ فِيْهِمْ قَلَّةٌ وَمُرِيدُ الْحَقِّ عَنْ وَجَلٍ الصَّادِقُوْنَ فِي اِرَادَتِهِ اَخْلَ مِنْ كُلِّ قَلِيْلٍ هُمْ فِي الْفَقْلِ وَالْعَدَمِ كَالْفِكْرِ بِيْتِ الْاَحْمَرِ هُمْ اَحَادٌ اَمْ اَدْنٰى الشُّدُوْرَ وَالشُّدُوْرَ حَتّٰى يُوجَدَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ هُمْ نَزَاعُ الْعَتَاوَةِ هُمْ مَعَادُنُ رَحْمَةِ الْاَرْضِ مَلُوْا فِيْهَا هُمْ شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ فِيْهِمْ يُدْفَعُ الْبَلَاءُ عَنْ الْخَلْقِ وَهُمْ يُمْطَرُوْنَ وَهُمْ يُمْطَرُ اللّٰهُ السَّمَاءُ وَهُمْ تَبَتُّ الْاَرْضُ فِيْ بِلَايَةٍ اَمْرُهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْ شَاهِقٍ اِلَى شَاهِقٍ مِنْ بَلَاءٍ اِلَى بَلَاءٍ

بنی کے چاکر بنی

سکست ہشتا

حق تعالیٰ کا

بھی عتاب کو

بسا کر گیا تو پھر

شیشہ شکستہ رہے

تو ہوتی ہے جبکہ

کے چھوڑنے کا

بن جائے سر تاپا

طاعت کہ نام

پایا دہلا نسیان

رے قلب میں

ببت ہوگی۔ اگر

راغما لیکر قلب

اس کا کچھ نتیجہ

نا ہو جب تک تو

بے ہو گا دنیا

مفید ہوکتا ہے

اللہ باخبر ہے

مے شرم نہیں کرتی

اور تیرے قلب

کی بربادی سے

نہ بولویوں سے

انکا سارا علم

رف احکام کے

مِنْ خَرَابٍ إِلَى خَرَابٍ كُلَّمَا عُرِفُوا فِي مَوْضِعٍ تَحَوَّلُوا
 مِنْهُ يَوْمَئِذٍ أَكُلَ رِزْقَهُمْ وَيُسَلَّمُونَ
 مَقَاتِلَهُمُ الدُّنْيَا إِلَى أَهْلِهَا لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ إِلَى أَنْ
 تُبْنَى الْقِلَاعُ حَوَالِيَهُمْ وَتُجْعَلَ لَأَهْلِهِ الرِّقَابُ إِلَى قُلُوبِهِمْ
 وَتُحَاطَرُ بِهِمْ جُودٌ مِنْ قَبْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ
 مَنْهَرٍ يُفْرِغُ إِلَيْهِ بِالْحَرَسَةِ لِيَكُونُوا وَتُحْفَظُونَ
 دِيُونُكُمْ عَلَى الْحَقِّ كُلُّ هَذَا مِنْ رِزْقِهِمْ غُفُورٌ لَهُمْ
 فَيُحْيِيهِمْ وَيُصَيِّرُهُمْ أَقْبَا لَهُمْ عَلَى الْحَقِّ فَرِيضَةٌ يُعَاذَرُونَ
 كَالْأَمْلِيَّةِ وَبَقِيَّةُ الْحَقِّ مِنْهُ وَيُحْيِيكَ تَدْعِي
 إِلَيْكَ مِنْهُمْ مَا عَلَا مِنْهُمْ عِنْدَكَ مَا عَلَا مِنْهُمْ خَرَابٌ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُطْفِئُ فِي آتِي مَنْزِلَةٍ أَنْتَ عِنْدَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي آتِي مَقَامُكَ السَّمَكُ وَمَا الْقَبْلُ
 فِي الْمَلَكُوتِ الْأَعْلَى عَلَا مَ يَعْلَمُ بِأَبْكَ كُلُّ
 لَيْلَةٍ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ مُبَاحٌ أَوْ حَلَالٌ طَلَبُكَ
 تُضَاهِجُ الدُّنْيَا أَوْ الْآخِرَةَ أَوْ قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 مَنْ أَرِيكَ فِي الْوَحْدَةِ مَنْ جَلِيْسُكَ وَالْحَقُّ
 يَأْكُلُ أَبْ أَرِيكَ فِي الْوَحْدَةِ نَفْسُكَ وَشَيْطَانُكَ
 وَهُوَ الْوَحْدَةُ وَالْقَوْمُ فِي دُنْيَاكَ وَفِي لُجَاوَةِ شَيْطَانِ
 الْإِنْسَانِ الَّذِينَ هُمْ أَقْرَبُ الشُّعْرِ وَأَصْحَابُ الْفَيْلِ
 وَالْعَالِ هَذَا شَيْءٌ يُدْعَى بِالْهَدْيِ يَكُنْ وَجْهُكَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلَامُكَ فِي هَذَا هَوَسٌ لَا يَنْفَعُكَ عَلَيْهِ
 بِالسُّكُونِ وَالْعَمَلِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَتَرْكُ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ
 الْكَلَامِ فِي هَذَا فَيَكُونُ كَلَامُكَ فِيهِ عَلَى سَبِيلِ
 التَّبَرُّكِ بِهِ وَالتَّبَرُّكِ بِذِكْرِ أَهْلِهِ ۝

شہر کی طرف اور ایک دیرانہ سے دوسرے دیرانہ کی جانب۔ جب
 کسی جگہ پر پہچان لئے جاتے ہیں تو وہاں سے چل دیتے ہیں سب
 کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ہینکتے دنیا کی کنجیاں اہل دنیا کے حوالہ کرتے
 اور برابر اسی حالت پر قائم رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے گرد قلعے
 تعمیر کر دئے جاتے ہیں (کہ کہیں جانیں سکتے) نہریں انکے قلوب
 کی طرف بہنے لگتیں اور حق تعالیٰ کی طرف سے لشکر انکے ارد گرد
 پھیل جاتا ہے اور ہر ایک کی جدا حفاظت کی جاتی ہے سب کا اعزاز
 کیا جاتا اور نگہبانی ہوتی اور انکو مخلوق پر حاکم بنایا جاتا ہے۔ یہ ساری
 باتیں عام غفلتوں سے باہر ہیں پس سوچو ان کو مخلوق پر توجہ کرنا
 فرض بن جاتا ہے۔ وہ طبیبوں جیسے ہوتے ہیں اور ساری مخلوق بیمار
 جیسی۔ تجھ پر افسوس۔ دعویٰ کرتا ہے کہ تو بھی انہیں ہے۔ پس
 بتا ان کی کون علامت تجھ میں موجود ہے؟ حق تعالیٰ کے قرب
 اور اس کے لطف کی کیا نشانی ہے؟ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور
 کس مقام میں ہے؟ ملکوتِ اعلیٰ میں تیرا نام اور لقب کیا ہے؟ ہر
 شب کو تیرا دروازہ کس حالت پر بند کیا جاتا ہے؟ تیرا کھانا اور
 پینا مباح ہے یا حلالِ خالص؟ تیری خواجگاہ دنیا ہے یا آخرت
 یا قرب حق تعالیٰ؟ تنہائی میں تیرا انیس کون ہے؟ خلوت میں تیرا
 ہم نشین کون ہے؟ اے دروغ گو تنہائی میں تو تیرا انیس تیرا
 نفس اور شیطان اور خواہش اور دنیا کے تفکرات ہیں، اور
 خلوت میں شیطاں الانس ہیں جو بدترین ہم نشین اور فضول
 بکواس والے ہیں۔ یہ بات بکواس اور محض دعوے سے نہیں آتی
 اس میں تیری گفتگو محض ہوس ہے جو تجھ کو مفید نہیں۔ لازم پکڑ
 سکون اور گمنامی کو حق تعالیٰ کے حضور میں اور بے ادبی سے احتراز۔
 اور اگر ہمیں تیرا ہونا ضروری ہی ہو تو حق تعالیٰ کے ذکر سے اور اہل
 اللہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کیلئے ہونا چاہیے نہ اس طرح کہ تو

لَا تَأْتِكَ تَدْعٍ
 كُلُّ ظَاهِرٍ
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ
 مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْمُطَرَّاتِ فَحِ
 الْأَكَامِ
 الْحَسَنَاتِ كَمْ
 مَنْ أَفْلَحَ قَطُّ
 النَّاسِ وَاحِدٌ
 الْمَعْشَرَةِ فِي قَوْلِ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 فَإِنَّهَا تَتَرَدَّدُ
 وَالْأَدْيَانِ
 وَتَحْصِرُ دِينَكَ
 هَذِهِ هِيَ الْحَقُّ
 مَا فِي هَذِهِ
 أَحَدٌ مِثْلُهُ
 عَلَى بَكَدَاوِ
 ثُمَّ تَشْهَدُ بِأَلِ
 صَادِقٍ عَنْ
 وَحْكُمُ اللَّهِ تَعَالَى
 بِأَدَبِ الشَّرْعِ
 مِنْ فِيهِ هَذِهِ
 هُوَ مَوْضِعُ

کی جانب - جب
پہلے جیتے ہیں سب
دنیا کے حوالہ کرتے
کہ ان کے گرد قلعے
نہیں ان کے قلوب
سے لشکر ان کے ارد گرد
جاتی ہے سب کا اعتراف
کیا جاتا ہے یہ ساری
کو مخلوق پر توجہ کرنا
ساری مخلوق بیاد
انہیں ہے۔ پس
حق تعالیٰ کے قرب
دیک کس مرتبہ اور
عقب کیا ہے؟ ہر
ہے تیرا کھانا اور
ہ دنیا ہے یا آخرت
مخلوت میں تیرا
میں تو تیرا انیس ترا
مکرات ہیں، اور
مشین اور فضول
عوے سے نہیں آتی
بید نہیں۔ لازم بجز
ہے ادبی سے احتراز۔
کے ذکر سے اور اہل
یہ اس طرح کہ تو

لَا إِلَهَ إِلَّا تَدْعِيهِ بِظَاهِرِكَ مَعَ خُلُوِّ قَلْبِكَ مِنْهُ
كُلُّ ظَاهِرٍ لَا يُوَافِقُهُ الْبَاطِنُ فَهُوَ هَذَانِ يَكُنْ
أَمَّا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَّ
مَنْ ظَلَّ بِأَكْلِ حَوْصِ النَّارِ وَقَدْ بَيَّنَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْبُصْيَامُ تَرَكُهُ الظَّعَامُ وَالشَّرَابُ
وَالْمُطْرَاتُ خَسْبٌ: بَلْ حَتَّى يُصْنَعَاتِ إِلَيْهِ تَرَكُهُ
الْأَكَامُ: أَحَدُ رُوَا مِنْ الْغِيْبَةِ: فَإِنَّهَا تَأْكُلُ
الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ مَا تَعُوذُهَا
مَنْ أَفْلَمْ قَطُّ: وَمَنْ عَرَفَ بِهَا قَلَّتْ حُرْمَتُهُ عِنْدَ
النَّارِ وَأَحَدُ رُوَا مِنْ النَّظَرِ بِشَهْوَةٍ: فَإِنَّهُ يَزْدَرُ
الْمَعْصِيَةَ فِي قُلُوبِهِمْ دَعَا قَبْلَهُ غَيْرُ مَعْمُودَةٍ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: وَأَحَدُ رُوَا مِنْ الْيَمِينِ الْكَافِيَةِ
فَإِنَّهَا تَتَرَكُ الدَّيَّارَ بِلَا قَرَمٍ تَذْهَبُ بَرَكَةُ الْأَمْوَالِ
وَالْأَدْيَانِ: وَمِنْكَ تُنْفِقُ مَا لَكَ يَا كَيْمُزُ الْكَافِيَةِ
وَمِنْكَ يَنْكَ: كَوُ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَعَلَّمْتُ أَنَّ
هَذِهِ هِيَ الْحَسَارَةُ بَيْنَهُمَا: تَقُولُ وَاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَا فِي هَذِهِ الْبَلَدَةِ مِثْلُ هَذِهِ التَّنَاجُ: وَلَا أَحَدٌ
أَحَدٍ مِثْلَهُ: وَاللَّهِ إِنَّهُ يَسْتَوِي كَذَلِكَ أَيْ وَانَّهُ
عَلَى بَدَنٍ أَوْ كَذَلِكَ: وَأَنْتَ كَذَلِكَ فِي كُلِّ مَا قُلْتَهُ:
ثُمَّ تَشْهَدُ بِالزُّورِ وَتَحْلِفُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّكَ
مَادِقٌ: عَنْ قَرِيبٍ يَحْيِيكَ الْعَهْدُ وَالزَّمَنُ تَأْدَبُوا
وَحُكْمُ اللَّهِ تَعَالَى بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَمْ يَتَأَدَّبْ
بِأَذَى الشَّرْعِ أَذْبَتَهُ النَّارُ ثُمَّ لَيْفَعَةُ سَأَلَهُ سَائِلٌ فَقَالَ
مَنْ فِي هَذِهِ الْخَسْرُ خَسَالٌ أَوْ بَعْضُهَا فَهَكَذَا يُبْطَلُ
مُؤْمَرٌ وَهُوَ: فَقَالَ صَوْمُهُ وَوُضُوؤُهُ لَا يَبْطُلُ

اسکا مدعی بنائے اپنے ظاہر سے حالانکہ تیرا قلب اس سے خالی ہے
ہر ظاہر کہ باطن اس کے موافق نہ ہو ہذیان ہے۔ کیا تو نے بنائے ہول
الشر علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص (غیبت کر کے)
دن بھر لوگوں کے گوشت کھاتا رہا اسکا روزہ نہیں ہوا آپ نے بیان
فرما دیا کہ کھانا پینا اور انکار کرنے والی چیزوں ہی کے چھوڑنے کا
نام روزہ نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ گناہوں کا چھوڑنا بھی اضافہ کرنا
چاہیے۔ پس جو غیبت سے کہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا لیتی ہے جیسے
آگ سوکھی کڑی کو کھا لیتی ہے جس شخص کی تقدیر میں فلاح ہے وہ آگ کی
عادت کبھی نہیں ڈالتا اور جو غیبت میں مشغور ہو جاتا ہے اس کی
لوگوں میں حرمت کم ہو جاتی ہے اور جو شہوت کیساتھ گاہ کنبیہ
کہ وہ تمہارے قلوب میں مصیبت کا بیج بودیگی اور اسکا انجام دنیا
میں اچھا ہے نہ آخرت میں۔ اور جو چھوٹی قسم کھانیسے کہ وہ آباد
شہروں کو چٹیل بیابان بنا چھوڑتی ہے کہ مال اور دین دونوں کی
برکت لی جاتی ہے۔ تجھ پر افسوس کہ اپنی تجارت کو چھوٹی قسم سے
رواج دیتا اور اپنے دین کا خسارہ اٹھاتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو
جانتا کہ اصل خسارہ یہی ہے تو کہتا ہے کہ خدا کی قسم اس جیسا مال شہر
بھر میں کہیں نہیں اور نہ کسی کے پاس موجود ہے خدا کی قسم یہ اتنے کا
ہے اور خدا کی قسم مجھ کو اتنے میں پڑا ہے حالانکہ تو اپنی ساری گنتلوں
جھوٹا ہے پھر اپنے جھوٹ پر گواہی دیتا اور اللہ عزوجل کی قسم بھی
کھاتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ عنقریب وقت آئیگا کہ تو اٹھا اور اپنا راج
ہوگا۔ خدا تم پر رحم کرے۔ حق تعالیٰ کے حضور میں با ادب ہو جو شخص
شریعت کے آداب سے ادب کیسے گا اسکو قیامت کین آگ دیکھا گی
اس مقام پر کسی نے سوال کیا کہ پھر جس شخص میں یہ پانچوں خصلتیں دعویٰ
کمال غیبت نظر با شہوت، کذب اور دروغ بانی، ہول اس کے روزہ
اور وضو کے اٹل ہونیکا حکم دینا چاہیے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں روزہ مواد

وَلَكِنْ هَذَا إِجَاءٌ عَلَى سَبِيلِ لَوْعُظٍ وَالْحَقُّ يَرُدُّ الْخَوَافِ
بِأَعْلَامِهِ لَعَلَّ غَدَايَا دَانَتْ مَقْصُودٌ مِنْ ظَهَرَ
الْأَرْضِ مَوْجُودٌ فِي الْقَبْرِ أَوْ لَعَلَّ هَذَا يَكُونُ نِسْبَةً
أُخْرَى أَيْ هَذِهِ الْفَضْلَةُ مَا أَفْسَهُ قُلُوبُكُمْ مَحْضُورٌ
أَنْتُمْ أَقُولُ لَكُمْ وَغَيْرِي يَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَى
حَالَةٍ وَاحِدَةٍ الْقُرْآنُ يَنْصَحُ عَلَيْكُمْ وَأَخْبَارُ الرُّسُلِ
وَسَيِّدُ الْأَوَّلِينَ نَصَحَ أَعْلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْتَبِرُونِ
وَلَا تَسْتَجِيبُونَ وَلَا تَتَّخِذُوا أَعْمَالَكُمْ كُلَّ مَنْ يَحْضُرُ
بِقَعْمَةٍ فِيهَا وَعُظٌ وَلَمْ يَتَّخِذْ فَمَوْفِي خَيْرٍ لِقَاعٍ
وَهُوَ شَرُّ الْأَحْدَاثِ يَا أَعْلَامُ اسْتَهْمَا تَكُ بِأَدَبِيَاءِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قِلَّةٍ مَعْرِفَتِكَ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
تَقُولُ هُوَ لَا مَسْئُونَ لَمْ لَا يَتَعَيَّنُونَ مَعْنَا
لَمْ لَا يَفْعَلُونَ مَعْنَا تَقُولُ هَذَا لِيُفْهَمَ بِنَفْسِهِ
لَمْ لَا تَقُولُ مَعْرِفَتِكَ بِنَفْسِهِ قُلْتَ مَعْرِفَتِكَ بِأَفْزَارِ
النَّاسِ عَلَى قَدَرِ قِلَّةٍ مَعْرِفَتِكَ بِالْذُّنُوبِ وَأَعَادِ قَبِيحَتَهَا
بِجَهْلِ تَدْرِ الْأَخْرَةِ : وَعَلَى قَدَرِ قِلَّةٍ مَعْرِفَتِكَ
بِالْآخِرَةِ بَجَهْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُسْتَعْلَا
بِالْذُّنُوبِ عَنْ قَرِيبٍ الْخُسْرَانُ وَالنَّدَامَاتُ عِنْدَكَ
ظَاهِرَةٌ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَظْهَرُ نَدَامَاتُ
يَوْمِ الْفِتْنَةِ : يَوْمِ التَّعَابُثِ : يَوْمِ الْفَضِيحَةِ : يَوْمِ
النَّدَامَاتِ وَالْخُسْرَانِ حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ رَحِيءِ
الْآخِرَةِ : وَلَا تَغْتَرَّ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَكَ وَ
كَرَمِهِ عَلَيْكَ : أَنْتَ قَائِمٌ عَلَى أَسْوَأِ الْأَحْوَالِ مِنَ
الْمَعَامُورِ الَّذِي لَا يَرَى ذُلُّهُ النَّاسِ لِمَا هُوَ بِرَيْدِ الْكُفْرِ
كَمَا أَنَّ الْحَيَّ يُرِيدُ الْمَوْتَ عَلَيْكَ بِالنَّبَايَةِ قَبْلَ

وضو تو باطل ہو گا لیکن یہ ارشاد لطیف و عطا در تہدید و تحذیف کے
ہے صاحبزادہ کیا عجب کہ کل کا دن ایسی حالت میں آوے کہ
تو سطح زمین سے گم اور قبر کے اندر موجود ہو بلکہ کیا عجیب کہ اگلی ساعت
اسی میں ایسا ہو جائے کیا ٹھکانا ہے اس غفلت کا تہائے دل کس قدر
سخت ہیں ؟ تم سر تپا پتھر ہو کہ میں بھی تم کو سنا تا ہوں اور دوسرے
بھی سناتے ہیں مگر تم ایک حالت پر قائم ہو قرآنِ تمیر پڑھا جا رہا
پیغمبر کے ارشادات اور اگلوں کے حالات تم کو سناتے جاتے ہیں مگر
تم عبرت نہیں پکڑتے نہ بچتے ہو اور نہ اپنے اعمال میں ملتے ہو جو شخص
ایسی جگہ آئے جہاں وعظ ہو رہا ہو اور نصیحت نہ پکڑے تو وہ
بدترین اہل ہے جو بہترین موقع پر حاضر ہوا صاحبزادہ تیرا
اولیاء اللہ کو ذیل سمجھنا حق تعالیٰ کی معرفت کم ہونے کے سبب ہے
تو انکو متہم کرتا اور اعتراض کرتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ مرنے
کیوں نہیں آ رہے ہمارے پاس بیٹھے اٹھتے کیوں نہیں ؟ میرا کہنا
اس لئے ہے کہ تو اپنے نفس سے جاہل ہے جبکہ تجھ کو اپنے نفس کی پہچان
کم ہوئی تو لوگوں کے مرتبوں کی پہچان کم ہو گئی جتنی تیری دنیا اور
اسکے انجام کی شناخت میں کمی آئی اسی قدر تیری آخرت کی شناخت
میں کمی آئی اور جتنی آخرت کی شناخت میں کمی آئی اس قدر حق تعالیٰ
کی معرفت میں کمی آئی اے دنیا میں مشغول ہو نیوے غرقِ برب
خسارہ اور پشیمانیوں تجھ پر دنیا اور آخرت میں کھل جائیں گی تیری
پشیمانیوں ظاہر ہوں گی قیامت کے دن جو نقصان کا دن ہے
رُسوائی کا دن ہے پشیمانیوں اور خسارہ کا دن ہے آخرت کے آنے
سے قبل اپنے نفس سے حساب لے اور حق تعالیٰ کے حلم اور اپنے اوپر
انعام و اکرام سے دھوکہ مت کھا تو مصیبتوں مغزشوں اور لوگوں پر ظلم
زیادتیوں کے بدترین حالات پر قائم ہے مصیبتیں کفر کی قاصد ہیں
جس طرح بخار موت کا قاصد ہے ضروری سمجھ تو یہ کہ موت سے پہلے

الْمَوْتَ قَبْلَ رَحَى الْمَلِكِ أَلَمْ يَكُنْ بِهَذَا الْآدَمِ
يَا شَبَابُ مُؤَبَّدًا أَمَّا تَرَوْنَ الْحَيَّ عَزَّ وَجَلَّ
يَبْتَلِيكُمْ بِالْبَلَاءِ حَتَّى تَتُوبُوا ۖ وَأَنْتُمْ لَا تَعْقِلُونَ
وَتَصْرُوفُونَ عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يَنْتَهِ أَحَدٌ فِي هَذَا
الزَّمَانِ إِلَّا أَحَادًا أَمْرًا لَكُمْ نَفْسَةً لَا نِعْمَةً
عُقُوبَةً ۚ لِلَّهِ تُوبٌ لَا زِيَادَةَ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَاتِ
الْعُومُ يَنْتَوْنِ لِزَنْعٍ دَرَجَاهُمْ عِنْدَ مَلِكِهِمْ ۖ
يَصِيرُونَ مَعَهُ ۖ لَا تَكُفُّمْ يُرِيدُونَ وَنَحْنُ إِذَا تَمَرَّ
لَهُمْ هَذَا انْقَضَتْ تَعَرُّكُهُمُ الْمَلِكُ ۖ وَإِذَا تَمَرَّ لَهُمْ
هَذَا ارْتَعَدُوا وَأَنْتُمْ فِي هَٰذَا كَالْمُهْمَرِ لَا هَلَكَةَ
نَسَا لَكَ الْقُرْبُ مِنْكَ ۖ وَالنَّظَرُ إِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ فِي الدُّنْيَا يَقْلُبُونَ بَنَاءً وَفِي الْآخِرَةِ بَاعِثِينَ
يَا قَوْمُ لَا تَتَّبِعُوا مِنْ رُوحِ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ
وَفَرَحَهُ ۖ فَإِنَّ قَرِيبًا لَا تَتَّبِعُونَ فَإِنَّ الصَّانِعَ
اللَّهُ لَا تَدْرِي كَعَلَّ اللَّهُ يُجِدُّ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْ أَرَأَيْتُمْ مَنِ الْبَلَاءِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ مَعَ الصَّبْرِ
أَسَاسٌ لِكُلِّ خَيْرٍ ۖ أَسَاسٌ لِنُبُوءَةٍ وَالرَّسَالَةِ
وَالْوَلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْحِكْمَةِ الْبَلَاءُ ۖ فَإِذَا كُفِّرَ
تَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ فَلَا أَسَاسَ لَكَ ۖ لَا بَقَاءَ
لِبِنَاءٍ إِلَّا بِأَسَاسٍ ۖ أَرَأَيْتَ بَيْتًا ثَابِتًا عَلَى
مُؤَبَّلَةٍ رُبُوعَةٍ ۖ إِنْ مَا تَعَرَّضَ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْآفَاقِ
لِكُونِكَ لَا حَاجَةَ لَكَ فِي الْوَلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ
وَالْقُرْبِ مِنَ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ ۖ إِصْبِرْ وَاعْمَلْ
حَتَّى تَسْرِيَ بِعِلْمِكَ وَسِرِّكَ وَرُوحِكَ إِلَى بَابِ
الْقُرْبِ مِنْ رَبِّكَ عَنَّا وَجَلَّ ۖ أَلْعُلَمَاءُ وَالْإِطْلَاقُ

یہ دو تخوین کے
میں آوے کہ
کہ اگلی عت
لئے ل کتہ
اور دوسرے
رٹھا جاتا
یے بجائے ہیں مگر
ہو جو شخص
بگڑے تو وہ
حیرانہ تیرا
کے سبب ہے
ساتھ مزے
بیر کھنا
بے نفس کی پھی
ری دنیا اور
کی شناخت
بقدر حق تعالیٰ
الے غمگین
میں کی تیری
کادن ہے
نرت کے آنے
در اپنے اوپر
دروگوں پر ظلم
کی قاصد ہیں
وت سے پہلے

اور اس فرشتہ کے آنے سے پہلے جو اداح قبض کرنے پر تینا تے۔
اے جوانو! توبہ کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق تعالیٰ تم کو بلا
میں مبتلا کرتا ہے تاکہ تم توبہ کرو۔ مگر تم سمجھتے نہیں اور اڑے
ہوئے ہو اس کی معصیتوں پر۔ اس زمانہ میں بجز خاص خاص
افراد کے جو شخص بھی بلا میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس کے لئے خدا
ہے نعمت نہیں ہے اور گناہوں کی سزا ہے زیادتی درجہ کرامت
نہیں ہے البتہ اہل اللہ جو مبتلا ہوتے ہیں تو اس لئے کہ ان کے
مراتب بلند ہوں انکے بادشاہ کے نزدیک۔ وہ انکے ساتھ صبر کرتے
ہیں اس لئے کہ اسی کی ذات کے طالب ہیں۔ جب ان کے لئے یہ تمام
ہو جاتا ہے تو ان کی بادشاہت پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام نہیں ہوتا
تو ان کو یقین ہوتا ہے کہ وہ ہلاکت میں ہیں۔ اے میرے اشتیاقانہ
کیجو ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیرے قرب کا اور تیرے دیدار کا دنیا اور
آخرت دونوں میں کہ دنیا میں تجھ کو اپنے دل کی آنکھوں سے (دیکھیں)
اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے صاحبو اللہ کی رحمت اور کشمکش
سے مایوس مت ہو کہ وہ قریب ہے۔ نا امید مت ہو کیونکہ صانع تو
اللہ ہے اور کیا عجیب ہے کہ اللہ اسکے بعد کوئی صورت پیدا فرما دے
بلا سے بھاگے مت کہ وہ بلا جو صبر کے ساتھ ہو ہر قسم کی بھلائی کی
بنیاد ہے نبوت کی۔ رسالت کی دلالت کی معرفت کی اور محبت کی
سب کی بنیاد بلا ہی ہے۔ پس جب تو نے بلا پر صبر نہ کیا تو
تیرے لئے بنیاد نہ رہی اور بنیاد کے بغیر تعمیر کو پا نہ اسی نہیں، کیا
تو نے کوئی تعمیر بلند زمین کی گودی پر بھی قائم دیکھی ہے؟ پس تو
جو بلا اور آفتوں سے بھاگتا ہے تو بس اس لئے کہ تجھے
معرفت اور دلالت اور قرب الہی کی کچھ حاجت نہیں ہے صبر کرو اور
عمل کرتا رہنا تک کہ تو اپنے قلب اور اپنے باطن اور اپنی
روح سے حق تعالیٰ کے قریب کے دروازہ کی طرف چلنے لگے علماء اور اولیاء

وَالْأَبْدَالُ وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ الْأَنْبِيَاءُ السَّمَاوِيَّةِ
وَهُوَ لَاءُ الْمُنَادُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمُ الْمُؤْمِنُونَ لَا
يَخَافُونَ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَرْجُونَ غَيْرَهُ قَدْ
أُعْطِيَ الْقُوَّةَ فِي قُلُوبِهِ وَسِرِّهِ كَيْفَ لَا تَكُونُ
قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ قُوَّةً بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ
أَسْرَى بِهَا إِلَهُ لَا تَزَالُ عِنْدَهُ الْقُلُوبُ عِنْدَكَ
وَالْقَالِبُ فِي الْأَرْضِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُمْ عِنْدَنَا
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ يُصْطَفُونَ عَلَى أَهْلِهِمْ
وَأَهْلِي زَمَانِهِمْ تَسْمِيَةً مَعَانِيَهُمْ وَتَتَوَرَّ
مَعَانِيَهُمْ وَلِهَذَا قَارِئُ الْخَلْقِ وَزَهْدُ الْوَفَى
الْمُتَوَفَاتِ سَأَرُوا إِلَى قَدِ إِمَامٍ وَبَكَتِ الْعُشْبُ
وَرَأَتْهُمْ مَا بَقِيَ لَهُمْ رُجُوعٌ اسْتَأْنَسُوا
بِالْوَحْدَةِ اخْتَارُوا الْخَوَابَ وَسَوَّجُوا الْخَارِ
وَالْبَرَارِ وَالْقَفَارَ لَا الْعُمَانَ بَيَانِ
مِنْ يَقُولِ الصَّمَارِ وَكَيْسَرُ بُونَ مِنْ غُدْرَانِ
بِصَبْرُونَ كَأَنَّهُمْ هُنَاكَ يَغْتَرِبُ قُلُوبُهُمْ
وَيُؤْنِسُهُمْ تَوْفِقُ مَعَانِيَهُمْ مَعَانِي
الْمُسْلِمِينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءَ وَيُؤْتِيهِمْ
مَعَانِيَهُمْ مَعَهُ لَا يَزَالُونَ وَتَوْفَاقِي الْحَدِيثِ
لَيْلَهُمْ وَهَارَهُمْ خُلُوعٌ وَرَاحَةُ الْمُتَأَنِّينَ وَ
طَبِيبَةُ الْمُتَأَنِّينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا غَلَامُ
لَا يَدُّ مِنَ الْخَلَاةِ الرَّارَةِ وَالصَّلَاحِ
وَالْفَسَادِ وَالْكَدَرِ وَالصَّفَاءِ فَإِنْ أَرَدْتُ
الصَّفَاءَ الْكُلِّيَّ فَفَارِقْ بِقُلُوبِكَ الْخَلْقَ وَ
وَاصِلُهُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَارِقِ الدُّنْيَا

اور ابدال وراثت ہیں انبیاء علیہم السلام کے۔ انبیاء سوداگر ہیں
اور یہ لوگ ان کے پیش دست آواز دینے والے۔ بندہ مومن خدا
کے سوا نہ کسی سے ڈرتا ہے نہ کسی سے توقع رکھتا ہے اسکے قلب اور
باطن میں ایک خاص قوت عطا کر دی گئی ہے۔ مومنین کے قلب
کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر قوت کیوں نہ حاصل ہو دراصل ایکہ اس
نے خود ہی ان کو اپنی طرف چڑھایا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکے پاس رہیں
پس ان کے قلب اس کے پاس ہیں اور قلب زمین پر، حق تعالیٰ
فرماتا ہے اور بیشک وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ و منتخب
لوگوں میں سے ہیں کہ منتخب ہوتے ہیں اپنے متعلقین اور اہل
زمانہ میں سے کہ ان کے اندرون تمازا اور بیرون منور ہوتے ہیں
اور اسی لئے وہ مخلوق سے جدائی اختیار کرتے اور مرغوب سے
بے رغبت بنتے اور آگے کے رخ چلتے ہیں کہ پیچھے گھاس اُگ آتی
ہے اور بوٹنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ تنہائی سے مانوس
ہوتے، آبادیوں کو چھوڑ کر دیرانوں اور سمندروں کے کناروں اور
بنوں اور بیابانوں کو اختیار کرتے ہیں جنگلوں کی گھاس پات
کھاتے اور تالابوں کے پانی پیتے اور جنگلی جانوروں کی مثل
بن جاتے ہیں اس وقت حق تعالیٰ انکے دلوں کو قرب نصیب
فرماتا اور انکو اپنے ساتھ اُس نخبستا ہے ان کے اجسام کو
پیغمبروں صدیقیوں اور شہیدوں کے اجسام کیساتھ کھڑا کرتا
اور انکے اندرون کو اپنے ساتھ قائم بناتا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی
خیال میں کھڑے رہتے ہیں ان کارات اور دن خلوت میں گزرتا ہے
اور شتا قوں کی راحت اور اُس چاہنے والوں کی خوش عشی اللہ
جل جلالہ ہی سے ہے صاحبزادہ ضرور ہے شیرینی اور تلخی،
سنوار اور بگاڑ۔ میلان اور صفائی۔ پس اگر تو پوری صفائی چاہے
تو اپنے دل کو مخلوق سے جدا کر اور حق تعالیٰ سے ملا۔ دنیا اور

وَدَعَا أَهْلَكَ ۖ وَسَلَّمَهُمْ إِلَى رَبِّكَ عَنَّا وَعِلَّا
وَأَخْرَجَ قَلْبَكَ عَوْيَانًا عَنِ الْكَلْبِ ۖ وَاقْرَبُ
مِنْ بَابِ الْآخِرَةِ ۖ ثُمَّ ادْخُلْهَا ۖ فَإِن لَّمْ يَجِدْ
رَبَّكَ عَنَّا وَجَلَّ فِيهَا ۖ فَأَخْرِجْ مَخَاهِدَ هَارِيَا
طَالِيًا لِلْقَرْبِ مِنْهُ ۖ إِذَا وَجَدْتَهُ وَجَدْتَ
مُلَّ الصَّفَاءِ عِنْدَهُ ۖ مَا يَفْعَلُ الْمُحِبُّ لِلَّهِ عَنَّا
جَلَّ بَعِيرُهُ ۖ لَتَجِدَنَّ دَارَ طَارِيٍّ لِّلْذَرْجَةِ ۖ دَارُ
التَّجَارِ بَاعُوا الدُّنْيَا هَاهَا وَلِهَذَا قَالَ اللَّهُ عَنَّا
وَجَلَّ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ
الْأَعْيُنُ ۖ مَا ذُكِرَ الْقَلْبُ مَا ذُكِرَ الْبَسَرُ ۖ مَا ذُكِرَ
الْمَعْنَى ۖ لَتَجِدَنَّ لِلصَّوَامِ الْقَوَامِ التَّارِكِينَ
الرَّاهِدِينَ فِي الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ بَاعُوا
مَلْعَامًا بِطَعَامٍ ۖ بُسْطَانًا بِبُسْتَانٍ ۖ دَارًا
بِدَارٍ ۖ أُرِيدُ مِنْكُمْ أَعْمَالًا ۖ بِلَا كَلَامٍ ۖ
الْعَارِفُ الْعَامِلُ يُوجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
سَدَنًا يُدْفِقُ عَلَيْهِ وَيُغَيِّرُ وَتَبَدُّلَ دَوَّ
هُوَ آخِرُ سَ ۖ الْقَوْمُ لَا يُصْعِقُونَ غَيْرَ اللَّهِ ۖ
عَنَّا وَجَلَّ لَا يَسْمَعُونَ غَيْرَهُ ۖ لَهُمْ
جَنَانٌ بِلَا لِسَانَ ۖ لَهُمْ قَانُونٌ عَنْهُمْ وَعَنَّا
غَيْرُهُمْ ۖ لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ ۖ وَإِذَا شَاءَ اللَّهُ
الْأَشْرَهُمْ ۖ جَعَلَ الْجَنَانَ لِسَانًا ۖ كَأَنَّهُمْ
مُبْتَجُونَ يَأْخُذُ هُمُ الْمَلِكُ الْيَحْيَى بِيَدِ
رَافَتِهِ وَرَحْمَتِهِ ۖ يَصُومُهُمْ

لَا

اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر اور انکو اپنے رب عزوجل کے حوالہ کر
اور سب سے اپنے قلب کو پرہیز کر کے نکال اور آخرت کے دروازہ کے
پاس آپ بھر اسیں داخل ہو جائیں اگر وہاں بھی اپنے رب عزوجل
کو نہ پائے تو وہاں سے بھی بھاگتا ہو اور قرب حق کو ڈھونڈتا ہو
باہر آجا۔ جب تو اس کو پالیکا تو پوری صفائی تجھ کو اُس کے
پاس ملے گی۔ اللہ کا محبوب دوسری چیز کو لیکر کیا کرے گا؟ جنت تو
طلب گاران درجہات کا مکان ہے۔ سودا گروں کا مکان ہے۔
جنہوں نے دنیا کو بیچ کر اسے خریدا۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ جنت میں موجود ہے جو کچھ خواہش کریں نفس اور لذت پائیں
آنکھیں، قلب کا ذکر نہیں فرمایا کہ انکی مرغوبات بھی موجود ہونگی
یا نہیں) جنت اُن کے لئے ہے جنہوں نے روزے رکھے، شب
بیداریاں کیں۔ شہوتوں اور لذتوں میں زہد اختیار کیا اور انکو چھوڑ
دیا پس ان لوگوں نے (دنیا کا بے مزہ) طعام بیچ کر (مزیدار)
طعام خریدا (دنیا کا باغ بیچ کر) جنت کا باغ خریدا (پانہ دار) گھر کے
بدلہ (پانہ دار) گھر خریدا۔ میں تم سے اعمال کا طالب ہوں گنتارا کا نہیں
عارف جو خالص اللہ عزوجل کی ذات کے لئے عمل کرتا ہے اس
کی طرح ہے کہ اُس پر لوہے کو خوب کوٹا جاتا ہے اور وہ ہوتا نہیں
زمین کی طرح ہے کہ اسکو مخلوق قدوس سے روندتی ہے۔ پلٹی
پلٹی رہتی ہے مگر وہ گونگی بنی ہوئی ہے۔ اہل اللہ غیر اللہ کو
دیکھتے ہیں اور نہ غیر اللہ کی سنتے ہیں اُن کے دل ہیں بغیر زبان
کے وہ فنا ہو چکے اپنے آپ سے اور مخلوق سے، سدا ایسی ہی ہوتے
ہیں اور جب اللہ چاہتا ہے تو ان کو زندہ کر دیتا اور قلب کو زبان
بنادیتا ہے گویا کہ وہ متوالے ہیں۔ بادشاہ انکو اپنی طرف کھینچ لیتا
ہے اپنی شفقت اور رحمت کے ہاتھ سے۔ ان کو

دُعا ہے اپنے لئے

یا سوداگر ہیں
بندہ مومن خدا
ہے اسکے قلب
مومنین کے قلب
ہو دراخلیکہ اس
اسکے پاس رہیں
ن پر حق تعالیٰ
مگزیدہ منتخب
مقلین اور اہل
من سوزا رہتے ہیں
اور مرغوب سے
اس اگ آتی
سے مانوس
کے کناروں اڈ
ن گاس پات
میں کی مثل
ن کو قرب نصیب
اجسام کو
تھ کھڑا کرتا
دہ ہمیشہ اسکی
میں گزرتا ہے
خوش عیشی اللہ
رہی اور تنہی
مضائی چاہے
ملا۔ دنیا اور

وَيُشْمَعُونَ لَهُ لَا يَفْعِلُونَ ۖ يَصْنَعُهُمْ لِنَفْسِهِ ۖ كَمَا
صَنَعَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ حِينَ قَالَ لَهُ وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِي ۖ لَنْ يَكُنَّ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
جَعَلَ رَاحَةً بِلَا تَعْيٍ ۖ أَسَابِلًا وَحَشَّةً ۖ نِعْمَةً بِلَا
نِقْمَةٍ ۖ فَرَحَةً بِلَا بَقْصَةٍ ۖ حَلَاوَةً بِلَا مَرَارَةٍ ۖ
مُلْكًا بِلَا هُلَاكٍ ۖ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۖ مَنْ
وَصَلَ إِلَىٰ هَذِهِ الْحَالَةِ ۖ تَجَعَّلَتْ لَهُ الرَّاحَةُ
وَأَتَمَّ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ لَا يَجِدُ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا
لَا تَهْمًا دَارَ الْكَدِّ ۖ دَارَ الْأَفَاتِ ۖ لَا بُدَّ لَكَ
مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهَا ۖ فَعَلَيْكَ بِأَخْرِجْهَا مِنْ
قَلْبِكَ ۖ مَنْ تَدْرِكُ ۖ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ ۖ فَاتْرُكْهَا
فِي يَدَيْهِ ۖ وَأَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ ۖ فَإِذَا قُوِيَتْ
فَأَخْرِجْهَا مِنْ يَدَيْهِ ۖ وَأَعْطِهَا لِلْفَقْرِ ۖ إِنَّ الْمَاءَ
عِيَالُ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ مَالِكٌ مِنْهَا لَا
يَقُوتُكَ لَا بُدَّ مِنْ إِتْيَانِهِ سَوَاءٌ كُنْتَ غَنِيًّا أَوْ
فَقِيرًا ۖ وَهَذَا أَوْ رَاغِبًا ۖ الدَّائِرَةُ عَلَىٰ صِحَّةٍ
قَلْبِكَ وَسِرَّاهُ وَصِفَتُهُ لَا تَسْمَايُصْفُوهُ ۖ تَعْلَمُ
الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ ۖ وَالْإِخْلَاصَ فِي الْعَمَلِ ۖ وَالصِّدْقَ
فِي طَلِبِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ يَا غُلَامُ ۖ أَمَا سَمِعْتَ
تَفَقَّهُ ۖ ثُمَّ اعْتَزَلْ ۖ تَفَقَّهُ بِالْفَقْرِ الظَّاهِرِ ۖ ثُمَّ
اعْتَزَلْ ۖ إِلَى الْفَقْرِ الْبَاطِنِ ۖ عَمَلٌ هَذَا الظَّاهِرِ
حَتَّى يَقَرَّ بِكَ الْعَمَلُ ۖ إِلَى عِلْمِهِ لَمْ يَكُنْ تَفَقَّهُ ۖ
هَذَا الْعِلْمُ الظَّاهِرُ ضِيَاءُ الظَّاهِرِ ۖ وَالْبَاطِنُ ضِيَاءُ
الْبَاطِنِ ۖ هُوَ ضِيَاءُ بَيْنِكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ ۖ عَنَّا وَجَلَّ ۖ
كُلَّمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ قَرَّبَتْكَ بِقَبْلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور نیا جسم عطا فرماتا ہے اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ خاصاً
بناتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا چنانچہ ان کے لئے
فرماتا ہے کہ میں نے تم کو بنایا ہے خاص اپنے لئے اور اسکی صورت
کوئی کیا بیان کرے کہ اسکی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سُنے
والا جانتے والا ہے اُس نے بنادی راحت بلا مشقت اُس بلا مشقت
نعمت بلا نعمت۔ مسرت بلا حزن۔ شیرینی بلا تلخی۔ سلطنت بلا اذل
اس جگہ حکومت انشاء ہے جیسی کی ہے جو اس حالت تک پہنچ گیا۔
اس کو دنیا ہی میں راحت مل گئی اور اس حالت سے جس میں
تو مصروف ہے تو دنیا میں بھی راحت نہیں پاسکتا کیونکہ دنیا تو
کہ درتوں اور آفتوں ہی کا گھر ہے۔ تجھے اس سے نکلنا ضرور
ہے پس اپنے دل اور اپنے ہاتھ سے اسکو پہلے ہی نکال دے
اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو صرف ہاتھ میں ہٹے دے اور اپنے دل
سے نکال دے پھر جب تجھ میں توت آجائے تو ہاتھ سے بھی نکال
دیجو اور فقر و مساکین کو جو اللہ کی عیال ہیں سوئپ دیجو
اور باوجود اسکے جو تیرا مقسم ہے وہ تجھ سے فوت نہوگا۔ وہ
ضرور آکر ہے گا خواہ تو غنی ہو یا فقیر۔ اور رغبت کرے یا نہ
کرے۔ مدار قلب اور باطن کی صحت و صفائی پر ہے اور انکی
صفائی علم سیکھنے اس پر عمل کرنے عمل میں اخلاص لانے اور
حق تعالیٰ کی سچی طلب اختیار کرنے سے ہوتی ہے صاحبزادہ
کیا تو نے سنا نہیں کہ فقہ حاصل کراسکے بعد عزت نشین بن یعنی
اول ظاہری فقہ حاصل کراسکے بعد باطنی فقہ کی تحصیل میں عزت
اختیار کر۔ ظاہر شرع پر عمل کرتا رہ یہاں تک کہ یہ عمل تجھ کو اس علم
تک پہنچا دے جو تو نے سیکھا نہیں یہ ظاہری علم نور ہے ظاہر کا
اور باطنی علم نور ہے باطن کا۔ نور ہے تیرے اور تیرے رب کے درمیان
جتنا تو اپنے علم پر عمل کر گیا اسی قدر حق تعالیٰ کی طہرت تیرا راستہ

اور تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان دروازہ کشادہ ہوتا جائیگا اور
اس دروازے کے پٹ کھل جائیں گے جو تیرے لئے مخصوص ہو گا
اے ہمارے رب ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی
خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

تیسویں مجلس

(وقت شام ۳۰ یوم سہ شنبہ ۳ ذیقعدہ ۱۰۲۵ھ مدرسہ معمرہ)
صاحبزادہ آخرت کو دنیا پر مقدم سمجھ۔ دونوں میں نفع پائیگا۔
اور جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم سمجھ گا تو دونوں میں خسارہ
اٹھائیگا اور یہ اس کی سزا ہو گی کہ جس کا تجھ کو حکم نہ تھا اُس میں
کیوں مشغول ہوا؟ اور جب تو دنیا کے ساتھ مشغول ہو گا تو حق
تعالیٰ اس پر عانت فرما کر تیری مدد کرے گا اور تجھ کو دنیا لیتے وقت
توفیق بخشے گا اور جب تو اس میں سے کچھ لے گا تو اس میں برکت عطا
فرمائیگا۔ مومن شخص دنیا بھی کماتا ہے اور آخرت بھی مگر دنیا صرف
اُسی قدر جتنے کی اس کو حاجت ہے اسکو اتنی مقدار قانع بنادیتی
ہے جتنا سوار کا تو شہ۔ وہ زیادہ مقدار میں دنیا حاصل نہیں کرتا
نادان کا سارا اہتمام دنیا ہی دنیا ہے اور عارف کا سارا اہتمام آخرت
ہے اور آخرت کے بعد مولیٰ تعالیٰ شانہ۔ جب دنیا کی معاش میں
ایک وٹی تیرے سامنے آجائے اور تیرا نفس تجھ سے منازعت کرے کہ
اتنا کم کیوں لایا اور خواہشات کا طالب ہو تو اس وقت اس شخص کے
حال پر نظر کر جسے کچھ بھی میسر نہیں جب تک تو حق تعالیٰ کے معاملہ میں
اپنے نفس کو مغرور اور اپنا دشمن سمجھے گا اس وقت تک تجھے فلاح
نہ ہوگی۔ صدیقین باہم ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں کہ ہر
صدیق دوسرے صدیق سے مقبولیت و صدق کی بوسہ نگاہ ہے
اے حق تعالیٰ سے اور اسکے صدیق بندوں سے اعراض کر نیوالے

وَالْتَسِعَ الْبَلَدُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ۖ وَرَفَعَ مَصْرَاعَ الْبَابِ
الَّذِي يَخْضَعُ رَبَّنَا اِتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ
فِي الْآخِرَةِ قَحْصَةً ۚ وَفَتَا مَذَابَ النَّارِ ۝

المجلس الثالث عشر

وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِيَّةً
بِالْمَدِينَةِ رَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ فِي سَنَةِ ثَمَرِ الْبَيْتِ وَخَمْسَمِائَةٍ
يَا عَلَامُ قَدَرِ الْآخِرَةِ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّكَ تَرَىٰ جَنَّتَهُمَا
جَمِيعًا ۖ وَإِذَا قَدَرْتَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ خَسِرْتَهُمَا
جَمِيعًا ۖ عُقُوبَةُ لَكَ ۖ كَيْفَ اخْتَلَعْتَ بِمَا لَمْ تُؤْمَرْ
بِهِ ۖ إِذَا لَمْ تَشْفَلْ بِالدُّنْيَا ۖ أَمَدَكَ اللَّهُ عَمْرًا وَجَلَّ
بِالْمَعُونَةِ عَلَيْهِ مَا دَوَّرَكَ التَّوْفِيقُ وَقَدْ اخْتَلَفَ
بَيْنَهُمَا ۖ وَإِذَا اخْتَلَفَتْ مِنْهُمَا شَيْئًا وَضَعْتَ فِيهِمَا
الْبَرَكَةَ ۖ الْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِدُنْيَاهِ وَآخِرَتِهِ
يَعْمَلُ لِدُنْيَاهِ بِلَفْتَةٍ ۖ يَقْدِرُ مَا يَخْتَارُ إِلَيْهِ يَقْنَعُ
مِنْهَا كَرَادَ الرَّاكِبِ لَا يَحْصِلُ مِنْهَا الْكَثِيرُ إِلَّا جَلَّ
كُلُّهُمَّ الدُّنْيَا ۖ وَالْعَارِفُ كُلُّهُمَّ الْآخِرَةُ ۖ شَمَّرَ
الْمَوْلَى ۖ إِذَا حَصَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ رَغِيفٌ مِّنَ
الدُّنْيَا ۖ وَمَا زَعَمْتَكَ لِنَفْسِكَ وَطَلَبْتَ الشَّهَوَاتِ
فَا نْظُرْ حِينَئِذٍ إِلَىٰ مَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ كَسْرَةٍ ۖ فَإِنَّهُ
لَا قَلَامَ لَكَ حَتَّىٰ تُبْغِضَ نَفْسَكَ وَتُعَادِيَهَا جَانِبَ
الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ ۖ الصِّدِّيقُونَ يَفُونَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا ۖ يَشْمُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ رَايَةَ الْقَبُولِ
وَالصِّدِّيقِ مِنَ الْآخِرَةِ ۖ يَا مُعْرِضًا عَنِ الْحَقِّ عَمَّا
وَجَلَ ۖ وَعَنِ الصِّدِّيقِينَ مِنْ عِبَادِ ۝

خاص
ان کے لئے
اور اسکی صورت
اور وہ سننے
تس اُس بلاد
طفت بلا زوال
تک پہنچ گیا۔
ت سے جس میں
کیونکہ دنیا تو
سے نکلا ضرور
ہی نکال دے
اور اپنے دل
سے بھی نکال
سو پ دیکھو
ت ہو گا وہ
ن کرے یا نہ
ہے اور انکی
ص لئے اور
صاحبزادہ
نیں بن یعنی
دل میں غرت
تجھ کو اس علم
ہے ظاہر کا
ر کے درمیان
تیرا اس

مُقْبِلًا عَلَى الْخَلْقِ مُشْتَرِكًا بِهِمْ ۖ إِلَىٰ مَتَىٰ أَتْبَالَكَ
 عَلَيْهِمْ ۖ أَلَيْسَ يَنْفَعُونَكَ ۖ لَيْسَ بِأَيِّدِهِمْ ضَرٌّ
 وَلَا نَفْعٌ وَلَا عَطَاءٌ وَلَا مَنَعٌ ۖ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ
 وَبَيْنَ سَائِرِ الْجَمَادَاتِ ۖ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الضَّرَرِ
 وَالنَّفْعِ ۖ الْمَلِكُ وَاحِدٌ ۖ الصَّارُّ وَاحِدٌ ۖ
 النَّافِعُ وَاحِدٌ ۖ الْمَجْرُكُ وَالْمُسَكِّنُ وَاحِدٌ ۖ
 الْمُسْلِطُ وَاحِدٌ ۖ الْمُسْتَجِرُّ وَاحِدٌ ۖ الْمُعْطَى
 وَالْمَانِعُ وَاحِدٌ ۖ الْخَالِقُ وَالزَّائِنُ هُوَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ ۖ هُوَ الْقَدِيمُ الْأَرْكَبِيُّ الْأَبَدِيُّ ۖ هُوَ مَوْجُودٌ
 قَبْلَ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَأَوَّلِيائِهِمْ ۖ هُوَ خَالِقُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ لَيْسَ
 كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۖ وَسَقَاكُمْ
 يَخْلُقُ اللَّهُ مَا تَعَرَّوْنَ خَالِقَكُمْ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ ۖ
 إِنْ كَانَ لِي فِي الْبِقِيَامَةِ شَيْءٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ لَأَحْمِلَنَّ أَثْقَالَكُمْ مِنْ أَوْكُرٍ إِلَىٰ الْخُرُورِ
 يَا مُفْرِي ۖ اقْرَأْ عَلَىٰ وَحْدِي مِنْ دُونِ أَهْلِ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ مَنْ يَعْمَلُ يَعْلَمُ
 صَادِقٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كُلُّ يَدٍ حُلْ
 قَلْبُ مِنْهُ عَلَيْهِ ۖ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَالِمُ ۖ مُسْتَغْلٍ
 بِالْأَقَالِ وَالْقِيَلِ وَجَمْعِ الْمَالِ عَنِ الْعَمَلِ
 يَعْلَمُكَ ۖ فَلَا جَوْحَ يَقَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ
 الصُّورَةُ دُونَ الْمَعْنَى ۖ إِذَا أَرَادَ
 اللَّهُ لِي بَعْدَ مَنْ عَبَدَهُ
 خَيْرًا أَعْلَمَ بِهِ ۖ

اور مخلوق کو شریک خدا بنا کر ان پر متوجہ ہونے والے۔ یہ مخلوق پر
 تیری توجہ کتنا ہے گی؟ وہ تجھے کیا نفع دے سکتے ہیں؟ نہ ان کے
 ہاتھ میں نقصان ہے نہ نفع۔ نہ عطا ہے نہ منع۔ نفع اور نقصان
 متعلق تو انہیں اور جمادات میں کچھ فرق نہیں ہے۔ بادشاہ ایک
 ہی ہے نقصان پہنچانیو والا ایک ہی ہے نفع پہنچانے والا ایک
 ہی ہے۔ حرکت دینے والا وہی ایک سکون دینے والا۔ وہی ایک
 مسلط کرنے والا۔ وہی ایک سحر بنانیو والا۔ وہی ایک معطی اور مانع
 وہی ایک اور خالق رزقی رساں وہی ایک یعنی الشرح وجل
 وہی قایم اور ازلی وابدی ہے وہی موجود تھا۔ مخلوق سے
 پہلے۔ تمہارے باپ اور ماں سے پہلے اور تمہارے دوستوں
 سے پہلے وہی پیدا کر رہا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور
 ان چیزوں کا جو ان کے اندر ہیں اور ان چیزوں کا جو ان کے
 درمیان ہیں۔ اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سب و بصیر ہے۔
 افسوس تمہارے اللہ کی مخلوق کہ تم اپنے خالق کو نہیں پہچانتے جیسا
 کہ پہچانا چاہیے۔ اگر قیامت کے متعلق حق تعالیٰ کے نزدیک
 مجھے کچھ بھی اختیار حاصل ہو تو میں اول سے لیکر آخر تک سب
 کے بوجھ ضرور اٹھاؤں اے قرآن پڑھنے والا اہل آسمان و زمین
 کو چھوڑ کر صرف مجھی پر قرآن پڑھ کہ مجھی کو اس کا خطا مل حاصل
 ہوتا ہے (جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اس کے اور
 حق تعالیٰ کے درمیان ایک دروازہ کھل جاتا ہے جس سے
 اس کا قلب اس کی بارگاہ میں داخل ہوتا ہے اور اے مولوی
 تو تو قیل وقال میں مشغول اور اپنے علم پر عمل کر نیکی بجائے مال
 کے جمع کر نہیں مصروف ہے پس یقیناً تیرے ہاتھ علم کی صرف
 صورت آئیگی نہ کہ معنی۔ جب حق تعالیٰ اپنے بند نہیں سے کسی
 بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو علم عطا فرماتا اور

لَمْ أَلْهَمْهُ الْعَمَلُ
 وَإِلَيْهِ قَرَّبَهُ
 وَالْأَسْرَارُ ۖ فَخُذْ
 اجْتَبَىٰ مُوسَىٰ عَلَيْهِ
 لِنَفْسِي ۖ لَا لِنَفْسِي
 وَالْتَّرْكَاتِ
 وَلَا لِنَفْسِي ۖ وَلَا
 شَيْءٌ مِّنِّي ۖ وَ
 تَقْبَلُ لَوْ عَنِّي
 وَلَا تَقْبَلُكَ عَنِّي
 مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
 بَلْ اغْسِلْ نَجَاسَاتِ
 وَالنَّجَاسَاتِ عَلَيْهِ
 وَتَجَزَّاهُ بِطِينِ
 الْمَنْزِلِ الَّذِي
 التَّفَكُّ فَالِيسَ
 تَحَوَّلَ عَنْهُ
 بِقَلْبِكَ ۖ لَا
 وَهَوَاكَ ۖ
 عَدَلَيْنِ دَهْمُ
 اَطْلُبُ شَاهِدُ
 وَفَعَلَ اللَّهُ
 وَالسُّنَّةُ وَ
 فَعَلَ اللَّهُ عَزَّ
 يَحْطَبُ وَلَا

ثُمَّ أَلْهَمَهُ الْعَمَلَ وَالْإِخْلَاصَ وَمِنْهُ أَدْنَاكَ
وَالْيَهُ قَسْرَةً وَعَرَفَهُ وَعَلَّمَهُ عِلْمَ الْقُلُوبِ
وَالْأَسْرَارِ فَخَنَّا رَحْمَةً لَهُ دُونَ غَيْرِهِ بِمَجْنِبِيهِ كَمَا
أَجْتَبَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لَهُ أَصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِي هَلَا غَيْرِي يَا لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ
وَالْتَرَهَاتِ لَا لِلْأَرْضِ وَلَا لِلسَّمَاءِ وَلَا لِلْجَنَّةِ
وَلَا لِلنَّارِ لَا لِلْمَلِكِ وَلَا لِلْهَلَاكِ لَا يُقِيدُكَ
شَيْءٌ مِثِّي وَلَا يَشْغُلُكَ شَأْنٌ غَيْرِي وَلَا
تُقِيدُكَ عَيْنِي صُورَةٌ وَلَا تُحْبِبُكَ عَيْنِي خَلِيفَةٌ
وَلَا تُغْنِيكَ عَيْنِي شَهْوَةٌ يَا عَلَامُ لَا تَبْأَسْ
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُحِبِّهِ ارْتَكَبْتُمَا
بَلْ اغْوَيْتُمَا نَجَاسَةً تَوْبُ دِينِكَ بِمَاءِ التَّوْبَةِ
وَالنَّيَّابَاتِ عَلَيْكُمَا وَالْإِخْلَاصَ فِيهَا وَهَلِيبَةٌ
وَمُحْزَنَةٌ يُطِيبُ الْمَعْرِفَةَ أَحَدُ رُفُوفِ هَذَا
الْمَنْزِلِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَإِنَّكَ كَيْفَمَا
الْتَفَقْتَ فَالِيسَا عُحُولُكَ وَالْأَذْيَا لِقَضَاكَ
تَحُولُ عَنْهُ وَارْجِعْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
بِقَلْبِكَ لَا تَأْكُلْ كُلَّ بَطْمُوكَ وَشَهْوَتِكَ
وَهَوَاكَ لَا تَأْكُلْ إِلَّا شَاهِدَ بَيْنِ
عَدْلَيْنِ وَهُمَا الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ثُمَّ
اطْلُبْ شَاهِدَيْنِ آخَرَيْنِ وَهُمَا قَلْبُكَ
وَفِعْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا ذُنُوبُكَ
وَالسُّنَّةُ وَقَلْبُكَ أَنْ تَنْظُرَ الرَّابِعَ وَهُوَ
فِعْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُنْ كَحُطْبِ اللَّيْلِ
يَمُطُّ وَلَا يَدْرِي مَا يَقَعُ بِبَيْدِهِ -

اس کے بعد عمل اور اخلاص القا فرماتا ہے اور اپنے نزدیک کر لیتا
اپنا مقرب بنا لیتا۔ اپنی معرفت بخشا اور قلوب اور اسرار کا
وہ علم اس کو نصیب فرمادیتا ہے جو اُس کے لئے مخصوص ہوتا ہے
منتخب فرماتا ہے جیسا کہ منتخب فرمایا موسیٰ کو اور اُن سے فرمایا کہ
میں نے تم کو خاص اپنے لئے بنایا ہے نہ دوسرے کے لئے نہ
شہوتوں کے لئے نہ لذتوں اور خرافات کے لئے نہ زمین کے لئے
اور نہ آسمان کے لئے اور نہ دوزخ کے لئے نہ جنت کے لئے نہ
سلطنت کے لئے نہ ہلاکت کیلئے۔ نہ کوئی چیز تمکو مجھ سے مقید کر سکے
اور نہ بحر میرے کوئی مشغول کر نیوالاتمکو مشغول بنا سکے نہ کوئی صورت
تمکو مجھ سے قید کر سکتی ہے اور نہ کوئی مخلوق تمکو مجھ سے حجاب
میں ڈال سکتی ہے اور نہ کوئی خواہش تمکو مجھ سے غنی بنا سکتی
ہے صاحبزادہ کسی معصیت کے ارتکاب کے سبب حق تعالیٰ
کی رحمت سے ناامید مت ہو بلکہ اپنے دین کے کپڑے کی نجاست
کو توبہ اور اسمیں اخلاص اور اس پر قائم رہنے کے پانی سے دھو ڈال
اور معرفت کی خوشبو سے اسکو دھونی دے اور معطر بنا۔ اس منزل
سے جس میں تو ہے ڈرتا رہ کہ بدر بھی تو دیکھے گا تیرے گرد درندے
ہی درندے ہیں اور ایندائیں تجھ کو اپنا مقصود سمجھ ہوئے ہیں یہاں
سے رُخ پھیر اور اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف لوٹ۔ مت کھا اپنی طبیعت
اپنی خواہش اور اپنی شہوت سے۔ مت کھا مگر دو عادل گواہ بنا کر
اور وہ دونوں گواہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہیں۔ پھر
انکے بعد دوسرے دو گواہوں کا طالب بن اور یہ دو گواہ تیرا قلب
اور حق تعالیٰ کا فعل ہیں کہ جب کتاب اور سنت اور تیرا قلب
تینوں اجازت دیدیں تو چوتھے کی اجازت کا منتظر نہ رہ یعنی اللہ
عزوجل کے فعل کا۔ رات کے وقت لکڑیاں جمع کر نیوالے کی طرح مت
بن کہ وہ لکڑیاں اکٹھی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسکے ہاتھ میں کیا

لے۔ یہ مخلوق پر
س؟ نہ ان کے
سبح اور نقصان
کے
بادشاہ ایک
نے والا ایک
دہی ایک
معطی اور مانع
اللہ عزوجل
مخلوق سے
ارے دو مقتدر
زمین کا اور
کا جو ان کے
و بصیر ہے۔
بیچانے جیسا
الی کے نزدیک
ختم تک تم سب
آسمان زمین
کا مل حاصل
س کے اور
ہے جس سے
راے موہوی
یکے بجائے مال
علم کی صرف
دنیوں سے کسی
افرماتا اور

يَكُونُ الْخَالِقُ وَالْمَخْلُوقُ هَذَا شَيْءٌ لَا يَخْلُقُ شَيْءًا يَخْلُقُهُ
وَالْمَخْلُوقُ وَالْمَخْلُوقُ وَالْمَخْلُوقُ وَالْمَخْلُوقُ وَالْمَخْلُوقُ
فِي الْمَخْلُوقِ وَصَلَّاهُ الْعَمَلُ بِأَيِّ عَمَلٍ أَعْمَلُ
الَّذِي أُرِيدُ بِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى يَا غُلَامُ الْعَالَمِيَّةُ
فِي تَرْكِهِ طَلِبُ الْعَالَمِيَّةِ وَالْعَمَلُ فِي تَرْكِهِ طَلِبُ الْعَمَلِ
وَالدَّوَاءُ فِي تَرْكِهِ طَلِبُ الدَّوَاءِ كُلِّ الدَّوَاءِ فِي
التَّسْلِيمِ إِلَى الْحَيِّ عَنْ وَجَلٍ وَكَلِمَةُ الْأَسْبَلِ وَخَلِ
الْأَرْبَابِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ الدَّوَاءُ فِي تَوْحِيدِ اللَّهِ
عَنْ وَجَلٍ يَا قَلْبُكَ لَا يَأْتِيكَ فَحْشٌ مِنَ التَّوْحِيدِ وَالزُّهْدِ
لَا يَكُونُ نَارُكَ الْجَسَدِ السَّلْبِ التَّوْحِيدُ فِي قَلْبِكَ فَلَنْ هُدُ
فِي الْقَلْبِ التَّقْوَى فِي الْقَلْبِ وَالْمَعْرِفَةُ فِي الْقَلْبِ الْعِلْمُ
يَا الْحَيُّ عَنْ وَجَلٍ فِي الْقَلْبِ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ وَالْقَلْبِ
وَالْقُرْبُ مِنْهُ فِي الْقَلْبِ كُنْ عَائِدًا لَا تَهْوُسْ وَلَا
تَتَصَمَّمْ وَلَا تَتَكَلَّفْ وَأَنْتَ فِي هَوَسٍ وَتَصَمَّمٍ
وَتَكَلُّفٍ وَكَذِبٍ بِرِيَاءٍ وَزِنَاقٍ كُلُّ هَذَا اسْجَلَا
الْخَلْقِ إِلَيْكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّكَ كُلَّمَا خَطَوْتَ بِقَلْبِكَ
خُطْوَةً إِلَى الْخَلْقِ بَعُدَتْ مِنَ الْحَيِّ عَنْ وَجَلٍ تَدْرِي
أَنَّكَ طَالِبُ الْحَيِّ عَنْ وَجَلٍ وَأَنْتَ طَالِبُ الْخَلْقِ مَهْلِكُ
مِثْلُ مَنْ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَمْنِي إِلَى مَكَّةَ وَتَوَقَّعَ
إِلَى حَرَامِكَ فَبَعُدَ مِنْ مَكَّةَ كَذَلِكَ أَنَّ قَلْبَكَ قَدْ خَرَجَ
مِنَ الْخَلْقِ وَأَنْتَ تَخَافُهُمْ وَتُخَوِّفُهُمْ ظَاهِرُكَ الْزُّهْدُ
بِاطْنُكَ الْخَلْقُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَخْفَى بِمُقَلَّةِ اللِّسَانِ
هَذِهِ الْحَالَةُ كَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةُ
وَلَا مَا سِوَى اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ فِي الْجُمْلَةِ هُوَ وَاحِدٌ
وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا وَاحِدًا

آتا ہے۔ خالق بھی ہوا اور مخلوق بھی؟ (یہ نہیں ہو سکتا) یہ بات
تزین اور تمنا اور تکلف اور تصنع سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایک
چیز ہے جو سینہ میں جگہ پاتی ہے اور عمل اسکی تصدیق کیا کرتا ہے
لیکن کو نسا عل؟ وہ جس سے مقصود اللہ عز و جل کی ذات ہو۔
صاحبزادہ عافیت اسی میں ہے کہ عافیت کی طلب چھوٹ جائے
اور تو نگری ہی ہے کہ تو نگر بننے کی طلب ترک کر جائے اور دوا ہی
ہے کہ دوا کی طلب جاتی ہے۔ ساری دوا دل سے اسباب کو
قطع ارباب کو ترک اور جملہ معاملات کو حق تعالیٰ کے حوالہ کر دینے میں
ہے۔ دوا حق تعالیٰ کو دل سے بچتا جاننے میں ہے نہ کہ فقط زبان
سے توحید اور زہد بدن اور زبان پر نہیں ہوتی۔ توحید بھی قلب میں ہوتی
ہے اور زہد بھی قلب میں اور تقویٰ بھی قلب میں اور معرفت بھی
قلب میں حق تعالیٰ کا علم بھی قلب میں اور اللہ عز و جل کی محبت
بھی قلب میں اور اسکا قرب بھی قلب میں۔ سمجھا دین بواہوس
مت بن نہ تصنع کرنے بناوٹ۔ تو ہوس اور تصنع و تکلف اور
کذب اور زیادہ فحاش میں مبتلا ہے تیرا سارا فکر مخلوق کو اپنی طرف
کھینچنا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب کبھی تو مخلوق کی طرف ایک قدم
چلے گا تو حق سے دُور پڑ جائیگا۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تو طالب حق
ہے حالانکہ تو مخلوق کا طالب ہے۔ تیری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
کہے کہ میں مکہ جا رہا ہوں اور سمت اختیار کرے خراسان کی۔ پس
مکہ سے دُور ہوتا چلا گیا۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تیرا قلب مخلوق سے
باہر نکل لیا حالانکہ تو انھیں سے دُرا اور انھیں سے اُمید رکھتا ہے
تیرا ظاہر زہد ہے مگر باطن سرتاپا رغبت تیرا ظاہر حق ہے اور تیرا
باطن خلق ہی خلق۔ یہ بات زبان کی بک بک سے نہیں آیا کرتی
یہ وہ حالت ہے جس میں نہ خلق ہے نہ دُنیا نہ آخرت اور نہ اللہ کے
ماسویٰ کوئی چیز ایک ہے۔ اور نہیں قبول فرماتا مگر ایک کو

ہو سکتا، یہ بات
بہ ہوتی بلکہ یہ ایک
بدلتی کیا کرتا ہے
کی ذات ہو۔

طلب چھوٹ جائے
نائے اور دوا ہی
سے اسباب کو
کے حوالہ کر دیں
ہے نہ کہ نظر ربا
یہی قلب میں آتی
معرفة بھی
عز وجل کی محبت
ار بن برہوس
تق و تکلف اور
ملوک کو اپنی طرف
محیط ایک قدم
ہے کہ تو طالب حق
ہے جیسے کوئی شخص
سامان کی۔ پس
راق قلب مخلوق سے
سے امید کھٹاکر
حق ہے اور تیرا
ہے نہیں آیا کرتی
اور نہ اللہ کے
نا مگر ایک کو

وَأَحَدٌ لَا يَقْبَلُ الشَّرَّ يَكُنْ بِقَاتٍ يُدِيرُ أَمْرًا ۖ وَ
أَمَلٌ مَا يُقَالُ لَكَ ۖ أَخْلَقْتُ عَجَزَةً ۖ لَا يَصُدُّكَ
وَأَكْثَرُ نَفْسٍ ۖ إِنَّمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرُجُ ذَلِكَ
عَلَى أَيْدِيهِمْ ۖ فَعَلُوا ۖ يَتَصَرَّفُونَ فِيكَ وَفِيهِمْ ۖ جَرَى
الْقَلَمُ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَيْسَ هُوَ لَكَ وَعَلَيْكَ
الْمَوْجِدُونَ الصَّاحِبُونَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى بَقِيَّةِ
الْخَلْقِ ۖ مِنْهُمْ مَنْ يَتَعَرَّى عَنِ الدُّنْيَا مَنْ حَيْثُ
طَاهِرٌ ۖ وَبَاطِنٌ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَرَّى عَنْهَا مَنْ
حَيْثُ بَاطِنٌ ۖ فَحَسْبُ ۖ لَا يَرَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى بَوَاطِنِهِمْ مِمَّا شِئْنَا ۖ تِلْكَ الْقُلُوبُ الصَّافِيَةُ
مَنْ قَدَّرَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أُعْطِيَ الْمُلْكَ مِنَ الْخَلْقِ
هُوَ الشَّجَاعُ الْبَطْلُ ۖ الشَّجَاعُ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهُ
وَمَا سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَوَقَفَ عَلَى بَابِ
بَسْمِ اللَّهِ التَّوْحِيدِ ۖ وَمَصْصَامَةِ الشَّرْعِ ۖ لَا يُخْلَى
شَيْئًا مِنَ الْمَعْلُوقَاتِ يَدْخُلُ إِلَيْهِ ۖ يَجْمَعُ
قَلْبُهُ بِقَلْبِ الْقُلُوبِ ۖ الشَّرْعُ هَيْدُ الظَّاهِرِ
وَالتَّوْحِيدُ ۖ وَالْمَعْرِفَةُ ۖ يُعْهَدُ بَيْنَ الْبَاطِنِ بَيْنَا
هَذَا آيَاتٍ قَالُوا ۖ قُلْنَا مَا يَجِيئُ شَيْءٌ ۖ تَقُولُ
هَذَا أَحْرَامٌ وَأَنْتَ مُرْتَكِبٌ ۖ وَهَذَا أَحْلَالٌ ۖ وَ
أَنْتَ لَا تَفْعَلُهُ ۖ وَلَا تَسْتَعْلَهُ ۖ أَنْتَ هَوَسٌ فِي
هُوسٍ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
وَيْلٌ لِلنَّجَاهِلِ مَرَّةً ۖ وَلِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ۖ وَبَيْنَ
وَأَحَدٍ ۖ لِلنَّجَاهِلِ كَيْفَ لَمْ يَعْلَمْ ۖ وَبَيْنَ وَاحِدٍ
وَالنَّجَاهِلِ كَيْفَ لَمْ يَعْلَمْ ۖ وَبَيْنَ هَذَا الْعَالِمِ سَبْعَ
مَرَّاتٍ ۖ لَا تَقْ ۖ عِلْمُهُ وَمَا عَمِلَ ۖ

کہ خلق کو چھوڑ کر اسی کا ہو ہے) یگانہ شریک کو قبول نہیں کیا کرتا
پس وہی تیرے حال کی تدبیر فرمایا گیا جو تجھ سے کہا جاتا ہے اس کو
مان۔ ساری مخلوق عاجز ہے نہ کوئی تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے، نہ
نقصان۔ بس حق تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھوں سے کرا دیتا ہے۔
اسی کا فعل تیرے اندر اور مخلوق کے اندر تصرف فرماتا ہے جو کچھ
تیرے لئے مفید یا مضر ہے۔ اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل
چکا ہے (اسکے خلاف نہیں ہو سکتا) جو موجد اور نیکو کار ہیں وہ
باقی مخلوق پر اللہ کی محبت ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ظاہر
اور باطن دونوں اعتبار سے دنیا سے برہنہ ہیں (کہ نہ قلب میں
دنیا ہے نہ ہاتھ میں) اور بعض وہ ہیں جو صرف باعتبار قلب کے
دنیا سے برہنہ ہیں (گو وہ تمند ہیں مگر) حق تعالیٰ اُن کے اندر
پر دنیا کا کوئی اثر بھی نہیں پاتا۔ یہی قلوب ہیں جو صاف ہیں۔ جو
شخص اس پر قادر ہو اس کو مخلوق کی بادشاہت مل گئی۔ وہی بہاد
پہلوان ہے۔ بہاد وہی ہے جس نے اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے
پاک بنایا اور قلب کے دروازہ پر توحید کی تلوار اور شریعت کی شمشیر لیکر
کھڑا ہو گیا کہ مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس میں داخل نہیں ہونے دیتا
اپنے قلب کو مقلب القلوب سے وابستہ کرتا ہے، شریعت اس کے
ظاہر کو تہذیب کھاتی ہے اور توحید و معرفت باطن کو ہند بناتی
ہیں اسے شخص اس بات سے کچھ حاصل نہیں کہ انھوں نے یوں
کہا۔ اور ہم نے یوں کہا، تو کہتا ہے کہ یہ چیز حرام ہے مگر اس کا
مرتکب ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حلال ہے مگر نہ اسکو کرتا ہے نہ تنہا
میں لاتا ہے۔ تو ہوس دہوس ہے۔ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تباہی ہے جہل کے لئے ایک
مرتبہ اور عالم کے لئے سات مرتبہ جہل کے لئے تو ایک ہی ہے کہ عالم
کیونہ بنا اور عالم کیلئے سات بار اسلئے کہ اسے جانا بوجھا اور پھر عمل نہ کیا

ارْتَفَعَتْ عَنْهُ بَرَكَۃُ الْعِلْمِ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ حُجَّتُهُ
تَعْلَمُ ثُمَّ اَعْلَمَ ثُمَّ اَنْفَرُ فِي خَلْقِكَ عَنِ الْخَلْقِ
وَاسْتَغْلَلَ بِحُبَّةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا صَحَّ
لَكَ الْإِنْفِرَادُ وَالْحُبَّةُ قُرْبَكَ إِلَيْهِ وَادْنَا
مِنْهُ وَأَمَّا هُوَ فِيهِ ثُمَّ إِنَّ شَاءَ يَشْهَرُكَ وَيُظْهِرُكَ
لِلْخَلْقِ وَيُرَدُّكَ إِلَى اسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ أَمَرَ
رَبُّهُ سَابِقَتَهُ فَعَلِمَ فِيكَ فَهَمَّتْ عَلَى جِبْطَانِ
خَلْقِكَ فَكَارَسَتْ رَهَابًا وَأَظْهَرَ أَمْرًا لِلْخَلْقِ
فَنَكُونُ بَيْنَهُمَا بِهِ لَا بِكَ تَسْتَوِي أَسْأَمَكَ
مَعَ عَدَمِ شَوْءٍ التَّفْصِيلِ الطَّلَعِ وَالْهَوَى يَرُدُّكَ
إِلَى أَسْأَمَكَ لَعَلَّا يَبْطُلَ قَاوُنٌ عَلَيْهِ فِيكَ
تَسْتَوِي الْأَقْسَامَ وَقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
اسْمَعُوا وَأَعْمَلُوا يَا جُهْلًا لَا بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ
أَوْ لِيَا شَيْءَ بَا طَاعِنِينَ فِي الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَفِي
أَرْضِيكُمُ الْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ وَالْبَاطِلُ أَنْتُمْ
يَا خَلْقُ يَا الْحَقُّ هُوَ فِي الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِي
وَالْبَاطِلُ فِي التَّفْوِيزِ الْهَوَايَةِ وَالطَّبَاعِ
وَالْعَادَاتِ وَالذُّنُوبِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
هَذَا الْقَلْبُ لَا يُفْلِحُ حَتَّى يَتَمَلَّ بِعَرْبِ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الْقَدِيمِ الْأَخْبَرِ الدَّائِمِ لَا يَدِي
لَا تَزَاحِمُ بِأَمْنَانِي فَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِنْ
هَذَا أَنْتَ عَبْدُ خَبْرٍ وَرَادِمُكَ وَحَلَاوَتِكَ
وَنِيَابِكَ وَفَرْسِكَ وَسُلْطَانِكَ الْقَلْبُ لِلصَّاحِقِ
يُسَافِرُ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ يَرَى فِي
الْطَّرِيقِ إِلَّا شَيْءَ يَسْلَمُ عَلَيْهَا

علم کی برکت اس سے اٹھ گئی اور حجت باقی رہ گئی۔ اول یہ کہ
اس کے بعد عمل کر اور اس کے بعد اپنی خلوت میں مخلوق سے سیکر ہو اور
حق تعالیٰ کی محبت میں مشغول پس جب سیکر ہوئی اور محبت تیرے
لئے صحیح ہو جائیگی تو وہ تجھ کو اپنا مقرب بنا لینگا اپنے نزدیک
کر لینگا اپنی ذات میں فنا فرما لینگا اس کے بعد اگر چاہیگا تو
تیری شہرت فرما کر تجھ کو مخلوق کیلئے ظاہر کر دیگا اور مقسم پورا
کرنے کی طرف تجھ کو نوادہ لینگا تیرے متعلق اپنے علم اور تقدیر سابق
کی ہوا کو حکم دیگا پس وہ تیرے خلوت خانہ کی دیواروں پر چلے گی اور
انکو شکستہ کر دیگی اور تیرا حال مخلوق پر کھول دیگی۔ پس ایسی حالتیں
تو اپنی گمنامی و شہرت کے درمیان خدا ہی کے ساتھ ہو گا نہ کہ
اپنے نفس کے۔ اور اپنی دنیا کا مقسم پورا کر لینگا نفس اور طبیعت
اور خواہش کی نحوست کے بغیر کیونکہ تجھ کو تیرے مقسم کی طرف خدا
ہی نے لٹوایا ہے تاکہ اس کے علم کا قاون تیرے متعلق غلط نہ
ہو جائے تو اپنا نصیب حاصل کر لینگا اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے
ساتھ ہو گا۔ ستو اور عمل خود اسے حق تعالیٰ اور اس کے اولیا سے
ناواقف اور اسے حق تعالیٰ اور اس کے اولیا پر طعن کر نہیو۔ حق
دہی حق تعالیٰ شانہ ہے اور باطل تم ہو اے مخلوق جو حق ہے
وہ قلوب میں باطن میں اور معانی میں ہے اور باطل نفوس اور
خواہشات اور طبیعتوں اور عادات اور دنیا اور ماسوی اللہ میں ہے یہ
قلب کبھی فلاح نہ پائیگا جب تک کہ متصل نہ ہو جائے حق تعالیٰ کے
قرب سے جو قدیم ہے ازلی ہے دائم ہے ابدی ہے۔ اے منافق مڑا
ست کہ تیرے پاس اس سے بہتر نہیں ہے۔ تو بند مہلے پنی روٹی
کا اپنے سالن کا اپنی مٹھائی کا اپنے کپڑوں کا اپنے گھوڑے کا اور
اپنی حکومت کا۔ سچا قلب مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی طرف سفر کرتا ہے
اور راستہ میں بہتیری چیزیں دیکھتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہوا

وَيَجُودُ الْعِلْمُ
هُمْ وَرَبُّهُ الْإِلَهِ
يُنْزِلُ إِلَيْهِمْ
وَيَهْوِي عَنْهُمْ
وَالْإِنْبِيَاءُ عَلَيْهِ
مِنْ رَحْمَتِهِ عَزَّ
الْعَالَمِ الَّذِي
كَمَثَلِ الْحِمَارِ
كُتِبَ الْعِلْمُ
مَا يَقَعُ بَيْنَ
إِنْ دَادَ عِلْمُهُ
وَجَلَّ وَطَوَّاهُ
مِنْ خَوْذِ اللَّهِ
أَنْتَ اعْتَرَاكَ
لِلْإِنْبِيَاءِ بِالْظَّاهِرِ
تَأْذِيكَ لَنَا
وَعَدَا وَهْمًا
وَالْأَكْلُ وَالْإِنْفِرَادُ
مَعَ الْخَلْقِ وَالْإِنْفِرَادُ
يَحْيِيكَ فِي
الْإِنْفِرَادِ
وَجَلَّ قَمَرٌ
مِنْهُ يَا غَا
صَلَّى

گئی۔ اول سیکھ
حق سے سیکھو ہوا
نی اور محبت تیرے
کا اپنے نزدیک
خدا اگر چاہیگا تو
یکساں اور مقسم پورا
م اور تقدیر برحق
روں پر چلے گی اور
پس ایسی حالتیں
ساتھ ہوگا نہ کہ
انفس اور طبیعت
نوم کی طرف خدا
سے متعلق غلط نہ
حق تعالیٰ کے
س کے اولیائے
من کر نیوالو۔ حق
لوق جو حق ہے
باطل نفوس اور
اللہ میں ہے یہ
حق تعالیٰ کے
اے منافق مڑا
نہد ہے اپنی روتی
بنے گھوڑے کا اور
بطرف سفر کرتا ہے
کو سلام کرتا ہوا

وَيَحْزَنُ الْعُلَمَاءُ الْعَمَّالُ بِعِلْمِهِمْ نَوَابِ سَلَفِهِ
هُمْ وَرَتَبَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَبَقِيَّةُ الْخَلْفِ هُمْ مَقْدَمُونَ
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ بِأَمْرٍ وَهُمْ بِالْعَمَلِ فِي مَدِينَةِ الشَّرْعِ
وَيَتَوَقَّعُونَ عَنْ خَزَائِنِهَا يَحْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هُمْ
وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَوْفُونَ لَهُمُ الْجُزْءَ
مِنْ رِزْقِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ مَثَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
الْعَالِمَ الَّذِي لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ بِالْحِمَارِ فَقَالَ
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَجْمَلُ اسْفَارَاهُ الْأَسْفَارُ هِيَ
كُتُبُ الْعِلْمِ كُلُّ يَنْتَفِعُ الْحِمَارُ بِكُتُبِ الْعِلْمِ
مَا يَقَعُ بِيَدِهِ مِنْهَا سِوَى التَّعْبِ وَالنَّصَبِ مَنْ
إِنْ دَادَ عِلْمَهُ يَنْبَغِي أَنْ يَزِدَّ دَاخِلُهُ مِنْ رِزْقِهِ
وَجَلَّ وَطَوَاعِيَّتُهُ لَهُ يَا مَدَّ عِي الْعِلْمِ أَنْ يُكَافَأَ
مِنْ خَوْفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ حَدْرُوكَ وَخَوْفَكَ
أَتَى أَعْتَرَاكَ بِذُنُوبِكَ إِنَّ مَوَاصِلَكَ
لِلنَّصِيَاءِ بِالظَّلَامِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ
تَأْدِيكَ لِنَفْسِكَ وَفُجَاهَكَ فِي جَانِبِ الْحَقِّ
وَعَدَا حَقَّافَةً أَنْتَ هُمْ مَكَاتِفُ الْقَبِيصِ وَالْعَامَّةُ
وَالْأَكْثَلُ وَالنَّكَمُ وَاللَّهُ وَرَدَّ كَالَيْنِ وَالْفُجُودُ
مَعَ الْغُلُوبِ وَالْأَشْيَاءُ هِيَ هُمُ عَنْ هَذِهِ
الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا فَإِنْ كَانَ لَكَ فِيهَا قَسَمٌ فَإِنَّ
يَجْنِبُكَ فِي وَقْتِهِ وَقَلْبِكَ مُسْتَرْتَجٍ مِنْ تَعَبِ
الْإِنْتِهَارِ وَثِقَلِ الْحُزْنِ قَاتِمٍ بِمَنْ أَلْحَقَ عَزَّ
وَجَلَّ فَمَا لَكَ وَهَذَا التَّعَبُ فِي شَيْءٍ مَفْرُوعٍ
مِنْهُ يَا غُلَامَ خَلُوتِكَ فَاسِدَةٍ مَا
صَحِيحَةٍ بِحَسَبِ مَا ظَهَرَتْ

(کر بس مجھے معاف رکھو) آگے بڑھ جاتا ہے۔ علماء جو اپنے علم پر
عامل ہیں وہ سلف کے جانشین ہیں۔ وہ انبیاء کے وارث اور
بقیۃ الخلف ہیں۔ وہ بینبروں کے پیش دست ہیں کہ لوگوں کو شریعت
کے شہر کو آباد کرنے کا حکم دیتے اور اس کو دیران کرنے سے منع کرتے
ہیں۔ قیامت کے دن وہ اور انبیاء علیہم السلام ایک جگہ جمع ہوں گے
اور انبیاء علیہم السلام اپنے رب عزوجل سے ان کی پوری مزدوری
ان کو دلوائیں گے حق تعالیٰ نے اُس عالم کو جو اپنے علم پر عمل نہیں
کرتا گدھے کی مثل فرمایا ہے کہ وہ اس گدھے کی مثل ہے جو علم کی
کتابیں لادے ہوئے ہے۔ گدھے کو علم کی کتابوں سے کیا نفع
بجز تعب و مشقت کے اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ جس شخص
کا علم بڑھے تو چاہیے کہ حق تعالیٰ سے اس کا خوں اور اطاعتیں
بڑھیں۔ اے علم کا دعویٰ کرنے والے مولوی۔ حق تعالیٰ کے خوف
سے تیرا رونا کہاں ہے۔ تیرا ڈر اور حذر کہاں ہے تیرا اپنے گناہوں کا
اقرار کرنا کہاں ہے۔ تیرا اللہ کی اطاعت میں روشنی (یعنی دن) کو
تاریکی (یعنی رات) سے ملانا کہاں ہے۔ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا
اور حق تعالیٰ کے متعلق اس کو مجاہدہ میں ڈالنا اور اس کی وجہ سے
(اس کے دشمنوں کو) بُرا سمجھنا کہاں ہے تیری ساری ہمت کرتہ۔ عامہ
کھانے پینے۔ نکاح۔ مکانات۔ دکانوں۔ غلوں کے ساتھ اٹھنے
بیٹھنے اور انہیں کے ساتھ مانوس رہنے میں مصروف ہے۔ اپنی
ہمت کو ان تمام چیزوں سے علیحدہ کر لے پھر اگر ان میں سے کوئی
شے تیرے نصیب میں ہوگی تو وہ اپنے وقت پر خود تیرے پاس
آجائے گی۔ تیرا قلب انتظار کی تکلیف اور حرص کی گرانی سے آرام میں
اور حق تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے گا۔ پھر ایسی چیزیں جس سے (دن و رات)
ہی میں فراغت ہو چکی شقت اٹھانے سے بچھ کر کیا حاصل۔ صاحبزادہ
تیری خلوت فاسد ہے صحیح نہیں ہوئی۔ نجس ہے پاک نہیں ہوئی

أَيُّهَا أَعْمَلُ بِكَ قَلْبُكَ مَا مَعَهُ فِيهِ التَّوْحِيدُ
وَالْإِحْلَاصُ يَا نِيَا مَا لَا يَنَامُ عَنْهُمْ مُعْرِضِينَ
لَا يُعْرِضُ عَنْهُمْ يَا نَا سَيِّئِينَ لَا يُسُونُ يَا نَا رِجْلِينَ
لَا يُكُونُونَ يَا نَا هَلَا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ
أَنْتُمْ كَحَشِيَّةٍ مَمْدُودَةٍ تُجَرُّ لَا يَصِلُهُ لَشَيْءٌ
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةٌ وَفَنَا عَلَى أَيْدِيكَ

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَكَّةَ الْمَدِينَةِ
سَابِعِ ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ حَمِيسٍ أَرْبَعِينَ خَمَائِدَ
يَا مُنَافِقُ كَهَرَوَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ مِنْكَ
مَا يَكْفِيكَ زَعَاكَ حَتَّى تَفْتَابَ الْعُلَمَاءَ وَالْأَدْلِيَاءَ
وَالصَّالِحِينَ يَأْكُلُ لِحُومِهِمْ أَنْتَ وَتُخَوِّنُهُ
الْمُنَافِقُونَ مِثْلَكَ عَنْ قَرِيبٍ كُلُّ لَدِيدٍ
الْسِّنَةِ كَمْ وَحُومُكُمْ وَتَقَطُّكُمْ وَكَمْ قَوْمُكُمْ
الْأَرْضُ تَضَعُكُمْ وَتَسْحَقُكُمْ وَتَقُولُكُمْ لَا فَلَاحَ
لِمَنْ لَا يُحْسِنُ طَنَّهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبِّعَادِهِ
الصَّالِحِينَ وَيَتَوَاضَعُ لَهُمْ لِمَنْ لَا تَوَاضَعُ لَهُمْ
وَهُمُ الرُّسَاءُ وَالْأَمْرَاءُ مَنْ أَنْتَ بِالْإِهْوَافَةِ
إِلَيْهِمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَكَّرَ الْحُلَّ وَالرَّابِطَ
إِلَيْهِمْ بِهِمْ مَطَرُ السَّمَاءِ وَتَبَّتْ الْأَرْضُ مِنْ كُلِّ لَحْنٍ
سَعْتُهُمْ بِكُلِّ وَاحِدٍ كَالْجَبَلِ لَا تُرْعِزُهُمْ
وَلَا تُجَرِّكُهُمْ رِيَا حُ الْآفَاتِ وَالْمَصَائِبِ

میں تجھے نیک کیا کروں؟ تیرا قلب ایسا ہے جس میں توحید و اخلاص
صحیح نہیں ہوئی۔ اے سونے والو کہ دوسرے ان کی طرف سے
غافل نہیں ہو سکتے اور اے اعراض کرنیوالو کہ دوسرے ان سے
اعراض نہیں کر سکتے اور اے بھول جانیوالو کہ دوسرے انکو بھول
نہیں سکتے اور اے چھوڑ دینے والو کہ دوسرے انکو نہیں چھوڑ سکتے
اے حق تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سب گلوں بچوں
سے بے خبر۔ جاہلو۔ تم لمبی سوکھی لکڑی ہو، جو کچینخ کر ڈال دی
جائے کہ کسی مصرف کی نہیں۔ اے ہمارے پردہ گارہ کو عطا فرما
دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اہم کو بچاؤ دوزخ کے غلاب سے

چودھویں مجلس

(وقت صبح ۳ یوم جمعہ ۳ ذیقعدہ ۸۳۴ھ بمکرمہ)
اے منافق۔ اللہ تعالیٰ عزوجل زمین کو تجھ سے پاک کرے
کیا تجھ کو تیرا نفاق کافی نہ ہوا کہ علماء و صلحاء اور ادلیاء کی غیبت
کر کے انکے گوشت کھانے لگا تو اور تجھ جیسے تیرے منافق بھائی
عنقریب کیڑوں کی غذا بنیں گے جو انکی زبانوں اور گوشت کو کھالیں
گئے تم سب کو ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کر دیگے زمین تکو بیچنے کی
بس پسینگی اور اکٹ پٹ کر دیگی۔ جو شخص اللہ عزوجل اور اس کے
نیک بندوں کیساتھ اچھا لگا نہ رکھے اور ان کے سامنے تواضع نہ
کرے اسکو فلاح نصیب ہوگی۔ تو انکے سامنے تواضع کیوں نہیں
کرتا حالانکہ سردار اور امیر ہیں اُن کے مقابلے میں تیری کیا
ہستی ہے۔ حق تعالیٰ نے باندھنا اور کھولنا (یعنی نظام ملکی)
انکے حاکم کیا ہے۔ انکی بدولت آسمان بارش برساتا اور زمین
روئیدگی لاتی ہے۔ ساری مخلوق ان کی رعایا ہے ان میں ہر شخص
پہار کی طرح ہے کہ اسکو آفات و مصائب کی آندھیاں ہلا سکتی

عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ لِنَفْسِكَ إِنَّكَ لَهُ يَدٌ لَا
تَرْمُوكَ لِنَفْسِكَ إِنَّ الْعَمَلَ لِنَفْسِكَ أَهْمُكَ وَاللَّوْكَ لِنَفْسِكَ
رِيَاءٌ مَنْ لَا يَعْرِفُ هَذَا أَبَدًا وَتَعْمَلْ غَيْرَ هَذَا أَهْمُكَ
فِي هَوَاشٍ عَنْ قَرِيبٍ يَأْتِي الْمَوْتَ يَقْطَعُ هُوَ مَعَكَ
وَيُجْلِكَ وَأَصِلْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَاطِعْ غَيْرَهُ
مِنْ حَيْثُ قُلَيْكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسْعِدُوا
صَلُّوا مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ
قُلُوبَ الصَّالِحِينَ يَا عَلَاءُ مَنْ وَجَلَّتْ عَيْنُهُ
تَفَرَّقَتْ بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ عِنْدَ أَقْبَالِهِمْ
مَلِكُهُ فَلَا فَلَاحَ لَكَ أَكْرِمِ الْفُقَرَاءَ الْمُهْتَزِّ
وَتَبَرَّكْ لَهُمْ وَيَلْقَاهُمْ وَاجْتُلُوسْ مَعَهُمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُقَرَاءُ
الْمُهْتَزُّ جُلَسَاءُ الرَّحْمَنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُلَسَاءُ
الْيَوْمِ يَقُولُ مَعَهُمْ وَعَدَّ أَبْجَادَهُمْ هُمُ
الَّذِينَ زَهَدَتْ قُلُوبُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَعْرَضَتْ
عَنْ زِينَتِهَا وَاحْتَارُوا وَافْقَرَهُمْ عَلَى غَنَاهُمْ
وَصَبَرُوا وَعَلِيَتْ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هَذَا اخْطَبَتْهُمْ
الْآخِرَةُ وَأَعْرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ فَانْصَلُوا
هَهَا فَلَمَّا خَصَلَتْ لَهُمْ رَأَوْا أَنَّهُمْ غَيْرُ رَهْمٍ
عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَقَالُوا مِنْهَا وَدَادُوا ظُهُورَ
قُلُوبِهِمْ إِلَيْهَا وَهَرَبُوا مِنْهَا حَيَاءً مِنَ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَيْفَ وَقَفُوا مَعَ غَيْرِهِ
وَسَكَنُوا إِلَى الْمُحَلِّثِ وَاسْتَأْنَسُوا

ب

اللہ عزوجل کے لئے اور نہ عمل کر غیر اللہ کے لئے چھوڑ دگنا ہوں کو
اس کیلئے اور نہ چھوڑ غیر کے لئے کہ غیر اللہ کے لئے (کوئی نیک) عمل
کرنا کفر ہے اور غیر اللہ کیلئے (کسی گناہ کا) ترک کرنا ریا ہے جو شخص
اس سے واقف نہ ہو اور اس کے خلاف کرے تو وہ مبتلائے ہوس ہے
کہ عنقریب موت آئے گی اور اسکی ہوس کو کاٹ ڈالے گی تجھ پر اسکا
اپنے دل کے ساتھ اپنے پروردگار عزوجل سے علاقت جوڑا اور غیر اللہ سے
توڑ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جوڑا اس علاقت کو جو تمہارے اور
تمہارے پروردگار کے درمیان ہے کہ سعادت پاؤ گے۔ صابر کھودہ معاً
جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان ہے صالحین کے قلوب
کی نگہداشت سے صاحبزادہ اگر تو غنی اور فقیر کے درمیان دوڑو
کے اپنے پاس آتے وقت کچھ فرق پائے تو ہرگز تجھے فلاح
نصیب نہ ہوگی۔ اکرام کر صابر فقرا کا ان سے اور انکی ملاقات
اور انکے پاس بیٹھنے سے برکت حاصل کر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبر کر نیوے فقرابر روز قیامت
رحمن کے ہم نشین ہونگے آج اس کے ہم نشین ہیں اپنے قلوب کے
اعتبار سے اور کل کو ہم نشین ہونگے اپنے اجسام کے اعتبار سے
یہی وہ لوگ جن کے قلوب نے دنیا میں زہد اختیار کیا۔ دنیا کی
زیب زینت سے منہ پھیرا۔ اپنے فقر کو تو نگری پر ترجیح دی اور
اس پر صابر بن کر جمے ہے پس جب یہ حالت ان کیلئے تام ہوگئی
تو آخرت نے انکے پاس پیام نکاح بھیجا اور اپنا نفس اپن پریش
کیا پس نکو آخرت سے وصل حاصل ہوا اور جب ان کو حاصل
ہوگئی تو انھوں نے دیکھا کہ یہ بھی انکے پروردگار عزوجل کی غیر
ہے پس انھوں نے آخرت سے عقد کو نسخ کر لیا اور اپنے قلوب
کی پشت اسکی طرف سے پھیر لی اور اس سے بھاگے حق تعالیٰ سے شرا کر
کہ غیر کے پاس کیوں ٹھہرے اور مخلوق سے انس و سکون کیوں چاہا

سَمُّوا إِلَيْهَا
مِنْ الظَّالِمَاتِ
فِي طَلَبِ مَوَالِهِمْ
لَمْ يَجُزْ مِنْ أَقْ
مُوجِدْ لَهُمْ
وَالْآخِرَ وَالْظَّ
قَرِيبَ صَادُ
فِي حَقِّهِمْ
الْأَخْبَارُ قُلُ
مَعَانِيهِمْ عِنْدَ
أَخْرَجَ إِذَا تَمَّ
دُنْيَا وَلَا آخِرَ
بَيْنَهُمَا بِالْأَهْلِيَّةِ
عَنِ عِلْمِهِمْ
فِي الدُّنْيَا وَدُنْيَاهُمْ
لَا سَتِيفَاءً أَقْ
السَّابِقَةُ وَالْآ
عَلِمَ اللَّهُ وَقَضَى
يُطَوِّنَ عَلَى وَ
وَهُوَ وَارٍ
عِنْدَهُمْ فِي غَيْرِ
الْحَقِّ بِاللَّ
إِلَى الْحَقِّ
الْمُحَلِّثِ

رنگا ہوں کو)
کوی نیک عمل
نار یا ہے جو شخص
ملائے ہوس ہے
لے گی تجھ پر اس
جو رادو غیر اللہ سے
لو جو تمہارے اور
منا رکھو وہ معا
سالمین کے قلوب
درمیان دو
تجھے فلاح
انکی ملاقات
ب رسول اللہ
بروز قیامت
اپنے قلوب کے
کے اعتبار سے
بار کیا دنیا کی
پر ترجیح دی اور
ن کیلئے نام ہوگی
فس اپر پیش
ان کو حاصل
عز و جل کی غیر
و اپنے قلوب
حق تعالیٰ سے شکر
دون کیوں چاہا

سَلِّمُوا إِلَيْهَا الْأَعْمَالُ وَالْحَسَنَاتُ وَجَمِيعَ مَا عَمِلُوا
مِنَ الطَّاعَاتِ ثُمَّ طَارُوا إِلَيْهِ بِأَجَنَّةٍ صِدْقِهِمْ
فِي طَلَبِ مَوْلَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ تَرَكُوا عِنْدَ هَذَا الْقَصَصِ
كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَقْصَابِ وَجُودِهِمْ وَطَارُوا إِلَى
مَوْجِدِهِمْ طَلَبُوا الرِّفْقَ الْأَعْلَى طَلَبُوا الْأَكْلَ
وَالْإِخْرَ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ صَارُوا إِلَى بُرْجِ
قَرْنِهِ صَارُوا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي حَقِّهِمْ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنِ
الْأَخْيَارِ قُلُوبُهُمْ عِنْدَنَا وَهَمُّهُمْ عِنْدَنَا وَ
مَعَانِيهِمْ عِنْدَنَا أَلْبَابُهُمْ عِنْدَنَا دُنْيَا وَ
آخِرَةُ إِذَا تَمَّ هَذَا الْقَوْمَ لَا يَأْتِي عِنْدَهُمْ
دُنْيَا وَلَا آخِرَةُ تَنْطَوِي السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَا
بَيْنَهُمَا بِالْأَصْفَادِ إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ يُفْتِنُهُمْ
عَنِ غَيْرِهِ وَيُجِدُّهُمْ بِهِ وَإِنْ كَانَ كَلِمَتُهُمْ أَقْصَا
فِي الدُّنْيَا رَدُّهُمْ إِلَى أَدْنَى مَقَرٍّ وَبَشَرَتْ تَهْمُهُ
لَا سَيْفًا وَأَقْصَا مِمُّهُمْ كَيْلًا يَبْدُلُ الْعِلْمُ وَ
السَّامِعَةُ وَالْفَعْلَاءُ فَيُفْتِنُونَ الْأَدَبَ مَعَ
عِلْمِ اللَّهِ وَفَضَائِلِهِ وَقَدَرِهِ وَبَيْنَا وَتُونَ مَا
يُصْطَوْنَ عَلَى قَدَمِ الزُّهْدِ وَالْزُّلْهِ لَا يَنْفُسُ
وَهُوَ وَارَادَةُ وَالْحُكْمُ الظَّاهِرُ وَالْمَحْظُوظُ
عِنْدَهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ لَا يَجْعَلُونَ عَلَى
الْخَلْقِ إِلَّا الدُّنْيَا وَكَوَقَدْ رَوَّاقَتْ بُولَهُمْ كَلَامَهُمْ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى بَقِيَّةٌ مِنْ
الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمُحْدَثَاتِ فِي
قُلُوبِهِمْ وَزُنْ ذَرَّةٍ

پس اعمال و حسنات اور جو کچھ طاعتیں کی تھیں سب آخرت کے حوالہ
کر دیں اور اپنے مولے کی طلب میں اپنے صدق کے پردوں سے
اس کی طرف اڑے۔ آخرت کے پاس بخیر چھوڑا اور اپنے وجود
کو بخیروں سے باہر نکال کر اپنے موجد کی طرف پرواز کی۔ انہوں نے
طلب کیا رفیق اعلیٰ کو۔ طلب کیا اسکو کہ وہی مادل ہے۔ وہی
آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ اسکے قرب کے برج تک جا
پہنچے اور بن گئے ان لوگوں میں سے جن کے حق میں حق تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ بیشک ہماری سرکار میں منتخب اور برگزیدہ ہیں کہ
انکے قلوب بھی ہمارے ہی پاس ہیں۔ انکی ہمتیں بھی ہمارے پاس
ہیں انکے اندرون بھی ہمارے پاس ہیں اور ان کی عقلیں بھی
دنیا اور آخرت میں ہمارے ہی پاس ہیں۔ یہ حالت جب تام
ہو جاتی ہے تو انکے نزدیک نہ دنیا آتی ہے نہ آخرت۔ آسمان
اور زمین اور انکے اندر جو کچھ بھی ہے انکے قلوب اور باطن کے
اعتبار سے سب لپٹ جاتے (اور گویا معدوم ہو جاتے) ہیں
حق تعالیٰ ان کو اپنے غیر سے فنا کر دیتا اور اپنے ساتھ موجود فرماتا
ہے پھر اگر دنیا میں انکے لئے کوئی حصہ مقدر ہوتا ہے تو ان کو
انکا مقسوم پورا کرنے کیلئے انکی آدمیت اور بشریت کی طرف
واپس فرما دیتا ہے تاکہ علم اور قضاء و قدر میں تغیر نہ آئے پس وہ
بشر بنا کر اپنا مقسوم لیتے وقت اللہ کے علم اور قضاء و قدر کی ساتھ
حسن ادب ملحوظ رکھے اور جو کچھ انکو عطا کیا جاتا ہے اسکو زہد اور
ترک کے قدم پر کھڑے ہو کر لیتے ہیں۔ نفس اور خواہش اور ارادہ
سے نہیں لیتے اور جملہ حالتوں میں حکم شریعت انکے نزدیک محفوظ
رہتا ہے۔ دنیا کے متعلق مخلوق سے بخل نہیں کرتے اور اگر انکو قدرت
ہو تو ساری مخلوقات کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیں۔ مخلوق اور
محدثات میں سے کسی چیز کی انکے قلوب میں ذرہ برابر وقعت نہیں رہتی

مَا دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا فَلَا اِتِّصَالَ لَكَ بِالْآخِرَةِ
وَمَا دُمْتَ مَعَ الْآخِرَةِ فَلَا اِتِّصَالَ لَكَ
بِالْمَوْلَى بِكُنْ عَامِلًا لَا تَتَّخِذْ أَهْلًا بِأَنْتَ
وَمَنْ أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ مَجْلَةٍ مُوَاصِلَةٍ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُوَاصِلَ الْفُقَرَاءَ بِكَيْفٍ مِنْ
مَالِكَ بِأَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّلَاةَ مُعَامَلَةٌ مَعَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ عِنْدَ كَرِيمٍ وَهَلْ
يُعَامِلُ الْغَنَى الْكَرِيمُ مَنْ يَحْسُرُ بِتُسْفُقٍ
لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَرَّةٌ يُعْطِيكَ جَبَلًا
تُسْفُقُ قَطْرَةً يُعْطِيكَ بِحَرَانِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
يُؤْفِكُ أَحْوَاكَ وَخَوَابِكَ يَا فَوْهَرًا إِذَا مَا لَمْ تُمْ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَرْكُضَا أَرْزَعُهُمْ وَتَجْرِي أَمْهَارُهُمْ
وَيُورِقُ وَيُضْضُ وَيَتِمُّ أَشْجَادُهُمْ مُرَوِّبًا لِلْمَعْرُوفِ
وَأَهْوَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصُّرُودِ دِينَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ بِوَعَادٍ وَافِيَةٍ بِالصَّيِّدِينَ مَرْتَبًا دُونَ
فِي الْحَيَاةِ تَدْوِمُ صَدَاقَتَهُ فِي الْخَلْقِ وَ
الْجُلُوسِ فِي السَّرَّاءِ وَالْفَقَرِ فِي الشَّدَاةِ
وَالرِّخَاءِ أَطْلُبُوا حَوْلَ تَجَكُّرٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهِ وَإِنْ كَانَ وَ لَا
بَدَّ مِنَ الْخَائِي فَادْخُلُوا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يَقُولُ بِكُمْ فَإِنَّ إِلَهُكُمْ الْقَلْبَ مِنْ
جَهَةِ مِنَ الْجَهَاتِ فَإِنْ مُنِعْتُمْ أَوْ
أَعْطِيتُمْ كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ لَا مِنْهُمْ الْقَوْمُ
أَخْرَجُوا هَمَّ أَرْزَاقِهِمْ مِنْ قُلُوبِهِمْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا
مَقْدَرٌ فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ

(اے مخاطب) جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے تو آخرت کے
ساتھ تجھ کو اتصال نصیب نہ ہوگا اور جب تک تو آخرت کیساتھ رہے گا
تو مولیٰ کے ساتھ وصل نصیب ہوگا۔ صاحب عمل بن۔ جان بوجھ کر
جہل مت بن۔ تو انہیں سے ہے جن کو اللہ نے علم دیکر گمراہ بنا دیا
نجمہ حق تعالیٰ کی مواسلت کے یہ بھی ہے کہ تو اپنے کسی قدر مال
سے فیقروں کی بھی دستگیری کرے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ صدقہ
حق تعالیٰ شانہ سے معاملہ کرنا ہے جو غنی اور کریم ہے اور کیا غنی اور
کریم کیساتھ معاملہ کرنا بھی کبھی خسارہ میں رہا ہے؟ تو بوجہ شرا ایک
ذرہ خرچ کر بیگا تو وہ تجھ کو بہار عطا فرمایگا۔ تو ایک قطرہ خرچ کر بیگا
تو وہ تجھ کو سمندر عطا فرمایگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تیرا جزاوار
تیرا ثواب بھر پور دیگا صاحبو۔ جب تم حق تعالیٰ سے معاملہ کرو گے
تو تمہاری کینیاں پھلیں گی۔ تمہاری نہریں بہ پڑیں گی۔ تمہارے
درختوں پر پتے بھی آئیں گے۔ شاخیں بھی پھوٹیں گی اور پھل بھی
پیدا ہونگے۔ نیک کام کا حکم کرو اور بُرے کام سے منع کرو۔ اور
اللہ عزوجل کے دین کی مدد کرو اور اسی کے بارہ میں عداوت
کرو۔ صدیق وہی ہے جو خدا سے سچی دوستی کرے نیکو کاری میں
اصلی دوستی خلوت و جلوت اور رنج و راحت اور تنگ حالی و بد
حالی ہر حال میں قائم رہتی ہے۔ اپنی حاجتیں حق تعالیٰ ہی سے مانگو اس
کی مخلوق سے مت مانگو اور اگر مخلوق سے مانگے بغیر چارہ نہ ہو تو
اول اپنے قلوب کے اعتبار سے حق تعالیٰ پر داخل ہوؤ پس وہ
تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا اہم فرما دیگا
اس وقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیل بن جائیگا پھر اگر تم کو وہاں سے
بلا یا نہ ملا تو دونوں امر خدا ہی کی طرف سے ہونگے نہ کہ مخلوق کی طرف
سے۔ اہل اللہ نے رزق کی فکر کو اپنے دلوں سے نکال ڈالا۔ انہوں
نے جان لیا کہ رزق تو اوقات معینہ پر ملنے کیلئے مقدر ہو چکا ہے

ہے تو آخرت کے
ت کیساتھ رہے گا
بن۔ جان بوجھ کر
علم دیگر گمراہ بنادیا
پتے کسی قدر مال
م نہیں کہ صدقہ
اور کیا غنی اور
تو لو جو شر ایک
ب قطرہ خرچ کر گیا
بس بھی تیرا جزاوار
سے معاملہ کر دے
گی۔ تنہا رہے
س گی اور بچل بھی
سے رخ کرد۔ اور
رہ میں عداوت
یے نیکو کاری میں
زنگ حالی دب
تعالیٰ ہی مانگو ہا
بر چارہ نہ ہو تو
عل ہو پس وہ
کا اہام فرما دیگا
را اگر تم کو وہاں سے
نہ کہ مخلوق کی طرف
ال ڈالا۔ انہوں
نئے مفہم ہو چکا ہے

فَذَكِّرُوا الطَّالِبَ لَهَا: وَاسْتَظَنُوا عَلَى بَابِ
مَلِكِهِمْ: اسْتَغْنُوا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ بِفَضْلِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُرْبِهِ وَعِلْمِهِ: فَلَمَّا تَمَّ كَلِمَتُهُ
هَذَا: صَارُوا قِبْلَةَ الْخَلْقِ: وَخُطَبَاءَ لَهُمْ
فِي الدُّخُولِ عَلَى مَلِكِهِمْ: يَا خَدُونِ بَايُنِ
فُلُو بِهِمْ إِلَيْهِ يَكُونُ لَهُمْ مِنْهُ خَلْعُ الْقَبُولِ
وَالْوَضَاعَتُمْ: عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى
عَلَيْهِ: أَنَّهُ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ
تَحَقَّقَتْ عِبَادَتُهُمْ لَهُ: لَا يَطْلُبُونَ مِنْهُ دُنْيَا
وَلَا آخِرَةً: وَإِنَّمَا يَطْلُبُونَ مِنْهُ هُوَ: لَا
عَمَلَهُ: اللَّهُمَّ اهْدِ جَمِيعَ الْخَلْقِ إِلَى بَابِكَ
هَذَا أَبَدَ أَسْوَإِي: وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ: هَذَا
دَعَاءُ عَامَّةٍ أَثَابَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ: إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ
إِمْتِلَأَ رَحْمَةً وَشَفَقَةً عَلَى الْخَلْقِ عَنْ
بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أَتَّخَذَهُ قَالَ
الْمُؤْمِنُ مَنْ يَفْعَلُ الْخَيْرَ كَثِيرًا: وَلَا
يَتْرُكُ الدُّنْيَا إِلَّا الصَّالِحُ يَقُونُ الصَّالِحُ
يَتْرُكُ الْكِبَارَ وَالصَّغَارَ: ثُمَّ يُدْفِقُ دَرَعَهُ
يَتْرُكُ الشَّهَوَاتِ: ثُمَّ الْمَبَارِحَ الْمُشْتَرِكِ:
وَيَغْلِبُ الْحَلَالَ الْمُطْلَقَ: الصَّالِحُ لَا يَزَالُ
فِي مَعْظَمِهَا دَهْرَهُ وَلَيْلِيهِ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ: يُخْرِقُ عَوَائِدَ
الْخَلْقِ: فَلَا جَرَمَ تَخْرِقُ
لَهُ الْعَادَةُ:

سوا انہوں نے اس کی تلاش چھوڑی اور اپنے بادشاہ کے آستانہ
پر ڈیرہ جا لگایا۔ اللہ عزوجل کے فضل اس کے قرب اور اس کے
علم کی بدولت ہر شے سے بے نیاز بن گئے۔ پس جب یہ ان کے لئے
تمام ہو گیا تو وہ قبلہ مخلوقات بن گئے اور اپنے بادشاہ کے دربار
میں مخلوق کو داخل کرنے کے لئے خطیب قرار پائے کہ ان کو اپنے
دل کے ہاتھوں سے پھر پھر کر اس تک پہنچاتے اور ان کے لئے
مقبولیت اور خوشنودی کی خصلتوں کا حق تعالیٰ سے باصرار
سوال کرتے ہیں۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ شانہ کے وہ بندے جن کی عبودیت متحقق ہو چکی ہے
حق تعالیٰ سے نہ دنیا مانگتے ہیں نہ آخرت بلکہ اس سے صرفائی
کو مانگتے ہیں کہ بس تو حاصل ہو جا، اے میرے اللہ ساری عطا
کو اپنے دروازہ کا راستہ دکھلا دے۔ میرا سوال تو ہمیشہ یہی ہے
اور اختیار تیرے ہاتھ ہے۔ یہ عام دُعا ہے جس پر مجھے ثواب ملے گا
اور کرنیوالا حق تعالیٰ ہے کہ اپنی مخلوق کے متعلق جو چاہے کرے
جب قلب صحیح بن جاتا ہے تو مخلوق پر شفقت اور ترس کھانے سے
بریز ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ مومن وہ ہے
جو اکثر نیک کام کرے کیونکہ سارے گناہوں کو صدیق ہی چھوڑ
سکتے ہیں۔ صدیق ہی ہے جو کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کو چھوڑتا
ہے اس کے بعد اپنے تقویٰ کو دقیق بناتا ہے کہ خواہشات کو ترک
کرتا اور پھر اس مباح کو بھی جو عام مخلوق میں مشترک ہے چھوڑتا اور
حلال خالص کی تلاش کرتا ہے (جو اپنے ارادہ و تدبیر کے بغیر محض
توکل سے حاصل ہو) صدیق ہمیشہ اپنی رات اور دن کا بڑا حصہ
اپنے رب کی عبادت میں گزارتا اور مخلوق کی عادتوں و کسل و
طلب معاش و افکار دنیا وغیرہ کا پھارنے والا بنتا ہے پس ضرور
ہے کہ اس کیلئے حق تعالیٰ کی طرف سے خارق عادت افزا ہر ہو

وَيُرْتَضَى مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۖ يُعْطَى وَيُؤْتَى
بِالْتَّوَكُّلِ ۖ يَخْلُصُ لَهُ الْأَشْيَاءُ وَتَصْعُقُ بِهِ
لَاكَةُ طَالَمَا مَنَعَ وَكُسْرَتْ حَوَائِجُهُ فِي مَدْرَةٍ
وَصَبَرَ عَلَى كُسْرِ اغْرَاضِهِ ۖ وَرَدَّ فِي جَمِيعِ
أَحْوَالِهِ كَانَ يَدْعُو أَفْلَا يُسْتَحَابُّ لَهُ ۖ يَسْأَلُ
فَلَا يُعْطَى سَوْأَهُ ۖ يَشْكُرُ فَيَزِدُّهُ مِمَّا شَكَرَهُ
يَطْلُبُ الْفَرَحَ فَلَا يَجِدُهُ ۖ يَتَّقَى وَلَا يَرَى فَوْجًا
يُوجِدُ وَيُخْلِصُ فِي أَعْمَالِهِ فَلَا يَرَى قَوْمًا مِنْ
الْعَامِلِ لَهُ ۖ كَأَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤَخَّرٍ
وَمَعَ هَذَا أَكْبَلَهُ كَانَ مُدِيرًا صَابِرًا عَلَى
مُدَارَاةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ عِلْمُ أَنَّ صَبْرًا دَوَاءً
لَعَلِيهِ وَسَبَبٌ لَصِفَاتِهِمْ وَتَقَرُّبٌ بِهِ وَأَنَّ
الْحَيَرَ يَأْتِيهِ بَعْدَ هَذَا الْإِحْتِيَارِ ۖ عَلَى أَنَّ
هَذَا الْإِحْتِيَارَ لِيَتَبَيَّنَ الْمُؤْمِنُ مِنَ
الْمُنَافِقِ ۖ وَالْمُؤَخَّرُ مِنَ الْمُتَرَيِّفِ ۖ
وَالْمُخْلِصُ مِنَ التُّرَائِي ۖ وَالشَّجَاعُ
مِنَ الْجَبَانِ ۖ وَالثَّامِتُ مِنَ
الْمُتَحَرِّزِ ۖ وَالصَّابِرُ مِنَ الْجَائِزِ
وَالْمُحَقِّقُ مِنَ السُّطَلِّ وَالصَّادِقُ
مِنَ الْكَاذِبِ ۖ وَالْمُحِبُّ مِنَ
الْبُغِضِ ۖ وَالْمُتَّقِي مِنَ الْبَتِّ
إِسْمُهُ قَوْلُ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَنْ
يَسْدَادِي
جُورَحَ

کہ بلا اسباب اس کی حاجات پوری کی جادیں اور اسکو رزق
دیا جائے ایسی جگہ سے جہاں کسی کا گمان بھی نہ جاسکے۔ اس کو دیا
جاتا ہے اور اس کے لینے کا اس کو حکم کیا جاتا ہے ساری چیزیں
اس کے لئے خالص اور صاف ہو جاتی ہیں اسلئے کہ مدت در
تک اسکی یہ حالت رہی ہے کہ اس کو کچھ نہیں دیا گیا اس کی
حاجتوں کا اسکے سینہ میں چڑا کر دیا گیا اور وہ اپنی اغراض کے
شکستہ ہونے پر صبر کرتا رہا۔ تمام حالتوں میں اسکو بے نیل مرام
ٹوٹا دیا جاتا تھا (اور وہ اُٹ نہ کرتا تھا) دُعائیں مانگا کرتا تھا
اور وہ قبول نہ کی جاتیں تھیں درخواست کرتا تھا مگر اسکی درخواست
منظور نہ کی جاتی تھی شکوہ کرتا تھا اور جس مصیبت کا شکوہ کرتا تھا
اس کو اور بڑھا دیا جاتا تھا وہ خوشی مانگتا تو اس کو پاتا نہ تھا۔
خوف کھاتا تھا اور کہیں خلاصی نصیب نہ ہوتی تھی۔ موقد اور
مخلص بن کر عمل کرتا تھا اور جس ذات کے لئے عمل کرتا تھا اس کا
قرب نظر نہ آتا تھا گویا کہ نہ مومن ہے نہ موقد اور باوجود ان
بے انتہائیوں کے ہمیشہ مدارا اور صبر کرنا ایسا بنا رہا کہ ان اشیا
کی خاطر داریاں کرتا اور جلتا رہا کہ صبر ہی اس کے قلب کی دوا
اور اسکی صفائی و تقریک سبب ہے اور اس آزمائش کے بعد خیر
ضرور بالضرور آئیگی۔ علاوہ ازیں سمجھتا رہا کہ یہ امتحان اسلئے ہے
تاکہ مومن تمیز ہو جائے منافق سے اور موقد کھل جائے مشرک سے
اور معلوم ہو جائے کہ کون مخلص ہے اور کون ریاکار؟ کون بہادر
ہے کون بزدل؟ کون جمنے والا ہے کون بچانے والا؟ کون صابر ہے
کون گھبراجانہ والا؟ کون اہل حق ہے کون اہل باطل؟ کون سچا
ہے کون جھوٹا؟ کون درست ہے اور کون دشمن؟ کون متبع ہے
اور کون مبتدع؟ کون ایک بزرگ کیا فرماتے ہیں۔ دُنیا میں ایسا بن
جیسے زخمی مصیبت زدہ کہ اپنے زخم کی دوا کرتا اور بلا کے

وَيَصِيرُ عَلَى مَرَاتِقِ الدَّوَاءِ رَجَاءً لِّزَوَالِ
الْبَلَاءِ ۖ كُلُّ الْبَلَاءِ وَالْأَمْرَاضِ شَرْكَكَ
بِالْحَقِّ ۖ وَرَوْيَتُهُمْ فِي الضَّرِّ وَالنَّفْعِ وَالْعَطَاءِ
وَالْمَنْعِ ۖ وَكُلُّ الدَّوَاءِ وَزَوَالُ الْبَلَاءِ ۖ
فِي خُرُوجِ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ ۖ وَعَرْمِكَ عِنْدَ
زَوَالِ الْإِضْيِيزَةِ وَالْقَدَرِ وَأَنْ لَا تَطْلُبَ
الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ وَالْعُلُوَّ عَلَيْهِمْ ۖ وَأَنْ
يَتَجَرَّدَ قَلْبُكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيَصْغُوا
سُرُوكَ لَهُ ۖ وَتَعْلُوا إِلَهُتُكَ إِلَهِي ۖ إِذَا
تَحَقَّقَ لَكَ هَذَا أَبَدِ انْفَعَمَ قَلْبُكَ ۖ وَرَاحَمَ
صُغُوفَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَكَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ ۖ وَ
كُلَّمَا دَامَ لَكَ ۖ كِبَرُونَ وَعَظُمْتَ وَدَفِئْتَ وَ
قُدِّمَتْ وَوُضِعَتْ وَآمُرْتُ ۖ تَرُدُّ إِلَيْكَ مَا تَرُدُّ
تَوَلَّى مَا تَوَلَّى ۖ تُعْطَى مَا تُعْطَى ۖ الْمَحْرُومُ مِنْ
حُرْمِ سَمَاءِ هَذَا الْكَلَامِ وَالْإِيمَانِ ۖ وَالْإِحْتِرَامِ
لِكَلِمَةٍ يَأْمُرُ لَيْنَ عَمَّا لَيْسَ بِهِمْ عَنِّي ۖ الْمَعِيشَةُ
عِنْدِي ۖ وَالْأَرْوَاحُ عِنْدِي ۖ وَمَتَاعُ الْآخِرَى عِنْدِي
وَأَمَّا مُتَابَعَةُ تَارَةً دَسْمَسَارُ أَخْوِي وَمَالِكَ
الْمَتَاعِ الْآخِرَى ۖ أُعْطِيَ كُلُّ شَيْءٍ حَقَّهُ ۖ إِذَا
حَصَلَ شَيْءٌ مِنَ الْآخِرَةِ عِنْدِي ۖ لَا أَكْلُهُ
وَحَدَّثِي لِأَنَّ الْكُفْرَ لَا يَأْكُلُ وَحَدَّثِي ۖ كُلُّ
مَنْ الطَّلَعَ عَلَى كَرِيمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَجِدُ عِنْدَكَ
بُخْلًا ۖ كُلُّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هَانَ عِنْدَكَ
مَا سِوَاهُ ۖ الْبُخْلُ مِنَ النَّفْسِ وَالنَّفْسُ الْعَارِفُ

زائل ہونے کی طرح میں دوا کی تنگی پر صبر کرتا ہے ساری بلائیں
اور بیماریاں بس یہ ہیں کہ تو مخلوق کو شریک خدا ٹھہرائے
اور نفع و نقصان اور عطا و منہ کے متعلق ان پر نگاہ ڈالے اور
ساری دوا اور بلاؤں کا ازالہ اس میں ہے کہ مخلوق تیرے قلب سے
نکل جائے اور قضا و قدر کے نازل ہوتے وقت تو پختگی کے ساتھ
جما ہے مخلوق پر حکومت و رفعت کا طالب نہ بنے اور تیرا قلب
حق تعالیٰ کے لئے خالص تیرا باطن اس کے لئے صاف اور تیری ہمت
اسکی جانب بلند ہوتی ہے۔ جب تیرے لئے یہ امر متحقق ہو جائیگا تو
تیرا قلب دنیا پر چڑھے گا اور نبیوں پیغمبروں شہیدوں نیکو کاروں اور
مقرب فرشتوں کی صفوں میں جا شامل ہوگا اور جتنی بھی تجھ کو اس
پہنچا حاصل ہوگی اسی قدر تو بڑھنے گا۔ باعظمت بنایا جائیگا۔ صاحب
رفعت ہوگا آگے بڑھایا جائیگا حاکم اور امیر قرار دیا جائیگا۔ آئیگا
تیرے پاس جو کچھ بھی آئیگا۔ ولایت نصیب ہوگی تجھ کو جیسی بھی
نصیب ہوگی اور داد و دہش سے نوازا جائیگا جتنا کچھ بھی نوازا جائیگا
حرمان نصیب دہی ہے جو اس کلام کے سننے اسکا یقین لانے اور
جن کو یہ حاصل ہے انکا احترام کرنے عزم رہا۔ اے وہ لوگو! جو
مجھے چھوڑ کر اپنی معاش میں مشغول ہو اصل معاش میرے
پاس ہے منافعت میرے پاس ہے اور آخرت کا سودا میرے پاس ہے
میں کبھی تاجر کا پیشہ نہ کرتا ہوں کہ گاہکوں کو آواز دوں اور کبھی
سوداگر ہوں اور کبھی خود متاع کا مالک کہ ہر شے کو اسکا حق عطا
کروں۔ جب آخرت کی کوئی چیز مجھ کو حاصل ہوتی ہے تو میں اسکو
تنہا نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ کرم تنہا خور نہیں ہوتا۔ ہر وہ شخص جو حق
تعالیٰ کے کرم سے آگاہ ہو گیا ہے تو اس کے پاس بخل نہ پائیگا۔ ہر وہ
شخص جو اللہ عزوجل کو پہچان گیا ہے اس کے نزدیک اللہ کے سوا ہر چیز
بے قدر بن گئی ہے۔ بخل تو خصلت ہے نفس کی اور صاحب معرفت

اور اسکو رزق
سکے۔ اس کو دیا
ہے ساری چیزیں
سکے کہ مدت دراز
دیکھا اُس کی
نی اغراض کے
و بے نیل مرام
مانگا کرتا تھا
اسکی درخواست
کا شکوہ کرتا تھا
کو پاتا نہ تھا۔
نی۔ موقع اور
کرتا تھا اس کا
برادہ و ان
ہا کہ ان اشیاء
تے قلب کی دوا
ش کے بعد خیر
تھاں سکے ہے
تے مشرک سے
کون بہادر
کون صابر ہے
کون سچا
کون متبع ہے
میں ایسا بن
اور بلا کے

مِنْتَهَ بِالْإِضَافَةِ إِلَى تَقْوَى الْعَلَقِ تَهِي مُطَبَّعَةً
سَاكِنَةً إِلَى وَعْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: خَائِفَةٌ مِنْ مَخْذُوعَةٍ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَ الْقَوْمَ دَاخِلًا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاِحْدِ بِالْاِبَاطِ تَارِعَةً
ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ تَحْسٍ وَارْتَبَعِينَ وَخَسْمِائِيَّةٍ
الْمُؤْمِنِينَ تَزَوَّدُوا وَانْكَافِرْتُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ
يَتَزَوَّدُونَ عَلَى طَرِيقٍ يَقْتَعُ بِالْيَسِيدِ مِنْ تَالِئِهِ
وَيَقْتَعُ الْكَلْبُ إِلَى الْآخِرَةِ يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ بِهَقْدٍ
زَادَ الرَّاكِبُ بِقَدَرٍ مَا يَحْمِلُهُ كُلُّ مَا لَمْ يَفِ الْآخِرَةِ
كُلُّ قَلْبِهِ وَهَمَّتِهِ هَذَا لَهُ هُوَ مُنْقَطِعُ الْقَلْبِ هَذَا
مِنَ الدُّنْيَا يَبْعَثُ جَمِيعَ طَاعَاتِهِ إِلَى الْآخِرَةِ
لَا إِلَى الدُّنْيَا وَأَهْلُهَا بَرَّانٌ كَانَ عِنْدَكَ طَعَامٌ
طَبِيبٌ يُوَثِّرُ بِهِ الْفُقَرَاءَ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِي الْآخِرَةِ
يَطْعَمُ خَيْرًا مِنْهُ غَايَةُ هَمِّ الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ
الْعَالِمِ بَابُ الْفَرْقِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ
يَصِلُ قَلْبُهُ إِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ
الْقُرْبُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ غَايَةُ خَطُواتِ
الْقَلْبِ وَمَسَارَاةِ السَّرِّ إِلَى آرَاكِ فِي قِيَامِ
وَقُعُودٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَسَهْمٍ وَتَعَبٍ
وَقَلْبِكَ لَا يَبْرَحُ مِنْ مَكَانِهِ وَلَا يَخُوجُ مِنْ
بَيْتِ وَجُودِهِ وَلَا يَتَحَوَّلُ عَنْ عَادَتِهِ
أَمْدُوقِي فِي طَلَبِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَدْ

کا نفس مخلوق کے نفوس کے مقابل میں مرا ہوا ہے وہ مطمئن ہے اور اکثر
عز و جل کے وعدہ پر ٹھیرا ہوا اور اسکی وعید سے خائف ہے یا اکثر ہکو بھی
نصیب فرما جو تو نے نصیب فرمایا اولیاء کو اور دے ہکو دنیا میں بھی بھلائی
اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہکو دوزخ کے عذاب سے۔

پندرھویں مجلس

یوم یکشنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۰۲۵ھ ۵ خاتواہ شریف

مومن زاد راہ لیتا ہے اور کافر مرنے اڑتا ہے۔ مومن زاد راہ لیتا
ہے کیونکہ وہ بر سر راہ ہے پس اپنے تھوڑے سے مال پر قنات
کرنا اور بڑا حصہ آخرت کی طرف آگے بھیج دیتا ہے اپنے نفس
کے لئے اسی قدر رہنے دیتا ہے جتنا سوار کا نوشہ ہوتا ہے
اور جس کو وہ اٹھا سکتا ہے اسکا سارا مال آخرت میں ہے اس کا
سارا دل اور ساری ہمت وہیں معروف ہے۔ اسکا دل دنیا
سے ہٹ کر وہیں کا ہو رہتا ہے وہ اپنی ساری طاعتوں کو آخرت
ہی کی طرف چلتا کر دیتا ہے نہ کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف۔ اگر اس
کے پاس عمدہ کھانا ہوتا ہے تو اسکو ایشا کرتا ہے فقرا پر دہ جانتا
ہے کہ آخرت میں اس سے بہتر کھانے کو ملے گا مومن عارف و عالم
کی ہمت کا انتہی حق تعالیٰ کے قریب دروازہ ہے اور یہ کسی طرح
اسکا قلب آخرت سے قبل دنیا ہی میں وہاں تک پہنچ جائے قلب کے
قدموں اور باطن کی رفتار و سیر کی غایت حق تعالیٰ شاہ کا قریب ہے۔
اے مخاطب میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ کبھی قیام میں ہے کبھی قعود میں
کبھی رکوع میں اور کبھی سجدہ میں کبھی بیداری میں اور کبھی دوسری
(عبادت کی) محنت و مشقت میں۔ مگر تیرا قلب اپنی جگہ سے
نہیں ٹپکتا۔ نہ اپنے وجود کے گھر سے باہر نکلتا ہے اور نہ اپنی نحو
اور عادت سے باز آتا ہے اپنے مولا کی طلب میں سچا بن کہ

طمن ہے اور اللہ
یا اللہ کو بھی
دنیا میں بھی جلا
نذاب سے۔

ہ شریف

ن زاد راہ لیتا
سے مال پر قنات
ہے اپنے نفس
نو نشہ ہوتا ہے
میں ہے اس کا
اس کا دل دنیا
اعتوں کو آخرت
کی طرف اگر اس
تقرار پر رہ جاتا
عارف و عالم
دیر کسی طرح
پہنچ جائے قلب کے
شانہ کا قریب
کسی قعد میں
اور کسی دوسری
اپنی جگہ سے
ہے اور نہ اپنی نحو
میں سچا بن کہ

أَفَنَاكَ صِدْقُكَ عَنْ كَيْفٍ مِنَ الْعَقَبِ : أَلْقَمُ
بَيْضَتَهُ وَجُودَهُ بِمِنْقَارِ صِدْقِكَ : وَأَلْقَمُ
حَيْطَانِ رُؤْيَاكَ لِلْخَلْقِ وَالْتَفَتِكَ بِهِمْ بِمَعَاوِلِ
الْإِخْلَاصِ وَتَوْجِيدِ لَوْ : أَلْقَمُ قَفْصَ طَلَبِكَ
لِلْأَشْيَاءِ بِيَدِ زُهْدٍ فِيهَا : وَطَرِيقَكَ حَتَّى
تَقَعَ عَلَى سَجَلِ بَحْرٍ مِنْ رَبِّكَ عَرْجُكَ فَمِنْ
يَا نَبِيَّكَ مَلَأَهُ السَّابِقَةُ : وَمَعَهُ سَفِينَةُ الْعُنَايَةِ
فَيَا خُنْ لَوْ وَيَعْبُودُكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ :
هَذِهِ الدُّنْيَا بَحْرٌ : وَطَلَبُكَ سَفِينَتُهُمَا : وَلِهَذَا قَالَ
لَهُمَّ اِنَّ الْحَكِيمَ رَحِمَهُ اللهُ يَا بَنِي الدُّنْيَا بَحْرٌ :
وَالْإِيمَانُ السَّفِينَةُ : وَالْمَلَائِكَةُ الطَّاعَاتُ :
وَالسَّاعِلُ الْاُخْرَى : يَا مُصْرَبِينَ عَلَى الْمَعَاصِي
عَنْ قَرِيبٍ يَا تَتَمُّوْا النُّعَى وَالْقَمَمُ وَالزَّمَنُ وَ
الْفَقْرُ وَفَسَادُ قُلُوبِ الْخَلْقِ عَلَيْكُمْ تَنْهَبُ
أَمْوَالَكُمْ بِالْخَسَارَةِ وَالْمَصَادِكَةِ وَالسَّرَقَاتِ
تَكُونُوا عَقْلًا : تَكُونُوا إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ : لَا
تَشْرِكُوا بِأَمْوَالِكُمْ : وَتَكُونُوا عَلَيْهَا : لَا تَقْفُوا
مَعَهَا : أَخْرِجُوا مِنْ قُلُوبِكُمْ : وَاجْعَلُوا هَلَاكِي
بُيُوتِكُمْ وَخُيُوتِكُمْ : وَمَعَ غُلَامِكُمْ وَوُكُلَايِكُمْ :
وَارْتَبُوا الْمَوَدَّ : قَلْبُوا حُرْمَتَكُمْ : وَقَصِّرُوا
أَمَّا لَكُمْ (عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْبُسْطَامِيِّ) رَحِمَهُ اللهُ
عَلَيْهِ أَقْدَقَ قَالَ : أَلْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ لَا يَطْلُبُ
مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا أُخْرَى : وَلَا مَا
يَطْلُبُ مِنَ مَوْلَاهُ مَوْلَاهُ يَا غُلَامُ ارْجِعْ
بِقَلْبِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

سچا بننا تجھ کو بہتری مشقت سے بے نیاز بنا دیکھا اپنے وجود
کے اندے کو اپنے صدق کی چوچ سے کھٹک اور اس مخلوق پر نگاہ
رکھنے اور انکے ساتھ مقید رہنے کی دیواروں کو اخلاص اور
توحید کے پہاڑوں سے ڈھادے۔ اپنے اشیاء کی طلب کے پنجر
کو ان چیزوں میں زہد اختیار کر لینے کے ہاتھ سے توڑ ڈال۔ اور
اپنے قلب سے پرواز کر یہاں تک کہ تو قرب حق تعالیٰ کے ساحل
سمندر پر آتے پس اس وقت تقدیر خداوندی کا ملاح تیرے پاس
آئیگا کہ اس کے ساتھ عنایت حق کی کشتی ہوگی۔ پس وہ تجھ
کو لیگا اور عبور کر کے تیرے رب عزوجل تک پہنچا دیگا۔ یہ دنیا
ایک سمندر ہے اور تیرا ایمان اس کی کشتی ہے اور اسی لئے لقمان
حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اے میرے بیٹے دنیا سمندر ہے
اور ایمانی کشتی ہے اور طاعات ملاح ہیں اور آخرت ساحل ہے
اے معصیتوں پر اصرار کرنا وہ دقت آیا جاہت ہے کہ انھیں
تمہارے نہ ہونگی۔ کان تمہارے نہ ہونگے تم ایمان ہو گئے مجلس
ہو گئے اور مخلوق کے قلوب تم پر سخت ہونگے کہ کوئی تم پر ترس نہ
کھائیگا، تمہارا مال دزد جاتا رہیگا خاڑوں میں ٹپکس اور
تادان میں اور چوریوں میں۔ سمجھا رہو۔ توبہ کر د اپنے رب
عزوجل کے حضور میں اپنے اموال کو شریک خدمت ٹھیراؤ کہ ان
پر بھروسہ کر بیٹھو۔ ان کے ساتھ ٹھیرو بھی مت ان کو نکال دو
اپنے دلوں سے اور ان کو رکھ دو اپنے گھر دں اور جیبوں میں اور
اپنے غلاموں اور ملازموں کے پاس اور منتظر رہو موت کے
اپنی حرص کو کم کر دو اور آرزوں کو کوتاہ۔ ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ مومن عارف اللہ عزوجل سے
نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت بلکہ اپنے مولا سے سولہا کی کو مانگتا ہے۔
صاحبزادہ۔ اپنے دل سے اللہ عزوجل کی طرف رجوع کر۔

الْتَّائِبُ إِلَى اللَّهِ هُوَ الرَّاجِعُ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَيُنَبِّئُ إِلَى رَبِّكَ أُنْزِلُوا إِلَى رَبِّكُمْ
يَعْنِي أَرْجِعُوا سَلِمُوا أَمَّا إِلَيْهِ سَلِمُوا أَنْفُسَكُمْ
إِلَيْهِ وَأَطِيعُوا بَيْنَ يَدَيْ قَضَائِهِ وَقَدْ رَدَّ
أَمْرَهُ وَهُنَالَيْهِ وَتَقْلِيلُ بَابَةٍ وَأَطِيعُوا قُلُوبَكُمْ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِلَا السَّنَةِ بِلَا أَيْدٍ بِلَا أَجْلِ
بِلَا أَعْيُنٍ بِلَا كَيْفٍ وَلَا لِمٍ وَلَا مَنَازِعَةٍ
بِلَا مُحَافَظَةٍ بِلَا مَوَاقِفَةٍ وَتَصْدِيقُ قَوْلُوا
صَدَقَ الْأَمْرُ صَدَقَ الْقَدْرُ صَدَقَ السَّائِقَةُ
إِذَا لَمْ تَنْتَهِ هَكَذَا لَا جَرَمَ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ
مُنِيبَةً إِلَيْهِ مُشَاهِدَةً لَهُ لَا تَسْتَأْذِنُوا شَيْئًا
بَلْ تَسْتَوْحِشْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تَمَازُجَتِ الْعَرْشُ
إِلَى الثَّرَى تَهَرَّبُ مِنْ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ
تَبْقَى مُنْخَلَعَةً مُنْقَطِعَةً مِنْ سَائِرِ الْمَخْلُوقَاتِ
لَا يَحْسُنُ الْأَدَبُ مَعَ الشُّيُورِ إِلَّا مَنْ
قَدْ خَدَعَهُمْ وَأَطْلَمَ عَلَى بَعْضِ أَخْوَالِهِمْ
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفُوسُ قَدْ جَعَلُوا الْحَمْدَ
وَالذِّمَّ كَالصَّيْفِ وَالشِّتَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَكَلَّا لَهُمَا يَرَوْنَهُمَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَهْلِكُ لَا يَقْدِرُ بَارِئٌ بِهِمَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَلَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهُمْ ذَلِكَ لَمْ يَعْتَدُوا
بِالْحَمْدِ دِينَ وَلَمْ يُجَارِبُوا الدَّائِمِينَ وَلَمْ
يَسْتَعْلُوا لَهُمْ خَوْجٍ مِنْ قُلُوبِهِمْ حُبُّ الْخَلْقِ وَ
بَعْضُهُمْ لَا يُحِبُّونَ وَلَا يُبْغِضُونَ بَلْ يُرْحَمُونَ
أَبَشَرٌ يَنْفَعُكَ عِلْمٌ بِلَا صَدَقٍ قَدْ أَصْلَكَ اللَّهُ

اللہ سے توبہ کرنیوالا ہی اس کی طرف رجوع کرنیوالا ہے حق تعالیٰ
کا ارشاد ہے کہ رجوع کرو اپنے رب کی طرف یعنی ہر چیز کو اس
کے حوالہ کر دو۔ اپنے نفوس کو اسکے سپرد کر دو اور انکو اسکی قضاء
و قدر اور امر و نہی اور تصرفات کے سامنے ڈال دو کہ بطرح
چاہے تصرف فرمائے اور اپنے قلوب کو اسکے آگے پھینک دو
کہ نہ زبانیں ہوں نہ ہاتھ۔ نہ پاؤں ہوں نہ آنکھیں۔ نہ پول
ہوں نہ چرا۔ نہ منازعت ہوں نہ مخالفت بلکہ ہر امر میں بوقت
ہو اور ہر شان میں تصدیق۔ کہو کہ بیشک سچا ہے حکم۔ سچی ہے
تقدیر اور سچا ہے علم سابق۔ جب تم ایسے بن جاؤ گے تو ضرور تمہارے
قلوب اسکی طرف رجوع کرنیوالے اور اسکا مشاہدہ کرنیوالے
بن جائیں گے کہ کسی چیز سے بھی مانوس ہونگے بلکہ عرش سے
لیکر فرش تک ہر چیز سے وحشت کھائیں گے ساری مخلوقات
سے بھاگیں گے اور جملہ مددثات سے الگ تھلگ ہیں گے مشائخ
کا سرین ادب وہی کر سکتا ہے جو ان کا خادم رہ چکا اور ان کے
کسی قدر ان حالات سے جو اللہ عزوجل کے ساتھ ہیں گاہ ہو چکا
ہو۔ اہل اللہ نے مخلوق کی تعریف و مذمت کو ایسا سمجھ لیا ہے
جیسے گرمی اور سردی یا جیسے رات اور دن کہ ان دونوں کو حق تعالیٰ
ہی کی طرف سے جانتے ہیں کیونکہ بحر اللہ عزوجل کے کسی کو بھی
قدرت نہیں کہ مدح کو لائے یا بجز کو پس جب انکے نزدیک مستحق
ہو گیا تو نہ انھوں نے تعریف کرنیوالوں کا اعتبار کیا اور نہ بجز کرنے
والوں سے جنگ کی اور ان کے ساتھ مشغول ہوئے ان کے
قلوب سے مخلوق کا محبوب اور مبغوض سمجھنا دونوں نکل چکے نہ وہ
کسی سے محبت کرتے ہیں نہ بغض بلکہ (محبت اور بغض رکھنے
والوں پر) ترس کھاتے ہیں (کہ افسوس کس بلا میں مبتلا ہیں)
صدق کے بغیر تجھ کو علم کیا نفع دے گا؟ تجھ کو خدا نے علم دیکر

عَلَىٰ عِلْمِهِ شَعْرًا
يَقْرَأُ إِلَيْكَ
يَمْدُ حَوْلَهُ فِي
يَحْضُلُ لَكَ
وَالْعَدَابُ
وَبَيْنَهُمْ
حَصْلَتُهُ
وَالْعُقُوبَةُ
مَحْرُومٌ أَنْتَ
نَاصِبَةٌ غَدًا
أَهْلُهَا الْأَنْبِيَاءُ
الْمَقْرُونُونَ
بِالْعُلُوفِ نُورُ
الْأَنْبِيَاءِ
يَا مَسْغُورُ
الْقَلْبِ
أَنْتَ عَلَى
هُوَ الْأَسَاءُ
كَمَتُ لَكَ
فِي قَلْبِكَ
سُلْطَانُكَ
عَلَى كَسْبِكَ
وَسَمَّ
إِلَى

عَلَىٰ عِلْمٍ تَعْلَمُونَ تُصَلُّوْنَ وَتُصَوِّمُونَ لِلْخَلْقِ ۖ حَتَّىٰ
يَقْرُوا إِلَيْكَ ۖ وَيُبْذِلُوا لَكَ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَ
يَمْدُحُوكَ فِي بُيُوتِهِمْ وَبِحَاسِبِهِمْ ۖ قَدْ زَأْتُ
يَحْضُلُ لَكَ هَذَا مِنْهُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ
وَالْعَذَابُ وَالصَّيْنُ وَالْأَهْوَالُ ۖ يَحَالُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَهُمْ ۖ وَلَا يُغْنُونَ عَنْكَ شَيْئًا وَمَا
حَصَلَتَهُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ يَا كُلُّهُ غَيْرُكَ ۖ
وَالْعُقُوبَةُ وَالْحِسَابُ عَلَيْكَ يَا مُدْبِرُ بَا
عَزُومُ أَنْتَ مِنَ الْعَالَمَةِ النَّاصِبَةِ فِي الدُّنْيَا
نَاصِبَةٌ عَذَابُ فِي النَّارِ ۖ أَلْعِبَادَةُ صُنْعُهُ وَ
أَهْلُهُمَا الْأَوْلِيَاءُ وَالْأَبْدَالُ ۖ أَلْخُلُوصُ
الْمُقَرَّبُونَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلْعُلَمَاءُ الْعُلَمَاءُ
بِالْعِلْمِ ۖ نَوَابُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَرُسُلُهُ ۖ وَارْتُوا
الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ ۖ لَا أَنْتُمْ يَا مُهَوِّسِينَ
يَا مَشْغُولِينَ بِلِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ ۖ وَفَقَهُ
الْقَاهِرِ مَعَ جَهْلِ الْبَاطِنِ يَا غُلَامُ مَا
أَنْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ ۖ إِلَّا سَلَامٌ مَا هُمْ لَكَ إِلَّا سَلَامٌ
هُوَ الْإِسْلَامُ الَّذِي يُبْنَىٰ عَلَيْهِ شَهَادَةُ مَا
كُنْتَ لَكَ ۖ تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ وَتَكْذِبُ
فِي قَلْبِكَ جَمَاعَةً مِنَ الْأَلِهَةِ ۖ خَوْفُكَ مِنْ
سُلْطَانِكَ وَوَالِي مَخْلُوقِكَ إِلَهَةً ۖ اِعْتِمَادُكَ
عَلَىٰ كَسْبِكَ وَرَبِّكَ وَخَوْفِكَ وَقُوَّتِكَ
وَسَمْعِكَ وَبَصَرِكَ وَبَطْنِكَ
إِلَهَةً ۖ رُبُّكَ لِلصَّغِيرِ
وَالشَّعْمِ وَالْعَطَاءِ

گمراہ بنایا۔ تیرا علم سیکھنا نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا مخلوق
کے لئے ہے تاکہ لوگ تیری ضیافتیں کیا کریں۔ اپنے اموال تجھ
پر خرچ کریں اور اپنے گھروں اور مجموعوں میں تیری تعریفیں کریں۔
مان لے کہ یہ تجھ کو حاصل بھی ہو گیا مگر جب تجھ کو موت آئیگی
اور عذاب اور تنگی اور ہول و ہراس کا سامنا ہو گا تو تیرے
اور ان کے درمیان آڑ ہو جائے گی اور وہ لوگ تیرے کچھ بھی کام
نہ آسکیں گے جو کچھ ان سے تو نے مال حاصل کیا تھا اس کو
کھائیں گے دوسرے اور عذاب و حساب تجھ پر ہو گا۔ اے
بتلائے ادا بار اور اے بے نصیب تو ان میں داخل ہے جو
بتلائے مشقت ہیں کہ یہاں دنیا میں بھی اعمال اور انکار معاش
کی مشقت میں مبتلا ہیں اور وہاں دوزخ میں بھی مبتلائے
مشقت۔ عبادت ایک صنعت ہے اور اس کے اہل ادلیار
و ابدال اور مخلصین اور حق تعالیٰ کے مقربین ہیں وہ علماء جو علم
پر عمل کرتے ہیں درحقیقت اللہ کے نائب ہیں اس کی زمین ہیں
اور اس کے پیغام رساں ہیں۔ وہی انبیاء و مرسلین کے وارث
ہیں نہ کہ تم اے بوالہوسوز بان کی بک میں اور باطن کی
جہالت کے ساتھ ظاہر کے فقہ میں مشغول رہنے والو۔

صاحبزادہ۔ تو کچھ بھی نہیں۔ نہ تیرا اسلام ہی صحیح ہوا جو بنیاد ہے
اور جس پر تعمیر ہوتی ہے اور نہ تیری شہادت (توحید و رسالت)
تام ہوئی۔ تو کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے مگر جھوٹ
کہتا ہے کیونکہ معبودوں کا ایک بڑا گروہ تیرے قلب میں موجود
ہے۔ اپنے بادشاہ اور اپنے میر محلہ سے تیرا ڈرنا تیرے
معبود بنے ہوئے ہیں اپنی کمائی اپنے نفع اپنی طاقت اپنی
قوت اپنی سماعت اپنی بصارت اور اپنی گرفت پر تیرا اعتماد
کرنے والے معبود بنے ہوئے ہیں۔ تیرا نفع اور نقصان اور عطا

یو اللہ ہے حق تعالیٰ
یعنی ہر چیز کو اس
اور انکو اسکی قضاء
و اذکار کے حیطہ
آگے پھینک دو
نہ آنکھیں نہ پوچھا
ہر امر میں برکت
ہے حکم۔ سچی ہے
لے تو ضرور تمہارے
سادہ کر نیوالے
نگے بلکہ عرش سے
ساری مخلوقات
سلطنت ہیں گئے شائع
ہے چکا اور ان کے
تھے ہیں گاہ ہو چکا
ایسا سمجھ لیا ہے
ن دو نو نکوش تھا
ہیں کسی کو بھی
کچھ نزدیک سیحقق
ا کیا اور نہ ہو کرنے
ہوئے ان کے
دو دن نکل چکے نہ
اور بعض رکھنے
لا میں مبتلا ہیں
نہ کو خدا نے علم دیکر

وَالْمَنْعُ مِنَ الْخَلْقِ إِلَهًا ۖ كَثِيرٌ مِّنَ الْخَلْقِ
مُتَّكِلُونَ عَلَىٰ هَٰذَا الْأَشْيَاءِ يَقُولُ هُمُ الَّذِي يَزِيدُهُمْ
أَمْثَلَهُمْ مَّتَّكِلُونَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ قَدْ
صَارَ ذِكْرُهُمُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَاكِفًا بِأَلْسِنِهِمْ
لَا يَقُولُ هُمُ ۖ فَإِذَا حَقَّ قَوْلِي ذَٰلِكَ حَرِّدُوا ۖ
وَقَالُوا كَيْفَ يَقَالُ لَنَا هَٰذَا ۖ أَلَيْسَنَا
مُسْلِمِينَ ۖ غَدَا اثْنَيْنِ الْفَضَائِلُ وَتُظْهِرُ
الْمُحَبَّاتُ وَيُحْكَمُ تَوْرِيدِي فِي قَوْلِي هَٰذَا
قُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِلَّا اللَّهُ ۖ إِنَّمَا
كُنْتُ لَهُ ۖ لَا بَغْيَ ۖ فَأَيُّ وَقْتٍ اعْتَمَدَ
قَلْبُكَ عَلَى شَيْءٍ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ
كَذَّبْتَ فِي إِثْبَاتِكَ ۖ وَصَارَ إِلَهُكَ الَّذِي
اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ ۖ لَا اعْتَبَارَ بِالظَاهِرِ الْقَلْبُ
هُوَ الْمُؤْمِنُ ۖ هُوَ الْمُوَحَّدُ ۖ هُوَ الْمُخْلِصُ
هُوَ الْمُتَّقَى ۖ هُوَ الْوَارِعُ ۖ هُوَ الزَّاهِدُ ۖ هُوَ
الْمُوقِنُ هُوَ الْعَارِفُ ۖ هُوَ الْعَامِلُ ۖ هُوَ الْوَارِثُ
وَمَنْ سِوَاهُ جُنُودُهُ وَاتَّبَاعُهُ ۖ إِذَا قُلْتُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ فَقُلْ أَوْ لَا بِقَلْبِكَ ۖ ثُمَّ
بَلِّغْ نِكَ ۖ وَاتَّكِلْ عَلَيْهِ ۖ وَاعْتَمِدْ عَلَيْهِ
دُونَ غَيْرِهِ ۖ اُسْغُلْ ظَاهِرَكَ بِالْحُكْمِ
وَبَاطِنَكَ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اُخْرِجِ الْخَيْرَ
وَالشَّرَّ عَلَى ظَاهِرِكَ وَاسْتَعِزْ بِبَاطِنِكَ
مَعَ خَالِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَن عَرَفَهُ دَلَّ لَهُ
وَكُلَّ لِسَانُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَوَاضَعُ لَهُ دُلُوبُ
الصَّالِحِينَ ۖ وَتَضَاعَفَتْ هُمَمُهُ وَغَمَّتْهُ وَبَكَاءُ ۖ

اور منع میں مخلوق پر نظر پڑنا تیرے معبود بنے ہوئے ہیں۔ مخلوق
میں بہتیرے لوگ ہیں جو اپنے قلوب سے ان چیزوں پر بھروسہ
کئے ہوئے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ان کا بھروسہ خدا پر ہے
ان کا حق تعالیٰ کو یاد کرنا محض عادت ہے اور وہ بھی صرف
زبانوں سے نہ کہ قلوب سے اور جب اس کی چارخ کھجاتی ہے
تو بھر مک اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہکو ایسا کیوں کہا جاتا ہے کیا
ہم مسلمان نہیں ہیں ہکل کو ساری فضیلتیں کھل جائیں گی۔ اور
محنات ظاہر ہو جائیں گے۔ تجھ پر افسوس جب تو کچھ کہتا ہے
تو اپنی بات کی پیروی کرتا ہے۔ لا الہ۔ کئی نفی ہے اور الا اللہ کئی
اثبات ہے کہ معبودیت اللہ ہی کے لئے ہے کسی غیر کے لئے نہیں
پس جس وقت بھی تیرے قلب نے اللہ عزوجل کے سوا کسی شے پر
اعتماد کیا تو معبودیت کو حق تعالیٰ کے لئے مخصوص کرنے میں
تو جھوٹا بن گیا اور وہی تیرا معبود بنا جس پر تو نے اعتماد کیا ظاہر
کا کچھ اعتبار نہیں (محض زبانی کلمہ تو منافق بھی پڑھتے تھے) قلب ہی
ہے جس کے ساتھ ایمان کا تعلق ہے وہی سوجھ ہے وہی غمض۔
وہی متقی وہی پرہیزگار۔ وہی زاہد وہی صاحب یقین وہی عارف
وہی عامل اور وہی سردار باقی سب اس کے حکم اور ماتحت ہیں
جب تو لا الہ الا اللہ کہے تو اول اپنے قلب سے کہہ اس کے بعد زبان
سے اور اسی پر توکل کر اور اسی پر اعتماد۔ اس کے سوا کسی پر بھی
بھروسہ مت رکھ۔ اپنے ظاہر کو شریعت کے ساتھ مشغول رکھ
اور باطن کو حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ۔ بھلائی اور بُرائی کو اپنے
ظاہر پر چھوڑ اور اپنے باطن سے بھلائی و بُرائی کے پیدا کر نیوالے
کیسا تھ مشغول ہو جسے اللہ کو پہچان وہ اسکا مطیع ہوا۔ اکی زبان
اس کے حضور میں گونگی بن گئی اور وہ اس کے نیکو کار بندوں
کے سامنے متواضع بن گیا۔ اسکا فکر و غم اور گریہ المضاعف ہو گیا

تھے ہیں۔ مخلوق
جنہوں پر پھر وہ
وسہ خدا پر ہے
وہ بھی صرف
پانچ بجاتی ہے
کہا جاتا ہے کیا
میں گی۔ اور
تو کچھ کہتا ہے
اور اللہ اللہ کی
غیر کے لئے نہیں
سو کسی شے پر
بھروسہ کرنے میں
اعتماد کیا ظاہر
تھے تھے قلب ہی
ہے وہی مخلص۔
یقین وہی عارف
راور ماتحت ہیں
س کے بعد زبان
کے سو کسی پر بھی
ساتھ مشغول رکھ
برائی کو اپنے
پیدا کر نیوالے
ح ہوا۔ اسی زبان
یکو کار بندوں
لغاضف ہو گیا

وَكثُرُ خَوْفِهِ وَرَجَلُهُ ۖ وَكَثُرُ حَيَاؤُهُ ۖ وَكَثُرُ
لَذَمُهُ عَلَى مَا قَعَدَ لَهُ مِنْ تَفَرُّطِهِ وَتَشَدُّ دَحْدَتُهُ
وَخَوْفُهُ مِنْ ذَوَالِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَ
الْعِلْمِ وَالْقُرْبِ ۖ لَئِنْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَعَالَ
لَسَا يُرِيدُهُ لَيْسَ أَلْ عَتَا يَفْعَلُ وَهُمْ يُبْأُونَ
يَكْرَهُ دُ بَيْنَ نَظَرَيْنِ ۖ إِلَى مَا قَعَدَ لَهُ مِنْ تَفَرُّطِهِ
وَوَقَاحَتِهِ وَتَهَالُتِهِ وَطَرَبِهِ ۖ فَيَذُوبُ مِنَ
الْحَيَاةِ وَيَخَافُ مِنَ الْمَوْتِ اخْذَرَةً ۖ وَيَنْظُرُ إِلَى
مُسْتَقْبَلِ الْحَالِ ۖ هَلْ يَقْبَلُ أَوْ يَرُدُّ ۖ هَلْ
يُسَلِّبُ مَا أُعْطِيَ أَوْ يُحْكِلُ لَهُ عَلَى حَالِهِ هَلْ يَكُونُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَحَبَّةِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ فِي الْكَافِرِينَ
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا أَعْرِفُكُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّ كَرَاهِيَةً خَوْفًا مِنْ
جُنُودِ الْعَارِفِينَ فِي الشُّدِّ وَذَوَالِ التُّدُّورِ مِنْ
يَأْتِيهِ الْأَمْنُ يُتْلَى عَلَيْهِ مَا سَبَقَ لَكُمْ ۖ يَعْلَمُ
بِمَوْلَاهُ وَمَا يَكُونُ مَعِدَّةً إِلَيْهِ يَقْرَأُ سِرَّهُ
مَا لَهُ فِي التَّوْحِيدِ الْمُحْفُوظِ ۖ ثُمَّ يَطْلُبُ الْقَلْبَ عَلَى
ذَلِكَ ۖ وَيَأْمُرُهُ بِكَيْفِهِ ۖ وَإِنْ لَمْ تَطْلُبِ النَّفْسُ
عَلَى ذَلِكَ ۖ ابْتَدَأَ هَذَا الْأَمْرَ الْإِسْلَامُ وَ
الْمُتَنَالُ الْأَمْرُ الْإِسْلَامِيُّ سَعَى النَّبِيُّ وَالصَّبْرُ
عَلَى الْأَقَاتِ ۖ وَدَانِيَهَا وَهُوَ الرَّهْدُ فَمَا سَوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَأَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَكَ الدَّاهِيَةُ وَ
الزَّارِبُ ۖ وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ ۖ وَالْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ
وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ ۖ وَالْبَعْثَةُ وَالنَّقْمَةُ ۖ وَالْفَقْرُ
وَالْفَقْرُ ۖ وَوُجُودُ الْخَلْقِ وَعَدَمُهُمْ ۖ فَإِذَا

خوف اور خشیت بڑھ گیا۔ اس کی حیا زیادہ ہو گئی۔ اپنی گزشتہ
تقصیر پر اس کی پشیمانی بڑھ گئی اور جو کچھ معرفت و علم اور قرب ہے
اس کے جاتے رہنے کا اندیشہ و ڈر بڑھ گیا۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ
فعال لما یرید ہے جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے کوئی نہیں پوچھ سکتا
کہ وہ کیا کرتا ہے اور مخلوق سے باز پرس ہوتی ہے۔ عارف دو
نگاہوں کے درمیان متردد رہتا ہے کبھی تو اپنی گزشتہ کوتاہی
دبے حیائی و نادانی و بیباکی پر نگاہ کرتا ہے تو شرم کے مارے پگھلا
جاتا اور مواخذہ کے اندیشہ سے گھلا جاتا ہے اور کبھی آئندہ کی حالت
پر نگاہ کرتا ہے کہ دیکھئے مقبول ہوتا ہے یا مردود؟ اور جو کچھ عطا ہوا ہے
وہ چھتا ہے یا اپنے حال پر باقی رکھا جاتا ہے اور دیکھئے قیامت
کے دن ایمان والوں کی معیت نصیب ہوگی یا کافروں کی؟ اور
اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے
زیادہ حق تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس سے
ڈرن والا ہوں۔ عارفین کے گردہ میں شاذ و نادر ہی وہ لوگ
ہوتے ہیں جن کو بجائے خوف کے امن نصیب ہوتا ہے کہ جو کچھ
علم خداوندی میں ان کے لئے مقدر ہوا ہے وہ بڑھ کر ان کو سنا دیا
جاتا ہے کہ وہ اپنا انجام اور وہ انعام جس کی طرف انکو لوٹ کر جانا
ہے معلوم کر لیتے ہیں۔ ان کا باطن اسکو پڑھ لیتا ہے جو اس کے لئے لوح
محفوظ میں مسطور ہے اسکے بعد وہ قلب کو اس سے آگاہ بناتا اور
پوشیدہ رکھنے کی اس کو تاکید کر دیتا ہے کہ نفس اس پر مطلع نہ ہونے
پائے۔ اس امر کی ابتدا تو اسلام لانا حکم کی تعمیل کرنا۔ ممنوع سے بچنا
اور آفتوں پر صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ما سوا اللہ سے رغبت کا ہٹنا
ہے اور یہ کہ اس کے نزدیک سونا اور مٹی، مدح اور ذم عطا
اور منہ، جنت اور دوزخ، نعمت اور نفقت تو عمری اور فلاس
مخلوق کا وجود اور ان کا عدم سب یکساں ہو جائے پس جب

تَمَّ هَذَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ
كُلِّهِ ثُمَّ يَأْتِي التَّوَقُّعُ مِنْهُ بِالْأَمَادَةِ وَ
الْوَلَايَةِ عَلَى الْخَلْقِ كُلِّ مَنْ رَأَاهُ يَتَفَعَّرُ بِهِ
لَهَيْبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَرُّدِ الْمَلَكِ بِهٖ
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

المجلد السادس عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ
حَادِي عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ ثَمَرِسَةً وَارْبَعِينَ سَمَاءً بَعْدَ كَلَامِ
قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَهْبِئُوا الدُّنْيَا
فَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تُطَيَّبُ إِلَّا بَعْدَ إِهَابِهَا يَا أَعْلَامُ
الْعَمَلِ بِالْفَرْدَانِ يُوتَفَقُ عَلَى مُنْزِلِهِ وَالْعَمَلُ
بِالسَّنَةِ يُوتَفَقُ عَلَى الرَّسُولِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْدُحُ بِقَلْبِهِ وَهَمَّتِيهِ مِنْ
حَوْلِ قُلُوبِ الْقَوْمِ هُوَ الْمُطَيَّبُ وَالْمُبَخَّرُ
لَهَا هُوَ الْمَصْفِيُّ لِأَسْرَارِهِمْ وَالْمُرَيْنُ لَهَا
هُوَ الْمُسْتَفْتَحُ بِأَبِ الْقُرْبِ لَهَا هُوَ الْمَا شَطَةُ
هُوَ السَّفِيرُ بَيْنَ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَبَيْنَ
رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ كَلِمًا تَقْدَمُ إِلَيْهِ
خُطْوَةٌ إِذَا دَادَ فَرَحًا مِنْ شَرِّ رِزْقِ
هَذَا الْحَالِ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ
أَنْ يَشْكُرَ وَتَزْدَادَ طَوَاعِيَّتُهُ
أَمَّا الْفَرْحُ بِغَيْرِ هَذَا أَهْوَى
أَجَاهِلُ يُفْرَحُ

جب بھی یہ تام ہو جاتا ہے تو اب سب کے بعد اللہ ہی اللہ ہے کہ
بجز اس میں فنا اور مستغرق رہنے کے اور کوئی کام ہی نہیں اس کے
بعد حق تعالیٰ کی طرف سے مخلوق پر اس کے سردار اور حاکم ہونے
کا فرمان شاہی اس کے پاس آ جاتا ہے۔ جو کوئی بھی اس کو
دیکھتا ہے وہ حق تعالیٰ کی ہیبت اور اس کے نور کی وجہ سے
جو اس کا لباس بنا ہوا ہے نفع اٹھاتا ہے۔ اسے ہمارے پروردگار
ہم کو عطا فرما دینا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا
ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

سولہویں مجلس

(یوم شنبہ ۱۱ ذیقعدہ ۵۲۵ھ بمدرستہ معمرہ)

(اول کچھ اور تقریر کی اس کے بعد فرمایا) حسن بصری رحمہ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے کہ دنیا کی اہانت کر دے کہ خدا کی قسم وہ اپنی اہانت کے
بعد ہی لذیذ بنتی ہے صاحبزادہ قرآن پر عمل کرنا تجھ کو قسراں
کے نازل فرمانے والے کے پاس لیجا کر کھڑا کر دینا اور سنت پر عمل
کرنا پیغمبر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیجا کر کھڑا
کر لیگا۔ آنحضرت اپنے قلب اور اپنی ہمت و توجہ سے بندگان
اہل اللہ کے قلوب سے کسی وقت ہٹتے نہیں۔ آپ ہی ان کو معطر اور
خوشبودار بنانے والے ہیں۔ آپ ہی ان کے باطن کا تصفیہ کرنے
اور زینت بخشنے والے ہیں۔ آپ ہی ان کے لئے قرب کا دروازہ کھولنے
والے ہیں۔ آپ ہی بناؤ سنگار کرنے والے ہیں اور آپ ہی قلوب
اسرار اور انکے رب عزوجل کے درمیان سفیر ہیں۔ جب تو آپ کی
طرف ایک قدم بھی بڑھے گا تو آپ کی مسرت بڑھے گی جس شخص کو یہ
حال نصیب ہوا اس پر واجب ہے کہ شکر کرے اور اس کی طاعتیں ٹھہ جاویں
اور اس کے علاوہ تو خوش ہونا موسیٰ ہی ہوس ہے جاہل شامان ہوتا ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
الْقَدَرُ وَبَيْنَا زَيْنًا
يَا مُسْكِينُ
فَتَهْلِكَ بِالدَّ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَلْفَاحُ رُبُّ
سِرِّكَ وَمَعْنَا
عَزَّ وَجَلَّ وَرُ
أَنْ قَدَرْتُ أ
فَأَنْ خَيْرُكَ
مَلَكَتِ الدُّنْيَا
كُنْتُ لَا تَمْلِكُ
لِللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَكْمُرُ بَيْنَ الْ
وَيْحِكَ أَعْرُ
الْيَوْمِ أَنْتَ
وَالنِّكَاحُ وَجَدَ
أُمُورُ الدُّنْيَا
لَحْمِكَ وَتَهْلِكَ
عَنِ النَّبِيِّ صَدِّ
لِللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَشِيَّةً يَوْمَ
وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
فِي جَمِيعِ نَمُ
يُنْفِي فِي الدُّنْيَا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نَفَعَتْ فِيهَا: الْحَاكِمُ يَنْظُرُ
الْقَدْرَ وَيَنْزِعُهُ: وَالْعَالِمُ يُوَافِقُهُ وَيَرْضَى
بِأَمْسِكِينَ لَا يَنْظُرُ الْقَدْرَ وَتَشْأَقُهُ
فَتَحْلِكَ: الدَّائِرَةُ عَلَى أَنْ تَرْضَى بِأَفْعَالِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَأَنْ تُخْرِجَ قَلْبَكَ مِنَ الْحَقِّ
وَتَقْلِبَ بِهِ رَبَّ الْحَقِّ: تَلْقَاكَ بِقَلْبِكَ وَ
سِرِّكَ وَمَعْنَاكَ إِذَا دُمْتَ عَلَى مَتَابَعَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ
أَنْ قَدَرْتَ أَنْ تَخُذَ مِنَ الصَّالِحِينَ فَافْعَلْ
فَإِنَّ خَيْرَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: لَنْ
مَلَكَتِ الدُّنْيَا كَلَهَا وَكَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ كَقَلْبِهِمْ
كُنْتَ لَا تَمْلِكُ ذَرَّةً: كُلُّ مَنْ يُصْلِحْ قَلْبَهُ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَعَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
يَحْكُمُ بَيْنَ الْعَوَامِّ وَالْخَوَاصِّ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُحْكِمُ أَعْوَفَ قَدْرٍ أَفْشَى أَنْتَ بِالْإِضْطِافَةِ
إِلَيْهِمْ: أَنْتَ كُلُّ هَمِّكَ الْأَكْلُ وَالشَّرِبُ وَاللَّبْسُ
وَالنِّكَاحُ وَجَمْعُ الدُّنْيَا وَالْخَوْصُ عَلَيْهِمَا: عَمَّا لِي فِي
أُمُورِ الدُّنْيَا بَطَالٌ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ: تُعَبِّئُ
لِحَمِّكَ وَتَهْدِيهِ لِلدُّرْدِ وَحَشَرَاتِ الْأَرْضِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَكَا تِنَادِي كُلَّ يَوْمٍ عُدَّةً
وَعَشِيَّةً يَا بَنِي آدَمَ لِدُّو الْمَوْتَ وَابْنُو الْخَوَافِ
وَاجْعَلُوا لِلْأَعْدَاءِ أَمُورًا مِنْ لَهُ نَيْتُهُ صَالِحَةٌ
فِي جَمِيعِ نَصَارِيغِهِ لَا يَفْعَلُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا
يَنْفِي فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ: كَيْفَ الْمَسْجِدُ وَالْقَنَا طَرْدَا

روای شریفہ کہ
ای نہیں، اس کے
قادر اور حاکم ہونے
کی بھی اس کو
نور کی وجہ سے
ہم ہمارے پروردگار
بھی بھلائی اور بچا

(سمر مسمومہ)

روای رحمہ اللہ علیہ
اپنی امانت کے
اتجہ کو قسرت آن
رہنیت پر عمل
دریں لجا کر کھڑا
توجہ سے بندگان
ہی ان کو معطر اور
کا تصفیہ کرنے
ربکا دروازہ کھولا
ور آپ ہی قلب
ب۔ جب تو اپنی
کی جس شخص کو یہ
طاعتیں ٹھہ جاویں
بہل نشان ہوتا ہے

دنیا میں۔ اور عالم نگین رہتا ہے دنیا میں۔ نادان مناظرہ اور
منازعت کرتا ہے تقدیر سے اور نادان اس سے موافقت کرتا اور
اس پر راضی رہتا ہے اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت
مت کرو ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ مدار اس پر ہے کہ توحق تعالیٰ کے
افعال پر راضی ہو اور اپنے قلب کو مخلوق سے باہر نکال لے اور اس
قلب سے خالق مخلوقات کے ساتھ ملاقات کرے۔ جب توحق تعالیٰ
اور اس کے رسولوں اور نیک بندوں کی ہمیشہ تابعداری میں رہیگا
توحق تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ اپنے قلب اپنے باطن اور اپنے
اندرون سے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ صاحبین کی خدمت میں رہے
تو ضرور ایسا کر کہ یہ تیرے لئے بدرجہا بہتر ہے دنیا میں بھی اور آخرت
میں بھی۔ اگر تو ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے مگر تیرا قلب اہل
اللہ کے قلوب کی طرح نہ ہو تو گویا تو ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں، ہر
ہر وہ شخص جس کا قلب اللہ عزوجل کے لایق بن جاتا اور اس کے ساتھ
دنیا اور آخرت ہوتی ہے تو وہ حق تعالیٰ کے حکم سے عوام اور خواص
میں حکومت کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اپنے مرتبہ کو پہچان۔
ان کے سامنے تو چیز ہی کیا ہے؟ تیرا سارا فکر کھانا پینا نکاح و دنیا
جمع کرنی اور اس پر حریص بننا رہنا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بڑا کار گزار
اور آخرت کے متعلق بڑا کام چور۔ تو اپنے گوشت کو فریہ کر رہا اور اس کو
زمین کے کیرٹے مکوڑوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے
جو روزانہ صبح اور شام اس طرح ندا دیتا ہے کہ اے بنی آدم جنوم نے
کے لئے اور بناؤ ویرانی کے لئے اور جمع کرو دشمنوں کے لئے مومن
کی نیت اس کے تمام تصرفات میں نیک ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں
رہ کر دنیا کے لئے ایک کام بھی نہیں کرتا۔ دنیا میں کوئی کام بھی بنا تا
تو آخرت کے لئے کہ مسجد بنواتا ہے۔ پل بنواتا ہے۔ مدرسے اور

لَمَدَ اِرْسَ وَالرَّيْبُطَ وَهَيْدَ طَرَقَ الْمُسْلِمِينَ وَ
 اِنْ بَنَى غَيْرَ هَذَا اَفْلَعِيكَالِ وَالْاَرَامِلِ وَ
 الْفُقَرَاءِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ بِفَعْلٍ ذَلِكَ
 حَتَّى يَنْبَغِيَ لَهُ فِي الْاُخْرَةِ بَدَلُهُ لَا يَنْبَغِي لِطَبِيعِهِ
 وَهَوَاهُ وَنَفْسِهِ اِذَا صَحَّ ابْنُ آدَمَ يَكَانَ
 مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِهِ بِصِدْقٍ
 فَقَدْ كَلَّمَ بِاللَّهِ وَوُجُودُهُ بِاللَّهِ يَتَحَقَّقُ قَلْبُهُ
 بِالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ بِقَبْلِ مَا جَاءُوا بِهِ
 قَوْلًا وَعَمَلًا وَآيْمَانًا وَآيْقَانًا لَا جَوْمَ يَتَلَقَّوْنَ
 فِيهِمْ دُنْيَا وَآخِرَةً اَلَا اَكْرُمُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 اَبَدًا حَتَّى يَنْتَقِلَ مِنْ حَيَاةٍ اِلَى حَيَاةٍ فَلَا مَوْتَ
 لَهُ سِوَى لِحْظَةٍ اِذَا اتَمَّكَ الدِّكْرُ فِي
 الْقَلْبِ دَامَ ذِكْرُ الْعَبْدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَرَأَى لَمْ يَدِكْرُهُ يَلْسَانُهُ كَلَّمَ دَامَ
 الْعَبْدُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَامَتْ مُوَافَقَتُهُ
 لَهُ وَرِضَاةُ بِأَفْعَالِهِ اِنْ لَمْ تَوَافَقْ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَجَى الصَّيْفِ وَالْاَكَاكَ
 مِنَ الصَّيْفِ اِنْ لَمْ تَوَافِقْهُ
 فِي مَجْعَى الشِّتَاءِ وَالْاَبْرَدَا
 الشِّتَاءُ بِالمُوَافَقَةِ فِيهِمَا
 يُزِيلُ اَدْبِيَّتَهُمَا وَشِدَّةَ
 نِعْمَتِهِمَا وَهَكَذَا الْمَوَافَقَةُ
 فِي مُبْلَايَا وَالْاَفَاتِ
 يُزِيلُ الْعُكُوبَ
 وَالصَّبْبَ وَالْحَرَجَ وَالْمَجْبَرَ

خانقاہیں بناتا ہے۔ مسلمانوں کے راستے اور سڑکیں صاف کرتا ہے
 اور اس کے علاوہ بھی کوئی مکان بناتا ہے تو بال بچوں کے لئے
 رانڈوں اور محتاجوں کے لئے یا مسکونہ مکان جس کے بغیر چارہ نہیں ہے
 یہ ساری تعمیرات اس لئے کرتا ہے تاکہ (مقبول ہو کر) آخرت میں
 اس کے لئے اس کا بدلہ تعمیر ہو۔ اس کی تعمیر نہ طبیعت کے لئے ہوتی
 ہے نہ نفس کے لئے اور نہ خواہش کے لئے۔ جب ابن آدم صحیح قلب
 بن جاتا ہے تو اپنے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔
 اس کا گم ہونا بھی اللہ سے اور وجود بھی اللہ سے۔ اس کا قلب جالتا
 ہے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ کہ جو کچھ بھی وہ لے کر آئے تھے
 اس کو قبول کرتا ہے (زبان سے ان کا) قابل ہو کر اور (اعمال سے)
 عمل کر کے اور (قلب سے) ایمان لا کر اور یقین رکھ کر پس ضرور
 ہے کہ ان کے شامل رہے (دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) اللہ
 عزوجل کو یاد رکھنے والا سدا زندہ ہے کہ ایک حیات سے
 دوسری حیات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پس ایک لحظہ کے سوا
 اس کو کبھی موت نہیں۔ ذکر جب قلب میں جگہ پکڑ لیتا ہے تو بندہ
 کا اللہ عزوجل کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ زبان سے
 یا دہمی نہ کرے اور جب بندہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی یاد میں رہتا ہے تو
 اس کی موافقت اور اس کے افعال پر راضی رہنا دائمی ہو جاتا ہے
 اگر گرمی کا موسم آئے اور ہم حق تعالیٰ کی موافقت نہ کریں تو گرمی
 ہم کو پریشان کر دے گی۔ اسی طرح سردی کا موسم آنے میں اسکی
 موافقت کریں تو بہتر ہے ورنہ جاڑا ہم کو ٹھنڈا دے گا اور ان
 دونوں موسموں میں موافقت کا اختیار کرنا ان کی اذیت اور
 اثر کی شدت کو زائل کر دے گا (کہ نہ گرمی کی تکلیف معلوم ہوگی
 نہ سردی کی) یہی حال تمام بلاد و مصائب اور آفات کا ہے کہ ان کے
 نزول کے وقت ان کی موافقت کرنا کرپ اور ضیق اور تنگی اور تنگدلی

وَالْإِلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَتْ نُورُهَا مَا أَجَبَ أُمُورَ
الْقَوْمِ ۖ وَمَا أَحْسَنَ أَحْوَالَهُمْ كُلَّ مَا بَانِيَتِهِمْ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ هُمْ طَبِيبٌ ۖ قَدْ
سَقَاهُمْ بِحُبِّ مَعْرِفَتِهِ وَنَوَّاهُمْ فِي حِجْرِ لُطْفِهِ
وَأَسَمَهُمْ بِأَنْسِبَةٍ فَلَا جَرَمَ لِيُطِيبَ لَهُمُ الْمَقَامَ
مَعَهُ ۖ وَالْعَاقِبَةُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَاهُ ۖ لَا يَزَالُونَ
مَوْتَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مَلَكَتْهُمْ الْهَيْبَةُ ۖ وَإِذَا
شَاءَ أَشْرَهُمْ وَأَقَامَهُمْ وَأَحْيَاهُمْ وَتَبَّهَهُمْ
لَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي كَهْفِهِمْ ۖ
الَّذِينَ قَالَ فِي حَقِّهِمْ ۖ وَثَقَّلَ لَهُمُ ذَاتَ الْيَمِينِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ هُمْ أَعْقَلُ النَّاسِ يُؤْمِنُونَ
مِنْ دَرَجَتِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ الْمَغْفِرَةَ وَالْحِجَاةَ فِي بَيْتِهِ
الْأَحْوَالِ ۖ هَذَا إِهْمَتُهُمْ وَنَجَاتُكَ تَعْمَلُ مَعْلُ
أَهْلُ النَّارِ وَتَرْجُو الْجَنَّةَ ۖ فَانْتَ طَائِعٌ فِي
مَنْزِلِ مَوْضِعِ الظُّلَمِ ۖ لَا تَغْتَرَّ بِالْعَارِيَّةِ وَ
تَقْنُطُهَا لَكَ ۖ عَنْ قَرِيبٍ مُؤَخَّذٌ مِنْكَ الْخَيْرُ
عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعَارَكَ الْحَيَاةَ حَتَّى تُطِيعَهُ
فِيهَا ۖ حَسْبَتْهَا لَكَ ۖ وَعَمِلْتَ فِيهَا مَا أَرَدْتَ
وَكَذَلِكَ الْعَارِيَّةُ عَارِيَّةٌ عِنْدَكَ ۖ وَكَذَلِكَ
الْغَنَى عَارِيَّةٌ عِنْدَكَ ۖ وَكَذَلِكَ الْإِمْنُ وَالْجَانُّ
وَجَمِيعُ مَا عِنْدَكَ ۖ مِنَ النِّعَمِ عَارِيَّةٌ عِنْدَكَ
لَا تُفَرِّطْ فِي هَذِهِ الْعَوَارِئِ ۖ فَإِنَّكَ تُطَالِبُ بِهَا وَ
تُشِيرُ أَلْعَمَّهَا وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّنْهَا ۖ جَمِيعُ مَا عِنْدَكَ
مِنَ النِّعَمِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَاسْتَعِينُوا بِهَا
عَلَى الطَّاعَةِ ۖ جَمِيعُ مَا تَرْغَبُونَ فِيهِ أَنْتُمْ عِنْدَ

اور اضطراب کو نازل کر دیتا ہے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی
اہل اللہ کے معاملات بھی کیسے عجیب اور انکے حالات کس قدر
پیارے ہیں کہ ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی پہنچتا ہے
وہ ان کو لذیذ معلوم ہوتا ہے چونکہ حق تعالیٰ نے انکو اپنی شراہ
معرفت پلا دی ہے اور اپنے لطف کی گود میں سٹالیا ہے اور
اپنے انس سے مانوس بنا دیا ہے اس لئے ضرور ہے کہ انکے
لئے حق تعالیٰ کے ساتھ قیام اور ماسوائی اللہ سے غیر ضروری خوشگوار
ہو۔ وہ حق تعالیٰ کے حضور ہمیشہ مُردہ بنے رہتے ہیں کہ ہیبت اُپر
مستط ہے پس جب چاہے گا انکو اٹھا کر کھڑا کر دیکھا اور حیات عطا
فرما کر بیدار کر دیکھا۔ وہ اسکے حضور میں ایسے ہیں جیسے اصحاب کہف
اپنے غار میں کہ انکے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم انکو کڑ
دیتے رہتے ہیں داہنی طرف کی اور بائیں طرف کی۔ وہی سب سے
زیادہ عقلمند ہیں اور ہر حال میں اپنے پروردگار عزوجل سے حضرت
دنجات کی لو لگائے رہتے ہیں یہی ان کی ہمت ہے تجھ پر انوس کہ
کام تو دوزخیوں کے کرتا ہے اور آرزو رکھتا ہے جنت کی سوتیری
طبع بے عمل ہے عاریت پر مغرور ہو اور اسکو اپنا مت سمجھ کہ وہ غریب
تجھ سے لپیٹائے گی اُس نے تجھ کو زندگانی عاریت دی ہے تاکہ ہمیں
تو اسکی اطاعت کرے مگر تو نے اسکو اپنی ہی چیز سمجھ لیا اور کرنے
لگا جو چاہا، اسی طرح عافیت بھی تیرے پاس عاریت ہے۔ تو نگرانی
بھو تیرے پاس عاریت ہے اور امن معرفت وغیرہ اور جو کچھ بھی تیرے
پاس نعمتیں ہیں سب تیرے پاس عاریت ہیں۔ ان عاریتوں میں
کو تا ہی مت کمر کہ تجھ سے ان کا مطالبہ ہوگا اور نہیں سے ہر ہر
چیز کے متعلق تجھ سے باز پرس ہوگی۔ تنہا رہے پاس جتنی بھی نعمتیں
ہیں سب حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں پس ان سے اعانت حاصل کر
طاعت پر۔ اور تمام وہ چیزیں جن کو تم مرغوب سمجھتے ہو اہل اللہ

مان کرتا ہے

کے لئے

برجاء نہیں ہے

فرت میں

کے لئے ہوتی

آدم صبح القلب

ہوتا ہے۔

عاقب جاننا

نے تھے

اور (اعضا)

پس ضرور

س (بجی) اللہ

ت سے

نخط کے سوا

ہے تو بندہ

ہاں سے

ہتا ہے تو

ی بروما آ

ی تو گری

میں اسکی

اور ان

ت اور

ملم ہوگی

کر ان کے

رنگدلی

النَّوْمُ شُغْلٌ وَشَاغِلٌ لَا يَزِيدُكَ غَيْرَ السَّلَامَةِ مَعَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً عَنْ بَعْضِهِمْ
أَنَّهُ قَالَ: وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ
وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي الْحَقِّ: إِنَّكَ تَكْثُرُ مِنْ
إِنْكَسَارٍ وَانْجِبَارٍ مِنَ الْغَيْبِ: وَتَعْلَمُ مَوَافَقَةَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادَةِ الصَّادِقِ الْحَقِّ الْمَوْافِقِينَ

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بَكَرَةً بِالسَّيِّئَةِ
رَابِعَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ثَمَانِيٍّ أَرْبَعِينَ وَتَمَّامًا
لَا تَهْتَمُّ بِرُزْقِكَ: فَإِنَّ طَلِبَةَ لَكَ أَشَدُّ مِنْ
طَلِبِكَ لَكَ: إِذَا أَحْصَلَ لَكَ رِزْقُ الْيَوْمِ فَلَمْ
عَنْكَ إِلَّا هَتَمًا بِرِزْقِ غَدٍ: كَمَا تَرَكْتَ أَمْرَ مَضَى
وَعَدَّ لَا تَنْدَرِي هَلْ يَصِلُ إِلَيْكَ أَمْ لَا: اسْتَغْلُ
بِیَوْمِكَ: لَوْ عَرَفْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ: لَأَسْتَعْلَتْ
بِهِ عَنْ طَلِبِ الرِّزْقِ: كَأَنَّهُ هَيَبَتُهُ تَسْعَاكَ
عَنِ الطَّلِبِ مِنْهُ لِأَنَّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
كُلَّ لِسَانَةٍ: لَا يَزَالُ الْعَارِفُ آخِرُ السَّانِ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: حَتَّى يَرُدَّكَ إِلَى
مَصَارِحِ الْخَلْقِ: فَإِذَا رَدَّكَ إِلَيْهِمْ رَفَعَ الْكَلَامَ
عَنْ لِسَانِهِ وَالنَّجْمَةَ عَنْهُ: مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمَّا كَانَ يَرْغِي الْغَنَمَ كَانَ فِي لِسَانِهِ لَكْنَةٌ وَوَجَلَّةٌ
وَنَجْمَةٌ وَوَقْفَةٌ: فَلَمَّا أَرَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
يَرُدَّكَ إِلَيْهِ: حَتَّى قَالَ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي
يَقْفَهُمْ أَقْوَلِي هُكَانَهُ يَقُولُ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبَرِّيَّةِ

کے نزدیک مشغول بنایا والے مشغول ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں حق
تعالیٰ کے ساتھ سلامتی کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتے۔ ایک بزرگ سے
منقول ہے کہ خلق کے معاملہ میں حق تعالیٰ کی موافقت کر۔ اور
حق تعالیٰ کے معاملہ میں خلق کی موافقت مت کر۔ ٹوٹ جائے جسے
ٹوٹنا ہے اور بچ جائے جسے بچنا ہے۔ حق تعالیٰ کی موافقت کرنا
تم اس کے نیک بندوں سے کھوجو اس کی موافقت کرنے کے عادی ہیں۔

سترھویں مجلس

(وقت صبح: یوم جمعہ: ۱۲ ذیقعدہ ۱۰۳۵ھ: مدرسہ معرورہ)

اپنی روزی کے فکر میں مت پڑ کہ جتنا تو اس کی تلاش کرتا ہے
اس سے بدرجہا زیادہ تجھ کو ڈھونڈ رہی ہے۔ جب تجھ کو ایک دن کی
روزی مل جائے تو کل کی روزی کا فکر مت کر جس طرح یوم گذشتہ کو تو
چھوڑ گیا کہ وہ گذر گیا۔ یوم آئندہ کے متعلق تجھے خبر نہیں کہ تجھ تک
پہنچے گا یا نہیں پس آج ہی کئے میں مشغول رہ۔ اگر تجھ کو حق تو
کی معرفت حاصل ہوتی تو اس کے ساتھ مشغول ہو کر تو رزق کی
طلب سے غافل بن جاتا۔ اس کی ہیبت تجھ کو طلب معاش سے روک
دیتی کیونکہ جو عارف حق بن جاتا ہے اس کی زبان عاجز بن جاتی ہے۔
عارف ہمیشہ حق تعالیٰ کے سامنے زبان کا گونگا بنا رہتا ہے یہاں
تک کہ وہ اس کو مخلوق کی مصلحتوں کے لئے واپس فرمائے پس جب
اس کو مخلوق کی طرف واپس بھیجتا ہے تو اس کی زبان سے ماندگی
اور گونگے پن کو مرتفع فرما دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جب تک
بکریاں چراتے رہے تو ان کی زبان میں کلکتہ اور عجلت اور رکاوٹ
وہ بھلا ہٹ رہی مگر جب حق تعالیٰ نے ان کو مبعوث فرمایا چاہا تو ان کو لہام
فرما دیا کہ انہوں نے دعا کی "اٰلہی میری زبان سے گرہ کھولے کہ لوگ میری
بات سمجھیں" گویا کہ وہ عرض کرتے تھے کہ جب تک میں بکریاں چراتے کہ

فِي رَغْبِي الْغَوِي
شَغْلِي مَعَ الْخَلْقِ
الْكَلَامِ مِنْ
فَكَانَ يَتَكَلَّمُ
بِمَا يَتَكَلَّمُ
صَغِيرًا رَامَ أَنْ
تُرْعُونَ وَأَسْأَلُ
يَا غُلَامُ أَرَأَيْتَ
وَلَا سَوْلًا فَ
وَجَلَّ وَابَدَ
أَنْتَ خَالٍ مِنْ
بَيْتٍ فَارْعَ
دَرْكُهَا: عَمَّا
بِالتَّحْقِيقِ فِي
سَلَامُكُمْ كَلَامُكُمْ
نَفْسُكُمْ وَغَيْرُكُمْ
مِنَ الْخَلْقِ: فَإِذَا
عَنْهُمْ: فَإِذَا
وَكَسَالَةٍ وَرَدَّ
فِيكُمْ وَفِيهِمْ
وَسَلَامُكُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ
يَا مُؤْمِنِينَ: كُلُّ
يَه: كُلُّ
وَجَلَّ: كُلُّ
أَف:

آخرت میں تو ایک بزرگ سے اہفت کراد۔ ٹوٹ جائے جسے موافقت کرنا نے کے عادی ہیں۔

۱۔ مدسہ دورہ

تلاش کرتا ہے تجھ کو ایک نئی یوم گذشتہ کو تو نہیں کہ تجھ تک ہ۔ اگر تجھ کو تو ہو کر تو رزق کی عاش سے رک بابر بجاتی ہے بنا رہا ہے ہا ملے پس جب زبان سے زندگی سلام جب تک نت اور کاوٹ مانا چاہا تو کولہا ہوں گے کو کو میری بحریاں چرنے کو

فِي رُغْبِي الْعَوْنُ لَمْ أَحْتَمِ إِلَى هَذَا وَالْآنَ نَدَجَاهُ
شَعْلِي مَعَ الْخَلْقِ وَالْكَلَامِ لَمْ فَأَعْنِي بِذِ هَابِ
الْكَلَامِ مِنْ لِسَانِي فَوْفَ الْعُقْدَةِ مِنْ لِسَانِي
فَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِنِسْبَتَيْنِ كَلِمَةً فَصِيحَةً مَفْهُومَةً
بَدَلًا مَائِكَتِكَ فَعِدُّكَ كَلِمَةً لِسِيرَةٍ فِي حَالِ
صَغِيرَةٍ رَامَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي غَيْرِ حِينِهِ بَيْنَ يَدَيِ
فِرْعَوْنَ وَارِسِيَةٍ فَلَقَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجُمُورَةَ
يَا عَلَامُ أَرَأَيْتَ قَلِيلَ الْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا سَوِيَّةَ قَلِيلَ الْمَعْرِفَةِ بِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَأَبْدَالَ أُنْبِيَائِهِ وَخُلَفَائِهِ فِي خَلْقِهِ
أَنْتَ خَالٍ مِنْ مَتَعْنِي أَنْتَ تَقْصُصُ بِلَا طَارِئِ
بَيْتٍ قَارِعٍ خَوَابِ شَجَرَةٍ قَدْ يَبَسَتْ وَتَنَازَلَتْ
وَرَقُّهَا عِمَارَةُ قَلْبِ الْعَبْدِ بِالْإِسْلَامِ ثُمَّ
بِالْحَقِيقَةِ فِي حَقِيقَتِهِ وَهِيَ الْإِسْتِسْلَامُ
سَلَّمَ كَلِمَتَكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِسَلَّمَ إِلَيْكَ
نَفْسُكَ وَغَيْرُكَ بِتَخْرُجُ بِفَيْدِكَ مِنْكَ وَ
مِنَ الْخَلْقِ تَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ نَاعَنُكَ وَ
عَنَّهُمْ فَإِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الْبَسْكَ
وَكَسَاةَ وَرَدَّ إِلَى الْخَلْقِ فَمَنْ تَنَزَّلَ أَمْرُهُ
فِيكَ وَفِيهِمْ بِرِضَا الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْمُرْسِلِ بِثُمَّ تَقِفُ مُنْتَظِرًا الْمَا
يَا مُرِيه بِمُؤَافَقِ الْكُلِّ مَا يَحْكُمُ عَلَيْكَ
بِهِ كُلُّ مَنْ تَجَرَّدَ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى
أَقْدَامِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ

جنگل میں رہا تو مجھے اس کی حاجت نہ ہوئی مگر اب مخلوق کے ساتھ
میری مشغولیت اور ان سے گفتگو کرنے کا موقع آیا تو میری زبان
سے ماندگی کو دور فرما کر میری مدد کر۔ چنانچہ انکی زبان کی گڑبھا
گئی کہ جتنی دیر میں دوسرا شخص چند کلمات ادا کر سکتا تھا اتنی دیر
میں آپ نوے کلمات فصاحت والے بول سکتے تھے جو اچھی طرح
سمجھ میں آتے تھے۔ چونکہ بچپن میں فرعون اور آسیہ کے سامنے نادت
آپ نے بولنے کا قصد کیا تھا اس لئے چنگاری کو آپ کا لقمہ بنا
دکڑ زبان کو جلوا دیا گیا صاحبزادہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ
اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی معرفت بھی تجھ کو کم ہے۔ اور
اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور اس کے نبیوں کے جانشین ابدال کی مثر
بھی کم ہے جو مخلوق میں اس کے خلفاء ہیں۔ تو معنی سے بالکل
خالی ہے۔ تو بغیر پرند کا بنجرہ ہے۔ تو خالی اور دیر ان مکان ہے
اور ایسا درخت ہے جو سوکھ گیا اور اس کے پتے بھر گئے۔ بندہ
کے قلب کی آبادی اسلام سے ہے۔ اس کے بعد حقیقت اسلام
کی تحقیق یعنی اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینے سے تو اپنے آپ کو
بالکل خدا کے حوالہ کر دے۔ وہ تیرا نفس اور اسکے سوا سب کچھ تیرے
حوالہ کر دیا۔ اپنے قلب کے ساتھ تو اپنے نفس سے اور ساری مخلوق
سے باہر نکل آئیگا۔ انانیت سے بہرہ منہ ہو کر اس کے حضور میں کھڑا
ہو جائیگا۔ پھر جبنے چاہے گا تو تجھ کو لباس دیگا۔ تجھ کو کپڑے
پہنائیگا اور مخلوق کی طرف واپس کر دیگا۔ پس تو اپنے اندر اور مخلوق
کے اندر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے بھیجنے والے خدا کی خوشنودی
کے ساتھ اسکے حکم کی تعمیل کرے گا اور اسکے بعد حکم کے انتظار میں
کھڑا ہو جائیگا کہ اب کیا حکم فرماتا ہے؟ درانحالیکہ تو موافقت
کر نیوالا ہوگا ہر حکم کی جو تجھ پر صاف فرما دے جو شخص ماسوی اللہ سے
مجرد ہو کر اپنے قلب اور باطن کے قدموں پر حق تعالیٰ کے سامنے

فَقَدْ قَالَ بِلِسَانِ الْحَالِ كَمَا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ: وَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى عَزَلْتُ
 دُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَجَمِيعَ الْخَلْقِ: قَطَعْتُ
 الْأَسْبَابَ وَخَلَعْتُ الْأَسْرَ بَابَ: وَجَلْتُ
 إِلَيْكَ مُسْتَجِدًّا لِتَرْضَى عَنِّي: وَتَغْفِرَ لِي
 دُفُوعِي مَعَهُمْ مِنْ قَبْلِ: يَا جَاهِلُ مَا لَكَ
 وَلِهَذَا: أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ: مُشْرِكُهُمْ
 لَا تَكَ تَرَاهُمْ فِي الصِّرَ وَالْتَفِيعِ: وَأَنْتَ
 عَبْدُ الْحَقِّ تَرْجُوا دُخُولَهَا: وَأَنْتَ عَبْدُ
 النَّارِ تَخَافُ مِنْ دُخُولِهَا: أَيْنَ اسْتَمَرَّ
 كَلْمُكَ مِنْ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ: الْقَائِلِ
 بِشَيْءٍ لَنْ يَكُونَ يَا عَلَامُ لَا تَغْتَرَّ
 بِطَاعَتِكَ وَتَعْجُبْ بِهَا: إِنْ سَأَلَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ
 وَتَعَالَى قُبُولَهَا: وَاحْذَرُ وَخَفْ أَنْ يَنْقَلِكَ
 إِلَى غَيْرِهَا: أَيْسَ أَمَّا أَنْ يُقَالَ بِطَاعَتِكَ
 كُوفِي مَعْصِيَةً: وَلِصِفَائِكَ كُنْ كَذَّابًا مِنْ
 عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ:
 وَلَا يَغْتَرُّ بِشَيْءٍ: لَا يَأْمَنُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ
 الدُّنْيَا عَلَى سَلَامَةٍ دِينِهِ: وَحِفْظِ مَا بَيْنَهُ
 وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ
 بِأَعْمَالِ الْقُلُوبِ إِذَا خَلَا صَاحِبُهَا
 وَالْإِخْلَاصُ الْكَامِلُ هُوَ
 مِمَّا سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ: وَمَعْرِفَةُ
 اللَّهِ

آکھڑا ہوا تو وہ زبان حال کہہ رہا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام
 نے کہا تھا کہ "اے میرے پروردگار میں تیری طرف جلد آ گیا ہوں
 تاکہ تو خوش ہو جائے" چھوڑ آیا میں اپنی دنیا کو۔ اپنی آخرت
 کو اور ساری مخلوق کو۔ اسباب کو قطع کر چکا۔ اسباب کو ترک
 کر چکا اور بخلت تیرے پاس آ حاضر ہوا تاکہ تو مجھ سے خوش ہو جاؤ
 اور اس سے قبل جو مخلوق کے ساتھ میں ٹھہرا ہاں اس کو بخند رہے۔
 اے نادان! تجھے ان باتوں سے کیا مناسبت ہے؟ تو بندہ
 بنا ہوا ہے خلق کا کہ ان کو شریک نہ بنائے ہوئے ہے کیونکہ
 نفع اور نقصان میں تیری نگاہ اُن پر جاتی ہے تو بندہ بنا ہوا ہے
 جنت کا کہ آرزو مند ہے اُس میں داخل ہونے کا اور بندہ بنا ہوا
 ہے دوزخ کا کہ خائف ہے اس میں داخل ہونے سے تم سب
 کہاں (دور چلے) گئے اس ذات سے جو قلوب اور ابصار کا
 پلٹنے والا ہے اور جس شے کا وجود چاہے اس کو کُن فرما کر موجود
 کر دینے والا ہے؟ صاحبزادہ! اپنی طاعت پر مغرور مت
 ہو اور نہ اس پر گھمڈ کر۔ حق تعالیٰ سے اس کے قبول ہو جانے
 کی درخواست کر اور ڈر کہ وہ تجھ کو معصیت کی طرف منتقل نہ
 فرمادے۔ بھلا تیرے لئے اس بات سے مطمئن بنانے کی کوئی چیز
 ہے کہ کہہ یا جائے تیری طاعت سے کہ معصیت بن جا اور تیری صفات
 سے کہ مکر بن جا جس شخص کو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل ہو جاتی
 ہے وہ نہ کسی سے قرار پکڑتا ہے اور نہ کسی شے پر مغرور ہوتا ہے۔
 اور جب تک اپنے دین کو سلامت اور اس معاملہ کو جو اس
 کے اور حق تعالیٰ کے درمیان ہے محفوظ لے کر دنیا سے چلا نہ
 جائے نڈر نہیں ہوتا۔ صاحبو! قلوب کے اعمال اور ان کے
 اخلاص کو اختیار کرو۔ پورا اخلاص اللہ کے سوا سب سے خالص
 کرنے کا نام ہے۔ اور اللہ عزوجل کی معرفت سب کی جڑ ہے۔

موسیٰ علیہ السلام
طرف جلد آگیا ہوں
کو۔ اپنی آخرت
ارباب کو ترک
مجھ سے خوش ہو جاؤ
اس کو بخندے۔
بیت ہے، تو بندہ
ہوئے ہے کیونکہ
تو بندہ بنا ہوا ہے
اور بندہ بنا ہوا
رنے سے تم سب
ب اور البصار کا
کو کون فرما کر موجود
ت پر مغرور مت
کے قبول ہو جانے
ن طرف منتقل نہ
نجانے کی کون ہے
ن جا اور تیری صفات
رفت حاصل ہو جاتی
پر مغرور ہوتا ہے۔
عالم کو جو اس
کر دنیا سے چلا نہ
اعمال اور ان کے
سوا سب سے خالص
سب کی جڑ ہے۔

عَزَّ وَجَلَّ هِيَ الْأَصْلُ مَا أَرَى أَكْثَرَ كُمْزَا
كَدَا بَيْنَ فِي الرِّقَالِ لَا فَعَالٍ فِي الْخَلْقَاتِ
وَالْجَلَوَاتِ مَا لَكُمْ ثَبَاتٌ لَكُمْ أَقْوَالٌ بِلَا فَعَالٍ
وَأَفْعَالٌ بِلَا إِخْلَاصٍ وَلَا تَوْحِيدٍ إِنْ تَحْيَيْتُ
الْبَحْلَ الَّذِي بِيَدِي وَرَضِيكَ أَكُنْ
يَنْفَعُكَ تَبَيُّ أَنْ يَقْبَلَكَ وَيَرْضَاهُ الْحَقُّ عَزَّ
جَلَّ عَنْ قَرِيبٍ تَقْتَضِيهِ قَرَأْتَهُ عِنْدَ السَّبِيلِ
وَأَيْقَادُ النَّارِ يُقَالُ هَذَا بِيَضَاءٍ هَلْ هَذَا
سَوْدَاءٍ هَذَا شَبَّهَ فَيُخْرِجُ الْكُلَّ مَذْبُورًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لِمَجْمُوعِ أَعْمَالِكَ الَّتِي نَافَقْتَ
مِنْهَا هَكَذَا عَلَى مَعْمَلٍ بِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِاطِلٌ أَعْمَلُوا وَاجْتَبُوا وَاصْتَبُوا وَاطْلُبُوا مَنْ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْقَوَا
ثُمَّ أَقْبُوا أَنْفُسَهُ مَا لَا يَلِيْقُ بِهِ وَأَقْبُوا
لَهُ مَا يَلِيْقُ بِهِ وَهُوَ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَرَضِيَ
رَضِيَ لَهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا فَعَلْتُمْ هَذَا زَالِ الشَّيْءِ وَالْتَعَطِيلُ
مِنْ قَوْلِهِمْ بِكُمْ اصْتَبُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ
وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ بِالْإِحْلَالِ وَالْإِعْظَامِ
وَالْإِحْزَامِ إِنْ أَرَدْتُمْ الْفَلَاحَ فَلَا يَخْصُرُ أَحَدٌ
مِنْكُمْ عِنْدِي إِلَّا بِحَسَنِ الْأَدَبِ وَالْإِفْلَاحِ يَخْصُرُ
مَا تَزَاوَنَ فِي فَضُولٍ فَأَتَوْكُمُ الْعُصُولُ هَلِ هِ
السَّامَةِ الَّتِي تَكُونُونَ عِنْدِي فِيهَا رُبَّمَا
كَانَ فِي الْجَمْعِ مَنْ يَحْتَرِمُ وَيَحْسِنُ الْأَدَبَ مَعَهُ
مَنْ وَرَأَى عَقْلَهُ لَكُمْ وَأَوْهَارَكُمْ بِالْطَّبَاقِ كَيْفَ تَرَوْنَ

معرفت سب کی جڑ ہے۔ میں تم میں اکثر کو خلوتوں اور خلوتوں میں
اقوال میں اور افعال میں بھٹوٹا دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں قیام ہی نہیں۔
تمہارے اقوال ہیں بلا افعال کے اور افعال ہیں بلا اخلاص اور توحید
کے۔ اگر تو نے اس کو ٹوٹی کو جو میرے ہاتھ میں ہے دھوکہ بھی دیدیا
اور وہ تجھ سے خوش بھی ہو گئی تو یہ تجھ کو فائدہ کیا دیگا؟ تو چاہتا ہے
کہ حق تعالیٰ بھی اس کو قبول کرے اور راضی ہو جائے؟ سو عنقریب
آگ کے دھونکالنے اور تپا کر ڈھالنے کے وقت تیرے پتروں کا
فضیحتہ ہو جائیگا اور کہہ دیا جائیگا کہ یہ سفید ہے اور یہ سیاہ اور یہ
ملع۔ پس سب کو نکال دیا جائیگا۔ قیامت کے دن تیرے اعمال سے
جنہیں تو نے نفاق برتا ہے ہی کہا جائیگا۔ ہر عمل جو غیر اللہ کے لئے
کیا جائے باطل ہے۔ کام کرو اور محبت کے ساتھ کرو صحبت
اختیار کرو اور طالب بنو اسکے جس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سب
کی سننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے۔ اول نفی کرو اس کے بعد
اثبات یعنی نفی کرو اس سے ہر اس چیز کی جو اس کو مشائے نہیں اور
اسکے لئے ثابت کرو ہر اس شے کو جو اس کے لئے شایان ہے۔ اور
وہ وہی صفات ہیں جن کو اُس نے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور
جن کو اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پسند فرمایا ہے جب
تم ایسا کرو گے تو تشبیہ اور تعطیل تمہارے قلوب سے زائل ہو جائیگی
ساتھ ہو اللہ عزوجل اور اسکے رسول اور اسکے نیکو کار بندوں کے
راہی نظم اور حکیم و احرام کر کے کہ یہی ان کیساتھ رہتا ہے۔ اگر
تم فلاح چاہتے ہو تو جو کوئی بھی تم میں سے میرے پاس آوے
وہ حسن ادب کیساتھ آوے ورنہ نہ آیا کرے۔ تم ہر وقت فضولیتیں کرتے
ہو پس جتنی دیر میرے پاس آکر رہیں تو فضولیت کو چھوڑ دو کہ بے ادب اس
وقت مجھ میں وہ (فرشتے اور ارواح طیبہ) ہوتے ہیں جو ایسے احرام اور
حسن ادب کے لائق ہیں جو تمہاری عقل اور دہم سے باہر ہے۔ باورچی

طَلِيعَةً وَالْخَبَازِ يَحْرِقُ خُبْزَهُ ۖ وَالصَّائِمُ
يَعْرِقُ مَسْنَعَتَهُ ۖ وَصَاحِبُ الدَّعْوَةِ يَعْرِقُ
الْمَدْعُوَيْنِ إِلَيْهَا الْحَاضِرِينَ فِيهَا دُنْيَاكُمْ
قَدْ أَهَمَّتْ قُلُوبَكُمْ ۖ فَمَا يَصْرُوفُنَّهَا شَيْئًا
إِحْدَاؤُا مِنْهَا ۖ فَمَنْ تَرَكْتُمْ مِنْ نَفْسِهَا تَارَةً
بَعْدَ أُخْرَى ۖ حَتَّى تَذَرْتُمْكُمْ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ
تَذَرْتُمْكُمْ ۖ تُسْقِيكُمْ مِنْ شَرَابِهَا وَتَجْعَلُكُمْ
تَقَطُّمَ أَيْدِيكُمْ وَارْجُلَكُمْ ۖ وَتَسْمُلُ أَعْيُنَكُمْ
فَإِذَا ذَهَبَ النَّبِيُّ ۖ وَجَاءَتِ الْإِفَاقَةُ ۖ
رَأَيْتُمْ مَا صَنَعَتْ بِكُمْ ۖ هَذَا عَاقِبَةُ
حَيَاتِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ وَخَلْقُهَا وَالْحَرَمُ
عَلَيْهَا وَعَلَى جَمْعِهَا ۖ هَذَا أَفْعَلُهَا فَاحْذَرُوا
مِنْهَا يَا عَالَمٌ لَا فَلَاحَ لَكَ وَأَنْتَ مُجْتَبَاهُ
أَنْتَ يَا مَدْعَى مَحَبَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا
فَلَاحَ لَكَ وَلَا صِحَّةَ وَأَنْتَ تُحِبُّ الْآخِرَةَ
أَوْ شَيْئًا قِمْمَا سِوَاهُ فِي الْمَجْمَلَةِ ۖ الْعَارِفُ
الْمُحِبُّ لَا يُحِبُّ هَذِهِ وَلَا هَذِهِ وَلَا مَا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا تَمَرَّحْتُمْ لَهُ
وَتَحَقَّقَ ۖ أَنْتُمْ أَقْسَامُهُ مِنَ الدُّنْيَا
مُهْتَاةٌ مُكْفَاةٌ ۖ وَكَذَلِكَ إِذَا وَصَلَ
إِلَى الْآخِرَةِ ۖ فَجَسِيمُ مَا تَرَكَهُ وَرَاءَ
ظَهْرِهِ يَرَاهُ عِنْدَ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
قَدْ سَبَقَهُ إِلَى هَذَا ۖ لِأَنَّهُ تَرَكَهُ
لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُعْطَى أُولِيَاءَهُ
أَقْسَامَهُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهُمْ

اپنے پکائے ہوئے کھانے کو بیچتا ہے۔ نان بائی اپنی روٹی کو
بیچتا ہے۔ صنّاع اپنی صنعت کو بیچتا ہے اور دعوت کرنیوالا
ان کو بیچتا ہے جن کی دعوت کی ہے اور جو اگر شریک ہوئے (اسی
طرح اہل بصیرت ارواح و ملائکہ کو خوب بیچتے ہیں) تمہاری
دنیا نے تمہارے قلوب کو اندھا بنا دیا ہے۔ پس تمکو ان سے کچھ بھی نظر
نہیں آتا۔ دُرو دنیا سے کہ اول وہ تم کو اپنے نفس پر آہستہ آہستہ
قدرت دیگی یہاں تک کہ تمکو لپیٹ لیگی اور اخیر میں تمکو ذبح کر ڈالگی
اول تمکو اپنی شراب اور بھنگ پلا کر متوالا بنا لیگی اس کے بعد
تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گی اور آنکھوں میں گرم بخوں کی سلاخی
پھیرے گی۔ پس جب قبر میں پہنچ کر بھنگ کا نشہ اُتر جائیگا اور ہوش
آئیگا اسوقت تم دیکھو گے کہ اُسے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ
ہے انجام دُنیا سے محبت رکھنے کا اور اس کے پیچھے دوڑنے اور اس کے
اکٹھا کرنے کی حرص کرنیکا اور یہ ہے اسکا برتاؤ پس بخواس سے۔
صاحبزادہ! دُنیا سے کچھ بھی محبت رکھے گا تو ہرگز تجھ کو فلاح
نصیب ہوگی اور اسے حق تعالیٰ کی محبت کے مدعی جب تک تو
آخرت کو یا حق تعالیٰ کے سوا کسی ایک چیز کو بھی محبوب سمجھے گا
تو ہرگز تجھ کو فلاح نہوگی۔ عارف محب نہ اسکو محبوب رکھتا ہے
نہ اسکو اور نہ حق تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو۔ جب اسکی محبت حق
تعالیٰ کے ساتھ کامل اور محقق ہو جاتی ہے تو دنیا کے عیش و اس
کے مقسوم میں ہیں مبارک اور خوشگوار بن کر اسکی پاس آتے ہیں
اور اسی طرح جب وفات پا کر آخرت میں پہنچے گا تو تمام چیزیں
جن کو اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ گیا تھا سب کو حق تعالیٰ کئے روازہ
کے پاس رکھے گا کہ وہ اس سے پہلے وہاں حاضر ہو گئیں اسلئے
کہ اسے اللہ عز و جل ہی کے لئے چھوڑا تھا۔ حق تعالیٰ اپنے
اولیاء کو وہ چیزیں جو انکے مقسوم میں ہیں عطا فرماتا ہے اور وہ

فِي مَعَزَلٍ عَنْهَا حُطُوطُ الْقَلْبِ بِرَاطَنَةٍ ۖ وَ
حُطُوطُ النَّفْسِ ظَاهِرَةٌ ۖ فَحُطُوطُ الْقَلْبِ لَا
تَأْتِي إِلَّا بَعْدَ مَنِّ النَّفْسِ حُطُوطُهَا ۖ فَإِذَا
امْتَنَعَتْ ۖ أَتَفَحَّتْ أَبْوَابُ حُطُوطِ الْقَلْبِ
حَتَّى إِذَا اسْتَغْنَى الْقَلْبُ بِحُطُوطِهِ مِنْ
الْحَقِّ عَنِّ وَجَلَّ ۖ جَاءَتِ الرَّحْمَةُ لِلنَّفْسِ
يُقَالُ لِهَذِهِ الْعَبْدِ لَا تَقْتُلْ نَفْسَكَ ۖ
فَيَأْتِيهَا حَيْثُ يَنْدُ حُطُوطُهَا ۖ فَتَنَادِلُهَا
وَبُحَى مُطْمَئِنَّةٌ ۖ دَعُ مُجَالَسَةَ مَنْ
يُرْعَبُكَ فِي الدُّنْيَا ۖ وَاطْلُبْ مُجَالَسَةَ مَنْ
يَزْهَدُ لَوْ فِيهَا ۖ الْجَنُّ يَمِيلُ إِلَى
الْجَنِّ يَطُوفُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلْحُبِّ
عَلَى الْمُحِبِّينَ ۖ حَتَّى يَجِدَ هَوْبَهُ عِنْدَهُمْ
الْمُحِبُّونَ لِلَّهِ يَتَحَابُّونَ فِيهِ ۖ فَلَا جَرَمَ
يُحِبُّهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ وَيَشُدُّ بَعْضُهُمْ
بِبَعْضٍ ۖ يَتَعَاوَمُونَ عَلَى دَعْوَةِ الْخَلْقِ
يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ
وَالْإِحْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ ۖ يَأْخُذُونَ
بِأَيْدِيهِمْ وَيُوقِفُونَهُمْ عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ خَدَمَ خِدْمًا ۖ وَمَنْ
أَحْسَنَ مَحْسِنٍ إِلَيْهِ ۖ وَمَنْ يُعْطَى
يُعْطَى ۖ إِذَا عَمِلْتَ لِلتَّارِكِ كَأَنْتَ
التَّارِكُ ۖ فَدَلَّكَ الْمَأْتِلُ
تَدَانُ بِكَمَا تَكُونُ كَوْنِي
عَلَيْكُمْ ۖ أَعْمَالُكُمْ

یسر ہو تے ہیں۔ قلوب کے خط (جنہیں دلوں کو مرہ آتا ہے) باطنی
ہیں اور نفس کے خط ظاہری ہیں۔ پس جب تک نفس کو اسکی خط
والی چیزوں سے نہ روکا جائے تو قلوب کو خطینے والی چیزیں
نصیب نہیں ہوتیں اور جب نفس اپنے خطوط سے مرک جاتا ہے
تو خطوط قلب کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب قلب
بھی اپنے ان خطوط سے جو حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں استغناء
برتا ہے کہ مجھے یہ بھی درکار نہیں بلکہ مولیٰ درکار ہے تو امتحان
ختم ہو جاتا ہے اور نفس کیلئے رحمت آتی ہے اور اس بندہ سے کہہ دیا
جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل مت کر پس اسوقت خطوط نفس بھی
آجاتے ہیں اور انکو استعمال کرتا ہے مطمئن بن کر (اسے مخاطب)
ان لوگوں سے میل جول ترک کر جو تجھ کو دنیا کی رغبت دلائیں اور
انکی ہم نشینی تلاش کر جو تجھ کو اس سے بے رغبت بنائیں ہر جس
اپنے ہم جنس کی طرف جھکا کرتی ہے اور ہر قماش کا شخص اپنے
ہم قماش ہی کے گرد چکر لگایا کرتا ہے۔ محب تو مجاہد ہی کے گرد رہتا
ہے یہاں تک کہ اپنا محبوب انکے پاس پالے اور مجاہد خدا چونکہ
حق تعالیٰ ہی کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں پس وہ لا بد انکو محبوب
بناتا اور انکی تائید فرماتا اور انہیں ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچاتا
ہے پس وہ مخلوق کو تبلیغ کر نہیں ایک دوسرے کے معاون بنتے ہیں
کہ ایمان و توحید اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی طرف لوگوں
کو بلاتے ہیں۔ لوگوں کے ہاتھ پکڑتے اور ان کو حق عزوجل کے
راستے پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنا
اور جو احسان کرتا ہے اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے اور
جو کسی کو دیتا ہے اُسی کو دیا بھی جاتا ہے جب تو آگ کے کام کرے گا
تو کل کو تیرے لئے آگ ہی ہے۔ جیسا کہ رنگا دیا بھر گیا جیسے تم
ہو گے ویسے تم پر حاکم بنائے جائیں گے تمہارے کرتوت ہی تمہارا

نہاں اپنی روتی کو
دعوت کرنیوالا
رکیم بنے اسی
تہ ہیں) تنہا رہی
ہو انے کچھ بھی نظر
پراستہ آستہ
لو ذبح کر ڈالے گی
اس کے بعد
میں کی سلامتی
بائیگا اور ہوش
اسلوک کیا یہ
نے اور اسکے
بجو اس سے۔
کر تجھ کو فلاح
ی جب تک تو
ببوس سمجھے گا
ب رکھنا ہے
ی محبت حق
لے عیش جو اس
پاس آتے ہیں
نام چیزیں
ال کے رواہ
گئیں اسلئے
لے اپنے
نا ہے اور وہ

عَمَّا لَكُمْ بِتَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُوْنَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ۖ كَيْفَ تَتَمَتَّى الْجَنَّةَ
 مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَرَأَيْتُمْ الْقُلُوبَ
 فِي الدُّنْيَا أَلَا الَّذِينَ عَمِلُوا بِقُلُوبِهِمْ لَا يُجَاوِزُهُمْ
 فَحَسْبُ الْعَمَلِ يُغَيِّرُ مَوَاطِنَ الْقَلْبِ أَتَيْتُ بِعَمَلِ
 الْمَوَارِي يَعْمَلُ بِمَجَارِحَةٍ وَالْمُخْلِصُ يَعْمَلُ
 بِقَلْبِهِ بِمَجَارِحَةٍ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ قَبْلَ جَوَارِحِهِ الْمَوْنِ
 حَتَّى ۖ وَالْمَنَافِقُ مَيِّتٌ ۚ وَالْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِلَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالْمَنَافِقُ يَعْمَلُ لِلْخَلْقِ ۚ يَطْلُبُ
 مِنْهُمْ الْمَدْحَ وَالْعَطَاءَ عَلَى عَمَلِهِ عَمَلُ الْمُؤْمِنِ
 فِي ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ فِي خُلُوتِهِ وَجَلُوتِهِ فِي
 الشَّرَاءِ وَالضَّرَاءِ وَعَمَلُ الْمَنَافِقِ فِي جَلُوتِهِ
 فَحَسْبُ عَمَلِهِ عِنْدَ انْتِزَاعٍ فَإِذَا جَاءَتِ الضَّرَاءُ
 لَأَعْمَلُ لَهُ ۚ لَا مُصْحَبَةَ لَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ لَا يُؤْمِنُ
 لَهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ كَتُمِيَّةٌ لَا يَذْكُرُ
 الْحَشَرَ وَالنَّشْرَ وَالْحِسَابَ ۚ إِسْلَامُهُ لَيْسَ كُمْ
 لَأُسُهُ وَمَا لَهُ فِي الدُّنْيَا لَا لَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ
 مِنَ النَّارِ إِنِّي هِيَ عَذَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ
 يَصُومُ وَيُصَلِّي وَيُؤْتِي الْفُلْمَ بِجَدَاءِ النَّاسِ
 فَإِذَا أَخْلَا عَنْهُمْ رَجَعَ إِلَى شِعْبِهِ فَكُفِّرَهُ اللَّهُ ثُمَّ
 إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ هَذِهِ الْحَالَةِ ۚ تَنَا لَكَ لَحْلَهَا
 فِي الدُّنْيَا وَخَلَا صَاعِدًا أَمِينًا يَا عَلَامُ
 عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ وَأَرْقَمَ بِصَرَافِ
 عَنْ عَمَلِكَ وَطَلَبِ الْعَوْنِ عَلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ
 أَعْمَلُ لَوْحِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ لَا لِنِعْمِهِ ۚ كُنْ

افسریں۔ تو کام تو دوزخیوں کے سے کرتا ہے اور توقع رکھتا ہے
 اشرع و جل سے جنت کی۔ تعجب ہے کہ عمل کے بغیر جنت کی آرزو کس
 طرح کرتا ہے؟ اہل جنت تو وہ دنیا میں اہل دل تھے کہ دل سے کام
 کئے تھے نہ کہ صرف اعضاء سے۔ قلب کی موافقت کے بغیر عمل
 کیا کام دے سکتا ہے؟ ریاکار اپنے اعضاء سے عمل کرتا ہے اور
 مخلص اپنے قلب اور اپنے جوارح دونوں سے عمل کرتا ہے اور
 اعضاء سے بھی پہلے قلب سے عمل کرتا ہے۔ مومن زندہ ہے اور
 منافق مردہ۔ مومن عمل کرتا ہے اشرع و جل کے لئے اور منافق
 عمل کرتا ہے مخلوق کے لئے کہ اپنے عمل پر انھیں سے عطا و ربح
 چاہتا ہے مومن کا عمل ظاہر میں بھی ہے اور باطن میں بھی خلوت
 میں بھی اور جلوت میں بھی راحت میں بھی اور تکلیف میں بھی
 اور منافق کا عمل فقط جلوت میں ہے۔ اس کا عمل صرف
 راحت کے وقت ہے اور جب تکلیف کا وقت آتا ہے تو
 نہ اس کا عمل رہتا ہے نہ حق تعالیٰ کی معیت۔ نہ اشرع و جل پر
 ایمان رہتا ہے اور نہ اسکے رسولوں اور کتابوں پر۔ نہ وہ حشر و نشر
 کو یاد رکھتا ہے اور نہ حساب کتاب کو۔ اس کا مسلمان ہونا صرف
 اس لئے ہے کہ دنیا میں اس کا سر اور مال محفوظ رہے۔ اس لئے نہیں ہے
 کہ آخرت میں اس آگ سے محفوظ رہے جو حق تعالیٰ کا عذاب ہے اس کا
 رذہ نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے ہی رد و رد ہے پس جب ان سے جدا
 ہو کر خلوت میں جاتا ہے تو اسی اپنے شغل اور کفر کی طرف لوٹ
 آتا ہے۔ یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس حالت سے اور تجھ
 سے سوال کرتے ہیں اخلاص کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آمین
 صاحبزادہ۔ اعمال میں اخلاص اختیار کر اور اپنے عمل سے اور
 نیز اس پر خلق یا خالق سے اس کا معاوضہ چاہنے سے نظر اٹھالے
 عمل کر خاص اللہ کے لئے نہ کہ اس کی نعمتوں کے لئے ان لوگوں سے بن

بِالَّذِينَ يُرِيدُونَ
 يُطِيعُكَ ۚ قَدْ آتَى
 الْجَنَّةَ فِي الدُّنْيَا
 الْقُرْبُ مِنْهُ ۚ وَ
 وَالْجَزَاءُ الْمَوْ
 غْلَامُ سَلِمُونَ
 وَهُمْ وَفَضَائِلُ
 الشَّيْءِ ۚ وَ
 اللَّهُ سَلِمُونَ
 السَّمْعِ ۚ قَوْلُ
 لَكَ ۚ وَمَا سَوَّالُ
 الْكَمَارِ كَبَلِ الدَّ
 يَأْمَنُ يَرِيدُ الْبِ
 الْيَوْمَ ۚ لَا عَدَا
 السَّاءَ فِيهَا الْيَوْمَ
 الْفِيئَامَةِ ثُمَّ
 يَوْمَ تَزُولُ فِيهِ
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَتَقَوَاهُ ثَبَاتُ
 فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
 كَيْفَ ظَكَرَ ۚ وَ
 كَيْفَ أَفْسَدَ وَكَ
 مَوْلَاكَ بِرِ
 بَعْدَ

بَنَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ أُطْلِبَ وَجْهَهُ حَتَّى
 يُعْطِيَهُ ۖ فَإِذَا أُعْطِيَ ذَٰلِكَ حَصَلَ لَكَ
 الْجَنَّةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ فِي الدُّنْيَا
 الْقُرْبُ مِنْهُ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهِ
 وَالْجِزَاءُ الْمَوْعُودُ ۖ بَيْنَهُ وَضَمَانٌ يَأْتِي
 عَلَيْهِمْ سَلَامٌ نَفْسِكَ وَمَا لَكَ إِلَى يَدِ قَدِيرٍ
 وَحُكْمِهِ وَقَضَائِهِ ۖ سَلَامٌ الْمُشْتَرَى إِلَى
 الْمُشْتَرَى ۖ وَغَدَا يُعْطِيكَ الثَّمَنُ ۖ عَبْدُ
 اللَّهِ ۖ سَلِمُوا نَفْسَكُمْ إِلَيْهِ الثَّمَنُ وَ
 الثَّمَنُ ۖ قُوُوا النَّفْسَ وَالْمَالَ وَالْجَنَّةَ
 لَكَ ۖ وَمَا سَوَاكَ لَكَ ۖ مَا يُرِيدُ شَيْئًا سِوَا
 الْجَنَّةِ قَبْلَ الدَّارِ ۖ أَزِفَتْ قَبْلَ الظُّلُمِ
 يَا مَنْ يُرِيدُ الْجَنَّةَ ۖ فَسِرْ أَهْلَهَا وَعِمَارَتَهَا
 الْيَوْمَ ۖ لَا غَدًا ۖ أَكْثَرُ أَهْلِهَا وَأَجْوَدُ
 الْمَاءِ فِيهَا الْيَوْمَ ۖ لَا غَدًا ۖ يَا فَوْقَ مِ
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ تَكَلِّبُ الْقُلُوبَ وَلَا بَصَارَ ۖ
 يَوْمَ تَنْزِلُ فِيهِ الْأَقْدَامُ ۖ كُلُّ وَاحِدٍ
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُومُ عَلَى قَدَمِ إِيْمَانِهِ
 وَمَقْوَاهُ ثَبَاتُ الْأَقْدَامِ عَلَى قَدَرِ الْإِيْمَانِ
 فِي ذَٰلِكَ الْيَوْمِ يَقْضَى الْكَلَامُ عَلَى يَدَيْهِ ۖ
 كَيْفَ ظَلَمَ ۖ وَيَقْضَى الْمُفْسِدُ عَلَى يَدَيْهِ
 كَيْفَ أَفْسَدَ وَكَمْ يُضِلُّ ۖ كَيْفَ ابْتَدَعَ مِنْ
 مَوْلَاهُ يَا غَلَامَ لَا تَفْكَرْ
 بِعَمَلٍ ۖ فَإِنَّ
 الْأَعْمَالَ

توقع رکھتا ہے
 ت کی آرزو کس
 کہ دل سے کام
 وقت کے بغیر عمل
 کرتا ہے اور
 کرتا ہے اور
 زندہ ہے اور
 اور مسافری
 عطا اور مباح
 میں بھی خلوت
 لیف میں بھی
 صرف
 آتا ہے تو
 شرع و جل پر
 وہ حشر و نشر
 ہونا صرف
 نہیں ہے
 اسکا
 ان سے جدا
 ن لوٹ
 سے اور تجھ
 ر بھی آئیں
 دل سے اور
 نظر اٹھالے
 نہیں سے بن

جو اس کی ذات کے طالب ہیں تو بھی اس کی ذات کا طالب بننا رہ
 یہاں تک کہ وہ تجھ کو عطا فرمادے۔ پس جب وہ تجھ کو اپنی ذات عطا
 فرمادے گا تو دنیا اور آخرت دونوں جگہ تجھ کو جنت مل جائے گی کہ دنیا
 میں اس کا قرب اور آخرت میں اس کا دیدار اور وہ جزا جس کا وعدہ
 ہے۔ یہ ایک بیع ہے اور ضمانت (جو خریدار بنے گا اس تک بیع
 پہنچانے کا خدا ضمانت ہے) صاحبزادہ۔ اپنے نفس اور اپنے
 مال کو اس کے حکم اور قضاء و قدر کے سپرد کر دے۔ (سودا یعنی
 جان و مال اور اعمال جن کی قیمت جنت قرار پائی ہے) خریدار
 (یعنی حق تعالیٰ) کے حوالہ کر دے۔ کل کو وہ قیمت تجھے دیدیگا
 اسے اللہ کے بندہ۔ اپنے نفسوں کو اس کے حوالہ کر دے۔ قیمت
 بھی اسی کے حوالہ اور سودا بھی اسی کے حوالہ۔ یوں کہہ دو کہ نفس بھی
 تیرا مال بھی تیرا اور جنت بھی تیری اور تیرا سوا سب کچھ تیرا۔ ہم کچھ بھی
 نہیں چاہتے سوا تیرے۔ پڑوسی حاصل کو مکان سے پہلے اور زمین
 حاصل کو راستہ سے پہلے۔ اے وہ شخص جو جنت چاہتا ہے
 اس کی خریداری اور آبادی کے لئے آج کا دن ہے کل کا دن نہیں
 ہے۔ پس آج کل (عمل کر کے جتنا ہو سکے) بڑھا لو اس کی نہروں
 کو اور بہاؤ ان میں پانی۔ کل (قیامت) کو یہ نصیب نہ ہوگا (کیونکہ
 وہ جزا کا دن جو گناہ نہ عمل کا) صاحبو۔ قیامت کا دن قلوب
 کو اور البصار کو اٹ پلٹ دے گا۔ وہ ایسا دن ہے جس میں بہترے پاؤں
 پھیلیں گے۔ مومنین میں سے ہر شخص اپنے ایمان اور تقویٰ کے
 قدم پر کھڑا ہوگا اور قدموں کا جہاؤ ایمان کی مقدار کے موافق ہوگا
 اس دن ستم کار اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ آہ کیسا ستم
 کیا۔ مفسد اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ کیسا نساہد چھایا
 اور اصلاح نہ کی۔ اپنے آقا سے کیسا بھلا پھرا (اور تو بہ نہ کی)
 صاحبزادہ۔ کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ اعمال کا

يُحَوِّثُهُمْ عَلَيْكَ بِسُؤَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 أَنْ يُصْلِحَ خَاتَمَتَكَ وَيَقْبِضَكَ عَلَى أَحَبِّ
 الْأَعْمَالِ إِلَيْكَ أَيَاكَ ثُمَّ إِذَا ثَبَتَ أَنْ
 تَنْقُضَ ثُمَّ تَرْجِعْ إِلَى الْمَعْصِيَةِ لَا تَرْجِعْ عَنْ تَوْبَتِكَ
 بِقَوْلٍ قَائِلٍ لَا تَوَافِي نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَ
 طَبْعَكَ وَتُخَالِفُ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ الْمَعْصِيَةُ
 بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَعَدَّ إِذَا عَصَيْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَ
 جَلَّ يَحْدُثُ لَكَ وَلَا يَنْصُرُكَ اللَّهُ هَرَّ النَّصْرَ نَا
 بِطَاعَتِكَ وَلَا تَخْذُلْنَا مَعْصِيَتِكَ وَاتَّبَانِي
 اللَّهُ نِيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَوَّةُ الْأَحَدِ بِالْبَابِ سَادِسًا رَحِمَهُ
 رَبُّ الْعَالَمِينَ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَارْبَعِينَ تَمَامًا بَعْدَ كَلَامِهِ
 قَدْ أَخْبَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمُجَاهِدَيْنِ ظَاهِرٍ
 وَبَاطِنٍ فَالْبَاطِنُ مُجَاهِدُ النَّفْسِ وَالْهَوَى الْكَلْبِيعِ
 وَالشَّيْطَانِ وَالتَّوْبَةُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزُّلُمَاتِ
 وَالتَّشَابُثُ عَلَيْهَا وَتَوَكُّدُ الشَّهَوَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ
 وَالظَّاهِرُ مُجَاهِدُ الْكُفَّارِ وَالْمُعَانِدِينَ لَهُ وَرَبُّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُقَاسَاةُ سَيِّئِهِمْ وَرَوَاعِيهِمْ
 وَرِسْمُهُمْ يَفْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ فَالْمُجَاهِدُ الْبَاطِنِ
 أَصْعَبُ مِنَ الْمُجَاهِدِ الظَّاهِرِ لِأَنَّهُ شَيْءٌ مُلَازِمٌ
 مُتَكَرِّرٌ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ أَصْعَبُ مِنَ الْمُجَاهِدِ
 الظَّاهِرِ وَهُوَ كَطْعِ مَا تُؤْكَلُ النَّفْسُ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ
 وَهَجْرَانِهَا وَرَأْمَتِهَا أَوَامِرُ الشَّرْعِ -

اعتبار خاتمہ پر ہے حق تعالیٰ سے یہ درخواست لازمی سمجھ کہ وہ
 تیرا خاتمہ بخیر فرمادے اور اس عمل پر تیری روح قبض فرمادے جو
 اسکو سب زیادہ پیارا ہو۔ جب تُو توبہ کرے تو نوح اور بہت نوح
 کہ اس کو توڑ بیٹھے اور پھر معصیت کی طرف لوٹ جائے کوئی بھی
 کہے تو اپنی توبہ سے ہرگز رجوع مت کر۔ اپنے نفس اپنی خواہش
 اور اپنی طبیعت کی موافقت میں اللہ عزوجل کی مخالفت نہ کر بس
 معصیت آج تک سچی اور (توبہ کے بعد) کل کو جب تو حق تعالیٰ
 کی معصیت کر گیا تو وہ تجھ کو رُسوا فرمایگا اور تیری مرد نہ کر گیا۔ اے
 میرے اللہ ہماری مدد فرما اپنی اطاعت کی توفیق دیکر اور ہم کو
 رسوانہ فرما اپنی معصیت سے اور ہکو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی
 اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہکو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

اٹھارویں مجلس

(وقت صبح : یوم یک شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۰۳۵ھ خاتماہ شریف)
 حق تعالیٰ نے تجھ کو دو جہادوں کی اطلاع دی ہے۔ ایک ظاہری
 اور ایک باطنی پس باطنی جہاد تو نفس و خواہش اور طبیعت و
 شیطان سے لڑنا معصیتوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا۔ اس توبہ
 پر قائم رہنا اور شہوتوں اور حرام چیزوں کا ترک کرنا ہے اور ظاہری
 جہاد اُن کا فرد کُڑنا ہے جو خدا رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی تلواروں اور انکی برجھیوں اور انکے
 تیروں کی سختیوں کا جھیلنا کہ قتل کریں اور قتل کئے جا دیں پس جہاد
 باطن زیادہ سخت ہے جہاد ظاہر سے۔ اسلئے کہ وہ ہر وقت اور بار
 بار کا جہاد ہے اور جہاد ظاہر سے زیادہ سخت کیوں نہ ہو جبکہ وہ
 نام ہے تمام انگشت و رنجبت والی حرام چیزوں کے قطع کر نیکار اور
 انکے چھوڑنے کا۔ اور شریعت کے جملہ احکام بجالانے اور تمام

وَالْإِنَّمَاءُ عَنْ تَهْنِئَةٍ ۖ فَمَنْ امْتَثَلَ أَمْرًا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجِهَادِ يَنْ حَصَلَتْ لَهُ الْمَجَازَاةُ
دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ أَلْجَوَاحَاتُ فِي جَسَدِ الشَّهِيدِ
كَالْفَصْدِ فِي يَدِ أَحَدٍ كَرُمٌ ۖ لَا أَلَمَ لَهَا عِنْدَكَ
وَالْمَوْتُ فِي حَقِّ الْمُجَاهِدِ لِنَفْسِهِ النَّائِبِ
مِنْ دُونِهِمْ ۖ كَشْرَبِ الْعُطْشَانِ لِلْمَاءِ الْبَارِدِ
يَا قَوْمُ مَا كُنْتُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَنَعَطِيكُمْ
خَيْرًا مِنْهُ ۖ أَلْمَرَادُ كُلُّ مُحْتَظَةٍ لَهُ أَمْرٌ
نَهَى يَخْصُهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ بِخِلَافِ بَقِيَّةِ
الْخَلْقِ ۖ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِينَ ۖ أَعْدَاءُ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَرَسُولُهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِمُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَاؤُهُمْ لَهُ يَدُ خُلُوفِ النَّارِ ۖ كَيْفَ لَا
يَدْخُلُونَهَا ۖ وَقَدْ كَانُوا فِي الدُّنْيَا يَخْلَعُونَ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيُؤَافِقُونَ نَفْسَهُمْ وَ
أَهْوِيَّتَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَعَادَاتِهِمْ وَشِيَارَهُمْ
وَيُؤْتِرُونَ دُنْيَاهُمْ عَلَى أَحْوَاهُمْ ۖ كَيْفَ لَا
يَدْخُلُونَ النَّارَ وَقَدْ سَمِعُوا هَذَا الْمُرَادَ
وَكَمْ يُؤْمَرُونَ ۖ وَلَمْ يَعْمَلُوا بِأَمْرٍ
وَيَنْتَهُمُوا عَنْ تَوَاهِيهِ يَا قَوْمُ امْنُوا
عَلَى الْقُرْآنِ وَاعْمَلُوا بِهِ ۖ وَأَخْلَصُوا
فِي أَعْمَالِكُمْ ۖ لَا تَرَاوَا وَكَأَنَّ
تَنَايَفُوا فِي أَعْمَالِكُمْ وَلَا تَطْلُبُوا
الْحَمْدَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْأَعْوَاضِ
عَلَيْهَا مِنْهُمْ ۖ

نہ لازمی سمجھ کر وہ
فرض فرما دے جو
توبہ اور بہت بڑی
جائے کوئی بھی
نہ فصل نئی خوش
نہ مخالفت نہ کرے
بیب تو حق تعالیٰ
رو نہ کر گیا۔ اے
بقیہ دیکر اور ہم کو
میں بھی بھلائی
نذاب سے۔

خاتماہ شریف،

ہے۔ ایک ظاہری
ش اور طبیعت و
کرنا۔ اس توبہ
ہے اور ظاہری
تعالیٰ اور اس کے رسول
برجیوں اور ان کے
جاوید پس جہاد
ہر وقت اور بار
نہ ہو جبکہ وہ
لے قطع کر نیکا اور
لانے اور تمام

منوعات سے باز رہنے کا۔ تو جس شخص نے دونوں جہادوں کے
متعلق حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اس کو دنیا اور آخرت دونوں
جگہ انعام ملا۔ شہید کے بدن میں جو زخم لگتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے
تم میں سے کسی شخص کے ہاتھ میں فصد کھولی جائے کہ شہید کو ان کا
ذرا بھی درد نہیں ہوتا اور اپنے نفس پر جہاد کرنے والے اور
گناہوں سے توبہ کرنے والے شخص کے حق میں موت ایسی ہے
جیسے پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پینا کہ تکلیف تو درکنار دصال
محبوب کا وسیلہ ہونے کے سبب پیاسی معلوم ہوتی ہے) صاحبو
ہم تم کو جس شے کی تکلیف دیتے ہیں اس سے بہتر تم کو عطا بھی
کر دیتے ہیں (پس جہاد نفس کی تکلیف سے گھبراؤ مت کہ دشمن
نفس کے بدلے دوست نفس ملیگا) اور دنیا کی ناپائدار لذتوں کے
بدلہ آخرت کی پائدار لذتیں) محبوب کے لئے ہر لحظہ ایک خاص
امراور خاص نہی ہے جو لحاظ قلب اسی کے لئے مخصوص ہے۔

بخلاف باقی مخلوق کے (کہ وہ صرف ظاہری احکام شریعت کے مکلف
ہیں) اور بخلاف منافقوں کے کہ جو خدا و رسول کے دشمن ہیں کہ
حق تعالیٰ سے نا آشنا اور دشمنی رکھنے کے سبب دوزخ میں
جائیں گے (پس انکو موت سے گھبراہٹ ہوتی ہے) اور کیوں نہ
جائیں جبکہ یہ لوگ دنیا میں مخالفت کرتے رہے حق تعالیٰ کی اور نبی
کرتے رہے اپنے نفسوں اپنی خواہشوں اپنی طبیعتوں اپنی عادتوں
اور اپنے شیطانوں کی اور ترجیح دیتے رہے اپنی دنیا کو اپنی آخرت
پر وہ دونوں میں کیوں نہ جائیں حالانکہ انہوں نے قرآن کو سنا
اور اس پر ایمان نہ لائے نہ اس کے احکام پر عمل کیا اور نہ اس کی
منہیات سے باز آئے صاحبو اس قرآن پر ایمان لاؤ اور اس پر
عمل کرو اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو۔ نہ اپنے اعمال میں
ریا کار و منافق بنو اور نہ مخلوق سے مرع اور اعمال پر معاوضہ چاہو

أَحَادٌ أَفْرَادٌ مِنَ الْخَلْقِ : يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ هَذَا الْقُرْآنُ
يَعْمَلُونَ بِهِ بِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَهُ الْقُلُوبُ
الْمُخْلِصُونَ وَكَثُرَ الْمُنَافِقُونَ : مَا أَسْلَمَكُمْ فِي
طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَقْوَامٌ فِي طَاعَةِ عُلُوِّهِمْ
وَعَدُوِّهِمْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ : الْقَوْمُ يَتَمَتُّونَ
أَنْ لَا يَخْلُؤُوا مِنْ تَكَالُفِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : قَدْ
عَلِمُوا أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى تَكَالُفِهِ وَأَقْصِيَّتِهِ
أَكْثَرُ دَرَجَةٍ خَيْرًا كَثِيرًا : دُيَا وَآخِرَةً : يَوْمَئِذٍ
فِي تَصَادُفِهِ تَقَالِبُهُ تَارَةً فِي الصَّبْرِ وَتَارَةً
فِي الشُّكْرِ : وَتَارَةً فِي الْفَرِّ : تَارَةً فِي الْبُعْدِ : تَارَةً
فِي الشَّعْبِ : تَارَةً فِي الرَّاحَةِ : تَارَةً فِي الْفَقْرِ : وَتَارَةً
فِي الْفَقْرِ : تَارَةً فِي الْفَقْرِ : وَتَارَةً فِي الْفَقْرِ :
كُلُّ أُمَّةٍ يَوْمَئِذٍ حَافَّةٌ : يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
هَذَا هُوَ أَهْمُ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِمْ : يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
وَسَلَامَةً الْخَلْقِ مَعَ الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ : مَا
يَزَالُونَ يَسْأَلُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَصَالِحِ
الْخَلْقِ يَا عَلَامُ كُنْ صَيِّحًا : تَكُنْ صَيِّحًا :
كُنْ صَيِّحًا فِي الْحُكْمِ : كُنْ صَيِّحًا فِي الْوَلَمِ : كُنْ
صَيِّحًا فِي السُّبْحِ : تَكُنْ صَيِّحًا فِي الْعَلَمِ : كُلُّ السَّلَامَةِ
فِي طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : وَهِيَ أَمْتَالُ جَمِيعِ مَا أَمْرُهُ
وَالْإِثْمَاءُ عَنْ جَمِيعِ مَا يُؤَيُّ عَنْهُ : وَالصَّبْرُ عَلَى جَمِيعِ
مَا فَضَّلَهُ مِنْ شَيْءٍ أَبَدَ اللَّهُ عَنْ كُلِّ إِجَابَةٍ : مِنْ
أَطَاعَةٍ طَوَّعَ لَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ يَا قَوْمُ أَقْبَلُوا مِنِّي :
فَإِنِّي نَادِيكُمْ : أَنَا نَادِيكُمْ : وَأَنَا نَادِيكُمْ :
يَوْمَئِذٍ مَا أَتَاكُمْ : أَنَا نَادِيكُمْ : أَنَا نَادِيكُمْ : أَنَا نَادِيكُمْ :

مخلوق میں بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جو اس قرآن پر ایمان لاتے
اور خالص اللہ کے لئے اس پر عمل کرتے ہیں اور اسی لئے خلاص
والوں کی قلت ہے اور نفاق والوں کی کثرت۔ تم لوگ کس درجہ
سست ہو اللہ کی اطاعت میں اور کس درجہ چست ہو اللہ کے
دشمن شیطان عین کی طاعت میں۔ اہل اللہ تمنائیں کرتے ہیں کہ
تکالیفِ خداوندی سے کبھی خالی نہ رہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انکی
تکلیف اور اس کے قضاء قدر پر صابر رہنے میں دنیا اور آخرت
کی بہت کچھ بھلائی ہے۔ وہ موافقت کرتے ہیں حق تعالیٰ کی اس
کے تصرفات اور انکی تبدیلیوں میں۔ وہ کبھی صبر میں ہیں اور کبھی
شکر میں کبھی قرب میں اور کبھی بعد میں کبھی مشقت میں کبھی راحت
میں کبھی تو نگر میں کبھی فقر میں کبھی عافیت میں اور کبھی مرض
میں ان کی ساری آرزو اپنے قلب کی حق تعالیٰ کے ساتھ حفاظت
رکھنا ہے یہی ان کے نزدیک سب سے زیادہ اہم ہے۔ تمنائیں کرتے
ہیں کہ کاش ان کو اور ساری مخلوق کو حق تعالیٰ کے ساتھ سلامتی
نصیب ہو وہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے مخلوق کی بہبودی کا سوال کرتے
ہیں۔ صاحبزادہ صبح بن کہ فصیح ہو جائیگا تو حکم میں صبح
بن کہ تمہیں میں کو تاہی نہ ہو علم میں فصیح بن جائیگا کہ اس کے
چشمے زبان سے جاری ہو پڑ جائیگے پوشیدہ صبح بن علانیہ فصیح
بن جائیگا۔ ساری سلامتی حق تعالیٰ کی طاعت میں ہے کہ جو
کچھ بھی وہ فرمائے سب کی تعمیل ہو اور جس شے سے بھی منع فرمائے اس سے
باز رہے اور حکم قضاء و قدر و حواصا در فرمائے اس پر صبر ہو جو شخص اللہ
کی بات مانتا ہے تو اللہ انکی بات مانتا ہے اور جو اللہ کی طاعت
کرتا ہے اللہ اپنی ساری مخلوق کو اس کا صلہ بنا دیتا ہے صاحبزادہ میرا
کہنا مانو میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میں جس حالت میں ہوں کیسے ہو اپنے
وجود سے اور تم سے میں اس سے الگ ہوں کہ سیر کرتا رہتا ہوں انھیں

ایمان لاتے
نئے نئے خلاص
لوگ کس درجہ
ہو اللہ کے
کرتے ہیں کہ
نئے ہیں کہ اکی
ور آخرت
تعالیٰ کی اس
ہیں اور کبھی
کبھی راحت
کبھی مرض
ساتھ حفاظت
میں کرتے
ساتھ سلامتی
سوال کرتے
کم میں صحیح
کہ اس کے
ملائیہ فصیح
س ہے کہ جو
فرمائے اس
جو حضرت اللہ
طاعت
ماجو میرا
ہو ہوا اپنے
ہتا ہوا اعلیٰ

فَعْمَلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي وَفِيكُمْ ۖ لَا تَكْفُرُوا
قَالُوا إِنْ كُنَّا لَكُمْ مَا أُرِيدُ لِنَفْسِي ۖ قَالَ الْيَقِينُ أَهْلُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ لَا يَكْمَلُ الْمُؤْمِنُ إِيمَانَهُ حَتَّى
يُرِيدَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُرِيدُ لِنَفْسِهِ هَذَا أَقُولُ
أَمِيرُنَا وَرَبِّسْنَا وَكَيْدُنَا وَقَالُوا نَا وَسَفِيرُنَا وَشَفِيعُنَا
مُقَدِّمُ الْيَقِينِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالصِّدِّيقِينَ مِنْ
زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ قَدْ
تَقَى كَمَالَ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ
مِثْلَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۖ إِذَا أَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ أَطِيبَ
الْأَطْعَمَةِ وَأَحْسَنَ الْكِسْوَةِ وَأَطِيبَ الْمَنَازِلِ وَ
أَحْسَنَ الْوُجُوهِ وَكَثْرَةَ الْأَمْوَالِ ۖ وَأَحْبَبْتَ لِكُلِّ
الْمُسْلِمِ بِالْصِّدْقِ مِنْ ذَلِكَ ۖ فَقَدْ كُنْتَ فِي دَعْوَاكَ
كَمَالَ الْإِيمَانِ ۖ يَا قَلِيلَ التَّكْلِيفِ ۖ لَكَ جَارٌ
فَقِيرٌ ۖ وَلَكَ أَهْلٌ فَقَرَاءٌ ۖ وَلَكَ مَالٌ عَلَيْهِ
زَكَاةٌ ۖ وَلَكَ دِينٌ كُلُّ يَوْمٍ رُبُّهُ فَوْقَ رُبِّهِ ۖ وَ
مَعَكَ قَدْ رُبِّزَ عَلَى قَدْ رَحِمَتْكَ إِلَهِي ۖ
فَمَنْعَكَ كَمُّ عَنِ الْعَطَاءِ هُوَ الْبِرُّ صَابِغًا هُمْ فِيهِ
مِنَ الْفَقْرِ ۖ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ نَفْسُكَ وَهُوَ أَكْ
شَيْطَانُكَ وَرَأَاكَ ۖ فَلَا جَرَمَ لَا يَسْمَلُ عَلَيْكَ
فَعْمَلُ الْخَيْرِ ۖ مَعَكَ قُوَّةٌ حَرِيصٌ وَكَثْرَةُ أَمَلٍ
وَحُبٌّ لِلدُّنْيَا وَقَلَّةٌ تَقْوَى وَإِيمَانٌ ۖ
أَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَبِمَالِكَ وَبِأَخْلَاقِكَ
وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِنْ كَثْرَةِ
رَغْبَتِهِ فِي
الدُّنْيَا ۖ

خداوندی کی جو میرے اور تمہارے اندر وقوع میں آتے ہیں مجھ کو
متہم مت کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے نفس
کے لئے چاہتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا
ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے
وہی نہ چاہے جو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔ یہ ارشاد ہے ہائے
سردار کا ہمارے افسر کا ہمارے حاکم کا ہمارے سپہ سالار کا ہمارے
سیف کا ہمارے شفیع کا اور اُس پیارے رسول کا جو زمانہ آدم سے
لے کر قیامت تک کے سارے پیغمبروں اور نبیوں کا سردار ہے۔ کہ
نفعی فرمادی کمال ایمان کی اس شخص سے جو اپنے مسلمان بھائی کے
لئے اُس جیسی چیز کو محبوب نہ سمجھے جس کو اپنے لئے محبوب سمجھ رہا ہے۔
پس جب تو نے اپنے نفس کے لئے تو مرنے دار کھانے اور نفیس کپڑے
اچھے مکان۔ حسین صورتیں اور ہر قسم کے بکثرت اموال کو محبوب
سمجھا اور اپنے بھائی مسلمان کے لئے ان کے برخلاف پسند کیا
تو اپنے کمال ایمان کے دعوے میں تو جھوٹا ہے۔ اے کم عقل
تیرا بڑا دوسرا فقیر ہے اور تیرے متعلقین حاجتمند ہیں اور تیرے پاس
اتنا مال موجود ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور تجھ کو (تجارت میں)
ہر روز نفع حاصل ہوتا ہے جو دن بدن رو بہ ترقی ہے اور تیرے
پاس تیری مزدورت سے زائد موجود ہے اس پر بھی ان کو نہ دینا نہ حقیقت
ان کے فقر پر جس میں وہ مبتلا ہیں رضا مند ہونا ہے (اور یہی دعویٰ کمال
ایمان کے کذب کی شناخت ہے) لیکن جب تیرا نفس تیری خواہش
اور تیرا شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہے تو بے شک خیرات
کرنا تجھ کو آسان نہیں۔ تیرے ساتھ تو حرص کی قوت امیدوں کی
کثرت دُنیا کی محبت اور تقویٰ اور ایمان کی قلت لگی ہوئی ہے
تو اپنے نفس اپنے مال اور مخلوق کو شریک خدا بنائے ہوئے
ہے اور تجھ کو خبر نہیں۔ جس نفس میں دُنیا کی رغبت زیادہ ہوئی

وَأَشْتَدَّ حَوْصُهُ عَلَيْهَا وَنَسِيَ الْمَوْتَ وَلِقَاءَ
الْحَيِّ عَمَّا وَجَلَ ۖ وَلَوْ يَفْقَهُ بَيْنَ الْحَلَالِ وَ
الْحَرَامِ ۖ فَقَدْ تَشَبَّهَ بِالْكَفَّارِ الَّذِينَ قَاتَلُوا
مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَىٰ وَمَا
يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ كَأَنكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ ۖ
وَلَكِنْ قَدْ تَحَلَّيْتَ بِإِسْلَامٍ ۖ وَقَدْ حَقَّقْتَ
دَمَكَ بِالشَّهَادَةِ تَبَيَّنَ وَوَأَقَفْتَ الْمُسْلِمِينَ فِي
الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ مَادَّةً ۖ لَا عِبَادَةَ ۖ يُظْهِرُ
لِلنَّاسِ إِيَّاكَ تَقِي ۖ وَقَلْبُكَ فَاجِحٌ ۖ مَا يَفْعَلُكَ
ذَلِكَ يَا قَوْمُ أَتَيْتُمْ يَفْعَلُكُمْ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ
بِالنَّهَارِ ۖ وَالْإِفْطَارُ عَلَى الْحَرَامِ بِاللَّيْلِ تَصُومُونَ
بِالنَّهَارِ ۖ وَتَصُومُونَ بِاللَّيْلِ ۖ يَا كَلَّةَ الْحَوَامِ ۖ
أَنْتُمْ تَمْنَعُونَ نَفْسَكُمْ شَرَبَ الْمَاءِ بِالنَّهَارِ ثُمَّ
تَفْطِرُونَ عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَمِنْكُمْ
مَنْ يَصُومُ بِالنَّهَارِ ۖ وَيَفْسُقُ بِاللَّيْلِ ۖ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ أَنَّهُ قَالَ
لَا تَحْذُلْ أُمَّتِي مَا عَظُمُوا شَهْرَ مَضَانَ ۖ
تَعْطِيهِمُ التَّقْوَىٰ فِيهِ ۖ وَإِنْ تَصُومُوا
لِوَجْهِ اللَّهِ ۖ مَعَ حِفْظِ حُدُودِ الشَّرْعِ ۖ
يَا غُلَامَ مِصْرَ ۖ وَإِذَا افْطَرْتُمْ وَأَمِلْتُمْ نَفَقَاءَ
بَشِيءٍ مِّنْ إِفْطَارِكُمْ ۖ لَا تَأْكُلُوا وَحْدَكُمْ
فَإِنْ مِنْكُمْ أَكَلٌ وَحْدَكُمْ وَلَمْ يُطْعَمُوا ۖ
يَخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُدْيَةِ
يَا قَوْمُ تَشْبَعُونَ ۖ وَ
جَيْرَانُكُمْ جِيَاءٌ

اور اس پر حرص بڑھی اور وہ مرنے اور حق تعالیٰ سے ملنے کو بھولا
اور حلال و حرام میں تمیز نہ کی پس وہ ان کافروں کے مشابہ
ہو گیا جنہوں نے کہا تھا کہ بس ہماری زندگی تو یہی دنیا کی زندگی
ہے اور ہم کو نہیں ہلاک کرتا مگر زمانہ۔ گویا انہیں میں سے ایک
تو بھی ہے مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلمہ شہادت
سے اپنی جان کو (جہاد و قتل سے) محفوظ کر لیا اور نماز و روزہ
میں مسلمانوں کی محض عادت کے درجہ میں موافقت کرنے لگا ہے
نہ بطور عبادت۔ تو لوگوں سے ظاہر کرتا ہے کہ مستحق ہے حالانکہ
بیرا قلب فاجر ہے یہ تجھ کو فائدہ مند نہ ہوگا صاحبو (روزہ دار
بن کر) دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنا اور رات کو حرام پر افطار کرنا
تم کو کیا کار آمد ہوگا؟ دن کو تم روزے رکھتے ہو اور رات کو
معصیتیں کرتے ہو۔ اے حرام خورد۔ تم دن میں تو اپنے نفوس کو
پانی پینے سے روکتے ہو اور جب افطار کا وقت آتا ہے تو مسلمانوں
کے خون سے افطار کرتے ہو کہ ان پر ظلم کر کے اور ان کے ل کر لیا کر
جو مال حاصل کیا اسکو لگتے ہو) اور بعض تم میں وہ ہیں جو دن
بھر روزہ دار بنے رہتے ہیں اور رات کو فاسق فاجر بن جاتے ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میری
اُمت ذلیل و خوار نہ ہوگی جب تک کہ ماہ رمضان کی عظمت
کرتی رہے گی۔ اس کی عظمت یہ ہے کہ اس میں تقویٰ ہو اور یہ
کہ اس میں روزہ رکھو خالص اللہ واسطے شریعت کی حدود کی
حفاظت کے ساتھ صاحبزادہ روزہ رکھ اور جب افطار کرے
تو اپنی افطاری میں سے کچھ فقراء کو بھی دیا کر۔ تنہا رت کھا
کیونکہ جو شخص تنہا کھاتا ہے اور دوسرے کو کھلاتا نہیں اس پر
اندیشہ ہے محتاج اور بھیک منگا بن جائیگا صاحبو (افسوس کہ)
تم سیر ہو کر کھاتے ہو حالانکہ تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں اور

سے ملنے کو بھولا
کے مشابہ
دنیا کی زندگی
میں سے ایک
اور کلمہ شہادت
اور نماز و روزہ
تک کرنے لگا
تقی ہے حالانکہ
حیو (روزہ دار
م پر افطار کرنا
اور رات کو
اپنے نفس کو
کاتا ہے تو سلاکو
ان کے لکڑیا کر
ہیں جو دن
جرن جاتے ہیں
فرمایا کہ میری
ن کی غفلت
توی ہو اور یہ
کی حدود کی
بے افکار کرے
ہا مت کھا
انہیں اس پر
و (افسوس کہ)
ہو کے ہیں اور

وَتَبَّ عَوْنُ أَتَّكُو مُؤْمِنُونَ ۖ مَا عَمَّ إِلَهُنَّ لَكَ
يَكُونُ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَدُكُمْ طَعَامٌ كَثِيرٌ
يُفَضِّلُ عَنْهُ ۖ وَعَنْ أَهْلِهِ وَيَقِفُ السَّائِلُ
عَلَى بَابِهِ ۖ وَيَزِدُّ خَائِبًا ۖ عَنْ قَرِيبٍ تُبْصِرُ
خَيْرًا ۖ عَنْ قَرِيبٍ تَصْبِرُ مِثْلَهُ ۖ وَتَرُدُّ
كَمَا رَدَدْتَهُ مِمَّا أَلْقَيْتَ عَلَى عَطَائِهِ وَنَحْلِكَ
فَلَا قِمَّتَ وَآخَذَتْ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَعْطَيْتَهُ
تَجْمَعُ بَيْنَ الْحَالَيْنِ ۖ أَلَتَوَاضَعُ فِي قِيَامِكَ
وَالْعَطَاءِ مِنْ مَالِكَ ۖ نَبِيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ كَانَ يُعْطِي السَّائِلَ بَدَلًا ۖ
وَيَعْلَفُ نَاقَتَهُ ۖ وَيَحْلُبُ شَاتَتَهُ ۖ وَيَحْبِطُ
فَبَيْعَتِهِ ۖ كَيْفَ تَدْعُونَ مُتَابِعَتَهُ ۖ وَأَنْتُمْ
مُعَالِفُونَ لَهُ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ ۖ وَأَنْتُمْ
فِي دَعْوَى عَرِيضَةٍ ۖ يَلَا بَيِّنَةٍ ۖ يُقَالُ فِي
الْمَثَلِ ۖ إِمَّا أَنْ تَكُونَ يَهُودَ يَأْخُضُّونَ
إِلَّا فَلَا تَتَوَكَّلْ بِالْتَّوَرَاةِ ۖ وَهَكَذَا أَقُولُ
لَكُمْ ۖ إِمَّا أَنْ تَأْتِي بِشَرِئِطِ الْإِسْلَامِ ۖ
وَالَا فَلَا تَقُلْ أَنَا مُسْلِمٌ ۖ عَلَيْهِمْ بِشَرِئِطِ
الْإِسْلَامِ ۖ عَلَيْهِمْ بِحَقِيقَةِ الْإِسْلَامِ وَهِيَ
الْإِسْتِسْلَامُ بَيْنَ يَدَيَّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
وَإِسْخَالُ الْحَقِّ الْيَوْمَ ۖ حَقَّ يَوْمَ سَيَكُ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ غَدًا لِوَحْمَةٍ ۖ أَرْحَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ ۖ
حَقَّ يَوْمَ تَحْمَكُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَقَالَ بَعْدَ كَلَامِهِ
مَا دُمْتُ تَاهًا مَتَّ نَفْسُكَ لَا تَصِلْ إِلَى هَذِهِ النَّقْمِ
مَا دُمْتُ تَوْصِلُ إِلَيْهَا حُطَّوْظَهَا فَإِنَّتَ

پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہم مومن ہیں۔ تمہارا ایمان ہرگز صحیح نہیں
حالانکہ تم میں سے ایک شخص کے سامنے اتنا زیادہ کھانا ہوتا
ہے جو اس سے اور اس کے بال بچوں سے فاضل ہے۔ اور
سائل دروازہ پر کھڑا رہ کر ناکام واپس ہو جاتا ہے قریب سے
وہ وقت کہ تجھ کو اپنا حال معلوم ہو جائیگا۔ غریب تو بھی
ایسا ہی بن جائیگا کہ جس طرح دینے کی قدرت کے باوجود تو نے
اس کو زبرد کر دیا ہے تجھ کو بھی دیکھا جائیگا۔ تجھ پر افسوس۔ تو کھڑا
کیوں نہ ہو گیا کہ جو کچھ تیرے سامنے رکھا ہوا تھا اس کو اٹھاتا
اور اسے دیدیتا کہ دونوں خصلتوں کا جاح بن جاتا یعنی خود
کھڑے ہونے میں تواضع اور اپنے مال کے دینے میں سخاوت
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سائل کو اپنے ہاتھ سے دیا کرتے
تھے خود ہی اپنی ادنیٰ کو چارہ ڈالتے۔ خود ہی اسکا دودھ دیتے
اور خود ہی اپنا کمرہ سی لیا کرتے تھے۔ تم آپ کی متابعت کا دعویٰ
کس طرح کرتے ہو حالانکہ آپ کی مخالفت کر رہے ہو آپ کے اقوال و
افعال میں سب میں تمہارا دعویٰ تو بڑا لبا چڑا ہے مگر گواہ کوئی
نہیں۔ کہادت کہی جاتی ہے کہ یا تو خالص یہودی بن ورنہ توریت
کی محبت مت بھگار۔ اسی طرح میں تجھ سے کہوں گا کہ یا تو سلا
کی جلد شرائط کا پابند ہو ورنہ یوں مت کہہ کہ میں مسلمان ہوں۔
اسلام کی شرائط بجا لاؤ اور اسلام کی حقیقت یعنی حق تعالیٰ
کے سامنے گردن مجھ کانے اور سب کچھ اس کے حوالہ کر دینے کو اختیار
کرو۔ آج تو مخلوق کی غمخواری کر۔ کل کو حق تعالیٰ اپنی رحمت
سے تیری غمخواری فرمایا۔ تو رحم کر زمین والوں پر۔ تجھ پر رحم کر گیا
وہ جو آسمان میں ہے (اس کے بعد کچھ اور تقریر کی اور پھر فرمایا)
جب تک تو اپنے نفس کیساتھ ہے اس وقت تک اس مقام تک نہ پہنچو
اور جب تک نفس کو اس کی لذتیں اور حظوظ پہنچا رہیگا اس وقت تک

فِي قَيْدِهَا: وَفَقَهَا حَقُّهَا: وَامْنَعَهَا حَظُّهَا: بِ
 بِأَيْصَالِ الْحَقِّ إِلَيْهَا بَقَاؤُهَا وَبِأَيْصَالِ الْحَقِّ
 إِلَيْهَا هَلَاكُهَا: حَقُّهَا مَا لَا بَدَلَ مِنْهُ مِنَ
 الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالشُّرَابِ وَمَوْضِعِ تَسْكُنٍ
 فِيهِ وَحَظُّهَا الدَّلَالَةُ وَالشَّهَوَاتُ: خُذْ
 حَقَّهَا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ: وَكُلْ حَظَّهَا إِلَى لَقْدَرِ
 وَالسَّابِقَةِ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَطْعَمَهَا
 الْمُبَاحَ لَا الْحَرَامَ: أَقْعَدَ عَلَى بَابِ الشَّرْعِ
 وَآلِئِنْ مَهْلِكُكُمْ مِنْهُمْ وَقَدْ أَفْلَحْتَ: أَمَا
 سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا أَتَاكُمْ
 الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
 وَاتَّقُوا بِالْيُسْرِ: وَظَنُّ نَفْسِكَ عَلَيْهِ فَإِنْ جَاءَ
 الْكَفِيرُ مِنْ بَدَلِ سَابِقَةٍ وَالْعِلْوُ كُنْتَ فِيهِ
 إِذَا قَنَعْتَ بِالْيُسْرِ مَا هَظَلْتَ نَفْسَكَ: وَلَا
 يَفْقَهُهَا مَا قَسَمَ لَهَا: كَانَ الْحَسَنُ الْبَصِيرُ
 رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: يَكْفِي الْمُؤْمِنَ مَا
 يَكْفِي الْغَنِيَّ: كَفْتُ مِنْ حَشْفٍ وَشَرَبَةٍ
 مَاءٍ: الْمُؤْمِنُ يَتَّقُوهُ: وَالْمُتَّقِي يُتَّقِي
 الْمُؤْمِنُ يَتَّقُوهُ: لَا تَهْ فِي الطَّرِيقِ: مَا
 وَصَلَ إِلَى الْمَنْزِلِ: قَدْ عَلِمَ أَنَّ لَهُ فِي
 الْمَنْزِلِ كُلِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ: وَالْمُتَّقِي
 لَا مَنْزِلَ لَهُ: لَا مَقْصِدَ لَهُ: مَا أَكْثَرَ
 تَغْرِيطَكُمْ فِي الْأَيَّامِ وَالشُّهُورِ تَقْطَعُونَ
 الْأَعْمَارَ بِلَا نَفْعٍ: أَرَأَيْكُمْ لَا تَغْرِطُونَ
 فِي دُنْيَاكُمْ:

تو اس کی قید میں ہے۔ اس کا حق تو اس کو پورا دے اور اسکے
 خط سے اس کو باز رکھ۔ اس کا حق اس تک پہنچا دینے میں اسکی
 بقا ہے۔ اور اسکا خط اس کو پہنچانے میں اسکی ہلاکت ہے۔ اسکا
 حق تو صرف اتنی مقدار کھانا اور پانی اور کپڑا اور پڑھنے کے
 قابل مکان ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اسکا حظ لذتیں اور
 خواہشات ہیں اور اسکا حق بھی (جسکا پہنچانا ضروری ہے) شریعت
 کے ہاتھ سے لے اور اسکے حظ کو تقدیر اور حق تعالیٰ کے علم سابق
 کے حوالہ کر کہ مقدور ہوگا تو اسی طرف سے حکماً پہنچے گا، اسکو حلال
 غذا کھلا۔ حرام مت کھلا۔ شریعت کے دروازہ پر بیٹھ اور پابندی
 کے ساتھ اس کی خدمت کرتا رہ کہ ضرور فلاح پائیگا۔ کیا تو نے حق
 تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ جو کچھ تم کو رسول دیں اسکو لو اور جس
 سے وہ تم کو منع کریں اس سے باز رہو۔ تھوٹے پر قناعت کر اور
 اسی پر اپنے نفس کو جائے رکھ پھر اگر علم سابق اور تقدیر کے ہاتھ سے
 زیادہ آئے گا تو اسیں خود ہی مشغول ہو جائیگا۔ جب تو تھوڑے
 پر قناعت کریگا تو تیرا نفس ہلاک نہ ہوگا اور جو کچھ اسکے مقصود میں ہے
 وہ اس سے جانے سکے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے
 کہ مومن کو تو اتنی مقدار کافی ہے جتنی بکری کے بچہ کو کافی ہے یعنی
 ایک مٹھی ناقص چھوڑے اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن تو زاد راہ لیتا
 ہے اور منافق مزے آتا ہے۔ مومن بقدر ضرورت لیتا ہے کیونکہ
 وہ راستہ میں ہے کپڑا تو تک ابھی پہنچا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ
 کسے پڑاؤ پر ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور منافق کا نہ کوئی
 پڑاؤ ہے نہ کوئی مقصد (جہاں پہنچنے کے قصد سے چلا ہو پھر
 اس کو دنیا جمع کرنے میں کیوں تامل ہو) ایام اور مہینوں میں
 کس درجہ تمہاری کوتاہی بڑھی ہوئی ہے تم اپنی زندگیاں بے فائدہ
 ختم کر رہے ہو۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ اپنی دنیا کے معاملہ میں تو

دے اور اسکے
بچا دینے میں اسکی
اکت ہے اسکا
اور پڑ رہنے کے
مکا حظ لذتیں او
ری ہے شریعت
کی کے علم سابق
ہے گا، اسکو حلال
بیٹھ اور پابندی
کیا تو نے حق
اسکو لو اور جس
قناعت کراور
تقدیر کے ہاتھ سے
ب تو تھوڑے
کے مقصود میں
یہ فرمایا کرتے تھے
کو کافی ہے یعنی
من تو زار اور الیتا
لیتا ہے کیونکہ
ہ جاتا ہے کہ
افق کا نہ کوئی
سے چلا ہو پھر
اور مہینوں میں
تدگیوں بیفانہ
سے معاملہ میں تو

وَمَقْرُطُونَ فِي آدْيَانِكُمْ اَعْسَوْا تُصَيَّبُوا
الدُّنْيَا مَا بَقِيَتْ عَلَى اَحَدٍ وَهَكَذَا لَا تَبْقَى
عَلَيْكُمْ يَا قَوْمُ اَمَعَكُمْ تَوْفِيقٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ بِالْحَيَاةِ مَا اَقْلَ تَدْبِيرُكُمْ مَنْ يَعْمُرُ
دُنْيَا غَيْرِهِ بِمَجْرَابِ اٰخِرَةٍ يَحْصُمُ الدُّنْيَا لِقَدْرِ
يَتَفَرَّقُ دِينُهُ يَتَوَقَّعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَتَحْتَظُّ عَلَيْهِ لِرِضَا خَلْقٍ مِثْلِهِ
كُوْنِهِمْ وَيَتَقَنُّ اَنَّهُ مَيِّتٌ عَنْ قَرِيبٍ بِحَاضِرٍ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَآيَةُ فَحَاسِبُ
عَلَى جَمِيعٍ تَصَرُّفَاتِهِ لَا قَصْرَ عَنْ كَثِيرٍ مِّنْ
اَعْمَالِهِ عَنْ لُقْمَنِ الْحَكِيمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ
عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ كَمَا تَعَرَّضُ
وَلَا تَدْرِي كَيْفَ تَمْرَضُ هَكَذَا اَتَمُوتُ وَ
لَا تَدْرِي كَيْفَ تَمُوتُ اَحَدٌ ذَكَرُوا هَآكُلُهُ
وَلَا تَخْذُ رَوْحًا وَلَا تَسْتَهْوُونَ بِبَاغَايَ بَيْنَ عَيْنِ
الْخَيْرِ مَشْعُورَيْنِ بِالْدُّنْيَا عَنْ قَرِيبٍ
نَشَبَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا تَحْزَنُكُمْ وَلَا يَنْفَعُكُمْ
مَا جَمَعْتُمُوهُ مِنْ يَدِّهَا وَلَا تَلَذُّ دُمُومُهَا
بَلْ يَكُونُ جَمِيعُ ذَلِكَ وَبَالَآ
عَلَيْكُمْ يَا غُلَامُ عَلَيْكَ
بِالْاِحْتِمَالِ وَقَطْعِ الْغَرَرِ لِلْكَلْبَةِ
اَخَوَاتٍ اِذَا كَلَمَكَ وَلَدٌ
مِنْهُمْ كَلِمَةً ثُمَّ اَجَبْتَهُ
عَنْهَا جَاءَتْ لِكُلِّهَا
شَمْرُ

کرتے نہیں اور اپنے دین کے بارے میں کوتاہیاں کرتے ہو۔ اس
برعکس کر دو کہ راہ صواب پر آ جاؤ گے۔ دنیا کسی کے پاس ہے،
نہیں رہی اور اسی طرح تمہارے پاس بھی نہ رہے گی۔
صاحب جو۔ کیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے زندگی کا کوئی
پروانہ آگیا ہے؟ تمہاری انجام دہی کس درجہ کمزور ہوگئی؟ (کہ موت
سے اطمینان ایک سانس بھی نہیں اور سامان ہے ہزار برسوں کا)
جو شخص اپنی آخرت کو دیران کر کے دوسروں کی دُوب کو آباد کرتا
ہے وہ اپنے دین کو ٹکڑے کر کے دوسروں کے لئے دُوب جمع کرتا
اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیان پردہ ڈالتا۔ اور اپنی جیسی مخلوق
کی رضا مندی کے لئے خدا کا غصہ اپنے اوپر لیتا ہے۔ اگر اس
علم اور یقین ہو کہ وہ عنقریب مرنے والا ہے اور حق تعالیٰ
کے حضور میں حاضر ہونے والا اور اپنے مجملہ حرکات افعال کا
حساب دینے والا ہے تو اپنی بہت کچھ بد اعمالیوں سے روک جائے
لنھان حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اُنھوں نے اپنے بیٹے
سے کہا کہ بیٹا جس طرح تو بیمار ہو جاتا ہے اور تو نہیں سمجھتا کہ
کس طرح بیمار ہو گیا۔ اسی طرح ایک ان تو مرنے والا ہے۔ مجملہ سب کچھ
کس طرح موت آگئی؟ میں تم کو ڈراتا اور منہ کرتا ہوں مگر تم نہ جانتے
ہو اور نہ باز آتے ہو۔ لے بھلائی سے غیر حاضر اور دُنیا کے مشغولین
میں والو قریب ہے وہ وقت کہ دُنیا تم پر حملہ کرگی اور تمہارے گلے
کھونٹ دیگی۔ اور جو کچھ تم نے اس کے ہاتھ سے بیکر جمع کیا تھا، وہ
تمہارے کام آئے گا اور نہ وہ لذتیں جن کے تم نے مرنے اڑائے تھے
بلکہ یہ ساری چیزیں تم پر وبال ہو جائیں گی۔ صاحبزادہ بردبار
اور قطع شرکی عادت ڈال۔ باتوں کے بہت کچھ بھائی بہن ہیں۔
جب کوئی شخص چھ سے ایک بات کہتا ہے اور اس کے بعد تو اس کو
اس بات کا جواب دیتا ہے تو اس کے بھائی بہن آموجود ہوتے ہیں (اور نہ)

يُخَصِّرُ الشَّرَّ بَيْنَكُمْ أَحَادًا أَوْ أَفْرَادًا مِنَ الْخَلْقِ
يُؤْخَلُونَ لِنَاغْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَهُمْ مُحَجَّبُونَ عَنْكُمْ إِنْ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُمْ هُمْ
نِعْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ نِقْمَةٌ عَلَى الْمُنَافِقِينَ
أَعْدَاءُ دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُمَّ طَيِّبْنَا بِالتَّوْحِيدِ
وَبِخَيْرِنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَا سِوَاكَ فِي الْجَمَلَةِ
يَا مُوَحِّدِينَ يَا مُشْرِكِينَ كَيْسَ بِيْلَاحِدٍ
مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ الْكُلُّ عَجْزٌ الْكُلُّ لَوْ
وَالْمَسَالِيكُ وَالسَّلَاطِينُ وَالْأَغْنِيَاءُ وَالْفُقَرَاءُ
كُلُّهُمْ أَسْرَاءُ قُدِّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبُهُمْ بِيْلَهُ
يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ كَيْسَ كَيْفَ شَيْءٌ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ لَا تَسْتَمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّمَا
تَأْكُلُكُمْ كَمَنْ يَأْخُذُ كَلْبًا ضَارِيًا فَإِنَّ يَدَهُ
وَيُسَيِّمُهُ وَيَحْلُو أَمْعَهُ فَلَا جُورَ يَأْكُلُهُ
لَا تُطْلِقُوا عَنْهُ النَّفْسَ وَتَحْدُوا سَكَابِنَهَا
وَأَنَّمَا تَرْمِي بِكُمْ فِي أَوْدِيَةِ الْهَلَاكِ
وَتَحْنُ عَنْكُمْ أَتَقْلَعُوا مَوَادَّهَا وَ
لَا تُطْلِقُوا هَا فِي شَهْوَاتِهَا
اللَّهُمَّ آعِنَا عَلَى نَفْسُونَا
إِنَّمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ
وَمَنْ عَذَابُ
النَّارِ

سوال و جواب ہو کر بات بڑھتی جاتی ہے پھر تم دونوں کے
درمیان شر آمو جو ہوتا ہے (کہ لڑائی ہونے لگتی ہے۔ پس اگر
پہلی ہی بات کو برداشت کر جاتا تو نہ جواب کی نوبت آتی نہ شر بڑھتا
مخلوق میں بہت کم افراد ہیں جنہیں مخلوق کو حق تعالیٰ کے دروازے
کی طرف بلانے کی خدمت کا اہل بنایا جاتا ہے۔ اگر لوگ ان کے
بلوائے کو مقبول نہ کریں تو یہ ان پر حجت ہیں۔ مومنین کے حق میں
نعمت ہیں اور منافقین کے حق میں جو دین خداوندی کے دشمن ہیں
نقمت اور عذاب ہیں۔ یا اللہ ہم کو عطر توحید سے معطر فرما
اور مخلوق سے اور مجملہ ماسوی سے فنا ہو جانے کی دھونی دے
اے موحّد اور اے مشرک! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں بھی
کچھ نہیں۔ سب عاجز ہیں۔ کیا بادشاہ اور کیا غلام۔ کیا سلاطین
اور کیا اغنیاء اور کیا نفت رار سب تقدیر خداوندی کے قیدی ہیں
سب کے قلوب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ کہ ان کو جس طرح
چاہتا ہے اُلٹا پلٹتا ہے۔ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ اور وہ
سب کی سُننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے۔ اپنے نفسوں
کو موٹا مت کرو ورنہ وہ تم ہی کو کھائیں گے۔ جیسے کوئی شخص
شکاری کتے کو لے کر پالے اور کھلا پلا کر اس کو فرہ کرے۔
اور اس کے ساتھ تہائی رکھے تو ضرور ہے کہ وہ اسی کو
کھائے۔ نفسوں کی باگ مت چھوڑو اور اس کی پھربوں کو
تیز نہ ہونے دو ورنہ وہ تم کو ہلاکت کے جنگل میں پھینکے گا اور
تہاے ساتھ دھوکہ کرے گا۔ اس کے مواد کو قطع کرو اور اس کی
شہوتوں میں اس کو آزاد نہ پھرنے دو۔ یا اللہ ہمارے نفسوں کے
مقابلہ میں ہماری مدد کر اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی
بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور سچا ہم کو نفع
کے عذاب سے۔

الْمَجْلِسُ الثَّاسِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ
عَشْرِيَّةً بِأَلَدُرْسَةٍ ثَمَانِينَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ

خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِيَّةً

وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلٌ أَنْ يُخَافَ وَيُزَجَّ بِـ
وَكُلُّكُمْ يَخْلُقُ جَنَّةً وَلَا تَأْلَافَ أَطِيعُوهُ طَلَبًا
لِتُجِبَهُ مَا عَلَيْكُمْ مِنْ عَطَائِهِ وَعِقَابُهُ طَاعَةً
فِي أَمْتِنَالِ أَمْرِهِ ۖ وَالْإِيْتِمَاءُ عَنْ تَهْمِهِ وَ
الصَّبْرُ مَعَ أَقْدَارِهِ ۖ تَوَلَّوْا لِلَّهِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ بَيْنَ
يَدَيْهِ ۖ ذَلَّوْا لَهُ بِدُورِ عَيْنَيْكُمْ وَفُلُوبِكُمْ ۖ
الْبُكَاءُ عِبَادَةٌ ۖ وَهُوَ مَبَالِغَةٌ فِي الدَّلِيلِ ۖ
إِذَا مَنَّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالتَّيْبَةِ الصَّالِحَةِ وَ
الْأَعْمَالِ التَّوَكُّلِ ۖ نَفَعَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَتَوَلَّى مَجَازَاةَ الْمُظْلُومِينَ ۖ لِأَنَّ كَيْسَرَ
كُفِّرَ مَنْ يُظْهِرُ رَحْمَتَهُ وَرَأْفَتَهُ لِلطَّائِعِينَ لَهُ
عَلَيْكَ بِحَبِّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ اجْعَلْ
حُبَّتَهُ أَهَمَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْكَ ۖ لَا بُدَّ لَكَ مِنْهَا
فِي الْإِثْقِ تَنْفَعَكَ ۖ كُلُّ مَنْ خَلَقَ يُرِيدُ لَكَ
لَهُ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ لَكَ ۖ يَا قَوْمَ
مُؤَسَّكُمْ تَدْعِي إِلَى الْإِلَهِيَّةِ ۖ وَمَا عِنْدَكُمْ
خَيْرٌ ۖ لَا تَهْمَا تَتَخَيَّرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يُرِيدُ غَيْرَ مَا يُرِيدُ ۖ وَتُحِبُّ عَدُوَّكَ
الْفَيْطَانِ الرَّحِيمِ ۖ وَلَا تُحِبُّهُ ۖ وَلَا ذَا جَاءَ
أَقْصِيَّتُهُ لَا مُوَافِقَ وَلَا تَصِيدُ

اُنیسویں مجلس

(وقت شام - یوم - شنبہ - ۱۸ ذیقعدہ ۱۰۸۰ھ مدرسہ معمولہ)
اگر حق تعالیٰ شانہ ووزخ اور جنت کو نہ پیدا فرماتا تب بھی اس کی
ذات اس کی مستحق تھی کہ اسی سے ڈرا جائے اور اسی سے امید کی جائے
پس اس کی اطاعت کرو اس کی ذات کے طالب بن کر گویا کہ نہ تم پر
اس کی عطا ہے نہ سزا۔ اس کے حکم کی تعمیل کرنے۔ اس کی مانعت
پر رک جائے اور اس کے احکام قضاء و قدر پر صبر کرنے میں اس کی
اطاعت ہے۔ اس کے سامنے گریہ و زاری کرو اور اپنی آنکھوں اور
قلوب کے آنسوؤں سے رو رو کر بھی عبادت ہے کیونکہ وہ کمال
درجہ کی عاجزی ہے (اے مخاطب) جب تو توبہ اور نیت صالح
اور پسندیدہ اعمال پر مڑے گا تو حق تعالیٰ تجھ کو نفع بخشے گا اور
آفت رسیدوں کے مکافات کا سر پرست بن جائے گا۔
کیونکہ وہاں (اس کے سوا) کوئی نہیں جو اپنی طاعت کر نیوالوں
پر اپنی رحمت و شفقت کا اظہار فرمائے۔ تو دنیا اور آخرت دونوں
میں اسی کی محبت کو اپنے اوپر لازم کر اور اسی کی محبت کو اپنے
نزدیک ہر چیز سے زیادہ اہتمام کے قابل بنائے کہ اس کے بغیر
تجھ کو چارہ نہیں اور وہی تیرے لئے مفید بھی ہے۔ ساری مخلوق
تجھ کو چاہتی ہے اپنے فائدے کے لئے اور وہ تجھ کو چاہتا ہی تیرے
ہی نفع کے لئے۔ صاحبو! تمہارے نفس خدائی کا دعویٰ کر رہے
ہیں اور تم کو خبر نہیں۔ اس نے کہ وہ ترجیح دیتے ہیں حق تعالیٰ پر
اور جو کام وہ چاہتا ہے تمہارے نفس اس کے خلاف چاہتے ہیں
اس کے دشمن شیطان ملعون کے ساتھ محبت کرتے ہو اور اس
کے ساتھ محبت نہیں رکھتے اور جب اس کے احکام آتے ہیں تو
تمہارے نفس نہ ان کی موافقت کرتے ہیں نہ ان پر صابر رہتے ہیں

میرے دونوں کے
ملگتی ہے۔ پس اگر
وہ بت آتی نہ شر پھٹا
تعلے کے دروازے
اگر لوگ ان کے
مومنین کے حق میں
وندی کے دشمن ہیں
مید سے معطر فرما
دے دھونی دے
کے ہاتھ میں بھی
غلام کیا سلاطین
ری کے قیدی ہیں
کو جس طرح
چیز نہیں۔ اور وہ
اپنے نفسوں
جیسے کوئی شخص
س کو فرہ کرے۔
کہ وہ اسی کو
کی چھریوں کو
میں پھینکے گا اور
قطع کر دو اور اسکی
ہائے نفسوں کے
نیا میں بھی
بچا ہم کہنہ

بَلْ تُعَارِضُوا نُنَازِعُ مَا عِنْدَهَا مِنْ
 الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَدْ قِنَعَتْ بِاسْمِ
 الْإِسْلَامِ وَلَهَذَا لَا يَنْفَعُهَا وَلَا يَجْدِي
 عَلَيْهَا نَفْعًا يَا غَلَامُ لَا زِمَ الْخَوْنِ وَلَا
 تَأْمَنُ بِحَقِّ الْحَقِّ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَقِرُّ
 قَدَمُ طَلِيكَ وَيُسَيِّرُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُؤَمِّنُ
 تَوْقِيحُ الْأَمَانِ فِي يَدَيْكَ حِينَئِذٍ يَكْفِي
 لَكَ أَنْ تَأْمَنُ إِذَا أَمَنَكَ رَأَيْتَ عِنْدَكَ
 خَيْرًا كَثِيرًا إِذَا أَمَنَكَ فَاسْتَقَرَّ لِأَنَّ
 إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَا يَرْجِعُ فِيهِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 إِذَا أَصْلَحَ عَبْدًا اقْرَبَهُ وَإِذَا نَاقَهُ وَ
 كَلَّمَ غَلَبَ عَلَيْهِ الْخَوْفُ أَلْفَ عَلَيْهِ مَا
 يُزِيلُ ذَلِكَ وَيُسْكِنُ قَلْبَهُ وَسُرَّاهُ
 فَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَيُحَافَ
 يَا جَاهِلُ تُعْرِضُ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 تُخَالِفُهُ وَرَاءَ ظَهْرِ قَلْبِكَ وَتَسْتَعْلِجُ
 الْخَلْقُ أَتَقْوَمُ اسْتَغْلَوْا بِخُدْمَةِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ فَقَرَّبَ قُلُوبَهُمُ إِلَيْهِ لَعَرَفَ
 إِلَيْهَا فَعَرَفْتُهُ إِذَا أَحَدُهُمْ إِذَا عَرَفَ
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَّغَ مِنْ مَحَارِبِهِ
 نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ وَشَيْطَانِهِ وَتَحْلِيصِ
 مِنْهُمْ وَمِنْ دُنْيَاكَ وَفَقَمَ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ
 وَجَلَّ بَابَ قُرْبِهِ يَطْلُبُ شُغْلًا يَعْمَلُهُ
 فَيَقَالُ لَهُ ارْجِعْ وَرَاءَكَ وَاسْتَغْلِ
 بِخُدْمَةِ الْحَقِّ

بلکہ معارضہ اور نزاع کرتے ہیں کہ یوں کیوں ہوا اور یوں کیوں ہوا
 ان کو گردن جھکانے کی خبر ہی نہیں کہ (کیا چیز ہے) وہ اسلام کے
 صرف نام پر قناعت کر بیٹھے۔ سو یہ ان کو مفید نہیں اور اس سے
 ان کی کوئی کار براری نہ ہوگی صاحبزادہ۔ جب تک تو حق تعالیٰ
 سے جانے لے اور تیرے قلب اور بدن کے پاؤں اس کے سامنے
 مضبوطی کے ساتھ قائم نہ ہو جائیں اور جب تک تیرے ہاتھوں میں
 امان کی دستاویز حوالہ نہ کر دی جائے اس وقت تک برابر ڈرتا رہا
 اور نڈر مت ہو۔ ہاں شاہی فرمان ملنے پر تجھ کو زیبا ہے کہ مطمئن
 ہو جائے۔ جب وہ تجھ کو امان نصیب فرمائے گا تو اس کے پاس تجھ کو
 بہت کچھ بھلائیاں نظر آئیں گی اور جب وہ تجھ کو امان دے گا تو اس کو
 قرا بھی ہوگا۔ اس لئے کہ وہ جو کچھ عطا فرماتا ہے اس کو واپس نہیں لیتا
 حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو نوازتا ہے تو اس کو قریب کر لیتا اور
 پاس بلا لیتا ہے اور جب اس پر خوف غالب ہوتا ہے تو اس پر ایسی
 چیز القا فرماتا ہے جو خوف کو دور کر دیتی اور اس کے قلب اور باطن
 کو سکون بخشی ہے۔ پس بندہ اور حق تعالیٰ کے درمیان یہ معاملہ
 رہتا ہے۔ اے نادان تجھ پر افسوس کہ حق تعالیٰ سے فرح پھیرتا
 اور اس کو اپنے قلب کی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مخلوق کی خدمت میں
 مشغول ہوتا ہے۔ اہل اللہ نے حق تعالیٰ کی خدمت کا شغل اختیار
 کیا تو حق تعالیٰ نے ان کے قلوب کو اپنے قریب کر لیا اور ان کو اپنی
 شناخت کرا دی پس وہ اس کو پہچان گئے۔ ان میں سے جب کوئی
 حق تعالیٰ کا عارف بنتا اور اپنے نفس و خواہش اور طبیعت و
 شیطان کی جنگ سے فارغ ہوتا اور ان دشمنوں سے اور اپنی رُشنا
 سے خلاصی پاتا اور حق تعالیٰ اس کے لئے قرب کا دروازہ کھول دیتا
 ہے تو وہ کسی خدمت کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کو کرتا رہے پس اس کو
 ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے پچھلے فرح لوٹ اور مخلوق کی خدمت کا

شغل اختیار کر اور ان کو ہم تک پہنچنے کا راستہ بتا تارہ - اور خدمت کرتا رہ ہمارے طالبوں اور ہمارے چاہنے والوں کی صوابی اہل اللہ جن شغل میں ہیں تم اس سے غافل ہو۔ تم اپنے نفوس کیلئے جو تہارے دشمن ہیں۔ رات اور دن محنت میں مشغول ہو۔ اپنے رب عزوجل کو ناراض کرتے اور اپنی بیبیوں کو راضی کرتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تیری سب حرکات و سکنات اور تیرا سارا فکر نفس اور بی بی اور بچوں کے لئے ہے اور حق تعالیٰ شانہ سے بالکل بے خبر ہے۔ مخلوق میں بہت لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں اور بچوں کی خوشی کو حق تعالیٰ کی خوشنودی پر مقدم سمجھتے ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ تیرا شمار مردوں میں نہیں ہو سکتا کیونکہ مرد جو اپنی مردانگی میں کامل ہوتا ہے حق تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے لئے عمل نہیں کرتا تیرے قلب کی دونوں ٹھیں اندھی ہو گئیں۔ تیرے باطن کی صفائی مکدر بن گئی۔ تو حق تعالیٰ سے محبوب ہو گیا۔ اور تجھے خبر نہیں۔ اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ داسے حسرت اُن مجوبین پر جن کو اپنا محبوب ہونا بھی معلوم نہیں۔ تجھ پر افسوس تیرے ہر پس میں کج کا چورا ملا ہوا ہے اور تو اس کو کھائے جاتا ہے اور غلبہ شہوت و قوت حرص اور شدت ہوس کے سبب اس سے آگاہ نہیں۔ گھڑی بھر کے بعد وہ تیرے معدہ کے ٹکڑے کر دے گا اور تو ہلاک ہو جائیگا۔ تیری ساری مصیبت اپنے مولیٰ سے دور پڑ جانے اور غیر اللہ کو اختیار کرنے کی وجہ سے ہے اگر تو مخلوق کی حاجت کرتا تو ضرور ان کو مبغوض سمجھتا اور ان کے خالق کو محبوب بناتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "حاجت لے مبغوض سمجھنے لگے گا" تو جانچے بغیر بغض و محبت رکھتا ہے۔ جانچنے کے لئے عقل چاہیے اور عقل تیرے پاس ہے نہیں۔ جانچنے والا قلب ہے اور قلب تجھ کو نصیب نہیں قلب ہی

وَدَلُّهُمْ عَلَيْنَا أَخِي مُوَالِ الطَّلَابِ وَالرَّيْدِينَ
لَنَا: أَنْتُمْ عَمَلُ عَمَّا الْقَوْمُ فِيهِ: تَوَاصُلُكُمْ
الضَّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِي الْكَدِّ عَلَى التَّفَوُّزِ الرَّحْمَنِ
بِهِ عَدُوٌّ كُمْ: تَرْطُوبُونَ أَرْوَاحَكُمْ بِسُخْوَ دَارِكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ: كَثِيرٌ مِّنَ الْخَلْقِ يَقْدَرُونَ رِضَا دَارِكُمْ
وَأَوْلَادِهِمْ عَلَى رِضَا الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّهُ أَرَى
خَرَكَاتَكَ وَسَكَنَاتَكَ وَحُلَّ هَمِّكَ لِنَفْسِكَ وَ
زَوْجِكَ وَوَلَدِكَ وَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَيِّ عَزَّ وَ
جَلَّ خَبْرٌ وَمِجْكَ أَنْتَ لَا تُعَدُّ مِنَ الرِّجَالِ
الزَّجَلِ الْكَامِلِ فِي رِجْوَالِيَّتِهِ لَا يَمُكِّلُ لِحَدِّ
سِوَى الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ عَمِيتْ عَيْنَا قَلْبِكَ
وَحَدَّ رِصْفَاءِ سِرِّكَ: وَقَدْ حَبِطَتْ عَنْ رَبِّكَ
عَنْ وَجَلَّ: وَمَا عِنْدَكَ خَبْرٌ: وَلِهَذَا قَالَ
بَعْضُهُمْ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَيْلٌ لِّلْمُحْجُوزِينَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مُحْجُوزُونَ وَمِجْكَ
فِي قِتْيَتِكَ زُجَاهٌ مُّكْسَرٌ: وَأَنْتَ تَأْكُلُهُ
وَلَا تَعْلَمُ بِهِ لِقْوَةً فَسَرِّهَكَ وَغَلَبَتْ شَهْوَتُكَ
وَهُوَ الْمَوْشِدَةُ حَرْصُكَ: بَعْدَ سَاعَةٍ تَقْطَعُ
مَعْدَتَكَ وَهَمْلِكَ: كُلُّ بَلَاءِكَ لِبَعْدِكَ عَنْ
مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِخْتِيَارُكَ لِبَعْدِكَ: كَوْنُ
خَبَرَاتِ الْخَلْقِ كِبَافِئَتِهِمْ: وَأَحْبَبْتَ خَالِقَهُمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْ
تَقْلَهُ: يَفْنَى تَبْعُضُ: أَنْتَ تُحِبُّ وَتُبْغِضُ مِنْ
غَيْرِ اخْتِيَارٍ: الْعَهْلُ يُخْتَبَرُ وَلَا عَقْلَ لَكَ
الْعَلْبُ يُخْتَبَرُ وَلَا قَلْبَ لَكَ: أَلْقَلْبُ

اور یوں کیوں ہوا
وہ اسلام کے
س اور اس سے
تو حق تعالیٰ
س کے سامنے
رے ہاتھوں میں
ک برابر ڈرتا رہ
با ہے کہ مطمئن
کے پاس تجھ کو
ن دیکھا تو اس کو
لو واپس نہیں لیتا
کر لیتا اور
ہے تو اس پر ایسی
لب اور باطن
درمیان یہ معاملہ
سے رخ پھیرتا
خدمت میں
کا شغل اختیار
اور ان کو اپنی
سے جب کوئی
طبیعت و
س اور اپنی دنیا
انہ کھول دیتا
ہے پس اس کو
خدمت کا

يَتَعَكَّرُ وَيَسْتَكْزِرُ وَيَتَعَطَّ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 إِنِّي ذُلِيلٌ كَذَلِكَ كَرِيهُ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ
 أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ : إِنَّ قَلْبَ الْعَقْلِ
 قَلْبًا : وَانْقَلَبَ الْقَلْبُ سِرًّا : وَانْقَلَبَ السِّرُّ
 فَنَاءً : وَانْقَلَبَ الْفَنَاءُ وَجُودًا : أَدَمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَالْأَنْبِيَاءُ كَانَتْ لَهُمْ شَهَوَاتٌ وَ
 رَغَبَاتٌ : غَيْرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُخَالِفُونَ نَفْسَهُمْ
 وَيَطْلُبُونَ رِضَاءَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ : أَدَمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ اشْتَهَى شَهْوَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ :
 وَنَزَلَ رَزَقًا وَاحِدَةً وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ : ثُمَّ
 تَابَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عِوَرَةٌ : وَكَانَتْ شَهْوَتُهُ
 مُحْمُودَةً فَإِنَّهُ لَمْ يَفَارِقْ حُجُورَ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ : وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا
 زَالُوا يُخَالِفُونَ نَفْسَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَشَهْوَتَهُمْ
 حَتَّى التَّحَقُّقُ بِالْمَلَايِكَةِ مِنْ حَيْثُ
 الْحَقِيقَةُ : لِكَثْرَةِ مُجَاهَدَاتِهِمْ وَ
 مُكَابَدَاتِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ : الْأَنْبِيَاءُ
 وَالْمُرْسَلُونَ وَالْأَوْلِيَاءُ يُصْبِرُونَ وَأَنْتُمْ
 أَيْضًا وَانْفُؤْهُمْ فِي الصَّبْرِ بِأَعْلَامٍ
 أَصْبِرْ لِصِرَّةِ عَدُوِّكَ فَقِي قَرِينُ
 نَفْسِيَّةٍ وَتَقْتُلْ وَتَأْخُذْ
 سَلْبَهُ : ثُمَّ تَأْخُذْ الْخَلْعَةَ
 مِنَ الْمَلِكِ وَالْأَقْطَافِ
 يَا عِزُّو
 وَانْجُدْ

سوچا اور عبرت و نصیحت پکڑا کرتا ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
 ”بیشک اس قرآن میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے قلب
 ہر یادہ کان لگا کر سنے بحضور قلب“ عقل ہی منقلب ہو کر قلب
 بن جاتی ہے اور قلب باطن بن جاتا ہے اور باطن فنا بن جاتا ہے
 اور فنا منقلب ہو کر وجود بن جاتی ہے۔ حضرت آدم اور دیگر انبیاء
 علیہم السلام میں بھی شہوتیں اور رغبتیں موجود تھیں۔ مگر وہ اپنے
 نفوس کی مخالفت کرتے اور اپنے رب عزوجل کی خوشنودی
 کے خواہاں رہتے تھے۔ آدم علیہ السلام نے جنت میں رہنے
 کی حالت میں صرف ایک خواہش کی اور صرف ایک لغزش کھائی
 اس کے بعد توبہ کر لی اور پھر کبھی ایسا نہ کیا۔ حالانکہ ان کی خواہش
 بھی محمود تھی کیونکہ انہوں نے چاہا کہ کسی طرح حق تعالیٰ کے پردوس
 سے جدا نہ ہوں (اور شیطان نے قسبیں کھا کر یقین دلایا تھا کہ اگر
 اس ممنوع درخت کا پھل کھا لو گے تو سدا یہیں رہو گے پس خواہش
 کے تسخین ہونے کے باوجود محض تدبیر میں لغزش کھانے کی جب
 یہ سزا ملی تو کیا پوچھنا ان کا جن کی خواہش بھی ذلیل ہے اور تدبیر
 بھی ذلیل) انبیاء علیہم السلام اپنے نفوس اپنی شہوات اور اپنی
 طبائع کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے نفوس کو
 مستقنوں میں ڈالنے اور مجاہدوں کی کثرت کے سبب حقیقت کے
 اعتبار سے فرشتوں سے جالافتی ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اور
 اولیاء اللہ صبر کیا کرتے ہیں۔ پس تم بھی صبر کرنے میں ان کی
 موافقت کرو۔ صاحبزادہ اپنے دشمن کی مار پر صبر کر لے۔
 بیت جلد وہ وقت آئے گا کہ (اپنے صبر کے صلہ میں) تو اس کو
 مارے گا بھی اور قتل بھی کرے گا۔ اور اس کے سامان پر بھی مال
 غنیمت بنا کر قبضہ کرے گا اور ان سب کے بعد بادشاہ کی طرف سے
 خلعت و جاگیر اجنت بھی حاصل کرے گا۔ صاحبزادہ کوشش کر

ن ارشاد فرماتا ہے
 لئے جس کے قلب
 ہو کر قلب
 من فاس جانا ہر
 اور دیگر انبیاء
 میں۔ گروہ اپنے
 دل کی خوشنودی
 جنت میں رہنے
 لکھنؤ شکان
 ان کی خواہش
 تعالیٰ کے پڑوس
 دلایا تھا کہ اگر
 ہو گے پس خواہش
 ہلانے کی جب
 دل ہے اور تیز
 ہوا ت اور اپنی
 چنے نفسوں کو
 ب حقیقت کے
 رسلین اور
 میں ان کی
 پر مبر کرے۔
 میں، تو اس کو
 مال پر بھی مال
 کی طرف سے
 کوشش کر

اِنَّكَ لَا تُعْزِي اَحَدًا ۚ وَاَنْ تَكُوْنُ نِيَّتُكَ
 صَاحِبَةً لِّكُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مِنْ اَمْرِ الشَّرْعِ
 بِاَذْنِيَّتِكَ ۚ فَادِيَّتُكَ لَهُ عِبَادَةٌ ۚ الصَّلَاةُ وَالْحُجَّةُ
 الصَّدَقَاتُ يَفْعَلُونَ قَدْ نَفَعْنِي صَوْرُهُمْ ۚ وَقَدْ اَقَامُوا
 الْفِيَا مَهُ عَلَى نَفْوِ سَهْمُهُ ۚ وَاعْرَضُوا عَنِ
 الدُّنْيَا ۚ هَمَمِهِمْ ۚ وَعَبَرُوا الصِّرَاطَ بِصَدَقَتِهِمْ
 سَادُوا اِسْلَامَهُمْ ۚ حَتَّى وَقَعُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ
 وَقَفُوا عِنْدَ الطَّبَقِ وَقَالُوا لَا تَاْكُلْ وَلَا
 نَشْرَبْ وَحَدَّثَا ۚ لِاَنَّ الْكَافِرَ لَا يَاْكُلُ
 وَحَدَّثَا ۚ فَرَجَعُوْا اِلَى الدُّنْيَا فَهَقَرُوا ۚ اَيُّ
 يَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلَى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ
 وَيُخْبِرُوْنَهُمْ بِمَا هُنَا ۚ فَيَسْتَهْلِكُوْنَ اْلْاُمُوْرَ عَلَيْهِمْ
 مِنْ قُوَى اِيْمَانِهِ ۚ وَتَمَكَّنَ فِيْ اِيْقَانِهِ رَاى
 بِقَلْبِهِ بِحَقِّ مَا اَخْبَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنْ
 اُمُوْر اَلْقِيَامَةِ ۚ يَرَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا
 فِيْهَا ۚ يَرَى الصُّوْرَ وَالْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ
 بِهٖ ۚ يَرَى الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ ۚ يَرَى الدُّنْيَا
 وَزَوَالَهَا وَانْقِلَابَ دُوْلِ اَهْلِهَا ۚ يَرَى
 الْخَلْقَ كَمَا تَهْمُ قُبُوْرُ كَيْمُتُوْنَ ۚ اِذَا
 اجْتَاَزَ عَلَى الْقُبُوْرِ اَحْسَنَ بِمَا فِيْهِ مِنْ
 الشُّعُوْرِ وَالْعَذَابِ ۚ يَرَى الْقِيَامَةَ وَمَا
 فِيْهَا مِنْ الْقِيَامِ وَالْمَوَاقِفَةِ ۚ يَرَى
 رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَذَابَهُ ۚ يَرَى
 الْمَلَائِكَةَ قِيَامًا وَالْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
 وَالْاَبْدَالَ وَالْاَوْلِيَاءَ عَلَى مَوَازِيْنِهِمْ ۚ

کہ تجھ سے کسی ایک کو بھی ایذا نہ پہنچے اور یہ کہ ہر شخص کے لئے تیری
 نیت بخیر ہو مگر ہاں جس کو ایذا پہنچانے کا شریعت حکم دے وہاں
 اس کو ایذا پہنچانا ہی عبادت ہے۔ صاحبان عقل و شرافت
 صدیقین کا نفع صورت و قورع میں آچکا انہوں نے اپنے نفسوں پر
 پہلے ہی قیامت قائم کر لی۔ اپنی ہمتوں سے انہوں نے دنیا کی
 طرف سے رخ پھیر لیا۔ تصدیق سے پل صراط کو عبور کیا اور اپنے
 قلوب سے چلے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ پر جا بٹھرے
 وہ لوگ طبق کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نہ ہم تنہا
 کھائیں گے نہ تنہا پیئیں گے اس لئے کہ کریم تنہا نہیں کھایا کرتا پس
 دنیا کی طرف اپنے اُٹے پاؤں لوٹ آئے کہ لوگوں کو اللہ عزوجل
 کی طاعت کی طرف بلاتے اور وہاں کی نعمتوں کی ان کو خبریں سناتے
 ہیں تاکہ (دخول جنت کے) سامان ان کے لئے بھی آسان بنادیں
 جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا اور یقین جم جاتا ہے وہ قیامت کے
 سارے معاملات جن کی حق تعالیٰ نے خبر دی ہے قلب کی آنکھوں
 سے دیکھتا ہے۔ دیکھتا ہے جنت اور دوزخ کو اور جو کچھ راحتیں او
 تکلیفیں ان میں ہیں سب کو وہ دیکھتا ہے صورت کو اور اس فرشتہ
 کو جو اس پر تعینات ہے۔ وہ دیکھتا ہے تمام چیزوں کو جیسی کہ
 حقیقت میں وہ ہیں۔ وہ دیکھتا ہے دنیا کا زوال اور اہل دنیا
 کی دولت و حکومت کے انقلاب کو۔ وہ دیکھتا ہے مخلوق کو گنا
 کہ وہ قبروں کے مدفون مردے ہیں جو چل پھر رہے ہیں۔ جب قبروں
 پر اس کا گذر ہوتا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے وہ عذاب و ثواب
 جو اس کے اندر ہو رہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے قیامت کو اور جو کچھ اس میں
 ہو نیوالا ہے یعنی پیشی اور مخلوق کا ایک جگہ ٹھہرنا وغیرہ وغیرہ دیکھتا ہو
 حق تعالیٰ کی رحمت کو اور اس کے عذاب کو۔ دیکھتا ہے فرشتوں کو
 کھڑا ہوا اور انبیاء مرسلین اور ابدال و اولیاء کو اپنے اپنے

يَرَى أَهْلَ النَّارِ الْجَنَّةَ يَكُونُ وَرَقًا وَأَهْلَ النَّارِ
 فِي النَّارِ يَتَعَادُونَ ۖ مِنْ صَمْتٍ نَظَرُهُ نَظَرَ
 بَعِيْنٍ رَأْسِهِ الْخَلْقُ ۖ وَبَعِيْنٍ قَلْبِهِ إِلَى فِعْلِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ۖ يَرَى تَحْرِيكَهُ وَ
 تَسْكِيْنَتَهُ لَهُمْ ۖ فَهَذَا النَّظَرُ الْعَزَّةُ ۖ مِنْ
 أَوْلِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَنْ إِذَا نَظَرَ إِلَى
 شَخْصٍ رَأَى ظَاهِرَهُ بَعِيْنٍ رَأْسِهِ ۖ وَبَاطِنَهُ
 بَعِيْنٍ قَلْبِهِ ۖ وَمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعِيْنِي سِرِّي
 مَنْ خَدَمَ خَدَمَ كَانَ إِذَا جَاءَهُ الْقَدْرُ وَافَقَهُ
 إِنْ حَمَلَهُ إِلَى الْبَرِّ أَوْ الْبَحْرِ إِلَى السَّهْلِ أَوْ
 إِلَى الْجَبَلِ ۖ أَطْعَمَهُ حُلَا أَوْ مُرًا ۖ وَافَقَهُ
 فِي الْعِزِّ وَالذُّلِّ ۖ وَالْغِنَى وَالْفَقْرَ ۖ وَالْعَافِيَةَ
 وَالسَّقَمَ ۖ مَشَى مَعَ الْقَدْرِ ۖ حَتَّى إِذَا فَلَاحَ
 الْقَدْرُ آتَتْهُ قَدْ تَوَعَّبَ ۖ نَزَلَ وَأَرْكَبَهُ
 مَكَانَهُ ۖ وَصَارَ رَكَابًا لَهُ ۖ وَخَدَمَهُ
 وَتَوَاصَلَ لَهُ ۖ لِقُرْبِهِ مِنَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتِهِ لَهُ ۖ وَكُلُّ ذَلِكَ
 لِمَا لَفِيَتْهُ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبِيعَتُهُ
 وَعَادَاتِهِ وَشَيْطَانِهِ وَأَقْرَانِ
 السُّوءِ ۖ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مُوَافَقَةَ
 قَدْرِكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
 وَاتِّبَاعِ الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
 وَفَقْنَا عَدَاةَ
 النَّارِ

مربوں پر۔ وہ دیکھتا ہے جتنیوں کو کہ ایک دوسرے کے پاس ملنے
 جلنے کو آ جا رہے ہیں اور دیکھتا ہے دوزخیوں کو کہ آگ کے اندر
 ایک دوسرے سے دشمنی کر رہے ہیں۔ جس شخص کی نظر صحیح ہو جاتی
 ہے وہ اپنے سر کی آنکھوں سے مخلوق کو دیکھتا ہے اور اپنے قلب
 کی آنکھوں سے اللہ عزوجل کے فعل کو جو مخلوق میں صادر ہو رہا
 ہے۔ اس کو نظر آتا ہے حق تعالیٰ کا مخلوق کو حرکت دینا اور
 سکون دینا پس یہ نگاہ عزت ہے (جس سے حق تعالیٰ نے ان کو
 نوازا ہے) حضرات اولیاء اللہ ہی ایسے ہیں کہ جب کسی شخص پر
 نگاہ ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں اس کے ظاہر کو اپنے سر کی آنکھ سے
 اور اس کے اندرون کو قلب کی آنکھ سے اور اپنے مولا عزوجل کو
 اپنے باطن کی آنکھ سے۔ جو خدمت کرتا ہے وہ خدمت بنتا ہوا ان کی
 یہ حالت تھی کہ جب تقدیر خداوندی ان کے متعلق آتی تو یہ اس کی
 موافقت کرتے تھے خواہ وہ ان کو خوشی میں لے جائے یا ستم میں
 نرم زمین میں پہونچا دے یا پتھر ملی زمین میں اور بیٹھا کھلاے یا کرہا
 یہ اس کی موافقت کرتے تھے عزت کے متعلق بھی اور ذلت کے
 متعلق بھی۔ تو تبحری کے متعلق بھی اور افلاس کے متعلق بھی۔
 تندرستی کے متعلق بھی اور بیماری کے متعلق بھی۔ یہ تقدیر
 کے ساتھ ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ جب تقدیر نے جان یا
 کہ یہ تمھارے گناہوں کے نزدیک اس کے محترم اور مقرب ہوئی
 وجہ سے وہ اتر پڑی اور اپنی جگہ اس کو سوار کر دیا۔ خود اس کے ہر کام
 بن کر چلی۔ اس کی خادم بن گئی اور اس کے سامنے تواضع سے جھک گئی
 یہ سب کچھ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اپنی عادات اپنے شیطان
 اور برے ہم نشینوں کی مخالفت کی بدولت نصیب ہوا۔ میرے اللہ
 ہم کو تمام حالتوں میں اپنی تقدیر کی موافقت نصیب فرما اور ہم کو عطا کر دینا
 میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچاؤ ہم کو دوزخ کے عذاب سے

الْمَجْلِسُ الْعَشْرُونَ

بیسویں مجلس

(وقت صبح - یوم جمعہ - ۲۱ رذیقہ ۱۳۵۵ھ - مدرسہ مہموہ)
 اے باشندگانِ بغداد تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا اور اخلاص کم ہو گیا۔ اقوال بڑھ گئے بلا اعمال کے۔ سوعل کے بغیر قول کسی کام کا نہیں بلکہ وہ حجت ہے نہ کہ قرب حق کا) راستہ۔ قول بلا عمل کے ایسا ہے جیسے مکان بغیر دروازہ اور حق آسائش کے گویا خزانہ ہے جس سے خرچ نہیں کیا جاتا وہ محض دعویٰ ہے بلا گواہ کے۔ وہ صورت ہے بلا روح کی اور بُت ہے جس کے ہاتھ میں زباؤں اور نہ گرفت کی طاقت۔ تمہارے اعمال کا بڑا حصہ گویا بدن ہے جس میں روح نہیں۔ کیونکہ روح تو اخلاص و توحید اور کتاب اللہ و سنت رسول پر قائم رہنا ہے (اور وہ اکثر اعمال سے نکل چکی ہو) غفلت مت کرو اور حالت کو پلٹو کہ راہِ ثواب پاؤ۔ حکم کی تعمیل کرو۔ منوعات سے باز آؤ اور تقدیر کی موافقت کرو۔ مخلوق میں چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کو اُنس و مشاہدہ اور قرب کی شراب پلا دی جاتی ہے کہ ان کو تقدیر اور مصیبتوں کا تکلیفوں کا حس نہیں رہتا۔ مصیبت کے دن گزر بھی جاتے ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں۔ پس وہ اللہ عز و جل کی حمد و شکر کرتے ہیں کہ (الحمد للہ) مصیبت کے وقت (شرابِ اُنس کی مدہوشی کے سبب) موجود ہی نہ تھے جو اپنے رب عز و جل پر اعتراض کرنے کی نوبت آتی۔ آفات و مصائب اہل اللہ پر بھی ایسی ہی نازل ہوتی ہیں جیسی تم پر۔ لیکن بعض ان میں وہ ہیں (جن کو حس ہوتا ہے) مگر وہ صبر کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آفات اور ان پر صبر کرنے دونوں سے (شرابِ اُنس کی مدہوشی کے سبب) غائب ہوتے ہیں تکلیف کا ماننا ایمان کی کمزوری اور ایمان کی طفولیت کے

وَقَالَ رَحِمَیْ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ یُکْرَمُ بِمَلٰئِکَۃِ
 حُسْرٰی مِنْ دُوْنِ الْقَعْدَةِ سَنَہٌ تَشْرِیْہُ اَرْبَعِیْنَ وَتَحْمِلُہَا
 یَا اَہْلَ ہٰذِہِ الْبِلَدِ ۚ قَدْ کَثُرَ النِّفَاقُ فِیْکُمْ وَ
 کَلَّ الْاِخْلَاصُ وَقَدْ کَثُرَتِ الْاَقْوَالُ بِلَا اَعْمَالٍ
 قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ لَا یُسَوِّیْ شَیْئًا ۚ بَلْ هُوَ حِجَّتٌ لَا فِجَہٌ
 اَلْقَوْلُ بِلَا عَمَلٍ ۚ کَدَّ اِبْرَیْلَا بَابٌ وَلَا مَرَافِقُ ۚ
 کُنُوزٌ لَا یُنْفَقُ مِنْہُ ۚ هُوَ مَجْرَدٌ دَعْوٰی بِلَا بَیِّنَۃٍ
 مُمَوَّرَةٌ بِلَا رُوحٍ ۚ صَنَمٌ لَا یَدِ اِنْ لَہٗ وَلَا دِجَانِ
 وَلَا بَطْشٍ ۚ مُعْظَمُ اَعْمَالِکُمْ کَجَسَدٍ بِلَا
 رُوحٍ ۚ اَلرُّوحُ هُوَ الْاِخْلَاصُ وَالتَّوْحِیْدُ وَالتَّابَا
 تَعَالٰی کِتَابُ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّتُہُ رَسُوْلُہٗ ۚ لَا
 تَخْفَلُوْا اَعْیُسُوْا اَلْیُسُوْا بِدِ اَمْتَلُوْا اَلَا مَرَّ ۚ
 وَاَنْتُمْ هُمْ اَعَنِ النَّحْبِیْ وَافِیْہِ الْقَدَرُ ۚ اَحَادُ
 اَفْرَادٌ مِنَ الْخَلْقِ تُسَفِّ اَقْلُوْہُمْ بِسَبْہِ الْاَنْسِ
 وَالمَشَہَدِۃِ وَالْقَرِیْبِ ۚ فَلَا یَحْشَوْنَ بِالْاَدَمِ الْقَدَرِ
 وَبَلَا یَاۡکُوْہُ ۚ فَتَنْفَقِیْ اَیَّامَ الْبَلَاءِ وَلَا یَعْلَمُوْنَ
 بِہَا ۚ فِیْ حَمْدِہٖ وَنِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَیَسْکُرُوْنَ
 کَیْفَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُوجُوْدِیْنَ حَتّٰی لَا
 یَعْرِضُوْا عَلٰی رَحْمَہِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اَلَا قَاتُ تَنْزِلُ
 عَلٰی الْقَوْمِ کَمَا تَنْزِلُ عَلَیْکُمْ ۚ فَمِنْہُمْ
 مَنْ یَصْبِرُ ۚ وَمِنْہُمْ مَنْ یَغْیِبُ عَنِ الْاَفَاۡتِ
 وَعَنِ الصَّابِرِ عَلَیْہَا ۚ اَلْصَّابِرُ رُعْدٌ ضَعِیْفٌ
 اَلْاِیْمَانِ ۚ عِنْدَ کَوْنِہُ طِفْلًا ۚ

کے پاس ملے
 آگ کے اندر
 نظر صحیح ہو جاتی
 ہے اور اپنے قلب
 میں صادر ہو رہا
 رکعت دینا اور
 تعالیٰ نے ان کو
 سب کی شخص پر
 سر کی انکھ سے
 مولا عز و جل کو
 موم بتا ہوا ان کی
 آتی تو یہ اس کی
 سے یا مستند ہیں
 کھلائے یا کھروا
 اور ذلت کے
 متعلق ہی —
 یہ تقدیر
 اندر نے جان لیا
 اور مقرب ہوئی
 خود اس کے ہر کاب
 ح سے جھک گئی
 فات اپنے شیطان
 والے میرے اللہ
 اور ہم کو عطا کر دینا
 فرخ کے عذاب ہے

وَالصَّبْرُ عِنْدَ كَوْنِهِ شَاكًا مُرَاهِقًا ۖ وَ
الْمُؤَافَقَةُ عِنْدَ كَوْنِهِ بِالْعَاقِبَةِ ۖ وَالرِّضَا عِنْدَ
كَوْنِهِ قَرِيبًا يَنْظُرُ بَعْلِهِمْ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْغَيْبَةُ وَالْفَنَاءُ عِنْدَ وَجُودِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ
عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَمَنْ حَالَةُ الْمَشَاهِدَةِ
وَالْمُحَادَثَةِ ۖ يَعْنِي وَجُودَهُ ۖ وَنُصْحِي
بِالِإِصْطِفَاءِ إِلَى الْخَلْقِ ۖ وَيُوجَدُ عِنْدَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُمْنِي وَيَذُوبُ هُنَاكَ ذَوَابًا ۖ
كُنْ إِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اَشْرَكَ ۖ إِذَا
أَرَادَ عَادَتَهُ أَعَادَهُ ۖ وَجَمَعَ مُتَلَاشِيَةً
وَمُتَفَرِّقَةً ۖ كَمَا جَمَعَ أَجْسَادَ الْخَلْقِ بِجَمْعِ
الْقِيَامَةِ بَعْدَ التَّقْطِيعِ وَالتَّمَرُّقِ ۖ يَجْمَعُ
عِظَاهُمْ وَلُحُومَهُمْ وَشَعُورَهُمْ ثُمَّ يَأْمُرُ
إِسْرَافِيلَ بِفَتْحِ الْأَرْوَاحِ فِيهَا ۖ هَذَا فِي
حَقِّ الْخَلْقِ ۖ أَمَّا هَؤُلَاءِ يُعِيدُهُمْ بِلَا
وَاسِطَةٍ ۖ نَظَرُهُ تَعْلِيمُهُ ۖ وَنَظَرُهُ تَعْيِيدُهُمْ
شَرْطُ الْمُحِبَّةِ أَنْ لَا تَكُونَ لَكَ
إِرَادَةٌ مَعَ تَحْبُوبِكَ ۖ وَأَنْ لَا تَتَّخِذَ
عَنْهُ بُدْنًا وَلَا إِخْوَةً وَلَا خَلْقًا ۖ
مُحِبَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْسَتْ هَيْبَتُهُ
حَتَّى يَدَّعِيَهَا كُلُّ أَحَدٍ ۖ
كَمْ مَن يَدَّعِيهَا وَهِيَ
بَعِيدٌ عَنْهُ ۖ وَكَمْ
مَن لَا يَدَّعِيهَا وَ
هِيَ عِنْدَهُ

زمانہ میں ہوتا ہے اور جب ایمان نوجوان و قریب بلوغ بن جاتا ہے
تو صبر ہوتا ہے اور اس کے کمال جوانی کو پہنچ جانے کے وقت
موافقت ہوتی ہے اور اس وقت جبکہ وہ (منہا کے) قریب پہنچ
جاتا ہے تو مرتبہ رخصتا حاصل ہوتا ہے کہ دیکھنے لگتا ہے اپنے علم سے
اپنے رب عزوجل کو اور غیبت و فنا ہوتی ہے اس وقت جبکہ
قلب اور باطن (دو نیاسے کو) کھ کر جائے (اور) موجود ہو حق تعالیٰ
کے پاس۔ پس یہ حالت مشاہدہ اور ہم کلامی کی ہے۔ کہ مخلوق
کے اعتبار سے اس کا باطن بھی فنا کر دیا جاتا ہے اور اس کا وجود
بھی فنا اور محو کر دیا جاتا ہے۔ اور حاق عزوجل کے پاس موجود
ہوتا ہے کہ وہ اس کو مٹاتا اور وہیں اس کو بگھلا ڈالتا ہے۔
اس کے بعد اگر چاہتا ہے تو اس کو حیات دیکر اٹھا بٹھاتا ہے
اور جب اس کو لوٹنا چاہتا ہے تو لوٹا دیتا ہے کہ اس کے
مفرق اور منتشر اجزاء کو اکٹھا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ قیامت
کے دن مخلوق کے اجسام کو ان کے پھٹ جانے اور ٹکڑے
ہو جانے کے بعد اکٹھا فرماتے گا کہ ان کی ہڈیوں اور گوشت اور
بالوں کو جمع فرمایا گیا پھر ان میں روہیں پھونک دینے کا اسرافیل
کو حکم دیگا۔ یہ تو عام مخلوق کے حق میں ہے لیکن اہل اللہ کا جو
فنائیت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جاتے ہیں) بلا واسطہ اعادہ
فرمایا گیا کہ ایک نگاہ ان کو فنا کر دیگی اور ایک نگاہ ان کو پھر پہلی
حالت پر لے آئیگی۔ شرط محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ نہ تیرے
لئے ارادہ باقی رہے اور نہ اس کو چھوڑ کر دُنیا یا آخرت یا کسی مخلوق
سے مشغولیت ہو۔ اللہ عزوجل کی محبت کوئی آسان بات نہیں
ہے کہ ہر کوئی اس کا دعویٰ کرنے لگے۔ بہتیرے لوگ اس کے
مدعی ہیں حالانکہ وہ ان سے کوسوں بعید ہے اور بہتیرے ایسے ہیں
جو اس کے مدعی نہیں ہیں اور وہ ان کے پاس موجود ہے

لَا تَخْضَعُوا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَإِنْ أَسْرَارُ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَبْدُورَةٌ فِيهِمْ ۖ تَوَاضَعُوا
فِي الْأَمْرِ كَمَا لَا تَكْبَرُوا عَلَى عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَنْبَهُوا مِنْ غَفْلَةٍ تَكُونُ مَا أَنْتُمْ إِلَّا فِي غَفْلَةٍ
عَظِيمَةٍ ۖ كَمَا تَكُونُ قَدْ حَوَسَبْتُمْ وَعَبَّرْتُمْ
الصِّرَاطَ وَأَبَيْتُمْ مَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ ۖ مَا هَذَا
إِلَّا غَيْرُ أَرْوَاحِ الْعَظِيمِ ۖ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قَدْ فَهِمَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَاصِيَ كَثِيرَةً ۖ وَهُوَ لَا يَنْفَكُ
فِيهَا وَلَا يَتُوبُ مِنْهَا ۖ وَيُطِئُ أَهْلًا قَدْ لُسِيَتْ
بِهَا مَكْتُوبَةٌ فِي صَحَافِكُمْ بِتَوَارِيخِ أَوْقَاتِهَا
يُجَاسِبُ وَيُعَاقِبُ عَلَى الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ
مِنْهَا ۖ اسْتَغْفِرُوا يَا غَفْلٌ ۖ اسْتَبْشِرُوا يَا نَبِيَّامُ
تَعَزَّضُوا بِالرَّحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مِنْ
اشْتَدَّتْ مَعَاصِيهِ وَزَلَّ أَتُّهُ ۖ وَأَصْرَرَّ
عَلَيْهَا وَلَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْدَمْ ۖ فَقَدْ جَاءَ
بَرِيدُ الْعَقْرِ ۖ إِنَّ لَمْ يَتَدَارَكَ إِلَّا مَرَدُّ يَأْتِيَا
بِلَا أُخْرَى ۖ يَا خَلْقًا يَلَاخِلُونَ ۖ مَا تَخَافُ
سِوَى الْفَقْرِ ۖ مَا تَرْجُوا سِوَى الْغِنَى
وَمِنْكَ الرِّزْقُ مَقْسُومٌ ۖ لَا يَزِيدُ وَلَا
يَنْقُصُ ۖ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَأَخَّرُ ۖ أَنْتَ
شَاكٍ فِي ضَمَانِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَرِيصٌ
عَلَى طَلَبِ مَا لَمْ يَقْسَمْ لَكَ حِرْصُكَ قَدْ
مَتَّعَكَ عَنِ الْحُمُورِ عِنْدَ الْعُكَّاءِ وَ
مَشَاهِدِ الْخَيْرِ ۖ تَخَافُ أَنْ تَنْقُصَ
أَرْبَاحُكَ ۖ وَأَنْ يَقُولَ رَبُّكَ وَمِنْكَ

کسی مسلمان کو بھی حق تعالیٰ کے اسرار ان کے اندر
(تخم ریزی کی طرح) بھیر دیئے گئے ہیں۔ (پس کیا پتہ ہے کہ کس کا
قلب کب بار آور ہو کر ولی بن جائے) اپنے نفسوں میں تواضع اختیار
کر واد بندگان خدا پر کبر مت کرو۔ اپنی غفلتوں سے جاگ اٹھو
کہ تم بڑی گہری غفلت میں ہو گویا کہ تم حساب سے فارغ
ہو چکے اور پل صراط کو عبور کر چکے اور حنت میں اپنے مکانات
دیکھ چکے ہو۔ کیا ٹھکانا اتنے بڑے دھوکے کا؟ تم میں سے ہر شخص
حق تعالیٰ کی بہتری کچھ نافرمانی کر چکا ہے مگر ان میں فکر کرتا
ہے۔ اور نہ ان سے توبہ کرنا ہے۔ یوں گمان کئے ہوئے ہے
کہ وہ معصیتیں بھولی بسری ہو گئیں حالانکہ وہ تہائے نامہ اعمال
میں (اپنے) اوقات کی تاریخوں کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے
ہر قلیل اور کثیر کا حساب لیا جائیگا اور سزا دی جائے گی۔ بیدار
ہو جاؤ اے غفلت شعار۔ جاگ اٹھو اے سونے والو۔ حق تعالیٰ
کی رحمت کے سامنے آ جاؤ۔ جس شخص کی معصیتیں اور لغزشیں شدید
ہو گئیں اور وہ ان پر اڑا رہا کہ نہ توبہ کی اور نہ نادوم ہو ا پس اگر
اُس نے معاملہ کی تلافی نہ کی تو (سمجھ لو کہ) کفر کا قاصد آ گیا اے دنیا
دنیا (کرنے والے جسے) واسطہ آخرت سے نہیں اور اے مخلوق
(کے شیدا) کہ خالق سے عرض نہیں تو اگر ڈرتا ہے تو صرف
افلاس سے اور آرزو ہے تو صرف تو تگری کی۔ تیرے حال پر
افسوس۔ رزق تقسیم ہو چکا ہے نہ زیادہ ہو سکتا ہے نہ کم اور
نہ مقدم ہو سکتا ہے نہ مؤخر تھو حق تعالیٰ کی ذمہ داری میں
شک ہے اور تو حریص ہے اس کی طلب کا جو تیرے مقسوم میں
نہیں ہے۔ تیری حرص نے تجھ کو روک دیا علماء کی خدمتوں اور
خیر کے جلسوں میں جانے سے تجھ کو اندیشہ ہے کہ تیرے نفع میں کمی
آجائے گی اور تیری منفعتیں قلیل رہ جائیں گی۔ تجھ پر افسوس۔ بھلا

روغ بن جاتا
نے کے وقت
قرب ہوئے
پنے علم سے
وقت جبکہ
ہو حق تعالیٰ
کہ مخلوق
اس کا وجود
س موجود
ستا ہے۔
ماٹھاتا ہے
س کے
قیامت
مکرمے
وشت اور
کا اسرافیل
مل اشکاجو
لم اعاده
کو پھر پہلی
ساتھ تیرے
تیا کسی مخلوق
بات نہیں
اس کے
ایسے ہیں
موجود

مَنْ أَطْعَمَكَ وَأَنْتَ طِفْلٌ فِي بَطْنٍ أُمِّكَ
 أَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَيْكَ ۖ وَعَلَى الْخَلْقِ ۖ وَ
 دَنَابِيرُكَ ۖ وَدَرَاهِمُكَ ۖ وَعَلَى بَيْعِكَ
 وَشُرَاكَ ۖ وَعَلَى سُلْطَانٍ بَلَدِكَ ۖ كُلُّ
 مَنْ اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَهُكَ ۖ وَكُلُّ
 مَنْ خِفْتَهُ وَرَجَوْتَهُ فَهُوَ إِلَهُكَ ۖ كُلُّ مَنْ
 رَأَيْتَهُ فِي الظُّرِّ وَالنَّفْعِ وَلَمْ تَرَ أَحَدَ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ مُجْرِي ذَلِكَ عَلَى يَدَيْهِ فَهُوَ إِلَهُكَ ۖ
 عَنْ قَلِيلٍ تَوَيَّ خَيْرُكَ ۖ يَأْخُذُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 مِنْكَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَبَطْشَكَ وَمَالَكَ
 وَجَمِيعَ مَا اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ دُونَهُ وَيَقْطَعُ
 بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ ۖ وَيُقْبِضُ نَفْسَهُمْ عَلَيْكَ
 وَيَقْبِضُ أَيْدِيَهُمْ عَنْكَ ۖ وَيَغْنَمُكَ عَنْ
 شَخْلِكَ ۖ وَيُغْلِقُ الْأَبْوَابَ فِي وَجْهِكَ ۖ
 يَرُدُّكَ مِنْ بَابٍ إِلَى بَابٍ وَلَا يُعْطِيكَ
 لَهْمَةً وَلَا ذَرَّةً ۖ وَإِذَا دَعَوْتَهُ فَلَا يُجِيبُكَ
 كُلُّ ذَلِكَ لِشُرْكَكَ بِهِ ۖ وَاعْتِمَادُكَ عَلَى
 غَيْرِهِ ۖ وَطَلَبُكَ نِعْمَةً مِنْ غَيْرِهِ ۖ وَاسْتِعَانُكَ
 بِهَا عَلَى مَحَاصِبِهِ ۖ هَذَا أَقْدَرُ رَأْيَتِهِ جَرَى
 عَلَى كَثِيرٍ مِنْ هَذَا الْجَنَسِ ۖ وَهُوَ الْأَعْلَبُ
 فِي الْعَاصِيَيْنِ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَدَارَسُ
 الْأَمْرَ بِالتَّوْبَةِ ۖ يَتَقَبَّلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 تَوْبَتَهُ ۖ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِ بِالنَّوْحَةِ ۖ وَيَعَاوِلُهُ
 بِالْكَرَمِ وَاللُّطْفِ ۖ يَا خَلْقَ اللَّهِ شُؤْبُ
 يَا عُلَمَاءُ

جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو اس وقت تجھ کو کس نے
 کھانا دیا تھا؟ آج تو اعتماد کر رہا ہے اپنے نفس پر۔ مخلوق پر۔ اپنے
 دیناروں پر اپنے درہموں پر اپنی خرید و فروخت پر اور اپنے شہر
 کے حاکم پر۔ ہر چیز کہ جس پر تو اعتماد کرے وہ تیرا معبود ہے اور ہر وہ
 شخص جس سے تو خوف کرے یا توقع رکھے وہ تیرا معبود ہے اور ہر وہ
 شخص جس پر نفع اور نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو یوں
 نہ سمجھے کہ حق تعالیٰ ہی اس کے ہاتھوں اس کا جاری کرنے والا ہے
 تو وہ تیرا معبود ہے۔ عنقریب تجھے اپنا انجام نظر آ جائیگا کہ حق تعالیٰ
 تیری سماعت تیری بصارت تیری قربت گرفت تیرا مال اور ہر وہ
 چیز جس پر تو نے اس کو چھو کر اعتماد کیا تھا لے لیگا اور تیرے اور
 مخلوق کے درمیان قطع تعلق کر دے گا۔ ان کے قلوب تجھ پر سخت
 بنا دیگا کہ ماریں گے اور ترس نہ کھائیں گے، ان کے ہاتھ تیری طرف
 سے کھینچ لے گا کہ ایک جبہ جیہی تجھ کو کوئی نہ دیگا (تجھ کو تیرے شغل سے
 برخاست کر دیگا کہ تجارت بھی نہ ہو سکے گی) اور تیرے چہرے پر
 سارے دروازوں کو بند کر دیگا کہ کہیں مراد پوری ہوتی نظر نہ آئیگی
 تجھ کو در بدر ہر ایک کا اور پھر بھی نہ ایک لقمہ دیگا نہ ذرہ اور جب تو
 اس سے دعا مانگے گا کہ اس حالت کو دور کر دے تو اس کو
 قبول نہ فرمائے گا۔ یہ سب اس لئے کہ تو نے اس کا شریک گردانا اور
 اس کے غیر پر اعتماد کیا اور اس کی نعمتیں غیروں سے طلب کیں اور
 ان سے اس کی معصیتوں پر اعانت حاصل کی۔ میں اس قسم کے لوگوں
 میں بہتروں کے ساتھ ایسا ہوتا ہوا دیکھ چکا ہوں اور نافرمانوں کے
 متعلق اکثر یہی طریقہ رہا ہے۔ ہاں بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں
 جو توبہ سے تلافی کر لیتے ہیں۔ پس حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا
 بہ نگاہ رحمت اس کی طرف دیکھتا اور لطف و کرم کا اسکے ساتھ
 برتاؤ فرماتا ہے۔ اے اللہ کی مخلوق توبہ کرو۔ اے مولو

تجہ کو کس نے
مخلوق پر اپنے
پر اور اپنے نہر
معبود ہے اور ہر وہ
معبود ہے اور ہر وہ
پڑے اور تیلوں
جلدی کرنے والا ہو
آجائیکا کہ حق تعالیٰ
تیرا مال اور ہر وہ
لگا اور تیرے اور
قلوب تجھ پر سخت
کے ہاتھ تیری طرف
کو تیرے فضل سے
تیرے چہرے پر
ہوئی نظر نہ آئیگی
اور جب تو
ہے تو اس کو
شریک گرداناؤ
سے طلب کیں اور
س قسم کے لوگوں
مافرماؤں کے
ایسے بھی ہیں
بہ قبول کرتا
کا اسکے ساتھ
سے مولو لو

يَا فَتَاهُ، يَا لَهَّادُ، يَا عِبَادُ، مَا مِنْكُمْ إِلَّا
مَنْ يَحْتَاجُ إِلَى تَوْبَةٍ، أَخْبَارُكُمْ عِندِي
فِي حَيَاتِكُمْ وَمَا يَكُمُ إِذَا أَشْكَلَتْ عَلَيْ
أَوَّلُ أُمُورِكُمْ أَنْ تَكْشِفَتْ لِي فِي آخِرِهَا
عِنْدَ مَوْتِكُمْ إِذَا أَخْفَى عَلَيْ أَصْلُ مَالٍ
أَحَدِكُمْ أَنْ تَنْظُرَ خُرُوجَهُ، فَإِنْ خَرَجَتْ
التَّفْتَةُ عَلَى الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَفُقَرَاءِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَصَادِرِ الْخَلْقِ، عَلِمْتُ
أَنْ أَصْلَهُ جَاءَ مِنْ حَلَالٍ، وَإِنْ خَرَجَ
عَلَى الصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ هُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ، عَلِمْتُ أَنْ أَصْلَهُ وَتَحْصِيلُهُ
كَانَ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا
حَلَالَ طَلَقْتُ، لَسْتُ مَعَكُمْ فِي أَسْوَاقِكُمْ
وَلَكِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ لِي أَمْوَالِكُمْ
عِزَّةَ الظَّرِيقَةِ، وَبَغْدِيهَا مِنَ الظَّرِيقِ
يَا غلامُ أَحَدُ مَا أَنْ يَرَى الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
فِي قَلْبِكَ غَيْرَهُ قَتَلْتَهُ، أَحَدُ مَا يَرَى
فِي قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهِ، أَوْ جَاءَ غَيْرُهُ
أَوْ حُبَّ غَيْرِهِ، طَهَّرُوا قُلُوبَكُمْ مِنْ غَيْرِهِ،
لَا تَرَوْا الظُّمْرَ وَالتَّفْعَ إِلَّا مِنْهُ يَأْتِيكُمْ فِي
دَارِهِ وَضِيائِهِ، يَا عَلَامُ كُلِّ مَا تَرَاهُ
مِنْ الْوُجُوهِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَتُجَيِّدُهُ، هُوَ حُبُّ
نَاقِصٌ أَنْتَ مُعَاقِبٌ عَلَيْهِ الْحُبُّ الْمَصْصِيحُ
الَّذِي لَا يَتَغَيَّرُ حُبُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ الَّذِي
تَرَاهُ بِعَيْنِ قَلْبِكَ وَهُوَ حُبُّ الصِّدِّيقِينَ

اے فقیہو اے زاہدو اے عابدو۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جو توبہ
کا حاجت مند نہ ہو میرے پاس تمہاری اموات اور تمہاری حیات
کی ساری خبریں ہیں۔ جب تمہارے امور کی ابتدا (تمہاری
ظاہر داری کے سبب) مجھ پر مشتبہ ہو جاتی ہے تو انجام کار تمہاری
موت کے وقت مجھ کو انکشاف ہو جاتا ہے (کہ ابھی موت مرزاؤں میں
ہونا کھل گیا اور بڑی موت مرا تو منافق ہونا ظاہر ہو گیا) جب تم
میں سے کسی کے مال کی اصلیت مجھ پر پوشیدہ ہوتی ہے تو میں اس
کے خرچ کا منتظر رہتا ہوں۔ پس اگر اولاد اور اہل کے نفع میں
یا حق تعالیٰ کے فقیروں اور مخلوق کی مصلحتوں میں خرچ ہوا تو
میں جان لیتا ہوں کہ اصل مال حلال طریقہ سے آیا تھا۔ اور
اگر ان صدیقین پر خرچ ہوا جو حق تعالیٰ کے خواص ہیں تو
میں جان لیتا ہوں کہ اصل مال اور اس کی تحصیل حق تعالیٰ
شانہ پر توکل سے ہوئی اور یہ کہ وہ خالص حلال ہے۔ پس
بازاروں میں تمہارے ساتھ نہ تھا۔ مگر حق تعالیٰ نے اس طریقہ
سے اور نیز دوسرے طریقوں سے تمہارے اموال مجھ پر ظاہر فرمائے
ہیں (کہ حلال ہیں یا حرام) صاحبزادہ۔ اس سے بچ کہ حق تعالیٰ
تیرے قلب میں اپنے غیر کو دیکھے۔ پس تو ذلیل ہو۔ بچ اس سے کہ
وہ تیرے قلب میں اپنے غیر کا خوف یا غیر سے توقع یا غیر کی محبت
ملاحظہ فرمائے۔ غیر اللہ سے اپنے قلوب کو پاک کرو اور نفع اور نقصان
کو مست بھو مگر اللہ کی طرف سے کہ تم اس کے گھر میں ہو اور اسی
کی ضیافت میں ہو۔ صاحبزادہ جو کچھ بھی حسین صورتیں تجھ کو نظر
آ رہی ہیں اور ان کو تو محبوب سمجھتا ہے یہ سب ناقص محبت ہے
جس پر تجھ کو سزا دی جائے گی۔ صحیح محبت جس میں کسی نفیر نہ آوے
وہ اللہ عز و جل کی محبت ہے۔ وہی ہے جس کو تو اپنے قلب کی آنکھوں
سے دیکھے گا اور وہی ہے صدیقین اور روحانیت والوں کی محبت

الرُّوحَانِيَيْنِ : مَا أَحْبَبُوا إِلَا إِلَهًا بَلَّ
 بِالْإِيْقَانِ وَالْعَيْنِ كُنْهَاتِ الْحُجُبِ عَنْ أَعْيُنِ
 قُلُوبِهِمْ : قَرَأُوا مَا فِي الْغَيْبِ : رَأَوْا مَا لَا يُمَكِّنُهُمْ
 شَرْحُهُ : أَلْهَمُوا رُزْقًا حَبَّتْكَ مَعَ الْعَفْوِ
 وَالْعَافِيَةِ : أَقْسَامُكُمْ مُودَعَةٌ عِنْدَ الدُّنْيَا
 إِلَى أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ : عِنْدَ الْحَقِّ عَمَلٌ وَجَلَّ
 مَا يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلَى الْإِمْتِنَاعِ مِنْ تَسْلِيمِهَا
 إِلَيْكُمْ : وَفَتْحِي : الْإِذْنِ مِنْ مَلَكَمَا
 هِيَ تَصْحُوكُ يَا لِحَاثِي : وَتَسْخَرُ عَقُولَهُمْ :
 وَتَسْتَهْزِئُ بِهَا : وَتَنْصَحُكَ مِنْ يَطْلُبُ
 مِنْهَا مَا لَمْ يَقْسَمْ لَهُ مِنْهَا : وَمَنْ يَطْلُبُ
 قَسَمَهُ مِنْهَا بغيرِ إِذْنٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّو
 جَلَّ : يَا قَوْمُ : إِنْ أَعْرَضْتُمْ عَنْ بَارِكَا
 وَاقْبَلْتُمْ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ : خَرَجَتْ
 وَتَبَعْتُمْ : أَطْلُبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
 الْعَقْلَ : إِذَا قَبِلْتِ الدُّنْيَا عَلَى أَوْلِيَاءِ
 اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ : قَاتُوا لَهَا مِرْيَ غَيْرُ
 غَيْرِنَا نَحْنُ قَدْ عَرَفْنَاكَ : قَدْ رَأَيْنَاكَ
 لَا تَجْبِرْ بَيْنَنَا قَدْ عَرَفْنَا فَخْبَرًا : لَا
 تَبْهَرُنِي عَلَيْنَا : فَإِنْ دِينَارًا حُسْنُ
 زِينَتِكَ عَلَى صَنْمٍ مُجَوِّفٍ مِنْ خَشَبٍ
 لَا رُوحَ فِيهِ : أَنْتَ ظَاهِرٌ بِلَا
 مَعْنَى : مَنْظَرٌ بِلَا خَبَرٍ
 الْمَنْظَرُ
 الْمَخْبَرُ

کہ انہوں نے اس کو محض ایمان سے محبوب نہیں سمجھا کہ صرف کہنے
 سے مان لیا ہو بلکہ ایقان اور معائنہ سے سمجھا ہے کہ ان کے قلوب
 کی آنکھوں سے سارے پردے اٹھا دیئے گئے ہیں پس جو کچھ غیب
 میں تھا وہ ان کو نظر آگیا اور انہوں نے ایسا نظارہ دیکھا جس کی
 شرح ان سے ہو نہیں سکتی۔ یا اللہ ہم کو عفو اور عافیت کے ساتھ
 اپنی محبت نصیب فرما۔ تمہارے مقسوم ان اوقات پر پہنچانے کے لئے
 دُنیا کے پاس امانت رکھ دیئے گئے ہیں جو حق تعالیٰ کو معلوم ہیں
 اور کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ان کے مالک کی اجازت آجانے
 کے وقت ان کو تمہارے حوالہ ہونے سے روک سکے۔ پس وہ
 مخلوق پر ہنستے اور ان کی عقلوں پر آواز کستے اور ان کا مذاق
 اڑاتے ہیں (کہ جب ہم..... خود ہی بالضرور آنے والے ہیں
 تو ہماری فکر میں دوڑ دھوپ کیسی) اور ہنستے ہیں اُس پر بھی
 جو ایسی طلب کرے جو اس کے مقسوم میں نہیں ہے۔ اور اُس پر
 بھی جو دُنیا کا کوئی حصہ حق تعالیٰ کی اجازت کے بغیر طلب کرتے
 ہیں (کیونکہ بیش از قسمت اور قبل از وقت کسی کو ملنا محال ہے)
 صاحبو۔ اگر تم نے ان کے دروازہ سے منہ پھیر لیا اور حق تعالیٰ
 کے دروازہ کی طرف رخ کر لیا تو وہ خود نکل کر تمہارے پیچھے
 آئیں گے۔ تم حق تعالیٰ سے عقل مانگو۔ جب دُنیا اولیاء اللہ سے
 متوجہ ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جاکسی دوسرے کو دھوکہ دیکو۔
 ہم تجھ سے واقف ہیں۔ ہم تجھ کو خوب دیکھ چکے ہیں۔ ہم کو
 مت آزما کہ ہم تیری حقیقت جان چکے ہیں۔ اپنے کھوٹے
 دینار کی بھڑک ہم کو مت دکھا کہ تیرا دینار صرف ظاہری حسن
 لئے ہوئے ہے۔ تیرا سنگھار لکڑی کے کھوکھرے بُت پر
 ہے جس میں روح نہیں! تو ظاہر محض ہے بلا معنی کے اور فقط
 دکھاوے بغیر حقیقت کے۔ دیکھنے اور پرکھنے کی چیز تو

لَا خَرَفَ: لَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الدُّنْيَا عِنْدَ الْقَوْمِ
 كَمَا بُوَاهِمُهَا: وَلَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الْخَلْقِ عِنْدَهُمْ
 غَابُوا عَنْهُمْ: وَكَمَا بُوَاهِمُهُمْ: وَاسْتَوْحَشُوا مِنْهُمْ
 وَاسْتَأْثَرُوا بِالْهَيْكَلِ وَالْبَرَارِيِّ وَالْخَرَابِ
 وَالْكُهْوفِ وَالْجَنِّ وَالْمَلَائِكَةِ السَّائِحِينَ
 فِي الْأَرْضِ: تَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَالْجِنُّ عَلَى
 صُورٍ غَيْرِ صُورِهِمْ: يَظْهَرُونَ لَهُمْ فِي بَعْضِ
 الْأَوْقَاتِ عَلَى صُورِ الزُّهَّادِ وَالرُّهْبَانِ بِالْحُجَّاءِ:
 وَعَلَى صُورِ الْوُحُوشِ: يَظْهَرُونَ فِي آتِي مُتَوَكِّفَةً
 أَرَادُوا: وَالصُّورُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ كِشَافُ
 مُعَلَّفَةٍ: عِنْدَ أَحَدِ كُفَرٍ فِي بَيْتِهِ: يَلْبَسُ
 آيَتَهَا شَاءَ: الْمُرِيدُ الصَّادِقُ فِي إِرَادَةِ الْحَقِّ
 عَنْ وَجَلٍ: فِي بَدَايَةِ أَمْرِهِ يُصْنِقُ عَنْ دُورٍ
 الْخَلْقِ: وَعَنْ سَمَاءٍ كَلِمَةٍ مِنْهُمْ: وَعَنْ
 رُؤْيَا ذِكْرٍ مِنَ الدُّنْيَا: لَا يَقْدِرُ أَنْ يَرَى
 شَيْئًا مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ: يَكُونُ قَلْبُهُ تَائِمًا
 وَعَقْلُهُ غَائِبًا وَبَصَرُهُ شَاخِصًا: لَا يَزَالُ كَذَلِكَ
 حَتَّى يَقَعَ بِكَ الرَّحْمَةُ عَلَى رَأْسٍ قَلْبِهِ قِيَامَتُهُ
 السُّكُونُ: لَا يَزَالُ سَكْرًا حَتَّى يَسْتَنْشِقَ
 رَائِحَةَ الْغُرْبِ مِنْ دَرَبِهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَيُحْيِي
 يُصْنِقُ: وَإِذَا تَمَكَّنَ فِي تَوْجِيدِهِ وَخُلَاصِهِ
 وَمَعْرِفَتِهِ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِ بِمُحَبَّتِهِ
 لَهُ: جَاءَهُ الثَّبَاتُ وَاتَّسَعَ الْخَلْقُ تَأْتِيهِ الْقُوَّةُ
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَيَحْصِلُ اتِّقَانُكُمْ مِنْ عَزِّ كُفَّةٍ
 يَقْرُبُ مِنْهُمْ وَيُطْلَبُ مِنْهُمْ: وَيَكُونُ كُلُّ شَيْءٍ فِي مَصْلَحَتِهِمْ

بجھا کہ مرث کہنے
 کہ ان کے قلوب
 میں جو کچھ غیب
 وہ دیکھا جس کی
 یافیت کے ساتھ
 پہ پہنچانے کے لئے
 کو معلوم ہیں
 زرت آجانے
 سکے۔ پس وہ
 ران کا مذاق
 رانے والے ہیں
 ہیں اس پر بھی
 ہے۔ اور اس پر
 بغیر طلب کرتے
 کو ملنا محال ہے
 یا اور حق تعالیٰ
 مارے وچھے
 یا اولیاء اللہ
 دھوکہ و جھوٹ
 بلکہ ہیں۔ ہم کو
 پہنے کھولے
 ظاہری حسن
 رہے بت پر
 نے کے اور فقط
 کی چیز تو

درحقیقت آخرت ہے۔ اہل اللہ پر جب دنیا کے عیوب کھل گئے
 تو وہ اس سے بھاگے، اور جب مخلوق کے عیوب ان پر ظاہر ہوئے
 تو وہ ان سے بھی غائب ہو گئے اور بھاگے اور ان سے متوحش ہو کر
 مانوس ہوئے جنگلوں سے بنوں سے ویرانوں سے غاروں سے
 اور جنات اور ان فرشتوں سے جو زمین میں سیاحت کرتے ہیں
 کہ فرشتے اور جنات اپنی صورتیں بدل کر ان کے پاس آتے ہیں۔
 کسی وقت زاہدوں اور نیچی ڈاڑھیوں والے راہبوں کی صورت
 میں اور کبھی جنگلی جانوروں کی شکل میں۔ غرض جس صورت میں
 چاہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں کیوں کہ فرشتوں اور جنات کے
 نزدیک مختلف شکلیں ایسی ہیں جیسے تم میں سے کسی کے پاس
 مختلف قسم کے کپڑے لٹکے ہوئے ہوں کہ جس کو چاہے پہن لے
 مرید جو حق تعالیٰ کی ارادت میں سچا ہوتا ہے اپنی ابتدائی حالت
 میں مخلوق کے دیکھنے اور ان سے کوئی بات سننے اور دنیا کا
 ایک ذرہ دیکھنے سے بھی تنگ دل ہوتا ہے۔ وہ مخلوقات میں کسی
 ایک چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا قلب حیران، اس کی عقل
 گم اور اس کی نگاہ پھرائی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ برابر اسی حالت
 میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے قلب کے سر پر حجت کا ہاتھ اٹھیرتا ہے
 پس اس کو قرار آ جاتا ہے (اس کے بعد) مست بنا رہتا ہے۔
 یہاں تک کہ قرب کی بو اس کی ناک میں پہنچتی ہے تب اس کو ہوش
 آتا ہے۔ اور جب اپنی توحید و اخلاص اور اپنے رب عز و جل کی
 معرفت اس کے علم اور اس کی محبت میں راسخ بن جاتا ہے تو
 استقامت اور مخلوق کی گنجائش آتی ہے۔ اللہ عز و جل کی طرف سے
 وہ طاقت آتی ہے کہ مخلوق کے بوجھ کلفت کے بغیر اپنے اوپر لا دیتا
 ہے ان کا قرب اختیار کرتا اور ان کا طالب بنتا ہے اور اس کا شغل
 ان کی مصلحتوں میں منحصر ہو جاتا ہے (اور بالیٰ ہم) اپنے رب

وَهُوَ لَا يَسْتَعْلِي عَنْ رِبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَوْفَةً عَلَيْهِ :
 الْمَرْهَدُ الْمَبْدِيُّ فِي زُهْدٍ : يَهْرُبُ مِنَ
 الْخَالِقِ : وَالزَّاهِدُ الْكَامِلُ فِي زُهْدٍ : لَا يَهْرُبُ
 مِنْهُمْ : لَا يَهْرُبُ مِنْهُمْ بَلْ يُطْلِبُهُمْ : لَا تَكْهَلُ
 يَصْبِرُ عَادِرًا فَالْزَّاهِدُ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ عَرَفَ اللَّهَ
 لَا يَهْرُبُ مِنْ شَيْءٍ وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ سِوَاكَ
 الْهَيْدُ يُطْلِبُهُمْ : كَيْفَ لَا يُطْلِبُهُمْ وَكُلُّ
 دَوَائِهِمْ عِنْدَكَ : وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحِمَهُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ : لَا يَفْضَحُ فِي وَجْهِ الْفَاسِقِ
 إِلَّا الْعَارُ : مَنْ كَلَّتْ مَعْرِفَتُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 صَادَ الْأَعْيُنُ : يَصِيرُ شَبَكَةً يَهْطَأُ بِهَا
 الْخَلْقُ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا : يُعْطَى الْقُوَّةَ حَتَّى
 يَهْرِمَ ابْلِيسَ وَجُنْدُهُ : يَا خُذْ الْخَلْقَ مِنْ
 أَيْدِيهِمْ : يَا مَنْ اعْتَزَلَ بِزُهْدِهِ مَعَ جَهْلِهِ
 تَقَدَّمَ وَاسْتَمَعَ مَا أَقُولُ : يَا زُهَادَ الْأَرْهَافِ
 تَقَدَّمُوا خَرُّوا صَوَامِعَكُمْ : وَأَقْرَبُوا
 مَعِيَ : قَدْ قَعَدْتُكُمْ فِي خَلَاؤِكُمْ مِنْ عِلْمِ
 أَصْلٍ : مَا وَقَعْتُمْ بِشَيْءٍ : تَقَدَّمُوا
 وَالْفُطُوْا أَسْمَاءَ الْحِكْمِ : رَحِمَكُمُ
 اللَّهُ مَا أُرِيدُ بِحَيْدِكُمْ لِي :
 بَلْ أُرِيدُ لَكُمْ يَا غُلَامُ
 تَحْتًا جُ تَتَعَبُ حَتَّى
 تَتَعَلَّمَ الصَّنِيعَةَ :
 تَبْنِي وَ
 تَنْقُصُ

عزوجل سے پلک جھپکنے کے برابر بھی غافل نہیں ہوتا۔ جو شخص
 اپنے زہد میں مبتدی ہے کہ باتکلف زاهد بنتا ہے وہ تو مخلوق کے
 بھاگا کرتا ہے اور اپنے زہد میں کامل بن جانے والا شیخ مخلوق کی
 پروا بھی نہیں کرتا نہ اُن سے بھاگتا ہے بلکہ اُن کا طالب بنتا ہے۔
 کیوں کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کو پہچان گیا ہے۔ اور جو حق تعالیٰ کو پہچان
 گیا ہے وہ نہ کسی چیز سے بھاگے اور نہ خدا کے سوا کسی شے سے ڈرے
 مبتدی تو فاسقوں اور نافرمانوں سے بھاگا کرتا ہے اور منتہی ان کو
 طلب کرتا ہے اور طلب کیوں نہ کرے کہ ان کی ساری دوا اسی کے
 پاس ہے۔ اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ فاسق کے
 منہ پر نہیں ہستا مگر عارف جو شخص حق تعالیٰ کی معرفت میں کامل
 ہو جاتا ہے وہ اس تک پہنچانے کے لئے راہبر اور مال بجاتا
 ہے کہ اس کے ذریعہ سے مخلوق کا دنیا کے سمندر میں سے
 شکار کیا جاتا ہے (کہ لوگوں کو جبر پھانس کر ڈوبنے والی دنیا سے
 باہر نکالتا ہے) اس اتنی قوت دی جاتی ہے کہ ابلیس اور اس کے
 لشکر کو بھاگ دیتا اور ان کے ہاتھوں سے مخلوق کو (پھینک دیتا ہے
 اُسے وہ شخص جو جہالت کو لئے ہوئے زاهد بن کر گوشہ میں جا بیٹھا
 ہے آگے بڑھ اور سُن کہ میں کیا کہتا ہوں۔ اُسے دُنیا بھر کے
 زاهد و آگے بڑھو، اپنے ان خلوت خانوں کو دیران کر دو
 اور میرے قریب آؤ۔ تم اپنی خلوتوں میں اصل کے بغیر جا بیٹھ
 ہو۔ تمہارے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔ آگے بڑھو اور حکمت و دانش
 کے پھل چنؤ (جو میرے منہ سے جھڑ رہے ہیں) اللہ تم پر رحم فرمائے
 میں تمہارا آنا اپنی غرض کے لئے نہیں چاہتا۔ بلکہ تمہاری ہی غرض
 کے لئے چاہتا ہوں۔

صاحبزادہ۔ تو مشقت اٹھانے کا ما جہتمند ہے یہاں تک کہ
 صنعت کو اچھی طرح سیکھ جائے۔ جب ہزار مرتبہ بنائے گا اور

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ تَوَلَّوْا مَا لَا يَنْتَفِعُونَ
إِذَا أَكْنِيتَ فِي الْبَيْتِ وَالْمَقْبَضِ بَنَى لَكَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ بِنَاءً وَلَا يَنْتَفِعُونَ بِمَا قَوْمٌ مَتَى
تَعْمَلُونَ؟ مَتَى تُدْرِكُونَ الَّذِي أُشْهِدَ الْيَقِيْنَ
طَوَّافُوا عَلَى مَرْيَدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ؟
فَإِذَا وَقَعْتُمْ بِهِمْ فَأَخَذُوا مِنْهُمْ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ وَالْعَبِيدُ وَالصَّاهِدُ قَوْلَهُمْ
رَوَّاهُ؟ لَهُمْ عَلَامَاتٌ ظَاهِرَةٌ نَبِيٌّ عَلَى
وُجُوهِهِمْ؟ وَلَكِنَّ الْأَفْئَةَ فِيكُمْ وَفِي
بَصَائِرِكُمْ وَفِي أَهْلَامِكُمُ السَّقِيمَةِ؟ مَا
تُفَرِّقُونَ بَيْنَ الصَّالِحِينَ وَالْبِزْءِ نَذِيْقِي بَيْنَ
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ؟ بَيْنَ الْمُسْتَوْفِ وَغَيْرِ
الْمُسْتَوْفِ؟ بَيْنَ الشُّرِكِ وَالْمَوْحِدِ؟
بَيْنَ الْمُتَعَلِّقِ الْمَنَافِقِ؟ بَيْنَ الْعَامِ وَالْطَّلَاحِ
بَيْنَ مَرْيَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَ مَرْيَدِ
الْحَقِّ أَخَذُوا الشُّيُوْخَ الْعُمَالِ بِأَعْلَمِ حَقِّهِ
يَعْرِفُوكُمْ الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ؟ اجْتَهِدُوا فِي مَعْرِفَةِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَإِنَّمَا إِذَا عَرَفْتُمُوهُ عَرَفْتُمْ
مَا سِوَاهُ؟ أَعْرِفُوا لَمْ يَجُودُوا؟ إِذَا كُنْتُمْ تَأْتِرُونَهُ
بِأَعْيُنِ رُؤُوسِكُمْ؟ فَالظُّرُوفُ بِأَعْيُنِ قُلُوبِكُمْ؟ إِذَا
رَأَيْتُمْ النِّعَمَ مِنْهُ أَحَبَّتُمُوهُ فَتَرَوْهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّوْا اللَّهَ لِمَا يُعْذِرُكُمْ
مِنْ عِقْمِهِ وَاحْبَبُوْا لِيَّ مُحَمَّدٍ عَزَّ وَجَلَّ لِيُ
أَهْلَكُمْ قَدْ عَدَاكُمْ بِنِعْمَةٍ وَأَنْتُمْ تَفِرُّونَ
بَطْلُونِ أَمَّا تَكْفُرُونَ؟ وَبَعْدَ عَوْرَتِكُمْ مِّنْهَا

توڑے گا تب ایسا عمدہ بنا کے گاجس کے توڑنے کی نوبت نہ آئیگی
جب تو بننے اور توڑنے میں فنا ہو جائے گا تب حق تعالیٰ تیرے
لئے وہ تعمیر بنائے گا جو کبھی نہ ٹوٹے گی۔ صاحبو۔ تم کو عقل کب
آئے گی؟ جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہ رہا ہوں اس کو تم کب پاؤ گے؟
طالبانِ حق کی (تلاش میں چار طرف) گھومو اور جب وہ تمہارے ہاتھ
آجائیں تو ان کی خدمت کرو اپنے مال اور جان سے۔ بچے
طالبانِ حق کے لئے ایک خاص خوشبو ہے۔ ان کے لئے
علامتیں ہیں کھلی ہوئی جو ان کے چہروں پر دکھتی ہیں۔ مگر آفت
تمہارے اندر اور تمہاری آنکھ اور تمہاری بیماریاں سمجھ کے اندر ہے
کہ نہ صدیق اور زندگی میں امتیاز کرتے ہو نہ حلال اور حرام میں
نہ زہر آلودہ اور بغیر زہر کے کھانے میں نہ مشرک اور موحد
میں نہ مخلص اور منافق میں۔ نہ نافرمان اور فرمانبردار
بندہ میں اور نہ طالبانِ حق اور طالبانِ خلق میں۔ اُن مشائخ
کی خدمت کرو جو علم کے حامل ہیں کہ وہ تم کو تمام چیزوں
کی اصل حالت کی پہچان کرا دیں گے۔ حق تعالیٰ سے واقف
بننے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ جب تم اس سے واقف
ہو جاؤ گے تو جملہ مایوسا سے واقف ہو جاؤ گے۔ اس کو پہچانو
اس کے بعد اس سے محبت کرو۔ جب تم اس کو اپنے سر کی
آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تو اپنے قلوب کی آنکھوں سے
دیکھو۔ جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے سمجھو گے تو ضرور اس
محبت بھی کرو گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق کھانے
سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جن کو وہ تمہاری غذا بناتا ہے
اور مجھ سے محبت کرو بایں وجہ کہ اللہ عزوجل مجھ سے محبت فرماتا
صاحبو۔ اُس نے اپنی نعمتوں کو تمہاری غذا بنا یا جبکہ تم
اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ان سے باہر نکلنے کے بعد بھی

ہوتا۔ جو شخص
ہے وہ تو مخلوق
والا شیخ مخلوق کی
طالب بنتا ہے۔
جو حق تعالیٰ کو پہچان
اکسی شے سے دُور
ہے اور منتہی ان کو
ساری دوا اسی کے
ہے کہ فاسق کے
معرفت میں کامل
ہے اور جالِ نجاست
مندر میں سے
نے والی دنیا سے
س اور اس کے
کو (پھینک) لاتا ہے
لوشہ میں جا بیٹھا
سے دنیا بھر کے
کو ویران کر دو
کے بغیر جا بیٹھے
ست و دانش
اللہ تم پر رحم فرمائے
تمہاری ہی غرض
رہے یہاں تک کہ
نئے گا اور

ثُمَّ أَعْلَمَكُمْ الْعَوَافِي وَالْقَوَى وَالْبَطْشَ ۖ وَ
 رَزَقَكُمْ طَاعَتَهُ ۖ وَجَعَلَكُمْ مُسْلِمِينَ
 مُتَّبِعِينَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَيُّ شُكْرٍ وَتَحَنُّنٍ كَشُكْرِهِ وَتَحَنُّنِهِ
 إِذَا رَأَيْتُمُ الذَّنْعَةَ مِنْهُ ۖ زَالَتْ حُبَّةُ الْخَلْقِ
 مِنْ قُلُوبِكُمْ ۖ الْعَارِفُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَبُ
 لَهُ النَّاطِرُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي قَلْبُهُ الَّذِي يَسْرَى
 الْإِحْسَانَ وَالْإِسَاءَةَ مِنْهُ ۖ لَا يُبْقِي لَهَا
 نَظْرًا إِلَى مَنْ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَيُسِيئُ مِنْ
 الْخَلْقِ ۖ إِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ إِحْسَانٌ لَمْ يَسْخَرْ
 الْحَقُّ عَنْهُ وَجَلَّ ۖ وَإِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ إِسَاءَةٌ
 لَمْ يَسْلُطْ بِسُلْطَانِهِ يَنْتَقِلُ نَظْرُهُ مِنَ الْخَلْقِ إِلَى
 الْخَائِبِ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ يُعْطِي الشَّرَّ حَقَّهُ ۖ وَلَا
 يُسْقِطُ حُكْمَهُ ۖ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْعَارِفِ يَنْتَقِلُ
 مِنْ حَالَةٍ إِلَى حَالَةٍ ۖ حَتَّى يَقْوَى زُهْدُهُ
 فِي الْخَلْقِ ۖ وَالزُّلَّةُ لَهُمْ ۖ وَالْإِعْرَاضُ عَنْهُمْ
 وَيَرْغَبُ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيَقْوَى
 تَوَكُّلُهُ عَلَيْهِ ۖ يَدُوبُ عَنْهُ أَخَذُ الْأَشْيَاءِ
 مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَيَبْقَى عِنْدَ أَخْذِهَا مِنَ
 الْخَلْقِ عَلَى يَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 يَتَأَكَّدُ وَيَتَأَيَّدُ عَقْلُهُ
 الْمَشْتَرِكُ بَيْنَهُ وَ
 بَيْنَ الْخَلْقِ
 وَبُرَادُ عَقْلٍ
 أَحَدُ

پھر تم کو تندرستیاں اور قوتیں اور گرفت کی طاقت بخشی اور تم کو
 اپنی طاعت نصیب فرمائی اور تم کو مسلمان اور متبع بنایا اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پس آپ کی شکرگزاری اور محبت حق تعالیٰ
 کی شکرگزاری اور محبت کی برابر کس طرح ہو سکتی ہے جب تم نعمتوں کو
 اس کی طرف سے سمجھو گے تو مخلوق کی محبت تمہارے قلوب سے
 جاتی رہے گی۔ (کہ جب کسی سے نفع نہیں تو محبت کیسی) حق تعالیٰ
 کا عارف اس کا محب اور اپنے قلب کی آنکھوں سے اس کا دیکھنے
 والا وہ ہے جو سلوک و بد سلوک سب اسی خدا کی طرف سے سمجھتا ہے
 کہ مخلوق میں جو کوئی اس کے ساتھ سلوک یا بد سلوک کر لے اس کی
 نظری اس کی طرف نہیں رہتی۔ اگر مخلوق کی طرف سے سلوک ظاہر
 ہو تو اس کو حق تعالیٰ کے مسخر بنانے کی وجہ سے سمجھتا ہے اور اگر
 ان کی طرف سے بد سلوک ظاہر ہو تو حق تعالیٰ کے مسلط کر دینے کی
 وجہ سے سمجھتا ہے۔ اس کی نظر مخلوق کی طرف سے خالق کی طرف
 منتقل ہو جاتی ہے اور باوجود اس کے شریعت کا حق شریعت کو
 برابر دیتا رہتا ہے اور اس کے حکم کو ساقط نہیں کرتا (کہ بد سلوک کو
 نصیحت بھی کر لے اور منعم کا شکر گزرا بھی بنتا ہے) عارف کا قلب
 ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے،
 یہاں تک کہ مخلوق سے بے رغبتی اور ان کا چھوڑ دینا اور ان سے رخ
 پھیر لینا قوت پکڑ جاتا ہے حق تعالیٰ میں رغبت بڑھ جاتی ہے اور ان
 توکل قوی ہو جاتا ہے۔ مخلوق سے اشیاء کا لینا اس سے جاتا رہتا ہے
 اور مخلوق سے اشیاء کے لیتے وقت حق تعالیٰ کے ہاتھ پر لینا
 باقی رہ جاتا ہے (کہ جس وقت کسی شخص نے کوئی چیز ان کو دی تو
 سمجھتے ہیں کہ جس نے دی اس نے خدا کو دی اور خدا کے ہاتھ سے ہم نے لی)
 ان کی وہ عقل بھی جو ان کے اور ساری مخلوق کے مشترک ہے قوی اور
 مؤید ہو جاتی ہے اور ایک دوسری عقل کا اضافہ کیا جاتا ہے

وَهُوَ الْعَقْلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا فَقِيرَ
الْخَلْقِ يَا مُشِيرَ كَامِهِمْ : أَحَدٌ أَنْ يَأْتِيَكَ
الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى مَا أَنْتَ فِيهِ : مَا يَفْقَهُ
اللَّهُ لِرُوحِكَ بَابَهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِأَنَّ
غَضَبَانِ عَلَى كُلِّ مُشِيرٍ مُعْتَدٍ عَلَى غَيْرِهِ :
عَلَيْكَ بِالْخَلْقِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِالْخَلْقِ عَنِ
الْخَلْقِ : ثُمَّ بِالْخَلْقِ عَنِ الدُّنْيَا ثُمَّ بِالْخَلْقِ
عَنِ الْآخِرَةِ ثُمَّ بِالْخَلْقِ عَمَّا سِوَى الْمَوْلَى
إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْلُقَ مَعَ الْمَوْلَى فَاخْلُ مَعَهُ
وَجُودَكَ وَتَذَبُّدَكَ وَهَذَا بَيْنَكَ وَبَيْنَكَ
تَقَعُدُ فِي صَوْمِ مَعِيكَ وَقَلْبِكَ فِي مَيُوتِ الْخَلْقِ
مَنْتَظِرٌ لِسَجِينِهِمْ وَهَذَا يَا هُمْ : هَذَا زَمَانُكَ
وَجُعِلَتْ لَكَ الصُّورَةُ بِمَا مَعَهُ : لَا تَوْهَلُ
لَنَفْسِكَ لِنَفْسٍ كَرِيْمٍ يَهْلِكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَعَدُ
رَنْ كَرِيْمٍ يَا تِك التَّاهِلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ أَنْتَ وَلَا الْخَلْقُ : إِذَا أَرَادَكَ
لَا مَوْهِيَا لَكَ لَهُ : إِذَا كَرَيْتُكَ لَكَ بِالْهَيْئَةِ
وَقَدْ خَالَ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْرُدُ
الْخَلْقُ لَا يَنْفَعُكَ اللَّهُمَّ أَنْفَعُ بِمَا أَقُولُ :
وَالنَّعْمُ بِمَا أَقُولُ وَيَسْتَمْعُونَ :

الْمَجْلِسُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشْرِيَّةً
بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ عَشَرَ ذِي الْقَعْلَةِ سَنَةِ
خَمْسِينَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسَمِائَةٍ

اور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے خاص عقل ہے۔ اے مخلوق کے
محتاج اور اے ان کو شریک خدا قرار دینے والے ڈر کہ اسی حالت
موت نہ آجائے جس میں تو مبتلا ہے۔ پس نہ حق تعالیٰ تیری مروج
کے لئے اپنا دروازہ کھولے گا اور نہ اس کی طرف نظر فرمائے گا کیونکہ
وہ ہر ایسے شخص سے جو مشرک اور غیر اللہ پر اعتماد کرنے والا ہو سخت
ناراض ہے۔ اول اپنے نفس سے علیحدہ ہونے کو ضروری سمجھو
اس کے بعد مخلوق سے کیسوی اختیار کر پھر دنیا سے خلوت کر اس کے بعد
آخرت سے علیحدگی اور اس کے بعد مولیٰ کے سوا مجملہ اشیاء سے
گوشہ نشین بن جانے کو لازم پکڑ۔ جب تو مولیٰ کے ساتھ خلوت
رکھنے کا ارادہ کرے تو اپنے وجود اپنی تدبیر اور اپنی بکواس سے خالی ہو جا
تجھ پر انوس کہ بیٹھا تو اپنے خلوت خانہ میں ہے اور تیرا دل مخلوق کے
گھروں میں پڑا ہے کہ ان کے آنے اور ان کے نذرانوں کا منتظر ہے تیر
وقت ضائع کیا اور تیرے لئے صورت رہ گئی بلا مسمیٰ کے۔ اپنے نفس کو
ایسی چیز کا اہل مت سمجھ جس کی اہلیت تجھ کو حق تعالیٰ نے عطا نہیں
فرمائی۔ اگر تیرے پاس اہلیت حق تعالیٰ کی طرف سے نہ آئی ہوگی تو
تو اور ساری مخلوق مل کر بھی اس کو نہ لاسے گی جب تجھ کو کسی کام کیلئے
چاہیگا تو خود ہی اس کے لئے تجھ کو تیار کر دیگا اور جب تجھ کو باطن
میں نصیب نہیں اور نہ ماسوائی اللہ سے خالی ہو جانے والا قلب
حاصل ہے (جو اس کی علامت ہے کہ خدا نے تجھ کو خلوت کا اہل نہیں بنایا)
تو محض خلوت تجھ کو مفید نہیں۔ یا اللہ مجھ کو بھی نفع دے اس کلام سے
جو میں کہہ رہا ہوں اور حاضرین کو بھی نفع دے اس سے جو میں کہہ رہا
ہوں اور وہ سن رہے ہیں۔

اکیسویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۱۵۴ھ بمطابق ۱۸۷۵ء)

اللَّهِ نَبِيًّا حَجَابٌ عَنِ الْآخِرَةِ ۖ وَالْآخِرَةُ حُجَابٌ
عَنِ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ ۖ كُلُّ مَخْلُوقٍ حَجَابٌ
عَنِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَهْمَا وَقَفْتَ مَعَهُ فَهُوَ
حَجَابٌ بِكَ ۖ لَا تَلْقُوتُ إِلَى الْخَالِقِ وَلَا إِلَهُ
الدُّنْيَا وَلَا إِلَى مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ حَتَّى
تَأْتِيَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ سِرِّكَ
وَصَحْوَةِ زُهْدِكَ فِيمَا سِوَاهُ ۖ عَزَّ بَانَا عَنِ
الْكُلِّ ۖ مُتَحَيِّرًا فِيهِ مُسْتَعِينًا إِلَيْهِ ۖ
مُسْتَعِينًا بِهِ ۖ نَاطِرًا إِلَى سَابِقَتِهِ وَعِلْمِهِ
فَإِذَا تَحَقَّقَ وَضُوءُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَدَخَلَ
عَلَيْهِ وَقَرَّبَكَ قَادُكَ وَحَبْلَكَ وَدَلَّكَ
عَلَى الْقَلْبِ ۖ وَأَمَرَكَ عَلَيْهِمَا وَجَعَلَكَ طَبِيبًا
لَهُمَا ۖ فَجَبَّحْتَ النِّفْتَ إِلَى الْخَلْقِ وَاللَّيْلَا ۖ
فَيَكُونُ الْبِقَاتُكَ إِلَيْهِمْ نِعْمَةً فِي حَقِّهِمْ ۖ
وَأَخَذَ لَهُ لِلدُّنْيَا مِنْ أَيْدِيهِمْ وَرَدَّهَا
إِلَى فَقْرَائِهِمْ وَاسْتَيْفَأَوْا لِقَسَمِكَ
مِنْهَا عِبَادَةً وَطَاعَةً وَسَلَامَةً ۖ مَنْ
أَخَذَ الدُّنْيَا عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ لَا تَهْمُكَ
بَلْ يَسْكُمُ مِنْهَا وَيَصْفُو لَهُ أَقْسَامُهَا مِنْ
نَفْسٍ كَدْرَهَا ۖ أُولَآئِكَ لَهَا عِلَامَةٌ
فِي وَجْهِهِ الْأَوَّلِيَاءِ ۖ يَعْرِفُهَا أَهْلُ الْعِلَاسَةِ
أَلَا شَارَاتٌ تَنْطِقُ بِأُولَآئِكَ لَا اللِّسَانُ
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَبْذُلْ
نَفْسَهُ وَمَالَهُ لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ

دنیا حجاب ہے آخرت کے لئے اور آخرت حجاب ہے دنیا اور آخرت کے
پروردگار سے اور ساری مخلوق حجاب ہے (او جمل کرنے والی) خالق
عزوجل سے۔ جب تو کسی شے کے ساتھ دل لگائے گا تو وہ
تیرے لئے حجاب بن جائے گی۔ انتفات نہ کر مخلوق کی طرف اور نہ
دنیا کی طرف اور نہ حق تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی طرف یہاں تک کہ
تو اپنے باطن کے قدموں سے اور ماسوائی اللہ میں زہد کے صحیح
ہو جانے سے حق تعالیٰ کے دروازہ پر بایں حال نہ پہنچ جائے
کہ سب سے عریاں اور مجرد ہو اسی میں متحیر ہو۔ اسی کی طرف فریاد
کر رہا ہو اسی سے مدد چاہ رہا ہو اور اسی کے علم اور قدرت پر کی
طرف نظر جمائے ہوئے ہو۔ پس جب تیرے قلب اور تیرے
باطن کا وصول متحقق ہو جائے اور یہ دونوں اس کی بارگاہ میں
داخل ہو جائیں اور وہ تجھ کو مقرب کر لے اور اپنے پاس بلا لے
اور تجھ کو محبوب بنا لے اور قلوب پر تجھ کو حکومت بخشے اور ان پر
تجھ کو افسر تدارے اور تجھ کو ان کا طبیب بنائے تو اس وقت
مخلوق اور دنیا کی طرف ضرور انتفات کر کہ اب ان کی جانب تیرا
انتفات کرنا ان کے حق میں نعمت ہے۔ اور تیرا ان کے ہاتھوں
دنیا کا لینا اور انہیں کے مساکین پر واپس کر دینا اور اس میں سے
اپنے مقسوم کا پورا کر لینا عبادت اور طاعت اور سلامتی ہے۔ جو
شخص دنیا اس کیفیت سے لے گا تو وہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گی
بلکہ یہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو چیزیں اس کے مقسوم میں
ہیں اپنے نیکواری کی مہفوت سے اس کے لئے صاف بن جائیں گی
ولایت کی خاص علامت ہے جو اولیاء اللہ کے چہروں پر نمودار
ہوتی ہے۔ اس کو اہل فراست پہچانتے ہیں کیونکہ ولایت کی خبر
اشائے ہی دیا کرتے ہیں نہ کہ زبان۔ جو شخص صلاح چاہے اس
چاہیے کہ حق تعالیٰ کے لئے اپنا مال اور اپنی جان خرچ کرے اور

آخرت کے
والی خات

کا تو وہ
طرف اور

ماں تک کہ
کے صحیح

پہنچ جائے
رف فریاد

تسیر کی
ر تیرے

بارگاہ میں
بلالے

اور ان پر
اس وقت

ماں تیرا
ہے ہاتھوں

اس میں سے
قی ہے جو

پہنچائے گی
مقسوم میں

سبائیں گی
پہنودار

تسیر کی خبر
پا ہے اس

پہنچ کرے اور

وَيَعْرِجُ بِقَلْبِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَاللَّيْلِ كَخُرُوجِ
الشَّمْعَةِ مِنَ الْعَجِينَ وَاللَّيْلِ مِنْ هَلَكَاةٍ
مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهَلَكَاةٍ مِنْ جَمِيعِ مَا سَوَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيُحْيِيهِمْ تَعْطِي كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَأْكُلُ أَقْسَامَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ عَلَى بَابِهِ وَهُمَا قَائِمَتَانِ
خَادِمَتَانِ لَا تَأْكُلُ فَتَمُوتُ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ
قَائِمَةٌ وَأَنْتَ قَائِمٌ بَلْ أَكُلَهَا عَلَى بَابِ
الْمَلِكِ وَأَنْتَ قَائِمٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ وَالطَّبَقُ
عَلَى رَأْسِهَا تَحْمِلُهُمْ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَتُذِلُّ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِهَا
كُلُّ مَنْهَا عَلَى قَدَمِ الْغِيَةِ وَالْغَيْرِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
الْقَوْمَ رَهْمًا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْإِفْلَاحِ
فِي الدُّنْيَا وَرَضْوَةً مِنْهُ بِالْآخِرَةِ أَنْ
يُقَرَّرَ هَهُوَ إِلَيْهِ مَا يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا مَقْسُومَةٌ
فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا وَعَلِمُوا أَنَّ دَرَجاتِ
الْآخِرَةِ وَنَعِيمَ الْجَنَّةِ مَقْسُومَةٌ أَيْضًا
فَتَرَكُوا طَلَبَ ذَلِكَ وَالْعَمَلُ لَهُ لَا يُرِيدُونَ
سَوَى وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ
لَا يَفْقَهُونَ عَمِيْقَهُمْ حَتَّى يَرَوْا وَجْهَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ النَّجْوَى وَالنَّفَرِيْدِ مَنْ كَمُرٍ
بَيْنَ قُلُوبِهِمْ دَاخِلُ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَاطِ لَا يَفْقَهُ
بَسْلُكَ جَادَةِ النَّبِيِّينَ وَالْوَهْدِ نُهَيْنَ وَالصَّالِحِينَ
حَتَّى يَقْنَمَ بِالْيُسْرِ مِنَ الدُّنْيَا وَيُسْلِمَهُ الْكَثِيرُ إِلَى

اپنے قلب سے مخلوق اور دنیا کو چھوڑ کر ایسا نکل جائے جیسے بال
آئے اور دودھ میں سے نکل جائے اور اسی طرح آخرت سے
نکل جائے اور اسی طرح جملہ ماسوائی اللہ سے پہلے اس وقت تو ہر
صاحب حق کو اس کا حق ادا کر لیا حق تعالیٰ کے روبرو اور دنیا
و آخرت کا جتنا حصہ تیرے مقسوم میں ہے اس کو کھائے گا ایسی
حالت سے کہ تو اس کے آستانہ پر کھڑا ہو گا اور دنیا و آخرت
دونوں خادم بنی ہوئی تیرے سامنے کھڑی ہوں گی۔ دنیا میں سے
اپنا مقسوم اس طرح مت کھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور کھڑا ہو
بلکہ اس کو بادشاہ کے دروازے پر اس طرح کھا کہ تو بیٹھا ہو
اور وہ طباق اپنے سر پر رکھے ہوئے کھڑی ہو۔ دنیا
خدمت کرتی ہے اس کی جو حق تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے
اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اس کو ذلیل کرتی ہے۔
کھا حق تعالیٰ کے ساتھ عزت اور تو عکس کی کے قدم پر۔ اہل اللہ
راضی ہوئے افلاس پر دنیا میں اور راضی ہوئے آحضرت میں
اس بات سے کہ وہ اپنے قریب فرما لے۔ وہ اللہ عزوجل سے بجز اسکی
ذات کے کچھ نہیں مانگتے۔ انھوں نے جان لیا کہ دنیا تقسیم کجا چکی ہے
اس لئے وہ اس کی تلاش کو چھوڑ بیٹھے اور انھوں نے جان لیا کہ
آخرت کے درجات اور جنت کی نعمتیں بھی مقسوم ہو چکی ہیں۔ لہذا
اس کی طلب اور اس کے لئے عمل کرنے کو بھی انھوں نے چھوڑ دیا۔
اور بجز ذات حق کے کچھ بھی نہیں چاہتے۔ جب وہ جنت میں جائینگے
تو جب تک حق تعالیٰ کی ذات کا نور نہ دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں
کو کھولنے کے بھی نہیں (اے مخاطب) تجھ پر اور تیرے کو
محبوب سمجھ، کیوں کہ جس شخص کا قلب مخلوق اور اسباب مجرور نہ ہو
وہ انبیاء و صدیقین اور صالحین کے راستہ پر چل نہیں سکتا۔
جب تک تھوڑی سی دنیا پر قناعت اور زائد کو تقدیر کے ہاتھ کے

بِإِدْنِ الْقُدْرِ لَا تَتَعَزَّضُ بِطَلَبِ الْكَثِيرِ فَإِنَّكَ تَهْلِكُ
 إِذَا اجْتَأَزَ الْكَثِيرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
 غَيْرِ اخْتِيَارٍ كُنْتَ خَفُوفًا فِي عَيْنِ الْحَسَنِ
 الْبَصِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَى كَانَ يَقُولُ
 عِظَ النَّاسَ بِعِلْمِكَ وَكَلَامِكَ يَا وَاعِظًا
 عِظَ النَّاسَ بِصِفَاءِ سِرِّكَ وَتَقْوَى قَلْبِكَ وَ
 لَا تَعْطِمْ بِتَحْسِينِ عِلَانِيَتِكَ مَعَ قِيَمِ سِرِّكَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ
 الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ : هَذِهِ سَلْبَقَةُ
 وَلَا يَجُوزُ الْوُقُوفُ مَعَ السَّلْبَقَةِ وَالْإِيمَانُ
 عَلَيْهِمَا : بَلْ يَجْتَهِدُ وَيَتَعَزَّضُ وَيُبْدُلُ
 الْمَجْهُودُ : يَجْتَهِدُ فِي تَحْصِيلِ الْإِيمَانِ وَ
 الْإِيْقَانِ : وَيَتَعَزَّضُ لِنَفَاثَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
 جَلَّ : وَيَلْزِمُ الْمَوْقُوفَ عَلَى يَكْبَةِ قُلُوبِنَا
 يَجْتَهِدُ فِي اِكْتِسَابِ الْإِيمَانِ : فَلَعَلَّ الْحَقَّ
 عَزَّ وَجَلَّ يَهْبُهُ لَنَا مِنْ غَيْرِ كَسْبٍ وَلَا تَعْيَشُ
 أَمَا تَسْتَحْيُونَ : يَصِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
 نَفْسَهُ بِصِفَاتٍ يَرْضَاهَا لَهُ تَتَأَوَّنُهَا وَ
 تَرُدُّوْهَا عَلَيْهِ مَا يَسْعَاكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ
 تَقَدَّمَ مَكْرُومُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ :
 رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ : مَنْ
 غَيْرُ تَشْلِيهِ وَلَا تَعْطِيلٍ وَلَا تَحْسِينِ أَللَّهُمَّ
 ارْزُقْنَا وَفَقْنَا وَجُوبْنَا الْإِيمَانَ وَأَتَنَا فِي
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ ۝

حوالہ نہ کرے۔ زائد کا طالب مت بن ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ زائد
 دنیا جب تیرے اختیار کے بغیر حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے پاس
 آئے گی تو اس میں محفوظ رکھا جائے گا جس بصری رحمت اللہ علیہ
 منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کو نصیحت کر لینے علم اور
 اپنے کلام سے۔ اے واعظ لوگوں کو وعظ کر لینے باطن کی
 صفائی اور اپنے قلب کے تقویٰ سے اور ان کا داعظمت بن
 اپنے ظاہر کو خوبصورت بنا کر کہ تیرا باطن بگڑا ہوا ہو حق تعالیٰ
 نے مومنین کے قلوب میں ان کے پیدا کرنے سے قبل ہی ایمان
 لکھ دیا ہے۔ اس کا نام سابقہ اور تقدیر ہے مگر سابقہ کے ساتھ
 ٹھیر جانا اور اس پر بھروسہ کر لینا کہ اب ایمان کے فکر و تحصیل کی کیا
 ضرورت ہے) جائز نہیں ہے بلکہ کوشش اور بہت کرے اور جہاں تک
 ہو سکے ایمان و ایقان کی تحصیل میں جدوجہد کو ختم کرے۔ اور
 حق تعالیٰ شانہ کی خوشبوؤں اور نہک کے سامنے آوے،
 اور اس کے دروازے پر برابر پڑا ہے۔ پس ہماری قلوب کو ایمان
 کے اکتساب میں کوشش ضرور کرنی چاہیے پھر کیا عجب کہ حق تعالیٰ
 ہم کو کسب اور شفقت کے بغیر ایمان بخش دے۔ تم کو شرم نہیں آتی
 کہ حق تعالیٰ تو اپنے نفس کے لئے ایسی صفات بیان فرماتے ہیں جن کو
 اپنے لئے پسند کرتا ہے اور تم ان میں تاویل کرتے اور ان کو حق تعالیٰ
 پر رد کئے دیتے ہو (کیہ مناسب نہیں ہیں) کیا تمہیں گنجائش نہیں ہے
 جو تمہارے مقدس صحابہ اور تابعین کو بھی کہ (حق تعالیٰ نے فرمایا
 تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا تو انھوں نے اس کو بجا کہا کہ)
 واقعی ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے (مگر) بلا مشابہت اور بلا تعیل
 اور بلا جسمیت۔ یا اللہ ہم کو رزق دے اور توفیق بخش اور بجا ہم کو
 بدعتوں کی ایجاد سے اور ہم کو عطا فرما دینا میں بھی بھلائی اور آخرت
 میں بھی بھلائی اور بجا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

المجلس

وَقَالَ رَحِمَى اللّٰهُ

الْقُدْرَةُ سَنَةً

سَاكِلَ سَاكِلَ

قَلْبِي فَقَا

وَابْنَاهَا كَيْه

تُعَدُّ جَمْعُ خَلْقِهِ

دَرْجَةٍ حَقِّ

مِنْ رَفْلَاهُمْ

فَبَيْنَمَا لَهُمْ قُرْبَى

عَلَيْهِمْ وَخَدَّ

كَيْتَنَّهُمْ وَ

الْعُلَى عَلَى رُؤُوسِهِمْ

أَمْدُكُمْ وَأَوْ

إِلَى جَلْبِهَا يَدُ

بِكَيْسِهِمْ مِنْ

مِنْ لَدُنْ أَدُ

الْقِيَامَةِ فِي

كَمْ شَوْخُوهُمْ

تَنْبُحُ وَالْ

يَعْلَمُهَا وَلَا

يَكْمُرُ مِنْ شَيْءٍ

إِكْمَالًا

بانیسویں مجلس

(وقت صبح - ختم ذیقعدہ ۱۴۵ھ - خانقاہ شریف)
 (کچھ گفتگو کے بعد ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ میں اپنے قلب سے دنیا کی محبت کس طرح نکالوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کے اپنے بچوں اور اپنے صاحبوں کے ساتھ انقلاب میں غور کر کہ یہ ان پر کیسی چالیں چلتی ہے۔ ان کے ساتھ کھیلتی اور ان کو اپنے پیچھے دوڑاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو درجہ بدرجہ ترقی دیتی ہے یہاں تک کہ ان کو بہتری مخلوق سے اونچا کرتی اور لوگوں کی گردنوں پر ان کو قبضہ دلاتی ہے۔ اپنے خزانوں اور اپنے عجائبات کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔ پس ایسی حالت میں کہ وہ اپنی رفعت اپنے اختیارات اور اپنی خوش عیشی اور دنیا کو اپنا خادم بنا ہوا دیکھ کر گمن ہوتے ہیں کہ دفعہ ان کو پکڑ کر قید کرتی اور دھوکا دے کر اس بلندی سے نیچے سروں کے بل پھینک دیتی ہے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ کھڑی اُن پر ہنستی ہے اور شیطان اس کے پہلو میں کھڑا اس کے ساتھ ہنستے ہے۔ یہ ہے اس کا برتاؤ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک بہتیرے سلاطین اور بادشاہوں اور توغروں کے ساتھ کہ اس طرح اونچا اٹھاتی اور پھر نیچا دکھاتی ہے۔ اول آگے بڑھاتی ہے پھر پیچھے ہٹاتی ہے۔ تو نگہ بناتی ہے اور پھر فقیر کر دیتی ہے۔ پرورش کرتی ہے اور پھر فزع کر ڈالتی ہے اور شاہ نادر ہیں وہ لوگ جو اس سے سالم ہے کہ اس پر غالب آگئے اور وہ ان پر غلبہ نہ پاسکی۔ ان کی دنیا کے مقابلہ پر مدد گیتی اور وہ اس کے شر سے بچے ہے اور وہ معدومے چند امرا ہیں۔ پس دنیا کے شر سے وہی بچا رہتا ہے جس نے اس کو پہچان لیا ہو۔

المجلس الثاني والعشرون

وَقَالَ رَبِّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَمَّ يُكُذِّبُ بِالرِّبَا اسْمُ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ثَمَرٍ وَارْتِجَانٍ وَخَسِمَانَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ سَأَلَ سَائِلٌ كَيْفَ أُخْرِجَ حُبُّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِي فَقَالَ انْظُرْ إِلَى تَقْلِيمِهَا بَارِكْ بِهَا رَابِعًا كَيْفَ تَحْتَالُ عَلَيْهِمْ وَتَتَكَلَّمُ بِهِمْ وَتُعَدُّهُمْ خَلْفَهَا ثُمَّ تَرْقِيهِمْ مِنْ دَرَجَةٍ إِلَى دَرَجَةٍ حَتَّى تُؤَلِّمَهُمْ عَلَى الْخَلْقِ وَتُمَكِّنَهُمْ مِنْ رِقَابِهِمْ وَتُظْهِرُهُمْ كُوزَهَا وَتُجَارِبُهَا فَيَسْتَمِئُ لَهُمْ فِرْحُونُ بَعْلُوهُمْ وَتُمَكِّنُهُمْ وَطَيْبَةً عَلَيْهِمْ وَخِدْمَتِهَا لَهُمْ إِذَا أَخَذَ ثَمَرُهَا قَتَلَ ثَمَرُهَا وَغَرَّ ثَمَرُهَا وَرَمَتْ بِهِمْ مِنْ ذَلِكَ الْعُلُوَّ عَلَى رُءُوسِهِمْ تَنْقَطَعُو وَتَمَرُّ نَوَادُ أَهْلِ كُوزِهَا وَهِيَ وَاقِفَةٌ تَضَعُ فِيهِمْ وَأَنْبَلِيُو إِلَى جَنَّتِهَا يَفْعَلُ مَعَهَا هَذَا أَفْعَلُهَا بَكْشِيرٌ مِنَ السَّلَاطِينِ وَالْمُلُودِ وَالْأَغْنِيَاءِ مِنْ لَدُنْ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِذَلِكَ تَرْفَعُ ثَمَرُ تَضَعُ تَقْدِمُ ثَمَرُ تُؤَخِّرُ تَغْنِي ثَمَرُ تَفْقَرُ تَرْبِي ثَمَرُ تَنْبِي وَالتَّادِيرُ مِنْهُمْ مَنْ يَسْلَمُ مِنْهَا وَبَعْلُهَا وَلَا تَغْلِبُهُ وَيَعَانُ عَلَيْهَا وَبَعْلُهَا مَنْ يَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا وَهَمُّ أَحَادٍ أَلْفَادٍ إِنَّمَا يَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا مَنْ عَرَفَهَا

ہو جائے گا۔ زائد سے تیرے پاس سے رحمت اللہ علیہ سے کر لینے علم اور ط کر لینے باطن کی واعظ مت بن جو حق تعالیٰ بل ہی ایمان بقہ کے ساتھ مکر و تحصیل کی کیا رے اور جہاں تک نہ کرے۔ اور منے آوے، لوب کو ایمان سے کہ حق تعالیٰ ہم نہیں آتی مالت ہے جن کو ان کو حق تعالیٰ ش نہیں ہے نے فرمایا (بہار رکھا کہ ت اور تھیل بچا ہم کو نی اور آخرت

وَاحْتَدَّ حَدَرًا مِّنْهَا وَمِنْ حِلْمِهَا:

يَا سَائِلُ إِنَّ مَطَرَتٍ بَعِثَتْ قَلْبَكَ إِلَى
غِيُورِهَا قَدَرْتَ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَرَأَيْتَ نَظَرَتِ
إِلَيْهَا بَعِثَتْ رَأْسَكَ اسْتَغْلَتْ بِرَبِّتِهَا عَنْ
غِيُورِهَا وَكَمْ تَقْدِرُ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ
وَالرُّهُدُ فِيهَا وَتَقْتُلُكَ كَمَا قَتَلْتَ غَيْرَكَ:
جَاهِدْ نَفْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ: فَإِذَا اطْمَأَنَّتْ
عَوَفَتْ غِيُوبَ الدُّنْيَا وَزَهَدَتْ فِيهَا:
طَمَأْنِنَتْهَا أَلْهَا تَقَبَّلْ مِنَ الْقَلْبِ:
مُؤَافِقُ السَّرِّ: وَتُطِيعُهُمَا فِيمَا يَأْمُرَانِ
بِهِ وَيَنْهِيَانِ عَنْهُ: وَتَقْنَمُ بِعَطَائِهِمَا
وَتَصْبِرُ عَلَى مَنَعِهِمَا: إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً
إِلْهَمَاقَتْ إِلَى الْقَلْبِ: وَسَكَنْتُ إِلَيْهِ:
تَرَى تَاجَ الشَّقْوَى عَلَى رَأْسِهِ وَخِلْمَ الْقُرْبِ
عَلَيْهِ: عَلَيْهِ كُمْ بِالْإِيمَانِ وَالتَّصَدُّقِ
وَتَرْكِ التَّكْذِيبِ لِلْقُدْرَمِ وَالْمَجَادِلَةِ
لَهُمْ: لَا تُنَادِغُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُلُوكُ رَفِيٍّ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مَلَكَو قُرْبَ الْحَيِّ عَمَّا
وَجَلَّ مَلَكَو مَا سِوَاهُ: الْحَيُّ عَمَّا وَجَلَّ
قَدْ أَخْفَى قُلُوبَهُمْ وَمَلَاهَا مِنْ قُرْبِهِمْ
وَالْأَنْسِ بِهِ وَمِنْ أُنْوَادِهِ وَكَرَامَتِهِ لَا
يَبَالُونَ بِبَيْدٍ مِّنْ عَوْنِ الدُّنْيَا

وَمَنْ يَأْكُلْهَا:

لَا يَنْظُرُونَ إِلَى

أَوَّلِهَا:

اور جو دنیا اور اس کی چالوں سے بہت بچتا ہو۔

اے سائل۔ اگر تو اپنے قلب کی آنکھوں سے دنیا کے
عیوب کی جانب نظر کرے گا تو اس کو قلب سے باہر کال سکیگا اور
اگر اس کو دیکھیں گے اپنے سر کی آنکھوں سے تو اس کے عیوب کے
بدلہ اس کی آرائش کے ساتھ مشغول ہو جائے گا اور اس کو اپنے
قلب سے نکالنے اور اس میں زہر اختیار کرنے پر قادر نہ ہو سکیگا اور
جس طرح وہ دوسروں کو قتل کر چکی ہے تجھ کو بھی قتل کر ڈالے گی، اپنے
نفس سے جہاد کرتا رہ یہاں تک کہ وہ مطمئن بن جائے پس جب وہ
مطمئن بن جائے گا تو دنیا کے عیوب سے واقف ہو جائے گا
اور اس میں زہر دے رہے رغبت بن جائے گا۔ اور اس کا مطمئن بننا یہ
کہ وہ قلب کی بات کو قبول اور باطن کی موافقت کرنے لگے اور
ان دونوں کا فرماں بردار بن جائے اُن احکام میں بھی جن کا یہ
دونوں اس کو حکم دیں اور ان ممنوعات میں بھی جن سے دونوں
اس کو منع کریں اور قانع بن جائے ان دونوں کے دیئے ہوئے پر
اور جو چیز یہ اس کو نہ دیں اس پر صابر بنائے۔ پس جب وہ مطمئن
بن جائے گا تو قلب سے جاملے گا اور اس کے پاس سکون پائیگا
تقویٰ کا تلج اپنے سر پر اور قرب کی خلعت اپنے بدن پر اس کو
نظر آئیں گے۔ صابو۔ ایمان اور تصدیق کو اور اہل اللہ کو
جھٹلانے اور ان سے منازعت کے پھوڑنے کو ضروری سمجھو
تم ان سے منازعت نہ کرو کہ وہ بادشاہ ہیں دنیا میں اور آخرت
میں۔ وہ مالک ہوئے قرب خداوندی کے پس مالک ہو گئے
جملہ ماسوا کے۔ حق تسللے ان کے قلوب کو غنی بنا دیا اور
اپنے قرب اور اپنے ساتھ اُنس اور اپنے انوار و کرامت سے ان کو
لبریز کر دیا ہے۔ ان کو یہ واہیں ہوتی کہ دنیا کس کے ہاتھ میں جاتی
ہے اور کون اس کو کھاتا ہے۔ وہ دنیا کے مشرعوں کو نہیں دیکھتے

يَنْظُرُونَ إِلَى عَاقِبَتِنَا وَفَنَارُهَا يَجْعَلُونَ الْحَقَّ
عَرًّا وَجَلَّ نَصَبٌ عَلَيْهِمْ أَسْرَارُهُمْ لَا يُبَيِّنُونَ
خَوْفًا مِنَ الْهَلَاكِ وَلَا رَجَاءً لِلْمَلِكِ خَلْفَهُمْ
لَهُ وَلَدٌ لَامٌ صُحْبَتِهِ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ
هُوَ قَعَالٌ لِمَا يُرِيدُ هَذَا الْمَنَافِقُ إِذَا حَدَّثَ
كَذِبًا ۖ وَذَا أَوَعَدَ أَخْلَفَ ۖ وَذَا إِذْ أَمِنَ
خَانَ ۖ مَنْ بَرَّئَ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ الَّتِي
ذَكَرَهَا الْمَتَّبِعُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ
بَرَّئَ مِنَ النِّفَاقِ ۖ هَذِهِ الْخِصَالُ الَّتِي الِصْحَافُ
وَالْفِرْقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمَنَافِقِ ۖ عُدُّ هَذَا
الِصْحَافُ وَهَذِهِ السُّؤَالَةُ وَالْبَصْرَةُ حَاجَةٌ
قَلْبِكَ ۖ أَنْظِرْ هَلْ أَنْتَ مُؤْمِنٌ أَوْ مَنَافِقٌ
مُوحِدٌ أَوْ مُشْرِكٌ ۖ كُلُّ الدُّنْيَا فِتْنَةٌ وَ
مَشْغَلَةٌ إِلَّا مَا أَخَذَ بِيْتِيهِ صَلَاحٌ لِلْآخِرَةِ
إِذَا صَلَاحَتِ النِّيَّةُ فِي النَّصَرَةِ فِي الدُّنْيَا
مَهَادَتْ آخِرَةً ۖ كُلُّ نِعْمَةٍ تَقُولُوا مِنَ الشُّكْرِ
لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ نِعْمَةٌ ۖ قَبِلُوا نِعْمَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ بِشُكْرِهِ ۖ الشُّكْرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
شَيْنَانِ الْأَوَّلُ الْإِسْتِعَانَةُ بِالنِّعَمِ عَلَى الطَّاعَةِ
وَالْمُؤَاسَاةُ لِلْفَقَرَاءِ مِنْهَا ۖ وَالثَّانِي الْإِعْزَازُ
بِهَا لِلنِّعَمِ بِهَا وَالشُّكْرُ لِمَنْزِلِهَا وَهُوَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ
قَالَ ۖ كُلُّ مَا يُشْفِقُكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَوْعِدٌ عَلَيْكَ مَشْفِقٌ ۖ إِنْ شَغَلَكَ ذِكْرُهُ
عَنْهُ فَهُوَ

سے دُنیا کے
ہر حال سیکھا اور
س کے میوب کے
کا اور اس کو اپنے
پر قاور ہو سیکھا اور
ل کر لے گی، اپنے
جائے پس جب
نف ہو جائے گا
اس کا مطلب بنائیے
ت کرنے لگے اور
س بھی جن کا یہ
ی جن کے دونوں
کے دیئے ہوئے پر
س جب وہ مطمئن
پاس سکون پا گیا
پنے بدن پر اس کو
کو اور اہل اللہ کو
نوصہ دے رہی سمجھو
یا میں اور آخرت
س مالک ہو گئے
نی بنا دیا اور
کر امت سے ان
کے ہاتھ میں جاتی
منع کو نہیں دیکھتے

بلکہ اس کے انجام اور فنا کو دیکھتے ہیں۔ وہ حق عزوجل کو ہر وقت
اپنے باطن کی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ نہ وہ ہلاکت کے
خوف سے عبادت کرتے ہیں اور نہ بادشاہت کی طمع میں۔ اس
ان کو پیدا فرمایا ہے اپنے لئے اور سدا بنی صحبت میں رکھنے
کے لئے۔ اور وہ پیدا فرماتا ہے ان کو جنہیں تم جانتے نہیں اور
وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ منافق جب کوئی بات کہتا ہے تو جھوٹ
بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔ اور جب
اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے
پس شخص ان خصلتوں سے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ذکر فرمایا ہے بری ہو تو وہ شخص بری ہے نفاق سے یہی
خصلتیں کسوٹی ہیں تو من و منافق کے درمیان ماہ الفرق
ہیں۔ اس کسوٹی اور اس آئینہ کو لے اور اس میں اپنے قلب کا
منہ دیکھ، پھر غور کر کہ آیا تو مؤمن ہے یا منافق؟ اور موصہ بیا
مشرک؟ ساری دنیا فتنہ ہے اور شغلہ ہے بجز اس مقدار کے
جو آخرت کے لئے اچھی نیت سے لے جائے۔ دنیا میں تعریف کینکے
متعلق جب نیت درست ہوتی ہے تو وہ آخرت ہی بن جاتی ہے
ہر وہ نعمت جو حق تعالیٰ کے شکر سے خالی ہو وہ نعمت ہے۔ حق تعالیٰ
کی نعمتوں کو اس کے شکر سے مقید کر لو کہ شکر گزار بنو گے تو وہ جائے گی
حق تعالیٰ کی شکر گزاری کے و درجہ ہیں۔ ایک یہ کہ ان نعمتوں سے
طاعتوں پر اعانت چاہی جائے اور حاجت مندوں کی غم خواری
و مند ہو۔ اور دوم یہ کہ نعمتوں کے بخشے والے خدا کیلئے ان نعمتوں کا
اعتراف کرے اور ان کے نازل فرمانے طے یعنی حق تعالیٰ شکر لیا کہ
ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجھ کو
حق تعالیٰ سے غافل بنا کر اپنے ساتھ مشغول کرے وہ تیرے لئے
منحوس ہے۔ اگر اللہ کا ذکر بھی تجھ کو اس سے مشغول بنائے تو وہ

عَلَيْكَ مَشْنُومٌ : الصَّلَاحُ وَالصَّوْمُ وَالْحَجُّ
وَجَمِيعُ أَعْمَالِ الْخَيْرِ فَكُلُّ ذَلِكَ عَلَيْكَ
مَشْنُومٌ : إِذَا شِغْلُكَ نِعْمَةً عَنْهُ فَمِنْ عَلَيْكَ
مَشْنُومَةٌ : قَابِلَتْ نِعْمَتَهُ بِمَعَاصِيهِ وَالرَّجُوعِ
فِي السُّهُمَاتِ إِلَى غَيْرِهِ : قَدْ تَمَكَّنَ الْكَذِبُ وَ
الْإِفْهَاقُ فِي حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ وَصُورَتِكَ
وَمَعْنَاكَ : فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ : قَدْ احْتَالَ
عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ وَزَيَّنَ لَكَ الْكَذِبَ وَ
الْأَعْمَالَ الْفَبِيحَةَ : تَكْذِبُ حَتَّى فِي صَلَاتِكَ
لَا تَكَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَكْذِبُ :
لَا تَنُ فِي قَلْبِكَ إِلَهًا غَيْرَهُ : كُلُّ مَا تَعْبُدُ
عَلَيْكَ فَهُوَ إِلَهُكَ : كُلُّ شَيْءٍ خَافَ مِنْهُ وَ
تَرْجُوهُ فَهُوَ إِلَهُكَ : قَلْبُكَ لَا يُؤَافِقُ سَانَكَ
فَعَلَّكَ لَا يُؤَافِقُ قَوْلَكَ : قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَلَمْ تَرَ قَوْلَ بَقْلِكَ : وَمَرَّةً يَلْسَانُكَ : مَا
تَسْتَعِجُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَكَ
أَلَمْ مَعْبُودٌ غَيْرُهُ : ثُبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مِنْ جَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ : وَأَنْتَ يَا مَنْ يُعَلِّمُ
الْعِلْمَ وَقَدْ قَنِعَ مِنْهُ بِالْأَسْمِدُونَ الْعَمَلِ
أَيْشَ يَنْفَعُكَ : إِذَا قُلْتَ أَنَا عَالِمٌ فَقَدْ
كَذَبْتَ : كَيْفَ تَرْفَعُ لِنَفْسِكَ إِيَّاكَ تَأْمُرُ
غَيْرَكَ بِسَالَا تَعْمَلُهُ أَنْتَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ لِمَ تَفْعَلُ لَوْ مَا لَا تَفْعَلُونَ هُ
وَيَحْكُ تَأْمُرُ النَّاسَ بِالْإِصْدَاقِ وَأَنْتَ
تَكْذِبُ

تیرے لئے منحوس ہے۔ اور نماز، روزہ، حج، اور تمام ان اعمال خیر کے
لئے منحوس ہیں اگر وہ تجھ کو اس سے مشغول بنائیں اور جب اسکی نعمتیں
تجھ کو اس کی طرف سے غافل و مشغول بنائیں تو وہ بھی تیرے لئے
منحوس ہیں تو نے اس کی نعمتوں کا مقابلہ کیا معصیتوں سے اور بہت
میں دوسروں کی طرف رجوع کرنے سے۔ واقعی جھوٹ اور نفاق
جگہ پکڑ گیا تیری حرکات و سکنات اور صورت و معنی میں تیری بات
میں بھی اور تیرے دل میں بھی۔ بیشک شیطان کا حیلہ تیرے اور چل گیا۔
اور اس نے جھوٹ اور بد اعمالیوں کو تیری نظر میں آراستہ کر دکھا
ہے۔ تو جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اپنی نیت از میں بھی (اس سے
نہیں چوکتا) کیوں کہ زبان سے کہتا ہے اللہ اکبر (کہ اللہ سب سے بڑا)
اور جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ تیرے قلب میں دوسرا معبود موجود
ہے۔ ہر وہ چیز کہ جس پر تو اعتماد کرتا ہے تیرا معبود ہے اور ہر وہ
شے جس سے تو خوف کرے یا آرزو رکھے وہ تیرا معبود ہے۔ تیرا
قلب تیری زبان سے موافق نہیں اور تیرا فعل تیرے قول کی نفی
نہیں کرتا۔ اللہ اکبر اپنے قلب سے ایک ہزار مرتبہ کہہ اور
اپنی زبان سے ایک مرتبہ تجھے شرم نہیں آتی کہ زبان سے کہتا ہے
لا الہ الا اللہ (کہ کوئی معبود نہیں سب سے بڑا اللہ کے) حالانکہ
تیرے لئے اس کے علاوہ ہزار معبود ہیں۔ جس حال میں تو مبتلا ہے
اللہ عزوجل کے حضور میں سب سے توبہ کر اور اے وہ شخص
جو علم پڑھتا ہے کہ عمل چھوڑ کر علم کے صرف نام پر قناعت کر بیٹھتا ہے
یہ تجھ کو نافع نہ ہوگا۔ جب تو نے کہا کہ میں عالم ہوں تو بیشک تو نے
جھوٹ بولا۔ تو اپنے نفس کے لئے اس بات پر کس طرح راضی ہو گیا
کہ دوسروں کو حکم دے ایسی باتوں کا جس پر خود عمل نہ کرے حتیٰ کہ
فرماتا ہے کہ "کیوں کہتے ہو ایسی بات جس کو خود کرتے نہیں۔"
تجھ پر افسوس کہ لوگوں کو حکم کرتا ہے سچ بولنے کا اور خود جھوٹ بولتا

تَا مَرُّهُمْ بِالْفَوْحِ جِدًّا وَأَنْتَ مُشْرِئٌ كَ
 تَا مَرُّهُمْ بِالْأَحْلَاصِ وَأَنْتَ مُنَافِقٌ
 تَا مَرُّهُمْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي وَأَنْتَ تَزَكِّيهِمَا
 قَدْ بَارَزْنَا الْحَيَاءَ مِنْ عَيْنَيْكَ بِكَوْكَانٍ
 لَكَ إِيْمَانٌ لَا سَتِيحَتٌ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبِيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ بِلَا
 إِيْمَانٍ لَكَ وَلَا إِيْقَانٍ لَكَ وَلَا أَمَانَةَ بِ
 حُضْنَتِ الْعِلْمِ فَذَهَبَتْ أَمَانَتُكَ وَكُتِبَتْ بِعَدْوِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوَانًا لَا أَعْرِفُ لَكَ دَوَاءً إِلَّا
 التَّوْبَةَ وَالشَّيْبَانَ عَلَيْهِمَا مِنْ صَحْمَةِ إِيْمَانِهِ
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِقَدْرِ سَلَمَةِ كُلِّ أَمُورِهِ
 إِلَيْهِ وَلَا تُمْسِجْ لَكَ شَرِيكَ فِيهَا لَا تُشْرِكْ
 بِالْخَلْقِ وَالْأَسْيَابِ وَلَا تَتَّقِدْ رَهْمَا عَتُهُ
 فَإِذَا تَحَقَّقَ فِي هَذَا سَلَمُهُ مِنَ الْآفَاتِ
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ يَنْتَقِلُ مِنَ الْإِيْمَانِ
 إِلَى الْإِيْقَانِ بِشَرْطِ تَأْنِيهِ الْوَلَايَةِ الْبَدَلِيَّةِ
 عَمَّا الْغَوْنِيَّةِ وَرُبَّمَا أَنْتَ فِي آخِرِ أَحْوَالِهِ
 الْقَطْبِيَّةِ بِبَاهِي بِهِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ
 كُلِّ خَلْقِهِ بِالْحُجُجِ وَالْأَسْ وَالْأَرْوَاحِ
 يُقَدِّمُهُ وَيُقَرِّبُهُ وَيُؤَلِّمُهُ عَلَى خَلْقِهِ
 وَيُمَلِّكُهُ وَيُمَكِّنُهُ وَيُجَنِّبُهُ وَيُحِبِّبُهُ
 إِلَى خَلْقِهِ وَكُلُّ هَذَا
 آسَاسُهُ وَبِدَايَتُهُ
 الْإِيْمَانُ بِهِ
 وَبِرُسُلِهِ

آن کو حکم کرتا ہے توحید کا اور خود مشرک بنا ہوا ہے۔ آن کو حکم کرتا ہے
 اخلاص کا اور خود ریا کار منافق بنا ہوا ہے۔ آن کو حکم کرتا ہے
 معصیتوں کے چھوڑنے کا اور خود ان کا مرتکب ہوتا ہے۔ تیری
 آنکھوں سے شرم اٹھ گئی۔ اگر تیرے پاس ایمان ہوتا تو ضرور تجھ کو
 شرم آتی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”شرم جزو ہے ایمان کا“
 اور تیرے پاس نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت داری۔ تو نے
 خیانت کی ہے علم کی۔ پس تیری امانت داری جاتی رہی اور تو
 اللہ کے ہاں سخت خیانت کرنے والا لکھا گیا۔ میں تیرے لئے
 بجز توبہ اور اس پر قائم رہنے کے اور کوئی دوا نہیں پاتا۔ جس
 شخص کا ایمان اللہ عزوجل اور اس کی تقدیر پر صحیح ہو جائے
 وہ اپنے جملہ امور کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور ان میں کسی کو
 بھی اس کا شریک قرار نہیں دیتا۔ تو مخلوق اور اسباب کو شریک
 مست قرار دے اور نہ خدا کو چھوڑ کر ان کی قید میں پڑے جب
 مومن کی یہ حالت متحقق ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو جملہ حالتوں
 میں آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ درجہ ایمان سے
 درجہ ایقان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو ولایت بدلیہ
 (جو ابدال کا نمونہ امتیاز ہے) نصیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد ولایت
 غوثیہ آتی ہے اور بسا اوقات باری حالتوں کے آخر میں لایزال قطبیہ
 حاصل ہو جاتی ہے (جو نام ہے نیابت نبوت کا اور سرکاری ہے
 مجلہ اویار زمانہ کی) کہ اس کے ذریعہ سے حق تعالیٰ اپنی ساری مخلوق
 یعنی جن وانس اور ملائکہ و ارواح پر فخر فرماتا ہے اس کو آگے
 بڑھاتا۔ اپنا مقرب بناتا اور اپنی مخلوق کا سرپرست و سردار دیتا
 ان کا بادشاہ گردانتا اور ان پر اختیار بخشتا ہے۔ خود بھی اس کو
 محبوب سمجھتا اور اپنی مخلوق کا بھی اس کو محبوب بنا دیتا ہے اور
 اس سب کی بنیاد و ابتداء حق تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لانا

عام افعال خیر
 اور جب اسکی نسبت
 بھی تیرے لئے
 تیرے سے اور بہت
 ثبوت اور نفاق
 میں تیری بات
 بدلتی ہے اور چل گیا
 اس آراستہ کو دکھا
 میں بھی اس سے
 (کہ اللہ سب پر)
 معبود موجود
 دوسرے اور ہر وہ
 معبود ہے تیرا
 قول کی نفی
 و مرتبہ کہہ اور
 ان سے کہتا ہے
 (کہ) حالانکہ
 میں تو مبتلا ہے
 وہ شخص
 نسبت کر بیٹھتا ہے
 بیشک تو نے
 راضی ہو گیا
 نہ کرے حق تعالیٰ
 تے نہیں
 دھوٹ پوتا

وَالْتَهْدِيْنِيْهُمَا بِاَسَاسٍ هَذَا لَا مَرَّ
 اِلَاسْلَامٍ ثُمَّ اِلَایْمَانٍ ثُمَّ اِلْعَمَلِ بِكِتَابِ
 اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهَرِیْعَةِ رَسُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
 وَسَلَّمَ ثُمَّ اِلْخِلَاصِ فِی الْعَمَلِ مَعَ تَوْجِیْدِ
 الْقَلْبِ عِنْدَ كَمَالِ الْاِیْمَانِ ۚ اَلْمُؤْمِنُ یُعْطِ عَنْهُ
 وَعَنْ عَمَلِهِ وَعَنْ كُلِّ مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
 ۚ فِیَعْمَلُ الْاَعْمَالُ وَهُوَ فِی مَعْرِی
 عَنْهَا مَا زَالَ یُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَالْخَلْقَ كُلَّهُمْ
 فِی جَنْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی هَذَا اِلَی
 سَبِیْلِهِ ۚ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْنَ
 جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ لَنَهْدِیْهُمْ سُبُلَنَا هَکُوْنَا
 زَاهِدِیْنَ فِی الْاَشْیَاءِ وَقَدْ نَفِیْهُمْ عَنْهَا
 یُعَلِّمُهُمْ فِیْ سَبِیْلِیْ قَدْرَہَا فَاِذَا وَافَقُوْهُ نَفْسُهُمْ
 اِلَی قَدْرِیْہِ ۚ یَا طُوبٰی لِمَنْ وَافَقَ الْقَدْرَ
 وَانْتَظَرَ فِعْلَ الْمُقَدَّرِ ۚ وَعَمِلَ بِالْقَدْرِ
 وَسَادَ مَعَ الْقَدْرِ ۚ وَلَمْ یَكْفُرْ نِعْمَةً
 الْاَقْدَارِ ۚ وَاٰیَةُ نِعْمَةِ الْمُقَدَّرِ رَحْمَتُہُ
 وَالْقُرْبُ مِنْہُ وَالْغِنٰی بِہِ عَنْ کُلِّ خَلْقٍ
 اِذَا وَصَلَ قَلْبُ الْعَبْدِ اِلَی رَبِّہِ عَزَّوَجَلَّ
 اَغْنَاهُ بِہِ عَنِ الْخَلْقِ ۚ یُقَرِّبُہُ وَیُبَلِّغُہُ
 وَیَمْلِکُہُ ۚ یَقُوْلُ لَہٗ اِنَّکَ
 الْبَعْدُ کَذِیْنًا مَّکِیْنًا اٰمِیْنٌ ۚ
 یَسْتَخْلِفُہُ فِی مُلْکِہِ کَمَا
 اسْتَخْلَفَ صُلَیْحَہُ
 مَصْرُ

اور خدا و رسول کو سچا سمجھنا ہے۔ اس کی بنیاد اسلام ہے اس کے
 بعد ایمان اس کے بعد اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے بعد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا اور اس کے بعد عمل میں
 اخلاص پیدا کرنا اور کمال ایمان کے ساتھ قلب کا توحید میں مستحکم ہونا
 مومن فنا ہو جاتا ہے اپنی ذات سے اپنے عمل سے اور جملہ ماسوی
 اللہ سے پس وہ اعمال کرتا ہے مگر ان سے یک سو ہوتا ہے۔ وہ ساری
 مخلوق کو حق تعالیٰ کے ایک جانب بٹھا کر اپنے نفس کے مجاہدہ میں
 مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اس کو اپنے راستہ کی ہدایت
 فرمادیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جو لوگ مجاہدہ کرتے ہیں
 ہماری طلب میں ہم ان کو ضرور ہدایت دیتے ہیں اپنے راستوں کی"
 صما جو۔ حق تعالیٰ کی تدبیر پر راضی ہو کر تمام اشیاء میں بے رغبت
 بن جاؤ۔ وہ ان کو اپنی تقدیر کے ہاتھ میں اُلٹا پلٹتا رہتا ہے۔
 پھر جب لوگ اس کی موافقت کرتے ہیں تو وہ ان کو منتقل فرالیتا ہے
 اپنی قدرت کی جانب (کہ اول بواسطہ اسباب ملتا تھا اور اب
 محض قدرت سے سب کچھ عطا فرماتا ہے) پس مبارک ہو اُس کو
 جس نے تقدیر کی موافقت کی اور تقدیر لکھنے والے کے فعل (اور
 ظہور) کا منتظر رہا۔ تقدیر پر عمل کیا اور تقدیر کے ساتھ ساتھ چلا
 اور قوتیں نصیب ہونے کی نعمت کا ناشکر گذار نہ بنا۔ اور خالق تقدیر
 کی نعمت کی علامت اس کی رحمت اس کا قرب اور اس کے سبب
 اس کی ساری مخلوق سے استغنا حاصل ہو جاتا ہے۔ بندہ کا
 قلب جب اپنے پروردگار جل جلالہ تک وصول پالیتا ہے
 تو حق تعالیٰ اس کو اپنے ساتھ مشغول بنا کر مخلوق سے بے پروا کر دیتا
 اپنا قرب نصیب فرماتا صاحب اختیار اور بادشاہ بنا دیتا اور اس سے
 ارشاد فرماتا ہے کہ "بیشک آج تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ امائد ہے
 اس کو اپنے ملک میں خلیفہ بنا دیتا ہے جس طرح شام مصر دریان بن الولید نے

يُؤَسِّفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ وَفَوْضَ لِيهِ أَمْرُ
مُلْكِهِ وَحَوَاشِيَهُ وَتَدْبِيرُ مُلْكِهِ وَأَسْبَابُهُ
وَجَعَلَهُ أَمِينًا عَلَى خَزَائِنِهِ ۖ لَهْكَذَا الْقَلْبُ
إِذَا صَحَّ وَظَهَرَتْ مُجَابَتُهُ وَظَهَارَتْهُ عَمَّا
رَسُولِي مُؤَلَّاكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَكْنَهُ مِنْ قُلُوبِ
عِبَادِهِ وَمِنْ قَمَلِكَ دُنْيَاكَ وَأَخْرَاجُ
فَيْصِيذُ كَعْبَةِ الْعُرَيْدِينَ الْقَاصِدِينَ ۖ
الطَّرِيقُ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا لِعِلْمِ
الظَّاهِرِ ۖ لَا تَتَعَرَّضُ الْبَطَالَةُ وَالْكُسَلُ
عَنْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَإِنَّهُ يَنْتَلِيكَ
عُقُوبَةُ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ قَالَ إِذَا قَصَرَ الْعَبْدُ فِي الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَلْهَمٍ ۖ يَنْتَلِيهِ بِهَيِّوَمَا لَمْ
يُقَسِّمْ لَهُ ۖ وَهَمَّ الْعِيَالُ ۖ وَآذِيَةُ الْأَهْلِ
وَنَقْصَانُ الرِّزْقِ فِي الْمَعِيشَةِ ۖ وَعَصِيَانُ
الْوَلَدِ لَهُ ۖ وَمُعَافَرَةُ الزَّوْجَةِ ۖ وَإِيْنَمَا
تَوَجَّهَ يَعْتِزُّ ۖ كُلُّ ذَلِكَ عُقُوبَةُ
لِتَقْصِيذِهِ فِي طَاعَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاشْتَغَالِهِ
عَنْهُ بِالْذُّنْيَا وَالْخَلْقِ ۖ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا
يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَدُوِّكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ
أَمَنْتُمْ وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ
يَحْكُمَ عَلَيْهِ بِقَضَائِهِ
وَقَدَرِهِ ۖ لَكُمُ
التَّصَرُّفُ
وَالْحُكْمُ

یوسف علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور اپنے ملکی معاملات اُن کے
حوالہ کئے اور اپنے نوکر جا کر اپنے ملک کا انتظام اور اس کے
وسائل ان کی سپردگی میں دے کر اپنے خزانوں کا ان کو امین مقرر
کیا۔ اسی طرح جب قلب صحیح ہو جاتا اور اس کی شرافت ماسوی اللہ
سے طہارت ظاہر ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے
قلوب پر قبضہ بخشتا اور اپنی مملکت یعنی دنیا و آخرت پر اس کو
اختیار عطا کر دیتا ہے۔ پس وہ مریدین و طالبین کا کعبہ بن جاتا ہے
کہ آفاق ارض سے سب اس کی طرف جوق جوق کھینچے چلے آتے
ہیں) اس کا طریقہ علم دین کا سیکھنا اور علم ظاہر پر عمل کرنا
ہے۔ حق تعالیٰ کی طاعت سے کسل مند اور بے کار
پڑے رہنے کا خوگر مت بن کہ وہ تجھ کو مبتلائے عذاب کر دیگی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ "بندہ عمل میں جب کوتاہی کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کو
فکر میں مبتلا کر دیتا ہے۔" اُن چیزوں کے فکر میں مبتلا کرے گا
جو اُس کے مقسوم میں نہیں۔ اس کو مبتلا کرتا ہے اہل عیال
کے فکر میں۔ بی بی بچوں کی تکلیف میں۔ معیشت کے اندر
منافع کی کمی میں۔ اولاد کے نافرمان بن جانے اور بی بی
کے ساتھ باہم نفرت ہو جانے میں۔ وہ جدھر بھی جاتا ہے
ٹھوکر کھاتا ہے۔ یہ سب سزا ہے حق تعالیٰ کی طاعت میں کوتاہی
کرنے کی اور اس کو چھوڑ کر دنیا اور مخلوق کے ساتھ مشغول
ہونے کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ تم کو سزا دیکر کیا کرے گا
اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لے آؤ" اور کسی کو جائز نہیں کہ
اس کی قضا و قدر سے اس پر حجت لانے لگے (کہ جب ہماری
تقدیر میں یہی لکھا ہے تو ہم اس کے کرنے میں معذور ہیں) کیونکہ
اس کو ہر قسم کے تصرف اور حکم کا اختیار ہے۔ جو وہ کرے

و اسلام ہے اس کے
اور اس کے بعد رسول اللہ
س کے بعد عمل میں
سب کا توحید میں محکم ہونا
سے اور مجملہ ماسوی
سو ہوتا ہے۔ وہ ساری
نفس کے مجاہدہ میں
اپنے راستہ کی ہدایت
مجاہدہ کرتے ہیں
ہیں اپنے راستوں کی
شیار میں بے غیبت
یلتنا رہتا ہے۔
ن کو منتقل فرمائیے
ملتا تھا اور اب
سبارک ہو اُس کو
نے والے کے فعل (اور
کے ساتھ ساتھ چلا
بنا۔ اور خانی تقدیر
اور اس کے سبب
نہ ہے۔ بندہ کا
وصول پالیتا ہے
سے پر واکر دیتا
بنادیتا اور اس سے
بہتر مرتبہ ماننا ہے
(مریان بن الولید نے

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ه
وَيُحَاكَمُ إِلَىٰ مَن تَشْتَغِلُ بِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ ۖ إِذَا تَعَلَّمْتَ وَلَدَكَ لَفْظَ
النَّوَىٰ فَاعْرِضْ عَنْهُ وَاشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ مَعَ
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ إِذَا عَلَّمَ أَنَّ
النَّوَىٰ يَصْلِحُ ۖ لِشَيْءٍ وَإِنْ لَهُ ثَمَنًا فَقَدْ
تَعَلَّمَ ۖ يَكْدُ لِنَفْسِهِ ۖ فَلَا تُضَيِّعْ زَمَانَكَ
فِي الْكِبَرِ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ اسْتَغْنَىٰ عَنْكَ ۖ
عَلَّمَ أَوْلَادَكَ الصَّحَائِكَ ۖ وَتَفَرَّغَ لِعِبَادَةِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَإِنَّ الْإِهْلَ وَالْوَلَدَ لَا
يُغْنُونَ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ أَلَزِمَ نَفْسَكَ
وَأَهْلَكَ وَوَلَدَكَ الْقَنَاعَةَ بِمَا لَا يَدُلُّكَ
عَنْهُ ۖ وَتَفَرَّغَ أَنْتَ وَهُمْ بِطَاعَةِ مَوْلَاكُمُ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِي الْغَيْبِ سَعَةٌ
الرِّزْقِ ۖ فَمَنْ تَأْتِي فِي وَفَيْهَا الْمُقَدَّرُ عِنْدَ
اللَّهِ ۖ تَرَاهَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَتَتَخَلَّصُ
مِنَ الشُّرْكِ بِالْخُلُقِ ۖ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ
عِنْدَ الْقَدْرِ ذَلِكَ فَعِنْدَ لَا غِنَىٰ عَنْ
جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ بِزُهْدِكَ وَقَنَاعَتِكَ ۖ
الْمُؤْمِنُ الْقَانِئُ إِذَا احْتَجَّ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنَ
الدُّنْيَا ۖ دَخَلَ عَلَىٰ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِأَفْئَامِ سُؤْلِهِ وَلَضَرَعِهِ وَ
ذُلِّهِ وَتَوَبَّتْ فَإِنْ أَعْطَاهُ
الَّذِي يُرِيدُ ۖ

اس کی اس سے پوچھ نہیں ہوگی اور دوسروں سے پوچھ ہوگی۔
تجھ پر افسوس۔ حق تعالیٰ سے (غافل رہ کر) اپنے نفس اور اپنے
بال بچوں کے ساتھ کب تک مشغول رہے گا؟ ایک بزرگ سے
منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب تیرا لڑکا چھوٹے کی گتھلیوں کا
چکنا سیکھ جائے تو اس کی طرف سے توجہ ہٹالے اور خود اپنے
خدائے عز و جل کے ساتھ مشغول ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے
کہ جب بچہ سمجھنے لگے کہ چھوٹے کی گتھلیاں بھی کسی کام آیا کرتی
ہیں اور ان کے ٹکے حاصل ہو سکتے ہیں تو (سمجھ لو) کہ وہ (معاش
حاصل کرنا) سیکھ گیا کہ اپنی ذات کے لئے خود مشقت اٹھا سیکھا۔
پس اب تو اپنا وقت اُس پر مشقت اٹھانے میں مت
ضائع کر۔ اس لئے کہ اُس کو تیری حاجت نہیں رہی۔ اپنی
اولاد کو کسی قسم کی صنعت سیکھائے اور ناسخ ہو کر اللہ کی
عبادت میں مشغول ہو جائے۔ کیونکہ بی بی بیچے اللہ کے سامنے تیسے
کچھ کام بھی نہ آئیں گے۔ اتنی مقدار پر جس کے بغیر چارہ نہ ہو
قناعت کرنا اپنے نفس پر بھی لازم کر اور اپنے بی بی بچوں پر بھی۔
اس کے بعد تو اور وہ سب اپنے مولیٰ کی عبادت کے لئے فارغ
ہو جاؤ۔ پھر اگر غیب میں تہا سے رزق کی فراخی (مقدّر ہوگی)
تو اپنے وقتِ مقررہ عند اللہ پر خود ہی آجائے گی کہ تو اس کو
خدا کی طرف سے سمجھے گا اور (اسباب کو محض واسطہ عطا الہی
جان کر) شرک بالخلق سے بچا رہے گا۔ اور اگر تقدیر میں تیرے لئے
فراخی نہ ہوگی تو اپنے زہد اور قناعت کے سبب تجھ کو
تمام چیزوں سے غنی حاصل ہی ہے۔ قانع مسلمان جب دنیا
کی کسی چیز کا ضرورت مند ہوتا ہے تو اپنے سوال اور تضرع اور
ذلت اور توبہ کے قدموں پر چل کر اپنے رب کے سامنے حاضر
ہوتا ہے۔ پس اگر وہ اس کو اس کی مُراد عطا فرما دیتا ہے

شُكْرًا عَلَىٰ عَمَلِهِ
فِي الْمَنِيِّ وَصَلَّىٰ
إِعْزَازًا وَمِنْ
وَدِّيَاثِهِ وَرَدَّ
أَنْتَ يَا مُنَافِقُ
سَبَبُ نَفْسِهِ وَرَدَّ
عَنْ وَجَلَّ ۖ
الدُّنْيَا بِدِينِ
مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ
وَيَتَلَبَّسُ بِدِينِ
عَمَلِهِمْ ۖ
هُوَ مِنْ تَسْبِيهِ
دَعْوَىٰ وَتَوَكُّلِ
فَلَمَّا عَنِ غَيْرِ
يَا هَارِبِينَ مِنْ
مَقْلُوبِهِمْ بَابُ
أَعْتَدِي رُؤُوسَ الْيَدِ
الدُّنْيَا سُبَّاحِ
تَأْخُذُ بِيَدِ أَمْرِ
لَهُ ۖ يَعْنِي مَمَّ
وَفِي حَالَةِ الْمَمِّ
يَفْعَلُ اللَّهُ عَزَّ
يَا غَلَامُ مَا
نَاكَ قَدْ حُجَّ
مَا اسْتَجَبِي ۖ

سے پوچھ ہوگی۔
 اپنے نفس اور اپنے
 بزرگ سے
 بولے کی گھٹیلوں کا
 لے اور خود اپنے
 کا مطلب ہے
 کسی کام آیا کرتی
 (ہو) کہ وہ (معاش
 مفت اٹھا لیکر
 نے میں مت
 رہی۔ اپنی
 ہو کر اللہ کی
 شے کے سامنے تھے
 بغیر چاہ نہ ہو
 جانی بچوں پر بھی
 ت کے لئے فارغ
 فی (مقدر) ہوگی
 مگی کہ تو اس کو
 اسطو عطا الہی
 قدر میں تھے لے
 سبب تھ کو
 سلمان جب دنیا
 اور تضرع اور
 کے سامنے حاضر
 فرما دیتا ہے

شُكْرًا عَلَى عَطَايَةٍ وَإِنْ كُنْ يُعْطَى وَافَقَهُ
 فِي الْمَنِّمْ وَصَبْرًا مَعَهُ عَلَى إِرَادَتِهِ مِنْ غَيْرِ
 اِعْتِرَاضٍ وَمَنَازَعَةٍ لَا يَطْلُبُ الْغَنَاءَ بِيَدَيْهِ
 وَبِرِيَاثِهِ وَنِفَاقِهِ وَتَمَسُّهُ كَمَا تَفْعَلُ
 أَنْتَ يَا مُنَافِقُ الْإِبَاءَ وَالنِّفَاقَ وَالْعَاصِيَةَ
 سَبَبَ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَالظُّرْمِ مِنْ بَابِ الْحَوَى
 عَزَّ وَجَلَّ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمُنَافِقِ يَأْخُذُ
 الذُّنُوبَ بِدِينِهِ: وَتَزَيُّعُهُ بِرِوَاكِهِ الْحَيِّ
 مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فِيهِ: يَنْتَكِلُهُ بِكَلَامِهِمْ
 وَيَتَلَبَّسُ بَيْنِيَايَهُمْ: وَلَا يَعْمَلُ مِثْلَ
 عَمَلِهِمْ: يَدَّ عَنِ النَّسَبِ إِلَيْهِمْ وَلَيْسَ
 هُوَ مِنْ تَسْبِيهِمْ: قَوْلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 دَعْوَى وَتَوَكُّلُكَ عَلَيْهِ وَتَقَنُّكَ بِهِ وَإِعْرَاضُ
 قَلْبِكَ عَنْ غَيْرِهِ بَيْتُهُ: يَا كَذَّابِينَ أَهْلُوا
 يَا هَازِلِينَ مِنْ مَوَلَاهُمْ ارْجِعُوا: أَمْ قَصِدُوا
 يَقُولُ بِكُمْ بَابُ الْحَوَى عَزَّ وَجَلَّ: وَصَالِحُ الْحَوَا
 اَعْتَدُوا رُؤُوسَ الْيَوْمِ فِي حَالَةِ الْإِيمَانِ تَأْخُذُ مِنَ
 الدُّنْيَا بِمَبَاحِ الشَّرْعِ: وَفِي حَالِ الْوَلَايَةِ
 تَأْخُذُ بِبَيِّنَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ شَهَادَتِهِمَا
 لَهُ: يَعْنِي مَعَ شَهَادَةِ الْكِتَابِ وَالشَّعْنَةِ
 وَفِي حَالَةِ الْبَدَلِيَّةِ وَالْقَطْبِيَّةِ تَأْخُذُ
 بِفِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: تُفَوِّضُ الْأَشْيَاءَ إِلَيْهِ
 يَا غُلَامُ مَا تَسْتَجِبِي: إِبْلُكَ عَلَى نَفْسِكَ
 تَأْكُلُ قَدْ حَرَمْتَ الصَّوَابَ وَالْعَوْفِيَّةَ
 مَا تَسْتَجِبِي: تَكُونُ الْيَوْمَ طَائِعًا وَعَدَا عَاصِيًا

تو وہ اس کا شکر ادا کرتا ہے عطا پر اور اگر عطا نہیں فرماتا تو عزت
 و منازعت کے بغیر اس کی مشیت پر صابر بنا رہتا ہے۔ وہ اپنے
 دین اور ریا و نفاق اور ملتے کاری کے ذریعہ سے تو نگری کا خواہاں
 نہیں بنتا جیسا کہ لے مُناقق تو بنا ہوا ہے۔ ریا و نفاق اور فرمایا
 فقر و ذلت اور حق تعالیٰ کے دروازے سے دھکے ملنے کا سبب ہے
 ریا کار منافق و دنیا بیا کرتا ہے اپنے دین کے ذریعہ سے اور باوجود
 نا اہل ہونے کے نیکیوں کی سی صورت بنا کر کہ اُن جیسی باتیں نا
 اور اُن کا سلباس پہنتا ہے حالانکہ اُن جیسے کام نہیں کرتا اُن کی
 طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس کی (بد اعمالی کے
 سبب) ان کی طرف نسبت نہیں ہے۔ تیرا لا الہ الا اللہ کہنا ایک
 دعویٰ ہے اور اللہ پر توکل اور اس پر بھروسہ رکھنا اور اپنے قلب کو
 غیر اللہ سے ہٹالینا گواہ ہیں (پس جب گواہ نہیں تو دعویٰ توحید
 و ایمان جھوٹا ہوا) لے جھوٹو۔ سچے بنو اور اے اپنے آقا سے
 بھاگنے والو۔ ٹوٹ آؤ اپنے دلوں سے اللہ کے دروازے کا
 قصد کرو اور (دواں پہنچ کر) صلح اور معذرت کرو۔ تو بحالت
 ایمان جو کچھ دنیا لے گا با اجازت شرع لے گا (کہ جو شریعت نے
 مباح کیا ہے وہی حاصل کرے گا) اور ولایت کی حالت میں
 امر خداوندی کے ہاتھ سے لے گا مع کتاب و سنت کی گواہی کے (کہ
 اول شرعاً حلال ہونا متحقق کرے گا اور پھر حکم خداوندی کا بھی منظر
 ہمے گا) اور جب بدلیہ و قطبیہ کی حالت ہوگی (جو عام ولایت کے بالا
 اور ابدال و اقطاب کے درجے ہیں) تو اللہ عز و جل کے فعل سے لگا
 کہ ساری چیزوں کو اس کے حوالہ کر دے گا (اور وہی کھلائے گا تو
 کھائے گا کہ نہ اختیار ہوگا نہ انتظار) صا حیرا وہ تجھے شرم نہیں آتی
 اپنے نفس پر رو کہ تو راہ صواب اور توفیق سے محروم ہو گیا تجھے
 شرم نہیں آتی آج فرماں بردار بنتا ہے اور کل کو نا فرمان (بن جائے)

الْيَوْمَ غُلْصًا وَغَدًا مُشْرِكًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ قَالَ مَنِ
 اسْتَوَى يَوْمًا فَهُوَ مَغْبُورٌ وَمَنْ كَانَ
 آمِسَهُ خَيْرًا مِنْ يَوْمِهِ فَهُوَ مُخْرَجٌ
 يَا عَلَامُ بِكَ لَا يَحْيِي مَشْنَى وَلَا يَدُ
 مِنْكَ إِجْتِهَدٌ وَالْمَعُونَةُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّو
 جَلَّ : تَخْرُجُ فِي هَذَا الْبَحْرِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ
 وَالْأَمْوَاجُ تَرْفَعُكَ وَتُقَلِّبُكَ إِلَى السَّاحِلِ
 الدُّعَاءُ مِنْكَ وَالْإِجَابَةُ مِنْهُ الْإِجْتِهَادُ
 مِنْكَ وَالتَّوْفِيقُ مِنْهُ : أَلْتَرَكُ مِنْكَ
 وَالْحِمِيَّةُ مِنْهُ : أَصْدُقُ فِي طَلَبِكَ : وَ
 قَدْ أَرَاكَ بَابَ قَرْيَةٍ : تَرَى يَدَ رَحْمَتِهِ
 مُسْتَدَةً إِلَيْكَ : وَلُطْفَهُ وَكَرَمَهُ وَ
 حُبَّتَهُ مُشْتَاقِينَ لَكَ : وَهَذَا هُوَ عَايَةُ
 مَطْلُوبِ الْقَوْمِ : أَيُّشْ أَعْمَلُ بِكُمْ يَا
 عَبِيدَ الثَّفَوسِ وَالطَّيَّارِ وَالْأَهْوِيَةِ وَ
 الشَّيَاطِينِ : مَا عِنْدِي إِلَّا حَقٌّ فِي حَقِّ
 لُبِّ فِي لُبِّ : صَفَاءٌ فِي صَفَاءٍ : قَطْعٌ وَ
 وَصْلٌ : قَطْعٌ مَا سَوَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ : وَوَصْلٌ
 بِهِ : لَا أَقْبَلُ مِنْ هُوَ سِوَاكُمْ : يَا مُنَافِقُونَ
 يَا مُدْعُونَ يَا كَذِبُونَ : لَا اسْتَحْيَ
 مِنْ وَجْهِكُمْ : كَيْفَ اسْتَحْيَ
 مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مَا اسْتَحْيُونَ
 مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ :
 وَتَوَافَقُونَ عَلَيْهِ

آج مخلص اور کل کو مشرک (اس تلون اور تنزل کا کیا ٹھکانہ)
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا
 کہ جس شخص کے دو دن مساوی ہوں (کہ ترقی نہیں کی بلکہ جس درجہ
 پر کل تھا اسی پر رُک رہا) تو وہ نقصان میں ہے۔ اور جس کا گندہ راہ
 دن آج سے بہتر رہا تو وہ بد نصیب ہے (کہ بجائے ترقی کے وہ تنزل
 ہے) صاحبزادہ تجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا اور تیرے
 کئے بغیر چارہ بھی نہیں۔ پس کوشش تو کر۔ مدد کرنا حق تعالیٰ
 کا کام ہے۔ اس سمندر (دنیا) میں جس کے اندر تو ہے ہاتھ پاؤں
 ضرور ہلا۔ موجیں تجھ کو اٹھا کر اور پلٹے دے ولا کر کنارہ تک لے ہی
 آئیں گی۔ تیرا کام دعا مانگنا ہے۔ اور قبول کرنا اس کا کام۔
 تیرا کام سہی کرنا ہے اور توفیق دینا اس کا کام۔ تیرا کام (معمیتوں کا)
 چھوڑنا ہے اور بچائے رکھنا اس کا کام ہے۔ تو اس کی طلب
 میں سچا بن جا یقیناً وہ تجھ کو اپنے قُرب کا دروازہ دکھلا دے گا۔
 تو دیکھے گا کہ اُس کی رحمت کا ہاتھ تیری طرف دراز ہو گیا اور اس کا
 لُطف و کرم اور اس کی محبت تیری مشتاق بنی ہوئی ہیں اور یہی
 اہل اللہ کا غایت مقصود ہے۔

اے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں اور شیطاں کے بندو
 میں تمہارا کیا بناؤں۔ میرے پاس تو حق ہی حق ہے۔ مغز در مغز
 صفائی در صفائی۔ توڑنا اور جوڑنا۔ یعنی توڑنا ماسوی اللہ سے
 اور جوڑنا اللہ سے۔ اے منافقو، اور اے مدعیو، اے جھوٹو
 میں تمہاری ہوس کا قائل نہیں ہوں (کیوں کہ باتیں بنانا اور
 کام کچھ نہ کرنا جو سہے طلب نہیں ہے) میں تمہارے چہروں سے
 شرماتا نہیں ہوں (کہ لحاظ کے سبب بواہوس کہنے کی جرأت نہ
 کر سکوں) اور تم سے شرمادوں کیوں؟ حالانکہ تم نہیں شرماتے
 اپنے حق تعالیٰ سے۔ اس کے روبرو بے حیائیاں کرتے اور اس کی نظر

وَلَسْتَ هَيِّنُونَ بِنَظَرٍ ۖ وَمَلَا يَكْتُمُهُ الْمُؤَكَّلِينَ
يَكُونُ عِنْدِي صَدَقٌ أَقْطَعُ بِهِ رَأْسَ كُلِّ كَاذِبٍ
وَمُتَّافِقٍ كَذَّابٍ لَا يَتُوبُ وَيَرْجِعُ إِلَى رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ يَا قَدْ أَمَرْتُ بَنِيهِ وَأَعْتَدْتُ لَهُ
بِقَضَائِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَتَى قَالَ ۖ الْوَصْدَقُ
سَيْفُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ مَا وَضِعَ عَلَى
شَيْءٍ إِلَّا قَطَعَهُ ۖ ائْتَلُوا مِنِّي فَلَا تَنَافِسْ لَكُمْ
أَرِيدُ لَكُمْ لَكُمْ ۖ أَنَا مَيْتٌ عَنْكُمْ ۖ وَصَحِّي بِالْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ صَدَّقَنِي فِي الطَّعْمَةِ انْتَعَمَ
وَأَقْلَمَ ۖ وَمَنْ كَذَّبَنِي وَكَذَّبَ فِي صُحْبَتِي جُؤِمَ
وَعُوقِبَ عَاجِلًا وَآجِلًا ۖ مِنْ جُمْلَةِ أَسْبَابِ
مَعْرِفَتِهِ تَزَادُ الْمَنَازِعَةُ لَهُ وَالْإِعْتِرَاضُ
عَلَيْهِ وَالرَّضَا يَتَدَبَّرُ ۖ وَلِهَذَا قَالَ مَالِكُ
بْنُ دِينَارٍ لِبَعْضِ مُرِيدِيهِ ۖ إِنَّ أَدْرَتْ مَعْرِفَةُ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَادْرُسْ بِنْدِ بَدْرٍ ۖ وَقَدْ بَرَزَ ۖ وَلَا
تَحُلْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ وَإِرَادَتَكَ
شَرَّكَاءَ لَهُ فِيهِمَا ۖ يَا أَصْحَاءَ الْأَجْسَادِ ۖ يَا
مُتَفَرِّغِينَ مِنَ الْأَعْمَالِ ۖ آيَشُ يَفُوقُكُمْ مِنْ
رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَوْ أَطْلَعْتَ قُلُوبَ بَعْضِكُمْ عَلَى
ذَلِكَ لَتَحَسَّرْتُمْ وَنَدِمْتُمْ ۖ ائْتَلُوا يَا
قَوْمَ ۖ أَنْتُمْ عَنْ قَرِيبٍ مَوْتِي ۖ ائْتَلُوا
عَلَى أَنْفُسِكُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَنِي
عَلَيْكُمْ ۖ لَكُمْ دُتُوبُكُمْ مِنْ رَحْمَةِ
عَلَى مَا قَبِيحَةٍ مَبْهُمَةٍ
قُلُوبُكُمْ مَرَضَى

اور اس کے اُن فرشتوں کی نظر کو جو تم پر تعینات ہیں (ادیبوں کی
نظر سے بھی) حقیر سمجھتے ہو (کہ خلوتوں میں معصیت کرتے ہو حالانکہ
خدا اور فرشتے دیکھ رہے ہیں) میرے پاس صدق ہے کہ اس سے
ہر کافر کذاب و منافق کا سر قطع کرتا ہوں جو نہ توبہ کرتا ہے اور
نہ اپنی توبہ اور معذرت کے پانوں سے اپنے رب کی طرف
لوٹتا ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ صدق
اللہ کی تلوار ہے اس کی زمین میں جس کے سر پر بھی رکھی
جاتی ہے اس کو کاٹ ڈالتی ہے۔ "میرا کہنا مانو کہ تمہارا خیر خواہ
ہوں۔ تم کو چاہتا ہوں تمہارے نفع کے لئے۔ میں تم سے مرہ
ہوں (کہ کوئی واسطہ نہیں رکھتا) اور زندہ ہوں حق تعالیٰ کیسٹ
جس نے میری سچی صحبت اختیار کی وہ مستغنی اور بائرا ہوا۔ اور
جس نے مجھ کو ٹھٹھلایا اور میری صحبت میں بھوٹا ہوا وہ محروم
اور دنیا و آخرت میں سزایاب ہوا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ منازعت
اور اس پر اعتراض کا ترک کرنا اور اس کی تدبیر پر راضی ہونا
معرفتِ الہی کے اسباب میں سے ہے اور اسی لئے مالک بن دینار
نے اپنے مرید سے فرمایا تھا کہ اگر معرفتِ الہی چاہتا ہے تو اس کی
تدبیر اور تقدیر پر راضی ہو جا اور اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت
اور اپنے ارادہ کو تدبیر و تقدیر کے ہائے میں خدا کا شریک مت بنا
(کہ ان کی بتائی ہوئی تدبیر پر اعتماد کرنے لگے) لے تندرستو اور
لے اعمال سے بے فکر ہو جانے والو۔ حق تعالیٰ سے تمہارا کیا کچھ
ضائع ہو رہا ہے۔ اگر تمہارے دل اس سے آگاہ ہو جائیں تو تم کو
بڑی حسرت و شیمانی ہو۔ جاگو لے صاحبو۔ عنقریب تم مرجانے والے
ہو۔ رو دو اپنے نفسوں پر اس سے پہلے کہ دوسرے تم پر روئیں تمہارے
لئے اتنے گناہ ہیں کہ اُمیرِ تلے پڑھ گئے اور انجامِ مہم ہے (کچھ بتہ
نہیں کہ توبہ کی توفیق ہوگی یا نہیں) تمہارے دل دنیا کی

س کا کیا ٹھکانہ ہے
ت ہے آپ نے فرمایا
ہیں کی بلکہ جس درجہ
اور جس کا گندہ راہ
تے ترقی کے وہ منزل
سکتا اور تیرے
مند کرنا حق تعالیٰ
ر تو ہے ہتھ پاؤں
رہ تک لے ہی
رنا اس کا کام۔
ہر کام معصیتوں
اس کی طلب
ہ دکھلا دے گا۔
ز ہو گیا اور اس کا
ہوئی ہیں اور یہی
یا طین کے بندو
ہے۔ مغز و مغز
ما سوی اللہ سے
ندعیو لے جھوٹو
تیں بسنا اور
سے چہروں سے
ہے کی جرات نہ
میں شرماتے
رے اور اس کی نظر

سُبُّ الدُّنْيَا وَالْجُحُوصِ عَلَيْهَا دَاوُدُهَا بِالرُّهْدِ وَ
 التُّرَايَةِ الْإِقْبَالِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : سَلَامَةٌ
 الدِّينِيِّ رَأْسُ الْمَالِ : وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ بِهِيَ
 الْأَرْبَابُ : أَمْ تَرَوْهُمُ الظَّلْبَ لِمَا يُطْعِمُكُمْ :
 وَانْتَعَوْا بِمَا يَكْفِيكُمْ : الْعَاقِلُ لَا يَفْخُحُ بِشَيْءٍ :
 حَلَاكُهُ حِسَابٌ وَحَرَامُهُ عِقَابٌ : أَكْثَرُكُمْ
 قَدْ نَسُوا الْعِقَابَ وَالْحِسَابَ يَا غُلَامُ إِذَا حَضَرَ
 بَيْنَ يَدَيْكَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَرَأَيْتَ قَلْبَكَ
 يَشْتَمُزُّ مِنْهُ فَأَتْرُكْهُ : وَلَكِنْ لَا قَلْبَ لَكَ :
 كُلُّكَ نَفْسٌ وَطَبَعٌ وَهَوًى : اصْطَحَبْ أَرْبَابًا تَقُولُ
 حَتَّى يَهْبِيرَ لَكَ قَلْبٌ : لَا بُدَّ لَكَ مِنْ شَيْءٍ حَكِيمٍ
 عَامِلٍ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِيكَ وَيُعَلِّمُكَ وَ
 يَنْصَحُكَ : يَا مَنْ بَاعَ كُلَّ شَيْءٍ بِلَا شَيْءٍ :
 وَاشْتَرَى لَا شَيْءٌ بِكُلِّ شَيْءٍ : قَدْ اشْتَرَيْتَ
 الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ : وَبِعْتَ الْآخِرَةَ بِالْدُّنْيَا :
 أَنْتَ هَوَسٌ فِي هَوَسٍ : عَدَمٌ فِي عَدَمٍ : جَهْلٌ
 فِي جَهْلٍ : تَأْكُلُ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ مِنْ
 غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَلَا احْتِسَابٍ وَلَا سُؤَالَ مَنْ غَيْرِ
 بَيْتِهِ : مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ مِنْ غَيْرِ فِعْلٍ : الْمُؤْمِنُ
 يَأْكُلُ مَبَاحَ النَّسَاءِ : وَالْوَلِيُّ يُؤْمَرُ بِالْإِكْلِ
 وَيَنْبَغِي عَنْهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ : وَالْبَدَلُ
 لَا يَهْتَمُّ بِشَيْءٍ : بَلْ يَفْعَلُ فِيهِ
 الْأَشْيَاءَ وَهُوَ فِي غَيْبَتِهِ
 مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 كُنَائِهِ فِيهِ :

محبت اور حرص کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کا علاج کروڑوں ہزار
 ترک دنیا اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے۔ اصل دین کا محفوظ
 رہنا رأس المال ہے اور اعمال صالحہ اس کے منافع ہیں جو چیز
 تم کو سرکش بنائے اس کی طلب چھوڑ دو اور اس پر قناعت کرو
 جو تم کو کافی ہو جائے۔ سمجھ دار شخص کسی چیز پر خوش نہیں ہوا
 کرتا (کیونکہ فکر آخرت میں ڈوبا رہتا ہے) اس کا حلال حساب ہے
 (قیامت کو پوچھا جائے گا کہ اس کے معاوضہ میں کیا عمل کئے)
 اور حرام عذاب ہے (کہ کیوں کھایا) تم میں بہتروں نے تو عذاب
 اور حساب کو بھلا ہی دیا (اس لئے ہر وقت ہنستے اور جو چاہتے کھاتے
 پیتے رہو) صاحبزادہ جب دنیا کی کوئی چیز تیرے سامنے آئے
 اور تو اپنے دل کو اس سے منقبض دیکھے تو اس کو ترک کر۔ مگر
 تیرے پاس دل ہی نہیں (پھر کسی شے سے منقبض ہو تو کوئی)
 تو تو سرتاپا نفس اور طبیعت اور خواہش ہے۔ اہل ل کی صحبت اختیار
 کرنا کہ تو بھی صاحب دل ہو جائے۔ تیرے لئے ضرورت ہے شیخ کی جو
 سمجھ دار اور حکم خداوندی کی تعمیل کرنے والا ہو کہ تجھ کو ہدایت دے۔
 علم پڑھانے اور صحت کرے۔ اے وہ شخص جس نے (آخرت کو جو) کوئی
 چیز تھی (دنیا کے) بدل میں جو کوئی چیز بھی نہیں بیچ ڈالا اور ناچیز کو خرید لیا
 چیز کے بدلہ میں۔ تو نے خرید لیا دنیا کو آخرت کے بدلہ تو ہوس
 در ہوس ہے عدم در عدم ہے جہل در جہل ہے کھاتا ہے جیسے
 چوپائے کھایا کرتے ہیں کہ نہ تحقیق ہے نہ تفتیش۔ نہ پوچھ کچھ نہ
 کوئی نیت۔ نہ حکم (کا انتظار نہ فعل کا۔ بندہ مومن کھاتا ہے
 شریعت سے مباح کی تحقیق کر کے اور ولی کو کھانے کا قلب کے ذریعہ
 حکم ہوتا ہے (تب وہ کھاتا ہے) اور ممانعت کی جاتی ہو (تو وہ رک جاتا ہے)
 اور ابدال کھانے اور نہ کھانے میں کسی چیز کا بھی اہتمام نہیں کرتے بلکہ خود چیزیں
 ان میں پناہ کرتی ہیں اور وہ اپنے رب عزوجل کی معیت میں ان سے غائب اور غائب

المجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 قَالَ إِنْ هَذَا
 قِرَاءَةُ الْقُرْ
 الذِّكْرِ : الْقُرْ
 مَا حَبَّهِ بِمَا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا علاج کروڑ ہزار
اصل دین کا محفوظ
کے منافع ہیں جو چیز
س پر قناعت کرو
خوش نہیں ہوا
س کا حلال حساب
میں کیا عمل کئے
بروں نے تو عذاب
تے اور جو چاہتے کھاتے
سیرے سامنے آئے
کو ترک کر۔ مگر
قبض ہو تو کون
ہل کی صحبت اختیار
ضرورت کے شیخ جو
تجہ کو مہذب بنائے
نے (آخرت کو جو کوئی
لا اور ناچیز کو خریدیا
کے بدلہ تو ہوس
کھاتا ہے جیسے
نہ پوچھ کچھ نہ
مومن کھاتا ہے
نے کا قلب کے ذریعے
ہو (تو وہ رک جاتے)
بے تے بلکہ خود چیزیں
ان سے غائب نہیں

فَاُولَئِكَ قَانِمٌ مِّمَّ الْاُمْرِ وَالْبَدَلُ مَسْلُوبٌ
الْاِخْتِيَارُ وَكُلُّ ذَلِكَ مَعَ حِفْظِ حَدِّ الشَّرْعِ
الَّذِي عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ يَحْفَظُ حَدُّ الشَّرْعِ
لَمْ يَسْتَصْرِخْ فِي بَحْرِ الْقُدْرَةِ فَاَمَّا وَاجَهٌ تَرَكُوهُ
كَالْاَرَاكِ وَتَحْوَظُهُ اُخْرَى وَتَقْلِبُهُ عَلَى السَّاحِلِ
تَارَةً وَتَوَقُّعُهُ فِي وَسْطِ اللَّجَّةِ اُخْرَى يَصِيدُ
كَاصْحَابِ الْكُهْفِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي حَقِّهِمْ: وَتَقْلِبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشَّمَالِ
مَا كَانَ لَهُمْ عَقْلٌ وَلَا تَدْرِي لَّيْلًا وَلَا نَهَارًا
فِي بَيْتِ اللَّطْفِ وَالْقُرْبِ مُغْمِضِينَ الْاَعْيُنَ
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا: فَهَكَذَا هَذَا الْمُقَرَّبُ قَدْ
عَمَّصَ عَيْنِي قَلْبُهُ عَمَّا سَوَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا
يَنْظُرُ اِلَّا كَيْدِيهِ وَلَا يَسْمَعُ اِلَّا مِثْلَ اَلْمُتَمَرِّ
اَفْتِنَا عَمَّا سِوَاكَ: وَادْعُنَا بِكَ: وَابْتَغِ الْاَلْبَانِيَا
حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

المجلس الثالث والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكَوْنِهِ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِي
عَشَرَ فِي الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَخَمِيسَاءِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ: إِنْ هَذِهِ الْقُلُوبُ لَتَصْدُقُ وَإِنْ جَلَّاهَا
قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَذِكْرُ الْمَوْتِ وَحُضُورُ عَجَائِلِ
الْكَفَرِ: الْقَلْبُ يَصْدُقُ: إِنْ كَانَ تَكَدَّرَكَ
صَاحِبُهُ بِمَا وَصَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِلَّا: اِنْتَقَلَ إِلَى السَّوَادِ:

ہوتے ہیں۔ پس ولی قائم ہے حکم کے ساتھ اور ابدال مسلوب اختیار
ہیں اور یہ سب کچھ حدود شریعت کو محفوظ رکھ کر ہے۔ جو شخص اپنے
وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے وہ حدود شریعت کو محفوظ رکھتا
ہے اور اس کے بعد قدرت کے سمندر میں جیتا ہے (اگلے قدرت
والے میری دیگر فرما) پس اس کی وجہیں کبھی اس کو اوپر اٹھاتی ہیں اور
کبھی نیچے بٹھا دیتی ہیں۔ کبھی ساحل پر لا ڈالتی ہیں اور کبھی منجھار
میں گراتی ہیں (مگر وہ ان تصرفات خداوندی و انقلابات کے
امتحان میں صابر و ساکت بنا رہتا ہے) وہ اصحاب کھف جیسا
ہو جاتا ہے۔ جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو
اُڑتے بدلتے رہتے ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف۔ ان کے لئے
ذم عقل ہے نہ تدبیر اور نہ جس وہ لطف اور ترب کے مکان میں
ظاہر و باطن آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ پس اسی طرح اس مقرب
بندہ نے بھی اپنے قلب کی آنکھوں کو ماسوی اللہ سے بند کر لیا۔
پس وہ نہیں دیکھتا مگر اسی کے لئے، اور نہیں سنتا مگر اسی کی
بات کو۔ اے میرے اللہ ہم کو فنا کر اپنے ماسوی سے اور موجود کر
اپنے ساتھ اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی
بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

تیسویں مجلس

(وقت صبح۔ یوم جمعہ۔ ۱۲ رذی الحجہ ۱۰۳۵ھ مدرّ معوہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ "ان قلوب پر بھی رنگ آجاتا ہے اور قرآن پڑھنا موت کو یاد
رکھنا اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا ان کی صیقل ہے۔" قلب
رنگ آلود ہوتا ہے۔ پس اگر صاحب قلب نے اس کا تدارک کیا جس طرح
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو بہتر ہے ورنہ رنگ سیاہی بچا ہو

يَسُودُ لِبَعْدِهِ عَنِ النُّورِ يَسُودُ لِحَبِيبِهِ الدُّنْيَا
وَالشَّجْوِ يَرْعَاهُمَا مِنْ غَيْرِ رَعٍ لِأَنَّ مَنْ تَمَكَّنَ
مِنْ قَلْبِهِ حُبُّ الدُّنْيَا زَالَ دَرَعُهُ فَتَجَمُّعُهَا
مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ يَزُولُ تَبْيِيزُهُ فِي جَمْعِهِ
يَزُولُ حَيَاؤُهُ مِنْ رَّبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَرَاتِبُهُ
يَا قَوْمُ امْكُثُوا مِنْ نَيْمِكُمْ وَاجْلُوا صَبْرًا
فَلَوْ يَكُنْ بِاللَّهِ وَآلِهِ كَذِبٌ وَصَفَهُ لَكُمْ بِتَوْ
أَنْ يَأْخُذَ كُمْ مَرَضًا وَوَصَفَ الْإِطْبَاءَ
دَوَاءً لَهُ يَكُنْ أَهْنَاهُ الْعَيْشُ حَتَّى يَسْتَحِلَّهُ
رَاقِبُوا أَرْجُوكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي خُلُوتِكُمْ وَجَلُوا لَكُمْ
اجْعَلُوا نَصَبَ أَعْيُنِكُمْ حَتَّى كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ
فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا تَرَوْنَهُ فَهُوَ يَرَاكُمْ مِنْ
كَانَ ذَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَلْبِهِ فَهُوَ اللَّهُ الْكَوْ
وَمَنْ لَمْ يَدْرِكْ كَوْنَهُ بِقَلْبِهِ فَلَيْسَ بِدَارِكٍ
اللسان غلام القلب وَتَبِعْ لَهُ بِدَاوُدَ عَلَى
سَمَاعِ الْمَوَاعِظِ عَمِي حَقِيقَةُ التَّوْبَةِ
تَعْظِيمُ أَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ : التَّعْظِيمُ
لَا مَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّفَقَةُ عَلَى
خَلْقِهِ : كُلُّ مَنْ لَا يُعْظَمُ
أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُتَّقَى
عَلَى خَلْقِ اللَّهِ فَهُوَ
بَعِيدٌ مِنَ
اللَّهِ

اور قلب سیاہ ہو جاتا ہے نور سے دور ہو جانے کے سبب۔ کالاً قلوباً
ہے دنیا کو محبوب سمجھنے اور تقویٰ کے بغیر (انہما بن کر) اس پر
گرنے کی وجہ سے۔ کیونکہ دنیا کی محبت جس کے قلب میں جگہ پڑ جاتی
ہے اس کا تقویٰ جاتا رہتا ہے اور وہ دنیا جمع کرنے لگتا ہے خواہ
حلال سے ہو یا حرام سے۔ اس کے جمع کرنے میں اس کی تیز نگاہ جاتی
ہے اور حق تعالیٰ سے اور اس کے ملاحظہ سے شرمنازا نسل ہو جاتا ہے
صاحبو اپنے نبی کے ارشاد کو قبول کرو اور اپنے دلوں کا زنگ
اس دوا سے جو آپ نے تم پر ظاہر کر دی ہے۔ صاف کر لو۔ اگر تم
میں کسی شخص کو کوئی مرض لاحق ہو جائے اور کوئی طبیب اس کی
دوا بتائے تو جب تک اس کا استعمال نہیں کر لیتے زندگی دو بھر
پڑ جاتی ہے (پھر قلب کے مرض میں پیغمبر کی بتائی ہوئی دوا کے
استعمال سے بے پرواہی کیوں ہے) اپنی خلوتوں اور اپنی
خلوتوں میں اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کا مراقبہ رکھو۔ اس کو اپنا
نصب العین بنا لو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو
نہیں دیکھتے تو وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے (پس اس کا ہر وقت تم کو
دیکھتے رہنے کا دل سے دھیان رکھنا ہی مراقبہ ہے) ذکر وہی ہے
جو اپنے قلب سے اللہ کا ذکر کرے۔ اور جو قلب ذکر نہ کرے وہ ذکر
نہیں۔ زبان تو قلب کی غلام اور خادم ہے (اور اعتباراً کا کہ
نہ کہ غلام کا) عطا کے سننے پر مداومت کر کیوں کہ قلب و عطا کے
سننے سے جب غیر حاضر رہنے لگتا ہے تو اندھا بن جاتا ہے تو بہ
کی حقیقت یہ ہے کہ جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے امر کی عظمت
ملحوظ رہے اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ ساری بھلائی
دو باتوں کے اندر ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کے حکم کی عظمت کو ملحوظ
رکھنا اور اس کی مخلوق پر شفقت کرنا۔ ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کے
حکم کی عظمت نہ کرے اور اللہ کی مخلوق پر شفقت نہ رکھے وہ اللہ سے

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ
ارْحَمَ حَقَّ أَرْ
رَحْمَتُهُ وَأَدْعُ
بِهَا عُمْرُكُمْ
فَرَيْنَا : وَلَكِنْ
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ
وَالشَّجَاةَ :
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
الْمُوَافَقَةَ :
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَفِيهِ : صَدَقَ
لَهُمُ الْقُرْبُ
وَأَهُوَ يَقِينُ
مَعَهُمْ : وَ
فَأَسْتَقْبَلْتُمْ
وَالْغَمُومُ
الْعَرَى وَ
بِهَذَا كَلَّمَ
حَمَاهُمْ
سَيَّرَهُمْ
لَهُمْ بَقَا
يَا قَوْمُ
وَأَسْتَحْيِي
مِنْ اللَّهِ
فِي مَا يَرْجُو

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:
 اِرْحَمْ حَتَّى اِرْحَمَكَ ۖ اِرْتِي رَحِيمِي ۖ مَنْ رَحِمَ
 رَحْمَتِي ۖ وَادْخَلْتَهُ جَنَّتِي ۖ فَيَا طُوفِي لِلرَّحْمَاءِ
 مَبَا عُمْرُكُمْ فِي آكُلُوا وَاكْلَنَا ۖ وَشَرِبُوا
 شَرِبْنَا ۖ وَلِكُسُوا وَلِكُنَا ۖ وَتَجَمَّعُوا وَاجْمَعْنَا ۖ
 مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ ۖ فَلْيَصِدْ نَفْسَهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ
 وَالشَّهَوَاتِ وَالشَّهَوَاتِ ۖ وَيَصِدْ عَلَى أَدَاءِ أَمْرِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْإِنْتِمَاءِ ۖ عَنْ هَيْبِهِ وَعَلَى
 الْمُوَافَقَةِ لِقَدَرٍ ۖ أَنْتُمْ صَبِرُوا مَعَ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَمْ يَصِدْ وَأَعْنَهُ ۖ صَبِرُوا لَهُ
 وَفِيهِ ۖ صَبِرُوا إِلَيْكُمْ نَوَامِعَهُ ۖ طَلَبُوا لِيُحْصَلَ
 لَهُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ ۖ خَرَجُوا مِنْ مَيُوتِ نَفْسِهِمْ
 وَأَكْهَوِيَّتِهِمْ وَطَبَاعِهِمْ ۖ وَاسْتَضَمُّوا إِلَيْهِ
 مَعَهُمْ ۖ وَسَارُوا إِلَى رَحْمَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 فَاسْتَقْبَلَهُمُ الْآفَاتُ وَالْأَهْوَالُ وَالْمَصَنَاتُ
 وَالْعُقُومُ وَالْمُؤُومُ وَالْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَ
 الْعَرَى وَالْدَّلُّ وَالْعَمَانَةُ ۖ فَلَمْ يَبَالُوا
 بِهَا وَلَمْ يَرْجِعُوا عَنْ سَبِيلِهِمْ ۖ وَلَمْ يَتَغَيَّرُوا
 حَتَّى هَمُّ عَلَيْهِمْ ۖ وَهُمْ إِلَى قُدَامٍ لَا يَغْتَرُّ
 سَبِيلُهُمْ لَا يَرَوْنَ كَذَلِكَ حَتَّى يَكْتَفَى
 لَهُمْ بَقَاءُ الْقَلْبِ وَالْقَالِبِ ۖ
 يَا قَوْمُ اْعْمَلُوا لِلْقَاءِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 وَاسْتَحْيُوا مِنْهُ قَبْلَ لِقَائِهِ حَيَاءُ الْمُؤْمِنِ
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَرٌّ مِنْ خَلْقِهِ ۖ إِلَّا
 فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الدِّينِ وَخَرَقَ حُدُودَ السَّمْعِ

دور ہے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی تھی کہ تم کہ
 تاکہ میں تجھ پر رحم کروں۔ میں بڑا رحیم ہوں۔ جو رحم کرتا ہے
 (میری مخلوق پر) میں اُس پر رحم کرتا ہوں اور اس کو اپنی جنت
 میں داخل کر لیتا ہوں۔ پس مبارک ہو رحم کرنے والوں کو تمہاری
 تو عمر اس قصہ میں برباد ہوئی کہ انھوں نے یہ کھایا اور ہم نے یہ
 کھایا۔ انھوں نے یہ پیا اور ہم نے یہ پیا۔ انھوں نے پہنا اور ہم نے یہ
 پہنا۔ انھوں نے اجتماع کیا اور ہم نے اجتماع کیا۔ جو شخص فلاح چاہے
 اس کو چاہیے کہ اپنے نفس کو محرمات اور شہوات اور خواہشات سے
 روکے اور حق تعالیٰ کے حکم کو بجالائے اور ممنوعات سے باز رہے
 اور اس کی تقدیر کی موافقت کرنے پر مجاہد ہے۔ اہل اللہ حق تعالیٰ
 کی معیت میں صابر بنے ہے اور خدا سے صبر نہ کر سکے۔ انھوں نے
 صبر کیا اس کے لئے اور اُسی کے متعلق۔ انھوں نے صبر کیا تاکہ اس کی
 معیت نصیب ہو اور طالب بنے تاکہ اُس کا قرب ان کو حاصل ہو جائے۔
 وہ اپنے نفسوں اور اپنی خواہشوں اور اپنی طبیعتوں کے گھر سے
 باہر نکل گئے۔ شریعت کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے رب عزوجل کی نظر
 چل کھڑے ہوئے۔ پس ان کے سامنے آفتیں آئیں۔ بھول اور مصائب
 بھی آئے غم و ہجوم بھی آئے۔ بھوک پیاس بھی آئی۔ بے سنگی بھی آئی
 ذلت و خواری بھی آئی مگر انھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہ کی نہ اپنی دنیا
 سے باز آئے اور اپنی طلب سے جس پر متوجہ تھے متغیر ہوئے۔ اُن کا
 رُخ آگے کی جانب رہا اور اُن کی چال سست نہ پڑی برابر اُن کی
 یہی حالت رہتی ہے یہاں تک کہ قلب اور قالب کا بقا متحقق
 ہو جاتا ہے۔ صابو حق تعالیٰ سے ملنے کے لئے کام کرو۔ اور
 اس کی ملاقات سے پہلے اس سے شرمناؤ (کہ کیا منہ دیکر سامنے جائیگے)
 مومن کی حیا اول حق تعالیٰ سے ہے اس کے بعد اس کی مخلوق سے۔
 البتہ اس صورت میں جس کو تعلق ہو دین سے اور شریعت کی حدود کے ہٹنے سے

سبب کا لا اچھا

ہاں کس اس پر

بیں جگر بڑھاتی

نے گناہ خواہ

س کی تیز آہ جاتی

نا نازل ہو جاتی

نوں کا زنگ

ف کرو۔ اگر تم

بتہ زندگی دو بھر

ہوئی دوا کے

اور اپنی

س کو اپنا

اگر تم اس کو

ہر وقت تسکو

ذکر دہی ہے

کہ وہ ذکر

اعتبار آقا کا ہے

کہ قلب و عظم

ن جاتا ہے توبہ

کے امر کی عظمت

کہ ساری بھلائی

عظمت کو ملحوظ

جو حق تعالیٰ کے

نہ رکھے وہ اللہ

فَاتَهُ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَسْتَنْجِيَ : بَلْ يَتَوَاقَعُ فِي
 دَيْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُقِيمُ حُدُودَهُ وَ
 يَمْتَحِلُ أَمْرَهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَأْخُذْ كُفْرَهُمَا
 رَأْفَةً فِي دَيْنِ اللَّهِ مِنْ صَحَّتْ تَبَعِيَّتُهُ
 لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسَ
 دُرْعًا وَخُودَةً : وَقَلَّ كَرْسِيْفَتُهُ وَمُحَلِّيهِ
 مِنْ أَدَبِهِ وَشِمَائِلِ اخْلَاقِهِ وَخَلَمَ عَلَيْهِ مِنْ
 خَلِيعِهِ وَاشْتَدَّ فَرَحُهُ بِهِ كَيْفَ هُوَ مِنْ أُمَّتِهِ :
 وَيَشْكُرُ كَرَمَهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ بِثَمِّ يَجْعَلُهُ
 نَائِبًا لَهُ فِي أُمَّتِهِ : وَدَرِيْلًا وَدَاعِيًا لَهُمْ إِلَى
 بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : كَانَ هُوَ الدَّاعِي وَ
 الدَّلِيلُ : وَلَمَّا قَبِضَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَقَامَ
 لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ مَنْ يَخْلُفُهُ فِيْهِمْ : وَهُوَ أَحَادُ
 أَفْرَادٍ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ إِلَى انْقِطَاعِ النَّفْسِ
 وَاحِدٍ : يَدُلُّونَ الْحَقَّ وَيَصِيرُونَ عَلَى
 أَذَاهُمْ مَعَ دَوَائِمِ التَّصْبِيحِ لَهُمْ : يَتَّبِعُونَ
 فِي وَجْهِهِ السَّافِقِينَ وَالْفَسَاقَ وَيَحْتَالُونَ
 عَلَيْهِمْ بِكُلِّ حِيلَةٍ : حَتَّى يُخْلَصُوا هُمْ
 مِمَّا هُمْ فِيْهِ : وَيَجْمَعُوهُمْ إِلَى بَابِ
 رَحْمَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ
 رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ : لَا يَصْحَكُ فِي وَجْهِ
 الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ : يَصْحَكُ فِي وَجْهِهِ
 وَيُرِيهِ أَنَّهُ مَا يَعْرِفُهُ : وَهُوَ يَعْلَمُ بِجَوَابِ
 بَيْتِ دِيْنِهِ : وَسَوَادُ وَجْهِ قَلْبِهِ : وَ
 كَثْرَةُ غُلْبِهِ وَكَدْرُهُ :

تو اس وقت اس کو حیار کرنا جائز نہیں (بلکہ اللہ عزوجل کے دین کے
 بارے میں شرم کو بالائے طاق رکھ دے اور بے باک بن کر بلا رورعاً
 نصیحت کرے) دین کی حدود کو قائم کرے اور حق تعالیٰ کے حکم
 کی تعمیل کرے (کیونکہ وہ حکم فرماتا ہے کہ) دین خداوی کے بارے
 میں مجرموں کو سزا دینے وقت تم کو شفقت نہ ہونی چاہیے۔ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہونا جس شخص کے لئے صحیح ہو جائے
 تو حضرت اس کو اپنی زہ اور خود پہناتے، اپنی تلوار اس کے گلے
 میں ڈالتے اپنے اوب اور اپنے خصائل و عادات سے اس کو
 آراستہ کرتے اور اپنی خلعتوں میں سے اس کو خلعت بخشتے
 ہیں اور اُس سے نہایت خوش ہوتے ہیں کہ آپ کی امت میں
 کیسا ہونہار نکلا اور اس پر اپنے پروردگار کا شکر ادا فرماتے ہیں۔
 (کہ ایسی سعادت مند روحانی اولاد عطا فرمائی) پھر اس اپنی امت میں
 اپنا نائب امت کا راہ نما اور ان کو دروازہ خداوندی کی طرف بلانے والا
 بنائیے ہیں۔ بلانے والے اور راہ نما آپ ہی تھے مگر جب آپ کو حق تعالیٰ
 نے اٹھالیا تو آپ کے لئے امت میں سے وہ لوگ قائم کر دیئے جو ان میں
 آپ کا جانشین بنتے ہیں اور وہ لاکھوں بلکہ ان گنت مخلوق میں سے
 ایک ہی دو ہیں۔ وہ مخلوق کو راستہ بتاتے ہیں اور ان کی ایذاؤں کو
 برداشت کر کے ہر وقت ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے ہیں منافقوں
 اور فاسقوں کے منہ پر ہنستے اور طح طح کی تدبیریں کرتے ہیں کہ کسی
 طح ان کو اس حالت سے بچھڑائیں جس میں وہ مشغول ہیں اور حق تعالیٰ
 کے دروازہ پر ان کو لا ڈالیں۔ اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
 کہ فاسق کے منہ پر نہیں ہنستا مگر عارف۔ یعنی عارف اس کے منہ
 پر ہنستا اور ایسا ظاہر کرتا ہے گویا اس سے واقف ہی نہیں۔ حالانکہ وہ
 آگاہ ہے اس کے دین کے گھر کی ویرانی سے اور اس کے دل کے چہرہ
 کی سیاہی سے۔ اور اس کے کھوٹ اور تکدر کی کشرت سے۔

وَالْفَاسِقُ وَ
 يَبْهِيهِ وَكَمْ كَيْفٍ
 مَا يَخْفِيَانِ
 وَكَلِمَةٍ وَخَرٍ
 وَبَاطِنِهِ :
 تَخْفُونَ عَلَى
 إِلَى آيٍ وَفِي
 أَطْلُبُوا مِنْ
 يَا مُهْلًا لَعَلَّ
 الْقُلُوبِ :
 أَصْنَامَ حَوْلِ
 أَمْوَالِهِمْ وَ
 الَّتِي يَنْدَهُو
 عَنِ اللَّهِ عَزَّ
 الصَّرَّ وَاللَّ
 يَعْبُدُ لَهُ
 فَهُوَ الْيَوْمَ
 فِي نَارِ جَهَنَّمَ
 جَلَّ إِلَّا الْ
 التَّابُونَ
 النَّوْبَةُ فَ
 وَهُوَ الْوَا
 ثَبَّتْ قَلْبَهُ
 قَلْبَكَ وَجْهَ
 شَرِّكَ مِنْ

وَالْفَاسِقُ وَالْمُنَافِقُ يُطْلَنَانِ أَتَمْنَانِ خَفِيَا
 يَهُ وَيَهُ وَكَمْ يَعْرِفُهُمَا لَا وَلَا كَرَامَةً لَهُمَا
 مَا يَخْفِيَانِ عَلَيْهِ يَعْرِفُهُمَا بِلُجْجِهِ وَنَظِيرِهِ
 وَكَلِيمِهِ وَحَرَكَتِهِ يَعْرِفُهُمَا عِنْدَ ظَاهِرِهِ
 وَبَاطِنِهِ وَلَا شَكَّ فِي ذَلِكَ تَطْطَوْنَ أَتَكْمُرُونَ
 الْمُخْفُونَ عَلَى الصِّدِّيقِينَ الْعَارِفِينَ الْعَالَمِينَ
 إِلَى آتِي وَفَتٍ تَصْنَعُونَ عَمْرُكُمْ فِي لَا شَيْءٍ
 أَطْلَبُوا مَنْ يَدُ لَكُمْ عَلَى طَرِيقِ الْآخِرَةِ
 يَا صِلَا لَا عَمْرُكَ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَيْكُمْ يَا مَوْتَ
 الْقُلُوبِ يَا مُشْرِكِينَ بِالْأَسْبَابِ يَا عَابِدِينَ
 أَصْنَامَ خَوْلِهِمْ وَقَوَاهُمْ وَمَعَالِيهِمْ وَرُؤُوسِ
 أَمْوَالِهِمْ وَسَلَاطِينِ بِلَادِهِمْ وَبِحَاظِهِمْ
 الَّتِي يَنْتَهُونَ إِلَيْهَا أَكْثَرُهُمْ مَحْجُورُونَ
 عَنِ اللَّهِ عَمْرٌ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَنْ يَتَرَى
 الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَمْرٌ وَجَلَّ قُلُوبُ
 يَعْبُدُ لَهُ هُوَ عَبْدٌ مَنْ رَأَى ذَلِكَ مِنْهُ
 فَهُوَ الْيَوْمَ فِي نَارِ الْمَقْتِ وَالْحَبَابِ وَغَدًا
 فِي نَارِ جَهَنَّمَ مَا يَسْلَمُ مِنْ تَارِ اللَّهِ عَمْرٌ وَ
 جَلَّ إِلَّا الْمُتَّقُونَ الْمُؤَجَّدُونَ الْمُخْلِصُونَ
 النَّاسِ الْيَوْمَ يَقُولُونَ بِكُمْ شَرٌّ بِالسَّلَاطِينِ
 التَّوْبَةُ قَلْبٌ دَوْلَةٌ تَقْلِبُ دَوْلَةَ نَفْسِكَ
 وَهُوَ الْوَسْطَانُ نَكَ وَافْرَانُكَ الشَّوْءُ إِذَا
 ثُبَّتَ قَلْبُكَ سَمِعَكَ وَبَصَرَكَ وَلِسَانَكَ وَ
 قَلْبَكَ وَجَمِيعَ جَوَارِحِكَ وَتَصْنَعُ طَعَامَكَ وَ
 شَرَابَكَ مِنْ كَدِّ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَتَوَرَّعْ

فاسق اور منافق تو یوں گمان کرتے ہیں کہ ہمارا حال اس سے مخفی
 رہا اور اس نے ہم کو پہچانا نہیں۔ نہیں نہیں۔ ان کی کوئی عزت
 نہیں (جس کے سبب ان کا حال مخفی ہے) وہ عارف سے مخفی
 نہیں سکتے۔ عارف ان کو پہچان لیتا ہے۔ نگاہ اور نظر اور بات
 اور حرکت سے۔ ان کو شناخت کر لیتا ہے ان کے ظاہر اور باطن سے
 اور اس میں مطلق شک نہیں۔ افسوس تم گمان کرتے ہو کہ تمہاری
 حالت صدیقین و عارفین و عالمین سے پوشیدہ رہتی ہے۔
 تم کس وقت تک اپنی عمروں کو نلیز کے اندر ضائع کرتے رہو گے۔
 لے گمشدگان راہ۔ اس کے طالب بنو جو تم کو آخرت کا راستہ
 بتائے۔ اللہ برتر تم سب پر بالائے۔ لے مرہ دلو! اور اسے
 اسباب کو شریک خدا سمجھنے والو! اور اسے اپنی طاقت اپنی قوت
 اپنی معاش، اپنے رأس المال کے بتوں کو اور اپنے شہروں اور جن
 اطراف کی جانب پہنچ رہے ہو ان کے بادشاہوں کو پوچھنے والو!
 یہ سب اللہ عز وجل سے محبوب ہیں۔ ہر شخص جو نفع اور نقصان
 کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے۔ وہ اسی کا
 بندہ ہے جس کی طرف سے نفع نقصان سمجھائیں وہ آج غصہ اور
 حجاب کی آگ میں ہے اور کل کو جہنم کی آگ میں ہوگا۔ اللہ کی آگ سے
 وہی بچ سکتے ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ صاحب توحید ہوں۔ مخلص
 ہوں اور تائب ہوں۔ توبہ کرو اپنے دلوں سے اس کے بعد اپنی زبانوں
 سے۔ توبہ حکومت کی کا یا پلٹ ہے۔ جو تیرے نفس تیری خواہش،
 تیرے شیطان اور تیرے بد ہم نشینوں کی حکومت کو پلٹ دیتی ہو
 (کہ پہلے وہ تجھ پر حاکم تھے اور اب غلام بن گئے۔ اور شریعت جو
 پہلے متروک تھی اب تیری حاکم بنی) جب تو توبہ کرتا ہے تو اپنے
 کان اپنی آنکھ اپنی زبان اپنے دل اور اپنے سارے اعضاء کو پلٹ
 دیتا ہے۔ اپنے خورد و نوش کو حرام اور شبہ کی کدورت سے مبرا

تو جل کے دین کے
 کن کر بلا و رعتا
 غافلے کے حکم
 دوی کے بائے
 بائیں۔ جناب
 کے لئے صبح ہو جا
 ر اس کے گلے
 سے اس کو
 لعت۔ سختی
 امت میں
 افراتے ہیں۔
 اس اپنی امت میں
 طرف بلانے والا
 ب آپ کو حق تھا
 کہیے جو ان میں
 مخلوق میں سے
 کی ایداؤں کو
 ہے میں منافق
 تے ہیں کہ کسی
 اور حق تعالیٰ
 نے فرمایا ہے
 اس کے منہ
 میں۔ حالانکہ وہ
 کے دل کے چہرہ
 شرت سے۔

نَحْمَعِشْكَ وَنَبْعُوكَ وَكُفْرًا لَكَ ۖ وَتَجْعَلَ
 عَلَىٰ هَيْمِكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَزِيلُ الْعَاثَةَ
 وَتُزِيلُ مَكَانَهَا الْعِبَادَةَ ۖ تَزِيلُ الْمُعْصِيَةَ
 وَتُزِيلُ مَكَانَهَا الطَّاعَةَ شَرُّهُ تَحَقُّقُ فِي
 الْحَقِيقَةِ مَعَ صِحَّةِ الشَّرِيعَةِ وَشَهَادَتِهَا ۖ
 لِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فِيهِ
 زَنْدَقَةٌ ۖ فَإِذَا تَحَقَّقَ لَكَ هَذَا ۖ جَاءَكَ
 الْفَنَاءُ عَنِ الْأَخْلَاقِ الْمَذْمُومَةِ عَنِ
 رُؤْيَا سَائِرِ الْخَلْقِ ۖ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ
 ظَاهِرُهُ مَحْفُوظًا وَبَاطِنُهُ بِرِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ مَشْغُولًا ۖ فَإِذَا تَمَّ لَكَ هَذَا فَكُلُّ
 جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا بِحَدِّهَا ۖ وَمَكُنَّتْكَ
 مِنْهَا ۖ وَتَبَعَكَ الْخَلْقُ بِأَجْمَعِهِمْ مَنْ تَقَدَّمَ
 وَمَنْ تَأَخَّرَ ۖ لَمْ يَمُرَّكَ ذَلِكَ وَلَمْ يُغَيِّرْكَ
 عَنْ بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَلْكَ قَائِلٌ مَعَهُ
 مُقِيلٌ عَلَيْهِ ۖ مَشْغُولٌ بِهِ ۖ نَاطِلٌ إِلَىٰ جَلَالِهِ
 وَجَمَالِهِ ۖ إِذَا انْظَرْتَ إِلَىٰ جَلَالِهِ تَفَرَّقْتَ ۖ
 وَإِذَا انْظَرْتَ إِلَىٰ جَمَالِهِ اجْتَمَمْتَ ۖ فَخَافُ
 عِنْدَ رُؤْيَا الْجَلَالِ ۖ وَتَرْجُو عِنْدَ رُؤْيَا
 الْجَمَالِ ۖ تَتَمَتَّحُ عِنْدَ رُؤْيَا الْجَلَالِ ۖ تَتَبَتَّ
 عِنْدَ رُؤْيَا الْجَمَالِ ۖ فَطَوْنِي لِمَنْ ذَا هَذَا
 الطَّعَامُ ۖ أَلَلَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ طَعَامِ
 قُرْبِكَ ۖ وَاسْقِنَا مِنْ شَرَابِ أَلْسِكَ ۖ وَ
 ائْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَفَنَاعِدَا أَبَالِكَاسَرُهُ

کرتا اپنی معاش اور خرید و فروخت میں پرہیزگار بننا ہے اور اپنا
 سارا مقصود اپنے مولیٰ عزوجل کو بنالینا ہے۔ عادت کو زائل کرتا
 اور اس کی جگہ عبادت کو رکھتا ہے۔ معصیت کو مٹاتا اور طاعت
 کو اس کا قائم مقام بناتا ہے۔ اس کے بعد شریعت کی درستی
 اور شریعت کی شہادت کے ساتھ حقیقت میں رسوم پاتا ہے کیونکہ
 ہر حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے وہ زندہ ہے پس جب تیرے
 یہ حال متحقق ہو جائے گا تو اس وقت تجھ کو فنا حاصل ہوگی باظاہر و باطن
 سے اور ساری مخلوق کی طرف نظر کرنے سے (کہ بجز خدا کے کوئی نظر نہ
 لے گا) پس اس وقت تیرا ظاہر محفوظ بن جائے گا کہ خلاف شرع کام
 صادر نہ ہونے پائے گا) اور تیرا باطن اپنے رب کے ساتھ مشغول ہوگا
 پس جب یہ حالت تیرے لئے کامل ہو جائے گی تو اگر دنیا سے اپنے
 جملہ متعلقات کے بھی تیرے پاس لے آئے اور تجھ کو اپنے اوپر اختیار و قدرت
 دے اور اگلی پچھلی ساری مخلوق بھی تیری تابع بن جائے تو نہ تیرے لئے
 مضر ہوگا اور نہ تجھ کو تیرے مولیٰ عزوجل کے دروازہ سے ٹوٹا سکے گا۔
 اس لئے کہ توحید قائل کے ساتھ قائم، اس پر متوجہ، اس کے ساتھ
 مشغول اور اس کے جلال و جمال کی طرف نظر رکھنے والا ہے کہ جب
 اس کے جلال کی طرف نظر کرے گا تو پارہ پارہ ہو جائے گا اور جب
 اس کے جمال کی طرف نظر کرے گا تو مجتمع ہو جائے گا۔ جمال کو
 دیکھتے وقت تو خائف ہوگا اور جمال کے دیکھنے کے وقت متوقع۔
 جلال پر نظر پڑنے کے وقت نابود ہو جائے گا۔ اور جمال پر
 نظر پڑنے کے وقت موجود بن جائے گا۔ پس مبارک ہو اس کو
 جس نے اس کھانے کا مزہ چکھا۔ یا اللہ ہم کو اپنے و شراب کا
 کھانا کھلا۔ اور ہم کو اپنے اُش کی شراب پلا اور ہم کو عطا فرما دنیا
 میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو سچا دوزخ
 کے عذاب سے۔

فیوض یزدانی
 کہ جس
 وَقَالَ رَبِّي اللَّهُ
 عَفْوَ ذِي الْحِجَةِ
 لَا تُشَارِكُ الْإِلَٰهَ
 يَسْفُوسُكُمْ
 فِيكُمْ وَفِي عَذَابِ
 أَكْبَرُ قَالَ وَأَنَا
 وَلَا تُؤَافِقُهُ
 وَأَنْجَبَ مِنْ
 عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
 أَلْعَلَّ جُعِلَ
 عَلَى الْخَلْقِ
 إِذَا عَلِمْتَ ثَمَّ
 سَكَتَ تَكَلَّمَ
 بِلِسَانِ الْوَلَدِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَعَظْمُهُ أَلْعَلَّ
 وَغَيْرُهُ ۖ
 يَشَاءُ عَلَى
 وَلَا فَيَا
 لَكِ
 وَلَكِ
 كَا

چوبیسویں مجلس

(وقت صبح - یوم یکشنبہ - ۱۲ ذی الحجہ ۵۴۵ھ - خانقاہ شریف)
حق تعالیٰ کی تدبیر اور اس کے علم میں اپنے نفسوں اور اپنی طبیعتوں کو اس کا شریک مت بناؤ (کہ خدا کی طرح ان کو اپنی مصلحتوں کا واقف اور صاحب تدبیر سمجھنے لگو) اور اس سے ڈرو اپنے معاملات میں بھی اور دوسروں کے معاملات میں بھی۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مخلوق کے معاملات میں حق تعالیٰ کی موافقت اختیار کر اور حق تعالیٰ کے معاملات میں مخلوق کی موافقت مت کر ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو۔ اور جڑ جائے جسے جڑنا ہو۔ حق تعالیٰ کی موافقت کرنا اس کے نیکو کار اور موافقت کرنے والے بندوں سے سیکھو۔ علم تو عمل کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ حفظ کرنے اور مخلوق پر پیش کرنے کے لئے۔ علم سیکھ اور عمل کر اس کے بعد دوسروں کو پڑھائیو۔ جب تو عالم بن کر عامل بن جائے گا تو اگر خاموش بھی رہے گا تو تیرا علم کلام کرے گا اور عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔ اکثر علم ہی کی زبان سے بات کی جاتی ہے (اس لئے مؤثر نہیں ہوتی نصیحت وہی ہے جو عمل کی زبان سے ہو یعنی خود عملی حالت دکھا کر اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس کی نگاہ تجھ کو نافع نہ ہو اُس کا وعظ بھی نافع نہیں۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ اپنے علم سے خود بھی منتفع ہوتا ہے اور دوسرے بھی منتفع ہوتے ہیں۔ کیوں کہ حق تعالیٰ میرے پاس حاضر ہونے والوں کے حالات کے اندازہ پر جو چاہتا ہے مجھ سے کلام کرتا ہے (اور اسی وجہ سے وہ نافع ہوتا ہے) اور ایسا نہ ہو تو (بجائے نفع کے) میرے تہائے درمیان عداوت ہو جائے۔ میری آبرو اور مال سب تم پر نشتا ہے۔ اور کچھ میرے پاس ہے نہیں۔ اور اگر کچھ ہوتا تو میں اُس کو بھی تم سے

الحجۃ الرابع والعشرون

وَقَالَ رَفِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِکَیِّ الْاَحَدِ بِالرَّابِعِ رَابِعٍ
عَشَرَ ذِی الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَنِیْنَ وَارْبَعِیْنَ وَتَمَّ سَائِلُہٗ
لَا تُشَارِکُوْهُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِی تَدْبِیْرِہٖ وَعِلْمِہٖ
بِنَفْسِکُمْ وَاھْوِیَّتْکُمْ وَطَبَاعِکُمْ : وَانْقُوْہُ
فِیْکُمْ وَفِیْ غَیْرِکُمْ : عَنْ بَعْضِہُمْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
اَنَّهُ قَالَ وَارْفِقْ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْخَلْقِ
وَلَا تُوَافِقْہُمْ فِیْہِ اِنْ کَسَرَ مِنْ اِنْ کَسَرَ
وَاِنْ جَبَرَ مِنْ اِنْ جَبَرَ : تَعَلَّمُوا مُوَافَقَۃَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادَہِ الصَّالِحِیْنَ الْمُوَافِقِیْنَ
اَلْعِلْمُ جَعِلَ لِلْعَمَلِ لَا لِیَجْزِدَ الْخَفِیْظَ وَارْزَاہُ
عَلٰی الْخَلْقِ : تَعَلَّمُوا وَعَمَلُوا : ثُمَّ عَلِمُوْا غَیْرَکُمْ
اِذَا عَلِمْتَ ثُمَّ عَمِلْتَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ عَنْکَ : وَرَانَ
سَکَتْ تَعَلَّمُوا بِلِسَانِ الْعَمَلِ : اَکْثَرُ مِمَّا یَتَعَلَّمُ
بِلِسَانِ الْعِلْمِ : وَلِهَذَا اَقَالَ بَعْضُہُمْ رَحْمَۃُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ مَنْ لَا یَنْفَعُکَ لِحُظَّہٗ لَا یَنْفَعُکَ
وَعُظَّہٗ اَلْعَامِلُ بِعِلْمِہٖ یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ هُوَ
وَعِیْرَہٗ : لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُطَبِّقُ بِمَا
یَشَاءُ عَلٰی قَدْرِ اَحْوَالِ الْخَصُوْرِ عِنْدَہٗ :
وَالَا فِیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ عَدَاوَۃٌ : عَرِضَ
لَکُمْ مَبْدُؤٌ وَّلٌّ وَّمَا لَیْ :
وَلَیْسَ لَیْ فِیْہِ : وَرَانَ
کَانَ لَیْ شَیْءٌ فَمَا اَمْتَعْتُ
مِنْہٗ :

ربنا ہے اور اپنا
عداوت کو زائل کرتا
مٹاتا اور طاعت
برعیت کی درست
خ پالتے کیونکہ
ہیں جب تیرے
ہوگی براغیاویں
دل کے کوئی نظر
خلاف شرع کام
ساتھ مشغول ہوگا
مردنیات اپنے
پر اختیار قدرت
تو نہ تیرے لئے
سے ٹوٹا سکے گا۔
اس کے ساتھ
والا ہے کہ جب
سے گا اور جب
حسب حال کو
وقت متوقع۔
رجس سال پر
رک ہو اُس کو
نہ شرب کا
وعظ فرما دینا
کو بچا دوں

مَا يَنْفَعُ وَبَيْنَكُمْ رَسُولُ الصَّحَّةِ : أَنْصَحُكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرَى : وَأَفِيقُ الْقُلْدَ : وَلَا
يَحْكُ : إِمَّشْ مَعَهُ عَلَى إِخْتِيَارِهِ
إِلَّا تَحْرُكَ : كُنْ رَكَا بَابَيْنِ يَدِيهِ إِلَى
أَنْ يَرْحَمَكَ وَيُورِدْ فُكَّ خَلْفَهُ : بِدَايَةِ
أَمْرِ الْقَوْمِ الْكَسْبُ يَا خُدُونِ مِنَ الدُّنْيَا
عَلَى قَدْرِ الْحَاجَةِ بِيَدِ الشَّرْعِ : حَتَّى إِذَا
مَجَزَتْ مَبَانِيهِمْ عَنِ الْكَسْبِ جَاءَ التَّوَكُّلُ
فَخَلَّمَ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَقَيَّدَ جَوَارِحَهُمْ : جَاءَتْهُمْ
أَقْسَامُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَهْنَةً مُكَفَّاةً مِنْ
غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا عَنَاءٍ : أَلَوْاحِدٌ مِنَ الْمُتَقَرَّبِينَ
فِي الْآخِرَةِ يَتَلَبَّسُ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ عَلَى غَيْرِ
إِرَادَةٍ مِنْهُ : بَلْ يُؤَافِقُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
فِي ذَلِكَ : كَمَا وَافَقَهُ فِي التَّلَبُّسِ
بِالْأَفْسَاحِ الَّتِي كَانَتْ فِي الدُّنْيَا
يُوقِعُهُمْ أَقْسَامُهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةً :
لَا أَنَّهُ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلتَّعْيِيدِ
يَا غَلَامَ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِكَ
تُعْطَى : أَبْعَدُ عَمَّا سَوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ يَهْلِكُ حَتَّى تَتَقَرَّبَ
مِنْهُ : مَتَّعْنِكَ وَعَيْنِ
الْخَلْقِ : وَقَدْ رُفِعَتْ
الْحُجُبُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
رَبِّكَ عَزَّ وَ
جَلَّ

نہ روکتا بجز نصیحت اور خیر خواہی کے میرے تمہارے درمیان کوئی
علاقہ نہیں میں تم کو محض اللہ واسطے نصیحت کرتا ہوں نہ کہ اپنے
نفس کے لئے تقدیر کی موافقت کرورنہ وہ تیری گردن توڑے گی۔
اس کے ارادہ کے موافق اس کے ساتھ چل ورنہ وہ تجھ کو بوجھ کر ڈالے گی
اس کے سامنے سوار ہو جا یہاں تک کہ اس کو تجھ پر ترس آدے۔
اور وہ تجھ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھالے۔ اہل اللہ کے امر کا آغاز
کسب سے ہوتا ہے کہ بقدر ضرورت دنیا شربیت کے ہاتھ سے
لیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے جسم کسب سے تھک جاتے
ہیں اور توکل آتا ہے تو ان کے قلوب پر (صبر و سکون کی) ہر لگا دیتا
اور ان کے اعضاء کو تیسر کر لیتا ہے (کہ نہ کسب میں ہاتھ ملتے ہیں
اور فکر و غماش سے ان کے دل پریشان ہوتے ہیں) دنیا میں جو
کچھ ان کا مقسوم ہے وہ ان کے پاس خوشگوار اور کافی بنکر بلااشت
و تکلف آتا رہتا ہے۔ مقرب بندوں میں سے ہر ایک جنت کی
نعمتوں میں اپنے ارادہ کے بغیر داخل ہوگا (کیونکہ اس کی مراد صرف
ذاتِ حق ہے نہ کہ جنت) بلکہ اس میں بھی وہ حق تعالیٰ کی
موافقت کریں گے (کہ اس نے حکم فرمایا تو یہاں آ بیٹھے) جیسا کہ اس کی
موافقت کرتے ہے اس مقسوم کے حاصل کرنے میں جو ان کے لئے
دنیا میں تجویز ہوا تھا (اگرچہ انھوں نے نہ دنیا چاہی نہ آخرت
چاہی مگر حق تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں ان کا مقسوم بھروسہ پور
عطا فرماتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔
(کہ نیکو کار کو یہاں فادہ سے یا دباں جہنم سے ہلاک کرے) صاحبزادہ
جتنی تیری ہمت ہوگی اسی قدر تجھ کو ملیگا (پس عالی ہمت بن کر حق تعالیٰ
کو طلب کر کہ وہ بھی ملے اور تیری جنت اور دنیا بھی ملے) اپنے نفس
سے ماسوا سوا اللہ کو دُور کرتا کہ اللہ کا شرب حاصل ہو۔ اپنے نفس
اور مخلوق سے مَر جاکہ تیرے اور خدا کے درمیان کے پردے اٹھ جائیں گے

قَالَ كَيْفَ أَمُوتُ؟ مِتُّ عَنْ مُتَابَعَةِ نَفْسِكَ
وَهُوَ الْكَوْطَبُكَ وَعَادَاتِكَ وَهَنْ مُتَابَعَةِ
الْخَلْقِ وَأَسْبَابِهِمْ: وَأَيْسَ مِنْهُمْ وَاتْرُكِي
الشَّرَّاءَ بِهِمْ وَعَنْ طَلَبِ شَيْءٍ سِوَى الْحَقِّ
عَنْ وَجَلٍ: اجْعَلْ أَعْمَالَكَ كُلَّهَا رِجْلَهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا يَطْلُبُ نَعِيمَهُ: بِإِثْرِهِ
يَتَذَكَّرُ بِدِرِّهِ وَقَضَائِهِ وَأَفْعَالِهِ فَإِذَا فَعَلَتْ
هَذَا أَفْقَدَ مِتَّ عَنْكَ وَحَيِّتُ بِهِ: بِبَصِيرَةٍ
قَلْبِكَ مَسْكَنَهُ: يَقْلِبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ:
بِصِيرَةٍ فِي كَعْبَةٍ قَرِيبَةٍ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِهَا
ذَا كِرَالَهُ نَاسِيًا لِمَا سِوَاهُ: مِفْتَاحُ
الْجَنَّةِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ الْيَوْمَ وَعَدَا: بِفَعَائِكَ عَنْكَ وَعَنْ
غَيْرِكَ: وَعَنْ كُلِّ مَا سِوَاهُ: مَعَ حِفْظِ
حُدُودِ الشَّرْعِ: قَرِيبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةُ
الْقَوْمِ: وَبَعْدَ هُمْ عَنْهُ نَارُ هُمْ: لَا
يَرْجُونَ إِلَّا هَذِهِ الْجَنَّةَ: وَلَا يَخَافُونَ
إِلَّا هَذِهِ النَّارَ: أَيْ عَلَى النَّارِ عِنْدَهُمْ
حَتَّى يَخَافُوا مِنْهَا: بِهِيَ تَسْتَفِيتُ مِنَ
الْمُؤْمِنِ وَتَهْرُبُ مِنْهُ فَكَيْفَ لَا تَهْرُبُ
مِنَ الْمُجِبِّينَ الْمُخْلِصِينَ: مَا أَحْسَنَ حَالِ
الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: هُوَ فِي الدُّنْيَا
لَا يُبَالِي عَلَى أَيْ حَالٍ كَانَ فِيهَا: بَعْدَ
أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَافِي
عَنْهُ: أَيْ مَا سَقَطَ لَفْظُ

اگر کوئی کہے کہ مَرَس طح جازس؟ مَرَجَا اپنے نفس اور خواہش اور
طبیعت اور عادتوں کی پیروی اور مخلوق اور اسباب کے پیچھے
پڑنے سے (کہ ان سے آنکھیں بند اور کان بہرے اور زبان کو
گوئی بنالے) اور سب سے ناامید ہو جا اور ان کو شریکِ خدا
بنانا اور خدا کے سوا دوسروں سے کسی شے کا خواستگار ہونا
چھوڑ دے۔ اپنے سائے اعمال کو حنا بصِ اللہ کی ذات کیلئے
بنا، نہ کہ اُس کی نعمتوں کی طلب کے لئے۔ اُس کی تدبیر اس کی قضاء
و قدر اور اُس کے افعال پر راضی ہو۔ پس جب تو ایسا کر لیگا
تو مَرَجَا گے اپنے نفس سے اور زندہ ہو گا حق تعالیٰ سے۔
تیرا دل اس کا مسکن بن جائے گا کہ جس طرح چاہے اس کو پلٹے
اور اس کے کعبہ قُرب کے پردوں کو پچڑے ہوئے ہو گا کہ اس کی
یاد رہ جائے گی اور باقی سب کو بھول جائے گا۔ آج اور کل (دونوں
عالم میں) جنت کی کُنْجی لا اِلاّ اللّٰہ کہنا ہے (مگر نہ صرف زبان سے
بلکہ) اپنے نفس اور اپنے غیر اور اللہ کے سوا ہر چیز سے فنا ہو جانے سے
(کہ بجز اللہ کے کوئی مطلوب و موجود نظری نہ آئے) اور یہ حالت
بھی (حدود شریعت کی حفاظت کے ساتھ ہو) (ورنہ الحاد و زندہ قہری)
حق تعالیٰ کا قُرب اہل اللہ کی جنت ہے اور اس کا بعد ان کی فسخ
ہے۔ وہ اسی جنت کے متوقع ہیں اور اسی دوزخ سے حائف ہیں
(ورنہ) اس دوزخ کی ان کے نزدیک سوزش ہی کیا ہے جس سے
وہ خوف کریں۔ وہ تو مومن سے پناہ مانگتی اور بھاگتی ہے۔ پھر جلا
محبتیں مخلصین سے تو کیوں نہ بھاگے گی۔ مومن کا حال بھی دُنیا اور
آخرت میں کتنا اچھا حال ہے کہ (راحت و تکلیف کی) کسی حالت
میں کیوں نہ ہو، اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ حق تعالیٰ مجھ سے
خوش ہے تو پھر اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی (وہ متوکل بن کر
پرند جیسا ہو جاتا ہے کہ) جہاں بھی اُترا اپنے مقسوم کا دانہ چُکات

در میان کوئی
سے نہ کہ اپنے
ن توڑے گی۔
کو بوج کر ڈالے گی۔
رس آدے۔
کے امر کا آغاز
کے ہاتھ سے
تھک جاتے
کی ہر لگاتار
ہاتھ ملتے ہیں
نویا میں جو
نکر بلا شقت
جنت کی
کی مراد مرض
تعالیٰ کی
جیسا کہ اکی
و ان کے لئے
آخرت
موم بھر پور
نہیں ہے۔
ما جبرادہ
ن کر حق تھا
اپنے دل
اپنے نفس
اٹھ جائے گی

قَسَمَهُ وَرَضِيَ بِهِ : أَيَّمَا تَوَجَّهَ نَظَرَ بِمُورِ اللَّهِ
عَنْ وَجَلٍ : لَا ظُلُمَةَ عِنْدَهُ كُلِّ إِشَارَاتِهِ
إِلَيْهِ : كُلِّ اعْتِمَادِهِ عَلَيْهِ : كُلِّ تَوَكُّلٍ عَلَيْهِ
إِحْدَارُوا مِنْ آدِيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا سَمُّ
فِي جَسَدٍ مُؤَذِيَةٍ وَسَبَبٌ لِفَقْرٍ وَعُقُوبَةٍ
يَا جَاهِلًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِجَوَاصِهِ لَا تَكُنْ
طَعْمَ غَيْبِهِمْ : فَإِنَّهَا سَمُّ قَاتِلٍ : إِيَّاكَ
نَحْمُ إِيَّاكَ : إِيَّاكَ نَحْمُ إِيَّاكَ : أَنْ تَتَعَرَّضَ
لَهُمْ بِسُوءٍ : فَإِنْ لَمْ يَنْ يَغَارُ عَلَيْهِمْ
يَا مُنَافِقًا قَدْ عَلِمْتَ شَكَّ التَّفَاقُ فِي قَلْبِكَ
وَقَدْ مَلَكَ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ : اسْتَغْلِ
التَّوْحِيدَ وَالْإِحْلَاصَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
وَقَدْ شَفِيتَ وَذَهَبَ شَكُّكَ : مَا أَكْثَرَ
مَا تُخْرِقُونَ حُدُودَ الشَّرْعِ : وَتُمَرِّقُونَ
دُرُوعَ تَقْوَاكُمْ : وَتَنْجَسُونَ نِيَابَ
تَوْحِيدِكُمْ : وَتُظْفِقُونَ مُورَ إِيْمَانِكُمْ :
وَتَتَّبِعُكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَنْ وَجَلٍ فِي جَمِيعِ
أَفْعَالِكُمْ وَأَحْوَالِكُمْ : إِذَا أَفْلَحَ
الْوَاحِدُ مِنْكُمْ وَعَمِلَ طَاعَةً فِيهِ مَشُورَةٌ
بِالنَّجْوَى وَرُؤْيَا الْخَلْقِ وَطَلَبِ الْحَمْدِ
مِنْهُمْ عَلَيْهِمَا : مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ
يُعِيدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَعْتَزِلْ
عَنِ الْخَلْقِ : فَإِنْ رُؤْيَاكُمْ
لِلْأَعْمَالِ مُبْطَلَةٌ
لَهَا :

اور اس پر راضی ہو گیا۔ جہر بھی منج کیا حق تعالیٰ کے نور
سے (سب کچھ) دیکھ لیا۔ اس کے نزدیک اندھیرے کا وجود
ہی نہیں۔ اس کے سامنے اشائے اللہ ہی کی طرف ہیں۔ اس کا
پورا اعتماد اُسی پر ہے اور اُس کا سارا توکل اُسی پر۔ مومن
کی ایذا سے بچو کہ وہ ایذا رساں کے بدن میں بمنزلہ زہر
کے ہے۔ اور اس کے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ
اور اس کے خاص بندوں سے ناواقفوا! خاصانِ خدا کی غیبت
و بدگوئی کا ذائقہ مت چکھو کہ وہ ہم قاتل ہے (ہلاک کے بغیر
نہ چھوڑے گی) بچاؤ اپنے آپ کو بچاؤ۔ بچاؤ اور پھر کہتا ہوں
کہ اپنے آپ کو بچاؤ اس سے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی بھی
جُرأت سے پیش آؤ۔ کیونکہ ان کا (ایک بڑی قدرت والا آقا)
ہے جس کو ان پر غیرت آتی ہے (کہ ان کے ساتھ کسی کی بدسلوکی
برداشت نہیں کر سکتا) اے منافق تیرے قلب میں نفاق
کا شک وابستہ ہو گیا اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک بن چکا ہے۔
تو ہر وقت توحید و اخلاص کا استعمال رکھ کہ شفا پائے گا۔ اور
تیرا شک جاتا ہے گا۔ کس درجہ کثرت کے ساتھ تم شریعت کی
حُدود کو پھاڑتے اور اپنے تقویٰ کی زرہ کو پارہ پارہ کرتے
اور اپنی توحید کے کپڑوں کو ناپاک بناتے اور اپنے ایمان کی
روشنی کو بجھائے ڈالتے اور اپنے تمام احوال و افعال میں
اپنے خدا کے دشمن بنے جاتے ہو۔ جب تم میں کوئی فلاح پاتا
اور نیک کام کرتا بھی ہے تو اُس میں آمیزش ہوتی ہے۔
خود پسندی اور مخلوق کے دکھاوے اور اس پر ان سے
تعریف کی خواہش کی۔ تم میں جو شخص اللہ کی عبادت کرنی چاہا
تو اُس کو مخلوق سے کسارہ کش ہو جانا چاہئے کیونکہ
اعمال میں مخلوق کا دکھاوا اعمال کو باطل کر دینے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعَزَلَةِ فَإِنَّهَا عِبَادَةٌ وَإِنَّهَا
 دَابُّ الصَّالِحِينَ: مِنْ قَبْلِكُمْ: عَلَيْكُمْ
 يَا إِيْمَانُ: شَمُّ يَا إِيْقَانُ: شَمُّ الْفَنَاءِ
 وَالْوُجُودِ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا يَكُ وَلَا يَغْيِرُكَ
 مَعَ حِفْظِ الْحُدُودِ: مَعَ إِرْضَاءِ الرَّسُولِ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَ رِضَا الْمَلَكُوتِ
 الْمَسْمُومِ الْمَقْرُوعِ: لَا كَرَامَةَ لِمَنْ يَقُولُ
 غَيْرَ هَذَا: هَذَا الَّذِي فِي الْمَصْحُوفِ الْأَوَّلِ
 كَلَامُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: طَرَفٌ بَيِّنٌ وَطَرَفٌ
 بَآئِدٌ يَنَاقُ عَلَيْكَ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 إِلَّا نِقْطَةً إِلَيْهِ وَالتَّعَلُّقُ بِهِ: فَإِنَّهُ
 يَكْفِيكَ مَوْنَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: وَ
 يَحْفَظُكَ فِي الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ: وَيَبْدُ
 عَنْكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ: عَلَيْكَ هَذَا
 السَّوَادُ عَلَى الْبَيَاضِ: اخْذُ مَهْ حَتَّى
 يَخْذُ مَكَ: يَأْخُذُ بِبَيْدِ قَلْبِكَ: وَيُوقِفُ
 بَيْنَ يَدَي رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَلْعَمَلُ بِهِ
 يُرِي بِشُجْنًا حَتَّى قَلْبُكَ قَيْطُورُهُمَا إِلَى
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مَنْ قَدْ لَبِسَ الصُّوفَ
 لِبَسِ الصُّوفَ وَلَسِرَكَ شَمُّ لِقَلْبِكَ شَمُّ
 لِنَفْسِكَ ثُمَّ لَبِدْ نَكَ: بَدَايَةُ
 الرُّهْدِ مِنْ هُنَاكَ تَكُونُ:
 لَا مِنْ الظَّاهِرِ إِلَى
 الْبَاطِنِ:

والی چیز ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
 آپ نے فرمایا کہ ”گوشہ نشینی کو لازم پکڑو کہ وہ عبادت ہے
 اور ان صاحبین کی عادت ہے جو تم سے پہلے تھے“ لازم پکڑو ایمان
 کو، اس کے بعد ایقان اور اس کے بعد فنا اور وجود کو اللہ عزوجل
 کے ساتھ نہ کہ اپنے ساتھ اور نہ کسی دوسرے کے ساتھ۔ حدود
 شریعت کو محفوظ رکھ کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کے
 اور کلام اللہ کو خوشنود بن کر جو تلاوت کیا جاتا سنا جاتا اور
 پڑھا جاتا ہے۔ جو شخص اس کے خلاف کہے اُس کی عزت نہیں
 (کہ اُس کا قول قابل اعتبار ہو) یہی قرآن جو کاغذوں اور
 تختیوں میں لکھا ہوا ہے اللہ عزوجل کا کلام ہے کہ ایک کنارہ
 اس کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ ہمارے ہاتھ میں ہے
 (پس اللہ تک پہنچنے کا واسطہ بنا ہوا ہے) اللہ عزوجل
 کو اختیار کر۔ اُسی کا ہورہ اور اُسی سے تعلق رکھ کہ وہ
 دُنیا اور آخرت کی ساری ضروریات میں تجھ کو کافی ہو جائے گا
 اور تیری حفاظت فرمائے گا حیات و ممات میں (اور ساری عالموں
 میں تجھ سے) مفرقت) رفع کرتا ہے گا۔ اس کی سیاهی کو جو سپیدی
 پر ہے (یعنی اور اُن پر لکھے محض کلام اللہ کو) مضبوط پکڑ۔ اس کی
 خدمت کر۔ تاکہ وہ تیری خدمت کرے کہ تیرے قلب کا ہاتھ پکڑے
 اور اس کو اپنے رب عزوجل کے سامنے لا کھڑا کرے۔ تجھ کو خدا
 تک پہنچانے کی بڑی خدمت اس طرح انجام دے گا کہ اس پر عمل کرنا
 تیرے قلب کے بازوؤں پر پڑے گا دیکھا۔ پس تو اُن سے اپنے رب
 عزوجل کی طرف اُڑ جائے گا۔ اے وہ شخص جس نے (صوفی بننے کیلئے)
 صوف پہن رکھا ہے اول اپنے باطن کو صوف پہنا۔ اس کے بعد اپنے
 قلب کو پیر نفس کو اور پھر اپنے بدن کو۔ زہد کی ابتداء اسی جگہ (یعنی
 باطن) سے ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ ظاہر سے باطن کی طرف۔

تعالیٰ کے نور
 پھیرے کا وجود
 طرف ہیں۔ اس کا
 اُسی پر۔ مومن
 میں بمنزلہ زہر
 ہے۔ اے اللہ
 مان خدا کی غیبت
 ہے (ہلاک کے بغیر
 پھر کہتا ہوں
 ہی قسم کی بھی
 قدرت والا آقا
 کسی کی بدلو کی
 غلب میں نفاق
 مالک بن چکے
 پائے گا۔ اور
 تم شریعت کی
 رہ پارہ کرتے
 اپنے ایمان کی
 افعال میں
 کوئی نفاق پاتا
 ہوتی ہے۔
 پر ان سے
 عبادت کرنی چاہی
 پیاسے کیونکہ
 لیل کر دینے

وَأَصْفَقْنَا السِّرَّ تَعْدَى الصَّفَاءِ إِلَى الْقَلْبِ
وَالنَّفْسِ وَالْجَوَارِحِ وَالْمَاكُولِ وَالْمَكْبُوسِ
وَتَعْدَى إِلَى جَمِيعِ أَحْوَالِكَ بِأَوَّلِ مَا يَعْمُرُ
لَا يَحِلُّ النَّارُ بِإِذَا كُنْتَ عَمَّا تَهَاخُجُ
إِلَى عِمَارَةِ الْبَابِ لَا كَانَ ظَاهِرًا بِكَاطِنِ
لَا كَانَ الْخَلْقُ بِكَاطِنِ لَا كَانَ بَابُ بِلَادِ
لَا كَانَ قُلُّ عَلَى خَرِيقَةٍ بِإِدْنِيَا بِأَخْرَقَةٍ
بِأَخْلَقًا بِكَاطِنِ بِجَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ لَا يَنْفَعُكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ يَضُرُّكَ بِهَذِهِ السَّنَاءُ
الَّذِي مَعَكَ مَا يُبْتَغَى مِنْكَ هُنَاكَ
مَتَاعُكَ الرِّبَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالْمَعَاوِي
وَهِيَ شَيْءٌ لَا يَنْفَعُ فِي سُوقِ الْآخِرَةِ صَحِيحٌ
الْإِسْلَامُ شَرُّ مَا أُولَى بِإِسْلَامٍ مُشْتَقٍّ
مِنَ الْإِسْتِسْلَاحِ وَأَنْ تُسَلِّمَ أَمْرًا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ إِلَى اللَّهِ بِتُسَلِّمَ نَفْسَكَ إِلَيْهِ
وَتَعْتَمِدَ عَلَيْهِ وَتَتَشَى حَوْلَكَ وَتَقْوَتَكَ
وَمَا فِي يَدِكَ مِنَ الدُّنْيَا تُتَفَقَّهُ فِي طَاعَتِهِ
تَعْمَلُ بِالطَّاعَاتِ وَتُسَلِّمُ إِلَيْهِ وَتَسْأَلُهَا
كُلُّ عَمَلِكَ جَوْزٌ قَارِعٌ بِكُلِّ عَمَلٍ لَا
لَا إِخْلَاصَ فِيهِ فَهُوَ قَشَرٌ لَا لُبَّ
فِيهِ بِخَشَبَةٍ مَمْدُودَةٍ جَسَدٌ
بِلَا رُوحٍ بِصُورَةٍ بِلَا
مَعْنَى وَهَذَا عَمَلُ
الْمُنَافِقِينَ

جب باطن صاف ہو جائے گا تو صفائی قلب اور نفس اور اعضاء
اور لباس تک پہنچ جائے گی اور تیری ساری حالتوں میں دُور
جائے گی۔ اوّل مکان کا اندرون تعمیر کیا جاتا ہے۔ پھر جب
اس کی تعمیر پوری ہو جائے تو اب دروازہ بنانے کیلئے باہر
آ۔ نہ یہ کہ ظاہر ہو اور باطن نڈارد۔ اور نہ یہ کہ خلق (سے اُس) ہو
اور خلق (کا دھیان بھی) نہیں اور نہ یہ کہ دروازہ ہو مکان کے بغیر
اور قفل ہو دیرانہ پر (کہ دیکھنے والے کھینچے اندر خزانہ ہے حالانکہ
بجز کھنڈر کے خاک بھی نہیں) اسے سرتاپا دُنیا کہ آخرت سے
واسطہ نہیں اور لے خلق (کے شیدا) کہ خالق سے غرض نہیں
جن (خیالات و مشاغل) میں تو ہے ان میں کچھ بھی تیرے
لئے قیامت کے دن مفید نہ ہوگا بلکہ (اُٹا) ضرر پہنچائے گا جو
سودا تیرے پاس ہے وہ وہاں تجھ سے خریدنا نہ جائے گا۔ تیرا
سودا ریا اور نفاق اور نافرمانیاں ہے اور وہ ایسی چیز ہے
جس کا آخرت کے بازار میں رواج نہیں ہے۔ اسلام صحیح کر
اس کے بعد (جو دُنیا میں ہے وہ) لہجو۔ اسلام مشتق ہے استسلام
سے (جس کا ترجمہ اپنے آپ کو دوسرے کے حوالہ کر دینا ہے) اور یہ کہ
تو حق تعالیٰ کا کام اس کے سپرد کرے (کہ روزی پہنچانا اس نے
اپنے ذمہ لیا ہے سو خود پہنچا تا رہے گا) اپنا نفس تو اسکو سونپے
اس پر بھروسہ رکھے اپنے زور اور طاقت کو بھول جائے اور جو کچھ
دُنیا اپنے پاس ہو اس کو اس کی طاعت میں خرچ کر ڈالے۔ نیک
کام کرے اور ان کو بھی اسی کے حوالہ کر کے بھول جائے (کہ
معاوضہ کا متوقع نہ ہے) تیرا سارا عمل خالی اخروٹ ہے کیونکہ
ہر وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو وہ محض جھلک ہے جس میں گری نہیں۔
لکڑی ہے جس کو (کھینچ لاڈ الا گیا کہ بجز جلانے کے کسی مصرف کی نہیں)
جسم ہے بلا روح کا اور صورت ہے بلا معنی کے اور یہ منافقوں کا عمل ہے۔

بیا
وَجَلَّ
فَمَنْ
وَرَأَى
بَعْضَهُ
الْحَقِّ
أَنْتَ
بَيْنَكَ
تَجْعَلُ
يَا مُنْفَعٌ
بِهِ شَيْءٌ
وَالْهَوَا
لَا سَنَفِ
يَا قَدْ
مِنْ آيَةٍ
هَلَاكَ
سَمَلُ
النَّفْسِ
النَّفْسِ
الْجَمَلِ
وَشَجَرَةٍ
تُسَلِّمُ
وَأَنْتَ
أَوْ قَدْ
بِأَنْتَ
مَنْ

يَا عَلَامُ الْخَلْقِ كُلُّهُمْ إِلَهٌ ۖ وَاللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ الصَّانِعُ لَهَا ۖ وَالْمُتَصَرِّفُ فِيهَا
فَمَنْ رَأَى هَذَا اتَّخَلَّصَ مِنَ التَّقْيِيدِ بِالْإِلَهِ
وَرَأَى الْمُتَصَرِّفَ فِيهَا ۖ أَوْ قُوَّةَ الْخَلْقِ
بُغْضَةً وَكُلْفَةً وَكَوْثُرًا ۖ وَالْوَقُوفُ مَعَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَرَحَةٌ وَطَيْبَةٌ وَنِعْمَةٌ ۖ
أَنْتَ مُنْقَطِعٌ عَنْ جَادَةٍ مَنْ تَقَدَّمَ ۖ لَا تَسْبَبُ
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ ۖ قَدْ فَنَعْتَ بِرَأْيِكَ وَكَمْ
تَجْعَلُ لَكَ أَسَاطِيرَ يَعْرِفُكَ وَيُؤَدِّرُكَ ۖ
يَا مُنْقَطِعًا عَنِ الظُّرْبِ ۖ يَا مَنْ تَتَلَاَعَبُ
بِهِ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ۖ يَا عَبْدَ النَّفْسِ
وَالْهَوَى وَالطَّبْعِ ۖ وَيُحْكَمُ قَدْ خَوَسْتَ ۖ
اسْتَنْفَتْ إِلَى الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ إِنْجَمَ إِلَيْهِ
يَا قَدَامَ السَّادِمِ وَالْأَعْيَنَ إِذْ حَتَّى يَجْلُصَكَ
مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِكَ ۖ وَيُجْعِلَكَ مِنْ لُجَّةِ بَحْرِ
هَلَاكِكَ ۖ تَفَكَّرْ فِي عَاقِبَةِ مَا أَنْتَ فِيهِ ۖ وَقَدْ
سَمِلَ عَلَيْكَ تَرْكُهُ ۖ أَنْتَ مُسْتَظِلٌّ بِشَجَرَةِ
الْفُضْلَةِ ۖ أُخْرِجْ مِنْ ظِلِّهَا وَقَدْ رَأَيْتَ هَوَا
النَّفْسِ تَرَفَّتِ الطُّورُ ۖ شَجَرَةُ الْفُضْلَةِ تُرْبِي بِمَاءِ
الْجَهْلِ ۖ وَشَجَرَةُ الْيَقْظَةِ وَالْمَعْرِفَةِ تُرْبِي بِمَاءِ الْفِكْرِ ۖ
وَشَجَرَةُ التَّقْوَى تُرْبِي بِمَاءِ التَّوَادُّعِ ۖ وَشَجَرَةُ الْحُبِّ
تُرْبِي بِمَاءِ الْمَوَافَقَةِ ۖ يَا عَلَامُ قَدْ كَانَ لَكَ بَعْضُ الْعُدَّةِ
وَأَنْتَ تَسْتَعِينُ وَشَاكَ ۖ إِلَى الْآنَ قَدْ قَارَبْتَ الْأَرْبَعِينَ
وَقَدْ جَاوَزْتَهَا وَأَنْتَ تَلْعَبُ

صاحبزادہ۔ ساری مخلوق بمنزلہ اوزار کے ہے اور حق تعالیٰ انکا
کاری گروان میں تصرف کرنے والا ہے۔ پس جس نے اس کو سمجھ لیا
اُس نے اوزار کی پابندی سے رہائی پائی اور ان میں تصرف کرنے والے پر
نظر رکھی کہ تجار کے تصرف بغیر نہ آری چیر سکتی ہے اور نیکل دو جد آختوں کو
جوڑ سکتی ہے (مخلوق کے ساتھ رہنا ناگواری و کلفت اور کرب کا خوب ہے)
اور حق تعالیٰ کے ساتھ رہنا فرحت و راحت اور نعمت ہے۔ اے راستہ
دور پڑے ہوئے اور اے وہ شخص جس کو انسان و جنات شیاطین نے اپنا
کھیل بنا رکھا ہے اور اے نفس اور خواہش اور طبیعت کے غلام تو مقدمین
کے راستہ سے دور پڑا ہے۔ تیرے اور ان کے درمیان کوئی مناسبت
نہیں رہی۔ تو اپنی رائے پر قناعت کر بیٹھا اور تو نے اپنا استاد نہیں بنایا
جو تجھ کو معرفت اور ادب سکھاتا تجھ پر افسوس تو تو کو نگاہ کیا کہ دُعا ہی
نہیں مانگی جاتی (فریاد کر حق تعالیٰ کی جناب میں اور یثباتی و معذرت کے
قدموں سے اس کی جانب رجوع کر کہ وہ تجھ کو تیرے دشمنوں کا ہاتھوں سے
پھڑا لے اور تجھ کو تیری ہلاکت کے سمنہ سے نجات دے۔ جس بد حالی میں تو
شغول ہے اس کے انجام کو سوچ۔ یقیناً اس کا چھوڑنا تجھ کو آسان
ہو جائیگا تو غفلت کے درخت کی چھانٹوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے
سایہ سے باہر نکل۔ یقیناً آفتاب کی روشنی تجھ کو نظر آجائے گی اور راستہ کو
پہچان جائیگا۔ غفلت کے درخت کی پرورش جہالت کے پانی سے ہوتی ہے اور
بیداری و معرفت کا درخت (آخرت اور انجام کے) فکر کے پانی ہی پرورش
پاتا ہے۔ توبہ کے درخت کی پروندامت کے پانی سے ہوتی ہے اور محبت
کا درخت (قضا و قدر کی) معرفت کے پانی سے پرورش پاتا ہے۔
صاحبزادہ۔ جس وقت توبہ اور جو ان تھا تو (نا سمجھی یا غلبہ نفس
شہوت کا) کچھ عذر تھا بھی لیکن اب (کہ عذر ہے) جبکہ تیری عمر پائیس
برس کے قریب ہو گئی یا اس سے بھی بڑھ گئی اور تو وہی کھیل

یہ ہیں طرح کارگر اپنے اوزاروں سے کسی کڑی کو بھانٹا ہو اور کسی کو بڑا اور شخص جانتا ہو کہ فعل نجات کا ہوا اور اس کا نہیں ہوتا تو ہائے نام واسطیں۔ اسی طرح حق تعالیٰ جس
مخلوق سے جس کو جانتا ہو قطع ہو جاتا ہے۔ صاحب جمل سمجھتا ہے کہ جمل نفس حق تعالیٰ کا ہے اور مخلوق کو جس سے خلکو یا بدسلوکی ظاہر ہوتی ہے محض اس کو واسطہ ہیں۔ اس لئے زبان کی طرح

بِمَا يَلْبَسُ الصَّغَارُ ۖ اِحْدَرُ مِنْ مُخَاظَةِ
الْجَمْعِ وَالْخُلُوعِ بِالنِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ ۖ
اِصْحَبِ الشُّيُوخَ الْمُتَعَتِينَ ۖ وَاهْرُبْ مِنَ
الشَّيْبِ الْجَاهِلِينَ ۖ قُمْ نَاحِيَةً عَنِ الْقَمْرِ
فَمَنْ جَاءَ مِنْهُمْ اِلَيْكَ فَكُنْ بِهٖ كَالطَّيِّبِ
لَهُمْ ۖ كُنْ لِلْخَلْقِ كَالْاَبِ الشَّيْفِ عَلَا
اَوْلَادِهِ ۖ اَكْفِرْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
فَاِنَّ طَاعَتَهُ ذِكْرُهُ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اَقَهُ قَالَ ۖ مَنْ اطَاعَ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ذَكَرَهُ ۖ وَارِثُ فَكَلْتِ
صَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَقِرَاءَتِهِ الْقُرْآنَ ۖ وَ
مِنْ عَصَاهُ فَقَدْ نَسِيَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ صَلَاتَهُ
وَصِيَامَهُ وَقِرَاءَتَهُ الْقُرْآنَ ۖ اَلْمُؤْمِنُ
مُطِيعٌ لِّرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ مُوَافِقٌ لِّهٖ صَابِرٌ
مَّعَهُ ۖ يَقِفُ عِنْدَ حُلُوظِهِ وَكَلِمِهِ وَ
اَكْلِهِ وَلَبْسِهِ وَجَمِيعِ نَصْرَاتِهِ ۖ
وَالْمُنَافِقُ لَا يَبَالِي بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فِي جَمْعِ
اَحْوَالِهِ ۖ
يَا غُلَامُ تَفَكَّرْ فِيْ اَمْرِكَ وَحَاقِقِ
نَفْسَكَ مَا لَيْسَ فِيْكَ ۖ مَا اَنْتَ
صَادِقٌ وَلَا صَدِيقٌ وَلَا حُبٌّ وَلَا مُوَافِقٌ
وَلَا رَاضٍ وَلَا عَارِفٌ ۖ قَدْ اِدْعَيْتَ
الْمَعْرِفَةَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ قُلْ لِّىْ مَا
عَلَامَةُ مَعْرِفَتِهِ ۖ اَيْشُ تَرَى فِيْ قَلْبِكَ
مِنَ الْحِكْمِ وَالْاَكْوَالِ

کیل رہے جو بچے کھیل کرتے ہیں۔ جاہلوں کے میل جول اور
عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ غلامانہ رکھنے سے بچ۔ پرہیزگار
بوڑھوں کی صحبت اختیار کر اور نادان نوجوانوں سے بھاگ
لوگوں سے ایک کنارہ ہو کر کھڑا ہو جا۔ پھر ان میں سے جو کوئی
تیرے پاس آجائے تو اس کے حق میں ایسا ہی جیسے طیب
مخلوق کے لئے ایسا (خیر خواہ) ہو جیسے شفیق باپ اپنے بچوں
کے لئے۔ اللہ عزوجل کی طاعت زیادہ کر کہ اس کی طاعت
ہی اُس کو یاد رکھنا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے حق تعالیٰ
کی طاعت کی پس بے شک اس نے خدا کو یاد رکھا۔ اگرچہ
اس کی نماز روزہ اور تلاوت قرآن قلیل ہو اور جس نے
اس کی نافرمانی کی بے شک اُس نے بھلا دیا اگرچہ اس کی نماز
روزہ اور تلاوت قرآن کثیر ہو۔ مومن اپنے رب کا مطیع اُسکی
موافقت رکھنے والا اور اس کے ساتھ صبر کرنے والا ہوتا ہے
کہ اپنی لذتوں اپنے کلام اپنے کھانے اپنے پہننے اور اپنے سارے
تفرقات میں توقف کرتا ہے (کہ اجازت و خوشنودی خدا کے معلوم
ہوئے بغیر استعمال کی جرأت نہیں کرتا اور اسی کا نام طاعت ہے)
اور منافق اپنی تمام حالتوں میں ان چیزوں کے اندر بے پروا ہوتا رہتا
ہے۔ صاحبزادہ۔ اپنے معاملہ میں فکر کر اور اپنے نفس میں وہ بات
ثابت کر جو تجھ میں موجود نہیں ہے۔ نہ تو (طلب میں) سچا ہے
نہ (اہل اللہ کا) دوست ہے نہ (خدا کا) محب ہے۔ نہ (نفسد)
و قدہا کی موافقت کرنے والا نہ (تفرقات الہی پر) راضی ہو
اور نہ صاحب معرفت۔ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا دعویٰ
کرتا ہے مجھے بتا کہ اس کی معرفت کی علامت کیا ہے تو اپنے
قلب میں کون سی حکمتیں اور انوار دیکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے

مَا عَلَّمَ مَنَّا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابْدَالَ
 أَنْبِيَائِهِ تَكُنْ أَنْ كُلِّ مَنِ ادَّعَى شَيْئًا سَلَّمَ
 إِلَيْهِ وَلَا يُطَاكَبُ بِالْبَيِّنَةِ وَلَا يَخْلَفُ فِي نِيَارِهِ
 عَلَى الْحَقِّ ۚ مِنْ جُمْلَةِ صِفَاتِ الْعَارِفِ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَصْبِرَ عَلَى الْفَاتِ وَيَرْضَى
 بِجَمِيعِ أَقْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقْدَرِ إِرَادَةِ فِي جَمِيعِ
 الْآخِرِ ۚ فِي نَفْسِهِ وَآهْلِهِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ
 يَا غَلَامُ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحُبُّ غَيْرِهِ
 لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ ۚ قَالَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي خَلْقِهِ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالْحَاقُّ وَالْمَخْلُوقُ
 لَا يَجْتَمِعَانِ ۚ أَنْتَ رُبُّ الْأَشْيَاءِ الْغَافِيَةِ
 حَتَّى يَحْصُلَ لَكَ شَيْءٌ لَا يَفُتُّ ۚ أَبْدَلْ نَفْسَكَ
 وَمَا لَكَ حَتَّى تَحْصُلَ لَكَ الْجَنَّةُ ۚ قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ إِنْ اللَّهُ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ هُمْ
 أَبْدَلُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّغْبَةِ فِيمَا سِوَاهُ ۚ حَتَّى
 يَحْصُلَ لَكَ الْقُرْبُ مِنْهُ ۚ وَتَكُونَ فِي مَحَبَّتِهِ
 دُنْيَا وَآخِرَةً ۚ يَا حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُرِّ
 قَدْرِهِ كَيْفَ مَادَارَ ۚ وَطَهَّرْ قَلْبَكَ الَّذِي هُوَ مَسْكَنُ
 قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ أُنْشِئْ مَعًا سِوَاهُ ۚ وَاقْعُدْ
 عَلَى بَابِهِ بِسَيْفِ التَّوْحِيدِ الْإِحْلَاصِ وَالْهَدْيِ
 وَلَا تَقْلُبْهُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَلَا تَسْغُلْ زَاوِيَةً مِنْ
 زَاوِيَاتِكَ بِغَيْرِهِ ۚ يَا الْعَابِدِينَ مَا عِنْدَ لَكُمْ
 يَا مُشْوَرِّ مَا عِنْدِي سِوَى اللَّهِ ۚ عِنْدَ الْإِحْلَاصِ

اولیاء اور انبیاء کے جانشین ابدال کی کیا علامت ہے؟ تیرا گمان
 یہ ہے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کا دعویٰ کرنے لگے گا وہ تسلیم کر لیا
 جائے گا اور نہ شہادت طلب کی جائے گی اور نہ اس کے دینار
 کو کوئی پرپر کھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے عارف کی علامتوں میں
 (کھلی علامت) یہ ہے کہ وہ مصیبتوں پر صبر کرتا اور تمام حالتوں میں
 اپنے نفس اپنے اہل و عیال اور ساری مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کے
 جملہ احکام قضا و قدر پر راضی رہتا ہے۔ صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ
 کی محبت اور غیر کی محبت ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتیں حق تعالیٰ
 نے فرمایا ہے کہ اللہ نے کسی شخص کے لئے بھی اس کے اندرون میں
 دو قلب نہیں بنائے، دنیا اور آخرت جمع نہیں ہو سکتیں، اور
 خالق و مخلوق (ایک جگہ) جمع نہیں ہو سکتے۔ ناپائدار اشیا کو چھوڑ
 تاکہ وہ شے حاصل ہو جسے فنا نہیں۔ اپنے نفس اور مال کو خرچ کر
 تاکہ تجھ کو جنت حاصل ہو۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بیشک اللہ
 نے مومنین سے ان کے نفس اور مال کو خرید لیا اس (نیت)
 پر کہ ان کے لئے جنت ہے" اس کے بعد (جنت وغیرہ) جملہ
 ماسویٰ اللہ کی رغبت بھی اپنے قلب سے نکال ڈال تاکہ اس کا قرب
 تجھ کو حاصل ہو جائے اور تو اس کی محبت میں رہنے لگے دنیا اور
 آخرت میں۔ اے محب خدا اس کی قضا و قدر کے ساتھ گھومتا رہ
 جس طرح بھی وہ گھومے اور اپنے قلب کو جو قرب حق کی سکونت کا
 مقام ہے۔ پاک رکھ۔ ہمارے دوسے کہ ماسویٰ اللہ سے اس کو صاف کر
 اور توحید اور اخلاص اور صدق کی تلوار لیکر اس کے دروازہ پر بیٹھ جا
 اور خدا کے سوا کسی کے لئے بھی اس کو مت کھول اور اپنے قلب کے
 گوشوں میں سے کسی گوشہ کو بھی غیر اللہ سے مشغول مت بنا۔ اے
 ہر و لعب والو میرے پاس ہر و لعب نہیں ہے اور اے چھلکے
 میرے پاس بحر مغز کے کچھ نہیں۔ میرے پاس تو اخلاص ہے۔

قول اور

پرہیزگار

ہے بھاگ

سے جو کوئی

ہے طیب

اپنے بچوں

طاعت

علیہ وسلم

حق تعالیٰ

لے۔ اگرچہ

س نے

س کی ناز

کا طبع اسکی

ہو تا ہے

اپنے سارے

لے معلوم

ت ہے

پر و بار رہتا

میں وہ بات

سچا ہے

نہ (قضا

راضی ہو

کا دعوے

ہے تو اپنے

تعالیٰ کے

بِلَا نِفَاقٍ ۖ وَصِدْقٍ بَلَا كَذِبٍ ۚ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
يُرِيدُ التَّقْوَى وَالْإِحْلَاصَ مِنْ قُلُوبِكُمْ ۖ مَا
يَنْظُرُ إِلَى ظَاهِرِ أَعْمَالِكُمْ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَنْ تَبْنِيَ اللَّهُ لِحُومِهَا وَلَا دِمَاجُهَا وَلَكِنْ
تَبْنَاهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ ۚ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّ مَا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَخْلُوقٌ لَكُمْ ۖ فَأَيُّ شُكْرِكُمْ
فَأَيُّ تَقْوَاكُمْ ۚ وَإِذَا أَرَأَيْتُمْ إِلَيْهِ أَخَذَ أَمْرَكُمْ
لَا تَعْمَلُوا وَتَعْمَلُوا أَعْمَالَكُمْ ۚ وَلَا تَزِدُوا الْأَعْمَالَ
لَهَا أَرْوَاحٌ وَهِيَ الْإِحْلَاصُ ۖ

المجلس الخامس والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي تَارِيخِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ
سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ

عَنْ عَيْنَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَرَى
رَأْسَ حَمَلٍ طَلَبَهُ سَدًّا لِنَفْسِهِ وَقَالَ هَذَا مِنْ الدُّنْيَا
هَذَا الْحِجَّةُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الرُّهْدِ يَا قَوْمَ الْكُفْرِ
وَأَفْعَالِكُمْ ۖ قَدْ تَلَبَّسْتُمْ بِنِيَابِ الْأَهَادِ ۖ وَ
بَوَاطِنِكُمْ مَلَأَى رَغْبَةً وَحَسْرَةً عَلَى الدُّنْيَا ۖ
لَوْ خَلَعْتُمْ هَذِهِ النِّيَابَ وَأَظْهَرْتُمْ الرَّغْبَةَ
الَّتِي فِي قُلُوبِكُمْ لَقَدْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ وَ
أَبْعَدَ لَكُمْ مِنَ النِّفَاقِ ۚ الصَّادِقُ فِي رُحْدِهِ
يَجِيءُ إِلَيْهِ أَشْأَامُهُ وَيَتَنَا وَلَهَا يَتَلَبَّسُ
ظَاهِرُهَا وَقَلْبُهُ مَمْلُوءٌ مِنَ الرُّهْدِ فِيهَا وَفِي
فَيْرِهَا ۖ وَلِهَذَا أَسَمَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلا نفاق کے اور سچائی ہے بلا دروغ کے حق تعالیٰ تمہارے قلوب
سے تقویٰ اور اخلاص کا خواہاں ہے۔ وہ تمہارے ظاہری اعمال
کو نہ دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تک قربانیوں کے گوشت
اور خون ہرگز نہ پہنچیں گے، لیکن اس تک تمہارا تقویٰ پہنچے گا۔
اے بنی آدم۔ جو کچھ بھی دنیا اور آخرت میں ہے سب تمہارے
ہی لئے پیدا کیا گیا ہے پھر تمہارا شکر کہاں چلا گیا؟ تمہارا تقویٰ
اور اس کی طرف اشارات اور تمہاری خدمتیں کہاں گئیں؟
ایسے اعمال سے تم تھکتے نہیں جن میں روح نہیں ہے۔ اعمال
کے لئے بھی روہیں ہوتی ہیں اور وہ روح اخلاص ہے۔

پچیسویں مجلس

(۱۹ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ)

عینی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی خوشبو ان کی ناک
میں آتی تو اپنی ناک بند کر لیا کرتے اور یوں فرماتے تھے کہ یہ بھی
دنیا ہی ہے۔ "اے اپنے قول اور فعل سے زہد کا دعویٰ کرنے
والو۔ یہ تم پر حجت ہے۔ تم نے کپڑے تو زراہوں کے سے پہن لئے
اور تمہارے اندرون رغبت اور دنیا پر حسرت سے بھرے ہوئیں
اگر تم ان کپڑوں کو تار ڈالتے اور جو رغبت تمہارے دلوں میں
ہے اس کو ظاہر کرنے لگتے تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا اور نفاق
سے دور لے جانے والا تھا۔ جو شخص اپنے زہد میں سچا ہوتا ہے
وہ دنیا کے پیچھے تو نہیں پھرتا مگر جب اس کا مقصود اس کی
طرف آتا ہے (تو وہ اس سے متنفر بھی نہیں ہوتا) اور اس کو
لے لیتا ہے پس اس کا بیرون اس سے متنفع ہوتا ہے اور اس کا
قلب اس کی اور اس کے سودا دوسری چیزوں کی بے رغبتی سے
بھرا ہوا ہوتا ہے اور اسی لئے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ أَزْهَدَ مِنْ عَيْشِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
 مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 عَزَّ اللَّهُ قَالَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ
 ثَلَاثُ الْوَلَدِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ
 عَيْنِي فِي الْمَلَاقَةِ أَحَبَّ ذَلِكَ مَعَ
 زُهْدِهِ فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ لِأَنَّ ذَلِكَ كَانَ
 مِنْ قِسْمِهِ قَدْ سَبَقَ بِهِ عِلْمُ رَبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ يَكْنَى لَهُ إِمْتِنَانًا
 لَا مَرَّةً وَإِمْتِنَانُ الْأَمْرِ طَاعَةٌ فَكُلُّ
 مَنْ يَتَنَاوَلُ أَقْسَامَهُ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ
 فَهُوَ فِي طَاعَةٍ وَإِنْ كَانَ مُتَكَلِّفًا
 بِالْأَنْبِيَاءِ كَلِمًا يَا زُهَادًا عَلَى قَدَمِ
 الْجَهْلِ اسْمَعُوا وَصِدِّقُوا لَا
 تَكُنْ بَوَايَ تَعَلَّمُوا هَذَا لِحَقِّهِ
 لَا تَرُدُّوا عَلَى الْقَدْرِ يَجْهَلِكُمْ
 كُلُّ جَاهِلٍ بِالْعِلْمِ مُسْتَعِينٍ
 بِرَأْيِهِ قَابِلٌ كَلَامَ نَفْسِهِ وَكَلَامَ
 وَشَيْطَانِهِ فَهُوَ عَبْدٌ لِلنِّفْسِ
 تَابِعٌ لَهُ قَدْ جَعَلَهُ شَيْخُهُ يَا
 جُهَّالًا وَيَا مَنَا فِقِيرِينَ
 مَا أَظْلَمَكُمْ قُلُوبَكُمْ
 وَمَا أَنْتُمْ رَوَاهِكُمْ
 وَمَا
 أَكْثَرُ
 لَقَلْبَةٍ

کے قلوب
 ی اعمال
 کے گوشت
 و پچے کا
 تہارے
 را تقولے
 گیتیں؟
 اعمال
 ہے۔

کی ناک
 کہ یہ بھی
 کرنے
 بہن نے
 ہوئیں
 لوئیں
 زینفاق
 تہا ہے
 س کی
 اس کو
 اس کا
 سے
 و سلم

(جنہوں نے) قلبی زہد کے ساتھ دنیوی نعمتیں اپنے مقسوم کی
 سب کچھ استعمال کیں) زہد میں حضرت علیہ السلام سے
 (جنہوں نے اپنے بیرون کو بھی نعمتوں سے بچایا) اور ان کے
 علاوہ دوسرے انبیاء علیہم السلام سب زیادہ بڑے ہو
 تھے (کیونکہ بدن کے لذت اٹھانے پر بھی قلب میں رغبت
 نہ آتا کمال زہد ہے) ہاں آپ نے خود فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا
 میں سے تین چیزیں میری محبوب بنائی گئی ہیں یعنی خوشبو اور
 عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں رکھی گئی ہے۔
 تو باوجودیکہ آپ کو نہ ان چیزوں میں رغبت تھی اور نہ ان کے
 علاوہ کسی اور چیز میں مگر پھر بھی آپ نے ان کو محبوب سمجھا تو
 اس لئے کہ یہ چیزیں آپ کے مقسوم میں تھیں اور ان کے ساتھ
 حق تعالیٰ کا علم پہلے ہی متعلق ہو چکا تھا پس آپ (علم خلویہ کی
 کی موافقت کے حریص بن کر) حکم کی تعمیل میں ان چیزوں کا
 استعمال فرماتے تھے اور تعمیل حکم عین اطاعت ہے۔ تو جو شخص
 اپنا مقسوم اس صورت سے لے گا وہ طاعت ہی میں مشغول ہے
 اگرچہ ساری دنیا سے بھی منتفع کیوں نہ ہو۔ اے جہالت کے قدموں
 پر زہد بننے والو سنو اور سچا بھوجو جھلاؤ مت۔ اس (معدی) زہد کو
 سیکھو تاکہ اپنی جہالت سے (مقسوم کی نعمتوں کے چھوڑنے کو زہد سمجھ کر
 تقدیر پر) اس کی عطاؤں کو رو نہ کرے لگو کہ یہ علم خداوندی کو خلافت
 بنانے کے درپے ہونا ہے جو بڑی مصیبت ہے) جو شخص علم سے
 ناواقف اپنی رائے پر (بڑوں کے مشورہ سے) مستغنی اور اپنے
 نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کی بات ماننے والا ہے وہ
 ابلیس کا بندہ اور اس کا تابع ہے کہ اس کو اپنا پیر بنا لیا ہے۔
 اے ناوانو اور اے منافقو۔ تمہارے دل کس درجہ سیاہ
 اور تمہاری بوکس درجہ گندی اور تمہاری زبانوں کی بک بک کس درجہ

أَلَسَيْتُمْ كَمُتُّوْا مِنْ جَمِيعٍ مَا أَنْتُمْ فِيهِ
وَأَتْرَكُوا الطَّعْنَ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِي
أَوْلِيَائِهِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ وَلَا
تَعْتَرِضُوا عَلَيْهِمْ فِي تَنَاولِ الْأَقْسَامِ
فَإِنَّهُمْ مُتَنَاءُونَ بِأَلَا مَرْئِي لَا إِلَهَ إِلَّا
عِنْدَهُمْ شِدَّةٌ فِي مُحِبَّتِهِمْ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ
وَالشُّوقِ إِلَيْهِ وَالرَّهْبِ فِيهَا سِوَاهُ
وَأَعْرَاضِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ عَنِ الْكُلِّ
وَلَكِنْ لَهُمْ أَقْسَامٌ قَدْ سَبَقَ بِهَا الْعِلْمُ
لَا بَلَّ لَهُمْ مِنْ تَنَاولِهَا أَشَدُّ الْبَلَاءِ
عَلَيْهِمْ قِيَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَبَقَاؤُهُمْ
فِيهَا وَتَلَبُّسُهُمْ بِأَقْسَامِهِمْ وَرُؤْيَاهُمْ
لِلْمَكَاتِبِ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَهُمْ
بِمَا عَلَّمُوا أَهْلَ جُرْأَلِكَلَامٍ عَلَى الْخَلْقِ
مَا دُمَّتْ قَائِمًا مَعَ نَفْسِكَ وَهُوَ الْوَلَدُ
مُتَّعٍ عَنِ الْكَلَامِ فَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ
إِذَا أَرَادَ لَا يَحْزَنُ هَيَاكُلَهُ إِذَا شَاءَ
أَشْرَكَ وَأَهْلَكَ وَأَتْبَكَ بِكَوْنِ
هُوَ الْمَظْهَرُ لَا أَنْتَ سَلِمَ نَفْسَكَ وَ
كَلَامَكَ وَجَمِيعَ أَحْوَالِكَ إِلَى قَدَرِهِ
وَأَشْتَغِلْ بِالْعَمَلِ لَهُ كُنْ عَمَلًا بِلَا
شُرَيْهِ خَمُولًا بِلَا ذِكْرِ
خَلْوَةٍ بِلَا جَلْوَةٍ
بِاطْنًا بِلَا
ظَاهِرٍ

کثیر ہوگئی؟ جس بد حالی میں تم مبتلا ہو اس سے توبہ کرو۔ اللہ
عز و جل اور اس کے اولیاء میں جن کو وہ محبوب سمجھتا اور وہ اسکو
محبوب سمجھتے ہیں۔ طعن کرنا پھوڑ دوا اور مقسوم کے استعمال کرنے
میں ان پر اعتراض نہ کرو (کیونکہ وہ حکماً استعمال کر رہے ہیں نفسانی
خواہش سے نہیں۔ ان کے پاس حق تعالیٰ کی محبت اس کا اشتیاق
اس کے سوا ہر چیز میں بے رغبتی اور ظاہر و باطن کا سب سے رُخ
پھیر لینا بے شدت موجود ہے) جس کا متفقہ یہ ہے کہ کسی ادنیٰ چیز کے
استعمال کو بھی ان کا دل گوارا نہیں کرتا، لیکن ان کے مقسوم جن کے
ساتھ حق تعالیٰ کا علم پہلے ہی متعلق ہو چکا ہے کہ یہ یہ چیز استعمال
میں لائیں گے) ان کے استعمال کے بغیر ان کو چارہ نہیں (بہن کا
استعمال کرنا دوسرا مجاہدہ ہے کہ گودل نہ چاہے مگر حکم خداوندی کی
پوری تعمیل کریں) ان کے لئے دنیا میں قیام اور اس عالم میں رہنا
اور اپنے مقسوم سے منتفع ہونا اور جو حق تعالیٰ کے اور ان کے
جھٹلانے والے ہیں ان کو دیکھنا ایک سخت ترین مصیبت ہے
(مگر وہ اس پر راضی اور استقلال کے ساتھ جمے ہوئے ہیں)
صاحبزادہ۔ جب تک تو اپنے نفس اور اپنی خواہش کے ساتھ
قائم ہے (مخلوق کو وعظ کہنا ترک کر اور نا صمانہ) گفتگو سے مر جا
پس حق تعالیٰ جب تم سے کوئی کام لینا چاہے گا اس کے لئے خود تجھکو
تیار کر دے گا۔ وہ جب چاہے گا تجھ کو زندہ کرے گا اور اہلیت لغیب
فرمائے گا اور تجھ کو او عظم کے لئے) قائم کر دیگا (اس وقت) وہی ظہر
کرنے والا بنے گا نہ کہ تو خود۔ اپنے نفس اپنے کلام اور اپنے جملہ احوال
کو اس کی تقدیر کے حوالہ کر کہ جب جو کچھ مقدر ہو گا ہو رہے گا) اور
خود اس کے کام میں مشغول ہو جا۔ علی بن بلا گفتگو کے۔ اخلاص بن
بلاریکے۔ سر تا پا توحید بن بلا شرک کے۔ گنہامی بن بلا شہرت کے
خلوت بن بلا جلوت کے اور باطن بن بلا ظاہر کے۔ اور

وَأَسْتَعِزُّ بِالْبَاطِلِ بِالْبَاطِلِ ۖ إِنَّكَ
مُخَاطَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَشِيرُ إِلَيْهِ بِعَوَاكِلِ
إِيَّاهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ ۖ هَذَا
خُطَابُ الْحَاضِرِ ۖ يَا حَاضِرُ اعْبُدْ عِزِّي ۖ يَا
عَالِمَ إِنِّي قَرِيبٌ مَعِي ۖ يَا شَاهِدُ اعْلَمْ ۖ
خَاصُّوهُ فِي صَلَاتِكَ وَغَيْرِهَا بِهَذِهِ الرِّتْبَةِ ۖ
عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ ۖ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدِ اللَّهَ
كَأَنَّكَ تَرَاهُ ۖ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
يَرَاكَ يَا غُلَامُ ۖ صُفِّ قَلْبَكَ بِأَكْلِ
الْحَلَالِ ۖ وَقَدْ عَرَفْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
صُفِّ لِقَمَّتِكَ وَخَرَقَتِكَ وَقَلْبِكَ ۖ وَقَدْ
صُرْتَ صَافِيًا ۖ الصُّوفُ الْمُشْتَقُّ مِنْ
الصِّفَاءِ ۖ يَا مَنْ لَيْسَ الصُّوفُ ۖ الصُّوفِيُّ
الصَّادِقُ فِي تَصَوُّفِهِ يَصْفُو قَلْبَهُ عَمَّا
سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهَذَا اشْتِئُزَّ
يَعْنِي يُغَيِّرُ الْخَرَقَ ۖ وَتَصْفِيرُ الْوُجُوهِ
وَجَوَمُ الْأَكْثَانِ ۖ وَلَقَلَّتْهُ اللِّسَانُ
بِحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ ۖ وَتَحْرِيكُ
الْأَصْبَاحِ بِالنَّسْبِ وَالِاتِّهَامِ ۖ وَإِنَّمَا
يَعْنِي بِالْبَصْدِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ۖ وَالْخَوَاجِ
الْمُخْلِجِ مِنَ الْقَلْبِ وَتَجَرُّدِهِ عَمَّا
سِوَى مَوْلَاهُ
عَزَّ وَجَلَّ

اور ارادہ کو باطل کر دینے سے باطن کے ساتھ مشغول ہو۔ تو اپنے
قول ایک نبی و ایک نستیعین میں حق تعالیٰ کو خطاب کرتا اور
اس کی طرف اشارہ کرتا ہے (کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) یہ (لفظ یعنی تجھ ہی کو) خطاب ہے حاضر
کے لئے کہ اے وہ ذات جو میرے قریب حاضر ہے۔ اے وہ ذات
جو مجھ سے واقف اور میرے قریب ہے اور اے وہ ذات جو مجھ
مطلع ہے۔ پس اپنی نازیں اور اس کے علاوہ دوسری حالتوں
میں اسی طرح اور اسی نیت سے اس کو خطاب کیا کرو اور اسی لئے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی عبادت کہ
گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ
تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

صاحبزادہ۔ حلال کھانے سے اپنے قلب کی صفائی کر لیتا
حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ اپنے نواز اپنے لباس
اور اپنے دل کو صاف کر کہ (صوفی) صافی بن جائے گا۔ تصوف
لفظ صفا سے مشتق ہے (صوف سے نہیں ہے پس) اے وہ
شخص جس نے (صوفی بننے کے لئے صوف پہن رکھا ہو چاہے
تصوف میں سچا صوفی ہے اس کا قلب مولا کے سوا تمام چیزوں
سے صاف ہوتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو (گروہ میں) ننگے
کپڑوں کے متغیر کرتے اور ریاکاری کی ریاضتیں کر کے چہروں
کو زرد بنانے اور (پیروں کی صورت بنا کر) کندھوں کو اکٹھا
کرنے اور (داعیہ و تقاریر بن کر) بزرگوں کی حکایتیں بیان
کرنے میں زبان چلانے اور کثرت درود و وظائف اختیار کر کے
تسبیح و تہلیل میں انگلیاں ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بس
حق تعالیٰ کی طلب میں سچا بننے دنیا سے بے رغبت ہو جانے
مخلوق کو قلب سے باہر نکالنے اور اپنے مولا کے سوا سب سے غالی

رو۔ اللہ
اور وہ اسکو
ل کرنے
ہیں نفسانی
شتیاق
سے رُخ
نی چیز کے
سوم جن کے
ستعال
پسین کا
ندی کی
عالم میں رہنا
ن کے
بت ہے
سے ہیں
کے ساتھ
سے مر جا
لئے خود تجھکو
ت نصیب
وہی ظہر
جملہ احوال
ہے گا اور
خلاص بن
مرت کے
اور

عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَتَى قَالَ :
 مُلِئْتُ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي : إِلَهِي لَا تَسْغُرْنِي
 مَا يَفْعَلُنِي وَلَا يَصْرُكُ : وَكَثُرَتْ ذَلِكَ
 ثُمَّ نُمْتُ : فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ قَائِلًا
 يَقُولُ لِي : وَأَنْتَ أَيُّهَا لَا تَمْنَعُ : مِنْ
 عَمَلٍ مَا يَنْفَعُكَ : وَأَمْنَتُ مِنْ عَمَلٍ مَا يَصْرُكُ
 صَبَحُوا أَسَاءَ بَكُمُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَعَتَ تَبِعَتْهُ لَهُ
 فَقَدْ صَعَتْ كَسْبُهُ : وَأَمَّا يَقُولُكَ أَنَا مِنْ
 أُمَّتِهِ مِنْ غَيْرِ مُتَابَعَةٍ لَا يَنْفَعُكَ :
 إِذَا تَبِعْتُمُوهُ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ كُنْتُمْ
 مَعَهُ فِي صُحْبَتِهِ فِي دَارِ الْآخِرَةِ : أَمَّا
 سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَنَا كَالرَّسُولِ
 فَخُذُوا مَا هَمَّكُمْ عَنْهُ فَاسْتَمُواهُ أَمْتَلُوا
 مَا أَمَرَكُمْ : وَاسْتَمُوا عَمَّا نَهَاكُمْ : هَذَا
 قَدْ قَرَأْتُمْ مِنْ رِيتِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي
 الدُّنْيَا يَقُولُ بِكُمْ : وَفِي الْآخِرَةِ :
 يَنْفُوسُكُمْ وَأَجْسَادَكُمْ يَا رُفَّاهُ
 أَمَا تُحْسِنُونَ تَزْهَدُونَ : تَزْهَدُونَ
 بِأَنْفُسِكُمْ وَأَهْوَابِكُمْ : تَسْتَقِلُّونَ
 بِرَأْيِكُمْ : اسْتَعْمُوا وَاصْبِرُوا الْمَشَارِقَ
 الْعَارِفِينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالَمِينَ
 أَعَاذَ بِلَيْلِ الْمُتَقِيلِينَ عَلَى الْحَلِيِّ
 بِلِسَانِ التَّوْحِيدَةِ
 وَزَوَالِ الظُّلُمِ

ہو جانے سے حاصل ہو کر رہتی ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے
 وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے عرض کیا کہ یا اللہ ان نعمتوں
 کو مجھ سے مت روک جن کے (ملنے سے) میرا توفانہ ہے اور
 تیرا کچھ نقصان نہیں۔ اور بار بار یہی دعا مانگی اس کے بعد سو گیا
 تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی کہنے والا یوں کہتا ہے۔ اور
 تو بھی تو ایسے عمل (طاعت) سے مت روک جن کے (کرنے میں)
 تیرا نفع ہے اور ایسے (ناجائز) کام کرنے سے باز آجا جن سے
 تیرا نقصان ہے کہ نعمتوں کے مستحق تو کام کے کرنے والے ہیں اور
 جسے اپنے نفع نقصان کا خود فکر نہ ہو وہ ہم سے سوال کس منہ سے
 کرتا ہے (صاحب جوہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 اپنے انتساب کو صحیح کرو۔ آپ کا امتناع جس کے لئے صحیح ہو جاتا
 ہے اس کا انتساب بھی صحیح ہو جاتا ہے اور اتباع کے بغیر یوں
 کہنا کہ میں آپ کا امتی ہوں تیرے لئے مفید نہیں۔ جب تم آپ کے
 اقوال اور افعال میں آپ کے متبع بن جاؤ گے تو دار آخرت میں تم
 کو آپ کی مصاحبت نصیب ہوگی۔ کیا تم نے حق تعالیٰ کا ارشاد
 نہیں سنا کہ جو کچھ تم کو پیغمبر دیں اس کو اور جس سے باز رکھیں اس
 سے باز آجاؤ۔ آپ جو کچھ تم کو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس بات
 کی بھی ممانعت کریں اس سے رک جاؤ۔ یقیناً دُنیا میں حق تعالیٰ کے
 قریب ہو جاؤ گے۔ قلوب کے اعتبار سے۔ اور آخرت میں قریب
 ہو گے اجسام اور نفوس کے اعتبار سے۔ اے زاہدو۔ تم اچھا زہد
 اختیار نہیں کرتے۔ اپنے نفس اور اپنی خواہشات کے موافق زاہد
 بننے ہو اور اپنی رائے کو مستقل سمجھتے ہو (خود رائے مت بنو)
 تابع بنو اور اللہ کی معرفت والے اُن مشائخ کی صحبت اختیار
 کرو جو عالم باعمل اور بغیر کسی لالچ کے خالص خیر خواہانہ نصیحت
 کی زبان سے مخلوق پر متوجہ ہیں کہ اپنے قلوب کا رُخ تم

ہے منقول ہے
لہذا ان نعمتوں
سے بے خبر ہے اور
بے خبر سو گیا
ہے اور
کرنے میں
آجائے جس سے
ہے اور
سے سنہ سے
ہے کہ ساتھ
صحیح ہو جانا
بغیر تیراویں
تم آپ کے
غیر میں آ
لے کا ارشاد
رکھیں اس
درجہ میں بات
تعالیٰ کے
میں قریب
نہم چمازہ
فقہ زاہد
نعت نبوی
افکار اختیار
نہ نصیحت
رخ تم

مِنْ اَغْوَاضِ قُلُودِهِمْ عَنْكُمْ وَافْقِلْ لَهَا عَلَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِهُمْ عَلَيْهِ مُقْبِلُونَ
وَعَنْ غَيْرِهِ مَعْرِضُونَ يَا غَلَامُ ارْجِعْ
إِلَى رَبِّكَ بِقُلُوبِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْقِدَ خَلْقَكَ
قَدْ قَنَعَتْ مِنْ أَحْوَالِ الصَّالِحِينَ بِالْكَلامِ
فِيهَا وَالشَّمَقِ لَهَا بِكَ تَقَالِي عَلَى الْمَاءِ
يَفْتَحُ يَدَهُ فَلَا يَلْوِي فِيهَا شَيْئًا
وَيُحْكَمُ الشَّمَقُ وَادِي الْحَقِّ بِقَالَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ
وَالشَّمَقُ فَإِنَّهُ وَادِي الْحَقِّ بِتَضَلُّ
أَعْمَالِ أَهْلِ الشَّرِّ وَتَضَلُّ دَرَكَاتِ
أَهْلِ الْخَيْرِ مِنْ غَلَبِ وَجْأَوْهُ خَوْفُهُ
تَرْتَدُّ قِيَامُهُ مِنْ غَلَبِ خَوْفِهِ رَجَاءُهُ
قَنَطُهُ وَالسَّلَامَةُ فِي رَأْيِ الْعَدْلِ الْهَمَامِ
قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ وَزْنِ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاءُهُ
لَا عُدَّةَ لَعَنَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
أَنَّهُ قَالَ بِرَأْيِ سَفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهِ
فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهَا مَا
فَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَ
فَقَالَ وَضَعْتُ إِحْدَى
قَدَمَيَّ عَلَى الْقَبْرِ
وَالْآخَرَى فِي
الْجَنَّةِ

سے پھیرا ہے اور اپنے قلوب کا رخ ہی تعالیٰ کی طرف کرتے
مستوجہ کر دیتے ہیں اور اسی کی طرف ہی واپس کر کے ہیں اور خدا
کی طرف مستوجہ ہیں اور اس کے سوا کسی دوسرے کو دیکھتے
صاحبزادہ اس سے قبل کہ وہ کوئی چیز دیکھے اور کسی بھائی
تیرا انشیں بیٹھے اپنے دل سے اپنے عیب کی طرف رجوع کرتے
ماہجین کے عالمات میں تو صرف ان کے تذکرہ اور ان کی انکسار
اور ہوس پر قناعت کر بیٹھا جیسے کوئی شخص پانی کو مٹھی میں لے
لا اور سمجھے کہ بڑی بھیر ہے جس میں ان کی سوا میں خیال قائم ہے اور
دھور کے کیونکہ جو ہے اپنا ہاتھ کھولے گا تو کچھ بھی نہ پائے گا۔ پھر ہر
افسوس خالی تھا عاقبت کا جنگل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچاؤ اپنے آپ کو تمنا ہے کہ یقیناً کوئی غلام
کا جنگل ہے کہ جس کے اندر خزانہ دھوڑے کی ہوس میں آگے ہی مارا
مارا ہوتا ہے تو کام تو اہل ہر کے لئے کرتا ہے اور ملتا کرتا ہے اہل خیر
کے درجات کی بادیہ حاققت نہیں تو کیا ہے تحقیق اہل خیر کو
خوف پر غلبہ ہو کہ خدا سے سب کچھ مل جائے کی توقع میں اس لئے
غذاب سے ڈر رہا ہو زمین پر ہو گیا اور جس کا خوف اس کی الوداد پر
غالب ہو کہ مغفرت کی آس (توٹ گئی) کہ وہ بالکل ہو گیا کہ وہ بالکل
بھی توفیق جاتی رہی جس سلامتی ان دونوں حالتوں کے اعتدال میں
کہ جس درجہ میں طاعت پر رحمت کی توقع ہو اسی درجہ میں معصیت پر
گرفت کا اندیشہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ خوف
خوف اور امید کو اگر وزن کیا جائے تو یقیناً دونوں برابر نکلیں گے ایک
بزرگ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ
حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے
ایک پیادوں میں مرا پڑا رکھا اور دوسرا جنت میں (کہ جو زمین و آسمان کی)

سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ فَلَقَدْ كَانَ فِقِيمًا زَاهِدًا
وَرَقَابًا تَعْلَمُ الْعِلْمَ وَعَمِلَ بِحَقِّهِ ۖ أَعْطَاهُ
حَقَّهُ بِالْعَمَلِ ۖ وَأَعْطَى الْعَمَلَ حَقَّهُ
بِالْإِخْلَاصِ فِيهِ ۖ وَأَعْطَاهُ الْحَقُّ عِزًّا
وَجَلَّ رِضَاهُ بِالْقَصْدِ إِلَيْهِ ۖ وَأَعْطَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَاهُ بِالْمُتَابَعَةِ
لَهُ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ
الصَّالِحِينَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۖ كُلُّ مَنْ كَرَّمَ
يَتَّبِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يَأْخُذْ شَرِيعَتَهُ فِي يَدِهِ ۖ وَالْكِتَابَ
الْمُزَلَّ عَلَيْهِ فِي الْبَيْدِ الْأُخْرَى ۖ وَلَا
يَصِلُ فِي طَرِيقِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
يَهْلِكُ وَيَهْلِكُ يَهْلِكُ وَيَهْلِكُ ۖ هُمَا دَلِيلَانِ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الْقُرْآنُ دَلِيلُكَ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالسُّنَّةُ دَلِيلُكَ
إِلَى الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ
اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ نَفْسِنَا ۖ وَ
أَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَتَنَا عَذَابَ النَّارِ ۖ

الْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرِّبَاطِ عِشْرِينَ
ذِي الْحِجَّةِ سَنَةً ثَمَانِينَ وَارْبَعِينَ وَتَمَّامَةً
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۖ
مَنْ كُوِّزَ الْعَرْشُ كَمَا كَانَ الْمَهَابِيُّ ۖ يَأْمَنُ

اور یہ شہر تھا ان کے خوف درجائیں مساوات رکھنے کا) ان پر اللہ
کا سلام نازل ہو۔ واقعی وہ بڑے فقیہ بڑے زاہد و متقی تھے۔ علم
بھی سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا۔ علم کا حق علم کو دیا اس پر عمل کر کے
اور عمل کا حق عمل کو دیا اس میں اخلاص برت کر پس حق تعالیٰ
نے ان کو اپنی خوشنودی بخشی کیونکہ انہوں نے اسی کو اپنا مقصود
بنایا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوشنودی
عطا فرمائی اس لئے کہ انہوں نے آپ کی متابعت کی تھی۔ اللہ کی
رحمت ہو ان پر اور تمام صالحین پر اور ان کے ساتھ ہم پر بھی ہر وہ
شخص جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے اور
اپنے ایک ہاتھ سے آپ کی شریعت کو اور دوسرے ہاتھ میں آپ
کی کتاب (قرآن) کو جو آپ پر نازل ہوئی تھی نہ تھامے اور آپ کے
پلے ہوئے راستہ میں حق تعالیٰ کی طرف نہ چلے۔ وہ ہلاک
ہو اور پھر ہو۔ گمراہ ہو اور پھر ہو۔ یہی دونوں (قرآن و شریعت)
حق تعالیٰ کی طرف کا راستہ چلانے والی ہیں۔ قرآن تیرا رہبر ہے
حق تعالیٰ تمکین پہنچانے کو اور سنت تیری راہبر ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچانے کو۔ اے میرے اللہ دوری ڈال دے
ہمارے اور نفوس کے درمیان کہ ایک دوسرے کے پاس
نہ پہنچ سکے، اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی
خوبی اور ہم کو بچا دو زخ کے عذاب سے۔

چھبیسویں مجلس

(۲۰ ذی الحجہ ۱۰۴۵ھ فائز شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مصیبتوں کا مٹھا
رکھا بھی ہے۔ اے وہ شخص جو کسی تکلیف پر ہلے و اوڑھ لپکا

يَشْكُو إِلَى الْخَالِقِ مَصَائِبَهُ ۖ أَلَيْسَ يَنْفَعَكَ
شَكْوَاكَ إِلَى الْخَلْقِ ۖ لَا يَنْفَعُونَكَ وَلَا
يَضُرُّونَكَ ۖ وَإِذَا عَمَّصْتَ عَلَيْهِمْ وَ
أَشْرَكْتَ فِي بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
يُبْعِدُونَكَ ۖ وَفِي سَخَطِهِ يُوَقِّعُونَكَ ۖ
وَعَنْهُ يُحْجِبُونَكَ ۖ أَنْتَ يَا جَاهِلٌ تَدَّعَى
الْعِلْمَ ۖ مِنْ جُمْلَةِ جَهْلِكَ طَمَعُكَ
الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ نَهْأَعَزَّ وَجَلَّ تَطْلُبُ
الْخَلَاصَ مِنَ الشَّدَايِدِ بِشَكْوَاكَ إِلَى
الْخَلْقِ وَيُحِبُّكَ إِذَا كَانَ هَذَا الْكَلْبُ
الشَّرُّهُ يَتَعَلَّمُ حِفْظَ الصَّيْدِ ۖ وَيُزِيلُ
شَرَّهُهُ وَطَبْعَهُ ۖ وَهَذَا الظَّالِمُ أَيْضًا
بِالتَّعْلِيمِ يُخَالِفُ طَبْعَهُ ۖ وَيَتْرُكُ مَا
كَانَ عَلَيْهِ مِنْ أَكْلِ الطَّيْرِ وَالْحَيِّ
تَجْعَلُ لَهُ ۖ فَتَنْفُسُكَ أَوْ لِي بِالتَّعْلِيمِ
عِلْمُهَا وَقَهْمُهَا حَتَّى لَا تَأْكُلَ دِينَكَ ۖ
وَتَمِزَّ قَكَ ۖ وَلَا تَخُونُ فِي أَمَانَاتِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ الْمُدْعَاةَ عِنْدَ هَا ۖ دَيْنُ
الْمُؤْمِنِ عِنْدَ كَلْحَمِهِ وَدَمِهِ ۖ لَا
تُصَحِّحُ مَا قِيلَ تَعْلِيمُكَ لَهَا ۖ
إِذَا تَعَلَّمْتَ وَفَهَمْتَ
وَاطْمَأْنَنْتَ حِينَئِذٍ
لَا سَتَضِيعُهَا
أَيْنَمَا
تَوَجَّهْتَ

کا ان پر اس قدر
مقی تھے۔ علم
پر عمل کر کے
حق تعالیٰ
پنا مقصود
نی خوشنودی
تھی۔ اس کی
پر بھی ہر وہ
نہ کرے اور
ہاتھ میں آپ
مے اور آپ کے
وہ ہلاک
و شریعت
دہر ہے
ل شریعت
ل دے
کے پاس
میں ہی
آپ نے
کا خطہ
و لایا

اس کو ظاہر کرتا اور) اپنی مصیبتوں کا مخلوق سے شکوہ کرنا پھر:
یہ مخلوق سے شکوہ کرنا تجھ کو کیا مفید ہوگا۔ وہ نہ (تیرے دے
بن کر) تجھ کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ (دشمن بن کر) تیرا کچھ
بگاڑ سکتے ہیں (پس ان پر اپنی مصیبت ظاہر کر کے عرش کے
خزانہ سے بھی ہاتھ دھویا اور بجائے فائدہ کے خسارہ اٹھایا کہ
جب تو نے ان پر اعتماد کیا اور ان کو (مصیبت دور کرنے والا)
شریک خدا سمجھا تو وہ تجھ کو حق تعالیٰ کے دروازہ سے دور کر دینگے
اور اس کے غصہ میں تجھ کو گرا دیں گے اور اس سے تجھ کو محبوب
بنادیں گے اے جاہل تو علم کا دعویٰ کرتا ہے اور ثبوت جہالت
کا دے رہا ہے کیونکہ تیرا دنیا کو پروردگار دنیا کے سوا دوسرے سے طلب
کرنا منجملہ تیری جہالت کے ہے کہ تو مخلوق تک اپنا شکوہ پہنچا کر
مصیبتوں سے رہائی چاہتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ جب حرص کرتا جہول
ہو کر شکاری کی تعلیم سے) شکار کا راز اپنے مالک کے لئے محفوظ رکھنا
سیکھ لیتا اور اپنی حرص اور اپنی طبیعت کو ترک کر دیتا ہے۔ اور یہ
(عقاب دباؤ وغیرہ) پرند بھی تعلیم کی بدولت اپنی طبیعت کی فحاشی
کرتے لگتا اور ان شکار کئے ہوئے جانوروں کے کھانے کی عادت
بدل ڈالتا ہے جن کو وہ اپنے نفس کے لئے شکار کیا کرتا تھا تو تیرا نفس
(انسان بن کر) تعلیم کا زیادہ مستحق ہے (کہ اپنی خوئے بدچھوڑ کر اپنے اعمال
کو اپنے آقا کی نذر نہ رانے) اس کو تعلیم دے اور سمجھاتا کہ وہ تیرا دین نہ
کھائے تجھ کو پارہ پارہ نہ کرے اور حق تعالیٰ کی ان امانتوں میں خیانت
نہ کرے جو اس کی نگرانی میں دی گئی ہیں۔ مومن کے نزدیک اس کا
دین گویا اس کا خون اور گوشت ہے کہ اس کا تباہ کرنا کسی طرح گوارا
نہیں (تعلیم دینے سے پہلے نفس کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ جب وہ
تعلیم پا جائے اور (مالک کی اطاعت کا حق) سمجھ لے اور
مطمئن بن جائے تو اس وقت حد ضروری وہ جائے اس کے ساتھ

لَا تَقْدَرُ فَعَالِي تَجْمَعُ الْأَحْوَالُ بِإِذَا أَطْلَمَ أَنْتَ
 صَارَتْ حَلِيمَةً غَالِيَةً وَأَخْبِيَةً بِمَا يَأْتِيهَا
 الْقَدَرُ مِنْ الْأَمْتَارِ لَا تَقْدَرُ بَيْنَ لَيْلٍ
 الْحُطَّةِ وَخَيْرِ الشُّعُورِ تَنْفَعُ بِهَا لِحُطُولِ
 تَصَدُّقٍ لَدُنَّ لَا تَأْكُلُ أَحَبَّ إِلَيْهَا مِنْ تَأْكُلِ
 تَأْكُلُ بِمُتَسَاعَدَةٍ لَنْ عَلَى فَعْلٍ الْخَيْرِ وَ
 الطَّائِفَةِ وَالْإِنْفَارِ يَنْفَعُ طَبْعُهَا بِقَبُولِ سَعِيدَةٍ
 كَرِيمَةٍ بِأَلْفَةٍ فِي الدَّيْلِ أَعْيُنَ فِي الْأَجْرِ بِتَمِّ
 إِذَا أَرَادَ بَشْرٌ فِي الْأَجْرِ وَطَلَبَ الْمَرْغِيَّةَ بِمَلِكِيَّتِهِ
 مَعْلُومًا وَسَارَتْ مَعَهُ قَلِيلٌ إِلَى بَابِهِ بِمَحْمُودٍ
 بِحَيْثُ السَّلَاطَةِ بِتَقْوَى كَمَنْ كَرَّمَ كَلَامُ
 وَأَشْرَبَ يَا مَنَ كَرَّمَ شَرَبَ بِمَا لَمْ يَفِضْ الْبَاقِلُ
 لَا يَأْتِي عَلَى الْأَكْمَلِ بِمَا لَمْ يَطْلُبْ الْأَوْفَى بِمَوْفِقِهِ
 مَعَ دَوَامِ الْأَكْمَلِ وَالْقَبُولِ مِنْهُ وَتَرْكُ الشَّرَفِ
 فِي حُضُورِهِ وَتَقَبُّلِهِ بِمَا شَرَّكَ بِمَا مَسْتَحِيلُ
 طَعَامُ رَقْدٍ خَلِي لَكَ مِنْ تَقْدِيرٍ بِمَا خَلَّه
 غَيْرُ الْفِي الْمَلِكِ وَتَقَبُّلِهِ وَمَنْ وَبَرٍّ وَشَرٍّ
 قَدْ خَلِي لَكَ مِنْ تَقْدِيرٍ تَقْبُلُ وَتَدْرِكُ وَيَلْبِسُهُ
 غَيْرُكَ بِأَنْتَ هَلْ لَكَ الْجَمَلُ بِمَا لَكَ نَبَاتُ
 وَلَا عَقْلُ وَلَا إِيكَانُ وَلَا تَقْدِيرُ تَقْبُلُ وَعَدُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا زَوْكَارِي إِذَا عَمِلْتَ مَعَ رَجُلٍ
 كَرِيمٍ فَكُنْ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُ لِقَاؤَهُ وَالْأَجْرُ
 قَهْمًا يَحْصُلَانِ لَكَ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ وَسُوءِ
 آدَبٍ إِذَا مَا لَمْ تَكُنْ تَوَكَّلْتَ الشُّرْبَ وَالطَّلَبَ
 وَسُوءَ الْأَدَبِ بِمَا سَيَكُنُ لَكَ

اور کسی حالت میں بھی اس سے جدائی نہ اختیار کر جبہ اہلین
 والا بن جائے گا اور بر بار واقف کا اور اس قسم پر رضا مند بن
 جائے گا جو تقدیر سے آئی کے پائین آئیں گی تو گنہگار اور جو
 دہی میں کچھ فرق نہ سمجھے گا تو جو بن ہاتھوں کا حاصل صرف مرہ اٹا رہا ہے
 اور رنج ہو جائیں گی فائدہ اس کو کھائے سے زیادہ پیارا معلوم ہوگا
 اور کار خیر اور اطاعت اور ایثار پر تیرا قوت بازو ہوگا طبیعت اس
 کی بدل جائے گی سخی اور کریم و فیاض سے بے رغبتی اور آخرت میں
 بار غبت بن جائے گا اس کے بعد جو بے آخرت سے بار غبت
 اور مولا کا طلب کار بنے گا تو وہ بھی تیرے ساتھ اس کا طالب بنے گا
 اور تیرے قلب کے ساتھ اس کے دروازہ کی طرف چلے گا پس اس وقت
 قہمت آئے گی اور کھائے گی کہ کھائے اے وہ شخص جس نے کچھ کھایا نہیں
 اور پی لے اے وہ شخص جس نے کچھ پیا نہیں سمجھ رہے ہیں کسی کے ہاتھ سے
 نہیں کھانا بجز طیب کے یا اس کے حکم سے اور ہمیشہ اس کا ادب
 ملحوظ رکھتا۔ اس کی بات ماننا اور اہل کی موجودگی و عدم موجودگی دونوں
 حالتوں میں حرص کو چھوڑنے کا ارادہ کرنا ہے اے عزیز اور بے جلد باز
 وہ کھانا جو در حقیقت تیرے لئے پیدا کیا گیا ہے تیرے سوا
 کس کی طاقت ہے کہ اس کو کھائے یا نہ کھائے۔ بلکہ اس کا کان بھاری اور
 بیوی جو تیرے لئے بنا دی گئی ہیں تیرے سوا کس کی طاقت ہے کہ
 ان کو لے یا اپنے پھر یہ نادانی کیسی نہ تھے قرار ہے نہ عقل ہے نہ
 ایمان ہے اور نہ حق تعالیٰ کے وعدہ کو سمجھا۔ اے مزدور جب
 تو کسی کریم شخص کا کوئی کام کرے تو ادب کے ساتھ رہ اور ثروت
 و اجرت مت مانگ کہ وہ دونوں سوال اور (تقاضا وغیرہ) کی
 بے ادبی کے بغیر ہی تجھ کو حاصل ہو جائیں گی۔ جب وہ تجھ کو
 دیکھے گا کہ تو حرص اور طلب اور بے ادبی کو چھوڑ چکا ہے تو وہ
 تجھ کو تیرے ساتھیوں سے جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہیں

عَلَى أَصْحَابِ
 وَأَقْدَرُ
 لَا يَصْحَبُ
 يَصْحَبُ
 وَالْبَاطِلُ
 وَافَقَ
 عَزَّ وَجَلَّ
 مَعَهُ لَا
 بِهِ مَيْتَةٍ
 فَتَكَلَّمَ
 بِنَيْتَةٍ
 الْعَمَلُ
 سَكَنَ
 سَكُونُكَ
 الْأَحْوَالُ
 رَجُلٌ لَقَدْ
 نَعْمَةً
 جَبَّارُونَ
 وَلَمْ فَعَلُوا
 هَذَا أَبْعَدُ
 ابْنُ آدَمَ
 مَهْمَا
 وَدَّ
 كُفَّ

جب زمین

برضا مند بن

میدہ اور جو

نہ مرہ ادا نہ

امعلوم ہوگا

طبیعت اس

خرت میں

ہے بارفت

طالب بنے گا

پس اس قوت

نے کچھ کھایا

سی کے ہاتھ

اس کا ادب

موجودگی دونوں

ولے جلد باز

سوار

اور سواری اور

اقت ہے کہ

عقل ہے نہ

مزور جب

اور ثروت

کی

تھمکو

کا ہے تودہ

ہے ہیں

عَلَى أَصْحَابِكَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مَعَكَ وَرَفَعَكَ
 وَأَقْعَدَ لَهُ مُشْرِفًا عَلَيْهِمْ ۖ الْحَقُّ عَمَّا وَجَلَّ
 لَا يَصْحَبُ مَعَ الْإِعْزَاضِ وَالْمَنَازِعَةِ ۖ وَلَا تَأْمُرُ
 يَصْحَبُ مَعَ حُسْنِ الْأَدَبِ وَسُكُونِ الظَّاهِرِ
 وَالْبَاطِنِ وَالْمُؤَافَقَةِ الدَّائِمَةِ بِكُلِّ مَنْ
 وَاقٍ الْقَدَرِ دَامَتْ لَهُ الْفُضُولَةُ مَعَ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلْعَارِفُ بِاللَّهِ الْعَالِمُ بِهِ ۖ قَائِمٌ
 مَعَهُ لَا مَمَّ غَيْرُهُ ۖ مُوَافِقٌ لَهُ لَا غَيْرُهُ ۖ حَقٌّ
 بِهِ مَيْتٌ نَقَى غَيْرُهُ يَا عَلَّامُ إِذَا تَكَلَّمْتَ
 فَتَكَلَّمْ بِبَيِّنَةٍ صَالِحَةٍ ۖ وَإِذَا سَكَتَ فَاسْكُتْ
 بِبَيِّنَةٍ صَالِحَةٍ ۖ كُلُّ مَنْ لَمْ يُقَدِّمِ الْيَتِيمَ قَبْلَ
 الْعَمَلِ فَلَا عَمَلَ لَهُ ۖ أَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ أَوْ
 سَكَتَ فَأَنْتَ بِنِي ذَنْبٍ ۖ لَا تَكُنْ لَكَ لَمْ تَصِحَّ يَتِيمُكَ
 سَكُوتُكَ وَلَا كَلَامُكَ بِغَيْرِ الشُّنَّةِ ۖ عِنْدَ تَغْيِيرِ
 الْأَحْوَالِ وَصِفَةِ الْأَوْدَاقِ تَتَغَيَّرُونَ عَلَيْهِ
 لِأَجْلِ لَعْنَةٍ ۖ وَعِنْدَ كَسْرِ عُرْوِ تَكْفُورُونَ كُلَّ
 نِعْمَةٍ ۖ لِأَجْلِ تَوَالٍ فَدِرْ نِعْمَةٍ ۖ كَمَا تَكْفُرُونَ
 جَبَّارُونَ تَكْفُرُونَ عَلَيْهِ إِحْضَلْ ۖ وَلَا تَقْعَلْ
 وَلَمْ فَعَلْتَ ۖ وَكَانَ يُسَلِّحِي أَنْ يَكُونَ كَذَا ۖ
 هَذَا أَبْعَدُ ۖ وَمَقْتُ وَطَرْدُ ۖ مَنْ أَنْتَ يَا
 ابْنَ آدَمَ ۖ أَنْتَ مَخْلُوقٌ مِنْ طَائِفَةِ
 مِهْيَبٍ ۖ تَوَاصَلَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
 وَذَلَّ لَهُ ۖ إِذَا لَمْ يَكُنْ تَقْوَى
 فَكُسَتْ بِكَرِيمٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ وَلَا عِشَلْ

ممتاز بنے گا آسودگی بخشے گا اور تجھ کو ان سب سے اوجھا جائے گا
 حق تعالیٰ کی مصاحبت اعتراض اور منازعت سے حاصل نہیں
 ہو کرتی بلکہ حسن ادب اور ظاہری اور باطنی سکون اور دائمی موافقت
 سے حاصل ہوتی ہے جو شخص تقدیر کی موافقت کرتا ہے تو اس کیلئے
 حق تعالیٰ کی مصاحبت دائمی بن جاتی ہے۔ جو شخص اللہ کا عارف
 اور اُس سے واقف ہوتا ہے وہ اسی کے ساتھ قائم رہتا ہے،
 نہ کہ دوسرے کے ساتھ۔ اسی کی موافقت کرتا ہے نہ کہ دوسرے
 کی اور اسی کے ساتھ زندہ ہوتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مرہ
 صاحبزادہ! جب تو کلام کرے تو اچھی نیت سے کلام کر
 (کہ مقصود حق تعالیٰ کی اطاعت اور مخلوق کو نصیحت کرنا ہو)
 اور جب خاموش ہو تو خاموش بھی اچھی نیت سے ہو (کہ مقصود فکر
 و مراقبہ اور کلام لایعنی سے پرہیز کرنا ہو) جو عمل سے پہلے نیت کو مقدم
 اس کا کوئی عمل نہیں۔ تو اگر کلام کرتا ہے تو اور چپ ہو تلمیح تو بہر حال
 گناہ میں ہے کیونکہ تو اپنی نیت کو درست نہیں کرتا۔ تیرا سکوت اور
 تیرا کلام دونوں خلاف سنت ہیں کہ حالت کے تغیر ہونے اور
 رزق میں تنگی پیش آنے کے وقت ایک نوالہ کی وجہ سے تم حق تعالیٰ
 پر (غصہ ہو کر لال پیلے بنے اور رنگ بدل ڈالتے ہو۔ آبرو میں ذرا سا
 فرق آنے کے وقت نعمت کا ایک فرد زائل ہونے کی وجہ سے
 ساری نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا کہ تمہاری ہی حکومت
 ہے کہ اُس پر حکم چلاتے ہو کہ "یوں کر" اور "یوں مت کر" ایسا کیوں
 کیا" اور "یوں کر ناجائز ہے تھا" اسی کا نام لعنت اور غصہ اور
 راندہ درگاہ ہوتا ہے۔ اسے ابن آدم تو کون ہے؟ تیری پیدائش
 ایک ذلیل پانی سے ہے۔ اپنے رب عزوجل کے سامنے تواضع
 اختیار کر اور اس کے سامنے جھک جا۔ جب کسی قسم کا تقوٰے
 نہیں تو نہ حق تعالیٰ کے نزدیک تیری کچھ عزت ہے اور نہ اس کے

عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ ۚ أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فَاكِهًا ۖ وَالْأَنْجِلُ
 كُلَّمَا قَدَّرَ يَأْ قَوْمٌ عَلَيْكُمْ رُقْبًا ۖ
 أَنْتُمْ فِي تَوَكُّلٍ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَ
 كُمْ خَبْرٌ ۖ كُنتُمْ أَعْقَلَاءَ ۖ إِنْ تَتُوبُوا إِلَىٰ
 قُلُوبِكُمْ ۖ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ فِي بَيْتِهِ
 جَمَاعَةٌ ۖ فَلَا يَكُنْ مِنْهُمْ نَائِبًا بِالْكَلامِ ۖ
 بَلْ يَكُونُ كَلَامُهُمْ جَوَابًا ۖ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا
 لَا يَعْنِيهِ ۖ أَلَتَوْحِيدُ فَرَضٌ ۖ وَطَلَبُ
 الْحَالِ فَرَضٌ ۖ وَطَلَبُ مَا لَا يَدُ مِنْهُ
 مِنَ الْعِلْمِ فَرَضٌ ۖ وَالْإِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ
 فَرَضٌ ۖ وَتَرْكُ الْعُوزِ عَلَى الْعَمَلِ
 فَرَضٌ ۖ أَهْرَبُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَ
 الْمُنَافِقِينَ ۖ وَالْتَحِقْ بِالصَّالِحِينَ
 الصِّدِّيقِينَ ۖ إِذَا أَشْكَلَ عَلَيْكَ
 الْأَمْرُ ۖ وَكَمْ تَفَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاحِ
 وَالْمُنَافِقِ ۖ فَقُمْ مِنَ اللَّيْلِ وَصَلِّ
 رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ يَا رَبِّ دَعْنِي عَلَى
 الصَّالِحِينَ مِنْ خَلْقِكَ ۖ دَعْنِي عَلَى
 مَنْ يَدُّ لِي عَيْنَكَ ۖ وَكُطِّعْنِي
 مِنْ طَعَامِكَ ۖ يَسْقِنِي مَنْ
 شَرَابِكَ ۖ يَكُلُّ عَيْنِي بِشَوَارِ
 قُورِكَ ۖ وَيُجِدُّ لِي بِمَارِئِي
 عَيْنًا لَا تَقْلِيدُ أَبَا الْقَوْمِ أَكُلُوا
 مِنْ طَعَامِ فَضْلِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ

نیکو کار بندوں کے نزدیک۔ دنیا تو حکمت کا گھر ہے (کہ ہر شے کو
 سبب کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ پس کسی عزت کے لئے تقویٰ کا
 ہونا لازمی ہے) اور آخرت سر تا پا قدرت ہے (کہ ہر شے بلا سبب
 اور محض قدرت سے ظہور پائے گی) صاحبو! تم پر (فرشتے) نگران
 مقرر ہیں (جو خفیہ پولیس کی طرح تمہارے قدم قدم کی نگرانی اور ساری
 حرکتیں قلمبند کرتے رہتے ہیں) تم حق تعالیٰ کی (شاہی) حرمت
 میں ہو (کہ کہیں جا نہیں سکتے) اور تم کو کچھ خبر نہیں (کہ کھلم کھلا
 بغاوت کا کیا حشر ہوگا) سمجھو وارثو! اپنے دلوں کی آنکھیں کھولو
 جب تم میرے کچھ شخص کے مکان پر کچھ لوگ بل کر بھی آئیں تو تم کو چاہیے
 کہ خود گفتگو میں ابتداء نہ کرو بلکہ چپ رہو۔ اور جب وہ
 خود بات کریں تو اس کا کلام جواب بنے۔ اور ایسی بات نہ پوچھے
 جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ توحید بھی فرض ہے طلب
 حال بھی فرض ہے۔ اور بقدر ضرورت علم کی طلب بھی فرض
 ہے۔ عمل میں اخلاص بھی فرض ہے اور عمل پر ہر قسم کے معاوضہ
 کا چھوڑنا بھی فرض ہے۔ فاسقوں اور منافقوں سے بھاگ ادا
 نیکو کار صدیقین کے ساتھ لائق ہو اور جب تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو
 (کہ نیکو کار اور منافق میں فرق نہ کر سکے) تو رات کو (تہجد کے وقت)
 اٹھ اور دو رکعت (نفل بہ نیت حصول معرفت) پڑھ۔ اس کے بعد
 عرض کر کہ ”اے میرے پروردگار اپنی مخلوق کے نیکو کار بندوں
 پر مجھ کو مطلع کر۔ مجھ کو واقف بنا اس شخص سے جو مجھ کو تیرا راستہ
 دکھلائے اور مجھ کو تیرے کھانے کھلائے اور تیری شراب (محبت)
 پلائے اور میرے قلب کی آنکھ میں تیرے قرب کی روشنی کا
 سرمہ لگائے اور مجھ کو ان (مغیبات) سے باخبر کرے جس کو وہ
 آنکھوں سے دیکھ چکا (اور مشاہدہ سے ایسا نہ لایا) ہے،
 نہ کہ دوسروں کی تقلید سے۔ اہل اللہ نے حق تعالیٰ کے فضل کا

کہ ہر شے کو

لئے تقویٰ کا

بلا سبب

رشتے نگراں

ذاتی اور ساری

ہی حریت

کہ کھلم کھلا

ہیں کھو لو

تم کو چاہیے

اور جب وہ

ت نہ پوچھے

طلب

بھی فرض

کے معاوضہ

ہاگ اور

مستقبلہ

بذرتے تو

س کے بعد

کار بندوں

اراستہ

ب (محبت)

روشنی کا

کو وہ

ہے،

فضل کا

وَشَرِبُوا مِنْ شَرَابِ الْيَمِّ ۖ وَشَاهَدُوا
بَابَ قُرَيْبٍ ۖ لَمْ يَقْنَعُوا بِالْخَيْرِ ۖ بَلْ جَاهَلُوا
وَصَابِرُوا وَاسْتَفْرُوا عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ
حَتَّى صَارَ الْخَبْرُ عِنْدَهُمْ عِيَانًا ۖ لَمَّا وَصَلُوا
إِلَى زَيْمٍ أَدَبَهُمْ وَهَدَّيَهُمْ ۖ وَعَلَّمَهُمُ
الْحُكْمَ وَالْعِلْمَ ۖ أَطْلَعَهُمْ عَلَى مُلْكِهِ ۖ
وَعَزَّزَهُمْ أَنْ لَيْسَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
غَيْرُهُ ۖ وَلَا مِثْلُ غَيْرِهِ وَلَا مَا نَمِ غَيْرُهُ وَلَا مِثْلُ
مُسْكِنِ غَيْرِهِ وَلَا مَقْدَرِ رِزْقِ غَيْرِهِ ۖ وَلَا مِثْلَ
وَلَا مِثْلَ غَيْرِهِ ۖ وَلَا مِثْلَ وَلَا مُسْلَطَ وَلَا مُسَجَّرَ
غَيْرِهِ ۖ وَلَا قَاهِرَ غَيْرِهِ ۖ يُرِيهِمْ مَا
عِنْدَكَ ۖ وَيُزَوِّدُهُ بِأَعْيُنٍ فَلَوْ هُمْ وَ
أَسْرَارِهِمْ ۖ فَلَا يَبْقَى لِلدُّنْيَا وَمُلْكِهَا
عِنْدَهُمْ قَدَرٌ وَلَا دَرَنٌ ۖ

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا كَمَا اَرَيْتَهُمْ مَعَ الْعَفْوِ
الْعَافِيَةِ ۖ وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
يَا قَوْمُ تَوُوبُوا مِنْ تَرْكِكُمُ التَّقْوَى التَّقْوَى
دَوَاءٌ وَتَرْكُهَا دَاءٌ ۖ تَوُوبُوا فَإِنَّ التَّوْبَةَ
دَوَاءٌ وَالذُّنُوبَ دَاءٌ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ لَا صَحَابَةَ
إِلَّا أَعْلَمَكُمْ مَا دَاؤُكُمْ وَدَوَاؤُكُمْ
فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ دَاؤُكُمْ الذُّنُوبُ وَدَوَاؤُكُمْ
دَوَاؤُكُمْ التَّوْبَةُ ۖ

کھانا کھایا ہے اُس کے اُس کی شراب پی ہے اور اُس کے قریب
دروازہ دیکھ لیا ہے۔ اُنھوں نے محض خبر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ
(عبادتوں میں) مجاہدہ اور تکالیف پر صبر اور اپنے نفوس اور
مخلوق سے نظر ہٹا کر رب کی طرف سفر کرتے رہے یہاں تک کہ
(کانوں سے سنی ہوئی) خبر ان کے نزدیک آنکھوں دیکھی بن گئی۔
جب وہ اپنے رب تک پہنچے تو اس نے ان کو ادب سکھایا۔ اور
جہت بنایا۔ حکمتوں اور علوم کی تعلیم دی۔ اپنی مملکت پر مطلع کیا
اور ان کو بتا دیا کہ درحقیقت آسمان اور زمین میں اس کے سوا
کوئی نہیں ہے۔ نہ اس کے سوا کوئی عینے والا ہے نہ اس کے سوا
کوئی روکنے والا۔ نہ اس کے سوا کوئی حرکت یا سکون دینے والا ہے
نہ اس کے سوا کوئی قصار و قدر والا، نہ اُس کے سوا کوئی عیب
یا ذلت دینے والا ہے۔ نہ کوئی (دشمن کو کسی پر) مسلط کر نوا لہے
اور نہ کوئی (کسی کا کسی کو) مسخر بنانے اور نہ اس کے سوا کوئی زبرد
قدرت والا۔ جو (امور غیبیہ) اس کے پاس ہیں وہ ان کو دکھاتا،
کہ یہ ان کو اپنے قلوب اور باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔
پس ان کے نزدیک دنیا اور اس کی بادشاہت کی نہ کوئی قدر باقی
رہتی ہے نہ منزلت۔ یا اللہ عفو اور عافیت کے ساتھ ہم کو بھی
دکھلائے جو تو نے ان کو دکھلایا ہے۔ اور ہم کو عطا فرما دنیا میں
بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب کے
صاحبو! تقوٰے کو چھوڑ بیٹھنے سے توبہ کر دو۔ تقویٰ دوا ہے۔
اور اس کا چھوڑنا مرض ہے۔ توبہ کر دو کہ توبہ دوا ہے اور گناہ
مرض ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم کو نہ بتاؤں کہ کیا چیز تمہاری دوا ہے۔
اور کیا چیز تمہارا مرض ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت
(ضرورت بلے) تب آپ نے فرمایا کہ تمہارا مرض تو گناہ ہیں اور تمہاری دوا توبہ ہے

اَلَّذِي يُؤْتِي مَن يَشَاءُ اِلَیْمَانًا وَ اَلْمَوَاطِنَةَ عَلٰی حَبَابٍ
 اَلَّذِي كُوْنُ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ شِفَاءً لِّهَمَّا ۚ
 تُؤْتِي بِلِسَانِ الْاِيْمَانِ ۚ وَ قَدْ جَاءَ كُمْ الْفَلَاحُ
 تَكَلَّمُوا بِلسَانِ التَّوْحِيدِ ۚ وَ الْاِخْلَاصِ وَ قَدْ جَاءَ كُمْ
 الْفَلَاحُ ۚ اَجْعَلُوا الْاِيْمَانُ سَلَاحَكُمْ ۚ عِنْدَ رَحْمَةِ
 الْاَزَاقَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَ كَانَ يَقُولُ رَضِيَ
 اللهُ عَنْهُ فِي ابْنِ اَبِي بَكْرٍ ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ۚ يَكْتُمُ رَهْآكَ لَكَ مَرَاتٍ وَ سَلَّتْ
 عَقِبَ كُلِّ مَرَّةٍ لِحَظَةٍ ثُمَّ يَقُولُ ۚ عَدَدَ خَلْقِهِ
 وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ رِمَاءَ نَفْسِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ
 وَ مِثْقَالَ عِلْمِهِ وَ جَمِيعَ مَا شَاءَ وَ خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ
 بَرَأَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ الرَّخْمِيَّةُ الْاَكْبَرُ
 اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الْغَنِيُّ الْكَافِرُ ۚ وَ اَشْهَدُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
 الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ
 لَا يَمُوتُ يَبْدِئُ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ وَ اَلِيْهِ الْمَصِيرُ وَ اَشْهَدُ
 اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ۚ اَرْسَلَهُ
 بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى
 الدِّیْنِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۚ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى
 اٰلِ مُحَمَّدٍ ۚ وَ اَحْفَظِ الْاِمَامَ
 وَ الْاَمَّةَ وَ السَّارِعِي
 وَ الرَّعِيَّةَ ۚ

تناء ایمان کو بیمار (ضعیف) بنا دیتے ہیں اور ذکرِ نیر اور اطاعت
 حق کے جلسوں پر مداومت رکھنا ان کے لئے شفا ہے۔ بزبان
 ایمان (سچی) توبہ کرو کہ یقیناً فلاح نصیب ہو گی۔ اور بزبانِ توحید
 و اخلاص کلام کرو کہ ضرور تم کو فلاح حاصل ہو گی۔ حق تعالیٰ
 کی طرف سے مصیبتوں کے آنے کے وقت اپنے ایمان کو ہتھیار بناؤ
 (یعنی شکوہ و شکایت نہ کرو کہ ان کی اذیت سے محفوظ رہو گے)
 حضرت شیخ قدس سرہ اپنے ہر وعظ کا افتتاح اس خطبہ سے
 کیا کرتے تھے ”حمد اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہان کا پالنے
 والا ہے (اس کلمہ کو تین بار کہتے اور ہر بار فرمانے کے بعد کچھ
 سکوت کرتے اور پھر یہ کلمات کہتے تھے) اتنی حمد جو اس کی مخلوقات
 کی شمار اور اس کے عرش کے وزن کی برابر اور اس کے نفس کی
 خوشنودی اور اس کے علم کی حد کے موافق اور ان تمام چیزوں
 کی رغبت کے مساوی ہو جو اس کی مشیت میں داخل ہیں اور جن کو اس نے
 پیدا کیا اور بنایا اور اُتار یا ہے۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے
 نہایت رحم فرمانے والا ہے بڑا مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ غایت
 درجہ پاک ہے۔ سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے۔ میں صدق دل
 سے اقرار کرتا ہوں کہ پرستش کے لائق کوئی نہیں مگر اللہ یگانہ نہ اس کا
 کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد۔ وہی جلالتا
 اور مارتا ہے اور وہ سدا زندہ رہنے والا ہے کہ فنا نہ ہو گا۔ اسی کے
 ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اسی کی
 طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں
 کہ محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جن کو اس نے ہدایت اور
 دین برحق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اس کو جملہ مذہبوں پر غالب کرے۔ اگرچہ
 ناگوار گذرے مُشرکوں کو۔ یا اللہ رحمت کا ملہ نازل فرما محمد اور آلِ محمد
 پر اور حفاظت فرما امام اور اُمت کی اور پاسبان اور رعیت کی۔

اور اطاعت

- بزبان

بربان توحید

تعالیٰ

تہنیدار بناؤ

طرح ہو گئے

خطبہ سے

جہان کا پانچ

بہ بعد کچھ

کی غلو فاق

کے نفس کی

نامہ چیزوں

جن کو اس نے

سننے والا ہے

- غایت

صدق دل

کا ذکر اس کا

وہی جلانا

ہو گا۔ اسی کے

در اسی کی

فرار کرتا ہوں

ہدایت اور

کرے۔ اگرچہ

مذہب اور آل محمد

اور رعیت کی

اَللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ اِنَّكَ
 شَرُّ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ اَللّٰهُمَّ وَاَنْتَ
 الْعَالَمُ بِسِرِّ اَثَرِنَا فَاصْلِحْهَا ۖ وَاَنْتَ الْعَالَمُ
 بِمَوَاجِئِنَا فَاقْضِهَا ۖ وَاَنْتَ الْعَالَمُ بِدُئُوْبِنَا
 فَاعْفُ عَنْهَا ۖ وَاَنْتَ الْعَالَمُ بِغِيُوْبِنَا فَاسْتَوْضِ
 لَنَا حَيْثُ نَهْنَيْنَا ۖ لَا تَقْعُدْ نَاحِيَةً
 اَمْرًا نَتَنَا ۖ لَا تَنْسِنَا ذِكْرًا ۖ وَلَا تُؤْمِتْنَا مَكَلًا
 لَا تُخَوِّجْنَا اِلَى غَيْرِكَ ۖ لَا تَجْعَلْنَا مِنْ
 الْغَافِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَلْهَمَّنَا رُشْدًا ۖ وَ
 اَعِزَّنَا مِنْ شَرِّ اَلْفَسَنِ ۖ اَشْغَلْنَا بِكَ
 عَمَّنْ سِوَاكَ ۖ اِقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا
 عَنْكَ ۖ اَلْهَمَّنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَ
 حُسْنَ عِبَادَتِكَ ۖ ثُمَّ يَلْتَقِ عَنْ يَمِيْنِهِ
 وَيَقُوْلُ ۖ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۖ
 ثُمَّ يَقُوْلُ يَلْقَاءُ وَجْهَهُ هَلْكَ اَبَدٌ ثُمَّ يَقُوْلُ
 لَا تُبَدِّ اَخْبَارًا نَابًا وَلَا تَهْنِكِ اسْتَارًا وَلَا
 تُؤَاخِذْنَا بِسُوءِ اَعْمَالِنَا ۖ لَا تُخَيِّنَا فِيْ غَفْلَتِنَا
 وَ لَا تُؤَاخِذْنَا عَلٰى غَرَرَةٍ ۖ رَبَّنَا لَا
 تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَّسَيْنَا اَوْ اَخْطَا نَابًا رَبَّنَا
 وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ
 عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۖ رَبَّنَا وَلَا
 تُحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ
 وَاعْفُ عَنَّا
 وَاعْفُ

سائے نیک کاموں میں ان کے قلوب کو باہم متفق بنا اور ان میں ایک
 شر و دوسرے سے دور فرما۔ یا اللہ تو ہمارے باطنی حالات سے واقف
 ہے، پس ان کی اصلاح کر۔ اور تو ہماری حاجتوں سے آگاہ ہے پس
 ان کو پورا فرمائے۔ تو ہمارے گناہوں سے واقف ہے، پس ان کو
 بخش دے۔ اور تو ہمارے عیوب سے واقف ہے، پس ان کو پھیلے۔
 ایسے موقعوں پر ہم کو حاضر نہ دیکھو جن سے تو ہم کو منع فرما چکا ہے۔ اور
 ایسے موقعوں سے ہم کو غیر حاضر مت رکھو جن کا تو ہم کو حکم دے چکا ہے۔
 ہم کو اپنی یاد نہ بھلاؤ اور ہم کو اپنی سزا سے نڈر نہ کیجیو۔ ہم کو اپنے غیر کا
 محتاج نہ بنایا اور ہم کو غفلت والوں میں شامل نہ کیجیو۔ یا اللہ ہماری
 نیک خیالی ہمارے قلوب میں ڈال دے اور ہم کو ہمارے نفس کے شر
 سے پناہ دے۔ اپنے ماسوا سے پھر کر ہم کو اپنے ساتھ مشغول رکھ۔
 اور جو قطع کرنے والا ہمارا تعلق تجھ سے قطع کرے اس کا تعلق ہم سے
 قطع کرے۔ اپنا ذکر اور اپنا شکر اور اپنی اچھی عبادت ہم کو القا فرما۔
 (اس کے بعد آپ دہنی طرف رخ پھیر کر فرماتے) کوئی معبود نہیں سچ
 اللہ کے۔ جو اس نے جام (وہ ہو کر رہا) ہم میں نہ زور ہے نہ طاقت مگر
 اللہ برتر و بزرگ کی مدد سے (اس کے بعد آپ سامنے کے رخ پر ہنر
 کر کے یہی کلمات فرماتے اور پھر بائیں طرف رخ پھیر کر بھی یہی ارشاد
 فرماتے اور اس کے بعد یہ کہتے) ہماری خبریں آشکار نہ فرمائیو۔ ہلے
 پوشیدہ (عیوب) کا پردہ نہ اٹھائیو۔ اور ہماری بد اعمالیوں پر
 ہماری گرفت نہ کیجیو۔ ہماری زندگی غفلت میں نہ گزرا۔ اور ہم کو
 اچانک مت پکڑو (کہ توبہ کا بھی وقت نصیب نہ ہو) لے ہمارے
 پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم سے مواخذہ نہ
 کیجیو۔ اور لے ہمارے پروردگار ہم پر ایسے بوجھ نہ ڈالیو جو ہم سے
 پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ اور لے ہمارے پروردگار ہم سے اتنا بوجھ
 نہ اٹھو جس کی ہم میں سکت نہیں۔ اور ہم کو معاف فرما اور ہماری

لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ هُمْ يَشْرَعُونَ فِي الْكَلَامِ بِمَا يَقُولُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ مِنْ مَوْجِ الْغَيْبِ مِنْ غَيْرِ تَقْرِيرٍ وَلَا تَعْيِيَةٍ بِكَلَامٍ وَفِي الثَّانِيَةِ مِنَ الْمَجَالِسِ يَكُونُ قَدْ حَفِظَ خَبْرًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةٍ حَكِيمَةٍ مِنْ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ مِنْ مَهَلَةٍ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ فَيَبْدَأُ بِذِكْرِ خَلْقِ تَبْدُؤِ كَلَامِهِ وَيَشْرَعُ وَيَبْنِي الْكَلَامَ عَلَيْهِ :

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَرَّةٍ أَجْمَعَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ سَلَامٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَخَيْرَاتٍ سَنَةٍ خَيْرٍ وَأَرْجَى وَحَمْدًا لِيَّ بَعْدَ كَلَامٍ - كُنْ عَاقِلًا وَلَا تُكُنْ بَيْتًا تَقُولُ أَنَا خَائِفٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ تَخَافُ مِنْ عَذَابِهِ لَا تَخْشَوْنِي وَلَا أَيْسَاءُ وَلَا مُلُكًا وَلَا تَخْشَوْنِي وَلَا تَخْشَوْنَ النَّاطِقَةَ وَالصَّامِتَةَ لَا تَخْشَوْنَ عَذَابَ اللَّهِ وَلَا تَخْشَوْنَ مِنَ عَذَابِ الْآخِرَةِ : وَإِنَّمَا تَخَافُ مِنَ الْمَعْدِيَةِ بِالْعَدَايَةِ الْعَاقِلُ لَا يُخَافُ كَوْمَةَ لَدَيْهِمْ فِي جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : هُوَ أَمَرُ عَنْ كَلَامٍ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : أَلْخَلَقَ كُلَّهُمْ مِنْ عِندِهِ عَجْزَةً مَرْضِيَةً فَقَرَأَ : هَذَا أَوْ امْتَالَهُ هُمُ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ يُنْقِصُ بَعْلِهِمْ الْعُلَمَاءُ بِالشَّرْعِ وَحَقَائِقِ الدِّينِ هُمُ أَطِبَاءُ الَّذِينَ أَلْجَأُونِ لِكُسْرِهِ يَا مَنْ قَدْ نَسِيَ دِينَهُ فَقَدْ مَاتَ دِينُهُ بِحَسْبِ حُبِّهِ وَكَفَى

مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ پس ہماری مدد فرما کا فرقوم کے مقابلہ میں : اس کے بعد حق تعالیٰ غیبی فتوحات میں سے جو کچھ بھی آپ کی زبان پر جاری فرمائے آپ بلا تقریب اور کسی مضمون کی تہید کے اس کا وعظ شروع فرمائیے تھے۔ اور بعض مجلس میں ایسا بھی ہوا کہ جو مضامین آپ پر (من جانب اللہ) الہام کئے جاتے تھے اس میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث یا حکما میں سے کسی شیخ کا کوئی کلمہ آپ محفوظ رکھتے اور تبرکاً اول اس کو ذکر فرماتے اور پھر وعظ شروع کر کے تفسیر کو اپنے متفرع فرماتے تھے۔

ستائیسویں مجلس

(وقت صبح - بروز جمعہ - ۷ جمادی الثانی ۱۲۵۵ھ مدرّس موعودہ)

عاقِل بن اور جھوٹ مت بول۔ تو کہتا تو یہ ہے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں، حالانکہ ڈرتا ہے دوسروں سے۔ نہ کسی جن سے ڈرتا، نہ انسان سے، نہ فرشتہ سے اور نہ کسی جانور ناطق یا غیر ناطق سے۔ نہ دنیا کے عذاب سے ڈرتا اور نہ آخرت کے عذاب سے۔ بس ڈرتا تو اسی سے چاہیے جو عذاب دینے والا ہے (یعنی حق تعالیٰ) عقلمند شخص حق تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کر کی ملامت سے ڈرتا نہیں کرتا۔ وہ غیر اللہ کی بات سے بہرا ہے (کہ کسی کی بات پر بھی کان نہیں دھرتا) ساری مخلوق اس کے نزدیک (گویا) بے کس اور بیمار اور محتاج ہے۔ یہی شخص اور جن کی بھی اس جیسی حالت ہو اصل علما ہیں جن کے علم سے نفع پہنچتا ہے۔ جو شریعت اور حقانیت اسلام کے عالم ہیں وہ دین کے طبیب ہیں کہ دین کی شکستگی کو چوتے ہیں۔ اے وہ شخص جس کا دین شکستہ ہو گیا ہے، ان کی طرف قدم برعصا تاکہ وہ تیری شکستگی کی بندش

الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ هُوَ الَّذِي يُنْزِلُ الدَّاءَ
هُوَ أَعْرَفُ بِالصَّلَاحَةِ مِنْ غَيْرِهِ ۚ لَا
تَحْتَمِلُ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِي فِعْلِهِ نَفْسَكَ
أَوَّلِي بِالصَّحْبِ وَاللَّوْمِ مِنْ غَيْرِهَا ۚ قُلْ
لَهَا أَلْعَطَاءُ لِمَنْ أَطَاعَ ۚ وَالْعَصَا لِمَنْ
عَصَى ۚ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ
خَيْرًا سَلَبَهُ ۚ فَإِنْ صَبَرَ ۚ رَفَعَهُ ۚ وَ
كَتَبَهُ ۚ وَأَعْطَاهُ وَأَقْنَاهُ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا
بَلَاءٍ ۚ أَلْطَفْ بِنَا فِي تَصَانِكَ وَقَدِّرْ لَنَا
أَكْفَنَ شَرِّ الْأَشْرَارِ وَكَيْدِ الْفُجَّارِ ۚ
إِحْفَظْنَا كَيْفَ شِئْتَ وَكَمَا شِئْتَ ۚ
نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ
وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ نَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ
لِلْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْإِخْلَاصَ فِي
الْأَعْمَالِ أَمِينُ ۚ
دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي يَزِيدَ الْبُسْطَامِيِّ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۚ فَسَمِعَهُ
يَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا ۚ فَقَالَ
أَبُو يَزِيدَ لَهُ مَا لَكَ ۚ قَالَ
أُرِيدُ مَوْضِعًا لَطِيفًا
أُصَلِّيُ بِهِ ۚ فَقَالَ لَهُ
طَهِّرْ قَلْبَكَ وَ
صَلِّ حَيْثُ
شِئْتَ ۚ

کریں۔ جس (خدا) نے بیماری اتاری ہے وہی دوا بھی اتارے
(پس علاج سے نا امید مت ہو۔ باقی رہا بیماری میں مبتلا کرنا تو
خاص مصلحت کی وجہ سے ہے اور) وہ مصلحت کو دوسروں سے زیادہ
جانتا ہے۔ تو اپنے رب پر اس کے فعل میں شہمت مت رکھ (کہ بلا وجہ
بیمار بنا دیا) الزامات اور ملامت کے لئے تیرا نفس دوسروں کی
بہ نسبت زیادہ سختی ہے۔ نفس سے کہدے کہ عطا اس کے لئے ہے
جو اطاعت کرے اور عصار اس کے لئے ہے جو معصیت کرے۔ (پس
تو معصیت کرتا نہ امراض کی لاشیاں کھاتا) جب اللہ کسی بندہ
کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو (اس کی صحت و دولت)
چھین لیتا ہے۔ پس اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کو رفعت بخشتا ہے
خوش عیشی نصیب فرماتا۔ عطاؤں سے نوازتا اور سرمایہ عطا
فرماتا ہے۔ یا اللہ ہم تجھ سے قرب کا بغیر بلا کے سوال کرتے
ہیں۔ اپنی قضا و قدر میں ہمارے ساتھ شفقت کا بڑا تو کر۔ اور
شریروں کی شرارت اور بدکاروں کی مکاری سے ہم کو بچا اور
ہماری حفاظت فرما جس طریقہ سے بھی تو چاہے اور جس طرح
چاہے۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں دین میں اور دنیا اور آخرت
میں عفو اور عافیت کا۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اعمال صالحہ
کی توفیق کا اور اعمال میں اخلاص کا۔ ہماری دعا کو
مقبول فرما لے۔

ایک شخص ابو یزید بستمی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں
حاضر ہوا اور دائیں بائیں طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابو یزید بستمیؒ
نے اس سے فرمایا کہ میان کیا بات ہے؟ اُس نے کہا کہ میں
صاف سُتھری جگہ ڈھونڈتا ہوں کہ نماز پڑھ لوں۔ تب آپ نے
اُس سے فرمایا کہ اپنے قلب کو پاک کر اور جہاں چاہے نماز پڑھ
(کہ قلب کے پاک ہونے پر ایسی جگہ بھی نماز پڑھنا نطف سے

ہماری مدد
غیبی فتوحات
قریب اور کسی
اور بعض مجلس
نسا الہام کے
علیہ وسلم کی کی
ظہر رکھتے اور
نقدیر کو ان

(ترجمہ)
اللہ عز وجل سے
سے ڈر نہ
مناطق سے۔
بہیں ڈرنا تو
لے عقل مند
ست سے ڈرنا
ت پر بھی کان
بے کس اور
حالت ہو
نہایت اور
کہ دین کی خوشگلی
ہو گیا ہے
بندش

لَا يَعْرِفُ الرِّبَاءَ إِلَّا الْمُخْلَصُونَ ۖ كَانُوا
 ذِيهِ وَتَخَلَّصُوا مِنْهُ ۖ هُوَ عَقِبُهُ فِي طَرِيقِ
 الْقَوْمِ ۖ لَا بَدَّ لَهُمْ مِنَ الْعُيُورِ عَلَيْهِمَا ۖ
 أَلْبَسَهُمَا وَالتَّجَارَةَ وَالتَّقَاتِ مِنْ مَجْلَدِ سَهَامِ
 الشَّيْطَانِ الَّتِي يُرْمِي بِهَا إِلَى الْقُلُوبِ ۖ
 اقْبَلُوا مِنَ الْمَشَارِئِ وَتَعَلَّمُوا مِنْهُمْ السَّيْرَ
 فِي الطَّرِيقِ الْمَوْصِلِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 فَإِنَّهُ طَرِيقٌ قَدْ سَلَكُوهُ ۖ سَلَوْهُمْ عَنْ
 أَقَاتِ الْقُفُوسِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالطَّبَارِ ۖ
 فَإِنَّهُمْ قَدْ قَاسُوا فَأَتَيْتُمْ ۖ وَعَرَفُوا غَوَايَكُمْ
 وَفَخَاضْتُمْ ۖ بِقَوَائِنِ ذَلِكَ زَمَانًا ۖ
 كَبَعْدَ كَمْ وَكَمْ ۖ حَتَّى عَلَبُوا عَلَيْهِ وَعَلَبُوهُمْ
 وَمَلَكُوهُمْ ۖ لَا تَخْشَى بَفْجِ الشَّيْطَانِ
 فِيكَ ۖ وَلَا تَهْمُزُ مِنْ سَهَامِ النَّفْسِ ۖ
 فَإِنَّهَا تَرْمِيكَ بِسَهَامِهِ ۖ فَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ
 عَلَيْكَ إِلَّا بِطَرِيقِهِمَا ۖ شَيْطَانُ الْجِنَّ لَا
 يَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا شَيْطَانُ الْإِنْسِ ۖ وَهُوَ
 النَّفْسُ وَأَقْرَانُ الشُّرُءِ ۖ اسْتَغْنِ بِاللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَاسْتَغْنِ بِهِ عَلَى هَوَا لَاءِ
 الْأَعْدَاءِ فَإِنَّهُ يُغِيثُكَ ۖ فَإِذَا وَجَدْتَهُ
 وَرَأَيْتَ مَا عِنْدَكَ وَحَاطَيْتَ بِهِ ۖ
 إِرْجِعْ مِنْ عِنْدِ ۖ إِلَى
 الْعَمَالِ وَالْحَلِيِّ ۖ
 وَخُلْهُمْ

خالی نہیں جو پاک تو ہے مگر صاف سُتھری نہیں) ریا کی حقیقت کو
 مخلص ہی خوب پہچانتے ہیں (کیونکہ اخلاص تو نام ہی ریا کے پھٹنے
 کا ہے پس) وہ ریا میں تھے اور اس سے خلاصی پائے گئے ہیں۔ ریا اہل اللہ
 کے راستہ کی ایک گھاٹی ہے جس پر گزرنے بغیر ان کو چارہ نہیں۔
 ریا اور خود پسندی اور نفاق شیطان کے تیر ہیں جن کو وہ قلو
 کی طرف پھینکتا ہے (تاکہ ان کو ہلاک کرے) پس اس سے
 ڈرنا چاہیے کہ بُزدلی ہے۔ البتہ ان کی زد سے بچنے کی تدبیر
 کرنی چاہیے جو کمال شجاعت ہے۔ اور وہ تدبیر صرف مشائخ
 بتائیں گے) ثم مشائخ کا کہنا مانو اور حق تعالیٰ تک پہنچانے والے
 راستہ میں چلنا ان سے سیکھو، کیونکہ وہ لوگ اس راستہ پر چل چکے
 ہیں۔ نفس اور خواہش اور طبیعت کی آفتیں انہیں سے پوچھو کہ وہ انکی
 آفتیں تھیل چکے اور ان کی مُفترتوں اور خیانتوں سے آگاہ ہو چکے
 ہیں۔ وہ زمانہ ورازتک اس میں مبتلا رہ چکے اور کیا کچھ مُدّت
 گزرنے کے بعد ان پر غالب آئے اور ان کے مالک بنے ہیں (اے مخاطب)
 شیطان نے جو تیرے اندر پھونک مار دی ہے (کہ تو اپنے نفس کو کبھی سمجھنے
 لگا) اس پر غور نہ ہو۔ اور نفس کے تیروں سے شکست کھاتے کہ وہ نفس
 تجھ پر شیطان کے تیر چلاتا ہے کیونکہ شیطان کو تجھ پر نفس ہی کے راستہ
 سے قدرت حاصل ہوتی ہے (پس اگر نفس کا چلایا ہو خود پسندی کا تیر
 کار گر ہو گیا تو شیطان تجھ پر تسلط ہو کر برباد کئے بغیر نہ چھوڑے گا) نوع جنت
 کا شیطان نوع انسان کے شیطان کے (یعنی نفس اور بدہم نشینوں کے)
 واسطہ بغیر تجھ پر قابو نہیں پاسکتا۔ حق تعالیٰ سے فریاد کر، اور ان
 دشمنوں پر اس سے مدد مانگ کہ وہ ضرورتیری فریاد رسی کریگا۔ اور
 پس جب (ان دشمنوں پر فتح پاکر) حق تعالیٰ کو پاجائے، اور
 جو کچھ وہاں ہے اس کو دیکھ لے اور اس سے بہرہ یاب ہو جائے
 تو اس کے پاس سے (اس کے) عیال اور مخلوق کی طرف لوٹنا

اور ان کو لے کر اس کی طرف جا۔ ان سے (حضرت یوسفؑ کی طرح) کہہ دے کہ لے آؤ میرے پاس اپنے سائے کنبہ کو۔ یوسفؑ جب ملک سلطنت سے کامیاب ہو گئے تو انھوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ لے آؤ میرے پاس اپنے سائے کنبہ کو (کہ سب عیش آرام سے گزاریں) بد نصیب وہی ہے جس کو حق تعالیٰ نصیب نہ ہوا۔ اور اس کو دنیا و آخرت میں اُس کا قُرب ہاتھ نہ آیا۔ حق تعالیٰ نے اپنی ایک کتاب میں فرمایا ہے کہ لے ابن آدم اگر میں تیرے ہاتھ نہ آیا تو کچھ بھی تیرے ہاتھ نہ آیا۔ اور حق تعالیٰ تیرے ہاتھ سے کیوں نہ جائے جبکہ تو اس سے اور اس کے ایمان والے بندوں سے مُرگر دان ہے۔ اپنے قول اور فعل دونوں سے ان کا ایذا رساں اور اپنے ظاہر اور باطن دونوں کا مُرخ ان سے پھیرے ہوئے ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ "مومن کو ایذا دینا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کو منہم کرنے سے پندرہ گنا زیادہ گناہ عظیم ہے۔" شجرہ پراسوس لے وہ شخص جو ہمیشہ اللہ کے فقیروں کو ایذا میں پہنچاتا ہے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانے والوں اس کے لئے نیک کام کرنے والوں اس کے بچانے والوں اور اس پر توکل کرنے والوں کو۔ شجرہ پراسوس عنقریب تو مریض ہے کہ کھینچ کر باہر نکال دیا جائے گا اپنے گھر سے اور تیرا وہ مال جن کو تو گھمنہ کرتا ہے ٹوٹ لیا جائے گا کہ نہ شجرہ کو نفع پہنچا سکیگا اور نہ (تکلیف عذاب کو) روک سکیگا۔

اٹھائیسویں مجلس

(۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۵ھ۔ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ایک شخص بچی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اللہ واسطے آپ کے ساتھ محبت

إِلَيْهِ قُلْ لَهُمُ امْتَوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝
يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَاظِفَةً بِالْمَلِكِ وَالْمَلِكُ
قَالَ لِأَهْلِهِ امْتَوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ أَكْثَرُهُمْ
مَنْ حُرِّمَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَفَاتَهُ الْقُرْبُ مِنْهُ
دُنْيَا وَآخِرَةً ۝ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ
يَا ابْنَ آدَمَ إِنْ فُتِكَ فَاثْنَا كُلُّ شَيْءٍ ۝ كَيْفَ
لَا يَهْدِيكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ مُعْرِضٌ عَنْهُ
وَعَنِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِبَادَةٍ ۝ مُؤْذِيًا لَهُمْ
بِقَوْلِكَ وَفِعْلِكَ ۝ مُعْرِضًا عَنْهُمْ بِظَاهِرِكَ
وَبَاطِنِكَ ۝ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۝ إِذِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَكْثَرُ
عَنِ اللَّهِ مِنْ تَقْصِيفِ الْكَبَةِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ۝ اسْمُكَ وَيْلَكَ يَا مَنْ لَمْ
يَزَلْ يُؤْذِي فَقَرَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ
بِهِ الصَّالِحُونَ لَهُ الْعَارِفُونَ بِهِ الْمُتَوَكِّلُونَ
عَلَيْهِ وَيْلَكَ أَنْتَ عَنْ قَرِيبٍ مَيْتٌ مَسْخُوبٌ
مُخْرَجٌ مِنْ بَيْتِكَ ۝ وَمَا لَكَ إِلَّا تَفْتَحُ خُرُ
بِهِ مَسْخُوبٌ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَرْدُّ عَنْكَ ۝

المجلس الثامن والعشرون

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بِالرِّبَاطِ تَسَاعَى
بِحِمَاةِ الْأَخِيَّةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ۝ فَقَالَ لَهُ إِنِّي أَجْبُكَ
فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

کی حقیقت کو
یہ کہ بچنے
ہیں۔ ریا اہل اللہ
کو چارہ نہیں۔
یہ جن کو وہ قاتلو
اس سے
کی تدبیر
رف مشائخ
پہنچانے والے
راستہ پر چل چکے
پوچھو کہ وہ اکی
آگاہ ہو چکے
کیا کچھ مدت
س (لے مخاطب)
نفس کو کچھ سمجھ
نکلت کہ وہ نفس
س ہی کے راستہ
و پسندی کا تیر
و ریکا) نوع جنات
اور بیم نشینوں کے
فریاد کر اور ان
فریاد رسی کر گیا۔
جائے، اور
ب ہو جائے
کی طرف لوٹنا

فَقَالَ لَهُ اَتَخِيذُ الْبَلَاءَ جَلْبَابًا اَتَخِيذُ الْفَقْرَ
 جَلْبَابًا لَا تَكُنْ تَرِيدُ تَتَصَفَّرُ بِصِفَتِي تَتَكَوَّمُ
 لِي ۚ لَئِنْ مِنْ شَرِّطِ الْمُحِبَّةِ الْمَوَافَقَةُ أَبُو بَكْرُ
 الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَا صَدَقَ فِي مُحَبَّةِ
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ أَنْفَقَ عَلَيْهِ
 جَمِيعَ مَالِهِ ۚ وَاتَّصَفَرَ بِصِفَتِهِ وَشَارَكَ
 فِي الْفَقْرِ ۚ حَتَّى تَحَلَّلَ بِالْعِبَاءِ ۚ وَافَقَهُ
 ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ۚ سِرًّا وَعَلَانِيَةً ۚ وَأَنْتَ
 يَا كَلِّ أَبُ تَدْعِي مُحَبَّةَ الصَّالِحِينَ وَ
 تُحِبُّهُمْ عَنْهُمْ دَنَائِبُكَ وَدَرَاهِمُكَ وَتُرِيدُ
 الْقُرْبَ مِنْهُمْ وَالْمُصَاحَبَةَ لَهُمْ ۚ كُنْ
 عَاقِلًا ۚ هَذَا هَذَا عَقْلٌ ۚ كَاذِبَةٌ ۚ الْمَحِبُّ لَا يُخَيُّ
 عَنْ تَحْبُوبِهِ شَيْئًا ۚ وَيُؤَثِّرُهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 كَانَ الْفَقْرُ مُلَازِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَارِقُهُ ۚ وَهَذَا قَالَ الْفَقْرُ
 أَسْرَعَ إِلَى مَنْ يُحِبُّهُ مِنْ سَبِيلِ الْمَاءِ إِلَى
 مَتْنَمَاهُ ۚ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ عَلَيْنَا كِدْرَةً عَسِرَةً
 مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَلَمَّا فُيَضَ صِبْغَتُ النَّبِيِّ
 عَلَيْنَا صَبْغًا ۚ فَشَرُّ طَائِفَةِ الرَّسُولِ الْفَقْرُ
 وَشَرُّ طَائِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَلَاءُ ۚ بَعَنَ بَعْضُهُمْ
 آتَهُ قَالَ وَحِلَّ الْبَلَاءِ بِأَوْلَادِهِ كَيْلًا لِي عَمَّ
 مُحَبَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَكُمْ ۚ وَنِفَاقِهِ وَرِيَابِهِ
 اِسْمُ عَنْ دَعْوَالِهِ وَكَيْلِكَ ۚ لَا تُخَاطِرُ بِرَأْسِكَ

رکھتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا کہ بلا کو چادر بنالے۔ فقر
 چادر بنالے۔ کیونکہ تو میری سی حالت بنانی اور میری کیفیت اختیار
 کرنی چاہتا ہے (پس جس طرح میں نے فقر و تکلیف کو پسند کیا اسی طرح
 تو بھی اس کو پسند کر) کیونکہ (محبوب کی) موافقت کرنا محبت کی
 شرط ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی محبت میں سچے بنے تو انھوں نے اپنا سارا مال آپ
 پر خرچ کر دیا اور آپ کی سی حالت بنائی۔ اور فقر میں آپ کے
 شریک ہو گئے یہاں تک کہ صرف ایک عبلے بدن دھنا پنا
 ظاہر و باطن اور کھلے اور چھپے ہر طرح آپ کی موافقت کی۔ اور تو
 اے دروغ گو۔ دعویٰ کرتا ہے دین داروں کے ساتھ محبت کا
 اور اپنے دینار و درہم ان سے چھپاتا ہے (کہ کہیں کسی کو کچھ دینا
 نہ پڑے) حالانکہ ان کے قرب اور ان کی مصاحبت کا خواہاں ہے
 سمجھ دو ابن۔ یہ محبت جھوٹی ہے۔ محب اپنے محبوب کے کسی چیز کو بھی نہیں
 چھپایا کرتا اور اس کو ہر چیز پر ترجیح دیا کرتا ہے۔ افلاس جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا ہوا تھا کہ جدا نہ ہوتا تھا اور
 اسی لئے آپ نے فرمایا ہے کہ جس قدر پانی کی رو لپنے سنتی کی طرف
 دوڑتی ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ فقر اس کی طرف چلتا ہے
 جو مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
 کہ جب تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ہے تو ہمیشہ
 دنیا ہم پر مکدر رہی اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو دنیا کا ہم پر مولا دھا
 مینہ برسنے لگا۔ پس محبت رسول کی شرط فقر و افلاس و حق تعالیٰ
 کی محبت شرط ہے بلا و تکلیف۔ ایک بزرگ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے
 ہیں کہ "بلا و ولایت بر تعینات کردی گئی ہے۔ تاکہ جھوٹ اور
 دکھائے اور نفاق کے ساتھ حق تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ نہ کیا
 جاسکے۔ تو اپنے دعوے اور جھوٹ سے باز آ۔ اپنی جان کے ساتھ خطہ

إِن كُنْتَ جِئْتَ بِصِدْقٍ وَآلَا فَلَا تُتَعَبْنَا
لَا تَتَّبِعْهُمْ عَلَى الصِّدْقِ فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ
مِنْكَ وَيَفْضَحُكَ ۖ لَا تَتَوَلَّعْ بِالْحَيَّةِ وَالسِّنَّةِ
فَإِنَّهُمَا يَهْلِكَا نَفْسًا ۖ إِنْ كُنْتَ حَقًّا
فَتَقَدَّمْ إِلَى السُّبْحِ ۖ طَرِيقُ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يَمْتَنِجُ إِلَى الصِّدْقِ ۖ وَيَخْتَارُ إِلَى
نُورِ الْمَعْرِفَةِ بِهِ ۖ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ
طَالِعَةٌ فِي قَلْبِ الصِّدِّيقِينَ ۖ لَا تَغِيبُ
كَيْلًا وَلَا نَهَارًا ۖ

يَا عَلَا هُمْ أَغْرَضَ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ عَاقِلًا وَلَا تَقْرُبْ أَكْثَرُ
أَهْلِ الزَّمَانِ ذُنُوبٌ عَلَيْهِمْ تِيَابُ
خُدْ مِرَاةَ الْفِكْرِ وَالظُّرُوفِ
وَأَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
يُبَصِّرَكَ بِكَ وَهَمِّهِ ۖ إِنْ قَدْ
خَبَرْتَ الْخَلْقَ وَالْخَالِقَ ۖ
فَوَحَّدْتَ اللَّهَ عِنْدَ الْخَلْقِ
وَالْخَلْقَ عِنْدَ الْخَالِقِ ۖ اللَّهُمَّ
سَلِّمْ نَا مِنْ شَرِّ وَرَهْمٍ ۖ
وَارْزُقْنِي خَيْرَكَ دُنْيَا
وَاخِرَةً ۖ إِيَّيْكَ
أَرْيَاكُمْ لَكُمْ فِي
جِبَالِكُمْ أَقْبَلُ
مَا أَخَذُ ۖ

معاملہ نہ کر اگر تو (دعویٰ محبت میں) سچا بن کر آیا ہے تو آجا اور
ہمیں نہ تھکا اہم کھوٹے کھڑے کے بچانے والے صراف ہیں
پس) اپنے کھوٹے دینار کو صراف کے سامنے پیش نہ کر کہ وہ
اس کو تجھ سے قبول نہ کرے گا۔ اور (تیری جعل سازی ظاہر کر کے) تجھ کو
رُسوا کر دے گا۔ (محبت خدا اور رسول ایذا رساں جانوروں کی طرح
خوفناک شے ہے پس) سانپ اور درندہ کے ساتھ عشق مت بگھار
کہ وہ دونوں تجھ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ ہاں اگر تو سپنیرہ ہے (کہ سچ
کے زہر کا آثار جانتا ہے) تو بیشک سانپ کی طرف قدم بڑھا اور اگر
تجھ میں طاقت ہے (کہ گرفت کو سہاڑ سکتا ہے) تو درندہ کی طرف
بے شک بڑھ۔ حق تہلے کے راستہ کو سچائی کی حاجت ہے (کہ ظاہر
صادق ہو) اور اس کی معرفت کے نور کی حاجت ہے (کہ کسی عارف
کا دامن پکڑے) معرفت کا آفتاب صدیقین کے قلب میں چمکاتا ہے
کہ نہ رات کو چھپتا ہے نہ دن کو۔ صاحبزادہ غضب خداوندی
کے نشانہ بنے ہوئے منافقوں سے اعراض کر عاقل بن اور
(ان کے پاس بھی نہ پھٹک) اس زمانہ کے اکثر لوگ حقیقت
بھیڑتے ہیں کہ ان پر کپڑے ہیں (پس صورت میں تو انسان ہیں
اور سیرت میں موذی شیطان) فکر کا آئینہ لے اور اس میں
نظر کر (تاکہ اپنی حالت میں غور کرنے سے نفاق و اخلاص کا پتہ
چلے) اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ وہ تجھ کو تیرا نفس اور ان منافقوں
کو دکھائے۔ میں مخلوق اور خالق دونوں کا تحبیرہ بکھچا ہوں۔
پس میں نے شر تو مخلوق کے پاس پایا اور خیر خوبی خالق کے
پاس۔ یا اللہ ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت
میں اپنی خوبی تجھ کو نصیب فرما۔ میں تمہارا خواہاں اپنے لئے نہیں
ہوں بلکہ تمہارا خواہاں ہوں تمہارے ہی لئے۔ میں تمہاری رستیوں
میں بل دیتا ہوں (کہ تم کو مضبوط و کارآمد بناؤں) میں جو کچھ بھی

مِنْكُمْ شَيْئًا إِلَّا لَكُمْ لَاحِقٌ فِي عَمَلِكُمْ
فِي مَا يَخْصِي غَنَى عَمَّا اخَذْتُمْ مِنْكُمْ مَا
عِنْدِي إِلَّا الْكَسْبُ أَوَ التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ
عَنِّي وَجَلَّ لِأَنَّا نَنْظُرُ مَا تَأْتُونِي بِهِ كَمَا
يَنْتَظِرُكُمْ هَذَا الْمُنَافِقُ الْمُرَائِي الْمُتَوَكِّلُ
عَلَيْكُمْ النَّاسِي لِرَبِّهِمْ عَنِّي وَجَلَّ بِأَنَّا جَعَلْتُ
أَهْلَ الْأَرْضِ فَلَكَ نَوَاعِقَاءُ وَلَا تَتَّبِعُوا
عَلَى فَإِنِّي أَعْرِفُ جَيْدَكُمْ مِنْ رَدِيكُمْ
يَتَوَفَّقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأْهِلِي لِي بِإِنْ
أَرَدْتُ الْفَلَاحَ فَكُنْ سَدًّا أَنَا لِقَضِيئِي
حَتَّى أَقْرَعَ دَمَافَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ
وَشَيْطَانِكَ وَأَعْدَاكَ وَأَقْرَانِكَ الشُّوْخَ
اسْتَعِينُوا بِرَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هُوَاكَ
الْأَعْدَاءِ وَالْمَنْصُورُ مَنْ يَصْبِرْ عَلَيْهِمْ
وَالْمَخْذُولُ مَنْ وَجَلَ إِلَيْهِمْ الْأَفَاتُ
كَثِيرَةٌ وَمَنْزِلُهَا وَاحِدٌ الْأَمْرَاضُ
كَثِيرَةٌ وَطَبِيبُهَا وَاحِدٌ يَا مَرْهَ النَّفُوسِ
سَلِّمُوا أَنْفُسَكُمْ إِلَى الطَّبِيبِ لَا تَتَّبِعُوا
فِي مَا يَفْعَلُ بِكُمْ فَهُوَ أَرَأَنُ بِكُمْ مِنْكُمْ
عَلَى مَحْوَ سَكْمٍ إِخْرُسُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا
تُعَارِضُوا وَقَدْ رَأَيْتُمْ الْخَيْرَ كَلِمَتِي
الَّذِي نِالَ الْآخِرَةَ الْقَوْمُ فِي سَكُونٍ
حُجِّي وَدَهْشَةٍ كَلِمَتِي بِفَاذَا
تَسْمُ لَهُمْ ذَلِكَ وَ
دَامُوا عَلَيْكُمْ

تم سے (ہدیہ وغیرہ) لیتا ہوں وہ تمہارے ہی لئے لیتا ہوں (کہ تم کو
اجرو نفع ملے) اپنے لئے نہیں لیتا۔ میرے پاس تو اس (خون توکل
میں جو میرے لئے مخصوص ہے اس (روپیہ پیسہ) کی طرف سے جو
تم سے لیتا ہوں بے نیازی ہے۔ میرے پاس یا کسب، اور یا خدا پر
توکل میں تمہاری لائی ہوئی چیزوں کا اس طرح منتظر نہیں رہتا
جس طرح یہ ریاکار منافق منتظر ہا کرتا ہے جو تم پر توکل کئے ہوئے اور
اپنے خدا کو بھول ہوئے۔ میں باشندگان زمین کی کسوٹی ہوں۔ پس
سمجھ دار بنو اور ظاہری ٹیپ ٹاپ مجھ کو مت دکھاؤ کہیں حق تعالیٰ
کی توفیق اور اہلیت عطا فرمائے کی بدولت تمہارے کھوٹے
اور کھرے کو خوب پہچانتا ہوں (اے مخاطب) اگر تو فلاح
چاہتا ہے تو میرے متوڑے کاہرن بن جا، تاکہ میں تجھے نفس تیری
خواہش، تیری طبیعت، تیرے شیطان اور تیرے دشمنوں اور تیرے
بدہم نشینوں کا دماغ کچلوں (اور سب کو سیدھا کر دوں) ان دشمنوں
کے مقابلہ میں اپنے پروردگار کی مدد چاہو۔ اور مدد اسی کی ہوتی ہے
جو ان کے مقابلہ میں جمائے (کہ پسپا اور مغلوب نہ ہو) اور بے یار و
مدد کار وہ ہے جو ان کے حوالہ کر دیا جائے (کہ جس طرح چاہیں اس
کام لیں) آفتیں بہتیری ہیں مگر ان کا نازل کرنے والا ایک ہی ہے
امراض بہتیرے ہیں مگر ان کا طبیب ایک ہی ہے۔ اے بیمار نفس
والو! اپنے نفوس کو طبیب کے سپرد کرو اور جو کچھ وہ ان کے ساتھ
(دوا بخلاؤ اور شتر زنی کا تکلیف دہ) برتاؤ کرے اس میں اس پر الزام
مت دھرو۔ (کہ محض ایذا پہنچانے کو ہم پر ظلم کیا) کیونکہ وہ تمہارے
نفوس پر تم سے بھی زیادہ شفیق ہے۔ اس کے سامنے بے زبان بخاؤ۔
اور اس سے معارضہ نہ کرو۔ یقیناً دنیا و آخرت میں پوری بھلائی
پاؤ گے۔ اہل اللہ پورے سکوت۔ پوری افسردگی اور پوری مدہوشی
میں رہتے ہیں۔ پس جب یہ ان کے لئے کامل ہو جاتا اور اس پر وہم

طَهُمُ كَمَا يَنْطِقُ الْحَمَادُ آتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 لَا يَنْطِقُونَ إِلَّا إِذَا نَطِقُوا يَأْخُذُونَ إِلَّا
 إِذَا عَطُوا لَا يَنْبَسُطُونَ إِلَّا إِذَا بَسَطُوا
 لَتَنْتَحَقَّتْ قُلُوبُهُمْ يَقُولُ الْمَلَأُكَ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا
 أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ هُ التَّحَقُّوا
 بِالْمَلَأُكَ وَزَادُوا عَلَيْهِم بِالْمَلَأُكَ
 زَادُوا عَلَيْهِم بِالْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِلْمِ
 بِهِ وَالْمَلَأُكَ غِلْمًا هُمُ وَاتَّبَاعُهُمْ
 يَسْتَفِيدُونَ مِنْهُمْ لِأَنَّ الْحَكْمَ تَصَبَّ
 فِي قُلُوبِهِمْ صَبًا قُلُوبُهُمْ تَحْرُوسُهُ مَنْ
 جَمِيعِ الْأَقَاتِ تَأْتِي إِلَى جَوَارِحِهِمْ وَ
 مَبَابِيهِمْ وَنُفُوسِهِمْ أَمَّا قُلُوبُهُمْ فَلَا
 إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَعَلَيْكَ
 بِتَحْقِيقِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ تَرَكِ الدُّنْيَا مَا ظَهَرَ
 مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ثُمَّ انْوَرِ لِلثَّانِي ثُمَّ
 الزُّهْدِ فِي مَبَاحِ الدُّنْيَا وَحَلَا لَهَا ثُمَّ
 الْإِسْتِغْنَاءُ بِفَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
 الزُّهْدِ فِي فَضْلِهِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِقُرْبِهِ
 وَإِذَا أَصَحَّ لَكَ الْإِسْتِغْنَاءُ بِقُرْبِهِ صَبَّ
 عَلَيْكَ فَضْلُهُ وَفَتَحَ عَلَيْكَ
 أَبْوَابَ أَسْمَاءِ بِبَابِ لُطْفِهِ
 وَرَحْمَتِهِ وَمِلَّةِ قَبْضِ
 عَلَيْكَ الدُّنْيَا ثُمَّ بَسَطَهَا لِي
 نَهَايَةِ وَهَلَا

حاصل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو گویائی عطا فرماتا ہے (کہ وہ ناسخ
 و راسخ بنے ہیں) جس طرح قیامت کے دن جمادات کو گویائی عطا
 فرمائے گا (کہ زمین بھی بولنے لگے گی) اہل اللہ اسی وقت بولتے ہیں
 جبکہ بلائے جاتے ہیں اور اسی وقت بولتے ہیں جبکہ دیئے جاتے ہیں
 اور اسی وقت انبساط حاصل کرتے ہیں جبکہ انبساط میں لائے جاتے
 ہیں ان کے قلوب فرشتوں کے قلوب سے جا ملے (جن کے
 حق میں) حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہو
 اس میں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس بات کے لئے مامور
 ہوتے ہیں اس کو بجالاتے ہیں "وہ ملائکہ کے ساتھ لاحق ہوتے
 اور مرتبہ میں ان سے بھی بڑھ گئے۔ حق تعالیٰ کی معرفت اور
 اس کے علم میں ملائکہ پر فوقیت لے گئے۔ فرشتے ان کے خادم اور
 ان کے ملازم ہیں کہ ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ کیونکہ حکمتوں کی
 (موسلاہار بارش) ان کے قلوب پر برسانی جاتی ہے۔ ان کے
 قلوب جملہ آفتوں سے محفوظ ہیں۔ آفتیں ان کے اعضاء ان کے
 اجسام اور ان کے نفوس تک آتی ہیں۔ لیکن ان کے قلوب تک
 نہیں آتیں۔ اگر تو ان کے مرتبہ تک پہنچنا چاہے تو اول حقیقت
 اسلام حاصل کر۔ اس کے بعد کھلے اور چھپے سارے گناہ چھوڑ
 پھر کامل احتیاط اختیار کر۔ اس کے بعد دنیا کی مباح اور حلال چیزوں
 سے رغبت اٹھا پھر فضل خداوندی کا غنا حاصل کر کہ بجز فضل حق کے
 کسی شے کی بھی حاجت نہ رہے اس کے بعد اس کے فضل میں بھی زہد اختیار
 کر اور اس کے قرب تو نگری اختیار کر پس جب اس کے قرب کی تو نگری میں
 لئے صحیح ہو جائے گی تو وہ تجھ پر اپنے فضل کا مینہ برسائے گا اور طرح طرح
 کے فضل کے دروازے اپنے لطف اپنی رحمت اور اپنے احسان کا
 دروازہ تجھ پر کھول دے گا۔ اول دنیا تجھ پر تنگ فرمائے گا اس کے بعد لے آتا
 اس کو فراخ کر دے گا۔ یہ (وسعت دنیا) اولیاء و صدیقین میں سے

ہوں (کہ تم کو)

خوان توکل

رف سے جو

اور یا خدا پر

رہتا

ہوئے اور

ہوں۔ پس

حق تعالیٰ

کھوٹے

گر تو فلاح

نفس تیری

اور تیرے

ان دشمنوں

کی ہوتی ہو

بے یار و

جاہیں سے

یک ہی چیز

بیمار نفس

کے ساتھ

سے الزام

تہا سے

نہان بجاؤ

بھلائی

ی مدد دہی

س پر دم

(أَحَادٍ أَوْ أَفْرَادٍ مِنَ الْأَوْفِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 لِعَوْلِهِمْ بِتَقْوَاهُمْ : فَإِنَّهُمْ لَا يَسْتَغْلُونَ عَنْهُ
 بِشَيْءٍ : وَأَمَّا الْغَالِبُ مِنْهُمْ فَالَّذِي نَبَا عَنْهُ
 مَقْبُوضَةٌ : إِنَّكَ يَجِبُ فَرَاغُهُمْ لَهُ وَ
 دُخُولُهُمْ عَلَيْهِ وَطَلَبُهُمْ مِنْهُ : وَكَوْنُ أَعْطَا
 هُمْ لِلدُّنْيَا لَعَلَّهُمْ كَانُوا يَسْتَغْلُونَ بِهَا
 عَنْ خِدْمَتِهِ وَيَقْعُدُونَ مَعَهَا : هَذَا
 هُوَ الْأَعْلَبُ وَذَلِكَ كَادِرٌ : وَالنَّادِرُ لَا
 يَتَعَلَّقُ عَلَيْهِ حُكْمٌ : بَيْنَمَا صَلَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةٍ مِنْ عُرَى مَدَّتْ عَلَيْهِ
 الدُّنْيَا فَلَمْ يَسْتَغْلِلْ بِهَا عَنْ خِدْمَتِهِ : لَمْ
 يَلْتَفِتْ إِلَى الْأَقْسَامِ مَعَ كَمَالِ الرَّهْبِ
 وَالْإِعْرَاضِ بِعُرْضَتِ عَلَيْهِ مَقَاتِلِهِمْ وَكَوْنُ
 الْأَرْضِ قَرْدَهَا : وَقَالَ رَبِّ اجْعَلْ مَسْكِنَنَا
 وَآمِنِينَ مَسْكِنَنَا وَآخِرِينَ مَعَ السَّائِكِينَ :
 أَلْزَهُدُنِيَّهَ صَالِحَةً : وَإِلَّا فَسَا
 يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَزْهَدَ قَسَمَهُ
 أَلْمُؤِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَقْلِ
 الْحُجَرِ : لَا يَشْرُكُ وَلَا يَسْتَغْلِلُ
 زَهْدٌ فِي الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِهِ وَ
 أَعْرَضَ عَنْهَا بِسِرِّهِ وَاشْتَغَلَ
 بِمَا أَمْرٌ بِهِ :
 وَعَلِمَ أَنَّ
 قَسَمَهُ لَا
 يَفُوتُهُ

کسی کسی کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ ان کے تقویٰ سے
 واقف ہے پس جانتا ہے کہ وہ کسی چیز میں بھی مشغول ہو کر اسکو
 نہیں چھوڑ سکتے (پس دنیا بکثرت دیدینا ان کے لئے مضر نہیں) باقی
 اکثر اولیاء کی یہی حالت ہوتی ہے کہ دنیا ان سے سمیٹ لی جاتی ہے
 کیونکہ اسکو ان کا اپنے ہی لئے فارغ۔ اپنے ہی دوا میں حاضر اور
 اپنا ہی طالب بنائے رکھنا پسند آتا ہے پس ان کو مال و منال عطا
 نہیں فرماتا، اگر ان کو دنیا عطا فرماوے تو شاید وہ اسکے شغل میں
 اسکی خدمت سے غافل ہو جائیں اور دنیا ہی کے ساتھ بیٹھ رہیں
 یہ قاعدہ تو اکثر ہے اور وہ نادر ہے اور نادان دیکھتا ہے کہ کمال کا تقاضا نہیں
 ہوتا (اس لئے عام طور پر یہی حکم لگایا جاتا ہے کہ طالب حق کے لئے
 فقر اور تنگدستی لازمی ہے) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی
 میں سے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی مگر انھوں نے خدا کی خدمت
 کو چھوڑ کر اس میں مشغول ہونا پسند نہ کیا۔ کمال زہد اور اعراض کی وجہ
 سے مقوم کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپ پر روئے زمین کے خزانوں
 کی کنجیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ان کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ اے
 میرے رب مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین ہی ہونے کی
 حالت میں موت دے اور مساکین ہی کے ساتھ میرا حشر فرما۔
 زہد درحقیقت عمدہ نیت کا نام ہے کہ دل میں کسی شے کی رغبت
 نہ ہو اور جو کچھ لے وہ تعمیل خداوندی کی نیت سے لے، ورنہ اپنے
 مقوم سے زہد اختیار کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں ہے (زہد بھی لیتے
 ہیں اور حرص بھی مگر نیت کا فرق ہے کہ) مومن حرص کی گرائی سے
 راحت میں رہتا ہے نہ طمع کرتا ہے نہ جلدی مچاتا ہے اپنے دل
 سے تمام چیزوں میں بے رغبت اور اپنے باطن کے ساتھ ان سے
 روگردان بننا اور حکم خداوندی کی تعمیل میں مشغول رہتا ہے۔ اور
 جانتا ہے کہ اسکا مقوم اس کے ہاتھ سے جانے سکے گا پس اسکا

فَلَمْ يَطْلُبْهُ ۖ تَرَكَ الْأَهْلَامَ نَعْدًا وَاحْلَفَهُ وَ
نَدَلَ وَتَسَّأَلَهُ قَبُولُهَا ۖ

يَا عَلَامَ نَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ يُسَيِّرُكَ فِي
طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِلَى إِيْمَانٍ تُثَبِّتُكَ
فِيهَا ۖ تَحْتَاجُ فِي أَوَّلِ سُلُوكِكَ فِي هَذَا
الطَّرِيقِ إِلَى هِمِّيَانٍ ۖ وَفِي آخِرِهِ إِلَى
إِيْمَانٍ ۖ يَخْلُفُ طَرِيقَ مَكَّةَ ۖ بَعْضُهُمْ قَالَ
طَرِيقُ مَكَّةَ يَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ وَهَمِّيَانٍ
وَهَذِهِ الطَّرِيقُ الَّتِي قَدْ أَشْرَفْتَ إِلَيْهَا تَحْتَاجُ
إِلَى هَمِّيَانٍ وَرَأْيَانٍ بِدَايَةٍ وَنَهَائِيَةٍ ۖ
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
أَنَّهُ أَوَّلُ مَا طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ عَلَى

وَسَطِهِ هَمِّيَانٌ فِيهِ حَمِيَّةٌ دِينِيَّةٌ
يُنْفِقُ مِنْهُ وَيَتَعَلَّمُ وَيَدُقُّ عَلَيْهِ

بِدْنٍ وَيَقُولُ ۖ كَوْلَا لَوْ لَتَمَسَدَ لَوْ
يُنَا ۖ فَلَئِمَّا حَصَلَ لَهُ الْعِلْمُ وَ

عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقَ مَا
بَقِيَ مَعَهُ عَلَى الْفَقْرِ أَوْ فِي يَوْمٍ

وَاحِدٍ ۖ وَقَالَ لَوْ أَنَّ السَّمَاءَ
حَدِيدٌ لَا تُمْطَرُ وَلَا الْأَرْضُ

صَحْرٌ لَا تَنْبُتُ وَالدُّنْيَا

بِرَبِّكَ فِي الطَّلَبِ
رَأْيٌ كَأَفْرِ

طالب نہیں بنتا۔ جو چیزیں اس کے مقصود میں ہیں انکو چھوڑ دینا
ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتی اور عاجزانہ درخواست کرتی ہیں
کہ ہکو قبول کرو۔ صاحبزادہ تجھ کو اذل ایمان کی ضرورت ہے
جو تجھ کو حق تعالیٰ کے راستہ میں چلائے اور پھر ایمان کی حاجت
جو تجھ کو اس راستہ میں ثابت قدم رکھے کیونکہ یقین کے بغیر محض
سنی سنائی باتوں کے مان لینے سے لٹے پاؤں کوٹ آجیگا اندیشہ
ہے۔ اس راستہ (طریقت) میں چلنے کی ابتدائی حالت میں تجھ
کو ضرورت ہے ہمیانی (یعنی زرو مال) کی (کہ کہیں بے زری اور
تنگدستی متوحش بنا کر راہزنی نہ کرے) اور آخر میں جا کر تجھ کو ضرورت
ہے ایمان کی (کہ ایمان بچتے ہو جانے پر فقر مضر نہیں بلکہ خیر ہے) بخلاف
مکہ کے راستہ کے (جس کو سفر حج کہتے ہیں) کہ وہاں ابتدا میں ضرورت
ایمان کی (کہ اس کے بغیر نہ حج فرض ہوتا ہے اور نہ توفیق سفر ہوتی ہے)
اور بعد میں ضرورت ہے ہمیانی (یعنی زرو مال) کی (کہ جب راہ راہ آہلئے
تو سفر کا ہتھیار ہو) اور اس راستہ میں جبکی طرف میں اشارہ کر چاہوں
ابتدا میں ضرورت ہے ہمیانی کی اور انتہا میں ایمان کی سفیان ثوری
سے منقول ہے کہ ابتداء طالب علمی میں ان کی کمربد ایک ہمیانی
تھی جس میں پانچ سو دینار تھے۔ اس میں سے خرچ کرتے اور
علم پڑھتے اور اس پر اپنا ہاتھ مار کر یوں فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو
نہ ہوتی تو توگم ہم کو رد مال بنا لیتے (کہ ان کے پس خوردہ سے
بیٹ بھر نے پر ہماری نظر رہتی اور پڑھنا پڑھانا خاک ہوتا، پس
جب ان کو علم حاصل ہو گیا اور عارف حق بن گئے تو جو کچھ ان کے
پاس بچ رہا تھا سب ایک ہی دھم میں فقروں پر خرچ کر دیا اور
فرمایا کہ اگر آسمان لوہا بن جائے کہ ایک بونہ بھی نہ برائے اور زمین پتھر
ہو جائے کہ ایک دانہ سبزی نہ اگائے اسپر بھی اگر میں اپنے رزق کی طلب
نکرا ہتمام کروں تو میں کفر ہوں (کہ روزی رساں کے سچے و علم پانچا نہ کھا

نہایت سے
ہو کر اسکو
نہیں باقی
بجائی ہے
جس حاضر اور
منال عطا
شغل میں
بھیڑیں
غلط نہیں
تاکے لئے
ان ہی
خدمت
میں کیونکہ
خیر خواہ
فرمایا کہ
دنوں کی
مشر فرما
کی غمت
نہ اپنے
بھی لیتے
نی سے
نے دل
ان سے
ہے۔ اور
اسکا

عَلَيْكَ بِاَلْكَسْبِ وَالتَّعَلُّقِ بِالسَّبَبِ اِلَى اَنْ
يَقْوَى اِيْمَانُكَ : خَيْرٌ اَنْتَقِلُ مِنَ السَّبَبِ
اِلَى الْمُسَيَّبِ : اَلَا نُبَيِّكُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
اِكْتَسَبُوا وَاَقْتَرَضُوا وَتَعَلَّقُوا بِالسَّبَابِ
فِي اَوَّلِ اَمْرِهِمْ : وَفِي الْاٰخِرَةِ تَوَكَّلُوا بِجَهَنَّمَ
بَيْنَ الْكَسْبِ وَالتَّوَكُّلِ بِدَايَةٍ وَهَآئِهِ :
شَرِيعَةٌ وَحَقِيقَةٌ :

بِأَمْحَرُومٌ لَا تَخْلُ مِنْ يَدِكَ
الْكُسْبُ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى مَا فِي آيِدِي
النَّاسِ وَتُكْدِي مِنْهُمْ : فَتَكُونُ نِعْمَةً اَلْفَدْلُ
فِي مَقْتُلِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبْعِدُ لَوْ تَزَلُّ
الْكُسْبُ وَالْكُدْيَةُ مِنَ النَّاسِ
عُقُوبَةٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ :
سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا اَزَالَ مُلْكُهُ
عَاقِبَتُهُ بِأَشْيَاءٍ مِنْ جُمْلَتِهَا الْكُدْيَةُ
مِنَ النَّاسِ : كَانَ فِي أَيَّامِ مَمْلُكَتِهِ
يَكْتَسِبُ وَيَأْكُلُ : فَلَمَّا صَبَّحَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ اُخْرِجَهُ مِنْ مَمْلُكَتِهِ وَ
صَبَّحَ عَلَيْهِ طُرُقُ الْأَرْزَاقِ حَتَّى أَكْدَى
مِنَ النَّاسِ : وَكَانَ سَبَبُ ذَلِكَ عِبَادَةً
أَمْرًا فِي بَيْتِهِ نِسْمًا لَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا :
فَبَقِيَ فِي الْعُقُوبَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : يَوْمٌ
يَوْمٌ : الْقَوْمُ لَا فَرْحَةَ لِعَيْهِمْ وَلَا دَوَّاهُمْ
لَحْيَاهُمْ : لَا قَرَارَ لِعَيْهِمْ : لَا سَكُونًا
لَا مَصَادِقَهُمْ حَتَّى يَلْقَوُا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ

(اے مخاطب) اپنے ایمان کے قوی ہونے تک تو کسب کرنا
اور سبب کے ساتھ تعلق رکھنا لازمی سمجھ۔ اسکے بعد جب ایمان
قوی ہو جائے تو سبب خالق سبب کی طرف منتقل ہو جا کہ جس
خدا نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ بلا سبب بھی دے سکتا ہے) انبیاء
علیہم السلام نے اپنی ابتدائی حالت میں کسب بھی کیا۔ قرض بھی
لیا اور اسباب کے ساتھ تعلقات بھی رکھے اور آخر میں (سب کو
چھوڑ کر) توکل اختیار کیا۔ پس ابتداء و انتہاء بڑے شریعت و
طریقت کسب اور توکل دونوں کے جامع بنے۔

اے بد نصیب لوگوں کے مال و متاع پر بھروسہ رکھ کر کہ ان
سے بھیک مانگنے لگے محنت مزدوری کو اپنے ہاتھ سے رت چھوڑ، کہ
(جسمانی) طاقتوں کی نعمت کا ناشکر ابن جائیگا پس (اس کی سزا
میں) حق تعالیٰ تجھ پر ناراض ہو گا اور تجھ کو دوزخ پہنچا دیگا۔
کسب چھوڑنا اور لوگوں سے بھیک مانگنا بندہ کے لئے حق تعالیٰ
کا عذاب ہے۔ سلیمان کی سلطنت جب حق تعالیٰ نے زائل کی تو ان
کو چند قسم کی سزائیں دیں۔ منجملہ انکے لوگوں سے بھیک مانگنا بھی
تھا۔ اپنی سلطنت کے زمانہ میں آپ کسب کر کے کھاتے تھے پس
جب حق تعالیٰ نے ان پر تنگی فرمائی تو ان کو ان کی مملکت سے باہر
کر دیا اور چالیس دن تک رزق کے راستے ان پر تنگ رکھے
کہ نوبت سوال کی پہنچ گئی اور اس کا سبب ایک عورت کا آپ کے
مکان میں چالیس دن تک ایک مورت کی پرستش کرتے ہونا
تھا جس کی آپ کو خبر نہ تھی مگر شان نبوت کے سبب تنہی ہی بات
عتاب کے لئے کافی تھی کہ خبر کیوں نہ لی۔ پس اُس کی بت پرستی
کے ایک ایک دن کا بدلہ آپ کی سزا کا ایک ایک دن قرار پایا۔

اہل اللہ جب تک اپنے رب سے جا ملنے انکے غم کو خوشی نصیب ہے۔ نہ
انکے بوجھ کو (سر سے) اُترنا۔ نہ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور نہ ان کی

وَلَقَدْ اَوْفَوْهُ
لِقُلُوبِهِمْ
الْاُخْرَى :
الْمَنَادُ الْاَلْفُ
وَقَالَ رَبِّ
يَا غُلَامُ
اَطْعِمْ هَٰذَا
الْمَلَّانَ وَ
مِنَ الْاَحْلَافِ
اَللَّهُمَّ
السَّجْدَ
وَقَالَ رَبِّ
جَمَادِي الْاُولَى
عَنِ النَّبِيِّ
قَالَ مَنْ
ذَهَبَ لِي
هَذَا الْاَمْنِ
مَامٌ وَحَدَّثَ
بِاللهِ عَزَّ
رَسُولِهِ
فِي التَّوْبَةِ
وَيَكُنْ
تَوْبَةً

مصببت کو تسلی۔ اور ان کے (حق تعالیٰ سے) ملنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک دنیا میں ملنا اپنے قلوب اور باطن سے اور یہ تو شاذ نادر ہے اور دوسرا (مرنے کے بعد) آخرت میں ملنا (جو عام ادبیار کو نصیب ہوگا) جب وہ اپنے رب سے جا ملیں گے تب راحت و خوشی ان کو حاصل ہوگی۔ لیکن اس سے پہلے تو ان کی مصیبت ہر وقت ہی کی ہے (پھر نفس کے متعلق کچھ گفتگو کی اور اس کے بعد فرمایا) صاحبزادہ! نفس کو خواہشات اور لذتوں سے باز رکھ اور اس کو پاکیزہ کھانا کھلا جو نجس نہ ہو۔ پاکیزہ تو حلال ہے اور حرام نجس ہے۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) کہ اس کو حلال کی غذا دے تاکہ وہ نہ تکبر کرے نہ اتر لے اور نہ بے ادب بنے۔ یا اللہ ہم کو اپنی معرفت بخش تاکہ ہم تیرے عارف بن جائیں۔ آمین۔

انتیسویں مجلس

(الجمادی الثانیہ ۸۵۲ھ۔ مدرسہ معرود)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مالدار (کی تعظیم) کے لئے اس مال کی خواہش میں جو اس کے ہاتھ میں ہے اپنی جگہ سے ہلاتو اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ سن لو اے منافقو۔ یہ اس شخص کے لئے ہے جس نے مالداروں کے لئے حرکت کی۔ پھر کیا پوچھنا اس کا ناز روزہ اور حج بھی انہیں کے لئے ہو اور ان کی جو کھٹوں کو چومتا رہے۔ اے شریک خدا قرار دینے والو (کہ مالداروں کو خدا کی طرح حاجت روا اور مستحق صوم و صلوٰۃ سمجھتے ہو) تمہیں حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی مطلق خبر نہیں۔ مسلمان بنو اور توبہ کرو اور توجہ میں اخلاق کی شان حاصل کرو تاکہ تمہارا ایمان سندرست اور تمہارا ایقان قوی ہو جائے اور تمہاری توحید کو نشو و نما حاصل ہو کہ اس کی شافیس عرضیں تک

وَلَقَاءُ هُمْ عَلَى صُرْبَيْنِ ۖ لِقَاءُ فِي الدُّنْيَا لِقَاءُ لَهُمْ وَأَسْرَارُهُمْ وَهُوَ نَادِرٌ ۖ وَلِقَاءُ فِي الْآخِرَةِ ۖ إِذَا الْقَوَارِبُ هُمْ عَتَرٌ وَجَلَّ جَاءَ هُمْ الْهَنَاءُ وَالْفَرْحُ أَمَّا قَبْلَ هَذَا فَمَصَابِرُهُمْ وَرَأْمٌ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِ النَّفْسِ يَا غَلَامُ ائْتِنِيهَا السَّمَوَاتِ وَاللَّائِي وَاطْعِمَهَا طَعَامًا طَاهِرًا لَا يَكُونُ فِجْسًا ۖ الظَّاهِرُ الْخِلَالُ وَالْحَرَامُ الْغَيْبُ ۖ شَعْرٌ قَالَ غَدَّ هَا مِنْ الْخِلَالِ حَتَّى لَا تَبْطُرَ وَتَشْمَخَ وَتُسْوِ الْأَذَى اللَّهُمَّ عَرِّفْنَا بِكَ حَتَّى نَعْرِفَكَ أَمِينٌ ۖ

المجلس الثاسع والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَمْرِ رَسُولِهِ عَادِي عَشْرَ بَهْمَادِي الْآخِرَةِ سَنَةً خَمْسِينَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ مَنْ تَزَعَزَعَ لِعَنَى طَلِبًا لِمَا فِي يَدَيْهِ وَهَبَ مُنْتَدًا دِينَهُ ۖ اسْمَعُوا يَا مُنَافِقُونَ ۖ هَذَا الِئْمَنُ تَزَعَزَعَ لِلْأَغْنِيَاءِ فَكَيْفَ مَنْ صَلَّى وَهَامَ وَحَمَّ لَهُمْ وَقَبِلَ أَعْتَابَهُمْ يَا مُشْرِكِينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا عِنْدَكُمْ مِنْهُ وَلَا مِنْ رَسُولِهِ خَبَرٌ ۖ اسْلُمُوا وَخُوبُوا وَأَخْلَصُوا فِي التَّوْبَةِ ۖ حَتَّى يَبْدَأَ إِيْمَانُكُمْ وَتَنْتَشِرَ تَوْحِيدُكُمْ فَتَصْعَدَ فُرُوعُهُ إِلَى الْعَرْشِ ۖ

سب کرنا
ب ایمان
جا کہ جس
ہے انبیاء
قرض بھی
سب کو
نریعت و

کہ کر کہ
چھوڑ کہ

س کی سزا
ک دیگا۔

حق تعالیٰ
مل کی توان

ناگنا بھی
نے خھے پس

ت سے باہر
نگ رکھے

دست کا پکے
کرتے ہنا

نئی ہی بات
بت پرستی

زار پایا۔

بیستم۔ نہ
رک اور نہ انکی

يَا عَلَامُ اِذَا تَرَانِي اِيْمَانُكَ وَصَعِدَتْ
شَجَرَتُهُ بِاَعْنَاكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَنْكَ وَ
عَنِ الْخَلْقِ يُعْنِيكَ عَنْ كَيْفِكَ وَعَنِ الْكِتَابِكَ
الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُشْبِعُ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ وَ
سِرَّكَ : يُوقِفُكَ عَلَى بَابِهِ وَيُعْنِي فَمَرَّةً
بِذِكْرِهِ وَقُرْبِهِ وَالْأُنْسُ بِهِ : وَلَا تَبْلَى
بِمَنْ أَكَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ بِهَا : لَا
تُبَالِي بِمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ : فَصَيِّرْ دُؤْيَتَكَ
لَهُ رَحْمَةً وَكَلِمَةً : يَا مَنْ يَدْعُو
الْعِلْمَ وَيَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ أَيْدِيهَا وَيَذِلُّ لَهَا
قَدْ أَهْلَكَ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ : ذَهَبَتْ بَرَكَهَةٌ
عَلَيْكَ : ذَهَبَ لُبُّهُ وَبَقِيَ قَشْرُهُ : وَأَنْتَ يَا
مَنْ بَيَّنَّ عِيَّ الْوَيْدَادَةِ وَقَلْبُهُ يَعْبُدُ الْخَلْقَ وَ
يَخَافُهُمْ وَيَرْجُوهُمْ : ظَاهِرُ عِبَادَتِكَ لِلَّهِ
عَزَّوَجَلَّ وَبَاطِنُهَا لِلْخَلْقِ : كُلُّ طَلَبِكَ
وَهَمِّكَ لِمَا يَأْتِيهِمْ مِنَ الدُّرْهِمِ
الَّذِي نَارُ وَالْحَطَامِ : تَرْجُو أَحَدَهُمْ وَتَنْهَاهُمْ
وَتَخَافُ مَتَعَهُمْ وَتَرْجُو عَطَاءَهُمْ بِكَثْرَةِ
تَعَادِيكَ وَتَخَافُكَ وَلَيْسَ كَلَامُكَ
عَلَى آبَائِهِمْ وَيُحِبُّكَ أَنْتَ مُشْرِكٌ
مُنَافِقٌ مُرَارِي مُدَاخِلٌ زُنْدِيقٌ
وَيْلَكَ عَلَى مَنْ تَتَّبَعُهُمْ عَلَى
مَنْ يَعْلَمُ خَائِفَةَ الْأَعْيُنِ
وَمَا تَخْفَى
الطُّدُورَةُ

ہاجڑھیں۔ صاحبزادہ۔ جب تیرا ایمان پرورش پایا جائے گا
اور اس کا درخت اونچا چڑھ جائے گا تو حق تعالیٰ تجھ کو خود تجھ سے
اور ساری مخلوق سے بے نیاز بنا دے گا۔ تجھ کو تیرے کسب و کتاب
سے بے پروا کر دے گا۔ حق تعالیٰ تیرے نفس تیرے قلب و دیرے
باطن کا پیٹ بھر دے گا۔ تجھ کو اپنے آستانہ پر کھڑا کرے گا۔ اور
تیرے فقر کو اپنے ذکر اور اپنے قرب اور اپنے ساتھ انس کی تو نگری
بخشے گا۔ پھر تجھ کو پروا نہ رہے گی کہ کون دنیا کو کھاتا اور اس میں مشغول
رہتا ہے۔ تو پروا نہ کرے گا کہ دنیا کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ اب
تیرا اس (دُنیا دار) کو دیکھنا اس کے مال کی حرص میں نہ ہوگا بلکہ
بطور شفقت اور کلفت اور ظلمت ہوگا کہ افسوس کس تباہی
میں مبتلا ہے، اے وہ شخص جو علم کا دعویٰ کرتا اور دُنیا داروں
سے دُنیا کا طالب بنتا اور ان کے سامنے عاجزی کرتا ہے حق تعالیٰ
نے تجھ کو علم دے کر گمراہ بنا دیا کہ تیرے علم کی برکت جاتی رہی ہے۔
مغر جاتا رہا اور پوست باقی رہ گیا اور اے وہ شخص جو عبادت کا
دعویٰ کرتا اور اس کا قلب مخلوق کی پرستش کرتا رہا اور انہیں سے
ڈرتا اور انہیں سے توقع رکھتا ہے۔ تیری عبادت ظاہر تو اللہ تعالیٰ
کے لئے ہے اور باطن میں مخلوق کے لئے۔ تیری ساری طلب اور
سارا فکر وہی درہم و دینار اور مال و اسباب ہے جو ان کے ہاتھوں میں ہے
تو ان کی تعریف و توصیف کا آرزو مند رہتا اور ان کی مذمت بُرخی
سے ڈرتا ہے۔ تو مخالفت ہے ان کے ہاتھ روک لینے سے اور متوقع
ہے ان کی بخشش کا (جس کی علامت یہ ہے کہ) تو اکثر ان کے دروازوں
پر پڑا رہتا اور چا پلوسی کرتا اور نرم و میٹھی باتیں بناتا رہتا ہے۔ تجھ پر
افسوس کہ تو مشرک ہے۔ منافق ہے۔ ریاکار ہے۔ بد دین ہے اور
زندیق ہے۔ تجھ پر افسوس ہے مٹنے کاری کی بھڑک کس پر پیش کر رہا ہے
کیا اس ذات پر جو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز سے آگاہ ہو؟

رَيْكَ
وَأَنْتَ
أَكْبَرُ
وَلَا تُنْ
كُنْ
لَا تُنْ
لِلْمَنْعِ
مَا قَدْ
بُدَّ مِنْ
مِنْهُ
قَصْرًا
وَقَدْ
بِجَمِيعِ
مِنْ مُؤْ
ظَوَاهِرِ
وَأَهْوَا
عَنْكُمْ
عَنْكُمْ
بِحَبَابَتِكَ
الْمَوْتُ
عَنْ أَيْدِ
ثُمَّ يُعْ
الْأَكْبَرُ
عَلِمَتْ فِي
أَنْتَ صَدِّ

رَيْكَ تَقِفْ فِي الصَّلَاةِ وَتَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَأَنْتَ تَكْذِبُ فِي قَوْلِكَ : أَكَلْتُ فِي قَلْبِكَ
أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ثُبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَعْمَلْ حَسَنَةً لِّغَيْرِهِ : لَا لِلدُّنْيَا وَلَا لِلْآخِرَةِ
كُنْ مِمَّنْ يُرِيدُ وَجْهَهُ : أَعْطِ الزُّبُورَ بِحَقِّهَا
لَا تَعْمَلْ لِلْحَمْدِ وَالنَّعَاءِ : لَا لِلْعَطَاءِ وَلَا
لِلْمَنَحِ : وَيَحْكُ رُفْقَكَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ :
مَا قَدْ قَضَى عَلَيْكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لَا
يَدَّ مِنْ حَقِّيهِمْ : فَلَا تَسْتَنْدِلْ بِشَيْءٍ قَدْ فُرِعَ
مِنْهُ وَاسْتَتِمْ بِطَاعَتِهِ : قَلِيلَ حِرْصِكَ وَ
قَصْرَ أَمْلِكَ رَاجِعِ الْمَوْتَ فَصَبَّ عَيْنَيْكَ :
وَقَدْ أَفْلَحْتَ عَلَيْكَ بِمُوَافَقَةِ الشَّرْعِ فِي
جَمِيعِ أَحْوَالِكَ يَا قَوْمُ أَلَيْسَ قَدْ بَقِيَ عِنْدَكُمْ
مِنْ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ قَدْ تَرَكْتُمُوهُ مِنْ أَيْدِي
طُغَاهِرِكُمْ وَبَوَاطِنِكُمْ وَتَبَعْتُمُو نَفُوسَكُمْ
وَأَهْوَاؤَكُمْ وَأَمْتَرْتُمُو عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
عَنْكُمْ يَوْمَ مَا بَعْدَ يَوْمِ يَرْجِعُ الْعَذَابُ وَالنَّكَالُ
عَنْكُمْ : وَفِي الْآخِرَةِ يُنْزَلُ عَلَيْكُمْ مِنْ جَمِيعِ
جَهَنَّمَ : يَأْخُذُ لَهٍ وَيَبْطِشُ بِكَ : ثُمَّ يُجِيبُكَ
الْمَوْتُ وَالذُّرُولُ إِلَى الْقَبْرِ : فَتَلْقَى ضِيقَهُ وَ
عَذَابَهُ : فَتَجِبُ فِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ :
ثُمَّ يُعَادُ إِلَيْكَ بُنْيَتُكَ : وَتُحْمَلُ إِلَى الْعَرْشِ
الْكَبِيرِ : فَتُحْمَلُ سَبَّ عَلَى الدَّرَجَاتِ وَعَلَى جَمِيعِ مَا
عَمِلْتَ فِي السَّامَاتِ تُسْأَلُ عَنِ الْقَبِيلِ وَالْكَفَّةِ
أَنْتَ صَنْعَ بِلَادُوجٍ جَلْدٌ تَارِسٌ بِلَا مَفْعَةٍ وَلَا

تجھ پر افسوس ہے کہ نماز میں کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے : کہ اللہ
سب سے بڑا ہے ، حالانکہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے ۔ (کیونکہ)
مخلوق تیرے قلب میں حق تعالیٰ سے بڑا ہے ۔ اللہ سے توبہ کر ۔
اور کوئی نیکی اس کے سوا کسی کے لئے مت کرنے دُنیا کے لئے
اور نہ آخرت کے لئے ۔ اُس گروہ میں سے بن جو اسی کی ذات
کے طالب ہیں ۔ ربوبیت کا حق ادا کر ۔ کوئی عمل نہ حمد و ثنا کیلئے
کرنے عطا و منع کے لئے تجھ پر افسوس ہے تیرا رزق نہ کم ہو سکتا ہے نہ
زیادہ ۔ بھلائی اور بُرائی جو کچھ تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے اس کا اتنا
ضروری ہے پس جس چیز سے فراغت ہو چکی اس میں مشغول مت ہوا
حق تعالیٰ کی طاعت میں مشغول ہو ۔ اپنی حرص کو کم کر اور اُمید کو کوتاہ ۔
اور موت کو ہر وقت نظر کے سامنے رکھ یقیناً فلاح پائے گا اپنی
ساری حالتوں میں شریعت کی موافقت کو ضروری سمجھ ۔
صاحبو ۔ کیا شریعت کی کسی قسم کی موافقت تمہارے نزدیک
باقی نہیں رہی ؟ تم اس کو چھوڑ چکے اپنے ظاہر اور باطن دونوں کے
ہاتھوں سے ۔ اور پیچھے لگ لئے اپنے نفسوں اور اپنی خواہشوں
کے ۔ اور حق تعالیٰ کی دن بدن بُر دباری سے دھوکا کھایا ۔ وہ
عذاب اور سزا کو تم سے (دُنیا میں) اٹھائے ہوئے ہے اور آخرت
میں تمہاری ہر جانب سے اس کو نازل فرما دیگا تجھ کو پکڑے گا اور
گرفتار کر لے گا ۔ پھر تجھ کو موت آئے گی اور قبر میں اُترنا ہوگا ۔ پس
اس کی تنگی اور اس کا عذاب تجھ کو پیش آئے گا اور قیامت تک تو
اسی میں مبتلا رہے گا اس کے بعد تیرا جسم دوبارہ پیدا کیا جائیگا اور
تجھ کو بڑی پستی کی طرف لایا جائے گا اِس وقت ذرہ ذرہ کا اور
منٹ منٹ میں جو کچھ بھی تو نے کیا تھا سب کا تجھ سے حساب
یا جائیگا ۔ اور کم ہو یا بیش ہر بات کی تجھ سے باز پرس ہوگی ۔ تو
محض بت ہے بلا روح کے اور سو کھا چڑھ ہے بلا معنی اور بلا قوت کے

جائے گا
وہ تجھ سے
بے کتاب
اور تیرے
لے گا ۔ اور
لی تو تیری
میں مشغول
ہے ۔ اب
ہوگا بلکہ
س تیری
نیاداروں
حق تعالیٰ
زہی ۔ ہا
بادت کا
انہیں سے
تو اللہ تعالیٰ
سلب اور
وں میں سے
تیرے
اور متوقع
در وازوں
جو ۔ تجھ پر
ہے اور
بکر رہا ہے
گاہ جو ؟

قُوَّةَ لَا تُصَلِّمُ إِلَّا لِلنَّارِ عِبَادَ تِلْكَ لَا اخْلَاصَ
فِيهَا فَإِذَا لَرُومَ فِيهَا لَا تُصَلِّمُ أَنْتَ وَعِبَادَتُكَ
إِلَّا لِلنَّارِ مَا تَحْتَابُ تَتَعَبُ بِإِنْ لَمْ تُخْلِصْ
فِي الْأَعْمَالِ مَا يُفِيدُ مِنْهَا شَيْءٌ ۖ أَنْتَ مِنَ
الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ ۖ عَامِلَةٌ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةٌ
فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ إِلَّا أَنْ تُشَوِّبَ وَتَعْتَدِرَ
قَبْلَ تَحْيِ الْمَوْتِ ۖ اِرْجِعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِخَيْرِ بَيِّنَاتِ الْإِسْلَامِ وَحُشْنِ التَّوْبَةِ وَالْإِخْلَاصِ
فِيهَا قَبْلَ أَنْ تَحْيِيَ الْمَوْتِ ۖ فَيُعَلِّقُ الْبَابَ
فِي وَجْهِكَ ۖ فَلَا تُقْدِرُ عَلَى الدُّخُولِ إِلَى بَابِ
التَّوْبَةِ ۖ اِرْجِعْ إِلَيْهِ بِإِقْدَامٍ فَلْيَكْ حَتَّى
لَا يُعَلِّقُ فِي وَجْهِكَ بَابَ فَضْلِهِ وَيَكِلَكَ إِلَى
نَفْسِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ ۖ وَلَا
يُبَارِكُ لَكَ فِي شَيْءٍ مَا أَنْتَ فِيهِ وَفِيكَ
مَا اسْتَسْتَحْيَ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ جَعَلَتْ
دِيْنَارَكَ رَبَّكَ ۖ وَدِرْهَمَكَ هَمَّكَ ۖ وَ
نَسِيئَتَهُ بِالنَّكَالِ عَنِ قُرْبَيْكَ تَرَى خَيْرَكَ
وَمَحَبَّتَكَ أَجْعَلْ دُكَانَكَ وَمَالَكَ لِعِبَادِكَ
تَكْسِبُ لَهُمْ بِأَمْرِ الشَّرْعِ ۖ وَيَكُونُ قَلْبُكَ
مُتَوَكِّلًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَطْلُبْ رِزْقَكَ
وَرِزْقَهُمْ مِنْهُ لَا مِنْ الْمَالِ وَالْكَافِ
فَيَجْرِي رِزْقُكَ وَرِزْقُهُمْ عَلَى يَدِكَ
وَيَجْعَلُ فَضْلَهُ وَقُرْبَةً
وَالْأَنْسَ بِهِ
لِقَلْبِكَ ۖ

تو سوائے آگ کے اور کسی کام کا نہیں تیری عبادت کی یہ سنا
ہے کہ اس میں نام کو بھی اخلاص نہیں (اور وہی عبادت کی روح
تھی۔ پس جب اس میں روح ہی نہیں تو تو اور تیری عبادت بجز
آگ کے کسی کام کی نہیں پھر تجھے مشقت ہی اٹھانے کی کیا حاجت
ہے اگر تو نے اعمال میں اخلاص پیدا نہ کیا تو ان میں سے کچھ بھی تجھ کو
مفید نہ ہوگا۔ تو اس گروہ میں سے ہے جن کے متعلق حق تعالیٰ کا
ارشاد ہے کہ عمل کرنے والے اور مشقت اٹھانے والے ہیں
یعنی دنیا میں عمل کرنے والے اور قیامت کے دن آگ میں
مشقت اٹھانے والے۔ مگر یہ کہ تو موت آنے سے پہلے توبہ اور مغفرت
کر لے (تو بیشک اس گروہ سے باہر نکل آئے گا) از سر نو مسلمان
بن کر اور ابھی توبہ اور اس میں اخلاص لا کر حق تعالیٰ کی طرف
رجوع کر اس سے پہلے کہ موت آجائے۔ پس ترے سامنے دروازہ
بند کر دیا جائے کہ پھر توبہ کے دروازے میں تو داخل نہ ہو سکے گا۔
اپنے دل کے پانوں سے اس کی طرف رجوع کر۔ کہیں اپنے فضل
کا دروازہ تجھ پر بند نہ کر دے اور اپنی مدد و توفیق ہٹا کر تجھ کو
تیرے نفس اور تیری طاقت و زور اور تیرے مال کے حوالہ نہ کرنے
اور کچھ بھی برکت نہ بخشے تیری کسی حالت میں تجھ پر افسوس ہے کہ
حق تعالیٰ سے شرماتا نہیں اور تو نے اپنے دینار کو اپنا رب اور درہم
کو اپنا مفسود و اعظم قرار دے رکھا اور خدا کو بالکل بھلا دیا ہے۔
عقرب تجھ کو اپنا انجام نظر آجائے گا۔ تجھ پر افسوس۔ اپنی دوکان
اور اپنا مال تو اپنی بی بی بچوں کے لئے تجویز کر کہ حکم شریعت کے موافق
ان کے لئے کماتا رہے درآخیا کہ تیرا دل حق تعالیٰ پر بھروسہ کئے ہو
ہو۔ اپنا اور ان کا رزق اسی سے مانگ نہ کہ مال اور دوکان سے
پس وہ تیرا اور ان کا رزق تیرے ہاتھ کے واسطے سے جاری فرمایا گا اور
اپنا فضل و قرب اور اپنے ساتھ اس کو تیرے قلب کے لئے تجویز فرمائے گا کہ

يُعْنِي عِيَالَكَ عَنْكَ وَيُعْنِيكَ بِهِ ۖ يُعْنِيهِمْ
بِمَا شَاءَ وَكَيْفَ يَشَاءُ ۖ وَيُقَالُ لِقَلْبِكَ
هَذَا أَلْكَ وَهَذَا رِجَالُكَ ۖ كَيْفَ تَصِلُ إِلَى
هَذَا الْمَقَالِ وَأَنْتَ عَمْرُكَ كُلُّهُ مُشْرِكٌ
عَجُوبٌ مُطْرُودٌ ۖ لَا تَشَبِعُ مِنَ الدُّنْيَا وَ
تَجُوهَا ۖ أَعْلَى بَابِ قَلْبِكَ وَآيَسِرُ لِكُلِّ
مِنَ الدُّخُولِ إِلَيْهِ وَأَنْزِلُ فِيهِ ذِكْرَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ حَسْبُ ۖ وَتُبَّ تَوْبَةً فِي الْأَرْثَةِ
مِنْ أَعْمَالِكَ ۖ وَتَلَّ أَمَةً فِي الْإِثْرَةِ أَمَةً
مِنْ تَجَرِّيكَ وَسُوءِ آدَبِكَ ۖ وَكَثُرَ
الْبُكَاءُ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ ۖ وَوَأَسِ
الْفُقَرَاءُ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِكَ ۖ لَا تَبْخُلْ بِهِ
فَعَنْ قَرِيبٍ تُفَارِقُهُ ۖ أَلَمْؤُومٌ الْمُؤَقِّنُ
بِالْخُلُقِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا يَكُونُ
يَحْيِيًّا ۖ عَنْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّكَ
قَالَ لِإِبْلِيسَ مَنْ أَحَبَّ الْخُلُقَ إِلَيْكَ ۖ
قَالَ مُؤْمِنٌ يَحْيِي ۖ قَالَ وَمَنْ أَبْغَضَهُ
إِلَيْكَ ۖ قَالَ فَاسِقٌ كَرِيمٌ ۖ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِمَ
ذَلِكَ قَالَ لَأَنِّي أَرْجُو الْمُؤْمِنَ مِنَ الْيَعْمَلِ أَنَّهُ
يُوقِعُهُ بَخْلَهُ فِي الْمَعْصِيَةِ ۖ وَآخَافُ
مِنَ الْفَاسِقِ الْكَرِيمِ أَنَّهُ تُمْغِي سَيِّئَاتِهِ
بِكَرَمِهِ ۖ اسْتَغْلِ بِالْأَنْبِيَاءِ لِلدُّنْيَا
الشَّرُّعُ اسْمًا شَرَّعَ الْكُفْرَ لِيَسْتَعْلَى
بِهِ عَلَى طَاعَةِ الْحَقِّ
كَمْ وَجَلَّ

تیرے بی بی بچوں کو تجھ سے بے نیاز کر دے گا اور تجھ کو اپنی ذات
سے تو نکر بنا دے گا اور ان کو تو نگر ہی نہ بنے گا جس چیز سے بھی چاہیگا
اور جس طریقہ سے بھی چاہے گا اور تیرے قلب کہہ دیا جائے گا کہ یہ
(غنا قلبی) تیرے لئے ہے اور یہ (غنا ظاہری) تیرے بی بی بچوں
کے لئے تو اس مرتبہ تک کیونکر پہنچ سکتا ہے حالانکہ تو اپنی ساری
عمر مبتلائے شرک محبوب اور رائدہ درگاہ بنارہا کہ دنیا اور اس کے
سمیٹے سے تیرا ہیٹ نہیں بھرتا۔ اپنے قلب کا دروازہ بند کر لے
اور سب کو اس میں داخل ہونے سے ناامید کر دے اور صرف
حق تعالیٰ کی یاد کو اس میں اُتار اور اپنی بد اعمالیوں سے پلے درپلے
توبہ کر اور اپنی دلیری و بے ادبی سے یکے بعد دیگرے پشیمان ہو۔
اور جو کچھ ہو چکا اس پر بکثرت رُو اور اپنے کچھ مال سے فقیروں کی
غم خواری کر۔ اس میں بخل نہ کر کہ عنقریب تجھ کو اس سے جدا ہونا ہو
بندہ مومن جس کو دنیا و آخرت میں اپنے صدقہ کا بدلہ ملنے کا یقین
ہوتا ہے۔ وہ بخل نہیں ہوا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے
کہ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ مخلوق میں تیرا سب سے زیادہ
محبوب کون شخص ہے؟ اُس نے کہا کہ بخل مسلمان "آپ نے فرمایا اؤ
سب سے زیادہ مبغوض کون ہے؟ اُس نے کہا کہ گناہ گار سخی" اس کے
بعد اپنے دریافت فرمایا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا
کہ بخل مسلمان سے تو مجھے توقع رہتی ہے کہ اس کا بخل اس کو ایک
نہ ایک معصیت میں ڈال دے گا (اور میرا منشا پورا ہو جائے گا)
اور گناہ گار سخی سے مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ اس کی سخاوت کی
بدولت اس کے گناہ مٹ نہ جاویں (پس آیا اوایا شکار ہاتھ سے
نکل جائے گا) دنیا کا شغل دنیا ہی کے لئے رکھ۔ شریعت نے جو
کسب کو مشروع کیا ہے تو اس لئے کہ اس سے حق تعالیٰ کی طاعت
پر اعانت حاصل کی جائے (کہ بغیر کھانے پینے عبادت نہیں ہو سکتی)

عبادت کی یہ طا
عبادت کی طرح
عبادت بجز
نے کی کیا حاجت
کچھ بھی تجھ کو
حق تعالیٰ کا
نے والے ہیں
ن آگ میں
پلے توبہ اور معذرت
سب تو مسلمان
کی طرف
سامنے دروازہ
نہ ہو سکے گا۔
اپنے فضل
بٹا کر تجھ کو
حوالہ نہ کرے
غوس ہے کہ
ب اور درہم
جلاد یا ہے۔
اپنی دوکان
یت کے موافق
بروسہ کئے ہوئے
دوکان سے
فرمایا گاؤ
فرمائے گا کہ

أَمَّا أَنْتَ إِذَا اكْتَسَبْتَ : اسْتَعْتَبَ بِهِ عَلَى
 الْمَعْصِيَةِ : وَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ وَفَعَلَ الْخَيْرَ
 وَلَمْ تُخْرِجِ الزَّكَاةَ : فَأَنْتَ فِي مَعْصِيَةِ
 لَا فِي طَاعَةٍ : يَصِلُكَ كَسَبُكَ كَقَطْعِ
 الطَّرِيقِ : عَنْ قَرِيبٍ يَبْغِي الْمَوْتَ قَيْمُحُ
 بِهِ الْمُؤْمِنُ وَيَعْتَمُ لَهُ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَتَمَتَّى أَنَّهُ
 مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةً لَمَّا يَرَى
 مِنْ كَرَامَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَيْنَ النَّاسِ
 الثَّابِتُ عَلَى تَوْبَتِهِ : أَيْنَ الْمُسْتَحْيُ مِنْ
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرَاقِبُ لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
 أَيْنَ الْمُتَعَفِّفُ عَنِ الْمَحَارِمِ فِي خُلُوتِهِ
 وَجَلُوتِهِ : أَيْنَ الْغَاصُّ لِبَصَرِ قَلْبِهِ وَ
 قَالِبِهِ : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبِيدَ لَيَرْيَانِ
 وَرَنَاهُمَا النَّظَرُ إِلَى الْمُحَرَّمَاتِ : كَمْ
 تَزْنِي عَيْنُكَ بِالنَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمَاتِ مِنَ النَّسَاءِ
 وَالصَّبِيَّانِ : أَمَّا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ كُلُّ نَفْسٍ مِّنْهُمْ يَعْصُوا مِنْ أَصْنَانِهِمْ
 يَأْفِكُوا صَبْرًا عَلَى شَرِّكَ : وَ إِنَّا فَتَقَرَّ
 الدُّنْيَا يَنْقُطُ : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا عَائِشَةُ تَجْعَلِي مَرَارَةَ
 الدُّنْيَا لِنَعْبِيرِ الْآخِرَةِ

لیکن توجہ کسب کرتا ہے تو اس سے معصیت پر اعانت حاصل کرتا
 اور اس میں منہمک ہو کر نماز اور جملہ نیکو کاریاں چھوڑ بیٹھتا۔
 اور زکوٰۃ نہیں نکالتا۔ پس تو سرتاپا معصیت میں ہے نہ کہ طاعت
 میں تیرا کسب گویا راہزنی (ڈاکر) ہے۔ (کہ تحصیل مال میں شاہی
 قانون پس پشت ڈال کر باغی اور واجب القتل قرار پایا) غریب
 موت آئے گی پس مومن تو اس سے مسرور ہوگا اور کافر و منافق
 اس سے غموم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مومن جب مرنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ
 کی جو عنایتیں اپنے لئے دیکھتا ہے ان کی وجہ سے تنہا کرتا ہے کہ
 کاش دُنیا میں ایک ساعت کے لئے بھی نہ رہتا۔ کہاں ہیں
 توبہ کرنے والے جو اپنی توبہ پر قائم رہیں؟ اور کہاں ہیں
 حق تعالیٰ سے شرمانے والے جو اپنی ساری حالتوں میں اس کو
 مد نظر رکھیں؟ کہاں ہیں اپنی خلوت و جلوت دونوں حالتوں میں
 حرام سے بچنے والے؟ اور کہاں ہیں اپنے بدن اور قلب کی
 نظر پچی رکھنے والے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آنکھیں بھی زنا کیا کرتی
 ہیں اور ان کا زنا نامحرموں کی طرف نگاہ کرنا ہے۔ (اے
 مخاطب) تیری آنکھ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھ دیکھ کر
 کتنا کچھ زنا کرتی ہے۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ
 (اے محمد) کہہ دو مومنین سے کہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں۔
 اے فقیر اپنے فقر پر صابر رہ کہ دُنیا کا فقر ختم ہو جائے گا۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ
 آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے
 عائشہ دُنیا کی تلخی کا گھونٹ آخرت کی لذت کے شوق میں
 پی جاؤ۔ (کہ یہاں کی تنگی وہاں کے عیش کا وسیلہ ہے) تو

مَا تَدْرِي مَا أَسْمُهُ مَعَ الْقَوْمِ شَيْءٌ أَمْ
سَعِيدٌ مَعْلُومٌ أَنْ هَذَا إِنِّي عَلِمْتُ لَلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَسَلْبِقَتِهِ لَكِنْ لَا تَتَرَكُ الْخَوْفَ وَتَتَكَلَّفُ
عَلَى الْعِلْمِ وَالسَّلَاقَةِ فَمَنْ عَنِ حَلَالِ الْفَرْعِ
إِجْهَدْ فِي فِعْلٍ مَا أَمَرْتَ بِهِ وَمَا عَلَيْكَ
مِنْ هَذَا الْعِلْمِ السَّابِقِ هَذَا شَيْءٌ مِمَّا نَعَلَّمُ
أَنْتَ وَلَا فَيْزُكَ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْعِيُوثِ
الْقَوْمِ طَوَّافِ الْأَشْيَاءِ وَتَتَخَوَّعُهَا
وَقَا مُوَابِينَ يَدِي مُوَلَاهُمْ وَاشْتَغَلُوا
بِحَدِّ مَتَبِهِ مَعَ خَدَمِهِ بِأَخْذِ وَنِ مِنْهَا
تَزُودًا لَا تَنْتَعِبُ بَلْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ خُذُورَةً
يَقُومُونَ بَيْنَا يَتَمُّ عَلَى الْعِبَادَةِ وَهُمْ مُجْهِدُونَ
فَرَوْحُهُمْ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ وَمَكْرِهِ
يَمْتَنُّونَ فِي ذَلِكَ أَمْرٌ بِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَيَسْمَعُونَ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَعْلِهِمْ فِي إِمْتِنَانٍ
الْأَوَامِرِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ هُمْ مَعَ نَبِيِّهِ
الْهَمَّةِ وَقُوَّةِ الزُّهْدِ فِي كُلِّ الْأَشْيَاءِ
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاعِدًا عَلَيْنَا مِنْ
بَرَكَاتِهِمْ أَمِينٌ يَا غَلَامُ مَا دَامَ
حُبُّ الدُّنْيَا فِي قَلْبِكَ لَا تَزَلْ شَيْئًا مِنْ
أَحْوَالِ الصَّالِحِينَ مَا دُمْتَ مُكْدِيًا
مِنَ الْخَلْقِ مُشْرِكًا هُمْ لَا تَنْفَعُ عَيْنَا
قَلْبِكَ لَا كَلَامَ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا
وَالْخَلْقِ كُنْ مُجْتَمِدًا

نہیں جانتا کہ لوگوں کے ساتھ (خدا کے نزدیک) تیرا کیا نام ہے؟
یعنی بد نصیب یا خوش نصیب؟ ظاہر ہے کہ یہ (انجام کا پتہ)
اللہ کے علم اور اس کی لکھت ہی میں ہے۔ البتہ اس علم اور
لکھت پر بھروسہ کر کے (کہ جب تقدیر میں انجام لکھا جا چکا تو پھر
عمل بیکار ہے) خوف مت چھوڑ دیجو کہ شریعت کی حد سے باہر
نکلنے لگے۔ تجھ کو جن باتوں کا حکم ہے ان کے بجالانے میں
کوشش کر اور اس علم سابق کی تجھ پر ذمہ داری نہیں ہے
وہ ایک چیز ہے جس کو نہ تو جانتا ہے نہ کوئی دوسرا۔ وہ منجملہ
علم غیب کے ہو (جس کا علم صرف خدا کو ہے) اہل اللہ نے دنیا کا
بستر تہہ کر دیا اور اس سے یکسو ہو کر اپنے آقا کے حضور میں کھڑے
ہو گئے اور اس کے خادموں کے ساتھ خود بھی اس کی خدمت
میں مشغول ہو گئے۔ وہ جو کچھ دنیا لیتے ہیں تو نہ آخرت بنانے
کو لیتے ہیں۔ نہ کہ مرے اڑانے کو۔ بلکہ اتنا بھی بہ ضرورت کرتے ہیں
تاکہ (کھاپی کر) اپنے بدن عبادت پر قائم رکھ سکیں اور (نکل کر کے)
اپنی شرم گاہوں کو شیطان کے مکر و فریب سے بچا سکیں۔ اس میں بھی
وہ اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرتے اور اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتے ہیں۔ ان کی ساری مشغولیت
احکامات کی تعمیل اور سنت کے اتباع میں ہے (ورنہ) ان کو
تمام چیزوں میں بلند حوصلگی اور کمال زہد حاصل ہے۔ یا اللہ
ہم کو بھی انہیں میں سے بنا اور ان کی برکات ہم پر نازل فرما آمین
صاحبزادہ۔ جب تک دنیا کی محبت تیرے دل میں رہے گی
صاحبین کے احوال میں سے کچھ بھی تو نہ دیکھ سکے گا۔ جب تک تو
مخلوق سے بھیک مانگتا اور ان کو شریک خدا سمجھتا ہے گا تیرے قلب
کی آنکھیں نہ کھلیں گی۔ جب تک تو دنیا اور مخلوق کے متعلق بے رغبت
نہ بن جائے تیرا گفتگو کرنا صحیح نہیں ہے۔ کوشاں بن کہ تجھ کو وہ

تَرَمَّا لَا يَرَاهُ عَيْبُكَ ۖ تُخْرِقُ لَكَ
 الْعَادَةُ ۖ إِذَا تَرَكْتَ مَا هُوَ فِي حِسَابِكَ
 جَاءَكَ مَا هُوَ فِي غَيْرِ حِسَابِكَ ۖ إِذَا
 اعْتَمَدْتَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالثَّقِيَّةِ
 خَلُوعًا وَجَلُوعًا رَزَقَكَ مِنْ حَيْثُ لَا
 تَحْتَسِبُ ۖ أَتُرِيدُ أَنْتَ يُعْطِكَ هُوَ ۖ
 إِنْ هَذَا أَنْتَ بَرُّعَبْكَ هُوَ ۖ فِي الْيَدِ آيَةُ
 الْكُرْهِ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ الْاِحْتِدُ ۖ فِي بَدءِ
 الْأَمْرِ تَكْلِيفُ الْقَلْبِ بِتَرْكِ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَنْبِيَاءِ ۖ وَفِي آخِرِهِ تَنَاوُلُهُمَا ۖ الْأَكْلُ
 لِلْمُسْتَوِينَ ۖ وَالثَّانِي لِلْأَيْدِ الْوَاصِلِينَ
 إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ يَا مُرَائِي يَا
 مُنَافِي يَا مُشْرِكُ لَا تُزَاحِمُهُمْ فِيمَا
 حَتَرُكَ ۖ هُمْ مَعْدُودُونَ ۖ لَا تَطْلُبُ
 أَحْوَالَهُمْ فَمَا يَقُمُ بِيَدِكَ هُمْ خَرَفُوا
 الْعَادَاتِ وَأَنْتَ حَفِظْتَهُمَا ۖ فَلَا جَرَمَ
 خَدَرْتَ لَهُمُ الْعَادَاتِ
 وَكَمْ تُخْرِقُ لَكَ ۖ
 قَامُوا عِنْدَ تَوْبِكَ
 صَامُوا عِنْدَ
 لَافْطَارِكَ ۖ

ۛ

چیز نظر آئے گی جو دوسروں کو نظر نہ آئے گی۔ تیرے لئے خارق عادت
 امور ظاہر ہوں گے۔ جب تو دنیا کا زرو مال جو تیری شمار میں داخل
 ہے چھوڑ دے گا تو وہ (نعمتیں خزانہ غیب سے) تیرے پاس
 آئیں گی جو تیری شمار سے باہر ہیں۔ جب تو حق تعالیٰ پر اعتماد کر لے گا
 اور غلوت و جلوت میں اس سے ڈرتا رہے گا تو وہ تجھ کو رزق پہنچائیگا
 ایسی جگہ سے جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تو مال جمع کرنا، چھوڑ
 وہ خود تجھ کو عطا فرمائے گا۔ تو رغبت دل سے نکال دو وہ خود تجھ کو
 دے گا۔ ابتدا میں (دنیا کا) چھوڑنا ہے اور آخر میں اس کا لینا۔
 شروع میں شہوتوں اور دنیا کو چھوڑ کر دل کو کلفت پہنچانا
 ہے۔ اور آخر میں ان چیزوں سے منتفع ہونا۔ اول حالت
 (یعنی ترک دنیا) پر میز نگاروں کے لئے ہے اور دوسری حالت
 (یعنی دنیا کو لینا) ابدال کے لئے جو طاعت خداوندی تک
 پہنچ لئے ہیں۔ اے ریاکار اے منافق۔ اے مشرک۔ تو جس (دنیا
 کی لذت) کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان حضرات سے مزاحمت
 نہ کر (کہ جب یہ دنیا کی کوئی لذت نہیں چھوڑتے تو ہم کیوں چھوڑ دیں)
 وہ گنتی کے لوگ ہیں۔ تو ان کے حالات کا طالب مت ہو کہ
 وہ تیرے ہاتھ نہ آئیں گے (کیونکہ تو مبتدی ہے۔ جس کو زہد
 کی حاجت ہے اور وہ منہتی ہیں کہ ان کو اصل صلح خلق کے لئے
 دنیا سے تعلق رکھنے کی ضرورت ہے) انہوں نے عادتوں کے
 خلاف کیا کہ راحت و آرام چھوڑ کر طاعت میں مرکبے اور
 تو نے عادتوں کو محفوظ رکھ چھوڑا ہے۔ پس ضرور ہے کہ ان کے
 لئے (حق تعالیٰ کی طرف سے بھی) عادت کے خلاف کیا جائے کہ
 بلا کسب روزی ملے اور دنیا میں مشغولی مضرب ہو اور تیرے لئے
 عادت کے خلاف نہ کیا جائے۔ وہ تیرے سونے کے وقت تہجد میں
 کھڑے ہوئے۔ انہوں نے تیرے افطار کے وقت روزے رکھے۔

خَا فَوَاعِدُكَ آمَنُكَ ۖ اِمْنُوا عِنْدَ خَوْفِكَ ۖ
 بَنَ لَوْ اَعِدُ اِمْسَاكَ ۖ عَمَلُوا لِحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
 وَعَمِلْتَ اَنْتَ لِفَعْلِكَ ۖ اَرَادُوهُ وَاَرَدْتَ اَنْتَ
 غَيْرُهُ سَلِمُوا اِلَا مَرَاتِيهِ وَجَادَلْتَهُ ۖ اَنْتَ وَ
 حَارِيتُ ۖ فَغَتُوا لِقَضَائِهِ وَقَطَعُوا اَلْسِنَتَهُمْ
 عَنِ لِسْكَوِي اِلَى الْحَلِيِّ وَكُمُ تَفْعَلُ اَنْتَ كَذَلِكَ
 صَبِرُوا عَلَى الْمَرَارَةِ كَا تَنْقَلِبُ فِي حَقِّهِمْ حَلَاكَةً
 سَكَكِتُ الْقَدْرَ تَقْطَعُ مَحْوَمَهُمْ وَلَكِنَّا لَوَدَّ
 وَلَا يَتَا لَمُونَ ۖ وَذَلِكَ لِوُضُئِهِمُ الْمُؤْمِنِ
 وَدَهْشَتِهِمْ بِهِ ۖ اَلْخَلْقُ مِنْهُمْ فِي رَاحَةٍ لَا
 يَتَعَدَّى مِنْهُمْ اِلَى اَحَدٍ اَلَمْ ۖ قِيلَ اِنَّ
 الْاَبْرَارَ الَّذِينَ لَا يُؤْذُونَ الدَّارَ وَاللَّهُ ذُو
 نَمَلٍ صَعَارُ لَا يَكَادُ يُرِي اِيَّوَا صِلُونَ الْحَقَّ
 عَزَّوَجَلَّ بِالطَّاعَةِ ۖ وَالْخَلْقُ بِحُسْنِ الْعِشْرَةِ
 وَالْاَهْلِ بِالصِّلَةِ ۖ هُمْ فِي نَعِيمٍ دُنْيَا وَآخِرَةٍ
 فِي الدُّنْيَا نَعِيمُ الْقُرْبِ وَفِي الْآخِرَةِ نَعِيمُ
 الْجَنَّةِ ۖ وَرُؤْيَاهُمْ لِلْعَزَّوَجَلَّ وَدُؤُوهُمْ مِنْهُ
 وَالسَّمَاءُ لِكَلَامِهِ وَالشَّكْلُ بِمَجْلَعِهِ مَا عَلَيْكَ
 مِنْهُمْ اَسْتَغْلِ بِالتَّوْبَةِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَوَقَاحَتِكَ
 عَلَى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَتَعَوِّدِكَ عَلَيْهِ ۖ وَبِكَ
 اَلْحِيَاءُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَكُونُ لَا مِنَ الْخَلْقِ
 هُوَ الْكَارِئُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ فَتَسْتَعِي مِنْ الْخُودِ
 وَتَوَاقِعُ عَلَى الْقَدْرِ ۖ هُوَ الْكَرِيمُ وَغَيْرُكَ لَيْتَمُ ۖ
 هُوَ الْغَنِيُّ وَغَيْرُكَ الْفَقِيرُ ۖ دَابُّهُ الْعَطَاءُ
 وَدَابُّ غَيْرِهِ الْمَنَعُ ۖ اَرْحِمِ بِمَوَاسِيكِ اِلَيْهِ قَائِمٌ

تیرے نڈر ہونے کے وقت خائف ہے اور تیرے خوف کے وقت
 نڈر بنے۔ تیرے بخل کے وقت انہوں نے خرچ کیا اور انہوں نے
 عمل کئے حق تعالیٰ کے لئے اور تو نے عمل کئے غیر اللہ کے لئے۔
 انہوں نے اللہ کو مراد بنایا اور تو نے غیر اللہ کو مراد بنایا۔ انہوں نے
 سارا معاملہ خدا کے سپرد کیا اور تو نے خدا سے کشاکش اور جنگ و
 جدال کی وہ قضا و قدر سے تو مکر بنے اور مخلوق سے شکوہ کر نیوالی
 زبانوں کو کاٹ ڈالا اور تو نے ایسا نہیں کیا۔ وہ تلخی پر صابر رہے
 پس تلخی ان کے حق میں مٹھاس بن گئی۔ تقدیر کی چھریاں ان کا
 گوشت کاٹا کرتی تھیں اور وہ پروا کرتے تھے اور نہ دکھ مانتے
 تھے کیونکہ ان کی نظر دکھ دینے والے پر تھی اور وہ اس کے
 ساتھ مدبوش تھے۔ مخلوق ان کی طرف سے آرام میں تھی کہ
 ان کی جانب سے کسی ایک کو بھی تکلیف نہ پہنچتی تھی۔ چنانچہ
 کہا جاتا ہے کہ "ابرار وہ ہیں جو اس چھوٹی چوٹی کو بھی نہ ستاویں
 جس کا نظر آنا بھی مشکل ہے" وہ حق تعالیٰ کے ساتھ اتصال حاصل
 کرتے تھے طاعت سے اور مخلوق کے ساتھ معاشرت اور بال بچوں
 کے ساتھ صلہ رحمی سے۔ وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ عیش میں ہیں
 کہ دنیا میں قرب کی لذت ہے اور آخرت میں جنت اور حق تعالیٰ
 کے دیدار اور اس کے کلام کی سماعت اور اس کے خلعت کے
 پہننے کی لذت۔ تجھ کو ان سے کیا مانا سبت؟ تو اپنے گناہوں اور
 حق تعالیٰ کے حضور بے شرمی دے باکی سے توبہ کرنے میں مشغول
 ہو۔ تجھ پر افسوس۔ بشرم حق تعالیٰ سے ہونی چاہئے نہ کہ مخلوق سے
 وہی ہر چیز سے قبل تھا پس (تعجب ہے کہ) تو فانی (مخلوق) سے
 جیا کرتا ہے اور قدیم ذات سے بے حیائی برتا ہے۔ سخی وہی ہے اور
 دوسرے بخل۔ وہ غنی ہے اور دوسرے فقیر۔ اس کی عادت بخشش
 ہے اور دوسروں کی بخل۔ اپنی حاجتیں اسی کے پاس لے کر آ کہ وہ

أَوَّلِي مِنْ غَيْرِي ۖ إِسْتَدِلُّ عَلَيْهِ بِصُنْعِهِ ۖ
حَافِظًا عَلَى حُدُودِ شَرْعِهِ وَلَا زِمًا تَقْوَاهُ ۖ
فَإِنَّكَ إِذَا دُمْتَ عَلَى تَقْوَاهُ ۖ ذَكَرَكَ عَلَيْهِ ۖ
وَاشْتَعَلَتْ بِهِ عَنِ الْمَصْنُوعِ ۖ إِسْتَدِلُّ عَلَيْهِ
وَأُطْلِبْهُ ۖ وَأَعْرِضْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۖ فَإِنَّ مَالَكَ
مِنْهُمَا يَأْتِيكَ وَلَا يَفُوتُكَ ۖ تَذَكَّرْ لِمَا سِوَاهُ
يُضْفِي قَلْبَكَ مِنَ الْاِكْثَارِ ۖ إِنْ لَمْ يَدِلُّ لَكَ
قَلْبُكَ عَلَيْهِ ۖ فَأَنْتَ كَالْبَهَائِمِ بِلا عَقْلٍ قَمِ
عَنِ الدُّنْيَا وَتَعَالِ إِلَى الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ ذَلُّهُمْ
عَقْلُهُمْ عَلَى اللَّهِ سَعَوْجَلٌ ۖ فَتَعْلِمِ الْعَقْلُ
مِنْهُمْ ۖ وَأَعْرِضْ بِهِ نَفْسَكَ وَرَبَّكَ
وَيُحْكَمْ عُمْرُكَ يَدُوبُ وَمَا عِنْدَكَ
خَبْرٌ ۖ إِلَى مَنَ هَذَا الْإِعْرَاضُ عَنِ الْآخِرَةِ
وَالْإِقْبَالُ عَلَى الدُّنْيَا وَيُحْكَمْ رِزْقُكَ لَا
يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ ۖ مَوْضِعُكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ
النَّارِ لَا يَسْكُنُهُ غَيْرُكَ ۖ قَدْ مَكَتَكَ
الْغَفْلَةُ ۖ وَأَسْرَكَ الْهَوَى ۖ كُلُّ هَمِّكَ
فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالتَّكَاثُرِ وَالتَّوَمُّرِ
بُلُوغِ اغْرَاضِكَ ۖ هَمُّكَ هُمُّ الْكُفَّارِ
وَالْمُنَافِقِينَ ۖ بَعْدَ مَا تَشَبَّهَ مِنْ حَلَالٍ
أَوْ حَرَامٍ مَا عَلَى قَلْبِكَ كَانَ لَكَ دَيْنٌ
أَوْ لَا يَا مُسْكِينُ ۖ ابْكْ عَلَى نَفْسِكَ ۖ
يَمُوتُ وَلَكَ مَقُومُ الْقِيَامَةِ عَلَيْكَ
وَيَمُوتُ دِينُكَ وَلَا تَبْكِي وَلَا تَبْكِي
عَلَيْهِ ۖ أَلَمْ لَا تَكُنْ

اس کا دوسروں سے زیادہ مستحق ہے۔ اس کی صناعت کو اس کی دلیل قرار دے۔ اس کی شریعت کی حدود کے اندر داخل رہ۔ اس سے تقویٰ اختیار کرنے کو لازم سمجھ کیونکہ جب تو ہمیشہ اس کا تقویٰ رکھے گا تو وہ اپنی ذات پر تجھ کو مطلع کرے گا اور تو مصنوع کو چھوڑ کر اس (صانع) کے ساتھ مشغول ہو جائے گا۔ اس پر (عالم سے) دلیل لا۔ کہ جس نے اتنا بڑا کارخانہ بنایا وہ ضرور موجود ہے، اور اس کو طلب کر۔ اور دنیا و آخرت دونوں کو چھوڑ۔ کیونکہ ان دونوں میں جو کچھ بھی تیرا حصہ ہے وہ ضرور مل کر رہے گا اور تجھ سے فوت ہو سکے گا، ماسویٰ اللہ کو تیرا چھوڑو دنیا تیرے قلب کو کہ درتوں سے ماف بنا دے گا۔ اگر تیرا قلب تجھ کو اس کی رہبری نہ کرے تو تو چوپایوں کی مثل ہے کہ خاک عقل نہیں۔ دنیا سے کھڑا ہو اور ان عقلاء کے پاس آجن کی عقل نے اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی رہبری کی ہے پس ان سے عقل سیکھ اور اس عقل سے اپنے نفس اور اپنے رب کو پہچان، (کہ نفس کیا ہے اور پروردگار کیا ہے) تجھ پر افسوس تیری عمر گھل رہی ہے۔ اور تجھے خبر نہیں۔ یہ آخرت سے روگردانی اور دنیا پر توجہ کب تک؟ تجھ پر افسوس (اطمینان رکھ کہ) تیرا رزق تیرے سوا کوئی نہ کھائے گا اور رحمت یا ورنہ میں جو نہا بھی تیرا امکان ہے اس میں بجز تیرے کوئی سکونت نہ کر سکا غفلت نے تجھ پر قبضہ جایا۔ اور خواہش نفس نے تجھ کو قید بنا لیا ہے۔ تیرا سارا فکر کھانے پینے نکاح کرنے۔ سونے اور اپنی اغراض حاصل کرنے کے متعلق ہے۔ تیرا اہتمام کفار اور منافقین کا سا اہتمام ہے۔ حلال سے ہو یا حرام سے اپنا پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل پر بھی اثر نہیں کہ تجھ پر کچھ فرض ہے یا نہیں؟ اے مسکین اپنے نفس پر رو۔ تیرا بچہ مرجاتا ہے تو تجھ پر قیامت ہو جاتی ہے اور تیرا دین مرتا ہے تو تجھ کو پروا بھی نہیں ہوتی اور نہ اس پر روتا ہے۔ فرشتے جو تجھ پر

کی دلیل

اس سے

ہوئی رکھے گا

اگر اس

دلیل لا۔

مطلب کر۔

کچھ بھی

سکے گا۔

اسے صاف

چوبایوں

لار کے

ہے پس

بوجہ ان

میں کھل

اور دنیا پر

نہ تیرے

مکان ہے

منہ جایا۔

مانے پینے

میں ہے۔

یا حرام

تجربہ کر

تیرا بچہ

ہے تو تجربہ

جو تجربہ

اَلْمُؤَكَّلُونَ بِكَ يَبْكُونَ عَلَيْكَ ۖ لَمَّا يَرَوْنَ
 مِنْ خُسْرَانِكَ فِي بَضَاعَةٍ مِنْكَ ۖ مَا لَكَ
 عَقْلٌ ۖ كَوَكَانَ لَكَ عَقْلٌ بَنَيْتَ عَلَى ذَهَابٍ
 دَيْنِكَ ۖ مَعَكَ رَأْسُ مَالٍ ۚ وَانْتَ لَا تَتَجَرَّبُهُ
 هَذَا الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ هُمَا رَأْسُ الْمَالِ ۚ وَ
 اَنْتَ مَا تُحْسِنُ اَنْ تَتَجَرَّبَهُمَا ۚ عَلِمَ لَا تَعْلَمُ
 بِهِ وَعَقْلٌ لَا تَنْتَفِعُ بِهِ وَحَيَاءٌ لَا تَقْيِدُ ۚ
 كَيْبَيْتَ لَا يُسْكُنُ وَكَذِبَ لَا يُعَرِّى وَطَعَا يَرَلَا
 يُؤْكُلُ ۚ اِذَا كُنْتَ لَا تَعْرِفُ مَا اَنْتَ فِيهِ قَا نَا
 اَعْرَفُ ۚ مَعْنَى مَرَاةِ الشَّرْعِ الَّذِي هُوَ الْحَكْمُ
 الْقَاهِرُ ۚ وَمَرَاةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي
 هُوَ الْعِلْمُ الْبَاطِنُ ۚ اِنَّتَهُ مِنْ مَوْرِ الْعَقْلِ
 وَاعْسِلْ وَجْهَكَ بِمَاءِ الْيَقَظَةِ ۚ كَاَنْظُرَ مَا اَنْتَ
 مُسْلِمٌ اَوْ كَاْفِرٌ ۚ مُؤْمِنٌ اَوْ مُنَافِقٌ ۚ مُوَحِّدٌ
 اَوْ مُشْرِكٌ ۚ مُرَائِيٌّ اَوْ مُخْلِصٌ ۚ مُوَافِقٌ اَوْ
 مُخَالَفٌ ۚ رَاضٍ اَوْ سَاخِطٌ ۚ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا يُبَالِي بِكَ ۚ رَضِيتَ اَمْ سَخَطْتَ ۚ ضَرُّ
 هَذَا اَوْ مُنْفَعَتُهُ عَائِدٌ اِنْ اِلَيْكَ ۚ سُبْحَانَ
 الْكَرِيمِ الْحَلِيمِ الْمُتَفَضِّلِ ۚ اَلْكُلُّ تَحْتَ
 لُطْفِهِ وَفَضْلِهِ ۚ كَوْلُهُ يَلُطْفُ بِنَا لِهَلَكْنَا ۚ
 كَوْ قَابِلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَا حَقِيقَةُ الْمُقَابَلَةِ
 عَلَى فِعْلِهِ لِهَلَكْنَا اَجَمَّ يَا غَلَامُ
 تَمَنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَتِكَ ۚ
 مَعَ سَهْوِكَ وَرِيَاؤِكَ وَنِفَاقِكَ ۚ
 وَتَطَلُّبُ

تعینات ہیں وہ تیرے دین کے متعلق اس المال کا خا رہ دیکھ کر
 تجھ پر روتے ہیں کہ نفع تو درکنار اہل پونجی بھی غارت ہوئی تجھے
 مطلق عقل نہیں مگر تجھ میں کچھ بھی عقل ہوتی تو اپنے دین کے
 جانے پر ضرور روتا۔ تیرے پاس اس المال ہے اور تو اس سے
 تجارت نہیں کرتا یہ عقل اور زندگی دونوں چیزیں اس المال
 ہیں جن سے آخرت کی جاوید لذتوں کا بہتر نفع حاصل ہو سکتا ہے
 مگر تو ان سے تجارت کرنا اچھا نہیں سمجھتا۔ وہ علم جس پر عمل نہ ہو
 اور وہ عقل جس سے نفع نہ ہو اور وہ زندگی جو فائدہ نہ پہنچائے
 تینوں ایسے ہیں جیسے وہ مکان جس میں سکونت نہ ہو اور وہ خزانہ
 جس کا پتہ نشان نہ ملے۔ اور وہ کھانا جو کھایا نہ جائے۔ اگر تو اپنی حالت
 سے ناواقف ہے تو (مجھ سے پوچھ کہ) میں خوب واقف ہوں۔ میرے
 پاس ایک آیت شریعت کا ہے جو ظاہری حکم ہے اور ایک آیت
 حق تعالیٰ کی معرفت کا ہے کہ وہ علم باطن ہے (دونوں میں تیرا منہ
 دکھا کر بتلا دوں گا کہ نہ تیرا ظاہر دوست ہے اور نہ باطن) خواب
 غفلت سے جاگ اور بیداری کے پانی سے اپنا منہ دھو پھر دیکھ کہ
 تو کیا چیز ہے؟ آیا مسلمان ہے یا کافر؟ مومن ہے یا منافق؟ موجد
 ہے یا مشرک؟ ریاکار ہے یا مخلص؟ موافق ہے یا مخالف اور
 راضی ہے یا ناراض؟ تو راضی رہے یا ناراض ہو حق تعالیٰ کو
 تیری پروا نہ ہوگی۔ اس کا نفع اور نقصان دونوں تیری ہی طرف
 لوٹیں گے۔ وہ تو پاک ہے۔ سخی بردبار اور صاحب فضل ہے
 کہ ہر چیز اس کے لطف اور فضل کے تحت میں ہے۔ اگر وہ
 ہم پر لطف نہ فرمائے تو ہم برباد ہو جائیں۔ اگر اپنے برتاؤ پر ہمیں
 سے ہر شخص کے (برتاؤ) کا پورا مقابلہ فرمائے تو ہم سب ہلاک ہو جائیں
 صاحبزادہ۔ تو اپنی سہو اور ریاکاری و نفاق سے علی ہوئی عبادت
 کا اللہ تعالیٰ پر احسان جاتا اور اپنے لئے اس کی عزت افزائی

كَرَامَتِهِ لَكَ ۖ وَ شَرَّاحِ الْمَصَالِحِينَ مَعَ
 فَسَادِهِ ۖ مَا لَكَ وَالَّذِي كَرِهَهُمُ وَاللَّعْنُ
 لِمَعْرِفَتِهِ ۖ يَا أَبِى يَأْشَارُ ۖ يَا خَارِجَاهُ
 دَائِرَةُ الْمُخْلِصِينَ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ
 هَذِهِ الْأُمَّةِ وَيُحِبُّكَ أَبُكَ حَتَّى يُبْكِي
 مَعَكَ ۖ أَفَعُدُّ فِي مُصِيبَتِكَ وَالْبَسَ ثِيَابَ
 الْعُرَاءِ حَتَّى يُفْعَلَ مَعَكَ ۖ أَنْتَ مُحَجُّوبٌ
 وَمَا عِنْدَ لَوْ خَبَرَ ۖ قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِينَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَلَّ لِمُحَجُّوبِينَ
 الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مُحَجُّوبُونَ وَيَلْكَ
 أَيْ شَيْءُ قَلْبِكَ ۖ أَيْ شَيْءٌ تَعْقِلُ ۖ أَلَمْ
 مَنْ تَشْكُو ۖ إِلَى مَنْ تَسْتَغِيثُ ۖ مِمَّنْ مَنْ
 تَنَامُ ۖ إِذَا وَقَعَتْ فِي شِدَّةٍ بَيْنَ نَحْنِ ۖ
 حَدِّثْنِي ۖ أَيْ أَعْرِضْ كَذَلِكَ وَنِفَاقَكَ
 أَنْتَ وَالْحَقُّ عِنْدِي كَالْبَقِي ۖ الصَّادِقُ
 مِنْكُمْ أَنَا عَلَيْهِمْ وَحَاكِمُهُ ۖ إِنْ أَرَادَ
 أَنْ يَحْمِلَنِي إِلَى السُّوقِ يَبْعَثُ أَوْ يَكَاثِبُنِي
 فَلْيَفْعَلْ ۖ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا وَمَا
 يَبْدِي أَوْ يَأْمُرَنِي حَتَّى أَلْذِي فَلْيَفْعَلْ ۖ
 أَنْتَ لَا صِدْقَ لَكَ وَلَا تَوْحِيدَ
 وَلَا إِيْمَانَ ۖ أَيْشْ أَعْمَلُ بِكَ
 أَسْدُ بِكَ الشَّقَى ۖ أَنْتَ حَشَبُ
 تُجْرُو لَا ضَلِيلَ إِلَّا لَكَ أَر
 يَا قَوْمَ الدُّنْيَا تَنْهَبُ
 وَالْأَعْمَارُ تَقْتُلُ

کا خواہاں ہوتا اور باوجود اپنے فساد کے اہل صلاح کا مقابلہ
 کرتا ہے۔ اے آقا سے بھاگے ہوئے غلام۔ اے مفرور اور
 اے اس اُمت کے اخلاص و اہل توحید کے دائرہ سے خارج
 شخص۔ تجھے صاحبین کے تذکرہ اور ان کی معرفت کے دعوے
 سے کیا نسبت؟ تجھ پر افسوس۔ اتنا رو کہ دوسرے بھی تیرے
 ساتھ رونے لگیں۔ مانتی لباس پہن کر اپنی مصیبت میں بیٹھ کہ
 دوسرے بھی (تیری غمگین حالت پر ترس کھا کر تعزیت کے
 لئے) تیرے پاس آ بیٹھیں۔ تو محبوب ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں۔
 ایک صالح کا قول ہے کہ افسوس ان مجبوروں پر جن کو اس کا بھی
 علم نہیں کہ وہ محبوب ہیں۔ تیرا دل چیز ہے؟ گوشت ہے یا پتھر؟
 تو کیا سمجھتا ہے؟ کس سے شکوہ کرتا ہے؟ کس سے فریادری
 چاہتا ہے؟ کس کے پاس سوتا ہے؟ جب سختی میں پڑتا ہو
 تو کس پر بھروسہ کرتا ہے؟ مجھے بتا تو ہسی۔ میں تیرے
 دروغ اور نفاق سے خوب واقف ہوں کہ نام کرتا ہے
 خدا کا اور کام لینا چاہتا ہے مخلوق سے) تو اور ساری مخلوق
 میرے نزدیک پشتہ کی برابر ہے۔ جو شخص تم میں سچا طالب
 ہے اس کا تو میں ادنیٰ غلام اور خادم ہوں اگر وہ بازار میں
 لے جا کر بیچنا یا مکاتب بنادینا چاہے (تب بھی مجھے کچھ غدر
 نہیں) اس کا جی چاہے تو کر دیکھے۔ اگر وہ چاہے کہ میرے
 بدن کے کپڑے اور جو کچھ میرے پاس ہے سب لے لے اور
 مجھ کو حکم دے کہ میں بھیک مانتا پھروں تو کر دیکھے (مجھے انکار
 نہ ہو گا مگر) تیرے پاس نہ سچائی ہے اور نہ توحید اور نہ ایمان
 پھر تجھے لے کر کیا کروں؟ کیا پھٹن کا بیوند بناؤں؟ تو تو لکڑی ہے
 جو کھینچ کر ڈال دیا گیا کہ بجز آگ کے کسی لائق نہیں ہے۔
 صاحبو۔ دنیا ختم ہو رہی ہے اور عمریں فنا ہو رہی ہیں اور

وَالْآخِرَةُ
 بَلْ هُمُ
 نَعْمَ اللَّهُ
 شَرُّ نَظْمٍ
 حَيْثُ تَد
 عَزَّ وَجَلَّ
 مِنْكُمْ
 وَسَلَّمُ
 عَلَى عَبْدٍ
 الْقَوْمُ جُ
 الْأَشْيَاءِ
 وَاحِدًا
 مِنَ الزَّيَّاتِ
 الْعَبُودِ
 عَيْدُ الْحَي
 الْحَيِّ وَالْأ
 مَا ذَكَرَ
 إِلَّا مَنْ
 هَذَا أَعْبَدُ
 يَخَافُ ز
 يَخَافُ
 يَعْبُدُ
 خَالِقَهَا
 مِنْهَا وَلَا
 وَمَا الْجَمْعُ

وَالْآخِرَةُ قَرِيبَةٌ مِّنْكُمْ وَمَا هُمْ بِمُتْلِفِينَ
 بَلْ هُمْ كُفْرًا لِلَّهِ وَجَمْعًا أَنتُمْ أَعْدَاءُ
 نِعْمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ كَانَ مِنْهُ إِلَيْكُمْ
 شَيْءٌ تَطْهَرُونَ : وَإِنْ كَانَ مِنْكُمْ إِلَيْكُمْ
 خَيْرٌ تَكْفُمُونَ : إِذَا كُنتُمْ نِعْمَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَشْكُرُوهُ عَلَيْهَا سَلَمًا
 مِنْكُمْ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 عَلَى عَبْدٍ : نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ تَرَى عَلَيْهِ :
 الْقَوْمَ جَعَلُوا لَهُمْ هَمًّا وَاحِدًا : أَخْرَجُوا
 الْأَشْيَاءَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَأَسْكَنُوا هَاشِيئًا
 وَاحِدًا : لَا كَلَا شَيْءٍ : أَخْلَصُوا عِبَادًا
 مِنَ الرِّبَا وَالزَّفَاقِ وَالشُّمْعَةِ : حَقَّقُوا
 الْعِبَادَةَ لِلرَّبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَسْتَمُوا
 عِبِيدُ الْخَلْقِ عِبِيدُ الرِّبَا وَالزَّفَاقِ عِبِيدُ
 الْخَلْقِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالْخَطْوَظِ وَالسَّخَاءِ :
 مَا ذِكْرُكُمْ مَنْ تَحَقَّقَتْ لَهُ الْعِبَادَةُ
 إِلَّا مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَحَادُ أَفْرَادُ
 هَذَا الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ دَوَامَهَا وَ
 يَخَافُ زَوَالَهَا : وَهَذَا الْعَبْدُ الْخَلْقُ
 يَخَافُ مِنْهُمْ وَيَرْجُوهُمْ وَهَذَا
 الْعَبْدُ الْجَنَّةُ يَرْجُو نِعْمَتَهَا وَلَا يَرْجُو
 خَالِقَهَا : وَهَذَا الْعَبْدُ النَّارُ يَخَافُ
 مِنْهَا وَلَا يَرْجُو مِنْ خَالِقِهَا : مَا الْخَلْقُ
 وَمَا الْجَنَّةُ وَمَا النَّارُ وَمَنْ سِوَاكَ

آخرت تمہارے قریب آگئی اور تمہیں اسکا مطلق فکر نہیں۔ بلکہ تمہارا
 سارا فکر دنیا اور اس کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تم حق تعالیٰ کی
 نعمتوں کے دشمن ہو۔ اگر اس کی طرف سے تم کو بُرائی پہنچتی ہے تو
 اسکو ظاہر کرتے ہو۔ اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اسکو چھپاتے
 ہو جب تم نے حق تعالیٰ کی نعمتوں کو چھپایا اور ان پر اس کا شکر
 ادا نہ کیا تو اس نے ان کو تم سے چھین لیا (اور یہی انکے ساتھ
 دشمنی ہے کہ ان کو تم اپنے ساتھ رکھ نہ سکے) جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ
 کسی بندہ کو کوئی نعمت بخشا ہے تو پسند فرماتا ہے کہ وہ ظاہر ہو
 اور اس پر بھی جائے "اہل اللہ نے اپنے لئے صرف ایک ہی
 فکر رکھا۔ ساری چیزوں کو اپنے دلوں سے باہر نکال دیا اور
 ایک ایسی چیز کو انہیں جگہ دی جو دوسری چیزوں کی طرح نہیں ہے
 انہوں نے اپنی عبادتوں کو دکھائے، سناٹے اور نفاق سے خالص
 بنایا اور اپنے پروردگار کے لئے عبودیت کو ثابت کیا اور تم بندے
 بنے ہوئے ہو مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو ریاد نفاق کے بندے
 ہو مخلوق اور خواہشات و لذات اور مدح کے تمہیں کوئی بھی نہیں
 جس کے لئے بندگی متحقق ہو الا ما اشار اللہ کہ چند شاذ و نادر افراد
 مستثنیٰ ہیں (اور باقی سب کی یہ حالت ہے کہ) یہ پرستش کر رہا ہے
 دنیا کی اور خواہشمند ہے اس کے ہمیشہ باقی رہنے کا اور خائف ہے
 اس کے زوال سے اور یہ پرستش کر رہا ہے مخلوق کی کہ اس کے
 دل میں انہی کا خوف ہے اور انہی سے توقع۔ یہ پرستش کر رہا ہے
 جنت کی اور آرزو مند ہے اسکی نعمتوں کی کہ انکے پیدا کرنے والے کی
 مطلق آرزو نہیں کرتا اور یہ پرستش کر رہا ہے دوزخ کی کہ صرف
 اسی سے ڈرتا ہے اور اسکے پیکار کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ مخلوق
 جنت اور دوزخ اور جو کچھ خدا کے ماسوا ہے وہ چیز ہی کیا ہے:

قَالَ اللَّهُ مَرْغُوبًا وَجَلَّ وَمَا أَمْرُؤُا لَّا يَعْصِدُ وَ
 اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الَّذِينَ حَفَاءَ الْعَارِفُونَ
 الْعَالَمُونَ بِهِ عَبْدُ وَهُ لَهُ لَا يَغِيْرُهُ: أَعْلَمُ
 الرُّبُوبِيَّةَ وَالْعُبُودِيَّةَ حَقًّا عَبْدُ وَهُ
 إِمْتِنَالِ أَمْرِهِ وَخَبَرِهِ لَهُ: لَا لِمَعْنَى آخَرَةٍ
 وَغَوَايِهِ دُونَ غَيْرِهِ: وَتَرَكُوا مَا سِوَاهُ
 أَنْتُمْ صُورٌ لَا أَرَادَ: أَنْتُمْ ظَاهِرٌ
 الْقَوْمُ بَاطِنٌ: أَنْتُمْ مَبَانِي الْقَوْمِ مَعْلَى
 أَنْتُمْ جَهْرٌ وَهُمْ سِرٌّ: الْقَوْمُ رَجَالَةٌ
 الْأَنْبِيَاءُ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَشَمَائِلِهِمْ وَ
 قَدَامِهِمْ وَوَرَائِهِمْ بَقَايَا طَعَامِهِمْ وَ
 شَرَاهِهِمْ لَهُمْ: يَعْمَلُونَ بِعُلُومِهِمْ فَصَحَّتْ
 الْوَرَاثَةُ لَهُمْ مِنْهُمْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الرُّسُلِ
 إِذَا عَمِلُوا بِعُلُومِهِمْ كَمَا مَوَّاهُ خَلَفَاءُ
 الْأَنْبِيَاءِ وَوَرَاثَتُهُمْ وَتَوَاتُوهُمْ وَيُكَلِّفُ
 نَبِيٌّ بِمَخْصَنِ الْعِلْمِ حَسْبٌ: كَمَا لَا تَنْفَعُ
 دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ لَا يَنْفَعُ عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ:
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتٍ
 قَالَ يَهْتَفِ الْعُلَمَاءُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ
 وَرَاكَ أَرَحَلَ: تَرْمِضُ بَرَكَتُهُ وَتَبْقَى
 دِرَاسَتُهُ: تَبْقَى فَشُورُهُ وَيَدُ هَبُ لَبُهُ:
 يَا تَارِكِينَ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ: أَحَدُكُمْ
 يَحْدِقُ الشَّعْرَ يَعْجَبُ رَيْبَهُ وَفَصَاحَتَهُ
 بِلَا عَمَلٍ وَكَيْسَ لَهُ عَمَلٌ وَلَا إِحْلَاصٌ:

(جس کا خوف یا آرزو ہو) حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اور لوگوں کو
 صرف اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ پرستش کریں اللہ کی اسی کے لئے
 عبادت کو خالص بنا کر کیس ہو کر، جن کو اس کی معرفت اور علم حاصل
 ہے انہوں نے اس کی پرستش کی اسی کے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔
 انہوں نے ربوبیت اور عبودیت کا حق ادا کر دیا۔ حق تعالیٰ کی
 عبادت کی اس کے حکم کی تعمیل میں اور اس کی محبت کے سبب نہ کہ
 کسی دوسری وجہ سے اور انہوں نے اسی کو مطلب سمجھا نہ کہ دوسری
 چیز کو۔ اور چھوڑ دیا اسکے سوا سب کو۔ تم محض صورت ہو بلا روح
 کے تم ظاہر ہو اور اہل اللہ باطن ہیں۔ تم الفاظ ہو اور اہل اللہ
 معانی ہیں۔ تم علانیہ ہو اور اہل اللہ سرمد خفایں۔ اہل اللہ
 انبیاء علیہم السلام کے پیادے ہیں۔ ان کے دائیں بائیں
 اور آگے پیچھے کہ اُن کے کھانے اور پانی کا بچا بچایا ان کیلئے
 ہے۔ وہ اُن کے علوم پر عمل کرتے ہیں پس ان کی وراثت اُن کے
 لئے صحیح ہو گئی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ علماء وراثت ہیں انبیاء کے جبکہ انہوں نے ان کے علوم پر عمل
 کیا تو انبیاء کے جانشین اور ان کے وارث اور اُن کے قائم
 مقام بن گئے۔ تجھ پر افسوس۔ یہ مرتبہ فقط خالی علم سے حاصل
 نہیں ہو سکتا۔ جس طرح دعویٰ بغیر گواہ کے نافع نہیں اسی طرح
 علم بغیر عمل کے مفید نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ علم بیکار اگر تارہا ہے عمل کو
 پس اگر وہ اس کی تعمیل کرتا ہے فہا در نہ وہ چل دیتا ہے اس
 کی برکت چل دیتی ہے اور صرف پڑھنا پڑھانا باقی رہ جاتا ہے اسکا
 پوست رہ جاتا ہے اور مفر جاتا رہتا ہے۔ اے علم پر عمل کے چھوٹنے
 والو! کوئی تم میں شعر گوئی کا ماہر ہے (اور کوئی شرکی) عبارت آری! او
 فصاحت و بلاغت میں (مکتا ہے) اور اس کے پاس نہ عمل ہے

لَبَّ هَدَبَ قَلْبِكَ لَهْدًا بَتَّ جَوَارِحُكَ ۖ
 لَا تَهْ مَلِكُ الْجَوَارِحِ بِخَاذَا تَهْدَبُ الْمَلِكُ
 تَهْدَبُ بَتَّ الزَّعِيَّةُ ۖ الْعِلْمُ قَشْرٌ وَالْعَمَلُ لُبٌّ
 إِنَّمَا يُحْفَظُ الْقَشْرُ حَتَّى يُحْفَظَ اللَّبُّ ۖ وَإِنَّمَا
 يُحْفَظُ اللَّبُّ حَتَّى يُسْتَخْرَجَ مِنْهُ الدُّهْنُ ۖ
 فَإِذَا أَلْمَرَ يَكُنْ فِي الْقَشْرِ لُبٌّ مَّا يُصْنَعُ بِهِ
 وَإِذَا أَلْمَرَ يَكُنْ فِي اللَّبِّ دُهْنٌ فَمَا يُصْنَعُ
 بِهِ ۖ الْعِلْمُ قَدْ ذَهَبَ ۖ لَا تَكُنْ إِذَا ذَهَبَ الْعِلْمُ
 بِهِ فَقَدْ ذَهَبَ ۖ أَيْشٌ يَنْفَعُكَ حِفْظُهُ وَ
 دِرَاسَتُهُ بِلَا عَمَلٍ ۖ يَا عَالِمُ إِنِ ارْدُتْ
 خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاَعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَ
 عِلْمِ النَّاسِ ۖ وَيَا غَنِيَّ إِنِ ارْدُتْ خَيْرَ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَوَاسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ
 مِنْ مَالِكَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّاسُ عِيَالٌ لِلَّهِ ۖ
 وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَعُهُمْ
 لِعِيَالِهِ ۖ سُبْحَانَ مَنْ أَخْرَجَ الْبَعْضَ إِلَى
 الْبَعْضِ ۖ لَهُ فِي ذَلِكَ حِكْمٌ ۖ يَا غَنِيَّ
 تَهَرَّبْ مِنِّي ۖ أَنَا أَخَذْتُ مِنْكَ لَكَ ۖ
 سَيَجِيئُنِي الْخَيْرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 يُعْزِي عَنِّي عَنْكُمْ وَيُخْرِجُكُمْ إِلَيَّ ۖ كَانَ
 أَبُو إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى
 قَلَةً صَبَرَ الْفَقِيرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَسْمٌ
 عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا وَزَهْدٌ نَا
 فِيهَا

نہ اخلاص (حالانکہ کام چلتا ہے کام کرنے سے نہ کہ نظر دہش کی بھڑک
 دکھانے اور باتیں بنانے سے) اگر تیرا قلب مہذب ہو جاتا تو تیرے
 اعضاء بھی مہذب بن جاتے کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہے پس
 جب بادشاہ مہذب بنتا ہے تو رعیت بھی مہذب بنتی ہے علم چھلکا
 ہے اور عمل گری ہے۔ چھلکے کی حفاظت اسی لئے کی جاتی ہے کہ گری
 محفوظ رہے اور گری کی حفاظت اسلئے کی جاتی ہے کہ اس میں سے
 روغن نکالا جائے۔ سو جب چھلکے میں گری نہ رہی تو خالی چھلکے کا
 کیا بنایا جائے اور جب گری میں روغن نہ رہا تو (سوکھی) گری
 کو لے کر کیا کیا جائے علم جاتا رہا اس لئے کہ جب اس پر عمل جاتا
 رہا تو گویا علم ہی جاتا رہا عمل کے بغیر اس کا پڑھنا اور حفظ
 کرنا تجھے کیا نفع دے سکتا ہے؟ اے عالم اگر تو دنیا اور
 آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو
 پڑھا اور اے تونگر اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو
 اپنے کچھ مال میں سے فقروں کی غم خواری کر۔ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی اللہ
 کی عیال میں اور حق تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا وہ شخص
 ہے جو اسکے عیال کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ پاک فات
 ہے جس نے ایک کو دوسرے کا حاجت مند بنایا (تاکہ دوسرے کی غمخواری
 کا ہر شخص نفع اٹھا سکے) اس میں اسکی بہت کچھ حکمتیں ہیں۔ اے
 مالدار شخص تو مجھ سے بھاگتا ہے (کہ کہیں کچھ دینا نہ پڑے) میں تجھ
 سے تیرے ہی لئے لیتا ہوں کہ (تجھ کو نفع پہنچے) میرے پاس
 عنقریب اللہ کی طرف سے وہ تو نگر کی آبنو لی ہے جو مجھ کو تم سے لینا
 اور تم کو میرا حاجت مند بنا دیگی۔ ابراہیمؑ جب کسی فقیر کی بے مبری دیکھتے
 تو یوں دانا لگا کرتے تھے کہ یا اللہ ہم پر دینا وسیع فرما۔ اس میں ہرگز
 بخشش کے ہاتھ میں نیا بکتر ہو مگر دل میں اسکی رغبت مطلق نہ ہو

اور لوگوں کو
 اسی کے لئے
 اور علم حاصل
 کر کے لئے۔
 حق تعالیٰ کی
 سبب نہ کہ
 ہانہ کدو کی
 ہو بلا روح
 اہل اللہ
 اہل اللہ
 میں بائیں
 ان کیلئے
 ثبات ان کے
 فرمایا ہے
 ہم پر عمل
 کے قائم
 سے حاصل
 میں اسی طرح
 علیہ وسلم
 ہے عمل کو
 بنا ہے اس
 باتا ہے اسکا
 کے چھوٹے
 ت آرائی او
 نہ عمل ہے

وَلَا تُزْوَهاَعَنَّا وَتَرْغَبْنَا فِيهَا فَهَذَا يُطْلَمُ
اللَّهُمَّ انْفُتِنَا فِي أَقْصِيَّتِكَ وَ
أَقْدَارِكَ

الْمَجْلِسُ لِمَوْفَى الثَّلَاثِينَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكَرَةُ بِالْبَابِ سَادِسٍ
عَشَرَ جَمَادَى الْخَيْرَةِ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَأَرْبَعِينَ وَتَمَامًا
يَا طُوبَى لِمَنْ اعْتَرَفَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِنِعْمِهِ
وَأَصْحَابِ الْكُلِّ إِلَهٍ وَغَرَى نَفْسَهُ وَأَسْبَابَهُ
وَحَوْلَهُ وَقُوَّتَهُ ۚ الْعَاقِلُ الَّذِي لَا يَحْسِبُ
عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمَلًا ۚ وَلَا يُطْلَبُ مِنْهُ جَزَاءٌ
فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَيُكَلِّفُ أَنْتَ تَعَبُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ وَتَزْهَدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَتَأْخُذُ الدُّنْيَا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ ذَلِكَ حِجَابٌ
فِي حِجَابٍ ۚ مَقْتَرٌ فِي مَقْتٍ ۚ لَا تُمَيِّزُ الْخَيْرَ
مِنَ الشَّرِّ ۚ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ مَا هُوَ لَكَ وَمَا
هُوَ عَلَيْكَ ۚ مَا تُعْرِضُ صَدِّيقَكَ مِنْ
عَدُوِّكَ ۚ كُلُّ ذَلِكَ لَجَهْلِكَ بِحُكْمِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَتُزَكِّى لِحَدِّ مَنِ الشُّيُوءِ
شُيُوءُ الْعَمَلِ وَشُيُوءُ الْعِلْمِ يَدُكَ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ أَلْقَوْلُ أَوْلَاوَالْعَمَلُ
ثَابِتًا ۚ وَبِهِ تَصِلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ
وَمَا وَصَلَ مِنْ وَصَلٍ إِلَّا بِالْعِلْمِ - وَ
الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْإِعْرَاضُ عَنْهَا يَا لَقَلْبِ
وَالْقَالِبِ ۚ الْمَزْهَدُ

اور اس دنیا کو ہم سے تہمت کرادہم کو اس کی رغبت نہ دے ورنہ ہم
ہلاک ہو جائیں گے اس کی طلب میں (کہ ہاتھ میں جب پیسہ نہ ہوگا
اور دلوں میں اس کی رغبت بھری ہوگی تو لا محالہ طلب کے پیچھے
پڑ کر بربادی چھائے گی) یا اللہ! اپنے احکام قضاء و قدر میں ہم پر
لطف کا برتاؤ فرما۔

تیسویں مجلس

(صبح ۱۶ جمادی الثانی ۸۵۵ھ ص خانقاہ شریف)

مبارک ہو اس کو جس نے حق تعالیٰ کی نعمتوں کا اس کے لئے
اقرار کیا اور ساری نعمتیں اسی کی طرف منسوب کیں اور اپنے نفس
اور اسباب اور طاقت و ذمہ کو خالی کر لیا (کہ انہیں کسی کو بھی نعمت
کا دینے والا نہ سمجھا) عقلمند وہی ہے جو کسی عمل کا بھی حساب حق
تعالیٰ سے نہیں کرتا اور نہ اس کے کسی حالت میں معاوضہ کا طالب سمجھ
دیکر نہ حساب اور اُبرت و معاوضہ آقا اور غلام کے درمیان نہیں ہوتا
کرتا) تجھ پر افسوس۔ تو حق تعالیٰ کی عبادت بغیر علم کے کرتا ہے
اور زہد بھی علم کے بغیر اور دنیا کا نام بھی علم کے بغیر۔ یہ حجاب حجاب ہے
اور غصہ در غصہ۔ نہ تجھ کو بھلائی اور بُرائی میں امتیاز ہے۔ نہ اپنے
مفید اور مضر میں فرق کرتا ہے اور نہ اپنے دوست اور دشمن کو
پہچانتا ہے۔ اس کی وجہ تیری حکم خداوندی سے نادانیت اور
مشائخ کی خدمت کا چھوڑ بیٹھنا ہے۔ عمل اور علم کے مشائخ
ہی تجھ کو حق تعالیٰ کا راستہ دکھلاتے (مگر تو ان کے پاس جاتا نہیں)
اول قول (یعنی علم کی ضرورت ہے) اور دوبارہ عمل کی۔ اسی سے
تو حق تعالیٰ تک پہنچے گا جس کو بھی وصول حاصل ہوا ہے علم کے
ذریعہ سے اور اپنے قلب اور جسم سے دنیا میں بے رغبتی اور اعراض
اختیار کرنے سے حاصل ہوا ہے۔ جو شخص بہ تکلف زہد بنتا ہے۔

يُخْرِجُ الدُّنْيَا مِنْ يَدِهِ ۖ وَالزَّاهِدُ الْمُسْتَحَقُّ
 فِي زُهْدِهِ يُخْرِجُهَا مِنْ قَلْبِهِ زُهْدُ وَافِي الدُّنْيَا
 بِقُلُوبِهِمْ ۖ فَصَارَ الزُّهْدُ طَبْعًا لَهُمْ ۖ خَالَطُوا
 أَهْلَهُمْ وَبَوَاطِينَهُمْ ۖ انْطَقَتْ كَلَامُهُ
 طَبَاغَةً ۖ انْكَسَرَتْ أَهْوَاؤُهُمْ ۖ إِطْمَأَنَّ
 نُفُوسُهُمْ وَاسْتَحَالَ شَرُّهَا يَأْغْلَامُ
 هَذَا الزُّهْدُ لَيْسَ هُوَ صَنْعَةٌ تَعْمَلُهَا الْبَشَرُ
 هُوَ شَيْءٌ تَأْخُذُكَ بِيَدِهِ لَوْ تَزَمَّيْتُ بَلْ هُوَ
 خَطْوَاتُكَ أَوْ لَهَا التَّظَرُّفُ فِي وَجْهِ الدُّنْيَا
 فَتَرَاهَا كَمَا جِي عَلَى صُورَتِهَا عِنْدَ مَنْ
 تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَعِنْدَ
 الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ الَّذِينَ كُمُ يَحُلُّ مِنْهُمْ
 زَمَانٌ ۖ إِنَّمَا قَصْدُ رُؤْيَاكَ لَهَا بِاتِّبَاعِ
 مَنْ تَقَدَّمَ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ ۖ إِذَا
 اتَّبَعْتُمْ رَأْيَتِ مَا رَأَوْنَا ۖ وَإِذَا كُنْتَ عَلَى أَثَرِ
 الْقَوْمِ قَوَّارٍ وَفِعْلًا خُلُوعًا وَحُلُوعًا عِلْمًا وَ
 عَمَلًا صُورَةً وَمَعْنَى تَهْوَمُ كَصِيَا مِهِمْ وَ
 تَصَلِّي كَصَلَاتِهِمْ وَتَأْخُذُ كَأَخْذِهِمْ وَتَتَذَكَّرُ
 كَتَذَكُّرِهِمْ وَتُحِبُّهُمْ فَحِينَئِذٍ يُعْطِيكَ اللَّهُ
 نُورًا تَرَى بِهِ نَفْسَكَ وَغَيْرَكَ يُبَيِّنُ لَكَ
 عُيُوبَكَ وَغُيُوبَ الْخَلْقِ فَكُلُّ هَذَا فِي نَفْسِكَ
 وَفِي الْخَلْقِ أَجْمَعٍ ۖ فَإِذَا اصْحَمَ لَكَ ذَلِكَ
 جَاءَتْ أَنْوَارُ الْقُرْبِ إِلَى
 قَلْبِكَ ۖ صَوْرَتُ مَوْمِنًا مُؤْتَمِنًا
 عَارِفًا عَلَى الْمَاءِ فَتَرَى

وہ دنیا صرف اپنے ہاتھ سے دُور کرتا ہے۔ اور جو واقعی زاہد ہوتا ہے
 وہ دنیا کو اپنے قلب سے باہر نکالتا ہے کہ اپنے دلوں سے وہ دُبا
 ہیں بے رغبت بن گئے پس زہدان کی طبیعت ہو گیا اور ان کے ظاہر
 باطن میں گھل مل گیا۔ ان کی طبیعتوں کی حرارت بجھ گئی۔ ان کی
 خواہشات شکستہ ہو گئیں۔ ان کے نفوس مطمئن بن گئے اور ان
 کا شرم رفع ہو گیا صاحبِ جزا وہ! یہ نہ کہ کوئی صناعتی نہیں ہے جس
 کو تو خود بنا سکے اور نہ وہ کوئی ایسا معمولی کام ہے جس کو تو ہاتھ میں
 لے اور کر کے ڈال دے بلکہ وہ چند قدم ہیں جن کو طے کرنے کے
 لئے مدت ورا ز اور مشائخ کی خدمتوں کی ضرورت ہے۔ سب
 سے پہلے دنیا کے چہرے پر نظر ڈالنا ہے کہ اس کو اس کی اصلی
 صورت پر دیکھے جو گذشتہ انبیاء و رسل اور ان اولیاء و ابدال
 کے نزدیک (اسکی اصلی صورت ہے) جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں
 رہا۔ اور تیرا دنیا کو اصلی صورت پر دیکھنا جملہ اقوال و افعال میں
 متقدمین کا اتباع کرنے ہی سے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ انکا اتباع
 بنجائیکا تو تجھ کو بھی وہ نظر آئیگا جو ان کو نظر آیا تھا اور جبکہ اہل ستر
 کے نشان قدم پر پڑ جائیگا تو قول میں اور فعل میں خلوت میں اور
 جلوت میں علم میں اور عمل میں۔ صورت میں اور سیرت میں
 کہ روزے رکھیگا انہیں کے سے روزے اور نماز پڑھیگا ان کی
 سی نماز اور لیگا ان کا سالینا اور چھوڑیگا ان کا سا چھوڑنا اور ان
 کو محبوب سمجھے گا تو اس وقت تجھ کو حق تعالیٰ ایک نور عطا فرمایگا
 جس سے تو اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھے گا اور وہ تجھ پر تیرے
 عیوب اور مخلوق کے عیوب کھول دیگا پس تو بے رغبت بن جائے گا
 اپنے نفس میں بھی اور ساری مخلوق میں بھی۔ پھر جب تیرے لئے یہ
 صحیح ہو جائیگا تو قریب کے انوار تیرے قلب کی طرف آئینگے اور تو بہن
 جائیگا۔ مومن صاحبِ ایقان صاحبِ معرفت صاحبِ علم۔ پس

دے وہ نہ سم
 پیسہ نہ ہوگا
 ب کے پیچھے
 و قدر میں ہم پر

(ن)
 س کے لئے
 را اپنے نفس
 کی کو بھی نعمت
 صاحب حق
 کا طالب ہے
 ہاں نہیں ہا
 م کے کرتا ہے
 بے حجاب ہے
 نہ اپنے
 در دشمن کو
 قنیت ادا
 مشائخ
 طاہرین
 اسی سے
 ہے علم کے
 ن اور اعراض
 بنتا ہے۔

الْأَشْيَاءُ عَلَى صُورِهَا وَمَعَانِيهَا تَرَى اللَّهُ نَبِيًّا
 كَمَا رَأَاهَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الزَّاهِدِينَ الْمُتَعَزِّدِينَ
 تَرَاهَا فِي صُورَةِ كَجَوْزِ شَوْهَاءَ قَلْبِ حَسَّةٍ
 السَّنْطَرِ : فَيُؤَيِّدُ عَنْهُ هُوَ لَاءُ الْقَوْمِ عَلَى هَذِهِ
 الصِّفَةِ : وَعِنْدَ الْمُلُوكِ كَالْعُرُوفِ السَّجَلِيَّةِ
 فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ : هِيَ عِنْدَ الْقَوْمِ حَفِيَّةٌ
 ذَلِيلَةٌ يُخْرِقُونَ شَعْرَهَا وَيُخَوِّقُونَ ثِيَابَهَا
 وَيَعْبَثُونَ وَجْهَهَا وَيَأْخُذُونَ أَقْسَامَهُمْ
 مِنْهَا قَهْرًا وَجَبْرًا عَلَى رَعِيمِ أَيْهَا وَهُمْ
 فِي صُحْبَةِ الْآخِرَةِ يَا عَلَامُ إِذَا صَحَّ لَكَ
 الرَّهْدُ فِي اللَّهِ نَبِيًّا فَارْهَدْ فِي اخْتِيَارِكَ
 وَفِي الْخَلْقِ : فَلَا تَخَافَهُمْ وَلَا تَرْجُوهُمْ
 وَفِي جَمِيعِ مَا تَأْمُرُ بِهِ نَفْسُكَ فَلَا تَقْبَلْ
 مِنْهَا إِلَّا بَعْدَ نَجْحِ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
 وَالْغَالِبُ لَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ بِطَرِيقِ
 إِلَهُكَ أَوِ السَّمَامِ : نَاخِرًا مُعْرِضًا
 عَنْ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ : وَإِنْ سَكَنْتَ
 جَوَارِحُكَ فَلَا عِبْرَةَ : لَكِنَّ نَفْسَكَ ذَلِيلَةٌ
 الْعِبْرَةُ بِسُكُونِ الْقَلْبِ هُوَ الدَّاحِيَةُ
 الْغُطْيُ : لَا سَكُونُ لَكَ حَتَّى تَمُوتَ
 نَفْسُكَ وَطَبْعُكَ وَهَوَاؤُكَ وَمَا سِوَا
 مَوْلَاكَ : فَيُخَيِّدُكَ تَحْيَا بِمَوْتِ
 ثُمَّ تَشْرُ : ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَسْرَدَكَ لَهُ
 رَدَّكَ إِلَى الْخَلْقِ لَتَنْظُرَ فِي مَصَالِحِهِمْ
 وَتَرُدَّهُمْ إِلَى بَابِهِ :

تمام چیزوں کو ان کی صورت اور حالت پر دیکھنے لگے گا۔ دنیا کو دیکھنے کا
 جیسا کہ لکھ زاہدوں اور اعراض کریموں نے دیکھا تھا۔ وہ تجھ کو
 نظر لے گی ایک بڑی پھوس بدشکل عورت کی صورت میں کیونکہ
 وہ اہل اللہ کے نزدیک اسی صورت کی ہے اور دنیا دار
 بادشاہوں کے نزدیک ایسی ہے جیسے بنی سوری خور صورت
 دہن۔ وہ اہل اللہ کے نزدیک فقیر و ذلیل ہے کہ وہ اس
 کے بالوں کو آگ دکھاتے۔ اس کے کپڑوں کو چاک کرتے
 اس کے منہ پر گھرٹے مارتے اور اپنے مقصود اس سے جبراً قہراً
 بادل نخواستہ وصول کر لیتے ہیں اور خود وہ آخرت کی مصائب
 میں ہیں صاحبزادہ۔ جب دنیا کے بارے میں تیرا زہد صحیح
 ہو جائے کہ اس کی رغبت نہ رہے تو اپنے اختیار اور مخلوق
 میں زہد اختیار کر کہ نہ ان سے ڈرے اور نہ آرزو رکھے۔ اور
 جو تجھ کو تیرا نفس حکم دے اس سبب میں نہ ہدا اختیار کرے کہ جب
 تک حق قتلے کا حکم اور بواسطہ غراب یا الہام قلب کی حیثیت
 سے غلبہ پانیوالی حالت نہ آجائے اس وقت تک تو اس لی
 کوئی بات بھی نہ مانے کہ تمام مخلوقات سے متنفر اور رُخ پھیرے
 ہوئے ہو۔ اور اگر تیرے اعضاء ساکن رہیں (کہ کسب میں
 حرکت نہ رہیں تو اسکا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یہ تیرے لئے مضر ہے
 اعتبار قلب کے سکون کا ہے (کہ وہ مبتلا نہ پھرے) دہی بڑا
 بھاری کام ہے اور سکون تجھ کو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ
 تیرا نفس تیری طبیعت تیری خواہش اور مولا کے ماسوا پر نظر
 رکھنا نہ جائے۔ ہاں اس وقت تو اس کے قریب سے زندہ ہو گا۔
 اول نفس کا مرنا ہے پھر زندہ ہونا اور اسکے بعد حبیب چاہیگا تجھ
 کو اٹھا کھڑا کرے گا اپنے لئے کہ تجھ کو ہادی و مصلح بنا کر مخلوق کیلئے
 نور نادیکجا تاکہ تو انہی مسلمانوں میں غور کرے اور حکمت علی کے

يَبْقَى لَكَ
 أَقْسَامُكَ
 مُقَاسَاةُ
 وَتَمَكُّثُ
 ذَلِكَ فَيُؤَيِّدُ
 عَنْ غَيْرِ
 الْخَالِقِ
 هُوَ الْكَ
 لِكُلِّ شَيْءٍ
 دُنُوبُكَ
 كُلِّ تَحْطُّ
 بَطَرُ أَنْتَ
 أَنْتَ عِبَادُ
 وَخَاطِبُ
 يُخَلِّدُونَكَ
 تَدْعِي لَكَ
 أَوْلِيَاءُ
 عَلَيْكَ
 عَزَّ وَجَلَّ
 الْكَدَّ
 قَدْ أَحْبَبَ
 كَيْتُ
 أَلَمْ

يَبْعِي لَكَ الْمَيْلُ إِلَى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَتَتَذَوَّبَا
 أَسْمَاكَ مِنْهُمَا تَبْعِي لَكَ الْقُوَّةَ عَلَى
 مُفَاسَاةِ الْخَلْقِ فَتَرُدُّهُمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ
 وَتَمْتَلِكُ أَمْرَهُ فِيهِمْ ۚ إِنَّ لَعَوْتَنَا
 ذَاكَ قَفِي فَرُبَّكَ لَكَ كَفَايَةٌ وَمَنْدُوحَةٌ
 عَنْ غَيْرِهِ ۚ مَا تَقْتَمُ بِالْخَلْقِ بَعْدَ حُضُورِ
 الْخَالِقِ الْمَكُونِ بِأَشْيَاءِ قَبْلَ وَجُودِهَا
 هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَكُونُ
 لِكُلِّ شَيْءٍ ۚ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ
 دُنُو بَعْضُكُمْ كَالْأَمْطَارِ ۚ فَلَتَكُنْ تَوْبَانُكُمْ
 كُلَّ لَحْظَةٍ فِي مُقَابَلَتَيْهَا وَيَحْكُ أَنْتَ
 بَطَرُ أَنْتَ أَشْأَنْتَ شَبَقُ أَنْتَ هَوَى
 أَنْتَ عِبَارَةٌ ۚ أَنْظُرْ إِلَى الْقُبُورِ إِلَى الرَّسَةِ
 وَخَاطِبِ أَهْلِهَا بِلِسَانِ الْإِيمَانِ فَإِنَّهُمْ
 يُخْبِرُونَكَ عَنْ أَحْوَالِهِمْ يَا عِلَامُ
 تَدْعِي إِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِرَادَةَ
 أَوْلِيَائِهِ ۚ وَأَدَمُكَ لَا أَحْكَمُكَ لَا أَعِيدُ
 عَلَيْكَ ۚ أَنَا مُتَسَبِّبٌ عَلَيْكُمْ بِإِذْنِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ أَقْطَعُ أَقْفِيَةَ الْمُنَافِقِينَ
 الْكَذَّابِينَ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ
 قَدْ احْتَسَبْتُ عَلَى الْخِيُوضِ مَرَارًا
 كَثِيرَةً ۚ حَتَّى صَحَحْتُ إِكْتِ
 الْحَسْبَ ۚ يَا أَهْلَ الْأَرْضِ
 اتَّخِذُوا أَعْمَالَكُمْ
 بِلَا مَلِجٍ

ساتھ ان کو اس کے دروازہ کی طرف لے آئے اس وقت دنیا اور آخرت
 کی طرف تجھ کو رغبت حاصل ہوگی تاکہ تو ان دونوں سے اپنا مقسوم
 حاصل کرے اور تجھ کو مخلوق کی ایذا میں برداشت کرنیکی طاقت ملے گی
 کہ تو گھبرائے گا نہیں بلکہ ان کو ان کی گمراہی سے باز رکھے گا اور
 ان کے متعلق حکم خداوندی کی تعمیل کرے گا۔ اگر توبہ خدمت نہ بھی
 پایگا تو گوشہ گنہاں میں بھی اس کا قرب جو تجھ کو حاصل ہے کافی
 اور دوسروں سے بے نیاز بنائیوالا ہے۔ خالق کے دمول کے بعد
 جو ہر چیز کے وجود سے پہلے ادا ان چیزوں کا خالق ہے تو مخلوق پر
 قناعت نہ کر سکے گا کہ وہی ہر چیز سے پہلے تھا اور وہی ہر چیز
 کا موجود کر نیوالا ہے اور وہی ہر چیز کے بعد رہے گا۔ تمہارا گناہ
 بارش کی طرح دسل و بھرت ہیں لہذا ان کے مقابلہ میں تمہاری توبہ
 بھی ہر لحظہ ہونی چاہیے۔ تجھ پر افسوس کہ تو بڑا سفور نہایت متکبر فیات
 درجہ حریریں سرتاپا خواہش اور مجسم لغزش ہے ٹوٹی بھوٹی قبروں کی طرف
 نظر کر اور ان کے گردوں سے زبان ایمان گفتگو کر۔ کہ وہ تجھ کو اپنی
 حالتوں سے باخبر کر دیں گے کہ ایک دن وہ بھی تیری طرح نخت
 پسند تھے اور آج ہزار ذات ٹھوکریں کھا رہے ہیں صاحبزادہ
 تو حق تعالیٰ کی ارادت اور اولیاء اللہ کی ارادت کا مدعی ہے۔
 (جس کے لئے امتحان کی ضرورت ہے) کیا میں تجھ کو چھوڑ دوں۔
 کسوٹی پر کسوں نہیں اور تجھ کو عار نہ دلاؤں (کہ دعویٰ اتنا بڑا اور
 ثبوت خاک نہیں) میں بحکم خداوندی تمہارا محتسب ہوں کہ ان
 منافقوں کی گردنیں جو اپنے اقوال اور افعال دونوں میں
 جھوٹے ہیں کاٹ ڈالوں۔ بہترے مشائخ یا رہا میرے محتسب
 چکے ہیں یہاں تک کہ منصب احتساب میرے لئے صحیح ہو گیا ہے
 باشندگان زمین آگاہ ہو (یعنی عمل کرو جو شکم سیر ہو نیکادریہ
 ہے تمہارے اعمال میں نمک نہیں) (اس لئے اس میں چاشنی نہیں)

دیکھو گا
 وہ تجھ کو
 کیونکہ
 دنیا دار
 بصورت
 اس
 کرتے
 براہِ حق
 محتسب
 زہد صحیح
 اور مخلوق
 ہے۔ اور
 کہ جب
 نیت
 سی
 پیر
 میں
 ضرر ہے
 میری بڑا
 تاکہ
 نظر
 کا
 کا تجھ
 بیرون
 کی کے

تَعَاوُا خُذُوا لَهُ مِلْحًا يَا شَارِي الْمِلْحِ تَقَدَّمُ
يَا مُنَافِقِينَ عَجِنُكُمْ بِلَا مِلْحٍ فَطِيرٌ هُوَ
مُحْتَاجٌ إِلَى عَجِينِ الْعِلْمِ وَمِلْحِ الْإِحْلَاصِ
يَا مُنَافِقُ أَنْتَ مَجْعُونٌ بِالتَّفَاقُيْ هُوَ
قَرِيبٌ يَتَقَلَّبُ عَلَيْكَ نِفَاقُكَ نَارًا
أَخْلَصَ قَلْبَكَ مِنَ التَّفَاقُيْ وَ قَدْ
تَخَلَّصَ إِذَا أَخْلَصَ الْقَلْبُ أَخْلَصَتِ
الْجَوَارِحُ وَتَخَلَّصَتْ هِيَ الْقَلْبُ سَارِعِي
الْجَوَارِحِ فَإِذَا اسْتَقَامَ اسْتَقَامَتْ هِيَ إِذَا
اسْتَقَامَ الْقَلْبُ وَالْجَوَارِحُ كَمُلَ أَمْرُ
الْمُؤْمِنِ وَصَارَ رَاعِيًا عَلَى أَهْلِهِ وَ
جِزَائِهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ يَرْفَعُ حَالَهُ عَلَى
قَدْرِ قُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَفَرْجِهِ مِنْ مَوْلَاهُ
يَا قَوْمُ أَحْسِنُوا الْعِشْرَةَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاحِدٌ رُؤُوسُهُ هِيَ أَعْمَلُوا بِحُكْمِهِ فَإِنَّهُ
كَتَفَكُمْ الْعَمَلَ بِحُكْمِهِ لَا لِالِشْتَغَالِ بِالْعِلْمِ
السَّابِقِ فِيكُمْ هِيَ أَعْمَلُ هَذَا الْحُكْمِ وَ
أَفْضَلُ حَقِّهِ فَإِنَّكَ إِذَا عَمِلْتَ بِهِ أَخَذَ
الْعَمَلُ بِبَيْدِهِ وَأَدْخَلَكَ عَلَى مَنْ عَمِلْتَ
لَهُ فَتَسْتَفِيدُ مِنْهُ عِلْمًا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُهُ
فَتَكُونُ مَعَهُ بِعِلْمِهِ وَمَعَ خَلْقِهِ
بِحُكْمِهِ هِيَ أَنْتَ أَوَّلُ مَا عَمِلْتَ بِهِ
تَطْلُبُ الثَّانِي هِيَ إِذَا اسْتَقَرَّتْ
أَقْدَامُكَ فِي الْأَوَّلِ حِينَئِذٍ
أَطْلُبِ الثَّانِي

اَوَّاس کے لئے نمک لو۔ اے نمک کے خریدار آگے آکر اس نمک
میرے پاس ہے) اے منافقو۔ تمہارا گندھا ہوا آٹا بغیر نمک کے
بلا خمیر ہے۔ وہ محتاج ہے علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا۔
اے منافق تو نفاق سے مرکب ہے۔ عنقریب تیرا نفاق آگ بن کر
تجھ پر اُلٹ پڑے گا۔ اپنے قلب کو نفاق سے خالص بنا کہ ضرور
اس کو خلاصی نصیب ہوگی۔ جب قلب مخلص بن جاتا ہے تو سارے
اعضاء مخلص بن جاتے اور خلاصی پالیتے ہیں۔ قلب اعصار کا ماحظ
ہے کہ جب وہ سیدھا ہو جاتا ہے تو اعصار بھی سیدھے
ہو جاتے ہیں۔ اور جب قلب و اعصار سیدھے ہو جاتے ہیں تو
مومن کا کام پورا اور وہ اپنے بال بچوں اور پڑوسیوں اور اہل
شہر کا محافظ بن جاتا اور اس کی حالت اس کے ایمان کی قوت
اور اپنے مولا سے قرب کی مقدار کے موافق بلند ہوتی رہتی ہے
صاحبو۔ حق تعالیٰ کے ساتھ معاشرت کو عمدہ بناؤ اور اُس سے
ڈرتے رہو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرتے رہو کہ اُس نے تم کو اپنے
حکم کی تعمیل ہی کا سکھایا ہے نہ کہ تمہاری مابت اپنے علم سابق
(یعنی تقدیر) میں مشغول ہونے کا۔ تو اس حکم کے موافق عمل کرو اور
اس کا حق ادا کرو۔ کیونکہ جب تو اس پر عمل کرے گا تو عمل تیرا ہاتھ
پیر کر اس ذات پر داخل کرے گا جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔
پس تو اس کی طرف سے ایسے علم کا فائدہ حاصل کرے گا جو تجھ کو
حاصل نہ تھا۔ پس تجھ کو اس کی معیت نصیب ہوگی۔ اس کے
علم کے ساتھ اور اس کی مخلوق کی معیت حاصل ہوگی اس کے
حکم کے ساتھ تو نے اول (یعنی حکم ظاہر) پر تو عمل کیا نہیں اور دوسرے
(یعنی قرب و علم باطن) کا طالب ہے (سو یہ لا حاصل ہے) جب
اول میں تیرے پاؤں جم جاویں (کہ شریعت پر عمل کرتے ہیں
تکلف باقی نہ رہے) تو اس وقت دوسرے (یعنی علم ذات و

الْغَلَامُ مَا لَقِيتَ كَيْفَ تَلَقَّى الْأُسْتَاذَ ۖ
 اِرْجِعْ إِلَى وَرَائِكَ وَكُنْ عَاقِلًا حَصِيلُ
 الْوَلَمِ شَمَّ الْعَمَلِ وَأَخْلَصُ ۖ قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهُهُ شَمُّ
 اِعْتَدِلُ ۖ الْمُؤْمِنُ مَنْ يَتَّبِعْكُمْ مَا يَجِبُ
 عَلَيْهِ شَمُّ يَعْتَدِلُ عَنِ الْخَلْقِ وَيَخْلُقُ
 بِعِبَادَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَرَفَ الْخَلْقَ
 تَبَخَّصَهُمْ ۖ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْبَبَهُ
 وَطَلَبَهُ وَخَدَمَهُ ۖ تَبِعَهُ الْخَلْقُ فَهَرَبَ وَ
 طَلَبَ غَيْرَهُمْ ۖ زَهَدَهُمْ وَرَغِبَ فِي غَيْرِهِمْ
 عَلِمَ أَنْ لَا ضَرْوَ وَلَا نَفْعَ وَلَا خَيْرَ وَلَا شَرَّ فِي
 أَيْدِيهِمْ ۖ وَإِنْ جَرَى عَلَى أَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ
 ذَلِكَ فَهُوَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْهُمْ ۖ قَرَأَ
 أَنَّ الْبُعْدَ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْقُرْبِ ۖ رَجَعَ
 إِلَى الْأَصْلِ وَتَرَكَ الْفُرْعَ ۖ عَلِمَ أَنَّ الْفُرْعَ
 كَثِيرٌ وَالْأَصْلُ وَاحِدٌ ۖ فَتَمَسَّكَ
 بِهِ ۖ نَظَرَ فِي مِرَاةِ الْفِكْرِ قَرَأَ
 أَنَّ الْوُفُونَ عَلَى بَابٍ وَاحِدٍ
 خَيْرٌ مِنَ الْوُفُونَ عَلَى أَبْوَابٍ
 كَثِيرَةٍ ۖ فَوَقَفَ عَلَيْهِ مَحْزُورٌ
 وَتَسَكَّنَ بِهِ ۖ الْمُؤْمِنُ الْمُؤَقِّنُ
 الْمُخْلِصُ عَاقِلٌ بَقْدَ اعْطَى
 عَقْلُ الْعُقُولِ ۖ وَلَهُمَا
 هَرَبٌ مِنَ النَّاسِ وَآخِذٌ
 عَنْهُمْ جَانِبًا ۖ

صفات و نسبت یا دداشت کو طلب کر۔ شاگرد سے توتیری
 ملاقات ہوئی نہیں۔ پھر استاد سے کیوں کر ملاقات ہو سکتی ہے
 اپنے پچھلے پاؤں لوٹ اور سمجھدار بن۔ علم سیکھ اس کے بعد عمل
 اور اخلاص حاصل کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ فقہ حائل کر اس کے بعد گوشہ نشین بن۔ مومن
 وہ ہے جو اہل بقدر واجب علم حاصل کرے اس کے بعد
 مخلوق سے یک سوئی اختیار کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت
 میں غفلت نشین بنے۔ اُس نے مخلوق کو بیچا ناپس ان کو مغضوب سمجھا
 اور حق تعالیٰ کو بیچا ناپس اس کو محبوب بنایا اور اس کا طالب و
 خادم بن گیا۔ مخلوق اس کے پیچھے پڑی پس وہ بھاگا۔ اور کسی
 اور ہی کو طلب کیا۔ وہ مخلوق میں بے رغبت بنا اور کسی دوسرے
 ہی کی رغبت کی۔ اُس نے جان لیا کہ ان کے ہاتھ میں نہ نقصان ہے
 نہ نفع اور نہ بھلائی ہے نہ بُرائی۔ اگر اس میں سے کوئی چیز
 ان کے ہاتھوں پر جاری بھی ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص نفع
 یا نقصان پہنچاتا نظر آتا ہے تو درحقیقت وہ حشرِ اہی کی
 طرف سے ہے نہ کہ ان کی طرف سے۔ پس اس نے سمجھ لیا
 کہ ان سے دور رہنا ہی ان کے پاس رہنے سے بدرجہا بہتر
 ہے۔ اس نے جڑ کی طرف رجوع کیا۔ اور شاخ کو چھوڑ دیا۔
 اس نے جان لیا کہ شاخیں بہتری ہیں اور جڑ صرف ایک ہے
 پس اس نے اسی کو مضبوط مقام لیا۔ شکر کے آئینہ میں اس نے
 نظر کی پس دیکھا کہ ایک دروازہ پر پڑا رہنا بہتر ہے دروازوں پر
 پڑنے سے بہتر ہے۔ پس وہ دیں پڑا رہا اور اسی کا ہو رہا۔
 جس میں ایمان و ایقان اور اخلاص ہو وہی عقلمند ہے کہ
 عقول کی عقل اس کو عطا ہوئی اور اسی لئے وہ آدمیوں سے
 بھاگا اور ان سے ایک کنارہ ہو رہا۔

الْمَجْلِسُ الْحَادِي وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْمَدِينَةِ عَشْرَةَ سَنًا مَجْلِسًا
 جَمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ ثَمَانِينَ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً بَعْدَ ظُلْمِ
 الْغَضَبِ إِذَا كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مَوْجُودٌ
 إِذَا كَانَ بَعْدَهُ فَهُوَ مَذْمُومٌ ۚ أَلَمْ تُؤْمِنُ بِحُجَّتِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنَفْسِهِ ۚ يَحْتَدُّ نَفْسَهُ
 لِذَيْنِهِ لَا نَفْسَهُ لِنَفْسِهِ يَغْضَبُ إِذَا خَرَقَ
 حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ كَمَا يَغْضَبُ
 التَّيْمَرُ إِذَا أَخَذَ وَاصِيدًا ۚ فَلَا جَرَمَ يَغْضَبُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعُصْبِيهِ وَيَرْضَاهُ لِرِضَا ۚ لَا
 تُظْهِرُ الْغَضَبَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لِنَفْسِكَ
 فَتَكُونُ مُتَافِقًا وَمَا أَشَبَّهُ ذَلِكَ ۚ لِأَنَّ مَا
 كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَبْقَى وَيَبْقَى وَيَزْدَادُ وَمَا
 كَانَ بَعْدَهُ يَنْتَعِبُ وَيَزُولُ ۚ يَا ذَا أَفْعَلْتَ
 فَعَلًا فَأَزَلَّ نَفْسَكَ وَهُوَ الْوَالِدُ وَشَيْطَانُكَ
 مِنْهُ ۚ وَلَا تَفْعَلْهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 أَمْتًا لَا رَمِيَّةَ ۚ لَا تَفْعَلْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ
 حَزْمٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ إِمَّا بِوَاسِطَةِ
 الشَّرْعِ أَوْ بِإِلْهَامٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 لِقَلْبِكَ مَعَ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ ۚ إِنْ هَذَا
 فَيَلَّ وَفِي الْخَلْقِ وَفِي الدُّنْيَا ۚ يَرْحُكُ
 مِنَ الْخَلْقِ ۚ وَارْعَبْ فِي
 الْأُنْسِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّاحَةِ
 بِفَرْيِهِ ۚ

اكتیسویں مجلس

(وقت شام - ۱۸ جمادی الثانی ۱۲۴۵ھ - مدرسہ محمودہ)
 غصہ جب اللہ واسطہ ہو تو محمود ہے اور جب غیر اللہ کے لئے
 ہو تو مذموم ہے۔ مومن اللہ کے لئے غضب ناک ہوا کرتا ہے نہ کہ
 اپنے نفس کے لئے۔ وہ بھڑکتا ہے اس کے دین کی مدد کے لئے
 نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لئے اس کو غصہ آتا ہے۔ جبکہ اللہ کی مدد
 میں سے کسی مدد سے بڑھنا ظاہر ہو۔ جیسا کہ چیتے کو غصہ آتا ہے جبکہ
 اس کا شکار دوسرے لے لیں۔ اس کے غصہ کی وجہ سے حق
 تعالیٰ کو غصہ آتا اور اس کے راضی ہونے سے حق تعالیٰ
 راضی ہوتا ہے۔ اپنے غصہ کو اور جو کچھ بھی اس جیسی (کوئی حالت
 ہو) جبکہ وہ تیرے نفس کے واسطے ہے تو اس کو اللہ کے
 واسطے مت ظاہر کر کہ منافق یا اس کے مشابہ بن جائے گا کیونکہ
 جو چیز اللہ کے واسطے ہوتی ہے وہ کمال پر پہنچتی اور پائدار
 بنتی اور ترقی پایا کرتی ہے اور جو چیز دوسروں کے لئے ہوتی ہے
 وہ بدل جاتی اور مٹ جایا کرتی ہے پس جب تو کوئی کام کیا کرے
 تو اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کو اس سے دور کر دیا
 کر اور اس کو مست بر مگر اللہ واسطے اور اس کے تعین حکم کی
 غرض سے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے تعینی حکم کے بغیر کوئی کام نہ کر
 (اور تعینی حکم) یا شریعت کے واسطے سے ہو گا یا تیرے قلب پر
 شریعت کے موافق حق تعالیٰ کے الہام فرمانے سے (کیونکہ خلاف
 شرع الہام بھی معتبر نہیں ہے) ازہر اعتقاد کر اپنی ذات اور
 مخلوق اور ساری دُنیا میں کہ کسی کی بھی رغبت نہ رکھ (حق تعالیٰ
 تجھ کو مخلوق سے راحت دیدے گا کہ کوئی انداز نہ پہنچا سکے گا۔
 اور رغبت کر حق تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے اور اس کے قرب سے

لَا أُشْرُ إِلَّا الْأَشْهُ بِهٖ وَلَا رَاحَةً إِلَّا لَمَعَةٍ
 بَعْدَ الصَّغَاءِ مِنْ كُدُورَاتِ لَفْسِكَ
 وَهَوَاكَ وَوُجُودَكَ كُنْ مَعَ الْقَوْمِ
 فَتَنَّا يَدُ تَائِبِينَ هُمْ وَتَبَصَّرْ بِبَصَرِهِمْ وَ
 يُبَايِعُ بِكَ كَمَا يُبَايِعُ بِهِمْ ۖ يُبَايِعُ
 بِكَ الْمَلِكُ بَيْنَ بَقِيَّةِ الْمَمَالِكِ ۖ طَهَّرْ
 قَلْبَكَ مِنْ سِوَاهِ قَائِكَ تَرَى بِحَقِّكَ
 مَا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۖ تَرَاهُ ثُمَّ تَرَى
 بِهٖ أَعْمَالَهُ فِي خَلْقِهِ ۖ كَمَا لَا يَحِلُّ أَنْ
 تَدْخُلَ عَلَى الْمُلُوكِ مَعَ نَجَاسَةِ ظَهْرِهِ
 لَوْ تَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ الْمُلُوكِ الَّذِي هُوَ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ نَجَاسَةِ بَاطِنِكَ ۖ
 أَنْتَ خَاطِبُهُ مَلَانٌ وَرُدِّي ۖ الْأَشْهُ
 يَعْمَلُ بِكَ ۖ أَقْلِبْ مَا فِيكَ وَتَطَهَّرْ ۖ
 وَبَعْدَ ذَلِكَ يَكُونُ الدُّخُولُ عَلَى الْمُلُوكِ
 فِي قَلْبِكَ مَعَاصِي وَخَوْفٌ مِنَ الْخَلْقِ وَ
 رَجَاءٌ لَهُمْ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۖ وَ
 كُلُّ هَذَا مِنْ نَجَاسَةِ الْفُلُوبِ ۖ لَا
 كَلَامَ حَقِّ تَتَوَاتَرُ نَفْسُكَ وَتَعْمَلُ عَلَى
 نَفْسٍ صِدْقِكَ ۖ حَيْثُ لَيْسَ بِإِقْبَالٍ
 عَلَى الْخَلْقِ ۖ أَمَا مَا دَامَ عِنْدَكَ
 وَجُودُهُمْ وَأَنْتَ تَرَاهُمْ
 فَلَا تَمُدُّ يَدَكَ
 إِلَيْهِمْ

آرام پانے میں۔ اس کے اُنس کے سوا کوئی اُنس نہیں ہے اور
 اس کی معیت کے سوا کبھی راحت نہیں ہے۔ اپنے نفس اپنی
 خواہش اور اپنے وجود کی کدورتوں سے معافی پانے کے بعد اہل اللہ
 کا ساتھ اختیار کر کہ ان کی تائیدات سے تیری بھی تائید ہوگی اور ان کی
 بینائی سے تو بھی بینائی پائے گا اور جیسا اُن پر فخر کیا جاتا ہے اسی
 طرح تجھ پر بھی فخر کیا جائے گا کہ بادشاہ اپنے دوسرے غلاموں سے
 ممتاز بنا کر تجھ پر فخر فرمائے گا کہ دیکھو بندے ایسے فرماں بردار
 ہو کر تے ہیں، اپنے قلب کو اللہ کے سوا سب سے پاک کر کہ جملہ
 ماسویٰ کو تو اس سے دیکھ گھا۔ اول تو اس کو دیکھے گا اس کے
 بعد اس کے افعال کو دیکھے گا جو اس کی مخلوق میں جاری ہو رہے
 ہیں۔ جس طرح ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں کے حضور
 میں جانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح اپنے باطن کی نجاست
 کے ساتھ شاہنشاہ یعنی حق تعالیٰ کے سامنے نہیں جاسکتا۔ تو
 تلچھٹ کا لبریز مشکا ہے۔ وہ تجھے لے کر کیا کرے گا؟ جو کچھ تیرے
 اندر ہے اس کو اُلٹ دے اور دھو دھلا کر صاف کر۔ اس کے بعد
 بادشاہوں کے دربار میں داخل ہوگا۔ تیرے قلب میں معصیتیں
 مخلوق کا خوف انہیں سے آرزو اور دنیا و مافیہا کی محبت بھری
 ہوتی ہے اور یہ سب قلوب کی نجاستیں ہیں (جن کو پھینک کر
 آپ شریعت سے قلب کو دھونا چاہئے) جب تک تیرا نفس مرنے جاے
 اور اس کا جنازہ تیرے صدق کے نفس پر اٹھایا نہ جائے (یعنی
 نفسانیت معدوم اور سچی لہیت پیدا نہ ہو جائے) اس وقت تک
 واعظ بننا جائز نہیں (کہ اس سے نفس پھولے گا) البتہ نفس کے
 مرجانے کے وقت کچھ پردا نہیں کہ تو مخلوق پر متوجہ ہو لیکن جب تک
 تیرے نزدیک مخلوق کا کچھ وجود ہے اور تیری ان پر نظر مانی ہے
 (کہ عطا و سزا کے یہ لوگ مالک ہیں) تو اپنا ہاتھ انکی طرف ہرگز نہ دے۔

مسمومہ
 اللہ کے لئے
 کرتا ہے نہ کہ
 مدد کے لئے
 بلکہ اللہ کی مدد
 آتا ہے جبکہ
 جس سے حق
 حق تعالیٰ
 کوئی حالت
 اللہ کے
 لئے گائیو
 اور پائدار
 لئے ہوتی ہے
 کام نیا کرے
 سے دور کر دیا
 تعین حکم کی
 ی کام نہ کر
 سے قلب پر
 کیونکہ خلاف
 ت اور
 حق تعالیٰ
 پاس کے گا۔
 کے قریب

حَتَّى يَقُولُوا: لَا كَلَامَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَكَ
 دَهْشَةٌ يُقْرِبُهُ: فَيَكُونُ عِنْدَكَ شُغْلٌ
 مِنْهُمْ وَمِنْ تَقْبِيلِهِمْ يَدُوكَ وَمِنْ عَطَائِهِمْ
 وَمَنْعِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ: إِذَا اصْطَحَتْ
 التَّوْبَةُ صَحَّ الْإِيمَانُ وَارْدَادُهُ عِنْدَ
 أَهْلِ السَّنَةِ أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ
 يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ: هَذَا
 فِي حَقِّ الْعَوَامِّ: وَأَمَّا الْخَوَاصُّ فَيَزِيدُ
 إِيْمَانًا نَهْمُ بِخُرُوجِ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ:
 وَيَنْقُصُ بِدُخُولِهِمْ إِلَيْهَا: يَزِيدُ بِسُكُونِهِمْ
 إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَيَنْقُصُ بِسُكُونِهِمْ
 إِلَى غَيْرِهِ: عَلَى رَهْمٍ يَتَوَكَّلُونَ وَهُمْ:
 يَتَقَوَّنَ وَإِلَيْهِ يَسْتَنْدُونَ وَمِنْهُمْ
 يَخَافُونَ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُونَ لَهُ يُوجِدُونَ
 وَعَلَيْهِ يَعْتَدُونَ فَلَا يُشْرِكُونَ
 عَلَى ذَلِكَ يُفْتَنُونَ: تَوْجِدُهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ
 وَمُدَارَاتُهُمْ لِلْخَلْقِ فِي ظُلُومِهِمْ:
 إِذَا جَهِلَ عَلَيْهِمْ لَا يَجْهَلُونَ: قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ: وَإِذَا خَالَطَهُمُ
 الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا عَلَيْكَ بِالصَّمَةِ
 وَالْجُلُوعِ عَنْ جَهْلِ الْجَاهِلِ وَشَوَارِبِ
 طَبَائِعِهِمْ وَمَقُورِ سَهْمٍ وَأَهْوِيَّتِهِمْ:
 أَمَّا إِذَا أَرْتَكَبُوا مَعْصِيَةَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صَدَقَ
 لَانَّهُ يَحْرُمُ

تاکر وہ اس کو بوسہ دیں۔ واعظ بنے سے پنج یہاں تک کہ پتھر کو
 قرب کی مدہوشی حاصل ہو جائے۔ پس تجھ کو پوری بے خبری ہو لوگوں
 کی طرف سے اور ان کے تیرے ہاتھ کو جو منے اور ان کی بخشش اور
 انکار اور تعریف اور مذمت کی طرف سے۔ جب توبہ صحیح ہو جاتی ہو
 تو ایمان بھی صحیح اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اہل سنت میں بعض اماموں
 کے نزدیک ایمان کم اور زیادہ ہو کر تا ہے کہ طاعت کی وجہ سے
 زیادہ ہوتا ہے اور معصیت کی وجہ سے کم۔ یہ تو عوام کے حق میں
 ہے اب رہے خواص سوان کے ایمان کی زیادتی ان کے دلوں
 سے مخلوق کے نکل جانے سے ہوتی ہے۔ اور کسی مخلوق کے دلوں
 میں گھسنے سے۔ ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ کے ساتھ دل کو
 ٹھہرانے سے اور کمی ہوتی ہے غیر اللہ کے ساتھ دل ٹھہرانے
 سے وہ اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے اسی پر اعتماد رکھتے اسی کے
 سہارے جیتے اسی سے ڈرتے اسی کی طرف رجوع کرتے اسی کو گناہ
 سمجھتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ پس کسی کو اس کا شریک
 نہیں سمجھتے اور اسی پر سب سے رہتے ہیں (کہ کسی قسم کے نفع و
 نقصان میں کسی دوسرے پر نظر جاتی ہے یا نہیں؟) ان کی توجہ
 ان کے دلوں میں ہے، اور مخلوق کے ساتھ مدارات ان کے
 ظاہر میں۔ جب ان کے ساتھ کوئی جہالت برتا ہے تو وہ اس کے
 ساتھ جہالت نہیں برتتے۔ ان کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
 کہ ”جب جہالت والے ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں
 بس سلام ہے“ (ہمیں معاف کیجئے ہم آپ کا جواب نہیں دے
 سکتے، چپ ہو جانا اور جاہل کی جہالت اور ان کی طبیعت و نفس اور
 خواہشات کے جوش پر بردباری و تحمل کو ضروری سمجھ کر جب تک
 تیری ذات پر حملہ رہے اس کا جواب نہ دے) البتہ جہالت وہ حق تعالیٰ
 کی معصیت کے مرتکب ہوں تو اس وقت چپ ہونا چاہئے کیونکہ حرام

يَصِيرُ الْكَلَامُ عِبَادَةً وَتَذَكُّهُ بِمُعْصِيَةٍ
 إِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ
 عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَا تَقْصُرْ عَنْهُ فَإِنَّهُ بَابُ خَيْرٍ
 قَدْ فَتِحَ فِي وَجْهِكَ مَبَادِرُ الدُّخُولِ فِيهِ كَانَ
 عَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا كُلُّ مَنْ حَسَّائِشِ
 الصَّخْرَاءِ وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْعُدْرَانِ
 وَيَأْوِي إِلَى الْكُهْوفِ وَالْخَرَابِ إِذَا نَامَ
 تَوَسَّدَ بِصَخْرَةٍ أَوْ بِدِينِ رَاعِيهِ الْيَوْمُ مِنْ
 يَفْعَلُ هَكَذَا أَوْ يَعْزِمُ أَنْ يَلْقَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 عَلَى هَذَا الْقَدَمِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَقْسَامُ
 فِي الدُّنْيَا فَيُفْقِدُ بِمُحِبَّتِهِ فَيَتَلَسَّسُ بِهَا ظَاهِرُهُ
 وَيَسْتَوْفِيهَا بِنَفْسِهِ وَقَلْبُهُ مَعَ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ عَلَى الْقَدَمِ الْأَوَّلِ كَمْ يَتَغَيَّرُ بِلَاغِ
 الزُّهْدِ إِذَا تَمَكَّنَ فِي الْقَلْبِ لَا يُغَيِّرُهُ هُجْرُ
 اللَّهِ نِيَا وَتَنَاوُلُ الْأَقْسَامِ الْيَوْمُ مِنْ كَوْنِ
 مُحِبِّ الدُّنْيَا وَاهْلِكَا وَشَمَوَاتِهَا وَلَدَلَّتَا
 مَا كَانَ يَصِيرُ عَنْهَا لِحَظَةً مَشْغُولًا هَا فِي
 كَيْلِهِ وَهَاهُنَا وَمَا كَانَ يَتَعَبَّدُ وَيَتَسَلَّكُ
 وَلَا يَنْتَرِكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُطِيعُهُ
 قَبْضَرُهُ اللَّهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ قَتَابُ مَهْمَا
 وَنَدِمَ عَلَيْهِمَا عَلَى مَا فَرَّطَ مِنْهُ فِي أَيَّامِهِ
 الْحَالِيَةِ وَبَقَرَهُ بِعُيُوبِ الدُّنْيَا بِطَرِيقِ
 الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَالشُّيُوخِ نَجَاءُ الزُّهْدِ
 فِيهَا فَكُلَّمَا نَظَرَ إِلَى عَيْبِ بَصَرٍ مُحِبُّوْنَا الْآخِرِ
 قَوْلُهَا قَانِيَةً عُمُرُهَا إِلَى أَمِدٍ قَرِيبٍ لَعِبْهَا

اس وقت کلام کرنا عبادت اور کلام نہ کرنا معصیت بن جاتا ہے
 جب تو نیک کام کے حکم اور گناہ کی ممانعت پر قادر ہو تو اس میں کوتاہی
 مت کر کیونکہ وہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے سامنے کھول دیا گیا ہے۔
 پس اس کے اندر داخل ہونے میں جلدی کر۔ عینی علیہ السلام جنگل کی
 گھاس پات کھایا کرتے۔ صحرائی تالابوں کا پانی پیا کرتے۔ غاروں اور
 دیرانوں میں رہا کرتے۔ اور جب نیند آتی تو کسی پتھر کا یا اپنی کلائی کا
 تکیہ بنا کر پڑھتے تھے۔ مومن ایسا ہی کیا کرتا۔ اور اسی حالت پر
 اپنے پیروکار سے ملنے کا (ہر وقت) عزم رکھتا ہے اور اگر دُنیا
 میں کچھ لذت و آرام اس کے مقصوم کا ہوتا ہے تو وہ خود ہی اس
 کے پاس آ جاتا ہے۔ پس اس کا ظاہر اس سے منتفع ہوتا اور وہ اسکو
 اپنے نفس کے لئے لے لیتا ہے۔ مگر اس کا قلب پہلی ہی (زاہدانہ)
 حالت پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہے وہ نہیں بدلتا۔ کیونکہ
 زہد جب قلب میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو دُنیا کی آمد اور مقصوم
 کا استعمال اس کو بدل نہیں سکتا۔ مومن اگر (دل سے) دُنیا
 اور اہل دُنیا اور اس کی شہوتوں اور لذتوں کو محبوب سمجھتا تو ایک
 لحظہ بھی ان سے صبر نہ کر سکتا۔ رات اور دن انہیں میں مشغول
 رہتا۔ نہ عبادت کر سکتا نہ ریاضت اور نہ اللہ کا ذکر کر سکتا نہ
 اس کی اطاعت۔ سو حق تعالیٰ نے اس کے نفس کے عیوب
 اس کو دکھا دیئے پس وہ ان سے تائب ہو گیا اور گذشتہ ایام
 میں اس سے جو کوتاہی ہو چکی ہے اس پر پشیمان ہوا۔ اور حق تعالیٰ
 نے اس کو کتاب اور سنت اور مشائخ کے واسطے سے دُنیا
 کے عیوب دکھا دیئے تو اس میں بے رغبتی اس کو حاصل ہو گئی
 پس جس وقت بھی اس نے کسی ایک عیب پر نظر ڈالی تو دوسرے
 عیوب بھی دیکھ لئے۔ پس اس نے جان لیا کہ یہ (دُنیا سر تا پا عیب پر)
 فنا ہوجانے والی ہے اور اس کی عمر تھوڑے ہی دنوں کی ہو اس کے نزدیک

کہ بھڑکے ہو لوگوں بخش اور ہوجاتی ہو نسا مومن کی وجہ سے بے حق میں کے دلوں کے دلوں کو بٹھرانے سے اسی کے شریک کے نفع و ن کی تومید ان کے وہ اس کے نے فرمایا ہے دیتے ہیں نہیں دے نفس اور جب تک ت وہ حق تک حرام

زَائِلٌ ۖ وَحُسْنُهَا مُتَغَيِّرٌ ۖ أَخْلَاقُهَا
شَرِيسَةٌ ۖ يَدُهَا ذَائِمَةٌ ۖ كَلَامُهَا
سَمُومٌ ۖ ذَوَاقُهَا مُطْلَاقَةٌ ۖ لَيْسَ لَهَا
مَرْجُوعٌ وَلَا أَصْلٌ وَلَا عَهْدٌ ۖ أَلْفِيَامُ
فِيهَا كَالْبِنَاءِ عَلَى الْمَاءِ ۖ فَلَا
يَأْخُذُهَا قَرَارٌ أَلْفِيَامُ وَلَا دَارَ آلَةٍ ۖ
هَمْزٌ يَتَرَقَّى دَرَجَةً وَيَقْوَى تَمَكُّنُهُ
فَيَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَلَا يَأْخُذُ
الْآخِرَةَ أَيْضًا قَرَارًا أَلْفِيَامُ بَلْ يَتَّخِذُ
قُرْبَهُ مِنْ مَوْلَاهُ قَرَارًا آلَةٍ فِي دُنْيَاهُ وَ
آخِرَتِهِ ۖ يَنْبَغِي لِسِرِّهِ وَكَلِمِهِ دَارًا هُنَاكَ ۖ
فَيَتَّخِذُ لَا تَضُرُّهُ عِمَارَةُ الدُّنْيَا وَكُو
بَنَى أَلْفًا مِنَ الدُّوَرِ ۖ لِأَنَّهُ يَنْبَغِي لِعَبِيدِهِ
لَا كَهْ ۖ يَسْتَمِثِلُ أَمْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي
ذَلِكَ وَيُؤَانِقُ قَضَاءَكَ وَقَدْرَكَ ۖ يَقِيمُهُ
فِي جَدُّ عَةِ الْخَلْقِ وَرَاضِيًا لِرَاحَةِ
الْيَمِيمِ ۖ يُوَاصِلُ الصِّيَامَ بِالْظَّلَامِ فِي
الطَّبِيخِ وَالْخَبِيرِ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ
ذَرَّةً ۖ يَصْبِرُ لَهُ طَعَامٌ يَحْمِلُهُ لَا
يُشَارِكُهُ فِيهِ غَيْرُهُ فَيَكُونُ مُفْطِرًا
عِنْدَ طَعَامِهِ ۖ صَائِمًا مَجْمُوعًا عِنْدَ
طَعَامٍ غَيْرِهِ ۖ أَلْزَاهِدُ صَائِمٌ
عَنِ الطَّعَامِ وَالْهَرَبِ وَالْعَارِ
صَائِمٌ عَنْ غَيْرِ
مَعْرُوفٍ

مٹ جانے والے ہیں اور اس کا رنگ وردپ بدل جائے والا ہر
اس کی خصلتیں بد ہیں اس کا ہاتھ ذبح کرنے والا ہے اس کا کلام بڑ
بے وقار ہر جاتی ہے کہ ہزاروں کی زوجیت کا مزہ چکھنے والی
اور (ہزاروں کی) طلاق دی ہوئی ہے۔ نہ اس کا کہیں ٹھکانہ ہو
نہ اس کی کچھ اصل اور نہ عہد و قرار۔ اس میں رہنا ایسا ابلے ثبات
ہے جیسے پانی پر عمارت۔ لہذا وہ اس کو نہ اپنے قلب کا ٹھکانہ
بناتا ہے اور نہ اپنا گھر۔ اس کے بعد ایک درجہ اور ترقی کرتا
اور اس کے (زہد کا) قلب میں) جگہ پکڑ لینا قوی ہو جاتا ہے
تو وہ حق تعالیٰ کا عارف بن جاتا ہے۔ پس آخرت کو بھی اپنے
قلب کا ٹھکانہ نہیں بناتا بلکہ اپنی دنیا و آخرت میں اپنے مولا کے
قرب کو اپنا ٹھکانہ قرار دیتا اور وہ اپنے باطن اور قلب کا گھر
بنالیتا ہے۔ پس اس وقت دنیا کی تعمیرات اگرچہ وہ ہزار
گھر بھی بنائے اس کو مفر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کسی دوسرے
ہی کے لئے بناتا ہے اپنے لئے نہیں بناتا۔ وہ اس میں
حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی قضا و قدر کی موافقت
کرتا ہے کہ چونکہ تقدیر میں اُس نے لکھ دیا ہے اس لئے
مکانات تعمیر کرتا ہے کہ مقدور و علم الہی کے خلاف نہ ہو اس
کو مخلوق کی خدمت اور اس کے آرام کے لئے قائم کرتا ہے۔
پکانے اور روٹیاں تیار کرنے میں رات دن مصروف رہتا ہے
اور خود اس میں سے درہ برابر بھی نہیں کھاتا اس کے لئے کھانا
دوسرا ہی ہے (یعنی قرب و اس حق) جو اسی کے لئے مخصوص ہے
اور اس میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس
وہ اپنی خوراک آنے کے وقت افطار کرتا اور دوسروں کی خوراک کے
وقت روزہ دار اور بھوکا رہتا ہے۔ زاہد تو کھانے اور پینے کا روزہ
رکھتا ہے اور عارف اپنے محبوب کے سوا سب (پرہیز کرنے کا)

فَهُوَ جَوْعٌ لَا يَأْكُلُ مِنْ عَيْدٍ يَدُ طَبِيبٍ دَاءُ
الْبُعْدُ وَدَوَاؤُهُ الْفَرْبُ صَوْمُ الزَّاهِدِ
تَهَارًا وَصَوْمُ الْعَارِفِ تَهَارًا وَكَيْلًا لَا فِطْرَ
لِصَوْمِهِ حَتَّى يَكْفُرَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعَارِفِ
صَائِمِ الدَّهْرِ إِثْمُ الْحَيَّةِ صَائِمِ الدَّهْرِ يَقْلِبُ
حُمُومَ بَيْسَرَةٍ قَدْ عَلِمَ أَنَّ اشْفَاءَ كَالِقَاءِ رَجُلٍ
وَقَوْلِهِ مِنْهُ يَا عَلَامُ إِنْ أَدْرَكَ الْفَلَاحُ فَخَرَجِ
الْحُلُقُ مِنْ قَلْبِكَ لَا تَخَفُوهُمْ وَلَا تَرْجُوهُمْ وَلَا
تَسْتَأْذِنَ بِهِمْ وَلَا تَسْتَعِزُّ إِلَيْهِمْ بِهِمْ وَدَلَّ عَيْنَ
الْحُلُقِ وَاسْمُكَ مِنْهُمْ كَأَنَّهُمْ مَبْنَاتٌ جَيْفٌ
فَإِذَا صَبَّحْتَ لَكَ هَذَا فَقَدْ صَحَّحْتَ لَكَ الظَّمَاءَ يَبْنُو
عِنْدَ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِنْزِعَاجِ عِنْدَ ذِكْرِ عَزَّ وَجَلَّ

الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةً فِي
الْمَدْرَسَةِ جَادِي وَعِشْرِينَ تَمَّادِي الْأَجْرَةِ
سَنَةِ خَمْسِينَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسًا ثَلَاثَةً تَعَدُّ كَلَامَ
إِدَّ الْأَمْرُ وَأَنْتَ عِيَالِي وَأَصْبِرْ عَلَى هَذِهِ الْأَكَاذِبِ
وَكَقْرَبُ بِالنَّوَافِلِ وَقَدْ سُمِّيتَ مُسْتَقِظًا عَامِلًا
أَطْلُبُ التَّوْفِيقَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ إِجْمَاعِهِ
وَتَوَدُّكَ تَكْلِفُ الْحُضُورَ بِأَبِ الْعَمَلِ كَهُو الْمُسْتَعْلِ
لَكَ بِسَلِّهِ وَتَدَلُّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَهَيِّجَ
لَكَ أَسْبَابَ الطَّاعَةِ فَإِنَّهُ إِذَا أَرَادَ لَوْ لَا مَرَّ
حَيَاةً لَهُ بِقَدْرِ أَمْرِهِ بِالسَّارِعَةِ مِنْ حَيْثُكَ
وَيُوجِّهُ إِلَيْكَ التَّوْفِيقَ مِنْ حَيْثُهِ

روزہ رکھتا ہے پس وہ سدا بھوکا ہے کہ اپنے طبیب کے سوا کسی دوسرے
کے ہاتھ سے نہیں کھاتا۔ محبوب کے دوری اس کے لئے مرض ہوا اور اسکا
قرب اس کی دوا ہے۔ زاہد کا روزہ صرف دن میں ہوتا ہوا اور عارف
کا روزہ رات اور دن ہر وقت رہتا ہے۔ اس کے روزے کے لئے
انظار کا وقت ہی نہیں یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ہائے عار
عمر بھر کا روزہ دار اور ہر وقت کا تپ زدہ ہے کہ اپنے قلب سے
ہمیشہ روزہ دار ہے اور اپنے باطن سے سدا مبتلا ہے بخارج
اس نے جان لیا کہ اس کی شفا صرف اپنے رب سے ملنا اور اس کا
قرب ہی ہے۔ صابرا زادہ۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے دل سے
مخلوق کو نکال دے۔ نہ اُن سے خوف رکھ اور نہ توقع۔ اور نہ اُن سے
مانوس ہوا اور نہ اُن سے دل لگا۔ صبر سے بھاگ اور ایسا مستقبض ہو
گو یا کہ وہ مردار تو تھڑے ہیں۔ پس جب تیرے لئے یہ کیفیت صحیح
ہو جائے گی تو اللہ کی یاد کے وقت تیرا اطمینان پانا اور غیر اللہ کی
یاد کے وقت تیرا گھبرانا بھی صحیح ہو جائے گا۔

بیتسویں مجلس

جمعۃ المبارک۔ بوقت صبح ۲۱ رجاوی الثانیہ ۱۲۸۵ھ مدرّسہ ممبئی
(کچھ اور تقریر کے بعد آپ نے فرمایا کہ) حکم کی تعمیل کرو اور ممنوع سے
باز آ اور ان تکلیفوں پر صبر کرو اور نوافل کے ذریعہ سے قرب حاصل
کر کہ تیرا نام بیدار اور کار گزار رکھ دیا جائے گا۔ اپنی سعی و کوشش
کر کے اور عمل کے دروازہ پر حاضری میں تکلف برتنا چھوڑ کر
حق تعالیٰ سے توفیق کا خواہاں ہو۔ تجھ سے کام لینے والا تو وہی ہے
اسی سے مانگ اور اس کے حضور میں عاجزی کر کہ طاعت کے اسباب
و سامان تیرے لئے ہیّا فرمائے۔ کیونکہ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا
چاہیگا تو اس کے لئے تجھ کو تیار کر دے گا۔ جہاں تو کھڑا ہو جاوے لیکنے کا

جائے والا ہو
اس کا کلام نہ
ہ چکنے والی
میں ٹھکانہ نہ
الہیہ ثبات
ب کا ٹھکانہ
ور ترقی کرتا
ہو جاتا ہے
ت کو بھی اپنے
مولائے
ب کا گھر
ہے وہ ہزار
دوسرے
ہ اس میں
کی موافقت
اس لئے
ت نہیں اس
م کرتا ہے۔
ت رہتا ہے
کے لئے کھانا
فصوص ہے
ہو سکتا ہے
کی خواہش
پینے کا روزہ
نہ کرنے کا

أَلَا مَرُظَاهِرُ وَالتَّوْفِيقُ بَاطِنٌ ۖ أَلَسْتُمْ
 عَنِ الْمَعَاصِي ظَاهِرٌ وَالْحَمِيَّةُ عَنْهَا بَاطِنٌ ۚ
 بِتَوْفِيقِهِ تَتَمَسَّكُ وَبِحَبِيَّتِهِ دَعِصْتِهِ تَنَزُّو
 وَبِقُوَّتِهِ تَصِيرُ ۚ أَحْضَرُوا عِنْدِي بِعَقْلِ
 وَثَبَاتٍ وَرَبِيَّةٍ وَغَرِيْبَةٍ ۚ وَارْحَمَ اللَّهُ هَمَّةً
 لِي وَحُسْنَ الْكَلَمِ نِي ۚ وَقَدْ تَفَعَّلُوا مَا
 أَقُولُ وَفِيهِمْ مَعَانِيهِ ۚ يَا مَعْ مَالِي فَمَا
 يَتَّبِعُنُ لَكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ ۚ لَا تُؤَاوِئِي
 فِيمَا أَنَا عَلَيْهِ ۚ قَلْبُكَ يَنْهَهُهُ وَتَغْلِبُ ۚ
 أَلْقَالَ الدُّنْيَا عَلَى رَأْسِي وَأَلْقَالَ الْآخِرَةِ
 عَلَى قَلْبِي ۚ وَأَلْقَالَ الْحَقِّ عَرْوَجَلَّ عَلَى
 سِرِّي فَهَلْ لِي مِنْ مُعَاوِينَ ۚ مَنْ يَجْبُرُ
 يَتَقَدَّمُ إِلَيَّ وَيُخَاطِرُ بِرَأْسِهِ ۚ بِرَحْمَةِ
 اللَّهِ ۚ عَرْوَجَلَّ مَا أُحْتَاجُ إِلَى مُعَاوَنَةٍ
 أَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ عَرْوَجَلَّ ۚ كُونُوا
 عَقْلَاءَ وَآخِصُوا الْأَدَبَ مَعَ الْقَوْمِ فَإِنَّهُمْ
 زُرَاعُ الْعَشَاكِزِ ۚ شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْمَبَادِ
 بِهِمْ يُحْفَظُ الْأَرْضُ ۚ وَإِلَّا آيَسُرُ
 يُحْفَظُ بِرِيَاكُمْ وَنِفَاقِكُمْ وَشُرُوكِكُمْ
 يَا مُنَافِقِينَ يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ عَرْوَجَلَّ
 وَرَسُولِهِ يَا حَطَبَ النَّارِ ۚ
 اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ
 اللَّهُمَّ
 أَيْقِظْنِي
 وَأَيْقِظْهُمْ

حکم دے تو اس نے تجھ کو دیا ہے اور جہاں وہ ہے وہاں سے توفیق
 کو تیری طرف متوجہ کرنے کے حکم تو ظاہر ہے اور توفیق باطن ہے
 معصیتوں کی ممانعت اظہار ہے اور ان سے پرہیز ہونا باطنی امر ہے
 اسی کی توفیق سے تو (تعمیل احکام کو) مضبوط تھا مگر اس کی
 حفاظت و بچاؤ سے تو (معصیتوں کو) چھوڑ سکتا اور اسی کی طاقت سے
 تو (تکالیف پر) صبر کر سکتا ہے (خود کچھ بھی نہیں کر سکتا اس لئے توفیق
 و اعانت کا سوال کرنا ضروری ہے عقل و ثبات اور نیت خیر و خشکی
 لے کر اور مجھ پر الزام قائم کرنا چھوڑ کر اور میرے متعلق حسن ظن رکھ کر
 میرے پاس آؤ اس وقت میری باتیں تمہارے لئے مفید ہوں گی
 اور تم ان کا مطلب سمجھ سکو گے۔ اے مجھ پر الزام قائم کرنے والے
 جس حال کے اندر میں ہوں کل کو سب ظاہر ہو جائے گا (میری
 حالت کا مدعی بن کر) تو میرا مقابلہ مت کر کہ (تیرا ظرف اس کا تحمل
 ہی نہیں کر سکتا پس) تیرا قلب دب جائے گا اور تو مغلوب ہو جائیگا
 دُنیا کی اصلاح و فلاح و تربیت کے) بوجھ میرے سر پر ہیں اور
 آخرت کے (فکر و اعمال و مجاہدہ کے) بوجھ میرے قلب پر اور
 حق تعالیٰ شانہ کی معرفت (و محبوبیت و مشاہدہ) کے بوجھ میرے باطن
 پر۔ پھر کوئی ہے مددگار؟ اور ہے کوئی جو میری طرف قدم بڑھائے
 اور اپنی جان پر کھیل جائے۔؟

بھرا اللہ میں حق تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں سمجھو
 بنو اور اہل اللہ کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھو کہ وہ دُنیا بھر کے
 چیدہ افراد ہیں وہ مالک اور باشندگان زمین کے کو تو ال ہیں
 انہیں کی وجہ سے زمین محفوظ ہے ورنہ اے منافقو! دشمنانِ خدا
 در رسول اور اے دونخ کے ایندھن بننے والو! تمہاری ریاکاری
 و نفاق اور شرک سے تو حفاظت کیا ہوتی؟ یا اللہ مجھ پر اور ان پر
 سب پر توجہ فرما۔ یا اللہ بیدار فرما دے مجھ کو بھی اور ان کو بھی

وَارْحَمْنِي وَارْحَمَهُمْ: قَرَنَ قُلُوبَنَا وَجَوَادِ حَنَا
لَكَ: وَانْ كَانَ وَلَا بَدَّ: فَانْجُوَارِحُ لِلْعِيَالِ فِي
أُمُورِ الدُّنْيَا: وَالنَّفْسُ لِلْآخِرَى: وَالْقَلْبُ
وَالسِّرُّ لَكَ: أَمِينُ يَا عَلَامُ لَا يَخْفَى مِنْكَ
شَيْءٌ وَلَا بَدَّ مِنْكَ: وَحَدَّثَ لَا يَخْفَى مِنْكَ شَيْءٌ
وَلَا بَدَّ مِنْ حُضُورِهِ: أَثَبَّتْ بِالْعَمَلِ حَقَّ
يَسْتَعْمَلُكَ لِلْبِنَاءِ: أَنْتَ وَالتَّوْفِيقُ هَلْكَدَا:
أَنْتَ دُكَارِي وَالتَّوْفِيقُ مُسْتَعْمَلٌ وَمَا حَبَّ
الْعَمَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ أَمْرًا بِالسَّاعَةِ
إِلَى طَاعَتِهِ وَهُوَ مِنْهُ التَّوْفِيقُ وَبِحُكْمِكَ قَدْ
قَيَّدَ نَفْسَكَ بِالْخَوْفِ مِنَ الْخَلْقِ وَالرَّجَاءِ
لَهُمْ: أَرَزَلْ هَذِهِ الْفِيُودَ مِنْ رَجَائِكُمَا وَقَدْ
قَامَتْ إِلَى خِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَ
مَهَارَتْ مُطْمَئِنَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ: زُهِدْهَا
فِي الدُّنْيَا وَشَهْوَاتِهَا وَلَيْسَاتِهَا وَحَمِيمٍ
مَا فِيهَا: فَإِنْ كَانَ لَهَا فِي السَّابِقَةِ
شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ يَجِيءُ إِلَيْهَا بِلَا
أَمْرٍ وَلَا طَلَبٍ: وَتُسْتَشَى عِنْدَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ زَاهِدًا: وَيَنْظُرُ إِلَيْكَ
بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ: وَالْقَسْمُ لَا يَقُوتُ:
مَا دُمْتَ مُتَّكِئًا عَلَى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
وَمَا فِي يَدَيْكَ لَا يَجِيئُكَ مِنَ الْغَيْبِ
شَيْءٌ: قَالَ بَعْضُهُمْ مَا دَامَ فِي الْجَبِيبِ
شَيْءٌ لَا يَجِيءُ مِنْ
الْغَيْبِ شَيْءٌ:

اور رحم فرما مجھ پر بھی اور ان پر بھی۔ ہم سب کے قلوب اور اعضاء کو
اپنے لئے فارغ کر لے اور اگر مشغولیت کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو بس
اعضاء تو دنیا کے کاموں میں بال بچوں کے لئے ہیں اور نفس آخرت
کے لئے اور قلب اور باطن خاص تیرے لئے رہے۔ آمین
صاحبزادہ تیرے کیے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور تیرے کے بغیر
چارہ بھی نہیں۔ تجھ سے تنہا سے تو کچھ ہونہ سکے گا اور تیری موجودگی
کے بغیر چارہ بھی نہیں (پس تو ہمت اور سعی سے غفلت نہ کر۔
اب رہا کام سو جس کا کام ہے وہ خود تجھ سے کر لے گا تو سخت
مُردوی کے دروازہ پر جا کھڑا رہاں تک کہ مالک تجھ کو تعمیر کے
کام میں لگا دے (اور عمارت پوری کر لے) تو اور توفیق ایسی ہیں
کہ تو گویا معمار ہے اور توفیق گویا کام لینے والا (مستری) اور
کام والا (مالک) اللہ جل جلالہ ہے۔ اس نے تجھ کو اپنی طاعت
کی طرف پلکنے کا حکم دیا ہے۔ اب رہی توفیق سو وہ اس کی طرف
سے آئے گی۔ تجھ پر افسوس۔ تو نے اپنے نفس کو مخلوق کے خوف
اور انہیں کی توقع کا قیدی بنا دیا۔ اس کے دلوں پانوں سے
ان بیڑیوں کو دوڑ کر کہ وہ اپنے پروردگار کی خدمت کیلئے کھڑا
ہو جائے گا اور اس کے حضور مطمئن بن جائے گا۔ دنیا اور دنیا کی
شہوتوں عورتوں اور ہر اُس چیز کے متعلق جو دنیا میں ہے اسکو
بے رغبت بنا لے۔ پس اگر تقدیر میں اس کے لئے ان چیزوں میں سے
کوئی چیز مقدر ہوئی ہوگی تو وہ تیرے قصد اور تلاش کے بغیر اس کے
پاس خود آجائے گی اور تیرا نام حق تعالیٰ کے نزدیک زاہد قرار
پا جائیگا اور وہ تجھ کو عورت کی نگاہ سے دیکھے گا اور منقسم بھی ہاتھ سے
نہ جائیگا تو جیتک اپنے زور اپنی طاقت اور ان چیزوں پر بھروسہ رکھے گا
جو تیرے ہاتھ میں ہیں اس وقت تک غیب تیرے پاس کچھ نہ آئے گا ایک
بزرگ کا قول ہے کہ "جیتک حیب میں کچھ رہے گا غیب سے کچھ نہ آئے گا"

س سے توفیق
طن ہے
نا باطنی اس
دراسی کی
کی طاعت
سے توفیق
خیر و غلی
طن رکھ کر
بد ہوں گی
کرنے والے
میری
س کا تحمل
ہو جائیگا
میں اور
ب پر اور
میرے باطن
بڑھائے
س۔ سمجھ دار
بھر کے
ال ہیں
نات خدا
یا کاری
ران پر
کو بھی

أَلْتَهَرُّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِتْكَالِ عَلَى الْإِسْكَالِ
وَالْوُقُوفِ مَعَ الْهَوَاسِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالْعَادَاثِ
نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ بِرَبِّنَا
إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْأَحَدِ بُكُورَةً فِي الزَّيَاوِ
كَالِثِ عَشْرُونَ مِنْ حَمَادِي الْآخِرَةِ سَنَةٍ تَحْمِي وَتَكُونُ
وَحَسْبُ مَا نَحْنُ

مَنْ رَأَى مُحِبًّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَأَى : مَنْ
رَأَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِهِ دَخَلَ عَلَيْهِ بَيْتُهُ :
عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ مَوْجُودٌ مَرُومِي : قَالَ السَّيِّدُ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرُونَ رُبُكُمُ
كَمَا تَرُونَ الْقَمَسَ وَالْقَرَ لَا تَضَامُونَ فِي
تُؤْنِيهِمْ : يَرَى الْيَوْمَ بِأَعْيُنِ الْقُلُوبِ وَ
عَدَايَا عَيْنِ الرُّؤُوسِ : كَيْسَ كَمَثَلِ شَيْءٍ
وَهُوَ السَّمِيحُ الْبَصِيرُ : الْمُبِجُونَ لَكُمُ
رَضَوَائِهِمْ دُونَ غَيْرِهِ : اسْتَعَا نَوَائِبُهَا وَانْتَصَرُوا
عَمَّنْ سِوَاهُ : صَادَتْ مِرَارَةُ الْفَقْرِ عَنْهُمْ
حَلَاوَةُ الْفَقْرِ مِنَ الدُّنْيَا عَنْهُمْ وَالْإِرْمَا
يَوْمَ عَنْهُمْ وَالشُّعْبُورُ بِهِمْ عَنْهُمْ : غَنَاهُمْ
فِي فَقْرِهِمْ : لَعِبَهُمْ فِي أَسْقَائِهِمْ : أَلَسَّاهُمْ
فِي وَجْهِهِمْ : وَفَرَّغَهُمْ فِي بَعْدِهِمْ رَاحَتَهُمْ
فِي لَعِبِهِمْ :

یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اسباب پر بھروسہ رکھتے اور ہوس
اور خواہشات اور عادات میں پڑے رہنے سے ہم شر سے تیری پناہ
مانگتے ہیں تمام حالتوں میں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا
فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو
دوزخ کے عذاب سے۔

تینتیسویں مجلس

(یک شنبہ بوقت صبح ۲۳ بجادی اشانی ۱۳۳۵ء خانقاہ شریف)
جس نے اللہ کو محبوب سمجھنے والے کی زیارت کر لی اُس نے سب کچھ
دیکھ لیا۔ جس نے اپنے قلب سے اللہ جل جلالہ کو دیکھ لیا وہ اپنے باطن
سے اس کے حضور میں داخل ہو گیا۔ ہمارا پروردگار جل جلالہ موجود
ہے اور دیکھا جاسکتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جس طرح
چاند اور سورج کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں باہم کشاکش
نہ ہوگی۔ اس کو آج قلوب کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور کل
(قیامت کے دن) چہروں کی آنکھ سے دیکھا جائے گا مگر اس
دیکھنے کی کوئی کیفیت نہیں بتا سکتا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں
(جس سے تشبیہ دے کر اس کو سمجھایا جاسکے) اور وہ سب کی
سُننے والا سب کو دیکھنے والا ہے۔ جو لوگ اس کے محب ہیں وہ
اسی سے راضی رہتے ہیں نہ کہ غیر سے اور وہ اسی سے مدد چاہتے ہیں۔
اور اس کے سوا سب ٹک جاتے ہیں۔ فقر کی تمنیٰ ان کے نزدیک
مٹھاس بن جاتی ہے۔ دنیا کا فقر ان کے پاس موجود ہے اس پر
رضا ان کو حاصل ہے اور اُس کے ساتھ لذت پانا ان کو نصیب ہے
ان کی تو فکری فقر میں ہے ان کی لذت بیماری میں ان کا اُنس
وحشت میں ان کا قرب (سب سے) دور رہنے میں اور ان کا آرام شفقت

طُولُ لَكُمْ يَصْبِرُوا يَا ذَاهِنِينَ يَا قَانِينَ عَنْ
 نَفْسِهِمْ وَأَخْوِيَتِهِمْ بِأَقْوَمُ
 وَإِفْعُوهُ وَأَرْمُوا بِأَفْعَالِهِمْ فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ
 لَا تَتَعَالَمُوا وَكَلَّمَعَقُوا عَلَى مَنْ هُوَ
 آعَقَلُ مِنْكُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَاللَّهُ
 يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ هَ قِفُوا بَيْنَ
 يَدَيْهِ عَلَى أَقْدَامِ الْإِفْلَاسِ مِنْ غَفْوَلِكُمْ
 وَعُلُومِكُمْ لَسْنَا تَوَاعِلَمُهُ تَحْيَرُوا
 وَلَا تَتَحَيَّرُوا فِيهِ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ الْعِلْمُ
 بِهِ أَلْتَحَيَّرُوا أَوَلَا تَعْلَمُ الْكَانِيَا
 تَعْلَمُ الْوُصُولُ إِلَى الْمَعْلُومَاتِ كَالشَّيْءِ
 الْقَصْدُ تَعْلَمُ الْوُصُولُ إِلَى الْمَقْصُودِ
 الْإِرَادَةُ تَعْلَمُ حُصُولُ الْمُرَادِ اِسْمَعُوا
 وَاعْمَلُوا فَإِلَى أَفْتِلُ فِي جِبَالِكُمْ
 أَفْتِلُ جِبَالِكُمُ الرِّخْوَةُ وَأَصِلُ
 الْمَقْطَعُ مِنْهَا كَيْسَ لِي هَمُّ الْإِلَا
 هَمُّكُمْ كَيْسَ لِي غَمُّ الْإِعْمُكُمْ
 إِنْ طَائِرُ أَيْنَمَا سَطَطْتُ لَقَطْتُ
 الْخَانُ فِيكُمْ يَا أَحْجَارُ أَمْرُ مِيَّةٍ
 يَا مَقْعِدِينَ مُنْقَلِدِينَ يَا مَقْعِدِينَ
 يَا مَقْعِدِينَ يَا مَقْعِدِينَ
 بِالْأَهْوِيَةِ أَلَلَهُمَّ
 اَرْحَمَنِي
 وَأَرْحَمَهُم

اٹھانے میں ہے۔ مبارک باد آئے صبر والو آئے رضا والو اور اپنے
 اپنے نفسوں سے مرٹنے والو۔ صاحبو۔ حق تعالیٰ کی موافقت
 اختیار کرو اور اس کے افعال پر جو تمہارے اور دوسری مخلوق کے
 اندر جاری ہوتے ہیں راضی رہو۔ اس ذات کے مقابلہ پر جو تم سے
 زیادہ عقل رکھتی ہے اپنا علم اور عقل مت بگاڑو۔ حق تعالیٰ فرماتا
 ہے اور "اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے" (پھر اس کے جاری
 کئے ہوئے فعل کو نامتنا سب سمجھنا گویا اپنے آپ کو اس سے زیادہ
 عاقل و عالم سمجھنا نہیں تو کیا ہے) اپنی عقلوں اور اپنے علوم کو بالآ
 طاق رکھو اور ان سے ہتیدستی کے پائوں پر خدا کے سامنے کھڑے
 ہو جاؤ تاکہ اس کے علم کو حاصل کر سکو۔ (اس کے تصرفات قدرت
 کے تماشے دیکھ کر) حیران ہو (اپنی رائے زنی سے کہ یوں نہ ہونا چاہیے
 تھا) انتخاب نہ کرو۔ اس میں متحیر بنے رہو۔ یہاں تک کہ اس کی
 (مصلحت سے) واقفیت تم کو حاصل ہو (اور حیرت جاتی ہے) اول
 متحیر ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر واقفیت اور اس کے بعد
 تیسرے نمبر پر معلومات تک پہنچنا۔ پہلے ارادہ ہے اور اس کے
 بعد مقصود تک پہنچنا۔ پہلے ارادہ ہے اور اس کے بعد مراد کا حاصل
 ہونا سنو اور عمل کرو کیونکہ میں تمہاری رستیاں بٹاتا (اور تم کو کارآمد و
 مضبوط بناتا) ہوں۔ تمہاری ڈھیلی رستیوں میں بل دیتا ہوں اور جوتاں
 اس میں ٹوٹ گیا سے اس کو جوڑتا ہوں۔ تمہارے فکر کے سوا مجھے
 کوئی فکر نہیں اور بجز تمہارے غم کے مجھے کوئی غم نہیں۔ میں تو
 (خدائی) پرند ہوں کہ جس (کھیت) میں بھی گراویں دانہ چک یا
 (پھر معاش یا دنیا کے غم سے کیا تعلق) فکر تو تمہارے متعلق ہے
 اے پھینک دیئے ہوئے پتھر و۔ اے سرنیوں پر بیٹھ جانے والو جو میں
 دے ہو و اور اے نفس کی قیدیں جکڑے اور خواہشات بند میں بند ہو و
 کہ تمہاری دنیا بھی گئی اور آخرت بھی گئی) یا اللہ رحم فرما مجھ پر بھی اور ان پر بھی

اور ہوس
ستیری پناہ
مجم کو عطا
پچا ہم کو

ماہ شریف
سب کچھ
بہ باطن
ملا موجود
لیے وسلم
جن طرح
کشکش
اور کل
اس
فی چیز نہیں
سب کی
ہیں وہ
نے ہیں۔
کے نزدیک
اس پر
صیب
انس
مشقت

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ أَلْقَوْمٌ شَغْلُهُمُ
الْبَدَلُ وَإِيْجَادُ الرَّاحَةِ لِلْخَلْقِ ۖ كَمَا بَوْنُ
وَكَمَا بَوْنُ ۖ يَكْتَبُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
رَحْمَتِهِ وَيَكْتَبُونَ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ
الْمُصِيبَتِ عَلَيْهِمْ ۖ يَقْضُونَ الدُّيُونَ عَنْ
الْمَدِينَتَيْنِ الْعَاجِزَيْنِ عَنْ قَضَائِهِ ۖ هُمْ
الْمُلُوكُ لَا مُلُوكَ الدُّنْيَا ۖ فَإِنَّهُمْ يَكْتَبُونَ
وَلَا يَكْتَبُونَ ۖ أَلْقَوْمٌ يُؤْتِرُونَ بِالْمَوْجُودِ
يَنْتَظِرُونَ الْمَقْضُودَ ۖ يَأْخُذُونَ مَنْ يَبِي
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ ۖ الْكُتَابُ
جَوَارِحِهِمُ لِلْخَلْقِ وَلَا كُنْسَابُ قُلُوبِهِمْ كَتَمُ
يُفْقَرُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُلْهَوْنَ
أَعْرَاضِ التَّقْصِيسِ ۖ لَا لِلْحَمْدِ وَالْكَثَاءِ
دَعَا عَنْكَ التَّكَبُّرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَلَى الْخَلْقِ ۖ فَإِنَّهُ مِنْ صِفَاتِ الْجَبَابِرَةِ
الَّذِينَ يَكْتُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
وَجْهِهِمْ فِي نَارِ الْجَحِيمِ ۖ إِذَا غَضِبَتْ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ تَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ ۖ
إِذَا أَدَانَ الْمُؤَدِّينَ فَلَمْ تُجِبْهُ بِقِيَامِكَ
إِلَى الصَّلَاةِ فَقَدْ تَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ ۖ

إِذَا ظَلَمْتَ أَحَدًا مِنْ

خَلْقِهِ فَقَدْ تَكَبَّرْتَ

عَلَيْهِ ۖ

چونتیسویں مجلس

کچھ تقریر کے بعد آپ نے فرمایا، اللہ والوں کا شغل و سہاوت اور
مخلوق کی راحت کا سامان کرنا ہے۔ وہ لوٹنے والے ہیں اور خوب
لٹانے والے ہیں کہ حق تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت (کی بکھیر)
لوٹتے ہیں اور فقراء و مساکین پر جو تنگی میں مبتلا ہیں لٹا دیتے ہیں۔
ان قرضداروں کی طرف سے جو اپنے قرض کے ادا کرنے سے عاجز ہیں
ان کے قرض ادا کرتے ہیں۔ بادشاہ وہی ہیں نہ کہ بادشاہان دُنیا
کیونکہ یہ صرف لوٹتے ہیں اور لٹاتے نہیں۔ اللہ والے
جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے اس میں اپنے اوپر دوسروں کو
ترجیح دیتے اور جو موجود نہیں ہوتا اس کے منتظر رہتے ہیں کہ
کب آئے اور کب خیرات کریں، وہ حق تعالیٰ کے ہاتھ سے
لیتے ہیں نہ کہ مخلوق کے ہاتھوں سے۔ ان کے اعضاء کی کمائی
مخلوق کے لئے ہے اور قلوب کی کمائی اپنے لئے۔ وہ اللہ کے
واسطے خرچ کرتے ہیں نہ کہ خواہش اور نفسانی اغراض کے لئے
اور نہ تعریف و توصیف کے لئے۔ حق تعالیٰ پر اور مخلوق پر تکبر کرنا
چھوڑ دے کہ یہ اُن متکبروں کی خصلت ہے جن کو حق تعالیٰ ان کے
مُنہ کے بلِ دونخ کی آگ میں جھونکے گا۔ جب تو اپنے حق تعالیٰ سے
ناراض ہوا تو اس پر تکبر ہی تو کیا کیونکہ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے
وہی اس سے خفا ہوا کرتا ہے جس کو چھوٹا سمجھے، جب مؤذن نے
اذان دی (جو ناز کا بلا واسطہ) اور تو نے ناز کے لئے کھڑے ہو جانے
سے اس کی تعمیل نہ کی نہ اس پر توتے تکبر ہی کیا (اور نہ جو کوئی اپنے
آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے وہ بڑے شخص کے بلاوے پر وقت سے
بھی پہلے پہنچا کرتا ہے، جب تو نے اس کی مخلوق میں سے کسی پر
ظلم کیا تو اس پر تکبر ہی تو کیا کیونکہ کسی کی رعیت پر زیادتی

ثُبَّ إِلَيْهِ وَأَخْلَصَ فِي تَوْبَتِكَ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكَ
بِاصْغَفِ خَلْقِهِ ۖ كَمَا أَهْلَكَ تَمْرُودَ وَغَيْرَهُ
مِنَ الْمَوْتِ كَمَا تَكْبُرُ وَعَلَيْهِ ۖ أَذْ لَهِمْ
بَعْدَ الْعِزِّ ۖ أَفَقَرُ لَهُمْ بَعْدَ الْغِنَى ۖ عَدَّ لَهُمْ
بَعْدَ التَّعْيِيرِ ۖ أَمَا تَرَوْهُمْ بَعْدَ الْحَيَاةِ ۖ كَوْنُوا
مِنَ الْمُتَّقِينَ ۖ لِشُرَكَائِي الظَّالِمِينَ
الْبَاطِلِ الظَّالِمِينَ عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ وَالْبَاطِلِ
الْإِتِّكَالِ عَلَى الْخَلْقِ وَرُؤْيَيْكُمْ فِي الضَّرِّ
وَالنَّفْعِ ۖ وَفِي النَّاسِ مَنْ يَكُونُ الدُّنْيَا
بَيْدَ ۖ وَلَا يَحِيطُهَا ۖ يَمْلِكُهَا ۖ وَلَا تَمْلِكُهَا ۖ
تُحِبُّهُ ۖ وَلَا يُحِبُّهَا ۖ تَعُدُّوْهُ خَلْقَهُ ۖ وَلَا يَعُدُّوْهُ
خَلْقَهَا ۖ يَسْتَحْذِرُهَا ۖ وَلَا تَسْتَحْذِرُهَا ۖ
يُفَرِّقُهَا ۖ وَلَا تَفْرِقُهَا ۖ قَدْ صَلَحَ قَلْبُهُ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَا تَقْدِرُ الدُّنْيَا يُفْسِدُهَا ۖ
فَيَتَصَرَّفُ فِيهَا ۖ وَلَا تَتَصَرَّفُ فِيهِ ۖ وَلِهَذَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ أَمَالُ الصَّالِحِ لِلزَّجَلِ الصَّالِحِ ۖ أَوْ
قَالَ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِمَنْ قَانَ هَلَكًا
وَهَلَكًا ۖ أَوْ شَارَ إِلَى أَنَّهُ يُفَرِّقُهَا
بَيْدَ يَهْ فِي وَجْهِهِ الْبَرِّ وَالْمَلَائِكَةِ
خُذُوا الدُّنْيَا فِي أَيْدِيكُمْ
لِمَصَالِحِ عِيَالِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَأَخْرِجُوْهَا
مِنْ قُلُوبِكُمْ

وہی کرتا ہے جو ان کے حاکم کو اپنے سے کمزور اور چھوٹا سمجھے
اس کے حضور میں توبہ کر اور مخلصانہ توبہ کر اس سے پہلے کہ
وہ اپنی کمزوری سے کمزور مخلوق کے ذریعہ سے تجھ کو ہلاک کر دے
جیسا کہ ہلاک کر دیا تَمْرُودَ وغیرہ بادشاہوں کو جبکہ انہوں نے اس پر
تکبر کیا۔ عزت کے بعد ان کو ذلت نصیب فرمائی۔ تو نگرہی کے
بعد ان کو فقیر بنا دیا۔ لذت کے بعد ان کو مبتلائے عذاب کر دیا
اور زندگی کے بعد ان کو مردہ بنا دیا۔ ظاہر و باطن دونوں کے
شرک سے پرہیز گار بنو۔ شرک ظاہر تو بتوں کی پرستش کرنا ہے
اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا اور نفع اور نقصان میں
اُن پر نگاہ ڈالنا۔ آدمیوں ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جن کے ہاتھ
میں دنیا ہوتی ہے اور وہ اس کو محبوب نہیں سمجھتے۔ وہ دنیا کے
مالک ہوتے ہیں دنیا اُن کی مالک نہیں ہوتی۔ دنیا اُن سے محبت
کرتی ہے اور وہ اس سے محبت نہیں رکھتے۔ دنیا ان کے پیچھے
دوڑتی ہے اور وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتے۔ وہ دنیا کو مذمت گار
بناتے ہیں۔ دنیا ان کو خادم نہیں بناتی۔ وہ دنیا کو بانٹتے ہیں دنیا
ان کو نہیں بانٹتی۔ ان کا دل اللہ کے قابلِ سنو رگیا اور دنیا
کی طاقت نہیں کہ اس کو بگاڑ دے۔ پس وہ دنیا میں تصرف
کرتے ہیں۔ دنیا ان میں تصرف نہیں کرتی۔ اور اسی لئے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیکو کا شخص
کے لئے حلال مال بھی کیا نعمت ہے۔ "یا یوں فرمایا ہے کہ دنیا
میں مطلق سہلائی نہیں مگر اس شخص کے لئے جس نے یوں اوریوں
کیا یعنی دستِ مبارک سے اشارہ فرما کر بتایا کہ دو ہتھوڑ بھر کر
نیک اور اچکی جگہوں پر تقسیم کیا، اللہ تعالیٰ کی عیال یعنی مخلوق
کی نفع رسانی کے لئے دنیا کو صرف اپنے ہاتھوں میں رہنے دو اور
اپنے دلوں سے نکال باہر کرو (کہ محبت مطلق نہ ہونے پائے) پر یقیناً

فَلَا جَزَاءَ لَاصِدِّكُمْ وَلَا يَنْزُكُكُمْ لَعَنَهُمَا وَ
 لَعَنَهُمَا نَعْنُ قَرِيبٌ تَذْهَبُونَ وَتَذْهَبُ
 يَدُكُمْ يَا غُلَامُ لَا تَسْتَعْنِ عَنِّي بِرَأْيِكَ
 فَإِنَّكَ تَهْلِكُ مِمَّنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ ضَلَّ دَلُّهُ
 وَرَأَى إِذَا اسْتُعْثِنَ بِرَأْيِكَ حُرِمْتَ الْهَدَايَةَ
 وَالْجَمَاعَةَ لَا تَكُنْ مَاطِلَتُهُمَا وَلَا دَخَلَتْ
 فِي سَبِيلِهِمَا تَقُولُ أَنَا مُسْتَعْنٍ عَنْ عِلْمِ الْعُلَمَاءِ
 وَتَدْعِي الْعِلْمَ كَأَنَّ الْعَمَلَ مَا تَأْتِيهِ هَذِهِ
 الدَّعْوَى مَا مَصْدَرُ أَهْلِهَا إِنَّمَا تَتَّبِعِينَ صِحَّةَ
 دَعْوَاكَ لِلْعِلْمِ بِالْعَمَلِ وَالْإِحْلَاصِ وَالصَّبْرِ
 عِنْدَ الْبَلَاءِ وَأَنْ لَا تَتَغَيَّرَ وَلَا تَجْرَعَ وَلَا
 تَشْكُوكَ إِلَى الْخَلْقِ أَنْتَ أَعْنَى كَيْفَ تَدْعِي
 الْمُبَصَّرَ أَنْتَ سَقِيمُ الْفَهْمِ كَيْفَ تَدْعِي الْفَهْمَ
 ثَبَّ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَعَلَيْكَ بِهَ دُونَ فَيْلٍ تَعْرِضُ عَنِ الْكَلِّ
 وَتَطْلُبُ خَائِنَ الْكَلِّ مَا عَلَيْكَ مَعْنٍ
 انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ وَهَلَكَ أَوْ مَلَكَ عَلَيْكَ
 مَحْوِيَصَةُ نَفْسِكَ إِلَى أَنْ تَطْمَئِنَّ وَتَعْرِفَ
 رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَخَيِّبِينَ النَّفْسَ إِلَى فَيْلٍ
 عَلَيْكَ بِجَادَةٍ مُرَادَةٍ أَطْلُبُ صُحْبَةَ رَفِيقِ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِالنُّفُوسِ وَالنَّجْوَى
 وَالْفَقْرِ عَمَّنْ سِوَاهُ عَلَيْكَ
 بِالْمَحْوِ أَبَدًا لَا تَثْبُتُ نَفْسُكَ فِي
 شَيْءٍ إِلَّا فِي الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاصِي
 فَإِنَّهُ

نہ وہ تم کو مضر ہوگی اور نہ اس کی لذت اور زینت تم کو مفرد
 بنا سکے گی عنقریب تم کو جو کج جادے اور تہا کے بعد وہ بھی کج کر جائیگی۔
 صاحبزادہ اپنی رائے کو کافی سمجھ کر مجھ سے مستغنی مت بن ورنہ
 گمراہ ہو جائے گا۔ جو کوئی بھی اپنی رائے پر مستغنی ہوا ہے وہ گمراہ
 بنا ذلیل ہوا اور لغزش کھائی ہے۔ جب تو اپنی رائے پر مستغنی
 ہوگا تو ہدایت اور حفاظت سے محروم ہو جائے گا کیونکہ نہ تو نے
 حفاظت کو طلب کیا اور نہ اس کا ذریعہ اختیار کیا۔ تو کہتا ہے کہ
 مجھے علماء کے علم کی حاجت نہیں اور عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں
 (اگر تیرا دعویٰ صحیح ہے تو بتا) عمل کہاں گیا؟ اس دعوے کا اثر
 اور مصداق کیا ہے؟ عالم ہونے کے دعوے کی سچائی تو عمل
 اور اخلاص اور مصیبت کے وقت صبر اور اسی حالت کو ظاہر
 ہوگی کہ نہ تیری حالت میں تغیر آوے نہ تو گھبرائے اور نہ مخلوق سے
 شکوہ کرے۔ تو اندھا ہے۔ بینائی کا دعویٰ پھر کس طرح کرتا ہے؟
 تیری سمجھ بیمار ہے۔ سمجھ کا دعویٰ کسے کرتا ہے؟ اپنے بھولے دعوے
 سے حق تعالیٰ کے سامنے توبہ کر اور دوسروں کو چھوڑ کر اسی کو
 مضبوط تھام لے۔ سب سے منہ موڑ لے اور سب کے پیدا
 کرنے والے کا متلاشی ہو۔ کوئی ٹوٹے یا جڑے اور مالک ہو یا
 تباہ ہو تو ذمہ دار نہیں۔ تو صرف اپنے نفس کی فکر کر باتیک کہ
 وہ مطمئن اور اپنے پروردگار کا عارف بن جائے پس اس وقت
 تو دوسروں کی طرف توجہ کر۔ حق تعالیٰ کے مقصود (یعنی عبادت)
 کا راستہ اختیار کر دینا اور آخرت میں اس کی صحبت کا طالب ہو۔
 پرہیزگاری اور تجرید اور ماسویٰ اللہ سے یکسوئی کو ضروری سمجھاؤ
 ہمیشہ محو رہنے کو ضروری جان کہ احکام و فروعی کے سوا کسی چیز میں بھی
 تو اپنے نفس کو (محویت سے) ہوشیار نہ کرے (ہاں احکام شریعت کے
 وقت اپنے آپے میں آجانا ہی صحت خداوندی ہے) کیوں کہ اس

اس حالت میں اسی نے تجھ کو تادم کیا ہے (تو خود قاتم ہوا کہ محبت کا خلاص لازم آوے) اے مردود اور اے غور تو تم میں سے جس کے پاس ذرہ برابر اخلاص ذرہ برابر تقویٰ اور ذرہ برابر صبر اور شکر ہو اس کو فلاح نصیب ہوئی (مگر افسوس کہ) میں تجھ کو مفلس تلاش دیکھتا ہوں۔

پینتیسویں مجلس

اے عجب کرنے والو تم پر افسوس بہماری عبادتیں زمین کے اندر نہیں جایا کرتیں بلکہ آسمان کی طرف چڑھا کرتی ہیں (پھر کیا وجہ ہے کہ عبادتوں کو باشندگان زمین مخلوق کے نامزد کئے دیتے ہو اور مالک عرش خدا کے مخلص عابد نہیں بنتے ہو اپنے آپ کو حقیر بندہ اور حق تعالیٰ کو باعظمت معبود سمجھ کر عبادت کر دے تو بیشک اوپر چڑھنا نصیب ہوگا وہ فرماتا ہے کہ اللہ ہی طرف پاکیزہ باتیں چڑھتی ہیں اور نیک اعمال کو وہ اوپر چڑھا لیتا ہے ہمارا پروردگار عرش پر قائم اور ملک پر حاوی اور اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ اس مضمون کی سات آیتیں اس قرآن مجید میں نازل فرمائی ہیں جن کو تیری جہالت اور غرور کی وجہ سے میں مٹا نہیں سکتا تو مجھے اپنی تلوار سے ڈراتا ہو حالانکہ میں ڈرتا نہیں ہوں۔ تو مجھے مال کی ترغیب دیتا ہے اور میں رغبت نہیں کرتا۔ بس میں تو اللہ ہی سے ڈرتا ہوں اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں تو اسی سے توقع رکھتا ہوں اور کسی سے توقع نہیں رکھتا۔ میں اس کی پرستش کرتا ہوں اور ہجر اس کے کسی کی پرستش نہیں کرتا۔ اسی کے لئے عمل کرتا ہوں اور غیر اللہ کے لئے عمل نہیں کرتا۔ میرا رزق اس کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب اسی کے ہیں غلام۔ اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہے سب آقا کا جو۔ نیز آپ نے تذکرہ فرمایا کہ پانچ سو آدمی کے قریب میرے ہاتھ پر سلمان ہوئے اور میں ہزار سے زیادہ نفوس نے توبہ کی اس کے بعد فرمایا

هُوَ أَضْيَقُ فِيهَا يَا رَجُلًا وَيَا نِسَاءً قَدْ أَفْلَحَ
مَنْكُمْ مَنْ كَانَ مَعَهُ ذَرَّةٌ مِنَ الْإِحْلَاصِ
ذَرَّةٌ مِنَ التَّقْوَىٰ ذَرَّةٌ مِنَ الصَّبْرِ الْعُكْرُ
إِنِّي أَرَاكُمْ مَقَالِينَ

الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَيَحْكُمُ
يَا مُتَكَلِّمِينَ عِبَادَ اللَّهِ لَا تَدْخُلُوا الْأَرْضَ
إِنَّمَا تَصْعَدُ الْحُكْمُ الْقَلْبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهُ رَبُّنَا عَرْوَةً عَلَى الْعَرْشِ
أَسْتَوَى عَلَى الْمَلِكِ احْتَوَى وَعِلْمُهُ
مُحِيطٌ بِأَشْيَاءٍ مُبْدِئٌ سَبْعُ آيَاتٍ مِنَ
الْقُرْآنِ فِي هَذَا النُّعْنُ لَا يُكَلِّفُنِي عَمَلُهَا
لِاجْلِ جَهَنَّمَكَ وَرَعُونِي كَمَا تَقْدَعُنِي
بَسِيفَتِكَ مَا أَفْرَعُنِي تَرْفَعُنِي فِي مَالِكَ مَا
أَرْعَبُ إِنَّمَا أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا
أَخَافُ غَدَاةً وَلَا أَرْجُوهُ وَلَا أَرْجُوا غَيْرَهُ
أَعْبُدُهُ وَلَا أَعْبُدُ غَيْرَهُ أَعْمَلُ لَهُ وَلَا
أَعْمَلُ لِغَيْرِهِ رَزَقُنِي عِنْدَهُ وَبَدَأَ بِهِ
كُلُّ لَهُ أَلْعِيدُ وَمَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاكَ
وَذَكَرَ أَنَّهُ أَسْلَمَ عَلَى بَيْدٍ

قَدْ رُخِّسَ آتِيَةُ لَفْسٍ وَ

نَابَ أَكْثَرُ مِنْ

عَشْرِينَ

أَلْفًا

و مغرور
کے کراہیگی۔

تین دن
وہ گمراہ

پر مستغنی
نہ تو نے

بتا ہے کہ
کئی کرتا ہے

اے کا اثر
نی تو عمل

کے سوا
مخلوق سے

کرتا ہے
لے دعوے

اسی کو
پیدا

س ہوا
تیک کہ

س وقت
ہاوت)

سب ہو
ی سمجھاؤ

یز میں بھی
ریت کے

ن کہ اس

قَالَ وَهَذَا مِنْ بَرَكَاتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ
الْغَيْبُ عِنْدَكَ فَأَقْرَبُ مِنْهُ حَتَّى تَرَاهُ وَتَرَى
مَا عِنْدَكَ: دَعَا أَهْلَكَ وَمَالَكَ وَبَدَلَكَ وَ
زَوْجَتَكَ وَأَوْلَادَكَ: وَأَخْرَجَ عَنْهُمْ قُلُوبَهُ
وَدَعَا الْكُلَّ وَسُرَّ إِلَى بَابِهِ: إِذَا وَصَلْتَ
إِلَى بَابِهِ فَلَا تَسْتَعِزْ بِعِلْمَانِهِ وَسُلْطَانِهِ
وَمُلْكِهِ: إِنْ قَدْ مَوَّالَكَ طَبَقًا فَلَا
تَأْكُلْ: إِنْ أَسْكَنَكَ فِي حُجْرَةٍ فَلَا
تَسْكُنْ: إِنْ رَوَّجَكَ فَلَا تَزْوَجْ: لَا
تَقْبَلُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَلْقَاهُ كَمَا أَنْتَ
بِنِيَابِكَ وَتَعْبِكَ وَغُبَارِ سَفَرِكَ وَشَعْبِكَ
فَيَكُونُ هُوَ الْمُخَيَّرُ عَلَيْكَ: الْمُطْعِمُ
الْمُسْقِي الْمُوْنِسُ يَوْحِشُكَ: الْمَفْقِرُ
لَكَ الْمُرِيءُ يَتَعَبِكَ الْمُوْمِنُ يَخَوْفُكَ:
يَكُونُ يَقْرَبُكَ لَكَ غَنَاءٌ وَبُرُؤِيَّةٌ
لَكَ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ وَلِبَاسُكَ
مَا مَعَهُ تَوَلَّى الْخَلْقَ هُوَ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ
لَهُمُ وَالسَّكُونُ إِلَيْهِمْ وَالثَّقَّةُ بِهِمْ
هَذَا مَعْنَى تَوَلَّى
الْخَلْقَ

یہ سب برکت ہے ہمارے نبی محمد کی۔ حق تعالیٰ ان پر رحمت کلد نازل
فرمائے جو غیب کا جاننے والا ہو کہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر
جس پیغمبر کو بھی پسند فرمائے۔ غیب خدا ہی کے پاس ہے۔ پس
اس کے قریب آکر اس کو بھی دیکھے اور جو (غیب) اس کے پاس ہے
اس کو دیکھے۔ اپنے گنبد اپنے مال اپنے شہر اپنی بیوی اور اپنے بچوں
کو چھوڑا اور اپنے قلب کو ان سے باہر نکال (کہ حقوق معاشرہ سب کے
آدا ہوں مگر دل کسی سے نہ لگے) سب کو چھوڑا اور حق تعالیٰ کے
دروازہ کی طرف چل۔ جب تو اس کے دروازہ پر پہنچ جائے تو نہ
اس کے غلاموں میں مشغول ہونے اس کی سلطنت میں اور نہ اس کے
ملک میں۔ اگر اس کے غلام یا یا باشندگان ملک (تیرے سامنے
طباقت پیش کریں تو کھامت۔ اگر کسی کمرے میں ٹھہرائیں تو ٹھہرمت،
اگر تجھ کو زوجہ عطا کریں تو لے مت (کیونکہ تو شاہی مہمان ہے رعایا
سے تجھے کیا سروکار) اس میں سے کوئی چیز بھی قبول مت کر یہاں تک
کہ تو اپنے (انہیں) (سفر کے) کپڑوں (اسی مکان اور سفر کے غبار اور انہیں بھیس
ہونے بالوں کے ساتھ اس محالقات کرے پس وہی تیرے کپڑے بدلنے والا ہو ہی
کھلائو الا بلانے والا تیری وحشت کو اُن سے بدلنے والا تجھ کو کشتائش دینے والا
تیرے مکان کو راحت بخشنے والا۔ اور تیرے خوف کو امن نصیب فرمانے
والا۔ تیرے لئے اس کا قرب تیری تو نگری ہو اور اس کا دیدار تیرا
کھانا پانی اور لباس۔ مخلوق کو سر پرست سمجھنے کے اور معنی
کیا؟ مخلوق سے ڈرنا ان سے توقع رکھنی انکی طرف جھکنا اور ان پر
بھروسہ کرنا یہی تو مخلوق کو سر پرست سمجھنے کے معنی ہیں (جس کی
مانعت ہے مگر افسوس کہ تم سمجھتے نہیں)۔

لہٰذا یعنی علام الغیوب خدا اپنے پیغمبروں میں سے جس پیغمبر کو بھی چاہتا ہے اس کو لوگوں کی استعداد و قلوب کی حالت ان کے قوت و منفعت اور استیلا و ہدایت تا غیر نافع غرض بہتری یا کسی
چیز پر پرکھا کر دیتا ہے جو آدمی بلکہ فرشتوں کے بھی معنی میں اور اسکی وجہ سے ان تمغرات باطنی کی قوت قدسیہ طریقی کی کہ مخلوق مغلوب مناسبت ہو کہ حق حق آتی اور ان کے ہاتھ پر تو برکت
ہے پس جو شخص اس پیغمبر کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے وہ اس فیضان الہی نواز امانت اور اس بھی بہتری خلقت کو توبہ و ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے چنانچہ حضرت محبوب سبحانی کو
جناب رسول اشعلیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا بھی فیضان عطا ہوا تھا کہ سینکڑوں کافر مشرک و کافر باسلام اور ہزار ہا مسلمان تابع بیعت ہو کر فائز المرام ہوئے ۱۲ مترجم۔

چھتیسویں مجلس

الْمَجْلِسُ السَّادِسُ الثَّلَاثُونَ

وَقَالَ رَبُّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ عَشْرَةِ رَجَبٍ
ثَلَاثِي رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ تَمِيمٍ وَارْتَعَيْنَ وَهَمَاءَهُ بَعْدَ كَلَامِهِ
هَذِهِ الدُّنْيَا سُوقٌ بِبَعْدِ سَاعَةٍ لَا يَبْقَى فِيهِ
أَحَدٌ عِنْدَ هَاجِئِ اللَّيْلِ يَنْ هَبُ أَهْلُهُ مِنْهُ
إِجْتِمَعُوا أَنْتُمْ لَا تَتَّبِعُونَ وَلَا تَشْتَرُونَ فِي
هَذَا السُّوقِ إِلَّا مَا يَنْفَعُكُمْ عَدَا فِي سُوقِ
الْآخِرَةِ فَإِنَّ الثَّاقِدَ بِصِدْقٍ تَوْجِيهِ الْحَقِّ
عَرَّ وَجَلَّ (إِخْلَاصٌ فِي الْعَمَلِ لَهُ هُوَ الْمَنَافِعُ
هُنَاكَ وَهُوَ قَلِيلٌ عِنْدَكُمْ يَا عِلَّامُ كُنْ
عَاقِلًا وَلَا تَسْتَعْجِلْ فَإِنَّهُ مَا يَقَعُ بَيْنَ لَدَى
شَيْءٍ بِعَجَلَتِكَ لَا تَبْجِي وَفَتْ الْغُرُورُ وَوَقْتُ
الصُّبْحِ فَهَلَّا صَبَرْتَ وَتَشَأَعَلْتَ حَتَّى
تَبْجِي وَفَتْ الْمَغْرِبَ وَتَبَالَ مَا تُرِيدُ كُنْ
عَاقِلًا وَتَأَذَّبْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلِيفَةً
لَا تَظْلِمُ الْخَلْقَ وَتَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا لَيْسَ لَكَ
عِنْدَهُمْ لَا كَلَامَ حَتَّى يَأْتِيَ التَّوْقِيعُ إِلَى
الْوَكِيلِ فَحِينَئِذٍ تَرَى الْعَطَاءَ قَبْلَ
التَّوْقِيعِ لَا تُعْطَى ذَرَّةٌ لَا يُعْطُونَكَ
ذَرَّةٌ وَلَا بَذَرَةٌ وَلَا بَحْرًا وَلَا
قَطْرَةً إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَوْفِيعِهِ وَالْهَامِ لِقَائِهِمْ
كُنْ عَاقِلًا هَذَا هُوَ
الْعَقْلُ

(سہ شنبہ - بوقت شام ۲ رجب ۱۲۵۵ھ مدرسہ معمورہ)
یہ دنیا ایک بازار ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہاں کوئی بھی باقی نہ
رہے گا۔ رات کے آجانے پر سب بازار والے یہاں سے پہلے جائینگے
کوشش کرو کہ اس بازار میں تم خرید و فروخت نہ کرو وگرنہ ایسی چیز کی جو
کل کو آخرت کے بازار میں تم کو نفع دے کیونکہ پر کھنے والا (یعنی
حق تعالیٰ شانہ) بڑا دانا ہے (اس کے سامنے کھوٹا سکہ چل جانے
کی توقع ہرگز مت رکھو) حق تعالیٰ کی توحید اور عمل میں اخلاص
یہی دہاں چلنے والا (سکہ) ہے اور وہی تمہارے پاس کم ہے۔
صاحبزادہ - سمجھدار بن (اعمال کا صلہ چاہنے میں جلدی مت کر
کہ جلدی کرنے سے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ تیری جلدی چلانے سے
نہ غروب کا وقت آسکتا ہے نہ صبح کا۔ پھر صابر بنا ہوا اپنے کام میں
کیوں نہیں لگا رہتا یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے،
(اور دنیا کا بازار بند ہو کر آخرت کا بازار کھل جائے) اور تو
اپنی مراد حاصل کرے۔ عاقل بن اور حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق
کے ساتھ باادب رہ۔ نہ مخلوق پر ظلم کر اور نہ ان سے ایسی چیز کا
خواہاں ہو جو (بحکم تقدیر) تیرے لئے ان کے پاس نہیں ہے۔ جب تک
وکیل کے ہاتھ میں (گفتگو کی اجازت کا) پروانہ نہ آجائے گفتگو
درست نہیں ہے (ہاں فرمان شاہی آنے پر سرکاری وکیل بن اور
مخلوق کو وعظ و نصیحت کر) کہ اس وقت تو عطائیں دیکھے گا سند
ہے پہلے تجھ کو ذرہ بھی نہیں مل سکتا۔ حق تعالیٰ کے اذن اور فرمان
اور ان کے قلوب میں القا فرمادینے کے بغیر تو لوگ تجھ کو نہ ذرہ
دے سکتے ہیں نہ دیناروں کی پھیلی اور نہ سمندر سے سکتے ہیں ایک قطرہ
عاقل بن اور عقل یہی ہے کہ عطا کنندہ خدا ہی کو سمجھے (تو حق تعالیٰ کے

تکد نازل
میں کرتا مگر
پس
کے پاس ہے
ور اپنے بچوں
شرہ سب کے
لے کے
جائے تو نہ
رہ اس کے
بے سامنے
مہر مت
ہے رعایا
یہاں تک
میں مجھے
نے والا ہو گیا
ن دینے والا
فرمانے
دار تیرا
اور معنی
ان پر
جس کی
تیری ایسی
نہ پڑے کرتی
سب جان کر
مجزا

أَنْتَ مَكَانَكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ عِنْدَكَ وَيَسِيرٌ ۝
وَيُحْكَمُ بِأَيِّ وَجْهِ تُلْقَاهُ عَدَاؤُكَ أَنْتَ
تُنَازِعُهُ فِي الدُّنْيَا مُعْرِضٌ عَنْهُ مُقْبِلٌ عَلَى
خَلْقِهِ مُشْرِئٌ بِهِ ۝ تَنْزِيلُ خَوَائِكَ بِهِمْ
وَتَتَّكِلُ فِي الْيُحْتِمَاتِ عَلَيْهِمْ ۝ الْحَاجَةُ
إِلَى الْخَلْقِ حَقُّوْبَةٌ لَا كَثْرَتُ السَّائِلِينَ ۝ فَاتَهَمُّ
مَا خَرَجُوا إِلَى السُّؤَالِ إِلَّا مِنْ شَوْهِمُ ۝
وَالْأَقْلُ مِنْهُمْ يَكُونُ ذَلِكَ بِإِكْرَاهَةٍ
فِي حَقِّهِمْ ۝ إِذَا سَأَلْتَ وَأَنْتَ مُعَاقِبٌ
تَكُونُ مَحْزُومًا يَمْتَنِعُكَ الْعَطَاءُ بِمَا
عَلَامُ الدُّنْيَا عِنْدِي فِي حَالٍ ضَعُفُكَ أَنْ
لَا تَطْلُبَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ لَا يَكُونَ
لَكَ شَيْءٌ ۝ لَا تَعْرِفُ وَلَا تُعْرَفُ ۝ لَا تَرَى
وَلَا تُرَى ۝ وَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُعْطَى وَكَأَنَّ
نَاخِدًا فَافْعَلْ ۝ وَتَحَدِّمْ وَلَا تَطْلُبْ
الْحُدْمَةَ مِنْ غَيْرِكَ فَافْعَلْ ۝ أَلْقَوْهُمْ
عَمِلُوا لَهُ وَمَعَهُ ۝ فَارَاهُمْ عَجَائِبَهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝ أَرَاهُمْ نُطْفَةً بِهِمْ وَ
كَوْلِيَهُ لَهُمْ يَا عَلَامُ إِذَا أَلَمْ يَكُنْ لَكَ
إِسْلَامٌ فَمَا يَكُونُ لَكَ إِيْمَانٌ ۝ وَإِذَا أَلَمْ
يَكُنْ لَكَ إِيْمَانٌ فَلَا يَكُونُ لَكَ إِيْقَانٌ ۝
وَإِذَا أَلَمْ يَكُنْ لَكَ إِيْقَانٌ فَمَا
يَكُونُ لَكَ مَعْرِفَةٌ ۝

لَهُ

حضور اپنی جگہ پر چارہ کیونکہ رزق قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔ جو
اسی کے پاس ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہے (پھر مال دنیا کی ہوس میں
و عطا کئے اور مقتدا بننے سے کیا فائدہ) تجھ پر افسوس۔ کل (دروزی) آ
تو کیا منہ لے کر اس سے ملے گا جبکہ تو دنیا میں اس سے جھگڑا کر رہا
اس سے ٹخ پھیرے ہوئے اس کی مخلوق کی طرف تو ہ کئے ہوئے
اور (ان کو) اس کا شریک سمجھے ہوئے ہے کہ اپنی حاجتوں کو ان کے
پیش اور ہمت میں ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ مخلوق سے حاجت
ظاہر کرنا اکثر بھیک مانگنے والوں کے لئے عذاب ہے کہ وہ
بھیک مانگنے کے لئے نہیں نکلتے مگر اپنے گناہوں کی شامت میں
اور بہت ہی کم ہیں وہ سائل جن کے حق میں ضرورت مند ہونے کے
سبب (بھیک مانگنا بلا کراہت ہو۔ پس جب تو نے بھیک مانگی اور
(اس طرح) تو گرفتار عذاب ہو (تو یقیناً) محروم رہے گا کہ وہ تجھ پر حلال
رکھے گا۔ صاحبزادہ۔ تیرے ضعف کی حالت میں میرے نزدیک تیر
یہ ہے کہ نہ تو کسی سے کچھ مانگے اور نہ تیرے پاس کچھ ہو (کیونکہ ضعیف ایمان
کو تو گری شک و غافل اور عیاش بنا دیتی ہے) نہ تو کسی سے واقف ہو
نہ تجھ سے کوئی واقف ہو نہ تو کسی کو دیکھے نہ تجھے کوئی دیکھے۔
(کیونکہ شہرت مبتدی کا نفس پھیلا دیتی ہے) اور اگر تجھ سے
ہو سکے کہ دوسروں کو دے اور خود نہ لے اور خدمت کرے
اور کسی دوسرے سے خدمت نہ لے تو (اس سے بہتر کیا ہے)
ضرور ایسا کر۔ اللہ والوں نے (جو کچھ) عمل کئے اللہ کے واسطے
اور اسی کے ساتھ کئے۔ پس اس نے دنیا و آخرت میں اپنے عجاہات
ان کو دکھائے ان پر اپنی شفقت اور ان کے لئے اپنی کار سازی
ان کو ملاحظہ کرائی۔ صاحبزادہ۔ جب تیرے پاس اسلام ہی نہ
ہوگا تو ایمان ہی نہ ہوگا اور جب ایمان نہ ہوگا تو ایقان بھی نہ ہو
اور جب ایقان نہ ہوگا تو نہ اللہ کی معرفت ہوگی نہ اس کو

وَعَلِمْنَاهُ بِهَذِهِ دَرَجَاتٍ وَطَبَقَاتٍ ۖ إِذَا هُوَ
لَكَ الْإِسْلَامُ صَمَّكَ لَكَ الْإِسْتِسْلَامُ ۖ كُنْ
مُسْلِمًا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ مَعَ
حِفْظِ حُدُودِ الشَّرْعِ وَالْمَلَاذِمَةِ لَهُ ۖ سَلِّمْ لَهُ
فِي حَقِّ نَفْسِكَ وَغَيْرِكَ ۖ أَحْسِنِ الْأَدَبَ مَعَهُ
وَمَعَ خَلْقِهِ ۖ لَا تَظْلِمِ نَفْسَكَ وَلَا غَيْرَكَ ۖ
فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ الظُّلْمُ
يُظْلِمُ الْقُلُوبَ وَيَسْوَدُّ الْوُجُوهُ وَالصُّحُوفُ ۖ
لَا تَظْلِمُوا وَلَا تَعَاوُنْ ظَالِمًا فَإِنَّ السَّيِّئَ هَصَلَ
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۖ أَيْنَ الظَّالِمَةُ ۖ أَيْنَ أَعْوَانُ الظَّالِمَةِ
أَيْنَ مَنْ بَرَى لَهُمْ قُلُوبًا ۖ أَيْنَ مَنْ لَاقَى لَهُمْ
دَوَاةً ۖ اجْمَعُوهُمْ وَاجْعَلُوهُمْ فِي تَابُوتٍ
مِنْ نَارٍ ۖ أَهْمُ رَبِّ مِنَ الْخَلْقِ وَاجْهَدُ أَنْ لَا
تَكُونُ مَظْلُومًا وَلَا ظَالِمًا ۖ وَإِنْ قَدَرْتَ
فَكُنْ مَظْلُومًا وَلَا تَكُنْ ظَالِمًا ۖ مَقْهُورًا
وَلَا كَاهِرًا ۖ نَصْرَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَظْلُومِ
وَلَا يَسِيْرًا إِذَا تَمَيَّجَدُ نَاصِرًا مِنَ الْخَلْقِ ۖ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۖ
إِذَا ظَلَمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَاصِرًا غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَإِنَّهُ يَقُولُ لَا نَصْرَ لَكَ وَكَوْثَرُ عَذَابِي
أَنْصَبُ سَبَبٌ لِلنُّصْرَةِ وَالرِّفْعَةِ
وَالْعِزَّةِ ۖ اللَّهُمَّ إِنَّا لَنَسْأَلُكَ
الصَّدَقَةَ مَعَكَ وَ
نَسْأَلُكَ

واقفیت۔ یہ درجات اور طبقات ہیں (یکے بعد دیگرے حاصل ہوتے ہیں) جب تیرا اسلام درست ہو جائے گا تو فرمانبرواری درست ہو جائے گی۔ اپنی تمام حالتوں میں حدود شریعت کی حفاظت اور اس کی پابندی کے ساتھ (جملہ امور کو) حق تعالیٰ کے حوالہ کر دینے والا بن۔ اپنا اور نیز دوسروں کا معاملہ سب اسی کے حوالہ کر نیز اس کے اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسنِ ادب رکھ۔ نہ اپنے نفس پر ظلم کر اور نہ کسی دوسرے پر ظلم دینا یا آخرت میں ظلمتوں کا مجموعہ ظلمِ دل کو تادیک اور چہرہ اور نامہ اعمال کو سیاہ کر دیتا ہے۔ نہ ظلم کر اور نہ ظلم کرنے والے کی اعانت کر کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا (فرشتہ) ندا دیکے گا کہ کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم بنایا تھا؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے دوات گھولی تھی؟ ان سب کو جمع کر وادراگ کے صندوق میں رکھ دو۔ مخلوق سے بھاگ اور کوشش کر کہ نہ تو مظلوم بنے اور نہ ظالم (کیونکہ مظلومیت بھی بعض دفعہ مخلوق سے شکوہ و شکایت یا فکر انتقام کی وجہ سے معصیت کا سبب بن جاتی ہے) اور اگر تجھ سے ہو سکے تو (صابر مظلوم بن اور ظالم مت بن۔ مظلوم بن اور غالب مت بن۔ حق تعالیٰ کی مدد مظلوم کے لئے مخصوص ہے خصوصاً جبکہ اس کو مخلوق میں مددگار نصیب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب کسی ایسے شخص پر ظلم ہوتا ہو جس کا بجز حق تعالیٰ کے کوئی مددگار نہ ہو تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور ہاے ضرورت تیری مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت سے) کچھ دقت کے بعد ہو۔ مبر کرنا سببِ نصرت و رفعت اور عزت کا یا اللہ تم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیرے ساتھ صابر رہنے کا اور تجھ سے سوال کرتے

ہے۔ جو
ہوں میں
وزیر
اکر رہا
تے مجھے
کو ان کے
عاجت
کہ وہ
ستیں
نے کے
کی اور
تہ پر عطا
دیکھتے
فایان
فہو
کھے۔
تہ سے
رے
(ہے)
واسطے
جائبات
مازی
ہی نہ
مانہ ہو
س کا

الْفَقْوَى وَالْكَفَايَةَ وَالْفَرَاقَ مِنَ الْكُلِّ وَ
 الْإِسْتِغَالَ بِكَ وَرَفَعَ الْحُجُبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ
 اِرْقُوعًا لَوْ سَأَلْتُ بِمَنْتُكَ وَبَيْنَهُ فَإِنْ وَفَّقَكَ
 تَمَّهَا هُوَسٌ لَا مُلْكَ وَلَا سُلْطَانَ وَلَا عِزَّ وَلَا
 عِزًّا إِلَّا لِلْحَقِّ عِزٌّ وَجَلَّ بِكَ مُنَافِقُ إِلَى مَتَى
 تَرَانِي وَتُتَافِقُ بِأَيْشٍ يَقَعُ بِيَدِ لَوْ مَن تَنَافِقُ
 لِأَجَلِهِ وَيَلْكَ أَمَا نَسْتَحْيِي مِنْهُ عِزُّو جَلَّ وَمَا
 مُؤْمِنٌ بِلِقَائِهِ عَنْ قَرِيبٍ تَعْمَلُ عَمَلًا لَهُ وَ
 بَاطِلًا لَفَتِيرٌ تَخَادَعُهُ وَتَسْتَعِجُّ فِي بِحُلُمِ
 بِكَ اِرْجُحْ وَتَدَارِكُ أَمْرًا وَأَصْلِمُ نَيْتِكَ
 لَهُ اِحْمَدُ أَنْ لَا تَأْكُلُ لِقْمَةً وَلَا تَمْشِي
 خُطْوَةً وَلَا تَعْمَلُ شَيْئًا فِي الْجُمْلَةِ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ
 صَاحِبَةٍ تَصْلُحُ لِلْحَقِّ عِزٌّ وَجَلَّ إِذَا صَحَّ
 لَكَ هَذَا أَفْكُلْ عَمِلْ تَعْمَلْ يَكُونُ لَهُ
 لَا يَغْيِرُ تَزُولُ عَنْكَ الْكُلْفَةُ وَتَصِيرُ
 هَذِهِ التَّيَكُّ طَبْعًا لِلْعَبْدِ إِذَا صَحَّ
 عُبُودِيَّتُهُ لِرَبِّهِ عِزُّو جَلَّ لَا
 يَخْتَارُ إِلَى تَكْلِيفٍ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ
 يَتَوَلَّاهُ وَوَادَّ اتَّوَلَّاهُ أَعْنَاهُ
 وَحُجْبَهُ عَنِ الْخَلْقِ بِكَلَا
 يُخْتَارُ إِلَيْهِمْ فَالتَّعَبُ
 مَا دُمْتَ مُرِيدًا
 قَاصِدًا
 سَائِرًا

ہیں پرہیزگاری اور کفالت اور سب سے فارغ البالی کا اور تیرے
 ساتھ مشغول رہنے اور اپنے اور تیرے درمیان سے پردے
 اٹھ جانے کا (صاحبو) اپنے اور اس کے درمیان سے (مخلوق کے)
 واسطوں کو اٹھا دو کیونکہ تمہارا ان واسطوں کے ساتھ پڑا رہنا
 ہوس ہی ہوس ہے۔ حکومت و سلطنت اور تو نگر و عزت
 بحر حق تعالیٰ کے کسی کے لئے بھی نہیں۔ اے منافق
 تو کب تک ریا اور نفاق کرتا رہے گا؟ جس کی وجہ سے تو نفاق
 برت رہا ہے اس سے تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ پڑے گا۔ تجھ پر افسوس
 کیا تجھے حق تعالیٰ سے شرم نہیں آتی اور غمغریب اس سے ملنے کو
 سچا نہیں سمجھتا۔ تو صورتاً تو عمل اس کے لئے کرتا ہے حالانکہ اس کا
 اندرون غیر کے لئے ہے۔ تو اس کو دھوکا دیتا ہے اور اس کو مفید
 سمجھتا ہے کیونکہ وہ تیرا تھم کا برتاؤ فرماتا ہے (اس لئے سزا
 نہیں دیتا اور تو سمجھتا ہے کہ میرا دھوکا چل گیا) باز آ اور اپنے
 برتاؤ کی تلافی کر اور نیت کو اس کے لئے درست کر۔ اس کی
 کوشش کر کہ ایسی نیک نیتی کے بغیر جو حق تعالیٰ کے لئے شایان
 ہونے کو کوئی نوالہ کھائے اور نہ ایک قدم چلے اور نہ کسی قسم کا
 کوئی عمل کرے۔ جب تیرے لئے یہ مضمون درست ہو جائے گا تو
 پھر ہر کام جس کو تو کرے گا اسی کے لئے ہوگا غیر کے لئے (کسی عمل
 میں بھی) تکلف نہ آئے گی اور یہ نیت طبیعت بن جائے گی کہ
 ہر نیک کام ایسا بے تکلف ہونے لگے گا جیسے سانس لینا جب
 بندہ کی شانِ عبدیت حق تعالیٰ کے لئے صحیح ہو جاتی ہے تو اس کو
 کسی کام میں بھی تکلف کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ اس کا ساز
 بن جاتا ہے اور جب وہ ساز بن جاتا ہے تو اس کو بے نیاز
 بنا دیتا اور مخلوق سے چھپا لیتا ہے کہ وہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا
 الغرض (عمل میں) مشقت اسی وقت تک محسوس ہوگی جب

إِذَا وَصَلْتَ وَالْقَطْعَتْ مَسَافَةً سَفَرًا فَصِرْتَ
 فِي بَيْتِ قُرْبٍ رَيْكَ عَزَّوَجَلَّ زَالَ التَّكَلُّفُ
 فَيَبْتُ الْأُنْسُ بِهِ فِي قَلْبِكَ ۖ وَتَزْدَادُ حَتَّى
 تَأْخُذَ بِجَوَانِهِ ۖ تَكُونُ أَوْ لَا صَغِيرًا
 ثُمَّ تَكْبَرُ ۖ فَإِذَا كَبُرْتَ امْتَلَأَ الْقَلْبُ بِاللَّهِ
 عَزَّوَجَلَّ ۖ فَلَا يَبْقَى الْغَيْرُ طَرِيقًا إِلَيْهِ وَلَا
 زَاوِيَةً فِيهِ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى هَذَا
 فَكُنْ مَعَ امْتِثَالِ أَمْرٍ وَالْإِسْتِمَاءِ عَنْ
 تَهْنِئِهِ وَالتَّسْلِيمِ إِلَيْهِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَ
 الْخِيَةِ وَالْفَقْرِ وَالْعِزِّ وَالذَّلِّ ۖ عِنْدَ بُلُوغِ
 الْأَعْرَاضِ وَكُسْرِهَا فِي أُمُورِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 تَعْمَلُ لَهُ وَلَا تُطَالِبُ بِدَرَّةٍ مِنَ الْآخِرَةِ ۖ
 تَعْمَلُ وَيَكُونُ قَصْدُكَ رِضَا الْمُسْتَعِجِلِ
 وَقُرْبِهِ ۖ قَالَ أَجْرُهُ تَكُونُ رِضَاكَ عَنْكَ وَ
 قُرْبُكَ مِنْهُ دُنْيَا وَآخِرَةٌ ۖ فِي الدُّنْيَا
 لِقَلْبِكَ وَفِي الْآخِرَةِ لِقَالِكَ ۖ إِنْ أَعْمَلُ
 وَلَا تُنَافِسُ لَا عَلَى ذَرَّةٍ وَلَا عَلَى بِدْرَةٍ ۖ
 لَا تَنْظُرُ إِلَى عَمَلِكَ بَلْ تَكُونُ جَوَارِحًا
 تَتَحَرَّكُ بِالْعَمَلِ وَقَلْبِكَ مَعَ الْمُسْتَعِجِلِ
 فَإِذَا تَحَرَّكَ هَذَا أَصَادَ رِقْلُكَ عُمَيُّونَ
 تَنْظُرُ بِهَا ۖ صَارَ الْمَعْنَى صُورَةً وَالْغَالِبُ
 حَاضِرًا وَالْخَيْرُ مُعَايَنَةً ۖ الْعَبْدُ
 إِذَا صَلَّاهُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ مَعَهُ
 فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ يُعَدُّهُ
 وَيَسْبِلُ لَهُ

تک کہ تو (وصول الی اللہ) کے قصد اور ارادہ میں ہے (اور اس
 راہ طریقت میں) چل رہا ہے اور جب پہنچ گیا اور تیرے سفر
 کی مسافت ختم ہو چکی (کہ صاحب نسبت بن گیا) تو قرب خداوندی
 کے مکان میں آگیا۔ اب تکلف جاتا رہے گا اور تیرے قلب
 میں اس کے ساتھ اُنس بیٹھ جائے گا۔ پھر وہ بڑھتا رہے گا
 یہاں تک کہ قلب کے سارے کناروں کو گھیر لے گا۔ اول تو چھوٹا
 ہو گا اس کے بعد بڑا بنے گا۔ پس جب تو بڑا بنے گا تو قلب
 حق تعالیٰ سے بہرہ ہو جائے گا اور کسی دوسرے کے لئے اس
 تک پہنچنے کا نہ کوئی راستہ باقی رہے گا اور نہ اس میں کوئی گوشہ
 اگر تو اس درجہ تک پہنچنا چاہے تو اس کے حکم کی تعمیل کرنے
 اور مانعت سے باز آنے میں اور بھلائی و برائی، تو بخیر و افلاس
 عزت و ذلت اور اغراض کے پورا ہونے اور نہ ہونے کو اس کے
 حوالہ کرنے میں مشغول ہو کہ اس کے لئے عمل کرے اور اجرت کا ذرہ
 برابر بھی مطالبہ نہ کرے۔ کام کرے اور مقصود کام لینے والے کی
 خوشنودی اور اس کا قرب ہو۔ پس اس کا تجھ سے راضی اور تیرا
 دنیا و آخرت میں اس کا مقرب بن جانا ہی اجرت بنے۔ کہ دنیا میں
 (اس کا قرب ہو) تیرے قلب کے لئے اور آخرت میں بدن کے
 لئے۔ کام کر اور لالچ مت کرنے ایک ذرہ کا اور نہ دیناروں کی
 تعمیل کا۔ اپنے کام کی طرف نظر مت کر بلکہ تیرے اعضاء کو تو کام
 میں ہلنا چاہیے اور تیرا دل کام لینے والے کے ساتھ لگا رہے
 پس جب یہ حالت کامل ہو جائے گی تو تیرے قلب کے لئے
 آنکھیں ہوں گی جن سے تو دیکھے گا۔ معنی صورت بن جائیں گے
 اور غائب حاضر بن جائے گا اور خبر معائنہ بن جائیں گی۔ بندہ
 جب حق تعالیٰ کے قابل بن جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کا
 ہر حال میں ساتھی ہوتا ہے کہ اس میں تغیر تبدیل فرماتا اور

وَيَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ ۖ يَصِيرُ كُلُّهُ
 مَعْنَى يَصِيرُ كُلُّهُ اِيْمَانًا وَ اِيْقَانًا وَ مَعْرِفَةً
 وَ قُرْبًا وَ مَشَاهِدَةً ۖ يَصِيرُ نَهَا زَايِلًا كَيْلًا ۖ
 ضِيَاءً يَلَا ظُلَامًا ۖ صَفَاءً يَلَا كَدًا ۖ قَلْبًا
 يَلَا نَفْسًا ۖ رِسْلًا يَلَا قَلْبًا ۖ قَنَاءً يَلَا وُجُودًا ۖ
 غَيْبَةً يَلَا حُضُورًا ۖ يَصِيرُ غَائِبًا عَنْهُمْ وَعِنْدَهُ
 كُلُّ هَذَا اَسَاسُهُ الْاَنْسُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا
 كَلَامَ حَقٍّ يَتَمَكَّنُ هَذَا الْاَنْسُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ ۖ
 اُخْطَا عَنْ الْخَلْقِ خُطْوَةً ۖ لَا ضَرَّ لَهُمْ وَلَا
 نَفْعَ لَهُمْ فَقَدْ جُرَّ نَفْسُهُ ۖ وَ اُخْطَا عَنْ النَّفْسِ
 خُطْوَةً وَ لَا تُؤَافِقُهَا وَ عَادَهَا فِي رِضَاكَ بِكَ
 عَنْ وَجَلٍ وَ قَدْ جُرَّ نَهَا ۖ فَالْخَلْقُ وَ النَّفْسُ
 بِحَرَانٍ نَارَانٍ ۖ وَ اَدْيَانٍ مُهْلِكَانٍ ۖ اِعْزَمُ
 وَ جُزْ هَذَا اَلْهَلَكُ وَ قَدْ وَقَعَتْ فِي الْمَلِكِ ۖ
 اَلْاَوَّلُ دَاءٌ وَ الثَّانِي دَوَاءٌ ۖ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
 اَنْزَلَ الدَّاءَ وَ الدَّاءَ وَ اَلَا مَرَامِي كُلُّهَا
 لَهَا اَدْوِيَةٌ عِنْدَهُ وَ بَيِّدُهُ ۖ لَا يَمْلِكُهَا
 اَحَدٌ سِوَاهُ اِذَا اصْبَرْتَ عَلَى الْوَحْدَةِ جَاءَكَ
 الْاَنْسُ بِالْوَاحِدِ ۖ اِذَا اصْبَرْتَ عَلَى الْفَقْرِ
 جَاءَكَ الْغِنَى ۖ اَنْزِلْ لِي الدُّنْيَا شَمْرًا طَلِبُ
 الْاٰخِرَى شَمْرًا طَلِبُ الْقُرْبِ مِنَ الْمَوْتِ
 اُنْزِلْ اِلَيَّ الْخَلْقَ شَمْرًا رَجِعْ اِلَى الْخَالِقِ
 وَ يَحْكَمْ خَلْقٌ وَ خَالِقٌ
 لَا يَجْتَمِعَانِ ۖ
 دُنْيَا

اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے۔ وہ
 سرتاپا معنی اور سرتاپا ایمان و ایقان و معرفت و مشاہدہ بن جاتا
 ہے۔ اس کا دل بلاشبہ روشنی بلا ظلمت صفائی بلا کدورت
 قلب بلا نفس باطن بلا قلب فنا بلا وجود اور غیبت بلا حضور یعنی
 ہر کمال بلا زوال، بن جاتا ہے کہ وہ ساری مخلوق بلکہ اپنے وجود
 سے بھی غائب ہو جاتا ہے (کہ کسی سے بھی واسطہ نہیں رکھتا)
 اس سب کی بنیاد حق تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونا ہے۔
 جب تک تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان یہ اُنس کامل نہ ہو جائے
 واعظ بنادرست نہیں۔ ایک قدم مخلوق سے پرے ہٹ۔ نہ ان
 کی ضرر رسانی کوئی چیز ہے نہ نفع رسانی (یہ مضمون حاصل ہوا) اور ان کے
 علیحدگی نصیب ہوئی اور ایک قدم نفس سے پرے ہٹ اور اس کی
 موافقت نہ کر بلکہ حق تعالیٰ کی رضا کے متعلق اس کو دشمن سمجھ کہ اس سے
 بھی علیحدہ ہو جائے گا۔ پس مخلوق اور نفس آگ کے دو سمندر اور ہلاک
 کرنے والے دو جنگل ہیں (جن میں بہتیرے ڈوب چکے جل چکے اور
 بھٹک کر مر چکے ہیں) پنچنگی کے ساتھ اس ہلاکت سے عبور کر جا
 کہ بادشاہت ہاتھ آئے گی اول (یعنی مخلوق و نفس میں مبتلا رہنا) مرض ہے
 اور دوسری (یعنی ان سے عبور کر کے خالق کو پکڑنا) دوا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 ہی نے بیماری اور دوا اتاری ہے اور جملہ امراض کے لئے دوائیں ہیں
 جو اسی کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہیں کہ ان کا مالک اس کے سوا
 کوئی نہیں۔ جب تو توحید پر جا رہے گا تو واحد (یعنی حق تعالیٰ کے ساتھ
 تجھ کو اُنس نصیب ہو گا۔ جب تو فقر پر صبر کرے گا تو تجھ کو تو ننگری
 نصیب ہوگی۔ دُنیا کو چھوڑ اور آخرت کو طلب کر۔ اس کے بعد
 مولا کا قرب طلب کر۔ مخلوق کو چھوڑ اور خالق کی طرف رجوع کر۔
 تجھ پر افسوس مخلوق اور خالق جمع نہیں ہو سکتے (پس یہ طے کی تو وہ
 ہاتھ سے جائے گا اور وہ طے گا تو یہ ہاتھ سے چھوٹے گی) دُنیا

وَأُخْرَى فِي الْقَلْبِ لَا يَجْتَمِعَانِ لَا تَصَوَّرُ لَا يَصْعَقُ
 لَا يَجِي مُنْهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا الْخَلْقُ وَمَا الْخَالِقُ
 إِلَّا الدُّنْيَا وَمَا الْآخِرَةُ ۖ وَقَدْ يَتَصَوَّرَانِ
 يَكُونُ الْخَلْقُ فِي ظَاهِرِكَ وَالْخَالِقُ فِي بَاطِنِكَ
 وَالْذُّنْيَا فِي يَدِكَ وَالْآخِرَةُ فِي قَلْبِكَ ۖ أَمَا فِي
 الْقَلْبِ فَلَا يَجْتَمِعَانِ ۖ أُنْظِرْ لِنَفْسِكَ وَاخْتَرْ لَهَا
 فَإِنْ أَرَدْتَ الدُّنْيَا فَاخْرِجِ الْآخِرَةَ مِنْ
 قَلْبِكَ ۖ وَإِنْ أَرَدْتَ الْآخِرَةَ فَاخْرِجِ الدُّنْيَا
 مِنْ قَلْبِكَ ۖ وَإِنْ أَرَدْتَ الْمَوْتَ فَاخْرِجِ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةَ وَمَا سِوَاهُ مِنْ قَلْبِكَ لِأَنَّ مَا دَامَ
 فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا
 تَرَى قُرْبَهُ عِنْدَكَ وَلَا يَتَحَقُّ لَكَ الْإِنْسُ
 وَالسُّكُونُ إِلَيْهِ ۖ مَا دَامَ فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ
 مِنَ الدُّنْيَا لَا تَرَى الْآخِرَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ ۖ وَمَا
 دَامَ فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِنَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى
 تَقَرِّبُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كُنْ عَاقِلًا لَا تَأْتِي
 إِلَى بَابِهِ إِلَّا بِإِقْدَامِ الصَّدَقِ فَإِنَّ
 النَّاقِدَ بَصِيرٌ وَمُحْكَمٌ تَسْتَرْسِعُ الْخَلْقُ
 لَا عَنِ الْخَالِقِ ۖ كَيْفَ تَسْتَرْسِعُ فِرَاطُ
 تُنْهَكَ عِنْدَ الْخَلْقِ وَتَأْخُذُ الْعَمَلَةَ
 مِنْ جَنِيحِكَ وَبَيْتِكَ ۖ يَا نَارَكَ الشُّجَاعُ
 الْمُكَسَّرُ عِنْدَ أَكْلِكَ فِي فَيْتِكَ يُبَيِّنُ لَكَ
 الْخَبَرَ ۖ يَا أَكِلَ السَّمِّ عَنْ قَرِيْبٍ يَتَبَيَّنُ
 فِعْلُهُ فِي جَسَدِكَ ۖ أَكُلِ الْحَرَامَ
 سَمٌّ لِحَسَدِ دِينِكَ ۖ

اور آخرت قلب میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ نہ اس کی کوئی صورت
 ہے اور نہ یہ ہو سکے اور نہ اس سے کچھ حاصل۔ بس یا تو مخلوق ہوگی یا
 خالق ہوگا یا صرف دُنیا رہے گی یا صرف آخرت ہاں یہ ہو سکتا ہے
 کہ مخلوق تیرے ظاہر میں ہو (کہ بدن سب سے بڑے) اور خالق تیرے
 باطن میں (کہ دل اس کے سوا کسی سے نہ لگے) اور دُنیا تیرے
 ہاتھ میں ہو اور آخرت تیرے قلب میں۔ باقی طلب کے اندر دونوں جمع
 ہو جائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ سوا اب تو اپنے نفس کے لئے دیکھ لے کہ دُنیا
 چاہیے یا آخرت) اور اس کو اختیار کر لے پس اگر دُنیا چاہتا ہے تو
 آخرت (کے خیال) کو اپنے دل سے نکال دے اور اگر آخرت چاہتا ہے
 تو دُنیا کو قلب سے نکال دے اور اگر مولا کو چاہتا ہے تو دُنیا اور آخرت
 اور جہلماسوئی اللہ کو اپنے دل سے نکال دے۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ
 کے سوا ایک ذرہ بھی تیرے قلب میں رہے گا تو نہ تو اس کا قرب
 دیکھ سکے گا اور نہ اُنس اور نہ اس کے ساتھ دل لگانا تجھے نصیب ہوگا
 جب تک دُنیا کا ایک ذرہ بھی تیرے دل میں رہے گا اُس وقت
 تک تو آخرت کو اپنے سامنے نہ دیکھے گا اور جب تک آخرت کا ایک ذرہ
 بھی تیرے قلب میں رہے گا اُس وقت تک حق تعالیٰ کا تقرب تجھ کو نظر
 نہ آئے گا۔ سمجھ دار بن کہ اس کے دروازہ پر نہ آگر صدق کے بانووس
 کہ پرکھ والا (خدا) بڑا نا ہے۔ تجھ پر افسوس تو نے مخلوق سے پردہ کیا
 خالق سے نہ کیا۔ تیرا پردہ کیا مفید ہو سکتا ہے۔ عنقریب مخلوق کے
 نزدیک بھی تیرا پردہ فاش ہو جائے گا کہ کارکنانِ قضاء و قدر تیری
 جیب اور تیرے گھر کے اندر سے سب جمع پونجی نکال لیں گے۔ اے
 ٹوٹے ہوئے کچ کو (اپنے کھانے کے اندر نکالے بغیر) چھوڑ دینے والے
 اپنے ہر سہ کے کھاتے وقت تجھ کو حقیقت واضح ہو جائے گی اور آئے
 زہر کھانے والے عنقریب اس کا اثر تیرے بدن میں ظاہر ہو جائے گا
 حرام غذا کھانا تیرے دین کے بدن کے لئے زہر ہے اور (اپنے خدا کی)

رتا ہے وہ
 ہر بن جاتا
 دورت
 (احضور یعنی)
 اپنے وجود
 رکھتا،
 ہوتا ہے۔
 نہ ہو جائے
 ٹ۔ نہ ان
 اور ان
 اور اس کی
 کہ اس سے
 اور ہلاک
 چکے اور
 سے عبور کر جا
 رہنا، مرض ہے
 اللہ تعالیٰ
 روایتیں ہیں
 کے سوا
 کے ساتھ
 نو نگر
 کے بعد
 جمع کر۔
 لے گی تو وہ
 دُنیا

تَزَادُ الشُّكْرَ عَلَى الْيَعْوِ سَمَّ لِيْنِكَ بِعَنْ قَرِيْبٍ
يُعَاوِيْكَ الْحَيُّ عَزَّوَجَلَّ بِالْفَقْرِ وَالشُّوَالِ لِلْخَلْقِ
وَرَفِيعَ الرَّحْمَةِ مِنْ قُلُوْبِهِمْ لَكَ يَا وَانْتَ يَا
تَارِكُ الْعَمَلِ يَعْلَمُ عَنْ قَرِيْبٍ يُسَيِّمُكَ
الْعِلْمَ وَيَدُ هَبْ بَرَكَتَهُ مِنْ قَلْبِكَ يَا هَاطِلًا
لَوْ مَعْرِفَتُهُ مَعْرِفَتُهُ عَقُوْبَاتِهِ يَا حَسْبُ الْاَدَبِ
مَعَهُ وَمَعَ حَلْفِهِ يَا قَلْبُ الْاَوَامِ فِيْهَا
لَا يُعْنِيْكُمْ عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ اَنَّهُ قَالَ
رَأَيْتُ شَا بًا يَكْدِي فَقُلْتُ لَهُ لَوْ عَمِلْتَ كَانَ
اَحَبَّ اِلَيْكَ يَا فَعُوْقَبْتُ بَانَ حُرْمَتُ قِيَامِ
اللَّيْلِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ يَا عَلَامَ مَرِيْمَا يُعْنِيْكَ
شُغْلُ عَمَّا لَا يُعْنِيْكَ يَا اَخْرِجْ نَفْسَكَ مِنْ
قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ يَا هَاطِلُ الْكِدَاةِ
الْمُكَدَّرَةِ بَعْدَ خُرُوْجِهَا بَحِيَّ الصَّفَاءِ
عَبْرَ وَقَدْ عُيِّرْتُ يَا قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللهَ
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
يَا اِنْسَانُ اَسْمَعْ يَا نَاسُ اَسْمَعُوْا يَا
مُكَلِّفِيْنَ اَسْمَعُوْا يَا بَلَّغُ يَا عَقْلُ كَلَامِ
الْبَارِي عَزَّوَجَلَّ وَاحْبَارُهُ وَهُوَ اَصْدَقُ
الْقَائِلِيْنَ يَا عَزَّوَالَهُ مِنْ نَفْسِكُمْ مَا
يَكْرَهُ حَتّٰى يُؤْمِرَكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ
الطَّرِيْقُ وَاسْمُ اَيْشٍ بِكُمْ يَا مَتَّى
قَوْمًا وَتَشَبَّهُوا بِاَعْمَلُوا وَلَا
تَفْعَلُوا مَا دَامَ الْحَبْلُ
بِطَرَفِيْهِ بِاَيْدِيكُمْ

نمتوں کا شکر چھوڑنا تیرے دین کے لئے زہر ہے۔ حق تعالیٰ تجھ کو
محتاجی اور مخلوق سے بھیک مانگنے اور ان کے دلوں سے تجھ پر ترس
کھانا نکال لینے کی سزا دے گا۔ اور اے اپنے علم پر عمل کے چھوڑنے
والے تجھ کو غنقریب وہ تیرا علم بھلا دیگا اور تیرے قلب اس کی برکت
دور کر دیگا اے جاہلو اگر تم اس کو بیچا تے تو اس کی سزاؤں کو بھی بیچتے
اس کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ اچھے ادب کا برتاؤ کرو اور لا طائل
کلام کو کم کرو۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے ایک جوان کو بھیک
مانگتے دیکھا تو اس سے کہا کہ کاش تو محنت مزدوری کرتا تو تیرے لئے
اچھا ہوتا کہ معصیت خداوندی اور ذلت و تحقیر دونوں سے محفوظ رہتا،
پس مجھ کو اس کی یہ سزا ملی کہ چھ مہینے تک تجھ سے محروم رہا (چونکہ ان کو
اس نصیحت کا منصب نہ تھا اس لئے یہ کلام لا طائل و بے فائدہ ہوا
جس پر تنبیہ کی گئی) صاحبزادہ۔ کارآمد باتوں میں تیرے لئے اتنا شغل ہے
کہ بیکار باتوں کی ہمت نہ ملے۔ اپنے قلب سے نفسانیت کو نکال، کہ
بھلائی تجھ کو نصیب ہوگی کیونکہ اصل کدورت جو دوسروں کو بھی مکدر بنا دیتی
وہی (نفسانیت) ہے اس کے نکل جانے کے بعد صفائی آئے گی) اپنی
حالت بدل کہ تیرے ساتھ حق تعالیٰ کا برتاؤ بھی بدل جائے گا۔
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک
کہ وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدل لیں۔ اے انسان سن۔ اے
صاحبو سنو۔ اے (شریعت کے) مکلف عاقلو بالغو حق تعالیٰ
شانہ کا ارشاد اور اطاعتیں سنو اور وہ سب کہنے والوں سے زیادہ سچا ہے
تم اس کے لئے اپنی اس حالت کو بدلو جو اس کو ناپسند ہے تاکہ وہ
تم کو وہ چیز عطا کرے جو تم کو پسند ہے۔ راستہ بہت کشادہ ہے
تمہیں کیا ہو گیا۔ اے لوئے ننگرو و کھرٹے ہو جاؤ اور (اس کا دامن
مضبوط تمام لو۔ کام کرو غفلت نہ کرو۔ جب کہ رستی کے دونوں کنارے
تمہارے ہاتھ میں ہیں کہ زندگی بھی موجود ہے اور توبہ و

اَسْتَعِينُوْا بِهٖ عَلَى مَا يُصْلِحْكُمْ ۖ نَعُوْ سَكُمْ
 اَرْكَبُوْهَا وَاِلَّا رَكِبْتُكُمْ ۖ هِيَ اَمَّا رَاةٌ بِالسُّوْ
 فِي الدُّنْيَا وَكَوَامَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ ۖ اَهْرُؤُوا
 مَنْ يَشْفُلُكُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
 كَهَرَبِكُمْ مِنَ السَّيِّئِ ۖ عَا مِلُوْهُ فَاِنَّهٗ
 مِنْ عَا مِلْهٖ رَیْجٌ ۖ مَنْ اَحْبَبَهٗ اَحْبَبَهٗ ۖ
 مَنْ اَرَادَهٗ اَرَادَهٗ ۖ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْهٖ
 قَرَّبَ مِنْهُ ۖ مَنْ تَعَرَّفَ اِلَيْهٖ عَرَّفَهٗ
 نَفْسَهٗ ۖ اَسْمَعُوْا مَعِيَ وَاَقْبِلُوا قَوْلِيْ ۖ
 فَمَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ يَتَكَكَّمُ
 عَلَى النَّاسِ عَلَى حَاكَاةٍ غَيْرِيْ ۖ اُرِيْدُ
 الْخَلْقَ لَهُمْ كَلَامِيْ ۖ وَاِنْ طَلَبْتُ الْاٰخِرِيْ
 طَلَبْتُهَا لَهُمْ ۖ كُلُّ كَلِمَةٍ اَتَكَلَّمُ
 بِهَا لَا اُرِيْدُ بِهَا اِلَّا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ ۖ
 اَنْشِ عَلَى مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرِيْ وَبِاَيِّمَا
 وَهُوَ يَعْلَمُ صِدْقِيْ لَا تَكُنَّ عَلَامُ الْغِيُوْثِ
 تَعَاكُوْا اِلَيَّ ۖ اَنَا حَلَقٌ ۖ اَنَا صَاحِبُ
 الْكُوْرَةِ وَدَارِ الصُّرْبِ ۖ يَا مُنَافِقُ
 اَيْشَ تَهْدِيْ ۖ هَذَا يَانَكَ فَاَرِجْ ۖ
 كَمْ تَقُوْلُ اَنَا وَمَنْ اَنْتَ ۖ
 وَبِكَ تَرَى غَيْرَكَ وَتَقُوْلُ اَنَا
 اَرَادَهٗ ۖ تَاَنَسُ بِغَيْرِهِ وَ
 تَقُوْلُ اَنَا اَلْسِنٌ بِجِهَةٍ
 تُسَيِّئُ نَفْسَكَ
 رَا ضِيًّا وَذَلِكَ

رحمت خداوندی کا بھی دروازہ کھلا ہوا ہے) تو اس سے ان اعمال پر
 مدد و جو تم کو نیکو کار بنا دے۔ اپنے نفس پر تم سوار ہو جاؤ۔ ورنہ وہ
 تم پر سوار ہو جائے گا۔ نفس دنیا میں تو معصیت کی ترغیب دینے والا
 ہے اور آخرت میں طاعت کرنے والا۔ اس شخص سے جو تم کو حق تعالیٰ
 سے غافل بنائے ایسا بھاگو جیسے درندہ سے بھاگتے ہو۔ خدا سے
 معاملہ کرو کیونکہ جس نے اس سے معاملہ کیا اس نے فائدہ اٹھایا
 جس نے خدا سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی۔ جس نے
 خدا کو چاہا خدا نے اس کو چاہا۔ جو خدا کے قریب آیا خدا اس کے
 قریب آیا اور جس نے خدا کو پیچھا مانا چاہا خدا نے اس کو اپنی معرفت
 نصیب فرمائی۔ میری بات سنو اور میرا کہنا مانو کہ میرے سوا
 سطح زمین پر کوئی نہیں جو بلا امتیاز غریب و امیر، تمام لوگوں
 سے ایک حالت پر کلام کرے۔ میں مخلوق کا خواہاں ہوں انہیں کے
 نفع کو نہ کہ اپنے نفع کو اور اگر آخرت طلب کرتا ہوں تو صرف انہیں
 کے لئے۔ جو بات بھی میں بولتا ہوں اس سے صرف حق تعالیٰ ہی
 مقصود ہے۔ دنیا اور آخرت اور جو کچھ بھی ان دونوں میں ہے
 اس سے مجھے واسطہ کیا؟ وہ میری سچائی سے واقف ہے کیونکہ
 وہ تمام چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ میری طرف آؤ کہ میں کسوٹی
 ہوں۔ میں (سیم و زر تپانے کی) بھٹی اور (سکہ ڈھالنے کی)
 کھال والا ہوں (کہ کھوٹا کھرا پہچانتا، درمٹی کے ڈھیر کو شامی
 منظور نظر بناتا ہوں) اے منافق تو بکتا کیا ہے؟ تیری بکواس
 بے معنی ہے۔ تو بار بار میں کیا کرتا ہے۔ حالانکہ تو ہے کیا؟
 تجھ پر انسووس کہ تیری نظر دوسروں پر ہے اور کہتا یہ ہے کہ
 میری نظر خدا پر ہے۔ تو مانوس ہوتا ہے غیروں سے اور کہتا ہوں
 ہے کہ میں خدا سے مانوس ہوں۔ تو نام تو رکھتا ہے اپنے نفس
 کا راضی (کہ اس کو رضا برتتا حاصل ہے) حالانکہ وہ ہمیشہ

تعالیٰ تجھ کو
 تجھ پر ترس
 کے چھوڑنے
 اس کی برکت
 اس کو بھی پہنچے
 در لاطائل
 جان کو بیک
 تو تیرے لئے
 محفوظ رہتا
 نہ کہ ان کو
 فائدہ ہوا
 اتنا متغلب
 و نکال کہ
 بھی کد بتا
 گی اپنی
 سے گا۔
 تا جب تک
 ن۔ اے
 تعالیٰ
 یادہ سچا
 تا کہ وہ
 یادہ ہے
 کا دامن
 کناس
 بہ و

مَعَارِضُهُ تَسْمِيَةً صَابِرَةً وَبَقَّةً تُرْجَعُ
وَتُكْفَرُ لَا كَلَامَ حَتَّى يَصِيرَ لِحَمْلِكَ مَيْتًا
لِكَثْرَةِ الْأَلَامِ وَالْأَفَاتِ فِيهِ فَلَا تَوَلِّمُهُ
مَقَارِئِصُ الْأَفَاتِ فَتَقْصِيرُ كُلِّ حَلَوَةٍ
بِهِ يَحْلُو أَقْلُكَ عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَكُونُ
فِي عَدَمٍ بِإِلْصَاقٍ الْيَمَامِ إِلَى مَا فِيهِمَا
وَوُجُودُهُ عِنْدَ امْتِنَالِ الْأَمْرِ وَالْإِتِمَانِ
عَنِ الشَّيْءِ فَإِنَّهُ يُوجِدُ لَوْ وَقَعْلُهُ يُجْعِلُكَ
وَيُسْكِنُكَ وَأَنْتَ فِي غَيْبَةٍ مَعَهُ لَا تَنْتَبِهُ
لَكَ مَقَامٌ حَتَّى يَصِغَ لَكَ هَذَا الْمَقَامُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَطْلُبُ مِنَ الْعَبْدِ صُورَةً
إِلَّا مَا يَطْلُبُ مَعْنَاهُ وَهُوَ تَوْحِيدُهُ وَ
إِخْلَاصُهُ وَإِزَالَةُ حُبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ
قَلْبِهِ وَأَنْ يَصِيرَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ فِي مَعْرِفِ
عَنْهُ فَإِذَا تَمَرَّلَهُ هَذَا الْحَبُّ وَقَرَّبَهُ
وَرَفَعَهُ عَلَى غَيْرِهِ يَا وَاحِدُ وَحْدُنَا
لَكَ حَوْلُنَا مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلَصْنَا لَكَ
صَاحِبَ دَعَاوِنَا بِبَيْتِنَا فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ
أَطِيبْ قُلُوبَنَا وَبَسِّرْ أُمُورَنَا إِنْ جَعَلْ
أَنْسَابَكَ وَوَحْشَانَا بِمَنْ سِوَاكَ
إِنْ جَعَلْ هُمُومَنَا هَمًّا وَاحِدًا وَهُوَ
الْهَمُّ بِكَ وَالْقُرْبُ مِنْكَ دُنْيَانَا
وَأُخْرَانَا رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَنَا عَذَابُ
النَّارِ

اعتراف کرنے کا عادی ہے تو نام رکھتا ہے اس کا ماہر حسانہ
ایک چھوٹا پتھر کو اپنی نیش زنی کی ذرا سی تکلیف سے مضطرب
کر دیتا اور ناشکر گزار بنا دیتا ہے۔ بس جب تک کہ تیرا گوشت مٹا
و تکلیف کی کثرت سے مردار نہ بن جائے کہ مصائب کی قینچیاں
اس کو تکلیف ہی نہ دیں اس وقت تک واعظ بننا ٹھیک نہیں ہیں
اس وقت تو سر تا پا خلوت بن جائیگا کہ تیرا قلب دنیا اور آخرت
دونوں سے خالی اور ان کے اور ان کے اندر کی چیزوں کے اعتبار
سے معدوم ہوگا اور ارشاد کی تعمیل اور مانعت سے باز آنے کے وقت
موجود ہوگا کہ وہی (اس وقت) تجھ کو موجود کرے گا اور اس کا فعل
ہی تجھ کو ہلائے اور پھر اے گا اور تو اس سے غائب ہوگا حق تعالیٰ کی
محبت میں جب تک یہ مرتبہ تیرے لئے صحیح نہ ہو جائے تیرے لئے کوئی
مرتبہ متحقق نہیں حق تعالیٰ بندہ سے اس کی صورت کا خواہاں نہیں ہے
بس وہ تو مجھے کا خواہاں ہے اور وہ اس کی توحید اس کا اخلاص اور
اپنے دل سے دنیا اور آخرت کی محبت کا دور کر دینا اور یہ حالت ہو
کہ جملہ اشیاء اس سے برطرف ہو جائیں۔ پس جب اس کی یہ حالت
کامل ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو محبوب و مقرب بناتا۔ اور پھر
دوسروں کو رغبت بخشتا ہے۔ اے واحد (خدا) ہم کو اپنا موعود بنا
مخلوق سے ہم کو رہائی دے اور خالص اپنا بنا لے۔ ہمارے دعووں
کو اپنے فضل و رحمت کے گواہوں سے سچا کر دے۔ ہمارے
دلوں کو معطر فرما۔ ہماری مشکلیں آسان کر۔ اپنا اُنس دے
اور اپنے ماسویٰ سے وحشت نصیب کر۔ ہمارے انکار کو
صرف ایک فکر بنا دے کہ ہم کو دنیا اور آخرت میں صرف
تیرا اور تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ اے ہمارے پروردگار
عطا کر ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بجا
ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

المحج

وَقَالَ رَجُلٌ

خَامِسٌ

عَنِ النَّبِيِّ

عُودُوا إِلَى

بَيْنِ حَرْزِ

اللَّهِ تَعَالَى

الْآخِرَةِ

تُحِبُّونَ

وَبَيْنَ مَلَكِ

الَّذِي أَنْتَ

يَحْتَكِمُ

يَا هَمَّ

تَحَلَّقْتُ لِلَّهِ

جَعَلْتَ هَمَّ

الَّذِي يَنْتَارِقُ

بِالْعِشْرَانِ

تَقُولُ لَكَ

هَكَذَا أَوْ هَذَا

الشَّيْبُ فِي

بِالسَّوَادِ

مَلِكُ الْمَوْتِ

إِذَا انْقَطَعَ

جِيلُهُ تَحْتَ

سینتیسویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۵ رجب ۱۲۵۵ھ - مدرسہ معمرہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بیماروں کو پوچھا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو کہ یہ تم کو آخرت یاد دلائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے یہ قصد فرمایا ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو اور تم اس کی یاد سے بھاگتے اور دنیا کو محبوب سمجھتے ہو غریب تمہارے اختیار کے بغیر تمہارے اور دنیا کے درمیان آڑ ہو جائیگی کہ جس پر تم خوش ہو رہے ہو اس کو تمہارے ہاتھوں سے لے لیا جائے گا۔ ناگواری تمہارے پاس آموحد ہوگی اور مسرت کے بدلہ غم چھا جائے گا۔

اے غافل - اے نادان ہوشیار ہو تو دنیا کے لئے نہیں بنایا گیا۔ تو آخرت کے لئے بنایا گیا ہے۔ اے اس چیز سے غافل جس کے بغیر چارہ نہیں۔ تو نے اپنا فکر غمہشات و لذات اور دینار پر دینار جوڑنا ہی قرار دے لیا اور اپنے اعضاء کو ہود و لعب میں مشغول کر دیا اگر کوئی یاد دلانے والا تجھ کو آخرت اور موت یاد دلاتا ہے تو تو کہتا ہے کہ میرا عیش مکدر کر دیا اور ادھر اور ادھر اپنا سر ٹھکانے لگتا ہے۔ موت کا ڈر آنے والا تیرے پاس آیا وہ بالوں کی سپیدی ہے (جو بڑھاپے میں پیدا ہو کر موت کی اطلاع دیتی ہے) اور تو اس کو یا تو (چینچی سے) کاٹ دیتا ہے یا (خضاب کی) سیاہی سے اس کو متغیر کر دیتا ہے۔ جب تیری اجل آجائے گی، اس وقت کیا کر لے گا؟ جب تیرے پاس ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) مع اپنے ساتھیوں کے آئیں گے تو ان کو تو کس چیز سے واپس کرے گا؟ جب تیرا رزق ختم اور تیری مدت تمام ہو جائے گی تب کون سی پال چلے گا؟ اس ہوس کو چھوڑ

الْمَجْلِسُ لِسَائِمِجٍ وَالتَّلَاوُثُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَوْتِهِ الْجَمْعَةُ فِي الْمَدِينَةِ
خَامِسَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
عَمُودُ الْمَرْصُوفِ وَاهْتِجُوا الْجَنَائِزَ فَإِنَّكُمْ
يُنْجِزُكُمْ الْآخِرَةَ. قَصَدَ الرَّسُولُ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَنْ تُدْرِكُوا
الْآخِرَةَ وَأَنْتُمْ تَهْرَبُونَ مِنْ ذِكْرِهَا وَ
تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ. عَنْ قُرَيْبٍ يُحَالُ بِسَبِّكُمْ
وَبَيْتِكُمْ لَا أَمْرُكُمْ. يُؤْخَذُ مِنْ أَيْدِيكُمْ
الَّذِي أَنْتُمْ فَرَحُونَ بِهِ. يَحْبِبُكُمْ الْبَغْضَاءُ
يَحْبِبُكُمْ التَّرَحُّمَةُ بَدَلُ الْفَرَحَةِ. يَا غَافِلُ
يَا هَمِيمُ انْتَبِهْ. مَا خُلِقْتَ لِلدُّنْيَا وَإِنَّمَا
خُلِقْتَ لِلْآخِرَةِ. يَا غَافِلًا عَمَّا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ قَدْ
جَعَلْتَ هَهْنَا لِلْمَمُوتِ وَاللَّائِبِ وَجِيمَةً
الَّذِي تَارِقُوقِي الدِّينَارِ. وَأَشْغَلْتَ جَوَارِحَكَ
بِالْعَيْشِ إِنْ ذَكَرَكَ مَذَكَّرَكَ الْآخِرَةَ وَالْمَوْتَ
تَقُولُ لَقَضَيْتُ عَلَى قَلْبِي وَتَكَلَّوْا بِأَسْكَ
هَكَذَا أَوْ هَكَذَا. قَدْ جَاءَكَ نَذِيرُ الْمَوْتِ وَكَلِمَةُ
الشَّيْبِ فِي شَعْرِكَ وَأَنْتَ تَقْضِيهِ أَوْ تَعْيِيهِ
يَا سَوَادُ إِذَا أَجَاءَ أَجْلُكَ أَلَيْشَ تَعْمَلُ إِذَا أَجَاءَكَ
مَلِكُ الْمَوْتِ وَمَعَهُ أَعْوَانُ يَأْتِي شَيْءٌ تَرُدُّكَ
إِذَا انْقَطَعَ رِزْقُكَ وَانْقَضَتْ مُدَّتُكَ يَأْتِي
خِيَلُهُ تَحْتَالُ دَمُكَ عَنْكَ هَذَا الْهَوَسُ.

بر حاکم
مضطرب
اگر کشت مختار
کی قینچیاں
نہیں ہاں
اور آخرت
کے اعتبار
دے کے وقت
اس کا نفل
حق تعالیٰ کی
لے کوئی
ہاں نہیں ہے
افلاص اور
یہ حالت ہر
کی یہ بات
اتا۔ اور پھر
بناموحد بنا
دے دعویٰ
ہمارے
اُسٹوے
افکار کو
نہیں صرف
پروردگار
ملائی اور بجا

الدُّنْيَا مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْعَمَلِ إِذَا عَمِلْتَ فِيهَا أُعْطِيتَ
 الْآخِرَةَ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلْ نَمَّا لُفْطٌ بِهِيَ دَارُ الْإِهْلَالِ
 وَالصَّيْرِ عَلَى الْأَقَاتِ بِهِيَ دَارُ التَّعَبِ الْآخِرَةُ
 دَارُ الرَّاحَةِ الْمَوْتُ يُتَعَبُ نَفْسُهُ فِيهَا فَلَا
 جَرَمَ يَسْتَرْزِيهِ وَأَمَّا أَنْتَ تَعَبَلْتَ بِالرَّاحَةِ
 وَتَسْأَلُ بِالتَّوْبَةِ وَتَسْأَلُ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَ
 شَهْرًا بَعْدَ شَهْرٍ وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ لُفْطُ
 أَجَلَكَ عَنْ قَرِيبٍ تَنْدُمُ كَيْفَ مَا قَبِلْتَ
 التَّوْبَةَ وَكَيْفَ مَا أَنْتَبَهْتَ وَصَدَقْتَ
 فَمَا صَدَقْتَ وَنَجَّكَ جَدُّ سَقْفِ حَيَاتِكَ
 قَدْ انْكَسَرَ إِلَيْهَا الْمَعْرُورُ حَيْثُ حَيَاتِكَ
 تَتَوَقَّعُ هَذِهِ الدَّارَ الَّتِي أَنْتَ هَا تَحْتَزِبُ
 تُحَوِّلُ مِنْهَا إِلَى أُخْرَى أَطْلُبُ دَارَ الْآخِرَةِ
 وَأَنْقُلُ رَجُلَكَ إِلَيْهَا مَا هَذِهِ الرَّجُلُ بِهِيَ
 الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ قَدْ مَالَكَ إِلَى الْآخِرَةِ
 حَتَّى نَجِدَكَ وَقْتُ وَصُولِكَ إِلَيْهَا يَا مَعْرُورًا
 بِاللُّغْيَا بِمَا مُسْتَغْلَبًا شَيْءٌ يَأْتِي مِنْ شَرِّكَ
 السَّرِيَّةِ وَاسْتَنْدَلَ بِالْحَدَّامَةِ وَجَلَّكَ
 الْآخِرَى لَا تَجْعَلُ مَعَهَا لِأَنْهَا لَا تَوْصَاهَا كَلَامًا
 أَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ الْآخِرَةَ
 كَيْفَ تَجِيءُ وَتَسْتَوِلِي عَلَى قَلْبِكَ فَإِذَا
 تَمَرَّكَ هَذَا نَادَاكَ الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ فَيَجِيءُ بِخَلِّ الْآخِرَى وَأَطْلُبْ
 قَهْمًا لَكَ تَكْمُلُ صِحَّةُ الْقَلْبِ
 وَصَفَاءُ السَّرِّ

دُنیا کی بنا تو کام پر ہے جب یہاں کام کرے گا تب اُجرت پائے گا،
 اور اگر کام نہ کرے گا تو کچھ بھی نہ ملے گا۔ یہ تو اعمال کا اور مصیبتوں کا
 گھر ہے یہ مشقت کا گھر ہے اور آخرت راحت کا گھر ہے۔ مومن
 چونکہ یہاں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالتا ہے پس ضرور ہے کہ رات
 پائے۔ لیکن تو نے راحت میں جلدی مچائی ذکر دُنیا ہی میں آرام
 کیا، اور توبہ میں ٹال مٹول اور دنوں اور مہینوں اور برسوں آج
 کل کرتا رہتا ہے۔ تیری زندگی ختم ہو رہی ہے۔ غنقریب تو پشیمان
 ہو گا کہ نصیحت کیوں نہ مان لی اور متنبہ کیوں نہ ہوا اور بچا کیوں
 نہ سمجھا؟ تجھ پر افسوس کہ تیری زندگی کی چھت کا شہتیر ٹوٹ چکا
 (اور غنقریب گر اچا ہوتا ہے مگر تجھے ہوش نہیں آتا) اے مغرور
 تیری زندگی کی دیواریں گرتی جا رہی ہیں۔ یہ گھر جس میں تو آباد ہے
 ویران ہو اچا ہوتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں جانا ہے۔
 آخرت کا گھر طلب کر اور اس کی طرف اپنا قدم بڑھا، کون سا تم
 وہ قدم اعمال صالحہ ہیں (کہ ان کو آخرت کی طرف چلانا چاہیے)
 اپنا مال اپنے سے پہلے آخرت کی طرف روانہ کر تاکہ اپنے وہاں
 پہنچنے کے وقت تو اس کو پائے۔ اے دُنیا پر مغرور اور اے
 ناچیز کے ساتھ مشغول ہونے والے اور اے وہ شخص جس نے بی بی
 کو چھوڑا اور نوکرانی کے ساتھ مشغول ہوا۔ تجھ پر افسوس۔ آخرت (جو
 بمنزلہ بی بی کے ہو دُنیا کے ساتھ (جو بمنزلہ نوکرانی کے ہو) نہیں رہ سکتی
 کیونکہ وہ اس سے راضی نہیں ہے (بلکہ رقابت کے سبب اس سے
 متنفر ہے) نوکرانی کو اپنے قلب سے باہر نکال پھر دیکھ کہ آخرت کس
 طرح آتی اور تیرے قلب کو گھیر لیتی ہے (کہ اس کے سوا کسی طرف
 دل مائل ہی نہ ہوگا) پس جب یہ مضمون تیرے لئے کامل ہو جائے گا
 تو حق تعالیٰ کا قرب سجدہ کو ندا دے گا (کہ اب (وہ آؤ) پس اس وقت آخرت
 کو چھوڑ اور اس کا طالب ہو کہ قلب کی تندرستی اور باطن کی صفائی

جبر پائے گا۔
 اور مصیبتوں کا
 سر ہے۔ مومن
 ضرور رہے کرتا
 یا ہی میں آرام
 اور برسوں آج
 قریب توپشان
 ہوا اور سچا کیوں
 کاشتیر ٹوٹ چکا
 (تا) اے مغرور
 میں تو آباد ہے
 میں جانا ہے۔
 صا، کون سائنم
 چلا ناپا بیٹے
 نہ اپنے وہاں
 رور اور اسے
 جس نے بی بی
 س۔ آخرت (جو
 ہے) نہیں رہتی
 سبب اس سے
 کہ آخرت کس
 ہوا کسی طرف
 کامل ہو جائے گا
 اس وقت آخرت
 باطن کی صفائی

يَا غُلَامُ اِذَا مَرَّ قَبْلَكَ شَهِدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَاُولُوا الْعِلْمِ يُقِيمُ لَكَ
 مَدَاعٍ يَدْعِي وَيَشْهَدُ هُوَ لَكَ فَمَا تَحْتَاجُ
 اَنْتَ تَشْهَدُ بِعَمَلِكَ لِنَفْسِكَ : فَاِذَا اسْتَمَرَّ
 لَكَ هَذَا اَتَصِيْرُ جَبَلًا لَا تُزِيلُهُ الرِّياحُ
 وَلَا تَنْقُضُهُ الرِّمَاحُ وَلَا تُؤَثِّرُ فِيكَ
 رُؤْيَا الْحَيَاتِ وَفِي لَطَمَتِهِمْ وَلَا تَخْذَلُ
 خَدَّ شَيْءٍ فِي قَلْبِكَ وَلَا تُكْذِبُ رُصْفَاءُ
 سِرِّكَ يَا قَوْمُ مَخْلُوْا مَنْ يَعْمَلُ عَمَلًا
 يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ الْخَلْقِ وَثُبُوْلَهُمْ لَهُ :
 فَهُوَ عَبْدُ ابْنِ عَدُوٍّ وَلِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَافِرٌ
 بِهِ وَبِعَمَلِهِ فَجُوبٌ مَقْمُوْرٌ مَلْعُوْنٌ
 اَخْلَقَ يَسْلُبُوْنَ الْقَلْبَ وَالْخَيْرَ وَالِدِيْنَ
 يَجْعَلُوْنَكَ مُشْرِكًا هُمْ نَاسِيْدُ لَرَبِّكَ
 عَزَّ وَجَلَّ : يُرِيدُوْنَكَ لَهْمُ لَا لَكَ :
 وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ لَكَ لَا لَكَ :
 فَاطْلُبْ مِنْ رَبِّكَ لَكَ وَاسْتَعِلْ بِهِ :
 فَاِنْ اِلَّا اسْتَعَالَ بِهِ اَوْلَى مِنْهُنَّ يُرِيدُ لَكَ
 لَهُ : اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكَ مِنَ الطَّلَبِ
 فَاطْلُبْ مِنْهُ لَا مِنْ خَلْقِهِ فَاِنَّ ابْغَضَ
 الْخَلْقِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ
 يَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ خَلْقِهِ اسْتَعِثْ
 بِهِ اَلَيْتُ هُوَ الْغَنِيُّ وَالْخَلْقُ
 كُلُّهُمْ
 فَقَرَاءُ :

وہیں کامل ہوگی۔ صاحبزادہ۔ جب تیرا قلب تندرست ہو جائیگا
 تو حق تعالیٰ اور فرشتے اور صاحبان علم (اس کی تندرستی کی) شہادت
 دیں گے (مگر یوں نہیں کہ تو اپنی تندرستی کا خود دعویٰ کرے بلکہ وہی
 دعویٰ کرکھڑا کرے گا جو مدعی بنے گا اور وہی خود گواہی دے گا۔ پس
 اپنی ذات کے لئے اس کی تندرستی کی گواہی دینے کی سچے کو ضرورت نہ
 ہوگی۔ پس جب یہ معنوں تیرے لئے پورا ہو جائے گا تو (استقامت
 کی بدولت) تو اٹل پہاڑ بن جائے گا کہ نہ آندھیاں اس کو مٹا
 سکیں گی اور نہ برچھیاں اس کو توڑ سکیں گی۔ مخلوق کا دیکھنا اور
 ان سے ملنا جلنا تیرے اندر اثر کر سکے گا اور نہ تیرے قلب میں
 خراش ڈال سکے گا اور نہ تیرے باطن کی صفائی کو گدگد کر سکے گا صلح
 جو شخص عمل کرتا ہے اور اس سے مقصود مخلوق کی ذات اور ان میں اپنی
 مقبولیت کو قرار دیتا ہے اس کو چھوڑو کہ وہ آقا سے بھاگا ہوا
 غلام حق تعالیٰ کا دشمن اس کا اور اس کی نعمتوں کا ناشکر گزار
 اور محبوب و مردود و ملعون ہے۔ مخلوق تیرے قلب اور خیر اور
 دین سب کو چھین لے گی اور تجھ کو مشرک بنا دے گی کہ تو ان کو
 شریک خدا سمجھے گا اور اپنے پروردگار کو بھول جانے والا بن
 جائے گا۔ وہ تیرے خواہاں اپنے لئے ہیں نہ کہ تیرے لئے اور حق تعالیٰ
 تیرا خواہاں تیرے ہی نفع کے لئے ہے نہ کہ اپنے نفع کیلئے پس اسی کا طلب
 بن جو تیرا خواہاں تیرے لئے ہوا اور اسی میں مشغول ہو جائیو کہ اس کے
 ساتھ مشغول ہونا اس (مخلوق میں مشغول ہونے سے) بدرجہا بہتر ہے
 کہ جو تیرا خواہاں اپنے نفع کے لئے ہے اور اگر دوسری چیز (جادو مال
 وغیرہ) کی طلب کے بغیر چاہے ہی نہ ہو تو وہ بھی اسی سے مانگ نہ کر اس کی
 مخلوق سے کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ
 ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو دنیا اس کی مخلوق سے مانگے۔ اس کی بارگاہ
 میں اسی کی فریاد لاکہ وہی تو نکر ہے اور مخلوق ساری کی ساری فقیر ہے۔

وَفِي سَائِرِ خَلْقِهِ يُشِيرُ حُكَّ : يَجْعَلُكَ حَارِثًا
 قَلْبِكَ وَيُخَيِّدُ لَكَ مَلَائِكَتَهُ : وَيُرِيكَ
 أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ فَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ
 مِنَ الْخَلْقِ خَافِيَةٌ يَا عَلَّامُ الْغُيُوبِ هَذَا
 الْمَقَامُ وَتَمَنَّا : وَاجْعَلْهُ هَمَّكَ : وَدَعِ
 الْأَشْتَغَالَ بِطَلَبِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَا تُشْبِعُكَ :
 فَاشْتَغِلْ بِهِ فَإِنَّهُ يُشْبِعُكَ : إِذَا حَصَلَ لَكَ
 حَصَلَ الْغَى دُنْيَا وَآخِرَةٌ : يَا غَافِلًا ارْزُقْ مَنْ
 يُرِيدُكَ : أَطْلُبْ مَنْ يَطْلُبُكَ : أَحِبَّ مَنْ
 يُحِبُّكَ : اِسْتَقِ إِلَى مَنْ يَسْتَقِ إِلَيْكَ :
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
 وَقَوْلَهُ فِيمَا تَكَلَّمَ بِهِ : وَإِلَى إِلْفَائِكُمْ
 لَا شَوْقَ : قَدْ خَلَقَكَ لِجَادَاتِهِ فَلَا تَلْعَبُ :
 أَرَادَكَ لِصُحْبَتِهِ فَلَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهِ : لَا
 تُحِبَّ مَعَهُ فِي حُبِّكَ أَحَدًا إِنْ أَحْبَبْتَ
 غَيْرَهُ حُبَّ رَافَةٍ وَرَحْمَةٍ وَلَطْفٍ يَجُوزُ :
 حُبُّ الْمُتَّقِينَ يَجُوزُ : أَمَّا حُبُّ الْفُلُوفِ
 فَلَا يَجُوزُ : حُبُّ السِّرِّ لَا يَجُوزُ : أَدَمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ لَمَّا اشْتَغَلَ قَلْبُهُ بِحُبِّ الْجَنَّةِ وَ
 أَحَبَّ الْمَقَامَ فِيهَا قَرَى بَيْنَهُ وَ
 بَيْنَهَا : وَآخِرُهَا مِنْهَا بِطَرِيقِ
 أَكْلِ الثَّمَرَةِ مَا لَ قَلْبُهُ إِلَى حَوَاءَ
 قَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَجَعَلَ
 بَيْنَهُمَا مَسِيرَةً ثَلَاثِينَ مِائَةً
 مَسْنَةً :

ساری مخلوق میں تیری شہرت کراتے گا۔ تجھ کو تیرے قلب کا چوکیدار
 بنائے گا اور اس کے فرشتے تیرے خادم بن جائیں گے اور وہ اپنے
 انبیاء و رسل کی روحیں تجھ کو دکھا دے گا۔ پس مخلوق میں سے کوئی جیسی
 سے جیسی چیز بھی تجھ سے چھپی ہوئی نہ رہے گی۔ صاحبزادہ اس مرتبہ کا
 طالب و متمنی بن۔ اس کو اپنا فکر قرارے اور دنیا کی طلب میں مشغول
 ہونا چھوڑ کہ وہ تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی اور نہ خدا کے ماسوا کوئی چیز تیرا
 پیٹ بھر سکے۔ پس خدا کے ساتھ مشغول ہو کہ وہ تجھ کو شکم سیر کر دیگا۔
 جب وہ تجھ کو مل گیا تو دنیا اور آخرت کی تو نگر ہی تجھے مل گئی۔
 اسے غافل اسی کو چاہ جو تجھے چاہتا ہے۔ اسی کو طلب کر جو تجھے
 طلب کرتا ہے اسی سے محبت کر جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اسی
 کا مشتاق بن جو تیرا مشتاق ہے۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد
 نہیں سنا کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت
 کرتے ہیں۔ نیز اس کا یہ ارشاد جو اس نے ایک مقام پر فرمایا جو
 کہ "بیشک میں تمہاری ملاقات کا تم سے زیادہ) مشتاق ہوں" اس نے
 تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس کھیلے مت اور اس نے تجھ کو
 اپنی محبت کے لئے چاہا ہے پس اس کے غیر کے ساتھ مشغول مت ہو
 اس کی محبت میں شریک بنا کر اس کے ساتھ کسی کو بھی محبوب مت سمجھ۔
 اگر تو دوسرے کے ساتھ شفقت دہر بانی اور کرم گستری کی محبت رکھے
 تو یہ البتہ جائز۔ نفوس کی محبت بیشک جائز۔ باقی قلوب کی محبت جائز
 نہیں۔ باطن کی محبت جائز نہیں (کیونکہ یہ دونوں صرف حق تعالیٰ
 سے محبت رکھنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں) آدم کا قلب جب جنت کی
 محبت میں مشغول ہوا اور ہمیشہ جنت میں رہنے کو محبوب سمجھا تو ان کے
 اور جنت کے درمیان حق تعالیٰ نے مفارقت کر دی اور ان کو پھسل
 کھا لینے کے ذریعہ سے اس سے باہر نکال دیا۔ ان کا دل حضرت خواہ پر مائل ہوا
 تو ان دونوں میں تفریق فرمادی اور تین سو برس کی مسافت ان کے درمیان ڈال دی

وَأَسْرَعَتْ خُطَاهُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِذَا
 أَطْعَمْتَ طَعَامَكَ لِمَنَافِقِ مِرَاءٍ عَاصٍ ۖ
 وَسَاعَدْتَهُ فِي أُمُورِ دُنْيَاةٍ بِكُنْتِ شَرِيكَةً
 فِي مَا يَعْمَلُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُقُوبَتِهِ شَيْءٌ ۖ
 لَا تَكِ أَعْنَتَهُ عَلَى مَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 فَيَرْجِعُ شَرُّهُ إِلَيْكَ ۖ يَا جَاهِلًا تَعْلَمُ الْعِلْمَ
 فَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةِ بِلَا عِلْمٍ ۖ وَلَا خَيْرَ فِي
 إِيْقَانٍ بِلَا عِلْمٍ ۖ تَعْلَمُ وَاعْمَلْ ۖ فَإِنَّكَ
 تُهْلِكُ دُنْيَا وَآخِرَى ۖ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ صَبْرٌ
 عَلَى تَحْصِيلِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ ۖ كَيْفَ تُهْلِكُ ۖ
 الْعِلْمُ إِذَا أُعْطِيَتْهُ كُلُّكَ أَعْطَاكَ بَعْضُهُ ۖ
 قِيلَ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ
 بِمَ رِلَتْ هَذِهِ الْعُلَمَاءُ إِلَى مَعَاكَ ۖ فَقَالَ
 بِبَاكُورَةِ الْغُرَابِ وَبَصِيرَةِ الْجَمَلِ وَخَيْرِ
 الْخَيْلِ وَبِمَكْنِ الْكَلْبِ كُنْتُ أَبْكُو عَلَى
 أَبْوَابِ الْعُلَمَاءِ كَمَا يَبْكُرُ الْغُرَابُ إِلَى
 الظُّلُمِ ۖ وَكُنْتُ أَصْبِرُ عَلَى اتِّقَالِهِمْ
 كَصَبْرِ الْجَمَلِ عَلَى الْأَثْقَالِ وَكُنْتُ أَخْرُسُ
 عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ خَوْصًا لِيُخْبِرَ عَلَيَّ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ
 وَكُنْتُ أَتَمَلَّقُ لَهُمْ كَتَمَلَّقِي الْكَلْبَ بِبَابِ
 دَارِ صَاحِبِهِ حَتَّى يَطْعَمَهُ شَيْئًا ۖ يَا طَالِبَ الْعِلْمِ
 اسْمَعْ مَقَالَةَ هَذَا الْعَالِمِ وَاعْمَلْ بِهَا إِنْ
 أَرَدْتَ الْعِلْمَ وَالْفَلَاحَ ۖ أَلْعِلْمُ حَيَاةٌ وَ
 الْجَهْلُ مَوْتٌ ۖ أَلْعَالِمُ الْعَامِلُ يَعْلِمُ
 الْمُخْلِصُ فِي عَمَلِهِ الصَّابِرُ عَلَى تَعْلِيمِهِ ۖ

(اس کا پیٹ بھرنے کی وجہ سے) اس کے قدم حق تعالیٰ کی طرف
 بڑھو گئے۔ اور جب تو نے اپنا کھانا ریاکار نافرمان منافق کو
 کھلایا اور اس کے دنیوی معاملات میں اس کی مدد کی تو جو کچھ وہ
 بد اعمالیاں کرے گا اس میں تو بھی شریک ہو گیا اور اس کی سزا میں
 کچھ کمی نہ ہوگی۔ کیونکہ (اس کو روٹی کھلا کر حق تعالیٰ کی نافرمانی میں
 تو اس کا مددگار بنا ہے۔ پس اس کا بد اثر تیری طرف بھی لوٹے گا
 اے جاہل۔ علم حاصل کر کہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی
 خوبی نہیں۔ اور بلا علم کے ایقان میں کوئی خوبی نہیں۔ علم
 حاصل کر اور عمل کر کہ دنیا و آخرت دونوں میں فلاح پائے گا
 جب علم کی تحصیل اور اس پر عمل کرنے پر تجھ کو صبر و استقلال
 نصیب نہیں تو فلاح کیونکر حاصل ہوگی؟ جب علم کو تو اپنا کل حوالہ
 کر دے گا کہ اس کی طلب میں مرکبے، تب وہ تجھ کو اپنا کچھ حصہ دینگا۔
 ایک عالم سے کسی نے پوچھا تھا کہ یہ علم جو تم کو حاصل ہے کس طرح
 ملا؟ انھوں نے جواب دیا کہ کوئے کے علی الصباح اُٹھنے، اور
 اونٹ کے صبر کرنے اور خنزیر کی حرص اور کتے کی چاپلوسی
 (سے سبق لینے) کی وجہ سے۔ کہ جس طرح کوئاسویرے ہی پر داز
 کرتا ہے میں علماء کے دروازوں پر صبح ہی پکستا تھا اور ان کی
 (ڑالی ہوئی) مشقوں پر صبر کرتا تھا جیسا کہ اونٹ اپنے بوجھ پر
 صبر کرتا ہے اور طلب علم کا ایسا حرص تھا جیسا خنزیر اپنی خواہش
 کا حرص ہوتا ہے اور ان (استادوں کی خوشامداری کی کرتا
 تھا جس طرح کتا اپنے مالک کے دروازہ پر جب تک کہ مالک
 اس کو کچھ کھلا نہ دے چاہلوسی کتے جاتا ہے۔ اے طالب علم
 اگر تو علم اور فلاح چاہتا ہے تو اس عالم کا قول سن اور اس پر
 عمل کر۔ علم حیات ہے اور جہالت موت ہے۔ جو شخص عالم اور
 اپنے علم پر عامل اور عمل میں مخلص اور دوسروں کو پڑھانے پر

لِحَقِّ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مَوْتَ لَهُ بِرَلَاتِهِ إِذَا
مَاتَ النَّفْسُ بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ فِدَامَتْ حَيَاتُهُ
مَعَهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا وَالْإِحْلَاصَ فِيهِ ۝

الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكْرُهُ الْأَحَدُ فِي الصَّلَاةِ
سَلَّمَ رَجَبَ سَنَةِ تَحْمِيسٍ وَأَرْبَعِينَ وَتَحْمِيسًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَتَهُ
قَالَ اصْنُوا شَيْأَ طَيِّبًا كُمْ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَحَمْدُ رَسُولِ اللَّهِ ۝ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يُضْنِي بِهَا كَمَا يُضْنِي أَحَدُكُمْ بِعِيَرَةٍ
بِكَثْرَةِ رُكُوعِهِ وَشَيْلِ أَحْمَالِهِ عَلَيْهِ يَا قَوْمُ
اصْنُوا شَيْأَ طَيِّبًا كُمْ بِالْإِحْلَاصِ فِي قَوْلِ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَمْجُرِدُ اللَّفْظَ ۝ التَّوْحِيدُ
يَجُورُ شَيْطَانُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ بِرَلَاتِهِ
نَادِ لِلشَّيْطَانِ وَنُورِ التَّوْحِيدِ ۝ كَيْفَ
تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِكَ كَمَرُ إِلَهٍ ۝
كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّلُ عَلَيْهِ وَتَتَّقِيهِ دُونَ اللَّهِ فَهُوَ
صَمٌّ ۝ لَا يَنْفَعُكَ تَوْحِيدُ اللِّسَانِ مَعَ شُرُوكِ
الْقَلْبِ لَا يَنْفَعُكَ طَهَارَةُ الْقَالِبِ مَعَ بَخَاسَةِ الْقَلْبِ
الْمُوجَلِّ يُضْنِي شَيْطَانُهُ وَالْمُشْرِكُ يُضْنِيهِ
شَيْطَانُهُ ۝ الْإِحْلَاصُ لُبُّ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ
لَا تَهْمُ إِذَا اخَلَّتْ مِنْهُ كَانَتْ قَسْرًا لِأَلْيَةِ وَالْقَسْرُ
لَا يَصْلِحُ إِلَّا لِلنَّارِ ۝ اسْمُكَ كَلَامِي وَأَعْمَلِي بِهِ ۝
يَا مُجَنِّدُ نَادِ طَبْعُوكَ وَبِكَيْسِ شَوْكَةِ نَفْسِكَ ۝

صابر ہو وہ اپنے پروردگار سے جاملتا ہے۔ اس کے لئے موت
نہیں کیونکہ جب (علم و عمل اور اخلاص کی بدولت نفس) مر گیا
تو اپنے پروردگار سے جاملتا۔ پس اس کی حیات ہمیشہ اس کی
معیت میں ہے یا اللہ کہو علم نصیب فرما اور اس میں اخلاص عطا کر۔

اثنی عشرین مجلس

(یک شنبہ - ۱۲ رجب ۱۰۲۵ھ - خاتماہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر شیطان کو
لاغر بنا دو۔ کیونکہ کلمہ طیب سے شیطان ایسا لاغر ہو جاتا ہے
جیسے تم میں کوئی شخص اپنے اونٹ کو اس پر بکثرت سوار ہونے اور
بکثرت بوجھ لادنے سے لاغر بنا دیتا ہے۔ صاحبو! کلمہ لا الہ الا اللہ
کے صرف لفظ سے نہیں بلکہ اس کو اخلاص سے کہہ کر اپنے شیطانوں
کو لاغر بنا دو۔ توحید افسان و جنات (دونوں قسم کے) شیطانوں
کو جلا دیتی ہے کیونکہ وہ نار ہے شیطانوں کے لئے اور نور ہے اہل
توحید کے لئے۔ تو لا الہ الا اللہ کس طرح کہتا ہے حالانکہ تیرے قلب میں
کیا کچھ معبود بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ کے سوا ہر چیز جس پر تو اعتماد
اور بھروسہ کرے وہ تیرا بت ہے۔ قلب کے مشرک ہونے پر زبان
کی توحید تجھ کو مفید نہ ہوگی۔ دل کی گسٹگی کے ساتھ جسم کی پاکی
تجھ کو نفع نہ دے گی۔ صاحب توحید اپنے شیطانوں کو لاغر
بنا دیا کرتا ہے اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر بنا دیتا ہے
اقوال اور افعال کا مغز اخلاص ہے اس لئے کہ وہ جب اس سے
خالی ہوتے ہیں تو بلا مغز کا چھلکا رہ جاتے ہیں اور چھلکا بجز آگ
کے اور کسی مصرف کا نہیں۔ میری گفتگو سن اور اس پر عمل کر کہ
وہ تیری طبیعت کے جوش کو بجھا دے گی اور تیرے نفس کی شوکت کو

موت
س، مرگیا
اس کی
عطا کر۔

آپ نے
بطان کو
دجنا ہے
ہوئے اور
اللا اللہ
فیطانوں
فیطانوں
ہے اہل
قلب میں
تو اعتماد
بر زبان
کی پاکی
اگر
تیا ہے
سے
نہ آگ
کی کر کہ
وکت کو

لَا تَحْضُرُ مَوْضِعًا تَخْوَرُ فِيهِ نَارُ طَبْعِكَ فَتُخْرِبُ
بَيْتَ دِينِكَ وَإِيمَانِكَ بِتَوَرُّ الطَّبْعِ وَالْهَوَى
وَالشَّيْطَانِ فَيَذْهَبُ بِيَدَيْكَ وَإِيمَانِكَ وَ
إِيْقَانِكَ لَا تَسْمَعُ كَلَامَ هَؤُلَاءِ الْمَنَافِقِينَ
الْمُتَصَنِّعِينَ الْمُزْخَرَفِينَ فَإِنَّ الطَّبْعَ يَسْكُنُ
إِلَى كَلَامِهِ مُزْخَرَفٌ مُصَنِّعٌ هَوَاشٍ كَجَحِيحٍ قَطِينٍ
يَلَا مِلَّةً يُؤْذِي بَطْنَ أَكْلِهِ وَيَهْدِمُ بَنِيَّتَهُ يَعْلَمُ
يُؤْخَذُ مِنْ أَقْوَامِهِ الرِّجَالِ لَا مِنْ الصُّخُوفِ مَنْ
هُوَ لَاهِ الرِّجَالِ رِجَالُ الْحَقِّ عَرُوفُ الْمُتَّقُونَ
الْقَارِئُونَ الْوَارِثُونَ الْعَارِفُونَ الْعَامِلُونَ
الْمُخْلِصُونَ مَا هُوَ غَيْرُ التَّقْوَى هَوًى وَبَاطِلٌ
أُولَايَةُ لِلْمُتَهِنِينَ دُنْيَا وَآخِرَةُ الْأَسَاسُ وَالْهِنَاءُ
لَهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةُ اللَّهِ عَرُوفُ حَلٍّ إِنَّمَا يُحِبُّ مَرْبُّكَ
الْمُتَّقِينَ الْمُحْسِنِينَ الصَّابِرِينَ كَوْنًا لَكَ
خَاطِرٌ صَحِيحٌ عَرُوفٌ وَاحْتِبَاءٌ وَصَحْبَةٌ بِإِنَّمَا
يَعْلَمُ الْخَاطِرُ إِذَا تَوَرَّ الْقَلْبُ بِعَرُوفَةِ اللَّهِ عَرُوفُ حَلٍّ
لَا تَسْكُنُ إِلَى خَاطِرٍ حَقٍّ هُمْ الْعَرُوفَةُ وَيَتَلَيَّنُ
لَكَ مِنْهُ الْحَيُّ وَالصَّحَّةُ غَنَى بَصَرًا عَنْ
السَّامِرَةِ وَأَمِيدَ نَفْسِكَ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَعَوْدَ
نَفْسِكَ أَكْلَ الْحَلَالِ وَاحْفَظْ بَاطِنَكَ بِالْمَوَاقِبَةِ
لِلَّهِ عَرُوفُ حَلٍّ وَظَاهِرَكَ بِاتِّبَاعِ السُّنَنِ وَقَدْ صَارَ
لَكَ خَاطِرٌ صَحِيحٌ مُهَيَّبٌ وَقَدْ لَكَ الْمَعْرِفَةُ
بِاللَّهِ عَرُوفُ حَلٍّ إِنَّمَا أَرَى الْعُقُولَ وَالْقُلُوبَ أَمَا
التَّقْوَى وَالطَّبَاطُ وَالْعَادَاتُ فَلَا وَلَا كَرَامَةُ
يَا غَلَامَ تَعَلَّمِ الْعِلْمَ وَاخْلُصْ حَقًّا

توڑ دے گی۔ ایسی جگہ مت جا جہاں تیری طبیعت کا جوش بھر کے،
وہ تیرے دین اور ایمان کا گھر ویران کر دیگی۔ طبیعت اور خواہش
نفس اور شیطان بھرک اٹھیں گے۔ پس تیرے دین اور ایمان
اور ایقان کو طیامیٹ کر دیں گے۔ ان منافقوں تصنع کرنے والوں ملے
بازوں کی گفتگو مت سن کیونکہ طبیعت ملے کئے ہوئے بنا دٹی سرتایا
ہو اس کلام کی طرف مائل ہوا کرتی ہے (حالانکہ) اس کی مثال بے
نمک روٹی کے آٹے کی سی ہے کہ (دیکھنے میں مرغوب ہو مگر) کھانے
والے کے پیٹ کو تکلیف پہنچاتی اور اس کے بدن کو گراتی ہے۔ علم
کتابوں سے حاصل نہیں ہوا کرتا بلکہ مردوں کے منہ سے حاصل
ہوا کرتا ہے۔ وہ مرد کون؟ مردان خدا مستحق تارک الدنیا دارش انبیاء
صاحبان معرفت باعلیٰ اور مخلص بندے جو چیز تقویٰ کے مغایر
ہے وہ ہوس اور امار باطل ہے۔ ولایت دنیا اور آخرت میں اہل تقویٰ
ہی کی ہے دنیا اور آخرت میں بنیاد اور تعمیر ان ہی کے لئے ہے حق
تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف تقویٰ شعار نیکوکار صابرین ہی کو
محبوب رکھتا ہے۔ اگر تیری طبیعت درست ہوتی تو انکو تو پہچانتا
اور محبوب سمجھتا اور ان کی صحبت اختیار کرتا۔ طبیعت اسی وقت
درست ہو سکتی ہے جبکہ قلب حق تعالیٰ کی معرفت سے سوز ہو جائے
جب تک معرفت صحیح نہ ہو اور خوبی و درستی ظاہر نہ ہو جائے اس وقت
تک اپنے خیالات پر مطمئن نہ ہو۔ اپنی نگاہ کو محام سے روک اور نفوس
کو شہوتوں سے باز رکھ اور اپنے نفس کو طلال خدا کا خوگر بنا اور اپنے
باطن کو حق تعالیٰ کے مراقبہ میں اور اپنے ظاہر کو سنت کے تبارع میں
مخفوض رکھ کہ تجھ کو درست اور صائب لرائے طبیعت حاصل ہو جائے
گی اور حق تعالیٰ کی معرفت تیرے لئے صحیح بن جائیگی۔ میں تو بس
عقول اور قلوب کی تربیت کرتا ہوں۔ نفوس اور طبیعتوں اور عادات
کی نہیں اور نہ انہیں کوئی خوبی۔ صاحبزادہ علم سیکھ اور مخلص بن

مَخْلُصٌ مِنْ شَبْكَةِ التَّفَاقُ وَفِيهِ أَطْلُبُ الْعِلْمَ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُقُهُ وَلَا يُلِدُ نَبَاهُ ۚ عَلَامَةُ
 طَلِيكَ الْعِلْمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفُكَ وَوَجَلَّكَ مِنْهُ
 عِنْدَ عَجَى الْأَمْرِ التَّهَيُّ تَرَابِيقَهُ وَتَذَلُّ لَهُ فِي
 نَفْسِكَ وَتَتَوَاصَلُ لِلْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهِمْ
 لَا طَمَعًا فِيمَا فِي أَيْدِيهِمْ ۚ وَتَصَادِقُ فِي اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَتُعَادِي فِيهِ ۚ لِأَنَّ الصِّدْقَ أَقْبَىٰ فِي
 غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَاوَةً ۚ أَوْ كَذِبًا فِي غَيْرِهِ
 زَوَالٌ ۚ أَلْعَاطُ فِي غَيْرِهِ حَرَمَانٌ ۚ قَالَ السَّيِّئُ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ الْإِيمَانُ نِصْفَانِ
 نِصْفٌ صَالِحٌ وَنِصْفٌ شَرٌّ ۚ إِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى
 الذِّمِّ وَلَمْ تَشْكُرْ عَلَى النِّعَمِ فَلَسْتَ بِمُؤْمِنٍ ۚ
 حَقِيقَةُ (الْإِسْلَامِ) (الْإِسْلَامُ) لِلَّهِمَّ اجْعَلْ قُلُوبَنَا
 بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَبِالطَّاعَةِ لَكَ بِالَّذِي كَرِهْتَ بِأَلْمَا
 لَكَ ۚ بِالتَّوَكُّلِ لَكَ ۚ تَوَلَّى رَجُلًا فِي قُلُوبِهِمْ هَذِهِ
 الْحِكْمَةُ هُمْ مُبَدِّدُونَ فِي الْأَرْضِ لَهْلَكَتُمْ لِأَنَّ
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ عَذَابَهُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
 بِدُعَائِهِمْ ۚ صُورَةُ السُّبُوحَةِ ارْتَفَعَتْ وَمَعْنَاهَا
 بَاقٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَإِلَّا فَكَلَّ إِلَى شَيْءٍ كَانَ
 يَبْقَىٰ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعُونَ مِنْهُمْ مَنْ فِيهِ مَعْنَى
 مِنْ مَعْنَى السُّبُوحَةِ ۚ قَلْبُهُ كَقَلْبِ وَاحِدٍ مِنَ
 الْأَنْبِيَاءِ ۚ مِنْهُمْ خَلَفَاءُ اللَّهِ وَرُسُلُهُ فِي الْأَرْضِ
 أَقَامَ الْعِلْمَانِ فِي الرِّسَالَةِ عَنِ الْأُسْتَاذِينَ ۚ
 وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ۚ

تاکہ نفاق کے جال اور اس کی قید سے خلاصی پائے۔ علم کا طالب
 بن خاص اللہ واسطے نہ کہ مخلوق کے لئے اور نہ دنیا کے لئے! اللہ واسطے
 علم طلب کرنے کی شناخت یہ ہے کہ ارشاد اور مخالفت کے وقت
 تو خائف اور ترساں ہو۔ دل میں حق تعالیٰ کا دھیان رکھے اور
 عاجزی کرے اور مخلوق کا جہتد اور ان کے ہاتھوں کے مال و
 متاع کا حرص ہوئے بغیر ان کے سامنے تواضع برتے اور محبت و
 عداوت اللہ واسطے رکھے کیونکہ غیر اللہ کے لئے دوستی رکھنا درحقیقت
 عداوت ہے اور غیر اللہ میں ثبات حقیقت میں زوال ہے اور غیر
 اللہ میں بخشش درحقیقت محرومیت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کے دو جزو ہیں۔ آدھا صبر
 اور آدھا شکر ۚ جب تو نے تکالیف پر صبر نہ کیا اور احسانات
 پر شکر نہ کیا تو تو مومن نہیں ہے۔ اسلام کی حقیقت گردن
 جھکانا ہے کہ رنج و راحت دونوں حال میں تسلیم خم رہے یا
 اللہ ہمارے قلوب کو زندگی بخش اپنے اوپر توکل سے۔ اپنی طاعت
 سے۔ اپنے ذکر سے۔ اپنی موافقت سے اور اپنی توحید سے۔
 اگر وہ لوگ نہ ہوتے جن کے قلوب میں یہ حیات موجود ہے کہ وہ زمین
 میں پھیلے ہوئے ہیں تو تم سب لوگ ہلاک ہو جاتے کیونکہ انہیں
 کی دعا سے حق تعالیٰ اپنا عذاب اہل زمین سے اٹھاتا ہے۔
 نبوت کی صورت اٹھ چکی ہے مگر اس کے معنی قیامت تک
 باقی ہیں۔ ورنہ زمین پر چالیس ابدال کس بنا پر باقی رہتے کہ
 ان میں سے ہر ایک کے اندر نبوت کے معنی موجود ہیں اور ہر
 ایک کا قلب کسی نہ کسی نبی کے قلب پر ہے۔ یہی حضرات زمین
 میں اللہ اور اس کے رسولوں کے نائبین ہیں کہ حق تعالیٰ نے
 اُستادوں کا قائم مقام شاگردوں کو بنا دیا ہے اور اسی لئے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء و دانشمندان انبیاء کے

وہ حفاظت اور عمل اور قول و فعل (ہر مضمون میں) وارث ہیں اس لئے کہ قول بلا فعل کے کچھ بھی نہیں۔ اور بغیر گواہ کے محض دعویٰ کوئی چیز نہیں۔ صاحبزادہ! قرآن اور سنت کا پابند رہنا اور ان پر عمل کرنا اور عمل میں اخلاص کرنا تیرے (دعویٰ ایمان کا) گواہ ہے۔ میں تمہارے عالموں کو جاہل اور تمہارے زاہدوں کو طائر دنیا۔ دنیا میں با رغبت۔ مخلوق پر اعتماد رکھنے والا اور حق تعالیٰ کو بھلا دینے والا دیکھ رہا ہوں۔ حق تعالیٰ کے سوا دوسرے پر بھروسہ کرنا لعنت کا سبب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں ”ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو“ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے مخلوق سے عزت چاہی وہ بیشک ذلیل ہوا۔ تجھ پر افسوس۔ جب تو مخلوق سے باہر ہو جائے گا تب خالق کی میت حاصل ہوگی کہ وہ تجھ کو تیرے نفع نقصان سے آگاہ کر دے گا۔ اور تو اپنی اور غیر کی چیز میں تمیز کرنے لگے گا کہ مال جس کو چھوڑ کر جانا ہے غیروں کا ہے اور اعمال جو ساتھ جانے ہیں وہ اپنے ہیں (حق تعالیٰ شانہ کے دروازہ پر پڑا اور جا رہنا اور اپنے قلب سے اسباب کو قطع کر دینا اختیار کر کہ دنیا و آخرت میں خوبی دیکھے گا۔ جب تک تیرے قلب میں مخلوق اور ریا اور آخرت یا حق تعالیٰ کے سوا کوئی چیز ذرہ برابر بھی رہے گی یہ مقام کامل نہ ہوگا۔ جب تو نے صبر نہ کیا تو نہ تیرا دین ہے اور نہ تیرے ایمان کا سرقاٹ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”صبر کو ایمان سے وہ نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے“ صبر کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کسی سے شکایت کرنے اور نہ سبب کے ساتھ تعلق رکھے اور نہ وہ تکلیف کا وجود ناگوار سمجھے اور نہ اسکا دور ہونا چاہے بندہ جب اپنے فقر و فاقہ میں حق تعالیٰ کے سامنے مجھتا اور اس کے ارادہ

هُمْ وَرَثَةُ حِفْظًا وَعَمَلًا وَقَوْلًا وَفِعْلًا لَآئِنَ الْقَوْلِ بِلَا فِعْلٍ لَا يَسَاوِي شَيْئًا وَاللَّعْنَةُ عَلَى الْمُجْرَدَةِ بِلَا بَيِّنَةٍ لَا تَسَاوِي شَيْئًا يَا عَلَامُ بَيِّنَتِكَ مَلَا زِمَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْعَمَلِ هَمًّا وَإِخْلَاصٍ فِي الْعَمَلِ إِلَى أَرَىٰ عُلَمَاءَ كُمْ مُجْتَمَعًا زُهَادًا كَرُمًا إِلَى الدُّنْيَا وَرَاغِبِينَ فِيهَا مُتَمَرِّكِينَ عَلَى الْخَلْقِ نَاسِينَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الثَّقَةُ بِغَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبُ اللَّعْنَةِ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آدَةَ قَالَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلَهُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَزَّزَ بِمَخْلُوقٍ فَقَدْ ذَلَّ وَنَجِكَ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنَ الْخَلْقِ صِدْرَكَ مَعَ الْخَلْقِ بَعَرْتُكَ مَا لَكَ وَمَا عَلَيْكَ تُمَيِّدُ بَيْنَ مَا لَكَ وَبَيْنَ مَا لِيغَيِّرُكَ ۖ عَلَيْكَ بِالثَّابِتِ وَاللَّوَاهِ عَلَى الْبَلِّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقُطِعَ الْأَسْبَابُ مِنْ قَلْبِكَ ۖ وَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَآجِلًا هَذَا أَشَى لَا يَتِمُّ وَالْخَلْقُ وَالرِّبَاؤُ فِي قَلْبِكَ ۖ وَالْآخِرَى ۖ وَمَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِكَ ۖ وَلَا مِقْدَارَ ذَرَّةٍ مِنْ ذَلِكَ ۖ إِذَا التَّصَبُّرُ لَا دِينَ لَكَ ۖ لَا رَأْسَ لِإِيْمَانِكَ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيْمَانِ كَالرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ مَعْنَى الصَّبْرِ نَكَ لَا تَشْكُو إِلَى أَحَدٍ لَا تَتَعَلَّقُ بِسَبَبٍ وَلَا تَتَوَكَّلُ وَجُودَ الْبَلِيَّةِ وَلَا تُحِبُّ وَالْهَاءُ الْعَبْدُ إِذَا مَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَالٍ فَقَرَّةٌ وَقَاسِيَةٌ

نے علم کا واسطہ
ہائے لئے الشراط
مانعت کے وقت
دھیان رکھے اور
تھوں کے مال و
برتنے اور محبت
دستی رکھنا اور حقیقت
مال ہے اور غیر
رسول اللہ صلی
ہیں۔ آدھا صبر
اور احسانات
نیفت گردن
مخم رہے یا
اپنی طاعت
توحید سے۔
ہے کہ وہ میں
نے کیونکہ انہیں
اٹھاتا ہے۔
یامت تک
باقی رہتے کہ
ہیں اور ہر
ضرورت زمین
نے
نے جناب
میں انیا کے

وَصَلَّوْا مَعَهُ عَلَى مُرَادِهِ ۖ وَلَمْ يَسْتَنْكِفْ مِنْ
الْصِفَةِ الْمُبَاحَةِ ۖ وَوَصَلَ الصُّبْحَ بِالظُّلَامِ
بِالْعِبَادَةِ وَالْكَسْبِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ بَعَيْنِ الرَّحْمَةِ ۖ
يُعْنِيهِ وَيُعْنِي عِيَالَهُ مِنْ جَهَّةٍ لَمْ تَكُنْ فِي
حِسَابِهِ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
أَنْتَ كُلُّ عَجَامٍ تُخْرِجُ الدَّاءَ مِنْ غَيْرِهِ وَفِيكَ
دَاءٌ فَخَصُّ مَا تَخْرِجُهُ ۖ إِنِّي أَرَاكَ تَزَادُ عِلْمًا
ظَاهِرًا وَجَهْلًا بَاطِنًا ۖ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ
مَنْ أَزَادَ عِلْمًا فَلْيَزِدْ وَوَجَعَا ۖ مَا هَذَا
الْوَجَعُ ۖ هُوَ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالذُّلُّ
لَهُ ۖ وَلِإِعْبَادِهِ ۖ إِذَا الْمَرِيكُنْ لَكَ عِلْمٌ تَعْلَمُ
لَا إِذَا الْمَرِيكُنْ لَكَ عِلْمٌ وَلَا عَمَلٌ وَلَا إِخْلَاقٌ
وَلَا آدَبٌ وَلَا حُسْنُ ظَنٍّ بِالشُّيُوعِ فَكَيْفَ
يَبْعِي مُنْكَ شَيْءٌ ۖ قَدْ جَعَلْتَ هَكَذَا الدُّنْيَا
وَحُطَامًا عَنْ قَرِيبٍ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا
أَبْنُ أَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمُ هُمْ هُمْ
وَاحِدٌ ۖ يُرَاقِبُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَوَاطِينِهِمْ
كَمَا يُرَاقِبُونَ فِي ظَوَاهِرِهِمْ ۖ يَهْدِي بُونُ
الْقَلْبِ كَمَا يَهْدِي بُونُ الْجَوَارِحِ ۖ حَتَّى إِذَا أَنْتَ
لَهُمْ هَذَا أَكْفَاهُمْ هَمَّ الشَّهَوَاتِ بِأَسْرَافِهَا
فَلَا يَبْقَى فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا شَهْوَةٌ
وَاحِدَةٌ ۖ وَهِيَ طَلِبُ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْبُوبَةُ
وَتَحْبُّنُهُ فَحَسْبُ ۖ

مشیت پر اس کے ساتھ صبر کرنا اور (پیشہ یا مزدوری وغیرہ کی)
کسی مباح صورت سے عار نہیں کرتا اور رات دن عبادت اور کسب
میں ایک کر دیتا ہے تو حق تعالیٰ بہ نگاہِ رحمت اسکو دیکھتا اور اسکو
اور اس کے بال بچوں کو ایسی جہت سے تو نگرانی عطا فرماتا ہے جو اسکے
خیال میں بھی نہیں ہوتی۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے
ڈرتا ہے وہ اس کے لئے سبیل نکال دیتا اور اس کو ایسے طریقے
سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہاں اسکا گمان بھی نہیں جاتا۔ تیری حالت
پچھنے لگانے والے کی سی ہے کہ دوسرے کی بیماری نکالتا ہے اور
اپنے اندر جو خالص بیماری موجود ہے اس کو نہیں نکالتا۔ میں
تجھ کو دیکھتا ہوں کہ ظاہرِ علم میں ترقی کر رہا ہے اور باطناً
جہل بڑھا رہا ہے۔ توریت میں لکھا ہے کہ جس شخص کا علم بڑھے
تو چاہیے کہ درد بڑھے۔ وہ درد کیا ہے؟ حق تعالیٰ کا خوف
اور اس کے اور اس کے بندوں کے سامنے عاجزی۔ جب تجھ
کو علم نہ ہو تو اس کو حاصل کر۔ جب تجھ میں نہ علم ہو گا نہ عمل
نہ اخلاص اور نہ ادب اور نہ مشائخ کے ساتھ حسن ظن تو پھر تجھ کو
کوئی چیز کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ تو نے اپنا سارا مقصود دنیا اور
اسکے مال و متاع کو قرار دے لیا ہے۔ غنقریب تیرے اور اس کے
درمیان آڑ ہو جائیگی۔ تجھ کو ان سے کیا نسبت جس کا سارا
مقصود صرف ایک ہی مقصود ہے کہ جس طرح اپنے ظاہر میں
حق تعالیٰ پر نگاہ رکھتے ہیں اسی طرح باطن میں بھی اسی کا دھیان
رکھتے ہیں جس طرح اعضاء کو مہذب بناتے ہیں اسی طرح قلب کو
مہذب بناتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کا یہ حال کامل ہو جاتا ہے تو
جملہ خواہشات کے فکر و اہتمام سے کفایت کر جاتا ہے پس ان کے
قلوب میں بجز ایک خواہش کے کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ خواہش
فقط حق تعالیٰ شانہ اور اسکے قرب و محبت کی طلب ہے۔

يُحْيِي أَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَصَابَتْهُمْ شِدَّةٌ فَأُجْمَعُوا
إِلَى بَنِي مِنْ أُنْيَا لَهُمْ فَقَالُوا لَهُ أَخْبِرْنَا بِمَا يُرْضِي
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى نَنْبَعَهُ فَيَكُونُ سَبَبًا
لِدَفْعِ هَذِهِ الشَّدَّةِ عَنَّا ۖ فَسَأَلَ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ عَنْ ذَلِكَ ۖ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ قُلْ لَكُمْ
إِنْ أَرَدْتُمْ رَحْمَتِي فَأَرْضُوا الْمَسَاكِينَ فَإِنْ
أَرْضَيْتُمْهُمْ رَضِيْتُ وَإِنَّا نَخْطُمُوهُمْ نُخْطَمُ
اسْمَعُوا يَا عَقْلُ أَنْتُمْ مَا تَزَالُونَ تُسْخَطُونَ
الْمَسَاكِينَ وَتُرِيدُونَ رِضَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَا
يَقَعُ بِأَيْدِيكُمْ رِضَا بَلْ أَنْتُمْ مُتَقَبِّلُونَ فِي
سُخْطِهِمْ ۖ ائْتَبُوا عَلَى خُشُونَةٍ كَلَّا لِي وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ
الشُّبَابُ ثَبَاتٌ ۖ مَا كُنْتُ أَهْرَبُ مِنْ كَلَامِ
الشُّيُوءِ وَفَضَاظِيهِ وَخُشُونَتِهِ ۖ بَلْ كُنْتُ
أَحْرَسَ أَعْنَى ۖ أَلَفَاتُ قُرْبُلَ عَلَى مِنْهُمْ وَ
أَنَا سَاكِنٌ ۖ وَأَنْتَ لَا تَصْبِرُ عَلَى كَلَامِهِمْ وَ
تُرِيدُ تَغْلِبَهُمْ وَلَا كَرَامَةً ۖ لَا تَغْلِبُهُمْ حَتَّى
تَوَافِقَ الْقُدْرَ لَكَ وَعَلَيْكَ ۖ وَتَهْبَبُ الشُّيُوءَ
مَعَ أَزَالَةِ التَّهْمِ فِي حَظِّكَ وَنَصِيْبِكَ ۖ وَ
تَتَّبِعُهُمْ وَتُؤَافِقُهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَقَدْ
جَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ ائْتَمُوا مَا
أَقُولُ وَاعْمَلُوا بِهِ ۖ أَلْفَهُمْ لَا عَمَلٍ
لَا مُسَاوِي شَيْئًا ۖ أَلْعَمَلُ بِلَا
إِخْلَاصٍ طَمَعٌ فَإِنَّهُ ۖ الظَّمْعُ
كُلُّ حُرُوفِهِ
فَارِغَةٌ

حکایت ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ تنگ حالی میں مبتلا ہوئے تو
سب اکٹھے ہو کر اپنے ایک نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ کام
بتائیے جس سے حق تعالیٰ شانہ راضی ہو کہ ہم اس کو کریں اور وہ ہماری
اس مصیبت کے دفع ہو جانے کا سبب بن جائے پس نبی نے حق
تعالیٰ شانہ سے اس کام کی بابت سوال کیا تو حق تعالیٰ نے انکی طرف
وحی فرمائی کہ ان سے کہہ دو کہ اگر تم میری خوشنودی چاہتے ہو تو مسکین
کو راضی کرو۔ پس اگر تم نے ان کو راضی کر لیا تو میں راضی ہو جاؤں گا
اور ان کو ناراض رکھا تو میں ناراض رہوں گا۔ سن لو اے عقل
والو۔ تم ہمیشہ مسکین کو ناراض رکھتے ہو اور پھر حق تعالیٰ کی خوشنودی
چاہتے ہو۔ اُس کی خوشنودی تمہارے ہاتھ کسی نہ آئیگی۔ تم ہر پہلو
اسکی ناراضی میں ہو میرے کلام کی درستی پر ثابت قدم رہو کہ ضرور
فلاح پاؤ گے ثابت قدمی ہی روئیدگی ہے کہ درخت ثابت قدم
رہ کر ہی پھل بھول پاتا ہے میں مشائخ کے کلام اور اس کی سختی و
درستی سے بھاگتا نہ تھا بلکہ گونگا اور اندھا بن جاتا تھا۔ انکی طرف
سے مجھ پر آفتیں ٹوٹا کرتی تھیں اور میں خاموش رہتا تھا۔ اور تو ان
کے کلام پر صبر نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ فلاح پائے۔ نہیں ہرگز
عزت حاصل نہ ہوگی جب تک تو تقدیر کی موافقت نہ کر لیا خواہ
وہ تیرے فائدہ کے متعلق ہو یا نقصان کے اور جب تک اپنے حصہ
اور نصیب میں مشائخ کی طرف الزام قائم کرنا چھوڑ کر انکی صحبت اختیار
نہ کر لیا کہ مشائخ سے اگر نفع نہ پہنچے تو اپنا قصور سمجھو۔ انکا نقصان یا
بُخل نہ سمجھو اور جب تک جملہ حالتوں میں مشائخ کا اتباع اور ان کی
موافقت نہ کر لیا اس وقت تک فلاح نہ پائیگا۔ ہاں اگر ایسا کر لیا تو
بیشک دنیا و آخرت دونوں میں فلاحیت حاصل ہوگی۔ سمجھ میں کیا
کہتا ہوں اور اس پر عمل کرو۔ عمل کے بغیر سمجھنا کسی کام کا نہیں ہے اور اخلاص
کے بغیر عمل خالی طبع ہی طبع ہے۔ طبع کے سارے حسد و خالی اور

دوری وغیرہ کی
عبادت اور کسب
کردیکھنا اور اسکو
فرماتا ہے جو اسکے
جو شخص بشر سے
کو ایسے طریقے
تیری حالت
نکالتا ہے او
نکالتا۔ میں
اور باطن
کا علم بڑھے
نی کا خوف
جب تجھ
ہو گا نہ عمل
تو پھر تجھ کو
صودہ دینا او
دراس کے
کا سارا
ظاہر میں
کا دھیان
قلب کو
بتاتا ہے تو
ان کے
وہ خواہش

فَجَوَّهَتْ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ الْعَوَامُ لَا يَعْرِفُونَ
 بَهْرَجَتَكَ ۖ أَلَصِيرُ فِي يَعْرِفُ بَهْرَجَتَكَ
 ثُمَّ يَعْلَمُ الْعَوَامُ حَتَّى يَحْدُثَ رُؤُوسُهُ لَوْ صَبَرَتْ
 مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَرَأَيْتَ عَجَائِبَ مِنْ لُطْفِهِ ۖ
 يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا صَبَرَ عَلَى الْاِحْزَانِ
 وَالْعُبُودِيَّةِ وَالسَّجْنِ وَالذِّلِّ وَوَأَقْبَ فَعَلَ
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَحَّتْ مُجَابَّتُهُ وَصَارَ مَلِكًا
 نَقَلَ مِنَ الذِّلِّ إِلَى الْعِزِّ مِنَ السُّوْبِ إِلَى
 الْحَيَاةِ ۖ فَهَكَذَا أَنْتَ إِذَا اتَّبَعْتَ الشَّرْعَ
 وَصَبَرْتَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَفْتَ مِنْهُ وَ
 رَجَوْتَهُ وَخَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ
 نَقَلْتَ مِنْ هَذَا الدُّنْيَا إِلَى غَيْرِهِ ۖ
 تَنْقُلُ مِمَّا تَكْرَهُ إِلَى مَا تُحِبُّ ۖ اِجْهَدْ وَ
 اِجْتَهِدْ فَإِنَّكَ بِكَ لَا تَجِيءُ وَلَا بَدَأَ مِنْكَ ۖ
 اِجْتَهِدْ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ ۖ مَنْ هَلَبَ
 وَجَدَ وَجَدَ ۖ اِجْهَدْ فِي أَكْلِ الْحَلَالِ
 فَإِنَّكَ يُبَوِّرُ قَلْبَكَ وَتُخْرِجُهُ مِنْ ظُلُمَاتِهِ ۖ
 أَنْفَعُ الْعَمَلِ مَا عَزَّكَ نِعَمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 أَقَامَكَ فِي شُكْرِهِ أَوْ أَمَانِكَ عَلَى الْإِعْتِرَافِ
 بِهَا وَبِمَقْدَارِهَا يَا غُلَامُ مَنْ عَرَفَ بَعِيْنَ
 الْيَقِيْنَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمَ
 جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ وَفَرَعَهَا لَا
 يَطْلُبُ مِنْهُ شَيْئًا حَيَاءً مِنْهُ يَسْتَغْلُ
 بِذِكْرِهِ عَنْ مَطَالِبَتِهِ
 لَا يَسْأَلُهُ

کھوکے ہیں کہ تینوں حروف میں کسی ایک پر نقطہ تک بھی نہیں پھر
 معنی میں نفع کی توقع کیا ہوگی) عوام تیری کھوٹ سے واقف نہ
 ہوں گے مگر صراف تیرے کھوٹ کو پہچان لیگا اس کے بعد عوام
 کو مطلع کر دیگا تاکہ وہ تجھ سے پیسے۔ اگر تو حق تعالیٰ کے ساتھ صبر
 کر گیا تو اسکے عجیب لطف دیکھے گا۔ یوسفؑ نے جب گرفتاری
 و غلامی و قید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے پروردگار جل شانہ
 کے فعل کی موافقت کی (کہ ہر تقدیر کی گردش پر راضی رہے) تو ان کی
 شرافت صحیح ثابت ہوئی اور بادشاہ بنے کہ منتقل ہوئے حالت
 ذلت سے عزت کی طرف اور موت سے حیات کی طرف پس اسی طرح
 تو بھی جب شریعت کا تابع بنے گا اور حق تعالیٰ شانہ کیساتھ صبر کر گیا اور
 اسی سے ڈر گیا اور اسی سے توقع رکھے گا اور اپنے نفس اپنی خواہش
 اور اپنے شیطان کی مخالفت کرے گا تو اپنی موجودہ حالت سے
 دوسری حالت کی طرف منتقل ہوگا کہ ناپسند سے پسندیدہ حالت
 کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ سخی اور کوشش کر تجھ سے کچھ ہو
 بھی نہیں سکتا اور تیری ضرورت بھی ہے کوشش کر کہ یقیناً خوبی حاصل
 ہوگی۔ جو طلب کرتا اور سعی و کوشش کرتا ہے وہ (ضرور) پاتا ہے۔
 حلال غذا کھانے میں سعی کر کہ وہ تیرے قلب کو منور
 بنا دیگی۔ اور دل کو اس کی تاریکیوں سے باہر لے آئے گی۔ مفید
 ترین عقل وہ ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ شانہ کی نعمتوں سے آگاہ
 بنائے اور تجھ کو ان کی شکر گزاری میں کھڑا کرے اور نعمتوں اور ان
 کی مقدار کے اقرار پر تیری مدد کرے صاحبزادہ جس کو عین یقین
 سے اس کی معرفت حاصل ہو گئی کہ ساری چیزوں میں حق تعالیٰ
 نے مقسوم تجویز فرمادئے اور ان سے فراغت پالی تو وہ حیا کے
 سبب اس سے کوئی چیز بھی طلب نہیں کرتا۔ وہ اسکا مطالبہ چھوڑ کر ذکر
 الہی میں مشغول ہو جاتا ہے نہ حق تعالیٰ سے اس کا سوال کرتا ہے۔

تَعْمَلُ فَبَيْنَهُ وَلَا أَنْ يُعْطِيَهُ قَسَمَ غَيْرُهُ : دَابُّهُ
 الْحُمُولُ وَالسُّكُوتُ وَحُسْنُ الْأَدَبِ وَتَرْكُ
 الْإِعْتِرَاضِ لَا يَسْكَوْنَ إِلَى الْخَلْقِ لَا فِي قَلِيلٍ
 وَلَا فِي كَثِيرٍ : الْكَدِّيَّةُ مِنَ الْخَلْقِ بِالْقَلْبِ
 كَالْكَدِّيَّةِ مِنْهُمْ بِاللِّسَانِ : عِنْدِي لَا فَرْقَ
 بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ الْحَقِيقَةُ وَبَيْنَكَ مَا تَسْتَعِي
 تَطْلُبُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ
 مِنْ غَيْرِهِ : تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ مَا لَا حَاجَةَ بِكَ
 إِلَيْهِ مَعَكَ كَنْزٌ مَكْنُونٌ وَأَنْتَ تُزَاحِمُ
 الْفُقَرَاءَ عَلَى حَبَّةٍ وَذَرَّةٍ : إِذَا مَتَّ افْتَحَتِ
 تُظْهِرُ فَخَائِكَ وَمَكَامَتِكَ : وَتَأْخُذُكَ
 اللَّعْنَةُ مِنْ جَوَانِيكَ : لَوْ كُنْتَ عَاقِلًا
 لَكُنْتَبْتَ ذُرَّةً مِنَ الْإِيمَانِ : تَلَقَّى اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ بِهَا : وَلَكُنْتَ تَهْتَبُ الصَّالِحِينَ وَ
 تَسَاءَدَ بِهِمْ بِأَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ : حَتَّى لَئِنْ
 تَزَعَدَ إِيْمَانُكَ وَتَمَّ إِيْقَانُكَ اسْتَخْلَصَكَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَتَوَلَّى أَدَبَكَ وَأَمْرَكَ وَ
 نَهْيَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ : يَا عَلِيٍّ صَاحِبَ الزِّيَادَةِ
 مَا تَشْتَمُ قُرْبَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا أُخْرَى
 يَا مُشْرِكًا بِالْخَلْقِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمْ بِقُلُوبِهِمْ أَعْرَضَ
 عَنْهُمْ : فَلَيْسَ مِنْهُمْ ضَرَرٌ وَلَا نَفْعٌ وَلَا عَطَاءٌ
 وَلَا مَنْعٌ : لَا تَدْرِي تَوْحِيدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 مَعَ الشِّرْكِ الْمَلَاذِمِ لِقَلْبِكَ : فَمَا
 يَقَعُ بِسِدِّكَ مِنْهُ
 شَيْءٌ

کہ اس کا مقصود جلد مل جائے اور نہ یہ کہ دوسرے کا مقصود عطا فرماؤ
 اس کی عادت گمنامی اور خموشی اور حسن ادب ہے اور اعتراض سے
 بچا رہنا۔ وہ مخلوق سے نہ قلیل کا شکوہ کرتا ہے نہ کثیر کا دل میں
 مخلوق سے گد اگری ایسی ہی (بڑی ہے) جیسا زبان سے بھیک
 مانگتا۔ میرے نزدیک حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں میں کوئی
 فرق نہیں ہے۔ تجھ پر افسوس۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ خدا کے سوا
 دوسروں سے مانگتا ہے حالانکہ وہ دوسروں کی بہ نسبت تجھ سے
 زیادہ قریب ہے (پس پاس دالے کو چھوڑ کر دو جانا کوئی عقل مند
 ہے) تو مخلوق سے وہ چیز مانگتا ہے جس کی تجھ کو ضرورت بھی نہیں
 حالانکہ تیرے پاس خزانہ گمراہ ہے اور تو ایک دانہ اور ایک ذرہ
 پر (ہوس کے مارے) فقیروں کی صف میں گھسا جاتا ہے جب تجھ کو
 موت آئے گی تو سوا ہونا پڑے گا کہ تیرے راز اور چھپے ہوئے حالات
 کھل جائیں گے اور تجھ کو چار طرف سے پھٹکار پڑے گی۔ اگر تو عقل مند
 ہوتا تو ذرہ برابر ہی ایمان کما تا کہ اس کو لے کر حق تعالیٰ سے جا ملے
 صاحبین کی صحبت اختیار کرتا اور ان کے اقوال و افعال میں ان کے
 ادب حاصل کرتا یہاں تک کہ جب تیرا ایمان قوی اور یقین
 کامل ہو جاتا تو حق تعالیٰ تجھ کو خالص اپنے لئے تجویز فرماتا اور تیرے
 قلب کے اعتبار سے تیرے اردو نبی اور تیرے ادب کا کفیل و کار ساز
 بن جاتا۔ اے ریا کے بُت کی پرستش کرنے والے تو حق تعالیٰ
 کے قرب کی بو بھی نہ سونگھ سکے گا نہ دُنیا میں اور نہ آخرت میں،
 اے مخلوق کو شریک خدا سمجھنے والے اور دل سے ان پر توجہ
 ہونے والے مخلوق سے اعراض کرنے ان کی طرف سے نقصان ہے
 نہ فائدہ اور نہ بخشش ہے نہ محرومیت اپنے قلب کے ساتھ چھپے ہوئے
 شرک کے ہوتے ہوئے توحید حق کا مدعی مت بن کہ اس سے
 تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔

یہی نہیں پھر
 واقف نہ
 کے بعد عوام
 ساتھ صبر
 مگر قاری
 رجل شامہ
 تو ان کی
 حالت
 بس اسی طرح
 مگر بیکار اور
 تو خواہش
 سے
 حالت
 کے کچھ ہو
 خوبی مال
 ضرورت اور
 کو منور
 مفید
 آگاہ
 اور ان
 ان یقین
 تعالیٰ
 کے
 پورے ذکر
 بنا ہے

الْمَجْلِسُ الثَّاسِعُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَرَّةُ الْجَمْعَةُ فِي الزَّيَّاطِ ثَلَاثِي عَشَرَ
رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَمِنٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِائَةٍ
إِنْ أَرَدْتَ الْمُلْكَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَاجْعَلْ مُخْلَكَ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيرُ أَمِيرًا وَرَئِيسًا عَلَى نَفْسِكَ
وَعَلَى غَيْرِكَ بِإِذْنِي قَدْ تَصَحَّحْتُكَ فَأَقْبَلْ نَصِيحَتِي
قَدْ صَدَقْتُكَ فَصِدِّقْنِي إِذَا كَذَبْتُ وَكُذِّبْتُ
كُذِّبْتُ وَكُذِّبَ لَكَ إِذَا صَدَقْتُ وَصَدَّقْتُ
صَدِّقْتُ وَصِدِّقْ لَكَ كَمَا تَدِينُ ثَدَانُ
خُذْ مِنْ دَوَاءِ لِمَنْ مِنْ دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْهُ
قَدْ جَاءَتْهُ الْعَافِيَةُ مَنْ كَفَّاهُ
يَطُوفُونَ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ فِي طَلَبِ الْأَوْلِيَاءِ
وَالصَّالِحِينَ الَّذِينَ هُمْ أَطِبَاءُ الْفُلُوبِ وَ
الَّذِينَ إِذَا أَحْصَلَ لَهُمْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ
طَلَبُوا مِنْهُ دَوَاءَ لَدُنْيَانِهِمْ وَآثَمَ الْيَوْمِ
أَبْغَضُ إِلَيْكُمْ الْفُقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْأَوْلِيَاءُ الَّذِينَ
هُمْ الْمُؤَدَّبُونَ وَالْمُعَلِّمُونَ فَلَا حَرَمَ لَا يَقُومُ
بِأَيِّ يَكُمُ الدَّوَاءُ بِأَيْشٍ يَنْفَعُ عِلْمِي وَطِبِّي مَعَكُمْ
فَكُلْ يَوْمَ أُبْنِي لَكَ أَسَاسًا وَأَنْتَ تَقْضُهُ
أَصِفْ لَكَ دَوَاءً وَلَا تَسْتَعْمِلْهُ بِأَقُولُ لَكَ لَا
تَأْكُلْ هَذَا الْقَتْلَ فِيمَا سَمَّيْتُ كُلَّ هَذِهِ فِيمَا دَوَاءُ
فَتَحْتَ الْفِتْنَةِ وَتَأْكُلُ الَّتِي فِيهَا اسْمٌ بِعَيْنٍ يَبْظُهُمْ لَكَ
فِي بَيْتِي دِينِكَ وَإِيمَانِكَ بِإِذْنِي أَفْهَمَكَ وَلَا أَفْزَعُ
مَنْ يَنْفَعُكَ وَلَا أَرْبِي دَهْبَكَ مَنْ يَكُونُ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اُنْتَالِيسُوِيں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۱۲ رجب ۱۰۵۵ھ - خانقاہ شریف)
اگر تو دنیا و آخرت کی بادشاہت چاہتا ہے تو اپنے آپ کو اللہ
کے حوالہ کر دے۔ پس اپنے نفس پر اور دوسروں پر حاکم و سرور بن
جائیگا۔ میں تیرا خیر خواہ ہوں میری نصیحت مان لے۔ میں تجھ سے
پرہیز کہتا ہوں، تجھ کو سچا سمجھ لے۔ جب تو جھوٹا بنے گا اور جھٹلایگا
تو تجھ سے جھوٹ بولا جائیگا اور تجھ کو بھی جھٹلایا جائیگا اور جب
تو سچا بنے گا اور سچا سمجھے گا تو تجھ سے پرہیز بولا جائے گا اور تجھ کو
سچا سمجھا جائے گا جیسا کریگا ویسا بھریگا۔ اپنے دین کے مرض
کی دوا تجھ سے لے۔ اور اسکا استعمال کر۔ یقیناً تندرستی حاصل
ہوگی۔ متقدمین کی یہ حالت تھی کہ وہ دین اور دلوں کے طبیبوں یعنی
ادلیا، وصالین کی تلاش میں پورب اور بچم میں گشت لگاتے
تھے اور جب انہیں سے کوئی طبیب تو اپنے دین کی دوا اس سے چاہا
کرتے تھے اور تمہاری آج یہ حالت ہے کہ تمہارے نزدیک سب سے
زیادہ بعض کٹاہل فقہاء اور علماء اور اولیاء ہی ہیں جو ادب و علم کھانے
والے ہیں پس ضرور ہے کہ دوا تمہارے ہاتھ نہ آئے۔ میرا علم اور
میری طبابت تیرے لئے کیا مفید ہو سکتی ہے کہ ہر روز میں تیرے لئے
ایک بنیاد قائم کرتا ہوں اور تو اس کو توڑ دیتا ہے۔ میں تجھ کو دوا
بتاتا ہوں اور تو اسکا استعمال نہیں کرتا۔ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ
یہ نتمہ مت کھا کہ اس کے اندر زہر ہے اور یہ نتمہ کھا کہ اس میں
دوا ہے مگر تو میری مخالفت کرتا اور وہی کھاتا ہے جس میں زہر ہے
سو عنقریب اسکا اثر تیرے دین اور ایمان کے بدن میں ظاہر ہو جائے
گا۔ میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں اور نہ تیری تلوار سے ڈرتا ہوں اور نہ
تیرے زر کا خواہاں ہوں۔ جس کو اللہ کی معیت نصیب ہو جاتی ہے

وہ کسی چیز سے بھی نہیں ڈرتا نہ جن سے نہ بشر سے نہ زمین کے کیرٹے
کوڑوں سے نہ درندوں سے نہ سانپ پتھور ہریلے جانوروں سے
اور نہ ساری مخلوقات میں کسی سے۔ علم پر عمل رکھنے والے مشائخ
کو حیرت سمجھو۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں اور اس کے
بندوں میں اُن نیکوکاروں سے واقف نہیں ہو جو اس کی معیت
میں قائم اور اس کے افعال پر راضی رہنے والے ہیں۔ ساری سلامتی
قضا و قدر پر راضی رہنے اور آرزو کو کوتاہ کرنے اور دنیا کی غربت
کھودینے میں ہے۔ پس جب تم اپنے نفوس میں کمزوری پاؤ
(کہ دنیا کی محبت دور نہ کر سکو) تو موت کو یاد رکھنا اور آرزو کو
کوتاہ کرنا لازم پکڑو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حق تعالیٰ شانہ سے حدیث قدسی نقل فرمائی ہے کہ قرب کے طلب
کرنے والوں نے فراموشی اور ادا کرنے سے زیادہ کسی چیز سے بھی میرا
قرب نہیں پایا اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ سے میرا مقرب
بتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں پھر جب
اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت و بصارت اور
ہاتھ اور پشت پناہ بن جاتا ہوں کبھی ہی سے سُنا ہے مجھ ہی سے
دیکھا ہے اور مجھ ہی سے تھا مٹا ہے "اپنے جملہ افعال کو حق تعالیٰ ہی
سے سمجھنے لگتا اور اس کی وجہ سے اپنی طاقت اپنے زور اور اپنے نفس
اور دوسروں کی طرف نظر کرنے سے باہر نکل آتا ہے۔ اس کے حرکات
اور قوت و زور حق تعالیٰ ہی سے ہوتا ہے نہ اپنے نفس سے اور نہ مخلوق
سے وہ اپنے نفس اور دنیا و آخرت سے کٹ کر ہوا جاتا اور سرتاپا
طاعت بن جاتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ مقرب حق بنے۔ اسکی طاعت
حق تعالیٰ کی محبت کا سبب بنتی ہے۔ طاعت کی محبت و قرب نصیب ہوا
کرتا ہے اور معیت سے بنفس اور بعد حاصل ہوتا ہے طاعت کی انس پیدا
ہوا کرتا ہے اور معیت و حشر پیدا ہوا کرتی ہے کیونکہ جو خطا کرے گا

لَا يَفِرُّ مِنْ أَحَدٍ فِي الْجَمْعَةِ لَا مِنْ حَبِيبٍ وَلَا مِنْ أَسَدٍ
وَلَا مِنْ حَشْرٍ أَيْ الْأَرْضِ وَسَبَاعِهَا وَهَوَافِهَا وَلَا
مِنْ حَيٍّ مِمَّنِ الْمَخْلُوقَاتِ بِأَسْرَافٍ لَا تَزِدُّوْا
بِالشُّيُوعِ الْعُقَالِ بِأَعْلَافٍ أَنْتَعَجُهَا لِبِاللَّهِ كَرَجَلٍ
وَلَسْلَمٍ وَالصَّاحِبِينَ مِنْ عِبَادِهِ الْوَاقِفِينَ مَعَهُ
الرَّامِينَ بِأَفْعَالِهِ كُلِّ السَّلَامَةِ فِي الرِّضَا
بِالْقَضَاءِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا
فَإِذَا رَأَيْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ضَعْفًا وَذُكُورًا
الْمَوْتِ وَقَصْرَ الْأَمَلِ قَالِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلِّمْ حِكَايَةً عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَا تَقَرَّبَ الْمُتَقَرَّبُونَ إِلَيَّ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَدَاءِ
مَا أَفْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا زِلَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ
إِلَيَّ بِالتَّوَّافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ
كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيدًا وَمُؤَيِّدًا قَبِي
يَسْمَعُ وَرَبِّي يُبْصِرُ وَرَبِّي يَبْطِشُ يَبْصِرُ جَمِيعَ
أَفْعَالِهِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَبِهِ يَخْرُجُ مِنْ حَوْلِهِ وَ
قُوَّتِهِ وَرُؤْيَا نَفْسِهِ وَغَيْرِهِ تَصِيرُ حَرَكَاتُهُ
وَحَوْلُهُ وَقُوَّتُهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِهِ وَلَا بِسَائِرِ
الْخَلْقِ يَعْزِلُ نَفْسَهُ وَدُنْيَاَهُ وَأَخْرَافَهُ
كُلُّهُ طَاعَةً فَلَا جَرَمَ تَقَرُّبُهُ طَاعَتُهُ
تَكُونُ سَبَبًا لِمَحَبَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّ
بِالطَّاعَةِ يُحِبُّ وَيُقَرِّبُ وَيُفَضِّلُ
بِالْمَعْصِيَةِ يُبْغِضُ وَيُعِيدُ بِالطَّاعَةِ يَحْصُلُ
الْأُنْسُ وَالْمَعْصِيَةُ تَحْصُلُ الْوَحْشَةُ
لِأَنَّ مَنْ أَسَاءَ

شریف
ہے آپ کو اللہ
نامک و سوا بن
ہے۔ میں تجھ سے
گاہ و جبلا سکا
بیجا اور جب
ئے گا اور تجھ کو
دین کے مرض
رستی حاصل
طیبوں یعنی
شت لگاتے
س سے چاہا
یک سب سے
اب علم کھانے
میرا علم اور
میں تیرے لئے
تجھ کو دوا
کہتا ہوں کہ
اس میں
میں نہ رہے
ظاہر ہو جائے
ہوں اور نہ
ہو جاتی ہے

إِسْتَوْحَشَ بِمُتَابَعَةِ الشَّرْعِ يَحْصُلُ الْخَيْرُ
وَمِنْ خَالَفَتِهِ يَحْصُلُ الشَّرُّ مَنْ لَمْ يَكُنْ الشَّرْعُ
رَفِيقَهُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ فَهُوَ هَالِكٌ مَعَ الْهَالِكِينَ
أَعْمَلَ وَاجْتَهَدَ وَلَا تَتَكَلَّفْ عَلَى الْعَمَلِ فَإِنَّ
النَّارَ لَكَ لِلْعَمَلِ طَائِعٌ وَالسَّكَلُ عَلَى الْعَمَلِ
مُحِبٌّ مَغْرُورٌ قَوْمٌ قِيَامُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَقَوْمٌ قِيَامُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَوْمٌ قِيَامُ
بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ إِنْ كُنْتَ زَاهِدًا فَانْتَ
قَائِمُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ كُنْتَ خَالِفًا
فَانْتَ قَائِمُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنْ كُنْتَ
عَارِفًا فَانْتَ قَائِمُ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ
تَنْظُرُ إِلَى الْخَلْقِ تَارَةً إِلَى الْخَالِقِ أُخْرَى
تُبْلِغُ الْقَوْمَ وَتَعْرِفُهُمْ أَحْوَالَ الْآخِرَةِ وَ
حَسَابُهَا وَجَمِيعَ مَا فِيهَا لَا بَلَّ لَخَيْرِهَا
قَدْ شَاهَدْتَ وَرَأَيْتَ لَيْسَ الْخَبْرُ
كَالْمُعَايَنَةِ الْقَوْمُ مُنْتَظَرُونَ لِقَاءَ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ يَمُوتُونَ فِي جَمِيعِ أَوَاقِعِهِمْ لَا
يَخَافُونَ مِنَ الْمَوْتِ لِأَنَّهُ سَبَبٌ لِلْقَاءِ
مُحِبُّهُمْ فَارِقٌ قَبْلَ أَنْ تَفَارِقَ وَوَدَّ قَبْلَ
أَنْ تُودَّ أَهْجُرُ قَبْلَ أَنْ يَهْجُرَكَ أَهْلُكَ
وَسَائِرُ الْخَلْقِ مَا يَنْفَعُونَكَ إِذَا حَصَلَتْ
فِي الْقَبْرِ ثُبٌّ مِنْ تَنَادُلِ الْمُبَاحِ
بِشَهْوَةِ بَا قَوْمٌ كَدُّ مَوَافٍ
جَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ الْوَرَعُ
كِسْوَةُ الدِّينِ

وہ متوش ہوگا۔ شریعت کے اتباع سے خیر حاصل ہوتی ہے اور
شرع کی مخالفت سے شر حاصل ہوتا ہے جس کی ساری حالتوں
میں شریعت رفیق نہوتباہ کا دل کے ساتھ ایک تباہ ہوئی اولاد بھی
ہے۔ کام کر اور سعی کر اور عمل پر بھروسہ مت کر کیونکہ عمل کو ترک کر نیوالا
کہ عمل کئے بغیر نجات کا متوقع ہو محض طمع والا ہے اور عمل پر بھروسہ
کر نیوالا خود پسند و مغرور ہے (مخلوق میں تین قسم کے لوگ ہیں) ایک گروہ
دنیا اور آخرت کے درمیان قائم ہے اور ایک گروہ جنت اور دوزخ
کے درمیان قائم ہے۔ اور ایک گروہ مخلوق اور خالق کے
درمیان قائم ہے۔ اگر تو زاہد ہے تب تو دنیا اور آخرت کے درمیان
قائم ہے کہ آخرت کا طالب اور دنیا سے متنفر ہے اور اگر تو خالف
ہے تو جنت و دوزخ کے درمیان قائم ہے کہ جنت کا خواہاں ہے
اور جہنم سے ترساں اور اگر تو عارف ہے تو مخلوق اور خالق کے
درمیان قائم ہے کہ کبھی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے، اور کبھی
خالق کی طرف آخرت کے احوال اور حساب و کتاب اور جو کچھ
بھی وہاں پیش آیا ہے لوگوں کو پہنچاتا اور انکو آگاہ بناتا ہے
بلکہ ان کو خبر دیتا ہے اس مضمون کی جس کا مشاہدہ کر چکا اور دیکھ
چکا ہے کہ خبر مشاہدہ کی برابر نہیں ہو کرتی۔ یہ لوگ حق تعالیٰ کی
ملاقات کے منتظر اور اپنے تمام اوقات میں اسی کے متمنی رہتے ہیں کہ
موت سے ڈرتے نہیں کیونکہ وہ تو محبوب ہے انکی ملاقات کرانے کا
واسطہ ہے (مخلوق سے) جدائی اختیار کر اس سے پہلے کہ مفارقت کا
وقت آوے (سب کو) رخصت کر دے اس سے پہلے کہ خود رخصت
ہو اور چھوڑ دے اس سے پہلے کہ تیرے بال بچے اور ساری مخلوق تجھ کو
چھوڑ دے جب تو قبر میں جائیگا تو یہ سب تیرے کچھ بھی کام نہ آئیں گے
مباح چیز کو خواہش نفس کے ساتھ کھانے سے تو بہ کر صاحبو! اپنی
ساری حالتوں میں تقویٰ کو اختیار کر کہ تقویٰ دین کی پوشاک ہے

اپنے دین کی پوشاک مجھ سے مانگو۔ میرا اتباع کرو کہ میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہوں۔ میں آپ کا تابع ہوں کھانے میں بھی پینے میں بھی مباشرت میں بھی اور آپ کے جملہ احوال اور ان امور میں جن کی طرف آپ اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ میں ہمیشہ اسی طرح (تم کو نصیحت کرتا) رہوں گا یہاں تک کہ حق تعالیٰ کو جو کچھ میرے وجود سے مقصود ہے وہ پورا ہو جائے (کہ مخلوق کو ہدایت یاب ہوتا ہو اپنی نگاہ سے دیکھ لوں) پس میں اسی حالت پر رہوں گا۔ اور محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کروں گا۔ نہ تیری مدح کا فکر کروں گا نہ بھوکا نہ تیری داد و دہش کا نہ بخل کا۔ نہ تیری بھلائی کا نہ بُرائی کا۔ اور نہ تیری توجہ کا اور نہ بے توجہی کا۔ تو ناواقف ہے اور ناواقف کی پروا نہیں کی جاتی۔ جب تو نیکو کار بنے اور اللہ کی عبادت بھی کرے تو تیری عبادت تیرے منہ پر ماری جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت از سر تاپا خرابی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے جہالت کے ساتھ حق تعالیٰ کی عبادت کی تو جتنا وہ سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ جب تک تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اتباع نہ کرے گا۔ کسی قسم کی بھی فلاح تجھ کو نصیب نہ ہوگی۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ جو مشائخ کتاب سنت کے عالم اور اس پر عامل ہیں ان کا اتباع کرو اور ان میں حُسن ظن رکھو اور ان سے سیکھو اور ان کے سامنے ادب اور ان کے پاس نشست و برخاست کو خوش نانا کہ یقیناً فلاح پائیگا۔ جب تو نہ کتاب و سنت کا اتباع کرے گا اور نہ ان مشائخ کا جن کو کتاب و سنت کی معرفت حاصل ہے تو کبھی فلاح نہ پائے گا۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ جو خود را بناوہ گمراہ ہوا جو تجھ سے زیادہ واقف ہے اس کی صحبت سے اپنے نفس کو مہذب بنا۔ اس کی اصلاح میں مشغول ہو اس کے بعد

أَطْلُبُوا مَقِيَّ كَسْوَةٍ لَا دِيَانَكُمْ ۖ اِثْبَعُونِي فَإِنِّي عَلَى جَادَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ أَنَا تَابِعٌ لَهُ فِي أَكْلِهِ شَرِبِهِ وَنِكَاحِهِ وَنَحْوِ اللَّهِ وَمَا كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِ ۖ لَا أَدَالُ كَذَلِكَ حَتَّى وَقَعَ بِمُرَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَتَى ۖ فَإِنِّي عَلَى ذَلِكَ وَلَا أَفْكِرُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا أَفْكِرُ مُحَمَّدًا وَلَا ذِيكَ ۖ بِرَبِّطَا يَدَيَّ وَمَنْعَاكَ بِخَيْرِكَ وَشَرِّكَ ۖ بِإِقْبَالِكَ وَدَا بَارِكَ ۖ أَنْتَ جَاهِلٌ وَابْجَاهِلْ لَا يُبَالِي بِهِ ۖ إِذَا أَفْلَحْتَ وَعَبَدْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ عِبَادَتُكَ مَرْدُودَةً عَلَيْكَ ۖ لَا تَهَا عِبَادَةٌ مَقْرُونَةٌ بِالْجَهْلِ ۖ وَالْجَهْلُ كُلُّهُ مَفْسَدَةٌ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبْدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى جَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ ۖ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى تَكْتَبَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَتَى عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْخٌ فَلَيْسَ شَيْخُهُ إِلَّا عَجَبُ الشُّيُوخِ الْعُلَمَاءِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْعَامِلِينَ بِهَا وَاحْسِنِ الظَّنَّ بِهِمْ ۖ وَتَعَلَّمْ مِنْهُمْ وَاحْسِنِ الْأَدَبَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَالْعِشْرَةَ مَعَهُمْ ۖ وَقَدْ أَفْلَحْتَ ۖ إِذَا لَمْ تَتَلَبَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَلَا الشُّيُوخَ الْعَارِفِينَ بِهِمَا فَمَا تَقْلِبْ أَبَدًا ۖ أَمَا سَمِعْتَ مَنْ اسْتَفْتَى بِرَأْيِهِ ضَلَّ ۖ هَذَا بِنَفْسِكَ بِصُحْبَةٍ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ ۖ اسْتَغْلِ بِاصْلَاحِهَا شَرَّ

تی ہے اور
ی حالتوں
میں لادہ گی
و ترک کر دے
عمل پر پھر
ایک گروہ
در دوزخ
سابق کے
کے درمیان
خالف
و اہل ہے
سابق کے
اور کبھی
در جو کچھ
ہ بنا ہے
اور دیکھ
سابق کے
تے ہیں کہ
زبانے کا
وقت کا
رخصت
موت تجھ کو
آئیں گے
و! اپنی
ک ہے

اُنْقِلْ اِلٰی غَيْرَهَا : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَبْدَا بِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ تَعْمَلُ : وَقَالَ لَصَبْدَقَةٌ وَدُوْرُجُوْرٌ مُّحْتَاَجٌ

الْمَجْلِسُ الْمَوْقِيُّ لِلْأَرْبَعِينَ

قَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَلْحَدِيْثُ فِي الرِّبَاطِ رَابِعَ عَشَرَ رَجَبٍ سَنَةِ ثَمٰنٍ وَارْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّكَ قَالَ اِذَا ارَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اَفْقَهَهُ فِي الدِّيْنِ وَبَصَرَ كَيْفَ يُؤَدِّي نَفْسِيَّةَ اَلْفَقْهِ فِي الدِّيْنِ سَبَبٌ لِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ مِنْ عَرَفَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ اَلْاَشْيَاءَ كُلَّهَا بِهِ تَصَحُّ لَهٗ الْعُبُوْدِيَّةُ وَالْعِنَقُ مِنْ عُيُوْدِيَّةٍ غَيْرِهِ : لَا فَلَاحَ لَكَ لَا نَجَاةَ لَكَ حَتَّى تُؤْتُوْرَكَ عَلَى غَيْرِ مُؤْتُوْرِيْنِكَ عَلَى شَهْوَاتِكَ : وَاخْرَجْتَكَ عَلَى دُنْيَاكَ : وَخَالَفْتَكَ عَلَى خَلْقِكَ هَلَاكَكَ فِي تَقْدِيْرِ شَهْوَاتِكَ عَلَى دِيْنِكَ : وَدُنْيَاكَ عَلَى اٰخِرَتِكَ : وَالتَّخَلُّقُ عَلَى خَالِقِكَ : اَعْمَلْ هٰذَا وَقَدْ كَفَاكَ : اَنْتَ مُحْتَجُوْبٌ عَنِ الْحَيِّ عَزَّوَجَلَّ لَا اِجَابَةَ لَكَ : اَلْاِجَابَةُ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ اَلِاسْتِجَابَةِ اِذَا اَجَبْتَهُ بِالْعَمَلِ اِجَابَكَ فِي وَاقْتِ سُوْاكَ لَهٗ : وَجُوْدُ الزَّوْرِمِ اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الزَّرَاعَةِ اِذَا زَرَعْتَ حَتَّى تَحْصِدَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ يَمُرُّ بِالْمَرْءِ اَلْاٰخِرَةَ اِذَا زَرَعَ هٰذِهِ الزَّرَاعَةَ بِالْقَلْبِ اَلْبَدْرُ هُوَ الْاِيْمَانُ وَالْحِرَاثَةُ لَهَا وَجَلْبُ الْمَاءِ إِلَيْهَا وَسَقْمُهَا بِالْاَهْمَالِ الصَّالِحَةِ اِذَا كَانَ هٰذَا الْقَلْبُ فِيهِ لَيْنٌ وَرَأْفَةٌ

دوسروں کی طرف مشغول ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول اپنے نفس کا خیال کر اس کے بعد اہل و عیال کا نیز آپ نے فرمایا ہے کہ صدقہ کا موقع نہیں درآئیکہ رشتہ دار محتاج ہو۔ (پس جب تک اپنے نفس کو اصلاح کی حاجت ہو اس وقت تک دوسروں کی اصلاح میں لگنا حاکمیت بھی ہے اور خلاف سنت بھی)

چالیسویں مجلس

(یکشنبہ۔ بوقت صبح۔ ۴ رجب ۱۲۵۵ھ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا اور اس کو اس کے نفس کے عیوب دکھلا دیتا ہے۔ دین کے متعلق سمجھ نفس کی واقفیت کا سبب ہے۔ جو اپنے پروردگار سے واقف ہو جاتا ہے وہ تمام چیزوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے لئے حق تعالیٰ کا غلام بننا اور دوسروں کی غلامی سے رہنا صحیح ہوتا ہے۔ جب تک تو حق تعالیٰ کو جلد ماسویٰ پر اور اپنے خالق کو مخلوق پر ترجیح نہ دے گا نہ تیرے لئے فلاح ہے اور نہ نجات۔ خواہش کو دین پر اور دنیا کو آخرت پر اور مخلوق کو خالق پر ترجیح دینے ہی میں تیری ہلاکت ہے۔ اس پر عمل کر کہ حق تعالیٰ سمجھ کو (ہر حاجت کیلئے) کافی ہو جائیگا۔ تو حق تعالیٰ سے محبوب ہے تیری دعا قبول نہیں قبولیت تو تعمیل حکم کے بعد ہو کرتی ہے پس جب تو کام کر کے اس کا حکم مانے گا تو تیرے سوال کے وقت وہ تیری درخواست بھی قبول فرمائے گا غلہ کا جو دو تو کمیتی کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ کمیتی کر کہ کاٹنا نصیب ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا آخرت کی کمیتی ہے۔ قلب میں یہ کمیتی ہو کہ جس کا بیج ایمان ہے اور اس کا نیو لانا۔ سپینا۔ پانی دنیا اعمال صالحہ سے ہے جب اس قلب کے اندر نرمی و شفقت

وَرَحْمَةً نَّمَتَ فِيهِ وَإِذَا كَانَ قَلِيلًا فَظًا غَلِيظًا كَانَتْ
أَرْضُهُ سَمْنَةً وَالسَّبَخُ لَا يَنْبُتُ الزَّرْعُ إِذَا زُرِعَتْ
عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا يَنْبُتُ فِيهِ ۖ فَهُوَ إِلَى الْهَلَاكِ
أَقْرَبُ ۖ تَعْلَمُ هَذِهِ الزَّرْعَةُ مِنَ الزَّرْعِ لَهَا ۖ
لَا تَفْرُجُ بَرَأِيكَ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَعِينُوا عَلَى كُلِّ مَنَعَةٍ بِصَالِحِ أَهْلِهَا ۖ
أَنْتَ مَشْغُولٌ بِزُرْعِ الدُّنْيَا لَا زُرْعَ الْآخِرَةِ ۖ أَمَا
عَلِمْتَ أَنَّ طَالِبَ الدُّنْيَا لَا يُفْلِحُ ۖ مِمَّ الْآخِرَةِ
لَا يَرِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْآخِرَةَ فَعَلَيْكَ
بِتَرْكِ الدُّنْيَا ۖ وَإِنْ أَرَدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْمُحْظُوظِ وَالْحَقِّ ۖ وَقَدْ وَصَلَتْ
إِلَيْهِ ۖ فَإِذَا هُمْ لَكَ هَذَا آجَأَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةُ وَالْمُحْظُوظُ وَالْمُخْلَقُ تَبَعًا طَوْعًا وَكَرْهًا ۖ
لَإِنَّ الْأَصَلَ مَعَكَ وَكُلَّ الْفُرُودِ تَبَعٌ لِهَذَا
الْأَصْلِ ۖ كُنْ عَاقِلًا ۖ لَا إِيمَانَ لَكَ بِعَقْلِ لَكَ
لَا تَسَيِّرْ لَكَ أَنْتَ قَائِمٌ مِمَّ الْخَلْقِ مُشْرِكٌ
يَهُمُّ ۖ أَنْتَ هَالِكٌ إِنْ لَمْ تَتَّبِ كُلَّ عَنٍّ
طَرِيقِ الْقَوْمِ ۖ تَنْجَ عَنْ بِلَاهِمٍ ۖ لَا تَزَاحِمُهُمْ
بِأَكْتَفَافٍ بُيُوتِكَ دُونَ قَلْبِكَ ۖ لَا تَزَاحِمُهُمْ
بَيْنَافِكَ وَدَعَاؤِكَ وَهُوسِكَ ۖ إِنَّمَا تَزَاحِمُ
الْقَوْمَ بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ ۖ بِأَكْتَفَافِ
التَّوَكُّلِ وَاصْبِرْ عَلَى الْآفَاتِ وَالرِّضَا
بِالْأَقْسَامِ يَا غُلَامُ كُنْ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ

اور رحمت ہوگی تو اس میں پیداوار ہوگی اور جب وہ سخت اور بدبو
اور زشت ہوگا تو اس کی زمین بخر و شور ہے اور شور زمین میں پیداوار
نہیں ہو کرے۔ جب تو پہاڑ کی چوٹی پر بیج بوائے گا تو وہ وہاں اُگے گا
نہیں۔ بلکہ وہ بربادی کے زیادہ قریب ہے۔ اس کھیتی کرنے کو اس کے
کاشتکار سے سیکھ اور صرف اپنی رائے کو کافی مت سمجھ۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صنعت میں اس کے
ماہر سے اعانت چاہ کرے۔ تو دنیا کی کھیتی میں مشغول ہے آخرت
کی کھیتی میں نہیں کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنیا کا طالب کبھی کامیاب
نہیں ہوتا اور آخرت کی طلب میں حق تعالیٰ شانہ کی زیارت نہیں ہوتی
پس اگر تو آخرت چاہتا ہے تو دنیا کا چھوڑنا ضروری سمجھ اور اگر تو
حق تعالیٰ کو چاہتا ہے تو محظوظ (خواہ دنیا کے ہوں یا آخرت و جنت
کے) اور مجملہ مخلوق کو چھوڑنا لازم سمجھ کہ یقیناً حق تعالیٰ تک پہنچ
جائے گا۔ پھر جب یہ وصول تیرے لئے صحیح ہو جائے گا تو دنیا اور
آخرت اور محظوظ اور مخدوق سب تبعاً اور خواستہ و ناخواستہ
تیرے پاس حاضر ہو جائیں گی کیونکہ جڑ تیرے ساتھ ہے اور ساری
شاخیں اسی جڑ کی تابع ہیں۔ عاقل بن نہ تیرے پاس ایمان ہے نہ عقل
ہے نہ تمیز ہے۔ تو مخلوق کے ساتھ وابستہ اور ان کو شریک خدا بنائے
ہوئے ہے اگر تو نے توبہ نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔ اہل اللہ کے راستہ
سے الگ ہٹ۔ ان کے دروازہ سے دور ہو۔ قلب کو چھوڑ کر اپنے
بدن کے موندھے بلا ہلا کر ان کی صف میں مت گھس۔ اپنے نفاق
اور خالی دعوؤں اور ہوس کے ذریعہ سے ان میں شامل مت ہو جس
اہل اللہ کی صف میں اگر تو شامل ہو سکتا ہے تو صرف قلوب اور
باطن کے ذریعہ سے اور توکل کے کاندھوں پر (سہارا لے کر) اور
معصیتوں پر صبر کر کے اور مقسوم پر راضی رہ کر ہو سکتا ہے۔
صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ کے حضور میں ایسا بن جا کہ مصیبتیں تجھ پر

اللہ علیہ وسلم
و عیال کا تیز
اور محتاج ہو۔

وقت تک
سنت بھی

یت

پنے فرمایا
اے تو اس کو
ملا دیتا ہے۔

پروردگار سے
ہے۔ اسی لئے

مے رہ ہونا
پنے خالق کو

ت خواہش
دینے ہیں

مت کیلئے
ویت تو

مانے گا تو
ائے گاہ

ہو جناب
قلب میں

پنچنا۔ پانی
شفقت

وَالْأَفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ قَائِمٌ عَلَى قَدَمَيْكَ
لَا تَتَغَيَّرُ لَا تُزِيلُكَ الرِّيحُ وَالْأَمْطَارُ وَلَا تُخْرِقُكَ
الرِّيحُ وَلَا تَكُونُ ثَابِتًا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا قَائِمًا فِي
مَقَامٍ لَا خَلْقَ فِيهِ لَا دُنْيَا فِيهِ وَلَا آخِرَةَ فِيهِ
لَا حَقُّوقَ فِيهِ لَا حُطُوطَ فِيهِ لَا لَهْ فِيهِ لَا كَيْفَ
فِيهِ لَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ لَا تُكَلِّمُكَ رُوحُهُ
الْخَلْقِ وَمُؤَنَةُ الْهَيْكَلِ وَلَا تَتَغَيَّرُ بِالْقَلْبِ وَلَا
الْكَلِمَةِ وَلَا بِالذِّمِّ وَلَا بِالْحَمْدِ وَلَا بِالْأَقْبَالِ وَلَا
بِالْأَذْبَانِ تَكُونُ مَعَ مَنْ وَرَاءَ مَعْقُولِ الْإِنْسِ
وَالْحَيِّ وَالْمَلِكِ وَالْخَلْقِ فِي الْجَمَلَةِ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ
بَعْضُهُمْ إِنْ كُنْتَ تَصَدِّقُ بِالْأَفَاتِ تَلْبِغُنَا الصَّبْرَ
وَالْإِعْلَامَ أَسَاسُ لِمَا قَدْ شَرَحْتَ لَكَ يُزِيدُنِي
أُنَافِقُكَ أَلَيْسَ لَكَ فِي الْكَلَامِ تَفَهُُّمٌ نَفْسَكَ
تُحِبُّ وَتُطْلِقُ أَتَاهَا عَلَى شَيْءٍ لَا وَلَا كَرَامَةً لَهَا
أَنَا كَارُؤٌ وَلَا تَنْبَغُ عَلَى النَّارِ وَلَا السَّمْدُ الَّذِي
يَبِينُ وَيَعْرِضُ وَيَقُومُ وَيَقْعُدُ فِي النَّارِ إِنْ جُهِدَ أَنْ
تَكُونَ سَمْدٌ لَاقِي نَارَ الْأَفَاتِ وَالْمُجَاهِدَاتِ وَ
الْمُكَابَلَاتِ وَالصَّبْرِ عَلَى مَطَارِقِ الْإِفْصَانِ وَالْإِفْكَارِ
حَتَّى تَصْبِرَ عَلَى مُصَاحَبَتِي وَسَمَاعِ كُلِّ شَيْءٍ وَخُشُوعِ
وَالْعَمَلِ بِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا سِرًّا وَعِلَانِيَةً فِي
خَلْقِكَ أَوَّلًا وَفِي جُكُوتِكَ ثَانِيًا وَفِي جُودِكَ
ثَالِثًا فَإِنْ صَحَّ لَكَ هَذَا لَجَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا
وَأُخْرَى بِبَشِيرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَقْدِيرِهِ أَنَا
لَا أَحَدٌ إِلَّا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ فِي شَيْءٍ هُوَ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ حَقِّقَةٍ

نازل ہوں اور تو اس کی محبت کے پاؤں پر کھڑا رہے کہ تجھ میں مطلق
تغیر نہ آئے۔ نہ تجھ کو ہوائیں اور بارشیں جگہ سے ہلا سکیں اور نہ
برچھیاں تجھ کو پھاڑ سکیں۔ ظاہر و باطناً تو جبار ہے اور قائم رہے
اس مقام میں جہاں نہ خلق ہو نہ دنیا ہو نہ آخرت۔ نہ وہاں حقوق
ہوں نہ حطوط۔ نہ وہاں مجالِ چوں ہو نہ چرا اور حق تعالیٰ کے سوا
کوئی چیز نہ ہو۔ نہ مخلوق کی دیکھ بھال تجھ کو مکدر بنائے اور نہ
بال بچوں کی پرورش و فکر معاش۔ نہ کمی بیشی سے تیری حالت
میں تبدیلی آوے نہ مذمت و تعریف سے اور نہ کسی کی توجہ یا
بے توجہی سے تو حق تعالیٰ کی محبت میں اسی طرح رہے جو جن و بشر
اور ملائکہ اور ساری مخلوق کی عقل و فہم سے باہر اور بالا ہو۔ کیا
خوب کہا جو ایک بزرگ نے کہ اگر تو اپنی طلب اور ارادہ میں سچا
ہو تو خیر و نہ ہمارے پیچھے مت آ۔ جو کچھ میں نے تجھ سے بیان کیا
ہے اس کی بنیاد صبر اور اخلاص ہے۔ تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ
نفاق برتوں اور نصیحت میں نرمی کروں۔ تو اپنے نفس پر اترا تا اور نازاں
ہوتا اور گمان کرتا ہے کہ کچھ ہے۔ نہیں نہیں اس کی کوئی عزت نہیں۔
میں آگ ہوں اور آگ پر بجز سمندر جانور کے کہ آگ ہی میں،
اندھے بچے دیتا اور اُسی میں اُٹھتا بیٹھتا ہے اور کوئی نہیں
جم سکتا۔ تو کوشش کر کہ مصائب و محابروں اور مشقوں کی
آگ میں سمندر بن جائے اور قضا و قدر کے گزند کے نیچے صابر
بنارہے تاکہ میری صحبت اور میرے کلام کے سننے اور اس کی
سخنی پر اور ظاہر و باطناً اور علانیہ و مخفی اس پر عمل کرنے میں
ثابت قدم رہ سکے کہ اول اپنی غلوت میں اور دوم غلوت میں
اور سوم اپنی سخادت میں۔ پس اگر یہ تیرے لئے صحیح ہو گیا تو حق تعالیٰ
کی مشیت و حکم سے دنیا اور آخرت دونوں میں تجھ کو فلاح نصیب
ہوگی۔ جو چیز بھی اللہ کی ہے اور اس میں اللہ کا حق ہے تو

رہے کہ تجھ میں مطلق
سکس اور نہ
اور قائم رہے
نہ وہاں حقوق
نہ تقاضے کے سوا
بنا سے اور نہ
سے تیری حالت
سی کی توجہ یا
ہے جو جن و بشر
رب بالا ہو۔ کیا
ارادہ میں سچا
تجھ سے بیان کیا
تیرے ساتھ
پر اتراتا اور نازا
نی عزت نہیں
ہی میں
کوئی نہیں
مشتقوں کی
کے نیچے صابر
اور اس کی
مل کرنے میں
محلوت میں
یا تو حق تعالیٰ
فلاح نصیب
ن ہے تو

لَا تَلْقُهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَمْرًا بَلْ
أَتَقَوَّى بِهِ فِي اسْتِغْفَاءِ حَقِّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا
أَضَعُ وَأُقَوِّى مَعَ نَفْسِي وَأُؤْفِقُهَا فِيهِمْ
عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنَّهُ قَالَ وَأَفِيقِ
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُؤَافِقِ الْخَلْقَ فِي
اللَّهِ الْكُفْرَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْجَبْرَ مِنَ الْجَبْرِ
كَيْفَ أَبَايَ وَأَنْتَ عَاوِصَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَهِينٌ
يَا وَامِرًا وَلَوْ أَهْمِيهِ مُنَازِعًا لَهُ فِي أَقْصِيَّتِهِ
وَأَقْدَارِهِ مَعَادِلُهُ فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ
فَأَنْتَ مُمَقَوَّوْتُهُ وَمَلْعُونُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
جَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ إِذَا أَطِيعْتَ رَضِيتُ وَ
إِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَكَيْسَ لِذِكْرِي نَهَايَةُ
وَإِذَا عَصَيْتُ غَضَبْتُ وَإِذَا غَضَبْتُ لَعَنْتُ وَ
تَبَلُّمُ لَعْنَتِي إِلَى الْوَلَدِ السَّابِحِ هَذَا أَمَانٌ
بِيعَ الدِّينِ بِبَالْتَيْنِ زَمَانٌ طَوِيلٌ
الْأَمَلِ وَقُوَّةُ الْحَرَمِ رَاحِلٌ
لَا يَكُونُ مَكُونٌ قَالَ فِيهِمْ وَقَدْ مَنَّا
إِلَى مَا عَمَلُوا مِنْ عَمَلٍ فَعَلْنَا هَ
هَبَاءَ مَنُورًا كُلُّ عَمَلٍ يَرَادُ بِهِ
عِلْوُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ هَبَاءٌ
مَنُورٌ وَحُجْرَانٌ خَفِي
أَمْرُكَ عَلَى أَعْوَالٍ فَمَا
يَخْفَى عَلَى الْخَوَاصِّ
السَّوَادِي يُخْفَى
عَلَيْهِ

اس کے متعلق میں کسی شخص کی بھی رو رعایت نہیں کر سکتا اور اس کے
حکم کے بغیر مخلوق میں کسی کی طرف بھی میں توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کی
مخلوق سے اس کا حق وصول کرنے میں حق تعالیٰ سے طاقت پاتا
ہوں اور کمزور نہیں بنتا البتہ مخلوق کے متعلق اپنے نفس کی موافقت
کرتا اور اس کے ساتھ قوی ہو جاتا ہوں اگر نفس کی خواہش کے موافق
رو رعایت کر جاتا ہوں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ مخلوق کے
متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کرو اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی
موافقت مت کر (کہ بلکہ بھاری حق تعالیٰ کی رما جوئی کا ہے)
ٹوٹ جائے جو کوئی بھی ٹوٹے اور جڑا رہے جو کوئی بھی جڑا رہے
میں تیری پردا کس طرح کر سکتا ہوں۔ حالانکہ تو حق تعالیٰ کا نافرمان
اس کے اوامر و نواہی کو حقیر سمجھنے والا اس کی قصاص و قدر میں اس
سے نزاع رکھنے والا اور شب و روز اس کی دشمنی پر تلا ہوا ہے
پس تو اس کا معتبوب اور ملعون ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنے ایک
ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو
میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا فرماتا
ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں۔ اور جب میری نافرمانی
ہوتی ہے تو غصہ ہوتا ہوں اور جب غصہ ہوتا ہوں تو لعنت کرتا
ہوں اور میری لعنت ساتویں پشت تک پہنچتی ہے۔ یہ وہ
زمانہ ہے کہ ایک انجیر کے بدلہ دین بیج دیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ طویل
اہل اور قوت حرص کا ہے۔ تو کوشش کر کہ ان لوگوں میں سے نہ بنے
جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور ہم متوجہ ہوئے انکے اعمال
کی طرف جو انہوں نے کیے تھے۔ پس ان کو پرانگندہ غبار بنا دیا۔ ہر وہ عمل
جس سے مقصد حق تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا ہو پس وہ پرانگندہ غبار
ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اگر تیری حالت عوام پر پوشیدہ بھی رہی تو
خواص پر تو پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ تیرا کھوٹ دیہاتی سے چھپا

يَحْرُجُكَ ۚ الصَّيْرُ فِي لَا اَنْجَاهُ لِيَحْتَفِ عَلَيْهِ ۚ
 الْعَالَمُ لَا اَعْمَلُ وَاَخْلَصُ فِي عَمَلِكَ وَاسْتَعْلُ
 بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدَعِ الْاِسْتِغَالَ بِمَا لَا يَعْنِيكَ ۚ
 غَيْرُكَ مِمَّا لَا يَعْنِيكَ فَلَا تَسْتَعْلُ بِهِ ۚ عَلَيْكَ
 مَحْصُصَةٌ نَفْسِكَ حَتَّى تَقْهَرَهَا وَتَذْ لَهَا وَ
 تَسْتَأْذِنَهَا وَتَجْعَلَهَا مَطِيْعَكَ ۚ فَتَقْطَعُ هَا
 فَيَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَهْتَلُ إِلَى الْآخِرَةِ ۚ تَقْطَعُ
 بِهَا الْخَلْقَ حَتَّى تَهْتَلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۚ حَتَّى
 إِذَا اسْتَمَرَّكَ وَتَوَيْتَ أَرَدْتَ غَيْرَكَ ۚ وَدَمِنَ
 الدُّنْيَا أَخْرَجَتْهُ وَإِلَى الْمَوْتِ قَدَامَتْهُ وَلَقَوْمُ
 الْحُكْمِ لُقَمَتُهُ ۚ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ لَا
 تَتَأَوَّلُ ۚ فَإِنَّ السُّأَلَ عَادِدٌ لَا تَخَفُ الْخَلْقَ
 وَلَا تَزُحْمُ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ شُعْبِ الْإِيمَانِ ۚ عَلَى
 بِمَتَكَ وَقَدْ عَلَوْتَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيكَ عَلَى
 قَدْرِ هِمَّتِكَ وَصِدْقِكَ وَإِحْلَاصِكَ ۚ اِجْتَهِدْ
 وَكَعْرِضْ وَاطْلُبْ فَإِنَّ بِكَ لَا يَجِيءُ شَيْءٌ وَلَا
 بَدَلٌ مِنْكَ ۚ تَكَلَّفُ فِي تَحْصِيلِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
 كَمَا تَتَكَلَّفُ فِي تَحْصِيلِ الرِّزْقِ ۚ الشَّيْطَانُ
 يَلْعَبُ بِعَوَاقِمِ النَّاسِ كَمَا يَلْعَبُ الْفَارِسُ بِكُرْسِيِّ
 يُدِيرُ أَحَدُ هُمُ فِيمَا يَشَاءُ كَمَا يُدِيرُ أَحَدُكُمْ
 دَابَّتَهُ فِيمَا يَشَاءُ ۚ يَضْرِبُ أَفْئِدَةً قُلُوبَهُمْ وَ
 يَسْتَحْدِثُ هُمُ كَيْفَ أَرَادَ ۚ يَكْطِفُهُمْ
 مِنَ الصَّوَامِعِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ
 الْمَحَارِيسِ وَيُوقِفُهُمْ فِي حُدُودِهِ
 وَالنَّفْسُ تُعِينُهُ

رہ سکتا ہے مگر مرآت سے نہیں۔ جاہل سے چھپ سکتا ہے مگر عالم
 سے نہیں۔ عمل کر اور عمل میں خلاص پیدا کر اور حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول
 ہو اور بے نفع چیز میں مشغولیت کو چھوڑ دے۔ تیرے نفس کے سوا
 دوسرے تو اسی مد میں ہیں جن سے تجھ کو کچھ نفع نہیں پس اس
 میں مشغول نہ ہو۔ صرف اپنے نفس کی فکر کر کہ اس کو مغلوب و مطیع
 اور اپنا قیدی اور اپنی سواری بنائے کہ اس پر سوار ہو کر دنیا کے
 جنگل و بیابان قطع کرے یہاں تک کہ آخرت تک پہنچ جائے اور
 اس پر سوار ہو کر مخلوق کو طے کرے یہاں تک کہ حق تعالیٰ تک پہنچ
 جائے۔ یہاں تک کہ جب یہ حالت تیرے لئے کامل ہو جائے گی اور
 تجھ میں قوت آجائے گی تو دوسرے شخص کو بھی تو اپنے پیچھے بٹھا سکے گا
 اور اس کو دنیائے کمال کر مولا تک پہنچا سکے گا اور حکمتوں کے نولے
 اس کے منہ میں دے سکے گا۔ سچی بات کو لازم پکڑ اور تاویل میں مت کہ
 کہ تاویل کرنے والا بدعہد ہے۔ نہ مخلوق سے خوف کرنے تو قریح رکھ کر یہ
 ایمان کی کمزوری ہے۔ اپنی ہمت بلند رکھ کہ رفعت حاصل ہوگی۔
 بیشک حق تعالیٰ تجھ کو تیری ہمت اور سچائی اور اخلاص کی مقدار پر
 عطا فرمائے گا۔ کوشش کر اور (عمل کے) پورے ہو اور (توفیق کا) طالب
 بن کہ تجھ سے کچھ بن نہیں سکتا اور تیرا ہونا بھی ضروری ہے۔ نیک
 اعمالیوں کی تحصیل میں تکلیف و محنت اٹھا جیسا کہ رزق کی تحصیل
 میں محنت اٹھاتا ہے۔ عوام الناس کے ساتھ شیطان اس طرح
 کھیلتا ہے جیسا تم میں کوئی سوار اپنی گیند سے کھیلتا ہے کہ جس طرح
 وہ اپنے گھوڑے کو جدر چاہتا ہے گھماتا ہے اسی طرح شیطان آدمی
 کو جدر چاہتا ہے چکر دیتا ہے کہ ان کے دلوں کی گڈی پر ہاتھ مارتا
 اور (ان کو اپنے چنگل میں پھنسا کر) جو چاہتا ہے خدمت لیتا ہو فلت
 خانوں سے ان کو نیچے اتار لاتا اور محراؤں سے باہر نکالتا اور (ظلام بنانا)
 اپنی خدمت میں کھڑا کر لیتا ہے اور نفس شیطان کی اس کارروائی میں

عَلَى ذَلِكَ وَتَهَيَّ لَهُ أَسْبَابَهُ يَا عَلَامُ أَهْرَبُ
 نَسَكَ بِسُوطِ الْجُوعِ وَالنَّمِ مِنْ الشَّهَوَاتِ وَ
 اللَّذَاتِ وَاللَّذَّاهَاتِ وَأَهْرَبُ قَلْبَكَ بِسُوطِ
 الْخَوْفِ وَالْمَرَاقِبَةِ ۖ اجْعَلِ الْإِسْتِغْفَارَ دَابَّ
 نَفْسِكَ وَقَلْبِكَ وَسِرِّكَ ۖ فَإِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ
 ذَنْبٌ يَخْصُهُ ۖ أَلَمْ تَنْهَهُمْ بِالْمُؤَافَقَةِ وَالْمُتَابَعَةِ
 لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ ۖ يَا تَحِيلُ إِلَهَ رَايَةٍ إِذَا كَانَ
 الْقَدَرُ لَا يَمْنُكَ رَدُّهُ وَلَا تَغْيِيرُهُ وَخَوْفُهُ
 وَمُخَالَفَتُهُ فَلَا تَرُدُّ غَيْرَ مَا يُرِيدُ ۖ إِذَا كَانَ
 لَا يُرِيدُ شَيْئًا لَا يَتَّعِ وَلَا تَتَّعُ نَفْسُكَ وَكَلْبُكَ
 فِيهِ ۖ سَلِمَ الْكُلُّ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَعَلَّقْ
 بِذِيْلِ رَحْمَتِهِ بِبَيْدِ تَوْبَتِكَ إِلَيْهِ ۖ فَإِذَا دُمْتَ
 عَلَى هَذَا تَرَوُلُ الدُّنْيَا مِنْ عَيْنِ قَلْبِكَ وَوَأْسِكَ
 وَلَتَهْوَنَ عَلَيْكَ مَصَادِبُهَا وَتَرُدُّ شَهْوَاهَا وَ
 لَنَ إِتْهَأَوْا لَا تَشْكُرُ مِنْ قُرْصَاتِهَا وَكُسَعَاتِهَا
 لَيْسَ يُرْسِكُ وَالْمَلَاءُ كَالسِّيَةِ ۖ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَةٌ فَرَعُونَ
 لَنَّا تَحَقَّقْ أَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ بِاللهِ
 عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهَا فَضَرَبَ فِي يَدَيْهَا
 وَرَجَلَيْهَا أَوْ تَادَا مِنْ حَلْدِيْدٍ
 وَجَعَلَ يِقَاقِيْمَا بِالسَّيْطَانِ رَفَعَتْ
 رَأْسَهَا إِلَى السَّمَاءِ فِي لَيْلِ الْوَيْلِ
 الْجَنَّةِ مُفْتَحَةً ۖ وَالْمَلَائِكَةُ
 تَكْنِي فِيهَا بَيْتًا ۖ وَجَاءَهَا
 مَلَكُ الْمَوْتِ

مدد کرتا اور اس کے سامان اس کے لئے ہینا کر دیتا ہے۔
 صاحبزادہ۔ اپنے نفس کو بھوک میں ڈالنے اور خواہشات و لذات
 و مزخرفات سے باز رکھنے کے چابکوں سے مارا اور اپنے قلب کو
 خوف اور مراقبہ کے چابک سے پریٹ۔ استغفار کو اپنے نفس
 اور قلب اور باطن کی عادت قرار دے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے
 جداگانہ نگاہ ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے (پس ہر ایک کو توبہ کی
 مدد حاجت ہو) ان پر ہر حالت میں موافقت اور متابعت لازم کر
 اے کم سمجھ جبکہ تقدیر کا رد کرنا یا اس کو بد نیا یا مٹا دینا یا اس کے
 خلاف کر سکتا تیرے ارکان میں نہیں ہے تو اس کے ارادہ کے خلاف
 تو ارادہ ہی کیوں کرتا ہے؟ جبکہ تجھ کو وہی پہنچتا ہے جو وہ چاہتا ہے
 تو تجھ کو چاہیے کہ خود کوئی چیز چاہے ہی نہیں۔ اور جب وہ چیز ہو
 نہیں سکتی جس کو وہ نہ چاہے پس تو اپنے نفس اور قلب کو (اس کے
 ہوجانے کی ہوس میں) فضول مشقت کے اندر مت ڈال اور
 سب کچھ اپنے رب کو سونپ دے اور اس کی طرف رجوع اور توبہ
 کے ہاتھ سے اس کی رحمت کا دامن پکڑ لے۔ پس جب تو ہمیشہ اس حالت
 پر رہے گا تو دنیا کی مصیبتوں کا برداشت کرنا اور اس کی شہوتوں
 اور لذتوں کا چھوڑنا تجھ کو سہل ہو جائے گا اور نہ تو اس کے ڈنک
 مارنے کی شکایت کرے گا اور نہ ڈسنے کی۔ تیرے نفس اور مصیبت
 کی تکلیف کا یہ حال ہو جائے گا جیسے فرعون کی بی بی حضرت آسیہ کا
 حال تھا کہ جب فرعون کو تحقیق ہو گیا کہ وہ حق تعالیٰ پر ایمان لے آئی
 ہیں تو اُس نے ان کے (چومنا کرنے کا) حکم دیا پس ان کے ہاتھوں
 اور پانوں میں لوہے کی یخیں ٹھوک دیں اور چابکوں سے ان کو
 تکلیف پہنچانے لگا۔ حضرت آسیہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا
 تو دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے اس میں
 ایک محل تعمیر کر رہے ہیں۔ اور ان کے پاس ملک الموت آئے

مکتا ہے مگر عالم
 نے اس کے ساتھ مشغول
 اس کے سوا
 پس اس
 غلوب و مطیع
 ہو کر دنیا کے
 فروغ جاسے اور
 تعالیٰ تک پہنچ
 جاسے گی اور
 پیچھے بٹھاسکے گا
 ستر کے نوالے
 بنا و بلیں مت کر
 توقع رکھ کہ یہ
 فصل ہوگی
 کی مقدار پر
 توفیق کا طالب
 ہے۔ نیک
 فی کی تحصیل
 اس طرح
 ہے کہ جس طرح
 سلطان آدمی
 پر ہاتھ مارتا
 لیتا ہر ملت
 در غلام بنا کر
 روانی میں

لَيَقْبِضَنَّ رُوحَهَا ۖ فَقَالَ لَهَا هَذَا الْبَيْتُ لَكَ ۖ
فَضَحِكَتْ وَذَهَبَ عَنْهَا أَمْرُ الْعُقُوبَةِ ۖ وَقَالَتْ
رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۖ فَهَكَذَا
تَصِيرُ أَنتِ ۖ لَا تَكُ تَنْتَظِرِينَ عَيْنَ قَلْبِكَ وَيَقِينِينَ
إِلَى مَا شِئْتَ فَتَصِيرِي عَلَى مَا هُنَا مِنَ السَّاءِ وَ
الْأَفَاتِ وَتَخْرُجِي مِنْ حَوْلِكَ وَفَوْتِكَ ۖ وَلَا
تَأْخُذِي وَلَا تُعْطِي وَلَا تَتَحَرَّكِ وَلَا تَسْكُنِي إِلَّا
بِحَوْلِ اللَّهِ وَتَوَكَّلِي ۖ تَفْقِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ تَسْلَمُ
أَمْرَكَ إِلَيْهِ شَوَاقِفُهُ فَيْدُكَ وَبِنِ الْخَلْقِ ۖ فَلَا
تَدْبُرُ مَعَ تَدْبِيرِهِ وَلَا تَحْكُمُ مَعَ حُكْمِهِ وَلَا تَخْتَارُ
مَعَ اخْتِيَارِهِ ۖ مَنْ عَرَفَ هَذَا الْحَالَ لَا
يَطْلُبُ غَيْرَهُ ۖ لَا يَكُونُ لَهُ أُمْنِيَّةٌ سِوَاهُ ۖ
كَيْفَ لَا يَسْتَقِي الْعَاقِلُ هَذَا الْحَالَ
وَصُحْبَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا
تَتَعَمَّرُ إِلَّا بِهِ ۖ

الْمَجْلِسُ الْخَادِي وَالْارْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ
إِعْلَمُوا أَنَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا مُهْرَكَةٌ بِتَحْرِيكِهِ
وَمُسْكِنَةٌ بِتَسْكِينِهِ ۖ إِذَا نَبَتْ هَذَا
لَهُ اسْتِرَاحَ مِنْ ثَقَلِ الشَّرِّ
بِالْخَلْقِ وَاسْتِرَاحَ الْخَلْقُ مِنْهُ ۖ
لَا تَدَّةٌ لَا يَغِيبُ عَلَيْهِمْ وَلَا
يُطَالِبُهُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا
يَلِيهِ ۖ

تاکہ ان کی روح قبض کریں تو فرمایا کہ (اے آسٹ) یہ محل مہتابے
ہی لئے ہے۔ پس وہ ہنس دیں اور فرعونی سرکاری تکلیف سب جاتی
رہی اور عرض کیا کہ "اے میرے پروردگار میرے لئے اپنے قریب
جنت میں محل تیار فرما۔" پس اسی طرح تو بن جائے گا کیونکہ جو کچھ
وہاں نعمتیں ہیں وہ تجھ کو تیرے قلب اور نقیب کی آنکھ سے نظر آئیں گی،
پس جو کچھ یہاں بائیں اور مصیبتیں ہیں اُن پر تو صابر بن جائے گا اور
اپنی طاقت اور زور (کے احاطہ سے) باہر نکل جائے گا کہ لینا اور
دینا اور ملنا جلنا اور ٹھہرنا سب حق تعالیٰ ہی کے زور و قوت
سے ہو گا۔ تو اس کے حضور میں فنا ہو جائے گا اور اپنا سارا کام اسکو
سونپ دے گا۔ اپنے متعلق اور مخلوق کے متعلق اس کی موافقت
کرے گا کہ نہ اس کی تدبیر کے ساتھ اپنی تدبیر کو دخل دے گا نہ
اس کے حکم کے ساتھ اپنے حکم کو اور نہ اس کے اختیار کے ساتھ
اپنے اختیار کو۔ جو اس حال سے واقف ہو جاتا ہے وہ اسکے سوا
دوسرے کا طالب نہیں ہوتا اور نہ اس کے سوا اس کی کچھ آرزو
رہتی ہے۔ بھلا عقلمند شخص اس حالت کی آرزو کیوں نہ کرے اور
حال یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی مصاحبت اس کے بغیر پوری ہی
نہیں ہوتی۔

اکتالیسویں مجلس

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) خوب سمجھ لے کہ ساری چیزیں اسی کی حرکت
دینے سے متحرک بنتی ہیں اور اسی کے ساکن بنانے سے ساکن بنتی
ہیں۔ جب کسی بندہ مومن کے لئے یہ امر متحقق ہو گیا تو مخلوق کو
شریک خدا سمجھنے کے بوجھ سے اس کو راحت مل گئی اور مخلوق کو اس سے
راحت مل گئی کیونکہ نہ وہ (مخلوق کی اینداؤں کے سبب) ان پر الزام قائم
کرتا ہو اور نہ اپنی ذات کے متعلق ان سے کسی غصے کا مطالبہ کرتا ہے۔

إِنَّمَا يَطْلِبُهُمْ بِمَا طَلَبَهُمُ بِهِ الشَّرْعُ فَحَسْبُ
يُطْلِبُهُمْ شَرْعًا وَيَعِزُّهُمْ عِلْمًا جَمْعًا بَيْنَ
الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ: رُؤْيَاهُ فَعِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي الْخَلْقِ عَزِيدٌ لَا يَنْقُضُ رَهْمَا الْحُكْمُ هُوَ
الْمُقَدَّرُ وَهُوَ الْمَطْلَبُ: لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْأَلُونَ هَذَا أَمْعَتَقْدُ كُلِّ مُسْلِمٍ
مُؤَقِّنٌ مُوَحِّدٌ رَاضٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مُؤَافِقٌ لَهُ فِي أَفْضِيَّتِهِ وَأَقْدَارِهِ وَصُنْعِهِ
فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ: هُوَ عَنِّي عَنْ نَفْسِكَ وَصَبْرِكَ
وَلَعَنِي يَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُ: فِي دَعْوَاكَ هَلْ
تَصْدُقُ أَوْ تَكْذِبُ: أَلَمْ يَجِبْ لَكَ شَيْئًا
يُسَلِّمُ الْكُلَّ إِلَى تَحْبُوبِهِ: تَحْبُوبُهُ وَتَمَلُّكَ
لَا يَجْتَمِعَانِ: أَلَمْ يَجِبْ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
الْصَّادِقُ فِي تَحْبُوبِهِ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَقَالَ
وَعَاقِبَتَهُ: وَيَتْرَكَ اخْتِيَارَكَ فِيهِ وَفِي
غَيْرِهِ: لَا يَتَّهِمُهُ فِي كَثْرَتِهِ: لَا يَسْتَعْلِهُ
لَا يَنْخَلُهُ: يَخْلُو عِنْدَهُ كُلُّ مَا يَصْدُرُ إِلَيْهِ
مِنْهُ: تَسَدَّدَتْ جَهَاتُهُ لَا يَبْقَى لَهُ إِلَّا هَكَذَا
وَاحِدٌ: يَا مَنْ يَدْعُونِي
حُبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَكْمُلُ لَكَ
فَحَبَّتَكَ
إِيَّاهُ

بجز ان باتوں کے جن کا مطالبہ ان سے شریعت کر رہی ہو کہ ناز پھو
اور روزہ رکھو) شرفاً ان سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کے اعتبار سے انکو
⁷⁴ معذور سمجھتا ہے تاکہ علم اور علم دونوں کو ایک جگہ جمع کرے۔ مخلوق میں
فعل خداوندی پر نظر کرنا کہ جو کچھ بھی کوئی کر رہا ہے حق تعالیٰ کے تصرف
کا ظہور ہے، ایک عقیدہ ہے جس سے حکم نہیں ٹوٹتا (اور یوں نہیں کہہ سکتے
کہ جس کی تقدیر میں کفر ہے اس کو ایمان لانے کا حکم کیوں کیا جاتا ہو)
وہی تقدیروں کا مقرر کرنے والا ہے (کہ جس کی تقدیر میں جو چاہا لکھا)
اور وہی مطالبہ کرنے والا ہے (کہ ہر ایک سے طاعت و ایمان کا تقاضہ
فرمایا) جو کچھ وہ کرے اس کی پوچھ گچھ اس سے نہیں کی جاسکتی (کیونکہ
اس سے بڑا کوئی ہے ہی نہیں جو ہمارے پرس کرے) اور مخلوق سے پوچھ
ہوتی ہے۔ ہر مسلمان صاحب یقین و موجد کا جو حق تعالیٰ سے راضی
اور اس کی قضا و قدر اور مخلوق میں اس کی صنعت کی موافقت رکھنے
والا ہے اس کا یہی عقیدہ ہو۔ حق تعالیٰ کو تیرے نفس اور تیرے صبر کی حاجت
نہیں ہے لیکن دیکھتا ہے کہ تو کرتا کیا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہو یا
جھوٹا؟ محب اپنے قبضہ میں کچھ بھی نہیں رکھتا۔ سب کچھ اپنے محبوب کے
حوالہ کر دیا کرتا ہے۔ محبت اور اپنا قبضہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے حق تعالیٰ
کا محب جس کو اس کی سچی محبت ہوتی ہے وہ اپنا مال اور اپنا نفس اور
اپنا انجام سب اسی کے حوالہ کرتا اور اپنے نفس اور دوسروں کے متعلق
اس کو مختار رکھ بنا دیتا ہو۔ نہ اس کے تصرفات میں اس پر لازم قائم کرتا ہو
نہ اس سے ملدی مچاتا ہو اور نہ اسکو بخیل سمجھتا ہے جو کچھ بھی اسکی طرف سے اس کو
پہونچتا ہے وہ اس کو میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ بحر ایک سمت (یعنی خدا)
واحد کے جملہ اطراف اس کے لئے مسدود ہو جاتی ہیں۔ لے محبت
خداوندی کے مدعی۔ جب تک تیرے حق میں ساری اطراف مسدود

لے مثلاً بے نازی کو دیکھا تو اس کو ناز کا حکم تو ضرور کر چکا کہ شریعت نے امر فرمایا ہو لیکن اسکے ساتھ ہی یوں سمجھ کہ علم خداوندی میں اگر بے نازی لکھا ہوتا تو ضرور پڑھا کر چو کہ
بے نازی لکھا ہوا ہو اس لئے معذور ہے کہ تقدیر کے خلاف کرنے پر کسی قدرت نہیں ہیں جس طرح اشرفی کی تعمیل میں وعظ و نصیحت اور تشدد و سختی سے باز نہ آیا اسی طرح علم
کے درجہ میں اس کو معذور سمجھ کر اپنے اعمال پر معذور نہ ہو اور قضا و قدر کے عقیدہ پر مضبوطی کے ساتھ جہاں ۱۲

یہ محل تہاے

لیف سب بات

اپنے قریب

یونہی جو کچھ

سے نظر آئیگی

بن جائے گا اور

کے کا کہ لینا اور

ور وقت

سارا کام اسکو

کی موافقت

دے گا نہ

منتیار کے ساتھ

اسکے سوا

کی کچھ آزد

نہ کرے اور

بر پوری ہی

سی کی حرکت

ساکن بنی

مخلوق کو

کو اس سے

پر لازم قائم

کرتا ہے۔

حَتَّى تَسْنَدَ إِلَيْهِكَ فِي حَقِّكَ ۖ لَا يَبْقَى لَكَ إِلَّا
 جَهَنَّمُ وَاحِدَةٌ ۖ تَحْبُوبُكَ يُخْرِجُ الْخَلْقَ مِنْ
 قَلْبِكَ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى ۖ فَلَا يُحِبُّ
 الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةَ ۖ تَسْتَوْحِشُ مِنْكَ وَ
 تَسْتَأْنِسُ بِهِ ۖ تَصِيرُ كَمَجْنُونٍ لَيْلًا ۖ لَمَّا
 تَمَكَّنْتَ مِنْهُ الْمَحَبَّةُ خَوَجَ مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ
 وَرَضِيَ بِالْوَحْدَةِ وَخَاطَطَ الْوَحْشَ ۖ خَوَجَ
 مِنَ الْحُمْرِ وَرَضِيَ بِالشَّرَابِ خَوَجَ مِنْ قُلُوحِ
 الْخَلْقِ وَذَرَهُمْ ۖ صَارَ كَلَامُهُمْ وَسُكُوتُهُمْ عِنْدَهُ
 وَاجِدًا رِضًا هُمْ عِنْدَهُ وَسَخَطُهُمْ عِنْدَهُ وَاحِدًا ۖ
 قِيلَ لَهُ بَعْضُ الْأَيَّامِ مَنْ أَنْتَ ۖ قَالَ لَيْلِي ۖ
 وَقِيلَ لَهُ أَيُّهَا مَنْ أَنْتَ ۖ جِئْتَ ۖ قَالَ لَيْلِي ۖ قِيلَ
 لَهُ إِلَى أَيَّنْ تَمُرُّ ۖ قَالَ لَيْلِي ۖ عَمِّي عَمَّا سِوَاهَا
 وَطَرُشٌ عَنْ سَمَائِعٍ غَيْرِ كَلَامِهَا ۖ لَمْ يَرِحْ
 عَمَلًا بَعْدَ لَيْلِي ۖ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ
 وَإِذَا تَسَاعَدَتِ النَّفُوسُ عَلَى الْهَوَى
 فَالْخَلْقُ يَضْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ
 هَذَا الْقَلْبُ إِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَآحَبَّهُ
 وَقَرَّبَ مِنْهُ يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْخَلْقِ وَالسُّكُونِ
 إِلَيْهِمْ ۖ يَسْتَوْحِشُ مِنْ أَكْلِهِ وَشَرِّهِ وَلَمَّا سَمِعَ
 رَنِكَاحَهُ يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْعُمْرَانِ وَيَهْمُ عَلَى
 وَجْهِهِ إِلَى الْخَرَابِ ۖ لَا يُقِيدُ شَيْءٌ وَسْوَى
 أَمِيرِ الشَّرِّعِ ۖ يُقِيدُهُ فِي الْأَمْرِ
 النَّبِيُّ ۖ وَالْفِعْلُ يُقِيدُهُ ۖ إِلَى
 وَقْتٍ مَبِجَى ۖ الْقَدَرُ

ہو کر صرف ایک جہت باقی نہ رہ جائے گی تیری محبت کامل نہ ہوگی۔
 تیرا محبوب عرش سے نیک فرشتے تک جملہ مخلوقات کو تیرے قلب سے
 نکال باہر کرے گا۔ پس تو نہ تو دنیا کو محبوب سمجھے گا نہ آخرت کو۔ اپنے آپ
 سے وحشت کھائے گا اور اس کی ذات سے انس پاسے گا تو لیلے کے مجوں
 کی طرح بن جائے گا کہ جب اس کے قلب میں محبت سچ گئی تو مخلوق سے
 باہر نکل گیا اور تنہائی پسند آئی اور وحشی جانوروں میں جا ملا۔ آبادی سے
 نکلا اور ویرانہ سے راضی ہوا۔ مخلوق کی مدح اور مذمت کی مسترت
 و غم سے نکل گیا۔ لوگوں کا کلام اور سکوت اس کے نزدیک یکساں
 بن گیا۔ اور ان کی خوشنودی و ناراضی اس کے نزدیک برابر ہو گئی۔
 ایک دن کسی نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ جواب دیا کہ "لیلے"
 ایک شخص نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو؟ کہنے لگا "لیلے" پھر اس نے
 پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ بولا "لیلے" غرض لیلے کے سوا ہر چیز سے
 فنا اور بجز اس کی بات کے ہر بات سے بہر اس گیا کہ کسی ملامت
 کر نیوالے کی ملامت اس کو لیلے سے لوثانہ سکی کسی نے کیا خوب کہا ہے

وَإِذَا تَسَاعَدَتِ النَّفُوسُ عَلَى الْهَوَى

فَاخْلُقْ يَغْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ

جب محبت نفوس میں بچ جاتی ہے اس وقت جو لوگ (نصیحت
 کرتے ہیں تو گویا) ٹھنڈے لوہے پر چوٹ مارتے ہیں (کہ بالکل بے فائدہ
 ہے) یہ قلب جب حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتا اور اس کو محبوب
 سمجھتا اور اس کا مقرب بنتا ہے تو مخلوق سے اور ان کے پاس قرار پانے سے
 گھبراتا ہے اور اپنے کھانے پینے پینے اور جماعت تک سے وحشت
 کھاتا ہے۔ آبادی سے متوحش ہوتا اور سراپہ و پریشان ویرانہ
 کی طرف بھاگتا ہے کہ بجز امر شریعت کے کوئی چیز اس کو روک نہیں
 سکتی۔ بس یہی امر وہی ہے جو اس کو مفید کر لیتی ہے اور فعل
 خداوندی نزل تقدیر کے وقت اس کو قید کر لیتا ہے (کہ نہ فرائض نہ

مل نہ ہوگی۔

نے قلب سے

کہو اپنے آپ

لیے کے جنوں

تو مخلوق سے

آبادی سے

دک سترت

یک کیساں

ابر ہو گئی۔

کہ "یے"

پھر اس نے

ہر چیز سے

ملاست

بکہا کہ

رضیعت

بالکل بظرف

محبوب

ارپانے سے

رحمت

دیرانہ

روک نہیں

فعل

فرانق

اللَّهُمَّ لَا تَدْعَنَا مِنْ يَدِ رَحْمَتِكَ فَتَغْرَقَ فِي
 بَحْرِ الدُّنْيَا وَبَحْرِ الْوُجُودِ يَا مَاهِرَ الْكَرَمِ وَ
 الْأَرَاءِ وَالسَّابِقَةِ أَدْرَكْنَا يَا عَلَّامُ مَنْ
 لَا يَعْمَلُ بِمَا أَقُولُ ۖ لَا يَفْهَمُ مَا أَقُولُ ۖ كَذَّابًا
 عَمِلَ فَمَهْمٌ ۖ إِذَا لَمْ تُحْسِنِ الْكَلَامَ فِي وَلَا
 تُؤْمِنُ بِمَا أَقُولُ وَلَا تَعْمَلُ بِهِ كَيْفَ نَعْمُ
 أَنْتَ جَائِعٌ تَهْفُ عِدَالِي وَلَا كُفْلٌ مِنْ
 طَعَامِي كَيْفَ تَطْبَعُ عَنْ أَيْ هُدًى رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ آدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۖ مَنْ مَرَّ مِنْ
 لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ رَاضٍ عَنِ اللَّهِ مَرَّ جَلًّا
 صَادِرًا عَلَى مَا نَزَلَ بِهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ
 كَيَوْمِ بَدْرٍ ۖ وَكَذَلِكَ أُمُّهُ ۖ بِكَ لَا يَجِيءُ شَيْءٌ وَلَا
 بَدٌّ مِنْكَ ۖ كَانَ مُعَاذُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ
 يَقُولُ لِلصَّحَابَةِ قَوْمُوا مَثُومًا
 سَاعَةً ۖ إِلَى قَوْمُوا ذُقُوا سَاعَةً
 قَوْمُوا ادْخُلُوا الْبَابَ سَاعَةً ۖ
 رَفَقَهُمْ ۖ كَانَ يُشِيرُ إِلَى
 الْإِجْلَاءِ عَلَى أَشْيَاءَ غَامِضَةٍ
 يُشِيرُ إِلَى الظُّلُمِ بَعْدَ الْبَيِّنَةِ
 لَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنًا وَ
 لَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مُؤْمِنًا
 وَلِهَذَا السَّاقِلُ
 الصَّحَابَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمْ

محرمات کی تعمیل سے گھبراتا ہے اور نہ امورِ تقدیر سے بقیار ہوتا ہے
 یا اللہ ہم کو اپنی رحمت کے ہاتھ سے چھوڑ مت دیجو ورنہ ہم دنیا
 اور وجود کے سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ اے کرم اور عقول اور
 تقدیر کے بخش ہاسے ہم کو تمام صاحبزادہ جو میرے قول پر عمل
 نہیں کرتا وہ میرے قول کو سمجھتا بھی نہیں۔ پس جب عمل کرے گا
 تب ہی سمجھے گا۔ جب تجھ کو میرے ساتھ حسن ظن ہی نہیں اور جو
 کچھ میں کہتا ہوں نہ تو اس کا یقین لانا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہو
 تو پھر سمجھے گا کس طرح؟ تو بھوکا ہے کہ میرے سامنے کھڑا ہے۔
 مگر میرے کھانے میں سے کھاتا نہیں پھر تیرا پیٹ بھرے
 تو کیوں کر بھرے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو یوں فرماتے سنا کہ جو شخص ایک رات بیمار رہے درنہ ایک
 وہ حق تعالیٰ سے راضی اور جو تکلیف اُس نے نازل فرمائی ہو اس
 پر صابر ہو تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا باہر نکل جاتا ہے جیسے اُس
 دن (بے گناہ تھا) جبکہ اس کی ماں نے اس کو جانتا تھا۔ تجھ سے کچھ بین
 بھی نہیں سکتا اور تیرے بغیر چارہ بھی نہیں۔ پس صبر و رضا کی ہمت
 تو کر (فضل حق تعالیٰ فرمایا) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ صحابہ سے
 کہا کرتے تھے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ آؤ ایک ساعت کے لئے تو ایمان
 لے آؤ میں۔ مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو جاؤ ایک ساعت کیلئے تو
 (مشاہدہ و ایقان کا) ذائقہ چکھ لو۔ ایک ساعت کیلئے تو خاص دروازہ
 میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت معاذ کا یہ فرمانا صحابہ پر شفقت کی نگاہ
 سے تھا کہ (ایمان کا حکم فرما کر) دقیق باتوں سے آگاہ ہونے
 کی طرف اشارہ اور یقین کی آنکھ سے دیکھنے کا ایما فرماتے
 تھے (کیونکہ) ہر مسلمان شخص مومن نہیں ہو کرتا اور ہر مومن صاحب
 ایقان نہیں ہوتا۔ اسی لئے جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اِذَا خُلِيَ
الْمُحَدِّثُ
صَحْبًا
عَزَّوَجَلَّ
الْقَلْبُ
وَالْقَبْرُ
بَدَلَهُ
الْمَاءُ
وَقَالَ
عَشْرَ
عَيْنِ
مَنْ أَحَدُ
وَمَنْ آ
عَلَى
فَلْيَكُنْ
مَنْ أَحَدُ
وَجَلَّ
اللَّهُ أَتَقَا
مَعْصِيَتِهِ
وَجَلَّ
يُصَحِّحُ
الْعَجَائِبُ
أَسْبَابُكَ
تَوَكَّلْ

جذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاذ ہم سے کہتے ہیں کہ کھرٹے ہو جاؤ۔ آؤ ایک ساعت کے لئے تو ایمان لے آؤں۔
یا رسول اللہ کیا ہم صاحب ایمان نہیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ معاذ کو ان کی حالت پر چھوڑ دو کہ وہ غلبہ حال میں ایک بلند درجہ کا نام ایمان رکھے ہوئے ہیں، اے اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اپنے شیطان اور اپنی دنیا کے بندہ۔ نہ خدا کے نزدیک تیری کچھ قدر و منزلت ہے نہ اس کے نیک بندوں کے نزدیک جو شخص بندہ آخرت بنتا ہے میں اس کی طرف بھی التفات نہیں کرتا پھر اس کا تو کیا پوچھنا جو بندہ دنیا بنا ہوا ہے۔ تجھ پر افسوس کام کئے بغیر محض زبان کی بک بک سے تیرا کام کیا چلے گا۔ تو دروغ گو ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ راست گو ہے۔ تو شرک کا مرتکب ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ صاحب توحید ہے۔ تو بیمار ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ صاحب تندرست تیرے ساتھ کھوٹا ہے۔ اور تو دھیان جمائے بیٹھا ہے کہ جو ہر ہے۔ میرا کام تیرے ساتھ یہی ہے کہ تجھ کو جھوٹ سے روکوں اور راست گوئی کی تاکید کروں۔ میرے ہاتھ میں تین کسوٹیاں ہیں جن سے (کھوٹے گھرے کی) شناخت کرتا ہوں یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور میرا قلب۔ آخر کسوٹی (یعنی قلب) میں عکس منعکس ہو جاتے ہیں (اور ہر شخص کی حالت بحسبہ معلوم ہو جاتی ہے) قلب اس مرتبہ پر نہیں پہنچتا جب تک کہ اس کے لئے کتاب اور سنت پر عمل متحقق نہ ہو جائے۔ علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہے۔ علم پر عمل کرنا علم کا نور ہے۔ صفائی کی بھی صفائی ہے جو ہر کا بھی جو ہر ہے اور مغز کا بھی مغز ہے۔ علم پر عمل کرنا قلب کو پاک اور درست بناتا ہے پس جب قلب درست ہو جاتا ہے تو اعصاب بھی درست ہو جاتے ہیں۔ جب قلب پاک صاف ہو جاتا ہے تو اعصاب بھی

لِلْبَقِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَعَاذًا يَقُولُ لَنَا قَوْمًا نُؤْمِنُ سَاعَةً أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ فَقَالَ دَعُوا مَعَاذًا وَشَانَهُ يَا عَبْدَ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبِيعَهُ وَشَيْطَانَهُ وَدُنْيَاهُ ۖ لَا قَدْرَ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ ۖ مَنْ يَتَعَبُدُ الْآخِرَةَ لَا آتَتْهُ إِلَيْهِ ۖ كَيْفَ مَنْ يَتَعَبُدُ الدُّنْيَا وَيُحِبُّكَ أَتَيْتُ تَعْمَلُ بِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ بِالْأَعْمَلِ ۖ أَنْتَ تَكْذِبُ وَعِنْدَكَ أَتُكْ تَصَدِّقُ ۖ تُشْرِكُ وَعِنْدَكَ أَتُكْ تُوجِدُ ۖ تَمْرَمُ وَتَعْتَقِدُ الصَّحَّةَ ۖ مَعَكَ بِالْخَفِثِ وَتَعْتَقِدُ أَنَّهُ جَوْهَرٌ ۖ شَعْلِي مَعَكَ أَنْ أَمْنَعَكَ مِنَ الْكَذِبِ وَأَمْرَكَ بِالصِّدْقِ ۖ وَيَبْدِي ثَلَاثَ عَشْرَةَ أَصْنَافٍ أَعْرِفُ بِهَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَقُلُوبِي ۖ أَلَمْ حَلَّتْ الْآخِرَةُ بَيْنَتَيْنِ فِيهِ الْإِشْبَاهُ لَا يَبْلُغُ الْقَلْبُ إِلَى هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ حَتَّى يَنْتَحِقَ لَهُ الْعَمَلُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۖ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ تَاجُ الْعِلْمِ ۖ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ نُورُ الْعِلْمِ ۖ صَفَاءُ الصَّفَاءِ جَوْهَرُ الْجَوْهَرِ لُبُّ اللَّبِّ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ يُصَحِّحُ الْقَلْبَ وَطَهْرُهُ فَإِذَا صَفِيَ الْقَلْبُ صَحَّتِ الْجَوَارِحُ ۖ إِذَا طَهَّرَ الْقَلْبَ طَهَّرَ الْجَوَارِحَ ۖ

إِذَا خَلِمَ عَلَيْهِ خَلِمَ عَلَى الْجَنَّةِ ۖ إِذَا صَلَحَتْ ۖ
 الْمُنْعَةُ صَلَحَتْ الْبُنْيَةُ ۖ صَحَّةُ الْقَلْبِ مِنْ
 صَحَّةِ السِّرِّ الَّذِي بَيْنَ الْأَدَمِيِّ وَبَيْنَ رَبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلَسْ طَائِرٌ وَالْقَلْبُ قَفْصُهُ ۖ وَ
 الْقَلْبُ طَائِرٌ وَالْبُنْيَةُ قَفْصُهُ ۖ وَالْبُنْيَةُ طَائِرٌ
 وَالْقَبْرُ قَفْصُهَا ۖ وَهُوَ قَفْصُ الْخَلْقِ الَّذِي لَا
 بُدَّ لَهُمْ مِنَ الدُّخُولِ إِلَيْهِ

الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مُبْرَكَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ تَاسِعِ
 عَشَرَ رَجَبِ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
 عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ ۖ
 وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ
 عَلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ
 فَلْيَكُنْ وَائْتِاقِي مَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْتَقِ عَلَى مَا فِي يَدِهِ ۖ
 مَنْ أَحَبَّ الْكِرَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ ۖ لِأَنَّهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِنْ أَكْرَمْتُكُمْ عِنْدَ
 اللَّهِ اتَّقَاكُمْ أَلْكَرَامَةُ فِي تَقْوَاهُ ۖ وَالْمَهَانَةُ فِي
 مَعْصِيَتِهِ ۖ وَمَنْ أَحَبَّ الْقُوَّةَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لِأَنَّ الشَّوْكَلَ
 يُصَيِّمُ الْقَلْبَ وَيُقَوِّيه وَيَهْدِيهِ وَيُزِيلُ
 الْعَجَائِبَ لَا تَتَكَلَّفُ عَلَى دَرْهِمِكَ وَلَا دِينَارُكَ فَوْ
 أَسْبَاكَ فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْجِزُكَ وَيُضْعِفُكَ ۖ وَ
 تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ يُقَوِّيكَ وَيُعِينُكَ

پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ جب قلب کو خلعت عطا ہوتا ہے تو
 حیم کو بھی خلعت ہوتا ہے۔ جب یہ گوشت کا ٹکڑا نیکو کار بن جاتا
 ہے تو بدن بھی نیکو کار ہو جاتا ہے۔ قلب کی صحت اُس باطن کی صحت
 پر موقوف ہے۔ جو آدمی اور اس کے پروردگار کے درمیان ہے
 باطن (گویا) پرندہ ہے اور قلب اس کا پنجرہ ہے اور قلب ایک
 پرندہ ہے اور بدن اس کا پنجرہ ہے اور بدن ایک پرندہ ہے اور
 اس کا پنجرہ ہے اور قہر ساری مخلوق کا پنجرہ ہے کہ سب کو اس میں جاتا

بیا لیسویں مجلس

(بوقت صبح ۱۹ رجب ۱۰۲۵ھ مدرسہ معمرہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا
 کہ جس شخص کو پسند ہو کہ سب زیادہ با عزت بنے تو اس کو لازم ہے
 کہ اللہ کا خوف حاصل کرے اور جس کو پسند ہو کہ سب زیادہ زوردار
 بنے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور جس کو پسند ہو
 کہ سب زیادہ تو مگر بنے تو اس کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کی چیزوں سے
 زیادہ حق تعالیٰ کے ہاتھ کی چیزوں پر اعتماد رکھے۔ جو شخص دنیا اور
 آخرت میں عزت چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ کا ڈر رکھے
 کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ بیشک خدا کے نزدیک تم میں سب زیادہ
 با عزت وہی ہے جو سب میں زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ عزت
 اس کا ڈر رکھنے میں ہے اور ذلت اس کی نافرمانی میں ہے۔ اور جو
 شخص دین خداوندی میں قوت کا خواہاں ہے اس کو لازم ہے
 کہ حق تعالیٰ پر توکل حاصل کرے کیونکہ توکل قلب کو صحیح اور قوی
 اور مہذب بناتا اور اس کو ہدایت بخشتا اور عجائبات دکھلاتا ہے
 تو اپنے سیم و زر اور اسباب پر بھروسہ مت کر کہ یہ تجھ کو عاجز اور ضعیف
 بنا دے گا اور اللہ پر بھروسہ کر کہ یہ تجھ کو قوی بنا دے گا تجھ کو مدد

عائد ہم سے کہتے
 میان لے آویں
 نے فرمایا کہ
 ایک بلند درجہ
 اہل بیت
 کے نزدیک
 کے نزدیک
 بات نہیں کرتا
 فوس کام
 تو دروغ گو
 کر کا کرب
 بیمار ہے
 ساتھ کھو
 تیرے ساتھ
 مد کروں۔
 کے کی
 اللہ
 ہو جاتے
 اس
 سنت پر
 پر عمل
 جو ہر
 بت بناتا
 ہو جاتے
 رہی

وَيَلْطِفُ بِكَ وَيَفْتَحُ لَكَ مِنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ
يُخَوِّي قَلْبَكَ وَلَا تَبَالِي بِسُجَى الدُّنْيَا وَهَلْهَا
بِاقْبَالِ الْخَلْقِ دَادَ بَارِهُوَ فَيَمْنَعُ تَكُونُ أَقْوَى
النَّاسِ ۖ وَإِذَا تَوَكَّلْتَ عَلَى مَلِكٍ وَجَاهِكَ وَ
أَهْلِكَ وَأَسْبَابِكَ فَقَدْ تَعَرَّضْتَ لِمَقْتِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَلَزَوَالِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ ۖ وَلَا تَكُنْ عَيُورٌ
لَا يَحِبُّ أَنْ يَرَى فِي قَلْبِكَ غَيْرَةً ۖ وَمَنْ أَحَبَّ
الْغِنَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
دُونَ غَيْرِهِ ۖ وَلْيَقِفْ عَلَى بَابِهِ وَيَسْتَسْمِعْ مِنْهُ
أَنْ يَأْتِيَ بَابَ غَيْرِهِ ۖ وَيُعْصِمَ عَيْنَيْهِ عَنِ
النَّظَرِ إِلَى غَيْرِهِ ۖ أَعْيَفَ عَيْنِي الْقَلْبُ لَا عَيْنِي
الْقَلْبُ ۖ كَيْفَ تَشَقُّ بِمَا فِي يَدَيْكَ وَهُوَ مَعْرُوفٌ
لِلزَّوَالِ ۖ وَتَتَرَدَّدُ الْبَقَّةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ
لَا يَزُولُ ۖ يَحْمِلُكَ بِهِ يَحْمِلُكَ عَلَى الْبَقَّةِ يَحْمِلُكَ
تَهْتِكُ بِهِ كُلُّ الْغِنَى ۖ تَهْتِكُ بِغَيْرِهِ كُلُّ
الْفَقْرِ ۖ يَا تَارِكَ التَّقْوَى قَدْ حُرِّمَتْ الْكَرَامَةُ
دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ وَيَا مُتَوَكِّلًا عَلَى الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ
قَدْ حُرِّمَتْ الْقُوَّةُ وَالْعَزَّزُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا
وَآخِرَةً ۖ وَيَا وَاقِفًا بِمَا فِي يَدَيْهِ قَدْ حُرِّمَتْ
الْغِنَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً يَا
عَلَامُ مَنْ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ
مُتَّقِيًا مُتَوَكِّلًا وَاقِفًا قَائِمًا
بِالصَّبْرِ فَإِنَّهُ آسَاسُ
لِكُلِّ خَيْرٍ ۖ إِذَا
صَحَّحْتَ لَكَ

بہو نچا نیکا تجھ پر لطف برساے گا اور ایسی جگہ سے فتوحات لائے گا
جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تیرے دل کو اتنی قوت بخٹے گا کہ نہ تجھ کو
دُنیا کے آنے کی پروا ہوگی نہ اس کے چلے جانے کی۔ نہ مخلوق کی گمراہی
کی اور نہ ان کی بے وفائی کی۔ پس اس وقت تو سب سے زیادہ قوی بن جائیگا
اور جب تو اپنے مال و جاہ اور متعلقین و اسباب پر بھروسہ کرے گا
تو حق تعالیٰ شانہ کے غمہ اور ان چیزوں کے زوال کا نشانہ
بن جائے گا کیونکہ حق تعالیٰ شانہ نہایت باغیرت ہے۔ اس کو گوارا
نہیں کہ تیرے قلب میں اپنے سوا کسی دوسرے کو دیکھے۔ اور جو شخص
دُنیا و آخرت میں تو نگر بننا چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ
سے ڈرے اور کسی سے نہ ڈرے اور لازم ہے کہ اسی کے دروازے
پر کھڑا رہے۔ اور دوسرے کے دروازے پر جانے سے شرم کرے
اور دوسروں کی طرف نگاہ کرنے سے اپنی دونوں آنکھوں کو بند
کر لے۔ یعنی دل کی آنکھوں کو نہ کہ بدن کی آنکھوں کو۔ جو چیزیں
تیرے ہاتھ میں ہیں تو ان پر کس طرح بھروسہ کرتا ہے؟ حالانکہ وہ معرُض
زوال میں ہیں۔ اور حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چھوڑتا ہے؛ حالانکہ
اس کو کبھی زوال نہیں۔ حق تعالیٰ سے تیری نادانیت ہی دوسروں پر
بھروسہ کرنے کی طرف ابھار رہی ہے۔ نیز خدا پر بھروسہ کرنا پوری
تو نگر ہی ہے اور اس کے سوا دوسرے پر بھروسہ کرنا افلاس ہے۔
اے خوفِ خدا کے ترک کرنے والے تو دُنیا اور آخرت دونوں
جگہ عزت سے محروم رہا اور اے مخلوق اور اسباب پر بھروسہ
کرنے والے۔ تو دُنیا و آخرت میں حق تعالیٰ کا زور و طاقت
پانے سے محروم رہا اور اے اپنے ہاتھ کی چیزوں پر بھروسہ
رکھنے والے۔ تو دُنیا و آخرت میں حق تعالیٰ کی تو نگر سے محروم
رہا۔ صاحبزادہ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ متقی و متوکل اور وثوق
رکھنے والا بنے تو صبر کو ضروری سمجھ کہ وہ ہر خوبی کی بنیاد ہے۔

الرَّيَّةُ فِي الصَّبْرِ فَصَبْرَتْ لَوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 كَانَ جَزَاؤُهُ لَكَ أَنْ يَدْخُلَ قَلْبُكَ حُبُّهُ وَ
 قُرْبُهُ دُنْيَا وَآخِرَى ۝ الصَّبْرُ مُوَافَقَةُ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي قَضَائِهِ وَقُدْرَةُ الَّذِي سَبَقَ بِهِ
 عِلْمُهُ وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ عَلَى الْخَوْفِ
 ثَبَتَ هَذَا عِنْدَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤَقِنِ فَصَبْرٌ عَلَى مَا
 قَدَرَ عَلَيْهِ اخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا ۝ إِنَّ الصَّبْرَ
 فِي أَوَّلٍ قَدْ مَلَاضٍ طَرَارٌ ۝ وَفِي ثَانِيٍّ قَدْ مَرَّ
 اخْتِيَارٌ ۝ كَيْفَ تَدْعِي الْإِيمَانَ وَلَا صَبْرًا لَكَ
 كَيْفَ تَدْعِي الْمَعْرِفَةَ وَلَا رِضًا لَكَ ۝ هَذَا اشْتِ
 لَا يَمُوجُ بِمَجَرَّةِ الدَّعْوَى ۝ لَا كَلَامَ حَتَّى تَنزِي
 الْبَابَ وَتَتَوَسَّدَ بِالْعَتَبَةِ ۝ وَتَصْبِرَ عَلَى دَوَائِ
 أَقْدَامِ الْقَدَرِ ۝ وَأَقْدَامِ الضَّرِّ وَالنَّفْعِ يَدُوسُ
 جَسَدَ قَلْبِكَ لَا جَسَدَ قَالِيكَ وَأَنْتَ فِي مَكَانِكَ
 لَا تَبْرَحُ ۝ كَأَنَّكَ مَيِّتٌ ۝ كَأَنَّكَ جَسَدٌ بِلَا دَوَاجِ
 هَذَا الْأَمْرُ يَمْتَنِجُ إِلَى سُكُونٍ بِلَا
 حَرَكَةٍ وَخُمُولٍ بِلَا ذِكْرٍ غَيْبَةٍ عَنْ
 الْخَلْقِ بِلَا حُضُورٍ مَعَهُمْ مِنْ حَيْثُ
 الْقَلْبُ وَالسِّرُّ وَالْبَاطِنُ الْمَعْقُودُ ۝
 مَا أَكْثَرَ مَا أَصْفَلَا تَسْتَعْلُونَ
 مَا أَكْثَرَ مَا أَطْوَلَ دَاعِرَضَ
 وَأَشْجَحَ وَلَا تَهْمُونَ ۝ مَا
 أَكْثَرَ مَا أَعْجَبَكُمْ وَلَا
 تَأْخُذُونَ ۝ مَا
 أَكْثَرَ

صبر کے متعلق جب تیری نیت درست ہو جائے گی کہ تو لوہے سے
 کرے گا تو اس کا صلہ تیرے لئے یہ ہوگا کہ حق تعالیٰ کی محبت اور قرب
 دنیا اور آخرت میں تیرے قلب کے اندر داخل ہو جائیں گے صبر حق تعالیٰ
 کی قضا و قدر کی موافقت کرنے کا نام ہے کہ جس کے متعلق پہلے ہی سے
 اس کا علم ہو چکا ہے اور اس کی مخلوق میں کسی کو بھی اسکے ٹاڈینے
 کی قدرت نہیں ہے۔ ایمان اور ایقان والے بندہ کے نزدیک چونکہ
 یہ مضمون محقق ہو گیا ہے اس لئے جو کچھ بھی اس کی تقدیر میں ہے
 وہ اس پر باختیار خود صبر کرتا ہے نہ کہ مجبوری سے شروع حالت میں
 (جبکہ ایمان ضعیف ہوتا ہے تو معائب تقدیر پر) صبر مجبوری
 سے ہوتا ہے اور آگے چل کر (اویا اللہ کے لئے) بالقصد و بالا
 اختیار۔ تو ایمان کا دعویٰ کس طرح کرتا ہے حالانکہ تہ کو صبر حاصل
 نہیں؟ تو معرفت کا دعویٰ کیونکر کرتا ہے حالانکہ رہنا تہ کو نصیب
 نہیں؟ یہ چیز محض دعوے سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جیتک
 تو رواۃ خداوندی نہ دیکھ لے اور چوکھٹ کو تکیہ بنا کر پڑ نہ رہے
 اور تقدیر کے قدموں کے روندنے پر صابر نہ بنے کہ نفع اور
 نقصان کے پاؤں تیرے بدن کی کھال کو نہیں بلکہ تیرے قلب کے
 جسم کو کچلیں اور تو اپنی جگہ پر اٹل کھڑا رہے گویا کہ متوالا ہے
 اور گویا کہ جسم بلامرغ ہے۔ اس وقت تک داعظ و پیر بننا
 جائز نہیں۔ اس امر کو ضرورت ہے سکون کی کہ مطلق حرکت
 نہ ہو اور گنہگار کی کہ مطلقاً ذکر نہ ہو اور قلب و باطن اور اندرون
 و معنی کے اعتبار سے مخلوق سے غائب رہنے کی کہ بالکل ان کے
 ساتھ موجودگی نہ ہو۔ میں کیا کچھ (دوائیں) تم سے بیان کرتا
 ہوں اور تم استعمال نہیں کرتے۔ میں کتنا کچھ لبا چوڑا اور مشرح
 مضمون سناتا ہوں اور تم سمجھتے نہیں۔ کس قدر میں تم کو دیتا
 ہوں اور تم لیتے نہیں۔ میں کتنی کثرت کے ساتھ تم کو

مَا أَعْظَمُ وَلَا تَتَعَطُّونَ ۖ مَا أَهْنُ قُلُوبُكُمْ وَمَا
 أَجْهَلُ مَا بَرَزَهَا عَزَّوَجَلَّ ۖ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَهُ وَ
 تُؤْمِنُونَ بِبَلْقَائِهِ وَتَذْكُرُونَ الْمَوْتَ وَمَا
 وَرَاءَهُ لَمَا كُنْتُمْ كَنَ الْكَ ۖ أَمَا شَاهَدْتُمْ
 مَوْتَ آبَائِكُمْ وَأَهْلَائِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ ۖ أَمَا
 شَاهَدْتُمْ مَوْتَ مُلُوكِكُمْ ۖ فَهَلَا أَعْظَمْتُمْ
 بِهِمْ وَزَجَرْتُمْ نَفْسَكُمْ عَنْ طَلِبِ الدُّنْيَا وَحُبِّ
 الْبَقَاءِ فِيهَا ۖ هَلَا غَيَّرْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَبَدَّلْتُمْ وُجُوهَكُمْ
 وَأَخْرَجْتُمْ الْخَلْقَ مِنْهَا ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
 إِنْ اللَّهُ لَا يُغَيِّرُ مَا يَقُومُ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ
 تَقُولُونَ وَلَا تَعْمَلُونَ ۖ وَكَمْ تَعْمَلُونَ وَلَا تَخْلُصُونَ
 كُونُوا عَقْلَاءَ وَلَا تُسَيِّئُوا ۖ أَدَبْتُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ
 الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ تَأَيَّدُوا وَتَحَقَّقُوا ۖ إِنِّي بَوَّأْتُ
 وَتَفَكَّرُوا ۖ هَذَا الَّذِي أَنْتُمْ فِيهِ لَا يَنْفَعُكُمْ
 فِي الْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ بَخِلَاءٌ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ۖ كَوَيْ
 تَكْرُمُكُمْ عَلَيْهِمَا لِحَصْبَتِكُمْ لَهَا مَا يَنْفَعُهَا فِي
 الْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ اسْتَغْلَمْتُمْ بِمَا يَزُولُ وَفَاتَكُمْ
 مَا لَا يَزُولُ ۖ لَا تَسْتَعْلُوا بِجَمِيعِ الْأَمْوَالِ وَالْأَزْوَاجِ
 وَالْأَوْلَادِ فَقَنْ قَرِيبٌ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ جَمِيعِ
 ذَلِكَ ۖ لَا تَسْتَخْلُوا طَلِبِ الدُّنْيَا وَالتَّعَدُّنَا
 بِالْخَلْقِ فَإِنَّهُمْ لَا يُغْنُونَ عَنْكُمْ مِنَ
 اللَّهِ شَيْئًا ۖ قَلْبُكَ نَجَسٌ بِالْشُرْكِ ۖ
 شَأْنُكَ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ مَتَّعْ
 لَهُ ۖ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ فِي
 جَمِيعِ أَحْوَالِكَ ۖ

نصیحت کرتا ہوں اور تم قبول نہیں کرتے۔ تمہارے دل کس قدر
 سخت اور اپنے پروردگار سے جاہل ہیں؟ اگر تم اس سے واقف
 ہوتے اور اس سے ملنے کا یقین رکھتے اور موت اور موت کے
 بعد کے واقعات کو یاد کرتے تو ایسے (غافل و مطمئن) نہ رہتے
 کیا تم نے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو مرتے نہیں دیکھا؟
 کیا تم نے اپنے بادشاہوں کی موت ملاحظہ نہیں کی؟ پھر ان
 سے تم نے نصیحت کیوں نہ پجڑی اور دنیا طلبی اور سودا دنیاس
 رہنے کی خواہش سے اپنے نفسوں کو تم نے کیوں نہ جبرطکا، تم نے
 اپنے دلوں کی حالت میں تبدیلی کیوں نہ کی اور مخلوق کو دلوں سے
 باہر کیوں نہ نکال دیا؟ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ کسی
 قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل
 لیں۔ تم کہتے ہو مگر کرتے نہیں اور مباحثات کرتے بھی ہو تو خاص
 اللہ واسطے نہیں کرتے۔ سمجھا رہو اور حق تعالیٰ کے حضور میں گستاخ
 نہو۔ مستعد ہو اور جا بگو۔ توجہ کرو اور غور سے کام لویہ حالت
 جس میں تم مشغول ہو آخرت میں تم کو مفید نہیں ہو سکتی۔ تم اپنے
 نفسوں کے لئے بھی تو کچھ سوچو بنے ہوئے ہو۔ اگر تم اپنے نفس کیلئے
 بھی تو سعی ہوتے اس کے لئے وہ چیز حاصل کرتے جو اس کو آخرت
 میں نفع پہنچاتی۔ تم اس میں مشغول ہو جس کو زائل ہوتا ہے اور
 جس شے کو زوال نہیں وہ تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی۔ بی بی بیچوں اور
 مال کے اکٹھا کرنے میں مشغول مت ہو کہ عنقریب تمہارے اور
 ان سب چیزوں کے درمیان آڑ ہو جائے گی۔ دنیا طلبی اور مخلوق
 سے عزت پانے میں مشغول مت ہو کہ یہ حق تعالیٰ کے مقابل میں
 تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ (اے مخاطب) تیرا دل
 شرک کی گندگی میں ملوث حق تعالیٰ میں شک کرنے والا اس کو
 ملزم قرار دینے والا اور تیری تمام حالتوں میں خدا پر اعتراض کرنی والا ہے۔

فَلَمَّا عَلِمَ مِنْكَ ذَلِكَ بُغْضَكَ وَأَنفَعَنِي قُلُوبِ
 عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ بُغْضَكَ ۖ كَانَ بَعْضُهُمْ رَحِمَةً
 اللَّهُ عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا مُعَصَّبَ
 الْعَيْنَيْنِ يَقُودُهُ ابْنُهُ ۖ فَبَيْعَكَ لَمْ يَفِ ذَلِكَ
 فَكَأَل ۖ حَتَّى لَا أَبْصُرَ كَأَفْرَاءَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَبَقِيَ
 بَعْضُ الْأَيَّامِ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَخَلَّى الْعَيْنَيْنِ
 فَرَأَى فَوْقَ مَخَشِيَّتَا عَلَيْهِ ۖ مَا أَشَدَّ مَا كَانَتْ
 غَيْرَتُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَيْفَ تَعْبُدُ غَيْرَهُ وَتُشْرِكُ
 بِهِ ۖ كَيْفَ تَأْكُلُ رِزْقَهُ وَتَكْفُرُ بِهِ ۖ وَأَنْتُمْ
 لَا تُحْسِنُونَ بِذَلِكَ ۖ بَلْ تَوَافِكُونَ الْكُفَّارَ
 وَتَقْعُدُونَ مَعَهُمْ ۖ لَاقَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ إِيْمَانٌ
 وَلَا غَيْرُهُ لِحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَلَيْكُمْ بِالتَّوْبَةِ
 وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالْحَيَاءِ مِنْهُ ۖ اخْلَعُوا ثِيَابَ
 الْوَقَاحَةِ عَلَيْهِ وَالتَّجَرُّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَبُّوا
 حَرَامَ الدُّنْيَا وَشَبَّهَاتَهَا ثُمَّ فَجَبُّوا مَبْلَغَهَا
 زَهْوَى وَشَهْوَةً ۖ لَاقَ تَنَاقُلَكُمْ بِالْهَوَى
 وَالشَّهْوَةِ يَشْغَلُكُمْ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مِجْنُ
 الْمُؤْمِنِ ۖ كَيْفَ يَقْرَحُ السَّجُونُ فِي سَجْنِهِ ۖ
 مَا يَقْرَحُ ۖ وَلَكِنْ بَشْرُهُ فِي دِيحِهِ وَحُزْنُهُ
 فِي قَلْبِهِ ۖ بَشْرُهُ عَلَى ظَاهِرِهِ وَالْآفَاقُ
 تَقْطَعُهُ مِنْ حَيْثُ بَلَطِيهِ وَ
 خَلَوِيَّتِهِ وَمَعْنَاهُ ۖ جَرَحَانَهُ
 مُعَصَّبَةً ۖ مِنْ تَحْتِ
 ثِيَابِهِ ۖ

پس جب حق تعالیٰ کو تیری یہ حالت معلوم ہوئی تو اس نے تجھ کو بغض
 بنایا اور اپنے نیک بندوں کے دلوں میں تیرا بغض ڈال دیا۔ ایک
 بزرگ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے
 نکلا کرتے تھے کہ اُن کا بیٹا اُن کا ہاتھ پکڑے چلتا تھا اُن سے اس کی
 وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ تاکہ حق تعالیٰ کے کفر کرنے والے بندہ پر
 نگاہ نہ پڑے۔ پس وہ ایک دن اپنے گھر سے آنکھیں کھولے ہوئے
 نکل آئے اور (کسی کا فرپر) نگاہ جا پڑی تو فوراً غصہ کھا کر پڑے
 اللہ اکبر حق تعالیٰ کے بارہ میں ان کو کتنی زیادہ غیرت تھی تو حق
 تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی پرستش کرنا کس طرح ہے۔ اس
 کی نعمتیں کھانا اور ان کی ناشکری کرنا کیوں کر ہے؟ دان کی تو
 یہ حالت تھی کہ کافر کو دیکھ نہ سکے اور تم کو اس کی حس بھی
 نہیں ہے بلکہ تم تو کافروں کے ساتھ مل جل کر کھاتے پیتے اور ان کے
 پاس اٹھتے بیٹھتے ہو اس لئے کہ تمہارے دلوں میں نہ ایمان
 ہے اور نہ حق تعالیٰ کے بارے میں غیرت۔ توبہ اور استغفار اور
 خدا کی شرم کر۔ بے حیائی اور اس کے سامنے جرأت کا لباس
 نکال پھینکو۔ دنیا کے حرام اور شبہات سے بچو اور اس کے بعد اس
 کی ممانعت چیزوں کو بھی شہوت و خواہش نفسانی کے ساتھ
 کھانے سے گریز کرو۔ کیونکہ خواہش نفس اور شہوت کے ساتھ
 تمہارا کھانا تم کو حق تعالیٰ سے غافل بنا دیگا۔ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے بھلا
 قیدی اپنے قید خانہ میں کیوں کر خوش ہو سکتا ہے؟ کبھی خوش
 نہ ہوگا۔ البتہ اگر خوشی ہوگی تو صرف چہرہ پر ہوگی اور دل میں غم
 ہوگا۔ بظاہر تو خوشی ہوگی مگر اندر دن اور باطن اور خلوت کے
 اعتبار سے مصیبتیں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہوں گی (گو یا کہ
 پکڑوں کے نیچے اس کے زخموں پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔

بُعِثَ جَرَّاحًا لَهُ بِقَمِيصٍ تَشْتُمُهُ ۖ وَلَهُذَا
يَبَاهِي بِهِ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ ۖ يَوْمَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُم مَّا رَأَوْا
فِي ذَوَلِهِ دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسِرَّهُ ۖ مَا رَأَوْا
يَصِفُون مَعًا وَيَجْرَعُونَ مَرَارَةً أَقْدَارَهُ
حَتَّى أَحْبَبَهُمْ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ يُحِبُّ
الصَّادِقِينَ هَٰ إِنَّمَا يَبْتَلِيكَ لِحُبِّهِ لَكَ ۖ كُلَّمَا
إِمْتَنَنْتَ أَوَامِرَهُ وَانْتَهَيْتَ عَنْ مَّوَاهِبِهِ
ازْدَدْتَ حُبًّا ۖ وَكُلَّمَا صَبَرْتَ عَلَى بَلَاءٍ
ازْدَدْتَ قُرْبًا مِنِّي ۖ عَنْ بَقِيصِهِ رَحْمَةً
اللَّهُ عَلَيْهِ أَكَّةٌ قَالَ لَكَ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَ
حَبِيبَهُ وَلَكِنْ يَبْتَلِيهِ وَيُصْبِرُهُ ۖ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ ۖ كَانَ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ وَكَانَ
الْآخِرَةُ لَمْ تَزَلْ ۖ يَا طَلِبِي الدُّنْيَا
يَا حُبِّي الدُّنْيَا ۖ تَقْدَمُوا إِلَيَّ
حَتَّى أَعْرِفَكُمُ عِيُونَهَا ۖ وَأَدْلِكُمُ
عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
وَالْحَقُّ مَعَكُمْ بِالدِّينِ يُبِيدُونَ
وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
أَنْتُمْ عَلَى هَوَاسٍ ۖ
إِسْمَعُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ
وَأَعْمَلُوا بِهِ وَأَخْلَصُوا
بِالْعَمَلِ ۖ إِذَا
عَلِمْتُمْ

اک زخم کسی کو نظر نہیں آتے) وہ اپنے زخموں کو اپنی مسکراہٹ کے کورے
سے ڈھانپے رکھتا ہے (کہ دیکھنے والا اس کو مسرور سمجھتا ہے) اور
اسی لئے اس کا پروردگار فرشتوں پر اس کی وجہ سے فخر فرماتا ہے
اور اس کی طرف آنکھوں سے اشارے کئے جاتے ہیں کہ یہ ہیں
مردانِ خدا جن کی ہمت بے نظیر ہے، ان میں سے ہر ایک ملکوت
دینِ خداوندی کا بہادر ہے۔ یہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی معیت میں صابر
بنے رہتے اور اس کی تلخ قضا و قدر کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیا
کرتے تھے یہاں تک کہ خدا نے ان کو محبوب بنایا۔ حق تعالیٰ
فرماتا ہے "اور اللہ محبوب بنا ہے صبر کرنے والوں کو" وہ جو تہم کو
مبتلا رہا فرماتا ہے تو تیرے ساتھ محبت کی وجہ سے فرماتا ہے۔
جتنا بھی تو اس کے احکامات کی تعمیل کرے گا اور اس کی ممنوعات
سے باز رہے گا اتنی ہی تیرے ساتھ محبت بڑھے گی اور جس قدر بھی
اس کی بلاؤں پر تو صبر کرے گا اسی قدر اس کے ساتھ تیرا قرب زیادہ
ہوگا۔ ایک بزرگ سے روایت ہے کہ اللہ کو منظور ہی نہیں کہ اپنے
محبوب کو تکلیف پہنچائے ہاں البتہ اس کو بلاؤں سے آزماتا اور
صابر بنا دیتا ہے (کہ صبر کی بدولت مصیبت کی تکلیف بھی محسوس ہو
اور صابر قرار پا کر قرب میں ترقی کرے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا کرتے تھے گویا کہ دنیا تھی ہی نہیں اور گویا کہ آخرت
ہمیشہ ہی رہی۔ (پس اگر مصیبت یا خوشی قابلِ لحاظ ہے تو آخرت
کی ہے جو پائدار ہے نہ کہ دنیا کی جو جلد فنا ہونے والی ہے) اے
طالبانِ دنیا اور اے محبانِ دنیا۔ میری طرف قدم بڑھاؤ کہ
میں تم کو دنیا کے عیوب جتا دوں اور حق تعالیٰ شانہ کا رستہ
دکھا دوں اور تم کو ان لوگوں سے بلا دوں جو ذات کے طالب ہیں
تم تو مبتلائے ہوس ہو۔ سنو میں تم سے کیا کہتا ہوں اور اس
پر عمل کرو اور عمل میں مخلص ہو۔

مَا أَقُولُ وَمُتَّمَّ عَلَى الْعَمَلِ رُفِعَتْهُ إِلَى عِلِّيِّينَ
فَتَنظُرُونَ إِلَى هُنَاكَ فَتَرُونَ أَصْلَ كَلَامِي مِنْ
هُنَاكَ فَتَدْعُونَ لِي وَتَسْلِمُونَ عَلَيَّ وَتَحَقُّقُونَ
حَقِيقَةَ مَا أُشِيرُ إِلَيْهِ يَا قَوْمِ أَرْيَا الْفُتُورَ لِي
مِنْ مُلُوكِكُمْ فَلَسْتُ بِلَغَابٍ وَلَا طَالِبٍ دُنْيَا إِنَّمَا
أَقُولُ الْحَقَّ وَأُشِيرُ إِلَى الْحَقِّ مَا رَلْتُ فِي عَمْرِي
كُلُّهُ أَحْسَنَ الظَّنِّ فِي الصَّالِحِينَ وَأَخْلَدْتُكُمْ وَذَلِكَ
الَّذِي يَنْفَعُنِي لَا أُرِيدُ مِنْكُمْ أَجْرَةً عَلَى الصُّحُفِ
لَكُمْ وَكَلَامِي عَلَيْكُمْ ثُمَّ كَلَامِي الْعَمَلُ بِهِ
وَهُوَ كَلَامٌ يَصْلُحُ لِلْمَخْلُوقَةِ لِلْإِخْلَاصِ بِالْإِتِّفَاقِ
يَنْقُطُ عَنْهُ انْقِطَاعُ الْحَبِيلِ وَالْأَسْبَابِ يَبْرُكُ
الْإِيمَانُ وَالْإِيْقَانُ لَا تُفُوسُ وَالْأَهْوِيَّةُ
يُتَّقَى عَلَى الْمُؤْمِنِ لَا عَلَى الْمُنَافِي يَا قَوْمِ
دَهُوَعْتُكُمْ الْمَوْسَايَ وَالْأَمَارِيَّ الْبَاطِلَةَ وَ
اشْتَغَلُوا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلَّمُوا بِمَا
يَنْفَعُكُمْ وَاسْكُتُوا عَمَّا يَضُرُّكُمْ إِنْ أَرَدْتُمْ
أَنْ تَتَكَلَّمُوا فَفَعَلْكُمْ فِيمَا أُرِيدُ أَنْ تَتَكَلَّمُوا
وَحَصَلَ فِيهِ النِّتْمَةُ الصَّالِحَةُ ثُمَّ تَكَلَّمُوا وَهَلَا
قِيلَ لِسَانُ الْجَاهِلِ أَمَّا قَلْبُهُ وَلِسَانُ
الْعَاقِلِ الْعَالِمِ وَرَاءَ قَلْبِهِ إِنْ خُسَّ أَنْتَ فَرَأَى
أَرَادَ اللَّهُ سُرْعَى وَجَلَّ مِنْكَ الْبَطْلُ فَهَوَّ سَطَطَكَ
إِذَا أَرَادَكَ لَا مَرْهَبًا إِلَيْكَ مُجِيبُهُ خَرَسَ
جَلِي بِهِ فَإِذَا تَمَّ الْخَرَسُ يَخِيءُ الْبَطْلُ مِنْهُ
إِنْ شَاءَ أَوْ يُدِيمُ ذَلِكَ إِلَى حِينٍ إِلَهِي
بِالْآخِرَةِ وَهَذَا مَعْنَى

جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں جب تم اس کو معلوم کر لو گے اور اس پر عمل
کرتے ہوئے وفات پاؤ گے تو علین کی جانب اٹھائے جاؤ گے پس
وہاں نگاہ دوڑاؤ گے تو میرے کلام کی اصل وہیں سے پاؤ گے تب
میرے لئے دعا کرو گے مجھ پر سلام بھیجو گے اور جس کی طرف میں
اشارہ کر رہا ہوں اس کی حقیقت کو سچا پاؤ گے صاحبو اپنے دلوں
سے مجھ پر الزام دو کرو کہ میں نے لغو گو ہوں اور نہ طالب دنیا میں ہمیشہ
عمر بھر نیک بندوں کے متعلق حسن ظن رکھتا اور ان کا خادم بنا رہا اور یہی
مجھ کو نفع پہنچا رہا ہے میں تمہاری خیر خواہی کرنے اور تم کو غلطی سے
پرہیز سے اہرٹ نہیں چاہتا۔ میرے دعا کی قیمت اس پر عمل کرنا ہی ہے
اور وہ ایسا دغط ہے کہ شایان ہے خلوت کے لئے اور اخلاص کے
لئے تدابیر اور اسباب کے تمام ہوجانے پر نفاق کی ٹرکی تمام ہو جایا کرتی ہے
اور ایمان ایقان ہی پر دان اور نشوونما پاتا نہ کہ نفوس اور خواہشات
صاحب ایمان ہی کا سکھ رائج رہتا ہے نہ کہ صاحب نفاق کا صاحبو
باطل ہوس اور آرزوں کو چھوڑو اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔ زبان
سے وہ بات نکالو جو تم کو نفع دے اور اس کلام سے خاموش
رہو جو نقصان پہنچائے۔ اگر تو بولنے کا ارادہ کرے تو جو بات
کہنی چاہتا ہے اول اس میں غور کر اور اس میں اچھی نیت قائم
کر لیا کر اس کے بعد زبان سے نکال اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ
جاہل کی زبان اس کے قلب کے آگے ہے اور صاحب عقل عالم کی زبان
اس کے قلب کے پیچھے ہے کہ پہلے قلب پر چھتا ہے اور بعد میں بولتا ہے تو
گوشتگان جا پھر اگر حق تعالیٰ کو تیرا بولنا مقصود ہو گا تو وہی تجھ کو
گویائی بخشے گا۔ جب وہ تجھ سے کوئی کام مناجا ہیگا تو تجھ کو اس کے
لئے تیار کر دیگا۔ اس کی معیت تو پورا گوشتگان ہے پس جب گوشتگان پورا
ہو جائیگا تب اسی کی طرف سے گویائی آویگی بشرطیکہ دعا ہے اور اگر نہ
چاہیگا تو آخرت سے جاننے تک سی گونجے کو قائم رکھے گا اور یہی معنی ہیں

ث کے کورتہ

بھتا ہے اور

سے غفر ماتا ہے

اکر یہ ہیں

ایک ملکیت

عیت میں صبر

ل کر کے پیا

حق تعالیٰ

وہ جو تم کو

ر ماتا ہے۔

ممنوعات

قدر بھی

قرب زیادہ

میں کہ اپنے

ماتا اور

محسوس ہو

صلی اللہ علیہ

آخرت

آخرت

آے

رہا و کہ

کارستہ

طالب ہیں

اور اس

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَفَ
 اللَّهُ كُلَّ لِسَانَهُ بِكَلِمَةٍ لِسَانُ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ
 عَنِ الْأَعْرَاضِ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَصِيدُ
 مُوَافَقَةً بِلَا مُنَازَعَةٍ يَغْنِي عَنْهُ قَلْبُهُ عَنِ
 النَّظَرِ إِلَى غَيْرِهِ بِتَمَرُّنٍ سَرُّهُ وَتِيْلَاغِيٍّ أَمْرُهُ وَسَقَرَاتٍ
 مَالُهُ وَيُخْرِجُ مِنْ قُودِهِ وَيَخْرُجُ دُنْيَاهُ وَ
 آخِرَتُهُ بِإِدْبَارِ اسْمِهِ وَرُسْمِهِ بِشَمَرٍ إِذَا شَاءَ
 الْكَشْرُكَ بِتَوْحِيدِهِ بَعْدَ الْفَقْرِ بِبُحْبُوحٍ خَلَقَ آخِرَهُ
 يُغْنِيهِ بِسَبِيلِ الْفَنَاءِ بِشَمَرٍ يُعِيدُ كَبِيرَ الْبَقَاءِ
 لِيُطْلَبَ الْإِفْقَاءُ بِشَمَرٍ يُعِيدُ كَالْبَيْتِ لِمَوْلَا الْخَلْقِ
 مِنَ الْفَقْرِ إِلَى الْغِنَى الْغِنَى هُوَ الْغِنَى بِاللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِتِّصَالُ بِهِ وَالْفَقْرُ هُوَ الْبَعْدُ
 عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِغَيْرِهِ الْغِنَى
 مِنْ كَلَمٍ قَلْبِهِ بِقُرْبٍ رُبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفَقْرُ
 مِنْ عَدَمِ ذَلِكَ مَنْ أَرَادَ هَذَا الْغِنَى
 فَلْيُتْرِكْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَى وَمَا فِيهِمَا وَمَا
 سِوَاهُ فِي الْجَمَلَةِ بِخُرُوجِ الْأَشْيَاءِ مِنْ
 قَلْبِهِ شَيْئًا فَشَيْئًا لَا تَتَقَيَّلُ
 هَذَا السَّبْرُ الْمَوْجُودُ عِنْدَ كَرَمٍ
 إِنَّمَا جَعَلَ هَذَا السَّبْرُ
 الَّذِي عِنْدَ كَرَمٍ زَادًا
 فَتَتَزَوَّدُونَ بِهِ فِي
 طَرِيقِ السَّبْرِ
 إِلَيْهِ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے جو اللہ سے
 واقف ہو اس کی زبان گند ہو گئی " کہ کوئی بات کیوں نہ ہو حق تعالیٰ
 پر اعتراض کرنے سے اس کے ظاہر اور باطن کی زبان بند ہو جاتی ہے
 وہ سرتاپا موافقت بن جاتا ہے کہ منازعت کا نام بھی نہیں ہوتا۔ وہ
 غیر اللہ کی طرف سے اپنے قلب کی آنکھوں کو اندھا بنا لیتا ہے۔ اس کا
 اندرون پاش پاش اس کی حالت پر اگندہ اور اس کی مال بتر بتر
 ہو جاتا ہے اور وہ اپنے وجود سے باہر نکل آتا اور اپنی دنیا و آخرت
 دونوں سے خارج ہو جاتا ہے کہ اس کا نام و نشان بھی مٹ جاتا ہے
 اس کے بعد جب خدا چاہتا ہے تو اس کو زندہ فرما دیتا ہے کہ گم شدگی
 کے بعد اس کو موجود کرتا اور (گویا) دوسرے جنم میں اس کو اٹھاتا
 ہے کہ اب نفسانیت کی پہلی کوئی بات بھی باقی نہیں رہی، فنا کے
 ہاتھ سے اس کو فنا کرتا اور اس کے بعد بقا کے ہاتھ سے اس کو
 دوبارہ دوسری زندگی بخشتا ہے تاکہ وہ (حق تعالیٰ سے) ملنے کا
 طالب ہو۔ اس کے بعد اس کو (مخلوق کی طرف) واپس کر دیتا ہے
 تاکہ مخلوق کو تہید سستی سے تو نگرانی کی طرف بلائے۔ حق تعالیٰ کی
 ذات اور اس کے ساتھ اتصال ہی کی تو نگرانی ہے اور حق
 تعالیٰ سے دوری اور دوسروں کو پا کر اپنے کو تو نگر بھنا ہی تہید سستی
 ہے۔ تو نگر وہی ہے جس کا دل حق تعالیٰ کے قُرب سے کامیاب
 ہو گیا اور تہید سستی وہ ہے جو اس سے محروم رہا۔ جس کو اس تو نگر
 کی خواہش ہو اس کو چاہیے کہ دنیا کو آخرت کو اور ان کے درمیان
 جو کچھ بھی ہے سب کو اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو چھوڑ دے اور
 ایک ایک کر کے تمام چیزوں کو اپنے دل سے نکال دے۔ اس
 قلیل کے جو بہارے پاس موجود ہے پابند مت بنو۔ پس اس قلیل
 و موجود کو تو اس نے بہارے لئے زاد راہ بنایا ہے کہ اس کی
 طرف چلنے کے راستہ میں اس کو تو شہِ سفر بناؤ (نہ کہ اسی میں

پہنسن ہاؤ میں نے تم کو نعمتیں اس لئے دی ہیں کہ تم ان کو اسکی طرف منسوب کرو اور ان کے ذریعہ سے اس تک ماہ یا بی چاہو اور علم تمہارے لئے اس غرض سے تجویز فرمایا ہے تاکہ اس پر عمل کرو اور اس کی روشنی سے راستہ پاؤ۔ یا اللہ ہمارے دلوں کو اپنے تک پہنچانے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

تینتالیسویں مجلس

(یکشنبہ ۶ بوقت صبح ۶ ۱۱ رجب ۱۲۵۵ھ ۶ خاتواہ شریف)
صاحبزادہ - جب تو فلاح کا خواہاں ہو تو اپنے پروردگار کی نعمت میں اپنے نفس کی مخالفت کر۔ اس کی اطاعت میں نفس کی موافقت کر اور اس کی معصیت میں نفس کی مخالفت کر۔ تیرا نفس مخلوق کو پہچاننے سے تیرا حجاب ہے اور مخلوق حق تعالیٰ کے پہچاننے سے حجاب ہے۔ پس جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ رہے گا مخلوق کو نہ پہچان سکے گا اور جب تک مخلوق کیساتھ رہیگا حق تعالیٰ کو نہ پہچان سکے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے آخرت سے غافل نہ ہوگا اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے تو آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ آقا اور غلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح دنیا اور آخرت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح خالق و مخلوق ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نفس تو بدی ہی کا حکم کرنے والا ہے یہ اس کی طبعی عادت ہے پس بہت کچھ زمانہ درکار ہے تاکہ وہ (اصلاح پذیر ہو اور) اُس بات کا حکم دے جس کا قلب حکم دیتا ہے۔ ہر حالت میں اس سے مجاہدہ کر اور حق تعالیٰ کے اس ارشاد سے کہ اس نے الہام فرمادی ہر نفس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری۔ اس کو کٹ جتنی مت سکھلا کہ جب ہر نفس کے لئے جو

جَعَلَ لَكُمُ النِّعَمَ لِتُظْهِرُوهَا لِلَّهِ وَتَسْتَبِشُّوا بِهَا عَلَيْهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ الْعِلْمَ لِتَعْمَلُوا بِهِ وَتَهْتَدُوا بِهِ ۖ وَاللَّهُمَّ اهْدِ قُلُوبَنَا إِلَيْكَ ۖ وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

المجلس الثالث والأربعون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ مَبْرُورَةً فِي الزَّيْلِ
حَادِي عَشَرَ شَهْرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانِ مِائَتَيْنِ مِائَةٍ
يَا غُلَامُ اِذَا ارَدْتَ الْفَلَاحَ فَخَالَفْ نَفْسَكَ فِي
مُوافَقَةِ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ۖ وَوافِقْهَا فِي طَاعَتِهِ
وَخَالَفْهَا فِي مَعْصِيَتِهِ ۖ نَفْسَكَ حِجَابٌ عَنْ
مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ ۖ فَمَا دُمْتَ مَعَ
نَفْسِكَ لَا تَعْرِفُ الْخَالِقَ ۖ وَمَا دُمْتَ مَعَ
الْخَالِقِ لَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ ۖ مَا دُمْتَ
مَعَ الدُّنْيَا لَا تَعْرِفُ الْآخِرَةَ وَمَا دُمْتَ مَعَ
الْآخِرَةِ لَا تَرَى رَبَّ الْآخِرَةِ ۖ مَا لَكَ وَ
مَمْلُوكُ لَا يَجْتَمِعَانِ ۖ كَمَا لَا يَجْتَمِعُ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةُ فَمَنْ كَذَّالَا يَجْتَمِعُ الْخَالِقُ وَالْمَخْلُوقُ ۖ
النَّفْسُ اَمَارَةٌ بِالشَّوْءِ ۖ هَذِهِ حِيلَتُهُمَا ۖ
فَبَعْدُ كُمْ وَكَمْ حَقٌّ تَاْمُرُ بِمَا يَأْمُرُ بِهِ
الْقَلْبُ ۖ جَاهِدْهَا فِي جَمِيعِ الْاَحْوَالِ ۖ
وَلَا تَخْجُمَنَّ لَهَا بِقَوْلِهِمْ ۖ عَزَّوَجَلَّ
فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَ
تَقْوَاهَا ۖ

جو امر سے
دون نہ ہوں تو
بند ہو جاتی ہے
میں ہوتا۔ وہ
تالیف ہو اس کا
مال تتر بتر
نیا و آخرت
بھی مٹ جاتا ہے
ہے کہ شہرگی
اس کو اٹھاتا
رہی، فنا کے
اس کو
لئے، لئے کا
پس کر دیتا ہے
حق تعالیٰ کی
ہے اور حق
بھنا ہی تہیتی
کے کامیاب
کو اس تو نگری
کے درمیان
پھوڑے اور
دے۔ اس
پس اس قلیل
ہے کہ اس کی
(نہ کہ اسی میں

ذَوُّهَا بِالْمُجَاهِدَةِ فَإِنَّهَا إِذَا ذَابَتْ وَفِيَتْ
إِطْمَأَنَّتْ إِلَى الْقَلْبِ ثُمَّ يَطْمِئِنُّ الْقَلْبُ إِلَى
السِّرِّ ثُمَّ يَطْمِئِنُّ السِّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَيَكُونُ شَرْبًا لِّجَمِيعٍ مِنْ هَذَا لَكَ إِذَا انْتَهَى
تَنْزِيلُكَ لَهَا تَنَادَى مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ وَلَا
تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا
إِنَّمَا نَحْنُ هَذَا الْخُطَابُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
بَعْدَ طَهَارَتِهَا مِنَ الْأَكْثَارِ وَذَوْبَانِ شَرِّهَا
وَسَمِنَ الْقَلْبَ بِذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
طَاعَتِهِ إِذَا لَمْ يَحْصُلْ لَهَا هَذَا فَلَا تَطْمَنُ
فِي تَقَرُّبِهَا مَعَ كَدِّهَا وَشَرِّهَا كَيْفَ يَحْصُلُ
لَهَا الْقُرْبُ مِنَ الْمَلِكِ مَعَ عَدَمِ الْقَهْرِ سَوَاءٌ
مِنَ الْأَنْجَائِسِ قِصْرُ أَمَلِهَا وَقَدْ أَطَاعَتْكَ
إِلَى مَا تَرِيدُ مِنْهَا عِظْهَا مَوْعِظَةُ الرَّسُولِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُهُ
إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ
فَلَا تَأْمُسِيتْ فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالْمَسْبُوحِ
فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَسْمُكَ غَدًا إِنَّكَ أَشْفَقُ
عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِكَ وَقَدْ هَيَّعْتَهَا فَلْيَفْتِنِ شَفَقُ
عَلَيْهَا غَيْرَكَ وَيَحْفَظْهَا قُوَّةُ أَمَلِكَ وَ
حِرْصُكَ حَمَلًا لَهُ عَلَى تَضْيِيقِهَا بِإِخْتِدَادِ
فِي تَقْصِيرِ الْأَمَلِ وَتَقْصِيرِ الْحَرْصِ وَذِكْرِ
الْمَوْتِ وَمُرَاقَبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَدَافِ
بِالْأَقَابِ الْوَقْعَةِ يَقِينِ وَكَلِمَاتِهِمْ وَالذِّكْرِ
الصَّافِي مِنَ التَّكْذُوبِ

بھلائی بُرائی مقدر تھی وہ ہونچی اور اس
مجاہدہ سے کیا نفع (مجاہدہ سے اس
پگھل جائیگا اور مرٹے گا تو قلب کے ساتھ
بعد قلب باطن کے ساتھ سکون پائیگا اور یہ
سکون پائیگا پس سب کی سیرانی اسی جگہ
اسکو پگھلا چکے گا تو قلب کے اعتبار سے تجھ کو
رحم کھاؤ اور زیادہ جفا کشی سے اپنے نہ
مقصود ان کو ادب سکھانا تھا سو وہ حاس
تم پر بڑی شفقت ہے کہ نفس پر بھی حد
گمارا نہیں یہ نہ احق تعالیٰ کی طرف سے
کہ دروتوں سے صاف اور اس کے شر کے
یاد اور اطاعت سے قلب کے فریہ ہو جانے
حاصل نہ ہوا تو کدورت و شر کے ساتھ اس کو
کیونکہ نجاستوں سے پاکی حاصل ہوئے بغیر
حاصل ہو سکتا ہے اس کی آرزوں کو کم کر پیچ
وہ اس میں تیرا کہا ماننے لگے گا۔ جناب رسوا
نصیحت اس کو سنا کہ آپ کا ارشاد ہے جو
تو اپنے نفس سے شام کا تذکرہ نہ کر اور جب
کا تذکرہ نہ کر کیونکہ تجھ کو پتہ نہیں کہ کل کو تیرا
زندہ تو اپنے نفس پر دوسروں سے زیادہ
تو نے اس کو بالکل کھو دیا۔ پھر بھلا دوسرے
حفاظت کیا کریں گے۔ تیری دراز امید
بر باد کرنے پر تجھ کو ابھارا ہے پس امید
اور موت کو یاد اور حق تعالیٰ کا ہر وقت
کے انھاس اور کلمات کو ذرا بنانے اور رکھ

نہیں سکتا تو اب
کیونکہ جب
اے گا۔ اس کے
تعالیٰ کے ساتھ
جب تو پوری طرح
ہی کہ (بس اب
نہ کر دو کیونکہ
بے شک اللہ کی
وجہ ڈالنا اے
نفس کے اپنی
اور حق تعالیٰ کی
جب نفس کو یہی
یہی طمع مت کر۔
اے کا قرب کیونکہ
اس سے چاہیگا
شرعیہ و سلم کی
کا وقت آوے
تو آوے تو صبح
(یعنی مردہ یا
(مگر افسوس کہ)
شفقت اور یہی
نے اس کے
نفس کو کم کرنے
نے اور صدیقین
ہاتھ ذکر سے

فِي الْيَقِينِ
عَلَيْكَ
مُعْطِي
وَالْمَجْدِ
مَنْ أَعْلَى
الْحَقِيقَةِ
وَسُقِيَ
عَلَى نَعْمٍ
مِنَ الْوَقْفِ
إِنْ كُنْتَ
مِنَ الْمَعْرِفَةِ
إِنْ كُنْتَ
فِي الْمَعْرِفَةِ
وَالصَّبْرِ
هَتَكَ
جَاهِدَ
اللَّهُ عَزَّ
وَيُنَبِّئُ
تُطْعِمُهَا
وَجْهَهَا
كَلَامًا

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۖ قُلْ لَهَا لَكَ مَا كَسَبْتَ وَ
عَلَيْكَ مَا اَتَسَبَّبْتَ ۖ اَحَدٌ مَّا يَعْمَلُ مَعَكَ وَلَا
يُطْمِئِنُّ مِنْ عَمَلِهِ شَيْئًا ۖ وَلَا بُدَّ مِنَ الْعَمَلِ
وَالْمَجَاهِدَةِ ۖ صَدِيقُكَ مِنْ تَهَاكَ ۖ عَدُوُّكَ
مِنْ اُخْوَاكَ ۖ اِنِّي اَرَاكَ عِنْدَ الْخَلْقِ لَا عِنْدَ
الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ ۖ تُوَدِّي حَقَّ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ
وَتُسْقِطُ حَقَّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ تَشْكُرُ فَيْدَةً
عَلَى نِعْمَةٍ ۖ مَنْ اَعْطَاكَ مَا اَنْتَ فِيهِ
مِنَ الرِّعْمِ فَيُرْمِيكَ حَتَّى تَشْكُرَهُ وَتَعْبُدَهُ
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ مَا عِنْدَكَ مِنَ الرِّعْمِ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَاَيُّنْ شُكْرُكَ ۖ وَ
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْهُ خَلَقَكَ فَاَيُّنْ عِبَادَتُهُ
فِي اِمْتِنَالِ اَوَامِرِهِ وَالْاِئْتِمَارِ عَنْ نَوَاهِيهِ
وَالصَّبْرِ عَلَى بَلَائِهِ ۖ جَاهِدْ نَفْسَكَ حَقًّا
تَهْتَدِي قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِينَ
جَاهَدُوا فَاَفِينَا لَهُمْ دِيْنَهُمْ سُبُلَنَا ۖ وَقَالَ
اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِنْ تَصُرُوا اللهُ يَنْصُرْكُمْ
وَيُخْرِجْكُمْ مِنْ اَمْكُم ۖ لَا تَرْحَمْنِ لَهُمَا وَلَا
تُطْعِمُهُمَا وَقَدْ اَفْلَحْتَ ۖ لَا تَتَّبِعْهُمْ فِي
وَجْهِهَا وَجَاوِبُهَا عَنْ كُلِّ الْفَوِّ كَلِمَةٍ
كَلِمَةٍ ۖ اِلَى اَنْ تَتَمَدَّبَ وَتَكْتُمُنَّ
وَتَقْنَعَ ۖ اِذَا طَلَبْتَ مِنْكَ
الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَائِ
فَمَا طَلَمَهَا وَآخَرَهَا
وَقُلْ لَهَا

شب و روز علاج معالجہ کرنے میں کوشش کر نفس سے کبدرے کہ اپنے
کئے کا نفع بھی سمجھ ہی کو پہنچے گا اور دیال بھی تیرے ہی اوپر پڑے گا
نہ کوئی تیرا کام بنائے گا اور نہ اپنے کئے ہوئے کام میں سے تجھ کو کچھ
دیگا اور کام کئے اور محنت اٹھائے بغیر چارہ نہیں (پس اگر راحت
چاہتا ہے تو وقت کو غنیمت سمجھ کر کام کر لے) تیرا دوست وہی ہے جو
تجھ کو باز رکھے اور تیرا دشمن ہے وہ شخص جو تجھ کو شرم بنائے۔

(اے مخاطب) میں تجھ کو مخلوق کے پاس دیکھ رہا ہوں نہ خالق
کے پاس۔ تو نفس اور مخلوق کا حق تو ادا کرتا ہے اور حق تو اٹھائے گا
حق ساقط کرتا ہے۔ اس کی نعمتوں پر دوسروں کا شکریہ ادا کرتا ہے
یعنی جن میں تو غرق ہے تجھ کو کس نے دی ہیں؟ کیا خدا کے سوا
کسی دوسرے نے دی ہیں جو تو اس کا شکریہ ادا کرتا اور اس کو
پُوج رہا ہے؟ اگر تو جانتا ہے کہ جو کچھ بھی نعمتیں تیرے پاس ہیں وہ
سب حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو پھر اس کا شکریہ یہ کہاں ہے؟
اور اگر تو جانتا ہے کہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو پھر اس کی عبادت
یعنی احکامات کی تعمیل اور ممنوعات سے باز رہنا اور اس کی بلاؤں پر
صبر کرنا کہاں ہے؟ اپنے نفس سے اتنے مجاہدے کر کہ وہ سیدھے
راستہ آگے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ
کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے راستوں پر لگا دیتے ہیں نیز حق تعالیٰ فرماتا ہے
اگر اللہ کی مدد کرو گے (کہ اس کا بول بالا رکھنے کی کوشش رکھو) تو وہ
تمہاری مدد کریگا اور تمہارے پاؤں جمادے گا (کہ پھر بغیر مش
نہ کھا سکو گے) نفس کو ہلٹ دے اور نہ اس کا کہنا مان لیتا فلاح
پائیگا۔ اس کے منہ پر شکر اے مست اور اس کی ہزار باتوں میں سے
ایک ہی آدھ بات کا جواب دے۔ یہاں تک کہ وہ ہنzb اور اطمینان
وقناعت والا بن جائے۔ جب تجھ سے خواہشات اور لذت طلب کما
کرے تو اس کو ٹال مٹول بتیا کر اور اس سے کبدریا کر کہ در خواہ...

تو اب
جب
اس کے
ساتھ
وہی طرح
سب اب
کیونکہ
اللہ کی
اے
اپنی
مالی کی
کو بھی
تکرر
کیونکہ
چاہیگا
بسم کی
آوے
تو صبح
روہ یا
س کہ
دار کی
س کے
نے
مستقیم
نہ

مَوْعِدُكَ الْجَنَّةُ بِصَبْرٍ عَلَيْكَ مَرَارَةَ الْمَنَحِ
 حَتَّى يَجِيئَكَ الطَّاءُ إِذَا صَبَرْتَ نَهَا وَصَبَرْتَ
 كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهَا بِرَأْتَهُ قَالَ إِنْ أَتَى اللَّهُ
 مَعَ الصَّابِرِينَ لَا تَقْبَلُ لَهُمْ قَوْلًا فِائِنَهَا لَا
 تَأْمُرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنْ أَحْبَبْتُمَا فَخَالِفْتُمَا فِئِي
 خِلَافَهَا صِلَاً لَهَا يَا مَنْ يَدْعُو إِسْرَادَةً
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ وَاقِفٌ مَعَ نَفْسِهِ كَذَبَتْ
 فِي دَعْوَاكَ يَا نَفْسُ وَالْحَقُّ لَا يَجْتَمِعَانِ
 أَلْ دُنْيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ مَنْ وَقَفَ مَعَ
 نَفْسِهِ فَاتَهُ الْوُفُؤُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 مَنْ وَقَفَ مَعَ الدُّنْيَا فَاتَهُ الْوُفُؤُ مَعَ الْآخِرَةِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ
 دُنْيَاكَ أَهْرَأَ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ
 أَهْرَأَ بِدُنْيَاكَ إِصْبِرْ فَإِذَا تَمَّ صَبْرُكَ
 تَمَّ رِضَاكَ جَاءَكَ فَنَازِلُكَ فَيَصِيرُ الْكُلُّ
 عِنْدَ لَوْطِيَّاءٍ يَنْقَلِبُ الْكُلُّ شُكْرًا يَصِيرُ
 الْبَعْدُ قُرْبًا يَصِيرُ الشُّرْكُ تَوْحِيدًا فَلَا تَرَى
 مِنَ الْخَلْقِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا لَا تَرَى أَصْدَادًا
 بَلْ تَنْجِدُ الْأَبْوَابَ وَالْجِهَاتِ فَلَا تَرَى
 إِلَّا جَهَّةً وَاحِدَةً حَالَةً لَا يَعْقِلُهَا كَثِيرٌ
 مِنَ الْخَلْقِ بَلْ هِيَ لِأَحَادٍ أَفْرَادٍ مِنْ حِلَّةِ
 أَلْبَاسٍ إِلَى انْقِطَاعِ النَّفْسِ وَاحِدًا يَأْتِي
 عَلَامُ الْجَهْدِ أَنْ تَمُوتَ لَهْمَا بَيْنَ يَدَيِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْجَهْدُ أَنْ تَمُوتَ نَفْسُكَ
 قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ رُوحَكَ مِنْ بَدَنِكَ

پوری ہونیکا مقام جنت ہے (وہاں چل کر دوں گا) انکار کی تلخی پر اسکو
 صابر بنایا تاکہ کہ بخشش آئے۔ جب تو اس کو صابر بنائے گا وہ
 صبر کرے گا تو اس کو حق تعالیٰ کی معیت نصیب ہوگی۔ اس لئے کہ
 وہ فرماتا ہے بیشک ابتر صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے تو اس کی
 کوئی بات بھی نہ مان کیونکہ وہ تو برائی کے سوا کسی چیز کا بھی حکم نہ دیگا
 اگر تجھ کو اس کیساتھ محبت ہے تو اس کے خلاف کیا کر کے اس کے خلاف
 ہی کر نہیں اس کی بہتری ہے۔ اسے وہ شخص جو دعویٰ تو حق تعالیٰ کی
 طلب کا کر رہا ہے اور کھڑا ہوا ہے اپنے نفس کے ساتھ تو اپنے دعوے میں
 جھوٹا ہے۔ نفس اور حق ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ دنیا اور آخرت
 ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں جو شخص اپنے نفس کیساتھ قیام کرے گا
 ہاتھ سے حق تعالیٰ کے ساتھ قیام کرنا جاتا رہے گا۔ اور جو شخص دنیا کے
 ساتھ ٹھیرے گا اس سے آخرت کے ساتھ ٹھیرنا جاتا رہے گا۔ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی دنیا کو پیارا
 سمجھے گا وہ اپنی آخرت کو ناقص کرے گا اور جو اپنی آخرت کو پیارا سمجھے گا وہ
 اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا۔ صابر بن۔ پس جب صبر کامل ہو جائے گا
 تو رضاء کامل ہو جائیگی۔ تیری فنایت تجھ کو نصیب ہوگی۔ پس ہر چیز
 تیرے نزدیک ابھی ہی اچھی ہو جائیگی۔ سب کچھ شکر ہی بن جائے گا
 دُور بھی قرب بن جائیگی اور شرک توحید بن جائیگا کہ نہ تو نقصان
 کو مخلوق کی طرف سے سمجھے گا نہ لفع کو۔ اغیار تجھ کو نظر ہی نہ آئیں گے بلکہ
 سارے دروازے اور اطراف و جوانب ایک بن جائیں گی پس بجز
 ایک جانب کے تیری نگاہ کسی پر بھی جائے گی۔ یہ ایک حالت
 ہے جس کو بہتری مخلوق سمجھ بھی نہیں سکتی (پھر حاصل ہونے کا تو
 کیا بوجھنا) لاکھوں بلکہ ساری مخلوق میں سے کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے
 صاحبزادہ۔ کوشش کر کہ تو حق تعالیٰ کے حضور میں یہیں مرے
 کوشش کر کہ بدی سے رُوح نکلنے کے قبل ہی تیرا نفس مرجائے اور

مَوْثِقًا بِالصَّبْرِ وَالْمُخَالَفَةِ ۚ فَعَنْ قُرَيْبٍ مُحَمَّدٌ
عَاقِبَةُ ذَلِكَ ۚ صَبْرَكَ يَفْعَى وَجَزَاءُكَ لَا يَفْعَى
إِلَّا صَبْرُكَ وَرَأَيْتُ عَاقِبَةَ الصَّبْرِ مُحَمَّدًا
مُتَّحِمًا أَحْيَانًا ثُمَّ أَمَاتَنِي ۚ وَغَبْتُ ثُمَّ
أَوْجَدَنِي مِنْ غَيْبِي هَلَكْتُ مَعَهُ وَمَلَكَتُ
مَعَهُ ۚ جَاهَدْتُ نَفْسِي فِي تَرْكِ الْإِخْتِيَارِ
إِلَّا رَادَّةً حَتَّى حَصَلَ لِي ذَلِكَ ۚ فَصَادَ الْقَدْرُ
يَقُودُنِي ۚ وَالْيَمَّةُ تَصْرِفُنِي ۚ وَالْفَعْلُ يُجَرِّبُنِي
وَالْغَيْرَةُ تَعُومُنِي ۚ وَالْإِرَادَةُ تُطِيعُنِي ۚ وَالسَّيْفُ
تَقْدِمُنِي وَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَرْفَعُنِي وَيُحْكِكُنِي
تَهْرُبُ مِنِّي وَأَنَا شَحَنْتُكَ أَحَقُّهَا ۚ مَكَالَكَ
عَنْدِي وَلَا قَانَتْ هَالِكُ يَا جَوْهَلُ حُجَّ
إِلَى أَذْلًا ثُمَّ حُجَّ إِلَى الْبَيْتِ ثَانِيًا ۚ أَنَا
بَابُ الْكُفَّةِ ۚ تَعَالَى حَتَّى أَعْلَمَكَ كَيْفَ
تَحُجُّ ۚ أَعْلَمَكَ خَطَابًا مُخَاطَبًا بِهِ سَابِ
الْكُفَّةِ ۚ سَوْفَ تَرَوْنَ إِذَا انْجَلَى الْعَبَارُ
أَفْعُدُوا يَا سَيَّاسَ ۚ احْتُمُوا لِي ۚ فَلَئِنْ
قَدْ أُعْطِيتُ الْقُوَّةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
الْقَوْمَ يَا مُرُونَكُمْ بِمَا أَمَرَكُمْ
بِهِ ۚ وَيَبْهُوْكُمْ عَمَّا هَمَّاكُمْ
عَنْهُ ۚ قَدْ سَلِمَ إِلَهُكُمْ النَّصْحُ
لَكُمْ ۚ فَهُمْ يُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ
فِي ذَلِكَ ۚ اْعْمَلُوا فِي
دَارِ الْحِكْمَةِ

ۛ

نفس کا مرنا صبر اور اس کی مخالفت کرنے سے ہوگا پس غمگین اسکا
انجام بہتر ہوگا۔ تیرا صبر ختم ہو جائیگا مگر اسکا صلہ ختم نہ ہوگا میں
صبر کر چکا اور صبر کا انجام بہتر دیکھ چکا ہوں میں مرجھا ہوں اسکے بعد
حق تعالیٰ نے مجھ کو زندہ کیا اور پھر مجھ کو (فنائت کی) موت دی ہے میں
معدوم ہو چکا ہوں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ مجھ کو عدم سے وجود
میں لایا ہے۔ میں اسکی معیت میں مر رہا اور اسی کی معیت میں بادشاہ
بنا۔ میں نے اپنے اختیار اور ارادہ کو چھوڑنے کے متعلق اپنے نفس کو خوب
خوب مجاہدہ میں ڈالا ہے یہاں تک کہ یہ (مرتبہ قرب) مجھ کو نصیب ہوا
ہے کہ تقدیر میرا ہاتھ تھامتی ہے اور احسان خداوندی میری مدد کرتا
ہے اور فعل خداوندی مجھ کو چلاتا پھرتا ہے اور غیرت میری (معصیت
سے) حفاظت کرتی ہے اور مشیت میری مطیع رہتی ہے اور علم الہی
میرا پشت پناہ بنا ہوا ہے اور حق تعالیٰ شانہ مجھ کو بلند فرماتا رہتا ہے
مجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا کو قوال ہوں کہ
تیری حفاظت کروں پس تجھے میرے پاس ٹھیرنا چاہئے ورنہ ہلاک
ہو جائیگا اسے یہوقوف اول میری طرف قصد کر اسکے بعد رجعت
اللہ کا ارادہ موجود کہ اصلاح قلب کے بغیر رجعت بھی بیکار ہے) میں کعبہ کا
دروازہ ہوں ادھر آنا کہ میں تجھ کو بتاؤں کہ کج کس طرح ہوتا ہے
میں تجھ کو وہ گفتگو سکھاؤں گا جس سے تو خدا کعبہ سے خطاب کرے
جب غبار ہٹے گا تو غمگین تم کو نظر آجائیگا کہ حقیقت کیا تھی اور
ہم کیا سمجھتے تھے۔ بیٹھ جاؤ اسے رعیت کے پاس بانو (حکومت کا
غریہ چھوڑ دو اور) میری حفاظت میں آ جاؤ کہ مجھ کو حق تعالیٰ کی طرف
سے قوت ملی ہوئی ہے۔ اللہ والے تم کو انھیں باتوں کا حکم دیتے ہیں
جنکا خدا نے حکم کیا ہے اور انھیں باتوں کی مانعت کرتے ہیں جنہی اس
نے مانعت فرمائی ہے۔ تمہاری خیر خواہی انکے سپرد کی گئی ہے پس
اس امانت کو ادا کرتے ہیں۔ اس حکمت کے گھر (یعنی دنیا میں کام کر نیکی

حَتَّىٰ أَصِلُوا إِلَىٰ دَارِ الْقُدْرَةِ ۖ الَّذِي لَا حِكْمَةَ
وَالْآخِرَةُ قُدْرَةٌ ۖ الْحِكْمَةُ تَحْتَاجُ إِلَى
أَدْوَاتٍ وَآلَاتٍ وَأَسْبَابٍ ۖ وَالْقُدْرَةُ لَا
تَحْتَاجُ إِلَىٰ ذَلِكَ ۖ وَإِنَّمَا فَعَلَ الْحَقُّ عَزَّ وَ
جَلَّ ذَلِكَ لِيُمَيِّزَ دَارَ الْقُدْرَةِ مِنْ دَارِ الْحِكْمَةِ
الْآخِرَةُ فِيهَا تَكُونُ بِلَا سَبَبٍ ۖ يَنْطِقُ
بِهَا جَوَارِحُكُمْ وَتَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بِمَا
عَمِلْتُمْ مِنْ مَعَاصِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ تَنْكَشِفُ الْأَسْتَارُ وَتُظْهِرُ
الْمُحْبَبَاتِ إِنْ شِئْتُمْ أَوْ أَبَيْتُمْ ۖ لَا يَدْخُلُ
أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ النَّارَ إِلَّا بِقَلْبٍ بَارِدٍ
لَا رَتْكَابَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ إِفْرُؤُ الْكُتُبُكُمْ
بِالْسِّنَةِ فِكْرُكُمْ فِيهَا ۖ ثُمَّ مَتَّبِعُوا مِنَ
السَّيِّئَاتِ وَاشْكُرُوا عَلَى الْحَسَنَاتِ اخْضَرُوا
كُتُبُ الْمَعَاصِي وَاطْرِبُوا عَلَى سُطُورِهَا
بِالتَّوْبَةِ يَا عِبَادَ اللَّهِ قَدْ ثَبَتَ عَلَى يَدَيَّ وَ
صَحِيبَتِي ۖ إِذَا لَمْ تَقْبَلْ مِنِّْي مَا أَقُولُ
لَكَ أَلَيْشَ يَنْفَعُكَ ذَلِكَ ۖ رَغِبْتُ فِي
الصُّورَةِ كَوْنِ الْمَعْنَى ۖ مَنْ يَشْرِي وَيَصْغِي
يَقْبَلُ مَا أَقُولُ لَهُ وَيَعْمَلُ بِهِ ۖ يَدُورُ
كَيْفَ هَوَّزْتُ ۖ وَالْأَفْلاَ يَصْغِي ۖ فَإِنَّ
يُخْسِرُ أَكْثَرَ مِمَّا يَرْبِحُ ۖ أَنَا سَمَاطُ هَذِهِ
وَمَا أَحَدٌ يَأْكُلُ مِنِّْي شَيْئًا
بَابُ مَفْتُوحٍ لَمْ
يَدْخُلْهُ أَحَدٌ ۖ

حاجت ہے پس کام کئے جاؤ یہاں تک کہ اس قدرت کے گھر (یعنی
آخرت میں پہنچ جاؤ) پس وہاں کام کرینیکی حاجت نہ ہوگی اور سب
کھانا پینا بھی ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر ملے گا (دنیا سراسر سخت ہے کہ تمہیں
کی ضرورت ہے) اور آخرت سراسر قدرت ہے حکمت کو آلات و
اوزار اور اسباب کی حاجت ہو کر رہی ہے اور قدرت کو اسکی حاجت
نہیں ہے اور حق تعالیٰ نے جو ایسا کیا ہے تو بس اس لئے کہ قدرت
کا گھر چھا ہو جائے اور حکمت کا گھر چھا۔ آخرت میں جملہ اشیاء کا جو
سبب کے بغیر ہوگا کہ تمہارے اعضاء بولنے لگیں گے اور حق تعالیٰ کی جو
کچھ نافرمانیاں تم نے کی ہیں تمہارے مقابلہ پر قیامت کے دن انکی گواہی
دیگی۔ سارے راز فاش ہو جائیں گے اور پوشیدہ امور کھل جائیں گے
خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ آگ کے اندر مخلوق میں بجز اس قلب کے جو
اور (سرد ہو) کہ اس میں طاعت حق کی حرارت نام کو بھی نہیں ہے)
اور کوئی بھی داخل نہ ہوگا کیونکہ اسی پر حجت پوری ہوئی ہے۔ اپنے
نامہ اعمال کو فخر کی زبانوں سے پڑھو کہ کن اعمال سے انکو پر کیا ہے)
نا فرمانیوں کے کاغذات جمع کرو اور انکی سطروں کو توبہ سے قلم زد کر دو
کہ مندرجہ اعمال نامہ گناہ کٹ جائیں اور قابلِ موافدہ نہ رہیں)
صاحبزادہ تو میرے ہاتھ پر بیعت ہوا اور میری صحبت اختیار کی ہے
جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں جب تو اس پر عمل ہی نہ کریگا تو یہ (بیعت و صحبت)
تجھ کو کیا نفع دیگی؟ تو (دخولِ سلسلہ کی) صورت پر ریجھانہ کہ معنی پر
جو شخص میری صحبت اختیار کرے تو جو کچھ میں اس سے کہوں اسکو مانے
اور اس پر عمل کرے۔ اور جہد کر کو بھی میں گھوموں وہ بھی گھوم
جائے ورنہ میری صحبت میں نہ رہے کہ جتنا (صحبت سے) نفع اٹھا
اس سے زیادہ (مخالفت و نافرمانی کے سبب) نقصان پائیگا میں
ایک بچا ہوا دسترخوان ہوں کہ جسکا جی چاہے اسکی غذا شے کم میر (ہو)
اور پھر بھی کوئی نہیں آتا۔ کھلا ہوا دروازہ ہوں اور (افسوس)

أَيْشُ أَعْمَلُ بِكُمْ ۖ كَمْ أَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا
تَسْمَعُونَ مِنِّي ۖ فَإِنِّي أُرِيدُكُمْ لَكُمْ لَا إِلَهَ
إِلَّاهِي لَا أَخَافُكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ وَلَا أُفَوِّقُ بَيْنَ
الْخَرَابِ وَالْعُمرَانِ ۖ بَيْنَ الْبَاقِي وَالْمَيِّتِ ۖ
بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ ۖ بَيْنَ الْمَلِكِ وَالْمَسْلُوكِ
أَلَا مَرِيدٌ غَيْرُكُمْ ۖ لَمَّا أَخْرَجْتَ حُبَّ الدُّنْيَا
مِنْ قَلْبِي صَمْتُ لِي هَذَا ۖ كَيْفَ يَصْمُ لَكَ
التَّوْحِيدُ ۖ وَفِي قَلْبِكَ حُبُّ الدُّنْيَا ۖ أَمَا سَمِعْتَ
قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ حُبُّ الدُّنْيَا
رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۖ مَا دُمْتَ مُبْتَدَأً مُقْتَدِرًا
طَالِبًا ۖ سَأَلَكَ حُبُّ الدُّنْيَا فِي حَقِّكَ رَأْسُ كُلِّ
خَطِيئَةٍ ۖ فَإِذَا انْتَهَى سِرُّ قَلْبِكَ وَوَصَلَ إِلَى
قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ حُبِّبَ إِلَيْكَ قَسَمَكَ
مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَبُغِضَ إِلَيْكَ قَسَمُ غَيْرِكَ ۖ
يُحِبُّبُ إِلَيْكَ أَقْسَامُكَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهَا ۖ
تَحْقِيقًا لِعَلَيْهِ السَّابِقِ فِيكَ ۖ
فَتَقْتَنِمُهَا وَلَا تَلْتَفِتُ إِلَى غَيْرِهَا
وَقَلْبُكَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ
يَتَقَلَّبُ فِي الدُّنْيَا كَتَقَلَّبِ أَهْلُ
الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ ۖ فَجَمِيعُ
مَا يَجْرِي عَلَيْكَ مِنْ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
مَحْبُوبُكَ لَا تَنْكَ
شَرِيدُ
بَارَادَتِهِ

کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا۔ میں تمہارا کیا بناؤں؟ تمہاری بھینسی
ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں اور تم میری سنتے نہیں میں تم کو تمہارے
ہی لئے چاہتا ہوں اپنے لئے نہیں میں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ
تم سے اُمید رکھتا ہوں۔ میں تو دیرانہ اور آبادی۔ زندہ اور مردہ
تو نگر اور مجلس۔ غلام اور بادشاہ کسی میں بھی فرق نہیں سمجھتا۔
(سب کا مساوی خیر خواہ ہوں مگر) اختیار کسی دوسرے ہی کے ہاتھ
میں ہے (پس جس کو وہ چاہتا ہے) اسی کو مجھ سے نفع پہنچتا ہے)
جب دنیا کی محبت کو میں اپنے قلب سے نکال چکا تب مجھ کو یہ
(منصب امامت و نصیحت) حاصل ہوا ہے۔ تیرے قلب میں دنیا
کی محبت بھری ہوئی ہے پھر تیرے لئے یہ (ناصح بننا) کس طرح
درست ہو سکتا ہے؟ کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد نہیں سنا کہ دنیا کی محبت ہی جڑ ہے ہر خطا کی جس وقت
تک تو مبتدی اور مقتدی بنا ہوا اور طلب و سلوک کی حالت
میں ہے تو اس وقت تک دنیا کی محبت تیرے حق میں ہر خطا
کی جڑ ہے مگر جب تیرے قلب کا اندر رونق پڑتی بن کر قسرب
خداوندی تک پہنچ جائیگا تو دنیا کا جس قدر حصہ بھی تیرے مقسوم
میں لکھا گیا ہے اس کی محبت تیرے اندر پیدا کی جائے گی اور غیر کے
مقسوم کا بغض ڈالا جائیگا۔ تیرا مقسوم اس لئے تیرا محبوب بنایا جائیگا
تاکہ تو اپنے متعلق حق تعالیٰ کے علم ازلی کو ثابت کرنے کے لئے اپنا
پورا مقسوم حاصل کر پس اس پر قانع بن جائے اور دوسری چیزوں
کی طرف التفات بھی نہ کرے اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے حضور میں
کھڑا ہو دنیا کو اس طرح استعمال کرے جس طرح جنت کے اندر
جنی استعمال کریں گے (کہ جو کچھ کھائیں پیئیں گے عطا حق بھی کرکھائیں
پیئیں گے) پس حق تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی تجھ پر نازل ہوگا وہ تجھ کو
محبوب ہوگا کیونکہ تو اگر ارادہ کرتا ہے تو اسی کے ارادہ سے کرتا ہے

نہر رینی

ن اور سب

ہے کہ تیر

و آلات و

کی حاجت

کے کہ قدرت

شیاء کا جو

تعالیٰ کی جو

کی گواہی

جائیں گے

کے جو

نہیں ہے

ہے اپنے

پڑا ہے

نہم ذکر

نہیں

نیا کی ہے

یت صحبت

کہ معنی پر

سکوانے

ی گھوم

نفع اٹھا

پاسیگا میں

میں میر

فوس

وَنَخْتَارُ بِاخْتِيَارٍ ۖ تَدْوَرُّ مَقْدَرُهُ وَتَقْطَعُ
عَنْ قَلْبِكَ جَمِيعَ مَا سِوَاهُ ۖ تَنْجِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةَ عَنْكَ فَيَصِيرُ تَنَاوُلُكَ لِلْأَقْسَامِ
وَحُبُّكَ لَهَا بِهِ لَا يَكُ ۖ الْمُنَافِقُ الرَّائِي
الْمُعْجِبُ يَعْلَمُ يَدِيعُ صِيَامَ التَّمَارِ وَفِيَامَ
الْكَفْلِ وَيَحْشُنُ مَا كُوْلُهُ وَمَلْبُوسُهُ وَهُوَ
فِي ظُلْمَةٍ بَاطِنًا وَظَاهِرًا لَا يَتَقَدَّمُ مِنْ
قَلْبِهِ خُطْوَةٌ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَهُوَ مِنَ
الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ ۖ سِرِّيرَتُهُ ظَاهِرَةٌ
عِنْدَ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ
الْوَاصِلِينَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلَيْسَ
يَعْرِفُهُ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَعَدَّ الْيُوفُ
الْعَوَامُّ جَمِيعُهُمْ ۖ الْخَوَاصُّ إِذَا سَرَّ أَدُهُ
مَقْتُوهُ بِقُلُوبِهِمْ ۖ وَلَكِنَّهُمْ يَسْتُرُونَهُ
بِسُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُزَاحِمُ الْقَوْمَ بِنِفَاقِكَ
فَإِنَّكَ مَا تَحُلِي ۖ لَكَ كَلَامٌ حَتَّى تَنْظُمَ الزُّنَارَ
وَتُجِدَّ الْإِسْلَامَ ۖ وَتَحْقِيقُ التَّوْبَةَ بِقَلْبِكَ
وَتَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَ
وُجُودِكَ وَجَلْبِ النَّفْسِ إِلَيْكَ وَدَفْعِ الصِّدْرِ
عَنْكَ ۖ لَكَ كَلَامٌ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْكَ
يَتَرَكُ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ
عَلَى الْبَابِ ۖ وَتَتَرَكُ قَلْبَكَ
فِي الدَّهْلِ وَتَتَرَكُ سِرَّكَ
فِي الْمُخَدِّعِ عِنْدَ
الْمَلِكِ ۖ

اور اختیار کرتا ہے تو اسی کے اختیار سے کرتا ہے کہ اس کی تقدیر
کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور اپنے دل سے خدا کے سوا ہر چیز
سے الگ ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں تجھ سے ایک کنارہ ہو گئی
ہیں پس تیرا اپنے مقصود کو استعمال کرنا اور اس کو محبوب سمجھنا خدا
ہی کی وجہ سے ہوا نہ کہ اپنی ذات کی وجہ سے۔ ریاکار منافق اپنے
عمل پر مغرور ہوتا ہے۔ ہمیشہ دن کو روزے رکھتا راتوں کو شب
بیداری کرتا رکھا سوکھا کھاتا اور موٹا جھوٹا لباس پہنا کرتا
ہے۔ اور درحقیقت ظاہر و باطن میں تاریکی کے اندر ہے کاپنے
قلب سے حق تعالیٰ کی جانب ایک قدم بھی نہیں بڑھتا وہ مبتلائے
محنت و مبتلائے مشقت ہے۔ اس کا باطن اولیاء و صدیقین
اور حق تعالیٰ سے واصل نیکو کار بندوں کے نزدیک ظاہر ہے کیونکہ
مخلوق ہم سے خواص تو آج بھی اس سے واقف ہیں اور فردائے
قیامت کو جملہ عوام بھی اس سے واقف ہو جائیں گے۔ خواص تو
جب اس کو دیکھتے ہیں اپنے دلوں سے اس کو بغض سمجھتے ہیں
مگر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی سے اس کو چھپا لیتے ہیں (اور اس
کی بد حالی کو عالم آشکارا نہیں کرتے) تو اپنے نفاق کے ساتھ ہل لٹہ
کی صف میں مست گس کہ کان پر کان باہر نکال دیا جائیگا اور ان میں
شارل نہ رکھا جائیگا۔ واعظ بننے کا وقت نہیں جب تک کہ تو اپنا
زُنا توڑ نہ ڈالے اور دل سے سچی توبہ اور اسلام کی تجدید نہ کرے
اور اپنی طبیعت اپنی خواہش اپنے وجود اور تحصیل منفعت و
دفع مضرت کے احاطہ سے باہر نہ نکل آوے جب تک کہ تو اپنے
آپے (یعنی انانیت) سے باہر نہ نکل آوے کہ اپنے نفس اپنی
خواہش اور اپنی طبیعت کو دروازے پر چھوڑے اور اپنے
قلب کو دلیز پر چھوڑے اور باطن کو بادشاہ کے پاس
نشت گاہ میں اس وقت زبان ہلانے کا وقت ہی نہیں۔

إِسْرَارًا إِلَى
النَّسَاءِ ۖ
الْقَلْبَ لَا
إِلَى الْحَقِّ
إِلَى الْخَلْقِ
فِي صَدْرِكَ
يُصْدِرُكَ
عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَعْمَلُ
تَحْدِثُ أَعْدَاءُ
عَنِّي عَنْكَ
شَرِيكَ
بِيدِهِ ۖ
بِإِلْحَاقِ
الْقَوْلِ
تَنْهَاهُ
بِمَصْلَحَتِهِ
بِالْحُكْمِ
وَالْإِطَاعَةِ
الْأَدَبِ

إِسْرَعْ إِلَى الْأَسَاسِ فَإِذَا حَكَمْتَهُ اسْرِعْ إِلَى
 الْبِنَاءِ ۖ مَاءُ الْأَسَاسِ الْفَقْهُ فِي الدِّينِ ۖ فَقَهُ
 الْقَلْبُ لَا فَقَهُ الْإِنْسَانُ ۖ فَقَهُ الْقَلْبُ يُقَرِّبُكَ
 إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَفَقَهُ الْإِنْسَانُ يُقَرِّبُكَ
 إِلَى الْخَلْقِ وَمُلُوكِهِمْ ۖ فَقَهُ الْقَلْبُ يَتَرَكُوكَ
 فِي صَدْرِ خَلِيسِ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 يُصْهِرُكَ وَيَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُ خُطَاكَ إِلَى رَبِّكَ
 عَزَّ وَجَلَّ وَيُحْكِمُ تَضَمُّنَ زَمَانِكَ فِي طَلِبِ الْعِلْمِ
 وَلَا تَعْمَلْ بِهِ ۖ فَأَنْتَ عَلَى قَدَمِ الْجَهْلِ فِي هَوَسٍ
 تَخْلُدُ أَعْدَاءَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُشْرِكُهُ بِهِمْ ۖ هُوَ
 عَنِّي عَنْكَ وَعَمَّنْ أَشْرَكَتَ بِهِ ۖ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ
 شَرِيكَكَ ۖ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ عَبْدٌ مِنْ زِمَانِكَ
 بِمِدَّةٍ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ كَانَتْ رَمَامَ قَلْبِكَ
 بِبَيْتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ حَقِيقَةً
 التَّوَكَّلْ ۖ وَاخْذِمْهُ بِظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ ۖ وَلَا
 تَتَّخِمْهُ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُتَّخَمٍ ۖ هُوَ أَعْرَفُ مِنْكَ
 بِمَصْلَحَتِكَ ۖ وَهُوَ يَعْلَمُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ عَلَيْكَ
 بِالسَّكُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَالْعَمَلِ وَالْغَمُضِ
 وَالْإِطْرَاقِ وَالْخَرَسِ ۖ إِلَى أَنْ يَأْتِيَكَ
 الْأُذُنُ مِنْهُ بِالطَّنْقِ فَتَنْطِقُ ۖ وَتَنْطِقُ
 بِهِ لَا يَمُكُ فَيَكُونُ نَطْقُكَ دَوَاءً
 لِأَمْرَاضِ الْقُلُوبِ شِفَاءً لِلْأَمْرَارِ
 وَضِيَاءً لِلْعُقُولِ ۖ اللَّهُمَّ نَوِّرْ
 قُلُوبَنَا وَدُلُّهَا عَلَيْكَ ۖ
 وَصِفْ أَسْرَارَنَا

اول بنیاد کی طرف لپک۔ پس جب اس کو مضبوط کرے تو تعمیر کی طرف
 دوڑ۔ بنیاد کا پانی (جس سے وہ مضبوط ہوتا ہے) دین کے مقلد
 فہم (اور علم) ہے مگر قلب کا علم و فہم نہ کہ زبان کا۔ قلب کا علم و فہم تجھ
 کو حق تعالیٰ کے قریب لیجائے گا اور زبان کا علم و فہم مخلوق اور
 دنیوی بادشاہوں کے قریب لے جائیگا۔ قلب کا علم و فہم حق تعالیٰ
 کے قرب کی مجلس کا صدر نشین بنائے گا کہ تجھ کو صدر مقام پر
 اور اونچا بٹھائیگا اور تیرے قدم حق تعالیٰ کی طرف چلا کر اس کے پاس
 پہنچائیگا۔ تجھ پر فسوس کہ علم کی طلب میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے
 اور اس پر عمل نہیں کرتا تو جہالت کے قدم پر (کھڑا اور) ہوس میں
 (مبتلا) ہے کہ دشمنان خدا کا نوکر بنا ہو اور ان کو اپنا حاجت
 ردا اور مالک عزت و ذلت سمجھ کر، شریک خدا قرار دے ہوئے ہے
 حق تعالیٰ تجھ سے اور جن کو تو اس کا شریک بنائے ہوئے ہے۔
 سب سے بے نیاز ہے کہ تجھ سے کسی شریک کو بھی قبول نہ فرمایا گیا کیا تو
 جانتا نہیں کہ جس کے ہاتھ میں تیری باگ ہوگی اسی کا تو بندہ ہوگا؟
 اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے قلب کی باگ حق تعالیٰ کے ہاتھ میں
 رہنے دے اور اس پر توکل کر سچا توکل۔ اور اس کی خدمت کر اپنے
 ظاہر اور باطن دونوں سے۔ اور اس پر الزام قائم مت کر کہ
 درحقیقت اس پر کوئی الزام نہیں ہے وہ تیری مصلحت کو تجھ سے
 زیادہ جانتا ہے وہ واقف ہے اور تو واقف نہیں ہے۔ اس کے حضور
 میں خاموش ہونا گوشہ گنہامی میں پڑنا انگلیں بند اور سر جھکا لئے رکھنا
 اور گونگا بننا ضروری سمجھ یہاں تک کہ تجھ کو بولنے کی اجازت اسی کی
 طرف سے آدے پس اس وقت تو بولے اسی کی وجہ سے نہ کہ اپنی وجہ
 سے۔ تب تیرا ہون قلبی بیماریوں کے لئے دوا باطن کے لئے شفا
 اور عقول کی روشنی و ضیاء بن جائیگا یا اللہ ہمارے قلوب کو مسود فرما
 اور ان کو اپنے سننے تک پہنچا لے اور ہمارے باطن کو صاف کر۔

کی تقدیر
 ہر چیز
 ہوگی
 نا خدا
 باطن اپنے
 شب
 پہنچا کرتا
 ہے کہ اپنے
 بتلائے
 بریقین
 کیونکہ
 اے
 اس تو
 تھے ہیں
 اور اس
 اہل اللہ
 ان میں
 تو اپنا
 نہ کرے
 عدت
 اپنے
 اپنی
 پنہ
 س
 -

وَقَرَّبَهَا مِنْكَ ۖ وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ قَرَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آدَبَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْكَلَاءِ عَشِيَّةً فِي
الْمَدْرَسَةِ ثَلَاثَ عَشَرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَنِينَ أَرْبَعِينَ وَثَمَانِيَةً
الْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَالزَّاهِدُ غَرِيبٌ فِي
الْآخِرَةِ ۖ وَالْعَارِفُ غَرِيبٌ فِيمَا سِوَى
النُّوْلِ ۖ الْمُؤْمِنُ مُسْجُونٌ فِي الدُّنْيَا
وَلَنْ كَانَ فِي سَعَةِ الرِّزْقِ وَالْمُنْزِلِ
أَهْلُهُ يَتَقَلَّبُونَ فِي مَالِهِ وَجَاهِهِ
وَيَفْرَحُونَ وَيَصْحَكُونَ حَوْلَيْهِ
وَهُوَ مُسْتَجِنٌ بِأَطْنِ ۖ بِشْرُهُ فِي
وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ ۖ عَرَفَ
الدُّنْيَا فَطَلَقَهَا بِقَلْبِهِ ۖ أَقْدَلُ
مَا طَلَقَهَا طَلَقُهُ وَاحِدَةً ۖ
لَا تَخَافُ مِنْ تَقْلِيلِ
الْأَعْيَانِ ۖ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَا إِذَا فُتِحَتْ
الْآخِرَةُ بَابُهَا فَجَاءَ
بَرُّ حُسْنٍ وَجْهَهَا
فَطَلَقَ الدُّنْيَا
طَلَقًا
أُخْرَى

اور اپنے قریب فرمائے اور ہم کو عطا فرما دنیائیں بھی خوبی اور آخرت
میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

چوالیسویں مجلس

(سہشنبہ - بوقت شام - ۱۳ رجب ۱۲۵۷ھ مدرسہ ممورہ)

بندہ مومن (گویا) مسافر ہے دنیائیں (کہ نہ مال و جاہ کا متمنی ہے
نہ بقا کا) اور زائد خشک مسافر ہے آخرت میں (کہ وہاں نہ
آرام پائے گا نہ جی لگے گا) اور علم (صوفی) جملہ ماسوی اللہ میں
مسافر ہے (کہ بجز خدا کے دنیا ہو یا جنت کسی چیز سے بھی اس کو
دل بستگی نہیں ہے) مومن (گویا) دنیائیں قیدی ہے اگرچہ کتنا
ہی وسیع مکان اور فراخی معاش میں کیوں نہ ہو کہ اس کے اہل
عیال تو اس کے مال و جاہ میں ہر پہلو مزے اڑاتے خوشیاں مناتے
اور اس کے ارد گرد ہنستے کھیلتے ہیں مگر وہ ایک باطنی قید خانہ میں
ہے (کہ اندر ہی اندر گھومتا اور دنیا سے رہائی کا آرزو مند رہتا
ہے) اس کی بشارت محض چہرہ پر ہے (کہ خوش اخلاقی کی نیت
سے انبساط ظاہر کرتا ہے) اور اس کا حزن دل کے اندر پوشیدہ
ہے۔ وہ دنیا (کی حقیقت و ناپائنداری سے) واقف ہوا۔ پس
(اگرچہ بدن دنیائیں رہا مگر) اپنے دل سے اس کو ایک طلاق
دیدي۔ اول اُس نے دنیا کو ایک ہی طلاق دی۔ (جس میں رجوع
کرنے کا بھی اختیار باقی رہتا ہے) کیونکہ اس کو انقلاب حالات
کا خوف ہے (کہ مبادا دنیا کے چھوڑنے کا متمتع نہ ہو سکا تو اس
کو دوبارہ لے تو سکے گا) سو وہ اسی حال میں تھا کہ ناگاہ آخرت
نے اپنا دروازہ کھول دیا۔ پس اس کے چہرہ کے حُسن کی
شعائیں چمکنے اور مومن کو اپنا شیدا بنانے لگیں۔ تب
اُس نے دنیا کو دوسری طلاق دیدي (کہ اس سے اچھی محبوبہ

عربی اور آخرت

سموہ

کا مثنیٰ ہے

وہاں نہ

وی اللہ میں

بھی اس کہ

مرجہ کتنا

س کے اہل

نیاں مٹاتے

نیز خادیں

و مندر بہتا

کی نیت

روپوشیدہ

وا۔ پس

طلاق

باجرجع

ب حالات

لکا تو اس

کاغہ آخرت

سن کی

تب

محبوبہ

جَاءَهُ الْآخَرُ فَنَاقَتْهُ فَطَلَّقَ الدُّنْيَا
الطَّلَاقَ الثَّلَاثَةَ ۖ وَوَقَفَ مَعَ الْآخِرَةِ
بِحُلِيِّمِهِ ۖ فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهَا إِذَا بَرَقَ نُورُ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَطَلَّقَ الْآخِرَى ۖ قَالَتْ لَهُ الدُّنْيَا
لِمَ طَلَقْتَنِي ۖ قَالَ لَهَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْكَ ۖ وَ
قَالَتْ لَهُ الْآخِرَى لِمَ طَلَقْتَنِي ۖ قَالَ لَهَا لَا تَكْ
تُحَدِّثِي مَصَوْرًا أَنَا أَنْتِ غَيْرُكَ ۖ
فَحَكِيمٌ لَا أُطْلِقُكَ ۖ فَبَيْنَمَا تَتَحَقَّقُ
مَعْرِفَتَهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ
حُزَامًا سِوَا غَيْرَتَا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۖ فِي غَيْبَةٍ عَنِ السُّكُلِ ۖ
فِي قُحُو السُّكُلِ ۖ فَتَفَقَّ الدُّنْيَا
فِي خَدِّ مَتِّهِ ۖ يَرَى خَدَّ امَّةٍ
لَا سُرِّيَّةَ ۖ تَقَعَتْ بِصَدْرِ
الْعَمَلِ خَالِبَةٍ عَنْ زِينَتِهَا لَئِنْ
ظَهَرَ هَا عِنْدَ ابْنَاهَا ۖ وَ
إِنَّمَا جُولَتْ كَذَلِكَ لَيْسَ
يَكُونُ إِلَيْكَ إِسْمَا ۖ
أَلَمْ لَكُمَا إِذَا أَحْبَبْتَ تَخَفْنَا
نَعْنَنُ هَذَا يَا هَا لِيَقُو
عَلَى يَدِ الْعَجَا فِرْدَوْ
الْجَوْلَى الرَّسْمِ ۖ
حِفْظًا لَهُ وَكَفَرًا
عَلَيْهِ
أَقْبَلُ

نظر آگئی، اس وقت آخرت اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگ گئی۔
تب اُس نے دنیا کو میسرِ طلاق بھی دیدی (اور اس سے قطعی تعلق
قطع کر کے) بالکلِ آخرت کے پاس آٹھرا پس وہ اسی حالت میں
تھا کہ دفعہ حق تعالیٰ شانہ کا نور چمکا (جس نے سارے حُسنِ ماند
کردئے) تب اس نے آخرت کو بھی طلاق دیدی (اور خدا کا ہور)۔
دنیا اس سے کہنے لگی کہ تم نے مجھ کو طلاق کیوں دی؟ مومن نے
جواب دیا "اس لئے کہ تجھ سے زیادہ خوبصورت چیزیں نے دیکھ
پائی" اور آخرت نے اس سے کہا کہ تم نے مجھ کو طلاق کیوں دی؟
تو اس کو یہ جواب دیا کہ چونکہ تیرا وجود اور تیری صورت کسی اور
ہی کی دی ہوئی ہے اور تو اس کی غیر ہی تو ہے۔ پس کیا وجہ
کہ میں تجھ کو طلاق نہ دوں (اور اس اصلِ حسین کی طرف نہ جاؤں
جو تیرے حُسن کا بھی خالق ہے) پس اس وقت مومن کے لئے
حق تعالیٰ کی معرفت متحقق ہو گئی اور وہ اس کے سوا ہر چیز سے
آزاد اور دنیا و آخرت دونوں میں مسافر (اور دل برداشتہ)
بن گیا کہ سب سے غائب اور ہر چیز سے محو ہو گیا پس دنیا اسکی
خدمت میں نوکرانی بن کر کھڑی ہو جاتی ہے نہ کہ بی بی بن کر کہ
ہر کام کرنے کے لئے تیار ہے اور اپنے اس بناؤ سنگھار سے
بالکل خالی ہے جس کو اپنے چاہنے والوں پر ظاہر کیا کرتی ہے اور
دنیا کی (اس کے سامنے نوکروں کی سی) یہ حالت جو بنائی جاتی ہے
تو بس اس لئے تاکہ اس کی طرف اس کو میلان نہ ہو (اور نہ سنگھار
کے سبب ممکن تھا کہ مومن اس پر تہجئے لگے) بیگم جب کسی شخص سے
محبت کرنے لگتی ہے تو اپنے تحفے تحائف اس کے پاس بڑھیل
اور سیاہ فام جشنِ نوزدوں کے ہاتھ بھیجا کرتی ہے کیوں؟ مجھ
کی حفاظت اور اس پر غیرت کی وجہ سے (کہ طو بصورت عورتوں
کے ہاتھ بھیجا تو کہیں ان پر زہر نہ ہو کر مجھے نہ چھوڑ بیٹھے) تو بالکل یہ

عَلَى رَيْكَ بِكَ لَيْتِكَ ۚ أَلْزَمَ عَدَا اِلٰى
 جَنْبِ اَمْسٍ ۚ لَعَلَّ عَدَا اِيَا نِي وَ اَنْتَ مَيِّتٌ ۚ
 وَ اَنْتَ يَا غَنِيٌّ لَا تَسْتَغْنِي عَنْكَ عَنْهُ ۚ لَعَلَّ
 عَدَا اِيَا نِي وَ اَنْتَ قَوِيٌّ ۚ لَا تَكُنْ مَعَ شَيْءٍ
 بَلْ كُنْ مَعَ خَالِقِ الْاَشْيَاءِ الَّذِي هُوَ شَيْءٌ
 لَا يَسْبُغُهُ شَيْءٌ ۚ لَا تَسْتَرْحِمُ اِلَى غَيْرِهِ رَاحَةً
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ لَا
 رَاحَةَ لِعٰوْمِيْنَ مِنْ دُوْنِ لِقَاءِ رَبِّهِ ۚ اِذَا
 حَرِبَ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الْخَلْقِ ۚ وَ عَمَرَ مَا
 بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ فَقَدْ اخْتَارَكَ ۚ فَلَا تَكْزُرْهُ
 خَيْرَتَهُ مَنْ صَبَرَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ رَأٰى
 حُجَابًا مِنْ الطَّافِ ۚ مَنْ صَبَرَ عَلَى
 الْعَقْرِ جَاءَهُ الْخَفِيُّ ۚ اَكْثَرُ مَا جُوِلَ
 السُّبُوَّةُ فِي الرُّمَاعَةِ وَ الْوَلَايَةُ فِي
 الْمَوَالِي وَ الْغُرْبَاءُ ۚ كُلَّمَا ذَلَّ
 الْعَبْدُ لَهُ اَعَزَّهُ كُلَّمَا تَوَاضَعَتْ لَهُ
 رَفَعَهُ ۚ هُوَ الْمَعْرُوفُ وَ الْمُنْزِلُ
 الرَّافِعُ وَ الْوَاضِعُ الْمَوْفُوقُ وَ
 الْمُسَهِّلُ ۚ لَوْلَا مَا عَرَفْنَا هُ
 يَا مُجِيبِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ مَا
 اَجْهَلَكُمُ لَوْلَا تَوْفِيقُهُ
 مَا صَلَيْتُمْ وَ صُمِمْتُمْ وَ
 صَبَرْتُمْ اَنْتُمْ فِي مَقَامِ
 الْمُحْرَلَا فِي مَقَامِ
 الْغَيْبِ

اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جا۔ کل آئندہ کو کل گزشتہ کے پہلو
 میں رکھ دے (کہ جس طرح گئے وقت سے واسطہ نہ رہا اسی طرح
 آنے والے زمانہ سے دل کو علاوہ نہ رہے) کیا خبر ہے کہ کل کا دن آئے
 اور تو مردہ ہو (پس ایسی سوچوں سے دل کیوں نگایا) اور اے
 تو نگر تو اپنی تو نگری میں مشغول ہو کہ خدا سے غافل نہ ہو۔ کیا عجیب
 کہ کل کا دن آوے اور تو مفلس تلاش ہو۔ کسی شے کے ساتھ بھی
 مت رہ بلکہ اشیاء کے پیدا کرنے والے کے ساتھ ہو کہ وہ ایسی
 (بے نظیر) چیز ہے جس کی مثل کوئی بھی چیز نہیں۔ اس کے بغیر کے
 پاس تجھ کو کبھی راحت نہ ہوگی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ مومن کے لئے تو حق تعالیٰ کی ملاقات سے درس
 راحت ہے ہی نہیں "جب اس نے تیرا اور مخلوق کا واسطہ منہم
 ویران بنا دیا اور اپنا اور تیرا درمیانی واسطہ آباد کر دیا تو یقیناً
 تجھ کو انتخاب فرمایا۔ پس تو اس کے انتخاب کو ناپسند مت کر۔
 جو شخص حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنا رہتا ہے وہ اسکی عجیب
 عجیب عنایتیں دیکھتا ہے۔ جو تنگ دستی پر صبر کرتا ہے اسی کو
 تو نگری نصیب ہوتی ہے۔ اکثر منصب نبوت بکریاں چرانے والوں
 کو عطا ہوا ہے اور مرتبہ ولایت غلاموں اور غریبوں کو۔ ہندہ جبنا
 بھی خدا کے سامنے ذلت اختیار کرے گا اسی قدر وہ اسکو عزت
 بخشے گا اور جس قدر بھی جھکے گا اسی قدر وہ اس کو رفعت دے گا۔
 وہی عزت دینے والا ہے وہی ذلت دینے والا۔ وہی بلند کرنے والا ہے
 اور وہی پست کرنے والا۔ وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی (ہر
 دشواری کو) آسان کرنے والا۔ اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم اس کو
 کبھی ہرگز پہچان سکتے۔ اے اپنے اعمال پر مغرور ہونے والو۔ تم کس درجہ
 جاہل ہو؟ اگر اس کی توفیق نہ ہوتی تو زتم نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ
 سکتے اور نہ صبر کر سکتے۔ تمہارے لئے تو شکر کا مقام ہے دکھ

اَكْثَرُ الْعِبَادِ مُجِبُّونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ
طَائِفَتَانِ لِلْحَمْدِ وَالْقَنَاءِ مِنَ الْخَلْقِ رَاغِبُونَ
فِي اِقْبَالِ الدُّنْيَا وَآرِبَا بِهَا عَلَيْهِمْ وَسَبَبُ
ذَلِكَ وَفُوقَهُمْ مَعَ نُفُوسِهِمْ وَاهْوِيَّتِهِمْ بِالدُّنْيَا
مَحْبُوبَةُ النُّفُوسِ وَالْآخِرَى مَحْبُوبَةُ
الْقُلُوبِ وَالْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ مَحْبُوبُ الْاَسْرَارِ
اِنَّمَا قَدَرْتُ الْحِكْمَ اِلَى قُلُوبِهِمْ بَعْدَ احْكَامِ
الْحُكْمِ لِاَنَّ الْحُكْمَ قَدْ هَذَا الْاَمْرُ فَمَنْ
اَدْعَى مِنْهُ شَيْئًا مَعَ عَدَمِ احْكَامِ الْحُكْمِ
فَقَدْ كَذَبَ لِاَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا
الشَّرِيعَةُ فَمَنْ رَزَقَهُ وَطَرًا اِلَى الْحَقِّ عَنَّا
وَجَلَّ بِجَنَاحِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَدْخُلْ
عَلَيْهِ وَبَدَلْهُ فِي يَدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْهُ وَزِيْرَكَ وَمَعْلَمَكَ
دَعْوَى كَثْرَتِكَ وَتَمَشُّطِكَ وَتَعْرِضِكَ
عَلَيْهِ هُوَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْاَزْوَاجِ بِالْمَرْوَةِ
لِلْمُرِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّادِيْنَ اَمِيْرُ الصُّلَحَيْنِ
قَسَامُ الْاَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ بَيْنَهُمْ لِاَنَّ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَوْمٌ ذَلِكَ اِلَيْهِ جَعَلَهُ
اَمِيْرُ الْكُلِّ اِذَا خَلَعَ اِذَا اَخْرَجَتْ مِنْ
عِنْدِ الْمَلِكِ لِلْجُنْدِ اِنَّمَا تَقَسَّمُ
عَلَى يَدِ اَمِيْرِهِمُ الْتَوْحِيدُ
عِبَادَتُهُ وَالشُّرُكُ
بِالْخَلْقِ
عَادَاةٌ

خود پسندی کا اکثر بندے اپنی عبادتوں اور اعمال پر مغرور و مفلح
سے تعریف کے خواہاں اور دنیا اور اہل دنیا کے اپنی طرف گرویدہ
ہونے کی رغبت رکھنے والے ہیں اور اسکی وجہ انکی اپنے نفسوں
اور خواہشات کے ساتھ وابستگی ہے کہ دنیا تو نفوس کی مشقت ہے
اور آخرت قلب کی محبوبہ ہے اور حق تعالیٰ شانہ باطن اور اسرار
کا محبوب ہے (پس ہر ایک اپنے محبوب ہی کی طرف جھکے گا)
حکمتوں کا قلب میں ڈالا جاتا۔ حکم (کی تعمیل) کے مضبوط کے
پیچھے ہی ہوتا ہے کیونکہ حکم (یعنی شریعت) اس (حکمت و دانش)
کا پائوں ہے۔ پس حکم کو مضبوط کئے بغیر شخص اس (علم
باطنی) کا کچھ بھی دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ
حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے (حقیقت نہیں
بلکہ) زندیقیت ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے دو
بازوؤں سے حق تعالیٰ کی طرف پرواز کر۔ اس کے حضور
حاضر ہو در آنجا ایک تیرا ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ میں ہو۔ آنحضرت کو اپنا پشت پناہ اور استاد بنا اور
آپ کے دست مبارک کو اختیار دے کہ تیرا بناؤ سنگھار کرے اور
(حسین سیرت بنا کر) تجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کرے
آنحضرت ہی شکرِ ارواح کے حاکم ہیں طالبین کے مربی و
سرپرست ہیں اور مظلومین کے سردار ہیں نیکو کاروں کے
افسر ہیں اور ان میں حالات و مقامات کے تقسیم فرمانے والے
ہیں۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے یہ خدمت آپ کے سپرد کر دی
اور آپ کو سب کا سپہ سالار بنا دیا ہے جب لشکر کے لئے ہارشا
کی طرف خلعت بآمد ہوا کرتے ہیں تو ان کے سپہ سالار ہی کے ہاتھ
سے تقسیم کرائے جاتے ہیں۔ توحید (یعنی صرف خدا ہی سے خوف
اور امید رکھنا) عبادت ہے اور مخلوق کو شریک سمجھنا (نفس کی)

نشتہ کے پہلو
با اسی طرح
کے دل کے
(اور اے
کیا عجیب ہے
ساتھ بھی
وہ ایسی
کے غیر کے
اللہ علیہ وسلم
سے دے
واسطہ میں
تو یقیناً
بست کر۔
عی عجیب
ہے اسی کہ
پرانے والوں
بندہ جتنا
لموعزت
دے گا۔
مذکر بیوالا
ہو ہی (ہر
میں اس کو
مکمل درجہ
روزہ رکھ
ہے دکر

كَالزَّوْرِ الْعِبَادَةَ وَاتَّزَلُ الْعَادَةَ إِذَا خَرَقَتْ
 الْعَادَةَ خَرَقَتْ فِي حَقِّكَ الْعَادَةَ بِغَيْرِ حَقِّ
 يُغَيِّرُ اللَّهُ لَكَ ۚ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ
 لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ
 أَخْرِجْ نَفْسَكَ وَالْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ ۚ وَامْلَأْهُ
 بِمُسْكِرِهِمَا حَتَّى يَرُدَّ إِلَيْكَ التَّسْكُونُ ۚ مَا
 هَذَا أَشَىٰ يَبْجِي بُصَيَّا وَالْكَهَارَ وَفِيَا وَاللَّيْلَ ۚ
 لَكِنْ بَطْهَارَةُ الْقُلُوبِ وَصَفَاءُ الْأَنْعَامِ ۚ
 عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ الْقَسَامُ
 وَالْقَبَامُ خُلٌّ وَبَقْلٌ عَلَى الْمَائِدَةِ ۚ وَالطَّلَامُ
 قَلْبُهُمَا ۚ صَدَقَ ۚ هُمَا أَوَّلُ الطَّلَامِ ۚ ثُمَّ
 يَبْجِي لَوْ بَعْدَ لَوْ بِنِ مِنَ الْأَطْوَمَةِ ۚ ثُمَّ
 الْأَكْلُ ۚ ثُمَّ غَسْلُ الْيَدَيْنِ ۚ ثُمَّ يَبْجِي لِقَاءُ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ ثُمَّ الْحِلْمُ وَالْإِقْطَاعُ وَالْإِمَارَةُ
 وَالنِّيَابَةُ وَتَسْلِيمُ الْبِلَادِ وَالْقَلَامِ إِذَا صَلَّيْتَ
 قَلْبُ الْمَسْجِدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَمَكَّنَ
 مِنْ قُرْبِهِ أَعْطَى الْمَسْلُكَةَ
 السُّلْطَنَةَ فِي أَقْطَاعِ الْأَرْضِ ۚ
 وَسَلِّمْ إِلَيْهِ لَشَرُّ الدَّعْوَى
 مِنَ الْخَلْقِ وَالصَّبْرُ عَلَى
 أَذَاهُمْ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ
 تَغْيِيرُ الْبَاطِلِ وَالْهَارُ
 الْحَقِّ ۚ يُعْطِيهِ وَ
 يُغْنِيهِ ۚ

عادت ہے۔ پس عبادت کو لازم سمجھ اور عبادت کو چھوڑ جب تو خلا۔
 عادت کر گیا تو (حق تعالیٰ کی طرف سے بھی) تیرے لئے خلافِ عادت
 برتاؤ ہوگا (کہ بلا کسب معاش ملے گی اور کرامات کا ظہور ہوگا) تو
 (اپنی حالت میں) تبدیلی کرنا کہ حق تعالیٰ تیرے لئے (اپنی عادت
 جاریہ میں) تبدیلی فرمادے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے: "بیشک اللہ
 لوگوں کی کسی حالت میں تبدیلی نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی حالت
 میں خود تبدیلی نہ کر لیں" اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکال
 اور ان دونوں کے خالق سے دل کو بریز کر تاکہ (تو منصفِ کین سے
 نوازاجائے اور مخلوق کی کار براری کا) نظم و نسق تیرے حوالہ ہو۔
 یہ چیز دن کے روزوں اور رات کی نمازوں سے نہیں آیا کرتی۔
 بلکہ قلوب کو پاک اور باطن کو صاف کرنے سے آیا کرتی ہے۔
 ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ روزے
 اور شب بیداری و سترخوان کی چٹنی اور پھل ہیں اور اصل
 کھانا تو اور ہی کچھ ہے۔ یہی بات کہی ہے۔ اصل کھانے سے
 قبل یہی دونوں چیزیں آتی ہیں اور ان کے بعد کچھ بد دیگرے
 رنگ و رنگ کے کھانے آتے ہیں اس کے بعد تناول شروع ہوتا
 ہے اور پھر ہاتھ دھونا ہے اور سب کے بعد حق تعالیٰ شانہ کی
 ملاقات ہے اور اس کے بعد خلعت اور جاگیر اور سپہ سالاری اور
 جانشینی اور ممالک و قلعہ جات کی تفویض ہے۔ جب بندہ کا قلب
 حق تعالیٰ کے قابل بن جاتا اور اس میں اس کا قرب جگہ پکڑ جاتا
 ہے تب اس کو اطرافِ عالم میں حکومت و بادشاہی عطا کی جاتی
 اور مخلوق کی ایذاؤں پر صابرین کران کو (خدا کی طرف) بلاتا رہنا
 اس کے حوالہ کر دیا جاتا اور باطل کو بدلتا اور حق کو ظاہر کرنا
 اس کو سونپ دیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ ہی اس کو عطا فرماتا
 اور اس کو (سب سے) بے نیاز بنا دیتا ہے۔ کیوں کہ جب وہ

لَا تَهْ إِذَا أَعْطَىٰ آعْنَىٰ بِسَلَا بَطْنَهُ حَكْمًا ۖ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ مِنْ خَلَالِ أَرَاخِ
 قُلُوبِ عِبَادِهِ السَّكَّاحِينَ لَهُ الْعَارِفِينَ بِهِ
 أَهْكَارَ الْحِكْمِ ۖ تَتَّبِعُ مِنْ وَادِي عَلَيْهِ مِنْ
 عِنْدِ عَرْشِهِ وَلَوْ حَبِ ۖ فَتَجَرُّ إِلَىٰ أَرَاخِ
 الْفُكْرِ الْمَيْتَةِ الْجَاهِلَةِ بِهِ الْمَعْرِضَةِ عَنْهُ
 يَا غَلَامُ أَكُلِ الْحَرَامِ يَمِيتُ قَلْبَكَ ۖ وَ
 أَكُلِ الْحَلَالِ يُحْيِيهِ لَقَمَةً تُنَوِّرُ قَلْبَكَ ۖ
 وَلَقَمَةً تُظْلِمُهُ ۖ
 لَقَمَةً تُشْغَلُكَ بِالْأَنْبِيَاءِ ۖ وَلَقَمَةً تُشْغَلُكَ
 بِالْآخِرَىٰ ۖ وَلَقَمَةً تُزْهِدُكَ فِيهِمَا ۖ وَ
 لَقَمَةً تُزْغِبُكَ فِي خَالِقِهِمَا ۖ أَلْطَعَامُ الْحَرَامِ
 يُشْغَلُكَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَيُحْبِبُ إِلَيْكَ الْمَعَاصِيَ
 وَالْطَعَامُ الْمُبَاحُ يُشْغَلُكَ بِالْآخِرَىٰ وَيُحْبِبُ
 إِلَيْكَ الطَّاعَاتِ ۖ وَالْطَعَامُ الْحَلَالُ يُقَرِّبُ
 قَلْبَكَ مِنَ الْمَوْتِ ۖ هَذِهِ الْأَطْعَمَةُ لَا تُعْرِفُ
 إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَمَعْرِفَتُهُ إِنَّمَا
 تَكُونُ فِي الْقَلْبِ لَا فِي الذِّقْرِ ۖ مِنْهُ تَكُونُ
 لَا مِنْ خَلْقِهِ ۖ إِنَّمَا تَحْصُلُ مَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ بَعْدَ الْعَمَلِ بِحُكْمِهِ ۖ بَعْدَ التَّصَدُّقِ
 الْبَصَلِ ۖ بَعْدَ الشُّجْعَانِيَّةِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشُّقَّةِ
 بِهِ ۖ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۖ
 كَيْفَ تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّ
 كَعْرِفُ إِذَا مَا تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ
 وَتَلْبَسُ وَتَنْحَسِبُ ۖ

عطا فرماتا ہے تو پورا تو نگر بنا دیتا ہے کہ حکمتوں سے اس کا پیٹ
 بھر دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنے نیکو کار اور صاحبان معرفت
 بندوں کے قلوب کی زمینوں کے درمیان حکمتوں کی وہ نہر بنایا
 رکھی ہیں جو اس کی لوح اور عرش کے قریب اس کے علم کی
 وادی سے نکلتی ہیں اور بہتی ہوئی قلوب کی ان زمینوں میں
 پہنچتی ہیں جو مردہ ہیں اور حق تعالیٰ سے ناواقف اور اس کے
 روگردان ہیں۔ صاحبزادو حرام غذا کھانا قلب کو مردہ
 بنا دیتا ہے اور حلال کھانا اس کو زندہ کرتا ہے ایک
 لقمہ ہے جو تیرے قلب کو منور بناتا ہے اور ایک لقمہ ہے
 جو اس کو تاریک بناتا ہے۔ ایک لقمہ ہے جو تجھ کو دنیا میں
 مشغول کرے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو آخرت میں مشغول بنا
 گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان دونوں سے بے رغبت بنا دے
 گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان کے پیدا کرنے والے (وحدہ
 لاشریک) کا خواہش مند بنا دے گا۔ حرام غذا تجھ کو دنیا میں
 مشغول کرے گی اور مصیبتوں کی محبت دلائے گی۔ اور مباح غذا
 تجھ کو آخرت میں مشغول کرے گی اور طاعات کی محبت دلائے گی
 اور حلال غذا تیرے قلب کو حق تعالیٰ کے قریب پہنچا دیگی
 ان غذاؤں کی شناخت حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہونے بغیر
 نہیں ہو سکتی اور حق تعالیٰ کی معرفت دل میں ہو کر کرتی ہے
 کتابوں میں نہیں ہوتی۔ اسی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے
 مخلوق کی طرف سے نہیں ہوتی حق تعالیٰ کی معرفت اس کے
 حکم پر عمل کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ سچا سمجھنے اور سچا جاننے
 کے بعد حق تعالیٰ کو کیسا سمجھنے اور اس پر اعتماد رکھنے کے بعد اور
 ساری مخلوقات سے باہر نکل جانے کے بعد حق تعالیٰ کی معرفت
 کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ تجھ کو کھانے پینے پہننے اور

رجب غلام

خلافات

تو رہو گا

اپنی عادت

بیشک اللہ

مردہ اپنی حالت

دل سے کمال

مستحکم بنے

کے حوالہ ہو۔

نہیں آیا کرتی

رتی ہے۔

روزے

اور ہر

کھانے سے

بعد دیگرے

شروع ہوتا

شانہ کی

لاری اور

بند کا قلب

بلکہ پڑھتا

طہ کی جاتی

بلاتا رہنا

ماہر کرنا

فرماتا

جب وہ

وَلَا تُبَالِي مِنْ آيٍ وَجْهِ كَانَ ۚ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُبَالِ
مِنْ آيِنٍ مَطْعَمُهُ وَشَرِبُهُ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ مِنْ
آيٍ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ أَدْخَلَهُ ۚ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ
فَلَا تُبَالِ بِمَجْمِيعِ الْأَشْيَاءِ ۚ وَلَا تَمْتَنَ شَيْئًا
وَلَا يَسْغُلْكَ عَنْهُ شَيْءٌ ۚ لَا تُقَيِّدُ لَكَ الْخَلْقُ
عَنْهُ ۚ غَيْرَ أَنَّكَ تُحَدِّثُ لَهُمْ بِمَا يَعْقِلُونَ ۚ
وَتَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ بِالْمَدَارَاةِ ۚ تَعْمَلُ
بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ ۚ تُعْطِيهِمْ مِنْ عَطَا
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ تَتَكَبَّرُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ مِنْ
كَرَامَتِهِ لَكَ تَرْفُقُ بِهِمْ وَتُلَطِّفُ لَهُمْ
وَيُؤَلِّنُ جَانِبَكَ لَهُمْ ۚ يَصِيدُ خَلْقَهُ
مَنْ أَخْلَقَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يُعْلِقُ مِنْ أَمْرِهِ ۚ الشُّيُوخُ اثْنَانِ
شَيْخُ الْحُكْمِ وَشَيْخُ الْعِلْمِ ۚ
الْحُكْمُ يَدُلُّكَ عَلَى بَابِ الْخَلْقِ
وَشَيْخُ الْعِلْمِ يَدُلُّكَ
عَلَى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ بَابَانِ
لَا يَبْدُ لَكَ مِنْ
الدُّخُولِ فِيهِمَا
بَابُ الْخَلْقِ
و

جماع کرنے کے سوا کسی چیز کی سزفت و شناخت ہی نہیں اور
جس طرح یہ مزے حاصل ہو جائیں (یعنی حلال طریقہ سے ہوں یا
حرام سے) تجھ کو باک نہیں کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ جس کو اس کی پروا نہ ہوئی کہ اس کا کھانا
پانی کہاں سے آ رہا ہے اس کی حق تعالیٰ بھی پروا نہ کرے گا کہ جہنم
کے کسی دروازہ سے بھی اس کو دوزخ میں داخل فرمائے (کچھ گھٹو
کے بد شیخ نے فرمایا) پس تو ساری چیزوں سے بے پروا ہو جا
اور کسی شے کی طرف بھی نگاہ نہ اٹھا۔ نہ کوئی چیز تجھ کو خدا سے
غافل بنائے اور نہ مخلوق تجھ کو اس سے چھڑا کر اپنا پابند بنائے
بجز اس کے کہ تو ان سے ان کی سمجھ کے موافق باتیں کرے اور دلزدگی
کی ان پر خیرات کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
ارشاد پر عمل کرے کہ لوگوں سے مدارا کرنا بھی صدقہ ہے اپنے
پروردگار کے عطیہ (قرب و ولایت) میں سے کچھ ان کو بھی دے
اور اس نے (اصلاح حال کی) جس نعمت سے تجھ کو نواز رکھا
ہے اس کی ان پر سخاوت کرے۔ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت
کا برتاؤ رکھے اور اپنا پہلوان کے لئے نرم بنائے۔ (اور اکڑے
نہیں) کہ تیرا خلق منجملہ اخلاق خداوندی کے اور تیرا کام امر
الہی سے ہو جائے گا۔ مشائخ دو قسم کے ہیں۔ ایک مشائخ شریعت
اور ایک مشائخ معرفت۔ شیخ شریعت تجھ کو مخلوق کے
دروازہ پرے جائے گا کہ معاملات و مدارا اور پر لطف زندگی
کا طریقہ سکھائیگا) اور شیخ طریقت تجھ کو قرب خداوندی کے
دروازے کا راستہ بتائے گا (پس ضرورت دونوں کی ہے کہ
اول ایک ہاتھ سے شیخ الحکم یعنی عالم شریعت کا دامن پکڑے
اور پھر دوسرے ہاتھ سے عارف کا) دو دروازے ہیں جن میں
داخل ہوئے بغیر تجھ کو چارہ نہیں۔ دروازہ مخلوق

وَبَابُ الْخَلْقِ : بِبَابِ الدُّنْيَا وَبَابُ الْآخِرَةِ بِأَحَدِهِمَا
تَبَعٌ لِلْآخِرِ بَابُ الْخَلْقِ أَوَّلًا وَبَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
ثَانِيًا : مَا تَرَى الْبَابَ الْآخِرَ حَتَّى تَجُوزَ مِنْ
الْبَابِ الْأَوَّلِ أُخْرِجَ بِقَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى
تَدْخُلَ إِلَى الْآخِرَى : إِحْدُمُ شَيْخَ الْحَكَمِ
حَتَّى يَدْخُلَ بِكَ إِلَى شَيْخِ الْعِلْمِ أُخْرِجُ مِنَ
الْخَلْقِ حَتَّى تَعْرِفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِحَيِّ دَرَجَاتٍ
دَرَجَةٌ بَعْدَ دَرَجَةٍ : وَهُمَا صَدْرَانِ لَا يَتَّبِعَانِ :
هَذِهِ الْأَشْيَاءُ أَمْنًا دُفْلًا تَطْلُبُ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا :
فَمَا يَقَعُ بَيْنَهُمَا : فَرِغْ قَلْبَكَ الَّذِي هُوَ بَيْتُ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : لَا تَدْخُلْ فِيهِ غَيْرَكَ إِذَا كَانَتْ
الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَدْخُلُ بَيْنَنَا فِيهِ
صُورَةٌ فَكَيْفَ يَدْخُلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
قَلْبِكَ وَفِيهِ صُورٌ وَأَصْنَامٌ : كُلُّ مَا سِوَاهُ مِنْهُمْ
فَكَيْفَ الْأَصْنَامُ وَكَيْفَ هَذِهِ الْبَيْتِ : وَقَدْ
رَأَيْتُ حُصُونًا صَاحِبِهِ فِيهِ : تَرَى مِنَ الْعَالَمِ
مَا لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ مِنْ قَبْلُ : اللَّهُمَّ وَفَّقْنَا
لِمَا يُرْضِيكَ عَنَّا : وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَفَقْنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَرَّةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ سَادِسَ
عَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَنِينَ أَرْبَعِينَ وَثَمَانِيَةً
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ تِلْعَمُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلَهُ :

اور دروازہ خالق ۔ دروازہ دنیا اور دروازہ آخرت کہ اول مخلوق
کا دروازہ ہے اور دوبارہ حق تعالیٰ شانہ کا دروازہ جب تک
تو پہلے دروازہ سے گزر نہ جائے گا دوسرا دروازہ تجھ کو نظر نہ
آئے گا۔ اپنے قلب سے دنیا (کی محبت و تعلق) سے باہر نکل تا کہ
آخرت میں داخل نصیب ہو۔ شیخ شریعت کا خادم بن یہاں تک
کہ وہ تجھ کو شیخ طریقت کے پاس پہنچا دے۔ مخلوق رکے
ساتھ (دوستی) سے باہر نکل کہ حق تعالیٰ شانہ کی تجھ کو معرفت
حاصل ہو۔ یہ درجات ہیں کہ ایک درجہ دوسرے درجہ کے
بعد ہے اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں کہ لکھتے بھی نہیں
ہو سکتے۔ یہ سب چیزیں باہم مخالف ہیں۔ پس سب کو جمع
کرنے کا طلبگار مست بن کہ (اس ہوس میں) تیرے ہاتھ نہ (یہ)
آئے گا نہ وہ۔ اپنے قلب کو جو کہ خدا کا گھر ہے خالی کر کہ کسی دوسرے
کو اس میں نہ چھوڑ۔ جبکہ فرشتے اُس گھر کے اندر نہیں جاتے جس میں
کوئی تصویر ہو تو حق تعالیٰ تیرے قلب کے اندر کیوں کو داخل ہوگا
جبکہ اس میں بہتیری صورتیں اور بت موجود ہیں۔ اس کے
سوا ہر چیز بت ہے۔ پس بتوں کو توڑ اور اس گھر کو پاک صاف کر۔
کہ گھر والا گھر میں نظر آئے اور تو وہ عجائبات دیکھے کہ اس سے پہلے
نہیں دیکھے تھے۔ یا اللہ ہم کو توفیق دے اس روش کی جو تجھ کو
ہم سے راضی بنا دے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور
آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

پینتالیسویں مجلس

بروز جمعہ۔ بوقت صبح ۲۶ رجب ۱۲۵۵ھ درمہ مسمومہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے فرمایا کہ
”ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو“

مَا أَكْثَرَ الَّذِينَ دَخَلُوا فِي هَذِهِ الْأَعْيُنِ مِنْ خَلْقٍ كَثِيرٍ وَاحِدٌ يَتَنَبَّأُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ وَثَّقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۖ وَمَنْ وَثَّقَ بِمَخْلُوقٍ مِنْهُمْ فَهُوَ كَالْقَلْبِضِ عَلَى الْمَاءِ ۖ يَفْتَحُ يَدَهُ لَا يَرَىٰ فِيهَا شَيْئًا وَيُحْكِكُ الْخَلْقُ يَقْضُونَ حَوَائِجَكَ يَوْمًا أَوْ لَيْلًا أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً أَوْ سِتِينَ ۖ وَفِي الْآخِرِ يَضْجُرُونَ مِنْكَ ۖ عَلَيْكَ بِصُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَزَالْ حَوَائِجُكَ بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَضْجُرُ مِنْكَ وَلَا يَسْأَمُ مِنْ حَوَائِجِكَ دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ أَلَمْ تَجِدْ عِنْدَ قُوَّةٍ تَوْحِيدِهِ لَا يَفِيقُ لَهُ أَبٌ وَلَا أُمٌّ وَلَا أَهْلٌ وَلَا صَدِيقٌ وَلَا عَدُوٌّ وَلَا مَالٌ وَلَا لَاحَاقَةٌ وَلَا سُكُونٌ إِلَى شَيْءٍ فِي الْجُمْلَةِ ۖ لَا يَفِيقُ لَهُ سَوَى التَّعَلُّقِ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ بَيَّا وَاتِّعَا بِالذِّينَارِ وَالذَّرْهِمِ الَّذِينَ فِي يَدِكَ عَنْ قَرِيبٍ يَدُ هَبَانٍ مِنْ يَدِكَ ۖ عَفْوَبَةٌ لَكَ ۖ كَمَا بَغَيْتَهُمَا قَدْ كَانَا فِي يَدِ غَيْرِكَ ۖ فَسَلِّبَا مِنْهُ وَسَلِّمَا إِلَيْكَ لِتَسْتَوِيَرَهُمَا عَلَى طَاعَةِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَحْلَتَهُمَا صَنَمَكَ بَيَّا جَاهِلٌ تَعْلَمُ الْعِلْمَ لَوْجِبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْمَلُ بِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّبُكَ ۖ أَلْعَلُّ حَيَاةً

کتنی کثرت سے ہیں وہ لوگ جو اس لعنت میں داخل ہوئے بہتری مخلوق میں سے ایک ہی آدھ ہوگا جو حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوگا۔ اور جس نے حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا بیشک اس نے مضبوط کڑا تھام لیا اور جس نے اپنی جیسی (کمزور محتاج) مخلوق پر بھروسہ کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مٹھی میں پانی بند کرے (اور سمجھے کہ پانی پر قبضہ کر لیا مگر) اپنا ہاتھ کھولے تو اس میں کچھ بھی نظر نہ آوے۔ تجھ پر افسوس! مخلوق تیری حاجتیں ایک دو دن پوری کر دے گی تین دن پوری کر دے گی ہینہ بھر پوری کر دے گی سال دو سال پوری کر دیگی۔ آخر کار تنگ آجائے گی (اور گھبرا کر رنج بدل لے گی) تو حق تعالیٰ کی محبت اختیار کر اور اسی پر اپنی حاجتیں پیش کر کہ دنیا ہویا آخرت نہ وہ تجھ سے کبھی تنگ آئے گا اور نہ گھبراوے گا۔ صاحب توحید کے لئے اس کی توحید کی قوت کے وقت نہ کوئی باپ بہتا نہ ماں نہ کنبہ نہ دوست نہ دشمن نہ مال نہ جاہ اور نہ کسی ایک چیز کے ساتھ بھی قرار و سکون۔ بجز حق تعالیٰ شانہ کے دروازہ اور اس کے احسانات سے تعلق رکھنے کے اس کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اسے اپنے درہم و دینار پر بھروسہ رکھنے والے عنقریب یہ تیرے ہاتھ سے جاتے رہیں گے تیری نرا میں جس طرح تو نے ان کو طلب کیا ہے۔ (اسی طرح کبھی) یہ دوسرے کے ہاتھ میں تھے (پس جب اس کی نرا کا وقت آیا) تو اس کے چھین کر تیرے حوالہ کر دئے گئے تاکہ تو ان سے آفا کی طاعت پر اعانت حاصل کرے۔ سو تو نے تو ان کو اپنا بت ہی بنالیا (کہ ان کو قاضی الحاجات سمجھ کر ان کی پرستش کرنے لگا) اے نادان۔ اللہ واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کر کہ وہ تجھ کو (شامی) آداب سکھا دے گا۔ علم زندگی ہے

وَالْجَهْلُ مَوْتُ ۖ وَالْعَبْدُ يَقُودُ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَعْلِيمِ
 الْعِلْمِ الْمَشْتَرِكِ ۖ أَدْخَلَ فِي الْعِلْمِ الْخَاصِّ ۖ
 عِلْمَ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ ۖ وَإِذَا تَمَكَّنَ فِي هَذَا
 الْعِلْمِ صَارَ سُلْطَانٌ دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَأْمُرُ
 وَيَنْهَى وَيُعْطِي وَيَمْنَعُ ۖ بِأَذْنِ مُسْلِمِيهِ يَصِيرُ
 سُلْطَانًا فِي الْخَلْقِ ۖ يَا مُرَّ يَا مُرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَيَنْهَى عَنْ تَهْنِئَةٍ ۖ يَا خُدَّ مِنْهُمْ يَا مُرَّ وَ
 يُعْطِهِمْ يَا مُرَّ ۖ فَيَكُونُ مَعَهُمْ بِالْحُكْمِ
 وَمَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ ۖ الْحُكْمُ بَوَائِبُ
 عَلَى الْبَابِ ۖ وَالْعِلْمُ دَاخِلُ الدَّارِ ۖ الْحُكْمُ مَعَامُ
 وَالْعِلْمُ حَامٍ ۖ الْعَارِفُ وَاقِعٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَقَدْ سَلِمَ إِلَيْهِ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ وَ
 الْإِطْلَاقُ عَلَى أُمُورٍ لَمْ يَطْلُعْ غَيْرُكَ عَلَيْهِمَا ۖ
 يُؤْمَرُ بِالْعَطَاءِ فَيُعْطَى ۖ يُؤْمَرُ بِأَلَا
 لِمَسَاكِ فَيَمْسِكُ ۖ يُؤْمَرُ بِالْأَكْلِ
 فَيَأْكُلُ ۖ يُؤْمَرُ بِالْجُوعِ فَيَجُوعُ ۖ
 يُؤْمَرُ بِالْقَبَالِ عَلَى شَخْصٍ ۖ
 بِالْإِعْرَاضِ عَنْ آخِرٍ ۖ يُؤْمَرُ
 بِالْأَخْذِ مِنْ شَخْصٍ ۖ وَالزُّدُ
 إِلَى آخِرِهِ ۖ الْمَنْصُورُ مَنْ نَصَرَكَ
 وَالْمُخْدُولُ مَنْ خَدَّ لَكَ ۖ
 أَنْقُومُ يَا تُونِ إِلَيْكُمْ وَ
 لِمَنْفَعَتِكُمْ لَا تَحْوَ إِلَيْكُمْ
 لَا حَاجَةَ
 لَهُمْ

ادجہل موت ہے۔ صدیق علم (شریت) کی تحصیل سے جو (عامہ
 مومنین میں) مشترک ہے فایغ ہو لیتا ہے تو خاص علم یعنی قلوب
 اور اسرار کے علم (کے مدرسہ) میں داخل کر دیا جاتا ہے پس جب
 اس علم میں مستحکم ہو جاتا ہے۔ تو دین خداوندی کا بادشاہ بن جاتا
 ہے کہ اپنے بادشاہ بنانے والے (شاہنشاہ جل جلالہ) کے
 اذن سے حکم کرتا روکتا۔ بخشش کرتا اور محروم بناتا رہتا ہے
 وہ مخلوق میں سلطان بنتا ہے کہ حق تعالیٰ کے حکم سے حکم
 دیتا ہے اور اسی کے منع فرمانے سے منع کرتا ہے۔ اسی
 کے حکم سے مخلوق سے لیتا ہے اور اسی کے حکم سے
 مخلوق کو دیتا ہے۔ پس حکم کے اعتبار سے مخلوق کے ساتھ
 ہوتا ہے اور علم کے لحاظ سے حق تعالیٰ کے ساتھ حکم اس
 دروازہ کا دربان ہے اور علم گھر کا اندرون۔ حکم عام ہے اور علم
 خاص۔ عارف حق تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہے کہ اسکو معرفت
 کا علم اور ان امور کی اطلاع سپرد کی گئی ہے جن کی اطلاع
 دوسروں کو نہیں ہے۔ اس کو دینے کا حکم ہوتا ہے تو وہ دیتا ہے
 اور جب نہ دینے کا حکم کیا جاتا ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔ کھانے کا
 حکم ہوتا ہے تو کھاتا ہے اور بھوکا رہنے کا حکم کیا جاتا ہے تو
 بھوکا رہتا ہے۔ کسی ایک شخص پر توجہ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو
 (اُس پر) توجہ کرتا ہے اور دوسرے شخص سے بے توجہی کا حکم
 کیا جاتا ہے تو (اس سے) بے توجہ بن جاتا ہے۔ کسی شخص سے
 اس کو لینے کا حکم ہوتا ہے اور کسی شخص پر (اس کے پیش کئے
 ہوئے نذرانہ کو) واپس کر دینے کا۔ جو شخص اس کی مدد کرتا ہے
 اس کی (خدا کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے اور جو اس کو حقیر سمجھتا ہے
 وہ (خدا کی طرف سے) خوار ہوتا ہے۔ اہل اللہ تمہاری جانب تہمتا ہے
 ہی نفع کے لئے آئے ہیں نہ کہ اپنی ضرورتوں کے لئے۔ ان کو

إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ فِي حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ يَفْتَلُونَ
وَلَبِئْسَ بِهِمْ يَشْكُرُونَ وَعَلَيْهِمْ يَشْفَقُونَ بِهِمْ
جَاهِدَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
أَيُّشْ يَا خُذُونْ مِنْكُمْ لَكُمْ لَا لَهُمْ شُغْلُهُمْ
النَّصْحُ لِلْخَلْقِ وَالِدَاءُ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ مَا كَانَ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ يَدُومُ وَيَسْتَبُتُ وَمَا
كَانَ مِنْ غَيْرِهِ فَلَا اخْتِدَامَ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءَ
الْعَمَالَ وَأَصْبِرْ عَلَى ذَلِكَ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى
خِدْمَةِ الْعِلْمِ أُعْطِيتَ فَفَهَ الْقَلْبِ وَمُورَ
الْبَاطِنِ يَا قَوْمُ سَلِّمُوا الْأُمُورَ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ مِنْكُمْ إِذَا انْظَرُوا
فَرَجَهُ فَإِنَّ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى سَاعَةٍ فَرَجًا اخْلُذُوا
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَنْجُوا بَابَهُ وَأَعْلَقُوا
أَبْوَابَ الْخَلْقِ فَإِنَّهُ يُرِيكُمْ عَجَائِبَ مَا لَيْسَ
فِي حِسَابِكُمْ وَجِئَكُمْ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ أَنْ يَنْفَعَكَ عَلَى أَيْدِي الْخَلْقِ
نَفَعَكَ وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَضُرَّكَ
عَلَى أَيْدِيهِمْ كَانَ ذَلِكَ بِهِمْ
الْمُسْتَحْرَمُ الْمَلَكُوتِ وَالْمُفْعَى
لِقَوْلِهِمْ هُوَ الْمُسْحَى وَ
الْمُيْتِ هُوَ الْمُعْطَى
وَالْمَلَكُوتِ هُوَ الْمَعْرُ
وَالْمُنْدَلِ هُوَ
الْمُيْرَضُ وَ
الْمُعَارِفُ

مخلوق میں سے کسی ایک کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مخلوق کی
ریتوں میں بک دیتے اور ان کی تعمیر کو مضبوط بناتے اور ان پر
شفقت فرماتے ہیں۔ وہ خدائی سردار ہیں دنیا اور آخرت میں۔
وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے ہی لئے لیتے ہیں اپنے لئے نہیں
مخلوق کی خیر خواہی اور سدا اسی میں مشغول رہنا ان کا کام ہے
اس لئے کہ جو چیز حق تعالیٰ کی طرف سے ہوا کرتی ہے وہ دائم اور
قائم ہوتی ہے اور جو چیز غیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے وہ قائم
نہیں رہتی۔ علم کا اور علماء کا خادم بن اور اس پر جمارہ
جب اول تو علم کی خدمت پر جسے گاتب ضرور ہے کہ دوبارہ علم
تیری خدمت کرے اور جس طرح تو اس کی خدمت پر جمارہ تھا وہ
تیری خدمت پر جمارہ ہے۔ جب تو علم کی خدمت پر جمارہ ہے گا
تو قلبی فہم اور باطنی نور تجھ کو عطا ہوگا۔ صا جو۔ جملہ امور
حق تعالیٰ کے حوالہ کرو کہ وہ تمہارا تم سے زیادہ واقف کار ہے۔
اس کی کشائش کے منتظر ہو کہ ایک پہل سے دوسرے پہل تک
بہتری گنجائش ہے (پس کیا بعید ہے کہ دوسرے ہی لحظہ میں تنگی
رفع اور وسعت عطا فرمادے) حق تعالیٰ کے خادم ہو اور اس کا
دروازہ کھلو اور مخلوق کے دروازوں کو بند کرو (کہ بجز اس کے
کسی سے کچھ نہ مانگو) پس وہ تم کو وہ وہ عیب (عنایتیں) دکھائیگا
جو تمہارے شمار سے باہر ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ اگر اللہ چاہے گا
کہ مخلوق کے ہاتھوں تجھ کو نفع پہنچائے تو نفع پہنچا دے گا
اور اگر چاہے گا کہ ان کے ہاتھوں تجھ کو نقصان پہنچائے تو
نقصان پہنچا دے گا کیونکہ وہی ان کے قلوب کا مسخر کنیوالا
اور نرم یا سخت بنادینے والا ہے۔ وہی زندہ کرنیوالا اور مارنے
والا ہے۔ وہی دینے والا اور نہ دینے والا ہے۔ وہی عزت بخشنے
والا اور ذلیل بنانے والا ہے۔ وہی بیمار ڈالنے والا اور

هُوَ الْمُسْتَعِیْبُ وَالْمُجْرِمُ ۖ هُوَ الْمَكْسُوفُ وَالْمَعْرِيُّ ۖ
 هُوَ الْمُحْسِنُ وَالْمُوحِشُ ۖ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
 وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ كُلُّ ذَلِكَ هُوَ غَيْرُهُ ۖ
 اِعْتَقِدْ هَذَا اِبْقَالِكَ وَ اَحْسِنُ مَعَاشِرَةَ الْخَلْقِ
 بِظَاهِرِهِ ۖ وَ هَذَا اشْغَلُ الصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ
 يَتَّقُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِهِمْ وَ
 يَدَارُونَ الْخَلْقَ ۖ يَحْدِثُونَ لَهُمْ بِمَا يَعْقِلُونَ
 يَقُولُونَ لَهُمْ بِخَلْقِ حَسَنٍ ۖ يَخْلُقُ الْحِكْمَاءَ وَ
 السُّنَّةَ ۖ وَيَأْمُرُهُمْ بِمَا فِيهَا قَاتِ
 قَبِلُوا اشْكُرُوهُمْ عَلَى ذَلِكَ ۖ وَ اِنْ خُشُوا
 مِنْهُمَا فَلَا يَنْفَعُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ صِدَاقَةٌ وَ لَا حَبَابَةٌ
 يَتَوَخَّوْنَ عَلَى الْخَلْقِ فِي اَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 نَحْمِهِ ۖ اَجْعَلْ قَلْبَكَ مُسَجِّلًا ۖ لَا تَدْعُ مَعَ
 اللَّهِ اَحَدًا اَلَمْ يَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَتَى
 الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُ غُوًا مَعَ اللَّهِ اَحَدًا ۖ
 فَاِذَا ارْتَقَتْ دَرَجَةٌ هَذَا الْعَبْدُ مِنَ الْاِسْلَامِ
 اِلَى الْاِيْمَانِ ۖ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْاِيْقَانِ ۖ
 مِنَ الْاِيْقَانِ اِلَى الْمَعْرِفَةِ ۖ مِنَ الْمَعْرِفَةِ
 اِلَى الْعِلْمِ ۖ مِنَ الْعِلْمِ اِلَى الْحُبَّةِ ۖ مِنَ
 الْحُبَّةِ اِلَى الْمُحَبُّوْبِيَّةِ ۖ مِنْ طَلَبِهِ اِلَى
 مَطْلُوْبِيَّتِهِ ۖ فَيُخَيَّرُ اِذَا غَفَلَ
 كَمْ يَتَرَدَّدُ ۖ وَاِذَا اَتَى دُكْرًا
 اِذَا غَفَلَ اَوْ قِطًّا ۖ وَاِذَا
 وَلَّى اُقْبِلَ ۖ وَ اِذَا
 سَكَتَ لُطِقَ ۖ

صحت دینے والا ہے وہی پیٹ بھرنے والا اور محبوب رکھنے والا ہے
 وہی کپڑے دینے والا۔ اور نگاہ رکھنے والا ہے۔ وہی محسن ہے
 اور وہی وحشت دینے والا۔ وہی ہے اول و آخر اور ظاہر و
 باطن۔ سب کچھ وہی ہے نہ کہ کوئی دوسرا۔ اپنے دل سے اس کا
 اعتقاد رکھ اور اپنے ظاہر سے مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کر۔
 کیونکہ ہر ہنگام زینکو کاروں کا یہی کام ہے کہ اپنی ہر حالت میں
 حق تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں اور مخلوق کے ساتھ خندہ روئی سے
 ملتے ہیں کہ حسن خلق کے ساتھ قرآن و حدیث کے خلق کے موافق
 ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو وہ اپنے دلوں سے سمجھ سکیں
 اور ان کو احکام قرآن و حدیث (پر عمل کرنے) کا حکم کرتے ہیں۔
 پس اگر وہ مان لیتے ہیں تو یہ ان کی قدر کرتے ہیں اور اگر ان دونوں
 سے باہر باہر چلتے ہیں تو ان کے اور ان کے درمیان نہ دوستی باقی رہتی
 ہے نہ محبت۔ وہ حق تعالیٰ کے امر و نہی کے متعلق مخلوق کے ساتھ
 بے لحاظ بن جاتے ہیں۔ اپنے قلب کو مسجد بنا کہ اللہ کے ساتھ کسی
 کو بھی مت پکار۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ واقعی مسجدیں
 اللہ ہی کی ہیں پس (ان میں اگر) اللہ کے ساتھ (شریک بنا کر)
 کسی کو بھی مت پکارو۔ پس جب اس بندہ کا درجہ اسلام سے
 ترقی کر کے ایمان تک اور ایمان سے آگے بڑھ کر (یقان تک اور
 یقان سے معرفت تک اور معرفت سے علم تک اور علم سے محبت
 تک اور محبت سے محبوبیت تک اور طلب سے مطلوبیت تک
 پہنچ جاتا ہے تو اس وقت (اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ) اگر
 غفلت کرے تو (اس پر) قائم نہیں رکھا جاتا اور جب بھول واقع
 ہو تو یہ دلا دیا جاتا ہے اور سو جائے تو جگا دیا جاتا ہے اور
 غافل ہو تو ہوشیار کر دیا جاتا ہے اور پشت پھیرے تو سامنے
 کے رخ پھیر لیا جاتا ہے اور جب چپ ہو جائے تو بلوا دیا جاتا ہے پس

ق کی
ن پر
ہیں۔
نہیں
کام ہے
تم اور
قائم
جوارہ
برہ علم
تھا وہ
ہے گا
امور
ہے۔
نک
نگی
س کا
کے
لایکا
کے
کے
تو
نیوالا
مارنے
نچنے
اور

فَلَا يَزَالُ أَبَدًا مُسْتَقِظًا صَافِيًا ۖ لِأَنَّهُ قَدْ صَفَتْ
 أَنْبِيَاءُ قُلُوبِهِ ۖ يَرَى مِنْ ظَاهِرِهَا بَاطِنُهَا ۖ وَرَدَّ
 الْيَقُظَةَ مِنْ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 كَانَتْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ۖ وَكَانَ
 يَرَى مِنْ وَرَائِهِ كَمَا يَرَى مِنْ أَمَامِهِ ۖ كُلُّ
 أَحَدٍ يَقْظُهُ عَلَى قَدْرِ حَالِهِ ۖ فَالْبَيْتِيُّ صَكَّ
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْصِلُ أَحَدٌ إِلَى
 يَقْظَتِهِ ۖ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ يُشَارِكَهُ أَحَدٌ
 فِي خَصَائِصِهِ ۖ غَيْرَ أَنَّ الْأَبْدَلَ وَالْأَوْلِيَاءَ
 مِنْ أُمَّتِهِ يَرُدُّونَ عَلَى بَقَايَا طَعَامِهِ شَرَابًا
 يُعْطَوْنَ قَهْرًا مِنْ مَحَارِمِ مَقَامَاتِهِ وَذَرَّةً
 مِنْ جِبَالِ أَكْرَامَاتِهِ ۖ لَا تَهْمُ وَرَاشَةُ
 الْمُسْتَسْكِرُونَ بِدِينِهِ النَّاصِرُونَ لَهُ ۖ
 أَلَا أَوْنُ عَلَيْهِ ۖ الْكَاشِرُونَ لِعِلْمِ دِينِهِ
 وَشُرْعِهِ ۖ عَلَيْهِمُ سَلَامُ اللَّهِ وَنَحْيَاتُهُ ۖ
 وَعَلَى الْوَارِثِينَ لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ
 الْمُرْمِنُ لِمَحِ الدُّنْيَا فَإِذَا رَادَهَا وَطَلَبَهَا
 وَامْتَلَأَ قَلْبُهُ بِهَا ۖ فَإِذَا رَدَّتْ تَمْلِكُهُ
 فَطَلَقَهَا ۖ ثُمَّ طَلَبَ الْآخِرَةَ حَتَّى وَجَدَهَا
 فَامْتَلَأَ قَلْبُهُ بِهَا ۖ فَخَافَ مِنْ تَغْيِيرِهَا
 وَحُبْسِهَا لَهَا عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 فَطَلَقَهَا وَافْعَدَهَا إِلَى جَنبِ
 الدُّنْيَا وَآدَى فَرْصَهَا ۖ وَ
 كَيْفَ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ

ہر وقت و ہمیشہ بیدار و رصاف رہتا ہے کیونکہ اس کے قلب کو
 آئینہ ایسا صاف ہو گیا ہے کہ باہر ہی سے اُس کا اندرون دکھائی
 دیتا ہے۔ اس کو بیداری اپنے نبی (سیدنا محمد) علیہ السلام سے میرا
 میں ملی ہے کہ (سونے کی حالت میں صرف) آپ کی آنکھیں سوتی
 تھیں اور دل نہ سوتا تھا اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اپنے
 پیچھے سے بھی دیکھتے تھے ہر ایک کی بیداری اس کے حال کی مقدار
 کے موافق ہوتی ہے۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بیداری تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کی طاقت
 ہے کہ آپ کی خاصیتوں میں سے کسی خاصہ میں آپ کا سا جہی
 ہو سکے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ آپ کی اُست کے ابدال اور اولیا
 آپ ہی کے پس خوردہ کھانے اور پانی (کے دسترخوان) پر
 آتے ہیں اور آپ ہی کے مقامات کے سمندروں میں سے ایک
 قطرہ اور کرامات کے پہاڑوں میں ایک ذرہ ان کو دیدیا جاتا
 ہے کیونکہ وہ آپ کے وارث آپ کے طریقہ کو مضبوط تھامے
 ہوئے آپ کے مددگار آپ تک پہنچنے کا راستہ بتانے والے اور
 آپ کے دین اور شریعت کو پھیلانے والے ہیں۔ حق تعالیٰ کی سلامتی
 اور تحیات نازل ہوں آپ پر اور آپ کے وارثوں پر قیامت
 تک یوموں نے دنیا پر نظر ڈالی پس اس کو چاہا اور طالب بنا۔
 اور اس کا دل اس سے پُر ہو گیا۔ پس دنیا نے اس کے دل پر قبضہ
 کرنا چاہا (کہ میرے سوا دوسری طرف نہ جھکے) تو اس نے دنیا کو طلاق
 دیدی۔ اس کے بعد آخرت کا خواہاں ہوا حتیٰ کہ اس کو پاسبان
 پس اس کا دل اس سے بھر گیا۔ تب اس کو اندیشہ ہو ا کہ میں اس کو
 اپنا پاسبان بنا کر اس کے پروردگار سے روک نہ لے لہذا اس کو بھی
 طلاق دیدی اور اس کو دنیا ہی کی نفل میں بٹھا دیا (ابتنہ اس کا
 حق ادا کرتا رہا کہ نماز روزہ میں کمی نہ آئی) اور خود حق تعالیٰ کے

فَخَيَّرَهُ
 (بِرَاهِمِ)
 التَّجْمِ
 قَالَ لَا
 لِلَّذِي
 مِنَ الْمُنْ
 وَعَرَفَ
 فَتَحَ الْمُنْ
 كَاشِحَ
 الدُّنْيَا
 فَكَقَصَّ
 وَخَلَعَ
 حِكْمَهُ
 دَالِخَ
 بَيْنَهُ
 تَرَكَ

فَتَيَمَّمْ عِنْدَهُ وَتَوَسَّدْ بِعَتَبَتِهِ ۖ اَتَّبِعْ مِلَّةَ
 اِبْرَاهِيمَ الْحَنِیْیْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ الرَّاهِدِ فِي
 التَّجْوِمِ شَمْرًا فِي الْقَمَرِ شَمْرًا فِي الشَّمْسِ شَمْرًا
 قَالَ لَا اُحِبُّ الْاَفْلَیْنِ ۖ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ
 لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا
 مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۖ فَاَمَّا دَاۤءِمٌ تَوْسُدُكَ بِالْعَتَبَةِ
 وَعَرَفَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ صِدْقَهُ فِي الْقَلْبِ
 فَتَحَ الْبَابَ وَاٰذَنَ لِقَابِهِ فِي الدُّخُوْلِ عَلَیْهِ ۖ
 فَاسْتَحْبَذَهُ عَنْ حَالِهِ وَمَا جَوٰی عَلَیْهِ مَعَ
 الدُّنْیَا وَالْاٰخِرٰی ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْهُ ۖ
 فَكَقَصَّ عَلَیْهِ قِصَّتَهُ ۖ فَقَرَّبَهُ وَاَسْنَهُ وَحَدَّثَهُ
 وَخَلَعَ عَلَیْهِ خِلْمَةَ رِیْضَاۤءٍ وَاَمْلَاۤءُ مِنْ
 حِكْمِهِ وَعِلْمِهِ ۖ وَدَعَا لِمُطَافَتِهِ الدُّنْیَا
 وَالْاٰخِرَةَ وَجَدَّ لَهُ الْعَقْدَ عَلَیْهِمَا وَكَتَبَ
 بَیِّنَةً وَبَیِّنًا قِصَّتَهُ ۖ وَشَرَطَ عَلَیْهِمَا
 تَرْكَ الْاَذْنِیَّةِ ۖ وَجَعَلَ لِمَا خَاۤءَ دِمَتَیْنِ
 لَهُ یُؤْمِنَانِہٖ اَقْسَامًا مَّحَلًا
 مِنْهُمَا ۖ وَآلَقَ عَلَیْهِمَا
 حَبَّتَهُ ۖ وَالْقَلْبَ
 الْاَمْرُ فِی حَقِّهِ صَادَ
 مُقَامٌ قَلْبِہٖ
 عِنْدَ رَبِّہٖ
 نَعَزَّوَجَلَّ

دروازہ سے جا ملا۔ پس اسی کے پاس خیمہ گاڑ لیا اور اسی کی چوکھٹ
 کو تکیہ بنالیا۔ ابراہیم خلیل علیہ السلام کے طریقہ پر چلا جنھوں نے
 ستاروں سے بے توجہی فرمائی اس کے بعد چاند سے اور اس کے
 بعد سورج سے اس کے بعد (جلد حادثات سے بیزار ہو کر) فرمادیا
 کہ میں ان کو محبوب نہیں سمجھتا جن کا نور چھپ جائیو الہیہ۔ میں نے
 تو سب سے ایک سو ہو کر اپنا منہ اسی ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان
 وزمین کو بنایا ہے اور میں مشرکین میں نہیں ہوں (کہ غیر اللہ کو اللہ
 کا شریک گردالوں) پس جب چوکھٹ پر تکیہ لگائے رہا اور
 حق تعالیٰ نے اس کی سچی طلب کو جانچ لیا تو دروازہ کھول دیا
 اور اس کے قلب کو اپنے حضور میں باریابی کی اجازت دی پس
 اس کی مزاج پُرسی کی اور حالانکہ وہ اس سے زیادہ واقف ہے
 (مگر مانوس بنانے اور اپنی شفقت و پیار ظاہر فرمانے کے لئے)
 جو کچھ دنیا اور آخرت کے ساتھ (وصل و طلاق کا) واقعہ گذر ا تھا۔
 اس سے پوچھا۔ پس اس نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ تب حق تعالیٰ
 نے اس کو اپنا قریب و انس عطا فرمایا اور اپنی خوشنودی کے خلعت
 اس کو بخشے اور علم و دانش سے اس کو لبریز کر دیا اور اس کی طلاق
 دی ہوئی دنیا اور آخرت کو بلا کر ان دونوں سے اس کا جدید
 عقد کر دیا اور اس کے اور ان دونوں (نئی بیبیوں) کے مابین
 شرائط نامہ لکھ دیا جس میں اس کو کبھی اذیت نہ دینے کی ان پر
 شرط درج فرمائی اور ان دونوں کو اس کا خدمت گار بنادیا کہ
 اس کے مقسوم اس کو پورے پورے دیتی رہیں اور ان کے
 دلوں میں اس کی محبت ڈال دی کہ عاشق بن کر شوق و رغبت
 سے اس کے آرام کا سامان کریں) پس اس کے حق میں معاملہ پلٹ
 گیا (کہ پہلے یہ دنیا و آخرت کا طالب تھا اور اب وہ دونوں
 اس کی طالب بن گئیں) اس کے قلب کی قیامت گاہ رب کے

وَتَنْتَبِہْ مَا سِوَاهُ عَنْهُ صَادِعًا حُرًّا ۖ
عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرًّا مِمَّا سِوَاهُ ۖ مُطْلَقًا
فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ وَهُوَ
يَمْلِكُ الْأَشْيَاءَ ۖ صَادِرًا مِلْكًا لَا يَمْلِكُهُ
سِوَى الْمَلِكِ ۖ أَلْبَابُ مُتَرَعِّقٌ فِي وَجْهِهِ
بِأَذْنِ مُطْلِقٍ ۖ لَا بَوَّابَ وَلَا حَاجِبَ يَأْتِي
عَلَامٌ مِنْ عَلَامِ الْقَوْمِ ۖ فَإِنَّ الدُّنْيَا
الْآخِرَةَ تَخْذُلُهُمْ ۖ آتَى وَقْتُ شَأْوِهَا أَخَذُوا
مِنْهَا بِأَذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُعْطُونَكُمْ
صُورَةً مِنَ الدُّنْيَا ۖ مَعْنَى فِي الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ
عَزَّ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةٌ

الْمَجْلِسُ لِسَادِسِ الْعَشْرُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكَوَّةُ الْآخِرَةِ ثَامِنَ
عَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ خَمْسِينَ وَ

أَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

الدُّنْيَا سَوَّى عَنْ قَرِيبٍ يَنْغَلِبُ ۖ اَعْلَقُوا
أَبْوَابَ رُؤْيَا الْخَلْقِ ۖ وَأَنْتَحُوا أَبْوَابَ رُؤْيَا
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اَعْلَقُوا أَبْوَابَ الْإِكْتِبَاءِ
وَالْأَسْبَابِ فِي حَالِ صَفَاءِ الْقُلُوبِ وَقُرْبِ
السَّرَفِيْمَا يَخْصَمُكُمْ ۖ لَا فِيمَا يَعْمُ غَيْرُكُمْ
مِنْ الْأَهْلِ وَالْإِتْبَاعِ ۖ فَلْيَكُنِ
الْكُسْبُ لِعَبِيدِكُمْ وَالتَّقَمُّ
لِعَبِيدِكُمْ وَالتَّحْصِيلُ
لِعَبِيدِكُمْ ۖ

قریب قرار پائی اور ماسوی اللہ سب اس سے یک سو ہو گئے۔
بندہ آزاد بن گیا کہ صرف اللہ کا غلام رہا اور جملہ ماسوی اللہ سے
آزاد ہو گیا۔ آسمان وزمین میں بے قید کہ اس پر کوئی شے قبضہ
نہیں کر سکتی اور وہ جملہ امشیا پر قابض ہے۔ بادشاہ بن گیا کہ
بجز شاہنشاہ کے کسی کا بھی اس پر قبضہ نہیں۔ باجارت عامہ
بلا قید اس کے سامنے (شاہنشاہی) دروازہ کھلا ہوا ہے۔ کہ
نہ کوئی دربان ہے نہ روک ٹوک کرنے والا نہ صاحبزادہ۔ اللہ
والوں کا غلام بن کہ دنیا اور آخرت ان کی خادم بن جاتی ہیں۔

جس وقت بھی وہ (اُن سے کچھ لینا) چاہتے ہیں باز خداوندی
لے لیتے ہیں۔ وہ تم کو عطا کریں گے دنیا کی صورت اور آخرت
کے معنی کہ صرف بدن دنیا سے وابستہ رہے گا اور دل حصول
آخرت میں نہمک رہے گا یا اللہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ
ہماری اور ان کی واقفیت کرادے (کہ یہاں بھی ہم ان کو پہچان
لیں محبت سے نفع اٹھا سکیں)

پچھیا یسویں مجلس

(یکشنبہ۔ بوقت صبح۔ ۲۸ رجب ۵۵۴ھ)

دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا۔ مخلوق پر نظر
رکھنے کے دروازوں کو بند کر دو اور حق تعالیٰ پر نظر رکھنے کے
دروازہ کو کھول لو۔ قلوب کی صفائی اور باطن کے قرب (حاصل
ہو جانے) کے وقت کسب معاش اور اسباب کے دروازوں کو
بند کر دو (مگر) انھیں معاملات میں جو تمہارے ساتھ خاص ہیں
نہ کہ ان امور میں جو تمہارے علاوہ بی بی بیوں اور تابعین کو
بھی شامل ہیں۔ پس چاہیے کہ کمانا دوسروں کے لئے
ہو۔ نفع دوسروں کے لئے ہو اور تحصیل دوسروں

وَأَطِيعُوا مَا يَخُصُّكُمْ مِنْ طَبَقِ فَضْلِهِ ۖ وَأَقْعِدُوا
لِنُفُوسِكُمْ مَعَ الدُّنْيَا وَقَاوُ بِكُمْ مَعَ الْآخِرَىٰ وَ
أَسْرَارَكُمْ مَعَ الْمَوْلَىٰ ۖ إِنَّكَ تَعْلَمُونَ مَا تُرِيدُ
(وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَلْقَوْمُ أَبَدَالُ الْإِنْبِيَاءِ
فَاَقْبِلُوا مِنْهُمْ مَا يَأْمُرُونَكُمْ بِهِ ۖ فَإِنَّمُمْ
يَأْمُرُونَكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولِهِ
وَيَتَهَوَّنَ بِهَيْبَتِهِ ۖ يُنْطَفُونَ ۖ يُعْطُونَ
فَيَاخُذُونَ ۖ لَا يَتَخَرَّكُونَ حَرْكَةً بَطْلَانِهِمْ
وَتَقْوَاهُمْ لَا يُشَارِكُونَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ
فِي دِينِهِ بِأَهْوِيَّتِهِمْ ۖ اتَّبِعُوا الرَّسُولَ اللَّهُ سَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقْوَالِهِ وَأَعْمَالِهِ سَمِعُوا
قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۖ وَاتَّبِعُوا
الرَّسُولَ اللَّهُ مَنَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
حَمَلَهُمْ إِلَى الْمُرْسِلِ ۖ قَرَّبُوا مِنْهُ فَقَرَّبَهُمْ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ أَخْرَجَ لَهُمُ الْأَلْقَابَ
وَالْجَلَمَ وَالْإِمَارَةَ عَلَى الْخَلْقِ ۖ يَا مَنْ أَفْقُونَ
حَسِبْتُمْ أَنَّ الدِّينَ مُسَمَّرٌ وَأَنَّ الْأَمْرَ سَدَى
لَا كَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لَشَيْءٍ لِيُنْصَحَ لَكُمْ وَلَا
لِقَرْنَائِكُمْ الشُّعْرَاءُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَىٰ وَ
عَلَيْهِمْ وَخَلَصَهُمْ مِنْ ذُلِّ التَّفَاقِ
وَقَيْدِ الشُّرَكَ ۖ أَعْبُدُوا اللَّهَ
عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَعِينُوا عَلَى
عِبَادِهِ بِكَسْبِ
الْحَلَالِ ۖ

ہو گئے۔

وہی اللہ

نے قبضہ

ہو گیا کہ

زیرِ عامہ

ہے کہ

وہ اللہ

ہیں۔

خداوندی

آخرت

موصول

جگہ

کو پہچان

پر نظر

کے

میں

س کو

س ہیں

سین کو

نے

س

کے لئے ہو اور تم اپنی خاص ذات کے لئے حق تعالیٰ کے فضل کے
طباق سے مانگو۔ اور اپنے نفسوں کو تو دنیا کے پاس بٹھا دو کہ اپنی
ضروریات بشریہ پوری کریں، اور دل آخرت کے پاس کہ
اس کے حصول کی تمنا رکھے، اور اپنے اسرار و باطن کو مولیٰ کے
پاس کہ آپ جانتے ہی ہیں جو کچھ ہماری مُراد ہے "نیز آپ نے
فرمایا کہ اہل اللہ انبیاء علیہم السلام کے قائم مقام ہیں۔ پس
جس بات کا بھی وہ تم کو حکم کریں۔ اس کو قبول کرو کیونکہ وہ نکلوا اللہ
اور اس کے رسول ہی کے حکم کرتے اور انہیں کے منع سے منع
فرماتے ہیں۔ ان کو بلایا جاتا ہے تب وہ بوتے ہیں ان کو بلایا جاتا
ہے تب وہ لیتے ہیں نہ اپنی طبیعت اور نفس کی خاطر کوئی حرکت
کرتے ہیں اور نہ اپنی خواہشات نفس کو دین خداوندی میں خلل کا
شریک بناتے ہیں کہ بدعتیں ایجاد کر کے شارع بن جاویں، وہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال و افعال میں آپ
کے تابع ہوتے۔ انہوں نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا کہ جو کچھ
تم کو رسول دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ
انہوں نے رسول کا اتباع کیا حتیٰ کہ رسول نے ان کو اپنے پیچھے
.... والے (خدا) تک پہنچا دیا۔ وہ رسول کے مقرب ہوتے
پس رسول نے ان کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیا۔ کہ ان کے لئے
انقاب اور خلعتیں اور مخلوق پر حکومت (کا پر واز) نافذ فرمایا
اسے منافقو۔ تمہارا گمان ہے کہ دین ایک قفہ کہانی اور
امر آخرت ایک مہل شے ہے (کہ نہ جزاء ہے نہ سزا) نہ تم کو
عزت نصیب ہوگی نہ تمہارے (گمراہ کنندہ) شیطانوں کو۔ اور
نہ تمہارے بد ہم نشینوں کو یا اللہ رحم فرما مجھ پر ادا ان پر ادا ان کو
رہائی دے نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے۔ اللہ کی عبادت
کرو اور اس کی عبادت پر حلال کمائی سے مدد حاصل کرو۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَبْدًا مُتَوَكِّلًا مُطِيعًا
 أَجَلًا مِّنْ حَلَالِهِ يُحِبُّ مَن يَأْكُلُ وَيَعْمَلُ
 وَيُبْغِضُ مَن يَأْكُلُ وَلَا يَعْمَلُ يُحِبُّ مَن يَأْكُلُ يَكْسِبُ
 وَيُبْغِضُ مَن يَأْكُلُ بِغَيْرِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْخَلْقِ
 يُحِبُّ الْمُؤَحِّدَ لَهُ وَيُبْغِضُ الْمُشْرِكَ بِهِ يُحِبُّ
 الْمُسْلِمَ إِلَيْهِ وَيُبْغِضُ الْمُنَازِعَ لَهُ مِّنْ
 شَرْطِ التَّعَبَةِ الْمَوَاقِفَةِ وَمِنْ شَرْطِ الْعَدَاوَةِ
 الْمُخَالَفَةِ سَلِّمُوا إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
 وَأَنْتُمْ أَوَّلُ بَدْرٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِّنْ
 آيَاتِهِ بِمُتْلَمَّتْ بِمِلَّتِهِ قَسَا لَتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 كَشَفْنَا قَرَادِنِي بَلِيَّةٍ أُخْرَى فَوَقَّعْنَا فَعْلَهُ
 فِي ذَلِكَ وَادَّاقِيلُ يَقُولُ لِي أَلَمْ تَقُلْ
 لَنَا فِي حَالٍ بِدَائِكَ أَنْ حَالَتَكَ حَالَةُ
 الْقَسْلِيمِ قَتَاذَتُ وَسَكَّتُ
 وَحُكَّكَ تَدْعِي حُبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَحُبُّ عَدُوِّكَ هُوَ الصَّفَاءُ
 عَدُوُّكَ الْكِبَرُ فَإِذَا كَدَرَتْ
 الصَّفَاءُ بِمَحَبَّةِ عَدُوِّكَ كَدَرُ
 عَلَيْكَ يَفْعَلُ بِكَ كَمَا
 فَعَلَ بِأَبْرَاهِيمَ الْعَلِيلِ
 وَيَعْقُوبَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
 كَمَا مَا لَا إِلَهَ
 وَلَدَيْهِمَا
 بِحُجْرَةٍ

کیونکہ حق تعالیٰ بندہٴ مومن و فرمان بردار کو جو اپنی حلال کمائی کھاتا
 ہے محبوب بنا لیتا ہے۔ محبت فرماتا ہے اس سے جو کھائے اور کام
 بھی کرے اور ناپسند کھتا ہے اس کو جو کھائے اور کام کچھ نہ کرے
 محبت رکھتا ہے اُس سے جو اپنے کسب سے کھاتا ہے اور بغض
 رکھتا ہے۔ اُس سے جو اپنے نفاق سے کھاتا ہے اگر صورت
 و دیشانہ بنا کر لوگوں کے نذرانے لیتا پھرتا ہے اور مخلوق پر
 بھروسہ رکھ کر کھاتا ہے (پس ضعیف پر بھروسہ کرنے کے سبب
 اُمحار نامراد رہتا ہے) وہ محبوب سمجھا ہے اس کو جو اُسے یکتا
 سمجھے اور مغفوس سمجھا ہے اس کو جو اس کے ساتھ شریک گردانے
 محبوب سمجھا ہے تسلیم و رضا والے کو اور مغفوس سمجھا ہے اپنے
 ساتھ نزاع کرنیوالے کو۔ موافقت کرنا شرط محبت ہے اور مخالفت
 کرنا شرط عداوت ہے۔ اپنے رب کے سامنے سر تسلیم خم کرو اور دنیا و
 آخرت دونوں کے متعلق اس کی تدبیر پر راضی رہو۔ ایک مرتبہ
 میں سینہ روزہ تکلیف میں مبتلا رہا تب میں نے اس سے رفع ہونے
 کی حق تمنائے سے درخواست کی پس اس نے مجھ پر درستی تکلیف
 اور تربیت دی۔ اس وقت میں متحیر ہوا کہ دعا کا قرہ انما ہاں ناماں
 بتف کی یہ استغاثہ کی کہ مجھ سے کہتا ہے (کیوں صاحب) تم نے
 اپنی ابتدائی حالت میں کیا ہم سے یوں نہ کہا تھا کہ میری حالت
 شان تسلیم ہے؟ پس مجھے ادب ملا اور میں ساکت ہو گیا۔
 تجھ پر انوس کہ دعویٰ تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کرتا ہے اور محبوب
 بناتا ہے دوسروں کو۔ وہی صفائی ہے اور دوسرے سب کدورت
 ہیں۔ پس جب دوسروں کو محبوب سمجھ کر تو صفائی کو مکدر بنائے گا
 تو تجھ پر کدورت ڈال دی جائے گی تیرے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا
 جو ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا کہ جب
 ان کو اپنے بچوں (اسمعیل و یوسف علیہما السلام) کی طرف ذرا سی سا

مِنْ قَلْبِهِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ
 الْحَسَنُ
 فَقَالَ
 قَسِيَّةُ
 قَلْبِهِ
 هَمَّا خَزَنَ
 قَلْبُ آبِي
 يَا طَالِبُ
 فِيهَا شَيْءٌ
 تَأْكُلُ
 صَنَعَهُ
 كَانَ لَهُ
 يَذُنُ الْحَرَامَ
 الدُّنْيَا
 تَقْوَى
 الْمَجْدُ
 فَقَالَ
 فِي اللَّهِ
 تَعَلَّمُ
 هُنَا

رَبَّنَا قَلْبُهَا ابْتَلَاهُمَا فِيهَا مَا وَابَيْتَا حَتَّىٰ مَلَكَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَالَ إِلَىٰ وَلَدَيْ ابْنَتَيْهِ
 الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَاءَهُ جَبْرِئِيلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقَالَ اتَّخِذْهُمَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا
 فَيُسَيِّدُ السَّمَرَةَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُقْتَلُ فَخَرَجَا مِنْ
 قَلْبِهِ وَفَرَّ عَنْهُ لَمَوْلَاهُ عَنَّا وَجَلَّ وَالْقَلْبُ الْقَرْمُ
 هِمَّا خَرْنَا عَلَيْهِمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ غَيُورٌ عَلَىٰ
 قُلُوبِ أَنْبِيَائِهِ وَأَوْلِيَائِهِ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ
 يَا طَالِبَ الدُّنْيَا يَنْفَاقِهِ إِفْتِمَادَكَ قَمَاتُ شَرِّ
 فِيهَا شَيْئًا وَبَلَدٌ زَهْدٌ فِي الْكُفْرِ قَدْ
 تَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ بِدِينِكَ الْكَسْبُ
 صَنَعَةُ الْأَنْبِيَاءِ جَمِيعُهُمْ مَا مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ
 كَانَ لَهُ صَنَعَةٌ وَفِي الْآخِرِ أَخَذُوا مِنَ الْخَلْقِ
 بِأَذُنِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ يَا سَكْرَانُ بِخُمُرِ
 الدُّنْيَا وَبِشَهْوَاهَا وَهُوَ اسْتَغْنَىٰ عَنْ قَرِيبٍ
 تَصَوَّرُ فِي لَحْدِكَ

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ
 فِي الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهْلَ شَعْبَانَ سَنَةِ خَمْسٍ
 وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
 تَعَلَّمَ شَمَّاعٌ أَعْمَلُ أَخْلَصُ وَتَجَرَّدُ
 هُنَاكَ وَعَنِ الْخَلْقِ وَقِيلَ اللَّهُ
 شَمَّارُهُمْ فِي حَوْضِهِمْ
 يَلْعَبُونَ

قبلی میلان ہوا تو دونوں کو اپنے بچوں ہی میں ابتلا پیش آیا کہ
 ابراہیمؑ کو اپنے محبوب اسمعیلؑ کے تنہا بیابان میں چھوڑ آنے اور
 جوان ہونے پر اپنے ہاتھوں ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ اور یعقوبؑ اپنے
 محبوب یوسفؑ کو برسوں دیکھ نہ سکے۔ یہاں تک کہ صدمہ مفارقت
 سے نابینا ہو گئے، اور جو برتاؤ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ کیا گیا تھا کہ جب آپ اپنے نواسوں حضرت حسن و حسینؑ پر رائل
 ہوئے تو جبریلؑ آئے اور پوچھا کہ کیا آپ کو ان کے ساتھ محبت ہے؟
 تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" پس جبریلؑ نے کہا کہ "بہت اچھا" ان میں
 ایک کو توڑ ہر پلا یا جائیگا اور رہے دوسرے سو وہ میدان کر بلا میں بھو
 پیا ہے) قل کے جائیں گے۔ پس دونوں آپ کے قلب سے نکل گئے اور
 آپ کے قلب کو اپنے مولا کے لئے خالی کر دیا اور دونوں (نواسوں کو دیکھا)
 خوش ہونا سبیل نعم ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے انبیاء و اولیاء اور نیک
 بندوں کے قلوب پر بڑی غیرت رکھنے والا ہے کہ ان میں کسی دوسرے کی
 محبت دیکھ نہیں سکتا، اے اپنے نفاق سے دُنیا کے طلبگار! تو نے مٹی میں
 پانی بھر کر سمجھ دیا کہ کچھ مادہ آگیا ذرا اپنا مادہ کھول پس ہاتھ میں کچھ بھی نظر نہ آئے گا
 تجھ پر انوس کہ محنت مزدوری سے نفرت کرتا اور (ہاتھ پاؤں توڑ کر)
 بیٹھتا ہے کہ اپنے دین (کو وسیلہ معاش بنا کر اس کے ذریعہ) سے لوگوں کے
 مال کھاتا ہے محنت مزدوری تو جلا نبید علیہا السلام کا طریقہ رہا ہے ان میں
 کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے لئے کوئی صنعت نہ ہو۔ البتہ آخر میں جا کر انہوں نے
 (توکل اختیار کیا اور باذن خداوندی مخلوق سے یا جو۔ اے دنیا اور اس کی
 شہوت و ہوس کی شراب میں بدست غمگین بنی محسوس تھو کہ ہوش آیا جاتا ہے۔

سینتالیسویں مجلس

(یوم سہ شنبہ - یکم شعبان ۱۰۰۰ھ مدرستہ ممورہ)

علم حاصل کر اس کے بعد عمل کر مجلس بن۔ اپنے نفس اور مجملہ مخلوق سے
 مجرود ہو اور کہہ اللہ پر سب کو چھوڑ کہ اپنے مشغلے میں کھیتے پھرو۔

قُلْ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ
عَدُوٌّ لِّيَ الْكَرْبُ الْعَالَمِينَ هَ أَهْجِرُ الْخُلُقَ وَ
أَبْغِضُهُمْ مَا دُمْتُ تَرَاهُمْ فِي الظَّرِّ فَإِذَا صَحَّ
تَوَجَّيْتُ لَهُ وَخَرَجْتُ جُثَّةً الْيَقْرُكَ مِنْ قَلْبِكَ
عُدَّ إِلَيْهِمْ وَخَالِطَهُمْ وَاقْفَعْهُمْ بِمَا عِنْدَكَ مِنَ
الْعِلْمِ وَدَلَّهُمْ عَلَى بَابِ رَحْمَتِكَ وَجَلَّ بِمَوْتِ
الْخَوَاصِّ مَوْتُ عَنِ الْخُلُقِ فِي الْجُمْلَةِ مَوْتُ
عَنِ الْإِرَادَةِ وَالْاِخْتِيَارِ مَنَ صَحَّتْ لَهُ هَذِهِ
الْمَوْتَةُ صَحَّتْ لَهُ الْحَيَاةُ الْأَيَّدِيَّةُ مَعَ رَدِّ
عُرُوجِ جَلَّ بِتَبْيِيرِ مَوْتَتِهِ الظَّاهِرَةِ سَكَنَةً لِحُطَّةٍ
عَشِيَّةٍ لِحُطَّةٍ نَوْمَةً شَرْقِيَّةً فَإِنْ أَرَدْتَ
هَذِهِ الْمَوْتَةَ فَقَلْبُكَ يَتَنَاوَلُ بَيْتَ الْمَعْرِفَةِ
وَالْقُرْبِ وَالنُّورِ عَلَى عَتَبَةِ الْحَقِّ عُرُوجِ جَلَّ
حَتَّى تَأْخُذَ لَوْ يَدُ الرَّحْمَةِ وَالْمِنَّةِ فَتُحْيِيكَ
حَيَاةً أَيْدِيَّةً لِلنَّفْسِ طَعَامٌ وَلِلْقَلْبِ
طَعَامٌ فَلِلْسِرِّ طَعَامٌ
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَّتِي عَنْ رَدِّي يَطْعُمُنِي
وَيَسْقِيْنِي يَغْفِي يَطْعُمُ سِرِّي مَكَانِي
يَطْعُمُ رَدِّي الرَّوحَانِيَّةَ يَغْفِي
بِعِزِّهِ يَخْصُنِي بِنُورِ الْأَوَّلِ
عَزَّ بِقَالِهِ وَقَلْبِهِ شَمَّ
بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُ الْقَالِبُ وَصَارَ يَعْرِجُ
بِقَلْبِهِ وَرِسْرَةٍ وَهُوَ حَاضِرٌ
بَيْنَ الثَّانِيَيْنِ :

کہ جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ یہ سب تو میرے دشمن
ہیں بجز رب العالمین کے (کہ بس وہی میرا محبوب ہے) جب تک تیری
(حالت ابتدائی ہو کہ) نظر مخلوق پر پڑے تو مخلوق سے الگ رہ اور
ان کو بغض سمجھ۔ ہاں جب تیری توجید درست ہو جائے (کہ معرفت
حقیقی ہر نفع نقصان میں خدای کو سمجھنے لگے) اور شرک تیرے قلب
سے نکل جائے تو مخلوق کی طرف لوٹ اور ان سے مل جل اور
جو کچھ علم تیرے پاس ہے اس سے ان کو نفع پہنچا اور ان کو
ان کے پروردگار کے دروازہ کا راستہ بتا۔ خواص کی موت
ساری مخلوق سے مرجانا اور آراہ اور اختیار سے مرجانا ہے جس کے
لئے یہ مرجانا درست ہو جاتا ہے اس کے لئے اپنے رب کے ساتھ
حیات ابدی درست ہو جاتی ہے کہ اس کی ظاہری موت (برائے
نام گویا) ایک لحظہ کا سکتے۔ ایک لحظہ کی غشی اور ایک لحظہ کی
عدم موجودگی ہے کہ ذرا (سی دیر کا) سونا ہے اس کے بعد (ہیشہ
کی) بیداری۔ اگر تجھ کو یہ موت مطلوب ہے تو معرفت و قرب
اور آستانہ خداوندی پر (سر رکھ کر) سو رہنے کی شراب نوشی اختیار
کر تا کہ دست رحمت و احسان تجھ کو تھامے۔ پس تجھ کو دائمی حیات
عطا فرمائے نفس کی غذا جدا ہے اور قلب کا کھانا جدا ہے اور باطن
کا طعام جدا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میں اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں پس وہ مجھ کو
کھلاتا اور پلاتا رہتا ہے "مطلب یہ تھا کہ معافی (کی غذا) کھلاتا ہے
میرے باطن کو اور روحانیت (کا طعام) کھلاتا ہے۔ میری
روح کو کہ وہ غذا مجھے نوش کرتا ہے جو میرے ہی لئے مخصوص
ہے۔ اول آپ کو جسم اور قلب سے معراج حاصل ہوئی اس
کے بعد آپ نے بدن کو (دنیا میں) رکھا اور اپنے قلب اور باطن
سے اوپر چڑھے۔ حالانکہ لوگوں کے سامنے موجود رہے +

وَهَكَذَا وَرَأَاهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ
الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَالْتَعْلِيمِ لِلْخَلْقِ يَا
قَوْمُ كُلُّوْا بَقَايَا الْقَوْمِ ۖ اِشْرُوْا مَا قَدْ بَقِيَ
فِيْ اَوَانِيْهِمْ ۖ يَا مَنْ يَدْعِي الْعِلْمَ لَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ
مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ ۖ وَلَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ اخْلَاصٍ
لَا تَهْ جَسَدٌ بِلَا دُوحٍ ۖ عَلَامَةُ اخْلَاصِكَ اَنْتَ
لَا تَلْتَفِتُ اِلَى حَمْدِ الْخَلْقِ وَلَا اِلَى ذِمَّتِهِمْ ۖ وَلَا
تَطْمَعُ فِيمَا اَبْدَتْ لَهُمْ ۖ بَلْ تُعْطِي الزُّبُوْسَةَ
حَقْمًا ۖ تَعْمَلُ لِلْمَنْعَمِ لَا لِلزُّعْمَةِ ۖ لِلْمَالِكِ
لَا لِلْمُلْكِ ۖ لِلْحَقِّ لَا لِلْبَاطِلِ ۖ مَا عِنْدَ الْخَلْقِ
قِفْرٌ ۖ وَمَا عِنْدَ الْخَلْقِ لُبٌّ ۖ وَاِذَا اصْمَ صَدَّ قُلُوبُكَ
فِيْهِ ۖ وَاخْلَاصُكَ لَهُ وَدَامَ وَقُوفُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ
اَطْعَمَكَ مِنْ دُونِ هَذَا اللَّبِّ ۖ وَاطْلَعَكَ عَلَى
لُبِّ اللَّبِّ وَرَسْرِ السِّرِّ وَمَعْنَى الْمَعْنَى ۖ فَيُخَيِّنُ
تَتَعَرَّى عَمَّا يَوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۖ اَلْتَعَرَّى لِلْقَلْبِ
لَا لِلْجَسَدِ ۖ اَلزُّهْدُ لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ ۖ اَلْعَوَاضُ
لِلسِّرِّ لَا لِلظَّاهِرِ ۖ اَلنَّظَرُ اِلَى الْمَعَانِي لَا لِلْمَبَانِي
اَلنَّظَرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِلْخَلْقِ ۖ اَلدَّائِرَةُ
عَلَى اَنْ تَكُوْنُ مَعَهُ لَا مَعَ الْخَلْقِ ۖ تَنْعَدُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ بِالْاَضَافَةِ اِلَيْكُمْ
كَانَ لَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ ۖ كَانَ لَا شَيْءَ
سِوَاهُ ۖ تَنْعَمُ الْمُصْبُوْنَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَلَّذِيْنَ هُمْ خَوَاصُّهُ مِنْ خَلْقِهِ
لَا بِتِلَاۤءِ اَجْسَادِهِمْ

یہی حال آپ کے اُن سچے وارثوں کا ہے جو علم و عمل اور اخلاص
اور تعلیم خلق کے جامع ہیں۔ صاحبو۔ اہل اللہ کا بچا کچا کھا لو
اور جو کچھ ان کے برتنوں میں بچ رہا ہے اس کو پکری جاؤ۔ اے وہ شخص
جو علم کا مدعی ہے۔ عمل کے بغیر تیرے علم کا مطلق اعتبار نہیں اور نہ
اخلاص کے بغیر عمل کا اعتبار ہے۔ کیونکہ وہ جسم بلا روح ہے کہ
مٹی میں دبائے کے قابل مُردہ ہے) سیرے اخلاص کی علامت
یہ ہے کہ نہ تو لوگوں کی تعریف کی طرف توجہ کرے اور نہ ان کی
مذمت کی طرف اور نہ اس مال و متاع کی طرف جو ان کے
ہاتھ میں ہے۔ بلکہ ربوبیت کو اس کا حق ادا کرے کہ رب ہی
کو مُرتبی سمجھے اور) نعمت دہندہ کے لئے عمل کرے نہ کہ نعمت
کے لئے مالک کے لئے نہ کہ مُلک کے لئے۔ اور حق تعالیٰ کے لئے
کرے نہ کہ باطل کے لئے مخلوق کے پاس جو کچھ ہے وہ جھٹکا ہے
اور خالق کے پاس جو کچھ ہے وہ مغز اور گری ہے پس جب ذات
حق میں تیری سچائی اور اس کے لئے تیرا اخلاص صحیح ہو جائیگا اور اس کے
صنوبر میں تیرا کھڑا رہنا دائمی بن جائے گا تب وہ اس گری کا دھن تھو کو
کھلائے گا اور تجھ کو آگاہی بخئے گا۔ مغز کے مغز اور باطن کے باطن اور
معنی کے معنی پر۔ پس تو تمامی ماسوی اللہ سے برہنہ ہو جائے گا۔ یہ
برہنگی قلب کے متعلق ہے نہ کہ بدن کے۔ زہد کو تعلق دل سے ہے
نہ کہ جسم سے۔ روگردانی باطن کی (معتبر) ہے نہ کہ ظاہر کی۔
نظر معانی پر ہوتی ہے نہ کہ الفاظ پر۔ دیکھنا حق تعالیٰ شانہ کا
ہے نہ کہ مخلوق کا۔ مدار اس پر ہے کہ تجھ کو حق تعالیٰ کی معیت
نصیب ہو نہ کہ مخلوق کی۔ کہ تمہارے اعتبار سے دُنیا اور آخرت
سب ہی معدوم ہو جائے۔ وہی وہ رہے۔ نہ دُنیا ہو نہ آخرت
وہ ہو اور اس کے سوا کوئی شے نہ ہو۔ مجتہد خداوندی کو جو اس کی
مخلوق میں منتخب ہیں بدنی تکلیفوں میں بڑا مرہ آتا ہے۔

برے دشمن
نہک تیری
سہ اور
کہ متصرف
نہرے قلب
جل اور
در ان کو
نوت
ہے جس کے
کے ساتھ
برائے
نظم کی
بعد ہیشہ
و قرب
شی اختیار
نئی جات
اور باطن
یہ وسلم
وہ مجھ کو
لاتا ہے
میری
نہ خصوص
اس
سراسر
+

الشُّهَدَاءُ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 أَجْسَادُهُمْ فِي كَيْفِ الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا تَسَلَّطَ الْخَرَابُ عَلَى
 الْآبِيَةِ وَالنَّبَاتِ بِالْمَعَامِي إِذَا تَرَى الْمَوَاضِعَ
 الْخَرَابَ مَعَامِي أَهْلَهَا خَرَبَتْهَا لِأَنَّ الْمَعَامِي
 تُخَرَّبُ الْبِلَادَ وَهَذِهِ الْوَبَادُ هَكَذَا أَنْتَ بَيْنَكَ
 بَلَدٌ إِذَا عَصَيْتَ فِيهَا جَاءَ هَا الْخَرَابُ إِذَا
 عَصَيْتَ بِحَيْثُكَ الْخَرَابُ إِلَى جَسَدِكَ بِتَقَرُّ إِلَى
 جَسَدِ دِينِكَ بِحَيْثُكَ النُّعَى وَالزَّمَنُ وَالظَّرِثُ
 وَهَذَا بِالْقُوَّةِ بِحَيْثُكَ الْأَمْرُ الْمُخْتَلَفُ
 بِحَيْثُكَ الْفَقْرُ بِفِي خَرَبِ بَيْتِ مَلَكَ وَتُجْعَلُ
 إِلَى أَمَدٍ قَائِمٍ وَأَعَدَّ إِلَيْكَ وَيَلْكَ يَا مَنَافِي
 لَا تُخَادِعُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلُ عَمَلًا وَتُظْهِرُ
 أَنَّهُ لَهُ وَهُوَ لِلْخَلْقِ تَرَاهِيهِمْ وَتَنَافِيهِمْ وَ
 تَتَمَلَّكُ لَهُمْ وَتَسْتَنِي رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ
 قَرِيبٍ تَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا مُغْلِبًا يَا مَرِيضَ
 الْبَاطِنِ عَلَيْكَ بِالذَّوَاءِ وَهَذَا الدَّوَاءُ
 لَا يَكُونُ إِلَّا عِنْدَ الصَّالِحِينَ
 مِنْ هِمَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذْ
 الدَّوَاءَ مِنْهُمْ وَاسْتَعْمِلْهُ
 وَقَدْ جَاءَتْكَ الْعَالَمِيَّةُ
 الدَّائِمَةُ وَالْوَصِيَّةُ
 الْأَبَدِيَّةُ لِمَعْنَاكَ
 وَدَلِيلِكَ وَ
 لِسِرِّكَ

شہداء کو جو کفار کی تلواروں سے قتل کئے جاتے ہیں اپنی بدنی تخلیفوں
 میں (لذت ایسی آتی ہے کہ کٹتے ہیں اور پھر اسی میں گھستے اور
 بار بار مقتول ہونے کی تمنائیں کرتے ہیں) پھر کیا پوچھنا انکا جو شمشیر
 محبت کے مقتول ہیں (پس اس تخلیف کو بر باد ی نہ بھجھ کر) اجسام
 و ابدان پر دیرانی معصیتوں سے چھایا کرتی ہے (اور جب
 معصیت کے بغیر آوے تو وہ عین نعمت ہے) کیا دیران بگہوں
 کو تو نے نہیں دیکھا کہ وہاں کے باشندوں کی معصیتوں ہی نے
 ان کو دیران بنایا ہے کیونکہ معصیتیں شہروں کو دیران بناتی
 اور بندوں کو ہلاک کرتی ہیں۔ اسی طرح تیرا بدن (گویا) ایک
 شہر ہے جب تو اس میں معصیت کرے گا (کہ کسی عضو سے کوئی
 کام خلاف شرع کرے گا) تو تیرے جسم کی طرف دیرانی آئے گی۔
 اس کے بعد تیرے دین کے جسم پر چھائے گی کہ تجھ کو اندھا بننا اور
 بہرانا اور گونگا بننا اور قوت کا جاتا رہنا نصیب ہوگا۔ تجھ کو
 طرح طرح کی بیماریاں سنائیں گی۔ افلاس تجھ کو مابل ہوگا۔ پس
 تیرے مال و دولت کا مکان دیران کر دیگا اور تجھ کو ترے دوستوں
 اور دشمنوں کا محتاج بنا دے گا۔ تجھ پر افسوس۔ اے منافق
 حق تعالیٰ سے دھوکہ مت کر کہ کوئی عمل کر کے ظاہر تو یوں کرتا ہے
 کہ یہ خدا کے لئے ہے اور ہے وہ مخلوق کے لئے کہ انہیں کو دکھانے
 کیلئے تو کر رہا اور ان سے نفاق کا برتاؤ برت رہا اور انہیں کی چال پوری
 میں لگ رہا اور اپنے پروردگار کو بھول رہا ہے عنقریب تو دنیا سے
 مفلس ہو کر نکلے گا (کہ تیرے سارے عمل نہیں رہ جائیں گے) اے
 باطن کے مریض دوا حاصل کر اور یہ دوا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں
 کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ ان سے دوا لے اور اس کا استعمال کر کہ
 تجھ کو دائمی صحت اور ابدی عافیت نصیب ہوگی۔ تیرے اندر دن
 کو بھی اور تیرے قلب کو بھی اور تیرے باطن کو بھی +

بر بنی خلیفوں

گھستے اور

نکا جو شمشیر

نکا، اجسام

ور جب

یران بگہوں

توں ہی نے

ن بناتی

یا، ایک

سے کوئی

آئے گی۔

ہا بنیا اور

تھمکو

وگا پس

دوستوں

منافق

کرتا ہے

کمانے

یا جاپوری

نیا سے

اے

بندوں

سکر کر

نزد من

وَلِيَحْلُوْكَ بِكَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ بِتَفَضُّلِ عَيْنَا قَلْبِكَ
فَتَنْظُرُ عَلَيَّ رَيْكَ عَزَّوَجَلَّ بِتَصَدُّقِ مَنَاجِيْتِنِ
الْوَقُوفِ عَلَى بَابِهِ الَّذِي لَا يَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَا سِوَاهُ
قَلْبُ فِيهِ يَدْعُو كَيْفَ يَنْظُرُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
يَا قَوْمُ اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا ۖ وَاقْعُوا وَلَا
تُخَالِفُوا ۖ أَطِيعُوا وَلَا تَعْصُوا ۖ أَخْلَصُوا وَلَا
تُشْرِكُوا ۖ وَحَدُّوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَعَنْ بَابِهِ
فَلَا تَبْرَحُوا سَلْوَهُ وَلَا تَسْأَلُوْهُ غَيْرَهُ اسْتَعِيْبُوا
بِهِ وَلَا تَسْتَعِيْبُوا بغيرِهِ ۖ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ وَلَا تَوَكَّلُوا
عَلَى غَيْرِهِ ۖ وَأَنْتُمْ يَا خَوَاصُّ سِلْمٍ أَلَهُوْكُمْ
إِلَيْهِ وَارْضُوا بِدَلِيلِهِ فَيَكْمُرُ ۖ وَاسْتَغْلُوا بِدَلِيلِهِ
دُونَ مُسْئَلَتِهِ ۖ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّوَجَلَّ فِي
بَعْضِ كُتُبِهِ مِنْ شَعْلَةٍ ذِكْرِي عَنْ مُسْئَلَتِي أُعْطِيَتْكَ
أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ ۖ يَا مَنِ اسْتَفْعَلَ
بِدَلِيلِهِ وَانْكَسَرَ قَلْبُهُ لِاجْلَلِهِ أَمَا تَرْضَى مِنْ عَطَائِهِ
أَنْ يَكُوْنَ جَلِيْسًا لَكَ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي بَعْضِ
كَلَامِهِ أَنَا جَلِيْسٌ مَنْ ذَكَرَنِي ۖ وَقَالَ أَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ
فَلَوْ جُمِعَ مِنْ أَجَلِي يَا عَلَامُ بِدَلِيلِهِ لَهُ يَقْرُبُ
قَلْبَكَ مِنْهُ ۖ وَتَنْهَلُ إِلَى بَيْتِ هُوِيٍّ وَتَصِيرُ ضَيْفًا
لَهُ ۖ الضَّيْفُ يُكْرَمُ وَلَا يَتَمَاضِي الضَّيْفُ الْمَلِكُ إِلَى مَنْتَهَى
تَسْتَحِلُّ عَنْ هَذَا الْمَلِكِ بِالْمَلِكِ وَالْمَلِكُ عَنْ قَرِيْبٍ
تُفَارِقُ مَلِكًا فَمَلِكًا عَنْ قَرِيْبٍ تَحْصِلُ فِي الْآخِرَةِ
وَتَرَى كَأَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ ۖ وَالْآخِرَةُ لَمْ تَزَلْ ۖ لَا
تَهْرَبُوا مِنِّي لِفَقْرِ يَدِي ۖ فَإِنَّ عِنْدِي غِنًى عَنْكُمْ وَ
نَحْنُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّمَا أُرِيكُمْ لَكُمْ ۖ

اور پروردگار کے ساتھ تیری خلوت کو بھی تیرے قلب کی دونوں
آنکھیں کھل جائیں گی پس تو ان سے اپنے پروردگار کو دیکھے گا ان مجبین
میں سے بن جائیگا جو اس کے دروازہ پر کھڑے رہتے ہیں اور اس کے
سوا کسی کی جانب بھی نظر نہیں کرتے جس قلب میں بدعت ہو وہ حق تعالیٰ
کی طرف کس طرح نظر کر سکتا ہو؟ صاحبو! اتباع کرو بدعتی مت بنو
موت نہ کرو۔ تا بعد از بنو۔ تا فرمان نہ بنو مخلص بنو مشرک مت بنو
حق تعالیٰ کے موقد بنو۔ اور اس کے دروازہ سے ٹلومت۔ اُسی سے
مانگو اور کسی سے نہ مانگو۔ اُسی سے مدد چاہو اور غیر سے مدد نہ چاہو اُسی پر
بھروسہ کرو اور کسی دوسرے پر بھروسہ مت کرو۔ اور تم اے خاصان
خدا اپنے نفوس کو اُس کے سپرد کرو اور اس کی تدبیر پر جو تمہارے
متعلق ہو راضی ہو اور سوال چھوڑ کر اس کی یاد میں مشغول رہو کیا
تم نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا جو ایک کتاب میں فرمایا ہے
کہ جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے مشغول بنایا تو میں اُس کو
مانگے والوں سے بہت زیادہ دوں گا۔ ایک اپنے فرمان میں حق تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے کہ میں ہم نشین ہوں اُس کا جو مجھے یاد کرے اور
فرمایا ہے کہ میں ان کے پاس ہوں جن کے دل میری خاطر ٹوٹے ہوئے
ہیں صاحبزادہ تیرے اس کو یاد رکھنے سے تیرا قلب اس کا مقرب
بنے گا اور تو اس کے خانہ قرب میں داخل ہو جائے گا اور اس کا مہمان
بن جائیگا (اور قاعدہ ہے کہ مہمان کی عزت کی جاتی ہے خصوصاً شاہی
مہمان کی۔ تو کب تک سلطنت و ملک میں مشغول رہ کر بادشاہ سے
غافل رہے گا؟ غنقریب تو اپنی ملکیت و ملک کو چھوڑے گا اور غنقریب
تو آخرت میں بلایا جائے گا اور دیکھے گا کہ دُنیا گویا کبھی تھی ہی
نہیں اور آخرت گویا ہمیشہ سے ہے۔ میری افلاس دستی کے سبب
مجھ سے بھاگومت (کہ کبھی کچھ مانگ نہ بیٹھے کیونکہ مجھے بے نیازی حاصل
ہو تم سے اور تمام اہل مشرق و مغرب میں تم کو تہاے لئے چاہتا ہوں)

فِي حَبَالِكُمْ أَفَلَمْ يَلْتَمِذْ وَلَا يُحْدِثُ فِي دِينِ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي اتِّبَاعِ الشَّاهِدِينَ لَعَنَ دِلِينَ
الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُؤْصِلُونَكَ إِلَى رَبِّكَ
عَزَّوَجَلَّ وَآمَنَ أَنْ كُنْتَ مُبْتَدِئًا فَتُشَاهِدَ الْهَلَاكَ
عَقْلُكَ وَهَوَاكَ فَلاَ جَرَمَ يُؤْصِلُونَكَ إِلَى النَّارِ ۖ
وَيُحَقِّقُونَكَ بِفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودِهِمَا ۖ
لَا تَحْتَجُّ بِالْقَدَرِ فَلاَ يَقْبَلُ مِنْكَ ۖ لَا يَدْخُلُكَ
مِنَ الدُّخُولِ إِلَى دَارِ الْعِلْمِ وَالْمَعْلُومِ ثُمَّ الْعَمَلِ
ثُمَّ الْإِخْلَاصِ بِرَبِّكَ لَا يَخْبِي شَيْءٌ وَلَا يَدْرِيكَ
أَجَلَ سَعْيِكَ فِي طَلِبِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ ۖ وَلَا
يُجْعَلُهُ فِي طَلِبِ الدُّنْيَا ۖ عَنْ قَرِيبٍ يَنْقُطُ
سَعْيُكَ فَاجْعَلْ سَعْيَكَ فِي مَا يَنْفَعُكَ ۖ قَامَ
إِلَيْهِ رَجُلٌ وَتَوَلَّجَ وَقَالَ مَا كَانَ مُقَدِّمًا
هَذِهِ الْعُرُوسُ حَتَّى كَانَ لَهَا الْبَحْثُ ۖ فَقَالَ
لِسَمْعَةٍ مِنَ الشَّاهِدِ قَبْلَ الزُّفَافِ يَا عُلَمَاءُ
تَعَرَّضْ وَتَوَصَّلْ إِلَى رِضَا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
عَنْكَ فَإِنَّهُ إِذَا رَضِيَ عَنْكَ أَحَبَّكَ ۖ نَحْنُ عَمْرُ
الرِّزْقِ عَنْ قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَ لَكَ الرِّزْقُ مِنَ
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ مِنْكَ وَلَا عَنَاءٍ ۖ
نَحْنُ الْهُمُومُ عَنْ قَلْبِكَ وَاجْعَلْهَا وَاحِدًا وَهُوَ
الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ ۖ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَفَاكَ الْهُمُومُ
كُلَّهَا ۖ هَمُّكَ مَا أَحْمَكُ ۖ إِنْ كَانَ هَمُّكَ
الدُّنْيَا فَأَنْتَ مَعَهَا ۖ وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْآخِرَةُ
فَأَنْتَ مَعَهَا ۖ وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْخَلْقُ فَأَنْتَ مَعَهُمْ ۖ وَ
إِنْ كَانَ هَمُّكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ فَأَنْتَ مَعَهُ دُنْيَا وَآخِرَةُ

کہ تمہاری رسیوں کو بٹ دوں (اے مخاطب) اللہ کے دین میں
کسی بدعت اور ایسی ایجاد کو دخل نہ دے جو اس میں موجود نہ تھی۔ در
منصف گو اہوں یعنی قرآن و حدیث کا اتباع کر کہ دونوں کچھ کترے
رب تک پہنچا دیں گے اور اگر توبہ یعنی ہوا تو تیرے دونوں گواہ عقل
اور خواہش نفس ہوں گے جو اعمالہ تجھ کو دونوں تک جلا پہنچائیں گے
اور تجھ کو فرعون و ہامان اور انکے لشکروں کے ساتھ جاملاتیں گے تقییر
(کے جلد حوالہ) کی کٹ جتی مت کہ یہ تجھ سے مقبول نہ ہوگی تیرے لئے
علم و تدريس (کے مدرسہ) میں داخل ہونا ضروری ہو۔ اسکے بعد دل کا
نمبر ہے اور پھر اخلاص کا تجھ سے کچھ بن نہیں سکتا اور تیری ضرورت
بھی ہے پس اپنی سعی کو طلب علم و عمل میں مصروف کر اور طلب دنیا میں
مصروف نہ کر کہ غنیر تیری سعی ختم ہو جائیگی۔ پس اپنی سعی انہیں ملکوں
میں منحصر کر جو تیرے لئے مفید ہوں۔ (ایک شخص وجد کرتا ہوا کھڑا ہوا
اور کہنے لگا کہ وہ پیش خم کیا تھا کہ اس دہن (یعنی آپ) کا ایسا نصیب
ہو گیا کہ جو بھی دیکھتا ہے وہ پروانہ دار کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ شہر صال
سے قبل سیا کی ایک نظر کہ اول اس نے پناشید بنایا اور پھر محبوبیت
نوازیہ۔ صاحبزادہ توجہ کر اور حق تعالیٰ کی خوشنودی تک پہنچ جا
کیونکہ جب وہ تجھ سے خوش ہو جائیگا تو تجھ کو محبوب بنالے گا۔ رزن
کا غم اپنے قلب الگ کر کہ رزق حق تعالیٰ کی طرف سے تیری شدت
و صوبت کے بغیر تجھ کو پہنچنے لگے گا۔ سائے غموں کو اپنے قلب نکال دے
اور سب غموں کو ایک ہی غم بنائے یعنی حق تعالیٰ پس جب تو ایسا کر گیا تو
وہ تیرے سائے غموں کا کفیل ہو جائیگا غم اس کو کہتے ہیں جو بوجہ بچپن
بنائے (پس خدا ہی کی طلب میں بے چین رہنا ضرور ہے کہ کام پلے اور باقی
بے چینیوں بھی دور ہوں، اگر تیرا غم دنیا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور
اگر تیرا غم آخرت ہے تو تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم مخلوق ہے تو تو
مخلوق کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم حق تعالیٰ ہے تو تو دنیا اور آخرت دونوں میں خدا کی راہ کو

اُرتالیسویں مجلس

(سہ شنبہ ۸۔ ۱۰ شعبان ۱۲۵۵ھ - مدرسہ معمرہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو ایسی حالت سے بنا سنو راجس کو لوگ پسند کرتے ہیں (کہ مخلوق کا محبوب بننے کے لئے مشائخانہ صورت بنائی) اور مقابلہ کیا اللہ کے ساتھ ایسی حالت سے جب کو وہ مکروہ سمجھتا ہے تو وہ حق تعالیٰ سے ملے گا ایسی حالت کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ سن لو کلام نبوت اے منافقو اے آخرت کو دنیا کے بدلہ بیچنے والو۔ اے حق تعالیٰ کو مخلوق کے عوض فروخت کرنے والو اور اے پائدار کو ناپائدار کے بدلہ میں بیچ دینے والو تمہاری تجارت بڑی خسارہ کی ہے کہ تمہارے اس المال بھی غارت ہو گئے۔ تم پر انفسوس کہ تم حق تعالیٰ کے غصہ و غضب کا نشانہ بنے ہوئے ہو اس لئے کہ جس شخص نے لوگوں کی خاطر ایسی صورت سنواری جو درحقیقت اس میں نہیں ہے تو اس پر حق تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے سنوار اور اپنے باطن کو اس میں سے مخلوق کو باہر نکال دینے سے سنوار۔ اُن کے دروازوں کو بند کر اور اپنے قلب کے اعتبار سے سب کو فنا کر دے کہ گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوئے۔ نہ ان کے ہاتھ اختیار مضر سمجھے اور نہ نفع۔ تو قلب کے سنوارنے میں لگ گیا اور قلب کی آرائش کو چھوڑ دیا۔ قلب کی زینت توحید و اخلاص اور حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنے اس کو یاد رکھنے اور دوسروں کو معمول بنانے سے ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نیک عمل وہی ہے جس پر تعریف کیے جانے کی ہمت نہ ہو۔ اے آخرت کے اعتبار سے یہ تو فودیو لوانو اور دنیا کے اعتبار سے عقلمندو یہ عقل تم کو مفید نہ ہوگی۔ ایمان کی تحصیل میں کوشش کر کہ ایمان حاصل ہو جائیگا تو بہ اور محذرت کر اور نادامد ہو اور اپنی آنکھوں کے آنسو اپنے زخموں پر

المجلس الثامن والاربعون

وَقَالَ رَبُّهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ غَشِيَتْ فِي الْمَدِينَةِ ثَامِنَ شَعْيَانٍ سَنَةً تَمَحَّيَسُ وَالرَّيْعَيْنُ وَخُسَمَاءُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يُحِبُّونَ وَبَارَزَ اللَّهُ بِمَا يَكْرَهُونَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ اسْمَعُوا كَلَامَ الثَّبُوتِ يَا مُنَافِقُونَ يَا بَاغِيْنَ الْآخِرَةِ يَا لُدُنِيَّةِ يَا بَاغِيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا لَخُلِيَّ يَا بَاغِيْنَ مَا بَقِيَ بِمَا يُفَضُّ خَيْرُكُمْ تَحَارُكُمْ وَذَهَبَتْ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ وَبَلَّغَكُمْ أَنْتُمْ مُنْعَرِضُونَ لِمَقَرِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَخَطَهُ لِأَنَّ مَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا لَيْسَ فِيهِ مَقْتَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زَيْنَ ظَاهِرٍ لَدَى آدَابِ الشَّرِّ وَبَاطِنٍ لَدَى آخِرِ الْحَقِّ مِنْهُ رُؤُوسُ آبَائِهِمْ أَفْتَمَّهُمْ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ حَتَّى كَانَهُمْ لَمْ يُخَفُّوا لَا تَرَى عَلَى أَيْدِيهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا قَدْ اسْتَعْلَتْ بِزِينَةِ الْقَالِبِ وَتَرَكْتَ زِينَةَ الْقَلْبِ زِينَةَ الْقَلْبِ بِالتَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ وَالثَّقَةِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِذِكْرِهِ وَنِسَانِ غَيْرِهِ عَنْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ أَعْمَلُ الصَّالِحِ هُوَ الَّذِي لَا يُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ عَلَيْهِ يَا بَلَهْ يَا عَجْرَبِينَ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْآخِرَةِ عَقْلُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الدُّنْيَا هَذَا عَقْلٌ لَا يَنْفَعُكُمْ إِحْدُ فِي تَحْقِيقِ الْإِيمَانِ وَقَدْ حَصَلَ لَكُمْ الْإِيمَانُ تَبَّ اعْتَدَ زَيْنًا دَامَ وَارْسِلْ دُمُوعَ عَيْنَيْكَ عَلَى خَدَيْكَ

کے دیں میں
دنہ تھی۔ دو
سجھ کر تریے
رو گواہ قتل
پنجائیں گے
س کے تقیر
تیرے لئے
بعد عمل دکا
ضرورت
بی نیامیں
انیں کاموں
واکھڑا ہوا
ایسا نصیب
شب وصال
مجموعیت
ہو بیچ جا
کا۔ زن
بی شنت
بکمال و
سیا کر گاتو
کو تو بچیں
پلے اور ساری
نہ ہے اور
ق تو تو تو
خدا کی قسم

فَإِنَّ الْبُكَاءَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُظْفَرُ
 نِزَارَ الْمَعَامِي يُظْفَرُ نِزَارَ غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ إِذَا تَبَّتَ بِقَلْبِكَ فَإِنَّ نُورَ التَّوْبَةِ الصَّالِحَةِ
 يُضِيءُ عَلَى الْوَجْدِ بِأَعْلَامِهِ أَحْمَدُ فِي حِفْظِ سِرِّكَ
 مَهْمَا قَدَرْتَ عَلَى الْحِفْظِ إِذَا جَاءَتْكَ الْغَلَبَةُ
 فَأَنْتَ مَعْدُورٌ الْحُبُّ يُغْوِبُ حِطَانَ الْخُدُوسِ
 وَالسَّرُّ حِطَانَ الْحَيَاءِ حِطَانُ الْوُجُودِ
 حِطَانُ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ أَلْتَكَلَّفَ أَمْرًا بِأَخْرَاجِهِ
 وَالْمُكَلَّفَ الْمَغْلُوبِ اتَّخَلَّ بِتَرَابِ قَدَمِهِ فَإِنَّ
 هَذَا الْفَقْرُ وَهَذَا أَقْلِي هَذَا خَلْقِي وَهَذَا رَبِّي
 إِنْجَهْدُ أَنْ لَا تَكُونَ أَنْتَ بَلْ يَكُونَ هُوَ أَحْمَدُ
 أَنْ لَا تَتَحَرَّكَ فِي دَفْعِ الصَّغَرِ عَنْكَ وَلَا جَلَبِ
 التَّغَرُّ إِلَيْكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ أَقَامَ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ مَنْ يَخُذُ مَكَدَ وَيَنْجِي الْأَذَى
 عَنْكَ بِكُنْ مَعَهُ كَالسَّيِّتِ مَعَ الْغَائِلِ وَكَأَهْلِ
 الْكَهْفِ مَعَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكُنْ مَعَهُ
 بِلَا وَجُودٍ وَلَا اخْتِيَارٍ وَلَا تَلْ بِأَمْرِ فِي الْجُمْلَةِ
 أَتَبَّتَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَدَمِي إِيْمَانُكَ يَعْنِيكَ
 وَقَدْ تَوَلَّى أُنْقَالَ أَقْصِيَّتِهِمْ وَقَدْ لَبَّ الْأَكْمَانُ
 يَقِفُ وَيَتَبَّتُ مَعَ الْقَدْرِ وَالْتِفَاقُ يَهْرُبُ
 أَلَسْنَا فِي كُلِّ مَضْتٍ عَلَيْهِ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي
 هَذَا لَتِ بُيُوتُهُ وَسَوْنَتْ نَفْسُهُ وَهَوَاهُ
 وَطَبَعُهُ وَعَمِيَّتْ عَيْنَا سِرِّهِ

وَقَلْبِهِ بِبَابِ

دَارِ

بنا کہ حق تعالیٰ کے خوف سے (وہ) مامیوں کی آگ کو بجھاتا ہے۔ اور
 حق تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے۔ جب تو اپنے دل سے توبہ کرے گا
 تو بیشک تجھی توبہ کا نور چہرہ پر دمک اٹھے گا۔ صاحبزادہ اپنے راز
 کی نگہداشت میں کوشش کر جب تک بھی تجھ کو نگہداشت کی طاقت ہے
 پس جب غلبہ ہو (اور اس وقت راز فاش ہو جائے) تب تو معذوری
 محبت ویران کر دیا کرتی ہے پردہ اور ستر کی دیواروں کو، جیسا کہ
 دیواروں کو وجود کی دیواروں کو اور مخلوق پر نظر کرنے کی دیواروں
 کو کہ محبت کاملہ ہوئے پیچھے نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ غیر کی جو شخص
 بناوٹ کرے کہ مصنوعی (وہ جس آئے) اس کے باہر نکال کرنے
 کا حکم ہوتا ہے اور مکلف مغلوب (جس پر بے اختیارانہ حال طاری
 ہو) اس کے قدم کی خاک کا سر مہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ نفسانی
 تھا اور یہ قلبی ہے۔ وہ خلق کی طرف منسوب تھا اور یہ رب کی طرف
 منسوب ہے۔ کوشش کر کہ توبائی نہ ہے بلکہ وہی وہ رہ جائے۔ کوشش کر
 کہ نہ اپنے آپ نقصان دینے میں تو حرکت کرے اور نہ نفع حاصل
 کرنے میں۔ پس جب تو ایسا کر گیا تو حق تعالیٰ تیرے لئے (اپنی مخلوق
 میں سے) اس کو کھڑا کر دے گا جو تیری خدمت کرے گا اور تجھ سے ایذا
 دینے کے ساتھ اس کے ساتھ ایسا بن جیسے مردہ ہوتا ہے پہلانے
 والے کے ساتھ اگر وہ جس کروٹ چاہتا ہے پلٹ دیتا اور یہ حرکت ہے
 (جس سے) اور جیسے اصحاب کہف ہیں جبریلؑ کے ساتھ۔ اس کے ساتھ
 وجود اور اختیار و تدبیر ہر چیز کے بغیر بن۔ اس کی قضاء و قدر کے نازل ہونے
 کے وقت اس کے حضور میں اپنے ایمان اور یقین کے دونوں پانوں
 پر جا کھڑا رہ۔ تقدیر کے ساتھ ایمان ہی ٹھہرتا اور جتا ہے اور نفاق
 بھاگ جایا کرتا ہے۔ منافق پر جوں جوں یل دہنا گزرتے ہیں اس کا
 جسم دُبلتا اور نفیس و خواہش و طبیعت اس کی فرہ رہتی ہوتی ہیں۔
 اور اس کے باطن اور قلب کی انگلیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کے گھر کا

عَامِرٌ وَدَاخِلُ الدَّارِ خَرَابٌ ۖ ذِكْرُكَ لِلْحَقِّ
عَمْرٌ وَجَلَّ لِسَانُهُ لَا يَقْلِبُهُ ۖ غَضَبُهُ لِنَفْسِهِ لَا
لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْمُؤْمِنُ بِالِصِّدْقِ مِنْهُ ۖ ذِكْرُكَ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِسَانُهُ وَيَقْلِبُهُ ۖ وَفِي أَكْثَرِ أَوْكَالِهِ
يَكُونُ قَلْبُهُ دَاخِرًا وَلِسَانُهُ سَاكِنًا ۖ غَضَبُهُ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ۖ لَا لِنَفْسِهِ وَهُوَ كَاوُ
طَبْعِهِ وَدُنْيَا ۖ لَا يَحْسُدُ وَلَا يَحْسَدُ ۖ وَلَا
يَتَارِكُ أَهْلَ الْمُحْطُوظِ فِي مُحْطُوظِهِ يَا عَلَامُ
لَا يَأْكُ وَلا يَأْكُ أَنْ تَنَازِعَ عَطُوطًا ۖ
فَاكُ يَسْكُمُ وَيَرْتَفِعُ وَأَلْتَ تَهْلِكُ وَ
تَنْفُطُ وَتَذِلُ وَتَهْتَمُّ ۖ كَيْفَ
تُعِيدُ حَقْلَهُ بِمَنَازِعَتِكَ ۖ وَقَدْ
سَبَقَ عِلْمُ اللَّهِ بِمَا هُوَ فِيهِ بِرَأَا
تَاذَعَتِ الْحَقُّ عَمْرٌ وَجَلَّ فِي عِلْمِهِ
السَّابِقُ فِيكَ وَفِي غَيْرِكَ
سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِكَ ۖ
وَلَا يَنْفَعُكَ عَمَلُكَ ۖ كَمَا قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا لِمَلِكٍ نَاهِيَةٌ
تُبَالِغُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْمَصْنُوعُ لَيْسَ لِأَرْحَمِ
عَنِ الْقَصْدِ إِلَيْكَ جَلَّ
بَلَاءُ أَرْكَ يَكُ ۖ
إِنْ تَنْظُرُ كَشَفَهُ
هَذَا وَكَأ
تِيَّاسُ

دروازہ آباد ہے اور گھر کا اندرون دیرانہ اس کا حق تعالیٰ کو یاد
کرنا صرت زبان سے ہے دل سے نہیں ہے۔ اس کا غصہ نفس کی خاطر
ہے نہ کہ اپنے پروردگار کی خاطر۔ اور مومن اس کی ضد ہے کہ اس کا حق
تعالیٰ کو یاد کرنا زبان سے بھی ہے اور قلب سے بھی۔ اور اکثر اوقات
میں اس کا قلب ذکر ہوتا ہے اور زبان خاموش۔ اس کا غصہ حق تعالیٰ
اور اس کے رسول کی خاطر ہوتا ہے نہ کہ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی
طبیعت اور اپنی دنیا کی خاطر۔ نہ وہ کسی پر حسد کرتا ہے اور نہ (فقیرانہ
دستاخانہ حال ہونے کے سبب) اس پر حسد کیا جاتا ہے اور نہ وہ صاحب
وقائع ہونے کی وجہ سے خوش حالوں سے ان کی خوش حالی میں
نزاع کرتا ہے۔ صاحبزادہ اپنے آپ کو بچا بچا اس بات سے کہ
کسی خوش مال سے نزاع کرے کہ اس کو خوشحالی کیوں ملی اور مجھے کیوں
نہ ملی (کیونکہ اترے نزاع و حسد سے اس کا تو کچھ بچڑے گا نہیں) وہ
تو محفوظ اور ترقی پذیر رہے گا اور توبہ و نگوں سار اور ذلیل و
دخوار ہو جائے گا۔ تو اپنی منازعت سے اس کی خوش حالی کو متاثر کس
طرح کر سکتا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ کا علم پہلے (روز ازل) ہی سے
اس کی خوش حالی کے متعلق ہو چکا ہے (جو کسی کے نزاع و حسد سے
بدل تو سکتا نہیں ہاں حسد کرنے والا علم خداوندی کی مخالفت کرنے
والا ضرور قرار پا جائے گا پس) جب تو حق تعالیٰ سے اس کے علم ازل
میں نزاع کرے گا جو تیرے اور دوسروں کی بابت اُس نے قائم فرمایا،
ہے تو تو اس کی نظروں سے گرجائے گا اور تیرا علم تجھ کو مفید نہ ہوگا
چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے (اور فضول) شقت
اٹھانے والے ہیں "اب تو بہر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں۔ دانادہی
ہے جو (گناہوں سے) محفوظ ہو۔ کسی مصیبت کے سبب جس کو
وہ تیری جانب نازل فرمائے اس کا قصدر کہنے سے باز مت آ
اس سے اس اپنی مصیبت کو دور کر دینے کا منتظرہ اور یا یوں نہ ہو کہ ایک

وَإِنْ مِنْ سَاعَةٍ فَزَجَا: كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ: يَنْقُلُ
 مِنْ قَوْمٍ إِلَى قَوْمٍ: بِإِصْبِهِ مَعَهُ وَارِضٌ بِفَقْدِهَا:
 فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا:
 إِذَا أَصَابَتْ خَفَّتْ عَنْكَ الْبَلَاءُ: وَاحْدَثَ لَكَ أَمْرًا
 يُحِبُّهُ وَيُحِبُّهُ: وَرَأَا أَجْرِيَّتْ وَأَعْتَرَضَتْ فَكُلَّ عَلَيْكَ
 الْبَلَاءُ وَرَأَاكَ مِنْهُ عَقُوبَةً لِأَعْدَائِكَ عَلَيْهِ:
 سَبَبُ إِعْزَازِكَ عَلَيْهِ عَرَى وَجَلًا وَمَنَّا زَعَيْتُكُمْ
 لَهُ: دَفْعُكُمْ تَمَّ نَفْسُكُمْ وَأَهْوَيْتُكُمْ وَأَعْرَضْتُكُمْ
 وَحُبُّكُمْ لِدُنْيَاكُمْ وَحِرْصُكُمْ عَلَى جَمْعِهَا يَا قَوْمُ
 إِنْ كَانَ وَلَدٌ فَتَكُونُ نَفْسُكُمْ عَلَى بَابِ
 الدُّنْيَا: وَقُلُوبُكُمْ عَلَى بَابِ الْآخِرَةِ: وَأَسْرَادُكُمْ
 عَلَى بَابِ الْمَوْتِ: إِلَى حِينٍ تَنْقَلِبُ النَّفْسُ قَلْبًا
 وَتَذُوقُ مِمَّا ذَاقَ: وَيَنْقَلِبُ الْقَلْبُ سِرًّا وَنَدْوً
 وَمِمَّا ذَاقَ: وَيَنْقَلِبُ السِّرُّ فَنَاءً فِيهِ لَا يَذُوقُ وَلَا
 يَدُوقُ: ثُمَّ يُحْبِئُهُ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ: فَيَنْتَبِذُ بَصِيرَةً
 كَيْسِيَّةً كُلَّ دِرْهِمٍ مِنْهُ يَقَعُ فِي الْوَقْدِ مُنْقَالٍ
 مِنَ الشَّبَعِ يَجْعَلُهَا ذَهَبًا: فَهَذَا هُوَ الْغَايَةُ
 الْكَلِمَةُ الْأَصْلِيَّةُ الْبَاقِيَةُ: قُلُوبِي لِمَنْ عَرَفَ
 مَا أَقُولُ وَأَمِنْ بِهِ قُلُوبِي لِمَنْ أَحَدَ
 الْعَمَلِ بِيَدِهِ فَتَقَرَّبَ إِلَى الْمُعْمُولِ
 لَهُ يَا غَلَامُ إِذْ أُمْتُ تَرَانِي
 وَتَعْرِفُنِي: تَرَانِي عَنْ
 يَوْمِيكَ وَشِمَا لَكَ
 أَحْمِلْ

÷

ساعت سے دوسری ساعت تک بہت گنجائش ہے۔ ہر روز و
 ایک جہاں میں ہے کہ ایک فریق سے دوسرے فریق کی طرف منتقل
 فرما رہا ہے۔ اس کے ساتھ صابر بنارہ اور اس کی تقدیر پر راضی
 ہو۔ کیونکہ تو نہیں جانتا شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی اور بات پیدا
 فرمائے۔ جب تو صابر بنے گا تو وہ تجھ سے مصیبت کو ہلکا کر دیگا اور
 تیرے لئے ایسی حالت پیدا فرما دیگا جو اس کو بھی پسند ہوگی اور تجھ کو
 بھی پسند آئے گی۔ اور جب تو جزع فزع اور اعتراض کرے گا تو وہ تجھ پر
 مصیبت کو بوجھل بنا دیگا اور تیرے اعتراض کی وجہ سے اس پر سزا
 مافوق بڑھائے گا۔ حق تعالیٰ پر ہمارے اعتراض اور اس سے منازعت
 کرنا سبب ہمارا اپنے نفوس اور خواہشات اور اپنی اغراض کے ساتھ
 پڑا رہنا اور دنیا کو محبوب سمجھنا اور دنیا کے جمع کرنے کی حرص رکھنا ہی
 صاحبو۔ اگر (دنیا کے بغیر) چارہ ہی نہ ہو تو بس ہمارے نفس تو
 دنیا کے دروازے پر ہیں اور قلوب آخرت کے دروازے پر۔ اور
 اسرار مولیٰ کے دروازے پر یہاں تک کہ نفس قلب بن جائے اور
 وہ ذائقہ چکے جو قلب بن چکا ہے۔ اور قلب باطن بن جائے۔ اور
 وہ مزہ چکھے جو اُس نے چکھا ہے اور باطن فانی اللہ بن جائے
 کہ نہ کچھ چکھے نہ چکھا جائے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ اس کو زندہ فرمائے
 اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ پس اس وقت وہ کیا بن جائے گا کہ اس کا
 ایک درہم ہزار مثقال تانبہ میں پڑے گا تو سب کو سونا بنا دیگا۔ پس
 یہی ہے غایت کلیہ اعلیٰ پائدار۔ مبارک ہو اس کو جس نے پہچانا جو کچھ
 میں کہہ رہا ہوں اور اس کا یقین کیا۔ مبارک ہو اس کو جس نے اُس پر
 عمل کیا اور مخلص بنا۔ مبارک ہو اس کو جس کا ہاتھ عمل نے تمام پس
 اس کو اس ذات کے قریب کر دیا جس کے لئے اس نے عمل کیا تھا
 صاحبزادہ۔ جب تو مراں گات مجھ کو دیکھے گا اور پہچانے گا تو مجھ کو
 اپنے دائیں اور بائیں دیکھے گا کہ بوجھ اٹھا اٹھا کر تجھ سے سٹا

وَأَدْفَعُ عَنْكَ ۖ وَاسْأَلْ رُفَيْكَ ۖ إِلَى مَتَى أَنْتَ
 مُشْرِكٌ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ عَلَيْهِمْ ۖ يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَعْلَمَ
 أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَوَيْلٌ لَهُمْ
 وَغَيْبُهُمْ عَنْ يَوْمِهِمْ وَذَلِيلُهُمْ ۖ عَلَيْكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 لَا تَمْكُلْ عَلَى الْخَلْقِ وَلَا عَلَى كَسْبِكَ وَخَوَّلَكَ ۖ
 وَقَوَّيَكَ ۖ ائْتِكِلْ عَلَى فَضْلِ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍّ ۖ ائْتِكِلْ
 عَلَى الَّذِي أَقْدَرَ لَكَ عَلَى الْكُسْبِ رَزَقَكَ آيَاتَهُ ۖ
 فَإِذَا انْقَلَبْتَ ذَلِكَ سَيْرَكَ مَعَهُ ۖ وَارَاكَ تَحَابُّبَ
 قُلُوبِهِ وَسَابِقَتِهِ ۖ يُوصِلُ قَلْبَكَ إِلَيْهِ ۖ شَمَّ
 يُدْخِرُهُ بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ أَيَّامَهُ السَّالِفَةَ ۖ
 كَمَا يَتَنَزَّلُ الْأَهْلُ الْمُجْتَمِعُ فِي الْحَجَّةِ أَيَّامَ الدُّنْيَا
 إِذَا خَرَفَتْ شَبَكَةُ السَّبَبِ وَصَلَّتْ إِلَى السَّبَبِ ۖ
 إِذَا خَرَفَتْ الْعَادَةُ خَرَفَتْ لَكَ الْعَادَةُ ۖ مَنْ
 خَدَمَ يَخْدُمُ ۖ مَنْ أَطَاعَ يُطَاعُ ۖ مَنْ أَكْرَمَ
 يُكْرَمُ ۖ مَنْ تَقَرَّبَ قَرَّبَ ۖ مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَ ۖ
 مَنْ تَكْرَمَ تَكْرَمَ عَلَيْهِ ۖ مَنْ أَحْسَنَ الْأَدَبَ
 قَرَّبَ بِحُسْنِ الْأَدَبِ يُقَرَّبُ بِكَ وَسُوءُ الْأَدَبِ يُبْعِدُكَ
 حُسْنُ الْأَدَبِ طَاعَةُ اللَّهِ ۖ وَسُوءُ الْأَدَبِ مَعْصِيَةُ
 يَا قَوْمُ لَا تَوَخَّرُوا الْعَرْصَ
 لَا تَنْفِسُكُمْ وَالْمَحَاسِبَ لَهَا
 يَحْتَوِئُ عَلَيْكَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ
 فِي الدُّنْيَا
 قَبْلَ
 الْآخِرَةِ ۖ

رہا ہوں اور تیری بابت (خدا سے نجات کا) سوال کر رہا ہوں۔ تو پھر
 تو کب تک مخلوق کو شریکِ خدا سمجھتا اور ان پر بھروسہ کرتا رہے گا؟
 تجھ پر یہ جاننا واجب ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ تجھ کو نفع دے سکتا
 ہے نہ نقصان۔ ان کا محتاج و تو تکر اور مغرور و ذلیل (سب برابر ہیں)
 حق تعالیٰ (کا آستانہ) پکڑ لے۔ نہ مخلوق پر بھروسہ کر اور نہ اپنے
 کسب اور طاقت و زور پر۔ پس حق تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کر۔
 اُسی کی ذات پر بھروسہ کر جس نے تجھ کو کسب پر قدرت بخشی اور تجھ کو
 کما فیہ نصیب فرمایا۔ پس جب تو ایسا کرے گا تو وہ تجھ کو اپنے ساتھ
 سیر کرائے گا اور اپنی قدرت و علم ازلی کے عجائبات دکھائیگا۔ تیرے
 قلب کو اپنے قلب تک پہنچائیگا۔ پھر اپنے ملکِ مولیٰ کے بعد اس کے
 ایام گزشتہ اس کو یاد دلایا جیسے کہ اہل جنت جنت میں ایامِ دنیا کا
 باہم تذکرہ کریں گے۔ جب تو سب کے جال کو چاک کرے گا تب خالق
 سبب تک پہنچے گا۔ جب تو (اپنی پڑی ہوئی) عادت کے خلاف کریگا
 تب تیرے لئے (حق تعالیٰ کی طرف سے اس کی عام) عادت کے خلاف
 کیا جائے گا۔ جس نے خدمت کی دہی مخدوم بنا۔ جو اطاعت کرتا ہو
 وہی مطاع بنایا جاتا ہے۔ جو اکرام کرتا ہے اسی کا اکرام کیا جاتا ہو
 جو قرب چاہتا ہے وہی مقرب بنتا ہے۔ جو تواضع کرتا ہے وہی
 رفعت پاتا ہے۔ جو سخاوت کرتا ہے اسی پر سخاوت کی جاتی ہے
 اور جو حُسنِ ادب اختیار کرتا ہے اسی کو قرب نصیب ہوتا ہے
 حُسنِ ادب تجھ کو (خدا کے) قریب پہنچائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور
 لے جائے گی۔ حق تعالیٰ کی طاعت تو حُسنِ ادب ہے اور اُمس کی
 معصیت بے ادبی۔ صاحبو (حق تعالیٰ کے سامنے) اپنے نفسوں
 کی پیشی اور محاسبہ میں تاخیر مت کرو اس میں اپنے نفسوں کے لئے
 آخرت سے پہلے دنیا ہی میں جلدی کرو کہ روزانہ نفس سے حساب
 لے لو کہ تو نے آج کیا کیا اور دجیان باندھو گویا شہنشاہی کچہری میں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَجِبُ أَنْ يُحَاسِبَ لِمُتَوَرِّعِينَ مِنْ
عِبَادِهِ فِي الدُّنْيَا عَلَيْهِ بِأَوْرَعٍ وَلَا كَالْمُحْدَلِ
فِي رَبِّكَ: تَوَرَّعْ فِي تَصَرُّفِكَ فِي الدُّنْيَا وَلَا
انْقَلَبَتْ شَهْوَاتُكَ حَسْرَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ:
الَّذِينَ ارْتَدَّ أَرْوَاحُهُمْ دَارَ الْآخِرَةِ وَالَّذِينَ رَدَّ اللَّهُ
إِلَى دَارِ الدُّنْيَا مِنْ وَجْهِ خَرَابٍ: وَصَرَفَهُمْ
فِي وَجْهِ خَرَابٍ: عَدَايَتُكَ لَكَ هَذَا الَّذِي
أَقُولُ: الْيَوْمَ أَنْتَ أَعْنَى وَاصْمُ: قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يَعْنِي وَ
يُصِمُّ: عَزَّ قَلْبُكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاجْعَلْ وَأَطِمْهُ
حَتَّى يَكْسُوهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَيُطْعِمَهُ وَيُسْقِيَهُ:
سَلِّمْ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ إِلَيْهِ وَلَا تَدْبُرْ
بَلْ تَكُونْ مُوَبِّلاً أَنْتَ: كُنْ أَبَدًا زُكَايَا:
لَا أَنَّ الدُّنْيَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْآخِرَةُ دَارُ الْجَزَاءِ:
دَارُ الْعَطَاءِ: دَارُ الْمُؤَهَّبَةِ: هَذَا أَهْوَاؤُكَ
فِي حَقِّ الصَّلَاحِينَ: وَأَمَّا التَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ
يُخْرِجُهُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الدُّنْيَا: وَيَمُنُّ عَلَيْهِ
وَبِرَحْمَةٍ وَيَجْعَلُ لَهُ الرَّاحَةَ قَبْلَ
يَحْيَى الْآخِرَةِ: يَقْتَرِفُ مِنْهُ بِأَكْثَرِ
الْفَضْلِ: وَيُرِيحُهُ مِنَ
النَّوَافِلِ: فَإِنَّ الْفَرْغَ لَا
يَسْطُغِي سَاكِنًا لِأَحْوَالِ
وَالْمَقَامَاتِ

ۛ

پیشی ہو رہی ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کو اپنے اُن بندوں سے حساب لینے
میں شرم آنے لگی جو دنیا میں تقویٰ رکھتے تھے۔ "تقویٰ اختیار کرو
تیری گردن میں رسوائی (دکرتی) ہوگی۔ دنیا میں اپنے تصرفات کے
اندر تقویٰ محفوظ رکھو ورنہ تیری خواہشیں دنیا و آخرت میں حسرتوں
سے بدل جائیں گی۔ دینار آگ کا گھر ہے کہ اس کے لفظ ہی
میں نار موجود ہے) اور درہم غم کا گھر ہے (کہ اس کے لفظ ہی
میں ہم موجود ہے) خصوصاً جبکہ تو ان کو حرام طریقہ سے حاصل
کرے اور حرام طریق سے خرچ کرے۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں کل
(قیامت کے دن) تجھ پر واضح ہو جائے گا۔ آج تو (ان کی محبت
میں) تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے (اس لئے سمجھتا نہیں) جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی غلے سے محبت کرنا تجھ کو اندھا
اور بہرا بنا دیتا ہے۔ اپنے قلب کو ذیلیا سے عریاں کر اور اُس کو
بھوکا پیاسا رکھ یہاں تک کہ حق تعالیٰ ہی اُس کو پہنائے اور کھائے
اور پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اس کو سوئپ دے اور کوئی تدبیر
بھی مت کر بلکہ تو (فنا ہو جئے اور) وہی رہ جائے کہ تو
کوئی چیز ہی نہ ہو۔ ہمیشہ مزدور بنا رہ کیونکہ دنیا محنت کا گھر ہے
اور آخرت مزدوری پانے کا گھر ہے۔ بخشش کا گھر ہے اور عطیہ
کا گھر ہے۔ نیکو کاروں میں غالب تو یہی صورت ہے کہ یہاں
معنی محنت کریں گے وہاں اُسی قدر راحت پائیں گے، ہاں
شاذ و نادر ایسے بھی ہیں جن کو دنیا میں کام سے نکال لیتا اور
ان پر احسان اور رحم فرماتا ہے اور آخرت کے آنے سے قبل ہی ان کو
راحت بخشتا ہے کہ ان کے فرائض ادا کر لینے پر اکتفا فرماتا اور نوافل سے
ان کو راحت دیدیتا ہے کہ نفلوں کی کثرت کے بغیر ہی ان کو عابدوں سے
زیادہ عطائیں بخشتا ہے، البتہ فرض کسی حال اور کسی مرتبہ میں بھی

وَهَلْ إِنِّي حَقٌّ أَحَادٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟
 وَهُوَ نَادٍ مِّنْ كُلِّ نَادٍ يَا عَلَامَ أَزْهَدُ وَأَعَزُّ
 فَتَعَزَّزْتُمْ بِالْعَاجِلِ ؟ وَإِنْ كَانَ كَلِكُ قَسْمِ مِّنَ
 الدُّنْيَا فَلَا بُدَّ مِنْ وَصُولِهِ إِلَيْكَ ؟ تَأْتِيكَ
 أَقْسَامُكَ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُّكْرَمٌ مُّسْتَوِلٌ ؟ لَا تَأْكُلُ
 بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ ؟ فَإِنَّ ذَلِكَ حِجَابٌ يُحْجَبُ
 قَلْبُكَ عَنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ
 لِنَفْسِهِ وَبَنِيهِمْ وَلَا يَلْبَسُ لَهَا وَلَا يَكْتُمُكُمْ ؟
 بَلْ يَتَّقَوْنَ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ يَا كُلُّ
 مَا مَشَيْتَ أَقْدَامَ ظَاهِرَةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ؟ يَا كُلُّ
 بِالْهَرَمِ لَا بِالْقَوَى ؟ وَالْوَلِيُّ يَا كُلُّ يَا مَرُّ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ؟ وَالْأَبْدَالُ الَّذِي هُوَ وَزِيرُ الْقَطْبِ يَا كُلُّ
 يَفْعَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ؟ وَالْقَطْبُ أَكْمَدُ وَتَصَرُّهُ
 كَأَكْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَصَرُّفِهِ ؟ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ
 وَهُوَ غَلَامُهُ وَنَائِبُهُ وَخَلِيفَتُهُ
 فِي أُمَّتِهِ ؟ هُوَ خَلِيفَةُ الرَّسُولِ
 خَلِيفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ هَذَا
 خَلِيفَةُ بَاطِنٍ ؟ وَامَامُ الْمُتَّقِينَ
 السَّتَقَامُ عَلَيْهِمُ خَلِيفَةُ ظَاهِرٍ وَهُوَ
 الَّذِي لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ
 تَزَاوُ مَنَابِعِهِ طَاعَتُهُ وَقَدْ قِيلَ
 إِنَّ لِمَامَ الْمُسْلِمِينَ إِذَا كَانَ
 عَادِلًا هُوَ قَطْبُ
 الرُّمَانِ ؟

ساقط نہیں ہوتا۔ مگر ایسا اللہ کے بندوں میں سے کسی کسی کے حق
 میں ہوتا ہے اور ایسے بندے کیا بے کیاب ہیں۔ اس لئے اس
 توقع میں محنت و ریاضت نہ چھوڑ بیٹھ کہ اُجرت سے محروم ہے،
 صاحبزادہ۔ زاہد بن اور مال و جاہ دُنیا سے (رُخ پھیر لے کر
 دُنیا ہی میں راحت مل جائے گی۔ اور اگر دُنیا کا کوئی حصہ تیرے لئے
 (مقدر) ہوگا تو وہ تجھ تک ضرور پہنچ کر رہے گا۔ تیرے پاس
 تیرے مقوم آئیں گے در انحالیکہ تو معزز و مکرم ہوگا کہ (مقوم
 ہی قبولیت کی) تجھ سے درخواست کریں گے اپنے نفس اور خواہش
 نفس کے ساتھ مت کھا کہ یہ حجاب ہے جو تیرے قلب کو تیرے
 پروردگار تک پہنچنے سے روک دے گا۔ مومن اپنے نفس کی
 خاطر اور اپنے نفس سے نہیں کھایا کرتا اور نہ اس کی خاطر پہنچتا
 اور نہ مزے اڑاتا ہے۔ بلکہ قوت حاصل کرتا ہے تاکہ حق تعالیٰ کی
 اطاعت کی طاقت پائے۔ اسی قدر کھاتا ہے جو اس کے ظاہری تدبیر
 کو خدا کے سامنے جوادے۔ وہ شرع کے موافق کھاتا ہے نہ خواہش
 نفس کے موافق۔ اور ولی حق تعالیٰ کے حکم سے کھاتا ہے اور باطنی
 جو قطب کا وزیر ہوتا ہے فعل خداوندی سے کھاتا ہے اور قطب
 کا کھانا اور جملہ تصرفات تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کھانے اور تصرفات کی مثل ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو
 جبکہ وہ آپ کا غلام آپ کا نائب اور آپ کی اُمت میں آپ
 کا خلیفہ ہے۔ وہ خلیفہ ہے پیغمبر کا اور خلیفہ ہے اللہ جل شانہ
 کا۔ یہ تو خلیفہ ہے باطنی اور امام المسلمین جو رعایا کا بادشاہ ہے
 وہ خلیفہ ہے ظاہری۔ اور وہ وہی ہے جس کی متابعت اور
 فرماں برداری کا ترک کسی مسلمان کو بھی حلال نہیں اور بعض
 کا یہ بھی قول ہے کہ امام المسلمین جب صاحب عدل ہو تو وہی
 قطب زمانہ ہے (کہ ظاہری و باطنی دونوں خلافت اس کو

لَا تَحْسِبُوا أَنَّ الْإِمْرَهَيْنِ ۖ قَدْ وَجَّهَ إِلَيْكُمْ مَنْ
يُحْيِي أَعْمَالَكُمْ الظَّاهِرَةَ ۖ وَهُوَ يُحْيِي أَعْمَالَكُمْ
الْبَاطِنَةَ ۖ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ يُوْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَعَهُ مَلَائِكَتُهُ الَّذِينَ كَانُوا مُوَكَّلِينَ بِهِ فِي
الدُّنْيَا ۖ يَكْتُبُونَ عَلَيْهِ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ ۖ وَمَعَهُمْ
تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِّيلًا ۖ كُلُّ سِجِّيلٍ مِثْلُ مِثْقَالِ الْبَصِيرَةِ
فِيهَا حَسَنَاتُهُ وَسَيِّئَاتُهُ وَهَبِمْ مَا صَدَرَ مِنْهُ ۖ
فَيَكْلَفُ خَيْرًا نَهَا جَمِيعًا ۖ يَقْرَأُهَا وَإِنْ كَانَ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يُحْسِنُ يَكْتُبْ وَلَمْ يَقْرَأْ إِلَّا الدُّنْيَا
دَارُ حِكْمَةٍ وَالْآخِرَةُ دَارُ قُدْرَةٍ ۖ الدُّنْيَا
مُتَحَاجٌّ إِلَى أَسْبَابِ الْآرِثِ ۖ وَالْآخِرَةُ لَا مُتَحَاجٌّ
إِلَى ذَلِكَ ۖ إِذَا تَجَدَّدَ أَحَدُكُمْ مَا فِي سِجِّيلَاتِهِ
نَطَقَتْ حَوَارِجُهُ بِمَا فِيهَا ۖ مُطْلِقٌ كُلُّ جَارِحَةٍ
عَلَى حِدَةٍ ۖ فَجَمِيعٌ مَا عَمِلْتُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ قَدْ خُلِقْتُمْ
لَا مِنْ عَظِيمٍ وَمَا عِنْدَ كُمْ خَبَرٌ ۖ قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنتُمْ
أَعْلَمُ الْبَاطِنَ لَا تُرْجَعُونَ ۝

الْمَجْلِسُ الثَّامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَادِي
عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَيْهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ
سَائِلٌ وَيَسْأَلُهُ شَيْئًا مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يُحَضِّرْ
عِنْدَ كَ شَيْءٍ سِوَى عَشْرِ بَيْضَاتٍ ۖ

نصیب ہیں) یوں نہ سمجھو کہ (قطیبت و ولایت) کوئی سہل امر
ہے۔ تم پر وہ (فرشتے) تعینات ہیں جو تمہارے ظاہری افعال
کی نگہداشت کرتے ہیں اور حق تعالیٰ تمہارے باطنی افعال کی
نگہداشت فرماتا ہے۔ تم میں ہر شخص قیامت کے دن لایا جائیگا
کہ فرشتے جو اس پر دنیا میں تعینات اور اس کی نیکیاں اور بدیاں لکھتے
رہتے تھے اُس کے ساتھ ہوں گے اور ان کے ساتھ ننانوے جُستَر
ہوں گے کہ ہر جُستَر (اتنا بجا چڑا ہوگا) جہاں تک نظر جاسکتی ہے
کہ ان میں اس کی نیکیاں اور بدیاں اور جو کچھ بھی اس سے صادر
ہو چکا ہے سب درج ہوگا۔ پس اس کو ان سب کے پڑھنے کی
تکلیف دی جائے گی تو وہ ان کو پڑھے گا اگرچہ دنیا میں لکھا پڑھا
نہ جانتا تھا کیونکہ دنیا حکمت کا گھر ہے کہ بغیر لکھے پڑھے لکھا
پڑھنا نہیں آتا، اور آخرت قدرت کا گھر ہے کہ بلا لکھا پڑھا بھی
بہ قدرت خدا سب کچھ پڑھ سکے گا) دنیا اسباب اور اوزاروں
کی محتاج ہے اور آخرت اس کی محتاج نہیں ہے۔ جب تم میں سے
کوئی جُستَر دیکھ کسی بات کا منکر ہوگا تو جو کچھ اس میں درج ہے
(اس کی تصدیق کے لئے) اس کے اعضاء بولیں گے۔ جو کچھ بھی اُس
لئے دنیا میں کیا تھا سب کے متعلق ہر عضو علیحدہ بولے گا۔ تم ایک
عظیم انسان امر کے لئے پیدا ہوئے ہو اور تم کو کچھ خبر نہیں حتیٰ تک
فرماتا ہے "کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ ہم نے بے فائدہ پیدا کر دیا
ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہ آؤ گے؟"

انجیالیسویں مجلس

(جمعہ - ۱۱ شعبان ۱۰۵۵ھ - مدرسہ مہمورہ)

حضرت عبداللہ بن مبارک سے حکایت ہے کہ ایک دن ان کے
پاس کوئی سائل آیا کچھ کھانا مانگتا تھا سو آپ کے بجز دس اندلوں کے

فَأَمَرَ جَارِيَتَهُ بِأَنْ تُعْطِيَهُ إِيَّاهَا ۖ فَأَعْطَتْهُ
تِسْعَةً وَخَبَاتٍ وَاحِدَةً ۖ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ
غُرُوبِ الشَّمْسِ جَاءَ رَجُلٌ وَدَقَّ الْبَابَ وَقَالَ
حُذُّوا مِنِّي هَذِهِ السَّكَّةُ ۖ فَخَرَجَ عَلَيْهِ عَبْدُ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآخَذَ هَامَهُ ۖ
فَرَأَى فِيهَا بَيْضًا فَعَدَّ ۖ فَإِذَا هُوَ تِسْعُونَ
بَيْضَةً ۖ فَقَالَ لِحَارِيتِهِ أَيْنَ الْبَيْضَةُ الْآخَرَى
كَمْ أَعْطَيْتِ السَّائِلَ ۖ فَقَالَتْ أَعْطَيْتُهُ تِسْعَةً
وَتَرَكْتُ وَاحِدَةً لِنَظِيرِ عَلَيْهِمَا ۖ فَقَالَ لَهَا
عَمْرُ مِئَتَيْنَا عَشْرَةً ۖ هَكَذَا كَانُوا فِي مَعَالِمَتِهِمْ
لِرَبِّهِمْ عَمْرٌ وَجَلَّ ۖ كَانُوا يَوْمُومُونَ وَيُصَلُّونَ
بِمَا وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۖ كَانُوا أَعْبِيدَ
الْقُرْآنِ ۖ لَا يَخَالِفُونَهُ فِي حَرَكَةٍ هَمْ وَسَكَنَةٍ
وَآخِذِينَ هَمْ وَعَطَائِهِمْ ۖ عَامِلُونَ بِهَمْ عَزَّو
جَلَّ ۖ فَسَاجِدُونَ فِي مَعَالِمَتِهِمْ فَكِرْمُوهُمَا ۖ رَأَوْ
بَابَهُ مَفْتُوحًا قَدْ خَلَوْهُ ۖ وَرَأَوْ بَابَ غَيْرِهِ
مَغْلُوقًا فَهَجَرُوهُ وَوَأْفَقُوهُ فِي غَيْرِهِ وَكَمْ
يُؤَافِقُوا غَيْرَهُ فِيهِ ۖ وَأَفَقُوا فِي بَعْضِهِ لِمَنْ
يَبْغِضُ ۖ وَفِي حُبِّهِ لِمَنْ يُحِبُّ ۖ وَلِهَذَا قَالَ
بَعْضُهُمْ وَافَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ۖ وَلَا تَوَافَقَ
الْخَلْقُ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ انْكَسَرَ مِنَ الْكَسْرِ
وَالْجَبْرِ مِنَ الْجَبْرِ ۖ الْقَوْمُ لَا يَزَالُونَ فِي جَانِبِ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ يَنْصَرُّونَهُ عَلَى ثِقْوَتِهِمْ وَ
عَلَى غَيْرِهِ ۖ لَا تَأْخُذُ هُمْ فِيهِ كَوْمَةٌ
لَا تُبْهِمُ ۖ لَا يَخَالِفُونَ أَحَدًا

کچھ تنہا نہیں ہذا آپ نے اپنی کینز کو حکم دیا کہ وہی اس کو دیدے۔ پس
اُس نے نو اندے تو سائل کو دیے اور ایک چھپایا۔ الغرض جب
غروب آفتاب کا وقت ہوا تو ایک شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا
اور کہا کہ یہ جہابہ مجھ سے لے جاؤ۔ چنانچہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
باہر نکلے اور جہابہ اس سے لے لیا۔ پس اس میں اندے دیکھے۔
ان کو گنا تو نوے اندے ہوئے۔ تب آپ نے اپنی کینز سے فرمایا کہ
اور اندے کیا ہوئے؟ تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے؟ اُس نے
کہا کہ میں نے اس کو نو دیئے تھے۔ اور ایک رکھ چھوڑا تھا کہ اس
پر آپ روزہ افطار کریں گے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا تو نے
ہم کو دس اندوں کا خسارہ دلویا۔ یہ تھا ان کا معاملہ اپنے پروردگار
کے ساتھ کہ جو کچھ بھی قرآن و حدیث میں آیا ہے اس پر ایمان رکھتے اور
اس کو سچا سمجھتے تھے۔ وہ قرآن کے غلام تھے کہ نہ اپنی حرکات و سکنات
میں اس کی مخالفت کرتے تھے نہ لیں دین میں انہوں نے اپنے پروردگار
سے معاملہ کیا پس اس معاملہ میں نفع پایا لہذا اس پر جم گئے۔ انہوں نے
اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اس میں داخل ہو گئے اور اس کے
غیر کا دروازہ بند دیکھا پس اس کو چھوڑ بیٹھے۔ دوسروں کے بارے
میں انہوں نے حق تعالیٰ کی موافقت کی اور اس بارے میں دوسروں
کی موافقت نہ کی۔ جس سے وہ بغض رکھتا تھا اس سے بغض رکھنے
میں اس کی موافقت کی اور جس سے وہ محبت رکھتا تھا اس کے
ساتھ محبت رکھنے میں اور اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہر مخلوق
کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی
موافقت نہ کر۔ ٹوٹ جائے جو کوئی بھی ٹوٹے اور جڑار ہے جو کوئی بھی
جڑار ہے۔ اللہ والے ہمیشہ حق تعالیٰ کی جناب میں اسکی مدد کرتے رہتے
ہیں۔ اپنے نفسوں کے مقابلہ میں بھی اور دوسروں کے مقابلہ میں بھی
کہ نہ ان کو کسی ملامت گر کی ملامت پکڑتی ہے اور نہ وہ اس کی مددواؤ

فَنَحْنُ ذُوۤرُۥہٗ وَاَقَامَ شَرْعَہٗ بِمَا عَلَّمَدَعْنَدَ
 اَلْہَوٰی الَّذِیْ اَنْتَ فِیْہِ وَاٰتَمَّ النَّوْمُ فِی
 اَفْوَالِہِمۡ وَاَفْءَالِہِمۡ ۚ لَا تَطْلُبُ اَلْوُضُوۡلَ اِلٰی مَا
 وَصَلُوۡا اِلَیْہِ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰی الْکَاذِبَۃِ ۚ اِصْبِرْ
 عَلٰی الْبَلَاءِ کَمَا صَبَرْنَا عَلَیْکَ ۚ حَتّٰی تَصِلَ اِلٰی مَا
 وَصَلُوۡا اِلَیْہِ ۚ تَوَلَّوۡا الْبَلَاءَ لَکَانَ النَّاسُ کُلُّہُمۡ
 عِبَادًا اَنْعَادًا ۚ وَلَکُمۡ فِیْہُمۡ مَّخِیْمٌ الْبَلَاۃُ اَفَلَا یُصِیْرُوۡ
 عَلَیْہَا مُعْجِبَہٗمۡ عَنِ بَابِ رَزَقِہُمۡ عَزَّ وَجَلَّ ۚ مَنْ لَا
 یُصِیْرُ لَہٗ لَا عَطَاءَ لَہٗ ۚ اِذَا اَعِدَّ مَتَّ الصَّبْرِ
 وَالرِّضَا کَانَ ذٰلِکَ سَبَبًا لِخُرُوۡجِکَ مِنْ
 عُیُوۡرِکَ لِیَخْلُقَ لِحَقِّکَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی
 فِی بَعْضِ کُتُبِہٖ مَنْ لَّمْ یَرْحَمۡ بَقَضَائِیْ ۚ وَکُمۡ
 یَصْبِرُ عَلٰی بَلَدِنِیْ فَلَیْسَ یُخْذَلُ اِلَّا مَا سَوَّیْتُ ۚ اِفْتَعُوا
 بِہٖ دُونَ غَیْرِہٖ ۚ وَالْمَقْدَرُ کَاۡیُنُ لَکُمۡ وَعَلِیْکُمۡ
 حَقُّوۡا الْاِسْلَامَ حَتّٰی تَصِلُوۡا اِلَی الْاِیْمَانِ ۚ
 ثُمَّ حَقُّوۡا الْاِیْمَانَ حَتّٰی تَصِلُوۡا اِلَی الْاِیْقَانِ ۚ
 فِیْہِ لَیْسَ تَرَوْنَ مَا لَمْ تَرَوْہُ مِنْ قَبْلِہٖ ۚ اَلْیَقِیْنِ
 یُرِیْکُمُ الْاَشْیَاءَ کَمَا ہِیَ عَلٰی صُوۡرَتِہَا ۚ یَصْبِرُ
 مُعَایَنَۃً ۚ هُوَ یُوقِفُ الْقَلْبَ عَلٰی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَیُرِیْہِ الْاَشْیَاءَ مِنْہٗ ۚ اِذَا وَقَفَ الْقَلْبُ عَلٰی بَابِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَتْ اِلَیْہِ یَدُ الْکَرَامَۃِ
 فَتَکْرَمُ عَلَیْہِ ۚ فِیصْبِرُ کَرِیْمًا مُّوَفِّیًا ۚ
 یَتَعَدَّرُ عَلٰی الْخَالِیۡنِ وَلَا یَبْغُلُ عَلَیْکُمۡ یَسْئَلُ ۚ
 اَلْقَلْبُ الصَّحِیۡحُ الَّذِیْ صَلَّی لَہٗ
 عَزَّ وَجَلَّ کَیۡدُہٗ ۚ

اس کی شریعت کے قائم کرنے میں کسی سے ڈرتے ہیں
 صاحبزادہ۔ جس ہوس میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ اور اللہ
 والوں کا اتباع کر ان کے اقوال و افعال میں۔ محض جھوٹے وعدے
 سے وہاں تک پہنچنے کا خواہاں مت ہو جہاں وہ پہنچ گئے ہیں
 مصیبت پر صبر کر مگر یہ کہ انہوں نے صبر کیا تھا تاکہ تو بھی وہاں پہنچ
 جائے جہاں وہ پہنچے ہیں۔ اگر مصیبتیں نہ ہوتیں تو سارے ہی
 آدمی عابد و زاہد بن جاتے و لیکن مصیبتیں ان پر نازل ہوتی ہیں
 پس وہ ان پر صبر نہیں کر سکتے لہذا وہ ان کو ان کے پروردگار
 کے دروازے سے روک دیتی ہیں۔ جو اس کے لئے صبر نہ
 کرے گا اس کے لئے عطا نہیں۔ جب تجھ کو مصوٰر و ماحول نہ ہوگا
 تو یہ حق تعالیٰ کی بندگی سے تیرے نکلنے کا سبب ہو جائیگا۔ حق تعالیٰ
 نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو میری تعارف پر رضا
 نصیب نہ ہو اور میری (ذالی ہوئی) مصیبت پر صبر نہ کر سکے تو اس کو
 چاہئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے۔ اسی پر قناعت کر
 دوسروں کو چھوڑ کر کہ جو کچھ مقدر ہے خواہ تمہارے لئے مفید ہو یا مضر
 وہ تو ہونے ہی والا ہے۔ حقیقی اسلام حاصل کرو تاکہ ایمان تک پہنچ
 جاؤ پھر حقیقی ایمان حاصل کرو تاکہ ایقان تک پہنچو پس اس وقت
 دیکھو گے وہ امور جن کو یقین سے قبل نہ دیکھا تھا۔ وہ یقین تم کو
 ساری چیزیں اصلی صورت پر دکھائیگا کہ (سنی سنائی) خبر دیکھا
 بھالا) معاملہ بن جائے گی۔ وہ یقین قلب کو حق تعالیٰ کے حضور
 جاکھڑا کریگا۔ اور سب چیزوں کو اسی کی طرف سے دکھائیگا۔ جب
 قلب حق تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہو جائیگا تو دوست عزت اس کی
 طرف نکلے گا پس اس پر کرم فرمائیگا تب وہ قلب صاحب کرم و اشراف بن جائیگا
 مخلوق پر کرم و سخا کر جائے اور ان سے کسی غم کا بھی بھل نہ کریگا۔ تندرست
 قلب جو اللہ کے قابل بن جاتا ہے صاحب کرم ہو کر تائب اور باطن

وَالسِّرُّ الَّذِي قَدْ صَفَّاعَيْنِ الْكَرِيمِ وَ
 كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَقَدْ تَكْرَمَ عَلَيْهَا
 أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ بِالْكَرَمِ
 وَالْإِيثَارِ فِي طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا فِي مَعْصِيَةٍ
 مَحَلٍّ يُعْمَلُ نَصْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ هِيَ مَعْرُوضَةٌ
 لِلزُّوَالِ بِتَشَاغُلِهَا بِالْإِكْتِسَابِ مَعَ مُلَازِمَةِ
 الطَّاعَةِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْقَبُورُ مِنْهُ فَيَقْتَضِي مَعَهُ
 بِهِ وَمَعَهُ لَا بَعْدَ وَلَا مَعَ غَيْرِهِ فَيُخَيِّلُ لِقَائِهِ
 أَكْلَكُمْ مِنْ طَبَقِ فَضْلِهِ وَكَرَمِهِ مِنْ حَيْثُ لَا
 تَدْرُونَ وَلَا تَعْقِلُونَ ۖ أَلَنْفُسُ حُجَّاهُمْ عِنْدَهُ
 فَإِذَا زَالَتْ مِنَ الْوَسْطِ زَالَ الْحِجَابُ وَلِهَذَا
 قَالَ أَبُو بَرْدٍ الْبُسْطَامِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ
 رَأَيْتُ نَبِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ الصِّرَافِيُّ
 إِلَيْكَ يَا بَارِي خُذَا ۖ فَقَالَ دَمُ نَفْسِكَ وَ
 تَعَالَى ۖ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهَا كَمَا تَسْتَلِمُ الْحَيَّةُ مِنْ
 جِلْدِهَا ۖ إِنَّمَا عَيْنُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّفْسِ
 دُونَ غَيْرِهَا ۖ وَأَمْرُهُ بِكَرَمِهَا لِأَنَّ الدُّنْيَا وَ
 مَا فِيهَا وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ تَابِعٌ
 لِلنَّفْسِ ۖ الدُّنْيَا كَمَا وَهِيَ مُتَبَوِّبَتُهُمَا ۖ وَالْآخِرَةُ
 كَمَا أَيْمَنَّا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَفِيهَا مَا
 تَشْتَهِيهِ إِلَّا نَفْسُكَ وَتَكُلُّ الْأَعْيُنُ رَوْقًا
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ هُمْ بِالْكَفَّارِ فِي
 مَصَارِحِ الْخَلْقِ وَالْعِيَالِ ۖ وَفِي السَّيْلِ فِي
 خُلُومِهِ لَمْ يَكُنْ
 عَزَّ وَجَلَّ

جو کہ ورت سے صاف ہو جاتا ہے صاحب کرم ہوا کرتا ہے اور یہ دلوں
 صاحب کرم کیوں نہ ہوں حالانکہ ان پر کرم فرمایا ہے اکرم الاکرم نے
 (جو سب زیادہ کرم والا ہے) صاحب جو کرم و ایثار کو اختیار کر دے
 اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں (کہ صدقات و خیرات میں سخاوت کر دے) کہ
 اس کی معصیت میں (کہ ناجائز جگہ مال ٹاؤ) ہر نعمت (مثلاً دولت)
 جو معصیت میں صرف کی جاتی ہے وہ معرض زوال میں ہے (کہ جلد
 برباد ہو جاتی ہے) طاعت میں لگے رہ کر کسب معاش میں مشغول رہو
 یہاں تک کہ خدا کا قرب تم کو نصیب ہو جائے۔ پس تمہارے سارے
 افکار اسی کے ساتھ مجتمع ہو جاویں نہ کسی دوسرے کے ساتھ۔ پس اس
 وقت (کسب معاش کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ) تمہارا کھانا
 اس کے فضل و کرم کے طاق سے بن جائیگا یا اس طرح کہ نہ تم جان
 سکو گے اور نہ سمجھ سکو گے۔ نفس مخلوق اور خدا کے درمیان پردہ ہو
 پس جب وہ درمیان سے اٹھ جاتا ہے تو پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اسی لئے
 ابو بکر بٹھائی نے فرمایا ہے کہ ”میں نے اپنے پروردگار کو خواب
 میں دیکھا پس عرض کیا کہ بار خدا! آپ تک پہنچنے کا طریقہ کیا
 ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آ جاؤ۔ چنانچہ
 میں نفس سے اس طرح نکل گیا جس طرح سانپ اپنی کپٹھی سے
 نکل جاتا ہے۔ پس حق تعالیٰ نے ساری چیزوں میں جو نفس ہی کو
 میسر کیا اور ان کو جو اس کے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس لئے کرنا
 دیا تھا اور جو کچھ بھی حق تعالیٰ کے سوا ہے سب کا سب نفس ہی کا
 تابع ہے۔ دنیا بھی نفس ہی کی ہے کہ وہ اسی کی مشوقہ ہے اور آخرت
 بھی اسی کی ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس میں موجود ہوگا
 جو نفس خواہش کریں اور آنکھیں جن سے لذت اٹھائیں۔

(کچھ گفتگو کے بعد آپ نے فرمایا) وہ (اہل اللہ) دن پر مخلوق اور
 حیل کی مصلحتوں میں مشغول رہتے ہیں اور رات بھر اپنے پروردگار

ہیں
 در اثر
 کے وعد
 گئے ہیں
 ہاں پہنچ
 سے ہی
 ہوتی ہیں
 دگار
 صبر نہ
 ل نہ ہوگا
 حق تعالیٰ
 رضا
 اس کو
 بست کر
 رہو یا پھر
 پہنچ
 من وقت
 تم کو
 دیکھا
 حضور
 جب
 اس
 رب یا لگا
 رست
 بہن

وَالْحَاوِيَةَ مَعَهُ ۖ هَكَذَا الْمَوْلُودُ طَوَّلَ النَّمَارِ
 مَعَ الْعِلْمَانِ وَالْحَوَائِشِ وَقَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ ۖ
 فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ خَلُّوا بُزْرًا لِيَوْمٍ وَخَوَّاصِهِمْ ۖ
 اسْمَعُوا حِسْمَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى مَا أَقُولُ بِأَسْمَاءِ
 قُلُوبِكُمْ ۖ وَاحْفَظُوا وَاعْمَلُوا بِهِ ۖ مَا أَنْطِقُ
 إِلَّا بِالْحَقِّ مِنَ الْحَقِّ ۖ مَا أَنْطِقُ إِلَّا بِصِفَةِ
 طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَصْفَاهَا حَتَّى تَسْلُكُوهَا
 مَا أَقْنَمُ مِنْكُمْ بِأَنْ تَقُولُوا لِي أَحْسَنْتَ ۖ يَلِ
 تُولُوا لِي بِأَلْسِنَةٍ قُلُوبِكُمْ أَحْسَنْتَ ۖ وَاعْمَلُوا
 بِمَا أَقُولُ وَاخْلُصُوا لِي أَعْمَالِكُمْ ۖ حَتَّى إِذَا
 رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْكُمْ قُلْتُ لَكُمْ أَحْسَنْتُمْ ۖ مَتَى
 تُصِلُّنِي عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى دُنْيَاكَ وَآخِرَاكَ وَعَلَى
 الْخَلْقِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ ۖ
 الْخَلْقِ حِجَابُ نَفْسِكَ ۖ وَنَفْسُكَ حِجَابُ قَلْبِكَ ۖ
 وَقَلْبُكَ حِجَابُ سِرِّكَ ۖ فَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا
 تَرَى نَفْسَكَ ۖ فَإِنْ تَرَيْتَهُمْ رَأَيْتَهُمَا ۖ شَرَاهَا
 عَدُوَّةً لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكَ ۖ فَلَا تَزَالُ
 تُحَارِبُهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ إِلَى رَبِّهَا
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَتَطْمَئِنَّ إِلَى
 رَعْدِهِ وَتَخَافُ مِنْ رَعْدِهِ ۖ
 تَمَثَّلُ أَمْرًا وَتَتَكَيَّفُ
 عَنْ نَهْيِهِ وَتُؤَافِقُهُ
 فِي قَدَرِهِ ۖ
 فَحَسْبُكَ

کی خدمت اور اس کے ساتھ ظلوت میں۔ اسی طرح پادشاہ سائے دن
 تو نوکروں چاکروں کے ساتھ اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے
 میں لگے رہتے ہیں پس جب رات آتی ہے تو ظلوت کرتے ہیں بچے
 و زرارہ اور خواص کے ساتھ۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جو کچھ کہ میں
 کہہ رہا ہوں اپنے قلوب کے کانوں سے سنو اور اس کو یاد رکھو
 اور اس پر عمل کرو۔ میں حق ہی کی طرف سے اور حق ہی بات
 زبان سے نکالتا ہوں۔ میں جو کچھ بولتا ہوں حق تعالیٰ ہی کے راستہ
 کی کیفیت بولتا ہوں کہ اس کیفیت کو بیان کروں تاکہ تم اس
 پر چلو۔ میں (اپنے وعظ پر) تمہاری اتنی بات پر اکتفا نہ کروں گا
 کہ (واہ واہ کرو اور) کہنے لگو کہ آپ نے خوب بیان کیا۔
 بلکہ (میرا مقصود تو یہ ہے کہ) مجھ سے اپنے قلوب کی زبانوں
 سے کہو کہ آپ نے خوب کہا اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر
 عمل کرو۔ اور اپنے اعمال میں مخلص بنو۔ یہاں تک کہ جب میں
 تمہاری یہ حالت دیکھوں گا (تو بجائے تمہارے) خود ہی تم سے
 کہوں گا کہ تم نے خوب کیا۔ تو اپنے نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اور
 مخلوق اور حق تعالیٰ کے جملہ ماسوا (کو مردہ سمجھ کر) اللہ پر کب
 ناز پڑے گا؟ مخلوق تیرے نفس کا حجاب ہے اور نفس تیرے
 قلب کا حجاب ہے اور قلب تیرے باطن کا حجاب ہے۔ پس جب تک
 تو مخلوق کے ساتھ رہے گا تو اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا۔ اس جب
 ان کو چھوڑ دیگا تو نفس کو دیکھے گا کہ وہ دشمن بنا ہوا ہے تیرا اور
 تیرے رب کا۔ پس تو برابر اس سے جنگ کرتا رہیگا۔ یہاں تک
 کہ اس کو قرار حاصل ہوگا اپنے پروردگار کے ساتھ اور اطمینان یہ
 ہوگا اس کے وعدوں پر اور خائف ہوگا اس کی وعید سے تعمیل کرے گا
 اس کے حکم کی اور باز آئے گا اس کی مانعت سے اور موافقت
 کرے گا اس کی تفاء و قدر میں۔ پس اس وقت قلب اور باطن سے

پر دے اٹھ جائیں گے کہ دونوں وہ امور دیکھیں گے جو پہلے نہیں دیکھے
وہ پہچان لیں گے اپنے پروردگار کو اور اسی کی پناہ پکڑیں گے۔ اور
اس کے سوا کسی چیز پر بھی نہ ٹھہریں گے۔ عارف کسی نئے کے ساتھ
بھی نہیں ٹھہرا کرتا بلکہ ہر شے کے پیدا کرنے والے کے ساتھ ٹھہرا کرتا
ہے کہ نہ اس کے لئے میند ہے نہ اونگھ اور نہ کوئی پابند بنانے والا
ہے رب سے۔ اور محبوب (کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ) اس کا وجود
ہی نہیں ہوتا وہ تعاضدِ قدر اور علم حق تعالیٰ کی وادی میں (حیران و
سرگشتہ) ہوتا ہے کہ دریا علم کی موجیں اس کو اٹھاتی بٹھاتی رہتی ہیں
کہ کبھی عالم بالا تک چڑھاتی ہیں اور کبھی تختِ زمین اتار دیتی ہیں اور
وہ متحیر ہوتا ہے کہ کچھ نہیں سمجھتا۔ گونگا بہرا ہوتا ہے کہ نہ غیر کی سنتا
ہے اور نہ غیر کو دیکھتا ہے اور (گویا) وہ مڑوہ بے جان ہوتا ہے۔
حق تعالیٰ کے ہاتھوں میں۔ پس جب وہ چاہتا ہے تو اس کو
حیات دے دیتا ہے۔ جب ارادہ فرماتا ہے تو اس کو وجود بخشتا
ہے۔ وہ ہر وقت سر پر دہائے قرب میں رہتے ہیں۔ پس جب
حکم کی نوبت آتی ہے تو صحنِ حکم میں ہوتے ہیں اور جب باہر کئے
کی نوبت آتی ہے تو دروازہ پر ہوتے ہیں کہ مخلوق کے واقعات
معلوم کرتے ہیں اور ان کے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ
قرار پاتے ہیں۔ یہ ہیں ان کی مالیات مگر بعض حالات مخفی ہوا کرتے
ہیں (اس لئے ان کی کسی کو اطلاع نہیں ہوتی) صاحبو۔ یہ بات
کیا ہے؟ تم لوگ ہوس میں (مبتلا) ہو۔ تم بے فائدہ وقت ضائع
ہونے میں (مشغول) ہو۔ حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنو کہ دنیا و
آخرت کی خوبیاں دیکھو گے۔ اگر تو حقیقی اسلام حاصل کرنا چاہتا
ہے تو شانِ تسلیم اختیار کر اور اگر حق تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو
اس کی قضاءِ قدر اور فعل کے سامنے چون و چرا کے بغیر پڑ جانے
کو اختیار کر کہ اس کی وجہ سے تو اس کے قرب ہو جائے گا۔

تَزُولُ الْحُجُبُ عَنِ الْقَلْبِ وَالسَّرَّاءُ يَرِيَانُ
مَا كُنْتَ تَرَاهُ مِنْ قَبْلُ يَعْرِفَانِ رَهْمًا عَزَّوَجَلَّ
وَيَلْجَأَانِ بِهِ وَلَا يَقِفَانِ مَعَ شَيْءٍ سِوَاهُ ۝
الْعَارِفُ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ بَلْ يَقِفُ مَعَ خَالِقِ
كُلِّ شَيْءٍ لَا نَوْمَ لَهُ وَلَا سِنَةَ لَهُ لَا قَيْدَ لَهُ
عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ۝ وَالْمَحْبُوبُ لَا وَجُودَ لَهُ ۝
هُوَ فِي وَادِي الْقَدْرِ الْعُلْمِ بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ۝
أَمْوَاجُ بَحْرِ الْعُلْمِ تَرْفَعُهُ وَتُخَفِّضُهُ وَتَرْفَعُهُ
إِلَى الْجَوْشَمِ تَخَفُّضُهُ إِلَى التَّخَوُّمِ ۝ وَهُوَ قَلْبٌ
مَبْهُوتٌ لَا يَقُولُ ۝ أَصَمُّ أَبْكَمُ لَا يَسْمَعُ
مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَرَى غَيْرَهُ ۝ وَهُوَ
مَمْلُوءٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ فَإِذَا شَاءَ انْشَرَكَ ۝ إِذَا
أَرَادَ أَوْجَدَهُ هُمْ أَبَدُ إِنِّي سَرَادِقُ الْقَمَرِ ۝
فَإِذَا جَاءَتْ نُورَةُ الْحِكْمِ كَادُوا فِي صَحْنِ الْحِكْمِ ۝
لِذَا جَاءَتْ نُورَةُ الْخُرُوجِ كَانُوا عَلَى الْبَابِ ۝
يَأْخُذُونَ الْقَصَصَ مِنَ الْخَلْقِ بِصَيُورِهِ
وَسَائِلِطِ بَيْنِهِمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۝ هَذِهِ
أَحْوَالُهُمْ وَلَكِنْ مِنْ حَالٍ مَا يَكْتُمُ ۝ يَا
قَوْمُ أَيْشَ هَذَا انْتَهَرْتُ فِي هَوَسٍ ۝
انْتَهَرْتُ فِي ضِيَاءِ الزَّمَانِ بِمَا شِئْتُ ۝ أَصْبَحْتُ
مَعَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ أَيْتَمْتُ الْخَلْقَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۝ إِنْ أَرَدْتُ تَحْقِيقَ الْإِسْلَامِ فَعَلَيْكَ
بِالْإِسْتِسْلَامِ ۝ إِنْ أَرَدْتَ الْقُرْبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ فَعَلَيْكَ بِالْإِسْطِطَارِ ۝ إِنْ بَيْنَ يَدَيْ قُدْرِهِ
وَفِعْلِهِ بِلَا لَيْهٍ وَلَا كَيْفٍ ۝ فَمَنْ لَكَ لِقَاءُ مِنْهُ ۝

دشاہ سائے دن
ت پوری کرنے
ت کرتے ہیں اپنے
جو کچھ کہ میں
اس کو یاد رکھو
ن ہی بات
لی ہی کے راستہ
وں تاکہ تم اس
اکتفا نہ کرونگا
سب بیان کیا۔
ب کی زبانوں
ہوں اس پر
کہ جب میں
خود ہی تم سے
آنی آخرت او
الہ ربک
نس تیرے
پس جینک
اں جب
ہے تیرا اور
یہاں تک
امینان نصیب
تعمیل کر جا
واقعت
باطن سے

لَا تَشَاءُ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَا يَصْلُحُ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۖ إِذَا كَانَ لَا يُبْقِي
لَكُمْ مَا تَشَاءُونَ فَلَا تَشَاءُ ۖ لَا تَتَّبِعُوا فِي أَعْمَالِهِمْ ۖ
إِذَا أَحَبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لَكُمْ وَمَا فَيْتَكُمْ وَوَلَدَ لَكُمْ
وَكَسَّرَ أَعْمَالَكُمْ فَتَبَسَّمُوا فِي وَجْهِهِ قَدْ رَأَوْا رَأْدَتِهِ
وَتَبَسَّمُوا بِهِ كُنْ عَلَى ذَلِكَ إِنْ أَرَدْتَ قُرْبَهُ ۖ إِنْ
أَرَدْتَ الصَّفَاءَ مَعَهُ ۖ إِنْ أَرَدْتَ مَوَاطِنَ قَلْبِكَ
إِلَيْهِ ۖ وَأَنْتَ فِي الدُّنْيَا ۖ احْكُمْ حُزْنَكَ وَ
أَظْهَرْ بَشْرَكَ ۖ خَالِقِ النَّاسَ بِخَيْرٍ حَسْبُكَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشْرُ
الْمُؤْمِنِينَ فِي وَجْهِهِمْ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِمْ لَا تَشْكُوا
إِلَى أَحَدٍ ۖ فَإِنَّكَ إِنْ شَكَوْتَ مِنَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِهِ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ لَا
يَبْرُؤُ مِنْ عِنْدِكَ مَا شَكَوْتَ مِنْهُ ۖ وَلَا يُغْنِي
بَشْرُكَ مِنْ أَعْمَالِكَ ۖ فَإِنَّ الْعَجَبَ بِفِعْلِ الْعَمَلِ
يُهْلِكُهُ ۖ مَنْ رَأَى تَوْفِيقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَشْفَى
عَنِ الْعَجَبِ بِبَشْرِهِ مِنَ الْأَعْمَالِ ۖ اجْعَلْ كُلَّ
قَصْدٍ لَكَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ رَحْمَةً لَكَ وَيُخَيِّرُ
لَكَ أَسْبَابَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ كَيْفَ تَقْدِرُ أَنْ يَجْعَلَ
قَصْدَكَ إِلَيْهِ ۖ وَأَنْتَ كَاذِبٌ فِي أَقْوَالِكَ وَ
أَفْعَالِكَ ۖ طَالِبُ الْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ ۖ خَالِفٌ مِنْ
ذَرَمِيمٍ ۖ طَرِيقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا صَدَّقَ ۖ
أَتَقَوْمٌ لَهُمْ صِدْقٌ ۖ بَلَا كُنْ بِصِدْقِي بِمَا ظَهَرَ ۖ
أَفْعَالُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَقْبَالِهِمْ هُمْ نَوَافِلُ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فِي خَلْقِهِمْ وَخُلَفَائِهِ عَلَيْهِمُ ۖ

چاہئے کہ کسی چیز کو بھی نہ چاہے کیونکہ یہ ٹھیک نہیں۔ حق تعالیٰ
فرماتا ہے اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے۔ جبکہ وہ چیز
پوری ہی نہیں ہوتی جو تو چاہتا ہے پس ہاں یہ کہ تو چاہتا ہی
چھوڑ دے کہ حق تعالیٰ سے اس کے افعال میں نزاع نہ کرے۔
اگر وہ تیری آبرو تیری امان تیری عافیت تیری اولاد سب کچھ
بھی لے لے اور تیری آبروریزی فرمائے تو اس کے قضا و قدر اور ارادہ
اور تبدیلی پر شکرا۔ ایسا بن اگر تو اس کا قرب چاہتا اگر تو اس کے
ساتھ صفائی چاہتا اگر تو دنیا ہی میں رہ کر اس تک اپنے قلب کا بیچنا
چاہتا ہے۔ اپنے حُزن کو مخفی رکھ اور اپنی بشارت کو ظاہر کر اور
لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی بشارت چہرہ پر ہوتی ہے اور
اُس کا حُزن دل میں۔ کسی سے شکوہ مت کر کیونکہ اگر تو حق تعالیٰ
کا شکوہ کرے گا تو اس کی نظروں سے بھی گر جائے گا اور جس
منسبت کی تو نے اس کی شکایت کی تھی وہ بھی تجھ سے زائل نہ
ہوگی۔ اور اپنے کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ مغرور ہونا عمل کو
فاسد اور تباہ کر دیتا ہے۔ جس شخص کی نظر حق تعالیٰ کی توفیق پر ہوتی
ہے اس سے عمل پر مغرور ہونا جاتا رہتا ہے۔ اپنا سارا قصداً ہی
کی طرف کر کہ وہ تیرے لئے اپنی رحمت تجویز فرمائے گا اور اپنے
تک پہنچنے کے اسباب تیرے لئے مہیا کر دے گا تو اس کو اپنا
تھمور دیوں قرار دے سکتا ہے جبکہ تو اپنے اقوال و افعال سب
ہی میں جھوٹا مخلوق کی حمد کا طالب اور ان کی مذمت سے مخالف ہو۔
حق تعالیٰ کا راستہ تو سترپا سچائی ہے۔ اللہ والوں کے لئے صدق ہی
صدق ہے بلا کذب کے اور صدق ہے بلا ظہر کے کہ ان کے افعال
بہ نسبت اقوال کے بکثرت ہیں۔ (کہ کہتے کم ہیں اور کرتے ہیں زیادہ)
وہ خدا کی مخلوق میں خدا کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اور

وَجَاهِدْنِي فِي أَرْضِي هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
خَوَاصُّهُ أَنْتَ يَا مُنَافِقُ كَيْتُ عَلِيلٌ مِنْهُمْ لَا
تَزِجْهُمْ بِنِقَاتِكَ هَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِالْخَلْقِ
وَالْمُتَّقِينَ وَالْقَالَ وَالْعِيلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ
الصَّادِقِينَ وَارْتَفِ الدُّنْيَا حَسَنَةً فِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (وَقَالَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) لَا تَقْتَمُ مِنْ أَحْوَالِهِمْ بِالْأَحْوَالِ
وَالْتَزَلُّ مِنْهُمْ وَالشَّدَقِ بِحَلَا مِهِمْ
لَا يَنْفَعُكَ ذَلِكَ مَعَ مُنَافِقَتِكَ لَا تَخَالِجُهُ
أَنْتَ كَذِبٌ بِلَا صِفَاءٍ خَلْقٌ بِلَا خَلْقٍ دُنْيَا
بِلَا آخِرَةٍ بَاطِلٌ بِلَا حَقِيقَةٍ ظَاهِرٌ بِلَا
بَاطِنٍ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ عَمَلٌ بِلَا إِخْلَاصٍ
إِخْلَاصٌ بِلَا إِصَابَةِ السُّنَّةِ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ وَلَا عَمَلًا بِلَا
إِخْلَاصٍ وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْجُمْلَةِ غَيْرَ مُوَافِقٍ
بِكِتَابِهِ وَسُنَّتِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ
دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ فَلَا جَرَمَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَيْئًا
إِنْ حَصَلَ لَكَ قَبُولُ الْخَلْقِ مَعَ كَذِبِكَ لَمَّا
حَصَلَ لَكَ قَبُولُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَالِمُ
بِمَا فِي الْقُلُوبِ لَا تَبْهَرُ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَعِيدٌ
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ إِلَى مَا وَرَاءَ الرِّيَاسِ
وَالْجَلُودِ وَالْعِظَامِ يَنْظُرُ إِلَى خَلْقِكَ لَا إِلَى
جَلُودِكَ أَمَّا سَمْتِي جَعَلْتَ مَنْظَرَ الْحَقِّ
مُنْجَسًا وَمَنْظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

مُنْجَسًا

اس کی زمین میں اس کے (مقرر کئے ہوئے) سپہ سالار اور کوتوال
ہیں۔ وہ اس کے منتخب اور خاص بندے ہیں۔ اے منافق تجھ کو
ان سے کیا نسبت؟ اپنے نفاق کے ساتھ ان کی صف میں مت
گھس کہ یہ چیز بناؤ سنگھار اور تمنا اور قیل و قال سے حاصل نہیں
ہوا کرتی۔ یا اللہ ہم کو چٹا بنا اور عطا فرما ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت
میں بھی خوبی اور پچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(نیز آپ نے فرمایا) اشر والوں کے حالات میں محض نام کرنے اور
ان کی سی صورت بنانے اور ان کے ارشادات (نقل کر کے) باہمیں
پھاڑنے پر اکتفا مت کر۔ کہ ان کے افعال کی مخالفت کے ہوتے ہوئے
یہ (انتقال) تجھ کو کچھ بھی نفع نہ دیگی۔ تو کدورت ہے بلا صفائی کے۔ خلق
ہے بلا خالق کے۔ دنیا بے بلا آخرت کے۔ باطل ہے بلا حقیقت کے
ظاہر ہے بلا باطن کے۔ قول ہے بلا عمل کے عمل ہے بلا اخلاص کے
اور اخلاص ہے بلا موافقت سنت کے۔ حق تعالیٰ نہ قول بلا عمل
کو قبول فرماتا ہے اور نہ عمل بلا اخلاص کو۔ کوئی چیز بھی کیوں نہ ہو۔
جبکہ اس کی کتاب اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کے موافق نہ ہوگی تو اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ یہ (تیری بناوٹ)
محض دعویٰ ہے بلا دلیل پس ضرور ہے کہ تجھ سے کچھ بھی قبول نہ ہو
اگر تیرے اس جھوٹ سے تجھ کو مخلوق میں مقبولیت حاصل
ہو بھی گئی تو حق تعالیٰ کی قبولیت تو حاصل نہ ہوئی۔ وہ دلوں کے
حالات سے واقف ہے۔ کھوٹ لے کر بھڑک مت دکھا کہ
پر کھنے والا (خدا) بڑا صاحب نظر ہے۔ حق تعالیٰ تیرے قلب کو
دیکھتا ہے تیری صورت کو نہیں۔ وہ کپڑوں اور کھالوں اور ہڈیوں
کے ماوراء کو دیکھتا ہے۔ تیری خلوت کو دیکھتا ہے بلوت کو نہیں۔
کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ جس پر خلق کی نظر پاتی ہے اسکو تو آراستہ
کر لیا ہے اور جو حق تعالیٰ کے دیکھنے کی چیز ہے اس کو نجس

حق تعالیٰ
جبکہ وہ چیز
چاہتا ہی
نہ کرے۔
بلا سبب کچھ
اور اور ارادہ
اس کے
قلب کا بیچنا
ہرگز اور
لے کر حق تعالیٰ
تو حق تعالیٰ
در جس
سے زائل نہ
و حاصل کو
بق پر مبنی
نفسی
اور اپنے
و اپنے
سب
لفظ ہر
صدق ہی
لا افعال
ما زیادہ
اور

اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَلْيَنْفَعْ مِنْ جَمِيعِ دُنُوبِكَ ۚ
 وَاخْلُصْ فِي تَوْبَتِكَ ۚ تَبَّ مِنْ شَرِّكَ بِالْحَقِّ
 لَا تَعْمَلْ شَيْئًا اِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اِنِّي اَرَاكَ
 كُلَّكَ خَطَاً ۚ لَا تَكُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَ
 الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ تُحَرِّدُكَ بَقَّةٌ ۚ
 تُسَيِّطُكَ لُغْمَةٌ ۚ تَرْفَعُ لِرِضَا نَفْسِكَ ۚ وَتَسْخَطُ
 لِسَخَطِهَا ۚ فَانْتَ عَبْدُهَا ۚ زِمَامُكَ سَيِّدُهَا ۚ
 اَيُّنَ اَنْتَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلَيْسَ
 تَحَقَّقَتْ لَهُمُ الْعُبُودِيَّةُ لَهُ ۚ وَالرِّضَا بِاَفْعَالِهِ
 اَلَا فَاَنْتَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ مُعَوَّدٌ كَالْجِبَالِ
 التَّوَالِي ۚ تَنْزِلُ اِيْنَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَهُمْ يَنْظُرُونَ
 اِلَيْهِمْ بَعِيْنُ الضُّمَيْرِ وَالْمُوَافَقَةِ ۚ تَرْكُوا
 الْاَجْسَادَ لِلْبَلَا يَا وَطَاؤُا اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 يَقُولُوْهُمْ ۚ فَهُمْ خِيَمٌ بِلَا رَجَالٍ ۚ اَنْفَامٌ
 بِلَا طَيُّوْرٍ ۚ وَاَزْدَا حُمْهُمْ عِنْدَكَ ۚ وَاَجْسَادُهُمْ
 بَيْنَ يَدَيْهِ يَا مُعْرِضِيْنِ عَنْ رَّبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
 يَا مُسْتَوْحِشِيْنِ مِنْهُ ۚ نَقَلْ مُوَالِي حَقِّهِ اَصْلَهُ
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ ۚ اَسْأَلُ فَيَكْفُرُ ۚ اخَذَ لَكُمْ
 الْاَمْنَ مِنْهُ ۚ اَلْقَضَاءُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَقٌّ ۚ هَبْ
 لَكُمْ حَقُّوْقَهُ اَلَيْسَ لَهُ عَلَيْكُمْ ۚ اَللَّهُمَّ رَدِّ نَا
 اِلَيْكَ ۚ وَاَوْقِنَا عَلٰى بَابِكَ ۚ اِجْعَلْنَا لَكَ
 وَفِيكَ وَمَعَكَ ۚ اَرْضُنَا بِحُدُومَتِكَ ۚ اِجْعَلْ
 اَخَذَ نَا وَعَطَاءَ نَا لَكَ طَهْرٌ
 بَوَاطِنَا عَنْ غَيْرِكَ ۚ لَا
 تَرَا حَيْثُ هَمِيْنَا

بنا رکھا ہے۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے سارے گناہوں سے
 توبہ کر۔ اور اپنی توبہ میں مخلص بن۔ خلق کو شریک خدا بنانے سے
 توبہ کر۔ کوئی کام نہ کر مگر اللہ عزوجل کے لئے۔ میں تجھ کو سرتاپا خالص
 دیکھتا ہوں۔ کیونکہ تو نفس اور خواہش۔ اور دنیا اور شہوات و
 لذات کے ساتھ بڑا ہوا ہے کہ ایک پشہ تجھ کو غضب ناک بنا دیتا
 اور ایک لقمہ تجھ کو ناراض کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس کی خوشی سے
 خوش اور اس کی ناخوشی سے ناخوش ہوتا ہے۔ پس تو اپنے نفس
 کا بندہ ہے کہ تیری باگ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تجھے اُن اللہ کے
 بندوں سے کیا نسبت جن کی بندگی اللہ کے لئے اور خوشنودی اس
 کے افعال پر متحقق ہو چکی ہے کہ مصیبتیں ان پر نازل ہوتی ہیں اور
 وہ بیٹھے ہوئے ہیں جیسے گرے ہوئے پہاڑ۔ مصائب ان کی طرف
 اور ان کے اوپر نازل ہوتے رہتے ہیں اور وہ مبرور و موافقت کی
 آنکھ سے ان کو نکلتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اجسام کو مصیبتوں
 کے لئے چھوڑا اور اپنے قلوب کے حق تعالیٰ کی طرف اڑ گئے۔ پس وہ
 خیمہ میں آدمیوں کے بغیر اور پنجرے میں طیور کے بغیر کہ ارواح ان کی جو
 گویا طیور ہیں (خدا کے پاس ہیں اور اجسام ان کے جو دبیز پنجرے کے
 ہیں دنیا میں ہیں مگر خدا کے سامنے۔ اے اپنے پروردگار سے ڈر کر دانو
 اور اے اس سے وحشت کھانے والو۔ میری طرف بڑھو کہ میں تمہارے
 اور اس کے تعلق کو درست کر دوں کہ اس سے تمہاری بابت درگاہ
 کروں اور تمہارے لئے اس سے امن حاصل کروں۔ اس کے سامنے
 گر کر ملاؤں۔ حتیٰ کہ وہ تم کو اپنے حقوق جو تم پر واجب ہیں عطا فرمے
 (کہ فرائض کی تعمیل کی توفیق بخشے) یا اللہ ہم کو اپنی طرف لوٹا اور ہم
 کو اپنے دروازے پر کھڑا کرے۔ ہم کو اپنا بنالے ہم کو اپنی خدمت
 کے لئے منتخب فرما۔ ہمارا لینا اور دینا سب اپنے لئے بنا۔ ہمارے باطن
 کو پاک کر۔ جہاں کی تو نے مانعت فرمائی ہو وہاں ہم کو نہ دیکھ اور جہاں کا

لَا تَفْقَهُنَّ تَأْخِثُ أَمْرُنَا لَا تَجْعَلْ طَوَاهِرَنَا فِي
مَحَاصِيكَ وَتَوَاطِنَنَا فِي الشَّرِّ إِنَّكَ بِحُدُنَا
مِنْ نُفُوسِنَا إِلَيْكَ ۖ إِنْ جَعَلْتُكَ لَكَ ۖ أَغْنِيَاءُ
بِكَ عَنْ غَيْرِكَ ۖ يَتَّبِعُنَا مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْكَ ۖ
أَرْدُنَا بِطَاعَتِكَ وَمُنَا جَائِكَ ۖ لَيْدُ قُلُوبِنَا وَ
أَسْرَارِنَا بِقُرْبِكَ ۖ أَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَحَاصِيكَ
كَمَا أَحَلْتَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَفَرِّقْنَا إِلَى
طَاعَتِكَ كَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَ
بَيَاضِهَا ۖ أَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا تَكُونُهُ كَمَا
أَحَلْتَ بَيْنَ يُوسُفَ وَزُلَيْخَا فِي مُصَيِّتِكَ ۖ وَ
كَأَنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ ۖ ذُوبُوا نُفُوسَكُمْ
وَأَهْوِئْتُمْ وَطِبَاعَكُمْ بِالصَّغِيرِ الدَّائِمِ
الْمُحَلَّةِ الدَّائِمَةِ وَالصَّغِيرِ الدَّائِمِ ۖ إِذَا هُمْ يَلْعَبُونَ
ذُوبَانُ لَفْسِهِمْ وَهَوَاهُ وَطَبِيعُهُمْ بَقِي هُوَ وَمَوْلَاهُ
بِلَا رَحْمَةٍ ۖ بَقِي قَلْبًا وَبَقِي سَعَةً
بِلَا ضَيْقٍ ۖ عَافِيَةً بِلَا سَقِيمٍ ۖ كُونُوا عَقْلَاءُ
وَتَعْلَمُوا ۖ وَاعْمَلُوا ۖ وَأَهْلُصُوا بِأَعْلَامٍ
تَعْلَمُ مِنَ الْخَالِقِ شَمْرٌ مِنَ الْخَالِقِ ۖ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ بِمَا
يَعْلَمُ أَوْ رَتَّبَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا كَمْ يَعْلَمُ ۖ لَا بُدَّ
مِنَ التَّعْلَمِ مِنَ الْخَالِقِ أَوَّلًا وَهُوَ الْحَكَمُ ۖ
شَمْرٌ مِنَ الْخَالِقِ ثَانِيًا وَهُوَ الْوَلَمُ الَّذِي ۖ يَعْلَمُ
يَخْصُ الْقُلُوبَ ۖ مِنْ تَخْصُصِ

الْأَسْرَارِ ۖ كَيْفَ

تَقْدُرُ

حکم فرمایا ہے وہاں غیر ماضیت یا ہمارے ظاہر کو اپنی معصیتوں میں
اور ہمارے باطن کو اپنا شریک بنانے میں مت رکھ۔ ہمارے نفوس
سے ہم کو اپنی طرف کھینچ لے ہم کو سرتاپا اپنا ہی کر لے کر تیرے سبب
تیرے غیر سے مستغنی ہوں۔ اپنی غفلت سے ہم کو بیدار کر۔ ہم سے
اپنی طاعت و مناجات کا ارادہ فرما۔ ہمارے قلب اور اسرار کو اپنے
قرب کی لذت دے ہماری اور اپنی معصیتوں کے درمیان ایسا
فصل فرما دے جیسا کہ آسمان و زمین کے درمیان تو نے فصل
فرمادیا ہے اور ہم کو اپنی طاعت کے اتنا قریب لے آجتنا تو نے
آنکھ کی سیاہی اور سپیدی کو قریب فرمادیا ہے۔ ہمارے اور اپنی
ناپسند باتوں کے درمیان ایسی آڑ مائل کر دے جیسی تو نے اپنی
معصیت (زنا) کے متعلق یوسف اور زلیخا میں آڑ کر دی تھی
(نیز آپ نے فرمایا) اپنے نفوس اور خواہشات اور طبع کو دائمی
روزوں و دائمی نواز اور دائمی مہر سے بگھلاؤ۔ جب نفس و خواہش اور
طبیعت کا بگھل جانا بندہ کے لئے درست ہو جاتا ہے تو وہ اور اس
کا سوا مزاحمت کے بغیر رہ جاتے ہیں اگر خدا تک اس کی رسائی بلا
روک ٹوک ہوتی ہے اور جاتا ہے قلب اور باطن اور مولا۔ پوری فراخی
بلا تنگی کے اور عافیت تامہ بلا بیماری کے۔ سمجھار بنو اور علم حاصل کرو اور
عمل کرو اور مخلص بنو صاحبزادہ۔ مخلوق سے علم حاصل کرو۔
اس کے بعد خالق سے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ اس کو وہ علم نصیب فرماتا
ہے جو اس کو حاصل نہ تھا۔ اول مخلوق سے علم حاصل کرنا ضروری ہے جو
اور وہ حکم (یعنی شریعت) ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر خالق سے
(علم حاصل ہوگا) اور وہ علم لدنی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو قلوب کے لئے
مخصوص ہے اور ایک راز ہے جو باطن کے ساتھ خاص ہے (اسکے لئے
شیخ طریقت کا دامن پکڑنے کی حاجت ہے) اُستاذ کے بغیر تو کسی فن کو

تَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أُسْتَاذًا ۖ أَنْتَ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ
 اُطْلُبُ الْعِلْمَ فَإِنَّ طَلَبَهُ فَرِيضَةٌ ۖ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَكُنُوا بِالْقَبِيلِ
 يَا غُلَامُ اصْطَبْ مَنْ يُعَادِرُكَ عَلَى جَهَادِ
 نَفْسِكَ ۖ لَا مَنْ يُكَادِرُكَ عَلَيْكَ ۖ إِذَا اصْصَبْتَ
 شَيْئًا جَاهِلًا مَنَافِقًا صَاحِبَ طَبَعٍ وَهَوًى كَانَ
 مُعَادِرًا لَهَا عَلَيْكَ ۖ أَلَيْسَ لَا يَصْعَبُونَ
 لِلدُّنْيَا بَلْ يَصْعَبُونَ لِلْآخِرَةِ ۖ إِذَا كَانَ
 الشَّيْخُ صَاحِبَ طَبَعٍ وَهَوًى صَحِبَ لِلدُّنْيَا
 إِذَا كَانَ صَاحِبَ سِرٍّ صَحِبَ لِلْمَوْتِ ۖ يَا مَنْ
 تَمْشِيهِ وَتَصَدَّرَ وَرَأَى أَحْوَالَهُ الشُّيُوعِ الْمُخْلِصِينَ
 فِي أَحْوَالِهِمْ مَا دُمْتَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا بِنَفْسِكَ
 وَهَوَاكَ فَأَنْتَ صَيِّدُ ذَلِكَ طَبَعٌ مُضْنٌ ۖ أَلَا تَأْدُرُ
 مِنْ كُلِّ نَادِرٍ نَفْسٌ تُعْرِضُ عَنِ الدُّنْيَا وَتَتَوَكَّلُ
 اخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا ۖ وَكُنْ النَّفْسُ تَطْمِئِنُّ
 وَتَصِيرُ قَلْبًا نَادِرًا مِنْ كُلِّ نَادِرٍ بَعِيدٍ مِنْ
 كُلِّ بَعِيدٍ ۖ إِنَّمَا يَصِحُّ فِي حَقِّهَا إِذَا عَمِيَتْ
 عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْمَوْتِ بِكُلِّهَا
 قَرَبَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا خَطَرُهُ
 وَاشْتَدَّ خَوْفُهُ ۖ وَلِهَذَا أَخْطَرُ الْمَنَاسِكِ
 مِنَ الْمَلِكِ وَزِيرِهِ ۖ لَا تَكُ
 أَقْرَبَ بِهَمِّهِ مِنْهُ ۖ مَا يَهْدُ
 إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْإِهْلَاءُ
 فَيُجَنِّدُ هُوَ عَلَى
 خَطَرٍ ۖ

کس طرح سیکھ سکتا ہے؟ تو حکمت کے گھر میں ہے (پس ہر فن کے لئے
 استاذ بنانا ضروری ہے) علم طلب کر کہ اس کی طلب فرض ہے۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم طلب کرو اگرچہ
 چین ہی میں کیوں نہ ہو "صاحبزادہ۔ اُس کی صحبت اختیار کر جو
 تیرے نفس کے جہاد پر تیری اعانت کرے نہ کہ اس کی جو تیرے مقابلہ
 میں نفس کی اعانت کرے۔ جب تو جاہل و منافق اور طبیعت اور
 خواہش والے شیخ کی صحبت اختیار کریگا تو وہ تیرے مقابلہ پر نفس کا
 مددگار بنے گا۔ مشائخ کی صحبت دُنیا کے لئے نہیں اختیار کی جانی، بلکہ
 آخرت کے لئے کی جانی ہے۔ جب شیخ طبیعت و خواہش والا ہوگا تو
 اس کی صحبت دُنیا کے لئے ہوگی اور جب صاحب دل ہوگا تو اس کی صحبت
 آخرت کے لئے ہوگی اور جب صاحب باطن ہوگا تو اس کی صحبت مولا
 کے لئے ہوگی۔ اے وہ شخص جو شیخ اور مدرسین بن بیٹھا اور اخلاص
 والے مشائخ کے حالات میں گھسنے لگا۔ جب تک تو اپنے نفس اور پانی
 خواہش سے دُنیا کا طالب رہے گا۔ پس تو بچہ ہے (شیخ بننے کے قابل
 نہیں) یہ محض طبیعت ہے۔ بہت ہی کیا ب میں وہ نفوس جو دُنیا
 سے اعراض کریں اور اس کو بہم پوری نہیں بلکہ بافتیا چھوڑ بیٹھیں۔
 اور نفس کا مطمئن بن جانا کہ وہ قلب (جیسا فرماں بردار) بن جائے
 یہ تو بہت ہی نادر الوجود اور دور دراز دور ہے۔ کیونکہ یہ تو نفس کے
 حق میں اسی وقت صبح ہو سکتا ہے جبکہ وہ دُنیا و آخرت اور مولا کے
 سوا ہر چیز سے اندھا بن جائے کہ کسی پر بھی نظر و انفات نہ رہے،
 بندہ جتنا بھی اپنے رب سے قریب ہوتا جاتا ہے اس کو خطرہ زیادہ
 اور خوف شدید ہوتا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ خطرہ
 میں بادشاہ کا وزیر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب میں زیادہ بادشاہ
 کے قریب ہے۔ مومن خدا تک نہیں پہنچتا مگر اخلاص کی بدولت
 پس اس وقت وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔

أَقْرَبُ عَلَى خَطْمِ عَظِيمٍ ۖ لَا يَسْكُنُ خَوْفُهُمْ حَتَّى
يَلْقُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ اشْتَدَّ خَوْفُهُ ۖ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْرِفُكُمْ بِاللَّهِ
وَأَشَدُّكُمْ لَهُ خَوْفًا ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
يَخْتَارُ أَوْلِيَاءَهُ لِيَصِفِيَهُمْ ۖ فَهُمْ أَبْنَاءُ
عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ مِنَ التَّعْظِيمِ ۖ وَ
التَّيْبِيلُ ۖ يَخَافُونَ وَإِنْ كَانَ
حَالُهُمْ إِلَّا مَنْ ۖ يَنْزِعُونَ وَ
إِنْ كَانُوا قَدْ أُعْطُوا السُّكُونَ ۖ
يُنَاقِشُونَ أَنْفُسَهُمْ عَلَى ذَرْبَةٍ وَ
خَوْذَةٍ وَافْتَةٍ وَادْنَى غَفْلَةٍ ۖ
كُلَّمَا أَسْكَنَهُمْ مَانُوا ۖ كُلَّمَا
أَغْنَاهُمْ أَفْتَقَرُوا كُلَّمَا أَمَنَهُمْ
خَافُوا ۖ كُلَّمَا أَعْطَاهُمْ
امْتَنَعُوا ۖ كُلَّمَا أَهْنَاهُمْ
يَكُونُ ۖ كُلَّمَا أَهْنَاهُمْ حَزَنُوا
يَخَافُونَ مِنْ تَقَلُّبِ
الْأَغْيَا إِلَى سُوءِ الْعَاقِبَةِ
قَدْ عَلِمُوا أَنَّ رَهْمُ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يُنْأَلُ
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْأَلُونَ ۖ
وَأَنْتَ
يَا غَافِلُ

اللہ کے بڑے خطرے میں ہیں۔ جب تک (وفات پا کر) اپنے رب سے
جا نہیں ملتے ان کے خوف کو سکون نہیں ملتا۔ جس نے اللہ تعالیٰ
کو پہچانا اس کا خوف شدید ہو گیا اور یہی وجہ ہے کہ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اللہ کو تم سب میں زیادہ
پہچاننے والا اور تم سب میں زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں حق تعالیٰ
اپنے اولیاء کو آزما رہتا ہے تاکہ ان کو صاف بنائے، پس وہ
تبدیل و تغیر سے ہر وقت برسرِ خوف رہا کرتے ہیں کہ دیکھئے اب
کیا امتحان لیا جائے اور اس میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں (وہ ہر
وقت خائف رہتے ہیں اگرچہ (حمایت و حفاظت حق کے سبب)
ان کی حالت امن کی ہو۔ وہ مضطرب رہتے ہیں اگرچہ ان کو
چین عطا کیا گیا ہو۔ وہ ایک ذرہ اور ایک رائی کے دانہ کے
برابر حرکت) اور ذرا سی (غیر اللہ کی طرف) توجہ اور حق تعالیٰ کی
طرف سے ادنیٰ غفلت پر بھی اپنے نفسوں سے جنگ و جدال
کرتے رہتے ہیں (کہ اتنا بھی کیوں کیا؟) جتنا بھی حق تعالیٰ ان
کو سکون دیتا ہے اتنا ہی ان کا دل اُڑا ہوتا ہے۔ جتنا بھی
وہ ان کو تو نگری بخشتا ہے اسی قدر وہ (اس کے) محتاج بنتے
ہیں۔ جتنا بھی وہ ان کو امن بخشتا ہے اتنا ہی وہ خائف بنتے ہیں
جوں جوں وہ ان کو عطا فرماتا ہے دُور دُور وہ بچھتے ہیں۔ جوں
جوں وہ ان کو ہنساتا ہے دُور دُور وہ روتے ہیں اور جس قدر
بھی وہ ان کو فسرت دیتا ہے اتنا ہی وہ غمگین ہوتے ہیں کہ
دوسروں کی طرح حالت کے پلٹ جانے اور انجام کے خراب ہو جانے
سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ان کا پردہ گار ہی
(احکم الحاکمین ہے) کہ جو کچھ وہ کرے اس کی باز پرس اس سے
نہیں ہو سکتی اور لوگوں سے باز پرس ہوگی (پس ابھی حالت منعکس
فرمادے تو کوئی کس کو روک نہیں سکتا، اور تو اے غافل،

کے لئے
ہے۔
اگرچہ
ارک جو
مقابلہ
اور
نفس کا
بلکہ
ہوگا تو
محبت
تو لا
فلا ص
اور پانی
کے قابل
روڈیا
بیشیں۔
نہائے
س کے
رہا کے
(رہا)
یادہ
وہ ظہ
ہا شاہ
بدلت

ثَبَّارُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعْصِيَةِ وَالْمُخَالَفَةِ
ثُمَّ تَأْمَنُهُ : عَنْ قَرِيبٍ يَنْقَلِبُ أَمْنُكَ خَوْفًا :
سَعْيُكَ ضَيْقًا : عَافِيَتُكَ مَرَضًا : عَزْلُكَ دُلًّا :
رَفْعُكَ وَضْعًا : غِنَاكَ فَقْرًا : اِعْلَمَنَّ أَنَّ أَمْنَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ كَرُوحَلٍ عَلَى قَدَرِ
خَوْفِكَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا : وَخَوْفِكَ فِي الْآخِرَةِ
عَلَى قَدَرِ أَمْنِكَ فِي الدُّنْيَا : وَلِلَّهِ عَالَمُونَ
فِي بَحْرِ الدُّنْيَا : سَاكِنُونَ فِي قَصْرِ بَيْتِ الْفَضْلَةِ :
فَلَا جَرَمَ عَيْشُكُمْ كَعَيْشِ الْبَهَائِمِ لَا تَعْرِفُونَ
سِوَى الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالْتِكَاكِحِ وَالنَّقْرِ هَرَبِ :
أَحْوَالُكُمْ ظَاهِرَةٌ عِنْدَ أَرْبَابِ الْقُلُوبِ الْخَرُوشِ
عَلَى الدُّنْيَا وَجَمْعُهَا وَطَلِبُ الرِّزْقِ قَدْ حَجَبَكُمْ
عَنْ طَوْلِيَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ بَابِهَا مَنْ قَدْ
فَتَحَهُ حَرُصُهُ : لَوْ اجْتَمَعَتْ أَنْتَ وَاهْلُ
الْأَرْضِ عَلَى أَنْ تَحْلِبَ لَكَ شَيْءٌ لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ
لَمْ يَقْبَلْهُ قَدْ عَنَكَ الْخَرُوصُ عَلَى طَلِبِ مَا قَدْ
قُسِّمَ لَكَ وَطَلِبُ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ : كَيْفَ يُجِئُ
بِعَاقِلٍ أَنْ يُضَيِّعَ زَمَانَهُ فِيمَا قَدْ فَتَرَ
مِنْهُ : أَخْرِجِ الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ وَلَا
تَرَاهُمْ فِي الصَّرِّ وَالنَّفَقِ : فِي الْعَطَاءِ
وَالْمَنَعِ : فِي الْحَمْدِ وَالذَّمِّ :
فِي الْإِكْرَامِ وَالْإِهْوَازِ فِي الْإِهْجَالِ
وَالْإِدْبَارِ : وَاعْتَقِدْ
أَنَّ الصَّرَّ

بادجو دیکھ حق تعالیٰ کا اس کی معصیت اور مخالفت سے مقابلت
اور پھر بھی بے خوف بنا ہوا ہے۔ عنقریب تیرا امن بدل بخوف
ہو جائے گا۔ تیری وسعت تنگ دستی بن جائے گی۔ تیری عافیت
مرض بن جائے گی۔ تیری عزت ذلت بن جائے گی۔ تیری بلندی
پستی ہو جائے گی۔ اور تیری تو مگر ای فلاس بن جائیگی۔ جان لے کر قیامت
کے دن تجھ کو عذاب خداوندی سے امن وامان دنیا میں اس سے تیری
خوف کی مقدار پر حاصل ہو گا اور آخرت میں تیرا خوف دنیا میں
تیسری امن کی مقدار پر ہو گا کہ جتنا یہاں خوف رہا تھا اتنا
اسی وہاں امن ملے گا اور جتنا یہاں مطمئن رہا اتنا ہی وہاں خوف
لاحق ہو گا مگر تم تو مسند دنیا میں غرق اور غفلت کے کنوئیں کی تہ
میں بیٹھے ہوئے ہو۔ پس ضرور ہے کہ ہتھلی زندگی جو پاؤں کی سی
زندگی ہو کہ بجز کھانے پینے جاغ کرنے اور سو رہنے کے کچھ بھی نہیں
جانتے۔ ہتھلی حالتیں اہل دل حضرات کے نزدیک کھلی ہوئی ہیں۔
دُنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے اور طرح طرح کے رزق کی طلب نے
تم کو حق تعالیٰ کے راستہ اور اس کے دروازے سے روک دیا ہے
وہ شخص جس کو اس کی حرص نے خوار کر رکھا ہے۔ اگر تو اور ساری زمین
کے باشندے بھی جمع ہو جائیں کہ جو شے تیری قسمت میں نہیں ہے
اس کو تیرے لئے کیسے لائیں تو ہرگز قادر نہ ہوں گے۔ پس تجھ کو چاہیے
کہ جو کچھ تیرے مقصوم میں لکھا جا چکا اور جو کچھ مقصوم میں نہیں لکھا گیا
دونوں کی حرص کو چھوڑ دے (کہ مقصوم جایگا نہیں اور غیر مقصوم
آئے گا نہیں) عقل مند کے لئے کیوں کر پسندیدہ ہو سکتا ہے
کہ وہ اپنا وقت ایسی چیز میں ضائع کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے
اپنے دل سے مخلوق کو نکال ڈال اور نہ اپنے نفع اور نقصان میں نظر
کرنے عطا و بخل میں نہ متح اور مذمت میں نہ اکرام و امانت میں
اور نہ توجہ و بے توجہی میں اور اعتقاد رکھ کہ نقصان اور نفع

وَالنِّعَمَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَأَنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ
 بِيَدِهِ ۖ يَخْتَارُ بَيْنَهُمَا عَلَىٰ أَيْدِي الْخَلْقِ ۖ قَدْ انْتَحَقَتْ
 صِرَتُ سَفِيرِ الْبَيْنِ الْخَلْقِ وَالْمَلَكِ ۖ اخْتَارَ إِبْرَاهِيمَ
 إِلَىٰ بَابِهِ ۖ تَرَاهُمْ كَأَنَّهُمْ مَعْدُومُونَ بِالْإِضَافَةِ
 إِلَيْكَ ۖ تَرَى الْعَصَا لَزِمَتْهُمْ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْنِ
 الْجَنُونِ وَالْجَهْلِ ۖ فَتَلَارِهُمُ وَيَطِئُهُمْ وَتَصِيرُ
 عَلَىٰ أَدَاهُمْ وَجَهْلِهِمْ ۖ الطَّالِعُونَ لَزِمَتْهُمْ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ هُمْ الْعُلَمَاءُ النُّعْلُ ۖ وَالْعَاصُونَ لَزِمَتْهُمْ
 عَزَّ وَجَلَّ هُمْ الْجَهْلَاءُ الْمَجَانِينُ ۖ الْعَاصُونَ جَحَلَ
 رِيَّةً عَزَّ وَجَلَّ فَصَصَاهُ ۖ وَكَاتَبَ شَيْطَانَهُ وَوَأَقْبَهُ
 فَلَوْ لَمْ يَجْهَلْ لَمَا عَصَى ۖ لَوْ عَرَفَتْ نَفْسُهُ وَعَلِمَتْ
 أَنَّهَا تَأْمُرُكَ بِالشُّرِّ لَمَا وَافَقَهَا ۖ كَمَا أَحَدُ رُكَّ
 مِنْ إِبْلِيسَ وَأَعْوَانِهِ ۖ وَأَنْتَ تَعْتَبُهُ وَتَقْبَلُ
 مِنْهُ ۖ أَعْوَانُهُ النَّفْسُ وَالذَّنْبُ وَالْهَوَىٰ وَالْكَلْبُ
 وَآخِرُ الشُّرِّ ۖ أَحَدُ الْجَمِيعِ فَإِنَّ كُلَّهُمْ
 أَعْدَاؤُكَ ۖ وَلَيْسَ لَكَ حُبٌّ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فَإِنَّهُ يُرِيدُ لَكَ وَغَيْرُكَ يُرِيدُ لَكَ بَرَادَا
 فَقَدَرْتَ نَفْسَكَ فِي حَالِ خَلْقِكَ ۖ وَ
 طَلَبْتُمَا مَعَ الظَّالِمِينَ ۖ خَلَقْتَ صَارَتْ
 خَلْقُكَ الْإِنْسَاءُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بَرَادَا
 تَرَكْتَ نَفْسَكَ مَعَ الدُّنْيَا وَقَلْبَكَ مَعَ
 الْآخِرَةِ وَسِرَّكَ مَعَ الْمَوْتِ حِينَئِذِينَ
 صَارَتْ خَلْقُكَ الْإِنْسَاءُ بِالْهَيْبَةِ وَالْعَمَا
 مَعَ وَجْهِهَا وَوُجُودِهَا مِنْ
 الْأَنْفُسِ لَا يَكُونُ لَكَ خَلْقٌ ۖ

سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بھلائی اور بُرائی سب اسی کے
 ہاتھ میں ہے کہ اس کو وہ مخلوق کے ہاتھوں جاری کر دیتا ہے پس
 جب یہ محقق ہو جائے گا تو خلق اور خالق کے درمیان تو سفیر بن جائیگا
 کہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے دروازہ تک پہنچائے گا تو ان کو ایسا
 دیکھے گا کہ گویا وہ تیرے اعتبار سے معدوم ہیں۔ اپنے پروردگار
 کی مصیبت کرنے والوں کو جنون و جہالت کی آنکھ سے دیکھے گا کہ
 بیچارے دیوانہ و نادان ہونے کے سبب تباہ ہوئے پس ان کی ہل
 دہی اور اُن کا علاج کرے گا اور ان کی ایذاؤں اور جہالت پر صبر کریگا
 اپنے پروردگار کے فرمانبرداری سمجھ رہا رہا ہے اور اپنے پروردگار کے
 نافرمان ہی جاہل اور دیوانے ہیں۔ نافرمان اپنے پروردگار سے جاہل
 رہا۔ پس اس کی نافرمانی کرنے لگا۔ اور اپنے شیطان کا تابع بنا۔
 پس اس کی موافقت کرنے لگا سو اگر جاہل نہ ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔
 اگر اپنے نفس سے واقف ہو جاتا اور جان لیتا کہ وہ اس کو بدی ہی کا
 حکم کیا کرتا ہے تو اس کی کبھی موافقت نہ کرتا۔ میں تجھ کو ابلیس اور
 اس کے مددگاروں سے کتنا کچھ ڈراتا ہوں مگر تو اسی کا ساتھی بنتا اور
 اسی کی بات مانتا ہے۔ نفس اور خواہش اور طبیعت اور بدہم نشین
 یہ سب ابلیس کے مددگار ہیں۔ ان سے بچ کہ یہ سارے ہی تیرے
 دشمن ہیں اور بحر اللہ شانہ کے تیرا کوئی دوست نہیں۔ وہ تیرا
 خواہاں ہے تیرے ہی لئے اور اس کے ماسوا سب تیرے خواہاں ہیں
 اپنے لئے۔ جب تو اپنی خلوت کی حالت میں اپنے نفس کو گم کر دے گا
 اور طالبین کے ساتھ تو بھی اس کا طالب ہوگا تو اس وقت تیری خلوت
 اُنس بحق بن جائے گی جب تو اپنے نفس کو دُنیا کے پاس اور قلب کو
 آخرت کے پاس اور باطن کو مولا کے پاس چھوڑ دے گا تو اس وقت
 تیری خلوت اُنس باللہ ہو جائے گی۔ باقی اپنے نفس اور دوسرے
 نفوس کے موجود ہوتے ہوئے تو تیری خلوت ہی (کار آمد نہیں)۔

الْخَلْقُ مَعَهُ إِنَّمَا تَكُونُ مَعَ الْوَحْدَةِ مِنْ غَيْرِهِ
 إِنَّمَا تَجِدُكَ بَعْدَ بَعْضِ غَيْرِهِ مَنِ تَصِفُوا حَتَّى
 تَرَى الصِّفَا وَاهْلَهُ مَنِ تَصَدِّقُ حَتَّى تَرَى
 الصِّدْقُ وَاهْلَهُ مَنِ تَخْلُصُ حَتَّى تَرَى بَابَ
 الْحَقِّ عَرْ وَجَلْ وَاهْلَهُ إِذَا حَقَّقْتَ حَالَكَ
 رَأَيْتَ رِجَالَ الْحَقِّ عَرْ وَجَلْ إِذَا رَأَيْتَ بَابَ
 الْمَلِكِ رَأَيْتَ خَدَمَهُ وَتَوَقَّاهُنَاكَ : بَابُ
 الْمَلِكِ مَا دُسَّتْ : مَا لَمَحَّتْ كَيْفَ تَرَى الْعُلَمَانَ :
 كَلَامٌ حَتَّى تَرَى الْبَابَ : فَيَنْبَغِي تَرَى الْعُلَمَانَ :
 لَا كَلَامٌ حَتَّى تَرَى اللَّهَ عَرْ وَجَلْ : فَيَنْبَغِي تَرَى
 صِدْقًا وَنَدَّ رَأَيْتَ هُنَاكَ الصِّدْقُ : يَخْلُصُ
 وَيَقْدِمُكَ وَيُوقِفُكَ : وَالْكَذِبُ يُرَدُّكَ وَ
 يُبْسِطُكَ : كُنْ مَعَ الصَّادِقِينَ حَتَّى تُعَامِلَ بِمَا
 عَوَّمُوا بِهِ : أَصْدَقُ فِي أَقْوَالِكَ وَأَعْمَالِكَ
 وَأَصْدَقُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ : أَهْلُ الصِّدْقِ هُمُ
 التَّوْحِيدُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْقَوْلُ عَلَى اللَّهِ عَرْ وَ
 جَلْ : حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ قَطْعُ الْأَشْبَابِ الْأَدْبَابِ
 وَالْخُرُوجُ مِنْ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ مِنْ حَيْثُ
 قَلْبِكَ وَسَوَاءٌ : إِنْ أَرَدْتَ الْإِتِّصَالَ بِهِ
 فَاقْطَعْ كُلَّ مَوْصُولٍ غَيْرَكَ : وَأَعْرِضْ عَنْكَ وَ
 عَنْهُمْ : أَعْرِضْ عَنِ التَّحَدُّثِ حَتَّى تَبْصُلَ إِلَى الْحَقِّ
 مَا دُمْتَ مَعَكَ وَمَعَهُمْ لَا تُفْلِحُ : قُلْ الْحَقُّ عَرْ وَ
 جَلْ لَا تَخْلُ الرِّحْمَةَ : مِنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ مِنْكُمْ
 إِلَى الْفِطَاءِ النَّفْسِ وَاحِدٌ يُفْعِلُ مَا أَقُولُ وَ
 يَعْمَلُ بِهِ وَبِأَفْعَالِهِ يَخْلُقُونَ فِي عَمَاسَةٍ :

خلوت حق تعالیٰ کے ساتھ دوسروں سے علیحدگی ہی کے وقت ہوا کرتی
 ہے۔ تو حق تعالیٰ کو دوسروں سے بغض رکھنے کے بعد ہی پائے گا
 تجھ میں صفائی کب آئے گی کہ صفا اور اہل صفا کو دیکھے؟ تو سچا
 کب بنے گا تاکہ صدق اور اہل صدق کو دیکھے؟ کب مخلص بنے گا کہ
 دروازہ خدا اور اہل دروازے کو دیکھے؟ جب تو اپنے حال کو واقعی
 بنائے گا تب مردانِ خدا کو دیکھ پائے گا۔ جب تو شاہی دروازہ
 دیکھ لے گا تو شاہی نوکر دوں چاکروں کو دہاں گھرا دیکھے گا۔ شاہی
 دروازے پر تو ابھی نہ توپلا اور نہ اس کو دیکھا۔ پھر شاہی غلاموں
 کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟ وعظمت کہہ بیاں تک کہ تو حق تعالیٰ
 کو دیکھے۔ پس اس وقت تو صدق دیکھے گا اور وہیں تجھ کو نظر
 آئے گا کہ صدق تجھ کو اٹھائے گا اور آگے بڑھائے گا اور سر
 کرے گا اور کذب تجھ کو پیچھے لوٹائے گا اور سلائے گا سچوں کی
 معیت اختیار کر کہ تیرے ساتھ ہی وہی برتاؤ کیا جائے جو ان کے
 ساتھ کیا گیا تھا۔ سچا بن اپنے اقوال اور افعال میں اور صابر بن
 اپنے جملہ افعال میں۔ سچائی توحید اور اخلاص اور حق تعالیٰ
 پر توکل کرنا ہے۔ اپنے قلب اور باطن کے اعتبار سے اسباب
 و اسباب کو قطع کرنا اور اپنی طاقت اور زور (پر اعتماد کرنے)
 سے خارج ہو جانا حقیقی توکل ہے۔ اگر تو خدا سے اتصال چاہتا ہے
 تو اس کے سوا ہر متصل چیز کو قطع کر اور اپنے آپے اور جملہ ماسویٰ
 سے رُخ پھیر لے۔ محدثات سے رُخ پھیر تاکہ خالق تک پہنچے۔ جب تک
 تو اپنے اور ان کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔ حق تعالیٰ کا قرب
 از دہام کا متحمل نہیں ہوتا پس ضرور ہے کہ سب کو چھوڑے تاکہ قرب
 حاصل ہو (لاکھوں بلکہ تم سب میں سے کوئی کوئی ہے کہ جو کچھ میں
 کہہ رہا ہوں وہ اس کو سمجھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اور باقی تم سب
 تو اس (میرے وعظ) کے صرف مکان میں داخل ہوتے اور

أَمْ هُوَ طَبْعُكَ وَهَوَاؤُكَ وَشَيْطَانُكَ وَلَا تَرَوْكَ
 إِلَيْهِمْ إِذَا ثَبَتَ هَذَا فَأَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
 أَقْرَبِ الشُّوْءِ عَدَاوَةً ۖ وَلَا تُصَادِقْهُمْ حَتَّى
 يُؤَافِقُوا فِي حَالِكَ ۖ أَلَتُوبَةُ قُلُوبِ دُولِهِ ۖ
 مَنْ تَابَ وَلَمْ يُغَيِّرْ مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّوْبَةِ
 فَقَدْ كَذَبَ فِي تَوْبَتِهِ ۖ إِذَا غَيَّرْتَ غَيْرَ عَلَيْكَ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
 حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ لَا تَنْظُرْ أَحَدًا فِي
 الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تَوَحَّدُ بِهِ فِي الْآخِرَةِ ۖ اْعْدِلْ
 فِي الدُّنْيَا حَتَّى لَا يَعْدِلَ بِكَ عَنْ طَبْعِ الْجَنَّةِ
 الظَّلَمَةُ لَمَّا تَرَوْا الْعَدْلَ عَدَلَ بِهِمْ عَنْ
 طَرِيقِ دَارِ أَهْلِ الْعَدْلِ ۖ أَتُرِيدُ كُلَّ شَيْءٍ
 فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى يَصِيرَ لَكَ مَوْضِعٌ عِنْدَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ هَذَا آخِرُ الزَّمَانِ ۖ إِيَّا أَرْكُمُ
 قَدْ غَيَّرَ شُؤْرَ بَدَلْتُمْ ۖ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
 مِنَ التَّغْيِيرِ وَالتَّبْدِيلِ ۖ لَا بَدَّ مَا يُغَيَّرُ
 أَشْيَاءَ وَيَبْدِلُ وَلَكِنَّ مِنَ الْحَالِ مَا يَكُونُ
 يَا خَلْقُ اللَّهِ إِيَّا أَطْلُبْ مَلَاحِكُمْ وَمَنْفَعَتَكُمْ
 فِي الْجُمْلَةِ ۖ أَسْمَعُ خَلْقَ أَبْوَابِ الشَّارِ وَ
 عَدَمَهَا بِالْكُلِّيَّةِ ۖ وَأَنْ لَا يَدَّخُلَهَا أَحَدٌ
 مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَفَتْحَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ
 وَأَنْ لَا نَسْنَمُ مِنْ دُخُولِهَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِنَّمَا تَسْتَيْتُ

هَذِهِ الْأَمْنِيَّةُ
 لِإِطْلَاقِ

کیوں کروں؟ اپنی طبیعت اور خواہش اور اپنے شیطان سے
 جدائی اختیار کر اور ان کی طرف جھکے بھی مت۔ جب یہ ثابت ہوگا
 تو اپنے اور بدہم نشینوں میں عداوت قائم کر اور جب تک وہ تیری
 حالت میں تیرے موافق نہ بن جائیں تو ان سے دوستانہ مت کر۔
 توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے۔ پس جس نے توبہ کی اور توبہ سے پہلے
 جس حالت پر تھا اس کو بدلانہیں تو وہ اپنی توبہ میں جھوٹا ہے۔ جب
 توبہ بدلی کرے گا تو تیرے متعلق برتاؤ میں تبدیلی کی جائے گی۔
 حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا
 جب تک کہ وہی اپنے نفسوں کی حالت نہ بدل لیں۔ دنیا میں
 کسی پر بھی ظلم مت کرو ورنہ آخرت میں تیری گرفت کی جائے گی۔
 دنیا میں عدل کرتا رہ کہ وہ تجھ کو راہِ جنت سے منحرف نہ کرے۔
 ظالموں نے جب عدل کو چھوڑا تو اہل عدل کے مکان (جنت) سے
 وہ پھیر دیئے گئے۔ ہر چیز کو اس کے مرتبہ پر رکھ تاکہ اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک تیری منزلت ہو۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ
 تم نے (اسلاف کے حالات سے) بہت کچھ تبدیلی کر لی۔ ہذا مجد کو
 (خدا کی طرف سے) تم پر تبدیلی کا اندیشہ ہے۔ اشیاء میں
 تبدیل و تغیر ضرور ہو رہی ہے لیکن بعض احوال مخفی رہتے ہیں
 کہ ان کی تبدیلی کا کسی کو پتہ نہیں چلتا، اے اللہ کی مخلوق میں تم
 سب ہی کی ہر قسم کی بہبودی اور منفعت چاہتا ہوں۔ میں
 آرزو مند ہوں دوزخ کے دروازے بند اور ان کے بالکل
 معدوم ہو جانے کا اور اس بات کا کہ (کاش) اللہ تعالیٰ کی
 مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر نہ جائے۔ اور (تمہنی ہوں)
 جنت کے دروازے کھل جانے کا اور اس بات کا کہ (کاش)
 اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر داخل
 ہونے سے نہ روکا جائے۔ اور میں جو اس آرزو کا آرزو مند

عَلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَفَقَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ ۖ
 قَعُودِي لِمَصَاحِرِ قُلُوبِكُمْ وَتَهْدِي بِهَا لَا لِتَغْيِيرِ
 الْكَلَامِ وَتَهْدِي بِهِ ۖ لَا تَهْدُوا مِنْ خُشُوعٍ
 كَلَامِي ۖ فَمَا رَبَّانِي إِلَّا الْحَشَنُ فِي دِينِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَلَامِي خَشَنٌ وَطَعَامِي خَشَنٌ ۖ مَنْ
 هَرَبَ مِنِّي وَمِنْ أَمْتَانِي لَا يُفْلِحُ إِذَا آسَأَتْ
 الْأَدَبُ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الدِّينِ لَا أَتُرْكُكَ وَلَا
 أَقُولُ أَفْعَلُ ذَلِكَ ۖ وَلَا أَبَالِي خَصْرَتِ
 عُنْدِي أَمَغْبَتٍ ۖ لَا أَطْلُبُ الْحَيَالُ إِلَّا بِاللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ ۖ لَا مِنْكُمْ ۖ إِنِّي نَاحِيَةٌ
 عَنْ عَدُوِّكُمْ وَحَسَابِكُمْ ۖ مَا أَنَا فِيهِ لَا يَعْبُدُ
 بِاللِّسَانِ إِنَّمَا يَعْبُدُ بِالْجَنَانِ ۖ لَكِنَّ بَيْنَ وَلَا
 شِمَالٍ وَلَا وَرَاءَ ۖ بَلْ تُدْأَمُ حَسْبُ صَدْرٍ
 بِمَا ظَهَرَ تَابِعُ لِلْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلَيْنِ وَالسَّلَفِ
 لَا أَزَالُ عَنْهُمْ فِي عِلْدٍ وَحِكْمِي إِلَى دَارِ قُرْبِهِ ۖ
 حُجُوبُوا مِنْ دُؤُوبِكُمْ وَسُوءِ أَدَبِكُمْ هَلْ هِيَ
 الْكُتُوبَةُ عَزَّ سُبْحَى فِي أَرْضٍ قُلُوبِكُمْ بِنَاءُ
 أَبْنِيهِ عِنْدَكُمْ ۖ انْقُصْ بِنَاءُ الشَّيْطَانِ
 وَأَبْنِي بِنَاءَ الرَّحْمَنِ وَالْحَقِّكُمْ
 بِسُؤْلِكُمْ وَرَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 إِلَيَّ قَائِلُكُمْ مَعَ اللَّهِ لَرَاهِمَ
 الْقَشِيرَةُ هَذَا الظَّاهِرُ
 قَشْرٌ لَا آتَعْبُ
 فِي تَرْبِيَّتِهِ

ہوں توحی تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر رحمت و شفقت سے آگاہ
 ہو جانے کی بنا پر ہوں میرا (وعظ کے لئے منبر پر) بیٹھنا تمہارے
 قلوب کی مصلحتوں اور ان کو سنوارنے کے لئے ہو نہ کہ تقریر میں
 اُلٹ پھیر کرنے اور اس کے سنوارنے کے لئے۔ میری سخت کلامی
 سے بھاگو مت کہ میری تربیت اسی نے کی ہے جو دینِ خداوندی میں
 سخت تھا۔ میری تقریر بھی سخت ہو اور کھانا بھی روکھا سوکھا
 پس جو مجھ سے اور مجھ جیسے (صاف کو مصلحانِ اُمت) سے بھاگا ہو
 اس کو فلاح نصیب نہیں ہوئی۔ جن باتوں کا تعلق دین کے ساتھ
 ہے ان کے متعلق جب توبے ادب بنے گا تو میں تجھ کو چھوڑ دوں گا نہیں
 اور نہ یہ کہوں گا کہ اس کو کئے جا۔ اور تو میرے پاس آئے یا نہ آئے
 میں پروانہ کروں گا۔ میں قوت کا خواہاں صرف خدا سے ہوں
 نہ کہ تم سے۔ میں تمہاری گنتی اور شمار سے اک طرف ہوں۔
 میں جس حال میں ہوں وہ نہاں سے ادا نہیں ہو سکتا۔ بس
 دل سے ادا کیا جاسکتا ہے۔ نہ دائیں طرف (انتقادات کرتا
 ہوں) نہ بائیں طرف اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے۔ سینہ پُشت
 کے بغیر اور تابعِ انبیاء و مرسلین اور سلف کا کہ قُرب حق
 کے دروازہ کی طرف پوری دوڑیں ان سے میں الگ نہیں ہوتا۔
 تم اپنے گناہوں اور اپنی بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہی توبہ تمہاری
 زمینِ قلب میں میرا بیج بونا ہے (کہ اس کا درخت جسے تو
 اعمال کے پھل لگیں) یہ ایک تعمیر ہے جس کی میں تمہارے لئے
 بنیاد ڈالتا ہوں کہ شیطانی تعمیر کو ڈھا دوں اور رحمانی تعمیر
 کو چُن دوں اور تم کو تمہارے آقا اور تمہارے پروردگار سے
 جا ملاؤں۔ میں مغز کے ساتھ قائم ہوں نہ کہ چھلکے کے ساتھ
 ظاہر تو چھلکا ہے۔ میں اس کی پرورش میں مشقت نہیں اُٹھاتا
 (کہ ترقی ترقی پکار کر دُنیا کا مانی سکھاؤں) بس میں تو تمہارے

إِنَّمَا أَرْقَىٰ إِلَٰهًا بِكُمْ وَأُنْجِي قُشُورَكُمْ وَأَرْتَبُكُمْ
حَقًّا تَقَرَّ عَيْنُ نَبِيِّكُمْ بِكُمْ يَا عَلِمَانُ لَا
تَصْغَبُونِي لِلَّهِ نَبِيًّا ۖ وَاصْغَبُونِي لِلْآخِرَةِ حَسْبُ ۖ
إِذَا هَمَمْتُ صُغِبْتُكُمْ لِي لِلْآخِرَةِ ۖ جَاءَ ثَكُمْ
اللَّهُ نَبِيًّا قَبْعًا وَضَمْنَا فَنَاحِدًا وَنَمَّا عَلَىٰ قَدَرِ
الرُّهُ هُدًى فِيهَا ۖ وَأَنَاصْنَا مِنْ لَكُمْ إِنْ
لَا تُحَاسِبُونِ عَلَيْهِمَا ۖ قَدْ مَوَّاهُ الْآخِرَةَ عَلَى اللَّهِ
الْبَاطِلُ عَلَى الظَّالِمِ الْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ ۖ
الْبَاقِي عَلَى الْفَاقِي ۖ تَزْكُوا تَحْدُوا ۖ
أَتُرْكُوا الْأَحَدَ مِنْ أَيْدِي الطَّبَعِ وَالْمَوَىٰ وَ
الْكُفَىٰ وَحَدُّوا مِنْ يَدِ الْقَلْبِ وَالسَّرِّ ۖ
أَتُرْكُوا الْأَحَدَ مِنْ أَيْدِي الْحَقِّ ۖ وَحَدُّوا
مِنْ يَدِ الْحَقِّ ۖ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَقْبَلُوا
مِنْهُ مَا يَأْتِيكُمْ بِهِ مِنَ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ ۖ
قَالَ اللَّهُ سَمِعَ وَجَلَّ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ
فَخُذُوا ۖ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۖ وَتُؤْتُوا
سَبْعًا عِنْدَ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ۖ وَ
مَوْضِعَهُ عِنْدَ هَيْبَتِهِ ۖ مَوْفَىٰ عِنْدَ رَحْمَةِ الْإِنْفِئَةِ
وَالْأَقْدَارِ ۖ وَمَعَ هَذَا عَاشِرًا
النَّاسُ بِمُخْلِطٍ حَسَنٍ ۖ لَا تَطْلُبُوا
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمِهِ
فِيكُمْ وَوَأَفْهَوُ
فِي حُكْمِهِ وَقَدَرِ
فِيكُمْ وَفِي
غَيْرِكُمْ ۖ

مفر کی تربیت کرتا ہوں اور تمہارے چھلکوں کو الگ کیے دیتا ہوں
کہ بدن کو روٹی پکڑا زیادہ ملے یا کم مگر قلب کسی طرح سنور جائے
اور تمہاری نشوونما کرتا ہوں تاکہ تم سے تمہارے نبی کی آنکھیں
ٹھنڈی ہوں۔ صاحبزادہ۔ دنیا کے لئے میری صحبت نہ
اختیار کرو۔ بلکہ صرف آخرت کے لئے اختیار کرو۔ جب میری
صحبت کو تمہارا آخرت کے لئے اختیار کرنا صحیح ہو جائے گا تو تمہارا
اور ضمنا دنیا بھی تمہارے پاس آجائے گی۔ پس تم اس کو لو گے اس
میں سے بے رغبتی کی مقدار پر کہ جس قدر زیادہ بے رغبت بنو گے
اسی قدر زیادہ دنیا پاؤ گے اور میں تمہارے لئے اس کا ضامن ہوں
کہ پھر اس پر تم سے محاسب بھی نہ ہوگا۔ مقدم سمجھو آخرت کو دنیا پر
باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر اور باقی کو فانی پر۔ اذل چھوڑ
اس کے بعد لو۔ چھوڑو طبیعت و خواہش اور نفس کے ہاتھوں سے
لینا۔ اور لو قلب اور باطن کے ہاتھ سے۔ چھوڑو مخلوق کے
ہاتھوں سے لینا۔ اور لو فائق کے ہاتھ سے۔ اطاعت کرو
رسول کی اور جو کچھ بھی آپ امر و نہی فرمادیں اس کو قبول کرو
حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کچھ بھی تم کو رسول دیں اس کو نو
اور جس سے منع کریں اس سے باز آؤ اللہ اور اس کے رسول
کے حکم کے وقت درندے بن جاؤ کہ تعمیل میں خوب پلکیں اور
اللہ و رسول کی مانعت کے وقت بیمار بن جاؤ کہ اٹھائی نہ جا
اور تقصا و قدر کے نزول کے وقت مُردہ بن جاؤ کہ حس حرکت
اور شعور بھی نہ رہے اور باوجود اس کے لوگوں سے خوش خلقی کا
کارتاؤ رکھو۔ تمہارے متعلق جو کچھ خدا کا علم ہو چکا ہے اس کے
سوا کسی چیز کو بھی اس سے نہ مانگو کہ زائد از قسمت مانگنا معصیت
ہے، اور اس کی موافقت کرو۔ اس کے حکم اور تقدیر میں اپنے
متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتَا
خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمَ قَالَ لَهُ أَكْتُبُ ؟
قَالَ مَا الَّذِي أَكْتُبُ ؟ قَالَ أَكْتُبُ حُكْمِي فِي
خَلْقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا مَوْتِي الْقُلُوبُ ؟
يَا أَحْيَاءَ الْقُلُوبِ قُلُوبُكُمْ قَدْ مَاتَتْ فَكُونُوا
فِي مَصِيبَتِهَا أَوَّلِي مَا تَكُونُونَ فِي مُصِيبَةٍ
غَيْرِكُمْ مَوْتُ الْقُلُوبِ الْغَفْلَةُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ ؟ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَشْجَى
قَلْبَهُ فَلْيَتَوَكَّلْ فِيهِ ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؟
وَالْأُنْسَ بِهِ وَالنَّظَرَ إِلَى سُلْطَانِهِ وَعَظَمَتِهِ
وَتَصَوُّرِهِ فِي خَلْقِهِ يَا عَلَامُ أَذْكَرُ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ أَوْ لَا يَعْلَمُكَ تَعَمَّرَ بِقَالِكَ ثَلَاثِيًّا ؟
أَذْكَرُكَ بِقَالِكَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَبِلِسَانِكَ مَرَّةً ؟
أَذْكَرُهُ عِنْدَ هَيْئِ الْأَقَاتِ بِالصَّبْرِ وَعِنْدَ
هَيْئِ الدُّنْيَا بِالزُّكْرِ ؟ وَعِنْدَ هَيْئِ الْآخِرَى
بِالْقَبُولِ ؟ وَعِنْدَ هَيْئِ الْحَقِّ بِالْكَوْحِيلِ ؟
وَعِنْدَ هَيْئِ غَيْرِهِ فِي الْجُمْلَةِ بِالْإِعْرَاضِ عَنْهُ ؟
إِذَا ارْتَحَيْتَ عَنَّا نَفْسَكَ طَمَعْتَ فِيكَ
وَارْمَتْ بِكَ ؟ الْجَمُّهَا بِلِجَامِ الْوَرَعِ وَدَعَمَ
عَنْكَ الْقَالَ وَالْقِيْلَ ؟ ذِكْرُ الْمَوْتِ يُصْفِي
قَلْبَكَ وَيُبْعِثُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِلَيْكَ يَكْلِفُ
الْإِعْطَاءَ عَنْ قَلْبِكَ فَتَرَى الْخَلْقَ
فَالسَّيِّئَ مَوْتِي هَلْكَ عَجْزِي ؟
لَا ضَرَّ فِيهِمْ
وَلَا نَفْعَ ؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ جب
حق تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا کہ کھ۔ قلم نے عرض کیا کہ کیا
لکھوں ارشاد ہوا کہ قیامت تک میری مخلوق میں جو حکم (ہر شخص کے
جملہ افعال و اقوال کے متعلق ہوا ہے جس کو تقدیر کہتے ہیں، اس کو
لکھو۔ اے مردہ دلو اور زندہ نفسو تمہارے دل مردہ بن گئے۔ پس
دوسروں کی مصیبت میں بقدر اتنے ہو اپنے دلوں کی مصیبت
میں اس سے زیادہ رونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی یاد سے
غفلت دلوں کی موت ہو۔ پس جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے
قلب کو زندہ کرے تو لازم ہے کہ اس میں حق تعالیٰ کی یاد اور
اس کا انس اور اس کی شان و عظمت اور اس کے مخلوق میں تفرق
فرمانے پر نظر رکھنا قائم رکھے۔ صاحبزادہ۔ اول حق تعالیٰ کو
اپنے قلب سے یاد کر اس کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے قالب سے
اپنے قلب سے اس کا ذکر ہزار مرتبہ کر اور زبان سے ایک مرتبہ
مصیبتوں کے آنے کے وقت اس کو یاد کر کہ ان پر صبر کرنے سے
اور دنیا آنے کے وقت دنیا کو چھوڑنے سے اور آخرت کے آنے کے
وقت اس کو قبول کرنے سے اور حق تعالیٰ کے آنے کے وقت
اس کو یگانہ سمجھنے سے اور جملہ ماسوی اللہ کے آنے کے وقت ان سے
منہ پھیر لینے سے۔ جب تو اپنے نفس کی باگ ڈوبی کر دے گا تو اس کو
تیرے اندر طبع لاحق ہوگی اور وہ تجھ کو اہل کر آخر گرا دیگا۔ اس کے
منہ میں تقویٰ کی لگام ڈال اور قیل و قال کو ترک کر۔ موت کو
یاد رکھنا تیرے قلب کو صاف کریگا اور دنیا اور مخلوق کو تیسرا
مبغوض بنا دے گا۔ تیرے قلب سے پردہ اٹھ جائے گا پس تو
مخلوق کو دیکھے گا کہ سب فانی اور مُردے اور ہلاک شدہ
اور عاجز و ماندہ ہیں کہ نہ ان میں نقصان (کی طاقت) ہے
نہ نفع (کی)۔

الْمَجْلِسُ الْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَبِّي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَرَكَاتُهُ الْجَمْعَةُ فَلَمَّا نَسِيَ
ثَامِنَ عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ بَعَثَ كَلَامَهُ
إِسْتِخْلَافًا بِإِصْلَاحِكَ وَصَلَاحِكَ وَدَعَا عَنْكَ ۖ
الْقَالَ وَالْقِيلُ وَهُوَ سَ الدُّنْيَا ۖ تَفَرَّغُ مِنْ
هُمُومِهَا مَا اسْتَطَعْتَ ۖ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ
الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ ۖ يَا جَاهِلِيَّةُ الدُّنْيَا لَوْ
عَرَفْتُمَا مَا هَلَبْتُمَا ۖ إِنْ جَاءَتْ إِلَيْكَ الْغَبْتُ
وَلَمْ يَنْ تَوَلَّ حَسْرَتَكَ ۖ لَوْ عَرَفْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَعَرَفْتَ بِهِ غَيْرَهُ ۖ وَلَكِنَّكَ جَاهِلٌ بِهِ وَرَسُولُهُ
وَأَنْبِيَآءُهُ وَأَوْلِيَآئِهِ وَبِحُكْمِكَ أَمَّا تَتَعَبُّ بِمَا
جَزَى عَلَى مَنْ تَقْدَرُ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ هَذِهِ
الدُّنْيَا ۖ أَطْلُبُ الْخَلَاصَ مِنْهَا ۖ إِخْلَعْ لِبَاسَهَا
وَاهْرُبْ مِنْهَا ۖ إِخْلَعْ لِبَاسَ النَّفْسِ وَسِرُّهُ إِلَى
بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا انْخَلَعْتَ مِنْ نَفْسِكَ
فَقَدْ انْخَلَعْتَ مِنْ سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِنْ
كَانَ مَا سِوَاهُ تَابِعًا لِلنَّفْسِ فَتَنَجَّ عَنْ نَفْسِكَ
وَقَدْ رَأَيْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ سَلِّمْ إِلَيْهِ وَقَدْ
سَلِّمْتَ ۖ جَاهِدْ فِيهِ وَقَدْ اهْتَدَيْتَ ۖ
وَاشْكُرْهُ وَقَدْ زَادَكَ ۖ سَلِّمْ أَيْكَلُ الْخَلْقِ
إِلَيْهِ لَا تَفَرِّضْ عَلَيْهِ فَيْكَ وَلَا فِي
عَلَيْكَ ۖ الْقَوْمُ لَا يُرِيدُونَ مِنْ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

پچاسویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۸ ارشعبان ۱۲۵۴ھ بمطابق ۱۸۵۴ء)

اپنی اصلاح اور اپنی درستی میں مشغول ہو اور قیل و قال اور دُنیا
کی ہوس کو چھوڑ جہاں تک ہو سکے افکارِ دُنیا سے فاسخ ہو
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ فارغ
رہو افکارِ دُنیا سے جہاں تک بھی ہو سکے ۱۱ اے دُنیا سے ناواقف
اگر تو دُنیا سے واقف ہوتا تو اس کا طالب نہ بنتا اس کی تویہ
حالت ہے کہ اگر تیرے پاس آوے تو تجھ کو (حفاظت و فکر
زیادت کی) مشقت میں ڈالے اور اگر چلی جائے تو تجھ کو حسرت
میں مبتلا کرے۔ اگر تو حق تعالیٰ سے واقف ہوتا تو اس کی وجہ
سے دوسروں سے بھی واقف ہو جاتا۔ لیکن تو تو ناواقف
ہے خدا سے اور اس کے رسولوں اور نبیوں اور اولیاء
سے (پھر بھلا دُنیا سے واقف کس طرح ہو سکتا ہے) تجھ پر
افسوس۔ گذشتہ لوگوں پر اس دُنیا کی طرف سے جو کچھ گزر چکا
ہے کیا تجھے اس سے نصیحت نہیں ملتی کہ وہ اس کی بدولت زمین
تک میں دھنسا دیئے گئے، اس سے خلاصی پاہ۔ اس کا لباس
اتار پھینک اور بھاگ اس سے۔ نفس کا لباس اتار اور
حق تعالیٰ کے دروازہ کی طرف چل۔ جب تو نفس سے معز
ہو جائے گا تو جملہ ماسویٰ اللہ سے معز ہو جائے گا کیونکہ جملہ
ماسویٰ اللہ نفس ہی کے تابع ہے۔ پس اپنے نفس سے بطرف
ہو کہ اپنے پروردگار کو دیکھ کے گاہ سیر تسلیم جھکا کر سلامتی پائے گا
اس کے متعلق مجاہدہ کر کہ راہیاب ہو گا اور اس کا شکر کہ وہ
تجھ کو زیادہ دے گا۔ اپنے آپ کو اور مخلوق کو اسی کے حوالہ کرنے
اپنے متعلق اس پر اعتراض کرنے مخلوق کے متعلق۔ اللہ والے اللہ تعالیٰ

إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُونَ مَعَهُ إِخْتِيَارًا لَا يَخْتَارُونَ
 عَلَى طَلَبِ أَقْسَامِهِمْ وَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَقْسَامِهِمْ
 غَيْرِهِمْ ۖ إِنْ أَرَدْتَ صُحْبَةَ الْقَوْمِ دُنْيَا وَ
 آخِرَةً فَوَاقِفَةُ فِي أَقْوَالِهِ وَفَعَالِهِ وَإِرَادَتِهِ وَإِنِّي
 أَرَاكَ قَدْ عَكَسْتَ الْأَمْرَ وَجَعَلْتَ مَخَالَفَتَهُ وَمَنَازِلَهُ
 دَائِبَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَكَ أَفْعَلُ قِي لَا
 تَفْعَلُ ۖ كَأَنَّهُ هُوَ الْعَبْدُ وَأَنْتَ الْمَعْبُودُ ۖ مِثْلَانِ
 مَا أَحْلَمَهُ ۖ لَوْ لَا حِلْمُهُ لَرَأَيْتَ ضِدًّا مَا عِنْدَ لَهُ ۖ
 إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ بِالشُّكُونِ بَيْنَ
 يَدَيْهِ سَكُونِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ۖ السُّؤَالُ سُؤْلُ
 الْأَدَبِ عِنْدِي وَإِنَّمَا أَعْدُهُ رُخْصَةً ۖ إِذَا الْأَمْرُ
 وَانْتَهَى عَنِ النَّهْيِ وَوَارَفَقَ الْقَدْرَ دَرَسَكَ ظَاهِرَكَ
 وَبَاطِنَكَ عَنِ الْكَلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَقَدْ رَأَيْتَ
 الْحَيْدُودَ نِيًّا وَآخِرَةً ۖ لَا تَسْأَلُ الْحَقَّ شَيْئًا
 فَإِنَّهُمْ عَجْزَةٌ فَقَرَأْ لَا يَمْلِكُونَ
 لَا لِنَفْسِهِمْ وَلَا يَغْزِيهِمْ ضَرًّا وَلَا
 نَفْعًا ۖ إِنْ صَدِرَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَلَا تَنْجَلُهُ وَلَا تَفْتِنُهُ وَلَا
 تَهْتِكُهُ عَلَيْهِمَا ۖ هُوَ أَشْفَقُ
 عَلَيْكُمْ مِنْكُمْ ۖ مِنْكَ عَلَيْهِ ۖ
 وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ أَيْشٌ
 عَلَى مِثْقَلٍ ۖ عَلَيْهِكُمْ
 بِالسُّوْافَةِ لَهُ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ

کے ساتھ ہو کر نہ اپنا کوئی ارادہ رکھتے ہیں نہ اختیار نہ اپنے مقصود
 کی طلب کے حریص ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کے مقصود کی طرف
 نظر کرتے ہیں۔ اگر تو اللہ والوں کا دنیا اور آخرت میں ساتھ
 چاہتا ہے تو حق تعالیٰ کے ارشاد و افعال اور ارادہ میں اس کی
 موافقت کر۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو نے معاملہ برعکس کر دیا۔ اور
 اس کی مخالفت اور منازعت کو رات دن اپنی عادت قرار
 دے لیا کہ وہ فرماتا ہے "کر" اور تو کرتا نہیں۔ گویا کہ وہ بندہ
 ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ اس کی ذات کس قدر عظیم ہے
 اگر اس کا علم نہ ہوتا تو جو نعمتیں تیرے پاس ہیں تو ان کی ضد
 دیکھتا کہ سب چھین جاتیں، اگر تو فلاں چاہتا ہے تو اس کے سامنے
 ظاہر و باطن دونوں کا مشکون اختیار کر۔ سوال کرنا میرے
 نزدیک ادب کے خلاف ہے کہ حاکم سے فرمائش کرنی چھوٹیوں
 کی شان نہیں ہے، ہاں میں اس کو رخصت ضرور سمجھتا ہوں
 کہ دعا ہے اور شانِ غلامی ظاہر ہوتی ہے لہذا جائز ہے۔
 فرض کو ادا کر اور حرام سے باز آ اور تقدیر کی موافقت کر کہ
 اس پر شاکر و راضی رہ، اور اس کے سامنے کلام کرنے سے اپنے
 ظاہر و باطن دونوں کو ساکن بنا اور کسی قسم کا بھی اعتراض مت کر
 پس یقیناً دنیا و آخرت میں خوبیاں دیکھے گا۔ مخلوق سے کوئی چیز
 بھی مت مانگ کیونکہ وہ عاجز و ہتیدست ہیں کہ نقصان و نفع کے
 نہ اپنے لئے مالک ہیں نہ دوسرے کے لئے۔ اللہ کے ساتھ صابر
 بن کہ جو کچھ تیرے لئے بہتر ہے وہ خود فرمادے گا، نہ اس سے
 جلدی مچا اور نہ اس کو تجھیں سمجھ اور نہ اس پر الزام رکھ۔ وہ
 تم پر تم سے زیادہ شفیق ہے۔ تجھ پر تیری شفقت ہی کیا ہے،
 اور اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھ پر میری طرف سے ہی
 کیا؟ (جو کچھ بھی ہے خدا ہی کی طرف سے ہے) حق تعالیٰ کی موافقت

فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْكُمْ بِكُمْ ۖ لَيْسَ كُلُّ مَا فِيهِ مَصْلَحَةٌ
لَكُمْ يُطَلِّعُكُمْ عَلَيْهِ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ۖ عَسَى أَنْ
تَكُونُوا شِئَاءً وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُجِئُوا
شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ
وَقَالَ وَخَلَقْنَا مَا لَا تَعْلَمُونَ ۚ وَقَالَ وَمَا أَدَّبْتُمْ
مَنْ الْعِلْمُ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ مَنْ أَرَادَ سُلُوكَ طَرِيقِ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَلْيَهْدِ بِنَفْسِهِ قَبْلَ سُلُوكِهِ
هُوَ سِتْرُهُ الْأَدَبُ ۖ لِأَنَّ النَّفْسَ أَتَارِكٌ بِالشَّوْءِ
أَيْشُ نَعْمَلُ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ كَيْفَ تَصْعَبُهَا
فِي سِرِّهِ ۖ إِلَيْهِ ۖ جَاهِدْهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ فَيَأْذَا
أَطْمَأْنَنْتَ اسْتَصْحَبْهَا مَعَكَ إِلَى بَابِهِ ۖ لَا
تُؤَافِقْهَا إِلَّا بَعْدَ الرِّيَاضَةِ ۖ بَعْدَ الْقَلِيلِ وَخَسَنَ
الْأَدَبُ وَالظَّمَا لِنَيْتِهِ إِلَى وَعْدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
وَعْدِهِ ۚ هِيَ عَمِيَاءُ مَحْرَسَاءُ طَرَسَاءُ مُخْبَلَةٌ
جَاهِلَةٌ بِرَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ عَدُوَّةٌ لَهُ ۖ قَبِيلٌ وَامِ
الْمُجَاهِدَاتِ تَنْفَعُ عَيْنَاهَا وَتَنْطِقُ لِسَاهَا
وَتَسْمَعُ أَذُنُهَا وَتَبْزُلُ خَبْلُهَا وَ
جَهْلُهَا وَعَدَاوَتُهَا لِرَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ
جَلَّ ۖ وَهَذَا يَحْتَاجُ إِلَى حَبَالٍ
وَرَجَالٍ ۖ وَدَوَامِ سَاعَةٍ
بَعْدَ سَاعَةٍ ۖ وَبَعْدَ بَعْدٍ
يَوْمٌ وَسَوْفَ يَوْمٌ سَاعَةٌ مَا
يَحْتَجُّ هَذَا إِلَى جَاهِدَةٍ
سَاعَةٍ يَوْمٍ
تَهْنِئُ

لازم پکڑو کہ وہ تمہاری ضروریات کا تم سے زیادہ واقف ہے۔
دیس سوال کی ضرورت ہی کیا رہی، اور یہ کچھ ضروری بات نہیں کہ
جس میں بھی تمہاری مصلحت ہو اس پر وہ تم کو مطلع ہی کر دیا کرے
حق تعالیٰ فرماتا ہے، اور کیا عجب ہے کہ ایک شے کو تم ناپسند سمجھو اور
ہو وہ تمہارے لئے بہتر اور کیا عجب ہے کہ ایک شے کو تم پسند کرو
اور ہو وہ تمہارے لئے بدتر۔ اللہ واقف ہے اور تم واقف نہیں
نیز فرمایا ہے کہ خدا پیدا کرتا ہے وہ چیزیں جن کو تم جانتے ہی نہیں
نیز فرمایا ہے کہ بس تم کو تو ذرا سا علم دیا گیا ہے جو شخص حق تعالیٰ کے
راستہ میں چلنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ چلنے سے پہلے اپنے نفس کو
ادب سکھائے کیونکہ وہ بے ادب ہے (چنانچہ قرآن میں آیا ہے)
کہ نفس نہایت درجہ بدی کا حکم کرنے والا ہے۔ وہ حق تعالیٰ کے
پاس پہنچ کر کیا کام کریگا؟ ظاہر ہے کہ گستاخی ہی کرے گا اور
پے نگاہ، تو خدا کی طرف اپنے سفر میں اس کو کس طرح ساتھ رکھ سکے گا؟
اس سے اتنا مجاہدہ کر کہ وہ مطمئن بن جائے۔ پس جب مطمئن
بن جائے تو اس کو اپنے ساتھ لے کر خدا کے دروازہ پر جا۔ اس کی
موافقت نہ کر مگر ریاضت کے بعد اور تعلیم و حسن ادب اور حق تعالیٰ
کے وعد و وعید پر مطمئن بنانے کے بعد۔ وہ تو اندھا گونجا بہرا اور
مجنون ابھو اس اپنے پروردگار سے ناواقف اور خدا کا دشمن ہے
پس سدا مجاہدوں میں رہنے سے اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اس
کی زبان بولنے لگے گی، اس کے کان سننے لگیں گے اور اس کا ضبط
اور اپنے پروردگار سے نادانیت و دشمنی زائل ہو جائے گی
اور اس کو (مجاہدوں کی) رسیوں اور لاشہ والے مردوں کی
ضرورت ہے اور ساعت بہ ساعت اور دن بدن اور ساہا
سال اس (اہتمام) پر قائم رہنے کی حاجت ہے۔ یہ ایک
ساعت یا ایک دن یا ایک مہینہ کے مجاہدہ سے نہیں

اَصْرُبَهَا بِسَوْطِ الْجَوْعِ ۚ اَمْنَعَهَا حَظَهَا وَاَوْفَهَا
 حَقَّهَا ۚ اَحْمِلْ عَلَيْهَا وَلَا تَخَفْ مِنْ سَيْفِهَا وَ
 سَيْكِنِهَا ۚ سَيْفُهَا خَشَبٌ مَا هُوَ حَدِيدٌ ۚ لَهَا
 كَلَامٌ بِلَا اَفْعَالٍ ۚ كَذَبٌ بِلَا صِدْقٍ ۚ عَهْدٌ
 بِلَا وِفَاءٍ ۚ لَا مَوَدَّةَ لَهَا ۚ جَوْلَةٌ بِلَا دَوْلَةٍ ۚ
 اِبْلِيسُ الَّذِي هُوَ اَمِيْنُهَا لَا قُوَّةَ لَهُ عِنْدَ
 الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فِي عَذَابِهِمْ وَفِيْهِمْ لَفْتٌ ۚ
 فَكَيْفَ هِيَ ۚ لَا تَطْنُ اَنَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ
 اَخْرَجَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهَا بِقُوَّتِهِ ۚ وَلَا تَأْمُرُ
 الْحَقَّ عَنَّا وَجَلَّ قَوَاهُ عَلَى ذٰلِكَ وَجَعَلَهُ سَبَبًا
 لَا اَصْلًا ۚ يَا قَلِيلَ الْعَقْلِ لَا يَهْرُبُ مِنْ بَابِ
 الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ لِاجْلِ بَلِيَّةٍ يَبْتَغِيْكَ بِهَا ۚ فَاَنَّهُ
 اَعْرَفُ مِنْكَ بِمَصْلَحَتِكَ ۚ مَا يَبْتَغِيْكَ اِلَّا
 لِفَاعِدَةٍ وَحُكْمَةٍ ۚ اِذَا ابْتَلَاكَ فَانْبَسْ
 وَارْجِعْ اِلَىٰ ذُنُوبِكَ ۚ وَاکْثِرِ الْاِسْتِغْفَارَ
 وَالْعَوْبَةَ وَاَسْأَلْهُ الصَّبْرَ وَالْكِبَارَةَ
 عَلَيْهَا ۚ وَاقِفْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَعَلَّقْ
 بِذَيْلِ رَحْمَتِهِ ۚ وَاَسْأَلْهُ كُشْفَ
 ذٰلِكَ عَنْكَ وَبَيَانَ وَجْهِ
 الْمَصْلَحَةِ فِيْهِ اِنْ اُرِدْتَ
 الْفَلَاحَ فَاصْغَبْ خِيَامًا لِّمَا
 يَخُوفُكَ اللهُ عَمْرَوْ جَلَّ وَعَظَمُ
 يُعَلِّمُكَ وَيُوَدِّعُكَ
 وَتَعْرِفُكَ
 الْكَرِيْمُ

آیا کرتا۔ اس کو بھوک کے چابکوں سے مار۔ اس کا مزد اس سے
 روک لے اور اس کا حق اس کو پورا کر دے۔ اس پر حملہ کر
 اور اس کی تلوار اور چھری سے ڈرے مت۔ اس کی تلوار تو کلدی
 کی ہے۔ لوہے کی نہیں ہے (پس صورت ہی صورت ڈراؤنی)
 ہے اس کی باتیں ہیں۔ کام کچھ بھی نہیں مٹن جھوٹ ہے بلا صدق
 کے وعدہ ہے بلا وفا کے۔ اس کے پاس دوستی کا نام و نشان
 بھی نہیں۔ خالی شہوں شاں ہے بلا حکومت کے۔ ابلیس جو
 اس کا سردار ہے ان مومنین کے نزدیک جو اس کی عداوت
 و مخالفت میں ہے اس کی کچھ طاقت نہیں پھر نفس کا تو
 کیا پوچھنا؟ یہ وہم نہ کیجو کہ وہ تو جنت میں گھس گیا اور
 اس نے اپنی طاقت سے آدم علیہ السلام کو وہاں سے نکلوا دیا
 تھا۔ یہ تو حق تعالیٰ نے (آدم و حوا کے امتحان کی ضرورت سے)
 اس کو طاقت دیدی تھی اور اس کو سبب بنا دیا تھا نہ کہ اصل
 اسے کم عقل کسی مصیبت کی وجہ سے جس میں تجھ کو حق تعالیٰ
 مبتلا فرمائے اس کے دروازے سے مت بھاگ کیونکہ وہ
 تیری مصلحت و مہبودی کا تجھ سے زیادہ واقف ہے تجھ کو جو مبتلا
 فرماتا ہے تو کسی فائدہ اور حکمت ہی کے لئے فرماتا ہے جب وہ
 تجھ کو مبتلا فرمائے تو جہارہ اور اپنے گناہوں کی طرف توجہ کر
 (کہ یہ ان کی پاداش ہے) اور استغفار و توبہ زیادہ کر اور اس
 پر صبر و سکون کی اس سے درخواست کر اور اس کے سامنے
 (دست بستہ) کھڑا ہو جا اور اس کی رحمت کے دامن سے ٹک جا
 اور اس کے رفع کرنے اور اس کی مصلحت بیان فرمانے کی اس سے
 دعا مانگ۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو ایسے شیخ کی صحبت اختیار کر
 جو حق تعالیٰ کے حکم (یعنی شریعت) اور علم (یعنی طریقت) کا عالم ہو
 کہ وہ تجھ کو علم سکھائے اور مودب بنائے اور تجھ کو حق تعالیٰ کے

إِلَى اللَّهِ تَوَجَّلَ ۚ الْمُرِيدُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ كَلْبٍ وَ
 دَلِيلٍ ۚ لَا تَكُنْ فِي بَرِيَّةٍ فِيهَا عَقَارٌ وَحَيَاتٌ وَأَفَاتٌ
 وَعَطَشٌ وَسَيِّئٌ مُهْلِكٌ ۚ فَيُخَيِّنُكَ مِنْ هَذِهِ الْأَفَاتِ
 وَيُدُلُّكَ عَلَى مَوْضِعِ الْمَاءِ وَالْأَشْجَارِ الْمُسَمَّى ۚ فَإِذَا
 كَانَ وَحْدَكَ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ وَقَمِ فِي أَرْضٍ مُسْبِعَةٍ وَ
 عُرَى كَثِيرَةٍ السَّكَمِ وَالْعَقَارِ وَالْحَيَاتِ وَالْأَفَاتِ يَا
 مُسَافِرَافِي طَرِيقِ الدُّنْيَا لَا تُهَارِقِ الْقَافِلَةَ وَاللَّيْلُ
 وَالرُّفَقَاءُ ۚ وَلَا ذَهَبَ مِنْكَ مَا لَكَ وَرُوحَكَ ۚ وَ
 أَنْتَ يَا مُسَافِرَافِي طَرِيقِ الْآخِرَةِ كُنْ أَبَدًا مَعَ اللَّيْلِ
 إِلَى أَنْ يُوصَلَكَ إِلَى الْمَنْزِلِ ۚ اخْذُمْنِي فِي الطَّرِيقِ
 وَأَحْسِنْ أَدَبَكَ مَعَهُ ۚ وَلَا تَخْرُجْ عَنْ رَأْيِهِ ۚ
 فَيُعْلِمُكَ وَيُبْقِرُ بِكَ الْبَيْتَ ثُمَّ يَسْتَنْبِيكَ فِي الطَّرِيقِ
 لِرُؤُوسِهِ بِمَا بَيْنَكَ وَصِدْقَكَ وَحَذْرَكَ ۚ فَيُصَيِّرُكَ
 أَمِيرًا فِيهَا وَسُلْطَانًا عَلَى أَهْلِهَا ۚ يَسْتَلِفُكَ رَفْعُ
 مَوَاسِمِهِ فَلَا تَزَالُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ بِكَ إِلَى
 بَيْتِكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ فَيُسَلِّمُكَ إِلَيْهِ
 فَيَقِرُّ بِكَ عَيْنًا ۚ ثُمَّ يَسْتَنْبِيكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَالْأَحْوَالِ
 وَالْمَعَانِي فَيَقْدِرُ سَفِيرًا بَيْنَ اللَّهِ تَوَجَّلَ بَيْنَ خَلْقِهِ
 غُلَامًا بَيْنَ يَدَيْ بَيْتِكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَسَلَّمَ ۚ
 تَأْتِي إِلَى الْخَلْقِ وَالْخَائِقِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ۚ
 هَذَا أَشْيَأُ لَا يَنْبَغِي بِالْتَحَلِّيِ وَلَنْتَقِي وَلَكِنْ
 يَشْيَأُ وَقَرْنِي الصُّدُورِ وَصَدَقَهُ الْعَمَلُ ۚ الْقَوْمُ
 زَنَا الْعَشَائِرُ مِنْ كُلِّ أَلِفٍ إِلَيْهِ انْقِطَاعُ
 النَّفْسِ وَاحِدٌ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 يَعْلَمُونَهُمْ وَمَعَالِيَهُمْ ۚ وَيُصَدِّقُونَ ذَلِكَ السَّمَاءُ

راستہ سے واقف کرے۔ مرید کو دستگیر اور راہبر کے بغیر چارہ نہیں
 کیونکہ وہ ایسے جنگل میں ہے جس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کی
 آفتیں پیاس اور مہلک درندے ہیں۔ پس راہبر اس کو ان آفتوں
 سے بچاتا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہیگا۔
 اور جب تنہا بغیر راہبر کے ہوگا تو درندوں والی پتھریلی زمین
 میں جا پڑے گا جہاں کثرت سے درندے اور سانپ بچھو
 اور آفتیں ہونگی۔ اسے راہ دنیا کے مسافر تو قافلہ اور
 راہبر اور رفیقوں سے علیحدہ نہ ہو ورنہ تیرا مال بھی برباد ہو گا
 جان بھی۔ اور اسے راہ آخرت کے مسافر تو ہر وقت راہبر
 کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ تجھ کو پڑاؤ پر پہنچا دے۔ راستہ بھر
 اس کا خادم بنارہ۔ اس کے ساتھ حسن ادب کا برتاؤ رکھ اور اس کی
 رائے سے باہر مت ہو کہ وہ تجھ کو واقف کار بنادینگا اور خدا کے قریب
 پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تیری شرافت و صداقت و صداقت دیکھ لینے
 کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کریگا یعنی تجھ کو قافلہ میں سردار
 اور اہل قافلہ کا سلطان بنا دینگا اور اپنے لشکر میں تجھ کو نائب قرار دے گا
 پس تو سرداری پر قائم رہے گا بہانہ کہ وہ تجھ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس لائے گا اور تجھ کو آپ کے حوالہ کر دے گا۔ پس آپ کی آنکھیں تجھ سے
 بھٹی ہوئی گی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو نائب بنادینگے قلب
 اور کیفیات اور معانی پر۔ پس توقع تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے
 درمیان سفر اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ماضی باش خدمت کار
 بن جائیگا کہ کبھی مخلوق کی طرف آئے گا اور کبھی خالق کی طرف۔ یہ چیز بناو
 اور ہوس سے مائل نہیں ہونی بلکہ اس (یعنی واطمینان قلب) سے
 حاصل ہونی ہے جو سینوں میں جگہ پایا کرتی ہے اور عمل اسکی تسبیح
 کیا کرتے ہیں اللہ والے بندے گرد ہاگردہ میں چند اور لاکھوں میں ایک ہی وہ
 ہوتے ہیں کہ اللہ کا کلام اپنے قلب و معانی سے سنتے اور اس سننے کا

يَا مَعْشَرَ الْجَوَارِحِمْ يَا جُحَالَ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَارْجِعُوا إِلَى جَادَةِ الصِّدِّيقِينَ ۚ وَاتَّبِعُوهُمْ فِي
أَقْوَالِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ وَلَا تَتَّبِعُوا بَيِّنَاتِ الطُّرُقِ
الْمُنَافِقِينَ الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَأْتِيهِمُ الْمُعْزِضِينَ عَنِ
الْآخِرَةِ ۚ النَّارُ كَيْفَ لِي جَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا مَنْ تَقَدَّمَ ۚ أَخَذُوا بِمِثْقَادِ شِمَالٍ
وَوَرَاءَ ۚ طَلَبُوا طَرِيقَ الْكُفَّاءِ وَلَمْ يَمُودُوا بِجَادَتِهِمْ
فِي الْجَادَةِ الْقَصِيمَةِ الَّتِي هِيَ الطَّرِيقُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ يَا عَلَامَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى
الَّذِي لَا يُغَادِلُ إِلَّا تَرَاهُمْ ۚ تَقَطُّعُ بَيْنَكُمْ ۚ
كَيْفَ لَا تَقَطُّعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ آخِرَاتِكَ الشُّؤْءِ
الَّذِينَ عَاشَرْتَهُمْ فِي غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ إِنْ كَانَ
وَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ مُعَاشَرَةٍ الْخَلْقِ تَعَالَى الْمُتَوَكِّلِينَ
الْمُتَوَكِّلِينَ الْعَارِفِينَ الْعَالَمِينَ مُرِيدِي الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَ مُرَادِيهِ عَاشَرًا مَنْ يَأْخُذُ مِنْكَ الْخَلْقُ
وَيُطِيعُكَ مُرَدِّبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ يَأْخُذُ مِنْكَ
الصَّمَلَالُ وَيُفِيمُكَ عَلَى الْجَادَةِ ۚ يَعْصِبُ عَيْنُكَ
عَنِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَفْتَحُهَا عَلَى الْآخِرَةِ ۚ يُسْجِئُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ طَبَقَ الدُّنْيَا وَيَتَرَدَّدُ لَهُ
طَبَقَ الْآخِرَةِ ۚ يُلْجِي عَنْكَ الْحِفَايَةَ وَيَتَرَدَّدُ
بَدَلَهَا الْجَوْرَةَ ۚ يُفِيمُكَ مِنْ بَيْنِ الْحَيَاتِ وَ
الْعُقَابِ وَالتَّبَاعِ وَيُقِيدُكَ فِي الْأَمْنِ وَالرَّاحَةِ
وَالطَّبِيبَةِ ۚ عَاشَرًا مِنْ هَذِهِ صِفَتُهُ وَأَصْبِرْ عَلَى
كَلَامِهِ وَأَقْبَلْ أَمْرَهُ وَهَيْئَتَهُ وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ
عَاجِلًا ۚ غَيْرَ أَنَّ أَجَلَ الشَّجَاعَةِ صَبْرُ سَاعَتِهِ ۚ

اپنے اعضاء کے اعمال سے سچا کر دکھاتے ہیں۔ اسے جاہلو شرکی
جناب میں توبہ کرو اور صدیقین کے راستہ کی طرف لوٹو اور ان
اقوال و افعال میں ان کا اتباع کرو اور منافقوں کے طریقوں
کا اتباع نہ کرو کہ جو طالب دنیا اور آخرت سے روگرداں اور
اور حق تعالیٰ کی اس شاہراہ کو چھوڑے ہوئے ہیں جس پر
مقدمین تھے کہ دائیں بائیں اور پیچھے کا رخ لے بیٹھے۔ کابلوں
کے راستہ چلے اور اپنی سڑک میں اس سڑک پر ہر کو بھی
نہ گزرے جو حق تعالیٰ تک (پہنچنے) کا راستہ تھا۔ صاحبزادہ
یہ لوگ کہ جن سے تو دنیا میں دنیا کے واسطے بل محل رہا ہے
کل کو تجھے نظر بھی نہ آئیں گے۔ تمہارے درمیان (محبت)
قطع کر دی جائے گی۔ اور کیوں نہ قطع کر دی جائے تیرے اور
تیرے ہم نشینوں کی محبت جبکہ ان سے تو نے اللہ واسطے کے
خلاف میل جول کیا تھا۔ اور اگر مخلوق کے میل جول کے بغیر
چارہ ہی نہ ہو تو بس تقویٰ والے زامدوں سے بل جو باعمل
اور حق تعالیٰ کے طالب و مطلوب ہیں اسی سے بل جو تجھ سے
خلق کو لے لے اور قرب حق تجھ کو دیدے۔ مگر ابھی تجھ سے لے لے
اور تجھ کو سیدھے راستے پر کھڑا کر دے۔ دنیا کی طرف سے تیری آنکھوں
پر پٹی باندھ دے۔ اس کے بعد آخرت بران کو کھول دے تیرے سنا
سے دنیا کا طباق علیحدہ کر دے اور اس کے بدلہ آخرت کا طباق رکھ
دے۔ ننگے پاؤں ہونا تجھ سے دور کر دے اور اس کے بدلہ جرابیں
عطا کرے۔ تجھ کو سانپ پھوٹا اور درندوں کے درمیان سے
اٹھائے اور اس راحت و خوش عیشی میں لا بٹھائے۔ جس کی
یہ حالت ہو اس سے مل اور اس کی نصیحت پر جاہد اور اس کے
امر و نہی کو قبول کر۔ یقیناً دنیا ہی میں خوبی دیکھ لے گا۔ بات ہی کیا
ہے۔ شجاعت کی مدت ایک ساعت کا صبر ہی توبہ (پس جہاں

برہ نہیں
ح طرح کی
و ان فتور
نما رہیگا
لی زمین
پ پچھو
س اور
و ہوگا
ت راہر
راستہ ہر
ور اس ک
اکے قریب
یکھ پیٹھ
س سردار
کرار دیگا
لی شعلہ
پس تجھ
لے قلوب
ق کے
ست کار
یر حیرنا
س
لی نصیحت
س ہی دو
سننے

بِكَ لَا يَبْغِي شَيْءٌ وَلَا يَدُّ مِنْكَ : اَشْتَرِ
الرُّوْكَارِيَّةَ وَالرَّائِيَّةَ وَاقْعُدْ عَلَى
بَابِ الْعَمَلِ : فَإِنْ قُدِرَ عَمَلُكَ
تَسَوَّفَ تَعْمَلُ : أَعْطَا السَّبَبَ حَقَّهُ
وَتَوَكَّلْ : وَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْعَمَلِ :
فَإِنْ أَحَدُ الرُّوْكَارِيَّةِ وَلَمْ يَأْخُذْ ذَلِكَ
لَا تَبْرُحْ مِنْ مَكَانِكَ : بِحَقِّ تَيْئَسٍ
مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوكَ إِلَى عَمَلٍ فَيُحْثِنُ
أَنْ تَنْفَسَكَ فِي بَحْرِ التَّوَكُّلِ فَتُجَنِّمَ
بَيْنَ السَّبَبِ وَالْمُسَيِّئِ أَحْسَنُ أَدَبِكَ
بَيْنَ يَدَيِ مُوَلِّيكَ وَلَكِنْ كَصَمْتِكَ
أَكْثَرُ مِنْ تَطَوُّقِكَ : فَإِنْ
ذَلِكَ سَبَبٌ لِتَعْلَمُكَ وَ
قُرْبِكَ إِلَى قَلْبِهِ : حُسْنُ
الْأَدَبِ يُفَرِّقُكَ وَسُوءُ
الْأَدَبِ يُبْعِدُكَ : كَيْفَ
يُحْسِنُ أَدَبَكَ وَأَنْتَ
لَمْ تُحَاطِ الْأَدَبَاءَ :
كَيْفَ تَتَعَلَّمُ
وَأَنْتَ لَا تَتَرَضَّ
بِمُعَلِّمِكَ وَلَا
تُحْسِنُ
ظَنِّكَ
فِيهِ

ذرا استقلال سے کام لیا اور کام بنا (تجہ سے کوئی چیز ہو بھی نہیں سکتی
اور تیری ضرورت بھی ہے (کہ ہوتا تو سب خدا ہی کے فضل سے
ہے مگر فضل کے لئے ضرورت ہے تیری ہمت و قصد کی پس)
جھٹی اور مزدوری کا سامان خرید اور (مزدور بن کر) عمل
کے دروازہ پر بیٹھ جا (یعنی کوئی ذریعہ معاش اختیار کر،
اور رب نام خدا اس میں لگ جا) پس اگر تیری مزدوری
مقدر ہوگی تو کام بھی کرنے لگے گا کہ سبب معاش چل پڑیگا
اور روزی ملے گی) سبب کو اس کا حق ادا کر کہ کابل مت
بن، اور توکل کر (کہ بھروسہ خدا ہی پر رہے) اور عمل کے
دروازہ پر بیٹھا رہ۔ پس اگر لوگ تیرا سامان تولے میں اور
تجہ کو نہ لیں (کہ تو سبب معاش سے معطل بن کر بیٹھ جائے)
تو (اس وقت بھی) اپنی جگہ سے مت ہٹ (مکن ہے کہ
دوسرے سبب معاش سے روزی ملنی مقدر ہو کہ اس کے
سامان غیب سے ہیا ہو جائیں گے پس اس میں لگ جائو) یہاں تک
کہ تو مایوس ہو جائے کہ اب کوئی بھی تجہ کو مزدوری کی طرف نہ
بلائے گا (اور معاش کا کوئی ذریعہ بھی نہ بن سکے گا)۔ پس
اس وقت اپنے آپ کو توکل کے سمندر میں ڈال دے کہ
اسباب اور مسبب الاسباب دونوں کا جامع بن جائے گا
اپنے معلم کے سامنے با ادب رہ اور چاہئے کہ تیرا سکوت
تیرے بولنے کی بہ نسبت زیادہ ہو کیونکہ وہی سبب ہوتی رہے
پڑھ جانے اور استاد کے دل میں جگہ پانے کا جس ادب تجہ کو
مقرب بنائے گا اور بے ادبی تجہ کو دور چاہیے کی تو حسن ادب
کس طرح کر سکتا ہے حالانکہ با ادب لوگوں سے ملتا جلتا نہیں؟ تو
پڑھ کیونکر جلے گا جبکہ تو نہ اپنے پڑھانے والے سے راضی
ہے اور نہ اس کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے؟

ایکادونویں مجلس

(۲۰ / شعبان ۱۴۴۵ھ)

دُنیا سرتاپا حکمت اور علم ہے (کہ جب کام کرو تب ثمرہ ملے)۔
اور آخرت ساری کی ساری قدرت ہے (کہ ہر شے کا وجود بلا سبب ہوگا) پس اس کی بناء حکمت پر ہے اور اس کی بناء قدرت پر ہے
لہذا حکمت کے مکان میں کام کرنا مست چھوڑا۔ اور قدرت کے
مقام میں اس کی قدرت کو عاجزمت سمجھ حکمت کے گھر میں اس کی
حکمت کے موافق کام کرو اور قدرت پر بھروسہ مت کر (کہ بلا
عمل بھی جنت کا متوقع رہے) تقدیر کو اپنے نفس کا عذر
مت قرار دے (کہ جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا پھر
عمل کی کیا ضرورت ہے؟) کیونکہ نفس اس کو حجت قرار دے کر
عمل چھوڑ بیٹھے گا۔ تقدیر کا عذر پیش کرنا کابلوں کی حجت ہو جس
تقدیر کا عذر تو ادا مرد و نواہی کے علاوہ (افلاس و توئیری اور
موت و حیات وغیرہ) میں ہو اگر تائب (نہ کہ فرائض کی تعمیل یا
محرمات سے گریز کرنے میں)

(اور کچھ تقریر کے بعد آپ نے فرمایا) مومن کو نہ اس دُنیا سے
چین ملتا ہے نہ اس کے ساز و سامان سے۔ وہ اس سے اپنا
مقسوم لیتا اور اپنے قلب حق تعالیٰ کی طرف یک سو ہو جاتا، جو
وہاں پہنچ کر کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ دُنیا کی سوزش اُس سے
دور ہو جیتی ہے اور اس کے قلب کو باطن کی سفارت سے (دربار
خاص میں) داخل ہونے کی اجازت مل جاتی ہے کہ باطن (پیام
اجازت پہنچانے کو) قلب کے پاس آتا ہے اور قلب نفس
مطمئنہ اور فرماں بردار اعفا کے پاس۔ پس وہ اس عزت میں
ہوتا ہے کہ دفعۃً اس کے متعلقین کو اس سے بے نیاز بنا دیا جاتا اور

الْمَجْلِسُ الْخَادِي وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي عَشْرِينَ

مِنْ شَعْبَانَ مِنَ السَّنَةِ

الدُّنْيَا كُلُّهَا حِكْمَةٌ وَعَمَلٌ ۖ وَالْآخِرَةُ كُلُّهَا
قُدْرَةٌ ۖ فَهَذِهِ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْحِكْمَةِ وَتِلْكَ
مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْقُدْرَةِ ۖ فَلَا تَنْزِلُوا الْعَمَلَ فِي
دَارِ الْحِكْمَةِ ۖ وَلَا تَعْجِزُوا قُدْرَةَ فِي دَارِ
الْقُدْرَةِ ۖ بَلْ أَعْمَلْ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ بِحِكْمَتِهِ وَلَا
تَسْجَلْ عَلَى قُدْرَتِهِ ۖ لَا تَجْعَلِ الْقُدْرَ
عُذْرًا لِنَفْسِكَ فَإِنَّهَا تَحْتَمُّ بِهٖ وَتَنْزِلُ الْعَمَلَ
الْعُذْرَ بِالْقُدْرِ حُجَّةَ الْكَسَالَةِ ۖ إِنَّمَا يَكُونُ
الْعُذْرُ بِالْقُدْرِ فِي غَيْرِ الْأَمْرِ وَالنَّوَاحِي ۖ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ

الْمُؤْمِنُ لَا يَسْكُنُ إِلَى هَذِهِ الدُّنْيَا
وَلَا إِلَى مَا فِيهَا ۖ يَأْخُذُ قِسْمَهُ مِنْهَا

وَيَتَنَحَّى بِقَلْبِهِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

يَقِفُ هُنَا وَحَتَّى يَنْحَى عَنْهُ وَهُجُ

الدُّنْيَا وَيُؤْذِنُ لِقَلْبِهِ بِالْخُلُ

عَلَيْهِ سَفَادَةٌ سِرَّةً ۖ يُخَوِّجُ السَّرَّ

إِلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ إِلَى

النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالْجَوَّ

الطَّائِعَةِ ۖ فَبَيْنَمَا هُوَ

كَذَلِكَ إِذْ أُغْنِيَ

عَمَّا لَهُ عَنْهُ ۖ

وَحِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَمَا لَهُمْ شِئْرًا لِّمَنْ خَلَقَ وَ
 يُطِيعُهُمْ لَهُ، وَحِيلَ بَيْنَ قَلْبِهِ وَقَلْبِهِمْ وَ
 يَبْقَى وَحْدَهُ مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، كَانَ الْخَلْقَ لَمْ
 يُخْلَقُوا إِلَّا لِإِضَافَةِ إِلَهِهِ كَانَ لَخَلْقٍ لِرَبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ سِوَاهُ، يَبْقَى رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَعْلَا
 وَهُوَ مَفْعُولٌ فِيهِ، يَبْقَى مَطْلُوبُهُ وَهُوَ طَالِبُهُ
 يَبْقَى أَصْلُهُ وَهُوَ فَرْعُهُ، لَا يَحْتَاجُ غَيْرَهُ وَلَا يُحْتَاجُ
 غَيْرَهُ، يَطْوِيهِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ رَأَى أَشَاءَ أَشْرَكَ
 لَهُمْ، يُوجِدُ كَأَيْسَرِهِمْ لِمَصَاحِبِهِمْ وَلِهَذَا سَمِعُوا
 وَيَصْبِرُ عَلَى إِذَا هُمْ لِمَرْضَاةِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ،
 أَلْقَوْهُمْ حُرَّاسُ الْقُلُوبِ وَالْأَصْرَارِ، قَائِمُونَ
 مَعَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَعَ غَيْرِهِ، عَامِلُونَ
 لَهُ لَا لغيرِهِ، يَا مُنَافِقُ مَا عِنْدَكَ
 مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ خَبِرْ، وَلَا مِنْ
 الْإِيمَانِ خَبِرْ، وَلَا مِنْ الْأَنْسِ
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَبِرْ، عَنْ قَرِيبٍ
 تَمُوتُ وَتَدْمُ بَعْدَ الْمَوْتِ،
 قَدْ قَبِعْتَ بِفَصَاحَةِ اللِّسَانِ
 مَعَ عَجْرِ الْجَنَانِ وَهَذَا كَا
 يَنْفَعُكَ، الْقَصْدُ لِلْقَلْبِ لَا
 لِلِّسَانِ أَلْبَسْ عَلَى نَفْسِكَ الْفَا
 وَاعْلَمْ غَيْرَكَ مَرَّةً، يَا مَيِّتَ
 الْقَلْبِ يَا مَائِيًا عَنِ الْقَوْمِ،
 يَا مَدْبُورُ يَا مُجْرِبُ بَايَكُ وَ
 يَا خَلْقَ عَنِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ

اس کے اور ان کے درمیان روک کر دی جاتی ہے کہ خود
 حق تعالیٰ مخلوق کی ایذاؤں سے اس کی حفاظت فرماتا اور سب
 اس کا مطیع بنا دیتا ہے اور اس کے قلب اور ان کے قلوب
 میں خود مائل ہو جاتا ہے کہ (اس کے دل کو علاوہ بجز خدا کے کسی سے
 بھی نہیں رہتا) بس وہی وہ اپنے پروردگار کے ساتھ رہ جاتا ہے۔
 گویا اس کے اعتبار سے مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی اور گویا بجز اس کے
 اور کوئی خدا کی مخلوق ہی نہیں۔ پس اس کا پروردگار فاعل مختار
 ہوتا ہے اور یہ اس کا محل فعل۔ خدا اس کا مطلوب رہ جاتا ہے
 اور یہ اس کا طالب۔ وہ اس کی اصل رہ جاتا ہے۔ اور یہ اس کی
 شاخ۔ نہ یہ اس کے سوا کسی کو پہچانتا ہے نہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ
 اس کو مخلوق سے پیٹ لیتا ہے (کہ سب سے مخفی اور الگ
 ہو جاتا ہے) اس کے بعد جب چاہے گا اس کو لوگوں کے لئے
 اٹھا کر اکرے گا کہ ان کے درمیان ان کی ہدایت و مصلحت کیلئے
 اس کو موجود فرما دیگا اور یہ حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان کی
 ایذاؤں پر صبر کرتا رہے گا۔ اللہ والے بندے قلوب اور اسرار کے
 پاسبان ہیں۔ خدا ہی کے ساتھ قائم ہیں نہ کہ غیر کے ساتھ اور اسی کا
 کام کرتے ہیں دوسرے کا نہیں۔ اے منافق نہ تجھے اللہ والوں
 سے آگاہی ہے نہ ایمان سے واقفیت ہے اور نہ حق تعالیٰ سے
 مانوس بننے کی خبر ہے۔ عنقریب تو مر جائے گا اور مرنے کے
 بعد پشیمان ہوگا کہ بائے کس خواب غفلت میں سوتا رہا،
 باوجود قلب کے گونگا ہونے کے تو صرف زبان کی فصاحت
 پر اتکا کر بیٹھا اور یہ تیرے لئے مفید نہیں، فصاحت قلب
 کی معتبر ہے نہ کہ زبان کی۔ اے مُردہ دل۔ اے اللہ والوں سے
 غیر حاضر اے صاحبِ ادبار اور اے اپنے نفس اور مخلوق
 کی بدولت خداوند تعالیٰ سے محبوب۔ اگر تو دوسرے

إِلَهِیْ اِنِّیْ كُنْتُ اٰخَرَسَ فَالْتَقَطْتَنِیْ ۚ فَكَانَتْ نِعْمَ الْخَلْقِ بِنُطْقِیْ ۚ وَكَتَبَ لَهُمُ الْمَلَاحَ عَلٰی یَدِیْ
وَلَا اُرَدُّنِیْ اِلٰی الْخُرْسِ یَا قَوْمُ اِنِّیْ اَدْعُوْكُمْ
اِلٰی الْمَوْتِ الْاٰخِرِ ۚ وَهُوَ خَالِفُهُ النَّفْسُ
وَالْهَوٰی وَالطَّمَعُ وَالشَّیْطَانُ وَالذَّنْبُ وَالْخَوْفُ
عَنِ الْخَلْقِ وَتَرْكُ مَا سِوٰی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
فِی الْجُمْلَةِ ۚ جَاهِدْ وَاِنِّیْ هٰذَا
الْاَحْوَالِ وَلَا تَتَّخِذْ سِوَا ۚ فَاِنَّ الْحَقَّ
عَزَّوَجَلَّ كُلُّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَآءٍ ۚ
اِسْأَلُوْهُ عَلٰی قَدْرِ قُدْرَتِهِ اِنَّا لَوُكُلٍ
مِّنْ حَیْثُ الْقُدْرَةِ لَا مِنْ حَیْثُ
الْحِكْمَةِ ۚ اِسْأَلُوْهُ مِنْ حَیْثُ عَلِمَ
لَا مِنْ حَیْثُ عَلِمَ ۚ اِسْأَلُوْهُ
یَقُولُكُمْ وَاَسْرَارُكُمْ لَا یَقْلُقُكُمُ
اللِّسَانُ ۚ اِسْأَلُوْهُ مِنْ وَّرَآءِ
تَجَوَّزَ عَلَیْكُمْ وَقَدْ رَبِّكُمْ ۚ
فِقُوْبِیْنَ یَدِیْهِ عَلٰی قَدَمِ
الْاَفْلَاسِ مِنْ جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ
لَا تَتَّعَا مَلُوْا عَلَیْهِ وَلَا
تَتَّقِدُّوْا عَلَیْهِ وَلَا
تَتَمَقَّلُوْا عَلَیْهِ وَلَا
تَرُدُّوْا سَدُّ بَیْرَكَ
بِتَدْبِیْرِكُمْ اِلٰی
الْجَمْعِ

پر ایک بار ردے تو اپنے نفس پر ہزار بار رد۔ بارِ انہا میں
تو گونگا بنا ہوا تھا پس تو نے ہی مجھ کو بھلوا یا ہے! لہذا میرے
برنے سے مخلوق کو نفع بخش اور میرے ہاتھوں ان کی درستی
کامل فرمادے ورنہ مجھ کو پھر اسی گونگے پن کی طرف لوٹا دے۔
ذکر گوشہ گنہی میں محو مستغرق پڑا رہوں (صاحب جو میں تم کو
ایک خونی موت کی طرف بلارہا ہوں یعنی نفس، خواہش، طبیعت
شیطان اور دنیا کی مخالفت اور مخلوق سے باہر ہو جانے
اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ترک کر دینے کی طرف (جو
معمولی موت سے زیادہ سخت ہے)، ان حالات (کے حاصل
کرنے) میں مہم اہدہ کرو اور ناامید نہ ہو کیونکہ حق تعالیٰ ہر روز
ایک خاص شان میں ہے (روزِ توقع رکھو پس کیا عجب ہے
کہ کل ہی کو نواز لے جاؤ) خدا سے اس کی قدرت کی مقدار کے
موافق مانگو اور قدرت کی کوئی حد نہیں ہے سب ہی کچھ اس
میں داخل ہے (خدا سے بحیثیت قدرت مانگو نہ کہ بحیثیت حکمت
کہ یا اللہ بلا سبب محض قدرت سے ہم کو نصیب فرما) خدا سے
اس کے علم کی حیثیت سے مانگو نہ کہ اپنے علم کی حیثیت سے
کہ یا اللہ جو تیرے علم میں ہمارے لئے بہتر ہو وہ عطا کر) خدا سے
اپنے قلوب اور اسرار کے ذریعہ سے مانگو نہ کہ زبان کی بک ہک
سے (کیونکہ زبان سے دعا کرنا کہ دل متوجہ نہ ہو بلے ادبی ہے) خدا
سے اپنے علم اور اپنی طاقت سے آگے بڑھ کر مانگو۔ تمام اشیاء
سے تہیہ سستی کے قدموں پر اس کے سامنے کھڑے رہو کہ کسی
ایک چیز پر بھی توجہ نہ ہو) نہ اس پر اپنا بڑا صاحب عمل صاحب قدرت
اور صاحب عقل و شعور ہونا بگمار دو اور نہ اپنی تدبیروں سے اس کی
تدبیر کو جاہلوں کی طرف رد کرو کہ اس کی تعظیم شریعت کو چھوڑ کر
دنیا داروں کی بتائی ہوئی دور اندیشیوں پر چلنے لگو (جو شخص بھی

مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ وَإِنْ كَانَ
 مُتَقِنًا لِحِفْظِهِ وَالْعِلْمُ بَعَانِيَةٌ تَعْلُمُكَ لِلْعِلْمِ
 مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ يَرُدُّ لَوْ إِلَى الْخَلْقِ : وَعَمَلُكَ
 بِالْعِلْمِ يَرُدُّ لَوْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : وَيُزْهِدُكَ
 فِي الدُّنْيَا وَيُصِيرُكَ بِبَاطِنِكَ : يُسْخِرُكَ عَنْ
 تَرْبِيَةِ الظَّاهِرِ وَيُلْهِمُكَ بِتَرْبِيَةِ الْبَاطِنِ
 فَيُنْزِلُكَ يَتَوَلَّى لَوْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ : لَا تَلَفَ
 قَدْ صَلَحْتَ لَهُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَهُوَ يَتَوَلَّى
 الصَّالِحِينَ هُ يَتَوَلَّى ظَوَاهِرَهُمْ وَبَوَاطِنَهُمْ
 يَرُدُّ ظَوَاهِرَهُمْ هُمْ يَكُونُونَ حَكَمَتِهِ وَبَوَاطِنَهُمْ
 يَكُونُ عَلَيْهِمْ : فَلَا يَخَافُونَ مِنْ غَيْرِكَ وَلَا يَرْجُونَ
 غَيْرَكَ وَلَا يَأْخُذُونَ إِلَّا مِنْهُ وَلَا يُعْطُونَ
 إِلَّا مِنْهُ : يَسْتَوْحِشُونَ مِنْ غَيْرِهِ : يَسْتَأْذِنُونَ
 بِهِ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ هَذَا أَجْزَالُ الزَّمَانِ : قَدْ كَثُرَ
 فِيهِ التَّغْيِيرُ وَالْتَّبَدِيلُ : هُوَ زَمَانُ
 الْفِتْرَةِ : زَمَانُ التَّفَاقُقِ وَتَفَاقُهِ :
 يَا مُنَافِقُ أَنْتَ عَبْدُ الدُّنْيَا وَ
 الْخَلْقِ : مُرَائِيهِمْ وَتَعْمَلُ
 لَهُمْ وَتَنْتَهَ لِنَظَرِ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ : إِلَيْكَ : تُظْهِرُ
 أَنَّكَ تَعْمَلُ لِلْآخِرَةِ
 وَكُلُّ عَمَلِكَ
 وَقَصْدُ لَوْ
 لِلدُّنْيَا

اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے اگرچہ کیسا ہی علم کا حائز اور
 اس کے ترجمہ کا واقف کیوں نہ ہو (پس بے عمل علماء کا قول بھی
 قابل عمل نہیں) عمل کے بغیر تیرا علم حاصل کرنا تجھ کو مخلوق کی طرف
 ٹوٹا بیٹھا دکھاتا ہے تو امارت میں بن کر دنیا دار امراء کی دربار داریاں کرتا پھر بیٹھا
 اور علم پر عمل کرنا تجھ کو حق تعالیٰ کی طرف لے جائیگا (کہ متوکل بن کر
 خزانہ غیب سے روزی پائیگا) اور تجھ کو دنیا میں زاہد بنادے گا
 اور تیرے باطن کو صاحب بصیرت کر دے گا۔ ظاہر کی زیبائش
 سے تجھ کو غافل بنادے گا اور باطن کی آراستگی کا اہتمام تیرے
 دل میں ڈال دے گا۔ پس اس وقت تیرا کارساز حق تعالیٰ
 ہوگا کیونکہ تو واقعی اس کے قابل بن گیا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے
 اور خدا کا رسا نہ بنتا ہے صالحین کا۔ ان کے ظاہر و باطن دونوں
 کے کام بناتا ہے۔ ظاہر کی پرورش فرماتا ہے اپنی حکمت کے
 ہاتھ سے (کہ اسباب معاش میاں فرما کر قوی البدن بناتا ہے)
 اور باطن کی تربیت فرماتا ہے اپنے علم کے ہاتھ سے (کہ توکل و
 دستغنا دے کر ان کو قوی القلب بناتا ہے) پس وہ نہ کسی دوسرے
 سے ڈرتے ہیں اور نہ توقع رکھتے ہیں۔ بجز اس کے نہ کسی سے کچھ
 لیتے ہیں اور نہ اس کے سوا دوسری راہ میں کچھ دیتے ہیں۔ اور وہ
 دوسروں سے وحشت کھاتے ہیں۔ اسی سے مانوس ہوتے اور اسی کے
 پاس میں پاتے ہیں۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اس وقت ترمیم و تبدیل
 بڑھ گئی ہے۔ یہ نبوت کا زمانہ دور چلے جانے کا وقت ہے۔ نفاق اور
 نفاق در نفاق کا زمانہ ہے۔ اے منافق تو دنیا اور مخلوق کا بندہ
 ہے کہ ان کا دکھا داکرتا اور انہیں کے لئے عمل کرتا ہے اور حق
 تعالیٰ کا اپنی طرف نظر کرنا بھولا ہوا ہے۔ تو ظاہر کرتا ہے کہ آخرت
 کے لئے عمل کر رہا ہے حالانکہ تیرا سارا عمل اور سارا قصد
 دنیا کے لئے ہے۔ اور یہی نفاق در نفاق کہ اپنے منافق ہونے سے اپنے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 إِذَا تَزَيَّنَ الْعَبْدُ بِعَمَلٍ لِلْآخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيهَا
 وَلَا يُطْلِبُهَا لِعَنِ فِي السَّمَوَاتِ بِأَسْمِهِ وَتَسْبِيحِهِ
 إِلَيَّ أَعْرِفُكُمْ يَا مُنَافِقُونَ مِنْ طَرِيقِ الْحُكْمِ
 وَالْعِلْمِ وَلَكِنْ أَسْتَرْكُمْ بِسَيِّئِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
 وَفِيكُمْ مَا تَسْتَعِجُ بِجَوَارِحِكُمْ مَا
 طَهَّرْتُمْ مِنَ الْمَعَاصِي وَالنَّجَاسَاتِ الظَّاهِرَةِ
 تَدْعِي طَهَارَةَ الْبَاطِنِ طَهَارَةَ الْقُلُوبِ مَا
 صَعَتْ فَيَكْفِ السِّرُّ مَا تَأْذَبْتَ مَعَ الْمَخْلُوقِ
 وَتَدْعِي الْأَدَبَ مَعَ الْخَلْقِ الْمَعْلَمُ مَا
 رَفَعِي عَنْكَ وَلَا تَأْذَبْتَ مَعَهُ وَلَا قِيلَتْ مِنْهُ
 أَوْامِرُهُ تَقَعُدُ فِي الدَّسِ وَتَتَصَدَّرُ
 لَكَلَامٍ حَتَّى يَهْوَمَ تَوْحِيدُهُ عَلَى
 رَجُلِهِ وَتَثْبُتَ بَيْنَ يَدَيْ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ وَتَخْرُجُ مِنْ بَيْضَةِ وَجُودِهِ
 وَتَقَعُدُ فِي حُجْرِ اللُّطْفِ وَتَمُكِّنُ
 تَحْتَ جَنَاحِ الْأُنْسِ بِهٍ وَ
 وَتَلْقُظُ حَبَّ الْإِخْلَاصِ وَ
 تَشْرَبُ مَاءَ الْمُشَاهَدَةِ
 ثُمَّ تَبْقَى عَلَى ذَلِكَ إِلَى
 أَنْ تَصِيرَ دِيكًا فَتُحْيِيَنَّ
 تَصِيرُ حَافِظًا لِلدَّجَالِ
 مُؤَيَّرًا لَهَا
 بِالْحَبِّ

نفس کو بھی باخبرہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب کسی آخرت کے عمل سے بتا سنوڑتا ہے اور وہ عمل اسکا مقصود و مطلوب نہیں ہوتا بلکہ مقصود دنیا ہوتی ہے، تو آسمانوں میں اس کے نام اور نسب سمیت اس پر لعنت کی جاتی ہے (کہ فلاں ابن فلاں پر خدا کی پھٹکار ہے) اے منافقو! میں تم کو حکم اور علم (یعنی شریعت و طریقت) دونوں طریق سے پہچانتا ہوں۔ مگر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہوں۔ تجھ پر انوس، تجھے شرم نہیں آتی۔ تیرے اعشار تو معصیتوں اور ظاہری نجاستوں سے پاک ہوئے نہیں، اور دعویٰ کرتا ہے باطنی طہارت کا۔ طہارت قلب تو صحیح ہوئی نہیں پھر باطن کا تو کیا پوچھنا۔ مخلوق کا ادب تو ابھی تجھ کو آیا نہیں اور دعویٰ کرتا ہے خالق کے ساتھ با ادب بنانیکا۔ معلم (یعنی شیخ) تو ابھی تجھ سے خوش ہوا نہیں اور نہ اس کے ساتھ با ادب بنا اور نہ اس کے احکام تو نے قبول کئے اور تو بیٹھے لگا منبر دمسد پر اور صدر نشین ہونے لگا (کہ داعظ تقادیر اور پیروں کر حکیم امت ہونے کی صورت بنائی) داعظ بنا درست نہیں ہے یہاں تک کہ تیری توحید (جو شیر خوار بچہ کی طرح گھٹنیوں چلتی ہے) اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے اور حق تعالیٰ کے سامنے جم جائے اور تو اپنے بیفہ وجود سے باہر نکل آئے کہ انانیت جاتی ہے اور تو اپنے آپ کو کچھ سمجھے نہیں) اور لطف (غدا ندی) کی گود میں بیٹھے اور انس حق کے پردوں کے نیچے آجائے اور اخلاص کا دانہ چکے اور شاہد کا پانی پیے، اس کے بعد اسی پر قائم رہ کر نشو و نما پاتا ہے یہاں تک کہ تو (جوان ہو کر شاہی محل کا پردرورش یافتہ) مرغ بن جائے پس اس وقت تو مرغیوں (یعنی محتاج تربیت مریدوں) کا محافظ بن جائیگا کہ دانہ ان پر ایشا رکرنے (اور انکو شکم سیر کرنے والی غذا کھلانے) والا

لم کا ماننا اور
 رکا قول بھی
 مخلوق کی طرف
 س کرتا پھر گیا
 متوکل بن کر
 بنا دے گا
 زریا نش
 تمام اترے
 حق تعالیٰ
 لے فرماتا ہو
 ن دونوں
 ست کے
 ناتا ہے
 کر توکل و
 کسی دوسرے
 سے کچھ
 اور وہ
 اداسی کے
 تبدیل
 نفاق اور
 مخلوق کا بندہ
 اور حق
 کر آخرت
 ار قصد
 سے اپنے

اور نام لوگوں کو رات دن اذان دے دے کر جگنے والا ہو جائے گا
 کہ ان کو اپنے پروردگار کی اطاعت کے لئے بیدار کرے گا۔ اے منافق
 اپنے ہاتھ سے کتاب پھینک اور اوجھڑا۔ میرے سامنے سر کے بل بیٹھا
 (اور سرنگوں ہو کر بہ توجہ سن) علم مردانِ خدا کے دہن سے حاصل
 ہو کر تا ہے (تصرف کی) کتابوں سے نہیں ہوتا۔ حال سے حاصل ہوتا ہے
 قال سے نہیں ہوتا۔ اُن لوگوں سے حاصل ہوتا ہے جو اپنے وجود اور
 ساری مخلوق سے فانی ہیں اور ذاتِ حق سے باقی۔ اپنے وجود اور
 ساری مخلوق سے تیرے فنا ہو جانے اور اس کے بعد خدا سے وجود پانے
 ہی پر (حصولِ ولایت کا) مدار ہے۔ غیر اللہ سے فنا ہو اور ذاتِ حق سے
 حیات حاصل کر۔ غلامانِ خداوندی کی صحبت اختیار کر جو اُس دروازے
 کبھی ٹپتے نہیں۔ اس کے ارشاد کی تعمیل کرنا اور مانعیت سے باز آنا اور
 اس کی تقدیر کے موافق رہنا ان کا کام ہے۔ ان کے متعلق جو کچھ بھی
 حق تعالیٰ کا ارادہ اور فعل ہو وہ اس کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔
 (گویا ان کا مشابہی یہی تھا) خدا سے نہ اپنی بابت منازعت کرتے ہیں
 نہ دوسروں کی بابت۔ نہ تھوڑے میں خدا پر اعتراض کرتے ہیں نہ بہت میں۔
 نہ بالائیں نہ پست میں۔ اپنے نفس کی خدمت یعنی اس کے اغراض کے
 حصول کی حرص میں حق تعالیٰ کی خدمت سے غافل مت بن۔ اولیاء اللہ
 مخلوق سے جو کچھ طلب کرتے ہیں تو بہ تکلف اور ذاتی حاجت کے بغیر
 اس لئے کرتے ہیں کہ مخلوق پر شفقت کی غرض سے حق تعالیٰ ان کو
 اس کا اہام فرماتا ہے (تاکہ خاصانِ خدا کی مالی خدمت کا ان کو اجر
 ملے) وہ ان سے بطور خود نہیں مانگتا۔ اس کا نفس مطمئن بن چکا
 اور دنیا کے متعلق اس کے لئے نہ ارادہ باقی رہا ہے نہ خواہش۔
 تیرا گمان یہ ہو گا کہ اس کا نفس بھی تیرے جاہل نفس کی طرح ہے
 جس نے کہ تجھ کو اپنی خدمت گاری کے لئے کھڑا کر رکھا ہے
 اور اپنے ارادہ و خواہش میں تجھ سے چکر لگا رہا ہے۔

مَوْءَاثًا مَّتَّيْنًا لِلنَّاسِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۖ لَعَلَّهُمْ
 إِلَى طَاعَتِهِ رَتَّبْنَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَا جَاهِلٌ أَسْرَبُ
 الذِّقْرِ مَنْ يَبْكُ ۖ وَنَقَالَ ۖ أَقْعُدْ هَهُنَا بَيْنَ
 يَدَيَّ عَلَى رَأْسِكَ ۖ أَلْعَلُّهُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْعَاءِ
 الْبُجَالِ لَا مِنْ الذِّقْرِ ۖ يُؤْخَذُ مِنَ الْحَالِ لَا
 مِنَ الْمَقَالِ ۖ يُؤْخَذُ مِنَ الْقَائِنِ عَنْهُمْ
 وَعَنِ الْخَائِنِ الْبَائِقِينَ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الذِّقْرُ
 عَلَى فَنَائِكَ وَعَنْهُمْ ثُمَّ وَجُودُكَ بِهِ ۖ مَتَّ عَنْ
 عَيْزِهِ ثُمَّ أَحْيَى بِهِ وَلَهُ ۖ اصْطَبَّ خَدَمَ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ لَا يَبْرَحُونَ عَلَى بَابِهِ شَغْلُهُمْ
 الْإِحْتِمَالُ لَا مُمْرَهِ وَالْإِسْتِمَاءُ عَنْ تَهْمِهِ الْمَوَاقِفُ
 لِقَدْرِهِ ۖ يَدُورُونَ مَعَ إِرَادَتِهِ فِيهِمْ رَفِيعُهُمْ
 لَيْسَ عِنْدَهُمْ مُنَازَعَةٌ لَهُ فِيهِمْ وَلَا فِي غَيْرِهِمْ
 لَا يَعْتَرِضُونَ عَلَيْهِ فِي الْقَلِيلِ وَلَا فِي الْكَثِيرِ
 لَا فِي الْعَالِي وَلَا فِي الدَّائِي ۖ لَا تَشْتَغِلُ عَنْ
 خِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَجْدُ مَةِ نَفْسِكَ ۖ
 بِالْخَوْصِ عَلَى يَكُونُ غَيْرُ أَغْرَاضِهِ ۖ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ فِي تَكَلُّفِ الظَّلَمِ مِنَ الْخَائِنِ مِنْ غَيْرِ
 حَاجَةٍ إِلَيْهِمْ ۖ وَلَكِنْ يُلْهِمُهُمْ بِذَلِكَ رَحْمَةً
 لِلْخَائِنِ ۖ لَا يَطْلُبُهُمْ مِنْفُسِهِ ۖ نَفْسُهُ قَدْ
 اطْمَأَنَّتْ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا إِرَادَةٌ وَشَهْوَةٌ فِيمَا
 بَيْنَ الدُّنْيَا ۖ تَحْسِبُ أَنَّ نَفْسَهُ كَنَفْسِكَ
 الْجَاهِلَةِ الَّتِي قَدْ أَوْفَقْتَ فِي خِدْمَتِهَا
 وَنَصَرْتَكَ فِي إِرَادَتِهَا وَ
 شَهْوَاتِهَا ۖ

تَوَكَّانَ لَكَ عَقْلٌ لَا تَصْرَفُ مِنْ خِدْمَتِهَا وَاسْتَغْلَتْ
بِحُجْرٍ مَوْزَعًا عَزَّ وَجَلَّ ۚ عَدُوَّةُكَ ۚ الْقَوَابُ
لَكَ السُّكُوتُ عَنْ جَوَاهِرِهَا وَأَنْ تَصْرَبَ بِكَلَامِهَا
الْحَايِطُ ۚ اسْمِعْ مِنْهَا كَمَا تَسْمَعُ مِنْ فَجْوَيْهِ قَدْ
زَالَ عَقْلُهُ ۚ لَا تَلْتَفِتْ إِلَى قَوْلِهَا وَطَلَبِهَا
لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالشُّرَهَاتِ ۚ هَلَاكُهَا وَ
هَلَاكُهَا فِي قَبْرِكَ مِنْهَا ۚ وَصَلَاةُكَ وَصَلَاةُهَا
فِي فُحَا الْقَبْرِ ۚ أَلْتَفْسُ إِذَا كَانَتْ طَائِعَةً لِلَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۚ أَنَا هَارِزُهَا رَعْدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ۚ
قَادَ اعْصَتْ وَتَجَبَّرَتْ قُطِعَ عَنْهَا الْأَسْيَابُ ۚ وَ
سُبُطَ عَلَيْهَا الْأَذْيَابُ ۚ فَهَلَكَتْ وَهِيَ خَاسِرَةٌ
يَذَلُّ نِيَا وَالْآخِرَةُ ۚ الْكَارِئَةُ الْقَارِئَةُ صَاحِبُهَا
خَدْلٌ وَهَمْ ۚ أَيَّمَا تَوَجَّهَ لَقَطَ قَسَمَهُ مِنَ الرِّضَايَةِ
يُؤَدِّي الْفَرْغَ الَّذِي عَلَيْهِ مَعَ طَيْبَةِ الْقَلْبِ
بِلَا كُفْلَةٍ ۚ فَارِغِ الْقَلْبِ مِمَّا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ۚ سَاكِنِ الْحَوَارِجِ عَنِ التَّعَبِ فِي
تَحْصِيلِ الدُّنْيَا وَفَضْلِهَا ۚ يَا مُنْعَمًا عَلَيْهِ
أَشْكُرُ النِّعَمَ وَإِلَّا سَلَبْتُ مِنْ يَدِكَ ۚ قُصْ
جَنَاحَ النِّعَمِ بِالشُّكْرِ وَالْإِطَارَتِ مِنْ
عِنْدِكَ أَلَيْسَ مِنْ مَنَاتٍ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۚ وَإِنْ كَانَ حَيًّا فِي الدُّنْيَا ۚ
أَلَيْسَ تَنْفَعُهُ حَيَاتُهُ وَهُوَ يَمُرُّهَا
فِي تَحْصِيلِ شَهَوَاتِهِ وَلَذَّاتِهِ
وَشُرَاهَا ۚ

(حالانکہ یہ خیال غلط ہے) اگر تجھے عقل ہوتی تو اپنے نفس کی خدمت سے منحرف ہو کر اس کے پروردگار کی خدمت میں لگ جاتا۔ نفس تیرا دشمن ہے اس کی بات کا جواب دینے سے سکوت کرنا ہی تیرے لئے ٹھیک ہے نیز یہ کہ اس کی بات کو تو دیوار سے دے مار۔ اسکی بات اس طرح سن جیسے کسی دیوانہ کی بات سنا کرتے ہیں کہ جس کی عقل جاتی رہی ہو۔ نہ اس کی بات کی طرف توجہ کر، ورنہ اس کی شہوات و لذات اور خرافات کے مانگنے پر۔ اس کی بات ماننے میں تیری اور اس کی دونوں کی تباہی ہے اور اس کی مخالفت کر نہیں اسکی اور تیری بہبودی ہے۔ نفس جب اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جاتا ہے تو اسکا رزق بہ وسعت ہر جگہ سے اسکو پہنچتا ہے۔ پھر جب نافرمانی کرتا ہے تو (رزق کے) اسباب منقطع اور اس پر مصیبتیں مسلط ہو جاتی ہیں۔ پس وہ دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعت والے نفس کا شخص مخدوم بنا کر رہتا ہے۔ وہ جہد صریحی جاتا ہے اپنا مقوم خوشنودی کے ساتھ چمک لیتا ہے۔ فرض جو اس پر لازم کیا گیا ہے بلا کلفت بہ طیب خاطر ادا کرتا ہے۔ اس کا قلب ماسوی اللہ سے فارغ رہتا ہے اور اس کے اعضا دنیا اور اس کی فضولیات کے حاصل کرنے کی صعوبت سے چین و آرام میں رہتے ہیں۔ دکہ نہ معاش کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانے کی اسکو حاجت ہے اور نہ دل بھٹکانے یا نیت دوڑانے کی اسے نعمتوں والے شخص! نعمتوں کا شکر گزار بن ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے چھن جائیں گی۔ شکر گزاری سے نعمتوں کو پر قلعہ بنا دے، ورنہ وہ تیرے پاس سے اڑ جائیں گی۔ مُردہ (دراصل) وہ ہے جو (غافل و نافرمان بن کر) اپنے رب سے مرگیا ہو اگرچہ دنیا میں زندہ نظر آوے۔ یہ (دنیوی خواہری) زندگی اسکو کیا نفع دیگی، جبکہ وہ اسکو اپنی خواہشات و لذات و خرافات کے حاصل کر نہیں

كَمْ مَيِّتٌ مَعْنَى لَا صُورَةَ ۚ اللَّهُمَّ احْبِسْ بَكَ وَ
 اَمْتِنَا عَنْ غَيْرِكَ ۚ يَا شَيْخًا فِي السَّنِ صَبِيًّا فِي
 الطَّبْعِ ۚ اِلَى مَعْنَى تَعُدُّو الصَّبُورَةَ طَبْعُكَ خَلْفَ
 شَكَا سَةِ الدُّنْيَا ۚ قَدْ جَعَلْتُمَا لَكَ هَمَّكَ جَمَا
 تَعْلَمُ اَنْ هَمَّكَ مَا اَهَمَّكَ ۚ وَ اَنَّكَ عَبْدٌ
 مِنْ زِمَامِكَ بَيِّدٌ ۚ ۛ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بَيِّدٌ
 الْاُخْرَى فَانْتَ عَبْدٌ لَهَا ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ
 بَيِّدًا الْاُخْرَى فَانْتَ عَبْدٌ لَهَا ۚ وَ اِنْ كَانَ
 زِمَامُكَ بَيِّدًا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَانْتَ عَبْدٌ
 لَهُ ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بَيِّدًا نَفْسِكَ فَانْتَ
 عَبْدٌ لِنَفْسِكَ ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بَيِّدًا هَوَاكَ
 فَانْتَ عَبْدٌ هَوَاكَ ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ
 بَيِّدًا الْخَلْقِ فَانْتَ عَبْدٌ الْخَلْقِ ۚ فَانْظُرْ اِلَى
 مَنْ تُسَلِّمُ زِمَامَكَ ۚ اَلَا كَثُرَ وَالْاَغْلَبُ
 مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا ۚ وَالْقَلِيلُ مِنْكُمْ
 مَنْ يُرِيدُ الْاُخْرَةَ ۚ وَالنَّادِرُ مِنْكُمْ مَنْ
 يُرِيدُ وَجْهَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْاُخْرَةَ ۚ فَصَبِّحْتُمْ
 بِمُسْنِ الْاَدَبِ وَلَا تُعَارِضْتُمْ وَلَا تُنَازِعْتُمْ
 وَلَا تُنَاقِضْتُمْ فَتَنْقُصُ ۚ لَا تُسِيْءُ الْاَدَبُ
 عَلَيْهِمْ فَتَهْلِكُ ۚ كُتُوبُ اعْقَلَاءَ ۚ اَنْتُمْ
 تُعَادُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِاعْمَالِكُمْ ۚ اَعْمَالُكُمْ
 لَا تُسَوِّى عِنْدَ كِبَرَاتِكُمْ بَعُوضَةً اِلَّا اَنْ تَخْلُصُوا
 لَهُ فِي خُلُوتِكُمْ وَبِحِمَمِ اَحْوَالِكُمْ ۚ اَلَا كَذَلِكَ الَّذِي
 لَا يَفِي هُوَ الصِّدْقُ وَالْاِخْلَاصُ وَالْخَوْفُ مِنَ
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّجَاءُ إِلَيْهِ

صرت کر رہا ہے۔ پس وہ صورتہ نہیں بلکہ معنی مُردہ ہے بار الہا
 ہم کو اپنے ساتھ چلا اور اپنے غیر سے موت دے اے وہ شخص
 جو عمر کے لحاظ سے بوڑھا ہو گیا اور طبیعت کے اعتبار سے بچہ بنا
 ہو رہے تو اس پر خصلت دُنیا کے پیچھے اپنی طبیعت کے بچپن کی
 وجہ سے کب تک دوڑتا رہے گا؟ تو نے اسی کو اپنا فکر و مقصود
 بنالیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ فکر و مقصود ہی ہے جو تجھ کو چین سے
 نہ بیٹھنے دے اور تو اسی کا بندہ ہے جس کے ہاتھ میں تیسری
 باگ ہو؟ اگر تیری باگ دُنیا کے ہاتھ میں ہے تو تو اسی کا بندہ
 ہے اور اگر تیری باگ آخرت کے ہاتھ میں ہے تو تو آخرت کا
 بندہ ہے اور اگر تیری باگ حق تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تب تو
 خدا کا بندہ ہے۔ اور اگر تیری باگ تیرے نفس کے ہاتھ میں ہے
 تو تو اپنے نفس کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ تیری خواہش نفس
 کے ہاتھ میں ہے تو تو اسی کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ مخلوق
 کے ہاتھ میں ہے تو تو ان کا بندہ ہے۔ پس دیکھ لے کہ اپنی باگ
 کس کے حوالہ کرتا ہے؟ تم میں غالب اور کثرت سے تو وہی
 لوگ ہیں جو طالب دُنیا ہیں اور کم ہیں وہ لوگ جو آخرت کو
 چاہتے ہیں اور شاؤ و نادر ہیں وہ لوگ جو دُنیا اور آخرت کے
 پروردگار کی ذات کے طالب ہیں۔ تو اُنہی کی صحبت اختیار
 کر سُن ادب کے ساتھ اور اُن سے نہ معارضہ نہ منازعت
 اور نہ اُن کی ہمت کر در نہ نقصان اُٹھائیگا۔ انکی شان میں گستاخ
 مت بن در نہ ہلاک ہو جائیگا۔ سمجھدار ہو۔ تم لوگ اپنے بُرے
 اعمال سے حق تعالیٰ کی دشمنی ظاہر کر رہے ہو۔ اگر تم اپنی خلوتوں
 اور اپنی جملہ حالتوں میں اسکی غلصہ نہ بنے تو اسکی نزدیک تمہارے
 اعمال پتھر کے بُر کی برابر بھی (باوقفت) نہیں۔ وہ خزانہ جو کبھی
 فنا نہ ہو صدق و اخلاص خوب خدا اسی توقع رکھنا اور

وَالرَّجُوعُ إِلَيْهِ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ عَلَيْكَ بِإِيمَانٍ
فَإِنَّ يُلْقِيَنَّكَ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَأَخْفِضْ
لَهُ جَنَاحَكَ وَسَلِّمْ إِلَيْهِ حَالَهُ وَلَا تُنَازِعْهُ
فِيهِ ۖ أَسْكُتْ عَنْهُ وَلَا تُؤْذِهِ بِسُوءِ أَدَبِكَ ۖ
أَسْكُتْ عَنْمَا لَا تَعْلَمُ عِلْمًا ۖ وَالسَّلَامُ فِيمَا لَا
تَعْلَمُ أَسْلَامًا ۖ يَا ضَعِيفَ الْيَقِينِ لَا دُنْيَا عِنْدَكَ
وَلَا آخِرَةٌ ۖ وَذَلِكَ بِسُوءِ أَدَبِكَ الْحَقِّ عَنَّا
وَجَلَّ وَلَهْمُكَ لَا دُنْيَا لَهُ وَآبَدِ الْإِنْسَانُ
الَّذِينَ أَقَامَهُمُ الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ مَقَامُهُمْ ۖ
حَتَّمَهُمْ فَأَحْتَمَلَ الْيَقِينِ وَالصِّدْقِ يَقِينًا ۖ سَلِّمْ
إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَعُلُومَهُمْ ۖ أَفَنُا هُمْ عَنْ شُفُوعِهِمْ
وَأَهْوَيْتِهِمْ وَأَوْجَدَهُمْ ۖ وَأَقَامَهُمْ بَيْنَ
يَدَيْهِ ۖ كَهَرُ قُلُوبِهِمْ عَمَّا سِوَاهُ وَحَقَّ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةُ وَالْخَلْقُ فِي أَيْدِيهِمْ ۖ أَرَاهُمْ
قُدْرَتَهُ وَعَلَمَهُمْ حُكْمَهُ وَعِلْمَهُ ۖ وَأَعْطَاهُمْ
الْقُوَّةَ ۖ لَهُمْ مَصْرُومٌ قَوْلٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۖ صَدَقُوا فِي هَذَا
الْقَوْلِ فَأَقْتَرُوا حَوْلَهُمْ وَقُوَاهُمْ وَقُوَى الْخَلْقِ
وَأَسْتَمَكُوا بِقُوَّةِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ كَانَ
مَعَاذَ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ ۖ أَللَّهُمَّ إِنَّ
لَكَ تَفَعَّلَ بِي مَا أَرِيدُ فَصَيِّرْ بِي عَلَى مَا قُرِينُ
بِأَعْلَامِ الزَّمَانِ بِالْقَبْضَةِ أَطْيَبُ مِنْ تَنَاوُلِ
الدُّنْيَا مَعَ الْمَنَازَعَةِ ۖ حَلَاوَتُهُ أَخْلَى فِي
قُلُوبِ الصِّدْقِ يَقِينِ مِنْ تَنَاوُلِ السَّمَوَاتِ
وَاللَّائِي ۖ

جملہ حالتوں میں اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ ایمان اختیار کر کے وہ کچھ
کو (اللہ والوں سے) جا ملانے گا۔ جب تو ان میں سے کسی کو دیکھ پائے
تو اپنا بازو اس کے سامنے جھکا دے اور اپنی حالت اس کے
حوالہ کر دے اور اس کے (معالجہ میں اس کی تخصیص و تعلیم کے متعلق
اس سے نزاع مت کر۔ باطل چُپ رہ اور اس کو اپنی بے ادبی سے
ایذا مت پہنچا جس شے کا تجھے علم نہ ہو اس میں سکوت کرنا ہی علم
ہے اور جو معلوم نہ ہو اس کا تسلیم کر لینا ہی اسلام ہے۔

اے ضعیف الیقین! نہ تیرے پاس دنیا ہے نہ آخرت اور
یہ تیری حق تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی اور اس کے ان اولیاء
و ابدال پر الزام رکھنے کی وجہ سے ہے جن کو حق تعالیٰ نے انبیاء
کا قائم مقام بنایا ہے کہ نبیوں اور صدیقیوں پر (اصلاح امت کا)
جو بوجھ رکھا تھا وہی ان پر رکھ دیا ہے۔ انبیاء کے (مقدس)
اعمال اور ان کے (پاکیزہ) علوم ان کے حوالہ کئے۔ ان کے نفوس
خواہشات سے ان کو فدا کر دیا اور اپنے ساتھ بلا عطا فرما کر اپنے
سامنے کھڑا کر لیا۔ اپنے ماسویٰ سے ان کے دلوں کو پاک کیا اور
دنیا و آخرت اور ساری مخلوق ان کے ہاتھ میں دیدہ رکھا۔ ان کو اپنی
قدرت دکھلائی اور اپنا حکم و علم ان کو سکھلایا اور اپنے ساتھ ان کو
تعمیت بخشی۔ انھیں کے لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ نہ زور ہے نہ طاقت
مگر اللہ برتر بلند ہے۔ وہ اس قول میں سچے بنے پس انھوں نے اپنے
زور اور اپنی مخلوق کی طاقتوں کو ناپید کر دیا اور حق تعالیٰ کی طاقت
سے چپٹ گئے۔ حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بار اللہ! اگر
تو وہ نہ کرے جو میں چاہتا ہوں، تو مجھ کو صابر بنا اس پر جو
تو چاہتا ہے۔ صاحبِ جزا وہ۔ غنارہ و قدر پر راضی ہونا بدرجائہ
ہے منازعت حق کیساتھ دنیا کھانیسے۔ اکی ملاوت ساریعتین کے
قلوب میں خواہشات و لذات کے حاصل کرنے سے زیادہ شیریں ہے

هُوَ أَحْلَىٰ عِنْدَ هُمْ مِنَ الدُّنْيَا بِجَمِيعِهَا وَمَا فِيهَا ۖ
 لَا تَهْ يَصِيبُ الْعَيْشَ فِي الْجُمْلَةِ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ
 عَلَىٰ اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا ۖ تَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِ
 الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِحْلَاقِ وَلَا تَكَلَّمَ عَلَيْهِمْ
 بِلِسَانِ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ ۖ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا
 يَنْفَعُ مَنْ عِنْدَكَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ
 أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ ۖ تَزَوُّجُ بَرَكَتِهِ
 وَتَبَعُ عَلَيْكَ مَحَبَّتُهُ ۖ تَصِيرُ عَالِمًا مَعْنُوًّا لِلْعِلْمِ
 بَيْتُهُ عِنْدَكَ شَجَرَتُهُ وَتَذْهَبُ عَنْكَ مَحَبَّتُهُ
 سَلَّمَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ أَنْ يَزُودَكَ حَالًا وَمَقَامًا
 بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا رَزَقَكَ ذَلِكَ سَلَهُ كِتْمَانِ
 ذَلِكَ وَإِنْ لَا تُحِبَّ إظهارَ شَيْءٍ مِنْهُ ۖ إِذَا
 أَحْبَبْتَ إظهارَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَنْ وَجَلَّ
 كَانَ ذَلِكَ سَبَبًا لِهَلَاكِكَ ۖ إِيَّاكَ وَالْعُجْبَ
 بِالْأَحْوَالِ وَالْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ مُطْفِئٌ مُسْقِطٌ لِلْمَنَافِعِ
 مِنْ عَيْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِيَّاكَ وَحَبَّةَ الْكَلَامِ
 عَلَى الْخَلْقِ وَالْقَبُولِ عَنْهُمْ ۖ فَإِنَّ ذَلِكَ
 يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ ۖ لَا تَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ حَتَّى
 تَحْمِلَ أَمْرًا ۖ وَيَأْتِيكَ مِنْ حَيْثُ قُلْتُكَ أَمْرٌ
 جَزَمَ مِنَ الْحَقِّ عَنْ وَجَلَّ ۖ كَيْفَ تَدْعُوا
 النَّاسَ إِلَى بَيْتِكَ وَمَا هِيَآتُ لَهُمْ طَعَامًا
 هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى جُرَّ إِلَى آسَاسِ
 بُحْرٍ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ
 الْبِنَاءُ ۖ

وہ ان کے نزدیک ساری دنیا اور مافیہا سے زیادہ میٹھی ہے کیونکہ وہ
 زندگی کو باوجود اس کی مختلف حالتوں کے خوش عیش بنائے رکھتی
 ہے کہ ہر چہ از دست میرسد نیکو سرت (لوگوں کو علم اور عمل اور
 اخلاص کی زبان سے نصیحت کر اور علم بلا عمل کی زبان سے مست
 سمجھا کہ وہ نہ تجھ کو مفید ہو گا نہ تیرے پاس والوں کو نفع دے گا۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ
 ”علم بیکار رہتا ہے عمل کو پس اگر وہ اس کے بلانے سے آجاتا ہے تو علم
 ٹھہر جاتا ہے ورنہ چل دیتا ہے۔“ اس کی برکت چل دیتی ہے
 اور حجت تجھ پر رہ جاتی ہے۔ تو اپنے علم کے فتنہ میں پڑا ہوا عالم
 جاتا ہے کہ تیرے پاس اسکا محض درخت رہ جاتا ہے اور پھل
 جاتا رہتا ہے۔ حق تعالیٰ سے سوال کر کہ تجھ کو حال اور اپنے سامنے
 مقام نصیب فرمائے۔ پس جب وہ تجھ کو یہ نصیب فرمائے تو اب
 اس سے سوال کر اس کے مخفی رہنے کا اور اس بات کا کہ تجھ کو اس میں
 سے کچھ بھی ظاہر کرنا پسند نہ آوے (کیونکہ جب تو اپنے اور حق تعالیٰ
 شانہ کے درمیانی (احوال) کا اظہار پسند کرے گا تو یہ تیری ہلاکت کا
 سبب بن جائیگا۔ اپنے آپ کو احوال اور اعمال پر مغرور ہونے سے بچا
 کیونکہ یہ (دل کا نور) بجھانے والی اور اپنے صاحب کو حق تعالیٰ کی نظر
 سے گرا دینے والی چیز ہے۔ مخلوق کو وعظ منانے اور اس میں مقبولیت
 حاصل کرنیکی محبت سے بچ کیونکہ یہ تیرے لئے مضر ہے مفید نہیں آ
 جب تک تو اپنا اختیار اٹھانے لے اور قلب کی حیثیت سے تیرے
 پاس (وعظ کر نیکا) حق تعالیٰ کی طرف سے پختہ حکم نہ آوے اس وقت
 تک ایک کلمہ بھی زبان سے مت نکال۔ تو لوگوں کو اپنے گھر کی طرف
 کیسے بلاتا ہے حالانکہ تو نے اس کے لئے کھانا مہیا نہیں کیا پس مہم کو کاہنے
 کے لئے دعوت کا بلا دینا گویا ان کیساتھ تمخر کرنا ہے، اس کام کو
 بنیاد کی ضرورت ہے (کہ اول قلب صاف ہو) اس کے بعد تعمیر ہوگی

اِحْفَظْ اَرْضَ قَلْبِكَ اِلَى اَنْ يَنْبَغَ فِيْهِ مَاءُ الْحِكْمَةِ
 ثُمَّ اِنْ بِالْاِخْلَاصِ وَالْجَاهِدَاتِ وَالْاَعْمَالِ
 الصَّالِحَاتِ اِلَى اَنْ يَزْدَنَعَ قَضَاؤُكَ ثُمَّ اِذْ
 النَّاسُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ يَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِ اجْسَادَ
 اَعْمَالِنَا بِرُوحِ اِخْلَاصِكَ يَا اَيُّهَا تَنْفَعُكَ
 الْخُلُقَةُ عَنِ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ لَا وَلَا
 كَرَامَةً لَكَ وَلَا يَتَوَرَّكَ يَا اِذَا اَخْلَوْتَ وَ
 الْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ فَاِنَّكَ قَاعِدٌ وَحَدِّكَ يَلَا
 حُضُورِ الْاُنْسِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَلِ النَّفْسُ وَ
 الشَّيْطَانُ وَالْهَوَى فَرَاؤُكَ اِذَا كَانَ قَلْبُكَ
 مُسْتَاْنَسًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْتَ خَالٍ عَنِ
 الْخَلْقِ وَاِنْ كُنْتَ بَيْنَ اَهْلِكَ وَعَشِيرَتِكَ
 اِذَا تَمَكَّنَ الْاُنْسُ فِي قَلْبِكَ هَذَا هُوَ حَيْطَانُ
 وُجُودِكَ وَبَصَرُكَ بِصَيْرَتِكَ يَا قَلْبُصُرُ
 فَضْلَهُ وَفِعْلَهُ فَتَرَضَّ بِهِ دُونَ غَيْرِهِ مَنْ
 كَانَ فِي حَالِهِ مِنَ الْاَحْوَالِ مَعَ مُلَازِمَةِ
 الشَّرِّ وَلَمْ يَتَمَنَّ مَا فَوْقَهَا وَلَا مَا تَحْتَهَا وَلَا
 زَوَالَهَا وَلَا بَقَاءَهَا فَقَدْ حَصَلَ لَهُ
 شَرُّ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ وَالْبُؤُودِيَّةِ
 وَبِكَ لَا تَكْذِبُ تَدْعِي الرِّضَا
 وَتُغَيِّرُكَ لِقَةِ وَتُلْقِمُهُ وَ
 كَلِمَةً وَكَسْرُ عَرْضٍ لَا
 تَكْذِبُ بِمَا اسْمَعُ
 كَذْبَكَ وَلَا
 اَعْمَلُ بِهِ

(کہ اعمال درست ہوں) اپنے قلب کی زمین کھود تارہ یہاں تک کہ
 اس میں حکمت کے پانی کا چشمہ پلنے لگے۔ اس کے بعد اخلاص اور
 مجاہدوں اور اعمال صالحہ سے تعمیر کریں یہاں تک کہ تیرا محل عالی شان
 تیار ہو جائے۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو اس محفل کی طرف بلاؤ۔ یہاں
 اپنے اخلاص کی روح سے ہمارے اعمال کے جسموں کو زندگی بخش۔
 جب مخلوق تیرے دل میں ہو تو مخلوق سے عزت نشینی تجھ کو کیا
 فائدہ دے سکتی ہے؟ نہیں نہ تیری وقعت نہ تیری عزت نشینی کی وقعت
 جب تو خلوت میں ہو بیٹھا اور انحالیکہ مخلوق تیرے قلب میں (گھسی
 ہوئی) ہے تو حق تعالیٰ کے ساتھ انسیت کی موجودگی بغیر تو محض تنہا
 بیٹھا ہوا ہے (جو بے سود ہے) بلکہ نفس اور شیطان اور خواہش تیری
 ہم نشین ہیں (کہ نفع چھوڑ نقصان پلے بندہ رہا ہے) جب
 تیرا قلب حق تعالیٰ سے مانوس ہوگا تو اگرچہ تو اپنے بال بچوں اور
 گنہ قبیلہ میں بھی ہو پھر بھی مخلوق سے خلوت ہی میں ہوگا۔ جب
 انس تیرا قلب میں جاگزین ہو جائے گا تو تیرے وجود کی دیواروں کو
 منہدم اور تیری بصیرت کی آنکھ کو بینا بنا دے گا پس تو حق تعالیٰ
 کے فضل اور نعل کو دیکھے گا اور دوسروں کو چھوڑ کر اسی سے راجبی
 ہوگا۔ جو شخص (سلوک کے) احوال میں سے کسی حال میں ہو، کم
 شریعت کا پابند بھی رہے اور نہ اس حال سے اونچے حال کا متمنی
 ہو نہ نیچے حال کا اور نہ اس کے زوال کا نہ بقا کا تو بے شک رضاء
 و موافقت اور بندگی کی شرط اس کو حاصل ہوگئی۔ تجھ پر انوس
 جھوٹ مت بول۔ تو دعویٰ تو حصول رضاء کا کرتا ہے، اور (حق)
 تیری یہ ہے کہ ایک تجھ اور ایک نوالہ اور ایک بات اور
 ذرا سی آبرو میں کمی تجھ کو متغیر کر دیتی ہے (کہ ہائے وادیاں بچانے
 لگتا اور لال پیلا ہو کر ادھر ادھر شکایتیں کرتا پھر تاسے) جھوٹ مت
 بول۔ میں نہ تیری جھوٹی بات سنوں گا اور نہ اُس پر عمل کروں گا۔

وَلَا أُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ : أَحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ
يُوحِي إِلَى قُلُوبِهِمْ : يُقَدِّتُ إِلَيْهَا كَلِمَاتُ
يَحْمِلُهَا : يَعْرِفُونَ الْخَيْرَ وَيُوقِنُونَ عَلَيْهِ كَيْفَ
لَا يَكُونُونَ كُنْ لَكَ وَهُمْ عَلَى مُتَابَعَةِ الرَّسُولِ
فِي أَعْمَالِهِ وَأَعْمَالِهِ : وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْحِي
إِلَيْهِمْ ظَاهِرًا وَهُمْ يُوحِي إِلَى قُلُوبِهِمْ بَاطِنًا :
لَا تَهْمُ وَرَائِهِ وَاتَّبَاعُهُ فِي جَمِيعِ مَا أَمَرَهُمْ
بِهِ : إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَصْعَدَ لَكَ هَذِهِ الْمَتَابَعَةُ
فَأَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ : فَإِنْ ذَكَرَكَ يُعِينُكَ
عَلَى نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَالْخِلَالِ
عَنْ دُنْيَاكَ : مَنْ لَمْ يَتَعَبَّ بِالْمَوْتِ فَمَا
إِلَى وَعْظِهِ سَبِيلٌ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظًا : قَسَمُكَ
يَا نَبِيَّكَ إِنْ زَهَدْتَ أَوْ رَغِبْتَ : فَإِذَا زَهَدْتَ
وَصَلَّ إِلَيْكَ قَسَمُكَ وَأَنْتَ غَرِيبٌ : وَإِذَا رَغِبْتَ
وَصَلَّ إِلَيْكَ وَأَنْتَ غَيْرُ غَرِيبٍ : الْمُنَافِقُ
يَسْتَعْمِلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُنَى حَقِّهِ الْخَلْقِ
عِنْدَكَ : وَتَوَاقَعُ عَلَيْهِ وَقْتَ خُلُوبِهِ
وَيَلْكَ لَوْحَهُ : إِيْمَانُكَ بِهِ وَاعْتِقَادُكَ
أَنَّهُ نَاطِقٌ إِلَيْكَ قَرِيبٌ مِنْكَ رَقِيبٌ عَلَيْكَ لَا
تَكْفِيَّتَ مِنْهُ : إِلَى أَقُولُ لَكُمْ الْحَقُّ وَلَا
أَخَافُ مِنْكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ : أَنْتُمْ وَأَهْلُ
الْأَرْضِ عِنْدِي كَالْبَقِ وَالْكَالِدُ تَرَى
لَا يَأْتِي أَرَى الْقَهْرَ
وَالنَّفْعَ

اور نہ اس میں تمھ کو سچا سمجھوں گا۔ مخلوق میں چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ یعنی ان میں وہ کلمات ڈال لیے جاتے ہیں جو انہیں کے لئے مخصوص ہیں کہ ان کو (ہر امر کی) ہدایت سے واقف کر دیا جاتا اور اسی پر ان کو ٹھہرا دیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب تک وہ رسول کے اقوال و افعال میں آپ کے قدم بقدم ہیں۔ آنحضرت۔ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وحی کا نزول ظاہر ہوتا تھا اور ان کے قلوب پر باطن ہوتا ہے کیوں کہ یہ آپ کے وارث ہیں اور جو کچھ بھی آپ نے ان کو حکم فرمایا تھا اس میں آپ کے تابع ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ یہ متابعت تیرے لئے صحیح ہو جائے تو موت کو کشتی سے یاد کیا کر کیونکہ موت کو یاد کرنا تیرے نفس تیری خواہش اور تیرے شیطاں کے مقابلہ پر اور تیری دنیا سے یک سو ہو جانے پر تیری مدد کرے گا۔ جس شخص نے موت سے بھی نصیحت نہ پائی تو اس کو نصیحت کرنے کی کوئی سبیل نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصیحت کرنے کو موت ہی کافی ہے۔ تیرا مقصود خواہ تو رغبت کئے یا بے رغبتی تیرے پاس ہی آجائے گا۔ ان (دو متناقض) ہر گاہ کہ اگر بے رغبت و زائد بنا تو مقصود تیرے پاس پہنچے گا ورنہ الیک تو باعزت ہو گا اور جب تو با رغبت بنا تو مقصود تیرے پاس پہنچے گا ورنہ حالیکہ تو بے عزت ہو گا۔ منافق اپنے پاس مخلوق کے معبود ہوتے وقت حق تعالیٰ سے شرماتا (اور مقدس بن کر بچھا کرتا) ہے۔ اور اپنی تنہائی کے وقت بے حیا بن جایا کرتا ہے۔ تم پر افسوس۔ اگر تیرا خدا پر ایمان لانا اور ہر اعتقاد صحیح ہوتا کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے اور تیرے پاس ہی ہے اور تیرا نگران ہے تو ضرور اس سے شرم مانتا۔ میں تم سے حق بات کہہ رہا ہوں اور نہ تم سے گڑتا ہوں اور نہ اُمید رکھتا ہوں۔ تم اور ساری زمین کے باشندے میرے نزدیک مجھ اور چوٹی جیسے (کمزور) ہو۔ کیوں کہ میں نقصان ادا نہیں

مِنْ الشَّيْءِ وَجَلَّ لَا مَنَافَةَ لَكَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلَى
عَرْشِهِ سَوَاءٌ ۖ أَتَعْبُرُونَ أَعْيُنُكُمْ وَأَلْسِنُكُمْ وَعَلَىٰ غَيْرِكُمْ
بِالشَّرِّ لَاحِقٌ لَّا يُلَاقِيهِ وَالنَّفْسُ وَالطَّبْعُ ۖ مَا سَكَنَتْ
الشَّرَّ عَنْهُ قَوَانِفُوهُ فِي سَكُونِهِ ۖ وَمَا نَطَقَ
بِهِ قَوَانِفُوهُ فِي نَطْقِهِ ۖ

يَا عَلَّامُ لَا تُكْذِبْ عَلَىٰ غَيْرِكَ بِنَفْسِكَ وَ
هَؤَالِكُ بَلْ أَكْذَبَ عَلَيْهِ بِإِيمَانِكَ ۖ أَلَا يَمَانُ هُوَ
الْمُسْكِرُ وَالْيَقِينُ هُوَ الْمُسْكِرُ وَالشَّرُّ عَرَضٌ وَجَلَّ
هُوَ النَّاصِرُ ۖ يَنْصُرُكَ وَيُبَاهِي بِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ ۖ إِنَّ يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ إِنَّ
تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُخْلِفْ أَمْرَكُمْ لَكُمْ لَذًا
أَنْتُمْ مُمْكِرُونَ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعَانَكَ عَلَى
إِرَائَتِهِ وَنَصَرَكَ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَذَلَّلَهُمْ لَكَ ۖ وَإِذَا
أَشْكُوتُهُ بِنَفْسِكَ وَهَؤَالِكُ وَشَيْطَانُكَ وَطَبِيعُكَ
خَذَلَكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَىٰ
إِرَائَتِهِ ۖ أَلَا يَمَانُ هُوَ الْمُسْكِرُ ۖ فَكُنْ
مُذَكِّرًا يَكُونُ إِنْكَارًا بِالْإِيمَانِ فَلَيْسَ
بِمُذَكِّرٍ ۖ إِلَّا نَكَارٌ بِلَا أَنْتَ تُرِيدُ
أَنْ يَكُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُفُهُ
لِيْلَيْهِمْ لَا لِنَفْسِكَ ۖ لَهُ لَا لَكَ ۖ
دَعَاكَ الْهُوسَ وَأَخْلَصَ
فِي أَعْمَالِكَ ۖ الْمَوْتُ عَلَىٰ
رَصْدٍ مِنْكَ لَا بَدَّ لَكَ
مِنَ الْعَبْوَةِ عَلَىٰ
قَنْطَرَتِهِ

سب حق تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھنا ہوں نہ کہ تمہاری طرف سے۔
غلام اور بادشاہ دونوں میرے نزدیک برابر ہیں۔ اپنے نفسوں پر
اور دوسروں پر (اگر کسی بڑی حرکت پر اعتراض کرو تو) شریعت
سے اعتراض کرو نہ کہ خواہش اور نفس اور طبیعت سے جس بات
سے شریعت سکت ہو تو اُس کے سکوت میں اسکی موافقت کرو اور
جیسے کچھ حکم بیان کرے تو بیان میں اسکی موافقت کرو صاحبزادہ
کسی دوسرے پر اپنے نفس و خواہش سے اعتراض مت کرو۔ بلکہ
ایمان سے اعتراض کرو کہ تیرا ایمان جس حرکت کو بڑا سمجھے اس سے
منع کر دے ورنہ چُپ رہو (اعتراض کرنے والا درحقیقت ایمان ہی ہے۔
اور مٹانے والا یقین ہے) کہ صاحب یقین جب کسی کو نصیحت کرے
تو وہ حرکت اس سے چھوٹ بھی ضرور جائے گی) اور مددگار حق تعالیٰ
شانہ ہے (کہ اس کی مدد بغیر تو نہ یقین کام دے نہ ایمان) وہ تیری
مدد فرمایا گیا اور تجھ پر فخر کریگا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے "اگر اللہ تمہاری
مدد کریگا تو کوئی بھی تم پر غالب آئے والا نہ ہوگا" اگر تم اللہ کی مدد
کر دو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے پاؤں جما دیگا کہ دنیا
بھرا لشکر بھی تمکو دھمکا نہ سکے گا جب تو کسی ناجائز امر پر اللہ تعالیٰ کی
غیرت کے سبب نصیحت کریگا تو وہ اس کے مٹا دینے پر تیری اعانت
کریگا اور اس کے مرکب پر تجھ کو فوج بخشنے کا اور اُن کو تیرے سامنے
جھکا دیگا کہ (سب مان جائیں گے اور معصیت چھوڑ بیٹھیں گے)
اور جب اس پر اعتراض کریگا اپنے نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور اپنی
طبیعت سے تو وہ تجھ کو بے یار و مددگار بنا دیگا اور نہ اس کے مرکب پر تجھ کو فوج
دیگا اور نہ اس کے مٹا دینے پر تو قادر ہوگا۔ معترض کہ جس کا
اعتراض ایمان کی خاطر نہ ہو وہ معترض نہیں۔ اعتراض کیلئے ضرور
کہ دخل نفسانیت کے بغیر فاسد اللہ کے لئے ہو اسکی مخلوق کیلئے نہ ہو
اس کے دین کی خاطر ہو۔ اپنے نفس کی خاطر ہو، اللہ واسطے ہو نہ کہ اپنے من

ان افراد ہوتے ہیں جن
سات ڈال لیے جاتے
(ن) بھلائی سے
سیکیوں نہ ہو جن کی کہ
ہیں۔ آنحضرت۔
ن کے قلوب ۖ
کچھ بھی آپ نے
پچا ہوتا ہے کہ یہ
یہ یاد کیا کر کیونکہ
نہ بیان کے
مدد کریگا۔ جس
کرنے کی کوئی
سرمایہ ہے کہ
تو رغبت کے
گناہ اگر ہے
تو باعزت
راں حالیکہ
ہوتے وقت
۶۔ اور اپنی
وس۔ اگر
رہا ہے
شہر مآتا۔
رہا اُمید
یک پھر
اندھ

دَعَاكَ هَذَا الْحَرَمَ الَّذِي قَدْ فَضَحَكَ ۖ
 مَا هُوَ لَكَ لَا بَدَّ أَنْ يَأْتِيكَ وَمَا هُوَ لِغَيْرِكَ
 لَا يَأْتِيكَ ۖ فَاسْتَعِزَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّكَلْ
 طَلَبَ مَا لَكَ وَمَا لِغَيْرِكَ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَدْنُ عَيْنُكَ
 إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُ أَرْوَاجًا مِنْهُمْ زُهْرَةً الْحَيَاةِ
 الدُّنْيَا لِنَفْسَتِهِمْ فِيهِ أَشَدُّ الْأَشْيَاءِ عَلَى مَنْ
 عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الثُّطُقُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْقَوُّ
 مَعَهُمْ ۖ وَهَذَا يَكُونُ أَلْفَ عَارِفٍ وَالْمُسَكِّمُ
 فِيهِ وَاحِدٌ ۖ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجَ إِلَى قُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۖ وَكَيْفَ لَا يَحْتَاجُ إِلَى قُوَّتِهِمْ
 وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقْعُدَ بَيْنَ أَجْنَاسِ الْخَلْقِ ۖ
 يُحَاطُ مَنْ يَعْقِلُ وَمَنْ لَا يَعْقِلُ ۖ يَقْعُدُ
 مَعَ مُنَافِقٍ وَمُؤْمِنٍ ۖ فَمَوْعِدٌ مَقَاسِدَةٍ
 عَظِيمَةٍ صَادِرٌ عَلَى مَا يَكْرَهُ ۖ وَمَعَ
 ذَلِكَ فَهُوَ مُحْفُوظٌ فِي مَا هُوَ فِيهِ ۖ
 مَعَانٍ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ مُمْتَلِئٌ لِأَمْرِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي كَلَامِهِ عَلَى
 الْخَلْقِ ۖ لَمْ يَنْتَكِلْ بِنَفْسِهِ
 وَهَوَاهُ وَاجْتِنَاهُ وَارَادَتُهُ
 إِنْ شَاءَ أَجْبَرَ عَلَى
 الْكَلَامِ فَلَا
 جَرَمَ يُحْفَظُ
 فِيهِ ۖ

اس ہوس کو چھوڑ اور اپنے اعمال میں مخلص ہوں۔ موت تیری
 گھات میں ہے۔ اس کے پل پر (ایک دن) عبور کرنا ضرور
 پڑیگا۔ اس طرح کو چھوڑ جس نے تجھے خوار بنا دیا۔ جو تیرا ہے وہ
 ضرور تیرے پاس پہنچ جائے گا اور جو دوسرے کا ہے وہ تجھ کو
 ملے گا نہیں۔ پس اللہ کے ساتھ مشغول ہو اور جو تیرا ہے یا جو
 دوسرے کا ہے دونوں کی طلب کو چھوڑ۔ حق تعالیٰ نے اپنے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور (اے محمد) نظر نہ اٹھا داس
 دنیوی زندگی کی بہار کی طرف جس سے ہم نے مختلف لوگوں کو (اس
 غرض سے) متنع بنایا تاکہ ہم ان کو اس فتنہ میں مبتلا رکھیں
 اللہ کے عارف پر سب سے زیادہ گراں مخلوق کیساتھ کلمہ ادا کرے
 پاس بیٹھنا ہے کہ امر خداوندی سے مجبور ہو کر اس کو برداشت کرتے
 ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ عارف ہزار ہوتے ہیں اور ان میں بولنے
 والا ایک ہوتا ہے (کہ مصلح امت بن کر ہندو تقریر کرتا ہے ورنہ
 سب اپنے استغراق میں گم ضم رہتے ہیں) مگر وہ انبیاء علیہم السلام
 کی سی قوت کا محتاج ہوتا ہے اور ان کی سی قوت کا محتاج کیوں
 نہ ہو جبکہ وہ چاہتا ہے کہ قسم قسم کے لوگوں کے پاس اٹھے
 بیٹھے سمجھا دیں سبھی ملے اور نا سمجھوں سے بھی ملے منافق
 کے پاس بھی بیٹھے اور مومن کے پاس بھی بیٹھے (اور بااثر ہوں
 اپنی حالت قائم رکھے) پس وہ سخت تکلیف میں ہوتا ہے کہ
 ناگوار باتوں پر صابر بنا رہتا ہے اور باوجود ان باتوں کے اپنی
 (پاکیزہ) حالت میں محفوظ رہتا ہے کہ اس پر (خدا کی طرف سے)
 اس کی اعانت ہوتی ہے کیونکہ مخلوق پر بحث کرنے میں وہ
 حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے۔ وہ نہ اپنے نفس کی خاطر
 بولا ہے۔ نہ اپنی خواہش اور اپنے اختیار و ارادہ سے۔ وہ تو
 بولنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ لہذا ضرور ہے کہ اس میں محفوظ

إِنْ لَمْ دُرْتُ أَنْ تَعْرِفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَسْقِطْ
 قَدْ رَأَيْتُ مِنْ قَلْبِكَ فِيمَا إِلَى الصَّغَرِ وَالْفَقْرِ فَإِنَّكَ
 مَا تَعْرِفُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَبِمِثْلِكَ الدُّنْيَا فِي الْيَدِ
 يَجُوزُ فِي الْجَبِيبِ يَجُوزُ إِذَا خَارَهَا السَّبَبُ بِذِيَّةِ
 صَالِحَةٍ يَجُوزُ أَتَانِي الْقَلْبُ فَلَا يَجُوزُ وَتَوْفُؤَهَا
 عَلَى الْبَابِ يَجُوزُ أَمَّا دُخُولُهَا إِلَى دَرَاءِ الْبَابِ
 لَا وَلَا كَرَامَةٍ لَكَ إِذَا فَنَى هَذَا الْعَبْدُ
 عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ مَارَ كَأَنَّ مَفْقُودٌ مَسْحُودٌ
 لَا يَتَخَذَرُ بِأَلْفِهِ عِنْدَ حَيٍّ إِلَّا فَاتٍ يُوْجَدُ
 عِنْدَ حَيٍّ أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَثَلُهُ وَعِنْدَ
 حَيٍّ نَهَيْهِ فَيَكْتُمُ عَنْهُ لَا يَمْتَنِي شَيْئًا لَا
 يَحْرُسُ عَلَى شَيْءٍ بِرَدِّ التَّكْوِينِ إِلَى قَلْبِهِ
 يُسَلِّمُ إِلَيْهِ تَوَلَّيْتُ الْأَعْيَانَ أَيْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ
 يَا خُونَةُ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ وَ
 رَسُولِهِ يَا قَاطِعِي عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتُمْ
 فِي ظُلْمٍ ظَلَمْتُمْ وَنِفَاقٍ ظَلَمْتُمْ هَذَا التَّقَاتُ
 إِلَى مَنِّ يَا عُلَمَاءُ وَيَا زُهَّادُ كُمْ تَنَافِقُونَ
 الْمُلُوكَ وَالسَّلَاطِينَ حَتَّى تَأْخُذُوا مِنْهُمْ حُطَامَ
 الدُّنْيَا وَهُمْ أَهْلُهَا وَلَنْ أَهْلًا أَنْتُمْ وَأَكْثَرُ
 الْمُلُوكِ فِي هَذَا الزَّمَانِ ظَلَمَةٌ خَوْنَةٌ
 فِي مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي عِبَادِهِ اللَّهُمَّ
 اكْسِرْ شَوْكَةَ الْمُنَافِقِينَ وَاحْذِلْهُمْ أَوْتَبُ
 عَلَيْهِمْ وَأَقْبِ الظَّالِمَةَ وَطَهِّرِ الْأَرْضَ مِنْهُمْ
 أَوْ اصْلِحْهُمْ أَمِينَ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
 يَا مُلُوكُ وَيَا مَمَالِكُ يَا ظَالِمُونَ

رکھا جائے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رُف بنے تو نفع
 اور نقصان کے متعلق مخلوق کی قدر و منزلت اپنے دل سے
 ساقط کرے کہ اس کی معصرت صرف اسی بات سے حاصل ہوگی
 تجھ پر افسوس۔ دُنیا ہاتھ میں رکھنی جائز۔ جیب میں رکھنی جائز۔ کسی
 اچھی نیت سے اس کو جمع کر رکھنا جائز۔ باقی قلب میں رکھنا جائز
 نہیں (کہ دل سے بھی محبوب سمجھنے لگے) دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا
 جائز باقی۔ دروازہ سے آگے گھسنا جائز ہے اور نہ تیرے
 لئے عزت۔ جب یہ بندہ اپنے وجود اور مخلوق سب سے فنا ہو جاتا ہے
 تو گویا گم شدہ اور نابودین جاتا ہے۔ مصیبتوں کے آنے کے وقت متغیر
 نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ کا حکم آنے پر موجود ہو جاتا ہے۔ پس
 اس کی تعمیل کر لیتا ہے اور ممانعت آنے کے وقت موجود ہو جاتا ہے
 پس اس سے باز آ جاتا ہے۔ نہ کسی چیز کی تمت کرتا ہے اور نہ حرص کرتا
 ہے۔ بیگوین اس کے قلب پر وارد ہوتی ہے اور دُنیا کی موجودہ چیزوں
 میں تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ اے علم اور عمل میں خفایت
 کرنے والو۔ تم کون سے کیا نسبت؟ اے اللہ اور اس کے رسول
 کے دشمنو!۔ اے جند گان خدا کے ڈاکو۔ تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق
 میں (مبتلا) ہو۔ یہ نفاق کب تک ہے گا؟ اے عالمو!
 اور اے زاهدو! مشاغل و سلاطین کے لئے کب تک مُنافق بنے
 رہو گے کہ ان سے دُنیا کا زور مال اور اس کی شہوت و لذات لیتے
 رہو؟ تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے
 بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہیں۔ بارِ الہا منافقوں
 کی شوکت توڑ دے اور ان کو ذلیل فرما، یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔
 اور ظالموں کا قلع قمع فساد، اور زمین کو ان سے پاک کر دے، یا
 ان کی اصلاح فرما۔ آمین۔

(نیز آپ نے فرمایا) اے بادشاہو! اور اے غلامو! ظالمو!

رِیَا عَادُونَ، یَا مُنَافِقُونَ، وَیَا عَصِیُونَ، اَللّٰهُنَّیَا
 اِلٰی اَمِدٍ وَالْخَوْفُ اِلٰی اَبَدٍ فَاَرِنِ مَنْ سَوٰی الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ بِمُحَامَدٍ تَبَّ وَزُهْدًا لِّقَلْبِكَ
 مِنْ غَیْرِکَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اَحْذَرَانَّ یَصْطَادُکَ
 شَیْءٌ اَوْ یُحْسِنُکَ شَیْءٌ اَوْ یُؤْتِیْکَ شَیْءٌ عَنْ
 مَمْلُوکٍ لَکَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَاِذَا جَاءَتِ الْاَقْسَامُ تَنَاولْهَا
 بِیَدِ الْاَمْرِ بِسَلَامٍ مُّوَافَقَةٍ ۚ عَلٰی قَدَمِ الرَّهْطِ فِیْهَا
 لَا یَبِیدُ الْاِخْتِیَارُ لَهَا وَ الْحَبِیْتُ لَهَا بِالرَّهْطِ اِذَا دَامَ
 عَمَلٌ فِی الْبَدَنِ ۚ فِیُورِثُ فِی الْقَلْبِ خِزَانَةٌ فِی الْبَیْتِ
 مَخْزُوءَةٌ ۚ فَاِذَا تَحَقَّقَ هَذَا الْحَزَنُ وَالدُّخُولُ جَاءَ الْفَرَجُ
 مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَرَجِ ۚ وَالْمَعْرِفَةُ لِنَفْسٍ ۚ
 فَبِذْ هَبْ الْحَزْنَ وَالْهَمَّ ۚ الْمَوْتُ مِنْ مَّقْطَعِ الْقَلْبِ
 عَنِ الْخَلْقِ وَ عَنِ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ۚ وَ اِنَّمَا
 یَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَ قَلْبُهُ مُنْتَظَرٌ لِّیَحْیٰ رَسُوْلُ
 الْمَلِکِ ۚ وَصَلَ بِابِ الْبَلَدِ وَ قَدْ وَدَّ اَهْلَهُ وَهُوَ
 قَاعِلٌ بَیْنَهُمْ ۚ اَلْمَوْتُ مِنْ اَبَدٍ اَمُودٌ ۚ ۲ ۚ هُوَ بَیْنَ
 الْخَلْقِ وَ قَدْ وَدَّ عَمَهُمْ ۚ ذُرَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ وَ حَبْلُهُ مَعَ
 الْخَلْقِ ۚ اِذَا وَفَّرَ التَّوْحِیْدُ فِی الْقَلْبِ صَحَّ الْعَمَلُ
 مِنْ حَیْثُ الظَّاهِرُ اِلَیَّ ۚ کَیْسُوْنِی ظَاهِرًا ۚ وَ بَاطِنًا
 غِنَاکَ وَ فَمَّا لَکَ ۚ اِقْبَالَ الْخَلْقِ وَ اِدْبَارَهُمْ ۚ ذَمُّهُمْ
 لَکَ وَ مَدْحُهُمْ کَیْفَ لَا تُخِیْرُهُمَا وَ قَدْ مَنَاقَتْ مُضْغَتُکَ
 عَنْهُمْ اِعْمَارُ حَبِیْبَتِکَ ۚ وَ اَمْتَلَا قَلْبُکَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ یَدِیْکَ
 وَ الشُّوْقُ اِلَیْهِ فَمِنْ بَیْنِ هُنَا لَکَ الْوَلَایَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ طَهِّیْرُ
 مُحِبًّا حَقًّا عَالِمًا مُعَلِّمًا حَکِیْمًا مُحْکَمًا قَرِیْبًا
 قَرِیْبًا ۚ اَدِیْبًا مُؤَدِّیًّا مُغْنٰی عَنِ الْخَلْقِ ۚ

اور اے منصفو اے منافقو اور آئے مخلصو دُنیا ایک محدود ہے
 تک ہے اور آخرت غیر متناہی مدت تک اپنے مجاہدہ اور زہد سے
 حقِ قائل کے سوا سب کو چھوڑ دینا اپنے رب کے غیر سے اپنے قلب کو پاک
 صاف بنانا۔ سچ اس سے کہ کوئی چیز تجھ کو شکار نہ کرے یا تیرے مولا سے
 کوئی چیز تجھ کو روک نہ لے اور ٹھیکہ نہ لے پس جب مقوم آوے تو اس کو
 استعمال کر (مخلوق خداوندی) کے ہاتھ سے موافقت کے ہاتھ سے اور اس
 میں بے غمی کے قدم پر نہ کہ اختیار اور ان کی محبت کے ہاتھ سے زہد
 جب قائم رہتا ہے تو بدن میں اثر کرتا ہے پس دل میں حزن اور غم میں
 لاغری پیدا کرتا ہے اور جب یہ حزن و لاغری محقق ہو جاتی ہے تب
 حق کی طرف سے اس کی معیت اور معرفت کی غمی آتی ہے جو اس کے
 غم اور فکر کو دور کر دیتی ہے مومن ساری مخلوق اور اہل و مال و اولاد
 تک سے دل برداشتہ ہوتا ہے (صرف اپنے بدن سے، ان میں مشغول ہوتا ہے)
 اور دل شاہی قاصد کے آنے کا منتظر رہتا ہے وہ دل سے سفر کے لئے تیار
 ہو کر گویا، دروازہ شہر تک پہنچ لیا اور اپنے متعلقین کو رخصت کر چکا ہے
 اگرچہ ان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے مومن ہر وقت رخصت ہوا رہتا ہے
 وہ مخلوق میں ہوتا ہے مگر ان سے رخصت ہو چکا ہے اس کی بود و باش
 مخلوق کے ساتھ ہے اور شایع نمودار خالق کے ساتھ جب توحید قلب میں
 پیوست ہو جاتی ہے تو ظاہری عمل بھی درست ہو جاتا ہے کیونکہ وہ یکساں
 بنا دی گئی تیرے ظاہر و باطن کو قیڑی تو نگر و انداس کو مخلوق کی توجہ
 اور سیرنی کو اور انکی مدح اور مذمت کو ان دونوں (دنوی عزت و ذلت)،
 کو تو نکال کیوں نہ دیکھنا کہ تیرا مضمر گوشت (یعنی دل)، باوجود پانی و
 کھان سے تنگ ہو گیا اور تیرا قلب حقِ قائل سے اور اس کے ذکر اور اس کے
 شوق سے بے زہر ہو گیا (کہ اب دنیوی باتوں کی اس میں گنجائش ہی نہیں رہی،
 بس اس وقت اس پر یہ مضمون صادق آئے گا کہ) "اُس جگہ حکومت اللہ ہی کی ہے،"
 اب تو سچا محبِ عالم محکم حکمِ حکمِ قریبِ قریب ایسا ہو گیا کہ فاس تو نگر کی بات

مِنْ مِّنْهُمْ يَكْفِيكَ يَا جَاهِلُ تَعْلَمُ
 مِنْ جَهْلِكَ إِنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ التَّعْلَمَ وَ
 اسْتَعْلَمْتَ بِالْتَّعْلِيمِ لَا تَتَّعَبْ وَمَا يَجِيءُ
 مِنْكَ شَيْءٌ وَلَا يُفْلِحُ عَلَى يَدِكَ أَحَدٌ
 لَا أَنْ مَنْ لَا يَحْسُنُ أَنْ يَكُونَ مُعَلِّمٌ نَفْسَهُ
 فَكَيْفَ يَكُونُ مُعَلِّمٌ غَيْرًا يَا قَوْمُ لَا تَعْجَزُوا
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَهُ فَتَلَحُّقُوا بِالْكَفَّارِ اعْمَلُوا
 بِالْحُكْمِ حَتَّى يُلْحِقَكُمْ ذَلِكَ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ فَإِذَا
 تَحَقَّقَ عِنْدَكُمْ الْعَمَلُ رَأَيْتُمْ الْقُدْرَةَ حِينَئِذٍ
 يَجْعَلُ التَّكْوِينَ فِي أَيْدِي قُلُوبِكُمْ وَأَسْرَارَكُمْ
 إِذَا أَمَرْتُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابَيْنِ حَيْثُ
 قَلْبُكَ أَقْدَرُكَ عَلَى التَّكْوِينِ وَأَطْلَعَكَ
 عَلَى خِزَائِنِ سِرِّهِ وَأَلْهَمَكَ طَعَامَ فَضِيلَةٍ
 وَسَقَاءَ لَوْثِ أَيْلَاسٍ وَأَقْدَرَكَ عَلَى
 مَائِدَةِ الْغُرَبِ مِنْهُ وَكُلُّ هَذَا الْمَرْكُ
 الْعِلْمُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اعْمَلْ بِهِمَا
 وَلَا تَخْرُجْ عَنْمَا حَتَّى يَأْتِيَكَ صَدَاجُ
 الْعِلْمِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَا خُذْ إِلَيْهِ
 إِذَا أَمْسَدَ لَكَ مُعَلِّمُ الْحُكْمِ بِالْحَدِّ
 فِي كِتَابِهِ نَقْلًا لِي كِتَابِ الْعِلْمِ
 فَإِذَا تَحَقَّقَتْ فِيهِ أُنْفِصَ قَلْبُكَ وَ
 مَعَاكَ وَالنَّبِيُّ فِي مَحَبَّتِهِمَا
 اخْذْ بِأَيْدِيهِمَا وَدِيلْ خِلْمَا
 إِلَى الْمَلِكِ وَيَقُولُ لَهُمَا
 هَا أَنْتُمَا دَرَسْتُمَا

مخلوق سے بے نیاز اور خاص کفایت کے ساتھ لوگوں سے مستغنی بنا دیا جائیگا
 اے جاہل اپنے جہل کے بدلہ علم سیکھ۔ تو سیکھنا چھوڑ کر سکھانے میں لگ گیا
 فضول مشقت مت اٹھا کہ نہ (اس طرح پر) تجھ سے کچھ ہو سکے گا اور نہ
 تیرے ہاتھوں کسی کو فلاح نصیب ہوگی۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے نفس ہی
 کا استاد بن سکا وہ دوسرے کا استاد کیا بنے گا۔ صاحبو۔ حق
 تعالیٰ کی قدرت کو کمزور نہ سمجھو ورنہ کافروں میں جا شامل ہوؤ گے
 حکم (یعنی شریعت) پر عمل کرتے رہو تاکہ یہ عمل تم کو علم (لدنی) سے
 جا ملے۔ پس جب تمہارے پاس عمل متحقق ہو جائے گا تب تم کو قدرت
 نظر آئے گی۔ پس تم کوین (یعنی تصرفات عالم کے اختیارات) تمہارے قلوب
 اور اسرار کے ہاتھ میں دے دئے جائیں گے۔ جب تیرے اور اللہ کے
 درمیان قلب کے اعتبار سے پردہ نہ رہے گا تو وہ تجھ کو تکوین پر
 قدرت بخشے گا اور تجھ کو اپنے راز کے خزانوں پر مطلع کر دے گا۔
 تجھ کو اپنے فضل کا کھانا کھلائے گا اور انس کی شراب پلائے گا۔
 اور اپنے قرب کے دسترخوان پر بٹھائے گا اور یہ سب قرآن و
 حدیث پر عمل کرنے کا ثمرہ ہے۔ ان دونوں پر عمل کر اور ان سے
 باہر مت نکل۔ یہاں تک کہ علم کا مالک یعنی حق تعالیٰ تیرے پاس
 آوے اور تجھ کو اپنے پاس لے جائے۔ جب شریعت کا استاد
 کتاب شریعت کے متعلق تجھ کو (سند فضیلت اور) عداقت
 کی شہادت دے دے گا تب وہ تجھ کو کتاب علم (یعنی طریقت)
 کی طرف منتقل فرمائے گا۔ پس جب تو اس میں بھی محقق بن جائے گا
 تو تیرے قلب اور باطن کو کھڑا کر دیا جائے گا کہ نبی اُن کے
 ساتھ ہوں گے اُن کا ہاتھ تھامے ہوئے اور آپ ان کو بادشاہ
 حقیقی پر داخل فرما دیں گے اور ان دونوں سے کہہ دیں گے
 کہ لو اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔

باونویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۳ رمضان ۱۲۵۵ھ۔ مدرسہ معمرہ)

صاحبو۔ دوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف اور مخلوق اور دنیا اور جملہ ماسویٰ اللہ سے بھاگو خدا کی طرف۔ چلو اس کی جانب اور اپنے دلوں سے کیا تم نے (ارشاد خداوندی) سنا نہیں کہ آگاہ ہو جاؤ اللہ کی طرف ہر چیز جو عکس کرتی ہے پس اگر تم وہاں پہنچ گئے تو سب کچھ تم کو وہیں مل جائے گا، صاحبزادہ۔ مخلوق کی طرف بھاگو آنکھ سے رست دیکھ بلکہ فنا کی آنکھ سے دیکھ۔ ان کو نفع نقصان کی نگاہ سے نہ دیکھ بلکہ عجز و ذلت کی نگاہ سے دیکھ (کہ سب کو ناپید و عاجز سمجھو) حق تعالیٰ کو گناہ سمجھو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جس شے سے فراغت ہو چکی ہے اُس میں بکواس مت کرو دنیا سے اور جو کچھ اس میں ظاہر ہو رہا ہے سب سے فراغت ہو چکی ہے اور مخلوق سے اور جو ان میں انقلابات پیش آرہے ہیں سب سے فراغت ہو چکی ہے۔ مومن کا قلب اس سب سے فارغ رہتا ہے خصوصاً جب کہ اسباب سے متحرک اور متوکلاً نہ گذران کر ہلاکت و تب تو (فارغ البال ہونے کی حالت بہت ہی مستحکم ہوتی ہے اور اگر اسباب اور اہل و عیال اس کو حاصل ہوتے ہیں تو ان پر اعانت کی جاتی اور ان کے تحمل کی قوت اس کو دے دی جاتی ہے۔ پس اس کا دل ہر حال اپنے پروردگار کے سوا سب سے فارغ رہتا ہے کہ ہر وقت و ہر لحظہ اپنی فنایت میں مستغرق ہے۔ اس میں تبدیل و تغیر کا طالب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو حکم صادر ہوگا وہ بدلتا ہے وہ بدلتا ہے گا نہیں اور مقوم جس سے فراغت ہو چکی ہے نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔ پس نہ وہ کمی بیشی کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ اپنے مقوم کی تاخیر و تعجل کا کیوں کہ اس کو یقین ہو چکا ہے کہ مقوم کے لئے ایک وقت عین مقرر ہے

الجلس الثاني والخمسون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُكَرَةُ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدِينَةِ
ثَالِثَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَأَرْبَعِينَ وَخَمِيسًا
يَا قَوْمُ فَسِّرُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : أَهْلُ بُوَالِ اللَّهِ
مِنَ الْخَلْقِ وَالْدُّنْيَا وَمِثْلَ سَوَاهٍ فِي الْجُمْلَةِ : سَيَرُودُ
إِلَيْهِ بِقُلُوبِكُمْ : أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَلَا
إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ يَا عُلَامُ لَا تَنْظُرُوا إِلَى
الْخَلْقِ بَعَيْنِ الْبَقَاءِ : بَلِ انْظُرُوا إِلَيْهِمْ بَعَيْنِ الْفَنَاءِ
لَا تَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ بَعَيْنِ الصِّرَةِ وَالنَّفْعِ : بَلِ انْظُرُوا
إِلَيْهِمْ بَعَيْنِ الْعِجْزِ وَالذُّلِّ : وَحِجِدِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ : وَلَا تَهْذِي فِيهِمَا قَدْ
فَرَّغَ مِنْهُ : الدُّنْيَا وَجَمِيعُ مَا يَظْهَرُ فِيهَا قَدْ
فَرَّغَ مِنْهُ : وَالْخَلْقُ وَجَمِيعُ مَا يَتَقَلَّبُونَ فِيهِ قَدْ
فَرَّغَ مِنْهُ : قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فَارِغٌ مِنْ هَذَا أَكْمَلَهُ :
لَا سَيْمًا إِذَا كَانَ مُتَجَرِّدًا عَنِ الْأَنْبَابِ فَهُوَ أَكْمَلُ
بِحَاكِلَةٍ وَإِنْ جَاءَتْهُ الْأَسْبَابُ وَالْعِيَالُ فَيُعَانُ
عَلَيْهِمْ وَيُعْطِي الْقُوَّةَ عَلَى مَقَاسَاتِهِمْ : فَقَلْبُهُ فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ فَارِغٌ عَمَّا سِوَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : لَا
يَدْرَحُ فِي عَيْبَةٍ وَلَا يَزُولُ لَا يَطْلُبُ مِنْهُ التَّغْيِيرُ
وَالْتَبْدِيلُ لَا تَهْ يَكْلُمُ أَنَّ الذِّمِّيَّ قَدْ نَفَضَ لَا يَتَغَيَّرُ
وَالْقَسْمُ قَدْ فَرَّغَ مِنْهُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ : فَلَا
يَطْلُبُ زِيَادَةً وَلَا نَقْصَانًا : لَا يَطْلُبُ تَأْخِيرَ
قَسَمِهِ وَلَا إِسْرَافًا فِي حَبِيبِهِ : لِأَنَّهُ قَدْ تَحَقَّقَ
أَنَّ لَهُ وَقْتًا مُقَدَّرًا مَخْصُوصًا :

فَهُوَ دَامَتْ لَهُ هُمْ الْعَقْلُ مِنَ الْخَلْقِ وَالْطَّالِبُونَ
 لِلزِّيَادَةِ وَالْقَصْدَانِ وَالْإِسْرَارِ وَالشَّائِخِ هُـ
 الْمَجَانِينَ مَنْ رَضِيَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَافَقَهُ
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَفِي غَيْرِهِ : أَحَبَّهُ وَعَزَّزَهُ لِأَنَّهُ
 وَاسْتَصْبَحَهُ بِقَبِيَّةٍ عُمَرَاءَ عَلَى جَادَةِ مُرَادِهِ يُؤَقِّفُهُ
 ثُمَّ يَقْرَأُ بِهِ وَيَقُولُ لَهُ : أَنَا رَبُّكَ عِنْدَ تَحَرُّهِ
 وَنَقْطَعُ : كَمَا قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 أَنَا رَبُّكَ قَالَ لِمُوسَى عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ظَاهِرًا : وَيَقُولُ لِقَلْبٍ هَذَا
 الْعَارِفِ بَاطِنًا : يَسْمِعُهُ ذَلِكَ رَحْمَةً لَهُ وَلُطْفًا
 بِهِ وَكَرَامَةً لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ :
 مُنْجَرَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ظَاهِرًا : وَ
 كَرَامَةُ الْأَوْلِيَاءِ بَاطِنًا : هُمْ الْوَارِثُونَ لِلْأَنْبِيَاءِ
 يُقِيمُونَ دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْفَظُونَهُ مِنْ
 شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ : أَنْتَ جَاهِلٌ بِاللهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ وَهُمْ مَا يُدْرِيكَ يَا مُنَافِقُ
 مَا الْقَوْمُ فِيهِ وَعَلَيْهِ : أَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَمَا
 تَدْرِي مَا تَقْرَأُ أَتَعْمَلُ وَمَا تَدْرِي أَتَعْمَلُ :
 ذَلِكَ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ تُعْرِضُ عَلَيْهِمْ
 كُنْ عَاقِلًا وَتَأَذِّبْ وَتُبْ وَآخِرُ مَا عِنْدَكَ
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ وَلَا مِنْ رَسُولِهِ
 خَيْرٌ وَلَا مِنْ أَوْلِيَائِهِ خَيْرٌ : وَكَأَنَّ
 مِنْ عِلْمِهِ فِيكَ وَفِي خَلْقِ خَيْرٍ : أَلَيْسَ
 التَّوْبَةُ وَالسَّكُوتُ وَتَفَكُّرُ
 فِي مَوْتِكَ

پس مخلوق میں یہی اور اس جیسے لوگ ہی درحقیقت عقلا میں اور
 کی بیٹی یا تجل و تاخیر کے طالب درحقیقت دیوانے ہیں۔ جو شخص اللہ
 سے راضی ہو گا اس کو اس کی اور دوسرے کی ہر حالت میں حق بخائے
 اپنا موافق بنائے رکھے گا اس کو اپنی بخت و معرفت بخنے کا اور ساری
 عمر اس کو اپنی راہ مقصود پر ساتھ رکھے گا۔ اول اس کو توفیق دیگا
 اس کے بعد مقرب کرے گا اور اس کے حیران و پریشان ہونے کے وقت
 اس سے فرمائے گا کہ میں تو تیرا پروردگار موجود ہوں (پھر غم کا ہے
 کرتا ہے) جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ ”میں ہی تو
 تمہارا رب ہوں“ موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا السلام سے تو ظاہر
 فرمایا تھا اور اس عارف کے قلب سے باطن فرمائے گا کہ اس کو
 بحر مرتبہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی رحمت و شفقت کے
 سبب سنا بھی دے گا (تاکہ اس کا دل ٹھہر جائے) انبیاء علیہم السلام
 کے مگر تو ظاہر ہوتے ہیں اور اولیاء کی کرامتیں باطنی۔ وہ انبیاء
 کے وارث ہیں کہ دین خداوندی کو قائم رکھتے اور اس کو
 انسان و جن ہر دو قسم کے شیطانوں سے بچاتے رہتے ہیں۔ تو
 اللہ اور اس کے رسولوں اور ان اولیاء سے ناواقف ہے۔
 اسے منافق تو کیا جائے کہ اللہ والے کس مزے میں ہیں۔ تو قرآن
 پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ عمل کرتا ہے اور نہیں
 سمجھتا کہ کیا عمل کر رہا ہے؟ یہ بے خبری کے اعمال، دنیا ہی دنیا میں
 بلا آخرت کے۔ اور باوجود اس کے تو اللہ والوں پر اعتراض کرتا ہے
 عقل مند بن اور ادب سیکھ اور توبہ کر اور زبان بند کر۔
 نہ تجھے اللہ تعالیٰ کی خبر ہے نہ اس کے رسولوں کی خبر ہے نہ اس کے
 اولیاء کی خبر اور نہ اس کے علم کی خبر جو تیرے اور مخلوق کے
 متعلق اس کو حاصل ہے (اور جن کو تقدیر (سابقہ کہتے ہیں)
 توبہ اور سکوت لازمی پکڑ اور اپنے مرنے اور قبر کی طرف

درہ
 راپنے لوں
 کی کی طرف
 تم کو دین
 سے مت
 سے نہ دیکھ
 سمجھے، حق
 فراغت
 میں ظاہر
 ان میں
 میں کا
 سے
 کرنے کی
 اس کو
 توتوت
 دوکار
 میں
 کہ وہ
 دم
 شی
 کہ
 ہے

وَنُوبِكَ إِلَى الْقَدْرِ خَمُولًا ۖ حَتَّى تَعْلَمَ الْعِلْمَ ۖ
 اِعْمَلْ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُعْطِيكَ سُورًا
 تَسْتَضِي بِهَا دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ اِقْبَلُوا مَا اَقُولُ لَكُمْ
 وَاجْتَهِدُوا فِيهِ ۖ وَدَعُوا التَّعَلُّقَ بِالسَّابِقَةِ ۖ فَإِنَّهُ
 هُوَ مِنْكُمْ وَحَظُّ وَحِجَّةُ الْكُسَالَى ۖ مَا عَلَيْنَا
 مِنَ السَّابِقَةِ ۖ بَلْ نَشُدُّ الْأَرْسَاطَ وَنَجْتَهِدُ
 وَنَعْمَلُ ۖ وَلَا نَقُولُ قَالَ وَقُلْنَا وَلِمَ وَكَيْفَ ۖ
 لَا نَسُدُّ خَلْفِي عِلْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ نَحْنُ نَجْتَهِدُ
 وَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ
 عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۖ اِذَا انْتَهَى أَمْرُكَ
 وَقَرَّبَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَكَ إِلَيْهِ ۖ وَصَحَّ لَكَ
 هَذَا ۖ زَهْدًا ۖ فِي الدُّنْيَا وَرَغْبَةً فِي الْآخِرَةِ ۖ
 لَقِيتُ اسْمَكَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِ قُرْبِكَ
 مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَلَانُ ابْنُ فُلَانٍ مِنْ
 عَتَقَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَذَا لَكَ إِلَهِي لَا تَغَيِّرُ
 وَلَا تَبْدَلُ ۖ وَلَا يَقْنُ وَلَا يَزِيدُ ۖ فَيُخَيِّدُنِي
 يَزِيدُ أَشْكُرُكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 وَفِعْلِكَ لِاخْتِيَارَاتِ وَالطَّاعَاتِ
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَعَ ذَلِكَ لَا
 تَكْزِلُهُ الْخَوْفُ مِنْ يَدِكَ فَلَيْكَ وَلَا
 تُعْجِزُ قُدْرَتُهُ ۖ وَآمُرُ أَقُولُهُ
 عَزَّ وَجَلَّ يَسْمَحُوا لِلَّهِ
 مَا يَشَاءُ وَيُفْعِلُ
 وَعِندَكَ

کام نہ ہوں پر سوار ہو کر جائے کو سوسج تاکہ تجھ کو علم حاصل ہو۔ اللہ
 کے ساتھ معاملہ رکھ تاکہ وہ تجھ کو ایک نور عطا فرمائے جس کی
 روشنی تجھ کو دنیا و آخرت میں حاصل رہے۔ جو کچھ میں تم سے کہہ
 رہا ہوں اُس کو مانو اور اس پر عمل کرنے میں سعی کرو اور تقدیر
 کے ساتھ لٹکا رہنا کہ جیسا بھی انجام ہونا مقدر ہے بلا عمل کئے،
 چھوڑ دو۔ کہ یہ محض ہوس اور کمزوری اور کاپلوں کی محنت ہے
 ہم کو تقدیر سے کیا بحث (وہ تو خدا کی لکھت ہے اور اس کا واسطہ
 اسی سے ہے، ہم کو تو یہ چاہئے کہ کمربانڈیں اور کوشش کریں اور
 کام میں لگیں۔ نہ قال وقل اور چون وچرا کریں اور نہ علم خداوندی
 میں بحث کریں۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے باقی۔ وہ (محنت کا)
 جو چاہے کرے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کرے۔ اس
 کی بازپرس اُس سے نہ ہوگی اور بندوں سے بازپرس ہونی
 ہے۔ ”جب تیرا کام ختم ہو جائے گا اور حق تعالیٰ تیرے قلب
 کو اپنا مقرب بنائے گا اور یہ (قرب) تیرے لئے صحیح ہو جائیگا
 تب وہ تجھ کو دنیا میں بے رغبت اور آخرت میں بارغبت بنا دیگا
 اور تو اپنا نام قرب پروردگار کے دروازے پر لکھا ہوا
 پائے گا کہ ”فلان ابن فلان اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندوں
 میں سے ہے“ پس یہ وہ (لکھت) ہے جس میں نہ تغیر و تبدل
 ہوتا ہے اور نہ کمی بیشی۔ بس اس وقت اپنے پروردگار کے لئے
 تیرا شکر اور اس کے سامنے طاعات اور نیک کاموں کا کرنا
 تیرا ٹھہ جائے گا اور باوجود اس کے اپنے قلب کے ہاتھ سے
 خوف کو مت چھوڑو اور اس کی قدرت کو کمزور مت سمجھو۔
 کہیں نہ اگر اے پاتوں لوٹا کر محون بنادے تو کون ہے کہ اس کا ہاتھ
 روکے، اور اس کا ارشاد پڑھ کہ اللہ شاد دیتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
 اور قائم رکھتا ہے (جو کچھ چاہتا ہے، اور اسی کے پاس اس کی اصل

أَمْ الْكِتَابُ وَفَوَلَهُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۚ لَا تَقِفْ مَعَ ذَلِكَ الْمَكْتُوبِ ۚ إِنَّ الَّذِي كَتَبَهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ حُجُومِ ۚ الَّذِي بَنَاهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ نَقْضِهِ ۚ كُنْ أَبَدًا عَلَىٰ قَدَمِ الطَّاعَةِ وَالْخَوْفِ وَالْوَجَلِ وَالْحَذَرِ إِلَىٰ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ الْمَوْتُ وَتَعْبُدَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَىٰ الْآخِرَةِ عَلَىٰ قَدَمِ السَّلَامَةِ ۚ فَيُخَيِّدُ تَأْمَنُ مِنَ النَّعِيذِ وَالْتَبْدِيلِ ۚ يَا مَنْ يُزَاحِمُ عَجَلِهِ وَنِفَاقِهِ وَطَلَبِهِ لِلدُّنْيَا وَمُزَاحَمَتِهِ عَلَيْهَا يَا أَكْلَ الْحَرَامِ ۚ كَيْفَ تَطْمَعُ فِي ثَوْرِ الْقَلْبِ وَصَفَاءِ السِّرِّ وَالنُّطْقِ بِالْحِكْمَةِ ۚ أَلَتَقَوْمُ كَلَامَهُمْ ضَرُورَةً وَتَوَعُّدَهُمْ نَوْمًا الْغَرَقِي ۚ أَكَلُ الْمَرْطَةِ ۚ فَهُمْ عَلَىٰ ذَلِكَ إِلَىٰ أَنْ يَبْلُغَهُ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ قَدْ شَهِدُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۚ شَهِدُوا بِهَمْدٍ زَادُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَالْمَلَائِكَةُ غُلَسَا نُهُمُ يَحْمِلُونَ الْفَوَاشِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ دُنْيَا وَآخِرَةً يَا قَوْمُ ۚ إِنْ لَمْ يَبْلُغْ كَلَامِي حَالَكُمْ فَأَمْعُو بِالْإِيمَانِ وَالْقَصْدِ ۚ كَلَامِي وَجِبُّ لِقَائِي فَاسْمَعُوا بِقُلُوبِكُمْ وَأَسْرَارِكُمْ ۚ وَقَدْ كَرِهْتُ كَلَوَاهُكُمْ وَنَوَاطِنُكُمْ ۚ وَتَنَكَّرْتُ شَوْكَةَ نَعُوسِكُمْ وَأَهْوَيْتُكُمْ ۚ وَتَطَفُّي نِدَائِي شَهَوَاتِكُمْ أَشْرُ عَلَيْكُمْ

الْمَهْوَاتُ

کہت ہے " نیز اس کا یہ ارشاد کہ جو کچھ وہ کرے اس کی اس سے پوچھ نہ ہوگی اور بندوں سے پوچھ ضرور ہوگی۔ تو اس لکھت پر مطمئن مت ہو، کیونکہ جس نے اس کو لکھا ہے وہ اس کے مٹانے پر بھی قادر ہے اور جس نے اس کو بنایا ہے وہ اس کے ڈھانے پر بھی قادر ہے۔ ہر وقت طاعت و خوف اور خشیت و احتیاط کے قدم پر رہ یہاں تک کہ موت آجائے اور سلامتی کے پانودوں پر دنیا سے آخرت کی طرف عبور کر جائے۔ پس اس وقت تو تغیر و تبدیل سے بخوف ہو جائیگا۔ اسے وہ شخص جو دنیا اور دنیا کی کشمکش میں اپنے جہل و نفاق اور طلب سے گھسا جا رہا ہے۔ اور اسے حرام خود تو قلبی نور اور باطنی صفائی اور دانشمندانہ حکم کی طرح کس طرح کرتا ہے؟ انشراووں کا کلام تو بہ ضرورت اور ان کی نیند تو استغراقی اور ان کا کھانا میاروں کا سا (بادل ناخوشہ) ہوا کرتا ہے پس وہ اسی حالت پر رہتے ہیں یہاں تک کہ لکھت اپنی انتہار کو پہنچے (اور موت کا وقت آجائے) وہ فرشتوں کے مشابہ ہوتے ہیں جن کے حق میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم کیا جاتا ہے۔ وہ ان کے مشابہ بن جاتے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پس فرشتے ان کے خادم ہوتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان کے غاشیہ بردار بننے ہیں۔

صاحبو۔ اگر میری تقریر تمہاری حالت کے موافق نہ بھی ہو اور اس وجہ سے تم اس کو سمجھ نہ سکو، تب بھی اسکو ایمان و تصدیق سے سنو (اور جہلاً و مت کیونکہ) میرا کلام قلوب کیلئے توجہ (کا کام دیتا) ہے پس اس کو اپنے دل اور باطن سے سنو کہ تمہارے ظاہر و باطن کو چین نصیب ہو گا اور تمہارے نفوس و خواہشات کی شوکت ٹوٹ جائے گی اور تمہاری شہوتوں کی آگ بجھ جائیگی تمہارے حق میں سب سے بدتر چیز تمہاری شہوتیں

الَّتِي تَحِبُّ إِلَيْكُمْ الدُّنْيَا وَتَبْغِضُ إِلَيْكُمْ
الْفَقْرَ وَتُوقِعُكُمْ فِي الْمَهَالِكِ ۖ عَنْ بَعْضِ مَرْسُومِ
رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أَتَى قَالَ حَقِيقَةُ التَّقْوَى
أَنَّكَ كَوْجَمَتَ مَا فِي قَلْبِكَ وَتَوَكَّتَهُ فِي
كَلْبَتِكَ مَكْشُوبٍ وَطُفَّتَ فِيهِ الشُّوقُ لَمْ
يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ يَسْتَحْيِي مِنْهُ ۖ يَا جَاهِلُ مَا
يَكْفِيكَ أَنَّكَ غَيْرُ مُتَّقٍ ۖ حَتَّى إِذَا قِيلَ لَكَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَزَّبَ ۖ إِذَا قِيلَ لَكَ الْحَقُّ تَسْمَعُ
وَتَتَأَدُّنَ ۖ ثُمَّ إِذَا أَنْكَرَ عَلَيْكَ مُنْكَرٌ
تَعْتَظَا عَلَيْهِ وَتَسْتَفِي غَيْظَكَ مِنْهُ ۖ عَنْ أَبِيهِ
الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَتَى قَالَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ لَا يَسْتَفِي غَيْظَهُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ كُنْتُ
أُحِبُّكُمْ لَمَّا أَطَعْتُمُونِي فَلَمَّا عَصَيْتُمُونِي
بَغَضْتُكُمْ ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكُمْ لَا
لِحَاجَةٍ إِلَيْكُمْ ۖ بَلْ رَحْمَةٌ لَكُمْ ۖ
فَهُوَ يُحِبُّكُمْ لَكَ لَا لَهُ ۖ يُحِبُّ طَاعَتَكَ
لَهُ لَأَنْ تَقْعَمًا عَائِدُ إِلَيْكَ ۖ عَلَيْكَ
بِالِاسْتِعْثَالِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى مَنْ
يُحِبُّكَ وَالْإِعْرَاضِ عَمَّنْ يُحِبُّكَ ۖ
الْمُؤْمِنُونَ يَسَوْنَ كُلَّ الْأَشْيَاءِ
وَذَكَرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
فَصَلِّ لَكَ
قُرْبُهُ وَالْحَيَاةُ
بِهِ

ہیں جو دنیا کو تمہارا محبوب اور فقر کو تمہارا مبغوض بناتی اور تم کو
تباہیوں میں مگراتی ہیں۔ ایک بزرگ سے روایت ہے کہ حقیقی
تقویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل کے اندر ہے اگر تو اسکو جمع کر کے
ایک گھلے ہوئے طباق میں رکھ دے اور اس کو لیکر بازار کا گشت
لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو (اس طرح عالم
اشکا لاکر نہ پر شرم آئے اُسے جاہل تجھے اپنا متقی نہ ہونا کافی
نہ ہو اہاں تک کہ (اس سے آگے بڑھ کر جہالت اس درجہ پہنچ
گئی کہ) جب تجھے کہا بھی جاتا ہے کہ اللہ سے تقویٰ اختیار کر
تو تجھ کو غصہ آ جاتا ہے۔ جب تجھ سے حق بات کہی جاتی ہے تو تو
سُننا اور سُستی کرتا ہے اس کے بعد جب کوئی معترض تجھ پر اعتراض
کرتا ہے تو اس پر خفا ہوتا اور اپنا بخار اس سے نکال لیتا ہے
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے
فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ڈر کرتا ہے وہ اپنے غصہ کا بخار نہیں
نکالا کرتا ۚ حق تعالیٰ نے اپنے ایک فرمان میں ارشاد فرمایا ہے
کہ جب تک تم میری اطاعت کرتے رہے تو میں تم کو محبوب
بجھتا رہا اور جب تم میری نافرمانی کرنے لگے تو میں بھی تم سے
بغض رکھنے لگا۔ حق تعالیٰ جو تم سے محبت کرتا ہے تو تمہارا
حاجت مند ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ صرف تم پر شفقت
کے سبب کرتا ہے۔ پس وہ تجھ کو محبوب بناتا ہے تیرے ہی نفع
کے لئے نہ کہ اپنے نفع کے لئے۔ تیرا اس کی اطاعت میں رہنا جو
اس کو پسند ہے تو اسی لئے پسند ہے کہ اسکا نفع تجھ کو پہنچے گا۔
تجھ پر لازم ہے کہ جو ذات تجھ کو تیرے ہی لئے چاہتی ہے اس
پر متوجہ اور مشغول رہے اور جو تجھ کو اپنے لئے چاہتا ہے اس
سے رُخ پھیرے۔ مومن نے تمام چیزوں کو بھلا دیا اور اپنے
مولا جل جلالہ کو یاد رکھا۔ پس اس کا قرب اور اس کی

وَمَعَهُ صَحْبٌ تَوَكَّلْهُ فَلَا جَرَمَ لَكَاهُ الْعَمَامُ دُنْيَا
وَأُخْرَىٰ إِذَا صَحِبْتَ تَوَكَّلْ الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَحَّيْدَهُ
عَامِلَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا عَامَلَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِعْطِيهِ مَعْنَاهُ وَحَالَهُ لَا لَقَبَهُ
يُطْعِمُهُ مِنْ طَعَامِهِ وَيَسْقِيهِ مِنْ شَرَابِهِ وَ
يَسْكُنُهُ فِي دَهْلِيٍّ دَارَةٍ لَا أَتَىٰ يُعْطِيهِ مَعِينٌ
مَقَامٌ فِي بَيْتِهِمْ نَسَبُهُ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ
الْمَعْنَى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّورَةُ بِأَمَّا تَسْتَعِجِي
فَلَحَمْلَكَ حِرْصَكَ عَلَىٰ أَتَىٰ تَحْدِثُ الظَّلَمَةَ
وَتَأْكُلُ الْحَرَامَ إِلَىٰ مَتَىٰ تَأْكُلُ وَتَحْدِثُ
الْمُلُوكَ الَّذِينَ تَحْدِثُهُمْ بِإِزْوَالِ مُلْكِهِمْ
عَنْ قَرَارِيْثٍ وَتَتَوَلَّىٰ خِدْمَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
الَّذِي لَا يَزُولُ بِكُنْ عَاقِلًا وَاقْنَعْ بِالْيَسِيرِ
مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْكَثِيرُ مِنَ الْآخِرَةِ
تَنَاوَلِ الْأَقْسَامَ بِبَيْدِ زُهْدِكَ وَيَكُونُ
تَنَاوُلًا عَلَىٰ بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَيْدِ
قُدْرَتِهِ وَفِعْلِهِ وَمَعَهُ لَا مَمَّ الدُّنْيَا
وَرَبِّهَا وَلَا عَلَىٰ أَبْوَابِ السَّلَاطِينِ
فِي صُغْبَةِ الطَّبَعِ وَالْهَوَىٰ وَالشَّيْطَانِ
وَالْعَوَاقِمِ إِذَا تَنَاوَلْتَ الدُّنْيَا
وَقَلْبُكَ عَلَىٰ بَابِ رَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ تَكُونُ الْمَلَائِكَةُ
وَأَزْوَاجُ الْأَنْبِيَاءِ
حَوْلَكَ
نَشْتَان

معیت میں زندگی اس کو حاصل ہوئی۔ اس کا توکل صحیح ہو گیا
لہذا حق تعالیٰ دنیا و آخرت کے متعلق اس کی تمام ہمت کا کھیل
ہو گیا۔ جب سون کا توکل اور توحید صحیح ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ
اس سے وہ برتاؤ فرماتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
فرمایا تھا۔ اس کو ابراہیم علیہ السلام کا لقب نہیں بلکہ آپ
کے معنی اور آپ کا حال عطا فرماتا ہے آپ کے کھانے
میں سے اس کو کھلاتا اور آپ کے پینے میں سے اس کو پلاتا
اور آپ کے دروازے کی دہلیز پر اس کو سکونت بخشتا ہے
نہ یہ کہ آپ کا مرتبہ ہی اس کو عطا کر دیتا ہے دیکھو نیکہ کوئی ولی
کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، پس اس وقت اس کا نسب
آپ سے صحیح ہو جاتا ہے بلحاظ معنی نہ کہ بلحاظ صورت۔ تجھے شرم
نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھ کو ظالموں کی خدمت گاری اور
حرام خوری پر آمادہ کر دیا۔ تو کب تک (حرام) کھاتا اور (دنیا
کے اُن ظالم) بادشاہوں کا خدمت گار بنا رہے گا جن کی
خدمت میں لگا ہوا ہے۔ ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائیگی
اور تجھے حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑیگا جس کی ذات کو
کبھی زوال نہیں۔ عاقل بن اور قلیل دنیا پر قناعت کر تاکہ تجھ کو
آخرت کثیر حاصل ہو معصوم کو اپنے زہد کے ہاتھ سے کھا اور تیرا خورد
نوش تیرے مولیٰ جل جلالہ کے دروازے پر اس کی قدرت اور
اس کے فعل کے ہاتھ سے اور اس کی معیت میں ہونے کو دنیا
کی معیت میں اور دنیا کے ہاتھ سے۔ اور نہ بادشاہوں کے
دروازوں پر طبیعت و خواہش اور شیطان و عوام الناس
کی صحبت میں۔ جب تو دنیا کو اس طرح کھائیگا کہ تیرا قلب
تیرے پروردگار کے آستانہ پر ہوگا تو فرشتے اور انبیاء علیہم السلام
کی رحمتیں تیرے ارد گرد ہوں گی۔ پس بڑا فرق ہے ان

مَبَیِّنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَالْحَالَيْنِ أَنْتُمْ عَقَلٌ
 قَالُوا لَا تَأْكُلْ أَسْمَانًا مِنَ الدُّنْيَا فِي لَحْمٍ
 وَلَا فِي بُيُوتِنَا وَلَا تَأْكُلْ الْأَعْنَادَ كَأَرْزَاقِهِمْ
 يَأْكُلُونَ فِي الْجَنَّةِ وَالْعَارِفُونَ يَأْكُلُونَ عِنْدَكَ
 وَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْمُحِبُّونَ لَا يَأْكُلُونَ فِي الدُّنْيَا
 وَلَا فِي الْآخِرَةِ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ أَسْمَانٌ
 وَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَنَظَرُكُمْ إِلَيْهِ
 بِأَعْيُنِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ شَفَعَاءُ عَمَّا فِي الْآخِرَةِ
 يَوْمَئِذٍ وَكَأَنَّكُمْ دُونَ غَيْرِهِ فَلَمَّا سَمِعَ
 الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ غَلَبَ الْكُفْرُ بِهِمْ فَكَرَّرَ عَلَيْهِمْ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ مُؤَبَّدَةً وَأَمَرَهُمْ بِتَنَاقُلِهَا
 فَاتَّخَذُوا مِنْهَا سَجَرًا لِأَمْزِجَتِ الشَّيْءَ بَلْ مَعَ
 النُّجْمَةِ وَالْفَيْضِ عَنْهَا فَعَلُوا ذَلِكَ مَوَافَقَةً
 لِلْقَدَرِ وَحَسَنَ أَدَبٍ مَعَ الْقَدَرِ فَمَلُّوا
 وَاحْتَدُوا وَهُمْ يَقُولُونَ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُنَا نَزِيلُ
 تَعْلَمُونَ أَنْ قَدْ رَضِينَا بِكَ دُونَ غَيْرِكَ وَ
 رَضِينَا بِالْجُودِ وَالْعَطَشِ وَالْعُرَى
 وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنْ تَكُونَ
 عَلَى بَابِكَ مَطْرُوحِينَ لَمَّا رَمَوْا
 بِذَلِكَ وَفَرَّ دَوَائِمُ لِقَائِهِمْ
 الظَّامِينَ عَلَيْهِ نَظَرُ
 إِلَيْهِمْ لَفَزَ الرَّحْمَةِ
 فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ بَدَلُ
 دَلِيمُ

دونوں جگہوں اور دونوں حالتوں میں۔ اللہ والے ہی عقل مند
 ہیں جنہوں نے کہہ دیا کہ ہم اپنے دنیوی مقسم نہ راستہ میں
 کھائیں گے اور نہ اپنے گھروں میں۔ ہم تو پس اسی کے پاس
 کھائیں گے۔ اہل زہد جنت میں کھائیں گے اور اہل معرفت
 خدا کے پاس کھاتے ہیں۔ حالانکہ ہیں دنیا میں۔ اہل محبت نہ دنیا
 میں کھاتے ہیں اور نہ آخرت میں۔ ان کا کھانا پینا تو انیس اور
 اپنے پروردگار کا قرب اور اس کا نظارہ ہے۔ انہوں نے
 دنیا کو آخرت کے بدلہ بیچ دیا اور اس کے بعد آخرت کو اپنے
 پروردگار مالک دنیا و آخرت کے قرب کے عوض بیچ ڈالا۔ خدا
 کی سچی محبت والوں نے دنیا و آخرت کو ذات حق کے بدلہ فروخت
 کر دیا اور سب کو چھوڑ کر اسی کے طالب بنے۔ پس جب خرید و
 فروخت تمام ہو گئی تو دریائے کرم میں جوش آیا۔ پس بطور
 بخشش دنیا اور آخرت کو ان پر واپس کر دیا اور ان کو حکم
 فرمایا دونوں کے کھانے کا۔ پس انہوں نے باوجود شکم سیر
 ہونے بلکہ بدمضمیٰ اور دونوں سے مستغنی ہونے کے محض حکم کی وجہ
 سے ان کو لے لیا۔ یہ انہوں نے تقدیر کی موافقت اور تقدیر
 کے ساتھ حسن ادب کی خاطر کیا کہ مقدر سے انکار کرنا گویا علم
 الہی کے خلاف کرنے پر آمادہ ہونا ہے) وہ قبول کرتے اور لیتے
 جاتے اور یوں کہتے جاتے ہیں کہ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم
 کیا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے آپ ہی کو پسند
 کیا ہے دوسرے کو نہیں۔ ہم راضی ہوئے جبکہ آپ پر بیعت
 عریانی پر اور ذلت و اہانت پر اور اس پر کہ آپ کے دروانے
 پر پڑے رہیں۔ جب اس پر راضی ہوئے اور انہوں نے اپنے نفسوں
 سے اس پر اطمینان رکھنے کا عہد لے لیا تو حق تعالیٰ نے ہنگامہ رمت
 ان کی طرف نظر فرمائی۔ پس ذلت کے بعد انکو عزت بخشی

وَأَعْنَاهُمْ نَحَلْ فَقَرُّهُمْ وَمَنْعَهُمْ لَقَرُّهُمْ مِنْهُ
 دُنْيَا وَآخِرَةً ۚ الْمُؤْمِنُونَ يُزْهَدُونَ فِي الدُّنْيَا
 فَيَزِيلُ الزُّهْدُ وَسَمَّ بَاطِنُهُ وَدَنَّهُ وَكَذَلِكَ
 فَيَأْتِي الْآخِرَةَ فَيَسْكُنُ قَلْبُهُ ۚ ثُمَّ تَأْتِي
 يَدُ الْغِيَرَةِ فَتُزِيلُهَا عَنْ قَلْبِهِ ۚ وَتُعَلِّمُهُ أَنَّ
 حِجَابًا عَنْ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَيَسْتَبْدِلُ
 يَتَزَلُّهُ الْإِسْتِغَالُ بِالْحَقِّ فِي الْجَمَلَةِ ۚ وَمَثَلُ
 أَوَامِرِ الشَّرْعِ وَحِفْظِ حُدُودِ الْمَشْرُوكَةِ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَوَا ۚ تَنْفَعُهُ عَيْنَا الصِّدْقِ
 فَيَبْصُرُ عِيُوبَ نَفْسِهِ وَعِيُوبَ الْمَخْلُوقَاتِ ۚ
 فَلَا يَسْكُنُ إِلَى غَيْرِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
 يَسْمَعُ مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يَعْقِلُ عَنْ غَيْرِهِ وَلَا
 يَسْكُنُ إِلَى غَيْرِ وَعُدَّة ۚ وَلَا يَخَافُ مِنْ
 غَيْرِهِ وَعِيْدُهُ ۚ يَتَزَلُّهُ الشُّغْلُ بِغَيْرِهِ وَ
 يَسْتَحِلُّ بِهِ ۚ فَإِذَا تَمَّ هَذَا فَهُوَ فِيمَا لَا عَيْنٌ
 رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى
 قَلْبِ بَشَرٍ يَا عَلَّامُ اسْتَغْلِ نَفْسَكَ
 انْفَعْ نَفْسَكَ ثُمَّ غَيْرَكَ ۚ لَا تَكُنْ
 كَالشَّمْعَةِ تُحَوِّقُ هِيَ نَفْسَهَا وَ
 تُضَيُّ لِنَارِهَا لَا تَدْخُلُ
 فِي شَيْءٍ بِكَ وَبِهَوَاكَ وَ
 نَفْسِكَ ۚ الْحَقُّ عَزَّ وَ
 جَلَّ إِذَا أَرَادَكَ
 لَا مُسِيرَ

اور افلاس کے بعد ان کو تو نگری عطا کی اور دُنیا و آخرت میں اپنا
 تقرب ان کو نصیب فرمایا۔ مومن دُنیا میں زہد اختیار کرتا ہے
 پس زہد اس کے باطن کا میل کچل اور غبارِ زائل کر دیتا ہے۔
 تب آخرت آتی ہے پس اس کا دل ٹھیر جاتا ہے۔ اس کے بعد
 دستِ غیرت آتا ہے پس آخرت (کے خیال) کو اس کے قلب سے
 زائل کر دیتا ہے اور اس کو جتا دیتا ہے کہ یہ بھی حق تعالیٰ سے مجاہد
 دیکھو کہ حق تعالیٰ کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس قلب میں آوے
 جس میں اسکے سوا کوئی دوسرا بھی موجود ہو، پس اس وقت وہ
 تمامی مخلوقات سے دل بستگی چھوڑ بیٹھتا ہے اور شریعت کے احکامات
 کی تعمیل کرتا اور اس کی ان حدود کو جو اس کے اور عام آدمیوں
 کے درمیان مشترک ہیں محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی چشمِ بصیرت کھل
 جاتی ہے پس وہ اپنے نفس کے عیوب اور مخلوقات کے عیوب
 آگاہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنے پروردگار کے سوا کسی سے
 دل نہ لگتا ہے اور نہ کسی کی بات پر کان دھرتا ہے اور نہ کسی کی
 سمجھتا ہے اور نہ اسکے سوا دوسرے کے وعدوں پر مطمئن ہوتا ہے
 اور نہ دوسروں کی دھمکیوں سے ڈرتا ہے دوسرے کے ساتھ
 مشغولیت بالکل ترک کر دیتا اور اسی کا شغل ہنسنے لیتا ہے پس
 جب میلِ کامل ہو جائے تو وہ اس (بے مثل لذت) میں ہے جو نہ
 کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر نے لپڑ کا خیال
 گذرا۔ صاحبِ جزا وہ اپنے نفس (کی اصلاح) میں مشغول ہوا اسکے بعد
 دوسروں کی (فکر کجی) اپنے نفس کو (پہلے) فائدہ پہنچا پھر دوسرے کی شمع
 کی طرح مت بن کہ دوسروں کو روشنی بخشتی ہے اور اپنے نفس کو جلاتی
 ہے کسی شے میں بھی بطور خود اور اپنی خواہش اور نفس کی خاطر مت
 داخل ہو (چہ جائیکہ دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہونا)
 حق تعالیٰ جب تجھ سے کوئی کام لینا چاہیگا تو تجھ کو خود ہی اسکے

هَيَّا لَكَ ۖ إِنَّ أَرَادَكَ لِنَفْعِ الْخَلْقِ رَدَّكَ
 إِلَيْهِمْ وَأَعْطَاكَ ثَبَاتًا وَمَدَّ أَرَادَهُ لَهُمْ قُوَّةً
 عَلَى مُقَاسَاتِهِمْ ۖ يُوسِّعُ قَلْبَكَ لِلْخَلْقِ وَلَيُشْرَحُ
 صَدْرَكَ وَيَقْدِرُ فِيهِ الْحُكْمُ ۖ يُلَاحِظُ
 بَاطِنَكَ وَيُسِرُّ إِلَى سِرِّكَ ۖ عَجِبْتَ لِي يَكُونُ
 هُوَ لَا أَنْتَ ۖ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ ۖ اذْهَبْ
 قَوْلَهُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً ۖ مَا قَالَ أَنْتَ
 جَعَلْتَ نَفْسَكَ ۖ قَالَ لَقَوْمٌ لَا أَرَادَهُ لَهُمْ وَلَا
 اخْتِيَا ۖ بَلْ هُمْ فِي حُجْرٍ أَمْرٍ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَفَعَلِهِ وَتَلَّ بَيْرَهُ ۖ مَا أَرَادَتْهُ ۖ يَا مُنْعَزِلًا
 عَنِ الطَّرِيقِ الْمُسْتَفِيقَةَ ۖ لَا تَحْتَجُّ بِشَيْءٍ فَمَا
 لَكَ حُجَّةً ۖ الْحَاذِلَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ ۖ الْحَلَالُ
 بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ ۖ مَا أَوْحَىٰكَ عَلَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَا أَقَلَّ خَوْفَكَ
 مِنْهُ ۖ مَا أَكْثَرَ تَهَامًا وَنَكَرًا بِرُؤُوسِهِمْ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ خَفَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ
 تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ۖ
 أَهْلُ الْيَقَظَةِ رَأَوْا
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِأَعْيُنِهِمْ
 فَاجْتَمَعَتْ
 شَتَاتُهُمَا

لئے تیار کر دیگا۔ اگر تجھ سے مخلوق کو نفع پہنچانا چاہیگا تو تجھ کو ہر کسی
 طرف واپس فرمایگا اور تجھ کو استقلال اور ان کی دل دہی اور
 ان کی ایذاؤں کے برداشت کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لئے
 تیرے قلب میں وسعت عطا کرے گا اور تیرا سینہ کھول دیگا
 اور اس میں حکمت و دانش القا فرمایگا تیرے باطن کو ملاحظہ
 اور تیرے اندرون سے راز داری فرماتا رہیگا پس اس وقت ہی
 ہوگا نہ کہ تو کہ سب سامان بھی اسی کے لئے ہوئے ہیں اور نتیجہ و
 ثمرہ بھی وہی ظاہر فرمایگا کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا
 کہ اے داؤد ہم نے تمکو خلیفہ بنادیا زمین میں ذرا پہنچے تمکو خلیفہ
 بنادیا کے ارشاد کو غور کی نگاہ سے دیکھ۔ یوں نہیں فرمایا کہ تم نے
 اپنے آپکو خلیفہ بنالیا۔ پس اللہ والوں کا نہ کوئی ذاتی ارادہ ہوتا ہے
 نہ اختیار بلکہ وہ محض حق تعالیٰ کے حکم اور فعل اور تدبیر اور ارادہ
 کے تحت میں ہوتے ہیں۔ اسے سیدھے راستہ سے پہنچے ہوئے
 شخص تو جھٹیں مت کر کہ تیرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہے
 شاہراہ تیرے سامنے ہے۔ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر
 ہے (پھر اپنی کٹ جھتی سے حرام کو حلال کس طرح بنا سکتا ہے)
 تو حق تعالیٰ پر کس درجہ بے حیا بنا ہوا ہے۔ تیرا اس سے
 خوف کس درجہ کم ہو گیا اور تو اس کے ملاحظہ کو کقدر زیادہ
 ہلکا سمجھے ہوئے ہے کہ خطا پر آؤ کرنے میں مطلق بھی نہیں
 جھکتا (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
 آپ نے فرمایا ڈر اللہ سے گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس
 اگر یہ (مرتبہ حاصل نہ ہو کہ) تو اس کو دیکھ رہا ہے (تو یوں
 ہی سمجھ کہ) وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے (اتنا سمجھنے سے بھی اس کی
 معصیت کرتے مشرم آئیگی) بیداری والوں (اہل اللہ) نے حق
 تعالیٰ کو اپنے قلوب سے دیکھ لیا پس انکا انتشار دلجمی بن گیا۔

تجھ کو ہسکی
دہی اور
کے لئے
دول دیگا
کو ملاحظہ
موت ہی
اور نتیجہ
وہیں سنا
کو خلیفہ
میاں کہ تمہ
دہ ہوتا ہے
اور ارادہ
ہمے ہوئے
ہیں ہے
میں بھی ظاہر
سکتا ہے
سے
زیادہ
ہیں
یت ہے
پس
توین
س کی
نے حق

اِسْكَبَتْ فَصَارَتْ شَيْئًا وَاحِدًا تَتَسَاوَى الْحُجُبُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ ۚ حُجِيتِ السَّالِي وَبَقِيَّتِ الْمَعَانِي ۚ
وَلَقَطَعْتَ الْاَوْصَالَ وَانْخَلَعْتَ الْاَزْبَابُ فَاَكُمُ
يَبْقَى لَهُمْ سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ لَا كَلَامَ لَهُمْ
وَلَا حَرَكَةَ وَلَا فَحْرَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَصْمَ لَهُمْ هَذَا ۚ
فَاِذَا صَمَّ فَقَدْ تَمَّ اَمْرُ فِى حَقِّهِمْ ۚ اَوَّلُ مَا
خَرَجُوا مِنْ رَقِّ الدُّنْيَا وَالْعُبُودِيَّةِ لَهَا ۚ ثُمَّ
مَتَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِى الْجُمْلَةِ ۚ لَا يَزَالُونَ
فِى مَعَامَلَتِهِ وَفِى بَيْتِهِ فِى اَبْلَاءٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ
يَعْمَلُونَ ۚ فَالْاَسْرُ هُوَ الْمَلِكُ وَالْقَلْبُ وَزِيْرُهُ وَ
النَّفْسُ وَاللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ حَدِّمْ بَيْنَ اَيْدِيهِمَا
اَلْاَسْرُ يَسْتَقِي مِنْ بَحْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَلْبُ
يَسْتَقِي مِنَ السِّرِّ ۚ وَالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ تَسْتَقِي
مِنَ الْقَلْبِ ۚ وَاللِّسَانُ يَسْتَقِي مِنَ النَّفْسِ ۚ وَ
الْجَوَارِحُ تَسْتَقِي مِنَ اللِّسَانِ ۚ اِذَا كَانَ
اللِّسَانُ صَالِحًا صَلَّمَ الْقَلْبُ ۚ اِذَا كَانَ
فَاسِدًا اَهْلًا ۚ يَحْتَاجُ لِسَانُكَ اِلَى
لِحَاظِ التَّقْوَى وَكَوْنِهِ عَنِ الْكَلَامِ
بِالْهَدْيِ اِنْ وَالنَّفَاقِ ۚ فَاِذَا
وُصِّتَ عَلَى ذَلِكَ اُنْقَلَبَتْ فَصْلَةً
اَلْقَلْبُ ۚ فَاِذَا تَمَّ لَهُ هَذَا
تَنَوَّرَ وَظَهَرَ النُّورُ مِنْهُ
اِلَى اللِّسَانِ وَالْجَوَارِحِ ۚ
فَيُحْيِي
يَكُونُ

ان کے پرگندہ اجزاء، دھل ڈھلا کر سب ایک چیز بن گئے اور
انکے اور حق تعالیٰ کے درمیان کے پرے یکے بعد دیگرے گرتے
چلے گئے۔ الفاظ ملیا میٹ اور معنے باقی رہ گئے۔ سارے تعلقات
منقطع ہو گئے اور وسائل برخواست۔ پس ان کے لئے بحر حق تعالیٰ
کے کوئی نہ رہا۔ جب تک ان کے لئے یہ حال صحیح نہ ہو جائے، نہ
ان کے لئے کلام ہے نہ حرکت ہے اور نہ کسی شے کی مسرت، اور
جب یہ صحیح ہو گیا تو ان کے حق میں کام پورا ہو لیا۔ اول وہ دنیا
کی غلامی اور اس کی پرستش سے باہر نکلے۔ اس کے بعد حق
تعالیٰ کے سوا سب سے ہی باہر ہو گئے۔ خدا کے ساتھ معاملہ
کرنے میں اور اس کے گھر کے اندر وہ ہمیشہ امتحان میں رہتے ہیں
تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے کام کرتے ہیں۔ پس باطن تو (گویا) بادشاہ
ہے اور قلب اس کا وزیر ہے اور نفس اور زبان اور دوسرے
اعضاء یہ سب ان دونوں کے حاضر باش خدمتگار ہیں۔ باطن
تو بحر خداوندی سے سیراب ہوتا ہے اور قلب باطن سے سیراب
ہوتا ہے اور نفس مطمئنہ قلب سے سیراب ہوتا ہے اور زبان
نفس سے سیراب ہوتی ہے اور باقی اعضاء زبان سے سیراب
ہوتے ہیں (اور اس طرح پر باطن کی نورانیت بدن کے سارے
اعضاء پر ظاہر ہو جاتی ہے) جب زبان صلاحیت پذیر ہوتی
ہے تو قلب بھی صالح ہوتا ہے۔ اور جب زبان بگڑتی ہے تو
قلب بھی بگڑ جاتا ہے۔ تیری زبان کو باگ تغویٰ کی، اور
بگو اس اور نفاق کی بک بک سے تو بہ کے لگام کی ضرورت ہے
پس جب تو ہمیشہ اس پر قائم رہیگا تو زبان کی فصاحت قلب
کی فصاحت سے بدل جائیگی۔ پھر جب قلب کے لئے پوری طرح
یہ مضمون حاصل ہو جائیگا تو اس میں نور آجائیگا اور وہ نور
اس سے نکل کر زبان اور دوسرے اعضاء پر ظاہر ہوگا۔ پس

النُّطْقُ بِالسَّانِ الْقُرْبُ وَفِي حَالَةٍ قُرْبٍ لَا
لِسَانَ لَهُ لَا دُعَاءَ لَهُ وَلَا ذِكْرَ لَهُ ۚ الدُّعَاءُ
وَالذِّكْرُ وَالْكَلَامُ فِي الْبُعْدِ ۚ آمَنَّا فِي الْقُرْبِ
السُّكُوتُ وَالْخُودُ وَالْقَنَاعَةُ بِالنَّظَرِ وَالشَّمْتَةُ
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرَاكَ فِي الدُّنْيَا يَعْنِي
قَلْبِهِ وَفِي الْآخِرَةِ يَعْنِي رَأْسِهِ ۚ وَآمَنَّا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الثَّلَاثُ وَالْمُحْشَوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَشِيَّةُ الثَّلَاثَةِ فِي الْمَدِينَةِ
سَلَامٌ عَشْرَ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
لَا بُدَّ مِنَ الْإِخْتِيَارِ وَالْإِبْلَاءِ ۚ وَلَا سِيَّمَا
لِلْمَدْعَيْنِ ۚ بَلَاغُ الْإِبْلَاءِ وَالْإِخْتِيَارِ لَا دَعَى
الْوَلَايَةِ خَلْقُ كَرِيمٍ ۚ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وَمِنْ
الْبَلَاءِ يَا بُولَايَةِ كَيْ لَا تَدْعَى ۚ وَمِنْ جُمْلَةِ عِلَامَةِ
الْوَلَايَةِ صَبْرُكَ عَلَى إِذْيَةِ الْخَلْقِ وَالنَّجَا وَرُغْمَتِهِ ۚ
أَلَا وَبِئْسَ عِبَادٌ يَتَعَامُونَ عَمَّا يَتَرَوْنَ مِنَ الْخَلْقِ وَ
يَتَطَارَشُونَ عَمَّا يَسْمَعُونَ مِنْهُمْ ۚ قَدْ وَهَبُوا
لَهُمْ أَعْرَاضَهُمْ ۚ حُكْمُكَ لِلشَّيْءِ يُعْنَى وَيُصْمَرُ
أَحَبُّوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَفَعَمُوا وَفَعَمُوا
عَنْ غَيْرِهِ ۚ يَلْقَوْنَ الْخَلْقَ بِالْكَلَامِ

الطَّيِّبِ وَالسَّرِيفِ
وَالْمَدَارِقِ

ۛ

اُس وقت بولنا قرب حق کیمالت میں اور قرب والے ہی کی زبان
ہوگا کہ اس شخص کیلئے تو نہ زبان ہوگی نہ دُعا مانگنا اور نہ اسکا ذکر
کرنا۔ ذکر اور کلام تو بُعد کی حالت میں ہو کر رہتا ہے اور قرب کی
حالت میں تو سکوت اور افسردگی اور نظارہ پر اکتفا اور اسی کا
مزہ لئے جاتا ہے۔ بارالہا ہر کچھ بھی ان میں سے بنا دے جو تجھ کو
دُنیا میں اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں
چہرہ کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور عطا فرما ہر کچھ دُنیا میں بھی
خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہر کچھ دوزخ کے عذاب سے۔

تریلینویں مجلس

(سہ شنبہ - بوقت شام - ۷ ارمضان ۱۰۰۰ھ مدرستہ معمرہ)

آزمایش و امتحان ہونا ضروری ہے خصوصاً دعویٰ کر نیوالوں کا
اگر امتحان و آزمائش نہ ہوتی تو بہتیری مخلوق دلی ہونیکا دعوائے
کرنے لگتی اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مصیبت
تعینات کی گئی ہے ولایت پر تاکہ ہر شخص اس کا دعویٰ نہ کر سکے
اور منجملہ دلی کی علامتوں کے ایک یہ بھی ہے کہ مخلوق کی اذیت
پر صبر اور اُن سے درگزر کرے۔ اولیاء جو کچھ (ترجیحی نظریں اور
برے برتاؤ) عنوق کی طرف سے دیکھتے ہیں اس سے اندھے اور
جو کچھ (ناگوار و تلخ کلمات) ان سے سنتے ہیں اس سے بہرے بن
جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنی آبرم کو اُن کے لئے ہبہ کر دیا ہے کہ
جو چاہو کہ وہم مطالبہ نہ کریں گے) تیرا ہر کسی شے کو محبوب سمجھنا
اندھا اور بہر ایں ادا کرتا ہے (چونکہ) انھوں نے حق تعالیٰ کو
محبوب بنا لیا ہے اس لئے دوسروں سے اندھے بہرے بن گئے وہ
مخلوق سے خوش کلامی و نرمی و مدارات کے ساتھ ملتے ہیں اور کبھی
(ان کو مصیبت کا ترکب دیکھ کر) حق تعالیٰ کی غیرت کے سبب

ہی کی زبان
نہ اسکا ذکر
در قرب کی
اور اسی کا
جو جھ کو
خستیں
میں بھی
نہا ہے۔
(
بالوں کا
دوے
بت
کر سکے
ذیت
ری اور
ہے اور
بن
ہے کہ
نا
لے کو
نہ
بھی
ب

وَتَارَةً يَتَضَبُّونَ عَلَيْهِمْ غَيْرَةَ لِلَّهِ عَنَّا وَجَلَّ وَوَأَقَّةً
فِي غَضَبِهِ هُمْ أَطْبَاءٌ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ يَكُلُّ مَرَضٌ
دَوَاءً ۚ الطَّبِيبُ لَا يَدَاوِي كُلَّ الْمَرَضِ يَدَوِّ
وَاحِدٍ ۚ هُمْ مَنَ حَيْثُ قُلُوهُمُ وَمَعَانِيهِمْ مَنَ
يَدِي الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ كَا مَعَابِ النِّمَافِ أُولَئِكَ
كَانَ جَدْرُ بِلْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُهُمْ ۚ وَهُوَ لَا
يَدُ الْقُدْرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاللُّطْفِ تَقْلِبُهُمْ ۚ يَدُ
الْمَعْبُودِ تَقْلِبُ قُلُوبَهُمْ وَتَقْلِبُهَا مِنْ حَالٍ إِلَى
حَالٍ ۚ دُنْيَاهُمْ يَطْلُبُ الدُّنْيَا وَأَخْرَاهُمْ يَطْلُبُ
الْآخِرَى وَرَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ لَا يَبْتَغُونَ بَشِيئَةً
إِذَا طَلَبَتِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَهِيَ عِنْدَ هُمْ بِدَلْوِهَا
وَإِذَا طَلَبَتْ مِنْهُمْ ثَوَابُ الْآخِرَةِ بِدَلْوَةٍ يُعْطُونَ
لِلدُّنْيَا لِلْفَقْرِ أَوْ مِنْهُمْ وَيُعْطُونَ ثَوَابُ الْآخِرَةِ
لِلْمُقَدَّرِينَ فِي طَلِبِهَا ۚ يَتَرَكُونَ الْمُحَدَّثَ
لِلْمُحَدَّثِ وَيَتَرَكُونَ الْمُحَدَّثَ لَهُمْ ۚ
يَهْبُونَ الْقِشْرَ لَأَنَّ مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَتَضَرَّ وَالطَّلَبُ لَهُ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُ
هُوَ اللَّبْتُ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
أَنَّهُ قَالَ لَا يَفْهَمُ فِي دَجَّةِ الْفَلَسِقِ
إِلَّا الْعَارُفُ نَعْمَ يَا مَرْكَ وَبِنَاهَا وَ
يَحْتَمِلُ أَذَاهُ ۚ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى هَذَا
إِلَّا الْعَارُفُونَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ
أَمَّا الْكُفَّادُ وَالْمُتَّادُ وَالْمُطَّوِّ
لَا دَكَيْفَ لَا يَرْحَمُونَ
النَّصَاةَ وَهُمْ

اور غضب خداوندی کی موافقت میں اُن پر غصہ بھی ہوتے ہیں۔
وہ (چونکہ روحانی) طبیب ہیں اس لئے خوب جانتے ہیں کہ ہر مرض
کی دوا جدا ہے (پس کہیں خاطر داری نافع ہے اور کہیں غصہ) طبیب
ساری بیماریوں کا ایک ہی دوا سے علاج نہیں کیا کرتا۔ وہ اپنے
قلوب اور معانی کے لحاظ سے حق تعالیٰ کے سامنے ایسے ہیں جیسے
اصحاب کہف۔ ان کو تو جبریل علیہ السلام ادھر ادھر دہر پلٹتے ہیں اور
ان کو دست قدرت و رحمت و شفقت پلٹتا ہے۔ دست محبت
اُن کے قلوب کو پلٹے دیتا اور ایک حال سے دوسرے حال کی
طرف منتقل کرتا رہتا ہے (کہ کبھی قبض ہے اور کبھی بسط) اُن کی دُنیا
طالبان دُنیا کے لئے ہے کہ جس نے جو مانگا وہ اس کو دے دیا۔
اور اُن کی آخرت طلبگارِ ابنِ آخرت کے لئے ہے اور اُن کا
پروردگار جل جلالہ خاص اُن کے لئے ہے۔ وہ کسی شے میں بخل
نہیں کرتے۔ جب دُنیا اُن کے پاس ہو اور کوئی ان سے مانگے تو
اس کو دے دیتے ہیں اور جب ان سے آخرت کا ثواب طلب کیا
جائے تو وہ اس کو بخش دیتے ہیں۔ دُنیا کے محتاجوں کو دُنیا دیتے
ہیں اور آخرت کے متعلق کوتاہی کرنے والوں کو آخرت کا ثواب
دیتے ہیں۔ مخلوق کو تو مخلوق کے لئے چھوڑتے ہیں اور خدائے کو
اپنے لئے۔ چھلکا سب دوسروں کو ہبہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ
حق تعالیٰ کے ماسوا سب چھلکا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طلب اسکا
قرب خالص مغز ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے
ہیں کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے۔ ہاں وہ اس
کو حکم کرتا منع کرتا اور اس کی ایذا کو برداشت کرتا ہے۔ اور
اس پر عارفان حق ہی قادر ہو سکتے ہیں (کہ ایذا میں اٹھائیں اور
خیر خواہی سے باز نہ آئیں) اور زایدین و عابدین اور مریدین قادر
نہیں ہوتے۔ وہ معصیت والوں پر ترس کیوں نہ کھائیں۔ اور

وَهُمْ مَوْضِعُ الرَّحْمَةِ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَالْإِعْتِدَارِ
 الْعَارِفُ خُلُقَهُ مِنْ اخْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ
 يَجْتَهِدُ فِي تَخْلِصِ الْعَامِي مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسِ
 وَالْمَوْتِ إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ وَكَوَلَدَةً أَسَدًا فِي يَدِ
 كَافِرٍ أَلَيْسَ يَجْتَهِدُ فِي تَخْلِصِهِ فَمِلْكَ الْعَارِفُ
 أَلْخَلْقُ جَمِيعُهُمْ كَالْأَوْلَادِ يُخَاطَبُ
 الْخَلْقُ بِلِسَانِ الْحُكْمِ ثُمَّ يَرْحَمُهُمْ
 لِإِطْلَاعِهِ عَلَى الْعِلْمِ فَيَرَى أَعْمَالَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ يَنْظُرُ إِلَى
 خُرُوجِ الْأَقْصِيَّةِ وَالْأَقْدَرِ مِنْ
 بَابِ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ وَلِكِنَّهُ
 يَكْتُمُ ذَلِكَ وَيُخَاطَبُ الْخَلْقُ
 بِالْحُكْمِ الَّذِي هُوَ الْأَمْرُ
 النَّهْيُ وَلَا يُخَاطَبُهُمْ بِالْعِلْمِ
 الَّذِي هُوَ السِّرُّ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 أَرْسَلَ الرُّسُلَ وَأَنْزَلَ
 الْكُتُبَ وَحَدَّثَ رُؤُوسَ الْأَعْيُنِ
 الْحُجَّةَ عَلَى الْخَلْقِ وَعِلْمَهُ
 فِيهِمْ لَا تَدْخُلُ فِيهِ
 وَلَا تَقْرَأُ مِنْ عِلْمِهِ فِيهِ
 الْحُكْمُ فِيهِ كَرَّمَ
 قَرْنَهُ وَالْعِلْمُ فِيهِ
 ثَبَاتٌ

ہیں ہی وہ بیچارے ترس کھانے کے قابل اور توبہ و معذرت
 کے مقام میں۔ عارف کے اخلاق (چونکہ) اخلاقِ خداوندی
 ہوتے ہیں لہذا وہ اہل معصیت کو شیطان اور نفس اور
 خواہش کے ہاتھ سے چھڑانے میں کوشاں رہتا ہے۔ تم میں کوئی
 شخص اگر اپنے بچے کو کسی کافر کے ہاتھ میں مفید دیکھے تو کیا
 اس کے چھڑانے کی کوشش نہیں کرتا؟ پس اسی طرح عارف
 کا حال ہے کہ ساری مخلوق کو یا اس کی اولاد ہے وہ مخلوق سے
 بزبان حکم شریعت خطاب کرتا اور نماز و روزہ کی نصیحت ضرور
 کرتا ہے۔ اس کے بعد آگاہی کے سبب اس پر ترس کھاتا
 ہے کہ چونکہ علمِ خداوندی میں فرمان قرار پا چکا ہے اس لئے
 نصیحت سے یہ بے نصیب متاثر نہیں ہو سکتا پس عارف
 کی نظر حق تعالیٰ کے افعال پر جاتی ہے جو مخلوق میں (جاری ہوتا)
 ہیں۔ وہ حکم اور علم کے دروازہ سے قضا و قدر کا صدمہ در دیکھتا
 ہے مگر اس کو مخفی رکھتا ہے اور صرف حکم یعنی امر و نہی سے مخلوق
 کو خطاب کرتا (یعنی عاقل بالغ کو جو شریعت کا مکلف ہے نصیحت
 کرتا ہے) اور علم کے ساتھ جو ایک پوشیدہ راز ہے ان سے خطاب
 نہیں کرتا۔ حق تعالیٰ نے مخلوق پر حجت قائم کرنے کے لئے (تاکہ کوئی
 یوں نہ کہہ سکے کہ ہمیں راہ ہدایت دکھائی جاتی تو ہمیں اس پر چلنے
 میں تامل ہی کیا تھا) پیغمبر بھی ایسے کتابیں نازل فرمائیں اور دھماکا
 دیا ڈرا دیا (کہ اس پر بھی کوئی سیدھا نہ ہو تو جائے جہنم میں)
 اب رہا ان کے متعلق خدا کا علم (کہ فلاں شخص سیدھے راستہ چلیگا
 اور فلاں نہ چلے گا) تو اس میں تو دخل نہ دے اور اس کے متعلق
 حق تعالیٰ پر اعتراض مت کر (کیونکہ وہ خطاوار کے مجرم بن جانے
 کو مانع نہیں ہے) حکم کے اندر تو ذکر و فرج (کہ ایک ہی شخص کبھی متوہم ہے
 اور کبھی مجبوب) اور علم کے اندر (استقلال و) ثبات ہے۔

تَحْتَاجُ إِلَى الْحُكْمِ الْمَشْتَرَكِ لَكَ وَغَيْرِكَ وَ
تَحْتَاجُ إِلَى الْعِلْمِ الْخَاصِّ لَكَ فَحَسْبُ إِذَا عَمِلَ
أَحَدُكُمْ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ رَفَعَهُ اللَّهُ رُسُلَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِلْمِ الْبَاطِنِ يَرْفَعُهُ
الْحُكْمُ الْبَاطِنُ كَمَا يَرْفَعُ الظَّاهِرُ لَوْ كِدَهُ يَفْعَلُ
ذَلِكَ مَعَهُ لِأَجْلِ تَصَدِّيقِهِ وَعَمَلِهِ بِقَوْلِهِ
الظَّاهِرِ وَهُوَ شَرِيعَتُهُ ابْنُ آدَمَ إِذَا صَمَّ فَلَا
يَحِيحُ مِثْلُهُ إِذَا صَفَا فَلَا صَفَاءَ مِثْلُهُ إِذَا
قَرُبَ فَلَا قَرِيبَ مِثْلُهُ أَجَاهِلٌ يُنْظَرُ بِمَنْ
رَأَيْهِ وَالْعَاقِلُ يُنْظَرُ بِعَيْنِ عَقْلِهِ وَالْعَاقِلُ
يُنْظَرُ بِعَيْنِ قَلْبِهِ بَجَوْهَرِ أَعْلَى قَلْبِهِ الْخَلْقُ
بِأَسْمِهِمْ فَيُخْبِتُونَ فِيهِ لَا يَفْقَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيُخْبِتُونَ يَقُولُ هُوَ الْأَوَّلُ
وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يَصِيدُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
ظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَآدَمَ وَآخِرَهُ وَصُورَتَهُ
وَمَعْنَاهُ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ عِنْدَهُ فَيُخْبِتُونَ
يُسَدُّ مَخْبِتَتَهُ مَعَهُ دُنْيَا وَآخِرَةً
مُؤَافِقًا لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
يُخْتَارُ رِضَاكَ وَسَخَطُ غَيْرِكَ
لَا تَأْخُذُكَ فِيهِ لَوْمَةٌ
لَا تُجِرُكَ كَمَا قَالَ
بَعْضُهُمْ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ

:

۱۔ یہ مسئلہ وحدۃ الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲۔ امنہ

کہ جو شخص حقیقی قرار پایا وہ دوزخی نہیں ہو سکتا) مجھ کو حکم کی
بھی ضرورت ہے جو تیرے اور دوسروں کے درمیان مشترک ہے کہ
پڑھے اور عالم بنے تاکہ عمل کر سکے) اور علم (یعنی تقدیر) کی بھی حاجت ہے
جو فقط تیرے ہی لئے خاص ہے۔ جب تم میں کوئی شخص علم ظاہر پر
عمل کرے گا تو جس طرح پرند اپنے بچے کو منہ میں چمکا دیتا (اور اس کے
منہ میں دانہ بھرتا ہے) اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علم باطنی اس کو بھرائیں گے۔ اور یہ (شفقت کا برتاؤ) اس کے
ساتھ اس لئے کریں گے کہ اُس نے اپنی تصدیق کی اور آپ کے علم ظاہر
یعنی آپ کی شریعت پر عمل کیا تھا۔ ابی آدم اگر (روحانی) صحت پائے
تو اس جیسا کوئی صحت یاب نہیں اور وہ جب صفائی حاصل کر لے
تو اس جیسی کوئی چیز صاف نہیں اور جب وہ مقرب بن جائے تو
اس جیسا کوئی مقرب نہیں۔ جاہل اپنے چہرے کی آنکھ سے دیکھا
کرتا ہے اور صاحب عقل شخص اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔
اور صاحب معرفت اپنے قلب کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے جو عقل
اور چشم ظاہر کی طرح جسم و دماغ کی محتاج نہیں ہے بلکہ مستقل اور
(گویا ایک جسم) عالم ہے جو ساری مخلوق کو اس کا لقمہ بنالیتا ہے۔
پس سب اس میں غائب ہو جاتے ہیں کہ اسکے نزدیک حق تعالیٰ
کے سوا کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی پس اس وقت وہ کہتا ہے کہ
وہی ادل ہے وہی آخر اور وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ اسکا ظاہر وہ
باطن اور اول و آخر اور صورت و معنی حق تعالیٰ شانہ ہی بن جاتا ہے کہ
اُس کے نزدیک کوئی چیز بھی اس کی غیر نہیں (کیونکہ کوئی چیز رہتی
ہی نہیں کہ غیر سمجھی جائے) پس اس وقت دنیا و آخرت میں ہر وقت
حق تعالیٰ کے ساتھ محبت قائم رکھتا اور ہر حالت میں اس کا موافق
بن رہتا ہے کہ اس کی رضا پسند کرتا ہے اور دوسروں کی ناراضی کسی
ملامت گر کی ملامت بھی اس پر اثر نہیں کرتی۔ چنانچہ ایک بزرگ نے

معذرت

خداوندی

س اور

تم میں کوئی

دیکھے تو کیا

عارف

مخلوق سے

صحت ضرور

س کھاتا

اس لئے

عارف

ہی ہوتا ہے

در دیکھتا

سے مخلوق

ہے بصیحت

سے خطاب

تاکہ کوئی

پر چلنے

در دم کا

میں

تہ چلیگا

مستقل

جائے

تو ہے

سے۔

وَرَبِّیَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْخَلْقِ وَلَا تُؤَافِقِ الْخُلُقَ
 فِی اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْ كَسَرَ مِنْ اِنْ كَسَرَ وَاجْتَبَرَ مِنْ
 الْجَبَرِ شَيْطَانُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَاقْرَأْ نَدَا
 السُّوءِ اَعْدَاؤُكَ فَاحْذَرْهُمْ حَتَّى لَا يُؤْتِعُوْكَ
 فِی الْمَلَائِكَةِ تَعْلَمُ الْعِلْمَ حَتَّى تَعْلَمَ كَيْفَ تُعَادِيَهُمْ
 وَتُحَذِرُ مِنْهُمْ ثُمَّ تَدْرِی كَيْفَ تَقْبَلُ رَبَّكَ
 عَزَّ وَجَلَّ الْجَاهِلُ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عِبَادَةٌ عَنِ
 النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ عَبَدَ
 اللّٰهَ بِجَهْلٍ كَانَ مَا یُقْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ
 الْجَاهِلُ لَا تَسْوِیْ عِبَادَتَهُ شَيْئًا بَلْ هُوَ فِی
 فَسَادٍ كَلْبِیٍّ وَظُلْمَةٍ كَلْبِیَّةٍ وَالْعِلْمُ لَا یَنْفَعُ
 اِلَّا بِالْاِخْلَاصِ فِیْهِ كُلُّ عَمَلٍ بِلَا اِخْلَاصٍ لَا
 یَنْفَعُ وَلَا یُقْبَلُ مِنْ عَامِلَةٍ اِذَا عَمِلَتْ وَلَمْ تَعْمَلْ
 كَانَ الْعِلْمُ حُجَّةً عَلَیْكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ الْجَاهِلُ یُعَذِّبُ مَمَرَةً وَاقْلَامُ
 سَبَمٍ مَّرَاتٍ الْجَاهِلُ لَمْ یَتَعَلَّمْ وَالْعَالِمُ لَمْ
 یَعْمَلْ یَعْلَمُ لَمْ یَعْمَلْ وَاعْمَلْ لَمْ یَعْلَمْ فَارْتَبِ
 ذٰلِكَ جَحِیْمٌ ذٰلِكَ الْخَبَرُ یَسْرُورُ اِذَا سَمِعْتَ
 كَلِمَةً مِنَ الْعِلْمِ وَعَمِلْتَ بِهَا وَعَلِمْتَهَا
 غَیْرَكَ كَانَ لَكَ ثَوَابَانِ ثَوَابُ الْعِلْمِ
 وَثَوَابُ الشُّعْلَةِ الَّذِیْ لَا یَاظِلُّهُ وَالْعِلْمُ
 نُورٌ ذِیْهَا فَمَنْ لَا عِلْمَ لَهُ فَهُوَ
 یَتَخَبَّطُ فِیْ هَذِهِ الظُّلْمَةِ
 وَیُقْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ
 یَا مَنْ یَدْعِی الْعِلْمَ

فرمایا ہے کہ مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ سے
 متعلق خلق کی موافقت نہ کر۔ ٹوٹ جائے جسے بھی ٹوٹنا ہو اور
 جڑ مار ہے جسے جڑ مار ہنا ہو۔ تیرا شیطان تیری خواہش تیری طبیعت
 اور تیرے برے غمشیں سب تیرے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ، کہیں
 تجھ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ علم سیکھ تاکہ تجھ کو معلوم ہو کہ ان سے
 دشمنی اور احتیاط کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ اپنے
 رب کی عبادت کیونکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ جاہل کی کوئی عبادت
 بھی قبول نہیں ہوتی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت ہے کہ جس نے جہالت کے ساتھ عبادت کی تو وہ جتنی
 اصلاح کرے گا اس سے زیادہ بگاڑ کرے گا۔ جاہل کی عبادت
 کچھ بھی نہیں بدد۔ سرتاپا بگاڑ اور پوری ظلمت میں (ڈوبی ہوئی)
 ہے۔ اور علم بھی عمل کے بغیر مفید نہیں ہوتا۔ اور عمل اخلاص کے
 بدون فائدہ نہیں دیتا۔ جو بھی عمل اخلاص کے بغیر ہوگا وہ نہ مفید ہوگا
 اور نہ مقبول۔ جب تو صاحب علم ہوگا مگر عمل نہ کرے گا تو یہ
 علم تجھ پر حجت بنے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جاہل کو ایک بار عذاب ہوگا
 اور عالم کو دس مرتبہ، جاہل کو تو (صرف اسی پر کہ) علم کیوں نہ
 حاصل کیا؟ اور عالم کو اس پر کہ اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا؟ علم
 سیکھ اور عمل کر اور دوسروں کو سکھا کہ یہ (تینوں) تیرے لئے ساری
 خوبیاں اکٹھی کر دیں گی۔ جب تو علم کی کوئی بات سنے گا اور اس
 پر عمل کرے گا اور اسے دوسروں کو سکھائے گا تو تجھ کو دس ثواب
 ملیں گے۔ ایک ثواب سیکھنے کا اور دس ثواب سکھانے کا۔ دنیا
 اندھیری ہے اور علم اس کا نور ہے۔ پس جسے کچھ علم نہ ہوگا وہ اس
 اندھیری میں ٹکرس مارتا پھرے گا اور جتنا سنوارے گا اس سے
 زیادہ بگاڑے گا۔ اے علم کے مدعی تو (جو کچھ بھی دنیا کا لئے)

لَا تَأْخُذُ مِنْ يَدَيْ نَفْسِكَ وَطَيْعِكَ وَشَيْطَانِكَ ۚ لَا
تَأْخُذُ مِنْ يَدَيْ وَجْهِكَ ۚ لَا تَأْخُذُ مِنْ يَدَيْ
رِجْلَيْكَ وَنَفَاقِكَ ۚ زُهِدْ لَكَ ظَاهِرُكَ وَرَغْبَتُكَ
بِاطِنُكَ ۚ هَذَا زُهِدٌ بَاطِلٌ ۚ أَنْتَ مُنَاقِبٌ عَلَيْهِ
تَدْلِسُ عَلَى الْحَقِّ عِزًّا وَجَلًّا وَهُوَ يَكْمُ مَا فِي
خَلْقِكَ وَمَا فِي جَلْوَتِكَ وَمَا فِي قَلْبِكَ ۚ لَيْسَ
عِنْدَكَ خَلْقٌ وَلَا جَلْوَةٌ وَلَا سَكْرٌ ۚ قُلْ وَلَحْيَا
عَاةً وَأَوْدِلَاةً وَأَفْضِيحَةً ۚ فَكَيْفَ يَطْلُمُ
الْحَقُّ عِزًّا وَجَلًّا عَلَى جَمِيعِ أَعْمَالِي فِي كَيْفٍ وَ
نَمَارِي وَمُحَوَّلَاتِي وَأَنَا لَا أَسْتَجِي مِنْ نَظَرِهِ
لُبٍّ مِنْ وَقَاحَتِكَ عَلَيْهِ وَتَقَرُّبِ الْيَبَرِيَاءِ
الْعَمْرِ الْبَيْضِ وَالْإِسْتِمَاءِ عَنِ التَّوَاهِي ۚ أُنْزِلُ
الدُّنُوبَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ وَأَفْعَلَ الْخَيْرَاتِ
الظَّاهِرَةَ ۚ فَيَذَلُّ لَكَ تَقْصُلُ إِلَى بَابِهِ وَتَقَرُّبُ
مِنْهُ ۚ وَيُحِبُّكَ وَيُحِبُّكَ إِلَى خَلْقِهِ وَمُحِبُّكَ
دُونَ خَلْقِهِ ۚ تَعْمُرُ تَنْقُلُ ذَلِكَ إِلَى خَلْقِهِ
إِذَا أَحَبَّكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ أَحَبَّكَ
جَمِيعُ الْخَلْقِ سِوَى الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
فَاثْمَرُوا يَوْمَئِذٍ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي حُبِّكَ ۚ كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ
نِفَاقٌ يُبْغِضُهُ ۚ فَلَا تَكْرَهُ
يُبْغِضُ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
وَالشَّيَاطِينَ
وَالْأَبَاسَةَ ۚ
الْمُنَافِقُونَ

اپنے نفس اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ سے مت لے اپنے
وجود کے ہاتھ سے مت لے اور اپنی ریا و نفاق کے ہاتھ سے مت
لے (بلکہ متوکل بن اور جب غیبی فتوحات سے آوے تب لے) تیرا
زہد صرف ظاہری ہے اور باطن میں رغبت ہے۔ یہ زہد باطل ہے
جس پر تجھ کو سزا دی جائیگی تو حق تعالیٰ کے مقابلہ میں جھل کرتا ہے
(کہ صورت زاہدوں کی سی بناتا ہے) حالانکہ وہ جانتا ہے جو کچھ
تیری خلوت اور تیری جلوت اور تیرے قلب کے اندر ہے۔ اس کے
نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ سب برابر ہیں کہہ جائے شرم ہائے
افسوس ہائے رسوائی۔ حق تعالیٰ جو کچھ بھی میرے افعال ہیں، رات
میں ہوں یا دن میں کس طرح ان سب پر آگاہ ہو رہا ہے اور ان کو
ملاحظہ فرما رہا ہے، اور میں اس کے ملاحظہ سے نہیں شرماتا۔
اپنی بے حیائی سے توبہ کر اور خرائض کو ادا کر اور محرمات سے باز
آکر اس کا قُرب چاہ۔ چھپے اور کھلے سب گناہ چھوڑ اور کھلی
ہوئی نیکیاں کر کہ اس سے تو اس کے دروازہ تک پہنچ جائیگا
اور اس کے قریب ہو جائے گا اور وہ تجھ کو اپنا بھی محبوب بنالیا
اور اپنی مخلوق کا بھی محبوب بنادے گا۔ اول وہ خود تجھ سے
محبت فرمائے گا، اور اس کے بعد اس محبت کو اپنی مخلوق کیطرت
منتقل فرمادے گا۔ جب اشرار اور اس کے فرشتے محبت کرنے
لگیں گے تو ساری ہی مخلوق تجھ سے محبت کرنے لگے گی۔ جزا کا فزون
اور منافقوں کے کہ وہ تجھ سے محبت کرنے میں حق تعالیٰ کی موافقت
نہیں کر سکتے جس شخص کے دل میں کچھ بھی ایمان ہوتا ہے وہ مومن
سے محبت کیا کرتا ہے اور جس کے قلب میں نفاق ہوتا ہے وہ
اس سے بُغض رکھا کرتا ہے۔ پس کافروں منافقوں اور
شیطانوں کو اور اہلیوں کے بُغض رکھنے کو ناگوار مت سمجھ۔ (کہ
ان کے بُغض سے نہ دنیا کا نقصان ہے نہ دین کا) منافق اند

وَالْكَافِرُونَ هُمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ الْأُمُومُونَ
 الْمُؤْمِنُونَ الْعَارِفُونَ فِي مَعْرِفَةِ الْخَلْقِ بِقَلْبِهِ وَ
 سِرِّهِ وَمَعْنَاهُ يَصِلُ إِلَى حَالَةٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَذْفَعَ
 عَنْ نَفْسِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا تَجْلِبُ عَلَيْهِمَا بِبَصِيرَتِهِ
 مُسْتَظَرَّ حَابِئِينَ يَدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْفَعُ
 لَهُ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ فَإِذَا صَحَّ لَهُ هَذَا جَاءَهُ
 الْحَيُّ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ لَا تُزَاحِمُ الْقَوْمَ بِمَجَرَّدِ
 الدَّعْوَى وَالنَّحْوِ وَالشَّمْعِ مَا يَجِيءُ مِنْ هَذَا
 شَيْءٌ لَا كَلَامَ حَتَّى تَقْنَى عَنِ الْأَسْبَابِ لَا كَلَامَ
 حَتَّى تَزْمَنَ وَتَنْقَطِعَ رَجُلًا لَعَنَ الشَّيْءُ إِلَهَ
 أَبْوَابِ النَّاسِ لَا كَلَامَ حَتَّى يَنْقَلِبَ قَلْبُكَ وَ
 عَقْلُكَ وَتَهْجُرَ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ بِبَصِيرَتِهِ
 ظَهَرَ إِلَى الْخَلْقِ وَجُمُوعِهِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ يَصِيرُ ظَاهِرًا وَصُورَتِكَ إِلَى الْخَلْقِ
 وَبَاطِنًا وَلَبَّكَ وَمَعْنَاهُ إِلَى الْخَالِقِ
 حِينَئِذٍ يَصِيرُ قَلْبُكَ كَقُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ
 وَالنَّبِيِّينَ يُطْعَمُ قَلْبُكَ وَيَسْقَى
 مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ هَذَا أَمْرٌ
 يَتَعَلَّقُ بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَالِي
 لَا بِالظُّهُورِ أَللَّهُمَّ طَيِّبْ
 قُلُوبَنَا وَاحْلَمْ عَلَى أَسْرَارِنَا
 وَصِفْ عُقُولَنَا فِيمَا
 بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مِنْ
 وَرَاءِ عُقُولِ
 الْخَلْقِ

کافر نزع انسان کے شیاطین ہیں (جنہیں اہل ایمان سے بُنض
 ہونا ہی چاہیے) صاحب ایمان و یقان و معرفت اپنے قلب اور
 باطن اور معنی کے اعتبار سے ساری مخلوق سے یکسو ہوتا اور ایسی
 حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ نہ کسی مضرت کو اپنے نفس سے دفع کر سکتا
 ہے اور نہ کسی منفعت کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے وہ حق تعالیٰ
 کے سامنے پڑا ہوا ہوتا ہے کہ نہ اس میں زور باقی رہتا ہے۔ نہ
 طاقت۔ پس جب یہ (شانِ تسلیم) اس کے لئے درست ہو جاتی ہے
 تو اب ہر طرف سے خیر ہی خیر اس کے پاس آنے لگتی ہے۔ محض
 دعویٰ اور گوشہ نشینی اور ہوس سے اشر والوں کی صفیں داخل
 مت ہو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ جب تک کہ تو اسباب سے
 اندھا نہ ہو جائے (کہ مؤخر ہونے کے درجہ میں کسی سبب پر نظر ہی
 نہ جائے) اس وقت تک داغ بننا مناسب نہیں۔ جب تک کہ
 لوگوں کے دروازوں کی طرف لپکنے سے تیرے پاؤں ٹوٹ نہ جائیں
 اور تو اپنا رنج نہ بن جائے (کہ قسب بھی کرے تو مخلوق کی طرف نہ چلے کرے)
 اس وقت تک وعظ کہنا زیبا نہیں۔ اور وعظ جائز نہیں یہاں تک
 کہ تیرا قلب اور عقل اور منہ سب ہی مخلوق کی طرف سے خالق
 کی طرف پھر جائیں کہ مخلوق کی طرف تیری پیٹھ ہو جائے، اور
 حق تعالیٰ کی طرف منہ تیرا ظاہر اور تیری صورت مخلوق کی
 طرف ہو اور تیرا باطن تیرا اندرون اور معنی خالق کی طرف
 پس اس وقت تیرا قلب فرشتوں اور نبیوں کے قلوب جیسا بن
 جائے گا کہ تیرے قلب کو انہیں کے کھانے اور پینے میں سے کھلایا
 اور پلایا جائے گا۔ یہ مضمون قلوب اور اسرار معانی سے تعلق
 رکھتا ہے نہ کہ صورتوں سے۔ یا اے الہا! ہمارے قلوب کو پاک
 کر اور ہمارے اسرار کو خلعت بخش اور ہماری عقلوں کو اپنے
 اور ہمارے تعلق میں وہ صفای عطا کر جو مخلوق کی اور خود

وَعُقُوبَتَا يَاحَا ضَرُوبَيْنِ وَيَا غَايُوبَيْنِ ۖ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ تَرَوْنَ مَتَىٰ عَجَبًا ۖ إِنِّي أَنَا ظَرُفِي
حَقِّ الْمَنَافِقِينَ ذَكِّفْ فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ اغْنِنِي عَنِ الْكُلِّ ۖ اغْنِنِي بِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ ۖ اغْنِ الْمُعْلِمَ عَنِ الصَّبِيَّانِ
وَعَمَّا فِي بُيُوتِهِمْ ۖ وَاجْعَلْ دَارَكَ دَارَ
الْبَاطِلِ مَعَ التَّغْلِيمِ ۖ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ
هَذَا الْكَلَامَ قَدْ غَلَبَ عَلَيَّ فَأَعِذْ لِي
فِيهِ ۖ جَا مَلِكِي ۖ قَدْ كُنْتُ وَحَصَلْتُ لِي
مِنْكَ بَقِيَّةٌ جَا مَكِيَّةَ الْأَطْفَالِ وَالْأَنْبَاءِ
وَالظُّوَارِقِ ۖ وَاسْأَلُكَ تَسْهِيلَ ذَلِكَ
مَعَ طَيِّبَةِ قَلْبِي وَصَفَاءِ سِرِّي يَا قَوْمُ
تَعْلَمُونَ إِنِّي أَخَذْتُ مِنْكُمْ وَأَنَا أَرَاكُمْ
لَا وَلَا كَرَامَةً ۖ إِنَّمَا أَخَذْتُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ لَا مِنْكُمْ ۖ بَلْ هُوَ مُنْفَعٌ عَلَيَّ
أَيُّدِيكُمْ ۖ لَمَّا كُنْتُ مَعَكُمْ مَا كُنْتُ
أَعْرِفُكُمْ ۖ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْكُمْ عَرَفْتُكُمْ
إِنِّي دَاخِلُ الْمَنَافِقِينَ وَخَبَرُ الْعَارِفِينَ
لَا أَضْرِبُ الْمَنَافِقِينَ إِلَّا بِغَطَا طَيْسٍ كَلَا
بِقَضِيئِي ۖ سَمِطِي لَكُمْ وَأَكْلِي
بَعْدَ فَرَاغِكُمْ ۖ لِي نَوَالُهُ مِنْ
غَيْرِكُمْ

ہماری عقلوں سے بھی باہر ہو۔ اے حاضر وادراے غائبو۔ قیامت کے دن تم میرا
تقہ قابل حیرت دیکھو گے کہ میں منافقوں کے بارے میں بھی حق تعالیٰ سے
جھگڑوں گا۔ پھر بھلا مومنین کے متعلق جھگڑنے کا تو بوجھنا ہی کیا۔ یا اللہ
مجھ کو بے نیاز بنا دے سب مجھ کو اپنے ساتھ جملہ ماسوائے ستغنی فرما۔ معلم
(یعنی مجھ کو) (پڑھنے والے) بچوں اور جو کچھ بھی (بال دنیا) ان کے گھروں
میں ہے سب بے نیاز کر دے اور اس کے گھر کو تعلیم کے ساتھ دسترخوان
کا مکان بھی بنا دے (کہ علم بھی (یکھیں اور روٹیاں بھی ہیں کھائیں۔
بار اٹھا تو جانتا ہے کہ یہ کلام مجھ سے غلبہ حال میں نکل گیا ہے پس مجھ کو
مغذور سمجھو کہ میرا بیٹا کچھ پورا ہو چکا اور بچوں اور ساتھیوں اور نوادوں
کے بچے ہوئے پیلے مجھے حاصل ہوئے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا
ہوں اپنے قلب کی رضا اور باطن کی صفائی کے ساتھ اس اچھے شمار
کیفیات کے بوجھ کا تحمل (آسان بنا دینے کا) (تاکہ غلبہ حال ہی نہ ہو)
صاحبو۔ تمہارا یہ گمان ہے کہ میں تم سے لیتا ہوں اور میری نظر
تم پر پڑتی ہے۔ نہیں نہیں اور نہ یہ کوئی خوبی ہے بس میں تو اللہ تعالیٰ
ہی سے لیتا ہوں نہ کہ تم سے بلکہ وہی تمہارے ہاتھوں جاری کر دینے
والا ہے۔ جب تک میں تمہارے ساتھ رہا (کہ دینے والا تم کو بھلا) تو
میں تم سے ناواقف تھا اور جب تم سے باہر نکل گیا تو تم سے واقف
ہو گیا (کہ تم تو آلات و اوزار کی طرح محض واسطہ ہو) میں منافقوں
کا سر کھینچنے والا اور اہل معرفت کا جانچ کنندہ ہوں کہ منافقوں
کو لاٹھی سے نہیں بلکہ گرزوں سے مارتا ہوں۔ میرا دسترخوان تمہارے لئے
(بچھا ہوا ہے اور میرا کھانا تمہارے فرائض ہو لینے کے بعد ہے۔
میرے لئے نوالہ کسی دوسرے ہی کی طرف سے ہے۔ میرے لئے

لے یعنی مراتب قرب و کیفیات کی اتنی بارش ہوئی کہ جب اپنے طرف میں بھی گھٹائش نہ رہی تو پاس پڑوس والوں کے خالی ظرف بھی بھرا کر دیئے گئے
اور وہ بھی لبریز ہو گئے مگر واردات کے برسنے میں کمی نہ آئی۔ پس ایسی حالت میں کسی راز کا قلب سے نہان پر آجائے ضرور معافی کے قابل ہے کہ مطلوبہ حال
مغذور ہے۔ مترجم ۱۳ منہ

مے نبض

مطلب اور

میں ایسی

میں کر سکتا

میں حق تعالیٰ

میں ہے۔ نہ

میں جاتی ہے

میں محض

میں داخل

میں بے

میں نظر ہی

میں تک کہ

میں نہ جائیں

میں چل کے

میں یہاں تک

میں خالق

میں اور

میں ملوک کی

میں سرت

میں بیابان

میں کھلایا

میں مصلحت

میں ب کو پاک

میں اپنے

میں اور خود

لَوْ طَبِقَ بَعْدَ خُرُوجِكُمْ مِنْ صَاحِبِي الَّذِي أَنَا
قَدْ أَمَهُ أَحَدٌ مِنْهُ : أَمَا تَرَوْنَ يَا أَهْلَ الْبَصَائِرِ
كَيْتِي مُشْتَمًّا : وَدَسِطِي مُشْتَدًّا : وَدَسَالِ سَائِلٌ
فَقَالَ رَسُولُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : إِلَى إِنِّي أَنَا جَبْرِئِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَمَنْ رَسُولُهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ : فَقَالَ هُوَ
رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ بِلا واسِطَةٍ : بِرَحْمَةٍ وَنُظْمٍ وَمِلَّةٍ
وَالْهَادِيَةِ : وَنَظَرَاتِهِ إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ وَخَفَائِهِ
عَلَيْهِمْ : يَرُدُّهُ يَقْظَةً وَمَتَامًا بِأَعْيُنِ قُلُوبِهِمْ وَ
صَفَاءِ أَسْرَارِهِمْ وَدَوَامِ نِظْمِهِمْ : يَا قَوْمُ إِنَّمَا
يَقْطَعُكُمْ عَنِ تَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَتَعْرِفَةِ
أَوْلِيَائِهِ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَخَرْمُكُمْ عَلَيْهَا وَ
حُبُّ السَّائِكَةِ لَهَا وَمُهَا : أَذْكُرُوا الْآخِرَةَ وَدَعَوْا
الَّذِينَ : اللَّهُمَّ إِنِّ حَسَنَ الْكُرَمِ وَحَسَنَ الْجُودِ
مِنْ صِفَاتِكَ وَنَحْنُ عِبِيدُكَ : فَاعْطِنَا ذَرَّةً

مِنْهُمْ أَمِينَ : الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَرْقَةُ الْخَمْفَةِ فِي لَمَدَرَسَةِ
مَا شَرَّ شَهْرٍ مَضَى سَنَةً وَخَيْرُ أَرْبَعِينَ وَفِيهَا تَعْلَامُ
يَا غُلَامُ خُطُوتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ : خُطْوَةً
عَنِ الدُّنْيَا وَخُطْوَةً عَنِ الْآخِرَةِ : خُطْوَةً عَنْ
نَفْسِكَ وَخُطْوَةً عَنِ الْخَلْقِ :

طہاق تمہارے (کھپائی کر) باہر چلے جانے کے بعد ہے۔ میرے اس رفیق کی طرف
جس کا میں حاضر باش خادم ہوں اے صاحبان بصیرت کیا تم دیکھتے
نہیں کہ میری آستین چڑھی اور کریم رہتی ہو۔ (جو خدمت کیلئے ہر وقت
مستعد رہنے کی علامت ہو)۔ (ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ انبیاء کی طرف
حق تعالیٰ کے پیام رساں حضرت جبریل علیہ السلام تھے پس ادیاء کی طرف
اس کے پیام پہنچانے والا کون ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ادیاء کی طرف تک
پیام بردہ خود ہی ہو بلا واسطہ اپنی رحمت اپنے لطف اپنے فضل اپنے اہام
اور ان کے قلوب و اسرار کی طرف بار بار نگاہ فرمائے اور ان پر توجہ و شفقت
رکھنے کی وجہ سے (خود ہی اپنا سفیر بنتا ہے) وہ اس کو اپنے قلوب کی آنکھوں
اور باطن کی صفائی اور ہر وقت کی بیداری سے سوتے اور جاگتے ہمیشہ دیکھتے
رہتے ہیں اس لئے فرشتہ کے واسطہ کی ضرورت نہیں) صاحبو حق تعالیٰ
کی معرفت اور اس کے ادیاء کی شناخت سے جو چیز نم کو علیحدہ کیے ہوئے بدوہ
تہذیب دنیا کے ساتھ محبت اس کی حرص اور اس کی بڑھوتری اور اس کے جمع
کرنے کی خواہش ہے۔ آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو چھوڑ دو۔ بار اہل صاحبین سخا اور
حُسن عطائی صفتیں ہیں اور ہم تیرے غلام ہیں پس اس میں سے کچھ تم کو بھی
عطا فرما دے (کہ سخی بن کر دنیا کو ٹائیں)

چونویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۲۰ رمضان ۱۳۵۵ھ۔ مدرسہ سمورہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) صاحبزادہ۔ بس دو قدم (اٹھائے) اور پہنچا۔ ایک
قدم دُنیائے اور دوسرا قدم آخرت سے۔ ایک اپنے نفس اور دوسرا قدم مخلوق کو ملک

اے سالک! مقصود یہ تھا کہ جب جی منتظم ہو چکا اور جبریل کا پیام خداوندی نہایت ہو گیا تو ادیاء اللہ کے ارشادات و تحقیقات کے مناجات اللہ بولنے کی کیا دلیل ہو؟ سو اس
جواب ہو گیا کہ اہام بد واسطہ سے امور غیبیہ پر شکست ہو جاتی ہیں۔ اس سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ ادیاء کا رتبہ انبیاء سے بڑھ گیا ہے کہ وہ واسطہ کے محتاج نہ ہو کیونکہ
واسطہ ہوتے ہوئے تو ایسا اللہ بولنے پر شبہ ہی نہ تھا اور ادیاء کے کسوفات جو تکذیب کی وجہ کے تابع اور اس کے وقایع منویہ ہیں جن کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جدید احکام
یا شریعت سے جدا نہیں ہیں۔ بہرہ اسفارت جبریل کی ضرورت نہیں۔ اور منتقل شریعت اور احکام جدیدہ تو جی کے بغیر معتبر نہیں ہیں اور جی میں جبریل کیلئے سفارت مخصوص نہ ہے۔

أَتَوَلَّىٰ هَذَا الظَّاهِرَ وَقَدْ وَصَلَتْ إِلَى الْبَاطِنِ ۖ
 بِدَايَةِ سُخْرٍ هَآئِلَةٍ ۖ اسْتَبْدَتْهُ أَنْتَ وَالْثَمَامُ
 عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مِنْكَ الْهِدَايَةُ وَمِنْ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ الْتَهَانَةُ ۖ خُذِ انْتَرِ وَالرَّشِيدُ
 وَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْعَمَلِ ۖ حَتَّى إِذَا أَطْلَمْتَ تَكُونُ
 قَرِيبًا مِنَ الْمُسْتَوْدِعِ ۖ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى فِرَاشِكَ
 وَتَحْتَ لِحَافِكَ وَمِنْ وَرَاءِ أَعْلَاقٍ ۖ سُخْرٍ
 تَطْلُبُ الْعَمَلَ ۖ وَالْإِسْتِعْمَالَ ۖ أَدْنُ قَلْبِكَ
 مِنَ الذِّكْرِ وَذِكْرُهُ يَوْمَ النُّشُورِ ۖ تَفَكَّرْ
 فِي الْقُبُورِ الْأَوَارِسِ ۖ تَفَكَّرْ كَيْفَ يَحْتَسِرُ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ الْخَلْقِ وَيَقِيمُهُمْ بَيْنَ
 يَدَيْهِ ۖ إِذَا دُمْتَ عَلَى هَذَا التَّفَكُّرِ زَالَتْ
 قَسَاوَةُ قَلْبِكَ وَصَفَا مِنْ كُدْرَتِهِ ۖ إِذَا كَانَ
 الْبِنَاءُ عَلَى آسَاسٍ ثَبَتَتْ وَرَسْمُهُ ۖ وَإِذَا لَمْ
 يَكُنْ عَلَى آسَاسٍ تَحُلُّ وَفُوقُهُ إِذَا ابْتَدَتْ
 حَالَكَ عَلَى أَحْكَامِ الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَا يَهْدِي
 أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ عَلَى نَفْسِهِ ۖ وَإِذَا لَمْ
 تُنِبْ عَلَى ذَلِكَ لَا يَنْتَبُتْ لَكَ حَالٌ وَلَا
 تَصِلُ إِلَى مَقَامِهِ ۖ وَلَا تَرَى قُلُوبُ
 الْوَصْدِ يَقِينٍ تَمَقُّتَكَ وَتَقْنِي
 أَنْ لَا تَرَكَ وَيَحْكُ
 يَا جَاهِلٌ ۖ أَلَدَيْنَ لِعُوبٍ هُوَ
 تَمَيِّسٌ هُوَ لَا دَلَا
 كَرَامَةً
 لِقَفَاكَ ۖ

رے اس رفیق کی طرف
 بصیرت کیا تم دیکھتے
 مدت کیلئے ہر وقت
 وال کیا کرانید کی طرف
 پس ادیاء کی طرف
 اگر ادیاء کی طرف ہوا
 بنے فضل اپنے ابام
 دران پر توجہ و شفقت
 اپنے قلوب کی کانگوں
 جاگتے ہمیشہ دیکھتے
 صاحب حق تعالیٰ
 عہدہ کیے ہوئے بروہ
 ری اور اس کے جمع
 بار الہا حسن مخا اور
 میں سے کچھ کم کو بھی

(سے معمورہ)

سے اور پہنچا ایک
 سر آدم مخلوق کو ملے
 کی یادیں ہو؟ سو اس
 سطر کے محتاج رہو کیونکہ
 بن سبھ سکے جدید احکام
 سفارت مخصوص تہذیب

چھوڑ کر باطن تک پہنچے۔ اول ابتدا ہو تب انتہا ہوگی۔ تو استغفار
 کے ساتھ شروع کر اور پورا کرنا حق تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ ابتداء
 تیری طرف سے ہوگی اور انتہا حق تعالیٰ کی طرف سے۔ رسی اور
 جھلی لے اور مزدوری کے دروازے پر بیٹھ جاتا کہ جب تیری مانگ
 ہو تو کام لینے والے کے قریب ہو جائے۔ اور (کاہل بن کر) اپنے
 بچہ نے پر اپنے غاف میں اور تانوں کے اندر مت بیٹھ کر (باقی
 پاؤں بلائے بغیر) مزدوری اور کام پر لگ جانے کا خواہش مند
 ہو دیکھو کہ بے کیے کام نہیں بنتا، اپنے قلب کو ذکر اللہ کے قریب
 لا اور مرنے کے بعد جی اٹھنے کا دن اس کو یاد دلا۔ شکستہ
 قبروں میں غور کر کہ کیسے کیسے مال دار اور حسینوں کی مٹی
 خراب ہو رہی ہے، غور کر کہ حق تعالیٰ ساری مخلوق کو
 کس طرح جمع فرمائے گا اور اپنے سامنے (باز پرس کے لئے)
 کھڑا کرے گا۔ جب تو ہر وقت اس تفکر کو قائم رکھے گا تو تیرے
 قلب کی سختی جاتی رہے گی اور اس کی کدورت تبدیل یہ صفائی
 ہو جائے گی۔ جب تعمیر (گہری و مضبوط) بنیاد پر ہوا کرتی ہے
 تو پائدار و مستحکم ہوتی ہے اور جب بنیاد ہی نہ ہو تو (اوپری
 چٹائی) جلد گر جاتی ہے۔ جب تو حکم ظاہر (یعنی شریعت کو جو گویا
 بنیاد ہے) مضبوط کر کے اپنے حال (اور سلوک) کی تعمیر کرے گا، تو
 مخلوق میں کوئی بھی اس کے مہدم کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور جب اس
 پر تعمیر نہ کرے گا (اور خلاف شرع رہ کر صاحب حال بننا چاہے گا)
 تو نہ تیرے لئے کوئی حال ثابت ہوگا اور نہ کسی مقام تک پہنچ سکیگا
 اور صدیقین کے قلوب تجھ سے ہمیشہ ناراض اور اس بات کے
 آرزو مند رہیں گے کہ تجھ کو دیکھیں بھی نہیں۔ تجھ پر افسوس۔
 اے بیوقوف۔ (دین کیا کوئی کھیل ہے؟ یا مکاری کا نام
 ہے؟ نہیں نہیں اور نہ اے مکار تیری (اس جھکی ہوئی)

يَا مُتَّقِسٌ قَدْ أَهَلَّتْ نَفْسُكَ لِلْكَلامِ عَلَى الْحَاقِ
 مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فِيكَ : إِنَّمَا يَكُونُ ذَلِكَ لِأَحَادٍ
 مِنَ النَّاسِ أَفْرَادٍ مِنَ الصَّالِحِينَ : وَلَا فَالْخَوْنُ
 دَابُّهُمْ وَلَا إِشَارَةُ لَهُمْ دُونَ الْكَلَامِ الْإِدَارِ مِنْهُمْ
 مَنْ يُؤْمَرُ بِالنُّطْقِ فَيَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَلْقِ عَلَى الْكُرْبِ
 مِنْهُ : بَعْدَ كَلَامِهِ يَصِيرُ الْخَبْرُ مَعَانِيَةً : يَنْقَلِبُ
 الْأَمْرُ بِالْإِصْطِفَاءِ إِلَى قَلْبِكَ وَصَفَاءِ سِرِّهِ : وَلِهَذَا
 قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ
 تَعَالَى وَجْهَهُ وَرَضِيَ عَنْهُ : كَوَيْفَتُ الْفِعَالِ مَا
 أَزْدَدَتْ يُعْيِنًا : وَقَالَ لَا عَبْدُ رَبِّكَ لَمْ أَرَهُ :
 وَقَالَ أَرَأَيْتَ قَلْبِي رَتَقَ يَا مُجْتَهِلُ خَاطِلُ الْعُلَمَاءِ
 وَاحِدٌ مُؤَاهِدٌ تَعْلَمُوا مِنْهُمْ : أَلَعَلَّ يُؤَخِّنُ
 مِنْ أَتَوَاهِ الرِّجَالِ : جَالِسُوا الْعُلَمَاءَ يُحْسِنُ
 الْأَدَبَ وَتَوَلَّاهُ الْإِعْزَاضَ عَلَيْهِمْ وَطَلَبَ الْفَلَاحَ
 مِنْهُمْ : كَيْفَ نَأْتِيكُمْ مِنْ عُلُوِّ هِمِّهِمْ تَعَوُّدَ عَلَيْكُمْ
 بَرَكَاتِهِمْ وَتَشْمِلُكُمْ فَوَائِدُهُمْ : فَجَالِسُوا
 الْعَادِيْنَ فِيهِ بِالْضَمِّ : وَجَالِسُوا السَّاهِدِيْنَ بِالزَّعْمِ
 فِيهِمْ : الْعَارِفُ هُوَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ
 عَتَرٌ وَجَلَّ مِمَّا كَانَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا : فِي
 كُلِّ سَاعَةٍ يَتَجَدَّدُ خُشُوعُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَذُلُّهُ لَهُ : يَخْشَعُ مِنْ حَاضِرٍ لَا مِنْ غَائِبٍ

اے کھنے والا کہ اس کی زود فکرمی نہ ہو مگر تفریق کر کے اس کی روانی کا مقابلہ نہیں
 کر سکتا پس حضرت حنیف الدین کو مجلس میں وعظ کے کچھ وقت قبل آیا

گردن کو عزت نصیب ہوگی۔ تو نے اپنے اندر قابلیت آئے بغیر اپنے
 آپ کو مخلوق پر وعظ کرنے کا اہل سمجھ لیا حالانکہ یہ قابلیت تو صلحا میں
 بھی بعض ہی بعض لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ جملہ صلحا کی شان
 گونگا بنا رہتا اور اشارہ (ہی سے کام چلانا) ہے نہ کہ بولنا۔ ان میں
 شاذ و نادر ہی کو بولنے (اور وعظ ہننے) کا حکم کیا جاتا ہے۔ پس وہ
 گرانی خاطر کے ساتھ خلق کو وعظ کرنے لگتے ہیں۔ (کچھ تقریر کے بعد
 یوں فرمایا کہ اُس وقت) خبر مشاہدہ بن جائے گی اور تیرے قلب اور صفائی
 باطن کے اعتبار سے معاملہ پلٹ جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضرت
 امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ (جتنا مجھ کو غیب پر
 آپ سے آپ یقین حاصل ہے) اگر پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں کچھ زیادتی
 نہ ہوگی۔ نیز فرمایا کہ جس معبود کو میں دیکھوں نہیں اس کی عبادت نہ کروں۔ نیز
 فرمایا کہ میرے قلب نے مجھے میرے پروردگار کو دکھا دیا ہے۔ اے جاہلو علمائے
 پاس اٹھو بیٹھو ان کی خدمت میں کرو اور اُن سے کچھ سیکھ لو کیونکہ علم مردان خدا کے
 دہن ہی سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ علماء کے پاس بیٹھو تو حُسْنِ ادب کے ساتھ اور ان پر
 اعتراض یا کسی (دعویٰ) فائدہ کی طلب کو چھوڑ کر بیٹھا کرو تاکہ ان کے علوم کا فیضان
 تم کو بھی حاصل ہو۔ ان کی برکات تمہارے اوپر برسیں اور ان کے منافع تمہارے
 شامل حال ہوں۔ اور اہل معرفت کے پاس بیٹھا کرو تو خاموشی بیکر بیٹھا کرو
 رکسان کے روحانی فیوضات سے متمتع ہونے کا طریقہ یہی ہے اور زاہدوں کے
 پاس بیٹھو تو ان کے اندر رغبت بیکر بیٹھو کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہو جاویں (عذر
 کی حالت ہر آن ترقی پذیر ہوتی ہے کہ) ہر ساعت میں کچھلی ساعت زیادہ حق آتا
 کا مقرب ہوتا ہے۔ اپنے پروردگار کیلئے اس کا خُشوع و خضوع ہر لحظہ اور جدید
 ہوتا رہتا ہے۔ وہ حاضر کے سامنے جھکتا ہے غائب کے سامنے نہیں۔

موت پیش آنا کہ حضرت محبوب سبحانی کی تقریر کے بڑھ گئی اور کچھ عبارت نقل کرنے سے جوت گئی تو اس کو چھوڑ کر آپ سی جگہ سے منقطع کرنا شروع کر دیتے اور ایسے موقع پر (بعد کلام) کا
 نقطہ ڈال دیتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے کہ پہلے مضمون میں اور اس مضمون میں ربط نہ ہونے کی وجہ یہ کہ کچھ عبارت وعظ لکھنے سے وہ گئی۔ پس ایسا ہی یہاں ہوا جو کہ شرح کے سلسلہ تقریریں
 کچھ مضمون ادا ہو جائیں کا خلاصہ غالباً یہ ہوگا کہ پس اگر تو وعظ نہ بنا جاتا تو اہل اپنے علم پر عمل کر اور مخلص بن اسکے بعد اللہ والوں کی محبت اختیار کر دے اور اس کا تو اہم امر

ناتے بغیر اپنے
لیت تو صلہ میں
صلہ صلہ کی شان
بولنا۔ ان میں
باتا ہے۔ پس وہ
تقریر کے بعد
قلب اور صفائی
ہے کہ حضرت
جنتا جہ کو غیب پر
یقین میں کچھ زیادتی
دست نہ کروں نیز
سے جاہلو علماء کے
علم مروان خدا کے
بکے ساتھ اور ان کے
ان کے علوم کا یقیناً
کے منافع تہاے
موتی بیکر بیٹھا کرو
اور زاہل کے
ہی ہو جاویں (علہ
ساعت زیادہ حق تعالیٰ
ہر لحظہ اور جدید
سامنے نہیں۔

تو بیچ پر (بعد کلام) کا
شرح سے سلسلہ تقریریں
کیا تو اہم امنہ

زِيَادَةٌ خُشُوْعِهِ عَلَى قَدْرِ زِيَادَةِ قُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ : زِيَادَةُ خُشُوْعِهِ عَلَى قَدْرِ زِيَادَةِ
مُشَاهَدَتِهِ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَ لِسَانٍ
نَفْسِهِ وَطَبِيعِهِ وَهَوَاهُ وَعَادَتِهِ وَوُجُودِهِ : اَمَّا
لِسَانُ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ وَحَالِهِ وَمَقَامِهِ وَعَطَائِهِ
فَيَنْطِقُ بِاَظْهَارِ النِّعَمِ الَّتِي عِنْدَكَ : فَلِهَذَا
يُجَالِسُونَ بِالْقَمَمِ لِيَسْتَفْعِمَهُمْ : وَيُشْرَبُ مِنَ
الشَّرَابِ الَّذِي يَنْصَحُ مِنْ قُلُوبِهِمْ : مَنْ أَكْثَرَ
مُحَاطَاةَ الْعَارِفِينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهُ
ذَلِكَ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلِهَذَا أَقِيلَ مَنْ عَرَفَ
نَفْسَهُ عَرَفَ رَبَّهُ : هِيَ الْحِجَابُ بَيْنَ الْعَبْدِ
وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
تَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعَهُ : إِذَا عَرَفَهَا حَذَرَهَا
وَأَسْتَعْلَلَ بِشُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَعْرِفَتِهَا : وَعِلْمُ
أَنَّهُ مَا عَرَفَهُ إِلَّا هَا إِلَا وَهُوَ يُرِيدُ لَهُ
الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً : فَظَاهِرُهُ :
مَشْغُولٌ بِشُكْرِكَ وَبِاطْنُهُ مَشْغُولٌ
بِحَمْدِكَ : ظَاهِرُهُ مُتَفَرِّقٌ وَ
بِاطْنُهُ مُجْتَمِعٌ : فَرَحُهُ فِي بَاطِنِهِ
وَحُزْنُهُ فِي ظَاهِرِهِ : سَكْرًا
لِلْحَالِ : وَالْعَارِفُ عَلَى
الْعَكْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ فَإِنْ حُزِنَ
فِي قَلْبِهِ بَشَرَهُ فِي دُخَانِهِ
هُوَ عَلَيْهِمُ وَاقِفٌ عَلَى
الْبَابِ :

جتنا اس کا قرب اپنے رب سے بڑھتا ہے اُسی قدر اس کا شروع بڑھتا
ہے اور جتنا اس کا مشاہدہ بڑھتا ہے اتنا ہی اس کا گونگاہن بڑھتا
ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس کے نفس اس کی طبیعت
اس کی خواہش اس کی عادت اور اس کے وجود کی زبان گونگی ہوگئی
البتہ اس کے قلب و باطن اس کے حال و مقام اور اس کی عطاوار
بخشش کی زبان ان نعمتوں کے اظہار میں جو (خدا کی دی ہوئی)
اس کے پاس موجود ہیں بولتی رہتی (اور وہ بار بار شکر ادا کرتا رہتا)
ہے پس اسی لئے اُن کی صحبت میں خاموش بیٹھنے کی ضرورت ہے تاکہ
ان سے نفع حاصل ہو اور جو آپ زلال ان کے قلوب سے چمک رہا
ہے وہ بیا جاسکے۔ جو شخص اللہ کے پہچاننے والوں سے اکثر ملتا
جتلا رہتا ہے وہ اپنے نفس سے واقف اور اپنے پروردگار کے سامنے
جھک جایا کرتا ہے اور اسی لئے کب جاتا ہے کہ جو اپنے نفس سے
واقف ہو گیا وہ اپنے پروردگار سے واقف ہو گیا، بندے اور
پروردگار کے درمیان نفس ہی آڑ ہے جو شخص اپنے نفس سے
واقف ہو جاتا ہے وہ حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے سامنے
متواضع بن جاتا ہے (کیونکہ) جب اس سے واقف بن جاتا ہے تو
احتیاط رکھتا اور اس سے واقف ہو جانے (کی نعمت) پر اللہ تعالیٰ
کی شکر گزاری میں لگ جاتا اور سمجھ لیتا ہے کہ اُس نے جو مجھ کو نفس سے
واقف بنایا ہے تو ضرور میرے لئے دنیا و آخرت کی بہتری چاہتا ہو
پس اس کا ظاہر تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا باطن
اس کی حمد و ثناء میں۔ اس کا ظاہر پراگندہ ہوتا ہے اور باطن مجتمع
اس کی مسرت اسکے باطن میں ہوتی ہے اور اس کا حزن (اندر رفتی)
حال چھپائے رکھنے کی وجہ سے اس کے ظاہر میں۔ اور عارف کا حال
مومن کے برعکس ہوتا ہے کہ اس کا حزن اسکے دل میں ہوتا ہے اور بشارت
اس کے چہرے پر۔ وہ دروازہ پر کھڑا رہنے والا ذاتی خدا کا گاہ ہے

لَا يَذَرُ مَا يُرَادُ بِهِ هَلْ يُقْبَلُ أَوْ يَرَدُّ ۚ هَلْ
يُعْطَى الْمَلَأُ فِي وَجْهِهِ أَوْ يَدُومُ غَلْقُهُ ۚ فَمَنْ
عَرَفَ نَفْسَهُ كَانَ عَلَى الْعَكْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ
فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ۚ الْمُؤْمِنُ صَاحِبُ حَيْالٍ وَالْحَالُ
يَحُولُ ۚ وَالْعَارِفُ صَاحِبُ مَقَامٍ وَالْمَقَامُ
كَائِبٌ ۚ الْمُؤْمِنُ خَائِفٌ مِّنْ انْتِقَالِ حَالِهِ وَ
زَوَالِ إِيْمَانِهِ ۚ فَحَزْنُهُ دَائِمٌ فِي قَلْبِهِ بِشَيْءٍ
دَائِمٍ فِي وَجْهِهِ سَاكِنٌ لِّعَزِّهِ ۚ تَكَلُّمُهُ يَتَّبَسَّمُ
فِي وَجْهِهِ وَ قَلْبُهُ يَتَّقَطُّ بِحُزْنِهِ ۚ وَالْعَارِفُ
حُزْنُهُ فِي وَجْهِهِ لِأَنَّهُ يَلْقَى الْخَلْقَ بِوَجْهِ التَّذَارُفِ
يُعَذِّرُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ بِبَابِ عَيْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ الْقَوْمُ
عَمِلُوا بِمَا سَمِعُوا فَهُمْ بِسَمْعِ الْعَمَلِ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي عَمِلُوا لَهُ فَمِمَّا مَوَاعِظُهُ مِّنْ
غَيْرِ وَاسِطَةٍ بِأَسْمَاءٍ فُلُوْهُمْ ۚ ذَلِكَ عِنْدَ
الْغَيْبَةِ وَالتَّوَمُّةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْمُصْنُوعِ وَ
الْيَقِظَةِ بِالْخَلْقِ ۚ إِذَا صَحَّ قَلْبُكَ كُنْتَ أَبَدًا
فِي غَيْبَةٍ عَنِ الْخَلْقِ وَتَوَمُّةٍ عَنْهُمْ وَيَقِظَةٍ
بِالْخَلْقِ ۚ فَلَا يَزَالُ يَجْلُو فِي الْخَلْقِ
وَأَنْتَ فِي الْجَلْوَةِ ۚ فَلَا تَزَالُ
تَوَارِدُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِكْمَهُ
تَرُدُّ عَلَيْكَ عَلَى السَّرِّ
وَالسِّرُّ يُبْلَى عَلَى الْقَلْبِ
وَالْقَلْبُ يُبْلَى

اسے پتہ ہی نہیں کہ اس سے کیا مقصود ہے۔ آیا وہ مقبول ہوتا ہے
یا مردود؟ اور اس کے سامنے کے رُخ کا دروازہ کبھی کبھائی جانیگا
یا سدا بند ہی رکھا جائے گا؟ تو جو شخص اپنے نفس سے واقف
ہو جاتا ہے وہ ہر حالت میں مومن کے برعکس ہوتا ہے۔
مومن صاحبِ حال ہے اور حال بدلتا رہتا ہے اور عارف
صاحبِ مقام ہے اور مقام رہنے والی شے ہے۔ مومن
اپنے حال کے رد و بدل اور زوالِ ایمان سے خائف رہا
کرتا ہے۔ پس اس کے قلب میں ہمیشہ حزن اور اس کے
چہرے پر ہر وقت اس کے حزن کو چھپا لینے والی بشاشت
رہتی ہے۔ اس کی باتیں تیرے منہ پر مسکراہٹ ظاہر
کریں گی اور اس کا دل اپنے غم میں کھڑے کھڑے ہو رہا ہوگا
اور عارف (کی یہ حالت ہے کہ) اس کا حزن اس کے چہرے
پر ہوگا کیونکہ وہ ڈرانے والے چہرے سے لوگوں سے ملتا ہے کہ
ان کو خطابِ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب جگر (عذابِ خدا سے)
ڈراتا (اطاعتِ حق کا) ان کو حکم سناتا اور (آرکابِ عصیت سے)
ان کو روکتا ہے۔ اللہ والوں نے (بواسطہ شریعت) جو کچھ سنا
اس پر عمل کیا۔ پس عمل نے ان کو اس معبود کے قریب پہنچا دیا جس کے
لئے انھوں نے عمل کیا تھا تب وہ اپنے قلب کے کانوں سے حق
تعالیٰ کی نصائح بلا واسطہ سنے لگے۔ یہ مرتبہ مخلوق سے غائب
بے خبر اور خالق سے حاضر و بیدار ہو جانے پر نصیب ہوتا ہے
جب تیرا قلب درست ہو جائے گا تو مخلوق سے ہر وقت غائب
و خفیہ اور خالق کے ساتھ بیدار رہنے لگے گا پس تو جمع میں
رہ کر بھی سدا خلوت و جلوت میں رہے گا کہ حق تعالیٰ کے
واردات اور حکمت و دانش کے مضامین کا ہر وقت تیرے باطن پر
ورود رہیگا اور باطن (ان واردات کو) قلب پر ڈالیگا اور قلب

آیا وہ مقبول ہوتا ہے۔
 ہر لمحہ کولابی جا بیگا
 نفس سے واقف
 پس ہوتا ہے۔
 ہے اور عارف
 نے ہے۔ مومن
 سے خائف رہا
 زن اور اس کے
 والی مشاشت
 لکھ اہل ظاہر
 کرے ہو رہا ہوگا
 اس کے چہرے
 سے ملتا ہے کہ
 (عذاب خدا سے)
 تاب عصیت سے)
 (جو کچھ سنا
 سب پہنچا دیا جسکے
 کے کانوں سے حق
 بوق سے غائب
 پر نصیب ہوتا ہے
 سے ہر وقت غائب
 تو جمع میں
 حق تعالیٰ کے
 تیرے باطن پر
 الیگا اور قلب

عَلَى التَّغْيِيلِ لِمُطْمَئِنَّةٍ ۖ وَالنَّفْسُ تُبْلَى عَلَى اللِّسَانِ ۖ
 وَاللِّسَانُ يُبْلَى عَلَى الْخَلْقِ ۖ مَنْ تَكَلَّمَ عَلَى الْخَلْقِ
 بِهَذِهِ الصِّفَةِ ۖ وَالْأَفْلَاكُ يَتَكَلَّمْنَ بِجَنُونِ الْقَوْمِ
 تَزُولُ الْعَادَاتُ الطَّبِيعِيَّةُ وَالْأَفْعَالُ النَّفْسِيَّةُ
 الْمَوَارِيثُ ۖ وَالْعَامِيُّ عَنِ الشَّمَوَاتِ وَاللَّذَاتِ ۖ
 لَا أَتَمُّ جُنُونًا كَجُنُونِ الْمَجَانِينِ الَّذِينَ ذَهَبَتْ
 عَنْهُمْ هُمُةٌ ۖ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 كَوْرَأَيْتُمْ مَوْتَهُمْ لَقَلْتُمْ عَجَائِبُنْ دَوْرًا وَكَوْرَأَيْتُمْ
 مَا أَمْنُوهُ لَوْلَا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرَفَةٌ عَيْنٍ ۖ
 خَلَوْتُكَ مَا صَحَّتْ لِأَنَّ الْخُلُوعَةَ عِبَارَةٌ عَنِ
 الْقَعْرِى مِنْ حَيْثُ الْقَلْبُ عَنْ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ ۖ
 يَتَعَرَّى بِأَهْلِكَ فَيَكُونُ مُتَجَرِّدًا بِأَهْلِكَ دُنْيَا
 لَا آخِرَةَ وَلَا مَآسُوِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْبَحْلَةِ
 وَهَذَا الْوَجَادَةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
 الْمُرْسَلِينَ وَالْأَوَّلِيَاءِ وَالصَّاحِبِينَ ۖ الْأَمْرُ
 بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ فِي الصَّوَامِ ۖ نَظَرَ النَّفْسُ
 أَعْمُصْنَهُ وَقَصْرًا وَرَدَّةً حَتَّى لَا يَكُونَ نَظَرُهَا
 سَبِيلًا إِلَّا أَنْ تَصِيرَ تَابِعَةً لِلْقَلْبِ
 وَالسِّرِّ مِنْ جُمْلَةِ أَتْبَاعِهَا ۖ لَا تَخْرُجُ لَهُمَا
 عَنْ آيٍ وَتَكُنَّ مَعَهُمَا ۖ فَلَا يَكُونُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُمَا
 قَوْلٌ بِكَأَمْرٍ بَيْنَا مَرَانٍ ۖ وَتَنْهَى عَمَّا يَنْهَى عَنْهُ
 وَتَخْتَارُ مَا يَخْتَارُ ۖ فَيَنْبَغِ تَصِيرُ نَفْسًا
 مُطْمَئِنَّةً لَيْتُوا أَفْقُونَ عَلَى طَلْقٍ أَحَدٍ وَمَقْصُودٍ
 وَاحِدٍ ۖ إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ إِلَى هَذَا الْحَالِ

نفس مطمئنہ پر اور نفس زبان پر اور زبان (ان کو) مخلوق پر نقل
 کرے گی۔ جو شخص اس کیفیت سے مخلوق کو دغلا و فصاحت کرے
 (وہ تو کرے کہ یہ اسی کا منصب ہے) ورنہ زبان ہی نہ بلائے
 افسر والوں (کو جو مجنون کہا جاتا ہے تو) ان کا جنون طبعی عادتوں اور
 نفسانی خواہشات کے افعال کا چھوڑ دینا اور شہوات و لذات سے
 آنکھیں بند کر لینا ہے نہ یہ کہ وہ ان دیوانوں کی طرح پاگل بناتے
 ہیں کہ جن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا
 ہے کہ اگر تم ان کو دیکھو تو (اپنی خواہش پرستی کے سبب) ان کو
 مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھیں تو یوں کہیں کہ یہ لوگ حق تعالیٰ
 پر پلک چمکنے کی مقدار بھی ایمان نہیں لائے۔ تیری گوشہ نشینی
 ٹھیک نہیں کیونکہ گوشہ نشینی کا مطلب قلب کے اعتبار سے تمام
 چیزوں سے معری ہو جانا ہے کہ تیرا باطن بالکل خالی ہو جائے۔
 پس مجرد بن جائے کہ نہ دنیا ہو نہ آخرت اور نہ حق تعالیٰ کے سوا
 کوئی چیز۔ اور یہی گذشتہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین
 کی شاہراہ ہے۔ نیک کام کی ترغیب دینا اور خلاف شرع امر
 سے رکن میرے نزدیک خلوت خالوں کے ہزار عابدوں سے
 بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ نفس کی نظر کو جھکا لے اور روک
 لے اور ٹوٹا لے تاکہ اس کی نظر اس کی تابہی کا سبب نہ بن جائے
 البتہ اگر وہ قلب و باطن کی تابہی بن جائے کہ اسے ساتھ اتحاد رکھے
 اور اُن کی رائے سے باہر نہ ہو یعنی نفس اور قلب باطن میں کوئی فرق
 ہی نہ رہے کہ جس بات کا قلب و باطن حکم کریں اسی کا نفس حکم دے
 اور جس سے وہ منع کریں اسی سے یہ منع کرے اور جس کو وہ انتخاب
 کریں اسی کو یہ بھی انتخاب کرے تو اس وقت وہ نفس مطمئن بن جائیگا
 کہ تینوں ایک ہی طلب اور ایک ہی مقصود پر باہم متفق
 ہو جائیں گے۔ جب نفس اس حالت پر پہنچ جائے تو وہ اپنی

لَا تُخَفِّقُ الْقَضِيَّةَ مِنْ جَعَلَهَا لَا تُنَظِرُ
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا يَفْعَلُ فَيَلْزِمُ فِي الْحَقِّ
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ عَمَّا
 يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ هَٰ أَتَيْنَ مُتَابِعَةَ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ مِنْكَ ۖ إِنْ لَمْ تُحْسِنِ الْأَدَبَ فَدَاكَا
 أُخْرِجْتَ مِنَ الدَّارِ مُهَانًا ۖ وَإِنْ أَحْسَنْتَ الْأَدَبَ
 وَدَانَقْتَ أَفْعَدْتَ وَارْكَمْتَ ۖ الْمُحِبُّ لِلَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ضَيْفٌ عِنْدَكَ ۖ وَالضَّيْفُ لَا يَتَخَيَّرُ
 عَلَى أَصْحَابِ الدَّارِ فِي مَا كُوْلِهِ وَمَعْرُوبِهِ وَ
 مَلْبُوسِهِ وَجَمِيعِ أَحْوَالِهِ ۖ بَلْ لَكَ زَلَّ مُوَافَقًا
 صَابِرًا رَاضِيًا ۖ فَلَا جَرَمَ يُقَالُ لَهُ الْبَشْرُ بِمَا
 تَرَى وَتَكَلِّفُ ۖ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَايَتَ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ
 قَلْبِهِ يَحِبُّ عَلَيْكَ أَنْ يَكُونَ كَلَامُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَإِلَّا فَالْخَرَسُ أَحَبُّ إِلَيْكَ ۖ لَتَكُنْ
 حَيَاتُكَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْآخِرَةُ
 أَحَبُّ إِلَيْكَ ۖ اللَّهُمَّ أَحْيِنَا فِي طَاعَتِكَ وَ
 أَحْشُرْنَا مَعَ أَهْلِ طَاعَتِكَ آمِينَ (وَقَالَ رَفِيعٌ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) الْمُؤْمِنُ هَاجِرٌ لِنَفْسِهِ ۖ
 يَصْعَبُ شَيْخَانُ تَوَدُّبِهِ وَيَعُولُهُ ۖ لَا
 يَزَالُ فِي التَّعْلِيمِ مِنْ حَلِّ صَغَرٍ
 إِلَى أَنْ يَمُوتَ ۖ فِي أَقَلِّ
 حَالِهِ الْمُفْرَى يَخْفُظُهُ
 كِتَابُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ

مشقت میں تخفیف کا مستحق ہے۔ حق تعالیٰ تیرے اور مخلوق کے
 اندر جو تصرفات فرما رہا ہے اس میں حق تعالیٰ سے مباحثہ مت کر
 کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ جو کچھ بھی وہ کرے اس سے
 اس کی پوچھ نہیں ہو سکتی اور مخلوق سے باز پرس ہوگی تیرا حق تعالیٰ
 کا تابع فرمان بننا کہاں جاتا رہا؟ اگر تو نے ادب ملحوظ رکھا تو
 بہتر ہے ورنہ ذلیل کر کے (خدائی) گھر سے باہر نکال دیا جائے گا اور
 اگر محسن ادب رکھے گا اور موافقت کرے گا کہ ہر امر میں جی ہاں
 کا غلام بنا رہے گا، تو بٹھایا جائیگا اور عزت کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ
 کا محب اللہ کا مہمان ہے اور مہمان کھانے پینے پہننے یا کسالت
 کی بھی صاحب مکان سے فرمائش نہیں کیا کرتا بلکہ جو کچھ بھی
 میزبان سامنے رکھ دے اس پر ہمیشہ موافقت رکھنے والا
 صابر اور راضی رہتا ہے پس ضرور ہے کہ (جب ایسا برتاؤ
 کرے تو) اس سے کہا جائے کہ مرشدہ یاد کیا کچھ دیکھو گے اور کیا
 کچھ پاؤ گے۔ جو شخص حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے اس کے قلب کے
 دنیا اور آخرت اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز غائب ہو جاتی ہے
 تجھ پر لازم ہے کہ تیرا غلط خالص اللہ واسطے ہو ورنہ گونگا بنا
 رہنا ہی تیرے لئے بہتر ہے ضروری ہے کہ تیری زندگی حق تعالیٰ
 کی طاعت میں خرچ ہو ورنہ تیرے لئے موت بہتر ہے۔ بارالہا
 ہماری زندگی اپنی طاعت میں صرف کر اور ہر اپنی طاعت والوں
 کے ساتھ محشور فرما۔ آمین

(آپ نے فرمایا) مومن اپنے نفس سے عبادی اور ایسے شیخ کی
 صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کو ادب سکھائے اور (ظاہری و باطنی)
 تعلیم ہے۔ وہ اپنے بچپن سے لیکر مرتے دم تک ہمیشہ تعلیم ہی میں
 رہتا ہے کہ (اٹل جہاں زبان سے حسرت نہ نکلے لگے تو) حافظہ جی
 اس کو اللہ پاک کی کتاب (یعنی قرآن مجید) حفظ کرتے ہیں۔

فِي ثَانِي حَالِهِ الْعَالَمُ يَعْلَمُهُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ ذَلِكَ التَّوْفِيقِ مَا لَزِمَ
 لَهُ يَفْعَلُ بِمَا يَعْلَمُ فَيَقْتَرِبُ بِهِ الْعَمَلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ ۚ كُلَّمَا عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ أَوْ رَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ عِلْمًا مَا لَمْ يَعْلَمْ ۚ يَقِيمُ الْقَلْبَ عَلَى
 مَا فِيهِ وَالْإِخْلَاصَ يَقْبِضُ مِنْهُ خُطَاةَ إِلَى الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ إِذَا عَمِلْتَ وَرَأَيْتَ أَنَّ قَلْبَكَ
 لَا يَدُورُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَجِدُ حَلَاةَ
 لِعِبَادَةِ وَالْأَنْسَ فَاَعْلَمْ أَنَّكَ لَسْتَ بِعَامِلٍ
 وَأَنَّكَ فَحْجُوبٌ ۚ لِاحْجِلِ الْخَلَلَ الذِّي فِي
 عَمَلِكَ ۚ مَاذَا الْخَلَلُ ۚ أَلَرِّيَاءُ وَالرِّفَاقُ
 وَالشُّغْبُ بِمَا عَامِلٌ عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِفْلَاحِ
 مَعْتَبٌ ۚ عَلَيْكَ يَا لَمْرَأَتِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ ۚ أَلَمْ رَأَيْتَهُ فِي الْجَلْوَةِ
 لَمَسَافِقَيْنِ فِي الْجَلْوَةِ وَالْخَلْوَةِ لِلْمُخْلِصِينَ
 وَتَحِيَّكَ إِذَا رَأَيْتَ مُسْتَحْسِنًا أَوْ مُسْتَحْسَنَةً يَقِفْنَ
 عَلَيْكَ ۚ عَيْنِي نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ
 وَأَذْكَرُ نَظَرِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ ۚ وَفَرَاوَا
 يَكُونُ فِي شَأْنِ الْآيَةِ ۚ اخْذِرْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ تَعْصِ عَيْنَيْكَ عَنِ النَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمِ ۚ وَأَذْكَرُ
 نَظَرٍ مَنْ لَا تَبَرُّحَ مِنْ نَظَرٍ وَعِلْمِهِ إِذَا لَمْ تَنَظِرْ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَنَازِعْهُ

(اس سے فارغ ہو کر دینی مدرسہ کے داخلہ کا وقت آیا تو) مولوی صاحب
 اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھاتے (اور احادیث
 و تفاسیر کے علوم شرعیہ پڑھاتے) ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی توفیق
 اس کے شامل حال رہتی ہے کہ اپنے علم پر عمل کرتا رہتا ہے پس عمل
 اس کو حق تعالیٰ کے قریب پہنچا دیتا ہے (اور یہ تعلیم کا مشغلہ ایسا ہے
 جس سے مرتے دم تک چھٹی نہیں ملتی کیونکہ) جوں جوں وہ اپنے علم پر عمل
 کرتا ہے حق تعالیٰ اس کو ایک نیا علم عطا فرماتا ہے جو اس کو پہلے سے حاصل
 نہ تھا۔ اور وہ علم اس کے قلب کو (قوت دے کر) اس کے پاؤں کے بل
 کھڑا کر دیتا ہے اور اخلاص اس کے قدم حق تعالیٰ کی طرف (چلا کر) اس کے
 قریب پہنچاتا رہتا ہے جب تو عمل کرے اور دیکھے کہ تیرا قلب حق تعالیٰ کا
 قرب نہیں پاتا نہ تجھ کو عبادت اور انس کی ملاوت آتی ہو تو سمجھ لے کہ تو نے
 درحقیقت عمل ہی نہیں کیا اور تو اپنے عمل میں خلل کی وجہ سے محجوب ہے۔ وہ
 خلل کیا؟ دکھاؤ اتفاق اور خود پسندی۔ اے عمل کرنے والے خلاص
 حاصل کرو نہ فضول مشقت مت اٹھا۔ غلوت و جلوت میں حق تعالیٰ کا
 دھیان گیان اختیار کر۔ صرحت جلوت میں مراقبہ رکھنا منافقوں کا کام ہواور
 غلوت و جلوت دونوں حالتوں میں مخلصین کا تجربہ پر افسوس جب تو کسی
 حسین (لڑکے) یا حسین عورت کو دیکھے تو اپنی آنکھیں اپنے نفس اپنی خواہش
 اور اپنی طبیعت کی آنکھیں بند کر لے اور یاد کر کہ تیرا رب تجھ کو دیکھ رہا ہے
 اور پڑھ "کہ تم کسی حال میں بھی ہو تمہارا رب تم پر نگرہاں ہے" حق تعالیٰ
 سے ڈر۔ حرام جگہ نگاہ ڈالنے سے اپنی نظر جھکا اور (اس دانا بینا خدا)
 کی نظر کو یاد کر جس کی نگاہ اور جس کے علم سے تو ہمت ہی نہیں سکتا۔ جب حق تعالیٰ
 سے (اس کے افعال قضا و قدر میں) نہ مباحثہ کرے گا اور نہ منازعت تو

مالی تیرے اور مخلوق کے
 تعالیٰ سے مباحثہ مت کر
 جو کچھ بھی وہ کرے اس سے
 پُرس ہوگی تیرا حق تعالیٰ
 نے ادب ملحوظ رکھا تو
 ہر حال دیا جائے گا اور
 گا کہ ہر امر میں جی ہاں
 نرت کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ
 نے پینے پینے یا کھاتے
 کیا کرنا بلکہ (جو کچھ بھی
 موافقت رکھنے والا
 کہ جب ایسا برتاؤ
 کیا کچھ دیکھو گے اور کیا
 ہو جاتا ہے اس کے قلب کے
 زیر غائب ہو جاتی ہے
 ہو ورنہ گونگا بنا
 تیری زندگی حق تعالیٰ
 سے بہتر ہے۔ بار الہا
 درہم کو اپنی طاعت والو
 عبادی اور ایسے شیخ کی
 اور ظاہری و باطنی
 ہمیشہ تعلیم ہی میں
 ملنے لگے تو) حافظی
 (خطا کرتے ہیں۔

مذکورہ عبادت کرتا ہے مخلوق میں عابد و زاہد کہلاتے کو تیار ہے جو رہا ہے اور دعویٰ یوں کرتا ہے کہ میں عبادت اللہ واسطے کرتا ہوں اور یہ نفاق ہے اور بایں ریا و نفاق
 اپنے آپ کو کار گزار دعا بد سمجھتا ہے اور یہ عجب و غرور ستانی ہے ۱۲

تَمَتَّ عَبْدُكَ لَهُ وَصِرَتْ عَبْدًا حَقًّا وَتَدْعُلُ
فِي ذِمَّةٍ مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِمْ إِنْ عِبَادِي لَيْسَ
لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ إِذَا تَحَقَّقَ شُكْرُكَ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلْهِمَ قُلُوبَ الْخَلْقِ وَالْإِسْتِمْرَارَ
بِالشُّكْرِ لَكَ وَالْكَوْدُ إِلَيْكَ فَيَنْبِذُ
طَرِيقَ الشَّيْطَانِ وَأَعْوَابَهُ عَلَيْكَ تَزْكُ الدُّعَاءُ
عَزْمُهُ وَالْإِسْتِعَاْلُ بِهِ رُحْمَهُ ۚ أَلْدُّعَاءُ
نَفْسٍ لِلْغَرِيقِ وَرُوزَنَةُ لِّلْمَحْبُوسِ إِلَى أَنْ
يَأْتِيَ الْفَرَجُ مِنَ الْحَبْسِ وَاللُّخُولُ عَلَى الْمَلِكِ
لَوْ نَوَّاعِقْلَاءُ ۚ أَنْتُمْ كَانْتُمْ حُسْنُ تَثَرُّكُونَ
الدُّعَاءُ ۚ وَلَا تُحْشُونَ تَدْعُونَ ۚ مَا مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا وَيَحْتَاجُ إِلَى وَفِيَّةٍ وَعَقْلٍ وَعِلْمٍ وَ
إِتِبَاعٍ لِمَنْ يَعْرِفُ ۚ أَنْتُمْ كَانْتُمْ تَقُولُونَ مَا
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ
وَلِهَذَا أَسَأْتُمْ طُنُوكُمْ فِيهِمْ لَا تُخَاطَبُوا
بِرُؤُوسِ أَدْيَانِكُمْ وَأَحْوَالِكُمْ مَعَهُمْ ۚ
لَا تَعْتَرِضُوا عَلَيْهِمْ فِي جَمِيعِ تَصَادِيقِهِمْ ۚ
إِذَا لَمْ يَحْتَرِضِ الشَّرْعُ عَلَيْهِمْ لَا تَعْتَرِضُوا
عَلَيْهِمْ ۚ هُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ۚ مَا يَسْكُنُ
قَلْبَهُ مِنَ الْخَوْفِ حَتَّى يَسْكُنَ

❖

اس کی پرستش تیرے لئے کامل ہو جائے گی اور تو سچا بندہ بن جائے گا اور
ان بندوں میں داخل ہو جائیگا جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ
(اے ابلیس) میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی زور نہیں ہے۔ جب حق تعالیٰ
کے لئے تیری شکرگزاری متحق ہو جائے گی تو مخلوق کے قلوب اور ان کی زبانوں
پر تیری شکرگزاری اور تیری محبت ڈال دی جائے گی اگر سب تیرے اسناد
و پروانہ بن جائیں گے، پس اس وقت شیطان اور اس کے چیلے چالوں کے
لئے تیرے مقابلہ کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ دُعا کا چھوڑ دینا میرے نزدیک
عوبیت ہے اور دُعا میں مشغول ہونا اجازت ہے۔ دُعا تو ڈوبتے ہوئے کا
سنبھالا اور کوٹھری میں بند شخص کا روشن دان ہے کہ اس سے فی الجملہ
حیات و رہائی کی توقع قائم نہ ہوتی ہے، مگر اسی وقت تک کہ قید سے (رہائی
پاکر) کھلے میدان میں نہ آجائے اور بادشاہ پر داخلہ نصیب نہ ہو اور نہ
پھر روشن دان کی ضرورت ہی نہیں) عقلمند بنو نہ تم ترک دُعا اچھی طرح
جانتے ہو اور نہ دعا مانگنا ہی اچھی طرح جانتے ہو، کوئی چیز بھی ایسی نہیں مگر
نیت اور عقل اور علم اور واقع کے اتباع کی ضرورت نہ ہو پس دُعا اور ترک
دُعا دونوں کا خاص موقع ہے مگر تم سمجھتے ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کے پاس کیا ہے
اور اس کے نیکو کار بندوں کے پاس کیا ہے؟ اسی لئے تم ان کے متعلق بگمان
بنے ہوئے ہو۔ ان کے ساتھ اپنے دین اور اپنے حالات کے سروں کا
خطرناک معاملہ نہ کرو (اور نہ وہ قطع ہو جائیں گے) ان کے ہر کاٹ سکتا
میں کسی بات پر بھی اعتراض نہ کرو۔ جب تک شریعت ان پر اعتراض نہ کرے
(یعنی کوئی کام خلاف شرع ان سے صادر نہ ہو) تم بھی اعتراض مت کرو۔ وہ
ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے حق تعالیٰ کے سامنے ایستادہ ہیں۔ جب تک
حق تعالیٰ ہی ان کو سکون نہ بخشے اور سلامتی کا ضامن نہ بن جائے

لہذا ائمہ و اولوں کے مختلف مذاق ہوتے ہیں۔ حضرت محبوب بحالیؒ کا مذاق وہی ہے کہ دعا نہ کرنے میں شان تسلیم و تقویٰ زیادہ ہے۔ اور دیگر صلحاء کا مذاق یہ ہے کہ دنیا میں دنیا
حاجت منی کا اظہار ہے البتہ دعا قبول نہ ہو تو زبان یا قلب پر شکوہ اور گرانی مطلق نہ آوے کہ شان تسلیم بھی قائم رہے اور ادعویٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہو جائے
کیونکہ آفا کو غلام کی درخواستیں بھایا کرتی ہیں۔ ۱۲۰ منہ

يَقِينُ لَهُ السَّلَامَةُ ۖ تَعَالَىٰ عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ
 حَلَّ فِي الْأَرْضِ وَيَا زُهَادَهَا تَعَلَّمُوا شَيْئًا مَّا
 عِنْدَكُمْ مِنْهُ خَيْرٌ ۖ اُدْخُلُوا اِكْتِلَالِي حَتَّى
 اَعْلَمَكُمْ شَيْئًا لَا يَحْدُوثُهُ عِنْدَكُمْ ۖ
 الْكُتُوبُ كِتَابٌ وَلِلْاَسْرَارِ كِتَابٌ وَلِلْمَقْصُوسِ
 كِتَابٌ وَلِلْجَوَارِحِ كِتَابٌ ۖ هِيَ دَرَجَاتٌ وَ
 لِمَقَامَاتٍ ۚ وَاقْدَامُ مَعْدُودَةٍ ۚ الْقَدَمُ الْاَوَّلُ
 مَا هَمَّ لَكَ كَيْفَ تَصِلُ اِلَى الثَّانِي ۚ الْاِسْلَامُ
 مَا هَمَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ الْاِيْمَانُ
 مَا هَمَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْقَانِ الْاِيْقَانُ
 مَا هَمَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْمَعْرِفَةِ وَ
 الْاُولَايَةِ ۖ كُنْ عَاقِلًا ۚ مَا اَنْتَ عَلَى شَيْءٍ ۖ كُلُّ
 شَيْءٍ يَطْلُبُ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ بِاَلَايَةِ
 نَبِيٍّ ۚ اِنَّمَا قِصَمُ الرِّيَاسَةِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ
 النَّبِيِّ هَلْ فِيهِمْ وَفِي الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ وَالْمَوْتِ
 وَالصَّبْرِ وَالْاِرَادَةِ ۚ الرِّيَاسَةُ مِنَ السَّمَاءِ
 تَنْزِلُ لَا مِنَ الْأَرْضِ ۖ اُولَايَةُ مَنْ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنَ الْخَلْقِ ۖ كُنْ اَبَدًا
 تَالِيًا لَا مَتَبُوعًا ۖ صَاحِبًا لَا مَقْصُوبًا ۖ اَرْضِ
 بِالْاَمْرِ وَالْحُسُولِ ۖ فَاِنْ كَانَ لَكَ عِنْدَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حِصْنٌ ۚ ذَلِكَ فَهَوَ يَجْعَلُكَ
 فِي وَفْقِهِ ۖ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالْقَبُولِ
 وَتَرْكِ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاعْتِزَالِكَ
 وَشُرُوكِكَ بِالْخَلْقِ
 قَدْ بَيَّنَّسَكَ

اس وقت تک خوف کے سبب ان کے دل کو قرار ہی نہیں آتا۔
 اے دُنیا بھر کے بندگانِ خدا اور زاہدو! او وہ چیز سیکھو جسکی
 تم کو خبر نہیں ہے۔ میرے مکتب میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں تم کو
 وہ علم پڑھا دوں جو تمہارے پاس موجود نہیں ہے۔ قلوب کا
 مکتب جدا ہے اور اسرار کا مکتب جدا اور نفوس کا مکتب جدا
 اور اعضاء بدن کا مکتب جدا۔ یہ سب الگ الگ درجے اور مقامات
 اور گنتی کے چند قدم ہیں (جن میں آگے پیچھے کی ترتیب ملحوظ ہے)
 یہ بلا قدم تو تیرا درست ہوا نہیں پھر دوسرے تک کس طرح پہنچو گے!
 تیرا اسلام تو ابھی درست ہی نہیں ہوا پھر ایمان تک کیوں کر
 پہنچ سکتا ہے؟ ایمان تیرا صحیح نہیں ہوا پس ایقان تک کیسے پہنچو گے!
 اور ابھی ایقان تو صحیح ہوا نہیں پس معرفت اور ولایت تک
 کیوں کر رسائی ہوگی؟ صاحب عقل بن تو کچھ سمجھ نہیں تم میں
 ہر شخص آلہ سرداری کے بغیر مخلوق کا سردار بننا چاہتا ہے حالانکہ
 مخلوق کی سرداری ان میں اور دُنیا و نفس و خواہش و
 طبیعت و ارادہ سب میں زبدا اختیار کرنے کے بعد صحیح ہوتی
 ہے۔ سرداری آسمان سے اُترا کرتی ہے زمین سے نہیں کہ
 جس کا جی چاہے خود ہی حاکم بن بیٹھے (ولایت حق تعالیٰ کی
 طرف سے عطا ہوتی ہے نہ کہ مخلوق کی طرف سے ہمیشہ) (دوسرے
 اللہ والوں کا) مقتدی بنارہ مقتدا مت بن۔ صاحب بنارہ (کہ
 دوسروں کیساتھ ہے) مصوب مت بن (کہ دوسروں کو اپنے ساتھ لے
 کیونکہ دوسروں کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں ہے) ذلت و گناہی کو پسند
 کر۔ (کہ اسمیں بڑا امن ہے) پھر اگر حق تعالیٰ کے نزدیک تیرے لئے
 اس کی ضد (یعنی امامت و شہرت مقدور) ہوگی تو اپنے وقت پر وہ
 خود آجائے گی۔ توشانِ تسلیم و تقویٰ اختیار کر اور اپنے زور
 اپنی طاقت اپنے اعتراض اور مخلوق اور نفس کو شریکِ خدا سمجھنا

تجانبہ بن جائے گا اور
 تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ
 ہے: جب حق تعالیٰ
 کے قلوب اور ان کی زبانوں
 کی کہ سب تیرے ارادے
 اس کے چیلے پاؤں کے
 ورنہ دنیا میرے نزدیک
 دُعا تو دُوبتے ہوئے کا
 کہ اس سے فی الجملہ
 تک کہ قید سے (ربانی
 اعلیٰ نصیب نہ ہو اور نہ
 تم ترک دُعا ابھی طرح
 کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ
 نہ ہو (پس دُعا اور ترک
 حق تعالیٰ کے پاس کیلئے
 لئے تم ان کے متعلق بگن
 آلات کے سروں کا
 ان کے ہر کاٹ سکتا
 ان پر اعتراض نہ کرے
 اعتراض مت کرو۔ وہ
 ستارہ ہیں۔ جب تک
 کا خاص نہ بن جائے
 عاصقان یہ ہے کہ وہ میں اپنی
 کے حکم کی تعمیل میں پہنچے

عَلَيْكَ بِصُحْبَةِ الْعُودِيَّةِ وَهِيَ امْتِنَالُ الْاَرْضِ
وَالْاِتِّهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْاَقَاتِ بِاَسَاسٍ
هَذَا اَلْمُرْتَجِعُ لِلْجِدِّ وَالْبِنَاءُ عَلَيْهِ اَلْاَحْمَالُ الصَّلَاحُ
الْاَسَاسُ مَا اَحْكَمَتْهُ عَلَى اَرَقِّ شَيْءٍ تَنْبِيْهِ النَّبِيَّةِ
مَا صَحَّحْتَ لَكَ كَيْفَ تَتَكَلَّمُ سَكُونُكَ
مَا تَمَّ لَكَ كَيْفَ تَنْطِقُ هَذَا الْكَلَامُ عَلَى
الْخَلْقِ نِيَابَةُ سَعْيِ الرُّسُلِ لَا تَهْمُهُمُ الَّذِينَ
كَانُوا اَخْطَاءَ الْخَلْقِ فَلَمَّا ذَهَبُوا اَقَامَ الْحَقُّ
عَنْ وَجَلِ الْعُلَمَاءِ الْعَمَالِ بِعِلْمِهِمْ مَقَامُهُمْ
وَجَعَلَهُمْ رِزْقًا مَنْ يُرِيدُ اَنْ يَكُوْنُ
فِي مَقَامِ الرُّسُلِ يَكُوْنُ اَطْهَرُ مِنَ الْخَلْقِ
فِي زَمَانِهِ وَاَعْلَمُهُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
عَلَيْهِمْ يَحْسَبُونَ اَنَّ هَذَا اَلْاَمْرَ هَيِّنٌ يَأْتِيْهِمْ اَللَّهُ
بِاسْمِهِ وَرُسُلِهِ وَاَوْلِيَاؤُهُ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ
يَأْتِيْهِمْ اَللَّهُ بِقُوَّتِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ وَدُنْيَا هُمْ وَ
اُخْرَاهُمْ وَيَحْكُمُهُمْ اَخْرُسُوا وَاَسْكُنُوا حَتَّى
تَنْطَقُوا وَتَنْعَشُوا وَتَقَامُوا وَتُحْكَمُوا مَنْ
عَلَيْهِ عِلْمُهُ هَوَاهُ فَنَ اِلَّا الْعِلْمُ النَّافِعُ كَيْفَ
لَا يَكُوْنُ نَافِعًا وَقَدْ اَغْلَقَ اَبْوَابَ الْخَلْقِ
وَفَتَحَ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ الْبَابُ
الْاَكْبَرُ اِذَا مَتَّ هَذَا الْفَلَقُ وَالْفَتْحُ
لِيَعْبُدَ ذَهَبَتْ عَنْهُ الشَّرْحَةُ وَجَاءَتْهُ الْحَلُوَّةُ
جَاءَتْهُ الْخَلْمُ اِلَى قَلْبِهِ وَالنِّشَارُ عَلَيْهِ
جَاءَتْهُ الْمَقَاتِلُ تَنَازَعَتْ رَحْمَةُ النَّفْسِ
وَبَقِيَ اللَّبُّ السَّدَّ طَرِيقُ

ترک کر۔ بندگی کا ساتھی رہنا یعنی حکم کی تعمیل کرنا اور ممنوعات
سے باز رہنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا ضروری سمجھ۔ اس امر (یعنی
ولایت سرمداری خلق) کی بنیاد تو حید ہے کہ ہر نفع و ضرر کا مالک
صرف خدا کو سمجھ) اور اعمال صالحہ اس کی تعمیر ہے ابھی تک تو نے
بنیاد کو تو مضبوط کیا نہیں پھر تعمیر کی چٹائی کس شے پر کریگا؟ تیری
نیت تو درست ہوئی نہیں و غفلت کس طرح کہے گا؟ تیرا سکوت ابھی پورا
ہوا نہیں بولے گا کس طرح؟ مخلوق کو غفلت کا پناہ پیغمبروں کی نیابت ہے
اس لئے کہ وہی مخلوق کے داغ غلطیے پس جب وہ تشریف لے گئے
تو حق تعالیٰ نے ان کے علوم پر عمل کرنے والوں کو ان کی جگہ کھڑا کر دیا
اور ان کو انکا وارث بنا دیا۔ جو شخص پیغمبروں کی جگہ کھڑا ہونا چاہے
اس کو (پیغمبروں کی طرح) اپنے زمانہ میں ساری مخلوق سے زیادہ پاک
صاف اور حق تعالیٰ کے حکم اور علم کا سب سے زیادہ واقف کار ہونا چاہیے
اے اللہ اور اس کے رسولوں اور اس کے نیکو کار بندوں اور اولیاء
سے ناواقف اور اے اپنے نفوس اور اپنی طبیعتوں اور اپنی دُنیا
و آخرت سے جا بولو۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ یہ امر (یعنی غفلت گوئی)
ایک آسان بات ہے۔ تم پر افسوس۔ گونگے اور خاموش بنے
رہو۔ یہاں تک کہ تم کو (خدا کی طرف سے) بلوایا جائے اور
اُٹھایا جائے اور کھڑا کیا جائے اور (مخلوق کے سامنے ممبر بد)
لایا جائے جس کی خواہش نفس پر اس کا علم غالب آجائے تو
وہی علم سود مند ہے۔ اور سود مند کیوں نہ ہو جبکہ اس نے مخلوق کے
دروازے کر دیئے بند۔ اور حق تعالیٰ کا دروازہ کھول لیا جو بس
میں بڑا دروازہ ہے۔ جب یہ بند و کشادہ کیلئے صحیح ہو جاتا ہے تو
اس کے پاس سے بھڑکھٹ جاتی اور خلوت آجاتی ہے۔ اس کے
قلب کی طرف خلعت آتے اور اس پر پنچا اور پہنے لگتی ہے وہ ہواں
آتی ہیں جو چھکوں کو اس سے جھاڑ دیتی ہیں اور غریبانی رہ جاتا ہے

بل کرنا اور منوعات
سمجھ۔ اس امر یعنی
ہر نفع و ضرر کا مالک
ہے ابھی تک تو نے
شے پر کر گیا؟ تیری
کا؟ تیرا سکوت ابھی پورا
غیروں کی نیابت ہے
وہ تشریف لے گئے
کو ان کی جگہ کھڑا کر دیا
کی جگہ کھڑا ہونا چاہیے
مخلوق سے زیادہ پاک
واقف کار ہونا چاہیے
کار بندوں اور اولیاء
بتوں اور اپنی دنیا
(یعنی وعظ گوئی)
اور خاموش بنے
بٹوایا جائے اور
کے سامنے ممبر ہر
م غالب آجائے تو
جبکہ اس نے مخلوق کے
زہ کھول لیا جو سب
صحیح ہو جاتا ہے تو
جاتی ہے۔ اس کے
گتے گتے ہے وہ ہر دین
خبر پاتی رہ جاتا ہے

الْحَقُّ وَالْغَلَبَ وَالْقَهَرَ وَالْفَتْحَ الطَّرِيقُ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَظَهَرَتِ الْجَادَةُ عَلَيْهِ
جَادَةُ مُرَادِهَا الَّتِي هِيَ جَادَةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ مَا تِلْكَ الْجَادَةُ
جَادَةُ الصَّفَاءِ بِلَا كَدٍ جَادَةُ التَّوْحِيدِ بِلَا
ظَمَرٍ جَادَةُ الْإِسْتِسْلَامِ بِلَا مُنَازَعَةٍ جَادَةُ
الْوَدْقِ بِلَا كَدٍ جَادَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا خَلْقٍ
جَادَةُ الْمُسْتَبِ بِلَا سَبَبٍ هَذِهِ الْجَادَةُ الَّتِي
عَلَّمَهَا أَمْرَاءُ الدِّينِ وَسُلَاطِينُ الْمَعْرِفَةِ وَمُلُوكُهَا
الَّذِينَ هُمْ رَجَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاصْفِيَاؤُهُ وَ
جَمَادُؤُهُ: التَّاصِرُونَ لِدِينِهِ أَلْعَادُونَ فِيهِ
وَالْمُتَّبِعُونَ فِيهِ وَبِحُكْمِكَ كَيْفَ تَدْعِي خَلْقِي هَؤُلَاءِ
الْقَوْمَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَغَيْرُكَ مِنَ الْخَلْقِ: لَا
إِيمَانَ لَكَ وَعَلَى دَجْوِ الْأَرْضِ مِنْ غَخَافَةٍ وَتَرْجُوهُ
لَا هَذَا لَكَ وَفِي الدُّنْيَا شَيْءٌ تُرِيدُهُ: لَا تَوْحِيدَ
لَكَ وَأَنْتَ تَرَى غَيْرَكَ فِي طَرِيقِكَ الْيَوْمَ الْعَارِفُ
غَيْرِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَاهِلٌ فِيهِمَا وَفِيهَا
سِرِّي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَمَلَةِ: لَا رَغْبَةَ لَهُ
فِي غَيْرِهِ: يَا قَوْمُ اسْمَعُوا مِنِّي وَأَنْزِلُوا الْقَهْنَ
لِي مِنْ قُلُوبِكُمْ: كَيْفَ تَسْمَعُونِي وَتَنْتَابُونَنِي
وَأَنَا شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ: أَحْمِلْ أَثْقَالَكُمْ وَ
أَعِظْ مُتَّقِي أَعْمَالِكُمْ وَأَشْفَعْ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فِي قُبُولِ حَسَنَاتِكُمْ
وَالنَّجَا وَنَزْعِنَ
سَيِّئَاتِكُمْ

خواہش نفس کا راستہ بند اور مقہور و مغلوب ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ
کی طرف کا راستہ کھل جاتا ہے اور اس پر اس کی مراد کی وہ شاہراہ
ظاہر ہو جاتی ہے جو گذشتہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء کی شاہراہ
وہ شاہراہ کون سی؟ سفائی بلا کد و رت کی شاہراہ توحید بلا
شرک کی شاہراہ۔ شاہن تسلیم بلا منازعت کی شاہراہ۔ راستی
بلا دروغ کی شاہراہ۔ حق جل جلالہ بلا خلق کی شاہراہ اور
مسبب الاسباب بلا اسباب کی شاہراہ۔ یہی وہ شاہراہ ہے
جس پر دین کے امراء اور معرفت کے وہ شاہان و سلاطین (چلتے)
رہے ہیں جو مردانِ خدا اور حق کے منتخب و برگزیدہ ہیں کہ اس
کے دین کے مددگار اسی کے واسطے عداوت اور اس کے واسطے
محبت کرنے والے۔ تجھ پر افسوس۔ ان حضرات کے راستہ کا تو
کیونکر مدعی بنا ہے حالانکہ تو اپنے نفس اور دوسری مخلوق کو
شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے؛ جب تک سطح زمین پر ایک شخص بھی
ایسا رہے جس کا تیرے دل میں خوف یا اس کے قسم کی توقع ہو تو
تیرے لئے ایمان (کامل) نہیں۔ اور جب تک دنیا میں ایک چیز
بھی ایسی ہو جس کو تو اپنی مراد بنائے تو تیرے لئے نہ ایمان نہیں
اور جب تک خدا کے راستے میں کسی پر بھی تیری نظر نہ جائے تو تیرے
لئے توحید (صحیح) نہیں۔ عارف دنیا و آخرت میں مسافرانہ
روش پر اور دونوں میں بے رغبت اور جملہ ماسوی الشرائع راہد
ہوتا ہے کہ اس کے غیر کی اس کو مطلق بھی رغبت نہیں ہوتی۔
صاحبو! میری سنو اور اپنے دلوں سے مجھ پر الزام دور کرو۔
تم مجھ پر کس طرح الزام دھرتے اور میری غیبت کیا کرتے ہو حالانکہ
میں تمہارا شفیق ہوں کہ تمہارے بوجھ اٹھاتا اور تمہارے
اعمال کی پھٹن کو سیتا ہوں اور حق تعالیٰ سے تمہاری نیکیوں
کے قبول اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمانے کی سفارش کیا کرتا ہوں

مَنْ عَرَفَنِي مَا بَرَحْتُ مِنْ عِنْدِي إِلَى أَنْ يَمُوتَ
يَجْعَلُنِي شَهْرًا وَلَدًا لِي وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَ
لِبَاسَهُ يَسْتَعْنِي بِي عَنْ غَيْرِي يَا عَلَامُ
كَيْفَ لَا تُحْيِيَنِي وَأَنَا أُرِيدُ لَكَ لَارِي ۖ أَرِيدُ
مَنْفَعَتَكَ وَتُخْلِصُكَ مِنْ يَدِ الدُّنْيَا الْقَتَالَةِ
الْغَرَارَةِ ۖ إِلَى مَتَى تَعْدُونَ خَلْفَهَا عَنْ قَرَابَتِي
تَلْتَفِتُ إِلَيْكُمْ وَتَقْتُلُكُمْ ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يَكْرَهُ حُبِّيهِ مَعَ الدُّنْيَا وَلَا تَحْطَءُ لَا يَأْمُنُهَا
عَلَيْهِمْ وَلَا يَتْرُكُهُمْ مَعَهَا وَلَا مَعَ غَيْرِهَا فِي
الْجَمْعَةِ ۖ بَلْ هُوَ مَعَهُمْ وَهُمْ مَعَهُ ۖ قُلُوبُهُمْ
أَبَدًا لَهُ ذَاكِرَةٌ ۖ بَيْنَ يَدَيْهِ حَاضِرَةٌ ۖ
وَعَنْ غَيْرِهَا مُعْرَضَةٌ وَعَلَيْهِمْ مُقِيلَةٌ ۖ فَهُوَ مَعَهُمْ
حَافِظٌ لَهُمْ وَلَهُمْ مُؤْنِسٌ ۖ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا
مِنْهُمْ وَاحْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُمْ وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۖ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا مُنَافِقُ ۖ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمُظْهَرُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ
هُوَ الْمُنَادِي عَلَيْهِمْ ۖ هُوَ الْجَامِعُ لِقُلُوبِ الْخَلْقِ
عَلَى مَنْ يُرِيدُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ هُوَ السَّخَّرُ
تُرِيدُ أَنْتَ بِنِفَاقِكَ قَدْ جَمَعُ
قُلُوبَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ ۖ لَا يَبْجِي
مِنْ هَذَا شَيْءٌ يَا عَلَامُ
أَتُرَكُّ شَهْرًا لَكَ
تَحْتَ أَقْدَامِكَ

جو مجھ کو پہچان لے گا وہ مرتے دم تک میرے پاس سے نہ لڑے
اپنی شہوات و لذات اور اپنا کھانا پیسنا پہنا سب مجھ ہی کا
بنائے گا۔ اور میرے سبب دوسروں سے مستغنی بن جائیگا
صاحبزادہ! کیا سبب ہے کہ تو مجھ سے محبت نہیں رکھتا
حالانکہ میں تجھ کو چاہتا ہوں تیرے ہی لئے نہ کہ اپنے لئے۔
میں تیرا فائدہ اور تجھ کو قاتل اور مکار دُنیا سے چھڑانا چاہتا
ہوں۔ تو اس کے پیچھے کب تک دوڑتا رہے گا؟ غفریب
وہ تیری طرف رُخ کرے گی اور تجھ کو قتل کر ڈالیگی۔ حق تعالیٰ
اپنے محبین کو دُنیا کے ساتھ ایک لحظہ بھی نہیں چھوڑتا۔ وہ اسکی
طرف سے ان پر مطمئن نہیں ہے۔ نہ ان کو ان کے ساتھ چھوڑتا ہے
اور نہ کسی اپنے غیر کے ساتھ۔ بلکہ وہ ان کے ساتھ ہے اور یہ اسکے
ساتھ ہیں۔ ان کے دل ہمیشہ اسی کی یاد میں مصروف اسی کے
سامنے حاضر و دوسروں سے رُود گرداں اور اسی پر متوجہ رہتے ہیں
پس وہی ان کا ساتھی ہے وہی انکا نگہبان اور وہی انکا انیس غم خوار
بارالہا! ہکو بھی ان میں سے بنا دے اور ہماری نگہبانی فرما دینی
کی نگہبانی فرماؤ اور ہکو عطا فرما دینا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی
خوبی اور ہکا ہکو دوزخ کے عذاب سے۔

نیز آپ نے فرمایا، اے منافق اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے
بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (شہرت عطا فرما کر) نایاب و نایاب
وہی ان کے متعلق نذا دینے والا ہے (کہ اے لوگو! اعلانِ غصہ کو تم پر)
فضیلت دی گئی ہے اس کا حکم سنو اور مانو) وہی اپنے بندوں پر
جس پر چاہتا ہے مخلوق کے قلوب جمع کر دیتا ہے اور یہی تسخیر کر دیتا
ہے (کہ سب کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے) تو چاہتا ہے کہ اپنے افعال
سے لوگوں کے قلوب کو اپنے اوپر مجتمع کرے۔ سو یہ خیال ناممکن
اس سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ اپنی شہوتوں کو اپنے قابض اے شیخ! بال

وَأَرْضَ عَنْهَا كُلُّ قَلْبِكَ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكَ شَيْءٌ
فِي سُلُوكِكَ عَلَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَهْوِي بِكَ
فِي وَقْتِهِ ۖ لِأَنَّ السَّامِعَةَ لَا يَكْفُرُ الزُّهْدُ فِيهَا
عَلَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَدَّى وَلَا يَتَبَدَّلُ ۖ
فِي الْقَسْمِ فِي وَقْتِهِ مَهْنَاءٌ مُثْلُ مَطْبِئَةٍ ۖ
فَتَأْخُذُكَ بِيَدِ الْبَعْرِ لَا يَبِيدُ الدَّلِيلُ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ قَدْ
حَصَلَ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُ الدُّهْدِ فِيهِ
وَالْغَلَّةُ إِلَيْكَ بَعَيْنِ الْكَرَامَةِ ۖ لَا تَكُ لَمْ تَشْرُفْ
وَلَمْ تَكُنْ فِي طَلَبِهِ كَمَا هَرَبْتَ مِنَ الْإِسْمَاءِ تَعَلَّقَتْ
بِكَ وَعَدَتْ خَلْفَكَ ۖ فَالزُّهْدُ فِيهَا لَا يَكْفُرُ وَلَكِنْ
لَا يَدُ مِنَ الْأَعْرَاضِ عَنْهَا قَبْلَ حَيْثُهَا ۖ تَعْلَمُ
بِشَيْءِ الزُّهْدِ وَالْتِمَازِ ۖ لَا تَقْعُدُ فِي زُلُومَتِكَ
مَعَ جَهْلِكَ ۖ تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَزَلْ ۖ تَفَقَّهُ فِي حُكْمِ
تَهْوِي وَجَلَّ وَاعْمَلْ بِهِ ۖ ثُمَّ انْزِلْ عَنِ الْكُلِّ
لَا أَحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
لَمْ يَطْلُبْ لَكُمْ لَكُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُمْ أَفْضَلُ مِنْ
لَعْنَةِ الْإِلَهِ ۖ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَأَلِمْهُ
وَتَعْلَمُ مِنْهُ الْفَقْهُ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِيمَانِ
وَتَفَقَّهُ فِيهِ بِسَمَاعِكَ لَهُ مِنْ أَقْوَامِهِمْ
الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ أَقْوَامِ الرِّجَالِ ۖ مِنْ
هُوَ لَاحِظٌ جَالٍ ۖ الْعُلَمَاءُ بِحُكْمِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمْ فَإِنَّهُمْ لَكَ
ذَلِكَ الْغَضَلُ وَحْدًا لَوْ لَا نَفْسُ
شَيْطَانٍ وَهْوَى وَطَيْبٍ وَعَادِكِ
وَرُؤْيَا لِلْحَلْقِ ۖ

اور اپنے پورے قلب سے ان سے اعراض کر۔ پس اگر انیس سے
کوئی چیز حق تعالیٰ کے علم ازلی میں تیرے لئے مقدر ہوگی تو وہ
اپنے وقت پر خود ہی آجائے گی کیونکہ مقدرات میں بے رغبتی درست
نہیں ہے۔ اور علم خداوندی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ مقسوم
اپنے وقت پر خوش گوار و کافی مقدار اور مزہ دار بن کر آئے گا
پس تو اس کو عزت کے ہاتھ سے لے گا نہ ذلت کے ہاتھ سے
اور اس کے ساتھ تجھ کو حق تعالیٰ کے نزدیک اس میں زاہد
بننے کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا۔ وہ تیری طرف عزت
کی نگاہ سے دیکھے گا۔ کیونکہ تو نے نہ حرص کی تھی اور نہ اس کی
طلب میں اصرار کیا تھا۔ جتنا بھی تو مقسوم سے بھاگے گا وہ تجھے
چپٹیں گے اور تیرے پیچھے لکیں گے۔ پس ان میں بے رغبت
بننا صحیح نہیں (کیونکہ علم الہی کے خلاف کرنے کے ورپے ہونا ہے)
البتہ ان کے آنے سے پہلے ان سے اعراض کرنا ضروری ہے۔
زہد اور تامل دونوں چیزیں مجھ سے سیکھ۔ اپنی جہالت لے کر
اپنے کونین مت بیٹھ۔ فہم دین حاصل کر اسکے بعد عزت نشین بن۔
فہم حاصل کر حکم خداوندی (یعنی شریعت میں) اور اس پر عمل کر
اس کے بعد سب سے علیحدہ ہو بیٹھ۔ بجز ان چند افراد کے جو حق تعالیٰ
کے جاننے والے ہیں کہ ان سے ملنا جتنا اور ان کی باتوں کا
سننا تیرے لئے تیری گوشہ نشینی سے افضل ہے۔ جب
تو ان میں سے کسی کو دیکھ پائے تو اس کا ساتھ نہ چھوڑ اور اس
سے علم حق کا فقہ اور معرفت خداوندی سیکھ۔ ان کے منہ سے
خود سن کر اس میں فہم حاصل کر (کیونکہ علم مردوں کے منہ ہی
سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ کون سے مرد؟ حق تعالیٰ کے حکم اور اسکے علم
کے جاننے والے۔ پس جب تیرے لئے یہ صحیح ہو جائے تب نفس و
شیطان و خواہش و طبیعت و عادات اور مخلوق پر نظر جانے کے بغیر

إِذَا هَمَّ لَكَ هَذَا الْغُرَالُ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ
وَأَرْوَاحُ الصَّالِحِينَ وَهَمَّهُمْ حَوْلَكَ ۖ إِنَّ
الْعَزَلَ عَنْ الْخَلْقِ عَلَى هَذِهِ الْقَاعِدَةِ وَالْأَلَا
فَالْعَزَلَ لَكَ نَفَاقٌ وَتَضْيِيعٌ زَمَانِكَ فِي لَا شَيْءٍ ۖ
وَتَكُونُ فِي النَّارِ دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ فِي الدُّنْيَا
فِي نَارِ الْأَقَاتِ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ فِي النَّارِ الْمُعَذِّةِ
لِلْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ ۖ اللَّهُمَّ عَفْوًا وَ
غُفْرَانًا وَسِتْرًا وَجَاوِزًا وَتُوبَةً ۖ لَا تَهْنِكَ
أَسْتَارُنَا ۖ لَا تُوَاجِهُنَا بِدُنْيَا ۖ يَا اللَّهُ يَا
كَرِيمُ ۖ أَنْتَ قُلْتَ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ۖ تَبَّ عَلَيْنَا
وَأَعْفُ عَنَّا أَمِينَ ۖ
وَيُحْكَمْ تَدْرِي الْعِلْمَ وَتَفْرَحُ فَرَحَ الْجَهَنَّمَ ۖ
وَتَغْضَبُ كَغَضَبِهِمْ ۖ فَرَحُكَ بِالدُّنْيَا وَاقْتِلَالُ
الْخَلْقِ عَلَيْكَ يُنْسِيكَ الْحِكْمَةَ وَيَقْبِي قَلْبَكَ ۖ
أَلَمْ تُدْرِكْ مِنْ لَا يَفْرَحُ إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَغْنِيهِ
إِنْ كَانَ وَلَا بَدْلَ مِنَ الْفَرَحِ فَافْرَحْ إِذَا كَانَ
دُنْيَا وَبَدْلَ لَهَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَفْعَلُهَا
خُلَا أَمَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُعِينُهُمْ عَلَى طَاعَاتِهِمْ
أَلَزِمِ الْخَوْفَ فِي نَيْلِكَ وَنَهَارِكَ حَتَّى يُقَالَ
بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ لَا تَخْأَنَا إِنَّا إِنَّا مَعَكُمْ
أَسْمَعُ وَآرَى ۖ كَمَا قَالَ ذَلِكَ لِمُوسَى
وَهُوَ دُونَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۖ مَا أَنْتَ
مِنْهُمْ ۖ لِأَنَّ مَعَكَ حِفْظُ
الْعِلْمِ بِمَا عَمِلَ ۖ

تنہا گوشہ میں بیٹھ جا۔ جب یہ گوشہ نشینی تیرے لئے صحیح ہو جائیگی
تو فرشتے اور ارواح صالحین اور ان کی توجہات تیرے ارد گرد
ہونگی (اور سب حفاظت و ترقی بنے گی) اگر تو اس طریقہ پر مخلوق
سے گوشہ نشینی اختیار کرے (تو بے شک مفید ہے) ورنہ تیری
گوشہ نشینی نفاق اور فضول تضييع اوقات ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں
جگہ تو آگ میں ہوگا۔ دنیا میں تکالیف کی آگ کے اندر، اور
آخرت میں اس آگ کے اندر جو منافقوں اور کافروں کے لئے تیار
کی گئی ہے۔ بَارِ الْهَامَانِی وَ مَغْفَرَتِ اور پردہ پوشی و درگذر اور
توجہ (فرما) ہماری پردہ دری مست کجی اور ہمارے گناہوں پر
ہماری گرفت نہ فرمائیو۔ اے اللہ! اے کریم تو نے فرمایا ہے
کہ ”اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور بہتری
خطائیں معاف کر دیتا ہے“ ہماری توبہ قبول فرما لے اور ہم
کو معاف فرما۔ آمین

تجھ پر افسوس کہ علم کا دعویٰ کرتا ہے اور جاہلوں کا سا اترنا اتراتا
اور ان کے غصہ کی طرح غصہ کرتا ہے تیرا دنیا پر اور مخلوق کے
اپنی طرف متوجہ ہونے پر اترنا علم و فہم بھلا دے گا اور تیرے قلب
کو سخت بنا دیگا۔ اگر شادمانی کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو خیر اس وقت
شادمان ہو جبکہ دنیا ہو اور اس کو خرچ کرے حق تعالیٰ کی طاعت
میں کہ تو خدا میں حق کو اس سے نفع پہنچائے اور انکو کھلا پلا کر
ان کی طاعتوں پر ان کی اعانت کرے۔ دن رات خوف پر قائم ہو
یہاں تک کہ تیرے قلب اور باطن سے کہہ دیا جائے جس طرح
کہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے کہا گیا تھا کہ ”خوف نہ کرو میں
تم دونوں کے ساتھ ہوں کہ (سب) سن رہا اور دیکھ رہا ہوں تو
ان (یعنی خوف بنا دئے جانے والوں میں داخل) نہیں ہے۔ کیونکہ
عمل کے بغیر صرف علم کا خط یا ذکر لینا ہی تیرے پاس ہے۔

لَا جَزْمَ لَا تَكُونُ وَإِرْثًا إِرْثًا رَاسًا
 نَعْمُ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ ۚ رَافِعُ
 دَنَائِكَ وَلَا تَتَّكِلْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُعْطِمْ لَكَ ۚ
 وَابْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَقَلِّ وَرَبِّهِ ۚ فَلَا
 حَرَمَ يُوقِفُكَ وَيُلْطِفُ بِكَ وَيُحْمِلُ عَنْكَ
 الْأَثْقَالَ وَيَرْفُقُ بِكَ دُنْيَا وَآخِرَةً الْوُجُوهِ
 إِذَا قَوِيَ إِيْمَانُهُ سُبْحَى مُوقِنًا ۚ ثُمَّ إِذَا
 قَوِيَ إِيْقَانُهُ سُبْحَى عَارِفًا ۚ ثُمَّ إِذَا قَوِيَ
 مَعْرِفَتُهُ سُبْحَى عَلَّامًا ۚ وَإِذَا قَوِيَ عِلْمُهُ سُبْحَى
 حَقِيقًا ۚ وَلَا إِذَا قَوِيَ تَحَنُّنُهُ سُبْحَى مُجْتَبَا ۚ وَلَا
 مَعْلُومًا ۚ ذَلِكِ سُبْحَى غَنِيًّا مَقَرًّا بِأَمْسَلِ الْأَسَا
 سَاتِيسِ بِقَرَابَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلَعُهُ
 عَلَى أَسْوَرِ حِكْمِهِ وَعِلْمِهِ سَلَامَتِهِ وَلَا
 حَقِيقَتِهِ وَآخِرَهُ وَقَدَّرَهُ ۚ وَيَكُونُ ذَلِكَ
 عَلَى قَدَرِ حَوْصَلَاتِهِ وَمَا يُعْطِيهِ
 مِنْ قُوَّةٍ فَلَيْسَ وَسَعِيَةٍ ۚ قَائِمٌ
 مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ حَارِجٌ يُقَلِّبُهُ
 عَنِ الْخَلْقِ ۚ إِذَا جَاءَ عِلْمُ رُبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ السَّابِقُ وَمَعَهُ قَسَمٌ
 مِنَ الْمَاكُولِ وَالْمَشْرُوبِ
 وَالْمَكْبُوسِ وَالْمَكُونِ ۚ وَنَحْوُ
 مَنْ يَتَنَادَاهُ مِنْهُ ۚ لِعَيْبَةٍ
 الْمُنْفِذِ ۚ فَيُوجِدُ لَهُ الْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّنَادُلِ بِسَلَا
 يَبْطُلُ عَنْهُ

ضرور ہے کہ تو (انبیاء کا) وارث نہ ہو سکے۔ وراثت تو صرف علم
 عمل اور اخلاص سے صحیح ہو کرتی ہے۔ اپنے مرتبہ سے واقف ہو
 اور جو چیز تیرے مقصود میں نہیں اس کی طرف مت بڑھ۔ حق تعالیٰ
 کی مقدر فرمائی ہوئی چیزوں میں اس کی موافقت پر قائم رہ۔ پس
 لایہودہ تجھ کو توفیق بخشے گا اور تجھ پر عنایت فرمایاں گا۔ اور تیرے سر
 سے بوجھ اٹھائے گا اور دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ نرمی کا برتاؤ
 فرمائے گا۔ مومن کا جب ایمان قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام
 صاحب ایقان رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر جب اسکا ایقان قوی
 ہو جاتا ہے تو اس کا نام عارف ہو جاتا ہے پھر جب اسکی معرفت
 قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام عالم رکھ دیا جاتا ہے اور جب
 اس کا علم قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام محب قرار دیا جاتا ہے
 اور جب اس کی محبت قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام محبوب
 رکھا جاتا ہے اور جب یہ (شان محبوبیت) صحیح ہو جاتی ہے تو
 اس کا نام غنی مقرب و متانس قرار دیا جاتا ہے کہ حق تعالیٰ
 کے قرب سے انس پاتا ہے۔ حق تعالیٰ اسکو اپنے حکم اپنے علم اپنی
 اگلی پچھلی (لکھت) اور اپنی قضاء و قدر پر اطلاع بخشتا ہے اور
 یہ اس کے حوصلہ اور اس کے قلب کی اس طاقت اور گنجائش کے
 مطابق ہوتا ہے جو اسکو حق تعالیٰ عطا فرماتا ہے وہ اپنے رب کی
 معیت میں قائم اور باعتبار طلب مخلوق سے باہر ہوتا ہے کہ جب
 حق تعالیٰ کا علم سابق (یعنی تقدیر الہی کے ظہور کا وقت) آتا ہے اور اس
 کے ساتھ (اس کے) مقصود کی کوئی چیز کھانے پینے پہننے اور کساح کرنے
 کی ہوتی ہے تو چونکہ (محبوب حق) جس کی طرف وہ مقصود نافذ
 کیا گیا ہے اس مقصود کی چیز سے غائب ہوتا ہے اس لئے مقصود
 اس شخص کو پاتا جو اُسے لے لے۔ لہذا حق تعالیٰ اس (محبوب
 صاحب مقصود کو) تناول کی غرض سے موجود فرما دیتا ہے۔

وَيَمْنِي: فَيَخْلُقُ خَلْقًا آخَرَ وَيَنْشِئُهُ لِسَلَا
يَنْتَقِضُ مَا بَنَاهُ فِي سَلَابِقِ عِلْمِهِ فَيَتَلَقَّمُ الْأَقْسَامَ
كَمَا يَلْقَمُ الصَّبِيُّ الصَّغِيرَ: وَكَمَا أَنْصَمُ الْأُمُّ
الذَّبْسُ فِي قَوْمٍ وَلِكُلِّهَا الرِّضِيعُ: تَنْزِلُ الْأَقْسَامُ
فِي فِيهِ وَيُكْزَمُ بِأَكْلِهَا كَمَا يَكْزَمُ الْمُرِيضُ بِشَاوِلِ
الْأَشْرِيَةِ: وَيَحْفَظُ قُوَّتُهَا بِإِلَّا اخْتِيَارِ مَنْهُ
فِي ذَلِكَ: بَدَلِ السَّابِقَةِ تُرْقِي هَذِهِ الْمُؤْمِنِ
الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ الْفَانِي عَنْ جَلْبِ الْمَصَالِكِ
إِلَى نَفْسِهِ وَدَفْعِ الْمَصَارِعِ عَنْهَا: بَدَلِ لَرَهْمَةِ
تَقْلِبُهُ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ: بَدَلِ
الطُّفْلِ يُشْمِلُهُ وَيَحْطُطُهُ: يَا خَيْبَةَ مَنْ
لَمْ يَعْرِفِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَمْ
يَتَعَلَّقْ بِذِيْلِ رَحْمَتِهِ:
يَا خَيْبَةَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْهُ وَيَقْطَعْ
إِلَيْهِ بِقَلْبِهِ وَيَتَعَلَّقْ بِهِ بِسِرِّهِ
وَيَمْسَسْهُ بِلُطْفِهِ وَمِنْهُ
يَا قَوْمُ كُنْتُ عَزَّ وَجَلَّ
يَتَوَكَّى تَرْبِيَةَ قُلُوبِ
الْمُتَدَبِّرِينَ مِنْ جَانِ صُورِهِمْ
إِلَى الْكِبَرِ: كُلُّ مَا خَدَعْتُمْ
بَشَى مِنْ الْبَلَاءِ أَدْرَاكِي
صَبْرُهُمْ أَدْرَاكِي: بَدَلِ
مِنْهُ: أَلْبَلَاكَا
تَقَرُّهُمْ وَلَا
تَلْحَقُهُمْ:

تاکہ اس کا علم غلط نہ ہونے پائے وہ محبوب تو (خائیت بن) محو
ہو لیتا ہے پس حق تعالیٰ اس کو دوسرے جنم میں مخلوق فرسرماتا
اور اس کو وجود بخشتا ہے تاکہ اپنے علم ازلی میں (مقسومات کی)
جو تعمیر فرمائی تھی وہ منہدم نہ ہو جائے۔ پس مقسوم کے نوالے
اس کو (بادل نا خواستہ) اس طرح کھلائے جاتے ہیں جیسے
چھوٹے بچے کو کھلائے جاتے ہیں اور جیسے ماں اپنے دودھ پیتے
بچے کے منہ میں شہد چٹایا کرتی ہے کہ مقسوم خود اس کے منہ میں اترتے
ہیں اور ان کا کھالینا اس پر ایسا لازمی کر دیا جاتا ہے جیسے مریض
پر شربت وغیرہ کا پینا لازمی کیا جاتا ہے اور اس طرح پر اس کے
اختیار کے بغیر اس کی قوت محفوظ رکھی جاتی ہے تاکہ ضعف کے
سبب عبادت سے عاجز نہ ہو جائے بلکہ تقدیر ہی اکی پرورش
کیا کرتی ہے جو کہ مومن و صاحب ایقان و معرفت اور اپنی ذات کو
فائدہ پہنچانے اور مضرت دفع کرنے سے فانی (اور عاجز) ہوتا ہے
دستِ رحمت اسکو دایں اور بائیں کر دٹیں دلاتا رہتا ہے بلکہ
لطف حق اسکو (بچوں کی طرح کندھے) چڑھاتا اور اتارتا ہے ہائے
خسارہ اس شخص کا جس نے اللہ کو نہ پہچانا اور اسکی رحمت کے اس
سے لگ نہ گیا۔ ہائے خسارہ اس شخص کا جس نے اللہ سے معاملہ
نہ کیا اور اپنے دل سے اسکی طرف کیسو ہو کر اپنے باطن سے اس کے
ساتھ وابستہ نہ ہو گیا اور اس کے لطف و احسان کو مضبوط مقام نہ
لیا۔ صاحبو! صدیقین کے قلوب کی پرورش کا ان کے بچپن سے
لے کر بڑھے ہونے تک حق تعالیٰ ہی کفیل رہتا ہے۔ جوں جوں
کسی قسم کی مصیبت سے ان کو آزار ماتا اور ان کا سبر ملاحظہ فرماتا
ہے وہ وہ اس سے ان کا قرب بڑھتا رہتا ہے مصیبت حقیقت
نہ ان پر غالب آتی ہے اور نہ ان سے لاحق ہوتی ہیں (مصیبت
پر مصیبت کی صورت ہی نظر آتی ہے دل پر صدمہ مطلق نہیں ہوتا)

كَيْفَ تَلْحَقُهُمْ
الطُّيُورُ وَالطَّائِرُ
يَا مَقْتِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ
يَا عَلَامُ مَنْ
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
سَيِّدٌ أَبَدٌ مَنْ
الضَّالِّينَ
احْتَمَلَتْ الْقُوَّةُ
وَجَعَلَكَ رَبِّ
مِنْ خَلْقِهِ
الْمُسْتَكْبِرِينَ
وَقَالَ رَفُوعُ
فِي الْمَدْرَسَةِ
خَصِي
مَنْ أَرَادَ أَنْ
جَلَّ قَلْبُهُمْ
الْمَصَائِبُ
وَعَلَى مَا لَكَ
بَيْنَ مَتْنِي: فَكَ
لَدُنْكَ الرَّبُّ
الْأَقَا

كَتَبَ تَلَحُّقَهُمْ رَحْمَى مَا شِئْتُمْ بِهِ وَقُلُوا لَهُمْ عَلَى أَجْفَعَةٍ
الْكِبْرُ وَالطَّائِرَةُ : يَا خَبِيَّةَ مَنْ يُؤْذِي قُلُوبَهُمْ
يَا مَقْتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : يَا حِرْمَانَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : يَا غَضَبَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ :
يَا غَلَامَ مَنْ غَلَامَ الْقَوْمِ وَأَرْضًا لَمْ تُخَادِمَا
بَيْنَ آيِدِيهِمْ : فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ صِرْتَ
سَيِّئًا : مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِعِبَادِهِ
الْقُلُوبِ لِحَيْنِ رَفَعَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِذَا
اِحْتَمَلْتَ الْقَوْمَ وَخَدَمْتَهُمْ رَفَعَكَ اللَّهُ الْيَوْمَ
وَجَعَلَكَ رُبِّسَهُمْ : فَلْيَكْفِ إِذَا خَدَمْتَ خَوَاصَّهُ
مَنْ خَلَقَهُ : اللَّهُمَّ أَجْرُ الْخَيْرَاتِ عَلَى آيِدِيْنَا
الْيَوْمَ : وَجَعَلْنَا مِنْ أَهْلِ لُطْفِكَ وَعِنَايَتِكَ :

الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ الْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكْرَةَ الْجُمُعَةِ
فِي الْمَدْرَسَةِ سَابِعَ عَشَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ : سَنَةِ
خَمْسِ أَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامِهِ

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْصُلَ لَهُ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ فَلْيَدِمْ ذِكْرَ الْمَوْتِ : فَإِنْ ذَكَرَهُ يُهَيِّئُ
الْمَصَائِبَ وَالْآفَاتِ : لَا تَتَّهِمُهُ عَلَى نَفْسِكَ
وَعَلَى مَالِكَ وَعَلَى وَلَدِكَ : بَلْ قُلْ رَبِّیْ أَعْلَمُ
بِحُجَّتِي : فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ جَاءَتْكَ
لَذَّةُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ : فَتَذْهَبُ
الْآفَاتُ بِأُصُولِهَا وَفُرُوعِهَا
وَيَجِدُكَ

اور وہ لاحق ہی کس طرح ہو سکتی ہیں جبکہ وہ مصیبتیں تو پایادہ ہیں
اور صدقین کے قلوب اُڑنے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہوتے ہیں
(پھر پیدل اور اُڑنے والے کا ساتھ کیسا؟) ہائے خسارہ اس
شخص کا جو اُن کے دلوں کو ایذا پہنچائے۔ ہائے غضب خدا کا
اس کے لئے ہائے حق تعالیٰ کی طرف سے عرویت اس کے لئے
ہائے غصہ خدا کا اس کے لئے صاحبزادہ۔ اللہ والوں کا غلام
اور ان کے (پانوں کے نیچے کی) زمین اور ان کا حاضریاش خدمتگار
بن جا۔ پس جب ہر وقت تو اس حالت پر رہیگا تو سردار بن جائیگا
جو شخص حق تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے۔
حق تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں رفعت بخشتا ہے جب تو عوام
کی (ایذاؤں) برداشت اور ان کی خدمت کرے گا تو حق تعالیٰ
تجھ کو ان پر رفعت بخشے گا اور تجھ کو ان کا سردار بنا دیگا۔ پھر
کیا پوچھنا جبکہ تو اس کی مخلوق کے خواص کی خدمت کرے۔
یا اللہ ہمارے ہاتھوں اور ہماری زبانوں پر نیکیاں جاری فرما
اور ہم کو اپنے لطف و عنایت کا اہل بنا لے۔

پچیسویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۱۷ رمضان ۱۲۵۵ھ)

جو شخص حق تعالیٰ کی قضاء و قدر پر رضا کا خواہاں ہو اسکو
چاہیے کہ ہر وقت موت کو یاد رکھے کیونکہ اسکا یاد رکھنا مصائب
و آفات کو ہلکا کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس مال و اولاد کی بابت اس
پر الزام مت رکھ بلکہ (جس کے متعلق جو بھی نقصان پہنچے)
کہہ دے کہ میرا رب میرے حال کا مجھ سے زیادہ واقف ہے
پس جب ہمیشہ اس حالت پر رہیگا تب تجھ کو رضا و موافقت
کا مزہ آئیگا اور ساری تکلیفیں اپنی جڑ بنیاد سے جاتی رہیگی اور

ب (تو فرمایت ہیں) جو
میں مخلوق فرماتا
میں (مقومات کی)
جس مقوم کے نوالے
لئے جاتے ہیں جیسے
ان اپنے دودھ پیتے
خود اس کے منہ میں اترتے
یا جاتا ہے جیسے مریض
اس طرح پر اس کے
ہے تاکہ ضعف کے
تقدیر ہی اکی پرورش
رفت اور اپنی ذات کو
نی (اور عاجز) ہوتا ہے
دلاتا رہتا ہے بلکہ
اور اترتا ہے ہائے
اسکی رحمت کے اس
نے اللہ سے معاملہ
نے باطن سے اس کے
ان کو مضبوط مقام نہ
کان کے پچیسویں
ہوتا ہے جو جو
کا سبب ملاحظہ فرماتا
ہے مصیبت حقیقت
ہوتی ہیں درمیان
درمہ مطلق نہیں ہوتا

بَدَلَهَا النِّعَمَ وَالطَّيِّبَاتِ ۖ لَمَّا وَافَقَتْ وَتَلَدَتْ
 بِالرِّضَا فِي حَالِ الْبَلَاءِ جَاءَتْكَ النِّعَمُ مِنْ كُلِّ
 جَانِبٍ وَمَكَانٍ ۖ وَيُحَكِّمُكَ يَا غَاثًا غَمًّا لَا
 تَسْتَغْلُ عَنْهُ بِطَلَبٍ غَيْرِهِ ۖ كَمْ تَطْلُبُ
 مِنْهُ سَعَةَ الرِّزْقِ وَلَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكَ وَأَنْتَ لَا
 تَعْلَمُ ۖ مَا تَدْرِي الْخَيْرَةُ فِي أَيِّ شَيْءٍ فَاسْتَكُنْ
 وَارْفِقْ وَاطْلُبْ مِنْهُ الرِّضَا بِأَمْعَالِهِ وَالشُّكْرَ
 فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ ۖ سَعَةُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ
 عَدَمِ الشُّكْرِ وَصِيقُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ عَدَمِ
 الصَّبْرِ ۖ الشُّكْرُ يَزِيدُكَ مِنَ النِّعَمِ وَيَقْرِبُكَ
 إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالصَّبْرُ يَنْتِجُ أَقْلًا قَلِيلًا
 وَيَنْصُرُكَ وَيُؤَيِّدُكَ وَيُطْفِرُكَ وَعَلَفَتِ مَعْمُودُكَ
 دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ لَا عِزَّ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 حَرَامٌ يُطْلَمُ بِهِ الْقَلْبُ وَالْوَجْهُ ۖ وَيَحَلُكَ
 يَا جَاهِلُ بَدَلْ مَا تَسْغُلُ نَفْسَكَ بِالْأَمْرِ
 اسْغُلْهَا بِالسُّؤَالِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ سَأَلَهَا
 حَتَّى تَذْهَبَ أَوْ قَاتِ الْبَلَاءَ وَتَنْطَفِئَ بَيْرَانُ
 الْأَفَاتِ ۖ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُدْعِي إِرَادَةَ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ أَلَمْ تَطْلُبْ عَلَى خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ وَ
 مَحَبَّتِهِ فَسَلْهُ إِذَا كُنْتَ فِي الظَّرِيقِ قَبْلَ
 الْوُصُولِ إِلَيْهِ إِذَا تَحَيَّرْتَ قُلْ يَا
 دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ دُلَّنِي بِرَأْسِ
 ابْتِلَايَ وَتَجَزَّتْ عَنِّي
 الصَّبْرُ قُلْ
 إِلَهِي

اس کے بدلہ نعمتیں اور خوش عیشیاں حاصل ہوں گی۔ جب تر
 موافقت کرے گی اور تکلیف کے وقت راضی رہنے کی لذت پائے گا
 تب تیرے پاس ہر طرف اور ہر جگہ سے نعمتیں آئیں گی۔ اے
 خدا سے غافل۔ تو غیر کی طلب میں مشغول ہو کر اس کی (ذات
 و رضا و رضا) سے غافل مت ہو۔ بسا اوقات تو اس سے فراموش
 معاش کا طالب ہوتا ہے اور کیا غیب ہے کہ وہ تیرے لئے فتنہ ہو
 اور تجھے علم نہ ہو۔ تو نہیں جانتا کہ بہتری کس چیز میں ہے پس
 خاموش رہ (اور جس حال میں بھی وہ رکھے اس میں اسکا) موافق
 بنا رہ اور اس سے ہر حالت میں اس کے افعال پر رضا اور
 شکر کا طالب ہو۔ وہ رزق کی وسعت جس پر شکر نہ ہو فتنہ ہے
 اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ ہے۔ شکر تیرے
 پاس نعمتیں زیادہ کرے گا اور تجھ کو تیرے رب کے قریب پہنچا دے گا
 اور صبر تیرے قلب کے پاؤں جمادے گا قلب کی مدد کرے گا اس کو
 قوی بنائے گا اور اس کو فتوحات بخشے گا اور دنیا و آخرت میں
 اسکا محمود ہوگا۔ حق تعالیٰ پر (زبان یا قلب سے) اعتراض کرنا
 حرام ہے کہ اس سے قلب اور چہرہ دونوں سیاہ ہو جاتے ہیں
 اے نادان! جس اعتراض میں تو اپنے نفس کو مشغول کر رہا ہے
 اس کو بدل کر حق تعالیٰ سے دُعا میں اسکو مشغول کر لے۔ اسی میں اسکو
 لگائے رکھ یہاں تک کہ تکلیفوں کے اوقات ختم ہو جاویں اور
 مصیبتوں کی آگ کے شعلے بجھ جاویں۔ اور اے طلب حق کے
 مدعی جو اس کی رحمت و محبت کے خزانوں سے آگاہ ہے۔ خدا
 تک پہنچنے سے پہلے جب تک تو اس کے راستہ میں ہو تو اس سے دُعا
 مانگتا رہ کہ جس وقت تجھ کو حیرت پیش آئے تو عرض کر کہ ”اے
 حیران مخلوق کے راہبر میری راہبری فرما“ اور جب تو کسی تکلیف
 میں مبتلا اور صبر سے عاجز ہو تو دُعا مانگ کہ ”اے میرے معبود

أَعِنِّي وَصَلِّ
 وَأَدْخِلْ قَلْبِي
 سَانًا بَلْ
 ضَيْفًا وَضَيْفًا
 وَيَا كُلَّ مَا
 أَنْ يَقَالَ لَهُ
 لَا أَحْيَا رَأَى
 الشُّكْرُ
 فَالْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ وَأَخْلَكَ
 نَفْسُ الطَّعَامِ
 يَأْتُونَ وَلَا
 مَعْلُومٌ يَكُونُ
 حَبَّةَ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ فِي عَزَّ
 ضَيْفًا مُقَرَّبًا
 مَا يُرِيدُ فَإِنَّ
 وَالْمَحْبُوبِ
 وَالْعَطَاءُ لِلَّهِ
 قَهْوِي الْهَيْمِ
 لِأَجْلِ الْقُرْ
 فَصَارَ رَحْمَةً
 فَجَاءَ
 وَال

ہوں گی۔ جب آ رہنے کی لذت پائے گا
تائیں گی۔ اے
ہوں کر اس کی ذات
قات تو اس سے فراموش
وہ تیرے لئے فتنہ ہو
چیز میں ہے پس
س میں اسکا موافق
افعال پر رضا اور
پڑ سکر نہ ہو فتنہ ہے
نتنہ ہے۔ شکر تیرے
ب کے قریب پہنچا دیکھا
ی مدد کر دیکھا اس کو
دنیا و آخرت میں
سے، اعتراض کرنا
سیاہ ہو جاتے ہیں
کو مشغول کر رہا ہے
کرے۔ اسی میں اس کو
متم ہو جاویں اور
سے طلب حق کے
آگاہ ہے۔ خدا
تو اس سے دعا
عرض کر کہ "اے
بب تو کسی تکلیف
اے میرے معبود

اَعْرِضْ وَصَدَّقْنِي وَانْكِشْ عَنِّي وَاقْلَاذَا وَصَلَتْ
وَاَدْخِلْ قَلْبَكَ وَفَرِّبْ مِنْهُ فَلَا سُوَاكَ وَلَا
سَانَا : بَلْ سَكُونًا وَمَشَاهِدَةً تَصِيدُ
مَيْمِنًا وَالصَّيْفُ لَا يَنْتَهِي : بَلْ يُحْشِنُ الْاَدَبُ
وَيَاكُلُ مَا يَقْدُمُ لَهُ وَيَاخُذُ مَا يُطْعَى : اَلَا
اَنْ يُقَالَ لَهُ نَشَأَ فَيَكْشَهُ اِمْتِنَالُ اَمِيرٍ
لَا اِخْتِيَارًا مِنْهُ : اَلَسَّوَالُ عِنْدَ الْبُعْدِ وَ
السُّكُونُ عِنْدَ الْقُرْبِ : اَلْقَوْمُ لَا يَعْرِفُونَ
اَلْحَقَّ عَمَّا وَجَلَّ : تَقَطَّعَتِ الْاَرْيَابُ
عَنْهُمْ وَانْخَلَعَتِ الْاَسْبَابُ مِنْ قُلُوبِهِمْ وَانْفَلَمَ
أَنْفُسُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ أَيَّامًا وَاشْهَرُ الْاَلَمِ
يَا لَوْنٌ وَلَا يُعْذِرُونَ : لَآ اَنْ الْحَقَّ عَمَّا وَجَلَّ
مَعْلُومٌ يَمُوتُ يَمُوتُ مَسَا يُرِيدُ : مِنْ اَذَى
فَتَبَتِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَطَلَبَتْهُ غَيْرُكَ فَقَدْ
كَانَ فِي حَبِيْبٍ اَمَّا اِذَا صَارَ رَجُوعًا وَاصِلًا
مَيْمِنًا مُقَرَّبًا يُقَالَ لَهُ اُطْلُبْ وَنَشَأَ وَقُلْ
اَلَا تُرِيدُ فَاِنَّكَ مُمَكِّنٌ : اَلْمُحِبُّ مُقْبُوْنٌ
وَالْمُحْبُوْبُ مُبْسُوْطٌ : اَلْحَرَامَانُ لِلْمُحِبِّ
وَالْعَطَاءُ لِلْمُحْبُوْبِ : مَا دَامَ الْعَبْدُ مُحِبًّا
فَقُوِي اَلْهَيْمَانُ وَالتَّقْطِيعُ وَالتَّمَرُّقُ وَالكَيْفُ
لَا جِلَّ الْقُوِي : فَاِذَا انْقَلَبَتِ التَّوْبَةُ
فَصَارَ رَجُوعًا اَلْقَلْبُ اَلْاَمْرُ فِي حَقِّهِ
فَجَاءَ الدَّلَالُ وَالرَّكَاهِيَةُ
وَالسُّكُونُ وَسَعَةُ
الرِّزْقِ

میری مدد فرما اور مجھ کو صبر دے اور میری تکلیف دور کر۔ لیکن جنت
تجھ کو وصول نصیب ہو جائے اور تیرے قلب کو (حضور میں) لے لیا
جائے اور مقرب بنالیا جائے تو اس وقت نہ سوال ہو نہ زبان، بلکہ
سکوت اور مشاہدہ ہو کہ جو کچھ وہ ظاہر فرمائے چُپ کھڑا ہوا اس کو
نکٹا رہے کیونکہ اس وقت تو ہمان بن جائے گا اور ہمان کسی شے
کی فرمایش نہیں کیا کرتا بلکہ ادب و تہذیب سے رہتا اور نہ کچھ اس کے
سامنے رکھ دیا جاتا ہے اس کو کھالیتا اور جو کچھ بھی اس کو دیا جاتا ہے،
اس کو لے لیا کرتا ہے۔ مگر یہ کہ اس کو حکم ہی کیا جائے کہ فرمایش کر دے
تو بیشک وہ تعمیل حکم کے لئے فرمایش کرتا ہے نہ کہ اپنی خواہش سے،
دعا تو بعد کے وقت ہوتی ہے اور قرب کے وقت سکوت ہوتا ہے۔
اللہ والے حق تعالیٰ کے سوا کسی کو پہچانتے ہی نہیں ان سے اصحاب جدا
اور ان کے قلب کے اسباب منقطع ہو جاتے ہیں۔ اگر کہیں بھی ان کو آب
و دانہ نصیب نہ ہو تو نہ ان کو پروا ہوگی اور نہ ان کی حالت میں تغیر آئے گا
کیونکہ ان کو غذا پہنچانے والا خدا ہے جو ان کو غذا بخشتا ہے جس شے کی
بھی چاہتا ہے۔ جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اس سے طلب
کرے اس کے غیر (یعنی مال و جاہ یا جنت و علان) کو تو وہ اس کی محبت
میں جھوٹا ہے۔ ہاں جب محبوب واصل اور ہمان مقرب بن جاتا ہے تو
اس سے کہا جاتا ہے کہ مانگو اور فرمایش کرو اور کہو جو کچھ بھی مطلوب
ہو کہ تم مختار ہو۔ (تو اس وقت تعمیل حکم کے لئے کسی شے کی طلب میں
مضاہقہ نہیں) محب کی حالت قبض کی ہوتی ہے اور محبوب کی حالت
بسط کی۔ ناکامی محب کا حصہ ہے اور عطا محبوب کا حصہ۔ بسندہ
جب تک محب (اور طالب) رہتا ہے تو سرگشتگی و پراگندگی و
شکستگی اور کسب معاش کے اندر رہتا ہے اور جب منہر پلٹتا ہے
کہ محبوب (اور مطلوب) بن جاتا ہے تو اس کے حق میں معاملہ بھی
پلٹ جاتا ہے۔ پس ناؤ اور غرض حالی و قرار اور فراموشی رزق اور

وَسَخَّرَ الْخَلْقَ كُلُّ هَذَا بِذِكْرِ صَبْرِهِ
وَتَبَاتِهِ فِي حَالِ عَجَلَةٍ ۚ صُحْبَةُ الْعَبْدِ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَحُبَّتُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ
لَيْسَتْ كَمَحَبَّةِ الْمَخْلُوقِ لِلْمَخْلُوقِ رَبَّنَا
عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ ۚ اضْرِبِ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۚ
أَطْلُبُوا مِنْهُ الْعَمْرَ عَنْهُ ۚ أَطْلُبُوا مِنْهُ
طِبْيَةَ الْقُلُوبِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ۚ يَكْثُرُ
أَرْزَاقُ الْقُلُوبِ بِمَنْ يَشَاءُ ۚ الْوَاحِدُ
مَنْ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُسَمِّى قُلُوبَهُ
أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
يَصْدُقُ قَلْبُهُ كَصَمَامٍ مَوْسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ كَانَتْ عَصَا
مُوسَى فِي ابْنِ إِدْرِيسَ ۚ أَمْرُهَا
حِكْمَةٌ شَرْعًا ۚ قَدْ رَأَى ۚ كَانَتْ تَحْمِلُ
نَرَادًا ۚ إِذَا الْمَرْقِدُ
عَلَى حَبْلٍ ۚ دَا
يَرْكَبُهَا إِذَا
عَجَزَ عَنِ
النَّمْلِ ۚ وَ
سَدَقَ
عَنْهُ
الْأَذَى

مخلوق کا سخر ہونا اس کو نصیب ہوتا ہے اور یہ سب محب ہونے کی
حالت پر مبرور استقامت کی برکت ہے (کہ نہ عاشقانہ مشقتوں پر
صبر کرنا اور نہ معشوقانہ ناز کرنا نصیب ہوتا) بندہ کا حق تعالیٰ کی
صحبت حاصل کرنا اور حق تعالیٰ کا بندہ سے محبت فرمانا ایسا نہیں ہے
یہی مخلوق کی مخلوق کے ساتھ محبت ہوا کرتی ہے۔ کہ ایک دوسرے
کے بغیر بے چین ہو جاتا اور محبوب بیجا کرنے سے تب بھی محب
جی ہاں کا غلام رہتا ہے (ہمارے پروردگار کے مثل کوئی چیز بھی
نہیں) اور نہ اس کی محبت کو دوسرے کی محبت پر قیاس کرنا صحیح
ہے (اور وہ بذاتہ صاحب سماعت و بصارت ہے) پھر اس کا کوئی
فعل اس مخلوق کے فعل جیسا کیوں کر ہو سکتا ہے جن کے گوش و ہوش
اسی کے عطا کردہ ہیں) تشبیہات تو لوگوں کے لئے بیان کرنی
مناسب ہیں (نہ کہ اس کے لئے) اس کے سمجھنے کی اسی سے درخواست
کرو۔ اس کے ساتھ خوشنسل رہنے کو اسی سے طلب کرو کہ وہی جس پر
چاہتا ہے خوش دلی وسیع کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے،
قلوب کا رزق زیادہ فرما دیتا ہے۔ ان اللہ والوں میں ایک
ایک کے اندر جملہ باشندگان آسمان و زمین کی گنجائش ہوتی ہے
اس کا قلب موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح ہوتا ہے کہ سب
کچھ نکل گیا اور پیٹ پر کچھ بھی اثر نہ ہوا) موسیٰ کا عصا ازل حکمت
تھا کہ صرف وہی کام دے سکتا تھا جو دنیا کی لاشیاں دیا کرتی
ہیں) اس کے بعد سرسرتا قدرت بن گیا (کہ اس سے وہ
کرتے ظاہر ہونے لگے جو انسان سے بھی نہیں ہو سکتے۔
جب موسیٰ علیہ السلام اسباب سفر کا بوجھ نہ اٹھا سکتے
تو وہ عصا آپ کا اسباب اٹھا لیتا اور جب آپ پیادہ
پانی سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے (اور آپ کے
لئے وہ گھوڑے کا کام دیتا) آپ کے بیٹھنے اور سونے کی حالت میں

وَهُوَ قَاعِدٌ
كُلِّ جَنْبِ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِوَسْطَةِ الْعَصَا
كَلِمَةً وَكَلِمَةً
قَالَ هِيَ عَصَا
عَزَّ وَجَلَّ وَرَبِّي
يَا مُوسَى ۚ
فَهَذَا بَرَكَةٌ
وَلَا تَحْفَظُ
مِنْ ذِكْرِ
حَتَّى يَكُونَ
وَيُعْطَى
وَقَوْلاً
وَأَمَّا
كَ
فِي

وَهُوَ قَاعِدٌ وَنَائِيَةٌ وَتَشِيرُ لَهُ ثَمَارًا مِّنْ كُلِّ جَنٍّ ۖ وَتُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا قَعَدَ ۖ أَرَاهُ اللَّهُ عِزَّهُ وَجَلَّ قُدْرَتَهُ فِيهَا فَاسْتَأْنَسَ بِالْقُدْرَةِ بِكَاسِطَةِ الصَّهَابِ فَلَمَّا جَعَلَهُ نَبِيًّا وَقَرَّبَهُ وَكَلَّمَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ لَهُ مَا تِلْكَ بِبَيْنِكَ يَا مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهْوُسُ بِهَا عَلَى عَمَلِي وَلِي فِيهَا مَارِبٌ آخَرُ ۖ فَقَالَ لَهُ أَلْقِهَا يَا مُوسَى ۖ فَالْقَاهَا ۖ فَصَارَتْ حَيَّةٌ عَظِيمَةٌ فَهَرَبَ بِرُغْمَاهُ فَقَالَ لَهُ الْحَقُّ عِزُّكَ وَجَلَّ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا نَكَاتٍ الْمَقْمُودِ

مِنْ ذَلِكَ أَنْ يُطْلِعَهُ عَلَى الْقُدْرَةِ حَتَّى يَهْوُونَ فِي عَيْنِيهِ مُلْكُ فِرْعَوْنَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْحَرْبَ لِفِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۖ هَيَّا هُ لِيَقْتُلَهُمْ وَاطْلَعَهُ عَلَى خَرْقِ الْعَادَاتِ كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ ضَبِيقُ الْقَلْبِ وَالصَّدْرِ شَمْرٌ وَسَمَ قَلْبُهُ وَأَعْطَاهُ الْحُكْمَ وَالثَّبُوتَ وَالْعِلْمَ بِأَجَاهِلٍ مِّنْ هَذِهِ قُدْرَتُهُ يَسْنُو وَيُعْطُ

(چوکیدار بن کر) آپ سے موسیٰ کو دفع کرتا (بھوک کے دقت جس میوہ کی آپ کو رغبت ہوتی اس کا درخت بن کر) ہر قسم کے پھلوں سے بار آور ہو جاتا اور جب آپ بیٹھا کرتے تو (چھتری بن کر) آپ پر سایہ کیا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے اس کے اندر اپنی قدرت دکھائی (کہ ہم جس چیز سے جو چاہیں کام لے لیں) پس عصا کے واسطے سے موسیٰ علیہ السلام قدرت سے مانوس ہو گئے۔ پس جب انکو نبی بنایا اور پاس بلایا اور باتیں کیں اور (منصب رسالت کا) مکلف ٹھہرایا تو ان سے دریافت فرمایا کہ اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ میری لاشی ہے جس پر سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑ لیتا ہوں اور اس میں میرے لئے (سواری و پھل و سایہ وغیرہ کی) دوسری ضروریات بھی ہیں۔ تب حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو ذرا ڈال دو۔ چنانچہ انھوں نے اس کو (زمین پر) ڈال دیا۔ پس وہ ایک بڑا سانپ بن گیا۔ اس وقت موسیٰ اس سے (ڈر کر) بھاگے۔ حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اسکو پکڑو اور ڈرو مت ہم اس کو پھر وہی لاشی بنا دیں گے۔ الغرض اس سے مقصود یہ تھا کہ موسیٰ کو قدرت پر آگاہ فرما دے تاکہ ان کی آنکھوں میں فرعون کی شان و شوکت حقیر بن جائے اور ان کو فرعون اور اس کی قوم سے جنگ کرنا سکھا دے۔ ان سے لڑنے کے لئے موسیٰ کو تیار کر دیا اور خرق عادات پر ان کو مطلع فرما دیا کہ ہمارے سامنے اسباب کوئی چیز ہی نہیں۔ پس کیسا ہی معاملہ کیوں نہ ہو اس سے اندیشہ مت کرنا، شروع شروع حالت میں نبوت سے قبل انکے قاب اور سینہ میں تنگی تھی اس کے بعد قلب وسیع فرما دیا اور انکو شریعت اور نبوت اور علم لدنی عطا فرمایا۔ اے نادان! جس کی ایسی قدرت ہو کیا وہ بھلا دینے اور نافرمانی کئے جانے کے قایل ہے؟

سب محب ہونے کی
عاشقانہ مشغول پر
بندہ کا حق تعالیٰ کی
نیت فرمانا ایسا نہیں ہے
کہ ایک دوسرے
کرے تب بھی محب
کے مثل کوئی چیز بھی
پر قیاس کرنا صحیح
نہ ہے پھر اس کا کوئی
جن کے گوش دہوش
لے لئے بیان کرنی
کی اسی سے درخواست
اللب کر وہ دی جس
کے لئے چاہتا ہے
والوں میں ایک
کی گنجائش ہوتی ہے
ہوتا ہے کہ سب
کا عموماً دل حکمت
لاٹھیاں دیا کرنی
کہ اس سے وہ
میں ہو سکتے۔
جہ نہ اٹھا سکتے
ب آپ پیادہ
ماتے (اور آپ کے
ہونے کی حالت میں

لَا تَنْسَ مَنْ لَا يَنْسَاكَ وَلَا تَفْعَلْ عَمَّا لَا يَفْعَلُ
عَنْكَ أَذْكَرُ الْمَوْتِ فَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ مُوَكَّلٌ
بِأَرْوَاحِهِمْ لَا يَغْفِرُكَ شَبَابُكَ وَمَالُكَ وَ
جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ عَنْ قَرِيبٍ يُؤْخَذُ مِنْكَ
جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ وَتَذْكَرُ تَفْطِيكَ وَتَضَيِّعُكَ
لِهَذِهِ الْأَيَّامِ فِي الْبَطَالَةِ فَتَنْدَمُ وَلَا
يَنْفَعُكَ النَّدَمُ عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتَذْكَرُ
كَلَامِي وَلَصِيحِي لَكَ وَتَقْتَنِي فِي قَبْرِكَ أَنْ
تَكُونُ عِنْدِي وَتَسْمَعُ مِنِّي بِاجْتِهَادٍ أَنْ
تَقْبَلَ قَوْلِي وَتَعْمَلَ بِه حَتَّى تَكُونَ مِنِّي دُنْيَا
وَأُخْرَى بِأَحْسَنِ ظَنِّكَ لِي حَتَّى اسْتَفْعَ بِقَوْلِي
أَحْسَنَ ظَنِّكَ بِغَيْرِكَ وَأَسَى ظَنِّكَ بِنَفْسِكَ
إِنْ فَعَلْتَ هَذَا لَمْ تَنْفَعْتَ وَاسْتَفْعَ غَيْرُكَ
بِكَ مَا دُمْتَ مَعَ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّكَ
فِي هِمٍّ وَغَمٍّ وَشُرْكَ وَفَقْرٍ بِأُخْرَجَ مِنْ
الْخَلْقِ بِقَلْبِكَ وَالْفَقْرُ بِأُخْرَجَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ
رَأَيْتَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا
خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرًا هَذَا الَّذِي أَنْتَ فِيهِ لَا يَعْلَمُ
وَلَا يَتَّقِي لِأَنَّ آسَاسَهُ وَاهٍ مَا هُوَ مُحْكَمٌ هُوَ
مَزْبَلَةٌ وَقَدْ بُنِيَتْ عَلَى رُبُوعٍ ثَبَتَتْ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْأَلْهُ مُتَغَيِّرُ
مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مِنْ مَلِكِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ مِنْ غَيْرِكَ وَتَحْكَمُ
كَدَّ احْتِارَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَكَ الْفَقْرُ

اس ذات کو مت بھول جو تجھ کو نہیں بھولتا اور اس سے غافل
نہ ہو جو تجھ سے غافل نہیں ہوتا۔ موت کو یاد کر کہ موت کا فرشتہ
سب کی روحوں (کے قبض کرنے) پر تعینات ہے۔ تیری جوانی تیرا
مال اور جس (عیش و آرام) میں بھی تو ہے کوئی چیز بھی تجھ کو دھوکہ
میں نہ ڈالے۔ یہ سب کچھ عنقریب تجھ سے لے لیا جائیگا اور اس
وقت تجھ کو اپنی کوتاہی اور ان واہیات مشغلوں میں وقت کا برباد
کرنا یاد آئیگا۔ پس نام ہوگا اور نام ہوگا سودمند نہ ہوگا۔ عنقریب
تجھ کو موت آجائے گی اور تو میرے وعظ اور میری نصیحت کو یاد
کر لیگا اور اپنی قبر میں پہنچ کر تمنایں کر لیگا کہ کاش میرے پاس
رہا کرتا اور میری باتیں سنا کرتا۔ کوشش کر کہ میری بات قبول
اور اس پر عمل کرے تاکہ دنیا اور آخرت میں میرے ساتھ رہے۔
میرے متعلق نیک گمان رکھ تاکہ میرے قول سے نفع ہو سکے۔ دوسروں
کے ساتھ تو نیک گمان رہا کر اور اپنے نفس کے ساتھ بد گمان۔ اگر
تو ایسا کر لیگا تو خود بھی نفع اٹھائیگا اور دوسرے بھی تجھ سے نفع
اٹھائیں گے۔ جب تک تو غیر اللہ کے ساتھ رہے گا تو وزن و غم
اور شرک گرائی میں رہیگا۔ اپنے قلب سے مخلوق سے نکل اور حق تعالیٰ
سے واصل ہو کہ وہ (مزرے) دیکھے گا جن کو نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا
اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کا خیال آیا۔
یہ بناوٹ کی عبادت جس میں تو مشغول ہے درست اور نام
نہیں ہے کیونکہ اس کی بنیاد کمزور ہے کچھ بھی مضبوط نہیں۔ یہ
ایک جو بچہ ہے جو اونچے ٹیلے پر تعمیر کر دیا گیا ہے کہ دیکھنے والوں
کو مکان نظر آتا ہے اور ہے نجاستوں کا خزانہ حق تعالیٰ
کی جناب میں تو یہ کرا و جس دنیا طلبی اللہ آخرت سے روگردانی
میں تو مبتلا ہے اس کے بدل دینے کی اس سے دُعا مانگ۔ تجھ
افسوس کہ حق تعالیٰ تو تیرے لئے افلاس کو انتخاب فرماتا ہے

بولتا اور اس سے غافل
یاد کر کہ موت کا فرشتہ
ت ہے۔ تیری جوانی تیرا
کی چیز بھی تجھ کو دھوکہ
لے لیا جائیگا اور اس
غفلوں میں وقت کا پرہیز
ناسودمند نہ ہوگا غریب
اور میری نصیحت کو یاد
لیگا کہ کاش میرے پاس
کر کہ میری بات قبول
میرے ساتھ رہے۔
سے نفع ہو سکے دوسروں
کے ساتھ بدگمان۔ اگر
مرے بھی تجھ سے نفع
رہے گا تو وزن و غم
نہ سے نکل اور حق تعالیٰ
نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا
پر ان کا خیال آیا۔
ہے درست اور تمام
ی مضبوط نہیں۔ یہ
باب ہے کہ دیکھنے والوں
کا خزانہ حق تعالیٰ
خزنت سے رد گردانی
سے دُعا مانگ۔ تجھ
انتخاب فرماتا ہے

وَأَنْتَ تُرِيدُ الْغَفَىٰ ۖ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ يَخْتَارُ لَكَ
وَأَنْتَ كَارِهٌ ۖ إِنَّمَا تَكْرَهُ إِخْتِيَارَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
جَلَّ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ وَ
أَمْرَانِكَ الشَّوْعُ جَمِيمٌ هُوَ لَا يَكُرُّ هُوَنَ إِخْتِيَارِ
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ فَلَا تُؤَافِقُهُمْ وَلَا تَلْفِظُهُ أَلَيْسَ
بِهِ إِلَىٰ إِعْتَرَاظِهِمْ وَتُحْطِمْهُمْ عَلَىٰ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ
إِسْمَعْ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ وَالسُّرُّ فَإِنَّهُمَا
يَأْمُرَانِ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَيَانِ عَنِ الشَّرِّ ۖ إِنْ رَضِ
بِفَقْرِكَ فَإِنَّ رِضَاكَ بِهِ هُوَ الْغَفَىٰ بِعَيْنِهِ ۖ
مِنَ الْعَصَةِ أَنْ لَا تَقْدِرَ لَكَ تَرَادُّؤُكَ أَقْدَرَ
الْغَالِبُ وَالْأَظْهَرُ أَنَّكَ تَهْلِكُ بِمَعَاصِيَةٍ
وَلَا إِذَا أَفْهَرُ لَكَ وَأَعْجَزُكَ الْغَالِبُ وَالْأَظْهَرُ
أَنَّكَ يَعْصِيكَ مِنَ الْعَاصِي ۖ فَإِذَا صَبَرْتَ عَلَىٰ
إِخْتِيَارِهِ كَانَ لَكَ عِنْدَهُ ثَوَابٌ لَا تَقْدِرُ
أَنْ تُحْصِيَهُ ۖ أَنْتَ وَأَهْلُ الْأَرْضِ ۖ أَنْتَ
مُسْتَجِلٌّ وَالْمُسْتَجِلُّ لَا يَقَعُ بِيَدِهِ شَيْءٌ مِّنَ
الرَّزْقِ يُرِيدُ ۖ الْجَلَّةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالشُّؤْدِيدُ
مِنَ الرَّحْمَنِ ۖ إِذَا اسْتَجَلَّتْ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ
الشَّيْطَانِ وَمَعَهُ ۖ وَإِذَا تَوَقَّفْتَ
وَكَلَّتْ وَتَأَدَّبْتَ وَصَبَرْتَ كُنْتَ
مِنَ جُنْدِ الرَّحْمَنِ وَمَعَهُ ۖ
حَقِيقَةُ التَّقْوَىٰ فِعْلُ مَا
أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

بِفِعْلِهِ

ۛ

اور تو تو نگر بننا چاہتا ہے۔ کیا تو نے سمجھا نہیں کہ تیری اس دُعا
سے لازم آ رہا ہے کہ وہ تیرے لئے انتخاب فرماتا ہے اور تو اس کو
مکروہ سمجھتا ہے۔ پس تجھ کو حق تعالیٰ کا انتخاب ناگوار گذرتا ہے
جس کے حرام اور گستاخی ہونے میں شک ہی نہیں تیرا نفس
تیری خواہش تیری طبیعت تیرا شیطان اور تیرا بدہم نشین ان سب
ہی کو انتخاب خداوندی ناگوار گذارتا ہے پس تو نہ انکی موافقت
کر اور نہ ان کی اور ان کے اعتراض کی جانب توجہ کر اور ان کو
(ان کی مخالفت کر کے) اپنے رب پر ناراض رکھ۔ قلب اور
باطن جو حکم دیں اس کو بے شک سُن کہ وہ دونوں نیکی کا حکم
اور بدی کی ممانعت کیا کرتے ہیں۔ اپنے افلاس پر راضی رہ کہ
تیرا اس پر راضی رہنا ہی اصل تو نگر ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی
(تیری) حفاظت ہے کہ تجھ کو (معصیت پر) قدرت نہ ہو۔
اس لئے کہ (تو نگر بنا کر) جب وہ تجھ کو قدرت دیدیگا تو غالب
اور ظاہر ہی ہے کہ تو (عیش و تنم کی بدولت) اس کی معصیتوں سے
تباہ ہو جائے گا اور جب وہ تجھ کو غفلت تنگ دست رکھے گا تو
غالب اور ظاہر یہ ہے کہ معصیتوں سے تجھ کو محفوظ رکھتا ہے
پس جب تو اس کے انتخاب پر صبر کریگا تو تیرے لئے اس کے
پاس ثواب (کا اتنا ذخیرہ) ہوگا جس کی شمار تو اور سائے باشندگان
زمین بھی نہ کر سکیں گے (تو نگر ہی کی قبل از وقت دُعا مانگ کر)
تو جلدی مچا رہا ہے اور جلد باز کے ہاتھ اسکی مراد میں سے کچھ بھی
نہیں آتا۔ جلد بازی شیطان کا کام ہے اور توقف کرنا رحمان کا۔
جب تو جلد باز بنے گا تو شیطان کے لشکر اور اس کے ساتھیوں
میں بن جائے گا اور جب توقف اور استقلال اور ادب
اور صبر کرے گا تو رحمان کے لشکر اور اس کے ساتھیوں میں
بن جائیگا۔ سچا تقویٰ یہ ہے کہ جب کم کرے کیا حق تعالیٰ حکم دے

وَتَذَكُّ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِتَحْكُمِهِ ۖ وَالصَّبْرُ عَلَى الْأَعْمَالِ
وَمَقْدُورَاتِهِ وَسَارِبِهَا يَا وَافَاتِهِ ۖ أَنْتُمْ
خَلَقْتُمْ خَلْقًا ۖ نَفْسٌ مَحَلٌّ ۖ هُوَى مَحَلٌّ ۖ غَيْبَةٌ
مَحَلَّتْ ۖ طَبَعٌ مَحَلٌّ ۖ مَا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَلَا مِنَ الْعَارِفِينَ بِهِ خَبَرٌ ۖ أَنْتُمْ
تَجَانِبُونَ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ ۖ هُمُ الْعُقَلَاءُ ۖ إِذَا
تَمَرَّجُونُ فَتَجُونُ الْحَقَّ عَرًّا وَجَلَّ حَانَ
خُرُوجُهُ مِنَ الْجَوْنِ ۖ الْخُرُوكَةُ بِدَايَةِ
السُّكُونِ غَمَايَةٌ ۖ يَزُولُ النُّعُوضُ وَيَتَّبِعُهُ
حِكْمُهُ ۖ يَا عَلَامُ أَنْتَ قَارِعٌ مِنَ الْأَحْكَرَةِ
مَلَانٌ بِاللُّغَايَةِ ۖ وَيَغْنِي حَالُكَ وَيَغْنِي
فِرَاقُكَ لِلصَّالِحِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ ۖ وَتَرْكُ
مُجَاسَمَتِهِمْ وَاسْتِغْنَاؤُكَ بِرَأْيِكَ ۖ مَا عِلْمُكَ
أَنْ مِّنْ اسْتَفْتَى بِرَأْيِهِ صَلٍّ ۖ مَا مِّنْ عَلِيمٍ إِلَّا
وَيَحْتَمِلُ إِلَى زِيَادَةِ عِلْمِهِ ۖ مَا مِّنْ عَلِيمٍ إِلَّا
وَعِنْدَكَ أَعْلَمُ مِنْهُ ۖ قَالَ اللَّهُ مَعَنَ وَجَلَّ وَمَا
أَوْثَقْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۖ عَلَيْكَ بِالْمُجَاهِدِ
عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ عَلَيْكَ بِالْجَادَةِ ۖ
عَلَيْكَ بِالْمُتَابَعَةِ وَتَرْكِ الْمَفَارِقَةِ ۖ لَا دَاءَ
أَكْثَرُ يُقَى ۖ ائْتِمِعُوا وَلَا تَبْتَسِعُوا فَقَدْ
كَفَيْتُمْ ۖ هَذِهِ الطَّرِيقُ لَا تَسْلُكُ مَعَ
النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ ۖ بَلْ مَعَ الْحُكْمِ
وَالْعَمَلِ ۖ وَتَرْكِ الْحَوْلِ وَالْفُتُورَةِ
وَالْجَلَادَةِ ۖ وَآخِذِ الْإِسْتِسْلَامِ
وَالْإِسْطِطْرَاحِ ۖ

اس کو کرے اور جس کے چھوڑنے کو فرمائے اس کو چھوڑ دے اور اس
کے افعال اور مقدرات اور اس کی (ڈالی ہوئی) جملہ آفات و
مصائب پر صبر کرے۔ تم سرتاپا خلق سرتاپا خواہش نفس سرتاپا
غیر حاضری اور سرتاپا طبیعت بنے ہوئے ہو نہ تمہیں اللہ کی
خبر اور اس کے عارف بندوں کی۔ تم ان کے اعتبار سے بالکل دیوانے
ہو۔ صاحبان عقل وہی ہیں جب حق تعالیٰ کے دیوانہ کی دیوانگی
کامل ہو جاتی ہے تو اس کی دیوانگی سے نکلنے کا وقت قریب آگتا
ہے۔ ابتدا میں حرکت ہے کہ ریاست و طلب محبوب میں کوشش
کرے اور آخر میں سکون (کہ شاہدہ محبوب میں تغرق ہے) کہ مرض
جاتا رہتا ہے اور طبابت اس کی خادم بن جاتی ہے (لہذا نہ تدبیر
کی ضرورت ہے نہ معالجہ کی) صاحبزادہ! تو آخرت سے بالکل
خالی ہے اور دنیا سے بالکل لبریز۔ اور تیری یہ حالت اور صالحین
اولیاء سے تیرا الگ تھلگ رہنا اور ان سے میل جول ترک کرنا
اور اپنی رائے کو کافی سمجھنا مجھ کو غلین بنائے رکھتا ہے کیا تجھے
معلوم نہیں ہو کہ جس نے اپنی رائے کو کافی سمجھا ہے وہ ضرور مجھ کا
ہے۔ کوئی بھی عالم نہیں جو زیادتی علم کا محتاج نہ ہو اور کوئی
صاحب علم نہیں جس سے زیادہ صاحب علم کوئی دوسرا نہ ہو۔ حق
تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمکو تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ عام علماء کی منفعت
رائے کا پابند ہو۔ بڑی جماعت کا دامن پکڑ۔ شاہراہ اختیار
کر اور (خدا کا) راستہ طے کرنے کے لئے (اہل السنۃ والجماعہ کا)
اتباع اور ان سے جدائی کا ترک ضروری سمجھ (سلف صالحین کا)
اتباع کرو اور نئے نئے طریقے مت نکالو۔ بس اتنا تمہارے ناجی
ہونے کیلئے کافی ہے۔ یہ راہ طلیعت نفس اور خواہش نفس کے
ساتھ طے نہیں ہو کرتی۔ بلکہ شریعت اور اس کی پابندی کرنے
اور طاقت کھنڈ اور بھی چھوڑنے اور شان تسلیم و تقویٰ لینے

وَكُلُّهُ الْجَلَدُ وَاحِدٌ الشُّوْدَةُ : هَذَا شَيْءٌ
 لَا يَجِيءُ بِجَلَدِكَ : يَحْتَاجُ إِلَى جَبَالٍ وَجَلَالٍ
 وَمَنْدُورٍ مُعَانَاةٍ وَجَاهِدَةٍ وَأَنْ تَنْصَبَ
 بَعْضَ مُلُوكِ الْمَعْرِفَةِ : حَتَّى يَدُلَّكَ وَلَعَلَّكَ
 تَحْمِلَ عَنْكَ ثِقْلَكَ : تَشْفِي فِي رِكَابِهِ :
 فَإِذَا تَوَعَّبْتَ أَمْرَ جَمْعِكَ أَوْ أَرَدْتَ فَكَ خَلْفَهُ
 إِنْ كُنْتَ مُعْبَأً أَرَدْتَ فَكَ خَلْفَهُ وَإِنْ كُنْتَ
 مُعْبِئًا أَرَدْتَ فَكَ فِي سُرْحِهِ وَرَكِبَ هُوَ خَلْفَكَ
 مَنْ ذَا قِي هَذَا أَفَقَدْ عَرَفَهُ : أَلْقَعُودَ مَعَ
 أَهْلِ الْأَهْلِيَّةِ نِعْمَةً : وَمَعَ الْأَخْيَارِ الْمَلَكِيِّينَ
 الْمُنَافِقِينَ نِقْمَةً : عَلَيْهِ بِالنَّمْرِاقَةِ لِلَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ : وَالْمَطَالِبَةِ لِنَفْسِكَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهَا
 مِنْ حَقَّقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقَّقِ خَلْقَهُ
 إِنْ أَرَدْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَارْقُبْ
 عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ : وَطَالِبِ نَفْسِكَ
 بِالْعَمَلِ : تَطَالِبِهَا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
 وَتَمَاهَا عَنْ أَرْبَابِهَا مَعَاصِيهِ : تَلْزِمُهَا
 بِالْصَّبْرِ عِنْدَ مَبْجِي الْأَقَاتِ وَالرِّضَا
 عِنْدَ مَبْجِي الْأَقْصِيَّةِ وَالْإِقْدَارِ
 وَبِالشُّكْرِ عِنْدَ مَبْجِي النِّعَمِ
 فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا زَالَتْ عَنْكَ
 الْهَوَانُ وَاسْتَقَامَتْ لَكَ
 الصُّحْبَةُ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ : وَوَقَعَتْ

اور جلد بازی کو چھوڑ کر توقف اختیار کرنے سے طے ہوتی ہے۔ یہ
 ایسی چیز نہیں ہے جو تیری جلد بازی سے آجائے اسلور یا صفت
 کی بڑی بڑی رسیوں اور (مشائخ قوی القلب) مردوں اور بہت
 کچھ صبر و شقت اور مجاہدہ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ تو
 شاہان معرفت میں کسی (عارف) کی صحبت میں رہے تاکہ وہ تجھ
 کو راستہ سے آگاہ و باخبر بنائے اور تیرا بوجھ تجھ سے (اُتار کر
 اپنے اوپر) رکھ لے (کہ جو کام تیری ریاضت سے چلتا وہ اپنی
 ہمت و توجہ سے چلائے) تو اس کی ہم رکابی میں (یوں ہی) پا
 پیادہ چلتا رہے گا۔ پس جب تو تھک جائیگا تو وہ تیرے اٹھالینے
 کا (کسی ہمراہی کو) حکم فرمائیگا یا اپنے پیچھے (اپنی ہی سواری
 پر) سوار کر لیگا (پھر) اگر تو محب ہو گا تو تجھ کو اپنے پیچھے بٹھائے
 گا اور اگر تو محبوب ہو گا تو تجھ کو اپنی زین پر بٹھائے گا اور خود تیرے
 پیچھے بیٹھے گا جس نے اسکا مزہ چکھا ہے وہی اسکو خوب سمجھتا ہے
 (اور نہ پیچھے اور آگے بٹھانا ایک قصہ بے معنی ہوتا ہے) اہلیت
 والوں کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور اغیار کے پاس بیٹھنا جھوٹلانے
 اور نفاق برتنے والے ہیں ایک عذاب ہے۔ حق تعالیٰ کا مراقبہ رکھنا
 اور نفس پر جو حق تعالیٰ کے حقوق ہیں اور جو اسکی مخلوق کے حقوق
 ہیں دونوں کا اس سے مطالبہ کرنا ضروری سمجھ۔ اگر تو دنیا و
 آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو اسکا دھیان رکھ کہ حق تعالیٰ کو
 تیرے متعلق سب علم ہے اور اپنے نفس سے عمل کا مطالبہ کرتا رہ
 کہ حکم خداوندی کی تعمیل کا اس پر تقاضہ رکھے اور اس کی معصیتوں
 کے ارتکاب سے اس کو روکے اور تکلیفوں کے آنے کے وقت
 صبر کرنا اور تضاد و قدر واقع ہونیکے وقت راضی رہنا اور نعمتوں کے آنیکے
 وقت شکر کرنا اس پر لازم کرے۔ پس جب تک ایسا کر گیا تو موانع تجھ سے دور
 ہو جائیں گے اور حق تعالیٰ کی صحبت تیرے لئے پائدار بن جائیگی اور تجھ کو

اس کو چھوڑ دے اور
 لی ہوئی) جملہ آفات
 پاپا خواہش نفس سے تپا
 دے ہو نہ تمہیں اثر کی
 بتبار سے بالکل دیوانے
 الی کے دیوانہ کی دیوانگی
 نے کا وقت قریب آگیا
 وطلب مجبور ہیں کوشش
 میں متفرق ہے) کہ مرض
 جاتی ہے (لہذا نہ تیر
 ! تو آخرت سے بالکل
 ری یہ حالت اور صالین
 سے میل جول ترک کرنا
 ائے رکھتا ہے کیا تجھ
 سمجھا ہے وہ ضرور مجھ کا
 محتاج نہ ہو اور کوئی
 کوئی دوسرا ہو۔ حق
 ہے۔ عام علماء کی متفقہ
 پکڑ۔ شاہراہ اختیار
 اہل السنۃ والجماعۃ کا
 (سلف صالحین کا)
 جس آئنا تمہارے ناجی
 و خواہش نفس کے
 کی پابندی کرنے
 لیم و تقویٰ لینے

بِالْكَفِّ فِي الظُّلُمَاتِ ۖ وَوَقَعْتَ بِالْمُعِينِ ۖ
وَلَحِقْتَ بِالْكَفْرِ الَّذِي يَنْبُعُ ۖ إِنَّمَا وَجَّهْتَ
لَا تُبَالِي أَيْنَ كُنْتَ وَأَيْنَ حَلَلْتَ ۖ لَا تَكْ
أَيْنَمَا سَقَطْتَ لَقَطْتَ ۖ يَخُذُكَ الْحُكْمُ
وَالْعِلْمُ وَالْعَدْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ ۖ
يَخَافُ مِنْكَ كُلُّ شَيْءٍ لَخَوْفِكَ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيُطِيعُكَ كُلُّ شَيْءٍ طَاعَتِكَ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ خَافَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
خَافَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَمَنْ لَمْ يَخَفْ مِنْهُ
أَخَافَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ مَنْ خَدِمَ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ أَخْدَمَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ لَاقَةً ۖ لَا يُعِينُهُ مِنْ
عَمَلٍ أَحَدٌ مِنْ عِبَادِهِ ذَرَّةً ۖ كَمَا تَدْرِي
تَنْدَانِ ۖ كَمَا تَكُونُ تُؤَيُّونِي عَلَيْكُمْ ۖ اللَّهُمَّ
عَافِنَا بِكَرَمِكَ وَاحْسَنِيكَ وَتَجَاوَزْنَا
وَنُطْفِئْ بِنَارِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَاتَّصِلْ
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝

الْمَجْلِسُ السَّادِسُ الْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكْرَةُ الْأَحَدِي فِي لَوْبِ طَابَاتِ سَمْعِ عَشْرٍ
شَهْرٍ مَصْنَعَانِ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسَمِائَةٍ
يَا عَلَّامُ رَأَيْتُ أَيْ تَصَارِيفِكَ غَيْرَ تَصَارِيفِ الْمُرَاقِبِينَ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَائِفِينَ مِنْهُ تَوَاصِلُ أَهْلِ الشُّرِّ وَالْفُسَادِ
وَتَفَارِقُ الْأَوْصِيَاءِ وَالْأَصْفِيَاءِ ۖ قَدْ فَرَعْتَ قَلْبَكَ
مِنَ الْحَيَّةِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَمَلَأْتَهُ مِنَ الْفَرْجِ بِالْأَنْبِيَاءِ

راستہ کا رفیق ہاتھ آجائے گا اور مددگار مل جائیگا اور اس (توکل کے
غیبی) خزانہ سے جا ملے گا جو تیرے پیچھے پیچھے رہیگا۔ بعد ہر بھی تو رُخ
کرے گا تجھ کو پروردانہ ہوگی کہ کہاں ہے اور کہاں اتر پڑا؟ کیونکہ جہاں
کہیں (پھسل کر) گرے گا فوراً اٹھالیا جائیگا۔ حکم اور علم اور قسم اور
انسان اور جنات اور فرشتے سب تیری خدمت میں لگ جائیں
گے۔ اپنے خدا سے تیرے ڈرنے کی وجہ سے ہر چیز تجھ سے ڈریگی
اور اپنے رب کے تیرے مطیع بن جانے کی وجہ سے ہر چیز تیری
مطیع بن جائیگی جو اللہ سے ڈرا ہے ہر چیز اس سے ڈرنے لگتی ہے
اور جو اللہ سے نہیں ڈرا اللہ اس کو ہر چیز سے ڈرانے والا بنا دیتا
ہے۔ جس نے اللہ کی خدمت کی ہے اللہ نے ہر چیز کو اس کا خادم
بنا دیا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی کا ذرہ برابر عمل بھی
ضائع نہیں فرماتا جیسا تو معاملہ کرے گا ویسا تیرے ساتھ معاملہ کرے گا
جائیگا۔ جیسے (بھلے یا بُرے) تم ہو گے دیسے ہی (ظالم یا رحمدل)
تم پر حاکم تجویز کئے جائیں گے۔ بارالہا! ہمارے ساتھ اپنے کرم و
احسان اور درگزر اور شفقت کا برتاؤ فرما دینا میں بھی اور آخرت
میں بھی۔ اور عطا فرما کہو دنیا میں خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور
بچاؤ کہ دوزخ کے عذاب سے۔

چھپنویں مجلس

یکشنبہ بوقت صبح ۱۹ رمضان ۱۰۰۰ھ خانقاہ شریف

صاحبزادہ! میں تیری حرکات و سکنات کو اللہ تعالیٰ کا دھیان
رکھنے اور اس سے ڈرنے والوں کے حرکات و سکنات کے برخلاف
دیکھ رہا ہوں کہ تو اہل شر و فساد سے ملتا جلتا ہے اور اولیاء
و اصفیاء سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ تو نے اپنے قلب کو حق
تعالیٰ سے خالی کر لیا اور دُنیا اور دُنیا داروں اور مال دُنیا پر

جائے گا اور اس (توکل کے
بریکہ جہر بھی تو رخ
آز پڑا؟ کیونکہ جہاں
حکم اور علم اور مقصود اور
مرست میں لگ جائیں
ہر چیز تجھ سے ڈرے گی
جس سے ہر چیز تیری
س سے ڈرنے لگتی ہے
ڈرانے والا بنادیتا
حیرت کو اس کا خادم
کا ذرہ برابر عمل بھی
کے ساتھ معاملہ کرایا
ہی (ظالم یا رحمدل)
کے ساتھ اپنے کرم د
یا میں بھی اور آخرت
میں بھی خوبی اور

ہ شریف

شر تعالیٰ کا دھیان
لکنت کے برخلاف
نا ہے اور اولیاء
پنے قلب کو حق
در مال دنیا پر

وَأَهْلَهَا وَحَطَّاهُمَا: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَوْتَ شَيْئًا
فِي الْقَلْبِ وَمُتَوَرِّكًا وَمُبِينًا وَمُقَسَّرًا: إِنَّ دُمْتَ
عَلَى هَذَا فَقَدْ دَعْتَ السَّلَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً: لَوْ
ذَكَرْتَ الْمَوْتَ قَلَّ خَرَاكَ بِالدُّنْيَا وَكَثُرَ هَذَا
فِيهَا: مَنْ آخِرَةُ الْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ بِشَيْءٍ؟ قَالَ
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سَائِمٍ عَائِيَّةٌ وَ
عَائِيَّةٌ كُلِّ سَحَابٍ الْمَوْتُ: آخِرُ جَمِيعِ الْأَحْزَانِ وَ
الْأَفْرَاحِ وَالْغِنَى وَالْفَقْرِ وَالْبُخْلَةِ وَالزُّخَاوِ وَ
الْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ الْمَوْتُ: مَنْ قَاتَ قَامَتْ
قِيَامَتُهُ وَقُرْبَ الْبَيْهَقِيِّ فِي حَقِّهِ جَمِيعُ مَا أَنْتَ
فِيهِ هَوَسٌ: تَقَرَّرْ دُعَا أَنْتَ فِيهِ جَمِيعَةُ بَقْلِكَ وَ
بِرِّكَ وَبَاطِنِكَ: أَلَمْ تَبْأَلِ إِلَى أَمَدٍ مَعْلُومٍ: وَ
الْآخِرَةَ إِلَى أَبَدٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ؟ حَيَاتُكَ فِي الدُّنْيَا
إِلَى أَمَدٍ مَعْلُومٍ: وَحَيَاتُكَ فِي الْآخِرَةِ إِلَى أَبَدٍ
غَيْرِ مَعْلُومٍ: إِنْ جَهَدْتَ أَنْ تَكُونَ كُلَّكَ طَاعَةً
فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ صُرْتَ بِجَمْلَتِكَ لِرَبِّكَ عَرُوحًا
الْمُعَصِيَةِ وَجُودُ النَّفْسِ وَالطَّاعَةِ
فَقَدْ أَتَاهَا تَنَادُلُ الشَّهَوَاتِ وَجُودُ
النَّفْسِ وَالْإِمْتِنَاعُ عَنْهَا فَقَدْ أَتَاهَا
إِمْتِنَاعٌ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَلَا
تَنَادُلُهَا إِلَّا مُوَافَقَةً
لِقَدْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِاخْتِيَارِكَ وَشَهَوَاتِكَ: تَنَادُلُ
الشَّهَوَاتِ

اترے سے اس کو بھریا کیا تھے معلوم نہیں کہ خوف قلب کا کو تو ال ہے
(جو اس کو قانونی غلات ورزی سے ڈنٹا رہتا ہے) اور دل کو نور
بخشنے والا اور (مشتبہ امور کی) وضاحت و شرح کرنے والا ہے۔
اگر تو اسی (نڈر ہونے کی) حالت پر رہا تو بس دنیا و آخرت کی سلامتی
کو سلام کر بیٹھا۔ اگر تو موت کو یاد رکھتا تو دنیا پر ترا خوش ہونا کم
اور اس میں بے رغبت بننا زیادہ ہو جاتا۔ بھلا جس کا انجام موت ہو
وہ کسی چیز پر کس طرح خوش ہو سکتا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پکنے والے کی ایک انتہا ہوتی ہے اور
ہر زندہ شخص کی انتہا موت ہے (کہ سب دوڑ دھوپ ختم ہو جاتی ہے)
سارے غموں کا ساری خوشیوں کا تو نغمہ کی کا اور افلاس کا سختی
کا سماں کا بیماریوں کا اور وہ مکالیف کا سب کا اخیر موت ہے۔
جو مر گیا اس کی قیامت تو (گویا اسی وقت) آگئی اور اس کے حق میں
تو (عذاب ثواب کتنی ہی) دور (کیوں نہ ہو) پاس آگیا۔ جس
(دنیا طلبی) میں تو گرفتار ہے سب ہوسس ہے۔ تو جس (بڑے)
حال میں ہے اس سب سے اپنے قلب اپنے اندرون اور اپنے
باطن کے اعتبار سے یک سو ہو جا دنیا ایک محدود وقت تک
ہے اور آخرت ہمیشہ اور غیر محدود وقت تک دنیا میں تیری
زندگی ایک معین مدت تک کے لئے ہے۔ اور آخرت میں تیری
زندگی نامعلوم ہمیشگی کے لئے۔ کوشش کر کہ تو سر تا پا طاعت
بن جائے پس جب تو ایسا کرے گا تو (بدن اور روح) سب ہی
سے تو اپنے رب کا ہو جائے گا۔ نفس کا وجود اصل معصیت ہے او
اس کا گم ہو جانا اصل طاعت ہے۔ خواہشات کا مصل کرنا نفس کا
موجود ہے اور ان سے باز رہنا اس کا گم ہو جانا ہے۔ خواہشات سے
باز رہ اور بجز تقدیر خداوندی کی موافقت کے ان کو حاصل ہی
مت کر۔ نہ اپنے اختیار سے اور نہ اپنی خواہش سے خواہشات میں

بِمِدِّ الرُّهُدِ فِيهِمَا قَهْرًا وَجَبْرًا تَجْرُكُ يَدُ
الرُّهُدِ فَتَتَنَاوَلُ الشَّهْوَةَ فَتَبْلُغَهَا إِلَى التَّفَنُّنِ
الرُّهُدُ لَا بَدَّ مِنْهُ يَحْتَاجُ إِلَى قَبْلِ الْعِلْمِ
بِحَالَتِكَ ۖ الرُّهُدُ فِي الظُّلْمَةِ وَالتَّنَادُلُ وَ
الرَّغْبَةُ فِي الرِّضْيَاءِ ۖ ذَلِكَ ظُلْمَةٌ فَإِذَا خَرَجَ
عَنْكَ فَقَدْ رَأَيْتَ الرِّضْيَاءَ ۖ الْقُدْرَةُ ظُلْمَةٌ وَ
وُقُوفُكَ مَعَ الْمُقَدَّرِ رِضْيَاءٌ ۖ أَوَّلُ أَمْرِكَ
ظُلْمَةٌ فَإِذَا جَاءَ الْكُشْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَبَتَ بَيْنَ يَدَيْهِ صَارَ أَمْرُكَ رِضْيَاءً ۖ إِذَا
جَاءَ نُورُ قَمَرِ الْمَعْرِفَةِ كَشَفَ ظُلْمَةَ كَيْلَةِ الْقَدْرِ
فَإِذَا أَظْلَعَتْ شَمْسُ الْعِلْمِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
رَأَيْتَ الْأَكْثَارَ وَالظُّلْمَةَ فِي الْجُمْلَةِ يَكْبَتُ
لَكَ مَا حَوْلَكَ وَمَا هُوَ بَعِيدٌ عَنْكَ ۖ يُبَيِّنُ لَكَ
وَيُخْفِي مَا كَانَ مُشْكِلًا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۖ
يُمَيِّزُ لَكَ بَيْنَ الْحَبِيثِ وَالطَّيِّبِ مَا لَمْ يَخْفِكَ
وَمَا لَكَ ۖ تُفَرِّقُ بَيْنَ مُرَادِ الْخَلْقِ وَ
مُرَادِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَرَى بَابَ
الْخَلْقِ وَبَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَتَرَى هُنَا لَكَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ۖ
فَيَأْكُلُ قَلْبُكَ مِنْ طَعَامِ
الْمَشَاهِدَةِ ۖ وَيَشْرَبُ
مِنْ شَرَابِ الْأَشْيَاءِ
وَيُحْكَمُ

بے رغبتی کے اہم سے (محض موافقت تقدیر کی خاطر) خواہشات کا جبراً
و قہراً استعمال کر کہ زہری کا ہاتھ تجھ کو (مقسوم کی طرف پھرنے کیلئے)
پس تو اس خواہش کو حاصل کرے اور نفس تک پہنچا دے۔ زہد
ایک ضروری شے ہے کہ اپنی حالت کی واقفیت سے پہلے اس کا
ہونا ضروری ہے (ہاں واقفیت کے بعد جو کہ درجہ محبوبیت پر
پہنچ کر حاصل ہوگی زہد کی حاجت نہ رہے گی) زہد تو تاریکی (دناوت)
نفس میں ہوتا ہے اور رغبت (نور حق کی روشنی میں) آجانے کے بعد
یہ تیری ابتدائی حالت تو تاریکی کی حالت ہے۔ پس جب یہ تجھ سے
جاتی رہے گی تو روشنی تجھ کو دکھائی دے گی۔ قدرت (اپنی طاقت پر
اعتماد کا زمانہ) تاریکی ہے اور تیرا قدرت والے کے پاس ٹھہرنا
روشنی ہے۔ تیری ابتدائی حالت تاریکی ہے۔ پس جب حق تعالیٰ
کی طرف سے (پردہ ظلمت کا) اٹھنا ظاہر ہو تو اس کے حضور قائم ہو جائے
تب تیرا معاملہ روشنی بن جائے گا۔ جب معرفت کے چاند کی روشنی
آتی ہے تو شب قدر کی تاریکی کو رفع کر دیتی ہے۔ پس جب
حق تعالیٰ سے واقفیت کا آفتاب طلوع ہوگا تو ساری کدوئیں
اور اندھیریاں مٹ جائیں گی۔ جو کچھ تیرے آس پاس ہے اور
جو تجھ سے دور ہے سب تجھ پر ظاہر ہو جائیگا اور اس سے پہلے
جو تجھ کو اشکال درپیش تھے وہ سب صاف اور واضح ہو جائیں گے
گندے اور پاک کے درمیان اور اپنی اور غیر کی چیزوں میں تجھ کو
تمیز حاصل ہو جائے گی تو مخلوق کی مراد اور حق تعالیٰ کی مراد میں
فرق کرنے لگے گا۔ اور مخلوق کا دروازہ اور خالق کا دروازہ ان
(دونوں کو) دیکھ لے گا۔ پس اس وقت تجھ کو وہ چیز نظر
آئے گی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور
نہ کسی بشر کے قلب پر اس کا خیال گذرا پس تیرا قلب
مشاہدہ کا کھانا کھائے گا اور اُنس کی شراب پیے گا اور اس

(ط) خواہشات کا جبراً
وم کی طرف پھرنے
پہنچا دے۔ زہد
نفیت سے پہلے اس کا
درجہ محبوبیت پر
(ی) زہد تو تاریکی (دناوت)
میں (آ جانے کے بعد)
پس جب یہ تجھ سے
دلت (اپنی طاقت پر
والے کے پاس ٹھہرنا
پس جب حق تعالیٰ
س کے حضور قائم ہو جائے
ت کے چاند کی روشنی
ہے۔ پس جب
ہو گا تو ساری کدورتیں
س پاس ہے اور
گا اور اس سے پہلے
اور واضح ہو جائیں گے
بر کی چیزوں میں تجھ کو
حق تعالیٰ کی مزا میں
خالق کا دروازہ ان
تھ کو وہ چیں نظر
کان نے سنا اور
را پس تیرا قلب
بچے گا اور اس پر

مَلِكِهِ خَلِمَ الْقَبُولُ ثُمَّ رَدُّ إِلَى الْخَلْقِ لِصَلَاتِهِمْ
وَرَدَّ هُمُ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَجَعَلَ لَهُمْ مَعْرُوفًا وَجَلَّ
وَعَصِيًّا فَعَمَلُهُ بِرَدُّ مَعَ الْخَصْمِ الْخَصْمِ
الْحِفْظُ لِلْإِيمَةِ وَالسَّلَامَةِ لِلْإِيمَةِ بِمَا مَنَ لَا
يَعْلُ هَذَا أَوْ لَا يُؤْمِنُ هَذَا أَيْ أَنْتَ قَسَمٌ بِمَا
لَيْتَ بِخَشْيَةٍ تَخْرُجُ تَصْلَحُ لِلنَّارِ بِرَأَا
أَنْ تَتَوَبَّ وَتُؤْمِنَ وَتَصَدَّقَ وَتُحِبَّكَ إِنْ
تُبْتَ وَأَمَنْتَ وَصَلَتْ فَفِي فَنَيْتِكَ تَجِدُ
الْخَيْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْحَلَاوَةَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
يُحْدِثُ فِيهِ الرَّجَا جَ يَقْطَعُ لِسَانَكَ وَلَهُوَ اتِّكَ
وَكَيْدُكَ بِرَأْبَلِ قَوْلِي فَإِنِّي فِي حَبَالِكَ
أَيْ لَا تَتَّخِذْنِي قَائِلَ شَيْءٍ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنْ
دَاوَدَ أَيْ أَنَا مُسَيِّدٌ لِمَصْلَاحَتِكَ وَلا تَتَّخِذْ
مُجَاسَمَتِكَ وَأَوْسَاحِكَ بِأَطْرَافِكَ الطَّرِيقُ
وَأَهْدُوكَ لَكَ فِيهَا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ
أَفْعَلْ ذَلِكَ مَعَكَ وَلَا أُرِيدُ مِنْكَ جَزَاءً
عَلَى ذَلِكَ بِجَاهِ مِلَّتِي عَلَى غَيْرِكَ بِشُعْلَى خِدْمَةٍ
الطَّالِبِينَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا صَغُرَ طَلَبُكَ
رَفِيقُ عَزَّ وَجَلَّ سَجَرَتْ لِحْنُ مَتَكَ إِذَا تَمَّ
قَصْدُ الصِّدِّ وَطَلَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
كَانَتْ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا مُسَخَّرَةً لَكَ
يَا عَلَامُ كُنْ أَنْتَ وَاعِظْ
نَفْسَكَ وَلَا تَحْبِطْ إِلَى وَلَا
إِلَى غَيْرِي
وَحُطِّي

قبولیت کے خلعت اتارے جائیں گے۔ اس کے بعد اس کو مخلوق کی
مصلحتوں کے اور لوگوں کی مگرہی اور اپنے رب کو چھوڑ بیٹھنے اور
اس کی معصیت میں مرتکب رہنے سے واپس کرنے کے لئے مخلوق
کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ وہ مضبوط قلعہ اور دائمی حفاظت اور
ہر وقت کی سلامتی کے ساتھ لوٹا دیا جاتا ہے کہ مخلوق کے اختلاط
پر ان کی بد حالی سے متاثر نہیں ہونے پاتا، اسے وہ شخص جو نہ
اس کو سمجھتا ہے اور نہ اس کا یقین کرتا ہے۔ تو محض پوست ہے
بلا مغز کے۔ دیوار سے لگا ہوا ٹھنڈہ ہے اور گھن کھائی لکڑی ہے
کہ آگ ہی کے لائق ہے مگر یہ کہ توبہ کر لے اور مان لے اور سچا سمجھنے لگے
(تو تمہیر کے قابل بن جائے گا) تجھ پر افسوس۔ اگر تو نے توبہ کر لی اور
مان لیا اور سچا سمجھ لیا تو اپنے ہر یہ (کی غذا) میں خیر و سلامتی اور
حلاوت پائے گا اور اگر ایسا نہ کیا تو اس میں کج (ملا ہوا) پائے گا۔
جو تیری زبان اور نالو اور کلیجہ کے ٹکڑے کر دے گا۔ میرا کہنا
مان کہ میں تیری رستیوں میں کل دیتا ہوں۔ آجھ سے عداوت
مت رکھ کہ میرے اور تیرے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔
میں تیری ناز کے اور تیری گندگی و میل کچیل دور کرنے کے لئے (گو یا)
مسجد ہوں کہ تیرے لئے راستہ صاف کرتا اور اس میں تیرے لئے
کھانا اور پانی فراہم کرتا ہوں۔ میں یہ تیرے نفع کے لئے کر رہا ہوں
اور اس پر تجھ سے معاوضہ بھی نہیں چاہتا۔ میرا پیار! بھرتا تو دوسرے
ہی کے ذمہ ہے حق تعالیٰ کے چاہنے والوں کی خدمت میں لگا رہنا
میرا کام ہے۔ جب تیرے لئے حق تعالیٰ کی چاہ صحیح ہو جائے گی
تو میں تیری خدمت میں لگا دیا جاؤں گا۔ جب بندہ کا حق تعالیٰ
کو مقصود و مطلوب بنانا کامل ہو جاتا ہے تو ساری چیزیں اس کے
کام میں لگا دی جاتی ہیں۔ صاحبزادہ تو اپنے نفس کا داعی و غلط
ہی بن اور نہ میری حاجت رکھ نہ کسی دوسرے کی۔ میرا وعظ تو

عَلَى ظَاهِرِهِ وَوَعظَكَ عَلَى بَاطِنِكَ بِعَظْمَتِكَ
 يَدٌ وَأَمْرٌ كَرَامَتٌ وَقَطْعُ الْعَلَائِقِ وَالْإِسْبَابِ
 تَعْلَقُ بِرَبِّ الْأَرْبَابِ الْخَلْقِ الْعَظِيمِ الْعَلِيمِ
 تَعْلَقُ بِدَيْلِ رَحْمَتِهِ وَتَعْلَقُ بِرَأْفَتِهِ لَا تَشْتَغِلُ
 بِغَيْرِهِ عَنْهُ فَإِنَّهُ يُجِيبُكَ عَنْهُ إِذَا كَلِمَةً وَاحِدَةً
 مِمَّا تَكُونُ عَلَى يَدَيْهِ فَرَحٌ لَهُ وَإِذَا قُلْتَ لَهُ
 وَلَمْ يَقْبَلْ خِزْيٌ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ يَدُ نُوْمَانٍ وَ
 الْمَنَافِقُ يَهْرُبُ مِمَّنْ يَأْمُرُ بِمُؤَافَقَةِ
 الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ فِي غَضَبِهِ عَلَيْكُمْ قَدْ جَعَلْنَا
 نَارًا مُوقَدَةً عَلَيْكُمْ فَإِنْ تَبَيَّنَ وَقِيلَ لَكُمْ مَا أَقُولُ
 لَكُمْ وَصَبَرْتُمْ عَلَى خُشُوعَةٍ كَلَامِي كُنْتُ عَلَيْكُمْ
 بِرَدٍّ أَوْ سَلَامًا وَإِلَيْكُمْ مَا تَسْتَعِينُونَ طَاعَتُكُمْ
 ظَاهِرَةٌ وَمَعَاصِيكُمْ بَاطِنَةٌ أَنْتُمْ عَنْ فِرَاقِ
 مَا خُذُوا دُونَ بَيْدِ الْمَوْتِ وَالْتَقِمُوا تَمْتَحِنُونَ
 فِي سَبْعِينَ نَارًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَنْتُمْ بِأَمْقَصَرُونَ
 فِي الْأَعْمَالِ مَا تَسْتَعِينُونَ قَدْ رَضِيتُمْ
 بِالْبَطَالَةِ فِي هَآرِكُمْ وَإِلَيْكُمْ
 يُرِيدُونَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ
 التَّقْصِيرِ الْهَجْمِ عَلَى الْأَعْمَالِ
 وَقَدْ تَعَوَّدْتُمْهَا نَفْسُكُمْ
 لِكُلِّ دَاخِلٍ دَهْشَةٌ وَ
 فِي الْآخِرِ تَصِفُونَ بِوَرْدِي
 الْأَكْدَارُ إِذَا تَبَيَّنَ
 لَا بُدَّ بِدَايَةٍ

تیری خابری حالت کی بنا پر ہوگا اور تیرا اپنا عطا تیری باطنی حالت کی بنا
 پر ہوگا۔ موت کو ہر وقت یاد رکھنے اور تعلقات و اسباب کو قطع کرنے
 سے اپنے نفس کو دغلا سنا۔ رب لا رباب سے علاقہ رکھ جو پیدا کرنے والا
 با عظمت اور واقعہ کار ہے۔ اسی کی رحمت کے واسطے سے لگ جا؛
 اور اسی کی شفقت سے وابستہ ہو۔ اسی کو چھوڑ کر دوسرے میں
 مشغول نہ ہو کہ یہ تجھ کو اس سے محبوب بنادے گا۔ جب تم میں سے
 کوئی شخص میرے ہاتھ پر بیعت ہو کر (کا بیاب ہو جاتا ہے تو میں
 سرور ہوتا ہوں اور جب میں کسی سے (کوئی بات) کہوں اور وہ
 نہیں مانتا تو مجھے اس پر رنج ہوتا ہے۔ مومن میرے پاس آتا ہے اور
 منافق مجھ سے بھاگتا ہے۔ اے منافقو میں تم پر غصہ کرنے میں
 حق تعالیٰ کی موافقت کر رہا ہوں۔ واقعی اس نے مجھ کو تم پر ہر گز
 ہوئی آگ بنا دیا ہے۔ پس اگر تم نے توبہ کر لی اور جو کچھ میں تم سے
 کہوں اس کو مان لیا اور میری سخت کلامی پر جے رہے تو میں (نار
 ابرائیسی کی طرح) تم پر ٹھنڈا اور سلامتی والا بن جاؤں گا۔ تم پر
 افسوس۔ تمیں شرم نہیں آتی۔ تمہاری طاعت صرف ظاہری
 ہے اور باطن میں مصیبتیں ہیں۔ تم عنقریب موت اور بیماری کے
 ہاتھ میں گرفتار ہو گے۔ اس کے بعد آتش خداوندی کے جل خانہ
 میں قید کر دیئے جاؤ گے۔ اور اے اعمال میں کوتاہی کرنے والو
 تم بھی نہیں شرماتے۔ دن رات بیجا رٹا رہنا تم نے پسند کر لیا،
 باوجود کوتاہی کے حق تعالیٰ کی نعمتیں چاہتے ہو۔ اعمال پر ٹوٹ
 پڑو کہ (آخر کار) تمہارے نفوس ان کے عادی ہوئی جائیں گے
 (ابتداء) ہر نئے کام میں (لگنے والے کو گھبراہٹ ہوتی ہے کہ)
 کر سکوں گا یا نہیں، اور آخر کار (چند روز بعد) صاف ہو جاؤ گے
 اور کمزور تیں دور ہو جائیں گی۔ جب تم نے توبہ کی (اور بیعت ہو گئے)
 تو ابستہ دار کی بھی حاجت ہے (کہ محنت کرو) اور انتہاء کی بھی

ظہری باطنی حالت کی ہمت
تدابیر کو قطع کر دینے
علاقہ رکھ جو پیدا کرنے والا
کے دامن سے لگ جا
چھوڑ کر دوسرے میں
گما۔ جب تم میں سے
بہر جاتا ہے تو میں
بات کہوں اور وہ
برے پاس آتا ہے اور
تم پر غصہ کرنے میں
نے مجھ کو تم پر جرح لگتی
اور جو کچھ میں تم سے
تھے رہے تو میں نار
لا بن جاؤں گا۔ تم پر
صرف ظاہری
ت اور بیماری کے
راوندی کے میل غامد
میں کوتاہی کرنے والو
تم نے پسند کر لیا،
ہو۔ اعمال پر ٹوٹ
ہو رہی جاتیس گے
ٹھ ہوتی ہے (کہ
(صاف ہو جاؤ گے
(اور بیت ہو گئے)
(اور انتہا کی بھی

وَهَآئِهِ ۖ يَا أَبَا قَعْنُ خَلِّمْ سَيِّلَهُمْ ۖ
يَا مُسْتَفِينِينَ يَا رَاهِمُ عَنْ رَايِ الْأَصْفِيَاءِ وَ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ ۖ يَا وَافِينَ
الْخَلْقِ دُونَ الْحَقِّ عَثْرَ وَجَلَّ ۖ أَمَا سَمِعْتُمْ
أَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ
مَلْعُونٌ مَن كَانَ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِّثْلَهُ لَا
تُطْلَبُ الدُّنْيَا وَلَا تُغْضَبُ لِفُتْحِ مَنَهَا ۖ فَإِنَّ
ذَلِكَ يُفْسِدُ قَلْبَكَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلْلُ الْعَصْلَ
وَيُحْكَ قَدْ جَمَعَتْ بَيْنَ حَيْثُ الدُّنْيَا وَبَيْنَ
التَّكَبُّرِ ۖ وَهَاتَانِ خَصْلَتَانِ لَا يُفْلِحُ
مَاهِجُمُ مَّا إِن كَرِهْتَ مَنَّهُمَا ۖ كُنَّ عَاقِلًا ۖ
مَنْ أَنْتَ ۖ وَمَا أَنْتَ ۖ مِنْ كَرِي شَيْءٍ خُلِقْتَ ۖ
وَلَا رِي شَيْءٍ خُلِقْتَ ۖ لَا تَتَكَبَّرْ كَمَا تَتَكَبَّرُ
الْأَجَاهِلُ بِاللَّهِ عَثْرَ وَجَلَّ ۖ وَيُؤْذِنُ الْمَلَكُ الْوَيْلَ
مِنْ هَبَا ۖ يَا قَلِيلَ الْغَيْلِ تَطْلُبُ الرِّفْعَةَ
بِالتَّكَبُّرِ ۖ اِعْكِسْ تُصِيبُ ۖ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ
اللَّهُ عَثْرَ وَجَلَّ ۖ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ
مَنْ رَفَعِي بِالْآخِرَةِ مَا رَفِي الْأُولَى ۖ مَنْ
رَفَعِي بِالْقَلِيلِ جَاءَهُ الْكَثِيرُ ۖ مَنْ
رَفَعِي بِالذَّلِيلِ جَاءَهُ الْغَنِيُّ ۖ رَفَعِي
بِالدُّونِ حَتَّى يَهْقِلَ الْأَمْرُ فِ
حَقِّكَ ۖ مَنْ ذَلَّ لَلْقَدْرِ
وَرَفَعِي بِهِ رَفَعَهُ
اللَّهُ عَثْرَ وَجَلَّ

کہ مقرب بن کر مخلوق کی خدمت کرو) اے اپنے آقا کی خدمت سے
بھل گئے ہوئے غلامو اور اے برگزیدہ انبیاء و مرسلین اور نیک
بندوں کی رائے سے مستغنی بن کر اپنی رائے کو کافی سمجھنے والو اور
اے حق تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ رکھنے والو۔ کیا تم نے
سمجھا نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ
"ملعون ہے ملعون ہے جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو۔"
تو نہ دنیا کا طالب بن اور نہ اس کی کسی چیز کے نہ ملنے پر
غصہ ہو کیونکہ یہ تیرے قلب کو ایسا خراب کر دے گی جیسے سرکہ
شہد کو خراب کر دیا کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ کہ تو نے دنیا
کی محبت اور تکبر (دونوں کو اپنے لئے) جمع کر لیا۔ حالانکہ ان
دونوں خصلتوں والا اگر ان سے توبہ نہ کرے تو کبھی فلاح نہیں پاتا
ذرا ہوش میں آ۔ تو ہے کون اور چیز کیا ہے؟ اور کس چیز سے
پیدا ہوا ہے؟ اور کس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے؟ تکبر
مت کر کہ اللہ کے بندوں میں بجز اللہ و رسول اور صالحین سے
ناواقفوں کے اور کوئی تکبر نہیں کیا کرتا اے کم عقل تو تکبر
کے ذریعے سے رفعت کا طالب ہے کہ اس طرح لوگ تجھ کو
بڑا سمجھنے لگیں گے، اس کے برعکس کر (اور تواضع اختیار کر
کہ کام ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ واسطے تواضع کی اس کو حق تعالیٰ نے
رفعت بخشی اور جس نے تکبر کیا اس کو اللہ نے نیناد کھایا۔ جس نے
آخرت کو پسند کیا وہ پہلے گروہ میں شامل ہوا۔ جو تھوڑے پر راضی
ہو اے اسی کے پاس زیادہ آیا ہے۔ اور جو ذلت پر راضی رہا ہے
اسی کو ذلت نصیب ہوئی ہے۔ حقیر حالت پر راضی رہے تا کہ تیرے
حق میں معاملہ پلٹ جائے (اور معزز بن جائے) جو کوئی تقدیر کے
سامنے جھکا اور اس پر راضی رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے

الْقَادِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ۖ اَلْتَوَاضِعُ وَحَسَنُ الْاَدَبِ
يُقَرَّبُكَ ۖ وَالْكَبَرُ وَسُوءُ الْاَدَبِ يُبْعِدُكَ ۖ
اَلطَّاعَةُ تَصْلِحُكَ وَتُقَرَّبُكَ ۖ وَالْمَعْصِيَةُ تُفْسِدُكَ
وَتُبْعِدُكَ ۖ يَا عَلَامُ لَا تَبِيعَ الدِّينَ بِالدِّينِ ۖ لَا
تَبِيعَ دِينَكَ بِدِينِ السَّلَاطِينِ وَالْمُلُوكِ وَلَا عِبَادِ
وَاَكْلَةُ الْحَرَامِ ۖ اِذَا اَكَلْتَ بِدِينِكَ اَسْوَدَ قَلْبُكَ
وَكَيْفَ لَا يَسْوَدُ ۖ اَنْتَ تَعْبُدُ الْخَلْقَ ۖ يَا مُحَمَّدُ وَلَوْ
لَوْ كَانَ فِي قَلْبِكَ نُورٌ تَفَرَّقَتْ بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ
الشُّبُهَةِ وَالْمُبَاحِ ۖ وَبَيْنَ مَا يَسْوَدُ قَلْبُكَ وَ
يُنَوِّرُهُ وَبَيْنَ مَا يَقْرَبُ قَلْبَكَ وَيُبْعِدُهُ ۖ يَا جَاهِلُ
مَا عَرَفْتَ اِلَّا اَلْكُسْبَ وَالْتَوَكُّلَ عَلَى الْخَلْقِ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ اَلَا خُذْ بِالْكُسْبِ فِي بَدَايَةِ
الْاِيْمَانِ ۖ فَتَحْزَنَ عِنْدَ قُوَّةِ الْاِيْمَانِ
اَلْاِخْذُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ
اَرْتِفَاعِ الْوَسَائِلِ بِمَنْتِكَ وَ
بَيْنَهُ ۖ اِذَا قَوِيَ الْقَلْبُ اَخَذَ مِنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى اَيِّدِي
الْخَلْقِ بِأَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
وَمَعْنَى قَوْلِي اَرْتِفَاعِ
الْوَسَائِلِ اَيْ اَرْتِفَاعِ
وَقُوفِ الْقَلْبِ مَعَ الْوَسَائِلِ
وَالشُّرُكِ بِمَا يُمْتَنِلُ
أَمْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَيَا خُذْ
مِنْهُمْ

جو ہر چیز پر قادر ہے رفعت بخشی ہے۔ خاکساری اور حسن ادب
تجھ کو مقرب بنائیں گے اور تکبر و بے ادبی تجھ کو دور بھینک دے گی
طاعت تجھ کو سنوارے اور قریب پہنچائے گی اور معصیت تجھ کو
بگاڑے اور دور کرے گی۔ صاحبزادہ۔ دین کو انجیر کے بدلہ مت
بیچ اپنے دین کو شاہان و سلاطین اور مالداروں کے انجیر (یسے حیر
مال زر) اور حرام نوالہ کے عوض مت فروخت کر۔ جب تو اپنے
دین کو بیچ کر کھائے گا تو تیرا دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور سیاہ
کیوں نہ ہو کہ روپیہ کی طمع میں دین کو برباد کر کے (تو مخلوق کی
پرستش کر رہا ہے۔ اے بے نصیب اگر تیرے قلب میں نور ہو تو
مزور تو فرق کرتا حرام اور مشتبہ اور حلال کے درمیان اور
قلب کو سیاہ اور قلب کو منور بنانے والی غذا کے درمیان
اور قلب کو قریب اور قلب کو بعید کرنے والی چیزوں کے
درمیان اے جاہل میں کسب اور حق تعالیٰ پر توکل کے
علاوہ (تحصیل معاش کا تیسرا طریقہ) جانتا ہی نہیں۔ (پھر دین
فروشی کس قاعدہ میں داخل ہے) کسب کے ذریعہ سے
(معاش) حاصل کرنا ابتدایہ ایمان کی حالت میں ہوتا ہے۔
پھر ایمان کے قوی ہو جانے کے وقت تیرے اور حق تعالیٰ کے
درمیان واسطوں کے اٹھ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے یسنا
رہ جاتا ہے (جو توکل کہلاتا ہے) جب قلب قوی ہو جاتا ہے
تو وہ مخلوق کے ہاتھوں بحکم خداوندی حق تعالیٰ ہی سے
لیتا ہے۔ اور واسطوں کے اٹھ جانے کے معنی یہ ہیں کہ جو مخلوق
(کسی کو کچھ دینے دلانے میں) محض خدا کے حکم کی تعمیل کر رہی
اس کو (روزی رسانی میں) شریک خدا سمجھنا اور واسطوں
کے ساتھ دل بستگی اٹھ جاتی ہے۔ پس وہ یسنا تو
انہیں سے ہے (مگر دینے والا خدا کو سمجھتا) اور ان کی

ری اور حسن ادب
کو دور پھینک دے گی
کی اور محضیت بخیر کو
میں کو انجیر کے بدلت
وں کے انجیر (جیسے حیر
ت کر۔ جب تو اپنے
نے گا۔ اور سیاہ
دکر کے) تو مخلوق کی
ے قلب میں نور ہوتا تو
کے درمیان اور
مذاکے درمیان
والی چیزوں کے
عالی پر توکل کے
ی نہیں۔ (پھر دین
ذریعہ سے
ت میں ہوتا ہے۔
اور حق تعالیٰ کے
تعالیٰ سے یسا
قوی ہو جاتا ہے
ن تعالیٰ ہی سے
یہ ہیں کہ جو مخلوق
ن تعمیل کر رہی
را سمجھنا اور واسطوں
وہ یست تو
منا) اور ان کی

وَيَطَّارِشُ عَنْ حَمَلِهِمْ وَوُجُوهِهِمْ وَرَدَّ هَمَّهُ
إِنْ أَعْطُوا رَايَ فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: وَرَأَتْ
مَنْعُوا كَذَلِكَ ۖ
عَنِ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَا عِنْدَ هُمُ إِلَّا هَوْنٌ لَمَّا
وَعَلَّاهُمْ مُعْطِيَهُمْ ۖ وَمَا نَعْمُ ضَارُّهُمْ وَمَا نَعْمُ
عِنْدَ هُمُ لَبَّ بِلَا قِسْمٍ صَفَاءٌ عَلَى صَفَاءٍ ۖ طَيِّبٌ
عَلَى طَيِّبٍ ۖ فَذَا لَكَ الَّذِي يُخْرِجُ جَيْمَهُ الْخَلَائِقِ مِنْ
قُلُوبِهِمْ ۖ لَا يَبْقَى فِيهَا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَبْقَى
فِيهَا الذِّكْرُ الْخَلْقُ لَهُ لَا يَغْيَرُ ۖ أَلَلَّهُمَّ ارْزُقْنَا
الْعَالَمِيكَ وَيُحْيِكَ إِنْكَ تَقْدِرُ أَتَكَ تَقْدِرُ
تَهْدِي نَفْسَكَ ۖ تُولَا الْحُكْمَ كَنَزَلَتْ إِلَيْكَ يَا
مَنَافِقُ وَفَضَّلَكَ ۖ لَا تُخَا طِرْ أَيْسَكَ مَعِيَ قَارِي
وَأَسْتَعِي إِذَا مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ عِبَادِهِ
لِللَّهِ الْحَيُّ الْعَبْدُ إِذَا عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَقَطَ
الْخَلْقُ مِنْ قُلُوبِهِ وَتَنَاسَرُوا عَنْهُ كَمَا يَتَنَاسَرُ الْوَرَقُ
الْيَاسُ مِنَ الشَّجَرِ قَبْلَ خَلْقِ فِي الْجَمَلَةِ ۖ
يَقْبَعُ عَنْ رُؤْيَيْهِمْ ۖ وَيَصْمُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامِهِمْ
مِنْ حَيْثُ قُلُوبُهُ وَبَسْرُهُ ۖ إِذَا صَارَتْ
النَّفْسُ مُطْمَئِنَّةً سَلَّمَ إِلَيْهَا حِفْظُ الْحَوَارِ
ثُمَّ يُسَافِرُ الْقَلْبُ إِلَى لَحْيَةِ عَزَّ وَجَلَّ
يَطْلُبُ مَا عِنْدَهُ ۖ ثُمَّ تَأْتِي
الدُّنْيَا فَتَقْضِي سَائِسَةَ لِلنَّفْسِ
قَائِمَةً بِمَصْلَحَتِهَا ۖ هَذَا
دَابُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِيغُهُ
فِي حَقِّ الظَّالِمِينَ لَهُ ۖ

مدح اور مذمت اور قبول اور رد سب سے بہرہ بن جاتا ہے۔ اگر وہ کچھ دیتے
ہیں تب بھی ان میں حق تعالیٰ کا فعل سمجھتا ہے اور نہیں دیتے تب بھی ایسا ہی
سمجھتا ہے۔ وہ غیر اللہ سے بہرے گونگے اور اندھے ہوتے ہیں۔ بس ان کے
نزدیک وہی وہ ہے۔ مدد فرمانے والا بھی وہی اور بے یار مددگار
رکھنے والا بھی وہی۔ دینے والا بھی وہی نہ دینے والا بھی وہی۔ نقصان
پہنچانے والا بھی وہی اور نفع دینے والا بھی وہی۔ ان کے پاس
خالص مغربے بلا پرست کے صفائی پر صفائی اور لذت پر لذت۔
بس یہی بات ہے جو ساری مخلوقات کو ان کے قلوب سے نکال باہر
کرتی ہے کہ ان کے قلوب میں بحرا اللہ جل جلالہ کے کوئی بھی باقی
نہیں رہتا۔ ان قلوب میں اسی کا ذکر خفی رہ جاتا ہے نہ کہ غیر کس کا۔
یا اللہ ہم کو بھی اپنی واقفیت نصیب فرما۔ تجو پر افسوس تو سمجھتا ہے
کہ اپنے نفس کی کھوٹ چلا سکتا ہے (کہ کسی کو بھی اس کا پتہ نہ
چلے گا) اگر شریعت (کا لحاظ نہ ہوتا جس نے دلوں کی ٹٹول سے منع
کر دیا ہے) تو اے منافقین میں تیری طرف آتا اور تیرا (بھانڈا پھوڑا کچھ) کو
رسوا کر دیتا میرے ساتھ اپنے سر کی قمار بازی نہ کر لادنا منافقانہ بڑا ذکر کے
اس کو خطرہ ہلاکت میں نہ ڈال) کہ میں بحرا اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک
بندوں کے کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ بندہ جب حق تعالیٰ سے واقف
ہو جاتا ہے تو مخلوق اس کے قلب گرجاتی ہے اور سب اس طرح جھڑ جاتے
ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑ جایا کرتے ہیں۔ پس وہ ساری
مخلوق کے بغیر رہ جاتا ہے کہ اپنے قلب اور باطن کے اعتبار سے ان پر
نظر کرنے سے اندھا اور ان کی بات سننے سے بہرا بن جاتا ہے۔ نفس
جب مطمئن بن جاتا ہے تو اعضا کی حفاظت اس کے حوالہ کی جاتی ہے
اس کے بعد قلب حق تعالیٰ کی طرف سفر کرتا ہے تاکہ وہاں کی چیزیں طلب
کرے۔ اس کے بعد دنیا آتی اور نفس کا کارندہ بن جاتی ہے کہ اس کی ضرورتوں کو
انجام دیتی ہے۔ یہی ہے حق تعالیٰ کی عادت اور بڑا ڈاؤ اپنے جاننے والوں کے

تَأْتِيهِمُ اللَّيْلُ يَأْتِيهِمْ أَسْتَيْفَاءُ الْآفَامِ فِي مَوْرَةٍ
 تَجُورُ سَمَطًا شَوْهَاءَ تَتَوَقَّعُهُمْ أَقْسَامُهُمْ ۖ تَكُونُ
 خَادِمَةً لَا سَمِيَّةَ ۖ يَأْخُذُونَ مِنْهَا مَا كَلَّمُوا عَنْهَا
 وَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَيْهَا يَا غُلَامُ فَرَمَ قَلْبُكَ يَرْثُكَ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَاشْغُلْ جَوَارِحَكَ وَنَفْسَكَ بِالْكَفَى عَلَى
 الْعِيَالِ ۖ فَتَعْمَلْ بِأَمْرِ ۖ وَتَكْتَسِبْ عَلَيْهِمْ بِفِعْلِهِ ۖ
 أَلَسْ كُنْتَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكُ
 الشُّؤْلِ إِلَيْهِ مَعَ الصَّبْرِ وَالرَّحْمَةِ أَوَّلَى مِنَ الدَّعَاءِ
 وَالشُّؤْلِ وَالْإِلْحَاحِ ۖ أَلَمْ يَكُنْ عَلِيمًا بِعِلْمِهِ ۖ وَنَحْمُ
 تَدْبِيرَهُ ۖ لَيْسَ بِدِيرٍ ۖ وَاقْطَعُوا رَأْدَ تَكْ لَدَرَادَتِهِ
 وَافْعَلْ عَقْلًا عَنِ الْحُجْ أَفْهَمِيهِ ۖ وَاقْطَعُوا
 إِنْ قُلْ ذَلِكَ مَعَهُ ۖ إِنْ أَرَدْتَهُ رَبًّا وَمُعِينًا وَمُسْلِمًا ۖ
 عَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ إِنْ أَرَدْتَ التَّوَكُّلَ
 إِلَيْهِ ۖ أَلَمْ تَكُنْ مِنْ أَتَّحَدَتْ خَوَاطِرُكَ هَمَمَهُ ۖ كَمْ
 يَبْقَى لَهُ سِوَى خَاطِرٍ يَخْطُرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 إِلَى قَلْبِهِ ۖ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ قُرْمِهِ مِنْ
 نَعْمَةِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَإِذَا تَمَكَّنَتْ مَعْرِفَتُهُ لَهُ
 فَتَبَحَّ الْبَابُ فِي وَجْهِهِ فَخَصَلَ مِنْ وَرَائِهِ
 فَهَأُيَ مَا لَا يَقْدُرُ عَلَى وَصْفِهِ ۖ أَلَا تَخَاطَرُ
 لِلْعَلْبِ وَالْإِشَارَةِ كَلَامُ خَفِيِّ السِّرِّ
 الْفَارِغِ عَنْ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَآخِلَاقِهِ
 الْمَدْمُومَةِ وَعَنْ سَائِرِ الْخَلْقِ فِي
 عَافِيَةِ وَطِيبَةِ
 نَعْمَةٍ ۖ هُوَ
 مُقَلَّبٌ

متعلق کہ مقسوم مال کرنے کے وقت دنیا بدی پھوس بد شکل صورت
 میں ان کے پاس آتی اور ان کو پورے مقسوم دے جاتی ہے۔ وہ ان کی
 نوکرانی ہوتی ہے نہ کہ بی بی۔ اس کے پاس جو کچھ ان کا دحق امانت رکھا
 ہوا ہے وہ اس کو اس سے وصول کر لیتے ہیں اور اس کی طرف توبہ
 بھی نہیں کرتے۔ صاحبزادہ اپنے دل کو تو اپنے رب کے لئے ضالی
 کر لے اور اپنے اعضاء اور نفس کو بال بچوں کے لئے مشقت میں مشغول
 رکھ کر (ان کے لئے کسب کرنے میں) خدا کے حکم کی تعمیل کرے اور
 اس کے فعل سے ان کے لئے کمائے۔ حق تعالیٰ کے سامنے خاموش رہنا
 اور صبر و رضا کے ساتھ سوال کو ترک کر دینا دعا و سوال اور اکلح کرنے
 سے بہتر ہے۔ اس کے علم کی خاطر اپنے علم کو ملیا میٹ کر اور اس کی تدبیر کے
 سامنے اپنی تدبیر کو علیحدہ رکھ کر اور اس کے ارادہ کے مقابلہ پر اپنے ارادہ
 کو کاٹ ڈال اور اس کی تضا و قدر کے آنے کے وقت اپنی عقل کو برباست
 کر دے۔ اگر تو اس کے مربی اور مددگار اور سلامتی دہندہ ہونے کا
 خواہاں ہے تو اس کے ساتھ یہی برتاؤ کر۔ اگر تو اس تک پہنچنا چاہتا ہے
 تو اس کے سامنے سکوت اختیار کر۔ مومن کے خیالات اور افکار
 سب ایک بن جاتے ہیں کہ سوائے اس خیال کے جو حق تعالیٰ کی
 طرف سے اس کے قلب پر پیدا ہوتا ہے کوئی خیال ہی باقی نہیں رہتا
 اور وہ اپنے پروردگار کے قرب کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوتا ہے
 پس جب معرفت حق اس کے قلب میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کے
 سامنے کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے پرے کا (نظارہ) اس
 کو مابل ہوتا ہے تب جو کچھ اس کو نظر آتا ہے اس کے اخبار پر وہ
 بھی قادر نہیں خیال تو قلب کے لئے ہے اور اشارہ ایک غمی کلام ہے
 باطن کے لئے۔ جو شخص فنا ہو جاتا ہے اپنے نفس سے اپنی خواہش سے
 اپنی بد اخلاقیوں سے اور جملہ مخلوق سے وہ بڑی عافیت اور خوش حالی
 اور نعمت میں ہے اس کو (نعمتوں میں) کر دین دلانی جاتی ہیں

المجلس

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَزَّ
 وَالْغُثَرَانُ مِنْ شَوْ

يَا لِمَ تَصَدَّقُوا

فِي جِلِّ مِنْ أَمْوَالِ

بِغَيْرِ إِلَّا الْهَدَىٰ

رَبِّكَ لَوْلَا نِيَّةُ قِيَامِ

وَالسَّاطِطَةِ فَإِنَّ

رَبِّكَ يَبْهَرُكَ

وَأَمَّا تَكُونُ يَا مَعْ

عَمْرُكَ فِي عِمَارَةِ

مَالِكِهِ ۖ فَاسْأَلْ

أَنْ تَكُونَ بِنَاؤَكَ

مُنْجِيًا فِي الدُّنْيَا بَيْنَ

مِنْ غَيْرِ أَمْرِ الْحُكْمِ

جَلَّ وَفِعْلُهُ ۖ فَلَا

وَلَا يَسْتَهْنَأُ مَسَا

وَكُلُّهُ لَهْ يَوْمَ الْقِيَامِ

الْفَقْتُ وَرَلَهُ

مَعْرِفَتُهُ فِيهِ كَمَا صَوَّبَ الْكُفَّيْنِ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي حَقِّهِمْ وَتَقْلِبَهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ه
 يَا عَلَا مَرِّ اَسْمَعُ هَذَا مِنْ رَعْدٍ اَوْ لَا تُكَلِّبْنِي
 لَا تَحْرِمْ نَفْسَكَ الْخَيْرُ مِنْ كُلِّ وَجْهِ :

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُ بَكْرَةُ الْجَمْعَةِ فِي لَمَدَرَسَةِ الزَّائِمِ
 وَالْخَيْرِ مِنْ شَيْءٍ مَعْنَانِ سَنَةِ نَحْمِ وَأَرْبَعِينَ وَتَمَيَّازِ
 بَعْدَ كَلَامِهِ

يَا قَلْبَانُ نَهَدْتُ قَوْلًا عَلَى يَدَيَّ مِنَ الْهَدْيِ قَا اَنْتُمْ
 فِي حِلٍّ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَمَتَانِي يَوْمَ تَكُونُ مَا اُرِيدُ
 تَكُونُ اِلَّا الْهَدْيُ وَالْاِحْلَاصُ وَنَفْعُ ذَلِكَ لَكُمْ
 اُرِيدُ لَمْ لَا يَنْبَغُ قِيْدُ وَالْاَعْلَافُ اَلَيْسَ لَكُمْ الظَّاهِرَةُ
 وَالْبَاطِنَةُ : فَاِنْ عَلَيَكُمْ كُرْبَاءُ : اَلَمْ لَا تَكُونُ
 بِرَأْفَتِهِمْ طَوَاهِرُكُمْ وَالْحَيُّ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاقِبُ
 بَوَاطِنَكُمْ : يَا مَنْ يَبْنِي الْقُصُورَ وَالْاَدْوِيَّةَ هَبْ
 عُمْرَكَ فِي عِمَارَةِ الدُّنْيَا لَا تَبْنِ شَيْئًا بَعْدَ نِيَّتِكَ
 مَا لَمْ يَكُنْ : فَاَسَاسُ الْبِنَاءِ فِي الدُّنْيَا النِّيَّةُ الْقَصْدُ
 اَلَيْسَ بِنَاؤُكَ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ : اَلَمْ لَا يَهْلُ
 نَفْسُ فِي الدُّنْيَا بِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ عَادِيَةً
 مِنْ غَيْرِ اَمْرِ الْحِكْمِ وَمَوَاقِفَةِ قَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَفِعْلِهِ : فَلَا حَرَمَ لَا لَيْسَ لَهُ نِيَّةٌ مُصْلِحَةٌ
 وَلَا يَتَهَنَّأُ بِمَا بَنَاهُ : وَيَسْكُنُهُ غَيْرُهُ : وَ
 يَمُوتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْنِ وَمِنْ آيَاتِ
 الْفَقْتِ وَلَمْ يَنْفَقْتَ : يَحَاسِبُ عَلَى الْجَمِيعِ :

اور اس میں اصحاب کہف کی طرح تصرف کیا جاتا ہے جن کے حق میں
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو کروٹیں دیتے ہیں داہنی طرف اور
 بائیں طرف " صاحبزادہ - اس کو سن اور اس پر ایمان لا اور اس کو
 جھٹلائے مت۔ ہر طرح سے اپنے نفس کو یہودی سے محروم مت رکھ۔

ستائونین مجلس

(جمعہ بوقت صبح - ۲۴ رمضان ۱۲۵۵ھ - مدرسہ محمود)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) صاحبزادہ - ذرہ برابر صدق مجھ کو صدقہ دہی
 سمجھ کر (دہرہ) تمہارے مال اور جو کچھ بھی تمہارے گھروں میں جو سب
 میری طرف سے تم کو معاف - میں تم سے بجز صدقہ اور اخلاص کے
 نہیں چاہتا اور اس کا نفع بھی تمہارے ہی لئے ہے۔ میں تم کو چاہتا ہوں
 تمہارے لئے نہ کہ اپنے لئے۔ اپنی ظاہری و باطنی زبانوں کے الفاظ
 کو پابند بناؤ کہ جو منہ میں یاد میں آئے سوچے تجھے بغیر نہ بول دیا
 کرو (کیونکہ تم پر نگران مقرر ہیں - فرشتے تمہارے خابری کی نگرانی کرتے
 ہیں اور حق تعالیٰ تمہارے باطن کی نگرانی فرماتا ہے اے وہ شخص جو
 محل اور مکانات تعمیر کرتا اور جس کی عمر دنیا کی عمارت میں ختم ہو رہی ہے
 نیک نیت کے بغیر کوئی چیز بھی مت بنا کہ دنیا میں تعمیر کی بنیاد تو
 نیت صالحہ ہی ہے۔ تیری تعمیر تیرے نفس اور تیری خواہش کی خاطر
 نہ ہوئی چاہیے۔ جاہل دنیا میں جو تک اپنے نفس اپنی خواہش اپنی
 طبیعت اور اپنی عادت کی بنا پر شریعت کے حکم اور حق تعالیٰ
 کی تقاضا و قدر کی موافقت کے بغیر تعمیر کرتا ہے۔ پس مزدور ہے
 کہ نہ اس کے لئے نیت صالحہ درست ہوگی نہ وہ مکان جو اس نے
 بنایا ہے اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اس میں دوسرے لوگ بسیں گے
 اور قیامت کے دن باز پرس اس سے ہوگی کہ کیوں بنا یا تھا اور
 کہاں سے خرچ کیا تھا اور کیوں خرچ کیا تھا؟ سب کا اسی سے

مجلس پھوس بد شکل صورت
 دے جاتی ہے۔ وہ ان کی
 جو کچھ ان کا حق امانت رکھا
 اس اور اس کی طرف توجہ
 اپنے رب کے لئے خالی
 کے لئے مشقت میں مشغول
 کے حکم کی تعمیل کرے اور
 کے سامنے خاموش رہنا
 عادی سوال اور احوال کرنے
 بیٹ کر اور اس کی تدبیر کے
 کے مقابلہ پر اپنے ارادہ
 وقت اپنی عقل کو بربادت
 ملاحتی دہندہ ہونے کا
 اس تکسیر ہو گیا چاہتا ہے
 کے خیالات اور افکار
 کے جو حق تعالیٰ کی
 بال ہی باقی نہیں رہتا
 پر کھڑا ہوا ہوتا ہے
 ہو جاتی ہے تو اس کے
 پرے کا (نظارہ) اس
 اس کے اظہار پر وہ
 اشارہ ایک نفی کلام ہے
 اپنی خواہش سے
 عافیت اور خوش حالی
 میں دلائی جاتیں

الْهَلْبُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةُ وَاقْتِنِ بِقِسْمِكَ وَلَا تَطْلُبْ
 مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ أَشَدُّ عُقُوبَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدٍ ۖ فِي
 الدُّنْيَا طَلْبُهُ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ) يَتَّبِعِي رَأْيِي وَمَا عِنْدَ لَا حُسْنَ ظَنِّي
 كَمَا تَقْلِبُ بِمَلَاحِي وَفِيكَ تَدْعِي إِيَّاكَ مُسْلِمٌ
 وَأَنْتَ مُعْتَصِفٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الصَّالِحِينَ
 مِنْ عِبَادِهِ ۖ كَنْ بَتِّ فِي دَعْوَاكَ ۖ إِلَّا سَلَامٌ
 مُشْتَقٌّ مِنَ الْإِسْلَامِ لِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَقَدْ رَوَى الرِّضَا بِأَقْوَامِهِ ۖ مَعَ حِفْظِ حُلُولِ دِينِنَا
 وَسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ
 فَيُخَيَّرُ بَيْنَهُمْ لَكَ الْإِسْلَامُ ۖ شَوْمٌ مُكُولٌ لِمَنْ
 هُوَ الْإِنْفِ يُوقِعُكَ فِي مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 مُخَالَفَتِهِ ۖ مِنْهُ مَا قَصُرَتْ أَمْلَاكَ جَاءَكَ الْخِيَرَةُ
 فَتَمَسَّكَ بِهِ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ ۖ أَلَمْ تُسَلِّمْ
 أَيْ قَبْلِي جَاءَ بِهِ الْقَدْرُ أَخَذَكَ مِنْ بَيْدِي ۖ
 وَرَفَعِي بِهِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْقُرْآنِ وَرِضَاكَ عَنْهُ
 لَا نَفْسَ لَهُ وَلَا هَوَى وَلَا طَمَعٌ لَهُ وَلَا
 شَيْطَانٌ ۖ أَغْنَى أَنْتَ قَدْ أُعِينَ عَلَيْهِمْ
 لَكَ أَلَمْتُمْ قَدْ أَقْعَدَ مُؤَامِنٌ مِنْ وَجْهِ
 لَيْسَ لَنَا مَعْصُومٌ بَعْدَ ذَهَابِ
 الْإِنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۖ نَفْسُهُ
 مُطْمَئِنَّةٌ ۖ وَ

هَوَاكَ

مَغْلُوبٌ

حساب لیا جائے گا رضا اور موافقت کا خواہاں بن اور اپنے مقصود پر قناعت
 کر اور جو تیرے مقصود میں نہیں ہے اس کا طالب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا سخت
 ترین عذاب بندہ کے لئے یہ ہے کہ وہ اس شے کی طلب میں لگے
 جو اس کے مقصود میں نہیں۔

(نیز آپ نے فرمایا کہ) تو میرے پاس آتا ہے اور میرے متعلق تجھ کو
 حُسنِ ظنِ مال نہیں۔ لہذا میرے وعظ سے تجھ کو کامیابی ہرگز نہ ہوگی
 تجھ پر افسوس۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تو مسلمان ہے حالانکہ تو افسوس
 کرتا ہے اللہ جل جلالہ اور اس کے نیک بندوں پر۔ تو اپنے دعوے
 میں جھوٹا ہے۔ اسلام تو لفظِ اسلام سے مشتق ہے کہ کتاب اللہ
 سنت رسول اللہ کے حکم کی حفاظت کے ساتھ حق تعالیٰ کی قضاء و
 قدر کے سامنے سر جھکانا اور اس کے افعال پر رضا حاصل ہو پس
 اس وقت تیرے لئے اسلام (کا دعویٰ) صحیح ہوگا۔ لمبی آمیزدوں
 کی خواہش یہ ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کی معصیت اور مخالفت میں ڈالتی ہو
 جس وقت بھی تو آرزو کو کوتاہ کر لے گا تو خیر و خوبی تیرے پاس آجائے گی
 اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اس (نصیحت) کو پتہ باندھ مسلمان کی تو یہ
 شان ہوتی ہے کہ تقدیر جب اس کے پاس کوئی چیز لاتی ہے تو یہ
 اس کو شریعت کی موافقت و رضامندی کے ساتھ اس کے ہاتھ
 سے لیتا اور اس پر راضی ہوتا ہے۔ نہ اس کے لئے نفسِ باقی رہتا
 ہے نہ خواہش اور نہ اس کی طبیعت رستی ہے نہ شیطان اور اس
 سے میری مراد یہ ہے کہ ان کے مقابلہ پر اس کی اعانت کی جاتی ہے
 (کہ سب مغلوب بنے رہتے ہیں) یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل ناپسندیدہ
 ہو جاتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے تشریف لے جانے کے بعد
 معصوم (دبے گناہ) ہم میں کوئی بھی نہیں ہے (البتہ استنا ہے کہ)
 مسلمان کا نفس صاحبِ اطمینان اس کی خواہش مغلوب اس کی

بن اور اپنے مقصود پر وقت
بالب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ
نے فرمایا کہ اللہ کا سخت
سنتے کی طلب میں لگے
ہے اور میرے متعلق تم کو
کہہ دو کہ میاں ہرگز نہ ہوگی
مسلمان ہے حالہ کہ تو اس میں
بندوں پر تو اپنے دعوے
مشتق ہے کہ کتاب اللہ
ساتھ حق تعالیٰ کی قضاء
پر رضا حاصل ہو پس
ہوگا۔ ایسی ہی آرزوؤں
ت اور مخالفت میں ذاتی پر
نوبی تیرے پاس آجائے گی
باندہ مسلمان کی تو یہ
کوئی چیز لاتی ہے تو یہ
کے ساتھ اس کے ہاتھ
س کے لئے نفس لاتی رہتا
ہے نہ شیطان اور اس
کی اعانت کی جاتی ہے
ہو کہ وہ بالکل ناپسند ہی
شریف لے جانے کے بعد
ہے (البتہ استنا ہے کہ)
خواہش مغلوب اس کی

وَأَن تَزْكُوَ طَبْعُهُ مُحَمَّدٌ ۖ وَشَيْطَانُهُ حَارِسٌ ۖ
مَا يَنْقُصُ بَيْدَهُ مِنْهُ شَيْءٌ ۖ يَطُوفُ عَلَيْهِ لَا يَجِدُكَ
أَلَا تَوَكَّلُ لَيْسَ فِيهِ دُفُوفٌ مَّ مَسَبِّ وَالْوَحِيدُ
لَيْسَ فِيهِ رُفْيَةُ الْفَقْرِ وَالْفَقْرُ مِنْ أَحَدٍ ۖ أَنْتَ
نَفْسٌ طَلِيئَةٌ ۖ هُوَى طَلِيٌّ ۖ عَادَةٌ طَلِيئَةٌ ۖ مَا
عِنْدَكَ مِنَ التَّوَكُّلِ وَالْوَحِيدِ خَيْرٌ مَّرَارَةً
تَمْرٌ حَلَاوَةٌ ۖ تَمْرٌ كَسْرٌ تَمْرٌ جَبْرٌ تَمْرٌ مَوْتٌ
تَمْرٌ حَيَاةٌ ۖ دَائِمَةٌ ۖ ذُلٌّ تَمْرٌ عَرْ ۖ فَهَرٌ تَمْرٌ
غَنَى ۖ إِنْ لَيْدَ أَمْ تَمْرٌ إِيحَادِيَّةٌ لَا يَكُ ۖ إِنْ
صَبَّرْتَ عَلَى هَذَا صَحَّ لَكَ مَا تُرِيدُ مِنَ الْحَيَاةِ
عَنْ وَجَلٍ ۖ وَإِلَّا فَمَا يَصْعَقُ لَكَ شَيْءٌ ۖ كُلُّ
مَا أَشْغَلَكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ عَلَيْكَ مَيْشُومٌ
وَلَنْ كَانَ الْقَوْمُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ آدَاءِ الْقَرَأَتِ
وَالسُّنَّةِ ۖ إِذَا آدَيْتَ الْقُرْآنَ مِنَ الصَّوْمِ تَمْرٌ
أَشْغَلَكَ بَعْدَ ذَلِكَ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ فِي صَوْمِ
التَّائِلَةِ عَنْ حُضُورِ قَلْبِكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَيَاةِ عَرْ
وَجَلَّ وَالْمَرَاقِبَةُ لَهُ وَطَيْبَةُ الْعَيْشِ ۖ وَمَعَهُ
الْإِثْرَةُ عَلَى صُحْبَةٍ وَالْقُرْبُ مِنْهُ أَنْتَ عَبْدُ
الْحَبَابِ ۖ عَبْدُ الْخَلْقِ ۖ وَنَفْسِكَ وَهُوَ الْوَاءُ
الْعَارِفُ قَائِمٌ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ لَوَاءِ
قُرْبِهِ مَعَ عَلَيْهِ وَسِيرَةٍ ۖ يَدُورُ مَعَ
قَضَائِهِ وَقَدْ بَرَّ ۖ وَلَا ذَا عَجْنَةٍ
دُورٍ وَلَا تَدُورُ مِنْهُ ۖ
حَيْرٌ ۖ لَا تَحْرِيقُ
مِنْهُ ۖ

نبیت کا بے شش بچا ہوا اور اس کا شیطان مقید رہتا ہے کہ اس کے
ہاتھ اس سے کچھ بھی نہیں آتا وہ (اس کی تلاش میں) گشت لگاتا ہے۔
(مگر) اس کو پاتا ہی نہیں (بہذا وہ گنہوں سے بالکل محفوظ رہتا ہے) توکل
میں سبب کے ساتھ ٹھہراؤ نہیں ہوا کرتا اور تو قید میں نفع اور نقصان کے
متعلق کسی پر بھی نظر رکھنا نہیں ہوتا۔ تو بالکل نفس بالکل خواہش اور
بالکل عادت بنا ہوا ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی مطلق خبر نہیں۔
اول تلخی ہے اس کے بعد مٹھاس۔ اول شکستگی ہے اس کے بعد بندش
اول مرنا ہے اور اس کے بعد زندگی۔ اول ذلت ہے اس کے بعد عزت
اول تنگ رستی ہے اس کے بعد تو نگرانی اول ناپید ہونا ہے اس کے
بعد وجود پانا (مگر کون سا وجود؟ وہی) جو ذات حق سے ہونے کے تجربے
اگر تو اس (ابتدائی سختی) پر صابر رہا تو جو کچھ حق تعالیٰ سے چاہتا ہے وہ
تیرے لئے درست ہے۔ ورنہ تیرے لئے کچھ بھی درست نہ ہوگا۔ جو
چیز بھی تجھ کو حق تعالیٰ سے قائل بنائے وہ تیرے لئے منحوس ہے،
اگرچہ فرائض و سنت ادا کرنے کے بعد (نفل) نماز اور روزہ ہی
کیوں نہ ہو۔ جب تو نے فرض روزہ ادا کر لیا اور اس کے بعد
نفل روزہ (رکھا اور) اس میں بھوک پیاس نے تجھ کو اپنے
شغل میں لگا کر حق تعالیٰ کے سامنے تیرے قلب کو حاضر رہنے
اور اس کا دھیان رکھنے اور اس کے ساتھ باطن گزاران سے کہ جس پر
اس کی محبت اور قرب کا مدار ہے تجھ کو باز رکھا (گو یا شیطان مٹی کی
اوٹ شکار کیل گیا کہ تو بندہ محاب بندہ خلق اور اپنے نفس
وہو کا بندہ بن گیا۔ عارف اپنے علم اور باطن کے ساتھ حق تعالیٰ کی
میت میں اس کے قرب کے نیچے کھڑا ہوتا ہے کہ اس کی قضا و قدر
کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور جب شک جاتا ہے تو بغیر اس کے
کہ خود گھومے (بواسطہ دست قدرت) اس کو گھمایا جاتا ہے بغیر اس کے
کہ خود حرکت کرے اس کو حرکت دی جاتی ہے اور بغیر اس کے کہ

سُكُونٌ وَلَا تَسْكُنُ مِنْهُ + يَصْنَعُ مِنْ جَمَلَةِ الَّذِينَ قَالَ
 اللَّهُ فِي حَقِّهِمْ وَنَقَلَهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ
 لَمَّا جَاءَ الْغَزْزُ مِنْهُمْ حَرْكًا + الْحَرْكَةُ مِمَّ الْعَذْرَةُ
 وَالتَّسْكُونُ وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْغَزْزِ + الْحَرْكَةُ عِنْدَ
 دُجُودِكَ + وَالتَّسْكُونُ عِنْدَ فُقْدَانِكَ بِالْحَرْكَةِ
 فِي الْحُكْمِ + وَالتَّسْكُونُ فِي الْعِلْمِ + إِشْمَا
 نَصَمُ نَفْسِكَ بَعْدَ خُرُوجِكَ مِنَ النَّفْسِ وَ
 الْهَوَى وَالطَّبْعِ وَالْخَلْقِ فِي الْجَمَلَةِ لَا تَتَّقِيْدُ
 بِالْخَلْقِ فَمَا لَكَ هَزَلٌ وَلَا تَفْعَكَ وَلَا
 رِزْقَكَ نَزَرَ رِبَكَ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ أَبَدًا
 فِي طَاعَةٍ وَأَمْرٍ وَهَيْبَةٍ لَا يَنْفَعُ بِيَدِكَ
 شَيْءٌ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيرُ أَعْنَى
 الْخَلْقِ وَأَعَزَّهُمْ + فَتَصِيرُ كَأَدَمَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُرَا لَأَشْيَاءِ الْبُحُورِ
 لَهُ + وَهَذَا مِنْ دَرَاءِ عُقُولِ
 الْخَلْقِ الْعَوَامِ مِنْهُمْ وَكَثِيرٌ مِنَ
 الْخَوَاصِّ كَهُوَ دَرَّةٌ أَدَمٌ مِنْ جَمَلَةِ
 لَيْبَةٍ يَا قَلِيلَ الْعِلْمِ تَفْقَهُ شَمَّ
 اعْتَزَلَ + الْقَوْمُ تَفْقَهُوا ثُمَّ
 اعْتَزَلُوا عَنِ الْخَلْقِ بِقُلُوبِهِمْ +
 فَلَوِ اِهْرَهُمْ مِمَّ الْخَلْقِ لَمَّا كَرِمُ
 وَبَوَاهُ مِنْهُمْ مِمَّ الْحَيِّ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي
 خِلْمَتِهِ
 صَلَّيْتَ عَلَيْهِ

خود ساکن ہوا اسکو ساکن بنا دیا جاتا ہے - وہ منجملہ اُن (صحاب کہنہ) کے ہو جاتا ہے جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اکو کرؤیں دیتے ہیں (دائیں طرف کی اور بائیں طرف کی) جب اُن سے بیچارگی نکلتی ہوتی ہے (کہ خود ہٹنے کی طاقت ہی نہیں رہتی) تب ان کو ہلایا جاتا ہے اکسب معاش اور ریاضت میں (حرکت کرنے کی ضرورت ہے قدرت کے وقت اور سکون و تسلیم کی ضرورت ہے بیچارگی کے وقت حرکت کی حاجت ہے تیرے وجود کے وقت اور سکون کی حاجت ہے تیرے گم ہو جانے کے وقت حرکت کی ضرورت ہے شریعت میں کہ اس پر عمل میں جدوجہد کرے) اور سکون کی ضرورت ہے علم میں کہ جو قضا و قدر عظیم الہی سے صادر ہو رہی ہے اس کو خاموش بیٹھا سکتا رہے (تیرا نفس اسی وقت درست ہوگا جبکہ تو نفس و خواہش اور طبیعت اور ساری مخلوق سے نکل جائے) مخلوق کا پابند مت ہو کیونکہ تیرے رب کے سوا نہ کسی کے ہاتھ میں تیرا نقصان ہے نہ تیرا نفع، اور نہ تیری روزی - سدا اسی کی طاعت اور امر و نہی میں لگا رہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شے بھی تیرے ہاتھ میں باقی نہ رہے - پس تو ساری مخلوق سے زیادہ تو نگر و معزز بن جائیگا اور آدم علیہ السلام کے مش ہو جائیگا کہ ساری چیزوں کو ان کے سامنے جھک جانے کا حکم ہوا - اور یہ عام مخلوق بلکہ بہترے خواص کی عقلوں سے بھی باہر بات ہے - پس (چونکہ طاعت حق کی وجہ سے) وہ شخص آدم علیہ السلام کا ذرہ اور منجملہ اُن کے خلاصہ کے ہے (لہذا اس کے ساتھ تعظیم کا وہ معنوی برتاؤ کیوں نہ کیا جائے جو ان کے ساتھ صورتہ کیا گیا تھا) اے کم علم - اول علم دین حاصل کر اس کے بعد گوشہ نشین ہو جو اس قدر والوں نے علم سیکھا، اس کے بعد بحیثیت قلوب مخلوق سے یکسو ہو گئے کہ ان کے بدن تو مخلوق کے ساتھ رہے مخلوق کی اصلاح کے لئے اور ان کے باطن حق تعالیٰ کے ساتھ رہے اسکی خدمت اور اسکی صحبت میں

كَانُوا نَاسِيُونَ ۝ كَانُوا مِمَّنْ خَلَقْنَا فِي
السَّاعَةِ ۝ وَكَانُوا عَنْهُمْ يُعْتَدُونَ ۝ نَاسِيَةً مَّا كُنَّا
لَهُمْ ۝ الْأَشْيَاءُ جَمِيعًا ۝ شَعْنُهُمْ فِي لِقَائِهِ أَحْكَامٌ
۝ كُلَّمَا تَدَلَّسَ خَوْفُهُمْ غَسَلُوهُ وَطَيَّبُوهُ ۝ وَ
كُلَّمَا تَخَرَّقَ مِنْهُ شَيْءٌ رَفَعُوهُ رَحِيظُوهُ
لَهُمْ رُؤُوسُ الْخَلْقِ ۝ ذُرَّةٌ مِنْهُمْ كَالْجِبَالِ الرَّوَابِي
لَهُمْ مَمَرٌ رَحْمَةً عَزَّ وَجَلَّ ۝ مُسْتَطَرَحُونَ بَيْنَ
بَيْنَ ۝ مَرَامُونَ لَهُ ۝ غَالِصُونَ فِي عِلْمِهِ ۝ أَلْهَمَ
لَهُمْ خَيْرًا وَأَنَادَ كَرَامَةً ۝ وَغَنَانًا قُرْبَكَ أَمِينٌ ۝
أَلَمْ يَكُنْ أَلْقَى الْقَلْبَ وَصَحْبَكَ أَيْضًا لَمْ يَكُنْ الْقَلْبُ ۝
يَكُنْ بِالْأَكْبَادِ التَّجَاوُزَ الْبَدَلَةَ ۝ أَنْتَ قَدَرْتَ تَارِي
لَهُمْ مِثْلَكَ ۝ مِثْلَكَ تَارِي مِثْلَكَ مِثْلَكَ ۝ أَنْتَ زَوْنٌ
لَهُمْ زَوْنٌ مِثْلَكَ ۝ أَعْنَى يَتَوَدَّدُ أَعْنَى مِثْلَكَ
أَصْبَحَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الصَّالِحِينَ
لَهُمْ عَلَى كَلَامِهِمْ وَأَقْبَلَهُ وَأَعْمَلُ بِهِ وَقَدْ
أَكْمَلَتْ ۝ أَسْمَعُ قَوْلَ الشُّيُوعِ وَأَعْمَلُ بِهِ أَحَدِهِمْ
لَهُمْ أَمَدُ الْفَلَاحِ ۝ كَانَ لِي شَيْخٌ كَلَّمَا أَشْكَلَ
لِي وَخَطَرُ بَقْلِي يُحْدِثُنِي بِهِ وَلَا يَحْجُو حَيْثُ
لِي الْكَلَامُ فَكَانَ ذَلِكَ لِأَحْتَرَأِي
وَحُسْنِ أَدَبِي مَعَهُ ۝ مَا صَبَحْتُ قَطُّ
الشُّيُوعِ إِلَّا بِالْأَحْتَرَامِ وَحُسْنِ
الْأَدَبِ ۝ الْفُتُوخِ لَا يَكُونُ يُجِيلُهُ
لَا تَكُنْ مَاتِقٌ لَهُ عَنِّي وَتَجَلَّ بِه
وَقَدْ أَدْعَى تَرَكَ
الْكُلَّ ۝

پس وہ ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں کہ تعیل شریعت میں تو مخلوق کے ساتھ
ہیں اور اپنے قلوب سے ان سے دُور اور سب چیزوں سے الگ ہیں۔
شریعت کو مضبوط تمامنا ان کا ظاہری شغل ہے کہ جب کسی (ان کے
دین کا) کپڑا میلایا ہوا تو انھوں نے اس کو دھویا اور پاک کیا اور معطر
بنایا۔ جب کبھی وہ کسی جگہ سے بچتا تو اس میں بیوند لگایا اور اس کو رسیا۔
وہ مخلوق کے سردار ہیں جو ان میں (سب سے) ادنیٰ درجہ کا اندگوا (یا
ذرہ ہے وہ بھی اٹل پہاڑوں کی طرح ہے۔ ان کے قلوب اپنے رب
کے ساتھ ہیں وہ اس کے سامنے پڑے ہوئے اس کے دھیان میں
لگے ہوئے اور اس کے علم (کے سمندر) میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بارالہا
اپنا ذکر ہماری غذا بنادے اور اپنا قرب ہماری تو بگڑی آمین۔ تو
مُردہ دل ہے اور تیری صحبت بھی مُردہ دلوں ہی کے پاس ہے۔ زندہ
صاحبانِ شرافت ابدال کو اختیار کر۔ تو گویا قبر ہے کہ اپنی جیسی قبر
کے پاس جاتا ہے۔ مُردہ ہے کہ اپنے جیسے مُردے کے پاس آتا ہے
تو ٹولا پہاڑ ہے کہ تجھ ہی جیسا پہاڑ تجھ کو لے کر چلتا ہے۔ تو اندھا
ہے کہ تجھ جیسا اندھا ہی تیرا راہبر ہے۔ صحبت اختیار کر صاحبانِ
ایمان و ایمان اور صالحین کی اور ان کی نصیحت پر صبر کر، اور
اس کو مان اور اس پر عمل کر کہ یقیناً فلاح پائے گا۔ مشائخ کی بات
سُن اور اس پر عمل کر اور ان کا احترام ملحوظ رکھ بشرطیکہ فلاح
چاہے میرے ایک شیخ تھے کہ جب کبھی مجھ کو کوئی شبہ پیش آیا اور
میرے قلب پر اس کا گزرا ہوا تو وہ مجھ سے اس کا ذکر اور اس کی
اصلاح فرما دیا کرتے اور مجھ کو بولنے کا ضرور تمند نہ بناتے تھے اور اس
(شفقت کا) سبب یہی تھا کہ میں ان کا احترام کرتا اور ان کے ساتھ
حُسنِ ادب پیش آتا تھا۔ میں مشائخ کی صحبت میں حُسنِ ادب اور احترام
کے بغیر کبھی نہیں رہا۔ صوفی بخیل نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ
رہا ہی نہیں جس پر وہ بخیل کرے۔ وہ تو سب کے چھوڑنے کا مدعی ہے۔

إِنْ أَعْطَيْتُنِيَا أَخَذَهُ لَغَيْرِهِ لَا لَهُ ۖ قَدْ صَفَا قَلْبُهُ
عَنِ الْمَوْجُودَاتِ وَالْمُصَوِّرَاتِ ۖ إِنَّمَا يَبْخُلُ مَنْ
لَهُ مَالٌ ۖ وَالصُّورُ قَدْ صَارَتْ الْأَشْيَاءُ لَغَيْرِهِ
فَكَيْفَ يَفْعَلُ بِمَالٍ غَيْرِهِ ۖ لَا عُدُّ لَهُ وَلَا صِدْقُ
وَلَا نِفَاتُ لَهُ ۖ إِلَى سَمَاءِ الْحَمْدِ وَالذِّمَّةِ لَا بَرَى
الْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ وَالصَّرُّ وَالنَّقْمُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۖ لَا يَفْرَحُ بِالْحَيَاةِ وَلَا يَفْتَحِرُ بِالْمَوْتِ ۖ
مَوْتُهُ سَخَطُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَحَيَاتُهُ رِضَا
عَنْهُ وَحَشْتُهُ فِي الْجَلْوَةِ وَالْأَسْرِ فِي الْحَلْوَةِ ۖ
طَعَامُهُ ذِكْرُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَشَرَابُهُ مِنْ
شَارِبِ الْأَنْسِ ۖ لَا جَرَمَ لَا يَكُونُ بِحِيلَةٍ بِحُطَامِ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۖ لَا يَتَّعِدُ عَنْهُ غَيْثُ عَنِ الْجَمِيعِ
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةٌ وَفَنَّا عَذَابُ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيِّنَةٌ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدَرَةِ الْمُحَلَّةِ
سُئِلَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِينَ بَعْدَ كَلَامِهِ
كَمْ تَعْلَمُ وَلَا تَعْمَلُ ۖ إِطْوِدِيَوَانِ الْعِلْمُ شَمْرٌ
اِسْتَجْلِي بِشَرْيُورَانِ الْعَمَلِ مِمَّ الْإِخْلَاصُ وَالْإِلَهَ
فَلَا فَلَاحَ لَكَ ۖ كَتَعْلَمُ الْعِلْمُ حَسْبُ أَنْتَ مُجْتَرِدٌ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَفْعَالِكَ ۖ قَدْ أَقْبَيْتَ جَلْبَابَ
الْحَيَاءِ مِنْ عَيْنِكَ ۖ وَقَدْ جَعَلْتَهُ أَهْوَانَ
النَّاطِرِينَ إِلَيْكَ ۖ أَنْتَ إِحْدُ الْبَهَوَاكِ وَ
مَا نَمَّ الْبَهَوَاكِ

اگر اس کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو اس کو دوسرے کے لئے لیتا ہے
ذکر اپنے لئے اس کا قلب موجودات اور مجملہ صورت والی چیزوں سے
صاف ہو چکا ہے مخمل تو وہ کرے جس کے پاس مال ہو اور صوفی کی
تو ساری چیزیں دوسرے ہی کی بن گئی ہیں پھر وہ کیا کر دوسرے کے
مال میں مخمل کرے۔ نہ اس کا کوئی دشمن ہے نہ کوئی دوست۔ نہ کسی
تعریف و مذمت سُننے کی طرف توجہ ہے نہ وہ عطا و منع اور نفع و نقصان
کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔ نہ زندگی سے خوش ہوتا ہے اور نہ مرنے
سے غمگین۔ اس کی موت (جس کا اس کو غم ہے) حق تعالیٰ کا ناراض مہلکا
ہے۔ اور اس کی زندگی (جس کی اس کو مسرت ہے) حق تعالیٰ کی
خوشنودی ہے۔ اس کی وحشت خلوت میں ہے اور انس راحت
خلوت میں۔ اپنے رب کی یاد اس کا کھانا ہے اور انس کی شراب اس کا
پانی۔ ضروری بات ہے کہ وہ دنیا کی کنکریوں اور دنیا کے مال اسباب
پر بخیل نہ ہو۔ کیونکہ اس کو سب سے استغناء حاصل ہے اے ہمارے
پروردگار ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور
بچا ہم کو دردِ رخ کے عذاب سے۔

اٹھاونویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - یکم شوال ۱۰۵۵ھ - مدرستہ ممورہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) کب تک تیری یہ حالت رہے گی کہ علم پڑھے گا
اور عمل نہ کرے گا؟ علم کی کتاب کو تہ کر اور اخلاص کے ساتھ عمل
کرنے کی کتاب کھولنے میں مشغول ہو ورنہ تیرے لئے فلاح نہیں
تو فقط علم حاصل کر رہا ہے۔ تو اپنے افعال میں حق تعالیٰ پر بڑا
دیرینہ گلیہ ہے۔ تو نے اپنی آنکھوں سے حیا کی چادر ڈالی اور حق تعالیٰ
کو اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے کمتر سمجھ لیا۔ ذکر سب کے
سائے گناہ کرتا شرماتا ہے مگر اس کے سامنے نہیں شرماتا تیرا لیتا اور

وَمَنْ حَزَلْهُ هَوَاكَ ۖ فَلَا جَرَمَ لَكَ هَوَاكَ ۖ
 اسْتَجِبْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ وَ
 اعْمَلْ بِمَحْكُمِهِ ۖ إِذَا عَمِلْتَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ
 أَدْنَاكَ الْعَمَلُ إِلَى الْعِلْمِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اللَّهُمَّ
 كَيْفَ تَهْتَمُّ مِنْ رَفْدَةِ الْغَافِلِينَ أَمِينٌ ۖ إِذَا ارْتَبَكْتَ
 الدُّنْيَا جَاءَتْ الْأَفَاتُ وَوَقَعَتْ عَلَيْكَ ۖ وَإِنْ
 مِتَّ وَاسْتَغْفَرْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعْنَتْ
 بِهِ وَوَقَعَتْ حَوْلَيْكَ ۖ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ بَلِيَّةٍ
 فَاسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْتِيَكَ مَعَهَا
 بِالْقَبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ ۖ حَتَّى يَسْلَمَ مَا بَيْنَكَ وَ
 بَيْنَهُ ۖ فَيَكُونُ الْخُذُّ شُ فِي الْقَالِبِ لَا فِي
 الْقَلْبِ فِي الظَّاهِرِ لَا فِي الْبَاطِنِ ۖ فِي الْمَسْأَلِ
 لَا فِي الدُّنْيَا ۖ فَيُخَيِّدُكَ تَكُونُ الْبَلِيَّةُ نِعْمَةً
 نِعْمَةً ۖ يَا مُنَافِقُ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ اتِّبَاعِكَ
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ بِالْإِسْعَاقِ بِالْمَعْنَى ۖ
 ذَلِكُ كَذِبُ ظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ ۖ فَلَا جَرَمَ
 أَنَّكَ ذَلِيلٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ أَلْعَاصِي
 الذَّلِيلُ فِي نَفْسِهِ ۖ وَالْكَذَّابُ ذَلِيلٌ فِي نَفْسِهِ
 يَا مَلِكًا لَا تَدْرِي عِلْمَكَ عِنْدَ آبَاءِ
 الدُّنْيَا ۖ لَا يَتِمُّ عَزُّكَ إِلَّا بِالذَّلِيلِ ۖ الْغَرِيزُ
 الْعِلْمُ وَالذَّلِيلُ هُوَ الَّذِي فِي أَيْدِيهِمْ
 مِنَ الدُّنْيَا ۖ الْخُلُقُ لَا يَقْبَلُ دُونَ أَنْ
 يُطَوَّرَ مَا لَيْسَ لَكَ مَقْسُومٌ إِلَّا مَا
 قَسَمَكَ يَجُوزِي عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
 فَإِذَا أَصْبَحْتَ

دوسرے کے لئے لیتا ہے
 مجملہ صورت والی چیزوں
 پاس مال ہو اور صوفی کی
 پھر وہ کیا کہ دوسرے کے
 نہ کوئی دوست نہ اس
 عطا و منع اور نفع و نقصان
 خوش ہو تسکے اور نہ غم
 حق تعالیٰ کا ناراض نہ ہو
 تسکے حق تعالیٰ کی
 ہے اور انس راحت
 انس کی شراب اس کا
 اور دنیا کے مال اسباب
 میل ہے لے ہمارے
 آخرت میں بھی خوبی اور
 (مدرسہ مہمورہ)
 رہے گی کہ علم ہے
 لاس کے ساتھ عمل
 رہے لئے فلاح نہیں
 میں حق تعالیٰ پر بڑا
 چادر ڈال دی اور حق تعالیٰ
 تھ لیا۔ (کہ سب کے
 راتا) تیرا لیتا اور

نہ لینا اور ساری حرکات اپنی خواہش نفس سے ہیں۔ پس لا بد
 تیری خواہش نفس تجھے برباد کرے گی۔ اپنی ہر حالت میں اللہ جل جلالہ
 سے شرمنا اور اس کی شریعت پر عمل کر۔ جب تو ظاہر شریعت پر
 عمل کرے گا تو عمل تجھ کو حق تعالیٰ کی معرفت کے قریب کرے گا
 بارالہا ہم کو غافلوں کی خواب غفلت سے بیدار فرما۔ آمین
 جب تو گناہوں کا مرتکب ہوگا تو مصیبتیں آئیں گی اور تیرے اوپر
 آکر پڑیں گی۔ پس اگر تو نے توبہ کر لی اور اپنے پروردگار سے عافی
 مانگی اور اس سے مدد چاہی تو (مصیبتیں اگر آئیں بھی تو) تیرے
 آس پاس آکر گریں گی۔ مصیبت کا آثار تیرے لئے ضروری ہے۔
 (کہ بھٹی میں تپائے بغیر سونا کھرا نہیں بنتا) پس اللہ سے سوال کر
 کہ اس کے ساتھ تجھ کو صبر و موافقت عطا فرمائے تاکہ تیرا اور
 حق تعالیٰ کا تعلق محفوظ رہے۔ اُس وقت (مصیبت کی) گھڑوٹ
 صرف بدن میں رہے گی اور دل کے اندر نہ آئے گی۔ ظاہر میں بیگی
 باطن میں نہیں۔ مال میں رہے گی دین میں نہیں۔ پس اُس وقت
 مصیبت نعمت بن جائے گی نہ کہ عذاب لے مُنافِق تو اللہ و
 رسول کے اتبع میں صرف نام پر قناعت کر بیٹھا کہ معنی سے کچھ سمجھتا
 نہیں۔ یہ تیرے ظاہر و باطن (دونوں) کا جھوٹ ہے۔ پس ضروری
 کہ تو دنیا اور آخرت (دونوں) میں ذلیل رہے۔ اصل ذلیل
 نافرمان شخص ہے۔ حقیقت میں اصل ذلیل وہی ہے جو جھوٹ
 بولے۔ اے عالم تو اپنے علم کو دنیا داؤں کے پاس (بیٹھ کر)
 میلا مت کر۔ باعث شے کو ذلیل شے کے عوض مت بیچ۔ علم تو
 باعث ہے اور ذلیل وہ دنیا ہے جو ان کے ہاتھوں میں ہے۔
 مخلوق قادر نہیں ہے کہ جو چیز تیرے مقسوم میں نہ ہو وہ تجھ کو
 دیدے۔ تیرا مقسوم تو صرف ان کے ہاتھوں جاری ہو جاتا ہے
 (کہ دینے والا تو خدا ہے اور واسطہ بن گئی مخلوق) پس جب تو صابر

جَاءَ قَسْمُكَ عَلَى أَيْدِيهِمْ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُجِيدٌ
 مَنْ يُزْنِ لِي لَا يُزْنِ لِي مَنْ يُعْطِ لَا يُعْطِ لِي اسْتَغْنِ
 بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقِ الطَّالِبَ مِنْهُ فَمَا
 يَحْتَاجُ عِلْمَهُ وَتَعْرِفَهُ بِصُحُوفِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ مَنْ شَعَلَهُ ذِكْرِي عَزَّ مَسْكَلِي
 أَعْطَيْتُهُ أَكْفَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ ذِكْرُ
 اللِّسَانِ يَلَا قَلْبَ لَا كَرَامَةَ وَلَا عَزَازَةَ لَكَ
 بِهِ أَلَا كَرْمٌ هُوَ ذِكْرُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ شَرُّ ذِكْرُ
 اللِّسَانِ إِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ
 ذِكْرُ الْحَقِّ كَمَا قَالَ قَدْ ذُكِّرْتُ أَذْكَرُكُمْ وَ
 اشْكُرُكُمْ وَلَا تَكْفُرُونَ أَذْكَرُكُمْ حَتَّى يَذْكُرُوا
 أَذْكَرُكُمْ حَتَّى يَحْطَ إِلَيْكُمْ عَنْكُمْ أَوْ ذَارَكَ
 يَنْفَعُ خَالِيًا عَنْ دَرِيٍّ تَصِيرُ طَاعَةٌ بِلَا مَعْصِيَةٍ
 فِي يَدَيْهِ يَذْكُرُ لَوْلَا فِيمَنْ يَذْكُرُ فَتَشْتَغِلُ بِهِ
 عَنْ خَلْفِهِ وَيَشْغُلُكَ ذِكْرُكَ عَنْ مَسْئَلَتِهِ
 يَصِيرُ كُلُّ مَقْصُودٍ هُوَ فَتَشْتَغِلُ عَنْ جَمِيعِ
 مَقَاصِدِكَ إِذَا صَارَ هُوَ كُلُّ مَقْصُودٍ
 جَعَلَ مَقَاصِدُكُمْ خَزَائِنَ الْمَلِكِ فِي يَدِ قَلْبِكَ
 مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ غَيْرَهُ بِرَبِّ
 مِنْ قَلْبِكَ حُبِّ مَا سِوَاكَ إِذَا تَمَكَّنَ
 حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَلْبِ عَبْدٍ خَرَجَ مِنْ
 قَلْبِهِ حُبُّ غَيْرِهِ بِشَرْبِهِ أَعْضَاءُ كَادَ
 يَشْتَغِلُ بِهِ ظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ
 صُورَتُهُ وَمَعْنَاكَ
 فِيهِمْ

بنارسیکا تو ان کے ہاتھوں تیرا مقسوم آئے گا تیرے معزز، تھکی
 حالت میں تجھ پر افسوس جس کو خود دوسرے کی طرف سے رزق
 ملتا ہے وہ دوسرے کو رزق نہیں دے سکتا۔ جو خود عطا کا محتاج ہو
 وہ دوسرے کو عطا نہیں کر سکتا۔ اللہ کی طاعت میں لگ اور اس
 طلب کرنا ترک کر کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ تو اس کو چھلانے
 اور اپنی مصالحت سے اس کو واقف بنائے حق تعالیٰ نے اپنی ایک
 کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے
 مشغول بنائے رکھا تو جتنا سوال کرنے والوں کو دوں گا اس سے
 بدرجہا بہتر اس کو دوں گا۔ قلب کے بغیر صرف زبان کے ذکر میں
 نہ تیری عزت ہے نہ وقعت۔ اصل ذکر تو قلب اور باطن کا ذکر
 ہے۔ اس کے بعد درجہ ہے زبانی ذکر کا۔ جب بندہ کے لئے
 حق تعالیٰ کی یاد صحیح ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو یاد فرماتا ہے
 چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ ”تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کروں گا تم کو اور
 میرے شکر گزار رہو اور ناشکری مت کرو“ تو اس کو یاد رکھنا کہ وہ
 تجھ کو یاد رکھے تو اس کو یاد کرنا کہ وہ تیرے بوجھ تجھ سے اتار دے پس
 تو ہر گناہ سے خالی ہو جائے۔ ستر یا طاعت بلا معصیت بن جائے۔
 پس اس وقت بخمد ان کے جن کا ذکر فرمایا کہ تیرے تیرے بھی ذکر فرمائیگا
 اس وقت تو اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی مخلوق سے بے خبر
 بن جائیگا اور اس کا ذکر تجھ کو سوال سے غافل بنائے گا تیرا اقصو
 وہی بن جائیگا پس تو اپنے مجملہ مقاصد سے غافل ہو جائیگا اور جب وہی
 تیرا مکمل مقصود بن جائے گا تو ملکی غراؤں کی گنجیاں تیرے قلب کے ہاتھ میں
 دیدیگا۔ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ دوسروں سے محبت نہیں کرتا
 اس کی محبت تیرے قلب سے مجملہ اسوار کی محبت اہل کر دیگی جب تک
 کی محبت بندہ کے قلب میں جم جاتی ہے تو غیر کی محبت اس کے قلب سے
 نکل جاتی ہے کہ اسی کی محبت اس کے عضو عضو میں سرایت کر جاتی اور اس کا

وَنُجِّرْهُ عَنِ الْعَادَةِ ۖ وَنُخْرِجْهُ عَنِ الْعَمَانِ ۖ
فَإِذَا تَمَّ لَهُ هَذِهِ أَحَبَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَمَّا لَكَ
عَقْلٌ تَنْظُرُ بِهِ وَتَعْقِلُ بِهِ ۖ أَمَا حَضَرَتْكَ مَزُولَا
بِهِ قَطُّ ۖ سَتَأْتِيكَ تَوْبَتُكَ وَتَقْرَأُ مِنْكَ مَلَكُ
الْمَوْتِ بَابَ حَيَاتِكَ فَيَقْلَعُهَا مِنْ مَكَانِهَا ۖ
وَيَقْرَأُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَهْلِكَ وَحَايِكَ ۖ إِجْهَدْ
أَنْ لَا تُقْبَضَ وَأَنْتَ كَارِكٌ لِلْغَاءِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
جَلَّ ۖ فَإِنْ مَّا لَكَ إِلَى الْآخِرَةِ وَانْتَظِرْ
الْمَوْتَ فَإِنَّكَ تَرَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا
مِمَّا تَرَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ رَبَّنَا إِنِّي أَتَانِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ ابْنُ
النَّارِ ۝

الْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَاسِعَ رَجَبٍ
مِنْ سَنَةِ سِتٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ (بَعْدَ كَلَامِهِ)
كَلَامُ الظَّالِمِ لَا يَخْلُوقُ مِنْ رَجَاءٍ وَمِنْ أَهْنَةٍ ۖ
لَا يُمْكِنُهُ التَّحَاقُّ ۖ يَكُونُ كَلَامُهُ قَشْرًا
فَارِغًا لَا لُبَّ فِيهِ ۖ صُورَتُهُ بِلَا مَعْنَى ۖ الظَّالِمُ
فَارِغٌ كَالظُّلَمِ ۖ لِأَنَّ حُرُوفَ الظُّلَمِ كُلَّهَا
فَارِغَةٌ ۖ الطَّاءُ وَالْمِيمُ وَالْعَيْنُ ۖ يَا عِبَادَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَصْدُقُوا وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ ۖ الصَّادِقُ
هَمَّتْهُ عَالِيَةٌ فِي السَّمَاءِ ۖ لَا يَبْضُرُهُ

قَوْلُ قَائِلٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ

ظاہر و باطن عادت سے خارج کر کے آبادی سے باہر نکال لاتی ہے۔
پھر جب یہ (مخلوق سے خوش کا اثر) تام ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو
محبوب بنا لیتا ہے۔ کیا تجھے عقل نہیں کہ اس کے ذریعہ سے دیکھ اور
سمجھ۔ کیا تو کسی مرنے والے (بتلانے سکرات) کے پاس کبھی نہیں بیٹھا
عنقریب تیرا نمبر بھی آیا چاہتا ہے کہ موت کا فرشتہ تیری زندگی کا دروازہ
کھڑکھڑائے گا پس اس کو جگے کھاڑ پھینکے گا اور تیرے درمیان
اور تیرے متعلقین و احباب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ کوشش کر
کہ تیری لوح ایسی حالت میں قبض نہ ہو کہ تو حق تعالیٰ سے ملنے کو ناگوار
سمجھ رہا ہو۔ اپنا مال آخرت کی طرف چلتا کر اور موت کا منتظر ہو۔ پس
جو کچھ دنیا میں دیکھ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بہتر دیکھ گیا۔
اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں
بھی خوبی اور سچا ہم کو دونوں کے عذاب سے۔

انسٹھویں مجلس

(جمعہ - ۹ رجب ۱۰۲۶ھ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) طبع دلے واعظ کا وعظ لرزہ اور درو رعایت
سے خالی نہیں ہوا کرتا۔ اس کو حق کوئی نصیب ہی نہیں ہوتی۔ اس کا
وعظ خالی پوست ہوتا ہے جس میں نام کو بھی مغر نہیں۔ محض صورت
بلا معنی۔ طبع والا شخص لفظ طبع کی طرح (نفع سے) خالی ہے۔ کیوں کہ
طبع کے تینوں حروف ط۔ م۔ ع (نقطوں سے) خالی ہیں لے بند گان
خدا سچائی اختیار کر کہ فلاح پاؤ گے۔ سچے کی ہمت آسمان میں
بلند رہتی ہے (اور وہ اُمراء کی بد حالی ظاہر کرنے میں نہ ڈرتے اور
نہ اصلاح سے ناامید ہوتا ہے) اس کو کسی کا یہ کہنا کہ اللہ پاک اپنی
منشا پوری کرنے پر قادر ہے (پھر ہمارے وعظ و نصیحت سے کیا
ہوتا ہے؟) اور یہ کہنا کہ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا

إِذَا أَرَادَ لَكُمْ مِرْهِيًّا كَلَامٌ
جَرَى مِنْ سَيْقِ الْأَدَبِ هَذَا جَوَابُهُ
صَدَقَ بِأَخْوَالِكُمْ تُطِيقُونَ وَكُنْ بَكُمْ
يُسْكِنُونِي عَلَى قَدَرِ مَا تَسْتَوُونَ أَيْبَعُكُمْ
يَا عَلَامُ لَوْ كَانَ عِنْدَ لَوْ شَرَّةُ الْعِلْمِ
وَبَرَكَتُهُ لَمَا سَعَيْتُ إِلَى أَبْوَابِ
السَّلَاطِينِ فِي حُطُوطِ نَفْسِكَ وَ
شَهْوَاهَا أَلْعَالِمُ لَا رَجُلَيْنِ لَهُ
يَسْتَعِي هِمَا إِلَى أَبْوَابِ الْخَلْقِ وَ
الزَّاهِدُ لَا يَدِينُ لَهُ يَأْخُذُ هِمَا
أَمْوَالِ النَّاسِ وَوَالْمُحِبُّ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَا عَيْنَيْنِ لَهُ يَنْظُرُ
بِهِمَا إِلَى غَيْرِهِ أَيْ الْحُبُّ الصَّادِقُ
فِي مُحَبَّتِهِ لَوْ كَتَبَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
مَا حَلَا لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهِمْ
لَا يَنْظُرُ إِلَى غَيْرِ مُحَبُّو بِهِ
لَا تَكْبُرُ فِي عَيْنِ رَأْسِهِ
اللَّهُ يَمَّا وَلَا تَكْبُرُ فِي عَيْنِ
كُلِّهِ الْأُخْرَى وَلَا تَكْبُرُ فِي
عَيْنِ سِرِّهِ غَيْرُ الْمَوْلَى
كُونُوا عَقْلَاءَ مَا أَنْتُمْ
عَلَى شَيْءٍ إِلَّا كَثْرَةُ
مِنْكُمْ يَتْلَعُونَ كُلَّ
رَأْيٍ قِي
نَاعِي

تو خود ہی اس کے لئے تجھ کو تیار کر دے گا (پھر عیب صینی سے ایمنوں
کی کھٹی چھاپھ سے بھی ہاتھ دھولینا کون شرط عقل ہے) اس کیلئے
مفسر نہیں ہوتا کیونکہ اس مضمون کا مصداق احکام قضاوت درہنہ نہ
تبلیغ احکام شریعت (یہ کلام نکلا تو بے ادب کی طرف سے کہ اس نے
مصداق بدل کر مداہنت کو جانز رکھا) مگر یہی اس کا سچا جواب
ہے (کہ چون کہ تیری تقدیر میں ٹکر گدا ہونا لکھا ہے اس لئے تو
مداہنت کا خوگر بنادیا گیا) صاحبو۔ تمہاری بدحالیاں مجھ کو
بلواتی ہیں (کہ نصیحت کے بغیر رہ نہیں سکتا) اور تمہارا کذب مجھ کو چپ
کر دیتا ہے (کہ جھوٹے کے لئے جواب ہی کیا) تمہاری حسد برداری
کی مقدار پر میں چپتا ہوں (کہ جتنا لینا چاہو گے اتنا ہی
دوں گا) صاحبزادہ۔ اگر تیرے پاس علم کا ثمرہ اور برکت
ہوتی تو اپنے نفس کی لذت اور خواہشات میں تو دولت مندوں
کے دروازوں کی طرف نہ لپکتا۔ سچے عالم کے وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے
جن سے مخلوق کے دروازوں کی طرف لپکے۔ اور زاہد شخص کے
وہ ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے لوگوں کے مال لیوے۔ اور اللہ
پاک کے محبت کی وہ آنکھیں ہی نہیں ہوتیں جن سے غیبت اللہ کو
دیکھے۔ سچی محبت والا محبت اگر ساری مخلوق سے بھی ملاقات
کرے تو ان کی طرف نگاہ کرنا اس کو خوش گوار نہ ہوگا۔ وہ اپنے
محبوب کے سوا دوسری طرف نظری نہیں ڈالتا۔ نہ اس نے
چہرے کی آنکھوں میں دنیا با وقعت معلوم ہوتی ہے نہ اس کے
دل کی آنکھوں میں آخرت بڑی دکھائی دیتی ہے اور نہ اس کے
باطن کی آنکھوں میں مولیٰ کے سوا کوئی چیز وسیع نظر آتی ہے۔
عقل مند بنو۔ تمہاری حالت کچھ بھی نہیں۔ اکثر تم میں ٹھنڈے
سانس بھرنے اور دڑو گنے والے (وا عظوں ہی) کے پیچھے پڑے
ہوئے ہیں (کہ ان کی بلند آوازی و مرثیہ خوانی پر رتبھتے ہیں)

اَلَا تَرَوْا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ كَلَامُهُمْ مِّنْ اَلنَّسِيْهِمْ
 لَا مِنْ قُلُوْبِهِمْ ۚ زَعَقَاتُ الْمُنَافِقِ مِنْ لِّسَانِهِ
 وَرَاسِهِ ۚ وَزَعَقَاتُ الصَّادِقِ مِنْ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ ۚ
 كَلِمَةٌ عَلٰى بَابٍ رَّحْمَةً عَزَّ وَجَلَّ وَسِرُّهُ دَاخِلٌ
 عَلَيْهِ ۚ لَا يَزَالُ يُصَرِّحُ عَلٰى الْبَابِ حَتّٰى يَدْخُلَ
 الدَّارَ ۚ اَنْتَ كَذَّابٌ وَاللّٰهُ فِيْ حَيْثُمْ اَحْوَالُكَ ۚ
 مَا تُخَرِّجُ الظَّرِيقَ اِلٰى بَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ
 تَدُلُّ عَلَيْهِ ۚ اَنْتَ اَعْلٰى كَيْفَ تَقُوْدُ غَيْرَكَ ۚ
 لَمَّا اَعْمَاكَ هُوَاكَ وَطَبَعَكَ وَمَتَابَعَتُكَ
 لِنَفْسِكَ وَتَحَبُّتُكَ لِدُنْيَاكَ وَرِيَا سِتِكَ وَ
 ظَهْرَانِكَ ۚ تَقْدَمُ اِلَيْكَ مَا دَامَ الْمُعَاوِي
 عَلٰى ظَاهِرٍ لَّهٗ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلٰى قَلْبِكَ
 تَقْصِيْرُ مَصْرِفٍ ۚ نَعْمَ يَنْتَقِلُ الْاَصْرَارُ فَيَصْرِفُ
 كَلِمًا ۚ مَنْ تَحَقَّقَتْ طَاعَتُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَتَعَبُّوْهُ كَيْتُهُ لَهٗ قَدْ رَ عَلَى سَمَاعٍ كَلَامِهِ ۚ
 وَذَكَرَ السَّابِقِينَ الْمُخْتَارِيْنَ مِنْ قَوْمٍ مَّوَدِّعِي
 السَّمَاعِ الْكَلَامِ وَقَالَ ۚ فَخَاطَبَهُمُ الْحَيُّ عَزَّ
 وَجَلَّ فَصَبَحُوا كُلُّهُمْ وَبَقِيَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَحْدًا ۚ وَكَلَّمَا اَحْيَا لَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
 مَا تَوَلَّاهُ طَاقَةً لَّنَا عَلَى سَمَاعٍ كَلَامِهِ
 اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَكُنْ اَنْتَ
 الْوَاسِطَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ
 فَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ
 وَجَلَّ مُوسٰى

ۛ

بہتیرے واعظوں کا وعظ محض زبانوں سے ہوتا ہے قلوب سے نہیں ہوتا
 منافق کی سرد سر آہیں صرف زبان اور سر سے ہیں (کر دل میں اثر خاک
 نہیں) اور سچے واعظ کے ٹھنڈے سانس اس کے دل اور باطن سے
 ہیں (کہ خود متاثر ہے) اس کا قلب حق تعالیٰ کے دروازے پر ہے۔
 اور اس کا باطن اس کی حضوری میں۔ وہ ہمیشہ دروازہ پر چنچیتا رہتا
 ہے کہ دروازہ کھول کر اندر بلا لیجئے (یہاں تک کہ گھر میں داخل
 ہو جاتا ہے۔ واللہ تو اپنے مجملہ حالات میں جھوٹا ہے۔ تو خود ہی
 دروازہ خداوندی کے راستہ سے واقف نہیں ہے۔ دوسرے
 کی رہبری تو کس طرح کر گیا۔ تو خود اندھا ہے پھر دوسرے کا ہاتھ
 کس طرح تھامے گا۔ تیری خواہش تیری طبیعت تیرے نفس کی طبیعت
 دنیا اور ریاست اور شہوات کی محبت نے تجھ کو اندھا بنا دیا ہے۔
 میری طرف آگے بڑھ (کہ میں علاج کروں) معصیتیں جب تک قلب
 تک پہنچنے سے قبل تیرے بدن ہی بدن پر رہیں گی تو (گناہوں پر)
 تو اصرار کرنے والا رہے گا۔ اس کے بعد وہ اصرار (قلب کی طرف)
 منتقل ہو گا تو (اس کی حرمت بھی دل سے بھل جائے گی) اور وہ
 کفر بن جائے گا۔ جس بندہ کی طاعت و بندگی حق تعالیٰ کے لئے
 متحقق ہو جاتی ہے وہ اس کی باتیں سن سکتا ہے (اس کے بعد اپنے
 موسائیوں کے ان ستر آدمیوں کا ذکر فرمایا جن کو موسیٰ علیہ السلام
 حق تعالیٰ کا کلام سنوانے کے لئے اپنی قوم میں سے منتخب فرما کر رکھ لیا
 تھے اور فرمایا کہ) جب ان سے حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو وہ سب کے سب
 بے ہوش ہو کر گر پڑے اور صرف موسیٰ علیہ السلام ہی باقی رہ گئے۔ اور جب
 (دعائے موسیٰ کی برکت سے) حق تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمادیا تو انھوں نے
 عرض کیا کہ حق تعالیٰ کا کلام سننے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ پس چاہیے
 اور خدا کے درمیان واسطہ بن جائیے۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا کہ)
 حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرماتا تھا اور وہ اُن کو

(پھر عیب چینی سے ایڑوں
 شرط عقل ہے) اس کیلئے
 حکام تضاد میں نہ
 کی طرف سے کہ اس
 یہی اس کا سچا جواب
 تھا ہے اس لئے تو
 ہماری بد حالیوں مجھ کو
 اور تمہارا کذب مجھ کو چھپ
 تمہاری حسد برداری
 چاہو گے اُتنا ہی
 ظلم کا مشرہ اور برکت
 میں تو دولت مندوں
 وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے
 رزواہد شخص کے
 مال لیوے۔ اور اللہ
 جن سے غیب اللہ کو
 میں سے بھی ملاقات
 وار نہ ہو گا۔ وہ اپنے
 والتا۔ نہ اس نے
 ہوتی ہے نہ اس کے
 ہے اور نہ اس کے
 تتبع نظر آتی ہے۔
 اکثر تم میں ٹھنڈے
 کے کچے پٹے
 فی پر رکھتے ہیں

وَهُوَ سَمِعُهُمْ وَيُعِيدُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُ : إِنَّمَا قَدَرُ
 عَلَى سَمَاعِ كَلَامِهِ لِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَحْقِيقِ
 طَاعَتِهِ وَعُبُودِيَّتِهِ : وَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَسْمَعُوا
 مِنْهُ لِضَعْفِ إِيْمَانِهِمْ : فَلَوْ قَبِلُوا مِنْهُ
 مَا جَاءَهُمْ فِي التَّوَكُّلِ وَالطَّاعَةِ فِي
 الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ دَنَاءٌ وَبُؤْسٌ يَجْعَلُهُمْ عَلَى مَا
 قَالُوا الْقَدَرُ عَلَى سَمَاعِ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
 (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) : إِنِّي مُسَلِّطٌ عَلَى كُلِّ
 كَذَّابٍ مُنَافِقٍ دَجَالٍ : مُسَلِّطٌ عَلَى كُلِّ مَافٍ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : أَكْبَرُهُمْ ابْلِيسَ وَأَصْغَرُهُمُ
 الْفَاسِقُ : إِنِّي مُحَارِبٌ بِكُلِّ ضَالٍّ مُضِلٍّ
 دَائِعٍ إِلَى الْبَاطِلِ : مُسْتَعِينٌ عَلَى ذَلِكَ بِكَ
 حَوْلٍ : وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 الْإِتِّفَاقُ قَدْ ثَبَتَ : عَلَى قَلْبِكَ : تَخْتَصِمُ إِلَى
 الْإِسْلَامِ وَالتَّوْبَةِ وَقَطْعِ الرِّيَاءِ : وَرَأْتُ
 كَانَ هَذَا الَّذِي أَنَا فِيهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فَسَيَكْبُرُ وَيَكْتُمُ وَيَعْظُمُ : وَعَلَى رَجُلِيهِ
 يَقُومُ : وَبِاجْتِنَاعِهِ يَطِيرُ عَلَى سُلُوكِ
 الْخَلْقِ وَيَذْهَبُ دُورَهُمْ وَيَرُونَهُ
 يَبْصُرُهُمْ وَلَوْ هُمْ : وَإِنْ كَانَ
 مِنْ نَفْسِي وَهَوَايَ وَطَبْعِي
 وَشَيْطَانِي وَبَاطِلِي
 فَسَحَقًا وَبُعْدًا بِعَن
 قَرِيبٍ
 يَصْغُرُ

سناتے اور اس کا ارشاد ان پر دوہراتے جاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام
 کو جو حق تعالیٰ کا کلام سننے کی قدرت ہوئی تو صرف ان کے ایمان کی
 قوت اور طاعت و بندگی کے محقق ہو جانے کی وجہ سے ہوئی۔ اور وہ
 (مشرکہ ہر ای) اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اس کے سننے پر قادر
 نہ ہوئے۔ پس موسیٰ علیہ السلام جو (مذہبی احکام) تو ریت میں
 لائے تھے اگر وہ لوگ ان کو قبول کر لیتے اور امر و نہی میں اُن کی
 اطاعت کر لیتے اور ادب کا برتاؤ کر کے (اس) کہنے کی جرأت
 نہ کرتے کہ جب تک ہم سے خدا خود نہ کہے کہ میرے احکام ہیں
 تب تک ہمیں تمہارا یقین نہ آئے گا) تو وہ بھی حق تعالیٰ کا کلام ضرور
 سن سکتے (نیز آپ نے فرمایا) میں ہر چھوٹے منافق و دجال پر
 مسلط کیا گیا ہوں۔ حق تعالیٰ کے ہر نافرمان پر تعینات کیا گیا
 ہوں۔ جس میں سب کا بڑا ابلیس ہے اور سب میں چھوٹا فاسق ہے
 ہر گمراہ اور گمراہ کنندہ اور باطل کی ترغیب دینے والے سے برسرِ جنگ
 ہوں اور اس پر لاحول و لا قوۃ الا باللہ سے مدد چاہ رہا ہوں (کہ برزخ
 با عظمت اللہ کے سوا نہ کسی میں طاقت ہے نہ زور) تیرے قلب میں
 نفاق جم گیا ہے۔ تجھ کو اسلام و توبہ اور قطعِ ریا کی حاجت ہے۔
 میں جس (حق) پر ہوں اگر واقعی وہ اللہ کی طرف سے ہے تو بہت
 جلد اس کو کشیدار و کبیر و عظیم ہونا نصیب ہوگا اور وہ اپنے پاؤں
 پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور اپنے بازوؤں سے مخلوق کی چھتوں پر پرواز
 کرے اور اُن کے گھروں میں داخل ہو جائے گا (کہ ہر قریب
 و بعید اس سے متاثر ہو کر میرے قدم چومے گا) اور لوگ اس کو
 اپنی آنکھوں اور قلوب سے دیکھ لیں گے۔ اور اگر یہ میرے نفس
 اور خواہش اور طبیعت اور شیطان اور باطل کی طرف سے ہوگا
 (کہ دعا عظمیٰ کر لوگوں سے عزت و مال حاصل کرنا مقصود ہوگا)
 تو (اس پر) پھٹکار اور لعنت (ہرے گی) اور عنقریب اُس کو ذلت

تھے۔ موسیٰ علیہ السلام
سرف ان کے ایمان کی
وجہ سے ہوئی۔ اور وہ
اس کے پیچھے برقرار
حکام) توریت میں
مرو نہیں ہیں ان کی
کپڑے کی جرات
میرے احکام ہیں
حق تعالیٰ کا کلام ضرور
مناقض و جہاں پر
تعمینات کیا گیا
میں پھونکا فاسق ہے
والے سے برسرِ جنگ
چاہ رہا ہوں (کہ برتر
اور) تیرے قلب میں
کی حاجت ہے۔
سے تو بہت
اور وہ اپنے پاؤں
کی پھتوں پر پرواز
(کہ ہر قدر سب
ور لوگ اس کو
میرے نفس
طرف سے ہوگا
کرنا مقصود ہوگا)
نریب اُس کو ذلت

وَيُؤْتِي وَيُثْقِلُ وَيُثْقِلُ وَيُثْقِلُ ۖ لَئِنْ الْخَلْقَ
عَمَّ وَجَلَّ لَا يُؤَيِّدُ كَذَّابًا ۖ وَلَا يَنْصُرُ مُدَافِعًا ۖ
وَلَا يُعْطِي جَارِحًا ۖ وَلَا يُزِيدُ تَارِكًا لِلشُّكْرِ ۖ
كُلٌّ مَنِ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ شَيْئًا مِنَ التَّفَاقُحِ لَا يَحِي ۖ
مِنْهُ شَيْءٌ ۖ بَلْ يَكُونُ نِفَاقُهُ سَبَبَ احْتِرَاقِ
دِينِهِ ۖ يَا مُرِيدُونَ قُلْ لَطَفْتُ وَلَكِنْ أَنْتُمْ
لَهُمْ بُونَ وَلَا تَعْلَمُونَ ۖ اِسْمِي فِي سَكْرِ الْإِلَادِ
الْأَحْرُسِ ۖ كُنْتُ أَجْنَانٌ وَأَخَارَسُ وَالْعَاجِزُ
وَالِكُنْ مَاصِمٌ لِي ۖ أَخْرَجَنِي وَأَنْعَدَ فِي عَمَلِ
النُّكْرِيِّ ۖ لَا تَكُنْ بَفَمَا لَكَ قَلْبَانِ ۖ
بَلْ هُوَ قَلْبٌ وَاحِدٌ ۖ بَأَيِّ شَيْءٍ اِمْتَلَا كَمَا يَسْمُ
شَيْئًا آخِرَةً ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ
لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۖ قَلْبٌ يَّتَحَبَّبُ
الْخَلْقَ وَالْخَلْقُ لَا يَكِيْمُ ۖ قَلْبٌ يَّكُونُ فِيهِ
الْأَنِيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَكِيْمُ ۖ إِذَا كَانَ الْقَلْبُ
لِلْإِنِّ وَالْوُجْهَ إِلَى الْخَلْقِ يَجُودُ ۖ لَفْتُهُ إِلَى
الْخَلْقِ نَظَرًا فِي مَصَالِحِهِمْ وَرَحْمَةً لَهُمْ يَجُودُ ۖ
الْهَامِلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُرَى وَيُنَافِقُ ۖ وَالْعَالِمُ
لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ ۖ إِلَّا حَقٌّ يَعْصِي اللَّهَ عَزَّ وَ
جَلَّ وَالْعَاقِلُ يُطِيعُهُ ۖ الْخَوَّصُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا
يُرَى وَيُنَافِقُ ۖ وَالْقَصِيرُ الْكَامِلُ
لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ ۖ الْمُؤْمِنُ يَتَّقِبُ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِأَدَاءِ
الْفَرَائِضِ وَتَحَبُّبِ إِلَيْهِ
بِالْخَوَافِلِ ۖ

نصیب ہوگی اور وہ پھل جائے گا بدل جائے گا پارہ اور تمام ہو جائے گا۔
اس لئے کہ حق تعالیٰ نہ جھوٹے کو قوت پہنچاتا ہے اور نہ منافق کی مدد
کرتا ہے اور نہ منکر کو عطایا بخشتا ہے اور نہ ناشکرے کو ترقی دیتا ہے
جو شخص بھی اپنے نفس سے کسی قسم کے نفاق کی بات کرے گا اس سے
(کسی کا نفع) کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اس کا نفاق اس کے دین کے جل جانے
کا سبب ہو جائیگا۔ اے مریدو میں تو وعظ کہہ رہا ہوں مگر تم تو
بھاگ رہے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ میرا نام سارے ملک میں
گونگا (رکھا ہوا) ہے۔ کیونکہ میں دیوانہ اور گونگا اور بے زبان بنایا
تھا۔ مگر مجھ کو راس نہ آیا (اور آخر کار) تقدیر نے مجھ کو تباری طرف
نکال کر چھوڑا۔ میں تو اگنامی و غلوت کے (تہ خالوں میں تھا) مگر مقدر
نے، مجھ کو باہر نکالا اور مسند پر لایا۔ جھوٹ مت بول تیرے دل
دو نہیں ہیں۔ دل تو ایک ہی ہے۔ جس چیز سے بھی لہریز ہو گیا۔
پس دوسری شے کی اس میں گنجائش رہے گی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا
ہے کہ اللہ نے کسی شخص کے لئے بھی اس کے پیٹ میں دو دل نہیں
رکھے۔ ایک دل خالق اور مخلوق دونوں سے محبت کرے یہ نہیں ہو سکتا
ایک قلب میں دنیا بھی ہو اور آخرت بھی یہ ہو نہیں سکتا۔ مخلوق کا
قلب تو خالق کے لئے ہو اور چہرہ مخلوق کی طرف تو یہ ہو سکتا ہے کہ
مخلوق کی مسخمتوں اور ان پر شفقت کی خاطر ان کی طرف توجہ ہو تو
یشک جائز (مگر دل کا مخلوق سے لگا نا کسی طرح جائز نہیں) اگر خدا سے
ناواقف ہوتا ہے وہ ریا اور نفاق برتنا کرتا ہے اور جو اس سے واقف
ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کیا کرتا احمق تو حق تعالیٰ کی نافرمانی کیا کرتا
ہے اور غافل اس کی اطاعت کیا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حربہ
ریا و نفاق برتنا ہے اور جس کی آرزو کوتاہ ہو جاتی ہے وہ ایسا
نہیں کرتا۔ بندہ مومن فرائض ادا کر کے حق تعالیٰ کا قرب
حاصل کرتا اور نوافل کے ذریعہ سے اس کا محبوب بناتا ہے

وَلِلّٰهِ عِبَادٌ لَا تَوَافِلَ لَهُمْ ۚ بَلْ يَأْتُوكُمُ الْفُرَاقُ
ثُمَّ يَفْعَلُونَ التَّوَافِلَ وَيَقُولُونَ هَٰذَا فَرَاغٌ
عَلَيْنَا لِاجْلِ اِقْدَارِنَا عَلَيْهِمْ ۚ اِشْتَقْنَا بِالْعِبَادَةِ
اَبَدَ الدَّهْرِ فَرَضَ عَلَيْنَا ۚ لَا يَعْدُونَ وَلَا نَقِصُ
نَافِلَةً فِي الْجُمْلَةِ ۚ اَوْ لِيَاۤءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
لَهُمْ مِّنْهُ يَنْبَغِي لَهُمْ ۚ مَعْلَمٌ يَعْلَمُهُمْ ۚ
يُحْيِي الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ اَسْبَابُ
التَّعْلَمِ ۚ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ عَلَى
قُلَّةٍ جَبَلٍ لَّقَاتَصَ اللّٰهُ لَهُ عِلْمًا
يَعْلَمُهُ ۚ لَا تَسْتَعْرِضُ كَلِمَاتِ
الصَّالِحِينَ وَتَتَكَلَّمُ بِهَا وَتَلْهَى
لِنَفْسِكَ ۚ الْعَارِيَةُ لَا تَخْفُ ۚ
اَلْبَسُ مِنْ مَّالِكَ لَا مِنْ الْعَارِيَةِ
اُزْزِعِ الْقَطْنَ بِيَدِكَ وَاسْقِهِ
بِيَدِكَ وَرَبِّهِ بِجَهْدِكَ ثُمَّ
اَسْجِهْ وَخَيِّطْهُ وَالْبَسْهُ
لَا تَقْرَهُ بِمَالٍ غَيْرِكَ وَ
ثِيَابَ غَيْرِكَ ۚ اِذَا اخَذْتَ
كَلَامَ غَيْرِكَ وَتَكَلَّمْتَ
بِهِ وَادَّعَيْتَهُ
مَقْتَسَدَ قُلُوبُ
الصَّالِحِينَ ۚ
اِذَا لَمْ يَكُنْ
لَكَ

اور اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے لئے نوافل کا وجود ہی نہیں
بلکہ فرائض کے ادا کرنے کے بعد وہ نوافل پورے کرتے اور کہتے ہیں
کہ چونکہ ہم کو ان کے ادا کرنے کی قدرت حاصل ہے لہذا وہ بھی ہم پر
فرض ہی ہیں۔ عمر بھر عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے۔ غرض
وہ کسی نفل کو بھی اپنے لئے (عملاً) نفل نہیں سمجھتے۔ ادبیاء اللہ کے لئے
(ایک غیبی) تنبیہ کنندہ ہے جو ان کو متنبہ کرتا رہتا ہے اور معلم ہے
جو ان کو علم سکھاتا ہے اور حق تعالیٰ ان کے لئے علم حاصل کرنے کے
اسباب ہوتا فرماتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مومن اگر پہاڑ کی جوی پر بھی ہوگا تو حق تعالیٰ اس کے لئے
کوئی عالم معین فرمائے گا جو اس کو علم سکھائے گا۔ صاحبین کی باتیں
مستعار لیکر اور ان کے متعلق اپنے ذاتی ہونے کا مدعی بن کر ان سے
تکلم مت کر کیونکہ عاریت چھپی نہیں رہتی۔ اپنے مال کا (خریدا ہوا)
لباس پہن نہ کہ دوسروں سے مانگا ہوا (مستعار) یعنی وہ حالت پیدا
کر کہ صاحبین کا سا وعظ و طے سے برآمد ہونے لگے) اپنے ہاتھ سے روٹی
کی کاشت کر اور اپنے ہاتھ سے آپ پاشی کر اور اپنی کوشش سے اسکو
دھن اس کے بعد اس کو بین اور خود ہی سی اور پہن (یعنی اصلاح
عقائد و اعمال و مجاہدہ و خدمت اہل اللہ کے ذریعہ سے صاحب حال
بن کر صلوات کے کلمات کا چشمہ دل میں پہننے اور زبان سے پینے
لگے اور اس کی حاجت ہی نہ رہے کہ سامعین کو گرویدہ بنانے
کے لئے حکماء اُمت اور عارفین کی باتیں سن سنا کر اپنی زبان
سے نکالے کہ لوگ سمجھیں بڑے صاحب حال و مقام ہیں)
دوسرے کے مال اور کپڑوں پر مت اترا۔ تو دوسروں کے
کلمات لے گا اور (محض نقال بن کر) اُن کا تکلم کرے گا۔
اور (بصورت حال ان کے متعلق) اپنے ذاتی ہونے کا مدعی
ہوگا تو صاحبین کے قلوب تجھ سے بغض رکھیں گے جب تیرے لئے

فَعَلْ فَلَا قَوْلَ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّو
تَعْلَمُونَ ۚ اِجْعَلْ
عَزَّوَجَلَّ ۚ كَا
وَقَدْ رَتَبَهُ وَعَلَيْهِ
وَقَصَّ اَيَّاهُ ۚ كَا
الْاِنْسَانُ تَرْجُمُ
مُتَّحِلًا مَّتَّارًا
تَارَةً لَا تَقْدِرُ
تَعْلَمُ ۚ وَاِذَا
اَشْرَكَ بِقَيْدِ
وَكَذَبَ ۚ مِنْ
تَلْبِيهِ ۚ وَمِنْ
مَنْ يَتَكَلَّمُ
وَعَادَتِهِ ۚ ا
تَجْعَلُنَا مَتَّافِ
وَبَعْضُ اَخْرَجَ
بِمَنْفَعَتِهِ وَبِهِ
عَلَى الْاَلْبِ
الَّذِي
وَاِنْ
وَاِنْ

فَعَلْ فَلَا قَوْلَ ۖ كُلُّ الْأُمُورِ مَعَنِي عَلَى الْعَمَلِ ۚ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ
 تَعْمَلُونَ ۚ اجْتَمِدُوا فِي تَحْقِيقِ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَإِنَّمَا غَيْبَةُ مَعَهُ وَقِيَامُ مَعَهُ ۚ
 وَقَدْ رَتَبَهُ وَعِلْمُهُ يَحْيَىٰ فَنَاءُ كُلِّ شَيْءٍ أَفْعَالُهُ
 وَقَضَايَاهُ ۚ كَلَامُكَ يَدُلُّ عَلَى مَا فِي قَلْبِكَ ۚ
 الْبَشَانُ تَرْجُمَانُ الْقَلْبِ ۚ فَإِذَا كَانَتِ الْقُلُوبُ
 مُتَغَلِّطًا مَتَارَكًا يَصْعَقُ الْكَلَامُ وَتَارَةً يَبْطُلُ ۚ
 تَارَةً لَا تَقْدِرُ تَعْدُّ الشَّيْءَ عَمَّا هُوَ وَأُخْرَى
 تَقْدِرُ ۚ وَإِذَا زَالَ تَحْقِيطُهُ صَحَّ اللِّسَانُ ۚ وَإِذَا
 أَشْرَكَ بِقَيْدٍ بِالْخَلْقِ تَقَدَّرَ وَتَبَدَّلَ وَتَعَدَّرَ
 وَكَذَّبَ ۚ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ
 قَلْبِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ سِرِّهِ ۚ وَمِنْهُمْ
 مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ نَفْسِهِ وَهُوَ أَوْ شَيْطَانُهُ
 وَمَا دَرِي ۚ أَلَلَّهُمَّ اجْعَلْنَا مُؤْمِنِينَ وَلَا
 تَجْعَلْنَا مُتَنَافِقِينَ ۚ إِذَا وَقَعَ حُبُّ رَجُلٍ
 وَبُغْضُ آخَرَ فَلَا يُحِبُّ هَذَا وَتُبْغِضُ هَذَا
 بِنَفْسِكَ وَبِطَبْعِكَ ۚ بَلْ حُكْمُهُمَا كِلَاهُمَا
 عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ ۚ فَإِنْ وَافَقَا
 الَّذِي أَحْبَبْتَهُ قَدْ مُمْ عَلَى حُبَّتِي ۚ
 وَإِنْ خَالَفَا فَارْجِعْ عَنْ حُبَّتِي ۚ
 وَإِنْ وَافَقَا الَّذِي أَبْغَضْتَهُ
 فَارْجِعْ عَنْ
 بُغْضِيهِ

لئے نوافل کا وجود ہی نہیں
 دل پورے کرتے اور کہتے ہیں
 حاصل ہے ہذا وہ بھی ہم
 ہاں ہم پر فرض ہے۔ غرض
 سمجھتے۔ ادباً اللہ کے لئے
 کہ کرتا رہتا ہے اور علم ہے
 کے لئے علم حاصل کرنے کے
 نہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تو حق تعالیٰ اس کے لئے
 لئے گا۔ صاحبین کی بتیا
 نے کا مدعی بن کر ان سے
 اپنے مال کا (خریدا ہوا)
 تنہا (یعنی وہ حالت پہلے
 لگے) اپنے ہاتھ سے روٹی
 اور اپنی کوشش سے اسکو
 اور بہن (یعنی اصل)
 کے ذریعہ سے صاحب مال
 اور زبان سے بچنے
 معین کو گرویدہ بنانے
 سن سنا کر اپنی زبان
 حال و مقام ہیں
 اور دوسروں کے
 ان کا تکلم کرے گا۔
 اپنے ذاتی ہونے کا مدعی
 نہیں گئے جب تیرے لئے

فعل ہی نہ ہو تو قول بھی نہ ہونا چاہیے اور نہ نفاق ہوگا، ہر کام کا تعلق
 عمل سے ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ داخل ہوؤ جنت میں بعض
 ان اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے
 میں کوشش کرو کہ وہ اس کی معیت میں (مخلوق سے فنا اور) غائب
 رہنا اور اس کی (مجوزہ) تقدیر و قدرت و علم کے ساتھ قائم رہنا ہے
 اور اس کے افعال و احکامات میں پوری فنائیت کا نام ہے تیرا
 کلام بتلائے گا کہ تیرے دل میں کیا چیز ہے؟ زبان قلب کی ترجمان ہے
 پس جب قلب (حق و باطل سے) مخلوط ہوگا تو کبھی کلام ولایت صحیح
 ہوگا اور کبھی باطل۔ ایک مرتبہ اس کو اصل حالت پر نقل نہ کر سکے گا،
 اور دوسری بار نقل اتار سکے گا۔ اور جب اس کا غلط ملط جاتا رہے گا
 تو زبان بھی درست ہو جائے گی۔ جب اس سے شرک زائل ہو جائیگا
 تو زبان ٹھیک ہو جائے گی اگر جو بات نکلی گی حق نکلی گی) اور جب
 اس میں پابندی مخلوق کا شرک موجود ہوگا تو اول بدل بھی کرے گا
 اور ٹھوکر بھی کھائے گا اور جھوٹ بھی بکے گا۔ بعض واعظ وہ ہیں جو اپنے
 دل سے (نکلی ہوئی) باتیں بیان کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو اپنے
 باطن سے (نکلی ہوئی) بیان کرتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو اپنے
 نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور اپنی عادت سے (نکلی ہوئی باتیں)
 بیان کرتے ہیں۔ یا اللہ ہم کو صاحب ایمان بنا صاحب نفاق نہ بنا۔
 جب ایک شخص کی محبت اور دوسرے کا بغض (دل میں) واقع ہو
 تو اپنے نفس اور اپنی طبیعت سے نہ اس کو محبوب بنا اور نہ ان سے
 بغض رکھ۔ بلکہ ان دونوں کو فیصلہ کے لئے کتاب اللہ و سنت
 رسول اللہ پر پیش کر دے۔ پس جس کو تو نے محبوب بنایا ہے اگر
 وہ دونوں اس کی موافقت کریں تو ہمیشہ اس کی محبت سے قائم رہ اور
 اگر مخالف ہوں تو اس کی محبت سے باز آ جا (اسی طرح) جس سے تو نے
 بغض رکھا ہے اگر وہ دونوں اس کے موافق نہیں تو اس کے بغض سے

وَرَأَى خَالِفًا قَدْ مَنَّ عَلَى بَعْضِهِمْ وَرَأَى لَمْ يَقْنَعَكَ
ذَلِكَ وَلَمْ يَبْنِ لَكَ فَارْجِعْ إِلَى قُلُوبِ الصَّادِقِينَ
وَسُحَّرْ عَنْهُمْ سَائِرَ رُوحِ إِلَى قُلُوبِهِمْ فِي الصَّيْحَةِ
لَا أَنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَحَّ كَانَ أَقْرَبَ الْأَشْيَاءِ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ الْقَلْبُ إِذَا عَمِلَ بِالْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ قَرَّبَ ۚ وَإِذَا قَرَّبَ بَعْلُومًا وَابْصَرَ مَا لَهُ
وَعَلَيْهِ ۚ وَمَلَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يَخْذِرُهُ ۚ وَمَا
يَلْحِقُ وَمَا لِلْبَاطِلِ ۚ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لَهُ
نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ فَكَيْفَ لَا يَكُونُ لِلصَّادِقِ وَ
الْمُقَرَّبِ ۚ الْمُؤْمِنُ لَهُ نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ ۚ وَلِهَذَا
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَنْظُرِهِ
فَقَالَ إِنِّي أَفْضَا فَرَأَسَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالْعَارِفُ الْمُقَرَّبُ يَنْظُرُ بِنُورِ
نُورِ آيَرِي ۚ قَرَّبَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَ
يَرَى أَرْوَاحَ الْمَلَائِكَةِ وَ
الْمَلَكُوتِ ۚ وَقُلُوبَ الصَّادِقِينَ
وَأَرْوَاحَهُمْ يَرَى أَحْوَالَهُمْ
وَمَقَامَاتِهِمْ كُلَّ هَذَا
فِي سُوَيْءِ قَلْبِهِ وَ
صَفَاءِ سِرِّهِ ۚ هُوَ أَبَدًا
فِي فَرْجِهِ مَعَ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ
هُوَ وَاسِطُهُ
يَأْخُذُ

ۛ

رجوع کر اور اگر وہ بھی مخالف ہی رہیں تو اس کے بغض پر قناعت نہ
اور اگر (تیرے غلبہ حب و بغض یا ضعف علم کی وجہ سے) اس سے
بچ کر کسلی و وضاحت حاصل نہ ہو صدیقین کے قلوب کی طرف رجوع
کر اور ان سے (بالمواجہہ) ان کے متعلق پوچھ لے۔ ان کے قلوب
کی طرف رجوع کر کیونکہ وہ درست ہو چکے ہیں (پس لامحالہ
شریعت کے موافق ہی کسی کو محبوب یا مبغوض سمجھیں گے) اس لئے
کہ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو سب چیزوں سے زیادہ حق تعالیٰ
کے قریب ہو جاتا ہے (اور مراد خداوندی سے باسانی مطلع ہوتا ہے) قلب
جب قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے تو قریب پاتا ہے اور جب قریب پاتا
تو اس سے واقف و آگاہ بن جاتا ہے کہ کیا چیز اس کے لئے مفید ہے اور
کیا چیز مضر ہے؛ کون بات اللہ واسطہ ہے اور کون بات غیر اللہ کے
واسطہ؛ اور کون سی چیز حق کی ہے اور کون سی چیز باطل کی جبکہ مومن
کو نور حاصل ہے جس سے وہ (حق و باطل) دیکھتا ہے تو صدیق اور مقرب
کے لئے تو کیوں نہ ہوگا۔ مومن کے لئے ایک (باطنی) نور ہے جس سے
وہ دیکھتا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کی نگاہ سے ڈرایا اور فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو
کیونکہ وہ حق تعالیٰ کے (عطا کردہ) نور سے دیکھتا (اور غفلت
و خود غرض کو تار بیتا ہے) ہے۔ اور عارف مقرب کو ایک نور اور
بھی عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے رب کے ساتھ اپنا قرب اور
اپنے قلب کے ساتھ اپنے رب کا قرب دیکھ کر رہتا ہے۔ اس کو
فرشتے اور انبیاء کی رو میں اور صدیقین کے قلوب اور ان کی
روحیں نظر آتی ہیں اور وہ ان کے احوال و مقامات دیکھ لیتا
ہے۔ یہ سب اس کے وسط قلب اور صفائی باطن میں ہوتا ہے
وہ ہر وقت اپنے رب کی معیت میں بشارتیں رہتا ہے، وہ
(حکمت و دانش کی باتیں کرنے میں) واسطہ ہوتا ہے کہ

کے بغض پر تہمت زدہ
مکرم (وہ جسے) اس سے
قلب کی طرف رجوع
ہوئے۔ ان کے قلب
ہیں (پس لامحالہ
نہ سمجھیں گے) اس لئے
بزرگ سے زیادہ حق تھا
انی مطلع ہوتا ہے قلب
ہے اور جب قرب پاتا
سکے لئے مفید ہے اور
رکون بات غیر اللہ کے
باطل کی۔ جبکہ مومن
ہے تو صدیق اور مقرر
(نی) نور ہے جس سے
اللہ علیہ وسلم نے
راست سے ڈرو
بھٹا (اور مخلص
ب کو ایک نور اور
ساتھ اپنا قرب اور
ماتا ہے۔ اس کو
محبوب اور ان کی
مقامات دیکھتا
باطن میں ہوتا ہے
رہتا ہے، وہ
ملہ ہوتا ہے کہ

وَيُفَرِّقُ عَلَى الْخَلْقِ مِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
لِللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
لِلْقَلْبِ أَلَكَنَّ اللِّسَانُ ۖ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ
فَلَمَّا عَلِمَ اللِّسَانُ أَلَكَنَّ الْقَلْبُ كُلُّهُمْ عَلَيْهِ
سَلَامٌ ۖ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۖ أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مُنَافِقٌ
لِللِّسَانِ ۖ لَا تَعْلَمُ نِيَّتِي ۖ فَإِنَّ اللَّهَ
لَمَّا لَمْ يَأْمُرْ بِي ۖ وَلِهَذَا الْحِكْمُ عَنْ بَعْضِ
الْمُحِبِّينَ آتَى زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى
فَقَالَ لَهُ ۖ يَا أَخِي تَعَالَى حَتَّى نَبْكِ عَلَى عِلْمِ
الْمُحِبِّينَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ هَذَا الصَّالِحُ ۖ
إِنْ كَانَ عَارِضًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَقَدْ سَمِعَ
رَسُولَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ
أَحَدُكُمْ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى
لَا يَبْقَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ
أَوْ بَاعٌ فَتُدْرِكُهُ السَّعَادَةُ
فَيَصِيرُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَ
يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ يَعْمَلُ
أَهْلَ النَّارِ حَتَّى لَا يَبْقَى
بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ
أَوْ بَاعٌ فَتُدْرِكُهُ السَّعَادَةُ
فَيَصِيرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۖ
قِيلَ لِبَعْضِ الصَّاحِبِينَ ۖ
هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ۖ
فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَرَاهُ

حق تعالیٰ سے لیتا اور مخلوق کو بانٹ دیتا ہے۔ بعض ان میں وہ ہیں
جن کی زبان اور قلب دونوں خوب بولنے والے ہوتے ہیں اور بعض
وہ ہیں جن کا قلب خوب بولنے والا ہوتا ہے مگر زبان لکنت زدہ
کہ وعظ نہیں کہہ سکتے، اور جو منافق ہوتا ہے وہ زبان کا طراراد
قلب کا گونگا ہوتا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ خوفناک شخص جس کا مجھ کو پست
پزائیشہ ہے وہ منافق ہے جس کی زبان خوب طرار ہو کہ اس کی
مفرت سے میری امت کو بہت تکلیف ہوگی کسی حالت پر غرہ
نہ کریں کہ اللہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے اور اسی لئے ایک دین دار
کی حکایت ہے کہ وہ اپنے ایک دینی بھائی کی ملاقات کو گئے اور ان
کہا کہ بھائی صاحب آئیے۔ اپنے متعلق علم خداوندی پر رودیں
کہ خدا جانے انجام کس حالت پر مقدر ہے پس موجودہ دین داری
کا کیا اعتبار؟ ان بزرگ نے کتنی اچھی بات کہی۔ واقع میں وہ عارف
خدا تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن چکے
تھے کہ ایک شخص تم میں جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے
اور جنت کے درمیان ہاتھ دو ہاتھ سے زیادہ فصل باقی نہیں رہتا کہ
(دفعۃً اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی) بد نفسی اس کو پکڑ لیتی (اور علم
خداوندی صحیح کرنے کے لئے انجسام کے وقت اس کو بد دین بنا دیتی
ہے) پس وہ جہنمی بن جاتا ہے اور (اسی طرح) تم میں ایک شخص تو
اہلِ دوزخ کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ (موت قریب آجانی
اور ہر دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ) اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ دو
ہاتھ سے زیادہ فرق نہیں رہا کہ (دفعۃً اس کا مقدر) خوش نفسی
اس کی دستگیر بنی (اور نزع سے قبل پتی توبہ کرا دیتی) ہے پس وہ
جہنمی بن جاتا ہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیا اپنے
رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر اس کو دیکھتا نہیں تو

لَتَقَطَّعْتُ مَكَانِي ۚ اِنْ قَالَ قَائِلٌ كَيْفَ تَرَاهُ
فَاَقُولُ ۚ اِذَا خَرَجَ الْخَلْقُ مِنْ قُلُوبِ الْعَبْدِ
وَلَمْ يَبْقَ فِيهِ سِوَى الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ يَرْوِي
وَيَقْرُبُهُ كَمَا يَشَاءُ ۚ يُرِيهِ بَاطِنًا
كَمَا اَرَى غَيْرَهُ ظَاهِرًا ۚ يُرِيهِ كَمَا
اَرَى نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفْسَهُ لَكَيْلَةَ الْمَحَارِبِ ۚ كَمَا
يَرَى هَذَا الْعَبْدُ نَفْسَهُ وَيَقْرُبُهُ
وَيُحَدِّثُهُ مَنَامًا ۚ قَدْ يُحَدِّثُ قَلْبُهُ
اِلَيْهِ يَقْطَعُهُ ۚ يُعْصِمُ عَيْنِي وَجُودُهُ
فَيَرَاهُ بِعَيْنِيهِ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ
حَبِيبِ الظَّاهِرِ ۚ وَيُعْطِيهِ مَعْنَى
اُخْرَ فَيَرَاهُ ۚ يَرَى قُرْبَهُ
يَرَى صِفَاتِهِ ۚ يَرَى كَرَامَاتِهِ وَ
فَضْلَهُ وَاحْسَانَهُ وَاللَّطْفَةَ
يَرَى بَرَكَةً وَكَفَّةً ۚ مَنْ عَمِلَتْ
عِبَادَتُهُ يَتَذَكَّرُ وَمَعْرِفَتُهُ لَا يَقُولُ
اَرِنِي وَلَا لَا تَرِنِي ۚ لَا
اَعْطِنِي وَلَا لَا تُعْطِنِي
يَصِيرُ فَرَانِيًا مُسْتَخِرًا ۚ
وَلِهَذَا اَكَانَ يَقُولُ بَعْضُ
مَنْ وَصَلَ اِلَى هَذَا
الْمَقَامِ اَلَيْشَ عَلَيَّ مَقِي
مَا اَحْسَنَ مَا
قَالَ ۚ

(صدر نہ بھر میں) اپنی جگہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اگر کوئی یوں کہے کہ
خدا کو کس طرح دیکھتے ہو؟ تو میں جواب دوں گا کہ جب بندہ کے
قلب سے مخلوق نکل جاتی ہے اور اس میں سوائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں
رہتا تو حق تعالیٰ اس طرح ہی چاہتا ہے اُسے اپنے آپ کو دکھا دیتا ہے
اور اس کے قریب آ جاتا ہے۔ جس طرح اس کو چیزیں دکھاتا ہے
اسی طرح اپنی ذات اس کو باطناً دکھاتا ہے۔ اس کو اپنی زیارت کراتا
ہے جس طرح شب معراج میں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی زیارت کرائی تھی۔ یہ بندہ جس طرح خواب میں اس کی ذات
کو دیکھتا اور اس کے قریب ہوتا اور اس سے باتیں کرتا ہے اسی طرح
کبھی بحالت بیداری بھی اس کا قلب اس سے باتیں کیا کرتا ہے۔ وہ
اپنے وجود کی دونوں آنکھیں بند کر لیتا (اور اپنے آپ سے غائب
و بے خبر بن جاتا ہے) پس باعتبار نظا ہر اس کو جیسا بھی وہ حقیقت
میں ہے اسی کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کو ایک دوسرا مضمون ہی
عطا ہوتا ہے جس سے وہ اس کو دیکھتا ہے (مگر پہلا مضمون ہو یا دوسرا
وہی خوب سمجھے گا جس پر گزرے گا ورنہ سمجھائے سے سمجھنا ایسا ہی
مشکل ہے جیسا طفل نابالغ کو کیفیت جامع کا سمجھنا) وہ دیکھتا ہے
اس کے قرب کو وہ دیکھتا ہے اس کی صفات کو وہ دیکھتا ہے
اس کی بزرگیوں اور فضل و احسان اور اپنے اوپر شفقت کو وہ دیکھتا
ہے اس کے حسن سلوک اور حمایت کو۔ جس کی شان بندگی و
معرفت متحقق ہو جاتی ہے وہ نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے اپنی زیارت کراؤ
اور نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے زیارت نہ کرائیے۔ نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے
کچھ دیجئے اور نہ یوں کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ نہ دیجئے۔ وہ توفانی اور متفرق
ہو جاتا ہے کہ کسی درخواست کا ہوش ہی نہیں رہتا (اور اسی نے
ایک بزرگ جو اس مرتبہ (فنایت) پر پہنچے ہوئے تھے۔ کہا کرتے
تھے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟ کیسی عمدہ بات کہی

باتا۔ اگر کوئی یوں کہے

س گا کہ جب بندہ کے

وائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں

پنے آپ کو دکھا دیتا ہے

کو چیزیں دکھاتا ہے

اس کو اپنی زیارت کرا

قد صلی اللہ علیہ وسلم کو

اب میں اس کی ذات

میں کرتا ہے اسی طرح

بائیں کیا کرتا ہے۔ وہ

راہنے آپ سے غائب

کو جیسا بھی وہ حقیقت

کو ایک دوسرا مضمون بھی

مضمون ہو یا دوسرا

اے سے سمجھا دیا ہی

کا سمجھا، وہ دیکھتا ہے

کو وہ دیکھتا ہے

پر شفقت کو وہ دیکھتا

کی شان بندگی و

کے مجھے اپنی زیارت کرا

زیوں کہتا ہے کہ مجھے

وہ تو فانی اور متفرق

رہتا اور اسی نے

ہوئے تھے۔ کہا کرتے

کیسی عمدہ بات کہی

أَمَّا عَبْدُكَ وَكَأَنَّ لِعَبْدٍ مَعَ سَيِّدِهِ إِخْتِيَارٌ وَلَا
إِرَادَةٌ ۖ إِشْتَرَى رَجُلٌ مَمْلُوكًا وَكَانَ ذَلِكَ
الْمَمْلُوكُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَالصَّلَاحِ ۖ فَقَالَ لَهُ
الْمَمْلُوكُ أَيْشُ تُرِيدُ تَأْكُلُ ۖ فَقَالَ مَا لَطُفُ عَيْنِي ۖ
فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي تُرِيدُ تَلْبَسُ ۖ فَقَالَ مَا
لِيُسَيُّ ۖ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ تَقْعُدُ مِنْ دَارِي ۖ
فَقَالَ مَوْضِعٌ مَا تَقْعُدُ فِي ۖ فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي
تُحِبُّ أَنْ تَعْمَلَ مِنَ الْأَشْغَالِ ۖ فَقَالَ مَا تَأْمُرُنِي
فَعَمِلَ الرَّجُلُ فَقَالَ ۖ طُوبَى لِي لَوْ كُنْتُ رَجُلًا عَزَّ
وَجَلَّ كَمَا أَنْتَ مَعِي ۖ فَقَالَ الْمَمْلُوكُ يَا
سَيِّدِي وَهَلْ لِعَبْدٍ مَعَ سَيِّدِهِ إِرَادَةٌ أَوْ إِخْتِيَارٌ
فَقَالَ لَهُ أَنْتَ حُرٌّ تُوَجِّهُ اللَّهُ وَارِيدُ أَنْ تَقْعُدَ
وَمَنْ لِي حَتَّى أَخَذَ مَلِكَ بِنَفْسِي وَمَالِي ۖ كُلُّ مَنْ
عَزَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَّبِعُ لَهُ إِرَادَةٌ قَلَّ
الْإِخْتِيَارُ ۖ وَيَقُولُ أَيْشُ عَلَى مَعِي ۖ لَا تُزَاجِرُ
الْقَدَرَ فِي أُمُورِهِ وَلَا فِي أُمُورِ غَيْرِهِ ۖ أَحَلَّ
اللَّهُ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَزْهَدُونَ فِي
الْخَلْقِ وَيَسْتَأْذِنُونَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَيَقْرَأُونَ
كَلَامَ الرَّسُولِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ فَلَا
جُورَ لِعَبْدٍ لَهُمْ قُلُوبٌ مُسْتَأْذِنَةٌ بِالْخَلْقِ
قَرِيبٌ مِنْهُ يَزُونُ بِمَا لِقُوسُهُمْ
وَلِقُوسَ غَيْرِهِمْ ۖ يَتَعَمَّقُ قُلُوبُهُمْ
فَلَا يَخْفُفُ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ
وَمَا أَسْأَلُ
عَلَيْهِ

کہیں تو اس کا غلام ہوں اور غلام کو اپنے آقا کی معیت۔ کسی
کا اختیار حاصل ہوتا ہے نہ ارادہ۔ ایک شخص نے غلام خریدا اور
مقادہ غلام دین دار دینکو کار۔ پس آقا نے اس سے پوچھا کہ اے
غلام کیا چیز کھانی چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ کھلائیں
پھر اس نے پوچھا کہ کیا پہننا چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ جو کچھ حضور
پہنائیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ میسر مکان میں کہاں قیام کرنا چاہتا
ہے؟ اس نے کہا کہ جہاں جناب بٹھا دیں۔ پھر اس نے پوچھا
کہ کس کام میں لگنا چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ جس کام کا بھی
آپ حکم دیں۔ پس آقا رد دیا اور کہنے لگا کہ جو حالت تیسری
میرے ساتھ ہے اگر یہی حالت میری اپنے رب کے ساتھ ہوتی تو
میرے لئے کس قدر مبارک تھا۔ تب غلام نے کہا کہ اے میرے
آقا بھلا آقا کے ساتھ غلام کے لئے کوئی اختیار یا ارادہ رہتا بھی ہے؟
پس آقا نے اس سے کہا کہ تو اللہ واسطہ آزاد ہے (تجھے اختیار
ہے جہاں چاہے جائے مگر) میں چاہتا ہوں کہ تو (میرا مخدم بن کہم
میرے ہی پاس رہے کہ میں اپنے جان و مال سے تیری خدمت
کروں۔ جو شخص حق تعالیٰ سے واقف ہو گیا اس کے لئے نہ ارادہ
باقی رہتا ہے نہ اختیار۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھ پر میری طرف سے
ہے ہی کیا؟ (جو کچھ بھی ہے خدا ہی کے ارادہ و اختیار اور اسی
کی طرف سے ہے) تقدیری وغیرہ امور میں تقدیر کی مزاحمت نہ کر
اللہ کے بندوں میں اکا دکا ہی ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں سے
بے رغبت اور خلوتوں سے مانوس ہوتے ہیں کہ کلام اللہ و کلام رسول
کے پڑھنے پڑھانے میں اُنس رکھتے ہیں کہ ان کے قلوب (بہ ضرورت)
خلوق سے مانوس اور حقیقتہً ان کے قریب ہوتے ہیں کہ ان سے اپنے
آپ کو بھی دیکھیں اور دوسروں کو بھی دیکھیں۔ ان کے قلوب درست
ہو جاتے ہیں ہذا تم جس حالت پر ہو اس میں سے کوئی چیز بھی ان سے

يَتَكَلَّمُونَ عَلَىٰ خَوَاطِرِكُمْ وَيُحَدِّثُونَكُم بِمِثْلِ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
وَيُحَكِّمُ كُنْ عَاقِلًا لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِجَهْلِكَ ۖ
بَعْدَ مَا خَرَجْتَ مِنَ الْكِتَابِ صَدَقَتْ تَنَكُّكُمُ عَلَى
النَّاسِ ۖ هَذَا أَمْرٌ يَخْتِاجُ إِلَىٰ أَحْكَامِ الظَّاهِرِ
وَأَحْكَامِ الْبَاطِنِ ثُمَّ اخْلَعْ عَنِ الْكُلِّ ۖ ثُمَّ يَخْتِاجُ
أَنْ تَقْعَ فِي مَوْرُتَيْنِ ۖ الْأُولَىٰ أَنْ لَا يَبْقَىٰ فِي
بَلَدِكَ غَيْرُكَ فَتَتَكَلَّمُ عَلَىٰ النَّاسِ مَوْرُةً ۖ
وَالْأُخْرَىٰ أَنَّكَ تُؤْمَرُ بِالْكَلامِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ
فَيُخَيِّدُ تَرْقَىٰ إِلَىٰ هَذَا الْمَقَامِ لِتَرْوِ الْخَلْقَ إِلَىٰ
الْخَلْقِ وَبِكَ تَدْعَىٰ أَتَكَ صُوفِيٌّ وَأَنْتَ
كَدُّ ۖ الْبُحُورِيُّ مِنْ صَفَا بَاطِنُهُ وَظَاهِرُهُ
بِمُتَابَعَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ۖ
فَكُلَّمَا ارْتَدَّ صَفَاؤُهُ خَرَجَ مِنْ جُحُودِهِ وَ
يَتَرَفُّ إِرَادَتَهُ وَارْتِيَاكَ وَمَشِيَّتَهُ مِنْ
صَفَاءِ قَلْبِهِ ۖ آسَاسُ الْخَيْرِ مُتَابَعَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوَلَّاهُ وَفَعَلَهُ ۖ كُلَّمَا
صَفَا قَلْبُ الْعَبْدِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَنَامِهِ يَأْمُرُهُ بِشَيْءٍ وَيَنْهَاهُ عَنْ شَيْءٍ ۖ يَصِيدُ
كُلَّهُ قَلْبًا وَتَنْعَلُ بَنِيَّتَهُ ۖ يَصِيدُ سِرَّ الْأَجْمَرِ ۖ
صَفَاءُ بِلَا لَكِنَّ ۖ يَتَمَتَّعُ عَنْهُ قَشْرُ ظَاهِرِهِ
إِلَىٰ نَاحِيَةِ وَيَبْقَىٰ لُبًّا بِلَا قَشْرٍ ۖ يَصِيدُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ مَنَعَاهُ
يَكْتَرِبُ
قَلْبُهُ

مخفی نہیں رہتی (اور وہ اس کی اصلاح ملحوظ رکھ کر وعظ میں) تمہارے
خطرات پر بحث کرتے اور جو کچھ تمہارے گھروں (یعنی دلوں) کے اندر
(مخفی خدایاں ہیں) ان سے تم کو باخبر بناتے ہیں۔ تجھ پر افسوس
سمجھ دار بن۔ اپنی جہالت لے کر حکماء امت واعظین کی صف میں مبتلا
تو مدد سے نکلتے ہی (ممبر پر) چڑھ بیٹھا کہ لگا لوگوں پر وعظ کہنے۔
اس (دوعظ گوئی) کو اول ضرورت ہے ظاہری و باطنی مضبوطی کی۔ (کہ
اعمال وعقائد دونوں موافق شرع ہوں) اس کے بعد سب سے مستغنی
ہونے کی اور اس کے بعد دوسری پیش آنے کی حاجت ہے۔
اول یہ کہ تیرے شہر میں کوئی دوسرا واعظ نہ ہو۔ تو یہ ضرورت لوگوں کو
وعظ سنائے اور دوسری ضرورت یہ کہ قلب کے اعتبار سے وعظ
تجھ کو کم کیا جائے۔ پس اس وقت تو اس ممبر پر چڑھے تاکہ مخلوق کو
خالق کی طرف لائے۔ تجھ پر افسوس۔ دعویٰ تو یہ کرتا ہے کہ تو صوفی
حالا کہ تو سر تا پا کدورت ہے۔ صوفی تو وہ ہے جس کا باطن اور ظاہر
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی متابعت کی وجہ سے صاف
ہو جائے۔ پس جوں جوں اس کی صفائی بڑھے گی وہ اپنی ہستی کے
سمندر سے نکلتا اور صفائی قلب کے سبب اپنے ارادہ اپنے اختیار
اور اپنی مشیت کو چھوڑتا جائیگا۔ ساری خوبیوں کی جڑ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے۔ آپ کے قول میں بھی اور فعل میں بھی
جتنا بھی بندہ کا قلب صاف ہوگا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا کہ کسی چیز کا آپ اس کو حکم
فرمائیں گے اور کسی چیز کی ممانعت۔ وہ سر تا پا قلب بن جائے گا
اور اس کا جسم ایک کنارہ ہو جائے گا۔ وہ بن جائے گا خفا بلا ظہور
اور صفائی بلا کدورت۔ اس کا ظاہری پوست ایک کنارہ ہو جائیگا
اور وہ مغز بلا پوست رہ جائے گا۔ اس کو معنوی حیثیت سے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی کہ اس کا

مَعَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ يَصِيرُ يَدُكَ فِي يَدِهِ ۖ يَكُونُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَاطَبُ عَنْهُ
 الْحَاجِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ إِخْرَاجُ الْكُلِّ مِنَ الْقَلْبِ
 فَلَمْ يَجِبِ الْإِبْرَاقُ الرَّوَّاسِي ۖ يَخْتِاجُ إِلَى مُعَاوِلِ
 الْمِجَاهِدِ آتٍ وَالصَّبْرِ عَلَى الْمَكَادِ آتٍ وَتَزُولُ
 الْأَفَاقُ ۖ لَا تَطْلُبُوا مَا لَا يَنْفَعُ بِأَيِّ يَكْمُ ۖ طُولِي لَكُمْ
 إِنْ عَمِلْتُمْ هَذِهِ الشَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَكُنْتُمْ
 مُسْلِمِينَ ۖ طُولِي لَكُمْ تَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فِي زُمْرَةِ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَلَا تَكُونُونَ فِي زُمْرَةِ
 الْكَافِرِينَ ۖ طُولِي بِالْقُعُودِ فِي أَرْضِ الْجُبَّةِ أَوْ
 عَلَى بَابِهَا وَلَا تَكُونُونَ مِنْ أَصْحَابِ الدَّرَكَاثِ
 تَوَاضَعُوا وَلَا تَتَكَبَّرُوا ۖ أَلْقُوا ضَمِيرَكُمْ وَ
 التَّكَبُّرَ يَنْهَمُ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ ۖ إِذَا دَامَ الْقَلْبُ
 عَلَى ذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتْ إِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ
 وَالْعِلْمُ وَالْوُجُودُ وَالنُّوْحُ وَالْإِعْرَاضُ عَمَّا
 سِوَاهُ فِي الْجَمَلَةِ ۖ دَوَامُ الذِّكْرِ سَبِيلُ دَوَامِ
 الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ إِذَا أَهَمَّ الْقَلْبُ
 مَنَادُ الْإِلَهِ كَرُمَ (لَمَّا فِئِهِ ۖ يَكْتَبُ فِي جَوَانِبِهِ وَعَلَى
 جَمَلِهِ ۖ فَتَنَامُ عَيْنَاهُ وَقَلْبُهُ ذَاكِرٌ لِرَبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَبْرُكُ ذَلِكَ عَنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ كَانَ بَعْضُ الصَّالِحِينَ يَتَكَلَّفُ
 النَّوْمَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ وَيَنْهَيَّا لَهُ مِنْ
 غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهِ ۖ فَسُئِلَ عَنْ
 ذَلِكَ فَقَالَ ۖ

قلب آپ ہی کی معیت میں اور آپ ہی کے سامنے پرورش پائے گا۔
 اس کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں ہوگا۔ جناب نبول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی اس کی طرف سے عرض معروض کرنے والے واسطہ ہونگے
 قلب سے سب کا نکالنا (اتنا مشکل کام ہے جیسے) اٹل پہاڑوں کا
 اکھاڑنا۔ اس کو مجاہدوں کی (کوہ شکن) کدالوں اور سخت مشقتوں کی بردباری
 اور آفتیں نازل ہونے پر بڑے صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ تم اس
 شے کے طالب نہ ہو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے۔ یہی تمہارے لئے غنیمت
 ہے کہ قرآن پر عمل کرو اور مسلمان بن جاؤ۔ مبارک ہے تمہارے لئے
 قیامت کے دن مسلمانوں کے گروہ میں رہو۔ اور کافروں کے گروہ
 میں شامل نہ ہو۔ بڑی نعمت ہے اگر جنت کی زمین یا اس کے دروازہ
 پر بیٹھنا (مل جائے) اور دونوں کے طبقات والوں میں نہ ہو۔
 (اور نہ وعظ گوئی کی ہوس میں بڑ کر نفاق و ریا و مشرب خفی کی
 بدولت کسی نہ کسی طبقہ جہنم میں جا پڑو گے) انکسار اختیار کرو
 نخوت والے نہ بنو۔ انکسار بلند کیا کرتا ہے اور نخوت نیچا دکھاتی ہے۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ واسطہ
 انکسار برتا حق تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا۔ قلب جب ہر وقت
 حق تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے تو اس کو معرفت علم توحید توکل اور جملہ
 ماسوائے اللہ سے اعراض نصیب ہوتا ہے۔ ہر وقت ذکر میں رہنا دنیا وار
 و آخرت میں ہمیشہ کی بھلائی کا سبب ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے
 تو ذکر اس میں ہر وقت رہنے لگتا ہے کہ اس کی ہر جانب اور سائے بدن
 پر لکھ دیا جاتا ہے۔ پس اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں مگر اس کا قلب اپنے
 پروردگار کے فکر میں لگا رہتا ہے۔ وہ اس (ذکر قلبی) کا اپنے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی طرف سے وارث بنتا ہے۔ ایک بزرگ تھے جو بعض اتوں
 میں بلا ضرورت بھی سو جانے کا اہتمام کرتے اور بہ تکلف نیند لایا
 کرتے تھے۔ پس کسی نے ان سے وجہ پوچھی تو انھوں نے فرمایا کہ

يَرَىٰ قَلْبِي نَبِيَّ عَزَّوَجَلَّ ۖ صَدَقَ فِي قَوْلِهِ لَآتِ
الْمَنَامَ الصَّادِقَ وَخَيُّ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ كَأَنَّهُ
قُرَّةُ عَيْنِيهِ فِي تَرْجُمَةٍ ۝

الْمَجْلِسُ السِّتُونُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشِيَّةِ الثَّلَاثَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ شَهْرٍ
رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ سِتٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حُسْنِ
إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَوَكُّهُ مَا لَا يَعْنِيهِ ۖ كُلُّ مَنْ حَسَنَ
إِسْلَامُهُ وَتَحَقَّقَ أَقْبَلَ عَلَى مَا يَعْنِيهِ وَأَعْرَضَ
عَمَّا لَا يَعْنِيهِ ۖ إِنْ شْتَغَلَ بِمَا لَا يَعْنِي شَغَلَ لِبَطْنِ
الْهُوَسَيْنِ ۖ أَلَمْ يَحْزَمْ رِمَا مَوْلَاهُ مَنْ لَمْ
يَعْمَلْ بِمَا أَمَرَ وَاشْتَغَلَ بِمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ هَذَا
هُوَ الْحَرْمُ مَا يُعْنِيهِ وَالْمَوْتُ بِعَيْنِهِ وَالظُّرْدُ
بِعَيْنِهِ ۖ اِشْتَغَالَكَ بِالذُّنْيَا حَتَّى تَخْتَلِمَ إِلَى نَيْبَةٍ
صَالِحَةٍ ۖ وَإِلَّا فَانْتَ قَمَقُوتٌ ۖ اِشْتَغَلَ بِمَا
قَلْبِكَ أَوْ لَا فَانْتَ فَرِيضَةٌ ۖ ثُمَّ تَعَرَّضَ لِلْمَعْرِفَةِ
إِذَا هِيَ عَتِ الْأَهْلُ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ اِشْتَغَالَ
بِالْفُرْعِ ۖ لَا تَنْفَعُ طَهَارَةُ الْجَوَارِحِ مَعَ
كِبَاسَةِ الْقَلْبِ طَهْرُ جَوَارِحِكَ
بِالسَّنَةِ وَقَلْبِكَ بِالْعَمَلِ بِالْقُرْآنِ
احْفَظْ قَلْبَكَ حَتَّى تَحْفَظَ
جَوَارِحَكَ كُلَّ
إِنَاءٍ يَنْضَحُ
بِمَا فِيهِ ۝

میرا قلب بواسطہ خواب اپنے پروردگار کی زیارت کیا کرتا ہے۔
ان کا قول سچا تھا کیونکہ سچی خواب (بھی ایک قسم کی) وحی خداوندی
ہے۔ لہذا ان کی آنکھ کی ٹھنڈک نیند ہی میں تھی۔

سَاطُھوین مجلس

(سہ شنبہ۔ بوقت شام۔ ۱۳ رجب ۱۰۴۶ھ مدرسہ معنویہ)
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بھی ہے کہ اُس کام کو ترک کرے
کرے جو اس کو مفید نہ ہو، جس شخص کا اسلام حسین اور محکم ہو جائے
وہ مفید کاموں پر متوجہ اور غیر مفید سے روگرداں ہوا کرتا ہے، لیکن
غیر مفید کاموں میں لگنا اہل باطل اور بواہوس لوگوں کا کام ہے
اپنے آقا کی خوشنودی سے محروم ہے وہ شخص جو اس کی تعمیل
نہ کرے جس کا وہ حکم فرمائے اور جس کا اُس نے حکم نہیں دیا اس میں
مشغول ہے۔ یہی اہل محرومیت اور اہل موت اور اہل مردوست
ہے۔ دنیا (کمانے) میں تیرا مشغول ہونا اچھی نیت کا محتاج ہے۔
(کہ دین کی اعانت کے قصد سے ہو) ورنہ تو مردوست ہے (اس لئے)
کہ غیر مفید کام میں لگنے سے) اَوَّلُ اپنا دل پاک کرنے میں مشغول ہو۔
اس لئے کہ وہ فرض ہے اس کے بعد معرفت (حاصل کرنے کے) پہلے
جب تو اہل (اصلاح قلب) برباد کر دیکھا تو فرع (یعنی حصول معرفت
کی ہوس) میں لگنا تجھ سے قبول نہ کیا جائے گا۔ قلب کے ناپاک
ہوتے ہوئے اعضاء بدن کی پاکی مفید نہیں ہے۔ شریعت کے
ذریعہ سے اپنے اعضاء بدن کو پاک بنا اور قرآن پر عمل کر کے قلب
کو پاک کر۔ اپنے قلب کو (غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے) محفوظ
رکھ تاکہ تیرے اعضاء بھی (خلاف شرع معصیتوں سے) محفوظ رہیں۔
جس برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہی اُس سے چھلکا کرتی ہے۔ (لہذا)

زیارت کیا کرتا ہے۔
 ستم کی وحی خداوندی
 تھی۔
 س
 (مدرسہ معروضہ)
 بت ہے آپ نے فرمایا
 کہ اس کام کو ترک
 م حسین اور حکم ہوتا ہے
 رواں ہوا کرتا ہے لکھنا
 سوس لوگوں کا کام ہے
 جس جو اس کی تعمیل
 نے حکم نہیں دیا اس میں
 موت اور اصل مردودیت
 نیت کا محتاج ہے
 مردود ہے (اس لئے
 کرنے میں مشغول ہو
 حاصل کرنے کے) بدیہ
 (یعنی حصول معرفت
 قلب کے ناپاک
 ہے۔ شریعت کے
 قرآن پر عمل کر کے قلب
 متوجہ ہونے سے محفوظ
 رہے) محفوظ رہیں۔
 جملہ کرتی ہے۔ (پہن)

أَفَى شَيْءٍ كَانَ فِي قَلْبِكَ يَنْصَحُ مِنْكَ عَلَى جَوَارِحِكَ
 كِي عَارِلاً ۚ مَا هَذَا أَعْمَلُ مَنْ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ
 وَتُؤْتِي بِهِ ۚ مَا هَذَا أَعْمَلُ مَنْ يَرْتَقِبُ لِقَاءَ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَخَافُ مِنْ عَاقِبَتِهِ مَنَاقِشَتِهِ ۚ
 الْقَلْبُ الضَّيِّعُ مُسْتَلَمٌ تَوْحِيدًا أَوْ تَوَكُّلاً وَ
 يَتَنَبَّأُ وَتَوْفِيقًا وَعِلْمًا وَإِيمَانًا وَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ قُرْبًا ۚ يَرَى الْخَلْقَ كُلَّهُمْ بَعَيْنِ الْعَجْزِ
 وَالذَّلِيلِ وَالْفَقِيرِ ۚ وَمَنْ ذَلِكَ لَا يَتَكَبَّرُ عَلَى
 طُغْيَانٍ صَغِيرٍ مَعَهُ ۚ يَصِيرُ كَالسَّبْحِ وَقْتُ لِقَاءِ
 الْكَفَّارِ وَالْمُتَّقِينَ وَالْعَصَاةِ غَيْرَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ ۚ يَصِيرُ بَيْنَ يَدَيْهِ قِطْعَةٌ كَحَجَرٍ مُلَقَاةٍ ۚ
 وَتَوَاضَعُ وَيَنْزِلُ لِلصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ
 الْوَرَعِينَ ۚ وَقَدْ وَصَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَمَلُ
 الَّذِينَ هَؤُلَاءِ صِفَاتُهُمْ فَقَالَ ۚ أَشِدَّاءُ عَلَى
 الْكُفَّارِ رَحَمَاءُ بَيْنَهُمْ هَؤُلَاءِ وَيْلَكَ يَا مُبْتَلًى
 مَا يَفْعَلُ رَأَى أَنْ يَقُولَ إِنْ آتَا اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ
 رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ ۚ مُتَكَلِّمٌ لِسَانٍ
 بِأَخْرَسٍ ۚ وَلِهَذَا أَكْثَرَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ الْأَمْرَ فِي كَلَامِهِ مُوسَى
 فَقَالَ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى
 تَخْلِيماً ۚ لَهُ كَلَامٌ يُسْمَعُ وَ
 يُفْهَمُ ۚ قَالَ لِمُوسَى يَا
 مُوسَى

جو کچھ تیرے قلب میں ہوگا وہی تیرے اعضاء پر پھیلے گا۔ سمجھ دار بن
 (تیرے اعضاء کے اعمال معلوم ہوتا ہے کہ تیرے قلب میں ایمان
 ہی نہیں اس لئے کہ) موت پر ایمان و یقین رکھنے والے کے کام نہیں
 ہیں۔ یہ اس کے عمل نہیں ہیں جو حق تعالیٰ کی ملاقات (اور پیشی) کا
 دھیان رکھتا اور اس کی باز پرس اور جرح قدح سے خائف ہو رہا
 قلوب تو توحید و توکل اور یقین و توفیق اور علم و ایمان اور حق تعالیٰ
 کے قرب سے لبریز ہوا کرتا ہے۔ وہ ساری مخلوق کو عجز و ذلت و
 فقر کی نظر سے دیکھتا (اور سب کو در ماندہ و عاجز و محتاج سمجھتا)
 ہے۔ اور باوجود اس کے چھوٹے سے بچہ پر بھی تکبر نہیں کرتا۔
 (اس لئے اپنے آپ کو تو سب ہی سے زیادہ در ماندہ سمجھتا ہے) وہ
 کفار و منافقین اور اللہ کے نافرمانوں سے ملنے کے وقت غیرت
 خداوندی کے سبب زندہ جیسا ہوتا ہے (کہ بات بات میں پھاڑ
 کھانے کو دوڑتا ہے اور) حق تعالیٰ کے سامنے (زمین پر) بڑا ہوا
 مضطرب گوشت ہوتا ہے (کہ نہ ہاتھ پاؤں ہیں نہ زبان) اور سب کو کار
 دہر ہیزگار و محتاط بندوں کے سامنے ٹھکتا اور تواضع کرتا ہے۔
 چنانچہ حق تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی جن کے یہ حالات ہیں تعریف
 کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ سخت دل ہیں کافروں پر اور رحم دل
 ہیں آپس میں: تجھ پر افسوس لے بدعتی (جو ایجاد کردہ بدعتوں کو جزو
 مذہب اور کارِ ثواب بنا کر گویا اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے) بجز اللہ
 تعالیٰ کے کسی کی قدرت نہیں کہ وہ یوں کہے کہ واقعی میں ہی اللہ ہوں
 (یہ کلام حق تعالیٰ کا ہے جو) متکلم ہے (اور نفوذ باللہ) گونگا نہیں ہے
 اور اسی لئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے کلام فرمانے کو تاکید
 الفاظ سے ذکر فرمایا ہے (جس میں مجاز کا احتمال نہیں) چنانچہ فرمایا ہے
 کہ اللہ نے کلام فرمایا موسیٰ سے متکلم بن کر اس کے لئے کلام ثابت ہو جاتا
 اور سمجھا جاتا ہے۔ اس نے موسیٰ سے فرمایا کہ موسیٰ واقعی میں ہی اللہ ہے

رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ يَعْنِي يَقُولُهُ أَنَا اللَّهُ لِي
 لَسْتُ بِعَمَلِكَ وَلَا حِجِّي وَلَا أَسِي رَّبُّ
 الْعَالَمِينَ أَيْ كَذَبَ فِرْعَوْنُ فِي قَوْلِهِ
 أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى وَفِي إِدْعَائِهِ إِلَهِيَّةَ
 دُونِي ۚ أَنَا اللَّهُ مَا فِرْعَوْنُ وَغَيْرُهُ
 مِنَ الْخَلْقِ ۚ لَمَّا وَقَعَ مُوسَى فِي
 ذَاكَ الْكَوْبِ الصَّغِيرِ بَرَزَ أَيْمَانُهُ
 وَبَيَّنَّاهُ ۚ لَمَّا وَقَعَ فِي ظُلُمَةِ
 اللَّيْلِ وَظَلَمَةِ الْعَمَى عَلَى الرَّكْبَةِ
 لِأَجْلِ الْكُرْبِ الَّذِي هِيَ فِيهِ
 أَظْهَرَ اللَّهُ عَمَلَهُ وَجَلَّ لَهُ نُورًا ۚ
 فَقَالَ لِعَادَتِهِ وَوَعِيلِهِ قُوَّةً
 وَأَسْيَابَهُ أَمَلَكُوا لِي أَنَسْتُ
 نَارًا ۚ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ نُورًا ۚ
 قَدْ رَأَيْتُ سِرِّي وَقَلْبِي مَعَايَ
 وَبَيَّيْتُ نُورًا ۚ قَدْ جَاءَ ثَبِي
 سَافِقِي وَهَذَا بَقِي رَجَائِي
 الْغَيْبِ عَنِ الْخَلْقِ جَاءَ سُرِّي
 الْوَلَايَةِ وَالْخِلَافَةِ ۚ
 جَاءَ نِي الْأَصْلَ وَذَهَبَ
 عَنِّي الْقَرْنُ ۚ جَاءَ نِي
 الْمَلِكُ وَذَهَبَ عَنِّي
 الْخَوْفُ مِنْ فِرْعَوْنَ
 وَانْتَقَلَ الْخَوْفُ
 إِلَيْهِ ۚ

دنیا جہان کا پالنے والا یعنی میں (جس کی آواز تمہارے کان میں رہی
 ہے۔ اللہ ہوں) کوئی فرشتہ یا انسان یا جن نہیں ہوں۔ (اور میں
 ہی) سائے جہان کا حاکم ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ فرعون اپنے اس
 قول میں (جس کو اس نے بادشاہت کے غرہ میں رعایا سے کہا)
 کہ میں ہی تمہارا بڑا حاکم ہوں۔ اور مجھے چھوڑ کر خود اپنے خدا ہونے کا
 دعوے کرنے لگا ہے جھوٹا ہے۔ خدا میں ہی ہوں۔ نہ فرعون ہے
 اور نہ مخلوق میں کوئی دوسرا۔ موسیٰ نے جب واپسی مصر کے وقت
 موسیٰ سرودی و تاریکی شب اور حاکم بنی کے دروازہ کی اس (گونا
 گوں) پریشانی و تنگی میں پڑے تو ان کا ایمان و ابقان ظاہر ہوا
 (اور عطار نبوت کا سبب بن گیا) جب وہ تاریکی شب اور بنی کی
 اس تکلیف کے سبب جس میں وہ بے چاری مبتلا تھی غم کی اندھیری
 میں پڑے تب حق تعالیٰ نے ان کے لئے (پاس ہی کوہ طور پر)
 نور ظاہر فرمایا (پس انھوں نے اپنی عادت اپنے کنبہ اپنی قوت اور
 اپنے اسباب سے فرمایا کہ تم سب یہیں ٹھہرو مجھے آگ نظر آرہی
 ہے) پتہ چلانے اور تلیپنے کے لئے انگارہ لانے کو وہاں جاتا ہوں
 سو ظاہری مطلب تو یہ تھا مگر باطنی مراد یہ تھی کہ مجھے نور نظر
 آرہا ہے۔ میرے باطن، میرے قلب میرے معنی اور میرے
 اصل مغز کو نور دکھائی دے رہا ہے۔ میری تقدیر (جس میں
 شاہی سفارت کا پروانہ ملنا درج تھا) اور میری (شاہی دربار میں)
 راہ یابی کا وقت) آگیا اور ساری مخلوق سے بے نیازی مجھے کو
 نصیب ہوگئی۔ ولایت و خلافت (کی گھڑی) آگئی۔ جبر میرے ہاتھ
 آئی اور شاخ مجھ سے رخصت ہوئی۔ حقیقی بادشاہ میرے ہاتھ
 لگا اور جھوٹی دنیا بیدار بادشاہت رفوچکر ہوئی۔ نہ عون
 کی طرف سے میرا خوف دور ہوا اور اب وہ خوف اسی شہنشاہ
 ازلی کی طرف منتقل ہو گیا۔ (الفرض) اپنے متعلقین

وَقَالَ أَهْلُهُ وَسَلَّمَ هُمْ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَوَسَّادَ
 فَلَا جَرَمَ خَلْفَهُ فَيُفْهِمُهُ هَلْكَانَ الْمُؤْمِنُونَ إِذَا
 قَرَّبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَعَاكَ إِلَى قَرْبِهِ
 يُظْهِرُ قَلْبُهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَوَرَاءَ وَآمَامَهُ
 فَيَدْرِي بُحْبَاهَاتٍ كُلُّهَا مَسْدُودَةٌ غَيْرُ حَقَّةٍ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَيُخَاطَبُ نَفْسَهُ وَ
 هَوَاهُ وَجَوَارِحَهُ وَعَادَتَهُ وَآهْلَهُ وَ
 جَمِيعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ بِدَارِي السَّتِّ نُورِ
 الْقَرْبِ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَا سَائِرُ
 إِلَيْهِ ۖ وَإِنْ كَانَ لِي عَوْدَةٌ رَجَعْتُ
 إِلَيْكُمْ بِيُودَةٍ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
 وَالْأَسْبَابَ وَالشَّهَوَاتِ بِيُودَةٍ
 الْخَلْقِ كُلُّهُمْ بِيُودَةٍ كُلِّ
 عُدَّةٍ وَكُلِّ مَصْنُوعٍ وَبَسِيدٍ
 إِلَى الصَّنَائِعِ ۖ فَلَا جَرَمَ يَتَوَكَّى
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ
 وَجَمِيعَ أَسْبَابِهِ ۖ مِنْ الْحَالِ
 مَا يُكْتَمَرُ مِنَ الْبُعْدِ لَأَعْنِ
 الْقَرَابَةِ عَنِ الْمُبْغِضِينَ
 لَأَعْنِ الْمُحِبِّينَ بِكَلَمٍ عَنِ
 الْأَعْلَابِ لَأَعْنِ النَّادِرِ
 هَذَا الْقَلْبُ إِذَا صَمَّ وَ
 صَفَا مَعَ مُنَادَاةِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَهْلَانِهِ
 السَّتِّ ۖ

و از تنہائے کان میں ربی
 نہیں ہوں۔ (اور میں
 ہے کہ فرعون اپنے اس
 غرہ میں رعایا سے کہاں
 کر خود اپنے خدا ہونے کا
 ہی ہوں۔ نہ فرعون ہے
 واپسی مصر کے وقت
 کے درندہ کی اس گونا
 ن وایقان ظاہر ہوا
 تاریکی شب اور بی بی کی
 مبتلا تھی غم کی اندھیری
 بس ہی کوہ طور پر
 اپنے کنبہ اپنی قوت اور
 ہر و مجھے آگ نظر آ رہی
 لانے کو وہاں جاتا ہوں
 یہ بھی کہ مجھے نور نظر
 میرے معنی اور میرے
 تقدیر (جس میں
 میری (شاہی دریا میں)
 بے نیازی مجھ کو
 آگئی۔ جبر میرے ہاتھ
 و شاہ میرے ہاتھ
 چکر ہوئی۔ نہ جو
 وہ خوف اسی شہنشاہ
 (ن) اپنے متعلقین

سے رخصت ہوئے اور انہیں اپنے رب کو سونپ کر اس نور
 کی طرف) چل کھڑے ہوئے۔ پس ضرور ہو کہ ان کے متعلقین
 کی حفاظت ان کے بعد خود فرمائے (چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ
 کسی کا بال بھی بیگانہ ہوا اور مومنے پیغمبر بن کر سب سے اعلیٰ یہی حالت
 مومن کی ہے کہ جب حق تعالیٰ اس کو مقرب بنانا اور اپنے دروازہ قرب
 کی طرف بلا لیتا ہے تو اس کا قلب (حیران ہو کر) دائیں بائیں اور آگے
 پیچھے چار طرف نگاہ ڈالتا ہے (کہ یہ روشنی کدھر سے نظر آئی) پس
 حق تعالیٰ کی جہت کے سوائے ساری جہتیں مسدود پاتا ہے تب
 (شاہی بلائے کا یقین کرتا اور) اپنے نفس اور اپنی خواہش، اپنے
 اعضاء اپنی عادت، اپنے متعلقین اور جس علاقہ سے بھی واسطہ تھا
 سب سے خطاب کرتا ہے کہ (صاحبو رخصت ہوؤ) میں نے
 اپنے پروردگار کی جانب سے قرب کا نور دیکھ پایا ہے۔ سو میں
 تو اس کی طرف جاتا ہوں اور اگر مجھ کو ٹوٹا نصیب ہوا تو تمہاری
 طرف ٹوٹ آؤں گا (کہ تم کو بھی اُس نور کی رہسری کروں گا ورنہ
 نے نصیب کہ وہیں ختم ہو جاؤں) غرض وہ دنیا اور مافیہا
 اور اسباب اور مجملہ خواہشات کو رخصت کر دیتا ہے۔ ہر نوپیدا
 اور ہر مصنوع کو الوداع کہتے اور صنایع کی طرف سفر اختیار کرتا ہے
 پس ضروری بات ہے کہ حق تعالیٰ اس کے بی بی بچوں اور مجملہ اسباب
 کا کفیل و کار ساز بنے۔ بعض احوال (راز کے درجہ میں ہوتے ہیں جو)
 دُور دالوں سے مخفی رکھے جاتے ہیں نہ کہ پاس دالوں سے۔ اُن سے
 چھپائے جاتے ہیں جن کے ساتھ بغض ہے نہ کہ اُن سے جن کے ساتھ
 محبت ہے (اکثر اُن سے تو مخفی ہی رکھے جاتے ہیں) اور شاذ و نادر فرما
 سے نہیں (اس لئے کہ محبوب کم ہی اسناد ہوتے ہیں) قلب جس وقت
 درست اور صاف ہو جاتا ہے تو چھپوں جانوں سے نڈر حق سنا ہے
 (اس لئے کہ حق تعالیٰ امکان میں ممکن ہے اور نہ اس کے کلام کی

يَسْمَعُ سُبْحَانَكَ عَلَى نَبِيِّ وَرَسُولٍ وَصِدِّيقٍ وَوَلِيِّ
 حَمِيدٍ يَتَقَرَّبُ مِنْهُ فَيَصِلُ حَيَاتُهُ الْقَرَبَ مِنْهُ
 وَمَوْتُهُ الْبَعْدَ عَنْهُ يَصِيرُ مَضَاهُ فِي مَنَاجَا
 لَهُ يَتَقَرَّبُ بِكَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُبَالِي
 بِذُنُوبِهِ الدُّنْيَا عَنْهُ لَا يُبَالِي بِالْجُورِ
 وَالْعَطَشِ وَالْعُرْيِ وَكَسَمِ الْأَعْرَاضِ
 رِضًا لِعَرْيِهِ فِي الطَّاعَاتِ وَرِضًا لِعَلَّاهُ
 التَّوَدُّ فِي الْقَرَبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا
 مُنْصِتِّمْ مَا هَذَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ مَا يَتِمُّ
 هَذَا إِلَّا بِصِيَامِ الشَّهَادَةِ وَفِيَا
 اللَّيْلِ وَالنَّحْشِينَ فِي لَمَطَةٍ لِكُلِّ
 مَعَ وَجُودِ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالْكَبِيرِ
 وَالْجَهْلِ وَرُؤْيَا الْحَيِّ يَا كَرِيمُ
 هَذَا أَشْيَى مِنْكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ
 أَصْدُقُ وَقَدْ رَضِيتَ وَفَرَّغْتَ مِنْ كُلِّ
 هَمٍّ وَقَدْ عَلِمْتَ بِسَلَامٍ وَقَدْ سَلَّمَ
 وَافَقَ وَقَدْ وَفَّقْتَ أَرْضَ وَقَدْ نَبِيَّ
 عَنْكَ يَا إِشْرَافُ أَنْتَ وَقَدْ كَتَمَ
 الْحَقُّ عَمَّا وَجَلَّ لَكَ يَا اللَّهُ تَوَلَّى
 أُمُورَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا
 لَا تَكُنْ إِلَّا نَفْسًا وَكَرَامًا أَحَدٍ
 مِنْ خَلْقِكَ يَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ لِيُجِبَ رِجْلُ يَابِ حَبْرِي
 أَمْرًا فَلَا تَأْوِمْ فَلَا تَأْمُرْ فَلَا تَأْمُرْ

آواز کسی خاص جانب میں محدود ہو سکتی ہے) وہ ہر نبی و رسول اور
 صدیق و ولی کی نداؤں کو مستنا ہے پس اس وقت اس کے قریب
 پہنچتا (اور پروانہ دار اس پر کرتا) ہے کہ اس کی زندگی اس کا قریب
 بن جاتا ہے اور اس کی موت اس سے دوری۔ اس کی مشا و مسانی
 اس کے ساتھ سرگوشی رکھنے میں ہے کہ اس پر قانع بن کر ہر شے سے
 بے نیاز بن جاتا ہے۔ نہ اس کو اپنی دنیا برباد ہونے کی پروا ہوتی
 ہے اور نہ وہ بھوک پیاس تنگی اور آبروریزی کی پروا کرتا ہے۔
 (مريد یعنی طالبِ محبت) کی خوشنودی طاعتوں میں ہے اور عارف
 مطلوب (یعنی محبوب) کی خوشنودی قربِ خداوندی میں۔ اسے
 صاحبِ تصنع یہ چیز کیا ہے جس پر تو (بیجا ہوا) ہے یہ (ولایت
 و قربِ حق کا) کام نفس و خواہش و طبیعت و جہالت اور مخلوق پر
 نظر ہوتے ہوئے دنوں روزہ رکھنے، راتوں تہجد پڑھنے، اور
 کھانے، پہننے میں تنگی و رکھاؤ برتنے سے پورا نہیں ہوا کرتا
 اس سے تو کچھ بھی نہ آئے گا۔ تجھ پر افسوس۔ مخلص بن اور (پابندی
 اسباب سے) رہائی حاصل کر۔ (طالب) صادق بن کو وصول
 و شرب نصیب ہوگا۔ اپنی ہمت بلند رکھ کہ بلند ہی حاصل
 ہوگی۔ شانِ تسلیم اختیار کر کہ (سب کچھ) تیرے حوالہ کر دیا جائیگا
 (قضا و قدر کی) موافقت کر کہ (قضا و قدر خدام بن کو)
 تیری موافقت کرنے لگیں (خدا کو) خوش کر کہ (ہر چیز)
 تجھ سے راضی رہنے لگی۔ شروع تو کر ہمگیل حق تعالیٰ فرمایا گا۔
 بارِ اہلِ دنیا و آخرت میں ہمارے کاموں کا کفیل بن جا
 اور ہمارے نفسوں اور مخلوق میں کسی ایک کے بھی حوالہ
 نہ کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ
 آپ نے فرمایا کہ "حق تعالیٰ جبریل کو حکم دیا کرتا ہے کہ جبریل
 فلاں شخص کو صلاؤ اور فلاں شخص کو اٹھاؤ" اس کی دو تفسیریں ہیں

أَفَرَأَيْتَ لَنَا الْمُحِبَّ وَأَنْتَ فَلَا تَأْنِ الْمَحْبُوبُ هَذَا
 وَأَنْتَ عَلَى حَقِّكَ لَا بُدَّ أَنْ أَنْاقَشَهُ وَأُفِئَّهُ مَقَامَهُ
 عَنْ يَتَا قَطْعَهُ عَنْهُ أَوْ رَأَى وَجُودَهُ مَعَ غَيْرِي بِأَقْبَمِهِ
 عَنْ يَتَا بَيْنَ بَرَّهَانٍ دَعَاؤُهُ بِحَقِّهِ تَحَقُّقُ حَقِّتِهِ
 وَأَنْتَ فَلَا تَأْنِ لَنَا حُبُّوبٌ بِطَالٍ مَا تَعِبَ مَا بَقِيَتْ
 مِنْهُ بَقِيَّةٌ مِنْ غَيْرِي بِإِحْدَادٍ حُبَّتُهُ لِي
 وَتَحَقُّقَتْ دَعَاؤُهُ وَبُرْهَانُهُ وَوَقَاؤُهُ بِعَمْدِي
 حُبَّ النَّزْوَةِ إِلَيَّ وَوَقَائِي بِعَمْدٍ هُوَ ضَيْفُ
 الْغَيْفِ لَا يَسْتَحْدِمُ وَيَتَعَبُ أَوْ تَوَمُّهُ فِي
 غَيْرِي وَأَقْبَلُهُ عَلَى مَا بَيْنَكَ وَغَيْرِي أَوْ لَسْتُ
 بِغَيْرِي وَأَغْتَبُهُ عَنْ غَيْرِي بِقَدْ صَحَّتْ
 مَوَدَّتُهُ بِقَاذِ اصْحَابِ الْمَوَدَّةِ سَأَلَ
 الشَّكْلِيْفُ بِالْوَجْهِ الْأَخْرَجَ أَنْتَ فَلَا تَأْنِ
 فَإِلَى أَكْرَهُ صَوْتُهُ بِدَاخِلِ فَلَا تَأْنِ
 فَإِلَى أَحَبِّ سَمَاعٍ صَوْتِهِ بِإِنَّمَا
 لِيَصِدَّ الْمُحِبُّ تَحْبُوبًا إِذَا طَهَرَ
 قَلْبُهُ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ إِذَا تَخَرَّجَ تَوْجِيْدُهُ وَ
 تَوَكَّلَهُ وَرَأَيْتَ مَا تَكَلَّمَ وَ
 إِيْقَاتُكَ وَمَعْرِفَتُهُ صَادَقَ
 حُبِّي مِلَّ حُبُّوبًا بَيْنَ هَبْ

الشَّقَاءُ وَ

تَحْيِيَّتُهُ

الرَّاحَةُ

ایک یہ فلاں محب کو اٹھا دو (کہ کہہ رہا ہو کہ یہ ریاضت میں لگے) اور
 فلاں شخص یعنی محبوب کو سلا دو (کہ آرام کرے) یہ محب تو چوں کہ
 میری محبت کا متاع بنی ہے اس لئے ضرور ہے کہ میں اس سے جسج
 کروں اور اس کو (ثبوت پر ثبوت پیش کرنے کے لئے) اس کی جگہ
 پر کھڑا رکھوں یہاں تک کہ میرے اغیار کے ساتھ اس کے وجود کے
 پتے اس (کے درخت وجود) سے پھڑ جاویں۔ اس کو کھڑا رکھو
 یہاں تک کہ اس کے دعوے کا ثبوت واضح ہو جائے۔ یہاں تک
 کہ اس کی محبت ثابت ہو جائے۔ اور فلاں شخص کو سلا دو اس لئے کہ
 وہ محبوب ہے۔ مدتوں اس نے مشقت اٹھائی ہے۔ اس کے پاس
 میرے اغیار میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اس کی محبت میرے
 لئے مشہد بن گئی اور اس کا دعوے اور دلیل اور وفا عہد پایہ ثبوت
 کو پہنچ لیا ہے۔ اب میرا غمیر اور میری وعدہ وفا کی کا وقت آئی ہے
 وہ یہاں ہے اور یہاں سے نہ خدمت لی جایا کرتی ہے نہ مشقت میں
 اس کو اپنے لطف کی گود میں سلاؤں گا اور اپنے فضل کے دسترخوان
 پر بٹھاؤں گا۔ اپنے شرب سے اس کو مانوس بناؤں گا اور اغیار
 (کی نظر میں) سے اس کو غائب رکھوں گا۔ اس کی محبت صحیح ہو چکی
 ہے اور جب محبت صحیح ہو جاتی ہے تو کلیف زائل ہو جاتی ہے۔
 دوسری تفسیر یہ ہے کہ فلاں (بدین ریاکار) کو سلا دو کیونکہ
 مجھے اس کی آواز ناگوار گذرتی ہے۔ اور فلاں (مخلص تہجد گناہ)
 کو اٹھا دو کیونکہ مجھ کو اس کی آواز کا شننا پیارا معلوم ہوتا ہے۔
 محب جو محبوب بنتا ہے تو اُس وقت بنتا ہے جب کہ اُس کا
 قلب اپنے مولیٰ کے ماسوا سے پاک ہو جائے۔ جس وقت
 اس کی توحید اس کا توکل اس کا ایمان اس کا ایقان اور
 اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے تو اس وقت وہ محبوب بن جاتا
 ہے کہ مشقت اس سے جاتی رہتی ہے اور راحت آ جاتی ہے

(ہے) وہ ہر نئی و رسول اور
 اس وقت اس کے تہجد
 اس کی زندگی اس کا قرب
 ی۔ اس کی مشا و مانی
 پر قانع بن کر ہر شے
 پر باد ہونے کی پردا ہوتی
 کی پر داکرتا ہے۔
 محبتوں میں ہے اور غارف
 ب خداوندی میں۔ اسے
 ریجھا ہوا) ہے یہ (ملائے)
 جہالت اور مخلوق پر
 میں تہجد پڑھنے، اور
 سے پورا نہیں ہو کر
 مخلص بن اور (پابندی
 صادق بن کر وصول
 کہ بستی حاصل
 تیرے حوالہ کر دیا جائے
 اوتدر خادم بن کر
 شکر کر (ہر چیز)
 میل حق قتلے فرمایا
 یوں کا کفیل بن ما
 کسی ایک کے بھی حوالہ
 سے روایت ہے کہ
 دیا کرتا ہے کہ ہر
 اس کی دو تفسیر ہو

مَنْ أَحَبَّ بَعْضَ الْمُلُوكِ وَبَيْنَهُ مَسَافَةٌ
لَعَبْدَةٍ ۖ غَلَبَ عَلَيْهِ الْحُبُّ خَرَجَ هَائِمًا
عَلَى وَجْهِهِ قَاصِدًا إِلَى بَلَدِهِ ۖ يُوَاصِلُ
الصَّيَّارَ بِالظُّلَامِ فِي السَّيْرِ يَتَحَتَّلُ الْمَسَا
وَالْمَخَافَةَ ۖ لَا يَهْتَمُّ بِأَكْلِ وَلَا شَرِبِ
حَتَّى يَصِلَ إِلَى بَابِ دَارِهِ ۖ وَعِنْدَ الْمَلِكِ
خَبَرٌ بِحَالِهِ ۖ فَيُخْرِجُ لَهُ عِلْمَانَهُ ۖ
فَيُرْجَوْنَ بِهِ وَيُحْمَلُونَهُ إِلَى الْحَمَامَةِ
فَيُرِيلُونَ وَسَخَّهُ وَيُلْسُونَهُ أَحْسَنَ
الشَّيَاطِينِ يُطَيَّبُونَهُ وَيُحْضِرُونَ
بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ فَيُؤَانِسُهُ وَيُكَلِّمُهُ
وَيَسْأَلُهُ عَنْ حَالِهِ ۖ وَيُرْوِجُهُ
بِأَحْسَنِ جَوَارِيهِ ۖ وَيَنْعَمُ عَلَيْهِ
مِنْ مَلِكِهِ وَيَصِيرُ مُحَبُّوبَةً ۖ
فَهَلْ يَبْقَى بَعْدَ ذَلِكَ خَوْفٌ
أَوْ لَعَبٌ ۖ أَوْ يَتِمَّتِ الْعَوْدُ
إِلَى بَلَدِهِ ۖ كَيْفَ يَكُنْ فِرَاقُهُ
وَقَدْ صَارَ عِنْدَ كَمَكَيْنَا
أَمِينًا ۖ هَذَا الْقَلْبُ إِذَا
وَصَلَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
صَارَ مُمْكِنًا مِّنْ قُرْبِهِ
وَمُنَاجَاةٍ ۖ أَمِنَا
عِنْدَكَ فَلَا يَسْتَمْتِ
الرَّحْمَنُ عَنْهُ إِلَى
غَيْرِهِ ۖ

کوئی شخص جو کسی بادشاہ سے محبت کرے اور دونوں کے درمیان
بہت دور کا فصل ہو (تو آخر کار جب) اس پر محبت کا غلبہ ہوتا
ہے تو سراسیمہ و پریشان اس کے شہر کا رخ کر کے نکل پڑتا ہے
کہ چلنے میں دنوں کو راتوں سے ملاتا (اور لگاتار سفر میں لحظہ بھر بھی
کہیں ٹھیرنا پسند نہیں کرتا) طرح طرح کی مشقتیں اور خطرات برداشت
کرتا ہے اور (اس شوق میں کہ) کسی طرح اس کے گھر کے دروازہ
تک پہنچ جائے اس کو نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا اور (ادھر)
بادشاہ کو بھی اس کے حال کی خبر ہوتی ہے (کہ ہمت ارا فلاں
عاشق بھوکا پیاسا بیابان قطع کرتا ہوا آ رہا ہے) تو اس کے
خدمت گار اس کے (استقبال کے) لئے نکلتے ہیں پس اس کو
خوش آمدید کہتے اور محتام کی طرف ہاتھوں ہاتھ لے جلتے ہیں۔
اس کا میل کچیل دور کرتے اور اس کو عمدہ سے عمدہ لباس
پہناتے (خوشبو لگا کر) اس کو معطر کرتے اور بادشاہ کے سامنے
اس کو حاضر کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کو آرام سے بٹھاتا۔ اس سے
(میٹھی میٹھی) باتیں کرتا۔ اس سے اس کا حال پوچھتا ہے (کہ کہو ہجر
کے زمانہ میں کیا گزری) اس کے بعد اپنی حبیب سے حسین کنیز
اس کی زوجیت میں دیتا۔ اپنے ملک کا کوئی حصہ (جاگیر بنا کر)
اس کو انعام میں بخشتا ہے (کہ جاؤ اس کا انتظام کرو) اور وہ اس کا
محبوب بن جاتا ہے۔ اب (تم ہی بتاؤ) کیا اس کے بعد کسی قسم کا
خوف یا تکلیف باقی رہے گا؟ یا وہ اپنے وطن کی طرف واپس آنے کی
آرزو کرے گا؟ بھلا ایسے (منعم و محبوب بادشاہ) کے فداق کی
کس طرح تمنا کرنے لگا ہے۔ حالانکہ اس کے نزدیک بارسوخ و معتد
بن چکا ہے۔ یہ قلب جب حق تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے
قرب و مناجات میں راسخ اور اس کے نزدیک صاحب امن بن
جاتا ہے۔ پس اس کو چھوڑ کر غیروں کی طرف واپس آنیکا متمنی نہیں

وَمَوْلَى الْقَلْبِ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ بِإِذَاءِ الْقَمَرِ الْبُحْرِ
وَالْقَمَرِ عَنِ الْحَرَامِ وَالشَّهَوَاتِ ۖ وَتَنَاوُلِ الْمُبَارِ
وَالْحَلَالِ لَا بِأَلْهَوَى وَالْهَوَاةِ وَالْوَجُودِ ۖ وَاسْتِعْمَالِ
الْوَرَعِ الشَّافِي وَالرَّهْبِ الْكَامِلِ ۖ وَهُوَ تَرَدُّدُ مَا يَسُو
الْبُحْرِ عَنِ وَجَلٍّ وَخَالَفَةِ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ
وَالْمُحَارَبَةِ الْقَلْبِ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۖ وَاسْتَوَاءِ
الْحَمْدِ وَالذَّمِّ وَالْعِظَاءِ وَالْمَنْعِ وَالْحَجَرِ وَالْمَدْرِ ۖ
أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ
ثُمَّ بَيَانُ مَا وَكَّلَ اسْتَوَاءِ الْحَجَرِ وَالْمَدْرِ ۖ مَنْ هُمُ
قَلْبُهُ وَالتَّصَلُّ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اسْتَوَى عِنْدَهُ
الْحَجَرُ وَالْمَدْرُ ۖ وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ ۖ أَلَسَقَمُ وَ
الْعَاقِبَةُ ۖ أَيْغِي وَالْفَقْرُ ۖ اِقْبَالَ الدُّنْيَا
لِأَبَارِهَا ۖ مَنْ مَمَّ لَهُ هَذَا أَمَاتَتْ نَفْسُهُ وَهَوَا
وَالْعَمَلَاتُ نَارًا طَبِيعَةً وَذَلَّ شَيْطَانُهُ لَعْنَةً ۖ
لِللَّيْتِ وَأَرْبَابُهَا عِنْدَ قَلْبِهِ وَتَعْظُمُ الْأَحْزَانُ
وَأَرْبَابُهَا عِنْدَهُ ۖ ثُمَّ يَعْزِضُ عَنْهُمْ وَيُقِيلُ عَلَى
مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَصِيرُ قَلْبُهُ دَرْبِي وَسُطَا
الْخَلْقِ يَحْزُزُ فِيهِ إِلَى الْحَقِّ ۖ يَنْفَعُ دُونَ لَهُ
سَمِينًا وَشِمَالًا ۖ يَتَنَحَّوْنَ وَيَكُونُ الطَّرِيقُ لَعْنَةً
لِلْمُتَوَكِّلِينَ مِنْ تَارِ صِدْقِهِ وَهَيْبَةِ سِرِّهِ ۖ مَنْ
مَمَّ لَهُ هَذَا أَلَا يَرُدُّهُ رَادٌّ وَلَا يَصُدُّهُ صَادٌّ
عَنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا تَرُدُّ
رَأْيَتَهُ وَلَا يَهْنُ مَجْلِسُهُ ۖ
وَلَا يُسَكَّتُ طَبِيرُهُ ۖ وَلَا
يَكِلُ سَيْفُ

اور دونوں کے درمیان
س پر محبت کا غلبہ ہوتا
خ کر کے نکل پڑتا ہے
کا تار سفر میں لحظہ بھر
مقتبیں اور خطرات بہشت
س کے گھر کے دروازہ
نہ پینا اور (ادھر)
ہے (کہ ہمارا فلاں
آ رہا ہے) تو اس کے
میں سے نکلتے ہیں پس اس کو
ہاتھ لے جاتے ہیں۔
مدہ سے عمدہ لباس
ربادشاہ کے سامنے
سے بٹھاتا۔ اس سے
چھتا ہے (کہ کہو ہجر
ن سے حسین کنیز
حقہ (جاگیر بن کا
نظام کرد) اور وہ اس کا
کے بعد کسی قسم کا
طرف واپس آئیگی
نشاہ کے فدا کی
بار سوخ و معتمد
جاتا ہے تو اس کے
صاحب اس کی
ہیں انیکا متنی نہیں

ہوتا۔ اور قلب کا اس مرتبہ تک پہنچنا فرض کے ادا کرنے، صراحت
اور مشتبہ چیزوں سے رکنا ہے مباح و حلال کا خواہش و شہوت و
وجود کے بغیر استعمال کرنے اور پورا تقویٰ اور کامل زہد اختیار
کرنے سے ہوگا کہ ماسوائے اللہ کو ترک اور نفس و خواہش و شیطان
کی مخالفت کرے اور قلب کو تمامی مخلوق سے پاک بنائے اور یہ
کہ مدح و ذم اور عطا و منع اور پتھر و ڈھیلے (اس کے نزدیک)
برابر ہو جائیں۔ اس (طریقت) کی ابتدا تو اس مضمون کی شہادت
ہے کہ کوئی معبود نہیں۔ بجز اللہ کے، اور انتہا پتھر (یعنی چاندی
سونے) اور کچے ڈھیلوں کا مساوی بن جائے جس شخص کا قلب
درست اور اپنے پروردگار سے متصل ہو جاتا ہے اس کے نزدیک
(چاندی سونے کے) پتھر اور مٹی کے ڈھیلے برابر ہو جاتے ہیں۔ نیز مدح
اور ذم۔ بیماری و تندرستی۔ تو نگری و مفلسی اور دنیا کا سامنے آنا
اور پیچیدہ دنیا سب مساوی بن جاتا ہے۔ جس کے لئے یہ حالت
صحیح ہوگئی۔ اس کا نفس اور خواہش مرجاتی اور اس کی طبیعت کی
حرارت ٹھہرجاتی اور اس کا شیطان اس کا مطیع ہو جاتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا
اس کے قلب کے نزدیک حقیر اور آخرت و اہل آخرت اس کے نزدیک عظمت
بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان دونوں سے بھی منحہیز بنا اور اپنے مولیٰ کی
طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے قلب کے لئے مخلوق کے درمیان ایک کوچہ
ہو جاتا ہے کہ وہ اس میں گدرتا ہوا حق تعالیٰ تک (پہنچ جاتا ہے) اور سب (اس کا
راستہ چھوٹا دایں بائیں بچھٹ جاتے اور ایک کنارہ ہو کر اس کے لئے راستہ خالی
کر دیتے اور اس کے صدق کی آگ اور باطن کی ہیبت سے بھگتے ہیں جس کیلئے
یہ درست ہو جاتا ہے تو نہ اس کو کوئی ٹوٹانے والا ٹوٹا سکتا ہے اور نہ اس کو کوئی
روکنے والا روک سکتا ہے۔ نہ اس کا (سرکاری) جھنڈا (کسی مخالف کی مخالفت)
واپس کیا جاسکتا ہے۔ نہ اس کے لشکر کو شکست دی جاسکتی ہے نہ اس کے چہرہ (خالی)
پرند کو چپ کیا جاسکتا ہے۔ نہ اس کی شمشیر کو حیدر کند ہو سکتی ہے۔ نہ اس کے

تَوَحِيدٌ ۚ وَلَا تَعْيَا خُطُوَاتُ اخْلَاصِهِ ۚ وَلَا
يَعْسُرُ عَلَيْهِ امْرُؤٌ ۚ وَلَا يَثْبُتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابٌ
وَلَا عُلَى ۚ تَطِيرُ الْأَنْبَابُ وَالْأَعْلَاقُ ۚ وَتُفْتَحُ
الْجِهَاتُ ۚ لَا يَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ حَتَّى يَقَعُ
بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ ۚ فَهَلْ أَيْلُطُفُ إِلَيْهِ وَيُؤَمِّمُهُ
فِي رَجْرِهِ ۚ يَقْطَعُهُ الْفَضْلُ وَيَسْقِيهِ الْإِنْسُ
فِي عَيْنَيْهِ يَرَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرٌ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ۚ رُجُوعُ هَذَا الْعَبْدِ إِلَى
الْخَلْقِ سَبَبُ هَذَا اِيْتِمَامِهِ وَمُلْكِهِمْ ۚ وَيَعْمُرُ
مُلْكُ هَذَا الْعَبْدِ الَّذِي وَصَلَ إِلَيْهِ وَالَّذِي
رَأَاهُ وَمَا سِوَاهُ شُغْلُ الْخَلْقِ ۚ يَبْصُرُ مُطَرِّقًا
إِلَى جَهَنَّمَ أَسْفِلًا ۚ وَالْإِلَهِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَيُخَيِّلُ يَدْعِي فِي الْمَلَكُوتِ
عَظِيمًا ۚ يَكُونُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ تَحْتَ
أَقْدَامِ قَلْبِهِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّهِ ۚ
لَا تَهْدِي أَنْتَ تَدْعِي مَا لَيْسَ لَكَ
وَمَا لَيْسَ عِنْدَكَ ۚ أَنْتَ نَفْسُكَ
مُسْتَوَلِيَةٌ عَلَيْكَ وَالْخَلْقُ
وَاللَّيَالِي كُلُّهَا فِي قَلْبِكَ ۚ هُمَا فِي
قَلْبِكَ أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ۚ أَنْتَ خَارِجٌ عَنْ
حِلِّ الْقَوْمِ وَعَدْلِهِمْ ۚ إِنَّ أَدَبَ
الْوُضُولِ إِلَى مَا أَسْرَمْتُ
إِلَيْهِ فَاسْتَعِذْ
بِطَهَارَةِ قَلْبِكَ

قدم ہائے اخلاص تھک سکتے ہیں نہ اس کا کام اس پر دشوار ہوتا
ہے نہ اس کے سامنے کوئی دروازہ یا قفل قائم رہتا ہے۔ سائے
دروائے اور قفل اڑ جاتے اور ساری اطراف کھل جاتی ہیں۔
کوئی چیز بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتی۔ یہاں تک کہ پُر و کار
کے سامنے اٹھیرتا ہے۔ پس وہ اس پر شفقت فرماتا اور اس کو اپنی
گود میں ملا لیتا ہے کہ اپنا فضل اُس کا کھانا بناتا ہے اور
اپنا اُس اُس کا پانی۔ پس اُس وقت اس کو وہ (لذت) میسر
آتی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا اور
نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گزرا ہے۔ (اب اس بندہ کا
مخلوق کی طرف آنا، ان کی اور ان کے ملک کی یہودی کا سبب
ہوتا ہے اور اس بندہ کی بادشاہت جو خدا تک پہنچ لیتا اور
خدا کو اور اس کے ماسوا مخلوق کے شغل کو دیکھ چکے۔ ساری
مخلوق پر عام ہوتی ہے۔ وہ مخلوق کو حق تعالیٰ کے دروازہ
تک پہنچانے کے لئے راستہ طے کرنے والا (نشیب و فرانسے)
باخبرہ درمیانی واسطہ اور راہبر بن جاتا ہے۔ پس اُس وقت
وہ عالم ملکوت میں معظم (کے خطاب) پکارا جاتا ہے کہ ساری مخلوق
اُس کے قلب کے تلووں کے نیچے ہوتی اور سب اس کے ظل (حمایت)
سے منتفع ہوتے ہیں (اے نا اہل واعظ) بگو اس مت کر، تو
ایسی چیز کا دعویٰ کر رہا ہے جو تجھ کو حاصل نہیں اور تیرے پاس
بھی نہیں پھٹکی۔ تیری حالت یہ ہے کہ تیرا نفس تجھ پر قبضہ جمائے
ہوئے اور مخلوق اور دنیا سب تیرے قلب میں بھری ہوئی ہے
یہی دونوں تیرے قلب میں حق تعالیٰ سے برتر (یعنی ہوئی) ہیں
تو اللہ والوں کی گنتی اور شمار سے بھی خارج ہے۔ جس کی طرف
میں اشارہ کر رہا ہوں۔ اگر تو وہاں تک پہنچنا چاہتا ہے تو
اپنے قلب کو جملہ اشیاء سے پاک کرنے میں مشغول ہو۔ اَمَّا

عَنِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا أَمَّا نَحْنُ فَأَمْوَالٌ مِّنْ عِندِ
الْقُدْرَةِ ۖ وَأَصِيدُ مَعَ الْقُدْرَةِ وَآخِرُ حَرْجِ الدُّنْيَا مِمَّنْ
فَلَيْكَ ۖ وَبَعْدَ هَذَا أَعَالَ إِلَى حَتَّى أَتَكَلَّمَ مَعَكَ
وَأَخِيرُ لَوْ بَعْدَ ذَٰلِكَ ۖ إِنْ فَعَلْتَ هَذَا
صَلِّ لَكَ الَّذِي تُرِيدُ ۖ وَقَبْلَ هَذَا
فَالْكَلامُ هَذَا يَنْ وَنَحْنُ أَنتَ تُعْزِزُ
لِقَمَّةٍ ۖ تَضِيْعُ مِنْكَ حَبِيَّةٌ أَوْ يَكْسِرُ لَكَ
عَرَضٌ تَقُومُ قِيَامُكَ ۖ وَتَعْدِرُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۖ تَخْرُجُ عِيْظُكَ فِي مَطَرٍ وَنَحْنُ
وَلَدِكَ ۖ وَنُسَبُ دِيْنَكَ وَنَبِيَّكَ ۖ لَوْ كُنْتَ
مَاقِلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْمَرَاغِبَةِ لَخَرَسَتْ
بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَكَوْنَتْ جَمِيعُ الْأَعْلَالِ
بِعَمَلٍ فِي حَقِّكَ وَكُفْرًا لَّكَ ۖ إِذَا وَقَفْتَ وَكَمْ
تُكَرِّمُ ۖ وَشَكَرْتَ وَكَمْ تَكْفُرُ ۖ وَضَعْتَ
وَكَمْ تَسْخَطُ ۖ وَسَكَتَ وَكَمْ تَسْتَكْ ۖ يُقَالُ لَكَ
الْمَيْسُ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۖ يَا مُسْتَجِلُّ أَصِيدُ
وَقَدْ أَكَلْتَ طَبِيْعًا هَيْدًا ۖ أَنْتَ مَا تَعْرِفُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَوْعَرْتَهُ مَا شَكُوتَ مِنْهُ
إِلَى غَيْرِهِ ۖ كَوْعَرْتَهُ لَخَرَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَكَمْ
تُطْلِبُ مِنْهُ وَكَمْ تُلِمْ عَلَيْهِ بِدُعَائِكَ ۖ بَلْ كُنْتَ
تَوَافِقُهُ وَتَهْمِلُ مَعَهُ كُنْ عَاقِلًا مَا مَخْتَارُ إِلَى
تَرْكِيَةٍ ۖ كُلُّ فِعْلٍ مُّصْلِحٍ ۖ يَتَّبِعُكَ لِيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُ ۖ يَخْتَارُ لَكَ هَلْ أَنْتَ وَابْنُ بَوَعِي ۖ
هَلْ أَنْتَ عَالِمٌ بِأَنَّهُ كَاطِرٌ إِلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ
فِي ۖ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الرُّوحَ كَارِي إِذَا كَانَ فِي دَايِعِكَ

کی تعمیل کرو اور ممنوعات سے باز آؤ اور تقدیر پر صابر بنو اور
دُنیا کو اپنے دل سے نکالو اور اس کے بعد میرے پاس
تا کہ میں تجھ سے باتیں کروں اور اس سے پرے کی بات بناؤں
اگر تو نے ایسا کیا تو جو بات تو چاہتا ہے وہ تجھ کو حاصل ہو جائیگی
اور اس سے پہلے تو وعظ کہنا بکواس ہی بکواس ہے۔ افسوس تیری
یہ حالت ہے کہ ایک لقمہ کا اگر تو حاجت مند ہو یا ایک دانہ جالہ ہے
یا ذرا سا آبرو میں فرق آجائے تو قیامت آجاتی ہے اور توحی تعالیٰ پر
اعتراض کرتا اور اپنے بی بی بچوں کی ماریٹ میں اپنا قصہ نکالتا اور
اپنے مذہب اور پیغمبر کو سخت ست کہنے لگتا ہے۔ اگر تو صاحب
عقل اور بیداری و مراقبہ طالع گروہ میں سے ہوتا تو حق تعالیٰ کے سامنے
بے زبان بنا رہتا اور اس کے جملہ افعال کو اپنے حق میں نعمت اور صلت
سمجھتا۔ موافقت کرتا۔ منازعت نہ کرتا۔ اوستا گزرا دینا ناشکر گذار
نہ بنتا اور راضی رہتا۔ ناراض نہ ہوتا۔ اور سکوت اختیار کرتا شکوہ نہ کرتا
اس وقت (تیری جملہ ضروریات پوری کی جاتیں اور) تجھ سے کہا جاتا
کہ ”کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ اسے جلد باز و ذرا صبر کر کہ
رجتا پچھتا کھانا نصیب ہوگا۔ توحی تعالیٰ سے واقف نہیں ہے اگر اس سے
واقف ہوتا تو اس کی شکایت دوسروں سے کبھی نہ کرتا۔ اگر تو اس سے
واقف ہوتا تو اس کے سامنے گونگا بنا رہتا اور نہ اس سے کچھ مانگتا اور
نہ اپنی دعائیں اصرار کرتا بلکہ اس کی موافقت کرتا (کہ جب چاہے اور
جتنا چاہے) اور اس کے ساتھ صابر بنا رہتا۔ جب تک تو تزکیہ نفس کا
محتاج ہے تو عقل سے کام لے (کہ امتحان کے بغیر تزکیہ نہیں ہو سکتا) اس
فعل مصلحت سے ہے۔ وہ تجھ کو آزمائے تاکہ دیکھے کہ تو کیسے کام کرتا
ہے۔ تیری جانچ فرماتے کہ تجھ کو اس کے وعدہ پر اعتماد بھی ہے (یا
نہیں اور) تو جانتا بھی ہے یا نہیں کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اور تیرے
حال سے واقف ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مزدور جب شاہی مکان میں

کام اس پر دشوار
مل قائم رہتا ہے۔ سارے
اطراف کھل جاتی ہیں۔
ٹھیکری۔ یہاں تک کہ بڑے
شفقت فرماتا اور اس کو
س کا کھانا بنا دیتا ہے اور
اس کو وہ (لذت) میسر
نہ کافوں نے سنا اور
راہے۔ (اب اس بندہ کا
ملک کی بہبود کا سبب
تو خدا تک پہنچ لیا اور
غل کو دیکھ چکا ہے۔ ساری
توحی تعالیٰ کے دروازہ
والا (نشیب و فرانسے)
جاتا ہے۔ پس اس وقت
پکارا جاتا ہے کہ ساری مخلوق
سب اس کے ظل (حلیت)
عظ) بکواس مت کر، تو
مل نہیں اور تیرے پاس
نفس تجھ پر قبضہ جملے
قلب میں بھری ہوئی ہے
سے برتر (جی ہوئی) یہاں
خارج ہے۔ جس کی طرف
پہنچنا چاہتا ہے
نے میں مشغول ہو جاتا

وَلَطَبَ الْبَدَلُ كَانَ سَفَاهَةً مِّنْهُ وَشَرُّهَا يُخْرِجُ
فِي الْحَالِ مِنَ الدَّارِ وَيُقَالُ لَهُ هَذَا يَخْتَلِجُ إِلَى
الطَّلَبِ لَا يَكْمُلُ إِيْمَانُ الْمُؤْمِنِ وَفِي قَلْبِهِ حَرَمٌ
وَلَا شَرُّ لَهُ وَلَا طَلَبٌ وَلَا مَنْ يَخَافُ وَيَرْجُو
مِنَ الْخَلْقِ هَذَا يَصِفُ لَهُ بِالْفِكْرِ الدَّائِمِ
وَالنَّظَرِ إِلَى الْأَصُولِ وَالْمَرْوِعِ بِالْتَفَكُّرِ فِي
أَحْوَالِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ
وَكَيْفَ اسْتَنْقَذَ هُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَيْدِي
الْأَعْدَاءِ وَنَصَرَ هُمْ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ لَهُمْ مِنْ
أُمُورِهِمْ فَرْجًا وَفَرْجًا بِالْفِكْرِ الصَّحِيحِ
يَصِفُ الشَّوْكَلُ وَتَغْيِيْبُ الدُّنْيَا عَنِ الْقَلْبِ
وَيَنْبَغِي الْحَقُّ وَالْإِلَاسُ وَالْمَلَكُ وَجَمِيعُ الْخَلْقِ
وَيَنْزِلُ الْوَحْيُ عَزَّ وَجَلَّ بِصِيَرٍ صَاحِبِ
هَذَا الْقَلْبِ كَأَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْ غَيْرُهُ يَصِفُ كَأَنَّهُ
الْمَأْمُورُ دُونَ الْخَلْقِ كَأَنَّهُ الْمُتَوَقِّفُ دُونَهُمْ
هُوَ الْمَنْعَمُ عَلَيْهِ دُونَهُمْ كَأَنَّهُ التَّكَلِّيفُ
كُلُّهَا عَلَى عَيْنِ سِرِّهِ وَقَلْبِهِ يَرَى جِبَالَ التَّكَلِّيفِ
عَلَى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا أَنَّهُ رَسَالَةُ مِنَ الْمَكَلِّفِ
فَيَجْعَلُهَا تَحْقِيقًا لِلْعِبَادَةِ وَالطَّوَاعِيَةِ يَصِفُ
حَاطِلًا لِلْخَلْقِ وَالْخَالِقِ يَحْمِلُهُ بِصِيَرٍ
طَبِيبًا لَهُمْ وَرَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَبِيبُهُ يَصِفُ
بَابَ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَسَفِيرًا بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَهُ يَصِفُ مَشْأَى سَيَّاحِينَ

يَهْ فِي طَرَفِهِمْ

إِلَيْهِ

(مزدوری کا کام کرنا) ہو اور مزدوری مانگنے لگے تو یہ اس کی حماقت
اور حرص سمجھی جاتی ہے۔ فوراً وہ مکان سے باہر نکال دیا جاتا اور اس
کہا جاتا ہے کہ یہاں اور تقاضہ کی ضرورت ہے جب تک مومن کے
قلب میں حرص یا طمع یا تقاضہ یا مخلوق میں سے کسی کا خوف یا
کسی سے توقع ہوگی اُس کا ایمان کامل نہ ہوگا۔ یہ مضمون اس کیلئے
ہر وقت کے فکر اور اصول و فروع میں غور کرنے اور انبیاء و مرسلین
و صالحین کے حالات سوچنے سے صحیح ہوگا کہ حق تعالیٰ نے کیوں کر
ان کو دشمنوں کے ہاتھوں سے نکالا اور ان کے مقابلہ میں اُن کی
مدد فرمائی اور اُن کے لئے ان کے جملہ معاملات میں کشمکش
وراءِ نجبات عطا کی۔ صحیح سوچ بچار سے توکل درست ہو جاتا
اور دنیا قلب سے غائب ہو جاتی ہے۔ جن اور انسان اور فرشتہ
اور ساری ہی مخلوق فراموش ہو جاتی اور صرف حق تعالیٰ یاد
رہ جاتا ہے۔ ایسے قلب والا شخص (مخلوق سے اتنا بے خبر)
بن جاتا ہے گویا کہ اس کے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں اور ساری
مخلوق میں صرف اسی کو (اطاعت و عبادت کا) حکم ہوا ہے اور
گویا اسی کو (محرمات سے) روکا گیا ہے۔ بس اسی پر اس کے انعامات
ہوتے ہیں اور گویا ساری تکالیف کا بوجھ بار اُسی کے قلب اور
باطن کی گردن پر ہے۔ یہ مختلف الاقسام تکلیفوں کے پہاڑوں کو
یوں سمجھتا ہے کہ تکلیف دہندہ (خداوند تعالیٰ) کے پیغامات ہیں اپنی
غلامی و خدمت گاری کا ثبوت دینے کیلئے یہ ان کو اُٹھالیتا ہے۔ یہ
حامل بن جاتا ہے مخلوق کا اور خالق جلّ شأنہ حامل بن جاتا ہے اس کا
یہ طبیب بن جاتا ہے مخلوق کا اور حق تعالیٰ شانہ طبیب بن جاتا ہے اس کا
یہ مخلوق کے حق تعالیٰ تک پہنچنے کا دروازہ اور ان کے اور خدا کے
درمیان سفیر بن جاتا ہے۔ یہ آفتاب بن جاتا ہے کہ لوگ خدا تک
پہنچنے کے راستہ میں اس کی روشنی سے چلتے ہیں۔ یہ مخلوق کا

يَعْبُدُ طَعَامَ الْخَلْقِ وَشَرَابَهُمْ فَلَا يَغْنَبُ عَنْهُمْ
يَعْبُدُ كُلَّ هَيْبَةٍ مِمَّا لِحُمْ : وَيَسْنَى نَفْسَهُ :
يَعْبُدُ كَأَن لَّا نَفْسَ لَهُ وَلَا طَبْعَ وَلَا هَوَى :
يَسْنَى طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَرَبَّاسَهُ : يَصِيرُ نَاسِيًا
لِنَفْسِهِ ذَاكِرًا لِّخَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَخْرُجُ بِقَلْبِهِ
عَنِ نَفْسِهِ وَالْخَلْقِ : وَيَنْتَبِهُ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ
طَلَبِهِ نَفْعَ الْخَلْقِ : قَدْ سَلَّمَ نَفْسَهُ إِلَى يَدِ
كَلْبَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : هُوَ نَاجِيَةٌ عَنْهُ بِحُلِيِّتِهِ
لِهَذِهِ صِفَتُهُ مَنْ يُرِيدُ الْوُقُوفَ فِي اِئْتِجَالِ
الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : أَنْتَ مُهْمُوسٌ
بِمَا حَلَّ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ وَأَوْلِيَايِهِ وَ
مُؤَافِقِهِ مِنْ خَلْقِهِ : تَدْعِي الرُّهُدَ وَأَنْتَ رَاغِبٌ
رُّهُدًا زَمَنَ الْأَقْدَامِ لَهُ : كُلُّ رَعْبَتِكَ فِي
الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ : لَا رَغْبَةَ لَكَ فِي رِبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
وَدُونِكَ وَالْقِيَامِ بَيْنَ يَدَيْ : قَدْ مَحْسُنُ
الْقَلْبِ وَالْأَدَبِ حَقًّا أَدْلَكَ عَلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَعْرَفَكَ الظَّرِيقَ إِلَيْهِ : ائْتِمْ عَنْكَ لِبَاسَ
الْكِبَرِيَّةِ وَالْبَسِ لِبَاسَ الْكَوَاضِعِ : ذُلَّ حَقَّةً
عِزًّا : وَتَوَاضَعْ حَقًّا تَرْكُفَ : جَمِيعٌ مَا أَنْتَ
بِهِ وَعَلَيْهِ كُلُّهُ هَوَسٌ : لَا يَسْطَرُّ اللهُ عَزَّ وَ
جَلَّ إِلَيْهِ : هَذَا الْأَمْرُ لَا يَجْعَلُ بِأَعْمَالِ
الْحَسَنِ : نَبِيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَن يَقُولُ الرُّهُدُ لَهْمُنَا : الْحَقْوَى لَهْمُنَا
لِإِخْلَاصِ لَهْمُنَا : وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ :
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَصِرْ أَرْضًا تَحْتَ

آب و دانہ بن جاتے ہیں اُن سے غیر حاضر نہیں ہوتا۔ اس کا سارا فکر
مخلوق کی بہبودی ہے۔ وہ اپنے نفس کو بھول جاتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے
گویا کہ نہ اس کے نفس ہے نہ طبیعت نہ کوئی خواہش۔ کھانا، پینا، پہنا
سب بھلا دیتا ہے۔ اپنے آپ کو بھولنے والا اور اپنے رب کی مخلوق
کو یاد رکھنے والا بن جاتا ہے اور اپنے قلب کے اعتبار سے اپنے نفس
اور مخلوق سب سے باہر نکل جاتا اور اپنے پروردگار کے ساتھ باقی رہتا
ہے۔ اُس کا سارا فکر بس مخلوق کو نفع پہنچانا ہے۔ اس نے اپنا
نفس اپنے پروردگار کی قضاوت در کے ہاتھ کو سونپ دیا۔ اور اپنے
آپ سے باہر ایک سو ہو لیا۔ یہ ہے کیفیت اس (واعظ) کی جو مخلوق
کے دروازہ تک پہنچ لانے کی خدمت پر قائم ہونا چاہیے۔ تو بواہوس
حق تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور اس کے اولیاء اور اُس کی
مخلوق میں اس کے خاص بندوں سے ناواقف ہے۔ تو دعوائے کرتا
ہے زہد کا حالانکہ رغبت سے بھرا ہوا ہے۔ تیرا زہد اپنا ج ہے کہ اسکے
قدم ہی نہیں تیری ساری رغبت دنیا اور مخلوق کے متعلق ہے اور اپنے
پروردگار کی رغبت تجھ کو ذرا بھی نہیں۔ میرے سامنے کھڑا ہونا اختیار کر
اور اوّل نیک گمانی اور ادب حاصل کرتا کہ میں تجھ کو تیرے رب سے
آگاہ کروں اور اُس تک (پہنچنے) کا راستہ تجھ کو بتاؤں تبکہر کا لباس
اپنے بدن سے اتار اور تواضع کا لباس پہن۔ عاجزی اختیار کرتا کہ
عزت پائے اور تواضع کرتا کہ رفعت نصیب ہو۔ جس حالت پر اور
جس کیفیت میں تو ہے سب ہوس ہی ہوس ہے کہ حق تعالیٰ اس کی طرف
دیکھے گا بھی نہیں۔ یہ بات بدن کے اعمال سے نہیں آیا کرتی بلکہ اوّل
قلب کے اعمال اور اس کے بعد بدن کے اعمال (دونوں ہوں تب)
آیا کرتی ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سینہ کی طرف اشارہ
کر کے فرمایا کرتے تھے کہ زہد یہاں ہوتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ خلا
یہاں ہوتا ہے۔ جو شخص فلاح کا طالب ہو اُس کو چاہیے کہ مشائخ کے

مانگنے لگے تو یہ اس کی حماقت
سے باہر نکال دیا جاتا اور اس
ت ؟ جب تک مومن کے
میں سے کسی کا خوف یا
نہ ہوگا۔ یہ مضمون اس کیلئے
کرنے اور انبیاء و مرسلین
حق تعالیٰ نے کیوں کر
کے مقابل میں اُن کی
فلسفہ معاملات میں کشائش
سے توکل درست ہو جاتا
ن اور انسان اور فرشتہ
صرف حق تعالیٰ یاد
مخلوق سے اتنا بے خبر
ہی نہیں اور ساری
دست کا حکم ہوا ہے اور
اسی پر اس کے انعامات
ر اُسی کے قلب اور
بغوں کے پہاڑوں کو
کے پیغامات ہیں اپنی
کو اٹھا لیتا ہے۔ یہ
حاصل بن جاتا ہے اس کا
طبیعی بن جاتا ہے اس کا
ان کے اور خدا کے
کہ لوگ خدا تک
ہیں۔ یہ مخلوق کا

أَفَلَمْ يَتَفَكَّرْ ۚ مَا صَفَّ هُوَ لَا الشَّيْءُ ۚ هُمْ
 الْتَارِكُونَ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ أَلَمْ يَدْعُوا
 لَهَا ۚ أَلَمْ يَدْعُوا لَهَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى
 الثَّغْرِ ۚ أَلَمْ يَدْعُوا لَهَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى
 دَاخِ مَنْ لَا يَعُودُ إِلَيْهَا قَطُّ ۚ وَدَعَا الْخَلْقَ
 كُلَّهُمْ ۚ وَنُفُوهُمْ مِنْ جَمَلِهِمْ ۚ وَوُجُوهُهُمْ مِنْ رِزْقِهِمْ
 عَرَّ وَجَاهِي ۚ يَجْعَلُ أَحْوَالَهُمْ ۚ كُلُّ مَنْ يُطْلَبُ
 تَحْتَهُ الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَّ مَعَ وَجْهِهِمْ فَهُوَ فِي
 هَوَسٍ وَهَذَا يَأْنِي ۚ أَلَا كَذِبٌ مِنَ الْمُتَكْذِبِينَ
 الْمُتَصَدِّقِينَ عَيْبُ الْخَلْقِ مُشِيرٌ كَوْنُهُمْ لَا تَحْكُمُوا
 عَلَى الْأَشْيَاءِ وَتُشِيرُ كَوْنُهَا وَتَعْمَدُ وَاعْلَمُوا ۚ
 فَيَغْضَبُ عَلَيْهِمْ الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ مُسَبِّحُ
 الْأَشْيَاءِ الْخَائِفُ لَهَا الْمُتَصَرِّفُ فِيهَا ۚ اَعْتَقَادُ
 الْمُتَلَبِّعِينَ لِكِتَابِ اللَّهِ عَرَّ وَجَلَّ وَسَنَرَسُولِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ السَّيْفَ لَا يَقْطَعُ بِطَعْمِهِ
 بَلِ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ بِهِ ۚ وَإِنَّ النَّارَ لَا تَحْرِقُ
 بِطَبْعِهَا ۚ بَلِ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ الْمُحْرِقُ بِهَا ۚ وَإِنَّ
 الطَّعَامَ لَا يَطْبَعُ بِطَبْعِهِ بَلِ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ يَشْبَعُهُ
 وَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُرْوِي بِطَبْعِهِ بَلِ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ
 جَلَّ الْمُرْوِيُّ بِهِ ۚ وَهَكَذَا أَجْمَعُ الْأَشْيَاءِ عَلَى
 اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ الْمُتَصَرِّفُ
 فِيهَا وَبِهَا ۚ وَهِيَ إِلَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَفْعَلُ بِهَا
 مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا كَانَ هُوَ الْفَاعِلُ عَلَى الْحَقِيقَةِ
 فَلَمْ لَا تُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ وَتَتَرَكُونَ
 حَوَائِجَكُمْ ۚ وَتُكَلِّمُونَهُ

قدوس کے نیچے کی زمین بن جائے۔ وہ مشائخ کون سے؟ وہ کہنے لگے
 نے دنیا اور مخلوق کو چھوڑ دیا۔ دونوں کو رخصت کر چکے اور عرش
 سے لیکر فرش تک سب کو الوداع کہہ چکے۔ جنہوں نے ساری چیزوں
 کو چھوڑا اور ایسا رخصت کیا کہ اس کی طرف کبھی واپسی ہی نہ ہوگی۔ انہوں
 نے ساری مخلوق کو رخصت کر دیا اور ان کے نفوس بھی اسی (رخصت
 کردہ) مخلوق میں داخل ہیں۔ ان کی ہستی ہر حالت میں اپنے پروردگار
 کے ساتھ ہے۔ جو شخص اپنے نفس کے موجود ہوتے ہوئے حق تعالیٰ
 کی محبت کا مدعی ہو وہ اور مذہبان میں مبتلا ہے۔ اکثر بنے ہوئے
 عابد و زاہد مخلوق کے بندے اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے والے
 ہیں۔ اسباب پر بھروسہ نہ کرو اور نہ ان کو مشربیک سمجھو اور نہ ان کا
 اعتماد رکھو ورنہ تم پر حق تعالیٰ ناراض ہو گا جو مستبلا سبب
 اور اسباب کا پسند کرنے والا اور ان میں تصرف فرمانے والا
 ہے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
 کے اتباع کرنے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار باطبع قطع نہیں
 کر سکتی (بلکہ حق تعالیٰ کرتا ہے بواسطہ تلوار کے۔ اور آگ باطبع
 نہیں جلاتی بلکہ حق تعالیٰ جلاتا ہے اس کے ذریعہ سے۔ اور کھانا اپنی
 ذات سے (کسی کا) پیٹ نہیں بھرتا بلکہ حق تعالیٰ پیٹ بھرتا ہے
 اس کے واسطے سے۔ اور پانی اپنی طبیعت سے (کسی کو) سیراب نہیں کرتا
 بلکہ سیراب کرنے والا حق تعالیٰ ہے اور پانی واسطہ ہے۔ یہی حال ہے جملہ آسمانی
 کا کوئی جنس کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر اور ان کے واسطے
 تصرف فرماتا ہے اور اسباب اس کے ہاتھ میں آ رہے ہیں کہ ان کے ذریعہ
 سے جو چاہے کرے (خواہ عادت کے موافق وہی کام لے جن کے لئے
 ان کو تجویز کیا ہے یا اس کے خلاف لے لے ہیں) جب کہ نبی والا حقیقت
 میں وہی ہے تو اسے جملہ امور میں تم اس کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے
 اور اپنی ضروریات اسی پر کیوں نہیں چھوڑتے اور اپنی ہر حالت

تَوَحِيدَ لَهُ فِي
 عَلَى كُلِّ عَاقِلٍ
 تَكْفِيهِ إِلَّا
 طَاعَهُ لَا تَصْطَرِ
 النَّصْرَ وَالْحُدْنَ
 نِشَاءُ وَيُذِلُّ
 بِالْعِلْمِ مَنْ نِشَاءُ
 بِالْقُرْبِ مَنْ
 الْجَلْسِ
 وَقَالَ رَفِئَةُ اللَّهِ
 تَجِبَ سَنَةِ سَيِّدِ
 سَأَلَهُ سَائِلٌ
 مَا الْخَوَاطِرُ ۚ
 وَالْهَوَىٰ وَالذُّنُوبُ
 مِنْ جَنْسِ هَيْكَلِ
 لَا تَحْجُزُ إِلَّا إِلَى قَا
 تَأْخُذُ إِلَّا مَنْ
 كَانَ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ
 جَرَمَ يَتَمَلَّى قَلْبًا
 الشَّيْطَانِ وَالْهَوَىٰ
 خَاطِرُ ۚ وَوَلَاخِرُ
 وَلِلنَّفْسِ خَاطِرُ
 عَرَّ وَجَلَّ خَاطِرُ
 جَمِيعِ الْخَوَاطِرِ

لَتَجِدَنَّ لَهُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ أَمْرًا ظَاهِرًا لَا
يُخَالِفُ عَلَى كُلِّ عَاقِلٍ الْعَبْدُ يُضْرَبُ بِالْعَصَا وَ
يُضْرَبُ تَكْفِيهِ إِلَّا شَارَةً ۚ أَطِيعُوهُ فَإِنَّهُ يُعْزِمُ مَنْ
طَاعَهُ ۚ لَا تَعْصُوهُ فَإِنَّهُ يُعْزِلُ مَنْ عَصَا ۚ
الْقَصْرُ وَالْحُدُودُ لَا تَبِيدُ ۚ يُعْزِمُ بِالْقَصْرِ مَنْ
طَاعَهُ ۚ وَيُزِيلُ بِالْحُدُودِ مَنْ يَشَاءُ ۚ يُعْزِمُ
بِالْقَصْرِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيُزِيلُ بِالْحُدُودِ مَنْ يَشَاءُ
يُزِيلُ بِالْقَصْرِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيُزِيلُ بِالْبُعْدِ مَنْ يَشَاءُ

الْجَلْسُ الْحَادِي وَالسِّتُونَ

كَانَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنِّي لَمَّا رَفَعْتُ فِي عَشْرِينَ مِنْ
بِحَبِّ سَنَةِ سِتٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسًا تِي (بَعْدَ كَلَامِهِ)
سَأَلَهُ سَائِلٌ عَنِ الْخَوَاطِرِ فَقَالَ ۚ مَا يَذُرُّكَ
مَا الْخَوَاطِرُ ۚ خَوَاطِرٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالطَّبْعِ
وَالنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ ۚ هُمُكَ مَا أَهْمَكَ ۚ خَوَاطِرُكَ
مِنْ جِنْسٍ هُمُكَ مَا يَفْعَلُ ۚ خَوَاطِرُ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ
لَا يَخْلُصُ إِلَّا إِلَىٰ قَلْبِ خَلِيعٍ عَمَّا سِوَاهُ ۚ كَمَا قَالَ لَا
كَفَّكَ إِلَّا مَنْ وَجَدَ نَامَتًا عِنْدَهُ ۚ إِذَا
كَانَ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَ وَذَكَرُهُ عِنْدَكَ ۚ فَلَا
يُؤْمِرُ بِتَرْكِ قَلْبِكَ مِنْ قُرْبِهِ ۚ وَتَهْرُبُ خَوَاطِرُ
الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَالْخَلِيعِ عَمَّا لَا يُيَا
خَوَاطِرُ ۚ وَلَا خَوَاطِرُكَ خَوَاطِرُكَ ۚ وَلِلْمَلِكِ خَوَاطِرُكَ
وَلِلنَّاسِ خَوَاطِرُكَ ۚ وَلِلْقَلْبِ خَوَاطِرُكَ ۚ وَلِلْحَقِّ
خَوَاطِرُكَ ۚ فَتَحْتَاجُ إِلَيْهَا الصَّادِقُ إِلَىٰ دَفْعِ
جَمِيعِ الْخَوَاطِرِ ۚ وَالسَّكُونِ

میں اسی کو جگانہ دیکھنا کیوں نہیں سمجھتے؟ بات بالکل کھلی ہوئی ہے
کسی صاحب عقل پر بھی مخفی نہیں ہے۔ "شریف کو تو اشارہ ہی کافی ہے
البتہ فلام کو لا کھٹی سے پیٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔" اللہ کی اطاعت
کر دو کیونکہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کو عزت بخشتا ہے اسکی
تافرمانی نہ کر دو کہ جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ اس کو سزا کرتا ہے۔
مدد کرنا اور محروم رکھنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے مدد فرما کر
عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مدد سے محروم رکھ کر ذلیل کر دیتا ہے
جس کو چاہتا ہے علم سے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہبل
سے ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے قرب دیکر معزز بناتا ہے اور
جس کو چاہتا ہے دور فرما کر خوار کرتا ہے۔

اِكْسْهُوسِ مَحَلِسِ

(۱۰۰ رجس ۵۵۶ھ .. مدرستہ ممورہ)

(کچھ تقریر کے بعد جب کہ کسی سائل نے خواطر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا)
تو کیا جانے کہ خواطر کیا ہیں؟ تیرے خواطر تو شیطان و طبیعت و
خوابش نفس اور دُنیا کی طرف سے ہیں۔ تیرا فکر دہی ہے جو تجھ کو بچپن
بنائے۔ تیرے خواطر بھی تیرے فکر ہی کی جنس میں سے ہیں کہ جو کچھ بھی وہ
عمل کر چکا (و بے ہی خطرات پیدا ہوں گے) خاطر حق صرف اسی قلب
میں آیا کرتی ہے جو ماضی سے خالی ہو۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ ہم نہ لیں گے
مگر اسی کو جس کے پاس اپنا مال پائیں گے۔ "جب حق تعالیٰ اور اس کا
ذکر تیرے پاس ہو گا تو لامحالہ تیرا قلب اس کے قرب سے لبریز ہو جائیگا
اور شیطان و خوابش نفس اور دُنیا کے خطرات تیرے پاس سے بھاگ جائیں گے
دُنیا کا خاطر جدا ہے اور آخرت کا خاطر جدا اور فرشتہ کا خاطر جدا اور نفس
کا خاطر جدا اور قلب کا خاطر جدا اور حق تعالیٰ کا خاطر جدا۔ پس اے
سچے طالب تجھ کو مجملہ خواطر کے دفع کرنے اور خاطر حق سے

سائیکس کون سے؟ وہ کہیں
رخصت کر چکے اور عرش
بعضوں نے ساری چیزوں
کے کسی واپسی ہی نہ ہوگی۔ انہوں
نہ نفس بھی اسی (رخصت
ہر حالت میں اپنے پروردگار
دہوتے ہوئے حق تعالیٰ
مبتلا ہے۔ اکثر نے اپنے
کو شریک خدا سمجھنے والے
شریک سمجھو اور نہ ان
ہو گا جو مستقبل اسباب
میں تصرف فرمانے والا
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
تلاوار باطن قطع نہیں
رکے۔ اور آگ باطن
ذریعہ سے۔ اور کھانا اپنی
تعالیٰ پیٹ بھرتا ہے
کے کسی کو سیرا نہیں کرتا
ہے۔ یہی حال ہے مجملہ آہ
اندر اور ان کے واسطے
میں آہ ہیں کہ ان کے ذریعہ
نہی کام لے جن کے لئے
(جب کہ نبی الا حقیقت
رف رجوع کیوں نہیں کہتے
تے اور اپنی ہر حالت

إِلَى خَاطِرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا أَعْرَضَتْ عَنْ
خَاطِرِ النَّفْسِ خَاطِرِ الْهَوَىٰ وَخَاطِرِ الشَّيْطَانِ خَاطِرِ
الدُّنْيَا ۖ جَاءَكَ خَاطِرُ الْآخِرَةِ ۖ ثُمَّ جَاءَكَ
خَاطِرُ الْمَلِكِ ۖ ثُمَّ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَحْيَا ۖ
وَهُوَ الْغَايَةُ ۖ إِذَا أَصَبَ قَلْبُكَ وَقَفَ عِنْدَ الْخَاطِرِ
وَقَالَ لَهُ أَيُّ خَاطِرٍ أَنْتَ ۖ وَهِيَ أَنْتَ ۖ يَقُولُ
لَهُ أَنَا خَاطِرُكَ أَوْ كَذَآءُ ۖ أَنَا خَاطِرُ حَقِّ مَنْ
الْحَقُّ ۖ أَنَا نَاصِحٌ مُحِبٌّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكَ
فَإِنَّا أَحْبَبْنَا ۖ أَنَا السَّفِيرُ ۖ أَنَا حَظُّكَ مِنْ
حَالِ التَّبَوُّةِ يَا عَلَامُ تَعَرَّضْ لِمَعْرِفَةِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ ۖ إِذَا أَكْثَرْتَ
مِنْ طَاعَتِهِ أَعْطَاكَ مَعْرِفَتَهُ ۖ وَلِهَذَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَاعَ الْعَبْدُ رَبَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَاهُ مَعْرِفَتَهُ ۖ فَإِذَا تَرَكَ طَاعَتَهُ
لَمْ يَسْلَمْهَا مِنْهُ بَلْ يَبْقِيهَا فِي قَلْبِهِ لِيُجَنَّبَهَا
عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ يَقُولُ لَهُ مَئِزُّكَ
يَسْعُرُنِي ۖ وَتَفَضَّلْتُ عَلَيْكَ بِهَا ۖ لَمْ تَكُنْ تَعْمَلُ
بِمَا عَلِمْتَ يَا عَلَامُ مَا يَقَعُ بَيْنَكَ مِنَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ يَنْفَاقُكَ وَفَصَاحَتِكَ وَبَلَاغَتِكَ
وَتَضْفِيقِ وَجْهِكَ وَتَرْقِيعِ مَرْقَعَتِكَ وَجَنِّمِ
اَلْكَتَافَكَ وَتَبَاكُيْكَ ۖ كُلُّ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ
وَشَيْطَانِكَ وَشُرَكَائِكَ بِالْحَقِّ وَطَلَبِ الدُّنْيَا
مِنْهُمْ (وَبَعْدَ كَلَامٍ) أَحْقَرُ نَفْسِكَ
وَالْتَمُّ أَمْرَكَ

قرار پانے کی حاجت ہے۔ جب تو خاطر نفس اور خاطر خواہش نفس اور
خاطر شیطان و خاطر دنیا سے منح بھیر لیگا تو آخرت کا خاطر تیرے پاس
آئے گا اور اس کے بعد فرشتہ کا خاطر اور سب کے آخر میں خاطر
حق سبحانہ آئیگا اور وہی اصل مقصود ہے۔ جب قلب درست ہوئے تو وہ
خاطر کے پاس توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون سا خاطر ہے اور
کس کی طرف سے ہے پس وہ جواب دیتا ہے کہ میں فلاں خاطر ہوں۔
میں خاطر حق ہوں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ میں خیر خواہ
دوست ہوں۔ حق تعالیٰ تجھ سے محبت فرماتا ہے لہذا مجھے بھی تجھ
سے محبت ہے۔ میں (شاہی) سفیر ہوں اور احوال نبوت میں سے تیرا
حصہ ہوں۔ صاحبِ نزادہ۔ حق تعالیٰ کی معرفت کے پے
ہو کیونکہ وہ ہر خوبی کی جڑ ہے۔ جب تو اس کی طاعت زیادہ کریگا
تو وہ تجھ کو اپنی معرفت بخشے گا۔ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب اپنے پروردگار کی اطاعت
کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کو اپنی معرفت بخشتا ہے۔ پس جبکہ وہ
اس کی اطاعت چھوڑ بیٹھتا ہے تو معرفت کو اس کے قلب سے چھینتا
نہیں بلکہ اس کو اس کے قلب میں قائم رہنے دیتا ہے تاکہ بروز قیامت
اس کے ذریعہ سے اس پر الزام قائم فرمائے اور کہے کہ میں نے تجھ کو
اپنی معرفت سے ممتاز کیا اور وہ تجھ کو عطا کر کے تجھ پر فضل فرمایا۔
پھر تو نے اپنی آگاہی پر عمل کیوں نہ کیا۔ صاحبِ نزادہ تیرے نفاق
اور طساری و لسانی اور (ریا کاری کے مجاہدہ سے) چہرہ زرد کرنے
کپڑوں میں پیوند لگانے مونڈھے سکڑنے اور رونی صورت بنانے
سے تجھ کو حق تعالیٰ ذرا بھی ہمت نہ آئے گا۔ یہ ساری باتیں تیرے
نفس تیرے شیطان اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے اور اُن سے دنیا
کمانے کی ہوس کے سبب ہیں۔

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) اپنے آپ کو حقیر سمجھ اور اپنے حال کو مخفی کر

وَكُنْ عَلَىٰ ذَٰلِكَ إِلَىٰ أَن يُقَالَ لَكَ تَحَدَّثْ بِنِعْمَةٍ
 رَبِّكَ ۖ كَانَ ابْنُ شَمْعُونَ رَحْمَةً اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا
 جَاءَتْهُ الْكَرَامَةُ يَقُولُ هَذِهِ خَدْعَةٌ هَذِهِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ ۖ وَدَامَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ حَتَّى قِيلَ لَهُ ۖ
 مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَبُوكَ ۖ تَحَدَّثْ بِنِعْمَتِنَا عَلَيْكَ
 قَالَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْ جَاءَتْهُ لِرَبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ أَوْصِنِي ۖ فَقَالَ لَهُ أَوْصِيكَ
 بِي وَبَطْلِي ۖ وَكَثُرَ ذَٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعٌ مَرَّاتٍ
 فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُولُ لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَجَنِّبِهِ مِثْلَ
 الْأَوَّلِ ۖ مَا قَالَ لَهُ أَطْلُبِ اللَّهَ يُكَادِلَا أَطْلُبِ
 الْآخِرَةَ ۖ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَهُ أَوْصِيكَ بِطَاعَتِي
 وَتَرْكِ مَعْصِيَتِي ۖ أَوْصِيكَ بِطَلَبِ فَرْجِي ۖ
 أَوْصِيكَ بِتَوْحِيدِي وَالْعَمَلِ لِي ۖ أَوْصِيكَ
 بِالْإِعْرَاضِ عَمَّا سِوَايَ ۖ إِذَا صَغَمَ الْقَلْبُ وَعَزَّتْ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَن تَكُونَ غَيْرَكَ ۖ وَاسْتَأْذِنْ
 وَأَسْتَوْحِشْ مِنْ غَيْرِهِ ۖ وَاسْتَزَاهِ مَعَهُ وَ
 تَوَبَّ مَعَ غَيْرِهِ ۖ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ لِي أَنِّي مُبَارَكٌ
 فِي مَوَاضِعَ عِبَادِكَ ۖ فَجَعَلْتُ فِي صَلَاتِهِمْ ۖ
 أَنَا نَاجِيَةٌ عَنْ دَجِيمٍ مَا أَنَا فِيهِ ۖ أَنَا خَارِجٌ
 عَنْهُ كَخُرُوجِكَ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَغْنَى
 وَالسَّرِّ ۖ لَا كَرَامَةَ لِي إِنْ أَكُونُ مَعَهُ
 فِي شَيْءٍ مِنْ سَلْبٍ بَدِيءٍ وَتَصَارِيفٍ
 يَا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ
 وَالرَّوَايَا تَعَالَوْا
 ذُقُوا

اور اس پر قائم رہ یہاں تک کہ تجھ کو (خدا ہی کی طرف سے) ٹھکر ہو کہ
 اپنے رب کی نعمت کو ظاہر کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرا
 ظاہر ہوتی تو فرمایا کرتے کہ یہ دھوکہ ہے اور یشتیطانی مکر ہے (تاکہ
 میرے نفس میں میری بزرگی کا خیال ڈال کر مجھ کو تباہ کرے) وہ ہر کرا
 کے متعلق ہی فرماتے ہے یہاں تک اُن سے کہا گیا کہ کون تم اور کون ہمارا
 ابا، ہماری نعمت جو تم پر ہوا کرے اس کو بیان کیا کرو۔ حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مناجات میں عرض کیا کہ
 بارخدا یا کچھ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمکو
 اپنے اور اپنی طلب کے متعلق نصیحت کرتا ہوں۔ چار مرتبہ حضرت موسیٰ
 نے یہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اُن کو یہی ارشاد ہوا اور وہی پہلا جواب ملتا
 رہا۔ نہ توں فرمایا کہ دنیا طلب کرو اور نہ یہ کہ آخرت طلب کرو۔ گویا اُن کو
 یوں ارشاد ہوتا تھا کہ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میری طاعت کرو
 اور معصیت چھوڑ دو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرا قُرب چاہو میں
 تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ مجھ کو واحد دیکھنا سمجھو اور میرے ہی لئے عمل
 کرو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے سوا سب کے سوا پھیر لو۔ جبکہ
 قلب درست اور حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے تو دوسروں کو اوپر
 سمجھنے لگتا ہے۔ اسی سے مانوس ہوتا اور دوسروں سے متوحش ہوتا ہے۔
 اسی کے ساتھ آرام پاتا ہے اور دوسروں کے ساتھ تکلیف دے میرے
 اللہ تو گواہ رہیو کہ میں تیرے بندوں کو ضرورت سے زیادہ نصیحت
 کر چکا اور ان کی بہبودی میں پوری جدوجہد کر رہا ہوں۔ مجملہ اشار (وعظ
 ونصیحت وغیرہ) جن میں مصروف ہوں معنی اور باطن کے اعتبار سے میں ان
 سے یکسو اور جس طرح تم ان سے الگ ہو۔ اسی طرح ان سے علیحدہ
 ہوں۔ (کہ اپنی طرف سے کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتا) اگر میں
 اس کی تدبیر اور اس کے تصرفات میں کسی چیز کے ساتھ بھی خیال ہوا
 تو میرے لئے کوئی عزت نہیں۔ لے مایہ غفلت غلے والو آدمیرے وعظ کا

اور اس پر قائم رہ یہاں تک کہ تجھ کو (خدا ہی کی طرف سے) ٹھکر ہو کہ
 اپنے رب کی نعمت کو ظاہر کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرا
 ظاہر ہوتی تو فرمایا کرتے کہ یہ دھوکہ ہے اور یشتیطانی مکر ہے (تاکہ
 میرے نفس میں میری بزرگی کا خیال ڈال کر مجھ کو تباہ کرے) وہ ہر کرا
 کے متعلق ہی فرماتے ہے یہاں تک اُن سے کہا گیا کہ کون تم اور کون ہمارا
 ابا، ہماری نعمت جو تم پر ہوا کرے اس کو بیان کیا کرو۔ حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مناجات میں عرض کیا کہ
 بارخدا یا کچھ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمکو
 اپنے اور اپنی طلب کے متعلق نصیحت کرتا ہوں۔ چار مرتبہ حضرت موسیٰ
 نے یہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اُن کو یہی ارشاد ہوا اور وہی پہلا جواب ملتا
 رہا۔ نہ توں فرمایا کہ دنیا طلب کرو اور نہ یہ کہ آخرت طلب کرو۔ گویا اُن کو
 یوں ارشاد ہوتا تھا کہ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میری طاعت کرو
 اور معصیت چھوڑ دو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرا قُرب چاہو میں
 تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ مجھ کو واحد دیکھنا سمجھو اور میرے ہی لئے عمل
 کرو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے سوا سب کے سوا پھیر لو۔ جبکہ
 قلب درست اور حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے تو دوسروں کو اوپر
 سمجھنے لگتا ہے۔ اسی سے مانوس ہوتا اور دوسروں سے متوحش ہوتا ہے۔
 اسی کے ساتھ آرام پاتا ہے اور دوسروں کے ساتھ تکلیف دے میرے
 اللہ تو گواہ رہیو کہ میں تیرے بندوں کو ضرورت سے زیادہ نصیحت
 کر چکا اور ان کی بہبودی میں پوری جدوجہد کر رہا ہوں۔ مجملہ اشار (وعظ
 ونصیحت وغیرہ) جن میں مصروف ہوں معنی اور باطن کے اعتبار سے میں ان
 سے یکسو اور جس طرح تم ان سے الگ ہو۔ اسی طرح ان سے علیحدہ
 ہوں۔ (کہ اپنی طرف سے کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتا) اگر میں
 اس کی تدبیر اور اس کے تصرفات میں کسی چیز کے ساتھ بھی خیال ہوا
 تو میرے لئے کوئی عزت نہیں۔ لے مایہ غفلت غلے والو آدمیرے وعظ کا

مِنْ كَلَامِي وَتَوْخُّفًا وَاحِدًا ۚ اِصْغَبُونِي يَبْنَ مَّا
 اَوْ اَسْوَمَا نَعْلَكُمْ تَتَعَلَّمُونَ شَيْئًا يَنْفَعُكُمْ ۚ
 وَتُحْكُمُوا اِلَيْكُمْ مِمَّا كُنْتُمْ تَحْكُمُونَ ۚ هُوَ يَنْتَعِلُ وَنَ
 الْعَالِي فِي صَوَامِعِكُمْ ۚ هَذَا اَلَا مَرَكُوحِي ۚ تَجْعِدُ
 الْفَعْدُ فِي الْخَوَاتِ مَعَ الْجَهْلِ ۚ وَلَيْلَا مَشِ
 فِي كُلِّ الْعِلْمِ وَالْعِلْمَاءِ الْعَمَالِ حَتَّى لَا يَبْقَى
 مَشَى ۚ اَمَشِ حَتَّى لَا تَطَاوِعَكَ سَا قَالَا فَاِذَا
 عَجَزْتَ فَاَقْعُدْ ۚ سِرِّ بِظَاهِرِكَ فَتَقَرَّ بِقَلْبِكَ وَ
 مَعْنَاكَ ۚ اِذَا عَمِيَتْ ظَاهِرًا اَوْ بَاطِنًا وَوَقَفْتَ
 جَاءَكَ الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوُضُوءُ
 اِلَيْهِ ۚ اِذَا انْقَطَعَتْ خُطُوَاتُ قَلْبِكَ وَذَهَبَ
 قَوْلُكَ فِي الشَّيْرِ اِلَيْهِ كَانَ ذَلِكَ عَلَامَةً قُرْبِكَ
 مِنْهُ ۚ فَيَجِيْزُ سِلْمًا وَاسْتَطَرَحَ ۚ اَمَّا بَنِي كَلْ
 صَوْمَعَةٍ فِي الْبَرِّيَّةِ ۚ اَوْ يَقْعُدُ لَكَ فِي الْخُرَابِ
 اَوْ يَرُدُّكَ اِلَى الْعَمْرَانِ ۚ وَتُوقِفُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
 وَالْجَنَّةَ وَالْإِنْسَ وَالْمَلَكَ وَالْأَرْوَاحَ فِي خِدْمَتِكَ
 اِذَا صَمَّ الْقُرْبُ لِعَبْدٍ اَنَّهٗ اِلْوَالِيَّةٌ وَالنِّيَابَةُ ۚ
 وَعَرَضَ عَلَيْهِ جَمِيعُ مَا فِي الْخُرَابِ ۚ وَتَشْفَعُ لَهُ
 الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَمَنْ فِيهِمَا ۚ لِمَكَانِهِ مِنَ
 الْمَلِكِ وَلِصَفَاءِ بَاطِنِهِ وَسِرِّهِ وَتَوَرُّ
 قَلْبِهِ ۚ لَا يَكُونُ الْاِسْلَامُ وَ
 الْاِيْمَانُ عِنْدَ لَفْ عَارِيَةٍ ۚ
 هَذَا اَيْكَلْتُ خَوْفَكَ وَمَوَدَّةَ
 وَصَلَوَاتِكَ وَ
 سَهْرِكَ ۚ

کچھ تو ذائقہ چاہو اگرچہ ایک ہی لفظ کیوں نہ ہو۔ ایک دن یا سہتر بھر تو
 میری صحبت میں رہو کیا عجب ہے کہ وہ بات سیکھ جاؤ جو تم کو سودمند
 ہوگی۔ تم پر افسوس کہ اکثر تم میں ہوس و دہوس ہیں۔ تم اپنے خلوت خانوں
 میں بیٹھے ہوئے مخلوق کی پریش کر رہے ہو۔ یہ (وصول الی اللہ کا مضمون
 جہالت کے کرمض خلوتوں میں بیٹھ جانے سے نہیں آکر تا۔ مخبر پر
 افسوس۔ علم اور علماء باعمل کی تلاش میں اتنا چل کہ طاقت رفتار
 باقی نہ رہے۔ اتنا چل کہ دونوں پنڈ لیاں چلنے سے جواب دیدیں جب
 ٹھک جائے تو بیٹھ جا۔ اول اپنے ظاہر سے چل اس کے بعد اپنے قلب
 اور باطن سے۔ جب تو ظاہر و باطن ہر طرح ٹھک کر بیٹھ جائے گا۔
 (اور کوشش کرنا جو تیرا کام تھا پورا ہو جائے گا تب) حق تعالیٰ کی
 طرف سے قرب اور وصول آئے گا۔ جب تیرے قلب کے قدم بیکار اور
 خدا کی طرف چلنے میں قوتیں ختم ہو جائیں تو تیرے خدا سے قریب ہو جائیگی
 نشانی ہے۔ پس اس وقت (اپنے آپ کو اس کے) حوالہ کرادو (آستانہ) پر
 پڑو۔ خواہ وہ (تجھ کو عابد بنا کر) جنگل میں تیرے لئے خلوت خانہ تعمیر
 فرمائے یا (زاہد و مجرد بنا کر) تجھ کو دیار میں بٹھائے یا تجھ کو (ناسب
 رسول بنا کر) آبادی کی طرف واپس لائے اور دنیا و آخرت و جنات
 و انسان اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت میں کھڑا کرے۔ جبکہ کسی
 بندہ کا قلب درست ہو جائے تو ولایت اور نیابت اس کے پاس
 آتی ہے اور جو کچھ (دینی و دنیوی) خزانوں میں (مال و مستاع)
 ہے سب اس پر پیش کیا جاتا اور اس کے باطن و اندرون کی صفائی
 اور قلب کی نورانیت اور شاہی تقرب کی وجہ سے زمین و آسمان اور
 ان کے باشندے اس کے (ترقی و عمر و صلاح کی خدا سے) سفارش
 کیا کرتے ہیں (اس کا فکر رکھ کہ) اسلام اور ایمان کہیں تیرے
 پاس عاریت نہ ہوں (کہ چھین لئے جائیں) اس (تفکر) کی وجہ سے
 تیرے خوف اور روزہ و نماز اور شب بیداری میں زیادتی ہوگی۔

نہ ہو۔ ایک دن یا ہفتہ بہتر
سیکھ جاؤ جو تم کو سود مند
س ہیں۔ تم اپنے خلوت خانوں
(وصول الی اللہ کا) مضروب
ہے نہیں آیا کرتا۔ تمہارے
اتنا چل کہ طاقت رفتہ
نفس سے جواب دیدیں جب
اس کے بعد اپنے قلب
تھک کر بیٹھ جائے گا۔
(کاتب) حق تعالیٰ کی
رے قلب کے قدم بیکار اور
خدا سے قریب ہو جائیگی
(کے) حوالہ کر اور آستانہ ہا
نبرے لئے خلوت خانہ تعمیر
بھلائے یا تجھ کو (ناسب
دنیا و آخرت و جنات
میں کھرا کرے جب کسی
نیابت اس کے پاس
میں (مال و مستاع)
ان و اندرون کی صفائی
سے زمین و آسمان اللہ
کی خدا سے) سفارش
راہبان کہیں تیرے
س (تفکر) کی وجہ سے
ی میں زیادتی ہوگی۔

هَذَا اِهَامُ الْقَوْمِ عَلَى دُجُورِهِمْ ۖ وَالتَّحَقُّلُ الْوَحْشُ
وَرَأَحْمُوهُمْ فِي حَشَائِشِ الْأَرْضِ وَمَاءُ الْعَذْرَانِ ۖ
وَصَارَ ظِلَالُهُمُ الشَّمْسَ ۖ وَمَصَابِحُهُمُ الْقَمَرَ
وَالصُّوَرُ كَب ۖ دَعَا أَحَدُ الْهَذَّانِ وَالْقَالَ وَ
الْقِيلِ وَرَأَعَاةَ السَّكَالِ ۖ لَا تُكْتَرُوا مِنَ الْقَعُودِ
مَعَ الْيَحْيَيْنِ وَالْأَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ لِغَيْرِ سَبَبٍ
يَأْنِ ذَلِكَ هَوَسٌ ۖ أَكْثَرُ مَا يَجْرَى الْعُكْدُ
وَالْقِيَّةُ بَيْنَ الْفَتَنِ وَالْمُصِيبَةِ ۖ اِخْتِمَانِيَّتُ بَيْنَ
الْفَتَنِ ۖ لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ بَيْنِهِمْ إِلَّا
إِلَى مَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنْ مَصَابِيحِهِ وَمَصَابِيحِ أَهْلِهِ
فَيُحَدِّثُ أَنْ لَا تَبْدَأَ بِالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ
كَلَامُكَ جَوَابًا ۖ إِذَا سَأَلَكَ سَائِلٌ عَنْ شَيْءٍ
يَأْنِ كَانَ جَوَابُهُ مُصْلِحًا لَكَ وَكَه ۖ وَالْأَفْلَا
قِيَّةُ ۖ الْقَوْمُ يَخَافُونَ رَهْمَ عَرَّةٍ وَجَبَلٍ فِي
رَحِيمِ الْأَحْوَالِ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ رَجَلَةٌ ۖ
يَخَافُونَ أَنْ يُؤْخَذُوا عَلَى غُرَّةٍ ۖ يَخَافُونَ أَنْ
يَكُونُوا الْإِيمَانُ عِنْدَهُمْ عَارِيَّةً ۖ أَحَادُ أَفْرَادٍ
يَأْتِيهِمْ مِنَ اللَّهِ مِنْهُ وَنِعْمَةٌ ۖ قَدْ عَلِ
لَوْ تَمُّعُ فِي بَابِ قُرْبٍ ۖ يُؤْذَنُ لَهُمْ بِالْأَحْوَالِ
لَيْلَةٍ ۖ يُرَكَّبُ وَيَتَوَلَّاهُمْ يُصَيِّرُهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءِ
وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ وَأَعْيَانِ خَلْقِهِ ۖ يُصَيِّرُهُمْ
مِنْ شَيْئِهِمْ عِبَادًا ۖ وَسَلَّطَهُمْ يُسَيِّرُهُمْ
فِي الْأَرْضِ ۖ وَيُسَيِّرُ خَلْقَهُمْ فِيهَا ۖ
وَيَجْعَلُهُمْ مِنْ
مُفَرَّدِيَّةٍ

یہی ہے جس سے اللہ نے سراسیمہ ہے اور جنگلی جانوروں میں جہا
شامل ہوئے اور زمین کی گھاس پات (کھانے) اور تالابوں کے
پانی (پینے) میں ان کے شریک ہوئے کہ دھوپ ان کا سایہ بنی اور
چاند ستارے ان کا چراغ رہا۔ زیادہ بک بک اور قیل قال اور
مال کو براہ و کرنا چھوڑو۔ پڑوسیوں، دوستوں اور واقفیت والوں
کے پاس بلاوجہ زیادہ مت بیٹھو کہ یہ ہوا ہوس ہے اکثر جہاں دوا دی ہوئے
ہیں ان میں جھوٹ اور غیبت جلی ہے۔ مصیبت بھی دوہی کے درمیان
پوری ہوتی ہے (ورنہ تنہا آدمی ہر طرح محفوظ رہتا ہے)۔ بحر اپنی اور اپنے
بال بچوں کی ضروری مصاعمتوں کے جن کے بغیر چارہ ہی نہ ہو کسی کو اپنے
گھر سے باہر نہ نکلنا چاہیے۔ کوشش کر کہ گفتگو کی ابتداء تیری طرف
سے نہ ہو اگرے بلکہ تیرا کلام جواب ہے (اور وہ بھی اس طرح کہ جب
کوئی شخص کوئی بات پوچھے تو اگر اس کا جواب دینا تیرے اور اسکے
دونوں کے لئے مصلحت ہو تو جواب دے ورنہ جواب بھی نہ دے۔
اللہ نے ہر حالت میں اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ) وہ (نقرا) کو دیتے ہیں جو کچھ بھی ان سے
دیا جاتا ہے اور ان کے دل خائف رہتے ہیں۔ ان کو خوف لگا رہتا
ہے کہ کہیں اچانک مواخذہ نہ ہو جائے۔ وہ خائف رہتے ہیں
کہ کہیں ان کا ایمان ان کے پاس عاریت نہ ہو (کے لے لیا جائے) اور
خالی ہاتھ رہ جاویں) ان میں بعض ہی بعض ہوتے ہیں جن پر حق تعالیٰ
کی طرف سے (اطمینان دلانے کے) احسانات و انعامات ہوتے ہیں
کہ ان کو اس کے حضوری میں داخلے کی احانت دی جاتی اور وہ ان
سردار بناتا اور خردان کی کار سازی فرماتا ہے۔ ان کو اپنے خاص اپنے
اولیاء اور نائبین انبیاء اور سربراہان و مملوکات میں قرار دیتا اور
ان کو اپنے بندوں کا شیخ و سلطان بنا دیتا ہے۔ زمین میں ان کو
نائب و خلیفہ تجویز فرماتا اور اپنی چنیدہ جماعت میں مگردانتا ہے۔

يَعْلَمُهُمْ مِنْ عِلْمِي وَيُطِيعُهُمْ بِحُكْمِي وَيُكْرِمُهُمْ بِكَرَامَتِي
وَيُمِدُّهُمْ بِإِمْدَادِي ۖ يُعْرِضُهُمْ كَالْمَمْنَةِ وَعَلَيْهِمْ
رِسْقِي قَدْ مَ الْإِيمَانِ فِي قُلُوبِهِمْ وَيَجْعَلُ تَاجَ
الْمَعْرِفَةِ عَلَى رَأْسِ إِيْمَانِهِمْ ۖ أَفَلَا رُحِمْتُمْ
وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ قِيَامُ يَتَيْنَ آيِدُهُمْ
الْأَوْتَارِيقُ تَأْتِي إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ ۖ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَلَكٌ فِي نَفْسِهِ ۖ فَأَعِدْ عَلَى سِرِّ
سَلَاةٍ مَمْلُكَتِهِ ۖ وَيَكُنْ جُنْدَكَ فِي الْأَرْضِ
لِإِصْلَاحِ الْخَلْقِ ۖ مِنْ أَنْفَضَةٍ لِفَعْلِ الْإِنْسِ
يَا قَوْمُ ائْتِعُوا أَثَارَ الْقَوْمِ ۖ لَا يَكُنْ هُمُكُمْ
الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ وَاللَّبْسُ وَالنِّكَاحُ وَجَمْعُ
الدُّنْيَا ۖ فَإِنْ مَعَهُمُ الْعِبَادَةُ وَتَوَلَّاهُمُ الْعَادَةُ
أَطْلُبُوا أَبَابَهُ وَخَيِّمُوا أَهْلَكَ ۖ لَا تَهْمُؤُوا مِنْ
بَابِ الْحَقِّ عَمْرٌ وَجَلَّ لِأَجْلِ الْأَقَاتِ فَلَا تُدْ
يُنْتَهَاهُمْ بِالْبَلَاءِ وَالْأَقَاتِ وَالْأَمْرَاضِ
وَالْأَوْجَاعِ ۖ لِيَتَلَبَّوهُ وَلَا تَبْرَحُوا مِنْ بَابِهِ
لَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ يَتَخَبَّطُونَ وَلَا يَدْرُونَ
مَا يُرِيدُ الْحَقُّ عَمْرٌ وَجَلَّ مِنْهُمْ ۖ أَعْبُدُوهُ ثُمَّ
أَخْلِصُوا إِنِّي عِبَادَتِهِ أَمَا سَمِعْتُمُوهُ كَيْفَ قَالَ وَمَا
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَهُ قَدْ
تَحَقَّقْتُمْ هَذَا أَوْ عَلِمْتُمُوهُ ۖ فَلِمَ تَتْرَكُونِ
عِبَادَتَهُ وَتَتَخَبَّطُونَ فِي الطَّرِيقِ إِلَيْهِ ۖ

كُلُّ مَنْ لَا يَعْبُدُ اللَّهَ

عَمْرٌ وَجَلَّ فَهُوَ

مِنَ الدِّينِ

اپنے علم کا ان کو عالم بنانا اپنے حکم کی گویائی بخشنا، اپنی عزت انرا
سے ان کو نوازنا اور اپنی مدد سے ان کی اعانت فرمنا ہے۔ انکی
مفید اور مضرت چیزوں سے ان کو آگاہ کرتا، ان کے قلوب میں ایمان
کا قدم مضبوط جاتا اور ان کے ایمان کے سر پر معرفت کا تاج رکھتا
ہے۔ تقدیر ان کی قادم بنتی ہے اور انسان و جنات و ملائکہ ان کی
حضوری میں سر و قدر رہتے ہیں۔ فرمان ہائے مشاہی ان کے
قلوب اور باطن کے نام صادر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص
بجائے خود بادشاہ ہے کہ خود اپنی دار السلطنت کے تحت پرٹھا
ہو ہے اور اپنے لشکر کو ابلیس کی کارروائی کے شکست اور مخلوق
کی اصلاح کرنے کے لئے زمین میں (چار طرف) پھیلانے ہوئے
ہے۔ صاحبو، اللہ والوں کے قدموں پر چلو کہ تمہارا فکر کھانے
پینے، پہننے، نکاح کرنے اور دنیا جمع کرنے کے متعلق نہ ہو۔ کیوں کہ
اہل اللہ کا فکر س عبادت کرنا اور عادت کا چھوڑنا ہے۔ اللہ کا
دروازہ ڈھونڈو اور وہیں خیمہ گاڑ دو۔ حق تعالیٰ کے دروازہ سے
تکالیف کے سبب بھاگو مت کہ بلا و آفات اور امراض و تکالیف
سے تو وہ تم کو بچاتا ہے تاکہ (دکھ میں وہ یاد آئے اور) تم اس کے
طالب بنو اور اس کے دروازہ سے ہٹنے نہ پاؤ۔ ان لوگوں میں
سے نہ بنو جو خط کرتے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کو
ان سے کیا مقصود ہے۔ اس کی عبادت کرو۔ اس کے بعد
عبادت میں اخلاص حاصل کرو۔ کیا تم نے سنا نہیں وہ
کیا فرماتا ہے کہ ”میں نے جنات اور انسان کو صرف اسی لئے
پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔“ تم اس مضمون کو حق کہتے
اور جان چکے ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت چھوڑے بیٹھے ہو اور
اس تک پہنچنے والے راستہ میں مجبوظ الحواس بنے ہوئے ہو؟ جو
شخص بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتا وہ انہیں لوگوں میں داخل ہے

بخشتا، اپنی عترت ازانی
انت سر ماتا۔ اکی
ان کے قلوب میں بیان
پر معرفت کا تاج رکھتا
وجہات و ملائکہ ان کے
ہائے مشابہی ان کے
ن میں سے ہر شخص
طنت کے تحت پڑھا
کے شکست اور مخلوق
(ب) پھیلانے ہوئے
کہ تمہارا فکر کھانے
کے متعلق نہ ہو کیوں کہ
چھوڑنا ہے۔ اللہ کا
لے کے دروازہ سے
اور اراض و تکالیف
وے اور تم اس کے
و۔ ان لوگوں میں
کہ حق تعالیٰ کو
کر۔ اس کے بعد
نے سنا نہیں وہ
کی کو صرف اسی لئے
س مضمون کو حق کہتے
چھوڑے بیٹھے ہو اور
بے ہوئے ہو جو
لوگوں میں داخل ہے

لَا يَرْزُقُونَ لِمُخْلِقُوا إِلَهُ الَّذِينَ هُمْ عَلَى قَدَرٍ التَّحْقِيقِ
وَالْحَقِيقَةِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ خُلِقُوا لِلْعِبَادَةِ بِدَرَاهِمِ
يُؤْتُونَ شُحْرَ يُحْيُونَ ۖ فَمَنْ يُحَقِّقُونَ الْعِبَادَةَ
يَا قَلَامُ شُحْرَ أُمُورٍ بَاطِلَةٍ لَا تَنْكُشُ إِلَّا بَعْدَ
وَالْحَقِيقَةِ عَمَّا وَجَلَّ ۖ وَالْقِيَامُ عَلَى بَاطِلٍ
رِغَاءُ الْمُنْفَرِ دِينَ وَالشُّوَابِ الْوُقُوفِ هُنَاكَ ۖ
وَالْوُقُوفُ إِلَى الْحَقِيقَةِ عَمَّا وَجَلَّ ۖ وَادَمَّتِ الْوُقُوفُ
مَحْسِنِ الْأَدَبِ وَالْإِطْرَاقِ ۖ فَتَحَ الْبَابُ فِي
وَجَدَ قَلِيلًا ۖ وَجَدَ بَهْ ۖ مَنْ جَدَّ بَ ۖ وَفَرَّ بَهْ
مَنْ قَرَّبَ ۖ وَتَوَمَّ ۖ مَنْ تَوَمَّ ۖ وَرَفَّ ۖ مَنْ
رَفَّ ۖ وَتَحَلَّ ۖ مَنْ تَحَلَّ ۖ وَحَلَا ۖ مَنْ حَلَا ۖ وَ
تَحَلَّ ۖ مَنْ تَحَلَّ ۖ وَامَنَ ۖ مَنْ امَنَ ۖ وَحَدَّثَ ۖ
مَنْ حَدَّثَ ۖ وَكَلَّمَ ۖ مَنْ كَلَّمَ ۖ يَا غُلَّ فِلِينِ
عَنِ التَّجِيمِ آيَنَ أَنْ تَمَّا بَعْدَ قُلُوبَ بَكْرٍ
بِالْأَمْرِ الَّذِي أَشْبَهَ إِلَيْهِ ۖ تَطْطُونُ أَنْ
لَا مَرَسَلٌ حَتَّى يَحْصُلَ لَكُمْ بِالنَّصِصِ وَ
لِكُلِّ وَالتَّفَاقِ ۖ يَحْتَجُّ هَذَا الْأَمْرُ
إِلَى الصِّدْقِ وَالصَّبْرِ عَلَى مَطَارِقِ
الْقَدْرِ ۖ إِذَا كُنْتَ غَنِيًّا مُعَافَا
مَشْغُولًا بِمَعْصِيَةِ الْحَقِيقَةِ عَمَّا وَجَلَّ
فَتَبَّتْ عَنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِي وَ
الرَّائِثِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۖ وَصَرَّتْ فِي الصَّبْرِ
وَالْبِرِّ ۖ وَطَلَبَتْ وَجَدَ
اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ ۖ

جن کو اس کا پتہ نہیں کہ وہ کیوں پیدا کئے گئے ہیں۔ جو لوگ تحقیق اور
واقعیت کے برسر قدم ہیں انہوں نے جان لیا ہے کہ وہ عبادت
ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور ان کو ضرور مرنا اور مرنے کے بعد زندہ
ہونا ہے لہذا وہ بندہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ صاحبِ خزائن
اس کے بعد باطنی امور کا درجہ ہے جن کا انکشاف حق تعالیٰ تک
پہنچے اور اس کے دروازہ پر کھڑا ہوجانے اور ان چیدہ اور نامان
رسالت سے ملاقات کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے جو وہاں کھڑے
ہوئے ہیں۔ جس وقت توحی تعالیٰ کے دروازہ تک پہنچ جائے گا
اور گردن جھکائے پوسے ادب کے ساتھ ہر وقت وہاں کھڑا رہے گا
تو تیرے چہرہ قلب کے سامنے دروازہ کھول دیا جائے گا اور کھینچ لیا جائے گا
جو بھی کھینچے گا اور قریب کرے گا اُس کو جو بھی قریب کر لیا (لطف کی گود
میں) سلا لیا گا اس کو جو بھی سلائے گا۔ (دہن بنانے کو) اس کا سنگھار کر لیا
جو بھی سنگھار کر لیا۔ سرور لکھا لکھا جو بھی سرور لکھا لکھا۔ زیور پہنا لکھا
جو بھی زیور پہنا لکھا۔ مسرور کر لکھا جو بھی مسرور کر لکھا۔ امن نصیب فرمایا
جو بھی امن نصیب فرمائے گا۔ باتیں کرے گا جو بھی باتیں کرے گا۔ اور کلام
کرے گا جو بھی کلام کرے گا (یعنی حق تعالیٰ شانہ محبوب بنا کر ہر قسم کی
نعمتوں سے تجھ کو مالا مال کر دے گا) اے اصل مزہ سے غافل
تم کہاں ہو؟ جس مضمون کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں تمہارے قلوب
اس سے کس قدر دور پڑے ہوئے ہیں؟ تم یوں سمجھتے ہو کہ بہت آسان
کام ہے حتیٰ کہ بناوٹ اور تصنع اور نفاق سے بھی تم کو حاصل ہوا لکھا
(سو بیخیال خام ہے) اس مضمون کو ضرورت ہے صدق کی اور گز رہائے
تقدیر کے نیچے صبر کرنے کی۔ جب کہ تو تو نگری و عافیت کی حالت
میں معصیت خداوندی میں مشغول ہو۔ اس کے بعد مجملہ معصیتوں
اور جھپی اور کھلی ہر قسم کی لغزشوں سے توبہ کر لے گا اور ذات حق
کی تلاش میں بنوں اور جنگلوں کا رخ کر لے گا تب تیری جانچ کا

بَارَكَ الْاِخْتِيَارُ جَاءَكَ الْبَلَاءُ : فَطَلَبَ
 نَفْسَكَ مَا كَانَتْ فِيهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ :
 فَلَا تَقِيلُ مِنْهَا وَتُعْطِيَا ذَلِكَ : فَإِنْ صَبَرْتَ
 حَصَلَ لَكَ مِلْكُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : وَإِنْ لَمْ
 تَصْبِرْ فَاتَّاهَا ذَلِكَ : يَا تَائِبُ ائْتِ وَأَخْلِصْ
 وَتَرَرَمَعَ نَفْسُكَ اِنْقِلَابًا لِمَا رَوَيْتُ الْبَلَاءُ :
 فَتَرَمَعَهَا أَنْ الْحَقَّ عَمَّ وَجَلَّ يُسْهِرُ كَيْلَهَا وَ
 يُطْغِي هَمَّهَا : وَيُؤْتِعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاَهْلِ
 وَخَيْرِ الْاَنْدَادِ وَالْاَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ : وَاتَّهَ
 يُؤْتِعُ فِي قُلُوبِهِمْ هُمْ الْمَقْتَلُهَا : وَاتَّهَ لَا يَقْرُبُهَا
 أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يَدُ نَوَامِنَهَا : أَمَا سَمِعْتَ
 قَصَّةَ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ عَذَابَهُ وَاصْطِفَايَهُ : وَأَنْ لَا يَنْفَعُ بَعْضُهُ فِيهِ
 حَظٌّ : كَيْفَ أَفْرَدَكَ عَنْ مَالِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ
 وَاتِّبَاعِهِ : وَاقْعَدَكَ فِي لُجْجٍ عَلَى مَوْبِلَةٍ :
 خَارِجًا عَنِ الْعُمْرَانِ : وَلَمْ يَبْقَ عِنْدَكَ مِنْ
 أَهْلِهِ سِوَى زَوْجَتِهِ : فَجَدُّمُ النَّاسِ وَ
 تَأْتِيهِ بِقُوَّتِهِ : ثُمَّ أَذْهَبَ
 لَحْمَهُ وَجَلَدَكَ وَفُوتَ : وَاقْبَلْ
 عَلَيْهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَقَلْبَهُ
 أَرَى عَجَائِبَ قَدْ رَدَّتْ فِيهِ :
 فَكَانَ بَيْنَ كَرَمِهِ
 بِلِسَانِهِ : وَيُنَاجِيهِ
 بِقَلْبِهِ

وقت آئے گا اور (طرح طرح کی) مصیبتیں تجھ پر نازل ہوں گی پھر
 تیرا نفس (تکلیفوں سے گھبر کر) اُس دنیا اور عافیت کا طالب بنے گا جس میں
 پہلے شغول تھا پس تو اس کی اس خواہش کو نہ قبول کیجھو اور نہ اس کو وہ
 (آرام) دیجھو۔ کیونکہ اگر تو (ان امتحانی مصیبتوں پر) صابر رہا تو دنیا
 و آخرت کا ملک تجھ کو نصیب ہوگا۔ اور اگر صبر نہ کیا تو یہ ہاتھ سے جاا
 رہے گا۔ اُسے توبہ کرنے والے (توبہ پر) جہارہ اور مخلص بن۔ اور
 گردش حال و نزولِ آفات پر اپنے نفس کو جہا اور اس کو خوب جتا
 کہ حق تعالیٰ اس کو رات بھر جگائے گا بھی اور دن بھر یہاں بھی رکھے گا
 اور اس میں اور اس کے گنہگاروں اور پڑوسیوں اور یار احباب اور
 واقف کاروں میں جذباتی بھی ڈالے گا۔ اور ان کے دلوں میں اس کی
 طرف سے ناراضی بھی واقع کرے گا کہ ان میں سے نہ کوئی اس کے
 پاس پہنچے گا اور نہ قریب آئے گا۔ کیا تو نے ایوب علیہ السلام کا
 قصہ نہیں سنا کہ جب حق تعالیٰ نے اُن کی محبت و برگزیدگی کو ثابت
 کرنا چاہا اور یہ چاہا کہ اُن میں کسی دوسرے کا کچھ بھی حصہ نہ ہے
 تو (دیکھ) ان کو ان کے مال اور اہل و عیال اور خدام سے کیسا تنہا
 بنا دیا (کہ سب کو ان سے علیحدہ کر لیا) اور ان کو آبادی سے باہر ایک
 ٹوٹی پر چھوٹی ٹری میں لاجھایا اور ان کے متعلقین میں سے کوئی بھی
 ان کے پاس نہ رہا۔ بجز ان کی بی بی کے وہ لوگوں کی خدمت کر کے (کچھ
 ٹکے کماتی) اور خوراک (خرید کر) ان کے پاس لے آتی تھی۔ اس کے
 بعد (مرضِ جذام میں مبتلا فرما کر) ان کا گوشت اُن کی کھال اور
 اُن کی قوت بھی لے لی اور صرف کان آنکھ اور دل بچے دیا۔ ان کے
 متعلق اپنی عجیب و غریب قدرتیں دکھائیں (کہ بکثرت مال اور اولاد
 حشم و خدم والا حسین و رئیس بنیں چند ہی روز میں سخاوت محض
 اور بے مونس و غمگسار بن گیا) بایں ہمہ وہ حق تعالیٰ کو اپنی زبان
 سے یاد کرتے اور اپنے قلب سے اس کے ساتھ مناجات فرماتے اور اپنی

وَكُنِيَ نَجَّابٌ قُلْتُ بِهِ بَصَرٌ ۖ وَرُوحُهُ نَكْرَدٌ
 فِي جَسَدٍ ۖ وَكَانَتْ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَ
 تَزُودُهُ ۖ وَانْقَطَعَ عَنِ الْإِنْسِ ۖ وَالصَّلَ بِهِ
 الْإِنْسُ ۖ انْقَطَعَتْ عَنْهُ الْأَسْيَابُ وَالْحَوْلُ
 وَالْقُوَى ۖ وَبَقِيَ أَسِيرُ خَبَاتِهِ قُدْرَاهُ وَقُدْرَتِهِ
 وَرَادَتِهِ وَسَابِقَتِهِ كَانَ أَمْرُكَ سِرًّا ۖ شَحَرُ
 هَمَارٍ فِي الْإِنْتِمَاءِ عِيَانًا ۖ كَانَ الْأَوَّلُ مُؤَابَاةً وَ
 هَمَارُ الثَّانِي حُلُوجًا طَابَ لَهُ الْعَيْشُ فِي بَلَاءٍ ۖ
 كَمَا طَابَ عَيْشُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَارِهِ
 الْقَوْمُ يَتَعَوَّدُونَ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ ۖ وَكَأَنَّ
 بَلَاءَ عَجُونٍ مِثْلَ إِنْزَعَا حَكْمٍ ۖ الْبَلَاءُ يَخْتَلِفُ
 مِمَّا فِي الْبَلِيَّةِ ۖ وَمِمَّا فِي الْقَلْبِ وَمِمَّا مَعَ
 الْحَلْقِ ۖ وَمِمَّا مَعَ الْخَلْقِ ۖ لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَمْ
 يُوَدَّ الْبَلَاءَ يَأْخُطُ طَيْفَ الْحَيِّ عَمْرٍ وَحَلَّ ۖ هَمَّةٌ
 الْعَالَمِينَ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الْكَرَامَاتُ ۖ وَفِي
 الْآخِرَةِ الْجَنَاتُ ۖ وَهَمَّةٌ الْعَارِفُونَ بَقَاءَ الْإِيمَانِ
 عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا ۖ وَالْخَلَاصُ مِنْ تَارِ اللَّهِ عَمْرٍ وَ
 حَلَّ فِي الْآخِرَةِ ۖ لَا زَالَ هَمَّتُهُ وَشَعْوَتُهُ فِي
 هَذَا ۖ حَمَّةٌ يُقَالُ لِقَلْبِهِ مَا هَذَا ۖ أَسْكَنَ وَ
 أَجْنَبَ ۖ الْإِيمَانُ ثَابِتٌ عِنْدَكَ وَمِنْكَ يُقْبَسُ
 الْمَوْتُ مَوْتُونَ نُورًا لِأَيُّمِهِمْ ۖ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
 مَقْبُولُ الْقَوْلِ ۖ تَكُونُ سَبَبًا لِخَلَاصِ خَلْقٍ
 كَثِيرٍ مِنَ الْعَارِ ۖ تَكُونُ بَيْنَ يَدَي نَبِيِّكَ
 الْإِدَى هُوَ سَبَدُ
 الشَّافِعِينَ ۖ

تجد پر نازل ہوں گی پھر
 یافت کا طائر ہو گا جس میں
 قبول کیجوا اور نہ اس کو وہ
 میں یہاں صابر رہا تو دنیا
 میں نہ کیا تو یہ ہاتھ سے جاتا
 بارہ اور مخلص بن اور
 جہاں اور اس کو خوب جہاں
 روں بھریا سا بھی رکھا
 اور یار احباب اور
 ان کے دلوں میں اس کی
 سے نہ کوئی اس کے
 ایوب علیہ السلام کا
 ست و برگزیدگی کو ثابت
 کا کچھ بھی حصہ نہ ہے
 اور خدام سے کیسا تنہا
 کو آبادی سے باہر ایک
 میں سے کوئی بھی
 کی خدمت کر کے (کچھ
 لے آتی تھی۔ اس کے
 شت ان کی کھال اور
 دل پہنے دیا۔ ان کے
 شرت مال اور اولاد
 روز میں ستواں شخص
 تعلق کو اپنی زبان
 احاطت فرماتے اور اپنی

آنکھ سے اس کی قدرت کے کرشموں کا نظارہ کرتے تھے حالانکہ آپ
 کی رُوح آپ کے بدن کے اندر تڑپا کرتی اور فرشتے آپ پر (ترس
 کھاتے اور) دعائیں مانگا کرتے اور آپ کی زیارت کو آتے تھے آدمی
 سے آپ جدا اور حق تعالیٰ کے ساتھ انسیت میں متصل تھے کہ اسباب
 اور طاقت و زور آپ سے منقطع ہو لیا اور آپ حق تعالیٰ کی محبت
 کے، اس کی تقدیر کے، اس کی قدرت کے، اس کے ارادہ اور علم
 سابق کے قیدی بنے ہوئے رہ گئے تھے۔ اول آپ کا معاملہ پوشیدہ
 تھا کہ کمال صبر سے کوئی واقف نہ تھا اس کے بعد آخر میں علانیہ
 بن گیا۔ اول تلخ تھا اور بعد میں مٹھا سا ہو گیا کہ تکلیف کی زندگی آپ
 کیلئے ایسی لذیذ بن گئی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کی زندگی آگ کے
 اندر لذیذ بن گئی تھی۔ اہل اللہ مصیبت پر صبر کرنے کے خوگر ہوتے ہیں۔
 اور تمہاری طرح مضطرب نہیں ہوا کرتے۔ تکالیف مختلف قسم کی ہوں
 ہیں۔ بعض تو بدن میں ہوتی ہیں اور بعض دل میں اور بعض مخلوق کیستہ
 اور بعض خالق کے ساتھ جس شخص کو کوئی ایذا نہ پہنچے اس میں کوئی بھی
 خوبی نہیں۔ مصائب حق تعالیٰ کے آنکڑے ہیں (کہ ان سے بچ کر جس کو
 اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے کھینچ لیتا ہے) عابد و زاہد کی مراد دنیا میں تو
 کرامتیں ہیں اور آخرت میں جنت۔ اور عارف کا مقصود دنیا میں
 ایمان کا قائم رہنا ہے اور آخرت میں حق تعالیٰ کی آگ سے نجات
 پانا۔ سدا اس کی مراد و خواہش یہی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے
 قلب سے (مخائب اللہ) کہا جاتا ہے کہ یہ کیا (فعلول) خیال ہے؟
 اطمینان و دل جمعی رکھو۔ ایمان تمہارے پاس قائم ہے۔ اور مسلمان تمہارے
 وسیلہ سے اپنے ایمان کے لئے نور حاصل کر رہے ہیں اور فردار تیت
 کو تمہاری شفاعت مقبول اور درخواستیں منظور کی جائیں گی۔ تم
 بہتری مخلوق کے دوزخ سے رہائی کا سبب بنو گے۔ اور اپنے
 نبی کے سامنے ہو گے جو تمام شفاعت کرنے والوں کے سردار ہیں

اَسْئَلُكَ بِغَيْرِ هَذَا : هَذَا اتَوْفِئُكَ بِبَقَاءِ الْإِيمَانِ
وَالْمَعْرِفَةِ وَالسَّلَامَةِ فِي الْعَاقِبَةِ : وَالْمَسْتَوِي مَعَ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ هُمْ
الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ : فَكُلَّمَا كَرَّرَ عَلَيْهِ الْأَمْرَ
أَزْدَادَ خَوْفًا وَحُسْنَ آدَبٍ زِيَادَةً مِنَ الشُّجْرِ
الْقَوْمِ عَقَلُوا مَعْنَى تَوَلَّاهُ عَمْرًا وَجَلَّ يَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ : وَتَوَلَّاهُ لَا يَسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يَسْأَلُونَ : وَتَوَلَّاهُ وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ : عَقَلُوا آتَةً فَقَالَ لِمَا يُرِيدُ
لَا لِمَا يُرِيدُ الْخَلْقُ وَآتَةً كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ :
يُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ : وَيَرْزُقُ وَيَصْنَعُ : وَيُعِزُّ وَ
يُذِلُّ : وَيُعِزُّ لِدُيُولِي : وَيُمِيتُ وَيُحْيِي : وَ
يُعْطِي وَيَقْصُرُ : وَيُعْطِي وَيُسَمُّ : لَا قَرَارَ لِقُلُوبِ
الْقَوْمِ مَعَ اللَّهِ عَمْرًا وَجَلَّ : يُغَيِّرُهُمْ وَيَبْدِلُهُمْ
يُقَرِّبُهُمْ وَيُبْعِدُهُمْ : يُقِيمُهُمْ وَيَقْعُدُهُمْ :
يُعِزُّهُمْ وَيُذِلُّهُمْ : يُعْطِيهِمْ وَيَنْتَقِصُهُمْ :
الْأَحْوَالُ تَتَغَيَّرُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ عَلَى قَلَامِ
تَحْقِيقِ الْعِبَادِيَّةِ وَحُسْنَ الْآدَبِ وَالْإِهْرَاقِ
أَللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْآدَبِ مَعًا وَمَعَ
خَوَاصِّكَ مِنْ خَلْقِكَ : لَا تَبْتَلِنَا
بِالتَّعَلُّقِ بِالْأَسْبَابِ الْإِعْتِمَادِ عَلَيْهَا :
فَهِتْ عَلَيْنَا تَوْحِيدَ نَاكَ وَ
تَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ : وَتَعَدَّيْنَا بِكَ :
وَرَدَّ الْخَوَاصِّ :
إِلَيْكَ :

(پس اس فکر کو چھوڑو اور) دوسرے کام میں لگو۔ یہ دستاویز ہے
عاقبت کی سلامتی اور ایمان معرفت کے قائم رہنے اور مخلوق کے
خواص یعنی انبیاء و مرسلین و صدیقین کے ساتھ چلنے کی۔ پس جوں جوں
ان پر بار بار اس کا اظہار کیا جاتا ہے وہوں وہوں ان کا خوف اور
حُسنِ ادب بڑھتا اور شکرگزاری میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ والے
حق تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب سمجھ چکے ہیں کہ ”وہ جو چاہتا ہے
کر دیتا ہے“ اور اس کے اس ارشاد کا کہ جو کچھ بھی وہ کرے اس سے
اس کی باز پرس نہیں ہو سکتی اور لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ اور اس کے
اس ارشاد کا کہ تم چاہ بھی نہیں سکتے۔ مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو
پروردگار ہے سب سے جہاں کا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ جو کچھ
بھی خود چاہتا ہے کرتا ہے۔ نہ یہ کہ جو مخلوق چاہے (وہ کرے)
نیز یہ کہ ہر وہ ایک جہاں میں ہے۔ (کسی کو) اگے بڑھاتا
ہے (کسی کو) پیچھے ہٹاتا ہے۔ کسی کو رفعت دیتا ہے۔
کسی کو پستی۔ کسی کو عزت بخشتا ہے کسی کو ذلت۔ کسی کو معزول
کرتا ہے کسی کو بحال۔ کسی کو مارتا ہے کسی کو چلاتا ہے۔ کسی کو توگر
بناتا ہے کسی کو مفلس۔ کسی کو دیتا ہے اور کسی سے ہاتھ روکتا ہے۔
اللہ والوں کے دلوں کو حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ قرار ہی نہیں وہ
ان کو متغیر و متبدل کرتا رہتا ہے کہ (کبھی) قریب کرتا ہے کبھی بعید کبھی
کھڑا کرتا ہے اور کبھی بٹھاتا ہے۔ کبھی عزت دیتا ہے کبھی ذلت۔ کبھی
عطا فرماتا ہے اور کبھی ہاتھ روکتا ہے۔ ان پر حالات آتے آتے بدلتے
ہیں مگر وہ گردن جھکائے سچی بندگی اور حُسنِ ادب کے قدم پر لپکتے
کھڑے رہتے ہیں۔ یا اللہ ہم کو اپنے ساتھ اور اپنی مخلوق میں اپنے
خاص بندوں کے ساتھ حُسنِ ادب نصیب فرما۔ ہم کو اسباب کی
وابستگی اور ان پر اعتماد کرنے میں مبتلا نہ کر۔ اپنے لئے ہماری توجہ
اور اپنے اور ہمارا توکل اور اپنے ساتھ ہماری توکلری اور

لَا تَبْتَلِنَا بِأَقْوَالِنَا وَاعْمَلِنَا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِهَا
عَاوِلَانَا بِكُرْمِكَ وَتَجَاوِزْ لَكَ وَمَسَاكِينِكَ أَيْمِينَ
طَرِيقِ الْحَقِّ كَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ ۖ كَيْسَ فِيهَا سَبَبٌ
لَيْسَ فِيهَا مَعْلُومٌ ۖ كَيْسَ فِيهَا جَهَّةٌ وَكَابٌ ۖ
لَيْسَ فِيهَا وَجُودُ الْغَالِقِ ۖ أَلْبَيْنِيهِ مَعَ الدُّنْيَا وَ
الْقَلْبِ مَعَ الْآخِرَى ۖ وَالسِّرِّ مَعَ الْمَوْلَى ۖ أَلَسْتُ
حَاكِمًا عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبِ حَاكِمًا عَلَى النَّفْسِ
الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ حَاكِمًا عَلَى
الْبَيْنِيَةِ ۖ وَالْجَوَارِحِ حَاكِمًا عَلَى الْخَلْقِ ۖ إِذَا
قَمَّ هَذَا دَعَاكَ لِلْعَبْدِ صَارَ الْحَيُّ وَالْإِنْسُ وَ
الْمَلَكُ نَحْتًا أَدْنَى مَقْصِدُ الْكُلِّ قِيَامًا وَهُوَ
قَائِمٌ فِي دَسْتِ الْقُرْمِذِ يَا مُنَافِقُ مَا يَفْعَمُ هَذَا
بَيْنَكَ وَبَيْنَ قَاتِكَ وَكَصَلُوكَ ۖ أَنْتَ تُزَيِّنُ مُوسَكَ
تُزَيِّنُ مَوْلَكَ فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ تُزَيِّنُ قُبْلَةَ يَدِكَ ۖ
أَنْتَ مَشُومٌ عَلَى نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَ
عَلَى مَنْ تُرْسِيهِ وَتَأْمُرُهُ بِاتِّبَاعِكَ أَنْتَ مُرَاهٍ
وَتَجَالٍ وَنَهَابٍ عَلَى أَمْوَالِ النَّاسِ ۖ لَا جَرَمَ
لَا تَكُونُ لَكَ دَعْوَةٌ تُجَابَةُ ۖ وَلَا مَوْضِعٌ
فِي قُلُوبِ الصِّدِّيقِينَ قَدْ أَضَلَّكَ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ سَوَّ
تَرَى إِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ تَرَى رِجَالَ الْحَقِّ عُرُوجًا عَلَى
الْجَبَلِ وَالْبَحْرِ ۖ وَأَنْتَ عَلَى حِمَا الْفَكْرِ تَرَى وَارِكًا لَهُمْ ۖ
يَأْخُذُكَ دَعَا الشَّيَاطِينِ وَالْأَبَالِسَةِ ۖ اجْتَبَدُوا
أَنْ لَا يُعْلَقَ عَنْ قُلُوبِكُمْ بَابُ فُرْجَةٍ ۖ كُنُونَا
عُقَلَاءَ مَا أَشْرَمَ عَلَى
شَيْءٍ ۖ

تیری طرف حاجتوں کو ٹوٹانا ہمارے لئے متحقق فرمائے۔ ہم کو ہمارے
اقوال اور اعمال کے امتحان میں مت ڈال اور ان پر ہم سے مواخذہ
نہ کر۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم اور درگزر اور چشم پوشی کا معاملہ فرماتے ہیں
حق قلم کا راستہ وہ راستہ ہے جس میں نہ مخلوق ہے نہ اسباب نہ
اپنی واقفیت ہے اور نہ کوئی سمت یا دروازہ۔ نہ اس میں کسی مخلوق کی
ہستی۔ بس بدن دُنیا کے ساتھ اور دل آخرت کے ساتھ اور باطن
موتی کے ساتھ۔ باطن حاکم ہوتا ہے قلب پر اور قلب حاکم ہوتا ہے نفس
مطمئنہ پر۔ اور نفس مطمئنہ حاکم ہوتا ہے بدن پر اور اعصاب بدن حاکم
ہوتے ہیں مخلوق پر۔ جب بندہ کے لئے صحیح اور کامل ہو جاتا ہے
تو جنات و انسان اور فرشتے اس کے زیر قدم ہو جاتے ہیں۔ کہ سب
(دست بستہ) کھڑے ہوتے ہیں اور وہ مسند قرب میں بیٹھا ہوا۔
اسے منافق یہ بات تیرے نفاق اور تصفی سے ہاتھ نہیں آسکتی
تو اپنے ننگ و ناموس اور مخلوق کے دلوں میں اپنی مقبولیت
اور اپنی دست بوسی کی ترقی و پروش میں لگا ہوا ہے۔ تو دنیا
و آخرت دونوں میں اپنے نفس کے لئے بھی منحوس ہے اور ان کے
لئے بھی جن کی پروش کر رہا اور جن کو اپنے اتباع کا حکم
دے رہا ہے۔ تو یا کار و حبال اور لوگوں کے اموال کا ڈاکو
ہے۔ پس ضرور ہے کہ نہ تیری کوئی دعا مقبول ہو اور نہ
صدیقین کے قلوب میں تیری جگہ ہو۔ تجھ کو اللہ نے علم
دیکر گمراہ بنایا۔ جب غبار ہٹلیگا تو تجھ کو نظر آئے گا
کہ تو گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ جب (غفلت کا) غبار
کھلیگا تو مردان خدا کو گھوڑوں اور ساندنیوں پر سوار دیکھے گا اور خود لگے
پیچھے ایک شکستہ حال گدھے پر ہوگا کہ شیطان اور ابلیسوں کی خواہی
تجھ کو تمام رہی ہوگی۔ کوشش کرو کہ اس کے قریب کا دروازہ ہمارے قلوب
سے بند نہ کر لیا جائے۔ سمجھدار بنو تمہاری حالت کچھ بھی نہیں۔

م میں لگو۔ یہ دستاویز ہے
کے قائم رہنے اور مخلوق
ساتھ چلنے کی۔ پس جوں جوں
س و دس اُن کا خوف اور
ن ہوتی ہے۔ اللہ والے
کے ہیں کہ وہ جو چاہتا ہے
کچھ بھی وہ کرے اس سے
باز پرس ہوگی۔ اور اس کے
ریہ کہ اللہ ہی چاہے جو
نے سمجھ لیا کہ وہ جو کہ
مخلوق چاہے (وہ کرے)
" (کسی کو) آگے بڑھنا
و رفعت دیتا ہے۔
کو ذات کسی کو معزل
کو جلاتا ہے۔ کسی کو تو گھر
ی سے ہاتھ روکتا ہے
ساتھ فرار ہی نہیں وہ
رب کرے بھی بعید بھی
ہے بھی ذلت۔ کبھی
حالات ازلے بدلے
ن ادب کے قدم پانچ
راہی مخلوق میں اپنے
ما۔ ہم کو اسباب کی
کر۔ اپنے لئے ہماری توجہ
ری تو نگرانی اور

اَصْبَحُوا شَيْخًا عَالِمًا حَكِيمًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِ
 يَدُ لَكُمْ عَلَيْهِ مَنْ رَأَى الْمُطْلِعَ لَا يُفْلِحُ
 مَنْ لَا يَصْحَبُ الْعُلَمَاءَ الْعَمَّالَ فَهُوَ مِنْ بَيْضِ
 التُّرَابِ لَا ذِيكَ لَهُ وَلَا أَمْرَ لَهُ اَصْحَبُوا
 مَنْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ
 وَاحِدٍ مِنْكُمْ اِذَا جَنَّ اللَّيْلُ وَتَامَ الْخَلْقُ وَ
 سَكَتَ اصْوَاتُهُمْ فَلَيْقَهُمْ وَلَيْتَوَهَّاءُ وَلَصَلَّ
 رُكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ ذِكْنِي عَلَى عَبْدٍ مِنْ
 عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدْخُلَ
 عَلَيْكَ وَيُعَرِّفَنِي طَرِيقَكَ السَّبِيلَ لَا بُدَّ
 مِنْهُ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَادِرًا
 عَلَى أَنْ يَهْدِيَ إِلَيْهِ بِلا اُنْشَاءِ
 كُونُوا عُقْلَاءَ مَا أَنْتُمْ عَلَى شَيْءٍ
 تَكْتُمُوا مِنْ غَفْلَةٍ تَكْمُرُ قَالَ
 السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ
 ضَلَّ قَتَشَ عَلَى مَنْ
 يَكُونُ مِرَاةَ لَوْحَةٍ دِيكَ
 كَمَا تَنْظُرُ فِي الْمِرَاةِ وَ
 تُسَوِّي وَجْهَ ظَاهِرِكَ
 وَغَمَامَتِكَ وَشَعْرِكَ
 كُنْ عَاقِلًا لَيْسَ هَذَا
 الْهُوسُ يَقُولُ
 مَا أَحْتَاجُ إِلَى
 مَنْ يُعَلِّمُنِي

صحبت اختیار کرو ایسے شیخ کی جو حکم خداوندی اور علم لدنی کا ہوا
 ہو کہ وہ تم کو اس کا راستہ بتائے۔ جو فلاح دہندہ کو دیکھو گا
 نہیں وہ فلاح بھی نہ پائے گا۔ جو علماء باعمل کی صحبت اختیار
 نہ کرے وہ خاکی اندھے کہ نہ اس کے لئے مریض ہے (جس کی
 طرف وہ منسوب کیا جائے) اور نہ ماں ہے (جو اس کو چھاتی
 سے لگا کر پرورش کرے) اس کی صحبت اختیار کرو جس کو حق تعالیٰ
 کی صحبت نصیب ہے۔ جب رات کا اندھیرا چھا جائے اور ساری
 مخلوق سو جائے اور (بول چال کی) آوازیں بند ہو جائیں تو تم میں
 سے ہر شخص کو چاہیے کہ اٹھے اور روضہ کر کے دو رکعت پڑھے اور
 دعا مانگے کہ ”اے میرے پروردگار اپنے نیک اور مقرب
 بندوں میں سے کسی بندہ پر مجھ کو مطلع کر تاکہ وہ مجھ کو تجھ پر
 اطلاع بخشنے اور مجھ تیرے راستے سے واقف بنائے“ سب کے بغیر
 چارہ نہیں۔ (لہذا وصول حق کے لئے شیخ کا دامن پکڑنا لازمی ہے)
 حق تعالیٰ قادر تھا کہ انبیاء کے بغیر بھی ہدایت دے دیتا (مگر دنیا
 چونکہ عالم اسباب ہے اس لئے ان کو سبب ہدایت بنا کر بھیجا) سمجھا
 بنو۔ تم کسی حالت پر بھی نہیں۔ اپنی غفلتوں سے ہوشیار ہو۔ (اور
 بیعت و صحبت مشائخ کو بے ضرورت مت سمجھو) جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جس نے اپنی جائے کو
 کافی سمجھا وہ گمراہ ہوا“ ایسے شخص کی تلاش کر جو تیرے دین کے
 چہرہ کے لئے آئینہ بنے جس طرح کہ اس آئینہ میں تو نظر کرتا اور
 اپنے ظاہری منہ اور دستار اور بالوں کو برابر کیا کرتا ہے۔ (اسی
 طرح مرشد کی صحبت میں تجھ کو اپنے دین کا منہ نظر آئے گا۔
 اور اس کو بنا سنوار سیکھا) صاحب عقل بن۔ یہ ہوس کیا دہلیا
 ہے (کہ بیعت کو فضول سمجھتا ہے) تو کہتا ہے کہ مجھے ایسے
 شخص کی حاجت نہیں ہے جو مجھ کو تعلیم دے، حالانکہ

وَقَدْ قَالَ السَّيِّئُ
 الْهُوسُ مِنْ مِرَاةِ
 مِرَاةِ لَوْحَةٍ دِيكَ
 فِي مِرَاةِ كَلَامِهِ
 هَذَا الْهُوسُ
 أَنْ يَزِيدَ كَرَمِي
 وَمَنْ كَوْنَهُمْ وَكَ
 لَا يَنْقُصُ
 الدَّعْوَةُ مَا يَزِيدُ
 ذَرَّةً هَذَا الشَّ
 اُمْرُ تَعْرِيفِ
 سَأَلَ بَدَلًا مِنْ
 الْأَمْرُ مَا يَزِيدُ
 وَالْمَرْءُ مَا يَزِيدُ
 يَصْلُحُونَ إِلَى حَا
 سَوَالٍ لَا يَسْأَلُ
 الْمَهَارَةَ يَصْبِرُ
 تَارَةً لِحَالِهِمْ
 بِالذَّعَاءِ
 اُرْزُقْنَا خَا
 الْأَحْوَالِ
 وَالذِّكْرُ
 مُحْتَاطٌ
 الْحِفْظُ
 فِي

وَقَدْ كَانَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 الْمُؤْمِنُ مِرَاةً الْمُؤْمِنِينَ إِذَا صَحَّ إِيمَانُ الْمُؤْمِنِ
 صَارَ مِرَاةً لِلْخَلْقِ يَحْشَرُونَ وَيُجَوِّدُونَ وَجْهَهُ أَدْيَا لَهُمْ
 فِي مِرَاةِ كَلَامِهِ وَقَدْ رُئِيَ وَالْقُرْبُ مِنْهُ أَيْشُ
 هَذَا الْهَمْسُ كُلُّ سَاعَةٍ تَسْأَلُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 أَنْ يُزِيدَ كَرَمِي مَا كُؤِلَكُمْ وَمَشَرَّوْكُمْ وَلَوْ سَكَمَ
 وَمَكُوْكُمْ وَكَرَزَ إِفْكُكُمْ هَذَا الشَّيْءُ لَا يُزِيدُ
 وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَكُونُ مَعَكُمْ كُلُّ دَاخٍ مُّجَابٍ
 لِلْعَوَةِ مَا يُزِيدُ الرِّزْقَ ذِكْرُهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ
 ذِكْرُهُ هَذَا الشَّيْءُ مَمْرُومٌ مِنْهُ إِذَا شِئْتُمْ لَوْ لَبِثَا
 أَوْ تَمْرُومٌ وَإِنَّهُمَا عَمَّا هُمُ مِنْهُ لَا تَشْتَاوَا
 بِمَا لَا بُدَّ مِنْ تَجَنُّبِهِ لِأَنَّهُ يَمْنَعُ كَرَمَ حَبِيبِهِ
 الْأَسَامُ يَكُنِي فِي أَوْقَاتِهَا الْمُؤَخَّرَةِ أَتَحْوَمُ مِنْهَا
 وَالْمَرْءُ مَا يُحْبَوْنَ وَمَا تَكْرَهُونَ الْقَوْمُ
 يَصْلُونَ إِلَى حَالٍ لَا يَنْبَغِي لَهُمْ فِيهَا دُعَاءُ وَلَا
 سُؤَالٌ لَا يَسْأَلُونَ فِي جَلْبِ الْمَصْلَحَةِ وَلَا دَفْعِ
 الْمَهَارَةِ يَصِيرُ دُعَاؤُهُمْ بِأَمْرٍ مِنْ حَيْثُ قُلُوبُهُمْ
 تَأْتِيهِ لَاحِظُهُمْ وَتَأْتِيهِ لَاحِظُ الْخَلْقِ فَيُنْطَقُونَ
 بِاللَّعَاءِ وَهُمْ فِي غَلَبَةِ عَمَلِهِمْ
 أَرْزُقْنَا حَسَنَ الْأَدَبِ مَعَكَ فِي جَمِيعِ
 الْأَحْوَالِ يَصِيرُ الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ
 وَاللَّيْلُ كُلُّهُمُ الطَّاعَاتِ جِبِلَّةً
 مُّخْتَلِطَةً بِلُحُومِهِمْ وَدَمِهِمْ ثُمَّ يَجِيشُهُ
 الْحِفْظُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ

زندگی اور علم لدنی کا تقاضا
 صلاح دہندہ کو دیکھ گھا
 بار بادل کی صحبت امتیاز
 لئے مرغ ہے (جس کی
 ہے جو اس کو چھتاتی
 اختیار کرو جس کو حق تقاضا
 میرا چھا جائے اور ساری
 بند ہو جائیں تو تم میں
 دو رکعت پڑھے اور
 اپنے نیک اور مقرب
 کرنا کہ وہ مجھ کو تجھ پر
 بنائے سب کے بغیر
 دامن بکرا لازی ہے
 بیت دے دیتا (مگر دنیا
 ہدایت بنا کر بھی) سمجھا
 سے ہوشیار ہو۔ اور
 ست سمجھو جناب
 جس نے اپنی لئے کو
 جس کو جترے دین کے
 آئینہ میں تو نظر کرتا او
 ابر کیا کرتا ہے۔ (اسی
 کا منہ نظر آئے گا۔
 بن۔ یہ ہوس کیا دہیا
 کہتا ہے کہ مجھے ایسے
 تعلیم دے، حالانکہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان
 دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ جب مومن کا ایمان صحیح ہو جاتا ہے
 تو وہ ساری مخلوق کے لئے آئینہ بن جاتا ہے کہ وہ اس کی زیارت
 کے اور اس کے پاس آنے کے وقت اس کی (صاف اور سچی) گفتگو
 کے آئینہ میں اپنے دین کے منہ دیکھتے ہیں۔ یہ (فضول) ہوس کیسی؟
 تم ہر وقت حق تعالیٰ سے اسی کا سوال کرتے رہتے ہو کہ تمہارے کھانے
 تمہارے پانی تمہارے کپڑے تمہاری بی بی اور تمہارے رزق میں
 ترقی دے۔ حالانکہ یہ ایسی چیز ہے کہ تمہارے ساتھ سارے
 مستجاب الدعوات بندے میل کر بھی دعائیں کریں تو نہ اس میں
 زیادتی ہوگی نہ کمی۔ رزق تو نہ ذرہ بڑھے گا اور نہ ذرہ برابر گھٹے گا
 اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اس کام میں لگو جس کے کرنے کا
 تم کو حکم ہوا ہے۔ اور اس سے باز رہو جس کی ممانعت ہوئی ہے۔
 اور جس کا خود ہی آنا ضروری ہے۔ اس میں مشغول مت ہو کیونکہ
 اس کے لانے کا تو وہ تمہارے لئے ضامن ہو چکا ہے۔ سارے
 مقسوم اپنے اوقات معینہ پر خود آجائیں گے خواہ شیریں ہوں یا
 تلخ اور تمہارے پسندیدہ ہوں یا ناگوار۔ اللہ والے ایسی حالت
 پہنچ جاتے ہیں کہ وہاں نہ ان کے لئے دعا باقی رہتی ہے نہ درخواست
 نہ وہ تحصیل منفعت کا سوال کرتے ہیں نہ دفع مضر کا۔ ان کی دعا
 باعتبار قلب صرف حکم کی تعمیل میں رہ جاتی ہے۔ کبھی اپنی ذات
 کے لئے اور کبھی مخلوق کے لئے۔ پس وہ دعائیہ کلمات زبان سے
 نکالتے ہیں۔ حالانکہ اس سے غائب ہوتے ہیں (کہ اس کو مقصود
 بالذات نہیں سمجھتے) یا اللہ ہم کو اپنے ساتھ تمام حالتوں میں
 حسن ادب نصیب فرما۔ اس کا روزہ نماز اور ذکر اور جملہ عبادتیں
 اس کی طبیعت بن جاتی ہیں کہ اس کے گوشت اور خون سے گھل جاتی
 ہیں اس کے بعد اس کے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کی حفاظت اس کے پاس

لَا يُفَارِقُهُ قَيْدُ الْحُكْمِ وَلَا لَحْظَةٌ ۖ وَهُوَ مِنْ وَرَاءِ
ذَلِكَ ۖ يَصِيرُ الْحُكْمُ كَالْمَرْكَبِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِيهِ
يَسِيرُ فِي بَحْرِ قُدْرَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَا يَزَالُ
يَسِيرُ فِيهِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى سَاحِلِ الْآخِرَةِ إِلَى
سَاحِلِ بَحْرِ اللُّطْفِ وَيَدُ الْفَرْقِ فَهُوَ تَارَةً
مَعَ الْخَلْقِ وَتَارَةً مَعَ الْخَائِقِ ۖ شَغْلُهُ وَتَعَبُهُ
مَعَ الْخَلْقِ وَرَاحَتُهُ مَعَ الْخَائِقِ ۖ وَيُكَلِّمُكَ
مُنَافِقٌ مَا عِنْدَكَ مِنْ هَذَا أَخْبَرُكَ وَيُكَلِّمُكَ
لَيْسَ فِي أُمُورِكَ مِنْ هَذَا شَيْءٌ ۖ يَا قَعُودَانِي
الضَّوَامِ وَالْخَلْقِ بَلْ قُلُوبُهُمْ ۖ مَا تَسْمَعُونَ صَوْرَتِي
عَلَيْكُمْ وَإِلَيْكُمْ ۖ إِنْكُمْ تَسْمَعُونَ قَوْلَ تَعَالَى الْآبَاءِ
مَا أَعَامِلُكُمْ وَأَخَاطِبُكُمْ سُوءٌ أَدَبَكُمْ وَأَفْعَلُكُمْ
بَلْ أَرْفَقُ بِكُمْ بِرَفِقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِأَذْنِ وَلَا
تَهْرَبُوا مِنْ خَشْيَتِي كَلَامِي ۖ فَمَا ذَلِكُ مِنِّي ۖ
إِنِّي أَنْظِرُ بِمَا أَنْظَرْتُ ۖ يَا غُلَامُ الْقَوْمِ
يُؤَاصِلُونَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهُمْ عَلَى قَدَرِ الْخَوْفِ وَالْحَذَرِ ۖ
يَخَافُونَ مِنْ سُوءِ الْعَاقِبَةِ ۖ يَجْهَلُونَ عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ فِيهِمْ وَعَاقِبَةُ أَمْرِهِمْ ۖ قَوَّاصِلُوا الضِّيَاءَ
بِالظَّلَامِ حُرْنًا وَكَابَةً وَبُكَاءً ۖ مَعَ دَوَامِ
الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَجَمِيعِ
الطَّاعَاتِ ۖ ذَكَرُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ
بِقُلُوبِهِمْ وَالسِّنِّ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا
وَصَلُوا إِلَى الْآخِرَةِ
دَخَلُوا الْجَنَّةَ ۖ

آتی ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی شریعت کی پابندی اس سے جدا نہیں
ہوتی۔ حالانکہ وہ اس سے پرے ہو جاتا ہے (کہ حفاظتِ حق ہی اس سے
کام لیتی رہتی ہے) حکمِ شرعی گویا اس کی کشتی بن جاتا ہے اور وہ اُس کے
اندیشہ ہوتا ہے کہ قدرت پروردگار کے سمندر میں چلتا ہے اور ہر
وقت چلتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ساحلِ آخرت تک آگتا ہے اور
لطف و دستِ قرب کے سمندر کے کنارہ پہنچتا ہے۔ پس وہ
مخلوق کے ساتھ ایک بار ہوتا ہے تو خالق کے ساتھ ہزار بار اس کا
شغل اور اس کی محنت مشقت مخلوق کے ساتھ ہے اور اس کی راحت
خالق کی معیت میں۔ تجھ پر افسوس لے منافق مجھ اس کی مطلق تفتیت
نہیں۔ تجھ پر افسوس کہ ان باتوں میں سے تیرے معاملات میں کوئی چیز
بھی نہیں۔ اے مخلوق کو دلو میں بھرے ہوئے خلوت خانوں میں بیٹھنے والو
کیا میری چیخ و پکار اور مٹو پچو تم کو سنائی نہیں دیتی۔ تم بہرے ہو
اٹھو اور اب بھی کچھ نہیں جگڑا ہے۔ میں تمہارے ساتھ بڑاؤ
اور خطاب تمہارے سوا اور افعالِ تدبیر کے موافق نہیں
کردن گا۔ بلکہ بہ شفقتِ خداوندی اس کے حکم سے تمہارے ساتھ
نرمی برتوں گا۔ میسرِ سخت کلامی سے بھاگو مت (اور بدگمان نہ
بنو) کیونکہ وہ میسرِ طرف سے نہیں ہے۔ میں توجس طرح بکھوایا
جاتا ہوں اسی طرح بولتا ہوں۔ صاحبزادہ اہل اللہ حق تعالیٰ
کی عبادت میں رات کو دن سے ملائے اور باوجود اس کے وہ
خوف اور اندیشہ کی حالت میں رہتے ہیں کہ ان کو ڈر لگا رہتا ہے
سورِ خاتمہ کا۔ وہ اپنے متعلق اور اپنے خاتمہ اور انجام کے متعلق علم
خداوندی سے ناواقف ہیں۔ لہذا باوجود صوم و صلوة اور حج اور
جملہ عبادتوں کے صُرن و غم اور گریہ میں رات دن لگے رہتے ہیں وہ
اپنے رب کا اپنی زبانوں اور تلوپ سے ذکر کرتے رہتے ہیں۔ لہذا
جب وہ آخرت میں پہنچیں گے توجنت میں داخل ہوں گے۔ اور

وَرَأَوْا وَجْهَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ امَّتَهُ لَهُمْ
 حَمْدُهُ عَلَى ذَلِكَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
 عَنَّا الْحَزْنَ هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادُهُ وَهُمْ سَائِدَةٌ
 لَهُمْ وَشُيُوخُهُمْ وَرُؤَسَاؤُهُمْ وَأُمَرَاؤُهُمْ
 مُؤَكَّدُهُمْ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا
 الْحَزْنَ إِنَّ الدُّنْيَا قِلَّةٌ الْآخِرَةُ إِذَا دَاوَسَكَ قُلُوبُهُمْ
 إِلَى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فَصَادَقُوهُ مَفْتُوْحًا وَ
 الْمُرَاكِبُ مُزْدَحَمَةٌ لَهُمْ قِيَامٌ مُصْطَفُونَ مُنْتَظَرُونَ
 يُسَبِّحُونَ عَلَيْهِمْ وَيُطَرِّقُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
 فَيَدْخُلُونَ إِلَى دَارِ الْقَرْنِ فَيَذَرُونَ مَا لَعَيْنَ رَأَتْ
 وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ يَقُولُونَ الْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا حَزْنَ الْبُعْدِ حَزْنَ الْحِجَابِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ كَيْفَمَا أَشْغَلْنَا بِالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْخَلْقِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْطَفَا نَارَ النَّفْسِ وَأَخْتَارَنَا الْقُرْآنَ
 وَأَذْهَبَ عَنَّا حَزْنَ الْإِنْقِطَاعِ عَنْهُ حَزْنَ الْإِسْتِعْجَالِ
 الْغَيْرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنَا الْإِنْقِطَاعَ الْيَتِيمَ
 لَوْ رَزَقَنَا الْغَفُورُ شَوْرًا يَا عَلَّامُ إِذَا أَحْكَمْتَ الْإِيمَانَ
 فَصَلِّتَ إِلَى دَارِ الْمَعْرِفَةِ ثُمَّ إِلَى وَادِي الْعِلْمِ ثُمَّ إِلَى
 دَارِ الْفَنَاءِ عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ إِلَى الْوُجُودِ بِحَقِّ
 لَوْلَاكَ وَلَدَهُمْ فَيُخَلِّدُونَ بِرُؤُوسِهِمْ حَزْنَكَ فَالْحِفْظُ
 بِحَقِّكَ وَالْحِمَاةُ بِحَقِّكَ وَالْوَفَاقَةُ بِحَقِّكَ
 بِإِلَهِكَ وَالْمَلَائِكَةُ تَسْبِيحُ حَوْلَكَ وَالْأَنْدَادُ تَأْتِيكَ
 تُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاكِي بِكَ الْخَلْقَ
 وَنَظَرَاتُهُ تَرَعَاكَ وَتَجَنَّبُكَ إِلَى دَارِ قُرْبِكَ وَ
 الْإِنْسُ بِهِ وَالْمَلَائِكَةُ لَهُ

ذاتِ حق کا دیدار نصیب ہو گا اور اپنی عزت انسانی دیکھیں گے
 اس پر اس کی حمد کریں گے۔ اور کہیں گے کہ شکریہ اللہ کا جس نے ہم
 (خاتمہ و انجام فکر و غم فرم کر دیا۔ اور حق تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے
 بھی ہیں جو ان مسلمانوں کے سرِ آوردہ اور مشائخ و اکابر اور ان کے
 افسر اور بادشاہ ہوں گے۔ وہ یوں عرض کریں گے کہ شکریہ اللہ کا
 جس نے آخرت سے قبل دنیا ہی میں ہم سے غم دور فرمادیا۔ جب ان کے
 قلوب اپنے رب کے دروازہ پر پہنچیں گے تو اس کو کھلا ہوا پائیں گے۔ اور
 سواروں کے گردہ در گردہ کو کھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے صف بستہ
 کھڑے ہوئے اپنی آمد کے منتظر پائیں گے۔ جو ان کو سلام کریں گے اور
 ہٹو چوکتے ہوئے آگے آگے چلیں گے۔ پس وہ قریب کے مکان میں داخل
 ہوں گے اور وہ بہار دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ سنی اور نہ
 کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا (اس وقت وہ) عرض کریں گے کہ شکریہ
 اللہ کا جس نے ہم سے دور فرمایا دُوری کا غم اور محرومیت کا غم، اللہ کا شکریہ
 کہ ہم کو دنیا اور آخرت اور مخلوق میں مشغول نہ بنایا، شکریہ اللہ کا جس نے ہم کو
 اپنی ذات کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے قریب کیلئے اختیار کیا اور ہم سے دور فرمایا
 اپنی جہدائی کا غم اور اعیار میں مشغولیت کا غم، شکریہ اللہ کا جس نے اپنے ساتھ کیلی
 ہم کو نصیب فرمایا۔ واقعی ہمارا پروردگار بڑا ہی بخش بار و قد دان ہے۔ صابرا
 جب تو ایمان مضبوط کر لیا تو خاتم معرفت تک پہنچ جائیگا اس کے بعد علم لدنی کی
 وادی پھر اپنی اور مخلوق کی ہستی سے خنایت کی وادی پر پہنچے گا اور اس کے بعد خدا
 کے ساتھ ہستی ہوگی نہ کہ اپنے ساتھ اور نہ مخلوق کے ساتھ۔ یہاں سے وقت تیرا غم
 دور ہو جائے گا۔ حفاظتِ حق تیری خام بنے گی۔ حمایتِ تھ کو محیط ہوگی تو حق
 ہٹو چوکتے ہوئے تیرے آگے ہوگی۔ فرشتے تیرے چار طرف چلیں گے۔ اور راج
 طبقات آئیں گی اور اسلام علیکم کہیں گی۔ حق تعالیٰ مخلوق پر تجھ سے خیر
 فرمائیگا اس کی نگاہیں تیری پاسبانی کریں گی اور تجھ کو کھینچیں گی۔ اس کے
 قریب کے گھر کی جانب اور اس کے ساتھ انس و مناجات کی جانب۔ جو

حَابٍ مَنْ قَعَدَ عَنِّي مَنْ غَيْرِ عَذَابٍ ۖ وَيْلَكَ تَزَاحُمُنِي
فِي مَقَامِي الَّذِي قَدْ أَقَمْتُ فِيهِ ۖ مَا تَقْدِرُ ۖ مَا يَقَعُ
بِيَدِكَ عَنِّي ۖ وَمَنْ أَحْتَمِلُهُ ۖ هَذَا أَشْيَءٌ يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا
عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ ۖ وَمَا نُنْزِلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ۖ الْغَيْثُ
يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَنْظُرُهُمْ مِنْهَا الْقُنَادُ
هَذَا إِلَّا مَرَّ يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ الْغُلُوبِ
فَتَهْتَرُ وَتَنْتَبُ ۖ مِنْ كُلِّ حَيْرٍ ۖ تَنْتَبُ الْأَسْرَارُ
وَالْحِكْمُ وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّوَكُّلُ وَالتَّوَجُّعُ وَالتَّقَرُّ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَصِيدُ هَذَا الْقَلْبُ فِيهِ
أَشْجَارٌ وَأَشْجَارٌ ۖ يَصِيدُ فِيهِ كَيْفَانِي وَفَقَارِي
وَمِحَارٌ وَأَلْهَارٌ وَجِبَالٌ ۖ يَصِيدُ بِحُجْمِ الْأَرْضِ
وَالْجَنِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْأَرْوَاحِ ۖ هَذَا أَشْيَءٌ مِنْ
وَرَاءِ الْعُقُولِ ۖ قَدْ رُفِعَتْ خُصْمَةٌ ۖ وَإِلَّا دَكَاؤُ
عِلْمٍ يَسْتَأْذِنُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهُوَ لَا حَادٍ
أَفْرَادٍ مِنْ خَلْقِهِ ۖ اجْهَدُوا ۖ أَنْ تَقْعُوا فِي
شَبَكَةِ كَلَامِي ۖ فَعُودِي وَكَلَامِي شَبَكَةٌ ۖ أَنْتَظِرُ
وُقُوعَ وَاحِدٍ مِنْكُمْ فِيهَا ۖ إِنَّمَا السَّمَاءُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ ۖ لَا سَمَاطِي ۖ أَجِيبُونِي بِحُكْمِ اللَّهِ ۖ الْغُفُورِي حَقٌّ
أَحْمِلُكُمْ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الصِّدْقُ دَارِي
الْحَقِّ ۖ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْكَذِبُ دَارِي الشَّيْطَانِ ۖ
الْحَقُّ شَيْءٌ وَالْبَاطِلُ شَيْءٌ ۖ وَكَلَامُهُمَا ظَاهِرَانِ عِنْدَ
كُلِّ مَوْءٍ مِنْ يَنْظُرُ بِبُورٍ بِمَكَانِهِ ۖ تَنْعُونَ الذِّكَاةَ
يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ۖ وَأَنْتُمْ تَخْفَى عَلَيْكُمْ الصَّادِقُ
مِنَ الْكَاذِبِ ۖ أَلَمْ يَحِثُّ مِنَ الْبُطُولِ ۖ

عذر کے بغیر مجھ سے الگ ہوا وہ برباد ہوا۔ تجھ پر افسوس کہ جس مقام پر
میں کھڑا ہوں اس میں میرا مقابلہ کرتا ہے تیری اتنی طاقت نہیں ہے اور
نتیجہ اس مقابلہ سے تیرے ہاتھ کچھ آسکے۔ یہ چیز زمین کی طرف آسمان
سے نازل ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں
جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اس کو معین معتمد پر
آتاتے ہیں۔ بارش زمین کی طرف آسمان ہی سے اتر کر تری ہو۔ اس
بعد اس کی روئیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ مضمون بھی قلوب
کی زمین کی طرف آسمان ہی سے اترتا ہے۔ پس وہ ہر قسم کی خوبی سے
اُگنے اور لہلہانے لگتے ہیں کہ اسرار و حکمتیں اور توحید و توکل
اور مسابجات و قرب حق کے نبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تلب
(ایسا باغ) بن جاتا ہے جس میں قسم قسم کے درخت اور پھل ہوتے ہیں
اس میں بڑے بڑے جنگل اور بن اور مسند اور نہریں اور پہاڑ ہوتے
ہیں۔ وہ انسان و جنات اور ملائکہ و ارواح کے جمع ہونیکا مقام
بن جاتا ہے۔ یہ ایک چیز ہے جو عام عقول سے بالا ہے۔ محض
قدرت ہے اور ارادہ و علم ہے جو حق تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔
اور یہ اس کی مخلوق میں خاص ہی خاص انفراد کو نصیب ہوتا ہے۔
کوشش کرو کہ میرے وعظ کے جال میں آپھنسو۔ میرا بیٹھنا اور وعظ
کہنا ایک جال ہے۔ میں منتظر رہتا ہوں کہ کوئی تم میں سے اس میں
آپھنسے۔ یہ دسترخوان تو خدا کا ہے نہ کہ میرا۔ اللہ تم پر رحم کرے میرا
کہنا مان لو۔ میرا اتباع کرو کہ میں تم کو اٹھا کر دروازہ حق تک لے
جاؤں۔ صدق حق تعالیٰ کی طرف بولا ہے اور شیطان کذب کی
طرف بولا ہے۔ حق بھی ایک چیز ہے اور باطل بھی ایک چیز ہے۔ مومن
کے نزدیک دونوں ظاہر ہیں جن کو اپنے ایمان کے نور سے دیکھ لیتا ہے
اے باشندگان عراق تم کو ذکاوت کا دعویٰ ہے اور پھر بھی تم
بچے اور جھوٹے اور برسر حق اور برسر باطل میں تمیز نہیں کرتے۔

تَنْكُرُ بِكُمْ عَائِدٌ عَلَيْكُمْ وَأَنَا لَا أُبْكِي بِذَلِكَ
الرَّيْدُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُ جَنَّتَهُ وَلَا
مَنَاتٍ مِنْ تَارِهِ ۝ بَلْ يُرِيدُ وَجْهَهُ فَحَسْبُ ۝
وَمَنْ يَرْجُ مِنْهُ ۝ وَيَخَافُ مِنْ بَعْدِهِ عَتَمَةُ
أَنَّ أَسِيرَ الشَّيْطَانِ وَالْهَوَى وَالنَّفْسِ وَ
الَّذِي آوَى السَّمَوَاتِ ۝ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ قَلْبُكَ
فِي قَبْرِ ۝ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ ۝ اللَّهُمَّ خَلِّصْهُ مِنْ
أَسْرِهِ ۝ وَخَلِّصْنَا أَمِينٌ عَلَيْكُمْ بِالْعَزِيمَةِ وَالْأَعْمَالِ
فِي الرُّخْصَةِ ۝ مَنْ كَرَّمَ الرُّخْصَةَ وَتَرَكَ الْعَزِيمَةَ
صَحَّتْ عَلَيْهِ مِنْ هَلَاكِ دِينِهِ الْعَزِيمَةُ لِلرَّجَائِ
بِهَا زَكُوبُ الْخَطَرِ وَالْأَشَقُّ وَالْأَمَرُ ۝ وَ
الرُّخْصَةُ لِلصَّبِيَّانِ وَالنَّسْوَانِ بِرَأْيِهَا الْأَسْمَلُ
أَفْلَا مَعْلَمٌ عَلَيْكَ بِالصَّعَةِ الْوَلِّ ۝ لَا تَصِفُ
الرَّجَالَ الشُّجْعَانَ ۝ وَكَأَرِقِ الصَّعَةِ الْآخِرِ
أَنَّ صَفَّ الْأَجْبَانِ

۝ اسْتَحْدِمْ هَذِهِ النَّفْسَ
وَعِزُّهَا الْعَزِيمَةُ ۝ وَأَتَاهَا مَا حَمَلَهَا تَحْتَلُّ
الرُّغْمِ النَّصَابَ فَإِنَّهَا تَنَامُ وَتُلْقِي الْأَحْمَالَ عَنَاهَا
وَتَرْكُهَا بَيْنَا عَنْ أَسَانَا وَبَيْنَا عَنْ عَيْنِكَ ۝ هِيَ عَبْدُ
مَوْلَاكَ تَعْلَمُ الْأَشْفَالَ إِلَّا بِالنَّصَابِ لَا تُشْفِيهِمَا إِلَّا
وَأَعْلَمْتَ أَنَّ الشَّيْبَ لَا يُطْفِئُهَا وَهِيَ تَعْمَلُ فِي
مَالِكَةِ شَيْبَةٍ ۝ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
كَثِيرَ الْعَامَةِ كَثِيرَ الْأَكْلِ وَكَانَ يَمُتُّ إِذَا أَشِيدَ

تہاے جھٹلانے کا نقصان تم ہی پر پڑے گا۔ اور مجھے اس کی پروا بھی نہ ہو جو
حق تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے وہ نہ اس کی جنت کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ اس کی
دو بخ سے ڈرتا ہے بلکہ صرف اسی کی ذات چاہتا اور اس کی دُوری سے خائف
رہتا ہے۔ تو شیطان و ہوی اور نفس و دُنی اور خواہشات کا قیدی بنا ہوا
ہے اور تجھے خبر نہیں۔ تیرا قلب قید میں پڑا ہوا ہے اور تجھے اطلاع نہیں۔ یا اللہ
اس کو اس کی قید سے رہائی دے اور ہم کو بھی خلاصی نصیب فرما۔ آمین۔
عزیمت کو اختیار کرو اور رخصت سے اعراض کرو۔ جو شخص رخصت کا پابند
ہوتا اور عزیمت کو چھوڑ دے اُس کا دین برباد ہو جانے کا اس پر اندیشہ
عزیمت مردوں کے لئے ہے کیونکہ وہ خطرناک و دشوار اور تلخ شے کا اختیار
کرنا ہے (جس کی بہت مردہی کر سکتے ہیں) اور رخصت بچوں اور عورتوں
کے لئے ہے، اس لئے کہ اس میں سہولت زیادہ ہے (اور ضعیفوں کے لئے
سہولت ہی شایان ہے) صابرا جزا وہ پہلی صف کو اختیار کرے کیونکہ وہ بہت
وہلے مردوں کی صف ہے۔ اور پچھلی صف سے علیہ رہ کہ وہ کم ہمتوں کی
صف ہے۔ اس نفس کو خدمت کار سمجھ اور عزیمت کا خوگر بنا، کیونکہ جس قدر
تو اس پر عزیمت کا بوجھ لائے گا وہ اس کا تحمل ہو جائے گا۔ اس کے اوپر
سے لاشی مت اٹھا ورنہ وہ سو جائے گا۔ اور بوجھ اپنے اوپر سے پھینک دے گا
اس کو اپنے دانتوں کی سپیدی اور سفید آنکھیں مت دکھا کر مسکرانے
اور پیار کی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگے) اس لئے کہ وہ نہایت بد غلام
ہے کہ لاشی کے بغیر کام ہی کر کے نہ دیکھا۔ اس کو پیٹ بھر کر کھانا مت دے
مگر اس وقت جبکہ تجھ کو یقین ہو جائے کہ شکم سیری اس کو سرکش نہ بنا دے گی
اور اب وہ پیٹ بھر نے کے مقابلہ پر کام بھی پورا ہی کر لے گا۔ سفیان ثوری
رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی بہت کرتے تھے اور کھاتے بھی بہت تھے اور جب
سہ شریعت میں احکام کے دو درجہ ہیں ایک وہ کہ جن سے عبادت کا اجر زیادہ اور دوسرا
دو بالا ہوتا ہے، اس کو عزیمت کہتے ہیں۔ اور دوم وہ جن سے اجر کم ہوتا ہے مگر عمل صحیح

ہو گیا۔ مثلاً لڑائی کی باندی اور کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہے۔ اور کبھی پڑھنا بلا عزمیہ پڑھ کر پڑھ لینا رخصت ہے کہ شرعاً امانت ہے پس دن کے متعلق مردوں کو
رخصت کی صحت اختیار کرنی چاہیے کہ وہی مشقت اٹھانا مردوں کا کام ہے۔ مردوں کی طرح کاہل و کمزور کی رخصت پر اکتفا نہ کرنا چاہیے۔ ۱۲۔ منہ

پر افسوس کہ جس مقام
اتنی طاقت نہیں ہے اور
پینہ زمین کی طرف آسمان
کو کوئی چیز بھی ایسی نہیں
س کو معین مستدار پڑ
سے اتر کر تہی ہو اس
طرح یہ مضمون بھی طلب
وہ ہر قسم کی خوبی سے
ہیں اور توحید و توکل
نے ہیں۔ یہ تلب
ت اور پھل ہوتے ہیں
اور نہریں اور پہاڑ ہوتے
ج کے جمع ہونیکا مقام
ول سے بالا ہے۔ محض
کے لئے مخصوص ہے
اور کو نصیب ہوتا ہے۔
سو۔ میرا بیٹھا اور دھڑ
تی تم میں سے اس میں
را۔ اللہ تم پر رحم کرے پڑ
اکر دروازہ حق تک لے
اور شیطان کذب کی
بھی ایک چیز ہے۔ مومن
کے نور سے دیکھ لیتا
دعویٰ ہے اور پھر بھی تم
میں تمیز نہیں کرتے

أَشْبَحَ الرَّبُّ بِحُجَّتِهِ ۖ إِنَّهُ الرَّبُّ حُجَّتُهُ ۖ ثُمَّ
يَقُومُ إِلَى الْعِبَادَةِ ۖ فَيَأْخُذُ مِنْهَا حَظًّا ۖ وَآثَرًا ۖ عَنْ
بَعْضِهِمْ أَنَّهُ ۖ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ النَّزْرِي أَكَلَ
حَقَّهُ مَقْتَهُ ۖ ثُمَّ صَلَّى وَبَكَى حَتَّى رَحِمَتْهُ ۖ لَا تَقْتَدِرُ
سُفْيَانُ فِي كَثْرَةِ الْأَكْلِ ۖ وَالتَّكْدِيرِ فِي كَثْرَةِ
عِبَادَتِهِ ۖ فَلَسْتُ سُفْيَانَ ۖ لَا تَشْبَعُ نَفْسُكَ كَمَا
كَانَ يُشْبِعُهَا ۖ فَلَسْتُ تَمْلِكُهَا كَمَا كَانَ هُوَ يَمْلِكُ
نَفْسَهُ ۖ اجْتَمَعَتْ فِي هَجْرِ الْحَرَامِ وَالْتَقَى مِنَ
الْحَلَالِ ۖ زَاهِدٌ فِي الْكُلِّ عِنْدَ قُوَّةِ إِيْمَانِهِ ۖ
وَأَيْقَانِهِ ۖ فَصَيَّرَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا
تَحَقَّقَ زُهْدَكَ أَعْطَاكَ ۖ وَأَنْعَمَ عَلَيْكَ ۖ أَمَا
بِوِاسِطَةِ أَوْ بِمَجْلَى التَّكْوِينِ فِي يَدِ قَلْبِكَ ۖ لَا
كَلَامَ حَتَّى تَصِيرَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا مِنْ
عِبَادِ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ إِلَّا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ نُبِيٍّ وَ
الْمُحَلُّوْطِ وَالشَّهَوَاتِ وَالشَّيَاطِينِ ۖ لَا مِنْ عِيْدٍ
حَيْثُ الْجَاهُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالتَّقْيِيدِ بِأَقْبَالِهِمْ
وَرَادَّ بَارِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ ۖ هَذَا أَشْيَءٌ لَا
يَصْلُحُ ۖ مَا يَشْئُرُ قَلْبَكَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
خُطُوَةً وَاحِدَةً ۖ وَأَنْتَ مَعَ نَفْسِكَ فِي بَيْتِ
طَبْعِكَ وَهَوَاكَ ۖ إِنْ أَرَادَ أَبَدَ الدَّهْرِ
مُقْبِلًا بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ ۖ هَذَا إِلَى مَتَى ۖ تَعْلَمُ
مَتَى الْخُلَاصَ مِنْ مُؤَرَّدِهِمْ يَا جَاهِلًا ۖ كَيْفَ
يَرَى قَلْبَكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُلَانٌ
بِالْخَلْقِ ۖ كَيْفَ تَرَى بَابَ

المجاہد

شکم سیر ہو جاتے تو کہات بیان کیا کرتے تھے کہ حبشی کا پیٹ خوب
بھر وادراس کو خوب رگیدو۔ کیونکہ حبشی تو گدھا ہے (کہ جتنا زیادہ کھلاوے
اُسی قدر زیادہ بوجھ لادے گا) اس کے بعد آپ عبادت کے لئے کھڑے ہوئے
پس اُس کا پورا حصہ لیتے تھے۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے
ہیں کہ "میں نے سفیان ثوریؒ کو دیکھا انھوں نے اتنا کھایا کہ مجھے اُن سے
نفرت ہو گئی اس کے بعد نماز اور گریہ میں مشغول ہوئے تو ایسا ہوئے کہ
مجھے اُن پر ترس آگیا" زیادہ کھانے میں حضرت سفیانؒ کا اقتدار مت
اور ان کی کثرت عبادت میں ان کا اقتدار کر کیونکہ تو سفیانؒ نہیں ہے
(کہ زیادہ کھا کر کام کر سکے) تو اپنے نفس کو بیٹ بھرت کھلا جیسا کہ
سفیانؒ کھلایا کرتے تھے (اس لئے کہ تو نفس پر اتنی قدرت نہیں رکھتا
جتنی وہ اپنے نفس پر قدرت رکھتے تھے۔ ترک حرام اور قلیل حلال کی
کوشش کر۔ اپنے ایمان و یقین کے قوی ہو جانے کے وقت سب ہی میں
زہد اختیار کر کہ اللہ کے بندگان خاص میں سے بن جائے گا۔ جب تیرا
زہد تحقق ہو جائے گا تو وہ تجھ پر عطا و انعام فرمائے گا۔ خواہ بواسطہ
اور خواہ تیرے قلب کے ہاتھ میں نکوین سوئے کر۔ جب تک کہ تونہ وہ خدا
نہ بن جائے کہ نہ مخلوق و اسباب کا بندہ ہے نہ دنیا و لذات و خواہشات
و شیطاں کا۔ نہ مخلوق کے نزدیک جاہ کی طلب کا اور نہ ان کی توجہ
اور نہ توجہی اور مدح و مذمت کا بندہ ہے۔ اس وقت تک واعظ
بننا جائز نہیں کہ اس سے کچھ بھی کام نہ چلے گا۔ جب تو اپنے نفس کیستہ
اپنی طبیعت و خواہش نفس کے گھر میں پڑا رہے گا تو تیرا قلب ایک قدم
بھی حق تعالیٰ کے دروازہ کی طرف نہ چل سکیگا۔ میں تجھ کو دیکھتا ہوں
کہ ہر وقت مخلوق اور اسباب کا پابند ہے۔ آخر یہ کب تک ہلے گا و ان
ان کی قید سے رہائی مجھ سے سیکھ۔ تیرا قلب حق تعالیٰ کو کس طرح
بیچھ سکتا ہے حالانکہ وہ مخلوق سے لبریز ہے۔ جامع مسجد کا دروازہ
تجھ کو کیسے نظر آسکتا ہے حالانکہ تو اپنے گھر میں بیٹھا ہو ہے جب تو

قَالَتْ قَاتِلِي فِي بَيْتِكَ ۖ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنْ دَارِكَ
وَأَمَّاكَ وَوَلَدَكَ رَأَيْتَ بَابَ الْجَنَّةِ ۖ كَمَا
اسْتَفْلَكْتُ الْكُلَّ وَرَأَى ظَهْرَكَ رَأَيْتَ ۖ هَكَذَا
مَدُمْتُ مَعَ الْخَلْقِ لَا تَرَى الْخَالِقَ ۖ مَا دُمْتُ مَعَ
الْأَيَّامِ لَا تَرَى الْآخِرَةَ ۖ مَا دُمْتُ مَعَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى
رَبَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ إِذَا أَخْرَجْتَ عَنِ الْكُلِّ نَقِي
مِنْكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا مِنْ حَيْثُ الظُّمُورَةُ
لَنْ يَمُنَّ حَيْثُ الْعَصَا ۖ أَلْعَمَلُ لِلْقُلُوبِ وَالْمَعَانِي
لَا سِرَّ إِلَّا نَقُومُ أَعْرَضُوا عَنْ أَعْمَالِهِمْ ۖ نَسُوا
حَسَنَاتِهِمْ ۖ وَلَمْ يُطِلبُوا الْعِوضَ عَلَيْهِمْ ۖ وَلَا
عَمَلُ أَهْلِهِمْ دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضِيلَةٍ لَا يَمَسُّهُمْ
لَيْلًا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا الْغُوبُ وَلَا انْقِطَاعُ
الْأَمْتِغَفَ ۖ لَيْسَ فِيهَا كَسْبٌ وَلَا مَوْنَةٌ ۖ قَالَ
بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَمَسُّنَا فِيهَا
نَصَبٌ يَعْنِي هُمُ الْخَيْرُ وَتَحْصِيلُهُ وَمَوْنَةُ الْبَيْتِ
الْحَمْدُ ۖ فَضْلٌ كُلُّ ۖ رَاحَةٌ كُلِّ ۖ عَطَاءٌ بِالْحَسَانِ
كُلُّ الدَّائِرَةِ عَلَى حُضُورِ قَلْبِكَ لِلَّهِ ۖ لَا رِعْلَةً فِي
الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَلَا خَلْقَهُ ۖ حُضُورُ قَلْبِكَ
عَلَى رَجُلٍ لَا يَصِحُّ إِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْحَقِيقِ
الْمَوْتِ ۖ إِنْ نَظَرْتَ نَظَرْتَ إِلَى الْمَوْتِ ۖ وَإِنْ سَمِعْتَ
سَمِعْتَ الْمَوْتَ ۖ ذِكْرُ الْمَوْتِ عَلَى الْحَقِيقَةِ
النَّقْطَةُ الثَّامِيَةُ ۖ بَعْضُ كُلِّ شَمُورَةٍ وَ
كُلُّ فِي وَجْهِهِ كُلِّ قَرَحَةٍ أَذْكُرُوا
لَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِنْهُ قُوَّةٌ ۖ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ
لَيْسَ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الْقَلْبُ يُحَرِّقُ

اپنے گھر اپنے اہل اور اپنے عیال سے باہر نکلیگا تب جامع مسجد کا
دروازہ دیکھ سکیگا۔ جب توسک کو اپنی پشت کے پیچھے چھوڑے گا
تب ہی تو دیکھ سکیگا۔ اسی طرح جب تک تو مخلوق کے ساتھ ہے
تو خالق کو نہ دیکھ سکیگا اور جب تک دنیا کے ساتھ رہے گا تو آخرت
کو نہ دیکھ سکیگا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ رہیگا تو دنیا و آخرت
کے پروردگار کو نہ دیکھ سکیگا۔ جب سب (کے خیال و محبت) سے باہر
ہو جائے گا تب تیرا باطن تیرے رب کی ملاقات حاصل کرے گا مگر
صوری نہیں بلکہ معنوی۔ عمل قلوب کے لئے ہے اور معانی باطن کیلئے
اللہ والوں نے اپنے اعمال سے منہ پھیر لیا اپنی نیکیوں کو بھلادیا اور
ان پر معاوضہ کے طالب نہ ہوئے لہذا ضرور ہے کہ حق تعالیٰ ان کو
اپنے فضل سے جائے قیام پر پہنچائے کہ وہاں نہ ان کو کوئی تکلیف ہو
نہ کسی قسم کا تکان نہ انقطاع ہو۔ اور نہ کمزوری نہ کسب معاش ہو
اور نہ (محنت مزدوری) کی مشقت۔ ارشاد خداوندی لَا يَمَسُّنَا فِيهَا
نَصَبٌ کا مطلب مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ جنت میں روٹی اور
اس کے حاصل کرنے کا فکر و اہتمام اور اہل و عیال کا بار و معاش
کچھ بھی نہ ہوگا۔ جنت سر بستر فضل ہے سر تا پا خوبی اور بالکل راحت
اور عطا ہے شمار ہے۔ سارا مدار خالص اللہ کے لئے تیرے حضور قلب
پر ہے کہ نہ کسی دنیوی وجہ سے ہونہ آخرت کے باعث اور نہ کسی مخلوق
کے سبب۔ اور اللہ کے لئے تیرا حضور قلب موت اور موت کی سچی
یادداشت کے بغیر صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر تو دیکھے تو موت دیکھے
اور سنے تو موت کو سنے۔ (غرض کسی حال بھی وہ نظر اور خیال سے نہ
ہٹے) و حقیقت پوری بینداری کے ساتھ موت کی یادداشت ہر قسم کی
خفاہش کو ناگوار بنا دیتی اور ہر خوشی کے سامنے اکھڑی ہوتی ہے (پس
غفلت اور اترانا پید نہیں ہوتا) موت کو یاد رکھو کہ اس سے کہیں
بچاؤ نہیں۔ جبکہ قلب درست ہو جائے تو خدا تائے قدیم

تھے کہ جنتی کا پیٹ غریب
بھاہے (کہ جنتنا زیادہ کھلا
پ عبادت کے لئے کھڑے ہیں
سے روایت ہے وہ فرماتے
س نے اتنا کھایا کہ مجھے ان
ل ہوئے تو ایسا ہوئے کہ
ت سفیان؟ کا اقتدار مت
کر کیونکہ تو سفیان نہیں ہے
یٹ بھرت کھلا جیسا کہ
پر اتنی قدرت نہیں کہتا
حرام اور قلیل حلال کی
نے کے وقت سب ہی میں
سے بن جائے گا۔ جب تیر
فرمائے گا۔ خواہ برا سطر
پ کر۔ جب تک کہ تونہ خدا
د دنیا و لذات و خواہشات
طلب کا اور نہ ان کی توجہ
اس وقت تک واعظ
جب تو اپنے نفس کیسے
یگا تو تیرا قلب ایک قدم
میں تجھ کو دیکھتا ہوں
کہ تک؟ لے لے ناوان
قوت تائی کو کس طرح
جامع مسجد کا دروازہ
بیٹھا ہوا ہے جب تو

الْأَرَضِينَ وَالْأَشْجَارِ وَالْأَنْبِيَاءِ: وَكُلُّ مَا سَوَّاهُ فَقَدْ
 إِذَا صَغُرَ الْقَلْبُ صَارَ الْكَلَامُ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ
 صَوَابًا حَقًّا: حَقًّا لَا يُرَدُّ كَرَادُ: يُخَالِفُ الْقَلْبُ
 الْقَلْبُ: أَلَسْتَ تَرَى: الْخَلْقَ الْخَلْقَ: الْمَعْنَى الْمَعْنَى
 اللَّبِّ اللَّبِّ: الصَّوَابُ الصَّوَابُ: فَيُحْيِيكَ يَكُونُ
 الْكَلَامُ مِنْهُ إِلَى الْقُلُوبِ كَالْبَدْرِ فِي أَرْضٍ كَتَبَتْ
 غَيْرَ سُبْحَةٍ يَنْبُتُ: إِذَا صَغُرَ الْقَلْبُ صَارَ شَجَرَةً
 لَهَا أَغْصَانٌ وَأُورَاقٌ وَشَرَارٌ: يَصِيدُ فِيهِ
 مَنَافِعٌ لِلْبَاقِينَ إِلَّا شَرَّ وَالْمَلِكُ: إِذَا لَمْ
 يَكُنْ لِلْقَلْبِ صِحَّةٌ فَهُوَ كَقُلُوبِ الْحَيَوَانَاتِ صُورَةٌ
 بِلا مَعْنَى إِنِّيهِ: بِلا مِلْ: شَجَرَةٌ بِلا ثَمَرٍ: قَفْصٌ
 بِلا طَائِرٍ: دَائِرٌ بِلا سَكَنِ: كَنَزٌ مُتَجَمِّعٌ فِيهِ
 دَرَاهِمٌ وَدَنَانِيرٌ وَجَوَاهِرٌ بِلا مُنِيفٍ: جَسَدٌ
 بِلا رُوحٍ: كَالْأَجْسَادِ الَّتِي مُنِخَتْ أَنْجَسًا: فِي
 فِي صُورَةٍ بِلا مَعْنَى: الْقَلْبُ الْمَعْرُوضُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ الْكَافِرِينَ مَسْخُورٌ وَلِهَذَا اشْبَهَهُ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَجَرِ فَقَالَ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ
 بَعْدِ ذَلِكَ فَمِنْ كَالْحَجَارَةِ أَوْ أَشَدَّ قَسْوَةً: لَنَا
 لَمْ يَعْمَلْ بَنُو إِسْرَائِيلَ بِالسُّورَةِ مَسْحَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَهُمْ حَجَارَةً: وَطَرَدَهُمْ مِنْ بَابِهِ: هَكَذَا
 أَنْتُمْ يَا مُحَمَّدٌ يَتِينَ: إِذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بِالْقَدْرِ
 وَتُحْكِمُونَ أَحْكَامَهُ يَسْتَمِعْ قُلُوبُكُمْ: وَيَطْرُدُهَا
 مِنْ بَابِهِ لَا تَكُونُوا مِنْ أَصْلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
 عَلَيْهِ إِذَا تَعَلَّمَتِ الْخَلْقُ عَمِلَتِ الْخَلْقُ: وَلِذَا تَعَلَّمَتْ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمِلَتْ

دانی دائم وابدی کے سوا سب کو بھول جلتے۔ اس کے سوا ہر چیز فانی
 جب قلب درست ہو جاتا ہے تو جو بات بھی اس سے نکلتی ہے وہ
 ٹھیک اور حق ہوتی ہے کہ کوئی رد کرنے والا اس کو رد نہیں کر سکتا
 قلب کو قلب خطاب کرتا ہے اور باطن کو باطن۔ خلوت کو خلوت
 معنی کو معنی۔ مغز کو مغز اور حق کو حق۔ پس اس وقت اس کا
 کلام دلوں میں (ایسا اثر کرتا ہے) جیسے بیج نرم اور پاکیزہ اور بے تڑپ
 کی زمین میں اگتا ہے۔ جبکہ قلب درست ہوتا ہے تو ٹہنیوں،
 پتوں اور پھلوں والا درخت بن جاتا ہے کہ اس میں انسان و جنات
 و فرشتے ساری ہی مخلوق کے قسم کے منافع ہوتے ہیں۔ اور جبکہ
 قلب میں درستی نہیں تو وہ حیوان کا سا قلب ہے کہ محض صورت کے
 بلا معنی کے اور خالی برتن ہے جس میں کوئی چیز بھی نہیں۔ گو یا درخت
 بلا ثمر۔ قفس بلا طائر۔ مکان بلا مکین اور ایسا خزانہ ہے جس میں
 دینار و درم اور جواہرات سب کچھ ہیں مگر کوئی خرچ کر نہ سکا انہیں
 وہ جسم بلا روح ہے جیسے وہ اجسام جو مسخ ہو کر پتھر بن گئے کہ صورت
 ہی صورت ہے اور اندرون کچھ بھی نہیں۔ حق تعالیٰ سے ٹرخ پھرنے
 اور اس کا کفر کرنے والا قلب مسخ ہی کیا ہوا ہے اور اسی لئے حق
 تعالیٰ نے ایسے دل کو پتھر کے ساتھ تشبیہ و دیکر فرمایا ہے کہ پتھر
 اس کے بد تہلکے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھر کی مثل یا اس سے
 بھی زیادہ سخت ہیں۔ جب بنی اسرائیل نے توریت پر عمل نہ کیا تو
 حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مسخ فرما کر پتھر بنا دیا اور لپٹے دروازہ سے
 دھکے دیدیئے۔ اسی طرح اے محمدؐ! اگر تم قرآن پر عمل نہ کرو گے
 اور اس کے احکام کو مضبوط نہ تھا مگر تو تمہارے قلوب بھی مسخ اور
 ان کو اپنے دروازے سے دُور کر دے گا مان میں سے مت بنو جن کو
 حق تعالیٰ نے علم و دیکر گمراہ بنایا۔ جب تو مخلوق کے لئے علم سیکھے گا، تو
 مخلوق کیلئے عمل بھی کرے گا اور جب اللہ کے لئے علم سیکھے گا تو اسی کیلئے

وَإِذْ أَعْلَمْتَ لِلنَّبِيِّاءِ عَمَلَهُ لَلَّذِي نَبَاكَ وَإِذْ أَعْلَمْتَ
لِلنَّبِيِّاءِ عَمَلَهُ لَلْآخِرَةِ ۚ الْفُرُوعُ كُنْتُمْ عَلَى الْأَصُولِ
لَمَّا كُنْتُمْ مِنْ ثَدَانٍ ۚ كُلُّكُمْ يَنْصَحُكُمْ بِمَا فِيهِ ۚ
فَمَنْ فِي إِمَائِكَ نَفْطًا وَتَرْيُّدًا أَنْ يَنْصَحُكُمْ مِنْ مَاءٍ
لَا تُدْرِي لَكُمْ لَمَّةً لَكَ ۚ تَعْمَلُ فِي لَدُنِّيَا لَلَّذِي نَبَاكَ
لَمَّا كُنْتُمْ مِنْ ثَدَانٍ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْآخِرَةُ عَدَا ۚ لَا
لَمَّةً لَكَ ۚ عَمَلْتَ لَلنَّبِيِّاءِ وَتَرْيُّدًا أَنْ يَكُونَ لَكَ
الْآخِرَةُ مَدَا ۚ وَالْقَرْبُ مِنْهُ وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ لَمَّةً
لَكَ ۚ هَذَا هُوَ الظَّاهِرُ وَالْغَلْبُ ۚ وَإِنْ أَعْطَاكَ
هُوَ تَقَطُّ لَمْ يَغْنَمْ عَمَلٌ فَذَلِكَ الْيَقِينُ ۚ الطَّاعَةُ كَمَلُ
الْعَمَلِ ۚ وَالْمُحِبَّةُ عَمَلٌ لِلْقَارِ ۚ وَبَعْدَ ذَلِكَ
لَمْ يَكُنْ لَكَ ۚ إِنْ شَاءَ آثَابٌ وَاحِدٌ أَمْثَلُ الْغَنِيِّ
عَمَلٌ أَوْ آثَابٌ وَاحِدٌ مِمَّا يَغْنَمْ عَمَلٌ فَذَلِكَ الْيَقِينُ ۚ
فَالَّذِي لَمْ يَكُنْ لَكَ لَمَّةً لَكَ ۚ لَا يَسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يَسْأَلُونَ
لَمْ يَكُنْ لَكَ ۚ وَكَانَ ذَلِكَ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ بِحُجَّتِنَا
أَنْ نَقُولُ صَدَقَ الْأَمِيرُ ۚ وَلَا نَقُولُ لِمَوْصِفٍ
هَذَا أَيْ جُوزُ أَنْ يَكُونَ ۚ وَكَوْ
كَانَ عَنْ عَدْلٍ وَحَقِّقْ
وَهُوَ سَقِي ۚ لَا يَكُونُ
وَلَا يَفْعَلُ
شَيْئًا مِنْ
ذَلِكَ

عمل بھی کر گیا۔ جب تو دنیا کی خاطر علم حاصل کر گیا تو دنیا ہی کے لئے عمل کر گیا
اور جب آخرت کیلئے علم حاصل کر گیا تو آخرت کیلئے عمل کر گیا۔ شاخوں کا مندر
جرم پر ہوتا ہے، جیسا تو کرے گا ویسا آخرہ پائے گا۔ ہر برتن سے وہی پھل نکلتا
ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ تو اپنے برتن میں رال (کا بدبودار روغن) رکھے پھرتا
ہے۔ اور چاہتا ہوں ہے کہ اس میں سے گلاب پھلے۔ تیری کوئی عزت نہیں
تو عمل تو مخلوق کیلئے کرے اور چاہے یہ کھل کو خالق اور اس کا قرب
اور اس کی طرف توجہ تجھ کو نصیب ہو جائے۔ تیری کوئی عزت نہیں۔ ظاہر
اور غالب تو یہی ہے (کہ ایسا نہ ہو باقی) اگر حق تعالیٰ تجھ کو عمل کے بغیر
محض فضل سے عطا فرمائے تو یہ اس کے اختیار میں ہے۔ جنت (حاصل
ہونے کا) عمل تو طاعت ہی ہے۔ اور دوزخ کا عمل معصیت۔ اس کے
بعد اختیاری خدا کو ہے کہ اگر چاہے تو عمل کے بغیر کسی کو ثواب دیدے
اور چاہے تو عمل کے بغیر کسی کو عذاب دے۔ وہ مالک و مختار ہے۔ وہ جو
چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ اس کے لئے کی اس سے باز پرس نہیں ہو سکتی اور
دوسروں سے باز پرس ہوگی۔ اگر وہ انبیاء اور صالحین میں سے کسی کو
دوزخ میں ڈال دے تب بھی وہ عادل ہی رہے گا اور یہ حجت بالآخر ہوگی۔
(کہ وہ مالک اپنی ملک میں جو چاہے تصرف کرے) بھلے اوپر قاب
ہے کہ یوں کہیں کہ حاکم ہر حال سچا ہے اور ہم چون دجرا نہیں کر سکتے۔ ایسا
ہونا (کہ حق تعالیٰ مستحق جنت کو دوزخ میں ڈال دے) امکان اور جواز
کے درجہ میں ضرور داخل ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو عین انصاف اور حق ہوگا۔
(ظلم یا کذب نہ ہوگا) البتہ یہ ایسی بات ہے کہ وقوع میں نہ آئے گی۔
اور وہ ایسی کوئی بات نہیں (اس لئے کہ وہ وعدہ خلاف نہیں)

۱۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کیلئے وعدے اور بدکاریوں کیلئے وعید جو کچھ بھی حق تعالیٰ
نے بیان فرمائے ہیں اس کے خلاف کرنے پر اس کی قدرت حاصل ہے کہ چاہے تو صلحا کو دوزخ
میں ڈال دے اور چاہے کفار کو جنت میں بھیج دے۔ اپنے فرمان کی وجہ سے فرمانے والے کا خلاف
کے خلاف قدرت ہے۔ اگرچہ اس کے خلاف کرنا ظاہر باقی نہ ہو سکتے ہیں اس لئے کہ وہ شہنشاہ و مختار ہے۔ اور ساری مخلوق اس کی ہلاکت کے جیسے جو چاہے تصرف کرے۔ لیکن
خدا تعالیٰ نے اس کے خلاف کرنے پر اس کی قدرت کو محدود نہیں کیا۔ بلکہ اس کی ہلاکت کے جیسے جو چاہے تصرف کرے۔ لیکن
خدا تعالیٰ نے اس کے خلاف کرنے پر اس کی قدرت کو محدود نہیں کیا۔ بلکہ اس کی ہلاکت کے جیسے جو چاہے تصرف کرے۔ لیکن

تھے۔ اس کے سوا ہر چیز فانی
ہی اس سے نکلتی ہے وہ
والا اس کو زور نہیں کر سکتا
کو باطن۔ خلوت کو خلوت
ت۔ پس اس وقت اس کا
بیج نرم اور پاکیزہ اور بے غش
ت ہوتا ہے تو ٹہنیوں
اس میں انسان و جنات
فج ہوتے ہیں۔ اور جب
ت ہے کہ محض صورت ہے
چیز بھی نہیں۔ گو یاد رفت
ایسا خزانہ ہے جس میں
کوئی خرچ کر نہیو الا نہیں
ہو کر پتھر بن گئے کہ صورت
حق تعالیٰ سے سچ پھیلے
ہو ہے اور اسی لئے حق
ہم دیکر فرمایا ہے کہ پھر
وہ پتھر کی مثل یا اس سے
نے تورات پر عمل نہ کیا تو
بنادیا اور اپنے دروازہ سے
اگر تم قرآن پر عمل نہ کرو گے
ہم اے قلوب بھی سچ اور
میں سے مت بنو جن کو
کے لئے علم سکھایا ہے۔ تو
لئے علم سکھایا ہے۔ تو

اسْمَعُوا مِنِّي وَاعْقِلُوا مَا اَقُولُ ۚ فَاِنِّي غُلَامٌ مِّنْ
تَقَدَّمَ ۚ اَتَيْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَالشَّرَّاءَ اَمْتَعْتَهُمْ
وَاُنَادِي عَلَيْهِمْ ۚ وَلَا اَخُوهُمْ مِنْهَا وَلَا اَدْعِيهَا
مِلْكًا ۚ اَبَدُ اُرْكَدَاهُمْ وَاسْتَفَى مِنْ عَشْرِي ۚ
وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اَهْلَيْتَنِي اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَكَاتٍ مُّتَابِعَةٍ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ وَبَرِيٍّ بِوَالِدِي وَوَالِدَتِي
رَحِمَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَاللَّوِي زُهْدٌ فِي الدُّنْيَا
مَعَ قَدَرِهِ عَلَيْهِمَا وَوَالِدَتِي وَاتَّقَتُهُ عَلَى ذَلِكَ
رَضِيَتْ بِفِعْلِهِ ۚ كَانَا مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ وَ
الدِّيَانَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْخَلْقِ ۚ وَمَا عَلَيَّ مِنْهُمَا وَ
لَا مِنَ الْخَلْقِ ۚ اَتَيْتُ اِلَى الرَّسُولِ وَالْمُرْسَلِ
بِهِمَا اَنْجَحَ ۚ كُلُّ خَيْرِي وَلِعَمِّي مَعَهُمَا وَ
عِنْدَهُمَا ۚ مَا اُرِيدُ مِنَ الْخَلْقِ سِوَى مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ وَمِنَ الْاَرْبَابِ غَيْرِ
رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ۚ يَا عَالَمُ كَلَامُكَ مِنْ لِسَانِكَ
لَا مِنْ قَلْبِكَ ۚ مِنْ صُورَتِكَ لَا مِنْ مَعْنَاكَ
الْقَلْبُ الصَّحِيحُ يَهْرُبُ مِنَ الْكَلَامِ الَّذِي
يَخْرُجُ مِنَ اللِّسَانِ دُونَ الْقَلْبِ فَيَصِلُ وَفَتْ
سَمَاعِهِ كَالظَّيْرِ فِي الْقَفْصِ ۚ وَكَأَمْتُ اَفِيقَ فِي
السَّجْدِ ۚ اِذَا التَّقَى وَاحِدٌ مِنَ الصَّادِقِينَ
فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُتَأَفِّقِينَ ۚ كَانَتْ
كُلُّ اُمْنِيَّتِهِ الْخُرُوجُ مِنْهُ ۚ لِلْقَوْمِ عَلَامَاتُ
فِي وَجْهِ الْمُرَائِسِينَ الْمُتَأَفِّقِينَ اَللَّهَ جَالِيْنَ
الْمُبْتَدِعِينَ اَعْلَاءَ الدَّرَجَاتِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَاعْلَاءَ رُتَبِ

میری سنو، اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُس کو سمجھو کیونکہ میں متقدمین کا غلام
ہوں۔ ان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ ان کا (تجارتِ اُخروی کا) سامان پھیلاتا
اور اس پر آواز لگاتا ہوں (کہ جس کو خریدنا ہو آؤ اور خریدو) اس میں نہیں
ان کی خیانت کرتا ہوں اور نہ اس کو اپنی ملک بتاتا ہوں۔ میں ابستار
ان کے کلام سے کرتا ہوں۔ اور دُہراتا ہوں اپنی طرف سے (گو یا اس کا مفسر
اور شاحِ بننا ہوں) اور برکتِ خدا کی طرف سے ہے (کہ جس کو چاہے اُس سے
نفع بخشے) جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور اللہ بخشنے اپنے
والد والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی برکتوں سے حق تعالیٰ نے مجھے (دعظ
ونصیحت کا) اہل بنا دیا۔ میرے والد دنیا سے بے رغبت تھے باوجودیکہ اس کے
(حاصل کرنے پر ان کو قدرت تھی۔ اور میری والدہ اس نہد میں ان کی موافق
اور ان کے نعل پر راضی تھیں۔ دونوں (میاں بی بی) نیکو کار و دیندار اور
مخلوق پر شفیق تھے۔ باقی ان سے یا مخلوق میں کسی اور سے مجھے کیا لینا
میں تو تینبیر اور ان کے بھیجے والے خدا تک آپہنچا ہوں کہ انہیں دوسے
فائز ہوتا ہوں۔ میری ساری بہتری اور نعمت انہیں دونوں کی معیت میں
اور انہیں دونوں کے پاس ہے۔ میں مخلوق میں بجز سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے۔ اور ارباب میں بجز اپنے رب برتر و بزرگ کے اور کسی کا غلام
نہیں ہوں۔ اُسے مولوی تیرا وعظ محض زبان سے ہے قلب نہیں
ہے۔ اور صورت سے ہے معنی سے نہیں ہے۔ صحت والا قلب اُس وعظ
سے (نفرت کر کے) دُور بھاگتا ہے جو زبان سے ہو اور قلب نہ ہو۔ پس
ایسا وعظ سننے کے وقت اس کی (وحشت کی) ایسی حالت ہوتی جیسے غزوہ
کے اندر پرند کی اور مسجد کے اندر منافق کی۔ صدیقین میں سے کسی کو جب
صاحبِ نفاق مولویوں میں کسی کی مجلس (دعظ) میں شریک ہونے کا
اتفاق پڑ جاتا ہے تو اس کی ساری آرزو وہاں سے نکل آنا ہوتی ہے۔ اُس
دلوں کے لئے ریاکاروں، منافقوں، دجالوں، بدعتیوں اور دشمنانِ
خدا دشمنانِ رسول کے چہروں میں (ظلمت و تاریکی کی) علامتیں ہوتی

سَاءَ اَبْدِيكُمْ يَا مَنَافِقُونَ ۚ زَكَرَامَهُ لَكُمْ جَهَنَّمَ
يَبْنِي عَلَى اَبْدِيكُمْ ۚ كَيْفَ تَبْنُونَ وَلَيْسَتْ لَكُمْ
صُنْعَةُ الْبِنَاءِ وَلَا اَنْتُمْ بِيَا جَهْلًا ابْنُو حِطَانٍ
اَذْيَا يَنْكُمْ ثُمَّ تَقْرَعُو الْبِنَاءَ عَلَيْهِمْ يَا اَعْدَاءَ يَهُودِيٍّ
فَقَدْ عَادَيْتُمْ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولِهِ ۚ لَكَ لِي
قَائِمٌ بِبَصَرٍ قَهْمًا ۚ لَا تَبْعُوا فَاِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
اَمْرٍ ۚ اَجْتَمَعَ اَحْوَةُ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى قَتْلِهِ فَلَمْ يَقْدِرُوا ۚ كَيْفَ كَانُوا يَقْدِرُونَ
وَهُوَ مَلِكٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَنَبِيُّهُ مِنْ
اَنْبِيَائِهِ ۚ وَصِدِّيقٌ مِنْ صِدِّيقِيهِ وَقَدْ سَبَقَ
عَلَيْهِ اَنْ يَجْرِيَ مَصَالِحُ الْخَلْقِ عَلَى يَدَيْهِ هَكَذَا
اَنْتُمْ يَا مُنَافِقِي هَذِهِ اَلْاَمَانِ ۚ تُرِيدُونَ اَنْ
تَهْلِكُوْنَ ۚ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ ۚ اَبْدِيكُمْ تَقْصُرُ عَنْ
ذَلِكَ ۚ نَوَا اَلْحُكْمَ لَعْنَتُ عَلَيْهِ وَاحِدًا وَاَحَدًا
اَلْحُكْمُ هُوَ اَسَاسُ الْاَمْرِ فِي حَالَةِ الْاِقْيَامِ مَعَ الْحُكْمِ
وَفِي حَالَةِ الْاِقْيَامِ مَعَ الْعِلْمِ ۚ اَلْقَوْمُ لَا يَخَافُونَ
مِنَ الْخَلْقِ ۚ لَا اَنْتُمْ فِي جَنِّبٍ اَمِنَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَجَلَّ
وَكُوْلِيهِ وَحِفْظُهُ لَا يَبْأَوْنَ بِاَعْدَائِهِمْ وَلَا اَنْتُمْ
عَنْ قَرَابِ يَرْوَنَّهُمْ مَقْطُوعِينَ الْاَيْدِي وَالْاَرْجُلِ
وَالْاَلْسُنِ ۚ عَلِمُوا وَتَحَقَّقُوا اَنَّ الْخَلْقَ عِزٌّ عَدَمٌ
لَا هُلَاكَ بِاَيْدِيهِمْ وَلَا مُلْكٌ ۚ لَا غِنَى بِاَيْدِيهِمْ
وَلَا فَقْرٌ ۚ لَا فَتْرٌ بِاَيْدِيهِمْ وَلَا نَقْمٌ ۚ

وَلَا مَلِكٌ عِنْدَهُمْ

اَلَا اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ ۚ

تہاے ہاتھوں نہیں ہو سکتی۔ تمہاری کوئی عزت نہیں کہ تمہاے
ہاتھوں اس کی تعمیر ہو۔ تم بنا کیے سکتے ہو حالانکہ نہ تم کو بنانے کا طریقہ
آتا ہے اور نہ اس کے اوزار تمہاے پاس موجود ہیں۔ اسے نادانوں
اول اپنے دین کی دیواریں تو بنا لو دوسروں کی تعمیر میں اس کے بیکار
مشغول ہو جو۔ جب تم مجھ سے عداوت رکھو گے تو میں اللہ اور رسول
کی راہ میں تم سے دشمنی رکھوں گا اس لئے کہ میں انہیں کی مدد سے
قائم ہوں۔ بغاوت نہ کرو (اور میری ایذا رسانی سے باز آؤ) کیونکہ اللہ
اپنے حکم پر غالب ہے (کہ تمہاے روکے رد نہیں ہو سکتا) یوسفؑ کے
بھائیوں نے ان کے قتل کر ڈالنے کی کوشش کی مگر قادر نہ ہو سکے
اور قادر کس طرح ہوتے جبکہ یوسفؑ حق تعالیٰ کے نزدیک بادشاہ
اس کے نبیوں میں کے ایک نبی اور صدیقوں میں کے ایک صدیق
اور ان کی تقدیر میں تجویز ہو چکا تھا کہ بہتری مخلوق کی بہبودیاں لکے
ہاتھوں پڑی ہوں گی۔ لے (اس زمانہ کے منافقو! یہی حال
تمہارا ہے کہ تم کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری کوئی عزت نہیں۔ میرے
قتل تک تمہاری دسترس نہ ہو سکے گی۔ اگر شرع (کا لحاظ) نہ ہوتا
تو تم میں سے ایک ایک کو بالنعین بیان کر دیتا (کہ فلاں فلاں
شخص منافق اور میرا دشمن ہے) حکم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت
ہو یا علم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت ہو بہر حال اس (قریب حق
کے) معاملہ کی بنیاد شریعت ہی ہے۔ اللہ والے مخلوق
سے قوت نہیں کیونکہ وہ حق تعالیٰ کی امان و سرپرستی و حفاظت
میں ہیں۔ ان کو اپنے دشمنوں کی پروا بھی نہیں ہوتی اس لئے کہ مقرب
وہ ان کو ہاتھ اور پاؤں اور زبا نہیں کٹا ہوا دیکھیں گے۔ ان کو معلوم
اور محقق ہو چکا ہے کہ مخلوق عاجز و معدوم ہے۔ ان کے ہاتھ میں
ہلاکت ہے نہ سلطنت۔ ان کے قبضہ میں تو نگری ہے نہ افلاس
اور نہ نقصان ہے نہ نفع ان کے نزدیک بحر خدائے برتر و بزرگ کے

وَمِلْكُكَ كَيْفَ تَمَسُّ الْحَيَاتِ وَتَقْلِبُهَا وَأَنْتَ
مَا تَعْرِفُ صَنْعَةَ الْحَوَادِ وَلَا أَكَلَتِ الدَّرَبَانِ
أَعْنَى كَيْفَ تَدْرِى أَعْيُنَ النَّاسِ ۚ أَخْرَسَ
كَيْفَ تَعْلَمُ النَّاسُ ۚ جَاهِلٌ كَيْفَ يَقِيمُ الدِّينَ
مَنْ لَيْسَ بِحَاجِبٍ كَيْفَ يَقْدِرُ النَّاسُ إِلَى بَابِ
الْمُلْكِ ۚ أَنْتَ جَاهِلٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَقْدُرُ رَتْمٌ وَفَرْزٌ وَسَيَاسِمٌ تَخْلُقُهُ مَا لَا يُعْطَلُ
لِي وَمَا يُعْطَلُ لِكُمْ ۚ مَا لَا يُضْبَطُ لِي وَمَا يُضْبَطُ
لِكُمْ ۚ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُكَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
اسْمَعُوا وَاقْبَلُوا ۚ فَإِنِّي دَارِعِي الْمَلِكِ ۚ نَأْيِي
وَسُؤْلِهِ فِيمَكُمُ ۚ أَوْ قَمِ الْخَلْقُ فِي الدِّينِ ۚ لَا
أَسْتَعِجِي مِنْكُمْ فِي جَانِبِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَانِبِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَامِلُهُمَا
زَوْكَارِي بَيْنَ آيِدِيهِمَا ۚ مُنْتَسِبٌ لِيَسْمَا ۚ
هَذِهِ الدُّنْيَا قَانِيَةٌ ذَاهِبَةٌ ۚ هِيَ ذَا الْأَقَاتِ
وَالْبَلَايَا ۚ مَا يَصْفُو أَحَدٌ فِيمَا عَيْشٌ ۚ لَا
سَيِّمًا إِذَا كَانَ حَكِيمًا ۚ كَمَا قِيلَ الدُّنْيَا لَا تَقْرُ
فِيهَا عَيْنٌ حَكِيمَةٌ ۚ مَعِينٌ ذَاكَ الْمَوْتُ ۚ مَنْ كَانَ
السَّبَبُ بِحَدِّهِ فَإِنَّ حَاقِمَهُ قَرِيبًا إِلَيْهِ كَيْفَ
يَسْتَقِرُّ قَرَارُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ ۚ يَا عَافِلُونَ
الْقَدَرُ قَاتِحٌ قَمَهُ ۚ سَبَبُ الْمَوْتِ وَ
تَعْبَانُهُ فَلَا تَحَاكِنُ قَمَهُمَا ۚ سَيِّئًا وَسُلْطَانًا
الْقَدَرُ بِسِيْرِ السَّيْفِ ۚ
وَهُوَ مُنْتَظَرٌ
الْأَمْرُ

افسوس تو سانپوں کو کس طرح چھو رہا اور آنت پلٹ رہا ہے
حالانکہ نہ تجھ کو سانپ پکڑنے والے کا ہنر معلوم ہے اور نہ تو نے زبان
کھا رکھا ہے (کہ ہر اثر نہ کرے) تو خود اندھا ہے۔ پھر لوگوں کی آنکھوں
کا علاج کیوں کر کرے گا؟ تو گونگا ہے پھر لوگوں کو تعلیم کس طرح دیگا؟
اور جاہل ہے پھر دین کو درست کیوں کر کرے گا؟ جو شخص دربانِ درجہ
وہ لوگوں کو شاہی دروازہ تک کیوں کر پیش کر سکتا ہے؟ تو ذاتِ حق
اس کی قدرت اس کے قرب اور مخلوق کے متعلق اس کی سیاست
ناواقف ہے۔ یہ نہ میری عقل و ضبط کے احاطہ میں آ سکتا ہے نہ تہائی
عقل و ضبط میں آ سکتا ہے۔ اس کی حقیقت تو بجز خدا کے کسی کو معلوم
ہی نہیں (لہذا یہاں عقل کو دخل نہیں۔ صرف اطاعت کی حاجت ہے
کہ) سنو اور مان لو۔ میں شاہی منادی اور اس کے رسول کا تم
میں نائب بن کر آیا ہوں۔ دین کے متعلق ساری مخلوق سے زیادہ
بے لحاظ ہوں کہ خدا و رسول کی طرف داری میں مہلے کسی چھوٹے
بڑے کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ میں خدا اور رسول کا کارندہ ہوں،
ان کا پیش دست مزدور ہوں اور انہیں کا کہلاتا ہوں۔ یہ دُنیا
فانی اور چلن ہار ہے۔ یہ مصائب و تکالیف کا گھر ہے کہ یہاں گزرت
زندگی کسی کو بھی حاصل نہیں خصوصاً جبکہ عاقل ہو (تو آفات بھی
اس کے سر زیادہ پڑتی ہیں) چنانچہ کسی کا قول ہے کہ دُنیا میں دانا شخص
کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی (کیونکہ اُس کو اپنے انجیم یعنی موت پر
نظر رہتی ہے اور) موت کو یاد رکھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی نہیں
ہوتی جس شخص کی یہ حالت ہو کہ درندہ اس کے سامنے کھڑا ہوا اپنا
منہ کھولے قریب آ پہنچا ہو اس کو تو ہر کس طرح آ سکتا اور اس کی
آنکھ میں نیند کیوں کر آ سکتی ہے؟ اے غافلوا! تیرا اپنا منہ
کھولے ہوئے اور موت کا درندہ اور آڈو ہا اپنے منہ کھولے ہوئے
ہیں۔ شاو قضا و قدر کا جلا اپنے ہاتھیں تلوار لئے ہوئے ہے اور

مِنْ لَيْلٍ لَمْ تُلُفْ أَلْفٌ وَاحِدٌ يَكُونُ عَلَى هَذِهِ الْحِكْمَةِ
 تَنْتَظِرُ بَلَا عَقْلَةٍ لَا بَدَّ فِي بَدِ آيَةِ أَمْرِكَ مِنْ
 مَعْنَى تَنْتَظِرُ هَا وَتَا كُلُّ مِمَّا هَا حَتَّى يَقُولَى
 يَا نَارُ فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ وَذَبْتَ الْأَخْرَجَ
 الْخَالِ عَمَّا وَجَلَّ إِلَى الْكُلِّ فَيُطْعَمُكَ مِنْ غَيْرِ
 كَيْفَ يَا مُشْرِكًا بِسَبِّهِ : تَوَذَّتْ الْأَكْلَ
 الْكُلِّ : لَمَّا أَشْرَكَتْ وَلَقَدْ تَتَّ عَلَى بَابٍ :
 تَوَذَّتْ عَلَيْكَ وَاتَّقَابُ : مَا أَعْرِفُ الْأَكْلَ وَ
 الْغَنَى إِلَّا مِنْ شَيْئَيْنِ : إِمَّا بِالْكَسْبِ مَعَ
 لَمْ تَكُنْ الشَّرْعُ : أَوْ بِالْوَكْلِ : وَتِلْكَ مَا
 تَنْتَظِرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : تَوَذَّتْ كَسْبُكَ وَ
 تَنْتَظِرُ مِنَ النَّاسِ : أَلْكَسْبُ بَدِ آيَةٍ وَالْوَكْلُ
 آيَةٍ : فَمَا أَرَى لَكَ بَدِ آيَةٍ وَلَا هَيَاةٍ : إِنْ
 أَكَلْتَ لَكَ الْحَقَّ وَلَا أَسْتَنْجِي مِنْكَ : إِسْمَعُ وَ
 أَسْمَعُ وَلَا تُنَازِعْ مُنَازَعَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ :
 إِنْ أَرَدْتُ الْخَلْقَ فَيَكْفُرُ وَفِي خِلَافٍ أَيْدِيكُمْ :
 إِنْ خَمَلْتُ كُفْرًا وَذَكْرًا : إِنْ أَخَذْتُ مِنْكُمْ
 خَلْقًا لَعَلِّي لَأَرْبِي : كَلَامِي عَلَيْكُمْ فَتَرَبُّ
 لَعَلِّي أَمْرٌ بِمِطْرِي أَعْرِفْهَا : أَقْطَعُ
 مِمَّا : لَيْسَ بِكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَارَةً يَنْتَظِرُ
 لَا تَارَةً يَنْتَظِرُ وَبِحَقِّكَ لَا يَغْفِرُكَ مَقَالَاتُ
 النَّاسِ : أَنْتَ تَعْرِفُ مَا أَنْتَ فِيهِ وَ
 عَلَيْهِ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : بَلِ
 الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ
 بَصِيرٌ كَافٍ

حکم کا منتظر ہے۔ لاکھوں میں ایک ہوتا ہے جو اس دانش پر قائم اور
 بلا غفلت کے بیدار ہوتا ہے۔ ابتداء حال میں تجھ کو کسی ہنس نہ کی
 ضرورت ہے کہ اس کے ذریعہ سے کما تا اور کھاتا ہے یہاں تک کہ
 تیرا ایمان قوی ہو جائے۔ پس جب تو اس پر قائم اور جما رہے گا
 تو حق تعالیٰ تجھ کو توکل کی طرف لے آئے گا۔ پس تجھ کو سبب کے
 بغیر کھلائے گا۔ اے سبب کو شریک خدا سمجھنے والے اگر توکل سے
 کھانے کا مزہ تو چکھ لیتا تو مشرک نہ بنتا اور ضرورت توکل و صاحب اعتماد
 بن کر اس کے دروازہ پر بیٹھ رہتا۔ میں خورد و نوش کے صرف دو
 طریق جانتا ہوں۔ یا اپنے شریک بن کر محنت مزدوری سے کمانا اور یا توکل
 کے ذریعہ سے کھانا۔ تجھ پر افسوس کہ تو حق تعالیٰ سے شرماتا نہیں اور
 محنت مزدوری چھوڑ کر لوگوں سے بھیک مانگتا پھر تا ہے۔ محنت مزدوری
 ابتداء ہے اور توکل انتہا۔ پس میں نہ تیرے لئے ابتداء ٹھیک پاتا ہوں
 نہ انتہا۔ میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور تجھ سے ذرا نہیں شرماتا۔
 سن اور زمان اور حق تعالیٰ کے ساتھ منازعت مت کر میں تمہاری
 ذات اور تمہارے مال و منال اور تمہاری تعریف و مذمت میں
 ساری مخلوق سے زیادہ ناہ و بے رغبت ہوں۔ اگر میں نے تم سے
 کچھ لیا بھی ہے تو دوسرے ہی کے لئے لیا ہے نہ کہ اپنے لئے۔ میرا عطا
 تمہارے لئے گویا اگر گمارا ہے جس کا مجھ کو ایسے طریق پر حکم دیا گیا ہے
 جس کو میں پہچانتا اور قطعی درست سمجھتا ہوں۔ اور خدا کے حکم کا
 نہ کوئی منسوخ کرنے والا ہے کہ اس کو فسخ کر دے اور نہ کوئی جو کئے
 والا ہے کہ اس کو روک دے (پس ضرور ہے کہ یہ کڑی مار اپنا اثر
 کرے گی اور ہزاروں لاکھوں بد حالوں کو سیدھا بنا دے گی۔ تجھ پر
 افسوس دیکھ لوگوں کی باتیں تجھ کو دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ تو جس حالت
 پر اور جس شغل میں ہے اُس سے تو خوب واقف ہے۔ حق تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ ”انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے۔“ تو

مَا أَحْسَلَ عَنِ الْعَوَامِ وَمَا أَفْجَكَ عَنِ الْخَوَافِ
يَا رَاغِبِينَ فِي الدُّنْيَا فَرِحِينَ بِهَا وَهَمِيدًا عُونَ
الْعَقْلِ وَالصَّبْطِ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
إِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ دُونُهَا
الْعِيبُ وَاللَّهُمَّ وَالزَّيْنَةُ لِلصَّيِّئِينَ الْجَهَنَّمَ لَا
لِلزَّجَالِ الْعُقَلَاءِ قَدْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّمَا الْعُمُالُ
النَّافِصِي الْعُقُولُ قَدْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّهُمْ يَمْلِكُكُمْ
يَلْعَبُ أَلَمْ تَسْتَفْخِرُوا بِاللَّذِينَ لَا يَلْعَبُ أَلَمْ تَقْنَعُوا بِهَا
دُونَ الْآخِرَةِ قَدْ قَنَعْتُمْ بِغَيْرِ شَيْءٍ بِحَبِيبٍ مَا تَطِيعُكُمْ
الدُّنْيَا حَيَاتٌ وَعَقَارٌ وَمُؤْمٌ إِذَا أَخَذَ مَوَدَّةً
بِأَيِّهِ التَّقْوَى وَالْأَهْوَى وَاللَّهُمَّ إِشْتَغَلُوا
بِالْآخِرَةِ وَارْجِعُوا بِقُلُوبِكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَاشْتَغَلُوا بِهِنَّ ثُمَّ خُذُوا مَا يَأْتِيكُمْ بِهِ مِنْ يَدَيْهِ
فَصَلِّمَةً تَفَكَّرُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَارْجِعُوا بِهِنَّ
لَوْ تَعْلَمْتُمْ أَيْ شَيْءٍ تَعْلَمْتُمْ كَانَ عِنْدِي أَكْثَرُ
مِنْهُ نَسِيتُ قَدْ بَلَغْتُ وَتَحْتَلَّ وَزُرْعُكُمْ كُلَّمَا
نَبَتْ أَحَقُّ بِكُمْ عَاقِلًا دُرِّي يَا سَتَكَ وَتَعَالَ
أَفْعَلْ لِهَذَا كَوَاحِدٍ مِنَ الْجَمَاعَةِ حَتَّى يَنْزِلَ
كَلَامِي فِي أَرْضِ قَلْبِكَ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَفَعَلْتُمْ
فِي صَلَاحِي وَقَعْتُمْ مَعِي فِي كُلِّ يَوْمٍ بِلِقَمَةٍ وَ
صَبَرْتُمْ عَلَى خُشُونَةِ كَلَامِي كُلِّ مَنْ
كَانَ لَهُ إِيْمَانٌ يَثْبُتُ وَيَنْبُتُ
وَمَنْ لَيْسَ لَهُ إِيْمَانٌ
يَهْرُبُ
مَعِي

عوام کے نزدیک کیا خوش نما اور خواص کے نزدیک کس قدر بد نما
بنا ہوا ہے۔ اے عقل و فہم کا دعویٰ کر کے دنیا کی رغبت رکھنے اور
اس پر اترنے والو! کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ
”معلوم کرو دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا اور ایک آرائش ہے،
(اور ظاہر ہے کہ) کھیل تماشا اور آرائش نادان بچوں کے لئے رہتا ہے
نہ کہ سمجھدار مردوں کے لئے پس حق قائل نے تم کو (اس آیت میں)
اطلاع دی ہے کہ دنیا نادانوں اور کم سمجھ والوں کیلئے ہے کہ وہ اس
پر شیدا ہو کر مر کر کھیں) وہ تم کو جتلا چکا کہ اس نے تم کو کھیل کیلئے پیدا
نہیں فرمایا۔ دنیا میں مشغول ہو کر دنیا کی کھیل میں لگے والے (اور
کھیل میں لگنا عاقل کا کام نہیں) جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا پر قناعت
کی اس نے ناچیز محض پر قناعت کی۔ دنیا جو کچھ بھی تم کو دی وہ سب
سانپ پتھر اور زہریلی، بشرطیکہ تم نے ان کو نفس و خواہش اور شہوت کے
ہاتھوں سے لیا۔ آخرت میں مشغول ہو۔ اولیٰ دلوں سے پروردگار کی نظر
رجوع کرو اور اسی کو مشغول بناؤ اس کے بعد جو کچھ بھی وہ تم کو اپنے
دست و فضل سے عطا فرمائے وہ لیلو۔ دنیا اور آخرت کے متعلق غور
کام لو اور پھر دونوں میں ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو جو کچھ سیکھنا چاہے گا
وہ سیکھ بھی لے گا۔ تب بھی میرے پاس اس سے زیادہ پائیکھا میری
کھیتی کمال و جمال حاصل کر چکی ہے اور تیری کھیتی جب کبھی اُگتی ہے
اُسی وقت جل جاتی ہے۔ سمجھدار بن۔ ریاست کو چھوڑ، ادھر آ اور
عام لوگوں کی طرح یہاں بیٹھ تاکہ میرا کلام تیری زمینِ قلب میں بجے۔
اگر تجھے سمجھ ہوتی تو ضرور میری صحبت میں بیٹھتا۔ دن بھر میں ایک لقمہ
میل جانے پر قناعت کرتا اور میری سخت کلامی پر بجا رہتا جس
کے پاس ایمان ہو گا وہ تجھے گا اور پتھر لے پھلے گا۔ اور جس کے
پاس ایمان ہی نہ ہو گا
وہ مجھ سے بھاگے گا۔

فہم یزدانی ترجمہ
مجلس
وَقَالَ رَفِی اللہ
سَلَّمَ الْحَقَّ
وَجَعَلَ الْخَوَافِ
بِحَبِیبِ الْخَوَافِ
يَقْتُلُ الْكُلَّ
عَزَّ وَجَلَّ وَفِي
عَنِ هَذِهِ الْحَيَاةِ
أَسْتَأْتَمُّهَا وَ
يُعْنِي فَكَصَحْنَاهُ
أَوْتِيَةً فَفَقَرَهُ
إِذَا أَحْبَبْتَ
شَرَّ الدُّنْيَا وَالْ
وَالشَّيَاطِينِ
وَلَا تَكُنْ بِهَا
الْمُؤْجِدِ
مَعِي بِاللَّيْلِ
أَنَا وَلَا سَلَامَ
أَنَا وَأَنْتَ
أَنْتَ تَكُنْتَ فِي
قَوْمٍ أَنْتُمْ تَقْدِرُونَ
عَلَيْكُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ
رَأْسُهُمَا مَطْلُوحٌ
وَلَيْسَ لَهَا آخُودَةٌ

الجلس الثاني والستون

قَالَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ بَعْثًا أُمَّةً فِي الْمَدْرَسَةِ
سَلَّمَ شَهْرًا جَبَّ سَنَةً سَبْتًا وَالْيَوْمِ وَجَمَاعَةٍ
وَجَلَّ الْحَقُّ عَمَّا وَجَلَّ حَقُّ لَا يَبْقَى فِي قَلْبِكَ مِنْ
تَجْنِيفِ الْخَلْقِ ذَرْوَةً لَا قَرَى دَارًا وَلَا دِيَارًا أَلَا اللَّهُ
يَقْبَلُ النُّكْلَ بِكُلِّ الدَّوَامِ فِي التَّوْحِيدِ لِلْحَقِّ
عَمَّا وَجَلَّ وَفِي الْأَعْرَاضِ عَنْ حَيَاةِ الدُّنْيَا أَهْوَى
عَنْ هَذِهِ الْحَيَاةِ إِلَى أَنْ يَجْعَلَكَ الْحَوَاءُ يُقْلَعُ
أَسْتَأْنِيهَا وَبِئْسَ نَزْلُ سَتْمَاهَا وَيَغْفِرُ بِلَا إِلَهٍ وَ
يَغْفِرُ فَكَصَحَّتْهُ وَبَسَلَتْهَا إِلَيْكَ وَفَاتَبَتْ فِيهَا
أَوْدَةً فَتَقَرَّرَتْ فِيهَا وَهِيَ لَا تَقْدِرُ تَلْسَعُكَ
إِذَا أَحْبَبْتَ الْحَقَّ عَمَّا وَجَلَّ وَأَحْبَبَكَ كَلْهَافَكَ
شَرَّ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالنَّفْسِ الْهَوَا
وَالشَّيَاطِينِ فَتَاخَذُ أَقْسَامَكَ مِنْ غَيْرِ ضَرْمٍ
وَلَا كَلَامٍ يَا مَدْعِيًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ كَمْ تَدْعِي
التَّوْحِيدَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ نَقْدُ رَأَى تَخْرُجُ
مَعِي بِاللَّيْلِ تَسْتَشِي فِي السَّوَابِغِ الْفَنِّ عَمَّا
أَكْلِبُكَ سَلَامًا وَأَنْتَ بِسَلَامِكَ تَقَرَّرُ تَنْظُرُ مَنْ يَفْتَرُ
أَنَا وَأَنْتَ مَنْ يَدْخُلُ تَحْتَ نِيَابِ الْخَرَفَةِ أَنَا وَأَنْتَ
أَنْتَ تَوَكَّيْتُ فِي الرِّفَاقِ وَأَنَا تَرَكَيْتُ فِي الْإِحْجَانِ يَكَا
قَوْمِ أَسْتَعِزُّ بِدَوْلَةِ الدُّنْيَا كَيْفَ تُطَوِّعُكُمْ وَهِيَ تَعْتَمِدُ
عَلَى أَوْلِيَاءِهَا وَاللَّهُ حَقُّ تَعْلِيمِهِمْ بِتَقْدِيرِ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَ
أَسْمَاءُ مَطْلُوعَةٍ بِأَمْرِ تَلْسَعُكَ بِمَهْمَا مَدَّ التَّوْحِيدُ
وَلَيْسَ لَهَا خَوْفٌ مِنَ الْعَوْرِ فِي وَحْدِ لَهَا رُحْمُ الْمَهَادَةِ

باسطھویں مجلس

(جمعہ - منج - آخر جب ۱۳۶۷ھ - مدرستہ معمرہ)

حق تعالیٰ کی توحید کا اتنا معتقد ہو کہ ساری مخلوق میں سے
ایک ذرہ بھی تیرے قلب کے اندر باقی نہ رہے کہ نہ کسی مکان پر
نظر ہو نہ کسی شہر پر۔ توحید سب کو نابود کر دیا کرتی ہے۔ ساری دوا
حق تعالیٰ کو یگانہ سمجھنے اور تبار و نیا سے اعراض کرنے ہی میں ہے اس
سانپ سے بھاگ یہاں تک کہ کوئی سپیرا آئے اور اس کے دانت
توڑ کر اس کا زہر نکال دے اور پھر اس کو تیرے قریب لاکر تجھ کو اس کا
ہنر سکھلا دے اور اس کو تیرے حوالہ کر دے کہ اس میں کسی قسم کی بھی
اذیت باقی نہ رہے۔ پس اس وقت تو اس کو اٹے پلے گا۔ اور اس کو
تیرے دسے کی قدرت نہ ہوگی جب توحی تعالیٰ کو محبوب سمجھے گا اور وہ
تجھ کو محبوب بنا لے گا تو دنیا اور شہوات اور لذات اور نفس اور خواہش اور
شیاطین سب سے کفایت فرما لے گا۔ پس تو اپنا مقسوم بلا ضرر بلا کد توڑ لے گا
لے مدعی ملا دے گا۔ تو مشرک بن کر توحید کا دعویٰ کب تک کرے گا۔
کیا تجھ میں طاقت ہے کہ رات کے وقت میرے ساتھ خوفناک مقامات
میں چلے کہ میرے پاس تو کوئی ہتھیار نہ ہو اور تو مسلح ہو۔ پھر دیکھ
کہ کون گھبراتا ہے؟ میں یا تو؟ کون دوسرے کے کپڑوں میں چھپتا
ہے؟ میں یا تو؟ تو نے پردہ پوش پانی ہے نفاق میں اور میں نے پردہ
پانی ہے توحید میں (لہذا میں بجز خدا کے نہ کسی سے ڈرتا ہوں نہ
کسی کی پناہ چاہتا ہوں) صابو! تم دنیا کے تیجے دوڑ رہے ہو
تاکہ وہ تم کو کچھ دیدے۔ اور دنیا اہل اللہ کے تیجے خود ہی دوڑ رہی ہے
تاکہ ان کو کچھ دیدے۔ وہ ان کے سامنے سر جھکے کھڑی رہتی ہے۔
اپنے نفس کو توحید کی شمیر سے مارا اس کے (مقابلہ کے) لئے
توفیق کا خود بہن۔ مجاہدہ کا نیزہ اور تقویٰ کی ڈھال اور یقین

کے نزدیک کس قدر بڑا
دنیا کی رغبت رکھنے اور
نگار کا یہ ارشاد نہیں سنا
شا اور ایک آرائش ہے
نادان بچوں کے لئے ریا
نے تم کو (اس کی تائید)
لوں کیلئے ہے (کہ وہ اس
س نے تم کو کھیل کیلئے
میں لگنے والا ہے) اور
ت کو چھوڑ کر دیکھنا
بھی تم کو دیکھنا وہ سب
س خواہش اور شہوت کے
دلوں سے پردہ لگا کر
کچھ بھی وہ تم کو اپنے
آخرت کے تعلق غور
جو کچھ سیکھنا چاہے گا
سے زیادہ پائیگا میری
یتی جب کسی آگتی ہے
ت کو چھوڑا اور آ اور
زمین تلب میں ہے
دن بھر میں لیکر
علامی پر عمارتیں
اور جس کے

وَرُسُ الشُّقْرِ ۖ وَسَيْفَ الْيَقِينِ ۖ فَتَارَةً مَّطَاعِنَهُ
 وَآخَرَى مُضَارَبَةٍ ۖ لَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى تَذِلَّ
 لَكَ وَتَصِيرَ رَاكِبًا لَهَا ۖ لِحَامَهَا سَبِيلٌ لَكَ ۖ لِسَافِرٍ
 بِهَا بَرٌّ وَبَحْرًا ۖ فَيُخَيِّرُ بَيْنَهُمَا بِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ
 ثُمَّ تَقْدَمُ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ نَفْسَهُمْ وَكَمْ يَتَخَلَّصُونَ
 مِنْهَا ۖ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ وَعَلِمَ صَارَتْ رَاحِلَةً لَكَ
 فَحَمِلَ أَثْقَالَهَا وَلَا تَحْتَاطُّ فِي أَمْرٍ ۖ لَا خَيْرَ
 فِيكَ حَتَّى تَعْرِفَ نَفْسَكَ وَتَمْنَعَهَا حَظَّهَا وَتُعْطِيَهَا
 حَقَّهَا ۖ فَيُخَيِّرُ تَطْمَئِنُّ إِلَى الْقَلْبِ وَتَطْمَئِنُّ
 الْقَلْبُ إِلَى السِّرِّ ۖ وَيَطْمَئِنُّ السِّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا تَزْعُمُوا عَصَا الْمَجَاهِدَةِ عَنْ نَفْسِكُمْ ۖ لَا
 تَغْتَرُّوا بِبَنَاتِ وَهْلِ السَّبْعِ فَإِنَّ بَرِيذَكُمْ أَنْتُمْ وَهُوَ
 مُنْظَرٌ لِفَرَسَةٍ يَفْعَلُ سَهْمًا ۖ هَذِهِ النَّفْسُ تُظْهِرُ
 الْكَمَالَ بَيْنَهُ وَالذِّلَّ وَالسَّوْاضَ وَالْمُوَافَقَةَ فِي
 الْحَبْرِ وَفِي بُطْنِ مِخْلَافٍ ذَلِكَ ۖ كُنْ عَلَى
 حَدَرٍ وَمَا يَكْتُمُ مِنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ ۖ الْقَوْمُ
 عِنْدَ هُمْ شُغْلٌ عَنِ الْخَلْقِ ۖ
 لَكِنْ يُكَلِّفُونَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ
 وَالْقَوْدُ مَعَهُمْ لَا مَرْهُو
 هَيْهِمْ ۖ مَثَلُ الْقَوْمِ مَعَ
 الْحَلِيِّ مَثَلُ قَوْمٍ أَرَادُوا
 أَنْ يَغْبِرُوا بِحَرًّا
 وَيَمْضُوا إِلَى
 مِلَالٍ

ۛ

کی تلوار ہاتھ میں لے کر کبھی نیزہ بازی ہو اور کبھی مار کے وار۔ برابر
 ایسا ہی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تیرے سامنے سر جھکے اور تو اس
 سوار ہو جائے۔ اس کا لگام تیرے ہاتھ میں ہو اور تو اس پر بری
 و بھری سفر کرے۔ پس اس وقت تیرا پروردگار تیرے سبب فخر
 فرمائے گا۔ اس کے بعد تو ان لوگوں کا افسر بن جائے گا جو اپنے
 نفسوں کے ساتھ قائم ہیں اور اس سے رہائی نہیں پاسکے۔ جس نے
 اپنے نفس کو بیچا نا اور مغلوب بنالیا تو نفس اس کی سواری بن جائے
 کہ اس کے بوجھ اٹھاتا ہے اور اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتا تیرے
 اندر کوئی قوتی نہیں۔ یہاں تک کہ تو اپنے نفس سے واقف ہو جائے اور
 اس کو لذت سے روکے اور اس کا حق ادا کرے۔ ہاں اس وقت تجھ کو
 قلب سے اقرار حاصل ہوگا۔ اور قلب کو باطن کے ساتھ قرار ملیگا اور
 باطن کو حق تعالیٰ شاء کے ساتھ۔ اپنے نفسوں سے مجاہدہ کی لاشی مت
 اٹھاؤ۔ نفوس کی چالبازیوں سے دھوکہ مت کھاؤ اور ان کی بناوٹ کی
 نیند سے دھوکا مت کھاؤ۔ درندہ کی بناوٹ نیند سے دھوکہ نہ کھاؤ
 کہ وہ (اس چال بازی سے) تم پر تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ سورا ہے۔ اور
 درحقیقت کسی شکار کی تاک میں ہے کہ (کوئی زور پر آئے اور فوراً) اس کو
 دبوچ لے۔ (اسی طرح) یہ نفس اطمینان و عاجزی و انکسار اور نیک
 کاموں میں موافقت ظاہر کیا کرتا ہے (تاکہ انسان اس کی اصلاح
 سے بے فکر ہو جائے) اور باطن میں ان مضامین کے خلاف ہوتا ہے
 پس اس کے بعد جو صورت اس سے انجام پانے والی ہے اس سے ڈرنا
 رہ۔ اہل اللہ کے لئے ایسا شغل ہے جس نے ان کو مخلوق سے بے توجہ
 بنا رکھا ہے۔ مگر وہ امر ذہنی کی غرض سے ان کی طرف توجہ کرنے والے
 پاس بیٹھے اٹھنے میں اپنی طبیعت کو مجبور کیا کرتے ہیں۔ اہل اللہ کی مثلاً
 مخلوق کے ساتھ ایسی ہے جیسے کچھ لوگوں نے چاہا کہ دریا کو عبور
 کریں اور بادشاہ تک پہنچ جائیں۔ پس بعض لوگ راستہ سے ہٹ

وَهُوَ قَارِعٌ مِّنَ التَّوْحِيدِ مَا فِيهِ ذَرَّةٌ مِّنَ التَّوْحِيدِ
 نُورٌ وَالشِّرْكُ لَوْ بِالْخَلْقِ ظُلْمَةٌ كَيْفَ لَنُورٌ وَقَلْبُكَ
 قَارِعٌ مِّنَ التَّقْوَى مَا فِيهِ ذَرَّةٌ أَنْتَ مُجُوبٌ عَنِ
 الْخَلْقِ بِالْخَلْقِ بِجُجُوبٍ بِالْأَسْبَابِ عَنِ الْمُسَبِّبِ
 مُجُوبٌ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْخَلْقِ وَالْقِيَمَةِ زَهْرَانَتْ دَعْوَى
 مُجَوَّدَةٌ بِبَاقَةٍ نَقْلٌ قَاتِلٌ بِالدَّعْوَى بِلَا يَسْتَعِينُ
 هَذَا الْأَمْرُ كَمَا يَصِفُ بِيَوْمَيْنِ أَتَيْنِ الْأَوَّلُ هُوَ
 الْمُجَاهِدَةُ وَالْمُكَابَدَةُ وَتَحْمِيلُ الْأَشْقِ وَالْإِكْتِبَافُ
 وَهُوَ الْقَالِبُ الْمَعْرُوفُ بَيْنَ الصِّلَةِ الْحَيَّةِ وَالثَّانِي
 مَوْهَبَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَهُوَ نَادِرٌ لِاحَادِ الْخَلْقِ
 يَهَبُ لِوَاحِدٍ مَّعْرِفَةً وَالْحَبِيبَةَ لَهُ بِأَخَذِ كَامِنٍ
 بَيْنَ أَهْلِ كَصِيغَتِهِمْ وَيُظْهِرُ فِيهِ قُدْرَتَهُ بِأَخْذِ
 مِّنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ وَتَرْكِيهِ إِلَى الصَّوْمَةِ وَيُجَرِّبُ
 الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِهِ وَيَقْتَرِبُ إِلَيْهِ بِأَبْ قَرِيبٍ
 بِأَخْذِ هَذَا مِنَ الْهَدْيِ بِأَنْ كَحْتِ يَكُونُهُ أَذَى شَيْءٍ
 يَزْنِي قَدْرَهُمَا وَحِكْمًا وَبَعْدًا بِصِدْقِ كُلِّ مَا يَرَاهُ يَنْقُطِ
 كُلِّ مَا يَسْمَعُهُ يَنْقُطِ وَلَا يَنْعَلُ إِلَّا مَا يَقْرَبُ إِلَيْهِ
 بِأَمْرِ الْهَدَايَةِ وَالْوَعَايَةِ وَالْكَفَايَةِ لَا يَنْقُطُ عَنْهُ
 بِصِدْقِ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّ يُوسُفَ عَلَى سَبِيلِ نَادٍ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَذَلِكَ لِنُضَوِّدَ عَنْهُ الشُّعْرَ وَالْفُتُوحَ
 إِنَّهُ مِّنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ طَائِفَةٌ عَنِ الشُّعْرِ وَ
 الْفُتُوحِ وَأَتَجَمَّلُ التَّوْفِيقِ فِي خِدْمَةِ الْمُحِبِّ
 لِلَّهِ وَجَلَّ الْعَارِفُ بِهِ بِعِطِّ الْخَلْقِ بِجَلِّ كَيْفَ يُعْطِيهِمْ تَارَةً
 بِقَوْلِهِ وَتَارَةً يُعْطِيهِمْ وَتَارَةً هَمِيَّةٌ يُعْطِيهِمْ مِّنْ
 حَيْثُ لَا يُدْرِكُونَ وَمِنْ حَيْثُ يُدْرِكُونَ

تیرا قلب تقویٰ سے ایسا خالی ہے کہ اس میں اس کا ذرہ بھر بھی نہیں
 تو مخلوق کے سبب خالق سے محبوب ہے۔ اسباب کے سبب مبتلا اسباب
 سے محبوب ہے۔ اور مخلوق پر بھروسہ و اعتماد رکھنے کے سبب توکل سے
 مجرب ہے، تو محض دعویٰ ہے۔ اور گواہ کے بغیر محض دعوے سے ایک مٹھی
 مٹاس بھی تجھ کو نہیں مل سکتی۔ یہ مضمون (معرفت حق) تو صرف دو قسم
 سے صحیح ہو سکتا ہے۔ اول تو مجاہدہ و ریاضت اور تعب و مشقت کی
 برداشت سے۔ اور صلحائیں یہی صورت غالب معروف رہی ہے۔ دوم
 بلا مشقت کے عطا حق سے۔ اور یہ شاذ و نادر کسی کسی مخلوق کے لئے ہوتا
 کہ اس کو اپنی معرفت و محبت بخشتا اور اس کو اہل و عیال اور کام کاج
 سے جدا کر کے اس میں اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ ذاکر زنی سے اس کو
 نکال کر بلند عبادت خانہ میں پہنچاتا اور اس کے قلب سے مخلوق کو نکال کر
 اس میں اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ کہو اس (اور دعوے
 سوال) سے اُس کو نکال لیتا ہے۔ یہاں تک ذرا سی چیز بھی اس کو کافی
 ہو جاتی ہے (اور سوال کی نوبت ہی نہیں آتی) اس کو فہم و دانش و غلبہ
 نصیب فرماتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اس سے نصیحت لیتا اور جو
 کچھ سنتا ہے اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور وہی کام کرتا ہے جو اس کو
 حق تبار کے مقرب بناتا ہے۔ ہدایت و عنایت و کفایت کو حکم ہوتا ہے
 کہ اس سے جدا نہیں ہوں۔ اس کی وہ حالت ہوتی ہے جس کا حق تعالیٰ
 نے یوسفؑ کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم نے ایسا ہی کیا تاکہ یوسفؑ سے بڑی
 دے حیاتی کو دور رکھیں بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں تھا
 اسی طرح اس بندہ مؤمن سے بدی و بے حیائی کو دور رکھتا اور توفیق کو
 اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب اور عارف ہوتا
 وہ ہر طریقہ سے مخلوق کو نصیحت کرتا ہے کبھی اپنے قول سے اور کبھی اپنے
 فعل سے اور کبھی صرف ہمت سے۔ الغرض جس طریق کو وہ سمجھتے ہیں۔ اور
 جس کو وہ سمجھتے ہیں اس کے دووں طرح اس کا ناصح بنتا ہے۔

میں اس کا ذرہ بھر بھی نہیں
 اسباب کے سبب بتلا سکا
 رکھنے کے سبب توکل سے
 مضامین سے ایک مضمون
 معرفت حق (توصیف و توحید)
 مت اور تعب و مشقت کی
 بے معروف ہی پر دوم
 کسی کسی مخلوق کے لئے پہنچا
 کو اہل و عیال اور کام کاج
 آتا ہے۔ ڈاکر زنی سے اس
 کے قلب مخلوق کو بحال کر
 ہے۔ بلکہ اس (اور دعا و
 ذرا سی چیز بھی اس کو کافی
 حق) اس کو فہم و دانش و قلب
 سے نصیحت لیتا اور جو
 اور وہی کام کرتا ہے جو اس
 ت و کفایت کو حکم موت
 ت ہوتی ہے جس کا حق تعالیٰ
 نہا ہی کیا تاکہ یوسف سے پہلے
 سے مخلص بندوں میں سے
 کو دور رکھتا اور توفیق کو
 کا محبوب اور عارف ہوتا
 اپنے قول سے اور کسی اپنے
 طریق کو وہ سمجھتے ہیں۔ اور
 اس کا ناصح بنتا ہے

بِأَنَّهُ لَا مَرْغَبَ لَكَ بِخَوَاصِّ نَفْسِكَ عِنْدَ صُغْفَرٍ كَمَا كَانَ
 عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِكَ وَخَبَارِكَ وَجَارِكَ وَأَهْلِكَ
 بِلَيْلَةٍ وَرَأَيْتُكَ بِوَادٍ اقْوَى إِيْمَانُكَ فَأَبْرُسُ
 لِي أَهْلَكَ وَوَلَدَكَ ۖ ثُمَّ لِي الْخَلْقُ بِلَا تَبَرُّزٍ إِلَيْهِمْ
 إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَنْتَزِعَ بِدَرْجِ رُوحِ الْخَلْقِ ۖ وَتَوَلَّى عَلَى
 رَأْسِ قَلْبِكَ خُودَةَ الْإِيْمَانِ ۖ وَبَيْنَكَ سَيْفُ
 الْخَوَاصِّ ۖ وَفِي جَبْتِكَ سَهْمٌ مُرَاجِبَةٌ لِلْعَاءِ ۖ
 وَتَوَكَّبَ حَصَانُ التَّوْفِيقِ ۖ وَتَعَلَّمَ مَالِكُكَ وَالْفَرَّ وَ
 الطَّيْبُ وَالطَّعَانُ ثُمَّ خَمَلَ عَلَى أَعْدَاءِ الْحَقِّ عَمَلًا وَ
 جَلَّ ۖ فَخَيَّرَ لِي خَيْرُكَ النَّصْرَةَ وَالْمَعُونَةَ مِنْ مَخْلُوقِكَ
 الْبَرِّ ۖ وَتَأْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ أَيْدِي الشَّيْطَانِ وَ
 تَكُونُ لِي بَابَ الْحَقِّ عَمَلًا وَجَلَّ ۖ تَأْمُرُهُمْ بِعَمَلِ أَهْلِ
 الْحَقِّ وَتُعَذِّبُهُمْ مِنْ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ۖ كَيْفَ لَا يَكُونُ
 لَكَ ۖ وَقَدْ عَرَفْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَعَرَفْتَ أَعْمَالَهُمَا
 ۖ وَصَلَّ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ كَشَفَ الْحَجَّ عَنْ عَيْنِي
 لَمْ يَكُنْ لَيْتَ لِي مِنْ هَذِهِ السَّيَةِ آخِرُ نَظَرٍ ۖ وَلَمْ
 يَجِبْ عِنْدِي ۖ يَوْفَعُ رَأْسَ قَلْبِي فَيَرَى الْعَرْشَ وَالسَّمَوَاتِ
 ۖ وَإِذَا اطَّرَقَ يَرَى أَهْلَ بَاقِ الْأَرْضِ وَمَسَاكِينَهُمَا مِنْ
 الْحَقِّ ۖ كُلُّ هَذَا سَبَبُهُ الْإِيْمَانُ وَالْمَعْرِفَةُ لِلْحَقِّ عَمَلًا
 وَجَلَّ مَعَ الْعُلَمَاءِ بِأَحْكَمٍ ۖ إِذَا وَصَلْتَ إِلَى هَذَا
 الْمَقَامِ قَادِمُ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَمَلًا وَجَلَّ
 وَكُنْ هَذَا لَا يَمُحُّ مِنْكَ شَيْءٌ ۖ إِذَا دَعَوْتَ
 الْخَلْقَ وَكُنْتَ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَمَلًا وَجَلَّ كَانَ
 دُعَاؤُكَ لَهُمْ وَبَلَاءُ عَلَيْكَ ۖ كُلَّمَا
 تَحَرَّكَتْ

صاحبزادہ! اپنے ایمان کی کمزوری کے وقت صرف اپنے نفس
 کی اصلاح میں مشغول رہ (دوسروں کی فکر نہ کر) تیرے ذمہ تیرے
 متعلقین و پیروسی و پیروسن اور اہل شہر اور اہل ملک کسی کا بھی بار نہیں
 ہاں جب تیرا ایمان قوی ہو جائے تب اپنے اہل و عیال کی طرف
 (اصلاح حال کیلئے) توجہ کر اور اس کے بعد عام مخلوق کی طرف۔
 مخلوق کی طرف اس وقت توجہ ہو جبکہ تقویٰ کی ذرہ پہن لے اور اپنے
 قلب کے سر پر ایمان کا خود رکھ لے اور ہاتھ میں توحید کی تلوار لے لے
 اور ترکش میں قبولیت دعا کے تیرے بھر لے اور توفیق کے گھوڑے پر سوار
 ہو جائے اور بھاگ دوڑ اور شمشیر زنی اور تیرا انداز ہی سیکھ لے۔ اس
 بعد دشمنان خدا پر حملہ کرے۔ پس اس وقت نیری چھیوں جانبوں سے
 نصرت و اعانت آئے گی۔ اور تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں سے
 چھین چھین کر دروازہ خداوندی پر لا ڈالے گا کہ ان کو جنت کے اعمال
 کی ترغیب دے گا اور اہل دوزخ کے اعمال سے ڈرائے گا۔ اور ایسا
 کیوں نہ ہو جبکہ توجہ و توجہ سے واقف اور ان دونوں کے اعمال
 سے آگاہ ہو چکا ہے۔ جو شخص اس مقام پہنچ جاتا ہے اس کے قلب
 کی آنکھ سے پرے ہٹ جاتے ہیں کہ چھٹیوں جانبوں میں جبرہ توجہ
 کرتا ہے اپنی نظر پر دونوں کے پرے پہنچا دیتا ہے اور کوئی چیز اس کو
 روکتی نہیں۔ وہ اپنے قلب کا سراٹھاتا ہے تو عرش اور آسمانوں کو دیکھ
 لیتا ہے۔ اور جب نیچے جھکاتا ہے تو زمین کے طبقے اور ان کے باشندوں
 یعنی جنات کو دیکھ لیتا ہے۔ اس سارے (کمال) کا سبب صرف
 ایمان اور شریعت کے علم کے ساتھ حق تعالیٰ کی معرفت ہے جبکہ تو
 اس مقام پہنچ جائے تب مخلوق کو دروازہ خداوندی کی طرف بلاؤ
 (اور واعظ بن کر ممبر پر آؤ) درنہ اس سے پہلے تو تجھ سے کچھ بھی نہ
 ہو گا جبکہ تو نے مخلوق کو (خدا کی طرف) بلایا اور خود دروازہ خداوندی
 پر نہ ہوا تو تیرا ان کو بلانا لگا۔ تجھ پر وبال ہو گا۔ جب کبھی تو حرکت کرے گا

بَرَكْتُ ۚ كَلِمًا طَلَبْتَ الرِّفْعَةَ ۖ انْضَعْتَ ۚ مَا عِنْدَكَ
مِنَ الصَّالِحِينَ خَبَرٌ ۚ أَنْتَ تَقْلُقُهُ ۚ أَنْتَ لِسَانُ
بِلَا جَنَانٍ ۚ أَنْتَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ۚ جَلْوَةٌ بِلَا
خَلْوَةٍ ۚ جَوْلَةٌ بِلَا صَوْلَةٍ ۚ سَيْفُكَ مِنْ خَشَبٍ
وَرَمَاهُمَا مِنْ كِبَرِيَّتِكَ ۚ أَنْتَ جَبَانٌ لَا تَجَاعُ
لَكَ ۚ أَدْنَى سَهْمٍ يَقْتُلُكَ ۚ نَقْعٌ يَقْتُلُكَ عَلَيْهِ
قِيَامُكَ ۚ اللَّهُمَّ قُوَا دِيَانَنَا وَإِيمَانَنَا وَ
أَبْدَانَنَا بِقُرْبِكَ ۚ وَارْتِنَانِي اللَّهُ نِيَا حَسَنَةً وَ

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَوَّاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ مَعَ
أَحَدٍ ۚ ثُمَّ إِنْ فَعَلْتُ كُنْتُ أَفْعَلُ مَعَ اثْنَيْنِ
أَوْ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُؤَافِقِينَ لِي ۚ أَصْحَبِ الْقَوْمِ
فَإِنْ مِنْ صِفَاهُمْ أَنَّهُمْ إِذَا نَظَرُوا إِلَى شَخْصٍ
وَجَعَلُوا هِمَّتَهُمْ إِلَيْهِ أَحَبُّهُ ۚ وَإِنْ كَانَ
ذَلِكَ الْمَنْظُورُ إِلَيْهِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ
مُجُوسِيًّا ۚ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَزَادَ إِيمَانًا وَ
يَقِينًا وَتَثْبِتًا ۚ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّ النَّظَرُ
إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ فَقَدْ قُوبِلَ مِنَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَإِذَا نَظَرُ بَعْضِ الْقُرْبَى
وَالْمَعْرِفَةِ ۚ يَصِيرُ الْقُرْبُ سَحَابًا
فِي قَلْبِهِ وَالنَّظَرُ بَرْقًا وَأَوْعَظُ مَطَرًا
يُعْبَرُ لِسَانُهُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ ۚ يَصِيرُ
لِسَانُهُ قَلَمًا يَسْتَمِدُّ مِنْ دَوَاوِلِ الْمَعْرِفَةِ
وَمَحَارِجِ الْعِلْمِ ۚ يَصِيرُ كَلَامُهُ وَنَظَرُهُ
بَرْقٌ

تو گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جائے گا۔ اور جب کبھی بلند ہوتا جائے گا تو پستی میں
آئے گا۔ تجھے صالحین کے حالات کی کچھ بھی اطلاع نہیں۔ تو محض ایک
ہے۔ تو خالی زبان ہے بلا قلب کے۔ تو ظاہر محض ہے بلا باطن کے۔ جلوت
ہے بلا خلوت کے۔ اور جولانی ہے بلا حملہ کے۔ تیری تلوار لکڑی
کی ہے اور تیرے تیر دیاس لائی کے ہیں۔ تو بزدل ہے، شجاعت نام
کو بھی نہیں۔ ہلکا سا تیر تجھ کو قتل کر ڈالتا۔ اور ایک مجھ تیرے اوپر
قیامت قائم کر دیتا ہے کہ در اسی تکلیف میں ہائے واویلا مچا کر
گویا مر جا رہا ہے) یا اللہ سہارے دین و ایمان اور اجسام کو اپنے قرب کی
قوت دے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی
اور بچا ہم کو درد و رنج کے عذاب سے۔

(شیخ نے فرمایا میں نے اول تو کسی کے پاس بھی بیٹھنا اٹھنا نہ تھا۔
پھر اگر بیٹھنا اٹھنا بھی تھا تو اپنے موافقین میں سے دو تین ہی کے
پاس بیٹھنا اٹھنا تھا) (اے مخاطب) اللہ والوں کی صحبت اختیار
کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نظر اور توجہ و ہمت ڈالتے
ہیں تو اس کو (روحانی) حیات بخشے ہیں جس کی طرف نظر ڈالی اگرچہ
وہ یہودی یا عیسائی یا مجوسی بھی ہو۔ اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو (اکی
نظر و توجہ سے) اس کے ایمان و یقین و استقامت میں زیادتی ہو جاتی
ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو نظر بھی درست ہوتی ہے۔ جب
قلب درست ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے جب
(کسی پر) نظر ڈالتا ہے تو حقیقت معرفت اور شرب سے ڈالتا ہے (کی
نکاح حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کے قلب میں قرب
گویا گھٹا ہوتی ہے کہ نگاہ اس کی بجلی ہے اور عطا اس کی بارش
اس کی زبان وہی مضمون ظاہر کرتی ہے جو اس کے قلب میں ہوتا ہے۔
اس کی زبان گویا تسلیم بن جاتی ہے کہ معرفت کی دوات اور دریا علم
سے ڈوبالیتی ہے۔ اس کا کلام اور اس کی نگاہ اس (گھٹا) کی بجلی جاتی

ہوتا جائے گا تو پستی میں
روح نہیں۔ تو شخص کی کیا
ہے بلا باطن کے۔ جلد
کے۔ تیری تلوار لکڑی
نزدل ہے، شجاعت نام
ر ایک مجھ ترے اُنہی
س ہائے واویلا مچا کر
راجسام کو اپنے قریب
اور آخرت میں بھی خوبی
بھی بیٹھتا اٹھتا تھا۔
سے دیتا ہی کے
لہ والوں کی صحبت اختیار
مرا اور توجہ و بہت ثنائی
طرف نظر والی اگرچہ
سلمان ہوتا ہے تو اگر
است میں زیادتی ہوئی
رست ہوتی ہے۔ جب
قرب ہو جاتا ہے
رب سے ڈالتا ہے
اس کے قلب میں تیرے
در وعظ اس کی اشد
کے قلب میں ہوتا ہے
کی دوات اور در علم
اس (گھٹا) کی بھلائی

مَا فِي قَلْبِهِ : كَلَّا هُمَا يَظْهَرَانِ عَنْ أَصْلِ
لَوْ بِي مِنْ جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ تَحَقَّقَ فِي امْتِنَانِ
لَا وَاهِدًا وَلَا نَهْمًا عَنْ النَّبِيِّ وَلَا رِضًا لِلرَّسُولِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَحَّ لَهُ ذَلِكَ : بَقِيَتْ فِيهِ بَقَايَا
مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْلُ حَقِّهِ
مَا بَقِيَ بَقَايَا وَتَزِيدُ عَلَيْهِ وَقُرْبُهُ : أَكْثَرُ
فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : لَمْ يَكُنْ الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ :
الْعَمَلُ الصَّالِحُ مَا صَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَكُنْ
فِي شَيْءٍ : الْعَمَلُ الصَّالِحُ يُؤْتِيكَ عَلَى جَادٍ
مِنْ دِينِكَ : فَتَسِيرُ فِيهَا لَا تَمِيتُ وَلَا تَشْمَلُ
فَتُؤَاتِي قَلْبَكَ وَسِرَّكَ وَمَعْنَاكَ : تَنْفَرُ مِنْ الْكُلِّ
مِنْ الْخَلْقِ وَلَا مَعَ الدُّنْيَا وَلَا مَعَ الْآخِرَةِ :
مِنْ الَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَيَقُولُ كَمَا
كَانَ مُوسَى : وَجَلَّتْ إِلَيْكَ رَبِّ لِقَظْهُ مِنْ
طَلَبِ رِضَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجْهَهُ صَادَقَ
كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِمَ
مِنْ قَبْلِ هُوَ يُحَرِّمُ عَلَى قَلْبِ مَنْ
الْمُحِبِّ الصَّادِقِ مُرْضِعُ كُلِّ
حَدِّثٍ تَخْلُقِي : يَكُونُ بَعْدَ
أَنْ تَكُنْ يَكُنْ : يَضْبُكُنْ
جَمِيعِ الْمَرَاضِمِ فِي حَلْقِهِ
لِلْعَيْشَةِ الْإِلَهِيَّةِ

:

ہے جو اس کے قلب میں (چھائی ہوئی) ہے کہ دونوں من جانب اللہ
ایک مضبوط اصل سے ظاہر ہوتے (اور دلوں کے میل کجیل کو خاکستر
کرتے چلے جاتے ہیں) جو شخص اوامر کے بجالانے اور منہیات سے
باز آنے اور (ہر امر میں اتباع شریعت ملحوظ رکھ کر) جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لینے میں بخت ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے
(کلام اور نگاہ کے بجلی کی طرح بن جانے کا) یہ مضمون صحیح ہو جاتا
ہاں اب بھی کچھ کسر اس میں رہ جاتی ہے لہذا وہ اصل بھیجے والے
(خدا تعالیٰ) کے حکم کی طلب میں برگشتہ پھر تارہتا ہے (کسی
طرح بلا واسطہ رسول حکیم الہی سے آگاہ ہو جاؤں) یہاں تک کہ وہ کسر
بھی بھل جاتی اور اس کا علم اور مہربان بڑھ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی
پسٹی طلب نیک اعمال کا ثمرہ ہے۔ اور نیک عمل وہی ہے جو خاص
حق تعالیٰ کیلئے ہو کہ اس میں کوئی بھی ساجھی نہ ہو۔ نیک عمل سمجھ کو
اس راستہ پر ڈال دیکھا جو حق تعالیٰ کو تجھ سے مقصود ہے۔ پس تو
ادھر ادھر ہوئے بغیر اپنے قلب معنی اور اندرون کے پاؤں سے چلیگا
اور سب سے یکسو رہے گا کہ نہ مخلوق کے ساتھ ہو گا نہ دنیا کے اور نہ
آخرت کے۔ تو من جملہ ان کے بن جائے گا، جو خاص ذات حق چاہتے
ہیں۔ اور عرض کرے گا جس طرح موسیٰ نے عرض کیا تھا کہ اے پروردگار
میں تیری طرف جلد اس لئے آیا تاکہ تو راضی ہو جائے۔ "جو شخص حق تعالیٰ
کی خوشنودی اور ذات کا طالب ہو وہ ایسا بن گیا جیسا کہ حق تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے کہ ہم نے (بجز ماں کی
پستان کے) دوسری پستانیں پہلے ہی اُن پر ممنوع کر دیں (اسی طرح)
اس عاشق صادق کے قلب پر ہر فانی مخلوق سے تربیت پانہ منع
کر دیا جاتا ہے کہ فنا کے بعد اس کو بقا نصیب ہوتی ہے۔ اور غیر سب
خداوندی کی وجہ سے اس کے خلق میں تمام دودھ پلائیوں کا دودھ
سٹوٹھا جاتا ہے (کہ اس کی تربیت بجز اپنے کسی دوسرے کے ہاتھوں

أَنْصَبَ الْجَمِيعُ : أُرِيدَ الْكُلُّ مِنْ قَلْبِهِ : حَقٌّ
 لَا يَتَقَيَّدُ بِشَيْءٍ عَنْ تَجَبُّؤِهِ : مَا يُزَالُ هَذَا الْمُؤْمِنُ
 الْعَارِفُ يُرْضَى لِرَسُولٍ بِالْعَمَلِ مَعَ حَقِّ تَسْلُكِهِ
 لِقَلْبِهِ عَلَى رِبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ كَالْفَلَاوِ بَيْنَ
 يَدَيْهِ : فَإِذَا طَالَتْ خِدْمَتُهُ قَالَ يَا أَسْتَاذُ
 أَرِنِي بَابَ الْمَلِكِ : أَتُفْعِلُنِي مَعَهُ : أَوْ
 تَفْعِلُنِي مَوْضِعًا أَرَاكَ : أَتُرْكِي يَدَيَّ فِي
 حُلُمَةٍ : بَابُ قُرْبٍ : فَأَخَذَهُ مَعَهُ وَ
 قَرَّبَهُ : مِنَ الْبَابِ قِيلَ لَهُ مَا مَعَكَ
 يَا مُحَمَّدٌ : مَا مَعَكَ يَا سَفِيهُ
 يَا دَلِيلًا يَا مُعَلِّمًا : يَقُولُ إِنَّكَ
 تَعْلَمُ قُرْبِي قَدْ رَتَبْتُهُ وَرَضِيْتُهُ
 لِحُدُوثِ مَتَةِ هَذَا الْبَابِ : لَعَنَ
 يَقُولُ لِقَلْبِهِ هَآ أَأَنْتَ وَ
 رَبُّكَ : كَمَا قَالَ جَبْرِئِيلُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ لَمَّا رُقِيَ
 بِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَأَدْنَاهُ مِنْ
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَآ أَأَنْتَ وَ
 رَبُّكَ يَا عَلَّامُ هَآ أَأَنْتَ
 الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَخَدَّ
 الْقُرْبِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 يَا عَلَّامُ قُصِّرْ أَمْلَكَ
 وَقَلِّلْ حِرْصَكَ
 صَلِّ صَلَاةَ مُؤْمِرٍ
 لَا يَتَّبِعِي لِمُؤْمِنٍ

گوایا نہیں فرماتا) سائے پرورش دہندہ دودھ خشک کیے گئے
 اور اُس کے قلب سے سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس
 محبوب سے کوئی چیز بھی نہیں روکتی۔ یہ صاحب ایمان و معرفت شخص پیغمبر
 کی معیت میں (صفت کے موافق) عمل کر کے ہر وقت حضرت کو خوش
 کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک آپ اس کے قلب کیلئے اپنے رب کی حضوری
 میں داخل کی اجازت حاصل فرمالیتے ہیں۔ یہ آپ کے حضور میں غلام
 کی طرح (حاضر باش خدمتگار) بنا رہتا ہے۔ پس جب آپ کی
 خدمت میں مدت گزرتی ہے تب عرض کرتا ہے کہ حضور مہکو
 بادشاہ کا دروازہ دکھلا دیجئے۔ اسی کے کام میں لگا دیجئے۔ ایسی
 جگہ کھڑا کر دیجئے کہ میں بادشاہ کو دیکھتا رہوں اور میرا ہاتھ اس کے
 دروازہ قُرب کے کُڑے میں ڈال دیجئے (کہ اس کو چھوٹا سکون) پس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے ساتھ اور اس کو دروازہ کے
 قریب لاتے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تہاے ساتھ کوں ہے؟
 اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری معیت میں ہے کیا۔ اے سفیر
 لے راہبر و رہنما (بتاؤ تو یہی) پس آپ عرض کرتے ہیں کہ (بلد الہا)
 آپ تو واقف ہی ہیں (کہ تو رانِ حرم کا) چھوٹا سا کہو تر ہے جس کو میں نے
 پرورش کیا اور اس (شاہی) دروازہ کی خدمت کیلئے پسند کیا ہے۔
 اس کے بعد آپ اس بندہ مؤمن کے قلب سے فرماتے ہیں کہ لو! میں
 تو اپنا کام پورا کر چکا! اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔ جیسا کہ (شب
 معراج میں) جب جبریل علیہ السلام نے جب آنحضرت کو آسمانوں پر
 چڑھایا اور آپ کو پروردگار کے قریب پہنچا دیا تو کہا تھا کہ (کیجئے میں تو
 اپنی خدمت انجام دے چکا اب آپ جانیں اور آپ کی پروردگار۔ صاحبزادہ
 نیک اعمالی اختیار کرو اور پروردگار عالم کا قُرب حاصل کر لے۔
 صاحبزادہ! اپنی آرزو کوتاہ اور حرص میں کمی کر۔ ایسی نماز
 پڑھ جیسی (دُنیا سے) رخصت ہونے والا پڑھا کرتا ہے۔ مؤمن کو

اَنْ يَتَاَمَّ اِلَّا

وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ وَتَحْتَ لَيْسَتْ اَنْ اَيَقَطَهُ الْحَقُّ عَنْ
وَلَوْ فِي عَافِيَةٍ كَانَ مَبَارَكًا: وَلَا اَيَقَطُّ اَهْلُهُ وَ
بَنَاتُهُ يَتَنَفَعُونَ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَيَكْرَهُونَ عَلَيْهِ
يَكُنْ اَكْلُكَ اَكْلُ مَوَدِّعٍ وَوُجُودُكَ يَكُنْ اَهْلِكَ وَ
اُجُودُ مَوَدِّعٍ لِقَاؤُكَ لِاخْوَانِكَ لِقَاؤُكَ مَوَدِّعٍ
اَلَا يَجِدُ فِي قَلْبِكَ اَنَا مَوَدِّعٌ: كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ
مِنْ اَمْرِ فِي يَدِ غَايِبٍ: اِنَّا اَحَادُ اَمْرٍ اَدْمِنُ
اَلْحَقُّ يَطْلَعُونَ عَلَى مَا يَكُونُ لَهُمْ وَمِنْهُمْ وَاَيُّ
رَبِّ يَكُونُونَ: وَهُوَ مَحْذُورٌ فِي قُلُوبِهِمْ: يَرَوْنَ
رَبَّهُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ اَنْتُمْ هَذِهِ الشَّمْسُ بِلَا
حُجَّةٍ عَنْ اَلَيْسَتْ لَهُمْ: اَوَّلُ مَا يَطْلُعُ عَلَى ذَلِكِ
اَلْغَيْبُ وَيَطْلُعُ السِّرُّ الْقَلْبُ وَيَطْلُعُ الْقَلْبُ النَّفْسُ
اَلْطَلُوبَةُ: وَيَسْتَكْتُمُ ذَلِكِ: تَطْلُعُ عَلَى هَذَا
لَا يَرَى بَعْدَ تَأْخُذِهَا وَخِذِهَا لِلْقَلْبِ قِيَامُهَا
يُجِلُّ لِيَا ذَلِكِ بَعْدَ اَنْهَا هَذِهِ اَوَّلُ الْمَكَابِدِ
مَنْ وَصَلَ اِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَهُوَ نَائِبُ
الْحَقِّ عَنْ دَجَلٍ فِي الْاَرْضِ وَخَلِيفَتُهُ
فِيهَا: هُوَ بَابُ الْاَسْرَارِ: عِنْدُكَ
مَقَامَتُهُمْ خَزَائِنُ الْقُلُوبِ اَلْحَقُّ
فِي خَزَائِنِ الْحَقِّ عَنْ دَجَلٍ

دودھ خشک کیے
ہے حتیٰ کہ اس کو
ان معروف شخص
ہر وقت حضرت کو
پیلے اپنے رب کی
آپ کے حضور میں
ہے۔ پس جب آپ کی
رتابہ کہ حضور
میں لگا دیجئے۔ اسی
س اور میرا تھا اس
کو چھوڑنے سکون پس
وہ اس کو دروازہ کے
یہ تہا کے ساتھ کوئی
سے کیا۔ اے سفیر
تے ہیں کہ (بلد النہا)
بہتر ہے جس کو میں نے
کیلئے پسند کیا ہے۔
فرماتے ہیں کہ لو انما
دوگا۔ جیسا کہ (شب
حضرت کو آسمانوں پر
ہا تھا کہ (دیجئے میں تو
کچل پروردگار۔ صاحب
حاصل کرے۔
کی کر۔ ایسی نماز
ھا کرتا ہے۔ یوں کو

سونا زیبا نہیں جب تک کہ اس کا وصیت نامہ لکھا ہوا سر کے نیچے نہ
رکھا ہو کہ اگر حق تعالیٰ بعافیت بیدار کر دے تو بہتر ہے ورنہ اس کے
متعلقین اس کی وصیت کو پا تو لیں گے کہ اس کے مرنے کے بعد
اس سے نفع اٹھا کر اس کو دُعائیں دیتے رہیں گے۔ تیرا کھانا پینا بھی
ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا (قرب الگ دنیا سے) رخصت ہونے والے
شخص کا ہوا کرتا ہے۔ اور اپنے گھر والوں میں رشتہ پسانا بھی ایسا ہی
ہونا چاہیے جیسا رخصت ہونے والے کا ہوتا ہے۔ اور بھائی بندوں
سے ملنا جملنا بھی ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا رخصت ہونے والے کا
ہوا کرتا ہے۔ اپنے قلب میں یہ بات پیدا کر کہ میں رخصت ہو رہا ہوں
اور جس کی ہر بات غیر ہی کے قبضہ میں ہو اس کی یہ حالت کیوں نہ ہو
مخلوق میں بعض ہی افراد ایسے ہوتے ہیں جو آگاہ ہو جاتے ہیں کہ اُن کی
کیا تجویز ہو اسے اور ان سے کیا صادر ہوگا اور وہ کب وفات پائیں گے
یہ ان کے دلوں میں مخفی رہتا ہے۔ وہ اس کو کھلا ہوا اس طرح دیکھتے
ہیں جس طرح تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو۔ ان کی زبانیں اس کو بیان
نہیں کر سکتیں۔ اول اس کی اطلاع باطن کو ہوتی ہے اور باطن قلب
کو اطلاع دیتا ہے اور قلب نفس طہتہ کو اطلاع دیکر اخفا کی تاکید کرتا
ہے۔ نفس اس مضمون پر صاحب ادب بن جانے اور قلب کی خدمت
گذاری اور اس کی معیت میں قائم رہنے کے بعد مطلع ہوا کرتا ہے۔ اُن کی
المیت بہتر ہے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جو
اس مقام پر پہنچ گیا وہ زمین میں حق تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ غالب ہے
(کہ باذن خداوندی اس میں تصرف فرماتا ہے) وہ اسرار کا دروازہ
ہوتا ہے کہ قلوب کے خزانوں کی جو حق تعالیٰ کے خزانے میں کنجیاں
عہ یہ حضرت صاحب خدمت کلاتے ہیں اور ان کا افسر اعلیٰ قطب النکون ہوتا ہے
در صورت کہ اُن کو بخیرہ میں تعمرقات ظاہر ہوں اور قطب الارشاد ہوتا ہے۔ در صورت
کہ اصلاح قلوب و احوال و ارشاد ہدایت کے تعمرقات قلبیہ صادر ہوں۔ :-

هَذَا شَيْءٌ مِنْ قَوْلِهِ مَعْقُولُ الْخَلْقِ جَمِيعٌ مَا يَظْهَرُ
فِيهِ قَهْوَرَةٌ مِنْ جَبَلَةٍ وَقَطْرَةٌ مِنْ بَحْرٍ
وَمِصْبَاحٌ مِنْ شَمْسٍ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَدْتُ لِيَاكُ
مِنَ الْكَلَامِ فِي هَذِهِ الْأَشْرَارِ وَأَنْتَ تَعْلَمُ
إِنِّي مَغْلُوبٌ ۝ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّا كَمَا
يُعْتَدُ رُؤْمُهُ ۝ وَلَيْكِي إِذَا صَوَّلْتُ إِلَى هَذَا
الْكُرْسِيِّ أَغِيبْ عَنْكُمْ وَلَا يَنْفُ بِحَدِّ قَلْبِي مِنْ
أَعْتَدْتُ لِيَاكُ ۝ وَاتَّخَفْتُ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ ۝
هَبْتُ مِنْكُمْ مَرَّةً وَفِيكُمْ وَقَعْتُ ۝ عَزَمْتُ
أَنْتِي أَمِيتُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي مَوْضِعٍ وَأَسِيرُ مِنْ بَلَدٍ
إِلَى بَلَدٍ وَمِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ وَأَكُونُ مُتَعَذِّبًا
مُتَعَذِّبًا إِلَى أَنْ أَمُوتَ ۝ هَذَا أَمَا أَرَدْتُ وَأَرَادَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِي فَوَقَعْتُ فِي وَسْطِ مَا
هَبْتُ مِنْهُ ۝ هَذَا الْقَلْبُ إِذَا صَمْتُ وَتَبَّتْ أَقْلَامُهُ
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَمَّ فِي تَبَتُّ التَّكْوِينِ وَ
فِي أَوْدِيَةِ وَفِي بَحْرٍ ۝ يَكُونُ تَأَنُّهُ بِكَلَامِهِ
وَتَأَسَّرُهُ بِهَيْئَتِهِ وَتَأَسَّرُهُ بِنَظَرِهِ ۝
يَعِيدُ فَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَنْعَزِلُ هُوَ ۝ يَفِيضُ
وَهُوَ يَفِيضُ

اس کے پاس ہوتی ہیں۔ یہ مضمون مخلوق کی سمجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ مخلوق
میں جو کچھ بھی ظاہر ہو رہا ہے وہ اس کے پہاڑ کا ایک ڈوڑھ اور اس کے
سمندر کا ایک قطرہ اور اس کے آفتاب کا ایک چراغ ہے (لہذا ان کی
عقول کو وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی) بار الہا میں ان اسرار پر گفتگو
کرنے کے متعلق معذرت کرتا ہوں۔ توجہ ناس ہے کہ میں مغلوب ہوں۔ ایک
بزرگ کا قول ہے کہ جس بات کی معذرت کرنی پڑے اس سے اپنے آپ کو
بچایا کر "مگر جب میں اس ممبر پر چڑھتا ہوں تو تم سے گویا غائب ہو جاتا ہوں
اور میرے قلب کے سامنے وہ موجود ہی نہیں رہتا جس سے معذرت
کرنے کی ضرورت ہو اور تم کو وعظ کہنے کی حالت میں اس کا خیال رکھوں
میں تم ہی سے بھاگا تھا اور تم ہی میں آکر پڑا۔ میں نے بختہ ارادہ کر لیا
تھا کہ ہر رات نئی جگہ گزاروں گا اور شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں چلتا پھرتا رہوں گا
اور مسافر و پوشیدہ حال رہوں گا، یہاں تک کہ وفات پا جاؤں گا۔ یہ تو یہاں
ارادہ تھا، مگر حق تعالیٰ کا ارادہ اس کے خلاف تھا سو (ہو کر رہا اور جس
بات سے بھاگا اسی کے بچوں بیچ آکر پڑا۔ یہ قلب جب درست ہو جاتا ہے
اور اس کے پاؤں دروازہ خداوندی پر ختم ہاتے ہیں تو وہ تکوین کے ریگستان
اور جنگلوں اور اس کے سمندر میں آکر پڑتا ہے کہ انتظام عالم قائم رکھے
(ہیں) یہ کبھی اس کے کلام سے انجام پاتا ہے کہ اس کا وعظ شکر مخلوق صلح
بتی اور نظام عالم درست ہوتا ہے) اور کبھی ہمت سے انجام پاتا ہے کہ
قلب کی توجہ و صرف ہمت سے دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو نیکو کار بناتے ہیں
اور کبھی اس کی نگاہ سے انجام پاتا ہے کہ جس پر نگاہ ڈالی اس کی حالت
سنواری (وہ خود کیسو ہوتا ہے اور فعل حق رہ جاتا ہے کہ تصرفات خلافی
اپنے ظہور کا اس کو آہ بنا لیتے ہیں) وہ خود فنا ہو جاتا ہے اور فعل حق باقی

عہ مطلب یہ ہے کہ یہ قول تو بالکل صحیح کہ ایسی بات ہی کیوں کہ جس کی معذرت کرنا

مگر اس کا کیا علاج کروں کہ وہ خطا کہتے وقت جو نصیحت و آمد مضامین اور اس کی کیفیت کے سبب جو وعظ میں پکڑا ہوتی ہے مغلوب بحال اور حاضری سے بے غور
ہو جاتا ہوں کہ اس کا امتیاز ہی نہیں رہتا کہ کون بیٹھا ہے یا نہیں اور اسرار کا اہل ہے یا نہیں اور کون کلام اس کے سامنے ظاہر کرنا چاہیے اور کون کلام چھپانا چاہیے۔ پس
نہج بحال میں یہ کیفیت ہو تو قابل معذرت مضمون سے اپنے آپ کو بچانے کی قدرت کہاں رہ سکتی ہے۔ ۱۲۰

الْقَلِيلُ مِنْكُمْ مَنْ يُؤْمِنُ هَذَا أَوْ لَا كَثِيرٌ مِنْكُمْ
 مَنْ يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا يَمَانُ هَذَا أَوْ الْعَمَلُ بِهِ
 مَا يَجْعَلُ أَحْوَالَ الصَّالِحِينَ لَا مَكْرُفٍ
 كَجَالِ رَأْيِ لَهْوَةٍ هَذَا الْأَمْرُ مَبْنِيٌّ عَلَى إِعْتِقَادِ
 الصَّحِيحِ ثُمَّ الْعَمَلُ مَنْ عَمِلَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ
 أَوْ رَدَّ الْعَمَلُ الْمَعْرُوفَةَ بِاللَّهِ وَجَلَّ وَالْعَمَلُ فِي
 بَيْتِ الْحُكْمِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخَلْقِ وَالْعِلْمُ بَيْنَهُ
 وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيرُ أَعْمَالُهُ الظَّاهِرَةُ
 إِلَى الْإِصْفَادِ إِلَى أَعْمَالِهِ الْبَاطِنَةِ تَسْكُنُ
 جَوَارِحُهُ وَقَلْبُهُ لَا يَسْكُنُ عَيْنًا رَأْسَهُ تَنَامُ وَعَيْنَا
 ظَهْرُهُ لَا تَنَامُ يَعْمَلُ قَلْبُهُ وَيَدُورُ وَهُوَ نَائِمٌ
 عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ فِي يَدِهِ سُبْحِي يُسَبِّحُ
 مَا فَتَنَاهُ ثُمَّ انْتَبَهَ فَرَأَى السَّبْحَةَ تَدْوِيرِيَّةً
 رَسَانَةً يَدُورُ رُبَّةً عَمَتْ وَجَلَّ يَوْمَ مَرُّهَا
 الْقَلْبُ يَمْعَلُ وَيَوْمَ مَرُّهَا السَّرُّ يَمْعَلُ أَعْمَالًا
 لَاطِنَةً وَكُلُّهُمْ أَعْمَالٌ مِمَّنْ دُونَ ذَلِكَ هُمْ
 مَا عَامِلُونَ هَ الْأَعْمَالُ الظَّاهِرَةُ لِلْعِبَادِ مِنْ
 حَيْثُ الْجَوَارِحُ وَالْأَعْمَالُ الْبَاطِنَةُ لِلْخَوَافِ
 مِنْ حَيْثُ الْقُلُوبُ وَالْأَسْرَارُ سِرِّ السِّرِّ
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ عَلَى قَدَمِ الْخَوْدِ
 مِمَّ قُرْبِهِمْ يَخَافُونَ
 تَقْلِيمُ الْأَعْيَارِ فِي تَغْيِيرِ
 الْأَحْوَالِ وَالسَّرَّوَالِ
 عَنِ الْمَقَامِ

ہے جاتا ہے۔ تم میں بہت ہی کم ہیں جو اس کو سچا سمجھیں گے۔ ورنہ اکثر تو
 تکذیب ہی کریں گے۔ اس کو سچا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا انتہائی مرتبہ
 ہے، صالحین کے احوال کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو منافق و جال اپنی
 خواہش نفس پر سوار ہو۔ مضمون اعتقاد صحیح اور اس کے بعد عمل کرنے پر
 موقوف ہے۔ جو شخص ظاہر شریعت پر عمل کرتا ہے گا تو یہ عمل کرنا اس کو
 حق تعالیٰ کی معرفت اور اس پر عمل کرنا نصیب کرے گا۔ شریعت تو اس کے
 اور حقوق کے درمیان فی معاملات کے لئے ہوگی۔ اور معرفت اُس کے اور
 پروردگار کے مابین۔ اب اس کے اعمال باطنی کے مقابلہ میں ظاہری
 (گویا پہاڑ کے سامنے) ذرہ بن جائیں گے۔ اس کے اعضا خاموش
 ہوں گے مگر اس کا قلب خاموش نہ ہوگا۔ اس کے چہرے کی آنکھیں
 سو جائیں گی مگر اس کے قلب کی آنکھیں نہ سوئیں گی۔ یہ سو رہا ہوگا
 اور اس کا قلب اپنے کام اور ذکر میں لگ رہا ہوگا۔ ایک بزرگ کا قصہ
 ہے کہ ان کے ہاتھ میں سبج تھی جس پر پڑھ رہے تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی
 تھوڑی دیر کے بعد جاگے تو انھوں نے تسبیح کو دیکھا کہ تسبیح ہاتھ میں بدلتی
 چل رہی اور زبان اپنے رب کا ذکر کر رہی ہے۔ اس قلب کو بھی (کلام کرنا)
 حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا کام کرتا ہے اور اس باطن کو اس کے قابل کام
 کرنے کا حکم ہوتا ہے چنانچہ وہ باطنی اعمال کرتا رہتا ہے۔ (الغرض ہر
 ایک کے اعمال جدا ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) اللہ والوں
 کے لئے ان (ظاہری اعمال) کے علاوہ اور بھی اعمال ہیں جن کو وہ
 کرتے رہتے ہیں ظاہری اعمال تو عام بندوں کے لئے ہیں۔ اعضاء
 کے اعتبار سے اور باطنی اعمال خاص بندوں کے لئے ہیں قلوب اور
 بواطن کے اعتبار سے۔ اور اندرون در اندرون ان کے اور رب کے
 درمیان (ایک ناگفتہ بہ مضمون) ہے (جس کی اطلاع دوسروں کو نہیں)
 کہ باوجود قرب کے وہ خوف کے پاؤں پر کھڑے رہتے ہیں کہ حالات کے
 تغیر اور زوال مرتبہ کی بابت اختیار کے سے انقلاب کا اندیشہ رکھتے

مجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ مخلوق
 کا ایک ذرہ اور اس کے
 ایک چراغ ہے لہذا
 راہبائیں ان اسرار میں
 ہے کہ میں مغلوب ہوں۔
 رنی پڑے اس سے اپنے
 سے گویا غائب ہو جائے
 رہتا جس سے معذرت
 میں اس کا خیال کھوں
 میں نے بختہ ارادہ کر لیا
 وں پر جاؤں چلتا پھر تاروں
 وفات پا جاؤں گا۔ یہ تو میر
 تھا سو (ہو کر رہا اور میں
 جب درست ہوتا ہے
 میں تو وہ تکوین کے رگستان
 کہ انتظام عالم قائم ہے
 اس کا وعظ شکر خلق ملے
 نت سے انجام پاتا ہے کہ
 لوگوں کو نیکو کار بناتے
 گاہ ڈالی اس کی حالت
 تے کہ تصرفات خلقت
 جاتا ہے اور نبل حق باقی
 کے کہ جس کی معذرت کہ
 وں بحال اور حاضری ہے نہ
 وں کلام چھپا ناچھو۔

يَخَافُونَ سَخَمَ الْقُلُوبِ يَخَافُونَ أَنْ تُسَخَمَ قُلُوبُهُمْ
وَأَنْ تَتَكَلَّفَ شُومُوهُمْ وَأَقْمَارُهُمْ وَأَنْ تَرَلَّ أَقْدَامُهُمْ
يَتَخَلَّفُونَ أَبَدًا فِي خَلْقَةِ بَابِ قَرْيَةٍ وَيَتَكَلَّفُونَ بِدَلِيلِ
رَحْمَتِهِ يَتَأَسَّدُونَ رَبَّكَ لَا يُؤْبَدُ مِنْكَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةُ بَلْ يُرِيدُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا
يُرِيدُ بَقَاءَ الْإِيمَانِ وَالْمَعْرُوفَةِ تَصَدَّقْ عَلَيْكَ
بِدَلِيلِكَ قَدْ تَسَكَّنَ بِدَلِيلِ رَحْمَتِكَ فَلَا تُخَيَّبْ
ظُلْمًا فِيمَكَ كَيْفَ كُنَّا ذَلِكَ فَأَذْكِرُكَ إِذَا كُنْتَ أَمْرًا
كُنْتَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يَا قَوْمُ اتَّبِعُوا النُّفُوسَ فِي
أَوَّلِ الْيَوْمِ وَأَفْعَالِهِمْ أَخَذَ مَوْهُمْ تَقَرَّبُوا إِلَيْهِمْ
بِأَمْرٍ لَكُمْ وَأَنْفُسُكُمْ بِحَيْثُ مَا تُنْظَرُ هُمْ هُوَ لَكُمْ
مُحْفُوظًا عَنْهُمْ عِنْدَ الْإِسْلَامِ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ
تَتَمَنَّى سَعَةَ الرِّزْقِ وَقَدْ سَبَقَ النُّفُوسَ بِصِفَتِهِ كَانَتْ
مُعَاقِبٌ قَمُوقُ فَإِنَّكَ تُطَلَّبُ مَا لَمْ يُقَسَّمْ
لَكَ كَمْ تَسْعَى فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَخَيْرُ مَنْ وَلَيْسَ لَكَ
مِنْهَا إِلَّا مَا قُسِمَ لَكَ بِالنُّفُوسِ عَلَى قَدَمِ الطَّاعَةِ
وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَتْ وَأَنْتُمْ عَلَى قَدَمِ الْمُتَوَصِّلَةِ
وَقُلُوبُكُمْ أَمِنَتْ هَذَا هُوَ عَيْنُ الْإِعْتِرَاسِ
إِحْذَرُوا أَنْ يَأْخُذَ كُمْ عَلَى غَبْرَةٍ عَنِ السَّبِيلِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَغْنُوا
عَنِ كُلِّ صَنْعَةٍ يَصَالِحُ أَهْلُهَا هَذِهِ
الْعِبَادَةُ صَنْعَةٌ وَصَالِحُ أَهْلِهَا
الْمُتَلَصُّونَ فِي الْأَعْمَالِ
الْعَالِمُونَ بِالْمُسْكِرِ
الْعَالِمُونَ بِهِ

قلوب کے سخی ہو جانے سے ڈرتے رہتے اور خائف رہتے ہیں کہ کہیں
ان کے قلوب سخی نہ کر دیئے جائیں اور ان کے چاند اور سورج گہن میں
نہ آجائیں اور ان کے پاؤں پھسل نہ جائیں۔ ہر وقت اس کے دروازہ
قرب کے حلقے سے ٹکے رہتے اور اس کی رحمت کا دامن تھامے رہتے
اور واسطے دیکھ التجا کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار نہ ہم تجھے
دُنیا چاہتے ہیں اور نہ آخرت، بلکہ دین کے متعلق عفو اور عافیت
چاہتے ہیں۔ ایمان اور معرفت کی بقا چاہتے ہیں۔ ہم پر اس مضمون کی حیرت
فرما۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن تھامے، ہمارے گمان کو اپنے متعلق
نامراد مت بنا۔ ہمارے لئے (کُن کے اشارہ سے) اس کو موجود فرما۔
کیونکہ جب تو کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کو کُن فرما دیتا ہے۔ پس
وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ صَاحِبِ اِقْوَالِ اور افعال سب میں اللہ والوں
کا اتباع کرو۔ ان کے خادم بنو اور اپنے جان و مال سے ان کا دُشرب
حاصل کرو کہ جو کچھ بھی تُم ان کو دو گے وہ ان کے پاس ہمارے لئے جمع
رہیگا کہ کل (قیامت کے دن) وہ اس کو تمہارے حوالہ کریں گے۔
(اے مخاطب) تو فراخیِ معاش کا آرزو مند ہے حالانکہ قلم اسکی
تنگی کے متعلق چل چکا ہے۔ لہذا تو (اس آرزو کی وجہ سے) مبغوض بن گیا
کہ ایسی شے کا طالب ہے جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے۔ تو کیا کچھ دُنیا
طلب کرتا اور حرص مبتلا ہے۔ حالانکہ مقسوم سے زائد تجھے کچھ بھی نہ ملے گا
اللہ والے تو طاعتیں کرتے اور اس پر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے
ہیں اور تُم معصیتیں کرتے ہو اور پھر تمہارے دل بے خوف ہیں۔ یہی تو
صریح دھوکا ہے۔ بچو، کہیں بے خبری ہی کی حالت میں تمہاری
گرفت نہ فرمائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
آپ فرماتے ہیں کہ ہر فن کے متعلق انہیں سے مدد چاہا کر دو اس، کہ
ماہر ہوں۔ یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہر وہ لوگ
ہیں جن کے اعمال میں اخلاص ہے جو شریعت کے عالم اور اُس پر عمل

أَلَمْ يَخْلُقْنَا مِنْ أَمْرٍ مَعْرُوفٍ هُمْ بِهِ الْهَارِبُونَ
 مِنْ أَنْفُسِهِمْ مِنْ أَمْرٍ مَعْرُوفٍ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَعَمِّقُونَ
 مَعْرِفَتَهُمْ فِي الْعَمْرِ بَيْنَ الْخَلْقِ وَفُلُوحُهُمْ وَأَسْرَارُهُمْ
 وَالْفَقَارَةُ لَا يَزَالُونَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَنْتَهِي فُلُوحُهُمْ
 وَتَقُولُ أَجْزَعُهُمْ وَتُظْهِرُ إِلَى السَّمَاءِ عِلْمَهُمْ
 وَمَا رَأَتْ فُلُوحُهُمْ وَمَا رَأَتْ عِنْدَ الْحَيِّ عَمْرٍ وَجَلَّ بِه
 صَانِدًا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِي حَقِّهِمْ وَرَأَاهُمْ
 عِنْدَ نَارِ كَمَنِ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ إِذَا صَارَ
 الْإِيمَانُ يُقْبَلُ وَالْيَقِينُ مَعْرُوفٌ وَالْمَعْرِفَةُ عِلْمًا
 حَقِيقًا يُصَدِّقُهُمُ اللَّهُ وَوَجَلَّ بِه تَأْخُذُ مَنْ
 فِي الْأَعْيَانِ وَتُعِيدُ إِلَى الْفَقَارَةِ وَتُصَلِّحُهَا
 الْمُنَظِّمَةُ تَجْمَعُ الْأَرْزَاقَ عَلَى يَدِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ
 لَا كَرَامَةَ لَكَ يَا مُنَافِقُ حَتَّى تَكُونَ كَذَلِكَ
 وَبِكَ نَفْثُكَ مَا هَذَا بَتَّ عَلَى يَدِ شَيْءٍ مُتَوَكِّلًا زَاهِدًا
 عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِكَ تَرْيِدُ شَيْئًا يَكُونُ
 مَعَهُ مَا يَقَعُ بِبَيْدِكَ إِذَا كَانَتْ الدُّنْيَا لَا تُحْصَلُ
 إِلَّا بِتَبَقٍ فَكَيْفَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِه إِنَّكَ أَنْتَ
 مِنَ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي مُحْكَمِ
 كِتَابِهِ بِكَثْرَةِ عِبَادَتِهِ فَقَالَ بِكَ تَوَاقُلِيلاً
 مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
 لَمَّا عَلِمَ مِنْهُمْ الصِّدْقَ فِي عِبَادَتِهِ أَقَامَ
 لَهُمْ مِنْ بَيْتِهِمْ وَيَقِيمُهُمْ مِنْ
 قُرْبِهِمْ قَالَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

و خائف رہتے ہیں کہ ہیں
 چاند اور سورج گہن میں
 ہر وقت اس کے دروازہ
 ت کا دامن تھامے رہتے
 ہمارے پروردگار ہم تجھے
 متعلق عفو اور عافیت
 ہیں ہم پر اس مضمون کی تفسیر
 ہمارے گمان کو اپنے متعلق
 (سے) اس کو موجود فرمائے
 کن فرما دیتا ہے پس
 حال سب میں اللہ والوں
 و مال سے ان کا و سب
 لے پاس تھامے لئے جمع
 ہمارے حوالہ کریں گے
 منہ سے حالانکہ قلم اس کی
 کی وجہ سے) مبغوض بن گیا
 میں ہے تو کیا کچھ دنیا
 سے نازد تھے کچھ بھی نہ لیا
 کے دل خوف زدہ رہتے
 بے خوف ہیں یہی تو
 حالت میں تہمتاری
 علیہ وسلم سے روایت ہے
 ندو جا کر وہ جو اس کے
 کے اچھے ماہر وہ لوگ
 کے عالم اور اس پر عمل

کرنے والے مخلوق سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان کو رخصت
 کر دینے والے اپنے نفسوں، اپنے اموال اپنی اولاد اور رب کے سوا تمامی
 چیزوں سے اپنے قلوب اور اسرار کے قدموں پر بھاگنے والے ہیں کہ
 ان کے اجسام تو آبادی کے اندر مخلوق کے درمیان ہیں، اور دل
 جنگلوں اور بیابانوں میں۔ وہ ہر وقت اسی حالت میں رہتے ہیں پہل
 تک کہ ان کے دل پر درخش پا جاتے اور ان کے بازو مضبوط ہو جاتے
 اور آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں۔ ان کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور ان کے
 قلوب پرواز کرتے اور حق تعالیٰ کے قریب جا پہنچتے ہیں۔ پس اس گروہ
 میں سے بن جاتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
 ”بے شک وہ ہمارے نزدیک البتہ چیدہ و بہترین لوگوں میں ہیں“
 جس وقت ایمان یقین بن جائے گا اور یقین معرفت اور معرفت علم
 بن جائے گا۔ اس وقت تو خدائی کارندہ بن جائے گا کہ (دینی) دولت مند
 کے ہاتھ سے لیکر تہی دستوں پر تقسیم کیا کرے گا۔ (دین کے) باورچی
 خانہ کا دار و در بن جائے گا کہ تیرے قلب اور باطن کے ہاتھوں خواہیں
 بانٹی جائیں گی۔ اے منافق جب تک تو ایسا نہ ہو جائے تیری
 کوئی عزت نہیں ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو نے کسی پر سیزگار صاحب
 زہد اور شریعت خداوندی سے واقف شیخ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر
 تہذیب نہیں پائی۔ تجھ پر افسوس کہ تو ناچرخری چیز کا طلب گار ہے وہ تیرے
 ہاتھ آئے گی۔ جب دنیا ہی مشقت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی تو قریب
 حق تو کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ کہاں تو اور کہاں وہ جن کی کثرت
 عبادت کا وصف حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح کا ذکر فرمایا ہے
 کہ وہ رات کو بہت ہی کم سوتے اور (اس شب بیداری پر بھی)
 علی الصباح استغفار کیا کرتے تھے۔ ”جب حق تعالیٰ نے ان کی سچی
 بندگی جان لی تو (باطنی جو کینہ) ان کے لئے مقرر فرمادیا جو ان کو
 (وقت پر) جگائے اور بستر سے اٹھا کھڑا کرے۔ جناب رسول اللہ صلی

يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا حَبْرِيْلُ اَقْرِ فُلَانًا وَاَنْتُمْ
 فُلَانًا هَذَا لَهُ ذَنْبَانِ اَقْرِ فُلَانًا فَإِنَّهُ صَادِقٌ
 فِي عِبَادَتِهِ هَارِبٌ مِنْ دُونِيهِ اَدْنَمَ عَنْهُ الْعَنَاءَ
 وَالتَّوَمُّ وَانْفَرِ فُلَانًا فَإِنَّكَ ابٌ مُنَافِقٌ بَاطِلٌ
 فِي بَاطِلٍ لَعْنَةُ فِي لَعْنَةٍ اَنْتَ عَلَيْهِ لَكَرَى حَتَّى
 لَا أَرَى وَجْهَهُ فِي الْقَائِمِينَ اَلْوَجْهَ الْاٰخِرَ اَقْرِ
 فُلَانًا فَإِنَّهُ مُحِبٌّ طَالِبٌ وَمِنْ شَرِّ الْمَحْبِبِّ
 التَّعَبُثُ وَانْفَرِ فُلَانًا إِنَّهُ مُحِبُّوبٌ وَمِنْ شَرِّ
 الْمَحْبُوبِ الرَّاخَةُ يَنَامُ وَيُرَاحُ لَاقَةً وَاصِلُ
 الصِّيَا بِالْقَلَامِ حَتَّى وَفَى بِالْعَهْدِ وَتَحَقَّقَ فِي
 حَبَّتِهِ فَلَمَّا صَحَّ لَهُ ذَلِكَ جَاءَ وَقْتُ وَقَاةٍ هَلِ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَاقَةٍ ضَمِنَ لِكُلِّ مَعْتُوبٍ فِيهِ
 الرَّاخَةُ مَعَ اَلْقَوْمِ اِذَا انْتَهَتْ خُطُوَى قُلُوبِهِمْ
 اِلَى رَوْحِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ رَاَوْ فِي السَّمَاءِ مَا لَمْ يَرَوْهُ
 فِي الْيَقْظَةِ يَرَى قُلُوبُهُمْ وَاَسْرَارُهُمْ شَبِيهَا كَلَّا
 يَرَوْنَهُ فِي الْيَقْظَةِ هَا مُوَادَّ صُلُوبًا وَجَاهِلُ دَا
 اَنفُسُهُمْ بِالْجُورِ وَكُثْرَ الرَّاغِرِاضِ وَوَاَصْلُوا الصِّيَا
 بِالْقَلَامِ فِي اَسْوَالِ الْعِبَادَاتِ حَتَّى حَصَلَتْ لَهُمْ
 الْحَبَّةُ فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ قِيلَ لَهُمُ الطَّرِيقُ غَيْرُ
 هَذَا اَوْ هُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَقَبَّلُوا كَمَا لَهُمْ
 مِنْ حَيْثُ الْقُلُوبِ فَاِذَا وَصَلَتْ اِلَيْهِ
 تَثَبَّتَتْ وَتَبَيَّنَتْ عِنْدَكَ مَنْ عِلْمًا
 يَطْلُبُ هَاكَ عَلَيْهِ مَا يَبْدُلُ مِنْ
 قَوَاهُ وَتَحْمِلُ فِي طَاعَةٍ
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

علیہ السلام نے فرمایا ہے، حق تعالیٰ فرمایا کرتا ہے کہ اے خبریل فلاں شخص
 کو اٹھا دو اور فلاں شخص کو سلا دو۔ اس کی توجہ دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ
 فلاں شخص کو اٹھا دو کیونکہ وہ بندگی میں سچا اور اپنے گناہوں سے بھگانے
 والا ہے۔ لہذا اس کی گرانی اور نیند کو دور کرو اور فلاں شخص کو سلا دو
 کیوں کہ وہ منافق کذاب ہے۔ باطل در باطل اور لعنت در لعنت
 لہذا اس پر اُونگہ مسلط کرو تاکہ میں شب بیداروں میں اس کا منہ
 نہ دیکھوں اور دوسری توجہ یہ ہے کہ فلاں شخص کو (جگھا) اٹھا دو کیونکہ
 وہ محبت طالب ہے اور مشقت اٹھانا شرط محبت ہے۔ اور فلاں
 شخص کو سلا دو اس لئے کہ وہ محبوب ہے اور شرط محبوبیت راحت
 ہے۔ محبوب کو اس لئے سلایا اور آرام دیا جاتا ہے کہ وہ مدتوں رست
 میں رات دن ایک کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ عہد پورا کر چکا اور محبت
 کا ثبوت دے چکا۔ پس جبکہ یہ صحیح ہو چکا تو اب حق تعالیٰ کے ایما
 وعدہ کا وقت آیا۔ کیونکہ وہ ضامن ہو چکا ہے کہ جو اس کے متعلق
 مشقت اٹھائے وہ اس کی معیت میں راحت پائے۔ اللہ والوں
 کے قلوب جب اپنے پروردگار کی طرف چلنے میں انتہا پر پہنچ جاتے
 ہیں تو ان کے قلوب و بواطن کو خواب میں وہ امور نظر آتے ہیں جو
 بیت براری میں نظر نہیں آتے۔ انھوں نے (مدتوں) نمازیں پڑھیں
 روزے رکھے اور فاقہ و بے آبردی کے مجاہدوں میں اپنے آپ کو
 ڈالا۔ اور طرح طرح کی مختلف عبادتوں میں رات اور دن ایک
 کر بیٹھے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو جنت حاصل ہو گئی۔ پھر جب جنت
 حاصل ہو گئی تو ان کو ارشاد ہوا کہ راستہ تو دوسرا ہی ہے جس کو طلب
 مولیٰ کہتے ہیں۔ لہذا ان کے اعمال اب قلبی بن گئے۔ پس قلوب جب
 حق تعالیٰ لائیک پہنچ گئے تو اسی کے پاس مقیم و راسخ ہو گئے جس کو مسلم
 ہو جاتا ہے کہ کیا (روحانی سلطنت) طلب کر رہا ہے تو اس کو اپنے
 پروردگار کی طاعت میں اپنی قوت و سعی کا خرچ کرنا آسان ہو جائے

وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي نَجْوَىٰ كَتَبَةٍ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ عَنَّا حِجَابًا
وَسِتْرًا يُدْعِي إِلَىٰ إِدْرَاقٍ وَتَحْجُوبُ أَمَّا لَكَ عِندَ
نَا دَعْوَاكَ الْغُرُوبُ لَيْسَ لَهُ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ
وَلَا ذَهَبٌ وَلَا مَالٌ بِالْإِصْنَانَةِ إِلَىٰ شَيْخِهِ
فَالْمَا عَلَىٰ كُلِّ طَبَقَةٍ مَا يَأْمُرُهُ بِأَكْلِهِ هُوَ فَإِنْ
يَسْتَبْطِرُ أَمْرَهُ وَتَهْمِيهِ يُولِيهِ أَرْبَابُ
ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَصَالِحُهُ عَلَىٰ يَدِ شَيْخِهِ
وَقُلْ فِي حَيَاتِهِ إِنْ أَتَهَّمْتَ شَيْئَكَ فَلَا
نُفْسَ فَإِنَّهُ لَا يَصِفُ لَكَ مُصِيبَتَهُ وَلَا
إِذَا دُنِيَ الْأَمْرِ يُضِلُّ إِذَا لَمْ يَمُرْ الْقَطِيبُ
لَوْ بِرَأْسِهِ أَوَاتِهِ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ) مَنْ صَحَّ زَهْدُهُ فِي
الْمَخْلُوقِ صَحَّتْ رَغْبَتُهُ فِيهِ وَانْتَفَعُوا
بِكَلَامِهِ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ إِذَا عِلِمَتْ
الْحَقِيقَةُ بِعِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعُورَتْهُمْ
بِسُورَتِهِ غَابَ عَنْكَ صِفَاتُهُمْ
تَنْعِدُ عَنْكَ الْجَنَّةُ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَائِكَةُ يُوَصِّفُ
قَلْبَكَ بِصِفَةٍ أُخْرَىٰ وَوَدَّ
كَذَلِكَ سِرُّكَ لِيُخْبِرَ عَدُوَّ
قَسْرًا وَجُودًا قَسْرًا
عَادَةً بَنِي
أَدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ
بِأَيِّ الْحُكْمِ قِيَمُ قِيَمُ عَلَيْكَ

بندہ مؤمن ہر وقت ریاضت میں رہا کرتا ہے یہاں تک کہ (وفات
پاتا اور) اپنے پروردگار سے جا ملاقات کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ
میرے مرید ہونے کا مدعی ہے اور پھر اپنا مال مجھ سے چھپاتا ہے
تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ مرید کے لئے شیخ کے مقابلہ پر نہ کرتے
ہوتا ہے نہ پانچامہ اور نہ سیم وزر ہوتا ہے نہ مال و اسباب بس
وہ تو اسی کے طباق پر دہی چیز کھاتا ہے جس کے کھانے کا وہ
اس کو حکم دیا کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ سے فنا اور شیخ کے حکم و ممانعت
کا منتظر رہا کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ (شیخ کا
حکم و منع) اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ اس کی ساری بہبودیاں شیخ
ہی کے ہاتھوں پوری ہوتیں۔ اور اس کی سی کو دہی بانٹ لے۔ اگر
تو شیخ پر الزام لگے تو اس کی صحبت اختیار نہ کر۔ نہ اس کی صحبت
اختیار کرنا تیرے لئے درست ہے اور نہ اس کا مرید بننا (کیونکہ
مریض جب طبیب پر الزام قائم کرے اور اس سے بدگمان ہوتا ہے)
تو اس کے معالجہ سے شفا یاب نہیں ہوا کرتا۔ (نیز آپ نے فرمایا)
مخلوق کے متعلق جس شخص کی بے رغبتی درست ہو جاتی ہے تو مخلوق
کا اس کی طرف رغبت کرنا بھی درست ہو جاتا اور اس کی گفتگو (سننے)
اور اس کی طرف دیکھنے سے اس کو نفع پہنچا کرتا ہے۔ جب تجھ کو بعلم
خداوندی مخلوق کا علم اور بے معرفت خداوندی مخلوق کی واقفیت
حاصل ہو جائے گی تو مخلوق کی ساری صفیں تیری نظر سے غائب
ہو جائیں گی۔ جنات و انسان و ملائکہ تیرے اعتبار سے معدوم
ہو جائیں گے۔ تیرا قلب ایک دوسری ہی صفت کے ساتھ تصف
ہوگا۔ اور اسی طرح تیرا باطن کہ اس سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ تیری
ہستی کا پوست اور عادات بنی آدم کا پوست (یعنی اس کے
اس کو مکروہات سے واسطہ نہ رہیگا جن کو ہستی اور عادات
کے ساتھ علاقہ ہے) شریعت آئے گی اور تیرا پیراہن بن جائے گی

اسے کہ لے خبر لی فلاں شخص
نفع و طرح ہے۔ ایک یکر
اور اپنے گناہوں سے بھگنے
اور فلاں شخص کو سلاہ
ظل اور لعنت و لعنت
میداروں میں اس کا منہ
ص کو (جگا) اٹھاؤ کیونکہ
بط محبت ہے۔ اور فلاں
اور بشرط محبوبیت رحمت
باتا ہے کہ وہ مدتوں دریا
نہ عہد پورا کر چکا اور محبت
بحق تعالیٰ کے ایما
ہے کہ جو اس کے متعلق
نست پائے۔ اللہ والوں
نے میں انتہا پہنچ جاتے
ہ امور نظر آتے ہیں، جو
(مدتوں) نمازیں پڑھیں
روں میں اپنے آپ کو
رات اور دن ایک
ہو گئی۔ پھر جب جنت
سرا ہی ہے جس کو طلب
گئے۔ پس قلوب جب
راخ ہو گئے جس کو معلوم
کر رہا ہے تو اس کو اپنے
بج کرنا آسان ہو گیا

فَتَكُونُ فِي الْأَرْضِ مُلَسًّا نَأْمُؤُفَكَ وَخَلْقَ رَبِّكَ
عَمَّا وَجَلَّ بِأَمْرِهِ : وَيَأْتِي الْعِلْمُ الرَّبَّانِي الْإِلَهِيُّ
فَيَصْبِرُ قَيْصًا عَلَى قَلْبِكَ : وَبِرَّكَ : أَلَمْ تَأْجَأْ
بِهِ الرَّسُولُ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالشَّكْتُ : فَإِنَّ مِنْ
تَوَكُّلِهِمَا تَزَنُّدَقِ وَمِنْ رُبْقَةِ الْإِسْلَامِ عَرَقُ :
فَيَكُونُ النَّارُ وَالْعِقَابُ مُؤْمَلِكًا أَجَلًا وَالْمَقْتُ
لَهُ عَاجِلًا : يَكُونُ لِقَابِ الْعَارِيفِ شَيْءٌ آخَرُ
فِي مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ : بَعْدَ
إِحْكَامِ الْحَقِّ وَتَحْقِيقِ الْوُقُوفِ عَلَى بَابِ الْحَقِّ
عَمَّا وَجَلَّ : فَنَدَاكَ الَّذِي سَيَسْتَعِيضُ بِهِ أَنْ يَتَكَبَّرَ
وَيُكَبِّرَ قَوْلُهُ : وَلِهَذَا أَمْنَعُ مِنَ الْإِبْرَارِ الَّذِينَ
لَا يَحْكُمُونَ الْحُكْمَ رَأْيَهُ شَيْءٌ لَا بَدَّ مِنْهُ : وَهُوَ
أَسَاسُ هَذَا الْأَمْرِ : هُوَ أَقْ أَلَمْ تَمِنْ أَحْكَمَهُ
بِالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَعَلِمَهُ الْخَلْقُ فَهُوَ عَظِيمُ
عِنْدَ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ وَلِهَذَا أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ وَعَمِلَ وَعَلِمَ دُعَى فِي
الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا ه لَا تُعْزَلُ فِي صَوْمِعَةٍ مَعَ
الْجَهْلِ فَإِنَّ الْإِعْزَالَ مِنَ الْخَلْقِ مَعَ الْجَهْلِ نَسَادُ
كَبِيرٌ كَلْبِي : وَلِهَذَا أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَزَلْ : لَا يَنْبَغِي
لَكَ أَنْ تَقْعُدَ فِي الصَّوْمِعَةِ وَعَلَى وَجْهِ الْأَكْفَنِ
أَحَدٌ تَخَافُهُ وَتَرْجُوهُ : لَا يَنْبَغِي لَكَ سَوَى مُحَمَّدٍ
وَإِحْدٍ وَمُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ :
مَا اعْرِضْ إِلَّا اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ
وَالْقِيَامُ بِدِينِهِ

دک تیرے سائے جسم کو گھیرے گی) پس تو شریعت کا لباس پہنے
ہوئے ملک میں پھرے گا اور اپنے نفس اور اپنے رب کی مخلوق
کو احکام الہی کی تاکید کرے گا اور ربانی و خداوندی علم آئے گا۔ پس
تیرے قلب اور تیرے باطن کا پیرا ہنس بن جائے گا۔ قرآن و حدیث
کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر آئے ہیں مضبوط تھام کیونکہ
جس نے قرآن و حدیث کو چھوڑا وہ مرتد اور حد اسلام سے خارج
ہوا کہ آخرت میں اس کا انجام دوزخ اور عذاب ہوگا اور دنیا میں
غضب الہی۔ شریعت کی پابندی اور دروازہ خداوندی پر حجاب
متحقق ہو جانے کے بعد عارف کے قلب کے لئے اس کے ادرحق تھا
کے درمیان (تعلق کا) ایک خاص مضمون ہوتا ہے کہ اسی کی وجہ
سے وہ اس کا مستحق ہوتا ہے کہ لوگ اس کا اتباع کریں اور اس کا
باتیں سنیں۔ اور اسی لئے ان لوگوں کے اتباع کی ممانعت ہے جو
شریعت کے پابند نہ ہوں۔ کیونکہ پابندی شریعت ایسی چیز ہے کہ
اس کے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہی بنیاد ہے اس طریقت و سلوک
کی کہ جس نے عمل اور اخلاص سے اس کو مضبوط کیا اور مخلوق کو
اس کی تعلیم دی وہی حق تعالیٰ کے نزدیک با عظمت ہوا۔ اور اسی لئے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علم حاصل
کیا اور عمل کیا اور دوسروں کو سکھایا وہ عالم ملکوت میں با عظمت
کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ جہالت لیکر خلوت خانہ میں عزت نشین
مست بن کیونکہ جہالت لیکر مخلوق سے عزت اختیار کرنا پوری خواہش
ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اول فقہ حاصل کر اس کے بعد عزت اختیار کجھو۔ جب تک سطح زمین
پر ایک شخص بھی ایسا ہے کہ تجھ کو اس کا خوف یا اس سے کسی قسم کی
طمع ہو اس وقت تک خلوت خانہ میں بیٹھنا تجھ کو شایان نہیں ہے
تیرے لئے خوف اور طمع کے قابل بجز ایک ذات یعنی حق تعالیٰ کے

تَقَرَّبَ بِاللَّهِ
غَيْرُهُ بِالْإِصْدِ
وَسُكَا إِذَا
مَكَاهِيهِ وَتَوَكُّ
يَمْعَهُ كَيْفَ يَصْ
جَلَّ : فَيَتَشَكَّرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَ
يَنْبُتُ عَنْهُ :
لَا بِقُوَّةِ نَفْسٍ
وَجَهَالَتِهِ وَ
لَا كَانَتْ الْعَادَةُ
بَطْلُوا التَّعَلُّقِ
بِالْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ
يَصِيدُ : مَا يَأْتِي
الَّذِي مَعَكُمْ
يُؤْخَذُ مِنْكُمْ
مِنَ الدَّعْوَى :
كُلَّا إِلَا
مِنْ الدَّعْوَى
بِالْإِعْلَافِ
الْكُورِ
وَكُلُّهُ

تَقَرُّبًا إِلَيْهِ ۖ أَقِيمُوا دِينَكُمْ وَلَا تَوَلُّوهُ
فَأَمَّا الْبَصِيدُ يُنْصَبُ صَرَاحُ الدِّينِ ۖ نَادَى قَلْبَهُ
وَسَمِعَهُ ۖ إِذَا خَرَجَ الْعَوَامُ حُدُودَهُ إِذَا تَرَكُوا
مَنَازِلَهُمْ وَتَرَكُوا أَوَامِرَهُ وَرَفَضُوا دَرَكَهُمْ
لَسَمَهُ كَيْفَ يَصْرُحُ وَيَسْتَعِثُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ۖ فَيَكْثُرُ وَيَقْفُ فِي وَجْهِهِ يُعِينُهُ بِالْأَمْرِ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ يَنْصَحُهُ وَ
يُنْذِرُهُ ۖ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِقُوَّةٍ كَرِيمَةٍ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُ بِقُوَّةٍ نَفْسُهُ وَهُوَ أَهْ وَطَبِيعُهُ وَرُغْوَتُهُ
رَحْمَتُهُ وَنِفَاقُهُ ۖ الْعِبَادَةُ تَرْكُ الْعَادَةِ
لَا كَانَتْ الْعَادَةُ حَتَّى تَصِيرَ مَوْضِعَ الْعِبَادَةِ
بَطْلُوا التَّحَلُّقِ بِالْذُّنُوبِ وَالْآخِرَةِ وَالْخَلْقِ ۖ وَلَعَلَّكُمْ
بِالْحَقِّ عَمَّرَ وَجَلَّ ۖ لَا تَبْهَرُ حُوفًا فَإِنَّ النَّاقِدَ
يُصَيِّرُ مَا يَأْخُذُ مِنْكُمْ إِلَّا بِمَحَلٍّ ۖ الْبَهْرُجُ
الَّذِي مَعَكُمْ أَرْمُوهُ ۖ لَا تَعْدُوهُ شَيْئًا ۖ مَا
يُؤْخَذُ مِنْكُمْ إِلَّا مَا يَدُخُلُ الْكَيْدَ وَيُصْفَى
مِنَ الدَّنْثِ ۖ فَلَا تَحْشَرُوا أَنْ لَا مَرَسَلُ الْأَكْثَرُ
مِنْكُمْ يَدْعُونَ إِلَى الْخَلَاصِ وَهُمْ مُنَافِقُونَ ۖ
تَوَلَّوْا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
مِنَ الدَّنْثِ الْحَكْمُ تَمَيُّزُهُ
بِالْإِعْصَابِ وَمِنْ أَدْعَى
الْكُرْمِ تَمَيُّزُهُ بِالطَّلَبِ مِنْهُ ۖ
وَكُلٌّ مِّنْ أَدْعَى شَيْئًا
تَمَيُّزُهُ
بِصِدِّهِ

اور کوئی بھی باقی نہ ہے۔ میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے
اس کے دین پر قائم رہنے کے سوا اور کچھ جانتا نہیں۔ میں اس کے
دین کا مستان و مددگار محض لوجہ اللہ ہوں نہ کہ دوسری وجہ سے
عوام الناس جب حد و شریعت سے بڑھ جاتے۔ ممنوعات کے
مرتکب ہوتے۔ احکامات کو ترک کرتے اور دین کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتے
ہیں تو دین و ہائی دیتا ہے اور صدیقی اس کی وہائی کو سناتا ہے۔
اس کے قلب اور باطن کو آواز سنائی دیتی ہے کہ کس طرح چیخ بہا اور
حق تعالیٰ سے فریاد کر رہا ہے۔ لہذا وہ مستعد ہو کر اس کے سامنے
آکھڑا ہوتا اور (مخلوق کی) طاعت کی ترغیب دیکر اور معصیت سے
روک کر دین کی مدد کیا کرتا ہے۔ (الغرض ہر ممکن سے ممکن طریقہ
پر) دین کی خیر خواہی اور اس کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے اور
یہ سب کچھ اپنے رب کی قوت سے کرتا ہے، نہ کہ اپنے نفس، اپنی
خواہش، اپنی طبیعت، اپنی رعوت، اپنی جہالت اور اپنے نفاق
کی قوت سے۔ عبادت اس کا نام ہے کہ عادت کو ترک کیا جائے نہ یہ
کہ عبادت کو بھی عادت بنا لیا جائے کہ عادت ہی عبادت کی قائم مقام
بن جائے۔ دنیا اور آخرت اور مخلوق کے ساتھ وابستگی ہموں سمجھو۔
اور حق تعالیٰ کے ساتھ وابستگی حاصل کرو۔ ملحق سازی نہ کرو۔
کیونکہ ترک کھنے والا بڑا ہوشیار ہے کہ کسبوتی پر پرکھے بغیر تم سے نہ لینگا۔
جو کھوٹ تمہارے پاس ہے اُس کو پھینک دو اور اس کو کوئی چیز
بھی نہ سمجھو۔ تم سے وہی لیا جائے گا جو بھٹی میں داخل اور میل کچیل سے
صاف ہو چکا ہوگا۔ پس کام کو سہل نہ سمجھو۔ بہتر ہے تم میں دعوے تو
اخلاص کا کرتے ہیں مگر میں منافق۔ اگر جانچ نہ ہوتی تو دعوے بکثرت
ہوتے۔ جو شخص برباری کا مدعی ہوگا ہم غصہ و لادلا کر اس کا امتحان
لیں گے۔ اور جو شخص سخاوت کا مدعی ہوگا ہم مانگ مانگ کر اُس کا
امتحان لیں گے۔ غرض جو شخص جس شے کا مدعی ہوگا ہم اُس کی ضد

دَعُوا عَنْكُمْ الْهُوسَ وَأَبْرُمُوا الْقَفَا فِي رَجْعِ أَحْوَالِكُمْ
الْمُتَّقُونَ لَهُمُ الرِّبُ : إِشْقُوا الشِّرْكَ فِي لَأَصِلِ
وَالْمَعَارِ فِي الْفَرْعِ : ثُمَّ تَعْلَقُوا بِجَنَى الْكَتَابِ
وَالسَّتْرِ : وَلَا تَخْلَوْهُمَا مِنْ أَيْدِيكُمْ : أَنْ تُحْقِ عَرَّ
وَجَلَّ كِرِيمُ لَا يَجْمَعُ عَلَى عَبْدٍ خَوْفَيْنِ : قَدْ
تَقَدَّمَ خَوْفُ الْقَوْمِ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ أَكْبَاهِهِمْ وَتَقَرَّرَ هُمْ
وَلَيْسَ بِهِمْ وَتَكَرَّرَ هُمْ وَتَجَمَّعَ تَصَرُّفُهُمْ : وَتَرَكُوا الْحَرَامَ
وَالْعُتْبَةَ وَكَثِيرًا مِنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِنْ حَبْلِ دَرِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ وَسُوءِ عَذَابِهِمْ : تَوَرَّعُوا فِي مَا كُوزُهُمْ وَ
مَشَرُّهُمْ وَتَجَمَّعَ أَحْوَالُهُمْ : تَرَكُوا الْأَشْيَاءَ زَهْدًا
فِيهَا : فَلَمَّا تَمَكَّنَ الزُّهْدُ صَارَ مَعْرِفَةً فَلَمَّا
تَمَكَّنَتِ الْمَعْرِفَةُ جَاءَ الْعِلْمُ بِاللَّهِ وَجَلَّ قَصَارُ
تَأْجَا عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَلَا جَرَمَ : إِنْ رَوَى عَنْهُمْ الْحَرَامُ
وَالشُّبَّ وَالْمَبَاحُ وَبَقِيَ عِنْدَهُمُ الْحَلَالُ الطَّلَقُ
الَّذِي هُوَ حَلَالُ الصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ لَا يَهْتَمُّونَ
وَلَا يَخْطُرُ بِأَلْبَابِهِمْ : إِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
وَخَرَجَ مِمَّا سَوَى الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ وَحَصَلَ قَلْبُهُ فِي قَادِرِ
قَرْنِهِ وَمَنْتِهِ وَنُطْفَةٍ : لَا يُكَلِّفُهُ تَخْصِصُ الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ أَوْ كُنْ مِنْ مَصَالِحِهِ : يُبْذَرُ
قَلْبُهُ عَنِ الْإِسْتِغَالِ بِذَلِكَ : قُلُوبُ الْمُقَرَّبِينَ مَا
تَزَالُ فِي كِتَابِ الْقُرْبِ وَالْعِلْمِ الْخَاصِ : يُعْلَمُ قُلُوبُهُمْ
وَأَسْرَارُهُمْ أَنْفَاءً عَنِ الْأَمَارَاتِ : وَالْإِسْتِغْرَاحُ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَيَتَوَلَّاهُمْ وَلَا يَحْكُمُهُمْ
إِلَى غَيْرِهِ ۝

اُس کا امتحان لیں گے۔ بوالہوسی چھوڑ دو اور اپنے جملہ معاملات میں
تقویٰ لازم پکڑو۔ رب انہیں کے لئے ہے جو تقویٰ شعار ہیں۔ اصل
(یعنی ایمان) میں شرک سے بچو۔ اور فرع (یعنی اعمال) میں مصیبتوں
سے بچو۔ اس کے بعد قرآن وحدیث کی رسی کو مضبوط پکڑو، اور اس کو
ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ حق تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ وہ کسی بندہ پر دُور خوف
جمع نہیں کرتا۔ اللہ والوں کا خوف دُنیا میں خور و نوش اور لباس
و مجامعت غرض جملہ تصرفات میں مقدم ہو چکا ہے، لہذا ضرر ہے
کہ آخرت میں بے خوف رہیں (انہوں نے اپنے رب کے حساب اور
سخت عذاب کے خوف سے حرام و مشتبہات اور بہتیری حلال چیزوں
کو بھی چھوڑے رکھا۔ اپنی کھانے پینے کی چیزوں اور تمام حالتوں میں
احتیاط ملحوظ رکھی۔ زُہد کی وجہ سے سب اشیاء کو ترک کیا ہیں
جب زُہد راسخ ہو گیا تو معرفت بن گیا۔ اور جب معرفت راسخ ہو گئی
تو حق تعالیٰ سے آگاہی آئی اور ان کے سروں کا تاج بن گئی۔ پس
لاحال حرام و مشتبہ اور مباح ان سے برطرف ہوا۔ اور وہ غافل حلال
ان کے پاس رہ گیا جو صدیقین کا حلال ہے کہ جس کا نہ وہ خود اتہام
کرتے ہیں اور نہ اس کا خیال بھی ان کے دل میں گذار کرتا ہے بلکہ
من جانب اللہ حکم تقدیر ان کی طرف آیا کرتا ہے) بندہ جب دُنیا
و آخرت کو ترک کر دیتا اور مایوس اللہ سے باہر نکل آتا اور اُس کا قلب
حق تعالیٰ کے مکانِ قریب احسان و لطف میں آہنچتا ہے تو حق
تعالیٰ اس کو آب و دانہ یا لباس و ضروریات کی کسی شے کے حاصل
کرنے کی بھی تکلیف نہیں دیا کرتا۔ اس کے قلب کو اس میں مشغولیت
سے بے لوث رکھتا ہے۔ مقررین کے قلوب ہر وقت قُرب اور عِلْمِ خاص
کے مکتب میں رہتے ہیں۔ جہاں ان کے قلوب و باطن کو ارادوں سے
فنا ہونے اور حق تعالیٰ کے آستانہ پر پڑا رہنے کی تعلیم ملتی ہے۔
پس وہ خود ان کا سرپرست بنتا ہے اور انہیں کسی دوسرے کے حوالہ

پنے جملہ معاملات میں
توئی شعاریں۔ اصل
(اعمال) میں مصیبتوں
میں پکڑو، اور اس کو
یہ بندہ پر دُخوف
درو نوش اور لباس
اسے (لہذا ضرر ہے)
ب کے حساب اور
اور تیرے حلال چیزوں
اور تمام حالتوں میں
کو ترک کیا ہیں
معرفت راسخ ہو گئی
تاج بن گئی۔ پس
اور وہ خاص حلال
س کا نہ وہ خود اتہام
لذا کرتا ہے (بلکہ
) بندہ جب دنیا
تا اور اس کا قلب
پہنچتا ہے تو حق
شے کے حاصل
اس میں مشغولیت
شرب اور علم خاص
کی کو ارادوں سے
علم ملتی ہے۔
وسرے کے حوالہ

بَرَآءٌ مَّقْضُوعٌ الْخَلْقِ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الظَّاهِرِ
يَلْبِسُ شَمْرًا إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُمْ وَرَدَهُمْ يَتَأَيَّدُ
الْعِلْمُ الْأَوَّلُ بِالْعِلْمِ الثَّانِي فِي جَهْلٍ شَمْرٌ عِلْمٌ
عَمَلٌ وَرَاحِلَةٌ فِي تَمَرُّعِهِ ثَانٍ وَعَمَلٌ
ثَانٍ فِي سَكُونِهِ تَمَرُّعٌ لَطْفٌ فِي فَنَاءِ عَنْكَ شَمْرٌ
وَعَمَلٌ فِي بَيَا مَوْتِ الْقُلُوبِ مَا قَعُودُ كَمُوعِدِ ثِي
لَعِبَادِ الدُّنْيَا وَالسَّلَاطِينِ فِي بَاعِبَادِ الْأَعْيَانِ
وَبَاعِبَادِ الْوَلَدِ وَالرَّحِصِ وَيُحْكَمُ لَوْ بَكَمُ نَمْنُ
مِنْ مَنِ الْخَطَّةِ دِيَارًا مَا بَالَى الْمُؤْمِنُ وَلَا
بِمَكْرُورُ قُوَّةٍ لِقُوَّةٍ يَفِينُهُ وَرَأَيْتُكَ عَلَى رَبِّهِ
فَمَنْ وَجَلَّ فِي لَا تَعْلُ نَفْسَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
الْعَمَلُ فِي كُلِّ الْأَشْيَاءِ جُنْدُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
سَائِلُهُ فِي الْأَعْرَاضِ عَنِ الْخَلْقِ حَقٌّ وَالْإِشْتِعَالُ
بِالْقُرْآنِ أَحَقُّ مَا أَرَاكُمْ تَفْقَهُونَ مَا أَقُولُ
لَكُمْ بِدَلَالَةِ الْكُوفِيِّ وَالْإِصْبَافِ إِلَى
كَلِمَاتِ الْبَصَرِ يَقِينٌ وَالْأَوَّلُ لِمَاءِ
كَلَامِهِمْ كَالْوُجْهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
يَنْطِقُونَ عَنْهُ بِأَمْرِهِ مِنْ
وَرَاءِ مَا مَوْرِدِ الْعَوَامِ الطَّعَامِ
أَنْتَ هَوَسٌ تَوَلَّفَ كَلَامًا مِنْ
الْكُتُبِ تَتَكَلَّمُ بِهِ إِنْ مَنَاءِ
بِكِتَابِكَ مَا لَقْنَمُ إِنْ وَقَمَ الْحَوْنُ
فِي كُتُبِكَ أَوْ الْطِفَا مِصْبَاحًا
الَّذِي تَبْصُرُ بِهِ
إِذَا

نہیں کرتا۔ یہ مخلوق کی عقلوں اور اس ظاہر سے بالابات ہے کہ ان کو
فنا کر دیتا ہے، اور پھر جب چاہتا ہے ان کو زندہ فرماتا ہے۔
اور (مخلوق کی طرف) واپس کر دیتا ہے۔ پہلے علم کی دوسرے علم
سے تائید ہوا کرتی ہے۔ اول جہل ہوتا ہے اس کے بعد علم اس کے
بعد عمل اور اخلاص پھر اس کے بعد دوسرا علم (یعنی علم لدنی) اور
اس کے بعد دوسرا عمل (یعنی عمل قلبی) اول خاموشی ہے اور اس کے
بعد گویائی۔ اول اپنی ہستی سے فنا ہونا ہے اور اس کے بعد بقا اللہ
لے مرده دلو! میرے پاس تمہارا بیٹھنا کس کام کا ہے۔ اے
دنیا و سلاطین کے بندو! اور اے گرانی و ارزانی کے بندو! تم پر
افسوس۔ اگر گہروں کے ایک دانہ کی قیمت ڈھائی روپیہ بھی ہو جائے
تو صاحب ایمان شخص کو پروا نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کے قوت یقین
اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے کی وجہ سے اس کو اپنی معاش کا فکر
لاحق ہوتا ہے (کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ رزق خدا کے ذمہ ہے وہ ضرور
پہنچائے گا) تو اپنے آپ کو مومن میں شمار مت کر۔ پرے ہٹ۔ جملہ
اشیا حق تعالیٰ کی (محکوم و ماتحت) لشکر اور اس کے زیر اثر ہیں۔
مخلوق سے رد گردانی مناسب اور خالق کے ساتھ مشغولیت بہت
ہی زیادہ مناسب ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں
تمہاری سمجھ میں نہیں آتا۔ دلائل توجید اور صدیقین و اولیاء کی
باتوں پر کان دھرنا ضروری سمجھو۔ ان کی باتیں وحی خداوندی کی طرح
(بلاشبہ حق) ہوتی ہیں۔ وہ خدا ہی کی طرف سے اور اسی کے حکم سے
بولتے ہیں نہ کہ عوام سوام کے حکم سے۔ تو بواہوس ہے کہ کتابوں
سے وعظ اکٹھے کر لیتا اور بیان کرنے لگتا ہے۔ اگر تیری کتاب
ضائع ہو جائے تب کیا کرے گا؟ اگر تیری کتابوں میں آگ لگ جائے
یا تیرا چراغ جس سے تو دیکھا کرتا ہے بجھ جائے۔ یا تیری گھڑیاں
چھوٹ جائے اور اس کا پانی بہہ جائے (یعنی ظاہری سامان

اَنْكَسَرَتْ جَرَّتْكَ وَتَبَدَّ الْمَاءُ الْإِنِّى فِيمَا أَيْنَ
 وَمَقَدَّ حَتَاكَ وَجَرَأَكَ وَكَبَّرَتْكَ وَمَعَيْنُكَ
 مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ وَأَخْلَصَ صَارَتْ الْمَقْدَحَةُ
 وَالْمَعِينُ فِي قَلْبِهِ نُورًا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَجَلَّ بِقِيَمَتِهِ
 هُوَ وَغَيْرُهُ: تَنَحَّوْا يَا أَبْنَاءَ الْفُلْكَلَةِ يَا أَبْنَاءَ
 الْفُتُوحِ الْمَوَلَفَةِ يَا أَيْدَى الشُّقُوسِ وَلَا هَوِيَّةَ
 وَبِكُمْ تَنَازَعُونَ الْمَحْظُوظَ يَنْفَعُ مُمْرُونَ وَهَلْكَوْا
 وَلَا تَبْلُغُونَ حَظَكُمْ: كَيْفَ تَتَغَدَّرُ السَّابِقَةُ وَ
 الْعِلْمُ يَهْمِلُكُمْ: كُونُوا مُؤْمِنِينَ مُسْلِمِينَ
 أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَلَا يَأْتِيَانَا
 وَكَانُوا مُسْلِمِينَ: حَقِيقَةُ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامُ
 الْقَوْمُ اسْتَطَعُوا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَنَسُوا إِلَهُ وَكَيْفَ وَافَعَلَ وَلَا تَفْعَلُ يَعْمَلُونَ
 أَنْوَاعَ الطَّاعَاتِ وَهُمْ وَفُوقُ عَلَى قَدْرِ الْخَوْفِ
 وَلِهَذَا أَوْصَاهُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يُؤْتُونَ
 مَا أَمَرُوا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ لَا يَسْتَلُونَ أَوْ أَمَرَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَمُونَ عَنْ مَنَاهِيهِ وَيَصْدُرُونَ
 عَلَى بِلَاغٍ وَيَشْكُرُونَ عَلَى عَطَائِي: وَيُسَلِّمُونَ
 أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَعْرَافَهُمْ
 إِلَى يَدِ سَابِقَتِي: وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ
 خَائِفَةٌ مِثِّي: أَلَا عَارِفٌ إِذَا هَذَا
 فِي الْآخِرَةِ يَقُولُ لَهَا بَشْعِي عَنِّي
 فَإِنِّي طَالِبُ بَابِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ: أَنْتَ
 وَالْدُّنْيَا

ریا کاری جاتے رہیں) تو بتلا کیا کرے گا؟ چھتاں اور پھوس اور
 دیاسلائی اور چہنہ کہاں ہے (جس سے دوبارہ کام چلا سکے) جو
 شخص علم سیکھتا اور عمل کرتا اور مخلص بنتا ہے تو اس کے قلب میں
 چھتاں اور چہنہ نور خداوندی کا ایک نور بن کر آجاتا ہے۔ پس
 وہ بھی منور ہو جاتا ہے اور دوسرے بھی۔ اے بکواس کے غلامو
 اور اے نفس و خواہش کے ہاتھوں جمع کی ہوئی کتاہوں کے تابعو
 تم پر انسوس کہ خوشحال شخص (پر حسد کر کے) کشاکشی کر رہے اور
 برباد ہو رہے ہو اور اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتے بھلا اپنی گوشش
 سے تقدیر و علم الہی کو کس طرح بدل سکتے ہو؟ صاحب ایمان و
 اسلام بنو۔ کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ (جتنی لوگ
 ہیں) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان بنے، اسلام
 کی حقیقت گردن کا جھکا دینا ہے۔ اللہ والے حق تعالیٰ کے
 حضور میں آ بیٹے اور چون و چرا کو اس کو کہ یوں کر اور
 یوں نہ کر بھلا بیٹھے۔ خوف کے پاؤں پر کھڑے ہوئے طرح
 طرح کی عبادتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی بنا پر حق تعالیٰ
 نے ان کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ دیتے ہیں جو کچھ بھی ان سے
 بن پڑتا ہے اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں کہ ارشاد ذات
 خداوندی کی تعمیل کرتے اس کے منہیات سے بچتے۔ میری (نازل
 کی ہوئی) مصیبت پر صبر کرتے، میرے احسان پر شکر گزار
 بنتے اور اپنی جان کو اپنے مال کو، اپنے بچوں کو اور اپنی آبرو
 سب کو میرے علم سابق (یعنی تقدیر) کے حوالہ کرتے ہیں اور
 (بایں ہمہ) ان کے دل مجھ سے خائف و ترسان رہتے ہیں۔ صلا
 معرفت کو جب آخرت کے متعلق زہد نصیب ہوتا ہے تو وہ
 آخرت سے کہتا ہے کہ مجھ سے الگ ہو کہ میں تو دروازہ
 خداوندی کا خواہاں ہوں (نہ کہ تیرا) میرے نزدیک تو ا

مَنْ لَمْ يَأْتِ بِدَلِيلٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَتْ تُخْرِجُنِي عَنْكَ ۖ
وَأَنْتَ تُخْرِجُنِي عَنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا كَرَامَةَ
لَكَ مِنْ مُخْرِجُنِي عَنْهُ ۖ اسْمَعُوا هَذَا الْكَلَامَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَيْتَ إِرَادَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ
رَفِئَ خَلْقِهِ ۖ وَهُوَ حَالُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَا عِبَادَ اللَّهِ نِيَا وَيَا عِبَادَ
الْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ جُفَاءً بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ حَيْطَانُ ۖ أَنْتُمْ صَنَمُكَ
الْأَنْبِيَاءُ ۖ وَأَنْتُمْ صَنَمُكَ الْآخِرَةُ ۖ وَأَنْتُمْ صَنَمُكَ
الْخَلْقُ ۖ وَأَنْتُمْ صَنَمُكَ الشَّعْوُ وَاللَّيَالِ
وَأَنْتُمْ صَنَمُكَ الْحَمَلُ وَالشَّعْوُ قَبُولُ
الْخَلْقِ لَكَ ۖ كُلُّ مَا سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
صَنَمٌ ۖ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ اللَّهُ نِيَا
وَالْآخِرَةُ يُؤَكِّدُونَ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ يُؤَكِّدُونَ فِي دَارِ الطَّبِيبِ ۖ
يَأْخُذُ مِنْهُمْ مَا يُرِيدُ وَيُطْعِمُ
الْمُرِضِينَ ۖ يَا مَنْ أَفْقُونَ مَا عِنْدَكُمْ مِنْ
هَذَا الْخَبَرِ ۖ الْمَنَافِقُ لَا يَقْدِرُ رَيْسُهُمْ
حَقًّا مِنْ هَذَا ۖ يَقُومُ الْقِيَامَةُ عَلَيْهِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا يَقْدِرُ عَلَى سَمَاعِ الْحَقِّ ۖ
كَلَامِي حَقٌّ وَأَنَا عَلَى الْحَقِّ ۖ كَلَامِي
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا مَقِي ۖ مِنْ
الْفَرَعِ لَا مِنَ الْهُوَيْنِ وَلَكِنْ
أَفَةٌ فَهْمُكَ الشَّقِيمُ
وَيُحَاك

دُنیا (غیر اللہ ہونے کے سبب) کیساں ہے۔ دُنیا مجھ کو
تجھ سے روکتی تھی اور تو مجھ کو میرے پروردگار جل جلالہ سے
روکتی ہے۔ اور جو چیز تجھ کو اس سے روکے اس کی کوئی قدر
و منزلت نہیں (صاحبو طالب مولیٰ کے) اس کلام کو سنو کہ
یہ علم خداوندی کا مغز ہے اور حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے اور اپنی
مخلوق کے متعلق جو کچھ مقصود ہے اس کا خلاصہ ہے اور یہ حالت
ہے انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کی (کہ ان میں سے
کسی نے بھی آخرت کو مقصود سمجھ کر طلب نہیں کیا) اے دُنیا کے
بندو! اور اے آخرت کے بندو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کی دُنیا
و آخرت سے نادانف ہو۔ تم (انسان نہیں بلکہ) دیوار ہو کہ
جس کو دیکھو ماسوائے اللہ کا طالب ہو رہا ہے) تیرا بُت
دُنیا بنی ہوئی ہے۔ اور تیرا بُت آخرت بنی ہوئی ہے اور تیرا
بُت مخلوق بنی ہوئی ہے۔ اور تیرا بُت خواہشات و لذات بنی ہوئی
ہیں اور تیرا بُت مدح و ثناء اور مخلوق میں مقبولیت بنی ہوئی ہے
اللہ کے سوا جو چیز بھی ہے وہ سب بُت ہے۔ اللہ جلّیٰ صرف
ذاتِ حق کے طالب ہوا کرتے ہیں۔ دُنیا اور آخرت (کی نعمتیں)
دروازہ خداوندی پران کو کھلائی جاتی ہیں۔ طبیب کے گھر
میں کھلائی جاتی ہیں کہ طبیب ان میں سے جو چیز بھی چاہے
اور مریض کو کھلائے۔ اے منافقو! تم اس (حال) سے
بے خبر ہو۔ منافق تو اس مضمون کا ایک حرف منہ کی بھی طاقت
نہیں رکھتا (اگر سُنے تو) اس پر قیامت ٹوٹ پڑے کیوں کہ وہ
حق بات کو سُن ہی نہیں سکتا۔ میرا کلام حق ہے اور میں برسرِ حق
ہوں۔ میرا کلام حق تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ کہ میری طرف سے
شریعت کی طرف سے ہے نہ کہ ہوس کی طرف سے مگر (کیا کیجئے) کہ
تیری بیماری سمجھ پڑا ہے (کہ سمجھتا نہیں) تجھ پر افسوس کہ

کا؟ چشما اور بھوس اور دوبارہ کام چلا سکے جو بنتا ہے تو اس کے قلب میں نور بن کر آجاتا ہے۔ پس اے کیوں اس کے غلو میں ہوئی کتابوں کے تابعدار (کے) کشمکش کر رہے اور پہنچ سکتے بھلا اپنی کوشش کرتے ہو؟ صاحب ایمان و نہیں سنا کہ (جنتی) لوگ در مسلمان بنے؟ اسلام اے حق تعالیٰ کے اس کو کہ یوں کر اور پر کھڑے ہوئے طرح اسی بنا پر حق تعالیٰ ہیں جو کچھ بھی اُن سے ہیں کہ ارشادات سے بچتے۔ میری (نازل) احسان پر شکر گزار بھوس کو اور اپنی آبرو کے حوالہ کرتے ہیں اور ساں رہتے ہیں۔ صلا سب ہوتا ہے تو وہ کہ میں تو دروازہ برے نزدیک تو

تَعَلَّمْتَ وَمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ فَكَيْفَ يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ ؟
مَا خَدَمْتَ الشُّيُوخَ فِي حَالِ شَبَابِكَ كَيْفَ تَخْدُمُ
فِي حَالِ كِبَرِكَ ؟ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ
يُكْشَفُ عَنْ بَصَرِهِ : فَإِذَا مَالَهُ فِي الْحَتِّ : يَشِيرُ
إِلَيْهِ الْعَوْرُ الْعَيْنُ وَالْجِلْدَانُ : وَيَصِلُ إِلَيْهِ مِنَ
طَبِيبِ الْجَنَّةِ : فَيُطَبِّبُ لَهُ الْمَوْتَ وَالسَّكَرَاتُ :
يَفْعَلُ الْحَقُّ عَنْ وَجَلٍ بِهِمْ كَمَا فَعَلَ بِأَسِيَّةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ : وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ بِذَلِكَ قَبْلَ
الْمَوْتِ : وَهُمْ الْمُقَرَّبُونَ الْمُفْرَدُونَ الْمُرَادُونَ
وَمَلَكَ يَا مُعْتَصِمًا عَلَى الْحَقِّ عَنْ وَجَلٍ لَا تَهْزِي
هَذَا يَا فَارِعَا : الْقَضَاءُ لَا يَرُدُّكَ رَادٌّ وَلَا
يُصَلِّدُكَ صَادٌّ : سَلِمَ وَقَدْ اسْتَرَحْتَ : هَذَا
الْكَيْلُ وَهَذَا التَّهَارُ يُنْكِنُكَ رُدُّهُمَا : إِذَا
جَاءَ اللَّيْلُ يُقِيلُ وَأَنْتَ كَارِهِ أَوْرَاقُ التَّهَارِ
كَذَاكَ : كَلَاهُمَا يُجْبَانِ عَلَى رَعِيكَ : هَلْكَانَا
قَضَاءُ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ وَقَدْرُهُ لَكَ أَوْ

عَلَيْكَ : إِذَا جَاءَ لَيْلُ الْفَقْرِ
فَسَلِمَ وَوَدَّ تَهَارُ الْغِنَى إِذَا
جَاءَ لَيْلُ الْمَرَضِ فَسَلِمَ
وَوَدَّ تَهَارُ الْعَافِيَةِ : وَ
إِذَا جَاءَ لَيْلُ مَا عَكَرُهُ
فَسَلِمَ وَوَدَّ تَهَارَ مَا
تُحِبُّ : بِاسْتَقْبَلِ لَيْلَ
الْأَمْوَاضِ وَالْإِنْفَاقِ
وَالْفَقْرِ

تو نے علم تو حاصل کیا مگر اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ پھر تیرا علم تجھ کو مفید
کس طرح ہو؟ تو نے جوانی کے زمانہ میں تو مشائخ کی خدمت کی؟
نہیں اب اپنے بڑھاپے (اور ضعیفی) کے عالم میں کیا خدمت
کرے گا۔ مرتے وقت ہر مومن کی آنکھ سے پردہ اٹھ جاتا اور
اس کے لئے جو کچھ بھی (نعمتیں) جنت میں (مہیا) ہیں اس کو
نظر آجاتی ہیں کہ خوبصورت خوریں اور غلمان اور جنت کی خوشبو
جہاں اس کو پہنچنا ہے اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں (کہ آؤ ہم
تمہاری منتظر ہیں) پس موت اور سکرات اُس کے لئے لذیذ بخاتی
ہے۔ حق تعالیٰ ان کے ساتھ بھی وہی برتاؤ فرماتا ہے جو آسیہ
علیہا السلام کے ساتھ کیا تھا۔ اور بعض ایمان والے ایسے بھی
ہوتے ہیں کہ مرنے سے پہلے ہی اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں مگر وہ
مقرب و منتخب اور محبوب بندے ہیں۔ اسے خدا پر اعتراض کرنے
والے (اور مصیبت کے وقت بلبلانے والے) بے فائدہ بکواس
مت کر۔ تقدیر کو نہ کوئی رو کرنے والا رد کر سکتا ہے نہ کوئی روکنے
والا روک سکتا ہے۔ شان تسلیم اختیار کر کہ پوری راحت حاصل
ہو۔ یہ رات اور دن (جو یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں) کیا
ان کا ٹونا دینا تیرے امکان میں ہے؟ جب رات آتی ہے
تو آہی جاتی ہے خواہ تو راضی ہو یا ناراض۔ اور یہی حال دن کا ہے
کہ دونوں تیری خواہش کے خلاف بھی آتے ہی رہتے ہیں۔ یہی حال
قضاء و قدر کا ہے خواہ تیرے نفع کے متعلق ہو یا نقصان کے
(کہ تو راضی ہو یا ناراض وہ آئے بغیر نہ رہے گی) جب شب افلاس
آوے تو اس کو منظور کر اور روز تو نگری کو رخصت کر دے۔ اور
جب شب مرض آوے تو اس کو تسلیم کر اور روزِ عافیت کو اودھ
کہہ دے۔ اور جب مکر وہات کی شب آوے تو اس کو قبول کر
اور مرغوبات کے روز کو رخصت کر۔ امراض و اسقام اور افلاس

وَكُنْ بِالْأَعْرَاضِ
قَضَاءُ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ : وَبَيْنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا
عَلَى بَلَائِي وَشَرِّ
صَدُوقِي : وَبَيْنَ
عَلَى بَلَائِي وَكَلَمِ
يَوْمِي : إِذَا كُنْتُ
أَبْلَاةً وَكَلَمُ تَشْوِي
رَبِّيَا غَيْرَهُ وَلَا
بِالْقَضَاءِ وَ
حُلُومِي وَبَيْنَ
رَبِّي خَطْمُكَ بِأَلَا
يَكُنْ لِي صَبِيحٌ
تَحَقُّقُ لَكَ
الْوَلَايَةِ : وَاللَّهُ
عَلَامَةُ
لِرَبِّي
أَحْوَالِي
مِنْ
الْأَوَّلِ
الْمُنَا
صَلِّتُهُ لَكَ :

وَلَمْ يَلْعَنُوا مَنْ لَمْ يَلْعَنُوا مُسَدِّدًا بِهِ لَا تَزِدُّوا شَيْئًا مِّنْ
 هَذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَّرَهُ فَتَهْلِكُ وَيَذْهَبَ
 أَيْمَانُكَ وَيَهْلِكُ رَقَبَتُكَ وَيَمُوتَ سِرُّكَ ۖ قَالَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي بَعْضُ نُسْبِهِ ۖ أَتَا اللَّهُ الَّذِينَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَكُنَا ۖ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِي وَصَلَّدَ
 عَلَى بَلَائِي وَشَكَرَ نِعْمَائِي ۖ كَتَبْتُهُ عِنْدِي
 صِدْقًا ۖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلَمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصِدِّ
 عَلَى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ نِعْمَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا
 سِوَانِي ۖ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْقَضَاءِ وَلَمْ تَصِدِّ عَلَى
 الْبَلَاءِ وَلَمْ تَشْكُرْ النِّعْمَاءَ فَلَا رِبَّ لَكَ ۖ النِّعْمُ
 رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا رِبَّ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَرَدْتَ فَارْضَ
 بِالْقَضَاءِ ۖ وَأَمِنْ بِالْقَدَرِ ۖ خَيْرٌ وَشَرٌّ
 حُلُوهُ وَبُرٌّ ۖ وَإِنْ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ
 يَخْطُوكَ بِالْمُحَدِّثِ ۖ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ
 يَكُنْ يَهْمِيكَ بِالْحَدِّ وَالظَّلْبِ ۖ إِذَا
 تَحَقَّقَ لَكَ الْإِيمَانُ قَدْ مَرَّ إِلَى بَابِ
 الْوَلَايَةِ ۖ فَخَيِّدْ تَصِدِّقًا مِنْ عِبَادِ
 اللَّهِ الْمُتَحَقِّقِينَ لِعِبَادَتِهِ ۖ
 عَلَامَةُ الْوَلِيِّ أَنْ يَكُونَ مُوَافِقًا
 لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ
 أَحْوَالِهِ يَصِدِّقُهُ مُوَافَقَةً
 مِّنْ غَيْرِ لَمْ وَكَيْفَ مِمَّا أَدَّاهُ
 الْأَوَامِرُ وَالْإِثْمَاءُ عَنْ
 الْمَنَاجِي ۖ لِيَحْمَ تَدْوَمُ
 صُحْبَتُهُ لَهُ ۖ يَصِدِّقُ فِي صُحْبَةِ

وآبروریزی کی شبک کاراحت دلی کے ساتھ استقبال کرنا اور
 حق تعالیٰ کے قضا و قدر میں کسی شے کو بھی (ناگواری یا اضطراب
 یا شکوہ کر کے) رد نہ کر دینا ہلاک ہو جائے گا اور تیرا ایمان جاتا رہے گا
 اور تیرا قلب مکدر بن جائے گا۔ اور تیرا باطن مُردہ ہو جائے گا۔
 حق تعالیٰ نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”میں ہوں اللہ
 کہ بحر میرے کوئی معبود نہیں۔ جو شخص میری قضا و قدر کے سامنے
 سر جھکائے اور میری (ذالی ہوئی) تکلیف پر صبر اور میرے احسان پر
 شکر کرے میں اُس کو اپنے نزدیک صدیق درج کروں گا۔ اور
 جو میرے قضا و قدر کے سامنے سر نہ جھکائے اور میری تکلیف پر
 صبر اور میرے احسانات پر شکر ادا نہ کرے اس کو چاہئے کہ میرے
 علاوہ دوسرا پروردگار تلاش کرے (کہ ایک) اس کا مجھ سے
 کوئی واسطہ نہیں رہا“ جب تو تقدیر پر راضی نہ ہوا اور تکلیف پر
 صبر نہ کیا اور احسان پر شکر گزار نہ بنا تو (وہ) تیرا رب نہیں
 پس اس کے سوا دوسرا رب تلاش کر، اور دوسرا رب کوئی
 ہے نہیں۔ اگر تو مرید بنتا ہے تو قضا و قدر پر راضی ہو اور تقدیر
 پر ایمان لا۔ خواہ خیر ہو یا شر، اور شیریں ہو یا تلخ۔ اور اس بات
 کو یقینی سمجھ کہ جو کچھ بھی تکلیف تجھ کو پہنچی ہے وہ احتیاط کرنے سے
 ہرگز مل نہ سکتی تھی اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے جاتا رہا وہ تیرے دوڑ
 دھوپ کرنے سے ہرگز ہاتھ نہ آ سکتا تھا۔ جب تیرے لئے ایمان
 متحقق ہو جائے گا تب تو دروازہ ولایت کی طرف بڑھے گا۔ پس
 اللہ کے ان بندوں میں سے ہو جائے گا جو بندگی میں راسخ ہیں۔
 ولی کی شناخت یہی ہے کہ وہ اپنے جملہ احوال میں اپنے پروردگار
 کے موافق رہا کرتا ہے وہ ادائے فرائض اور ترک محرمات کیسے
 چون دیرا کے بغیر سرتاپا موافقت بن جاتا ہے پس لامحالہ اس کی
 صحبت حق تعالیٰ کے ساتھ دائمی ہوتی ہے کہ (ہر وقت) اس کے قرب

قُرْبِهِ لَا يَمِينُنَا وَلَا شِمَالَنَا وَلَا دَرَاءَ بَلْ أَمَّا مَا خَشِيتُ
يَصِدُّ صَدْرًا لَا يَلْكَهِي قُرْبًا وَلَا يَبْعُدُ مَقَاءً بِلَا
كَلَامٍ خَيْرًا وَلَا شَرًّا أَنْتَ رَجَاؤُكَ الْخَلْقُ وَ
خَوْفُكَ مِنْهُمْ وَهَذَا إِشْرَافُ بِرِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
حَمْدُكَ لِلْخَلْقِ عِنْدَ الْعَطَاءِ وَذَمُّكَ لَهُمْ عِنْدَ
الْمَنْعِ وَهَذَا إِشْرَافُ بِرِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

وَلِيُحْكَمَ مَا إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ مَا عِنْدَكَ
خَيْرٌ مَا عِنْدَكَ تَوْحِيدٌ بِحَمِيمِ الْأَشْيَاءِ تَوْجِدُ
تَوْحِيدُكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهِ تَوْحِيدُ
مِنَ الرَّجُوعِ إِلَى بَابِهِ بَعْدَ قَطْعِ الطَّرِيقِ إِلَيْهِ
السَّبَبُ فِي الْبِدَايَةِ وَالْمَسَبَبُ فِي النِّهَايَةِ
الْمُبْتَدِئُ يُطْلَبُ مِنَ السَّبَبِ كَالْفَرْخِ يُطْلَبُ
أَبَاهُ وَأُمُّهُ كَخَصْرٍ قَائِمًا فَإِنَّ الْكِبْرَ وَكَعَمَ الْكِبَرِ
إِسْتَعْنَاهُمَا عِنْدَ قُوَّةِ جَنَاحِهِ طَلَبُ الرِّزْقِ
مُنْفَرِّغًا بِنَفْسِهِ هَلْ أَكَلَ أَحَدٌ كَمْ تَطْلُقُ لُقْمَةً
مِنْ يَدِ تَوْحِيدِهِ عَلَى كَرَمِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ حَوْلِهِ
وَقُوَّتِهِ وَالْخَلْقُ وَالْإِتْكَالُ عَلَيْهِ وَيُحْكَمُ
تَدْعُونَ مَا لَيْسَ فِيكُمْ كَيْفَ تَدْعِي الْإِسْلَامَ
وَالْإِيمَانَ وَالْإِيْقَانَ وَالْعَزِيمَةَ وَأَنْتَ مُعْتَمِدُ
عَلَى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَأَسْبَابِكَ كُنْ عَاقِلًا
هَذَا الْأَمْرُ لَا يَحْتَجُّ بِالْعُلَى

وَلِيُحْكَمَ تَقَعُدُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لِعَظْمِ النَّاسِ

ثُمَّ تَضْحَكُ بَيْنَهُمْ

وَتُحْكِي حِكَايَاتِ

مَضْحَكَةٍ

کی معیت میں رہتا ہے نہ دایاں رخ نہ بایاں اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے کا
رخ وہ بن جاتا ہے سینہ بلا پشت - قرب بلا بعد - صفائی بلا کدورت
خیر بلا شر - تجھ کو تو توقع بھی مخلوق ہی سے ہے اور خوف بھی انہیں سے
اور یہ پروردگار کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے (کہ جو حق تعالیٰ کے لئے
زیبا تھا وہ مخلوق کے لئے تجویز کیا) تو عطا کے وقت مخلوق ہی کی قدر
کرتا ہے اور منہج کے وقت انہیں کی مذمت کرتا ہے اور یہ پروردگار
کے ساتھ شریک کرنا ہے (کہ لینے اور نہ لینے والا مخلوق کو سمجھا) تجھ پر
افسوس - ان باتوں میں سے مخلوق کی طرف تو کوئی شے بھی منسوب نہیں
نہ تیرے پاس خیر رہی اور نہ تیرے پاس قویہ نہ رہی - یہ ساری چیزیں
اللہ تعالیٰ ہی کے پاس موجود ہیں اور اسی سے لی جاتی ہیں نہ کہ اس کی
مخلوق سے - اس کا راستہ طے کرنے کے بعد اس کے دروازہ کی طرف
رجوع کر کے لی جایا کرتی ہیں - سبب (کی ضرورت) ابتدا میں ہے
اور مستب (پر نظر کرنا) انتہا میں مبتدی بذریعہ اسباب کے طلب
کرتا ہے - جیسے کہ پند کا بچہ کہ اپنی ماں اور باپ کو ڈھونڈتا ہے کہ وہ اسکو
دانہ بھرائیں - پھر جب بڑا ہو جاتا ہے اور اڑنا سیکھ جاتا ہے تو والدین
کی اس کو حاجت نہیں رہتی - اپنے بازو قوی ہو جانے کے وقت وہ
اپنا رزق خود مستقل طلب کیا کرتا ہے - کیا تم میں کوئی ایسا ہے
جس نے اپنے زور اپنی طاقت اور مخلوق پر بھروسہ کئے بغیر محض
اپنے رب پر بھروسہ رکھنے کے ہاتھ سے کوئی نوالہ کھایا ہو - افسوس
کہ تم ایسی حالت کے مدعی ہو جو ہمتا ہے اندر پائی نہیں جاتی - (ملے
مخاطب) تو اسلام و ایمان اور ایقان و توحید کا مدعی کس طرح
بنتا ہے حالانکہ تو اپنے زور اپنی طاقت اور اپنے اسباب پر بھروسہ
کئے ہوئے ہے - سمجھ دار بن - یہ بات دعوے سے حاصل نہیں ہوا کرتی
تجھ پر افسوس کہ اس ممبر پر بیٹھ کر وعظ کہتا اور اس میں خود بھی ہنستا
اور ہنسانے والے افسانے بیان کر (کے لوگوں کو بھی ہنسا) تلے

لَا يَجْرِمُ وَلَا يُفْلِحُ وَلَا يُفْلِحُونَ ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا
 أَنَّهُمْ إِلَىٰ الْخُسُوفِ وَالْغَمَمِ ۚ وَالْعَبَسَ ۚ وَ
 قَالَ أَفَأُودَّعْتُم مَّتَعَتَكُمْ بغيرِ ذَلِكُمْ مَوْهَبَةً
 مِنِّي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ كَثِيرٌ مِّنْ يَّنْ عِىَ الْإِسْلَامِ
 اللَّهُمَّ يَقُولُ كَمَا قَالَ الْكُفَّارُونَ هِيَ الْأَعْيَانُ
 الْبَنِيَاءُ كَمَوْتٍ وَيَحْيَىٰ وَمَا هِيَ إِلَّا اللَّاهُ هُ
 قَالَ أَوَلَمْ تَكُنْ مِّنْكُمْ يَقُولُ ذَلِكُمْ ۚ وَيَسْتَوُونَ
 الْعَالَمِينَ أَلَمْ يَصْدَقْ مَتَعَتُكُمْ فَمَا لَكُمْ عِنْدِي
 أَن تَكُونُوا أَفْزَنَ جَنَاحٍ يَّعُودُ ۚ تَكْشِفُ عَنَّا الْحَقَّ
 وَجَلَّ ۚ لَا عَقْلَ لَهُمْ وَلَا تَعْمَلُ عِنْدَهُمْ
 قَوْلُونَ بَيْنَ الْهَارِ وَالْكَافِرِ ۚ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي قِصَّةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ
 أَن تَأْخُذَ إِلَّا مَنًى وَجَلَّ نَا مَتَاعَنَا عِنْدَكَ مَنًى
 لِّمَنَّا عِنْدَكَ مَتَاعُ الْوَلَايَةِ وَالْكَرِيمِ وَالْإِيمَانِ
 وَالصَّلَاةِ الْقَلْبُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَدُ عَدُوٍّ
 الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ ۚ لَا يَدُ عَدُوٍّ
 مَعَ الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ وَالْأَحْثِنِ
 وَالْعَطَاءِ بِالْأَسْبَابِ ۚ يُمَيِّزُهُ
 وَيُفْلِحُ ۚ يَقِيمُهُ مَنًى
 سَقَطِيهِ ۚ عَلَىٰ بَايَمٍ يُفْعَدُ
 وَفِي حُجْرَتِهِ يَوْمُهُ
 وَيُحْلِفُ قِيمُ
 رِاسْلَامُ
 حَقَرِي ۚ

یہ بھیجے بلکہ صرف آگے کا
 مصفائی بلا کہ درت
 اور خوف بھی انہیں ہے
 حق تعالیٰ کے لئے
 وقت مخلوق ہی کی طرف
 اسے اور یہ پروردگار
 مخلوق کو سمجھا، تجھ پر
 شے بھی منسوب نہیں
 رہی۔ یہ ساری چیزیں
 جاتی ہیں کہ اس کی
 اس کے دروازہ کی طرف
 (ابتدا میں ہے۔
 یہ اسباب کے طلب
 ڈھونڈتا ہے کہ وہ اس
 ہجہ جاتا ہے تو والدین
 بانی کے وقت وہ
 میں کوئی ایسا ہے
 دوسرے کے بغیر محض
 کہ کھایا ہو۔ افسوس
 نہیں جاتی۔ (لے
 حیدر کا مدعی کس طرح
 اسباب پر بھروسہ
 حاصل نہیں ہو کر کہ
 میں خود بھی ہنسا
 میں کو بھی ہنسا تے

یقینی بات ہے کہ نہ تجھے فلاح نصیب ہوگی اور نہ سُننے والوں کو۔
 واعظ تو اُستاد اور معلم ہوا کرتا ہے اور سامعین کو یا مکتب کے
 لڑکے ہیں۔ بچہ سختی کے اور احتیاط ور کھاؤ اختیار کے بغیر کچھ نہیں
 سیکھ سکتا۔ اور شاؤ و ناور ہی ایسے بچے ہوتے ہیں جو اس کے بغیر محض
 عطار الہی سے سیکھ جایا کرتے ہیں۔ بہتیرے لوگ بظاہر اسلام
 کے مدعی ہیں اور کافروں کی طرح (زبان سے نہیں تو زبان حال)
 یوں کہہ رہے ہیں کہ میں ہماری زندگی تو یہی دنیا کی زندگی ہے کہ مرتے
 ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کیا کرتا ہے۔ کافروں نے یہ
 (زمانوں سے کہا) اور اکثر تم میں اس کو چھپاتے اور ہذرہ ایسے افعال
 کے اس کے قائل ہو رہے ہیں جو کہ اس قول کے مقصود ہیں۔ پس میرے
 نزدیک ان کی مجھ کے پر کی برابر بھی قدر نہیں۔ حق تعالیٰ کے ہاں
 سب حقیقت کھل جائے گی۔ اُن کو تو عقل اور تیز سہی نہیں کہ اس کے
 ذریعہ سے مفید اور مفسر میں فرق کر سکیں۔ یوسفؑ کے قصہ میں
 حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (شاہی گم شدہ پیالہ جب بن یامین کی
 خورجی میں سے بھلا اور براذران یوسفؑ نے یہ درخواست کی کہ سزا
 میں ان کی جگہ ہم میں سے جس کو چاہے رکھ لیجے تو ان کو یہ جواب ملا کہ
 ”اللہ پناہ میں رکھے کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے
 سوا کسی دوسرے کو میں“ (اس سے یہ مطلب بھی مفہوم ہوتا ہے
 کہ ہم اسی کو لیا کرتے ہیں) جس کے پاس ولایت و توحید و ایمان
 کی پونجی پائی جاتی ہے۔ (کیونکہ جب قلب حق تعالیٰ کے قابل
 بن جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو نہ مخلوق اور اسباب کے ساتھ چھوڑتا
 ہے (کہ ان پر بھروسہ کرے) اور نہ بواسطہ اسباب خرید و فروخت
 اور لین دین کے ساتھ چھوڑتا ہے (بلکہ) اس کو صاحب تیز اور مخلص
 بنا کر رُوی حالت سے اُٹھاتا اپنے دروازہ پر بٹھاتا اور کتا نہ شفقت
 میں سلا لیتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تیرے اسلام کا قیص پٹھا ہوا اور

تَوْبُ إِيمَانِكَ تَحْسَنُ ۖ أَنْتَ عُرْيَانٌ قَلْبُكَ جَاهِلٌ
 سِرُّهُ مَكْدُورٌ ۖ صَدْرُهُ بِالْإِسْلَامِ غَيْرُ مَشْرُورٍ
 بَاطِنُكَ خَرَابٌ ۖ وَظَاهِرُهُ عَامٌ مَرَحِيضٌ ۖ مُسَوَّدَةٌ
 دُمُيَاكَ إِلَى نُحُيْمَا عَنكَ رَاحِلَةٌ ۖ وَالْقَدَرُ وَالْآخِرَةُ
 مُقْبِلَانِ إِلَيْكَ ۖ تَنْتَبِهْ لَا مَرِيءَ وَمَا تَصِيرُ إِلَيْهِ
 عَنْ قُرَيْبٍ رُبَّمَا كَانَ مَوْتُكَ الْيَوْمَ أَوْ فِي هَذِهِ
 السَّاعَةِ ۖ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَمَالِكَ ۖ مَا تَوَكَّلُ
 مِنَ الدُّنْيَا لَا يَجِدُكَ وَلَا يُخَفِّقُكَ ۖ وَمَا قَدْ أَنْسَيْتَهُ
 مِنَ الْآخِرَةِ فَهُوَ يُخَفِّقُكَ ۖ الْإِسْتِغَاثُ بِغَيْرِ اللَّهِ هَوَسٌ
 وَالْخَوْفُ مِنْ غَيْرِهِ ۖ وَالرَّجَاءُ لَهُ هَوَسٌ ۖ أَحَدٌ
 لَا يَقْرَأُ وَلَا يَقْنَعُ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ هُوَ
 الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۖ أَحْلَظْ مَوَارِدُ
 عَلَى السَّبَبِ ۖ إِذَا عَمِلْتَ بِالْحِكْمِ حَقَّقْتَ الْعَمَلَ
 ۖ وَقَعْتَ الْأَشْيَابَ عِنْدَكَ كَمَا تَقَعُ الْأَوْدَاءُ
 مِنَ الشَّجَرِ ۖ يَظْهَرُ الْمُسْتَبْتُ وَتَذْهَبُ الْأَشْيَابُ
 يَظْهَرُ الذُّبُّ وَيَذْهَبُ الْفِشْرُ ۖ اللَّهُ هُوَ التَّحَلُّ
 بِالسَّبَبِ ۖ هُوَ الْأَصْلُ ۖ هُوَ كَالْغَمْرِ مِنَ الشَّجَرِ
 أَلَمْ يَجْعَلْ يَنْتَقِلْ فِي الْأَحْوَالِ ۖ يَنْتَقِلُ مِنَ الْقُرْبَةِ
 إِلَى السَّائِقَةِ ۖ وَمِنَ السَّائِقَةِ إِلَى النَّهْرِ ۖ وَمِنَ
 النَّهْرِ إِلَى الْبَحْرِ ۖ يَنْتَقِلُ مِنَ الْقَرَمِ إِلَى الْأَهْلِ
 مِنَ الْوَلَدِ إِلَى الْوَالِدِ ۖ مِنَ الْعَبْدِ إِلَى الْمَعْبُودِ
 مِنَ الضَّعْفَةِ إِلَى الصَّانِعِ ۖ مِنَ الْعَاجِزِ إِلَى
 الْقَادِرِ ۖ مِنَ الْفَقْرِ إِلَى الْغِنَى ۖ مِنَ الضَّعْفِ
 إِلَى الْقُوَّةِ ۖ مِنَ الْقَلِيلِ إِلَى الْكَثِيرِ ۖ لَا
 تَطَوَّلُوا عَلَى

تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک بنا ہوا ہے تو (لباس قرب دلا دینا) برہنہ
 ہے تیرا قلب جاہل ہے۔ تیرا باطن مکدر ہے۔ اسلام سے تیرا شرحِ صدر
 نہیں ہوا۔ تیرا باطن دیران ہے اور ظاہر آباد۔ تیرے نامہ اعمال سیاہ پڑے
 ہوئے ہیں۔ تیری دنیا جس کو تو محبوب بنائے ہوئے ہے تجھ سے رخصت
 ہو رہی اور قبر و آخرت سامنے آرہی ہیں (مگر تجھے پروا نہیں) اپنے معاملہ
 اور انجام کیلئے کہ جس کی طرف جانا ہے بیدار ہو۔ ممکن ہے کہ تیری موت
 آج بلکہ اسی ساعت میں آجائے کہ تیرے اور تیری امیدوں کے درمیان
 حائل ہو جائے۔ دنیا کی جو آرزوئیں لئے بیٹھا ہے نہ تو ان کو پاس کیا گزرو
 تجھ کو مل سکیں گی۔ اور جس آخرت کو بھلا رکھا ہے وہ آئے گی۔ غیر اللہ میں
 مشغول ہونا بے سود ہے۔ اور غیر اللہ سے ڈرنا اور امید رکھنی بھی بے سود
 ہے۔ بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی ہم کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔ وہی ہو
 جس نے ہر چیز کے لئے سبب مقرر فرما دیا ہے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوتا
 ہے۔ جب تو حکم پر عمل کرتا ہے گا تو اس عمل کی حقیقت تک رسائی پائیگا۔
 کہ اسباب تجھ سے اس طرح ساقط ہو جائیں گے جس طرح درخت سے
 پتے ساقط ہو جایا کرتے ہیں۔ اسباب جاتے رہیں گے اور سبب کا
 ظہور ہوگا۔ چھلکا جاتا ہے گا اور مغر ظاہر ہوگا۔ سبب الاسباب سے
 تعلق رکھنا ہی مغر ہے۔ وہی اصل ہے اور وہی درخت کا پھل ہے۔ صاف
 توحید شخص حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مشکیزہ سے چرس کی جانب
 چرس سے ہنر کی جانب۔ ہنر سے دریائی جانب۔ شاخ سے جڑ کی جانب
 والد سے والد۔ عہد سے معبود کی جانب۔ صنعت سے صانع کی جانب
 عاجز سے قادر کی جانب۔ افلاس سے تو نگری کی جانب۔ ضعف سے قوت
 کی جانب اور قلیل سے کثیر کی جانب۔ میرے سامنے زیادہ باتیں نہ بناؤ
 عہ مثلاً پیت پھر ناف کا کام ہے مگر اس نے وقتی کھلے کو پیت پھر نیک سبب بنا دیا ہے۔ مثلاً
 یوں کہنے لگے کہ فلاں شخص نے چونکہ روٹی کھائی اس لئے اس کا پیت پھر گیا پس اول ضرورت
 ہے اسباب اختیار کرنے کی۔ اس کے بعد جب حقیقت تک رسائی ہوگی تو اسباب سے
 نظر اٹھ کر سبب حقیقی پر پڑے گی ۱۲ منہ۔

لَا تَكُنْ مِمَّنْ كَفَرُوا بِقُلُوبِهِمْ فَأَرْغَمُوهُمْ فِي أَرْنَابِهِمْ مِّنَ الْإِنَّمَاءِ مَن
 كَانَ مِنكُمْ لَدَّ حَاجَةٍ فَنِقْسِهِ قَلِيلٌ مِّنْهُمَا لِيَجْأَرَا
 الْكَافِرِينَ وَحُسْنُ الذِّكْرِ وَبَدَّيْهَا بِدُرِّ الْقُرُونِ
 لَكَ إِلَهُكَ سَبَبُ كُلِّ شَيْءٍ وَأَوْصُولُهَا إِلَى رَحْمَتِهَا
 رَحْمَتُهَا الْوُصُولُ وَالْوُصُولَانِ : كَامَرٌ وَخَامَرٌ الْكَامَرُ
 الْوُصُولُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الْمَوْتِ : وَالْخَامَرُ
 الْوُصُولُ قُلُوبِ أَحَدٍ آخِرٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ
 الْمَوْتِ : وَهُمْ الَّذِينَ يُجَاهِدُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي الْفِتَنِ
 وَهُمْ يُجَاهِدُونَ عَنِ الْخَلْقِ فِيمَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ الْقُدْرَةُ وَالْقُدْرَةُ
 أَمَّا عَلَى هَذَا أَوْصَلُوا إِلَيْهِ كَمَا يَصِلُ الْعَوَامُّ بَعْدَ
 الْمَوْتِ : مَن صَمَّ لَهُ هَذَا أَجَاءَهُ الْفُتْنُ وَالْبَسْطُ
 الْمَحَادَّةُ وَالْمُؤَانَسَةُ : حِينَئِذٍ يَقُولُ
 هَذَا الْوَصْلُ إِلَى تَوْنِي بِأَهْلِكُمْ كَتَوْنِي
 يُوسِفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ مِنْ
 الْحَبِّ وَالسَّجْنِ وَصَدَّ عَلَى تِلْكَ الشَّدَائِدِ
 فَلَمَّا تَمَكَّنَ وَصَارَ الْكُلُّ تَحْتِ يَدِهِ
 قَالَ لِإِخْوَانِهِ : ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ
 أَجْمَعِينَ لَمَّا جَاءَ الْغُفَى وَالْمُلْكُ
 وَذَهَبَ الْغَبْضُ وَجَاءَ الْبَسْطُ
 قَبْلَ ذَلِكَ كَانَ أَخْرَسَ فِي الْحَبِّ
 وَالسَّجْنِ فَلَمَّا خَرَجَ جَاءَتْ
 الْفَصَاحَةُ بِأَقْوَمِ أَطْبُوعِ
 الْكَلِّ مِنْ خَلْقِ الْكَلِّ إِلَيْهَا
 كَلَّمَنِي طَلِيحٌ الْقَوْمُ
 بَدَلُوا الْأَمْوَالَ

تم میں اکثر ایسے ہیں کہ ان کے قلوب ایمان سے کورے ہیں۔ جس
 شخص کو اپنے نفس کے (درست کرنے کی) ضرورت (محسوس) ہو
 اس کو چاہیے کہ نفس کو سکوت اور محسن ادب کی لگام لے اور تقویٰ
 کی زرہ پہنائے کہ یہی اس کے مطمئن بننے اور حق تعالیٰ تک پہنچنے کا
 ذریعہ ہے۔ وصول الی اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وصول عام اور
 ایک وصول خاص۔ وصول عام تو وہ ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے
 (اور وہ ہر شخص کے لئے ہوگا) اور خاص وصول یگانہ ویکتائے زمانہ
 قلوب کا موت سے پہلے ہی حق تعالیٰ سے ملنا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کیلئے
 ہے جو اپنے نفسوں کی پوری مخالفت کرتے اور نفع و نقصان کے
 متعلق مخلوق (پر نظر کرنے) سے باہر ہو جاتے ہیں۔ پس اس پر مدد
 کرنے سے خدا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح عوام الناس مرنے کے
 بعد پہنچتے ہیں۔ جس کے لئے یہ مضمون صحیح ہو جاتا ہے اس کو استقامت
 و بسط اور ہم کلامی و انس نصیب ہوتا ہے۔ اس وقت یہ واصل رہنے
 حال کے تغیر سے مامون ہو کر عام اہل اسلام سے کہتا ہے کہ اپنے
 سارے متعلقین کو میرے پاس لے آؤ (کہ ان کی اصلاح کروں) یوسف
 علیہ السلام جب کنوئیں اور قید خانہ سے باہر نکل آئے اور ان تختیوں پر
 صابر رہے اور جب (عزیز مصر کی جگہ تعینات ہو کر ہر طرح کا اطمینان
 حاصل ہو گیا اور ہر چیز ان کے تحت تصرف میں داخل ہو گئی تب انھوں نے
 اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ اپنے سارے متعلقین کو میرے پاس لے آؤ
 یعنی جبکہ ان کو تو فخری و سلطنت نصیب ہوئی اور قبض مرتفع ہو کر
 بسط حاصل ہوا (ورنہ) اس سے پہلے تو کنوئیں اور قید خانہ میں
 بے زبان بنے ہوئے تھے (کہ دوسرے کو بھلا ہی نہ سکتے تھے) جب
 اس سے باہر نکل آئے تو گویائی حاصل ہوئی۔ صاحبو! سب
 چیزیں اسی سے مانگو جو سب چیزیں کا خالق ہے۔ اپنا سب کچھ
 اسی کی طلب میں خرچ کر دو۔ اللہ والوں نے اپنے رب کے قرب

س قربت و ملاقات پر ہر
 اسلام سے تیرا شرح صد
 نے نعمت اعمال سیاہ ہونے
 ہوئے ہے تجھ سے رخصت
 تجھے پروا نہیں) اپنے سوال
 ہو۔ ممکن ہے کہ تیری موت
 ی امیدوں کے درمیان
 ہے نہ تو ان کو پاس کیگانہ
 ہے وہ آملگی۔ غیر اللہ میں
 اور امید رکھنی بھی بے سود
 سکتا ہے نہ فائدہ۔ وہی کہ
 حکم سبب ہی پر وارد ہوتا
 حقیقت تک رسائی پانچ
 گئے جس طرح درخت سے
 تے رہیں گے اور سبب کا
 سبب الاسباب سے
 درخت کا پھل ہے۔ صلا
 شکرہ سے جس کی جانب
 شاخ سے جڑ کی جانب
 سے صانع کی جانب
 کی جانب۔ ضعف سے قوت
 سامنے زیادہ باتیں نہ بناؤ
 یہ پھر نیک سبب بنا دیا ہے۔ ہلا
 پیٹ پھر گیا پس اول ضرورت
 تک رسائی ہوگی تو اسباب

فِي طَلَبٍ قُرْبَ رَحْمَتِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَلِمُوا بِأَنَّكَ لَا تَطْلُبُونَ فَهَآنَ عَلَيْهِمْ بَدَلُ أَرْوَاحِهِمْ ۖ مَنْ
 عِلْمَ مَا يَطْلُبُ هَآنَ عَلَيْهِ مَا يَبْدُلُ
 حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا رَاحَ عَلَى مَجْرَةٍ نَحَائِشِ قُرْبَى
 فِيهَا جَارِيَةٌ مُسْتَحْسَنَةٌ فَتَعَلَّقَتْ بِقَلْبِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ
 يَتَجَاوَزَ الْمَوْضِعَ ۖ وَكَانَ تَحْتَهُ سَيَّاسُ وَدَى رَأَتْ
 دِينَارًا ۖ وَعَلَيْهَا أَثَوَابٌ جَمِيلَةٌ وَهُوَ مُقَلِّدٌ لِسَيْفٍ
 مُخْلِ بِالذِّهْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَمْلُوكٌ أَسْوَدٌ يُحْمِلُ
 الْغَاشِيَةَ ۖ فَتَقَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهَا وَطَلَبَ مِنْهُ
 بَيْعَهَا ۖ فَقَالَ لَهُ لَا شَكَّ إِنَّكَ قَدْ أَحْبَبْتَ جَارِيَتِي
 وَالْحَبِيبُ يَبْدُلُ كُلَّ مَا يَمْلِكُ فِي طَلَبِ حُبِّهِ ۖ وَلَا
 أَيْبِعُهَا إِلَّا بِجَمِيعِ مَا تَمْلِكُ يَدُكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ
 فَذَلَّ عَنْ قُرْبِهِمْ وَعَلِمَ جَمِيعُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الثَّيَابِ
 وَاسْتَعَارَ قِيمَتَهَا مِنَ الثَّخَائِصِ وَسَكَّرَ الْجَمِيعَ
 إِلَيْهِ مَعَ الْمَمْلُوكِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
 أَخَذَ الْجَارِيَةَ وَمَغْنًى إِلَى نَيْبِ حَافِيَا فَلَكَوْهُ
 الرَّأْسِ ۖ لَمَّا بَدَلَ الشَّيْءَ أَخَذَ الْمُتَمَتِّنُ
 عَرَفَ مَا طَلَبَ فَهَآنَ عَلَيْهِ مَا يَبْدُلُ أَفْصَادَهُ
 فِي الْمَحَبَّةِ لَا يَقِفُ مَعَ غَيْرِ حُبِّهِ بِرَأْوٍ
 قَالَ الْوَاحِدُ مِنَ الْخَلْقِ قَدْ سَمِعْتُ
 بِخَبَرِ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا مِنَ النِّعَمِ
 يَقُولُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهَا مَا
 كَسَاهِيَهُ إِلَّا نَفْسُ وَ
 وَكَذَلِكَ الْأَعْيُنُ
 فَمَا

کی طلب میں اپنی جانوں کو بھی خرچ کر دیا ہے۔ انہوں نے جان
 لیا کہ کیا چیز طلب کر رہے ہیں۔ لہذا اپنی جانوں کا خرچ کرنا ان پر
 سہل ہو گیا۔ جو سمجھ لیتا ہے کہ کیا چیز طلب کر رہا ہے۔ جو کچھ بھی
 خرچ کرنا پڑے۔ وہ اس پر سہل ہو جاتا ہے۔
 نقل ہے کہ ایک شخص کا بروہہ فروش کی دکان پر گزر ہوا اور ایک
 خوبصورت کنیز پر نظر پڑی جو اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ یہ شخص
 اپنی جگہ سے سرک نہ سکا۔ اس شخص کی سواری میں ایک گھوڑا تھا
 جس کی قیمت تو دینار تھی اور بدن پر نفیس کپڑے تھے۔ سونے
 کی جڑاؤ تلوار سمائل کئے ہوئے تھا۔ اور آگے آگے غلام تھا جو
 غاشیہ برداری کرتا تھا۔ پس کنیز کے مالک کی طرف بڑھا
 اور کنیز کو خریدنا چاہا۔ مالک نے کہا ”اس میں شک نہیں رہا
 کہ تم میری کنیز پر عاشق ہو گئے ہو۔ اور عاشق اپنے معشوق کی
 طلب میں جو کچھ بھی اس کے قبضہ میں ہو کر تا ہے سب خرچ کر دیا
 کرتا ہے۔ لہذا جو کچھ بھی اس وقت تمہاری ملک میں ہے
 سب کے معاوضہ میں اس کو فروخت کرتا ہوں اگر خریدنا ہو تو
 خرید لو“ پس وہ شخص اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور جو کچھ بھی کپڑے
 بدن پر تھے سب اتار دیئے۔ بروہہ فروش ایک کڑی مستعار لے کر پہنا
 اور مع اس غلام کے جو اس کے سامنے تھا سب کچھ اس کے حوالہ
 کر دیا۔ اور کنیز کو لے کر ننگے پاؤں اور ننگے سر اپنے گھر کی طرف روانہ
 ہوا۔ جب اس نے قیمت خرچ کی تب سودا حاصل کیا۔ جب
 مطلوب کی قدر کو پہچانا تب خرچ کرنا سہل ہوا۔ جو شخص محبت
 میں سچا ہوتا ہے وہ سچز محبوب کے کسی دوسرے کے پاس
 کھڑا بھی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالیٰ کے اس
 فرمان میں کہ ”جنّت کے اندر وہ تمام چیزیں ملیں گی جن کی
 نفس خواہش کریں اور جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں“ میں

قُلْنَا لَهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ
 لَأَنزَلَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
 لَكُمْ لِكُمُ الْجَنَّةِ هُدًى لِّلنَّفْسِ وَالْمَالِ وَقَدْ
 مَارَتْ لَكَ ۖ وَقَالَ أَخْرَأْنِي أَن
 أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
 قَدْ لَمَعَ قَلْبِي بَابَ الْقُرْبِ ۖ أَرَى
 الْمُجْرِمِينَ دَاخِلِينَ فِيهِ وَخَارِجِينَ
 مِنْهُ ۖ وَعَلَيْهِمْ خِلْمُ الْمَلِكِ ۖ مَا
 ثَمَنَ الدُّخُولِ ۖ إِلَيْهِ قُلْنَا لَهُ
 أَبْدُلْ كَلِمَةً وَأَوْرَثْ شَهَوَاتِكَ
 لَكَ رَاتَكَ وَأَقْنِ فِيهِ عَنْكَ دَرَمَ
 الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا وَأَوْرَثْهَا ۖ وَدَرَمَ
 النَّفْسِ وَالنَّهْوِ وَالطَّبَعِ ۖ وَدَرَمَ
 الشَّهَوَاتِ الدِّيُونِيَّةِ وَالْأُخْرَوِيَّةِ
 وَدَرَمَ الْكُلِّ ۖ وَأَوْرَثْهُمْ وَرَاءَ
 ظَهْرِ قَلْبِكَ ثُمَّ ادْخُلْ ۖ
 فَإِنَّكَ تَرَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ
 وَلَا أَدُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرٌ
 عَلَى كَلْبٍ بَشَرٍ ۖ مَنْ سَعَرَ لَهُ
 هَذَا أَوْ تَنَبَّأَ أَقْدَامُ
 قَلْبِهِ فِيهِ كَأَنَّهُ لَمْ يَلِدْ
 وَالْأَخْرُوعُ ۖ يَكُونُ لَهُ
 نِعْمَةٌ جَزْدَةٌ بِلاَ نِقْمَةٍ
 يَصِيرُ إِنْ نَزَلَ
 لَهُ ۖ

جنت اور اس کی نعمتوں کی اطلاع حاصل کرنی ہے۔ پس بتاؤ کہ اس کی قیمت کیا ہے (جس کو دے کر میں جنت حاصل کر سکوں) تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ حق تعالیٰ ہی نے (اس کی قیمت بھی بیان فرمائی ہے کہ ”اللہ نے خسہ دیدیا ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس معاوضہ میں کہ ان کے لئے جنت ہے۔“ لہذا نفس اور مال اس کے حوالہ کر جنت تیری ہوگئی۔ اور اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اس گروہ میں سے بن جاؤں جو طالب ذات حق ہیں۔ میرے قلب نے مدواۃ قُرب کی جھلک دیکھ پائی اور عشاق شاہی خلعتوں کو زیب تن کئے ہوئے اس دروازہ میں داخل ہوتے اور نکلے مجھ کو نظر آسے ہیں۔ پس بتاؤ کہ اس داخلہ کی قیمت کیا ہے؟ (جس کو دے کر میں قُرب حاصل کر سکوں) تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ سُر تاپا اپنے آپ کو خرچ کر۔ اپنی شہوات و لذات کو ترک کر اور اس میں (مشتغول ہو کر) اپنے آپ سے فنا ہو جا۔ جنت اور مانیہا کو رخصت کر اور چھوڑ دے۔ نفس و خواہش اور طبیعت کو اوداع کہہ دے اور دنیوی و دُخروی دونوں خواہشات کو رخصت کر۔ سب کو اوداع کہہ اور سب کو اپنے قلب کے پس پشت ڈال۔ اس کے بعد (اس دروازہ میں) داخل ہو جا کہ اب تجھ کو وہ جملہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر اس کا دوسہ گذرا۔ جس کے لئے یہ مضمون کاہل ہو جاتا، اور جس کے قلب کے پاؤں اس میں مستحکم ہو جاتے ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں اس کی ہوجاتی ہیں کہ دونوں نعمت کے بغیر اس کے لئے خالص نعمت بن جاتی ہیں۔ دونوں اس کی ہسانی کا کھانا بنتی ہیں اور اس کا



کیا ہے۔ انھوں نے جان
 جانوں کا خرچ کرنا ان
 بچ کر رہا ہے۔ جو کچھ بھی
 ہے۔
 کان پر گزر ہوا اور ایک
 دل میں بیٹھ گئی کہ یہ شخص
 باری میں ایک گھوڑا تھا
 اس کپڑے تھے۔ سولے
 گے آگے غلام تھا جو
 مالک کی طرف بڑھا
 اس میں شک نہیں رہا
 عاشق اپنے معشوق کی
 کرتا ہے سب خرچ کرنا
 تمہاری ملک میں ہے
 ہوں اگر خریدنا ہو تو
 چڑا اور جو کچھ بھی کپڑے
 کمرے مستعارے کہہ سکتا
 غائب کچھ اس کے حوالہ
 سر اپنے گھر کی طرف روانہ
 ہوا حاصل کیا۔ جبکہ
 دل ہوا جو شخص محبت
 ایسی دوسرے کے پاس
 کہ حق تعالیٰ کے اس
 چیزیں ملیں گی جن کا
 ٹھنڈی ہوں۔ میں

وَجَزَّيْنِ الْقُرْبُ وَالظُّرُوبُ الْفُلُوبُ فِي الدُّنْيَا
بِقَلْبِهِ وَالظُّرُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ
اللَّهُ شَعَرُ دُرِّهِمْ قُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ
يَا زَاهِدُ اِنِّي الدُّنْيَا اِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْهَا طَالِبًا
لِلْآخِرَةِ فَقُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ
يَا مُرِيدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الرَّاعِبُ فِيهِ الرَّاهِدُ
فِيهَا سِوَاهُ اِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ طَالِبًا
لِمَوْلَاةٍ فَقُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ الْفُلُوبُ
هَذَا لِمَنْ مِنْ غَيْرِ الظُّرُوبِ اِذَا مَنْ ارَادَ الشُّوْبُ
فِي هَذِهِ الظُّرُوبِ اِسْتَدِلَّ بِسَنِّ قَدْ سَلَكْنَاهَا
وَعَرَفَ الْمَوَاضِعَ الْمُخَوِّفَةَ مِنْهَا وَهُوَ الْمَشَارِقُ
الْعَمَالُ بِالْحِلْمِ الْمُخْلَصُونَ فِي اَعْمَالِهِمْ
يَا عَلَامُ كُنْ عَلَامُ الدَّلِيلُ اِذَا رَأَيْتَهُ اُتُوْهُ
رَجُلًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَسُومَةٍ تَارَةً عَنْ يَمِينِهِ
وَتَارَةً عَنْ شِمَالِهِ وَتَارَةً وَرَاءَهُ وَتَارَةً اَمَامَهُ
لَا تَخْرُجُ عَنْ رَأْيِهِ وَلَا تُخَالِفُ قَوْلَهُ اِذَا كَانَ
يَهْدِي إِلَى مَقْصُودٍ وَلَا يَهْدِي عَنْ جَاوِزٍ
وَجَدَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ نُفِيتِ السَّهَامُ
وَزَالَ عَنْكَ الْكُرُوبُ اِذَا رَأَيْتَهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تَرَكْتَ فِي الْمُنَاجَاتِ
حَتَّى يَرْغَبَ فِي النَّارِ قَطْعَ اَنْوَسَاكُ
عَنْهُ وَكَمْ يَلْقُوتُ إِلَى
غَيْرِ سَرِيَّةٍ عَزَّ
وَجَلَّ

ۛ

صلہ قرب اور دیدار قرار پاتا ہے کہ دُنیا میں قلب کے اعتبار
سے قرب اور قیامت کے دن آنکھوں سے دیدار۔ صاحبزادہ
کہہ اللہ اس کے بعد سب کو چھوڑ دے۔ کہہ وہی ہے جس نے
پیدا کیا ہے مجھ کو مقصود تک پہنچائے گا بھی۔ اے دُنیا
بے رغبت بن جانے والے زاہد۔ جب تیرا قلب آخرت کا خواہاں
بن کر دُنیا سے باہر نکلے تو کہہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھ
کو راہ مقصود بھی دکھائے گا۔ اور اے طالبِ مولیٰ کہ جس کو
مولیٰ ہی کی رغبت ہے اور مجملہ مایوسا سے بے رغبتی۔ جب اپنے
مولیٰ کا طالب بن کر تیرا قلب جنت کے دروازہ سے باہر نکلے تو
کہہ کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھ کو راہ مقصود بھی دکھائیگا
اسی کی رہبری کو راستہ کی دشواری کا رہنما بنا۔ اے وہ شخص جو
ان (شریعت و طریقت کے) دونوں راستوں میں چلنا چاہتا ہے
ایسے لوگوں کو رہبر بنا جو ان راستوں میں چل چکے اور ان راستوں
کے خوفناک موقعوں سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ مشائخ ہیں
جو علم کے عامل اور اپنے اعمال میں اخلاص والے ہیں۔
صاحبزادہ! راہبہر کا غلام بن جا۔ اس کا اتباع کر۔ اپنی
سواری کو اس کے سامنے چھوڑ دے اور اس کی میت میں
چل۔ کبھی اس کے دائیں اور کبھی اس کے بائیں اور کبھی اس کے
پیچھے اور کبھی اس کے آگے۔ اس کی رائے سے باہرست نکل
اور نہ اس کے قول کی مخالفت کر کہ ضرور تو اپنے مقصود کو پہنچ
جائے گا۔ اور اپنے سیدھے راستے سے ہلکے گاہنیں۔ حق تعالیٰ
کو یگانہ سمجھ کہ تیرے سامنے کام بن جائیں گے اور تمام تنہا
دور ہو جائیں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب گویہ میں رکھا
گیا تاکہ آگ میں پھینکا جائے تو آپ نے سامنے واسطوں کو
قطع کر دیا اور سب سے پروردگار کے کسی طرف بھی توجہ نہ کی

لَا يَحْرَمُ قَالَ لِلنَّارِ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى
الرَّاهِمِينَ يَا نَارُ انْعَمِي وَتَعَيَّرِي وَتَبَيَّنِي
كُنِي حَرًّا وَشَرًّا بِرُفْقِ سَنَانِكَ وَسَيْفِكَ وَ
حَرِّكَ وَغَضَبِكَ : إِنَّكَ عِنِّي إِجْعَلِي كُونِي
بَرْدًا وَنَارًا إِلَّا أَذِيَّتِي : كُلُّ هَذَا إِبْرَكَةٌ
التَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ فِيهِ : الْعَبْدُ إِذَا وَجَدَ
رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْلَصَ لَهُ تَارَةً يَكُونُ لَهُ
مَعْدُ خُلُقِي تَكْرِيْمِيَّةٌ وَتَارَةً يُسَلِّمُ إِلَيْهِ
الْمُكْرِمِينَ وَيَكُونُ هُوَ لِنَفْسِهِ : هَذَا الْخَوَاصِمُ مِنْ
خَلْقِهِ : كُلُّ مَنْ دَخَلَ إِلَى الْجَنَّةِ يَقُولُ لِلشَّيْ
ءِ يَكُونُ : الشَّانُ فِي تَكْوِينِ الْيَوْمِ لَا عَمَلًا :
مَا زَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
كُلِّ مِ التَّوَكُّلِ فِي حَالِ صِغَرِهِ وَكِبَرِهِ : إِذَا
لَمْ يَلَمْ الْخَلْقُ مِنَ الْإِيمَانِ وَغَيْرِهِمْ : وَكَثُرَتْ
الْعِيَالُ مَعَ الْفَقْرِ وَضِيقِ الْمَعِيشَةِ وَعَلَا
السُّعْرُ وَرَدَّ الْإِخْوَانُ أَبْوَابَهُمْ فِي وَجْهِهِ :
سَتَدُ كُؤُونٌ مَا أَقُولُ لَكُمْ : سَتَدُ كُؤُونٌ
وَسَتَدُ مُؤُونٌ : اسْمَعُوا مِنِّي فَلَانِي
نَايِبٌ عَنِ الرَّسُولِ وَعَمَّنْ أَرْسَلَهُ :
إِلَهُي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فِي هَذِهِ التَّيَابَةِ : أَعِيقِي
عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي
أَنَا فِيهِ : قَدْ
أَخَذْتُ
الْأَنْبِيَاءَ

لہذا ضرر ہوا کہ آگ کو حکم ہو کہ "اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی
والی بن جا ابراہیم پر" اے آگ (اپنی خدمت سے) معزول ہو
(عادت میں) تبدیلی پیدا کر اور کیفیت کو بدل ڈال۔ اپنی حرارت
و تکلیف کو روک لے۔ اپنی بھال کو، اپنی تلوار کو، اپنی سوزش کو
اور اپنے غصہ کو ختم لے۔ سمٹ جا، شکر جا۔ ٹھنڈی اور برف
بن جا۔ (مگر ٹھہری) ایذا کے بغیر۔ یہ سب حق تعالیٰ کو لگانہ سمجھنے
اور توحید میں مخلص بننے کی برکت تھی۔ بندہ جب اپنے رب
کو لگانہ سمجھتا اور مخلص بنتا ہے تو کبھی وہ اس میں خود تصرف
فرماتا ہے کہ اس کے تصرفات کے تحت میں داخل ہوتا ہے اور
کبھی تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے کہ بندہ اپنے لئے خود تصرف
کرنے لگتا ہے۔ یہ مرتبہ خاص خاص مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔
دجانیچہ) جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا (تصرف اس کے حوالہ
ہوگا کہ) جس شے سے بھی کہیگا کہ ہو جاوے ہو جائے گی مگر کمال
اس میں ہے کہ یہ تصرف کا اختیار آج حاصل ہونہ کہ کل (جنت
میں کہ وہاں تو ہر مسلمان کو نصیب ہو جائے گا) ابراہیمؑ بچپن سے
لے کر بڑھاپے تک ہر زمانہ میں توکل کے قدموں پر قائم
رہے۔ اس وقت بھی جبکہ مخلوق میں پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں
سب نے علیحدگی اختیار کی اور اس وقت بھی جبکہ افلاس و تنگی
معاش کے ساتھ اہل و عیال کی کثرت ہوئی اور غلہ کا نرخ بھی
گراں ہو گیا اور بھائی بندوں نے آپ کی تشریف آوری پر اپنے
دروازوں کو بند کر لیا (صاحبو) جو کچھ میں تم سے کہہ رہا
ہوں عنقریب تم اس کو یاد کر دے اور پشیمان ہو گے۔ میری بات
سنو کہ میں پیغمبر اور خداوند تعالیٰ کا نائب ہوں۔ بارہا ہوا
میں اس نیابت کے متعلق عفو اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا
ہوں میں جس امر میں مشغول ہوں اس پر میری مدد فرما۔ انہی آیتوں

نیاس میں قلب کے اعتبار
ہوں سے دیدار صاحب
نے۔ کہہ دی ہے جس
کا بھی۔ اے وکیل
تیرا قلب آخرت کا خواہ
مجھے پیدا کیا ہے وہی
ے طالب مولیٰ کہ جس کو
سے بے رغبتی۔ جب اپنے
کے دروازہ سے باہر نکلے تو
کو راہ مقصود بھی دکھائی
کا بنا۔ اے وہ شخص جو
ستوں میں چلنا چاہتا ہے
چل چکے اور ان راستوں
یں۔ اور وہ مشائخ ہیں
خلاص والے ہیں۔
اس کا اتباع کر۔ اپنی
ہ اس کی معیت میں
کے بائیں اور کبھی اس کے
ائے سے باہر مت نکل
تو اپنے مقصود کو پہنچ
ہے بیکے کا نہیں۔ حق تعالیٰ
میں گے اور تمام خلائق
جب کہ گویہ میں دکھا
سائے واسطوں کو
طرف بھی توجہ نہ کی

وَالرُّسُلَ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْفَقْتَنِي فِي الصَّهْفِ الْأَوَّلِ
أَقَاسِي خَلْقَكَ ۖ فَاسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۖ
أَكْفِنِي شَرَّ شَيْءٍ طَلَعَتْ إِلَّا نَسِ وَالْجَنِّ وَشَرِّ جَمِيعِ
الْمَخْلُوقَاتِ ۖ آمِينَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا زُهَّادُ وَيَا عَابِدُ ادْخُلْ صُورًا
وَالْإِفْلَاقَ تَتَّبِعُونَا ۖ قَدْ طَابَ لَكُمْ الصُّحُفُ وَمَا
الضَّلَوةُ وَالشَّخْشُ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلَكِ مِنْ
غَيْرِ نِيَّةٍ وَلَا حِلَافٍ ۖ بَلْ مَعَ حُضُورِ النَّفْسِ
وَدُخُولِ الْهَوَى ۖ وَخُذْكُمْ لِلْقَوْرِ أَعْمَالُ مَنْ
وَرَأَى ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ قُلُوْبُهُمْ ۖ يَدُورُونَ مَعَ
الْقَدْرِ فِي ضَبْجَةِ الْحَكْمِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ فِي لُظَاهِرِ
وَالْبَاطِنِ ۖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ۖ مَعَ الْخَلْقِ
وَالْحَقِّ ۖ يُعْطُونَ كُلَّ ذِي نَضَلٍ فَضْلَهُ وَكُلَّ
ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ۖ يُعْطُونَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَقَّهُ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ حَقَّهَا وَعِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
الَّذِي فِي قُلُوبِهِمْ حَقَّهُ ۖ يُعْطُونَ الْأَهْلَ حَقُّوْقَهُمْ
وَالنَّفْسَ حَقَّهَا وَالْقَلْبَ حَقَّهُ وَالْحَقَّ حَقُّوْقَهُمْ ۖ
فِي تَفْوِيضٍ وَتَمَكِّيٍّ وَحَبِيبٍ وَاطِّلاقٍ وَآخِذٍ
وَعَطَاءٍ ۖ يُقِيمُونَ الْحُدُودَ عَلَى الْقُلُوبِ وَ
الْأَشْرَارِ وَالشُّفُوفِ ۖ يَحْتَسِبُونَ عَلَى الْخَلْقِ ۖ
هَذَا شَيْءٌ مِمَّنْ وَرَأَى أُمُورَكُمْ وَعُلُومَكُمْ ۖ

أَنْتُمْ مِنْ إِذَا وَعَظَ أَحَاَهُ وَكَلَّمَ يَقْبَلُ

مِنْهُ يَقُولُ لَهُ سَتَنْ كُرُ

مَا أَقُولُ لَكَ

وَأُقْرَضُ

مرسلین کو تو تُو نے اپنے پاس بلا لیا اور مجھ کو (ان کا مانعین باکمی
صفر اول میں کھڑا کر دیا کہ تیری مخلوق کی ایذا میں برداشت نہ کر رہا
پس میں عفو اور عافیت کا تجھ سے خواستگار ہوں۔ مجھے
انسان و جنات ہر قسم کے شیطانوں اور مجملہ مخلوقات کے شر
سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

(نیز آپ نے فرمایا) اے زاهدو! اور اے عابدو!

اخلاص پیدا کرو ورنہ (عمل کی فضول) مشقت مت اٹھاؤ۔ روزہ
نماز اور موٹا جھوٹا کھانا اور پہننا نیت و اخلاص کے بغیر بلکہ
نفسانیت اور خواہش نفس کی شمولیت میں تم کو پتہ نامعلوم
ہونے لگا۔ تم پر افسوس اللہ والوں کے عمل قلبی حیثیت سے
کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کی مصاحبت اور اس کی
حدود کو محفوظ رکھ کر تقدیر کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ ظاہر میں بھی
اور باطن میں بھی۔ چھپے بھی اور کھلے بھی۔ خالق کے ساتھ بھی اور
مخلوق کے ساتھ بھی۔ ہر بزرگ کی بزرگی اور حق دار کا حق ملحوظ
رکھتے ہیں۔ کتاب اللہ کا حق کتاب اللہ کو دیتے ہیں۔ اور سنت
نبویہ کا حق سنت نبویہ کو اور ان کے شلو ب میں جو حق تعالیٰ
کا علم ہے اس کا حق اس کو دیتے ہیں۔ اہل وعیال کے حقوق
اہل وعیال کو دیتے ہیں۔ نفس کا حق نفس کو۔ قلب کا حق
قلب کو۔ اور مخلوق کے حقوق مخلوق کو۔ وہ شانہ تسلیم
تصرف اور قید و رہائی اور داد و ستد میں مشغول ہیں کہ قلوب
اور باطن اور نفوس پر شرعی سزائیں قائم کرتے۔ اور مخلوق کے
مقتسب بنتے ہیں۔ یہ مضمون تمہارے معاملات اور معلومات
سے بالا ہے۔ بندہ مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کرتا ہے اور
وہ اس کو قبول نہیں کرتا۔ یہ کہا کرتا ہے کہ جو کچھ میں تجھ سے
کہہ رہا ہوں عنقریب تو اس کو یاد کرے گا۔ اور میں تو اپنے

رکوع (ان کا ہاتھیں بٹک کر) ایں برداشت کرتا رہا۔
تنگا رہوں۔ مجھے
جملہ مخلوقات کے شر
ورائے عاید!
ت مت اٹھاؤ۔ روزہ
خلاص کے بغیر بلکہ
میں تم کو پیارا معلوم
مل قلبی حیثیت سے
ماحت اور اس کی
ہستے ہیں۔ ظاہر میں بھی
کے ساتھ بھی اور
رحمقدار کا حق ملحوظ
دہیے ہیں۔ اور سنت
ب میں جو حق تسلط
ہل و عیال کے حقوق
س کو۔ قلب کا حق
۔ وہ شانِ تسلیم
س مشغول ہیں کہ قلب
سے۔ اور مخلوق کے
ات اور معلومات
نصیحت کرتا ہے اور
جو کچھ میں تجھ سے
کا۔ اور میں تو آپ کا

أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۖ أَعَارَفْتُمْ بِجَاهِدُ نَفْسِي الْخَلْقِي
بِشَيْءٍ تَوْحِيدٍ ۖ وَمَعْرِفَةٍ ۖ وَمَنْ حَصَلَ فِي أَسْرِهِ
بِهِمْ حَمَلَهُ إِلَى بَابِ مُلْكِهِ ۖ هُوَ بَصِيرٌ بَعِيدٌ ۖ
أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَى الْمُؤْمِنِ الْعِبَادَةُ ۖ أَحَبُّ
الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ الْقِيَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ قَائِدُ
لِغَيْبِهِ ۖ فَقَلْبُهُ يَنْتَظِرُ الْمُؤَذِّنَ ۖ هُوَ دَائِي
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ سَمِعَ الْأَذَانَ دَخَلَ إِلَى قَلْبِهِ
مُرُورٌ وَيَطْلُبُ إِلَى الْجَوَامِعِ وَالْمَسَاجِدِ يَفْحُمُ
بَعْضُ السَّائِلِ الْيَتِيمَ ۖ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ
يُطْبِقُهُ ۖ لِأَنَّهُ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ السَّائِلُ هَدِيَّةٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى عِبَادَةٍ
كَيْفَ لَا يَفْحُمُ وَقَدْ نَفَذَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْهِمُ
مِنْهُ عَلَى يَدِ الْفَقِيرِ ۖ هَذِهِ آدَابُ الْمُؤْمِنِ
الْعَالِمِ ۖ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ حُدُودَ
النَّمْرِ ۖ وَيَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنْ دُخُولِ غَيْرِ رَبِّهِ
مَنْ وَجَلَ فِيهِ ۖ يَحْذَرُ أَنْ يَنْتَظِرَ إِلَى قَلْبِهِ
يَنْتَظِرُ فِيهِ غَوْرٌ غَيْرُهُ وَرَجَاءٌ غَيْرُهُ وَالْإِتْكَالُ
عَلَى غَيْرِهِ ۖ يَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنَ التَّكَلُّفِ بِالْخَلْقِ
وَالْإِسْبَابِ ۖ يَكْرَهُ لِقَاءَ الْخَلْقِ وَلَا يَبْدُ
لَهُ مِنْهُمْ ۖ لَا تَهْمُ مَرَضُهُ وَهُوَ طَبِيبُهُمْ
يَكُونُ الْحَيَاةُ فِي الدُّنْيَا وَالْحَيَاةُ
فِي الْآخِرَةِ عَزَّةٌ قَرِيبٌ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ كُلُّ
أَمْرِي بِهِ وَارْتِجَاءُ رَحْمَتِهِ
عَنِ الْيَتِيمِ

معاملہ خدا کے حوالہ کرتا ہوں۔ عارف اپنی توحید و معرفت کی
تلوار سے مخلوق کے نفسوں پر چہاں کرتا ہے اور جو کوئی ان میں
سے اس کی قید میں آجاتا ہے اس کو اٹھا کر شاہی دروازہ پر
لے آتا ہے کہ وہی اپنے بندوں کا دانا مینا ہے۔ مومن کے
نزدیک سب سے پیاری چیز عبادت ہے۔ اس کو سب سے زیادہ
محبوب نماز کی طرف اٹھ کر جانا ہے، کہ بیٹھا ہو اسے اپنے گھر میں
اور اس کا دل منتظر ہے مؤذن کا کہ مؤذن حق تعالیٰ کی طرف چلنے
والا ہے۔ اُس نے اذان سنی اور اس کے قلب میں ایک سرور
آیا۔ اور وہ مساجد کی طرف پک جاتا ہے۔ وہ سائل کے آنے
سے خوش ہوا کرتا ہے اور جب اس کے پاس کچھ ہوتا ہے تو اُس کو
لے ڈالتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ سائل حق تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو
بندہ کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ اور خوش کیوں نہ ہو اس کے رب
نے تو پیام بھیجا ہے کہ فقیر کی معرفت اس سے قرض طلب فرماتا
ہے۔ یہ ہیں مومن عارف کے خصائل اور جو عارف ہوتا ہے وہ مدد
شرعیہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اپنے قلب کو خدا کے سوا دوسرے کے
داخل سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ خائف رہتا ہے کہ کہیں حق تعالیٰ
اس کے قلب کو دیکھے تو اس میں سی و دست بے کا خوف یا دوسرے
سے توقع یا دوسرے پر بھروسہ نہ دیکھ پائے۔ وہ اپنے قلب
کو مخلوق اور اسباب کے میلان سے محفوظ رکھتا ہے۔
مخلوق سے میل جول اس کو گمراہ گذرتا ہے۔ حالانکہ اس کے
بغیر اس کو چہارہ نہیں۔ کیوں کہ مخلوق بمنزلہ مریضوں کے
ہے اور وہ ان کا طبیب ہے۔ اس کو اپنے رب کے قرب کی عزت
کے مقابلہ پر جو کہ اس کی آرزو اور مقصود کا خلاصہ ہے دنیا اور
آخرت کی زندگی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَأَنْتُمْ
عَلَى دُنْيَاكُمْ وَأَنْتُمْ عِبَادَتِي عَلَى شَمَائِلِكُمْ
وَعِنِّي وَجَلَّ لِي مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا لَكُمْ
هَذَا قَوْلُهُ لِهَوَاهُ وَأَمَّا قَوْلُهُ لِلْمُجْتَبِينَ لَهُ
أَنْتُمْ أَنْتُمْ نُوْنِي عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي دُنْيَايَ وَآخِرَتِي
عَزَّ لَكُمْ الْخَلْقُ عَنْ قُلُوبِكُمْ وَلَخَيَّكُمْ هُمْ عَنْ
أَسْرَارِكُمْ فَهَلْ أَوْجَّهِي لَكُمْ وَفَرَّغِي لَكُمْ
أَنْتُمْ عِبَادِي حَقًّا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ يَأْكُلُ
فِي يَوْمِهِ مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَّابِهَا
وَيَبْرِي جَمِيعَ مَا فِيهَا وَمِنْ هُمْ مَنْ يَقَعُ عَنِ الْمَأْكُولِ
وَالْمَشْرُوبِ وَبَعِزُّ مِنَ الْخَلْقِ وَيَحْجُبُ
عَنْهُمْ وَيَعْمُرُ فِي الْأَرْضِ بِلَا مَوْتٍ كَالْيَاسِ
وَالْخَضِرِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَدٌ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يَجُوزُونَ
فِي الْأَرْضِ يَرَوْنَ النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُمْ الْأَوْلِيَاءُ
فِيهِمْ كَثْرَةٌ وَالْأَعْيَانُ مِنْهُمْ فِيهِمْ قَلَّةٌ أَحَادٌ
أَفْرَادٌ مُفْرَدِينَ وَالْكَثْرَةُ يَأْتُوْنَهُمْ يَتَقَرَّبُونَ
إِلَيْهِمْ هُمْ الَّذِينَ تَنْبَتَ بِهِمُ الْأَرْضُ وَتَنْظُرُهُمُ
السَّمَاءُ وَيُبْهِمُهُمُ الْبِلَاءُ عَنِ الْخَلْقِ الْمَلَائِكَةُ
طَعَامُهَا وَشَرَابُهَا ذِكْرُ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّيِّئُ
الْمُتَعَلِّلُ وَأَحَادٌ أَفْرَادٌ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ يَعْبُدُونَ
طَعَامُهُمْ ذَلِكَ مَا لَكُمْ دَرَسْتُمْ هَذَا الْأَكْثَرُ
مِنْكُمْ قُوَّةٌ عَيْنِ إِبْلِيسَ وَعَبِيدِهِ لَا كَرَامَةَ
لَكُمْ وَلَا لَهُ يَأْذُرِي أَنْتُمْ كَوْنُ خُلُودِ مَتَّهُ
فَارْقُوهُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے فرمایا قیامت کے دن
حق تعالیٰ اپنے ایمان والے بندوں سے فرمائے گا کہ تم نے اپنی
آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا اور میری عبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح
دی ہے۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ میں نے جنت تمہارے ہی
لئے پیدا کی ہے۔ یہ ارشاد تو مومنین کے لئے ہوگا اور جو محتبین ہیں ان کے
یوں ارشاد ہوگا کہ تم نے مجھ کو مقدم سمجھا میری ساری مخلوق پر، یعنی
دنیا پر بھی اور آخرت پر بھی۔ تم نے اپنے قلوب سے مخلوق کو علیحدہ اور
اپنے اندرون سے ان کو جدا رکھ لے لہذا یہ میرا دیدار تمہارے لئے
ہے۔ اور میرا قرب تمہارے لئے ہے۔ اور تم ہی میرے حقیقی بندے
ہو۔ بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ آج ہی جنت کا کھانا کھا رہے
اور اس کا پانی پی رہے۔ اور جو کچھ جنت میں ہے اُس کا نظارہ
کر رہے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو کھانے پینے سے فنا اور مخلوق
سے یک سو و محجوب ہو جاتے اور زمین میں الیاس و خضر
علیہما السلام کی طرح بلا موت کے زندگی گزارتے ہیں۔ اللہ کی
مخلوق بہت سی ایسی ہے جو زمین میں مخفی ہیں کہ وہ لوگوں کو دیکھتے
ہیں اور لوگ ان کو نہیں دیکھتے۔ اولیاء کی تو کثرت ہے مگر ان میں
خواص کم ہیں کہ چند ہی افراد اکا و گکا ہیں۔ (جن کی یہ حالت ہے کہ
سب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کا تقرب ڈھونڈتے
ہیں۔ یہی ہیں جن کی برکت سے زمین سبزہ اگاتی اور آسمان پانی برساتا
ہے۔ اور مخلوق سے بلائیں دور ہوتی رہتی ہیں۔ فرشتوں کا کھانا پینا
حق تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح و تہلیل ہے اور اولیاء میں سے بہت افراد
ایسے ہیں جن کا کھانا پینا یہی (ذکر و تسبیح و تہلیل) ہوتا ہے۔ تم کو ان
کلام کے سننے سے کیا واسطہ؟ تم میں اکثر تو ابلیس کی آنکھوں کی ٹھنڈک
اور اس کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ نہ تمہاری عزت ہوگی نہ ان کی۔
اے دیر کے خادمو۔ دیر کی خدمت چھوڑو۔ اُس سے الگ ہو۔

وَدَخَلُوا الْحَقَّ عَتَرًا وَجَلَّ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۖ وَسَلُّوا أَنْ
يَدُلَّكُمْ عَلَى مَا رَضِينَا عَنْكُمْ ۖ سَلُّوا أَنْ يَسْتَحْدِثَكُمْ
سَلُّوا أَنْ يَدُلَّكُمْ عَلَى كُنْزٍ لَا يَنْفَدُ أَبَدًا ۖ عَلَى
مَنْ يَنْفَدُ لَا يَنْصُبُ أَبَدًا ۖ سَلُّوا أَنْ يُبْغِضَ إِلَيْكُمْ
الْأَنْبِيَاءُ ۖ وَيُحِبِّبَ إِلَيْكُمْ الْآخَرَىٰ ۖ فَإِذَا رَدَّكُمْ ذَلِكَ
سَلُّوا أَنْ يُبْغِضَ إِلَيْكُمْ الْآخَرَىٰ وَيَرْزُقَكُمْ الْعَمَلُ
لَهُ وَهَجْرَ مَا سَوَّاهُ ۖ أَنْتَ عَبْدُ الْحَقِّ ۖ عَبْدُ السَّبَبِ ۖ
كُلَّمَا عَبْدُ الْحَقِّ عَتَرَ دَحَلَ كَانَتْ أُمُورُهُ كَلِمًا
مُقَوَّضَةً إِلَيْهِ ۖ وَحَوَاطِئُكَ مُزَلَّةٌ بِهَلْمٍ كَلْفُونَا
شَيْئًا وَنَفْلُكُمْ يَكِلُ بَقَوْلِكُمْ ۖ أَمَا سَمِعْتُمْ رَبَّكُمْ
عَتَرًا وَجَلَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ
بَلَا تَفْعَلُونَ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۖ مَلَا نَفْلُكُمْ يَتَعَجَّبُ مِنْ
وَقَاحَتِكُمْ ۖ يَتَعَجَّبُ مِنْ كَثْرَةِ كَذِبِكُمْ فِي
أَحْوَالِكُمْ ۖ يَتَعَجَّبُ مِنْ كَذِبِكُمْ فِي تَوْبِعِدِكُمْ
مُلْحِدِكُمْ فِي الْغَلَاءِ وَالرَّخِصِ ۖ وَ
أَحْوَالِ السَّلَاطِينِ وَالْأَغْنِيَاءِ أَكَلُ فُلَانٍ
لَيْسَ فُلَانٌ ۖ تَوَكُّفُ فُلَانٍ ۖ اسْتَفْعَى
فُلَانٌ ۖ اِفْتَقَرُ فُلَانٌ ۖ كُلُّ هَذَا
هَوَسٌ وَمَقْتٌ وَعُقُوبَةٌ ۖ مَتَى بُوَا
وَأَثَرُ كَوَادُّوْبِكُمْ ۖ وَارْجُوا إِلَى
رَبِّكُمْ مَدُونٌ غَيْرُهُ ۖ أَدْرُكُوهُ وَالسَّوَا
غَيْرُكَ ۖ الشَّبَابُ عَلَى كَلَامِي عِلَامَةٌ
الْإِيمَانِ ۖ وَالْهَرَبُ مِنْهُ عِلَامَةٌ
النَّفَاقِ ۖ يَا مَنْ يَطْعَنُ فِي

اپنے قلوب کے قدموں پر چل کر حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوا وہ
اس سے سوال کرو کہ تم کو وہ بات بتائے جو اس کو تم سے راضی
بنائے اس سے درخواست کرو کہ وہ تم کو اپنا خادم بنائے۔ اس
دعائے مانگو کہ ایسا خزانہ دکھلا دے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ایسا چشمہ بنا دے
جو کبھی خشک نہ ہوگا۔ اس سے سوال کرو کہ دنیا کی تم کو نفرت
دے اور آخرت کی تم کو محبت دے۔ پس جب یہ عطا فرمائے تو
اب یہ درخواست کرو کہ آخرت سے بھی متنفر نہ دے۔ ہاں اس کے
عمل کی توفیق دے اور اپنی محبت بخشے اور جملہ ماسوائے چھڑائے
تو مخلوق کا بندہ بنا ہوا ہے۔ سبک کا بندہ بنا ہوا ہے۔ اگر تو حق کا
کا بندہ ہوتا تو میرے سبک کام اسی کے حوالہ اور ساری حاجتیں
اسی پر پیش کی جاتیں۔ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس میں تمہارا فضل
خود تمہارے قول کو جھٹلا رہا ہے۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ
ارشاد نہیں سنا کہ "اے ایمان والو جو کام کرتے نہیں وہ نبی
سے کہتے کیوں ہو؟ اللہ کے نزدیک بڑی غصہ دلانے والی
بات یہ ہے کہ زبان سے ایسی بات کہو جس کو کرو نہیں۔"
تمہاری بے حیائی پر فرشتوں کو تعجب ہوتا ہے۔ ہر حالت میں
تمہارے گناہوں کی کثرت سے ان کو تعجب ہوتا ہے۔ توحید کے متعلق
تمہاری دروغ گوئی سے وہ متعجب ہوتے ہیں۔ تمہاری ساری باتیں
گروانی و ارزانی اور سلاطین و امرا کی قصہ کہانی کے متعلق ہوتی ہیں
کہ فلاں شخص نے یہ کھایا۔ فلاں نے یہ پیا۔ فلاں نے نکاح کیا۔ فلاں
شخص مالدار ہو گیا۔ فلاں غلے بن گیا۔ یہ سب بوالہوسی اور عذاب
و پھٹکار ہے۔ توبہ کرو اور گناہوں کو چھوڑ دو۔ اور دوسروں کو چھوڑ کر
اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اس کو یاد کرو۔ اور دوسروں کو
بھلا دو۔ میری نصیحت پر جبار ہنا علامت ہے ایمان کی۔ اور اس سے
بھاگنا علامت ہے نفاق کی۔ اے وہ شخص جو میرے متعلق

فرمایا کہ قیامت کے دن
فرمائے گا کہ تم نے اپنی
کو اپنی خواہشات پر ترجیح
س نے جنت تمہارے ہی
ہوگا اور جو تمہیں ہیں
ہی ساری مخلوق پر، یعنی
سے مخلوق کو طعنے اور
یہ میرا دیدار تمہارے لئے
ہی میرے حقیقی بندے
جنت کا کھانا کھا ہے
ہیں ہے اُس کا نظارہ
پینے سے فنا اور مخلوق
س الیاس و خضر
نذرانے ہیں۔ اللہ کی
ہیں کہ وہ لوگوں کو دیکھتے
تو کثرت ہے مگر ان میں
میں کی یہ حالت ہے کہ
کا تقرب ڈھونڈتے
تی اور آسمان پانی پیتا
۔ فرشتوں کا کھانا پینا
بار میں سے بہت افراد
میل، جو تہا ہے۔ تم کو
کی آنکھوں کی ٹھنک
ت ہوگی نہ ان کی
دو۔ اُس سے الگ ہو۔

تَعَالَى خَلْقَ مُحَمَّدٍ خَلْقًا وَحَالَتَكَ عَلَى الشَّرْعِ ۚ فَمَنْ
خَرَجَتْ حَالَتُكَ شَبَهَا وَفَضْلُكَ اسْتَحَقَّ أَنْ يُطْعَمَ فِيهِ وَأَنْ
يُهَجَّرَ وَيَمُوتَ ۚ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى الْبَرُّ وَلَا فَتْنَى وَفَقِيرٌ
كَامْتِغَانِي ۚ ذَاكَ لَا شَيْءٌ وَهُوسٌ وَتَوَانٍ
وَيُكَلِّفُكَ عَنْ قَرِيبٍ يَكْبِتُكَ خَبْرُكَ ۚ اللَّهُمَّ رَبِّ عَلَيْنَا
وَلَا تَقْصُرْنَا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ يَا عَلَامُ
أَمْرٍ مُبْنِيٌّ عَلَى غَيْرِ آسَاسٍ فَلَا حَرَمَ تَقْمُ حَيْطَانُكَ
أَسَاسُكَ الْبَدَنُ وَالْمَلَكُ لَا تَدْرِي مَا تُولَدُ الْوَلَدُ
وَالْتَفَاقُ بِفَكَيْفٍ يَنْبُتُ لَكَ بَسَاءٌ ۚ ذَاكَ هُوَ وَطَبْعُ
تَاكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنْكِبُ وَتَجْمَعُ بِالْهَوَى وَالطَّبْعِ ۚ
لَيْسَ لَكَ نَبِيَّةٌ صَالِحَةٌ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ ۚ الْكُوفُونَ
فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ لَهُ نَبِيَّةٌ حَسَنَةٌ فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ لَا يَكُلُ
وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَلْبَسُ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۚ وَهَكَذَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ فِي الدُّنْيَا
يَا مَرْءٌ بِوَاسِطَةِ شَرِيعَةٍ وَفِي الْآخِرَةِ بِغَيْرِ
وَاسِطَةٍ ۚ يَرَى هَذِهِ الدُّنْيَا وَسُرْعَةً
فَنَاهَا فَيَذَرُهَا فِيهَا وَيَذْكُرُ مَعْجَى
أَقْسَمُ وَلَوْ أَنَّ بَيْنَنَا وَلِشَهَادَةِ
الشَّرْعِ وَقَلْبِهِ ۚ يَقُولُ مَا لِي
حَاجَةٌ فِي هَذَا ۚ مَا أُرِيدُ
وَهَبْ قَلْبَهُ يَسْمِنَاوُ
شِمَالًا ۚ قِيلَ لَهُمْ وَيَجِبُ
عَلَى تَنَاقُلِهِ هَذَا لِحَالِهِ
فِي الدُّنْيَا ۚ وَآمَنَ فِي
الْآخِرَةِ

طعن کرتا ہے ادھر کہ اپنی اور تیری حالت کو مشریت پر رکھیں
پس جس کی حالت پتیل اور چھائی بکھلے وہ بے شک اس کا مستحق
ہے کہ اس پر طعن کیا جائے اور اس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ
مر جائے۔ بسم اللہ۔ آجا باہر نکل۔ مختل کی طرح منہ بھاڑ
بھاگے مت۔ یہ محض لاشے اور ہوس اور کاہلی ہے۔ تجھ پر
افسوس۔ منقریب تیری حقیقت کھل جائے گی۔ یا اللہ ہم
تو حیر فرما اور دنیا و آخرت میں ہم کو مرہوامت کر۔
صاحبزادہ! تیرا کام بغیر بنیاد کے تعمیر ہوا ہے۔ لہذا
ہے کہ دیواریں گر پڑیں۔ تیری بنیاد چونکہ بدعتیں اور گمراہیاں
بنی ہیں اور تعمیر ریاء و نفاق ہے۔ پس تعمیر قائم کس طرح
رہ سکتی ہے؟ یہ محض خواہش نفس و طبیعت ہے۔ تو خواہش
نفس و طبیعت سے کھاتا پیتا اور جساع کرتا اور (مال) جمع
کرتا ہے۔ کسی بات میں بھی تیری نیت نیک نہیں ہے یوں
کیلئے تو بہر حال ہر کام میں نیت نیک ہوا کرتی ہے حکم خداوندی
کے بغیر نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ پہنتا ہے نہ جساع کرتا ہے
اور دنیا ہوا آخرت اسی حال پر قائم رہتا ہے۔ دنیا میں
اس کو حق تعالیٰ کا حکم شریعت کے واسطے سے ہوتا ہے اور
آخرت میں بلا واسطہ۔ وہ اس دنیا اور اس کے جسد فنا
ہو جانے پر نظر کرتا ہے۔ پس اس سے متنفر ہو جاتا اور اپنے
مقسوم کے آنے کو یاد رکھا کرتا اور اس کو مشریت اور اپنے
قلب کی شہادت سے استعمال کرتا ہے۔ لہذا جب مقسوم کی
کوئی شے اس کو ملتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے اس کی حاجت
ہے اور نہ میری یہ مراد ہے۔ اس کا قلب ہر شے سے متنفر ہو کر
ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ پس وہ اس کے استعمال پر مجبور بنایا
جاتا ہے۔ یہ ہوتی ہے اس کی حالت دنیا میں۔ اب رہی آخرت

لَا يَفْتَحُ عَيْنَهُ فِي وَجْهِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَلْقَى رِبَّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۖ فَإِذَا تَنَاولَ شَيْئًا فَهُمَا لَا يَتَنَاوَلُهُ إِلَّا بِأَمْرِ خَلِيمٍ وَقَدْ وَرَّ شَارِدَةً ۖ فَيَقْبَلُ الْأَمْرَ قَضَاءً بِحَقِّ الْمَجْنُونِ ۖ يَفْقَهُ حَقَّ الْحَوْرِ وَوُلْدَانِ وَتِلْكَ الشَّهَوَاتُ ۖ يُؤَافِقُ فِي ذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحِينَ ۖ وَقَدْ أَذِنَ وَقَبِلَ ۖ وَ الْأَمْعَظُ أَوْ قَاتِلَ عِنْدَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۖ إِذَا التَّقِيَتْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ جَاءَكَ مِنَ الْفَرَخِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ ۖ أَمَا سَمِعْتَهُ كَيْفَ قَالَ ۖ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَّقَتْ بَابَ الْإِتِّكَالِ عَلَى الْأَسْبَابِ ۖ عَلَّقَتْ بَابَ الْأَعْيُنِ وَالْمُلُوكِ وَفَتَحَتْ بَابَ التَّوَكُّلِ ۖ مَنْ يَتَّقِيهِ يُجَازِيهِ بِأَنْ يَجْعَلَ لَهُ قَرَحًا وَفَخْرًا مِمَّا ضَمَّنَ عَلَى النَّاسِ أَيْ شَيْءٌ أَعْلَى يَكُونُ لَكُمْ أَقُولُ لَكُمْ ۝

لَقَدْ أَسْمَعْتُ لَوْ نَادَيْتَ حَيًّا وَلَكِنْ لَا حَيَاةَ لِمَنْ تَنَادَى قَلْبُكَ فَارَقٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْإِيْقَانِ لَا مَعْرِفَةَ لَكَ وَلَا عِلْمًا فَانْتَ هُوَ الْكَلَامُ مَعَكَ ضَلَامٌ يَا مَنَافِقُونَ قَدْ تَعَلَّمُوا الْكَلَامَ فِي التَّوَكُّلِ بِالْإِسْتِغْنَاءِ وَقُلُّوْكُمْ مُشْرِكَةً بِالْحَقِّ ۖ

دلہاں تو جب تک وہ اپنے پروردگار سے ملاقات نہ کر لگا اس وقت تک جنت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ جب جنت کی کوئی چیز کھائے گا تو امر یقینی اور تقدیم و اشارہ کے بغیر کھائے گا ہی نہیں صرف جنت کا حق ادا کرنے کے لئے اس کو قبول کر لے گا تاکہ حور و غلمان اور ان خواہشات کا حق ادا کرے۔ اس ادا سے حقوق میں کسی وقت انبیاء و مرسلین اور شہداء و صالحین کی موافقت کرے گا۔ ورنہ بسا اوقات تو اپنے پروردگار ہی کے پاس رہے گا۔ جب تو اپنے پروردگار سے ڈرے گا تو تیرے جملہ احوال میں اس کی طرف سے کشائش نصیب ہوگی۔ کیا تو نے سنا نہیں حق تعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے کہ ”جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے سبیل نکال دیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جلتا۔“ اس آیت نے اسباب پر بھروسہ کرنے کا دروازہ ہی بند کر دیا۔ امراء و سلاطین کا دروازہ بند کر دیا اور توکل کا دروازہ کھول دیا کہ جو خدا سے ڈرے گا حق تعالیٰ اس کو یہ صلہ دے گا کہ (اُس کو وسعت بخشنے لگا۔ اور جن امور میں مخلوق کو تنگی پیش آتی ہے اس کے لئے ان میں سبیل نکال دے گا۔ میں تمہیں لے کر کروں کیا؟ کیا کچھ تم سے کہتا ہوں (مگر تمہارے کانوں پر جوں بھی نہیں دینگے) کسی کا شعر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اگر تو زندہ شخص کو بھارتا تو وہ سن بھی لیتا مگر (معیبت تو یہ ہے کہ) جس کو تو بھارتا ہے اُس میں مطلق حیات ہی نہیں۔ تیرا قلب اسلام و ایمان اور ایقان سے خالی ہے۔ نہ تجھے معرفت نصیب ہے نہ علم۔ پس تو سرتاپا ہوس ہے۔ اور تیرے ساتھ گفتگو کرنا بھی بیکار ہے۔ لے منافق! تم توکل کے متعلق محض اپنی زبانوں سے تکلم کرنے پر اکتفا کر بیٹھے۔ حالانکہ تمہارے قلوب مخلوق کو شریک خدا

ت کو شریعت پر رکھیں
ہے بے شک اس کا سحر
و چھوڑ دیا جائے اور وہ
تشنہ کی طرح منہ چھپا کر
اور کاہلی ہے۔ تجھ پر
جائے گی۔ یا اللہ ہم
و رسوا مت کر۔

کے تعمیر ہوا ہے۔ لہذا
بے عین اور گمراہیاں
پس تعمیر قائم کس طرح
طبیعت ہے۔ تو خواہش
واج کرتا اور (مال) جمع
ت نیک نہیں ہے۔ یوں
ہوا کرتی ہے حکم خداوندی
ہے نہ جہاں کرتا ہے
تم رہتا ہے۔ دنیا میں
اسطے سے ہوتا ہے اور
اور اس کے جملہ فنا
متنفر ہو جاتا اور اپنے
س کو شریعت اور اپنے
لہذا (جب مقصود کی
ہے کہ نہ مجھے اس کی حاجت
پر شے سے متنفر ہو کر
استعمال پر مجبور بنایا
س۔ اب رہی آخرت و

قُلِّبْ عَلَى غَيْظٍ عَلَيْنَا غَيْرَةً لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِنَّ
سَكَنَكُمْ وَتَرْكَكُمْ الرَّاحِمَةُ وَإِلَّا أَحْرَقْتُ دُورَكُمْ
عَلَيْكُمْ ۖ يَا حَاثِلُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْمَالِ وَالْعَذَابِ
حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّفْطِ عَلَيْكَ ۖ وَالْمَنَارَةُ
لَكَ فِي أَقْدَارِكَ حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ
يَا ذَرَجٍ مِنْ رَحْمَتِكَ أَمِينٍ

يَا غَلَامُ ۖ إِذَا أَنْتَ مُتَقِيًا لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
ذَا كِرَالِهِ مُوَحِّدًا إِلَهَ مُشِيرًا إِلَيْهِ قَبْلَ بَلَاءِكَ
فَإِذَا دَقَّعْتَ فِي بَابِ الْبَلَاءِ قَالَ لَهَا يَا مَا دُرُؤُنِي
بَرْدًا وَسَلَامًا ۖ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِنَا كَذَا وَكَذَا
كُنَّا لَا نَسْتَحِجُّ ۖ عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ وَلَا تَحْقِظْنَا
وَلَا تُؤَارِنَا وَلَا تُؤَافِقْنَا أَمِينٍ ۖ الْأَدَبُ فِي
حَقِّ الْعَارِفِ قَرِيبُهُ ۖ كَالثَّوْبَةِ فِي حَقِّ الْعَاثِي
كَيْفَ لَا يَكُونُ مُتَأَدِّبًا وَهُوَ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى
الْمُخَلِّقِ ۖ مَنْ عَاشَرَ الْمُلُوكَ بِاتِّجَاهٍ كَانَ
بَحْلُهُ مُقَرَّبًا إِلَيْهِ إِلَى قَتْلِهِ ۖ وَكُلُّ مَنْ لَيْسَ لَهُ
أَدَبٌ فَهُوَ مُنْقَوِذٌ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ بِكُلِّ وَفَرٍ
لَيْسَ فِيهِ أَدَبٌ فَهُوَ مَقْتٌ ۖ لَا بُدَّ مِنْ حُسْنِ
الْأَدَبِ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَحْسِنُوا الْأَدَبَ
أَقْبِلُوا عَلَى آخِرِنَا وَاعْرِضُوا عَنْ دُونِنَا ۖ

وَلَا تَقْبِلُوا عَلَيْهَا كَأَقْبَالِ
الْكُفَّارِ ۖ لَا تَقْبِلُوا
عَلَيْهَا وَبُحْبُوتُهَا إِلَهُةٌ
خَيْرٌ مِنْهَا

سمجھے ہوئے ہیں۔ غیرت خداوندی کی وجہ سے میرا قلب تمہارا
طرف سے غصہ کے ساتھ لہر رہے ہو رہا ہے۔ یا تو چپ ہو رہا اور
مزاحمت چھوڑ دو ورنہ میں تمہارے گھروں کو جلا دوں گا۔ اے
وہ ذات جو شیریں اور کھاری پانی کے درمیان حائل ہے
(کہ ایک دوسرے سے ملنے نہیں دیتی) ہمارے اور اپنے
غصہ اور قضا، وقت در کے متعلق منازعت کرنے کے درمیان
حائل ہو جا۔ اپنی رحمت کے ترشح سے ہمارے اور اپنی محبت
کے درمیان آرہیں جا۔ آمین۔

صاحبزادہ! جب تو اپنے پروردگار سے ڈرنے۔ اس کو
یاد رکھنے والا۔ اس کو بچانے دیکھنا سمجھنے والا اور مصیبت سے پہلے
اس کی طرف جھکنے والا بن جائے گا۔ تو جس وقت کسی مصیبت
میں واقع ہوگا تو حق تعالیٰ مصیبت سے فرمائے گا کہ اے آگ
ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ یا اللہ ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ
فرما اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم کا برتاؤ فرما۔
ہماری جانچ مت کر۔ نہ ہم کو (اپنی نظروں سے) اوجھل کر اور نہ
(مقام امتحان میں) کھڑا فرما، آمین۔ جس طرح مجرم کے حق میں توبہ
کرنی فرض ہے، اسی طرح عارف کے حق میں ادب کرنا فرض ہے۔
اور وہ باادب کیوں نہ ہو جبکہ ساری مخلوق سے زیادہ وہ
خالق کے قریب ہے۔ جو شخص جہالت لے کر بادشاہوں سے میل جول
رکھے گا اس کی جہالت اس کو قتل کے قریب پہنچائے گی۔ اور
جس شخص کو ادب نصیب نہ ہوگا وہ خالق کا اور مخلوق کا دونوں
کا مقرب رہے گا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ حسین ادب کے بغیر چارہ نہیں
حسین ادب اختیار کرو۔ آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ دنیا سے بچ
پھیزو۔ کافروں کی طرح اس پرست گرد۔ کیونکہ وہ تو اس سے لاعلمی
کی وجہ سے اس پر متوجہ ہوتے اور اس کو محبوب سمجھتے ہیں۔ بنو

الْمَلَأَ يَتُوبُ مِنْ مَعَاصِيهِ وَزَلَّاتِهِ وَخَطَايَاهُ وَ
 تَشْتَدُّ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَصَلَاةِ اللَّيْلِ وَبِأَكْلِ مِنْ
 نَسِيمِ حَلَالِ الشَّرَعِ شَتْرِيَّتَرَقَ فَيَصِيرُ مُتَوَرِّعًا
 لِقُلِّ كَسْبِهِ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوعِ فِي الْحَوَامِدِ ثُمَّ يَتَرَقَّ
 لِيَصِيرَ مُتَزَكَّيًا ثُمَّ يَتَرَقَّ فَيَصِيرُ مُزَاهِدًا ثُمَّ
 يَتَرَقَّ فَيَصِيرُ عَارِفًا مُفْتَخِرًا الْقَلْبِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 بِمَا أَسَاءَ وَمُحَادِّثًا يَفْرَغُ قَلْبَهُ مِنَ الْخَلْقِ يَسْتَغْفِرُ
 عَنْهُمْ وَيَقْتَرِئُ إِلَيْهِ بِمِحَالِسِهِ مَعَ الْأَوَارِغِ أَنْبِيَاءُ وَ
 أَنْبِيَاءُ بِسَيِّئِ مُسْتَأْنِسًا بِقُرْبَانِهِ وَهَذَا
 بَعْدَ كَرَمِ دُكْمٍ وَيُحْكَمُ مَا تَعْرِفُ الْأَحْوَالِ فَلَكَ
 كَلِمَةٌ فِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ عَرَفَ وَجَلَّ قَلَمُ تَدْعُو
 إِلَيْهِ أَنْتَ مَا تَعْرِفُ الْأَهْلَ الْغَنَى هَذَا السُّلْطَانُ
 مَا لَكَ رَسُولٌ وَلَا مُرْسِلٌ مَا تَأْكُلُ بِالْوَرَعِ
 وَاتَّمَا تَأْكُلُ بِالْحَوَامِدِ أَكْلُ الدُّنْيَا بِالْإِيمَانِ
 حَرَامٌ أَنْتَ مُنَافِقٌ دَجَالٌ وَأَنَا بَغَاضٌ
 دَكَاكُ الْمُنَافِقِينَ يُخْرِقُ لِعُقُوبِهِمْ
 مَعَارِفِي يُخْرِقُ بَيْتَ هَذَا الْمُنَافِقِ
 وَتَذْهَبُ إِيْمَانُهُ الَّذِي يَدَّ عِيَهُ
 الْمُنَافِقُ مَا مَعَهُ سَلَامٌ يُفَاتِلُ
 لَيْسَ لَهُ حِصَانٌ يَرْكَبُ وَيَكْبُرُ عَلَيْهِ
 وَيَفْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَلْقِ
 بَيْنَ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ بَيْنَ السَّبَبِ
 وَالْمُسَبَّبِ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ
 عِنْدَ حُجَّةِ الْأَفَاقِ يَتَبَيَّنُ
 الْإِيمَانُ وَعَمَلُ الْإِيمَانِ وَقُوَّةُ التَّوْحِيدِ وَالْوَعْلُ

اپنی معصیتوں لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا دن اور رات
 کی نمازوں میں مشغول ہوتا اور اپنے کسب سے شرعاً حلال کھانا
 کھایا کرتا ہے اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو محتاط بن جاتا ہے۔
 پس حرام میں جا پڑنے کے اندیشہ سے اس کے کسب میں کمی
 آجاتی ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو منزہ بنتا ہے اور پھر
 اوپر چڑھتا ہے تو زاہد بن جاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرنے
 عارف بن جاتا ہے کہ اس کا قلب خدا کا محتاج فقیر ہوتا ہے۔ پس
 اس کی ہم نشینی وہم کلامی اس کو نصیب ہوتی ہے کہ مخلوق سے اس کا
 قلب خالی اور مستغنی ہوتا ہے اور خالق کا محتاج۔ اس کو انبیا و فضائل
 خدا کی معیت میں ہم نشینی نصیب ہوتی ہے وہ ذات حق سے مانوس
 ہونے والا اور اس کے قریب ہوتا ہے مگر یہ بہت کچھ مدت کے
 بعد حاصل ہوتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ تو ان کیفیات سے واقف
 نہیں ہے۔ پھر ان میں کلام کیوں کرتا ہے؟ تو حق تعالیٰ سے واقف
 نہیں ہے پھر (واعظ بن کثر) اس کی طرف بلاتا کیوں ہے؟ تو تو
 اسی تو بختری اور اسامی (دنوی) بادشاہ سے واقف ہے۔ نہ تیرے
 لئے رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہیں کھاتا بلکہ حرام سے
 کھارہا ہے۔ کیونکہ دین فروشی کر کے دنیا کمائی حرام ہے۔ تو
 منافق و دجال ہے اور میں منافقوں کا دشمن اور ان کی سرکوبی کرنی والا
 اور ان کی عقلوں کو چاک کر دینے والا ہوں۔ میری (سخت گیری کی)
 گدالیں اس منافق کے گھر کو منہدم اور جس ایمان کا وہ دعوے
 کر رہا ہے اس کو زائل کر دیں گی۔ منافق کے پاس نہ ہتھیار ہوتا ہے
 کہ اس سے لڑے اور نہ گھوڑا ہوتا ہے جس پر سوار ہو اور کروڑ
 دکھلائے مخلوق اور خالق کے درمیان ظاہر اور باطن کے درمیان
 سبب اور مسبب کے درمیان۔ اور حکم اور علم کے درمیان۔ ایمان
 کا اثر اور ایمان کا عمل اور توحید کی قوت اور توکل اور اللہ

میرا قلب تمہارا ہے۔ یا تو چپ ہو رہا اور
 مردوں کو جلا دوں گا۔ اے
 کے درمیان حامل ہے
 رہا ہے اور اپنے
 رحمت کرنے کے درمیان
 ہمارے اور اپنی معصیت
 گامے ڈرنے۔ اس کو
 والا اور مصیبت سے پہلے
 بس وقت کسی مصیبت
 فرمائے گا کہ اے آگ
 اے ساتھ بھی ہی معاملہ
 ساتھ اپنے کرم کا برتاؤ فرما
 سے اوچل کر اور نہ
 طرح مجرم کے حق میں توبہ
 اس ادب کرنا فرض ہے
 مخلوق سے زیادہ وہ
 کر بادشاہوں سے میل جول
 رب پہنچائے گی۔ اور
 کا اور مخلوق کا دونوں
 ان ادب کے بغیر چارہ نہیں
 متوقہ ہو۔ دنیا سے بچ
 و نہ وہ تو اس سے لاعلمی
 محبوب سمجھے ہیں۔ بندہ

وَالرِّقَّةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ الْإِيمَانُ هُوَ الْبَيْتَةُ عَلَى
الدَّعْوَى ۚ الْمُؤْمِنُونَ يَخَافُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَهْتَدُونَ
وَيُجَنَّبُونَ دُونَ غَيْرِهِ ۚ يَنْزِلُونَ خَوَاصِّهِمْ مِنْ دُونِ غَيْرِهِ
يَرْجِعُونَ إِلَى بَابِهِ دُونَ بَابِ غَيْرِهِ ۚ وَأَنَارُ كَيْفَ مَا
تَقَرُّونَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا تَرَكَهَا
وَمَنْ عَرَفَ الْآخِرَةَ رَاحَهَا تَخْلُوقُهُ مُتَكُونَةً بَعْدَ أَنْ
لَمْ تَكُنْ ۚ فَتَرَكَهَا وَخَلَقَ بِهَا لِقَائَهُ ۚ فَصَحَّ عَزَّ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فِي عَيْنِ قَلْبِهِ ۚ وَيَعْظُمُ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ فِي عَيْنِي سِرَّهُ ۚ يَقْطِبُهُ دُونَ غَيْرِهِ ۚ
يَصِيرُ الْحَقُّ كَالدُّرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ يَرَاهُمْ كَالصَّبِيَّانِ
يَلْعَبُونَ ۚ إِذَا الْعَبْدُ بِالْثَرَاتِ يَرَى الْمُؤْمِنَ
الْمُتَوَلِّينَ مَعْرُوفِينَ ۚ وَالْأَعْيَاءَ مَعْرُوفِينَ
يَرَى الْمُشْتَغَلِينَ بِغَيْرِهِمْ فَجَوَّابِينَ ۚ
إِنِّي أَزَاكُمُ تَلْعَبُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَنُصْرَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَلَامِ الصَّالِحِينَ ۚ تَلْعَبُونَ بِذَلِكَ
بِمَجْهَلِكُمْ ۚ يَوْمَ تَبْعَثُهُمُ الْكِتَابَ
وَالسُّنَّةَ ۚ لَرَأَيْتُمْ تَجِبًا ۚ مَا زَالُوا
يَصْنَعُونَ مَعَهُ عَلَى مَا يُرِيدُونَ
حَتَّىٰ أَعْطَاهُمْ مَا يُرِيدُونَ
أَلْفَقْرًا وَالْبِلَاءُ مَعَ عَدَمِ
الصَّبْرِ عَقُوبَةٌ ۚ وَمِنْ رُجُوعِهِ
كَرَامَةٌ

ۚ

تعالے پر بھروسہ مصیبتوں کے آنے کے وقت کھلتا ہے۔ ایمان
ہی تو اس دعوے کی دلیل ہے۔ جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ
دلوں سے صرف خدا ہی سے ڈرتے ہیں اور اسی سے اُمید
رکھتے ہیں نہ کہ دوسرے سے۔ اسی پر اپنی حاجتیں پیش کریں
کرتے ہیں نہ کہ دوسرے پر۔ اور اسی کے دروازہ کی طرف
نونا کرتے ہیں نہ کہ دوسرے کے دروازہ کی طرف۔ اس کی
شناخت یہی ہے کہ تم کو اپنے رب کی معرفت کیسی حاصل ہے
جو دنیا سے واقف ہو جاتا ہے وہ دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور
جو آخرت سے واقف ہو جاتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ آخرت بھی
مخلوق ہے اور عدم کے بعد وجود میں آئی ہے۔ لہذا وہ
آخرت کو بھی چھوڑ دیتا اور اس کے پیدا کرنے والے کے
ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ پس اس کے قلب کی آنکھیں دُنبہ
اور آخرت و دونوں حقیقہ ہو جاتی ہیں اور اس کی چشم باطن
میں خالق ہی معظم باقی رہتا ہے۔ لہذا وہ اسی کا طالب ہوتا ہے
نہ کہ غیر کا۔ ساری مخلوق اس کے آگے ایسی ہوتی ہے جیسے چوہا
وہ ان کو ایسا پاتا ہے گویا نا سمجھ بچے مٹی سے کھیل رہے ہیں۔ اس
صاحب حکومت سلاطین مغزول نظر آتے ہیں۔ اور دولت مند
مبتلائے دھوکہ۔ وہ غیر خدا میں مشغول ہونے والوں کو
محبوب پاتا ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ اور کلام صلحاء کے ساتھ کھیل کر رہے ہو اور یہ کھیل
کرنا اپنی جہالت کی وجہ سے ہے۔ اگر تم کتاب و سنت کا
اتباع کرتے تو عجیب برکات دیکھتے۔ اللہ والے منیت خداوندی
پر ہمیشہ صابر رہتے ہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ ان کو ان کی
منشا کے موافق عطا فرما دیتا ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو تنگ رستی و
مصیبت ایک عذاب ہے۔ اور اگر صبر ہو تو کرامت و عزت۔

فیوض یزدانی ترجمہ
يَتَعَمَّرُ الْمَوَدَّةَ
مُنَاجَاتِهِ لَهُ
مَا أَكْسَدَ سُوءُ
وَالْأَهْوَاةِ بِهِ
الْقَهْقَارِ وَأَنَا
عَلَيْهِ يَبْلُغُنِ أَصْلَ
وَالْقَلْبُ يَنْوَنُ لَهُ
أَكْثَرُهُمْ الدُّنْيَا
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
عِجْلُ هَذِهِ الزَّمَانِ
يَكُنْ تَطْلُبُ الْجَاهُ
عَلَيْهِ فِي مَهْمَاتِهِ
مَهْمَاتُهُ بِدُنْ هَبْ
إِلَى قَلْبِهِ الَّذِي
وَالْعَمَلُ وَالْهَمُّ وَالْأَمَلُ
هَلْكَ ۚ إِلَّا أَنْ
لِلْمُؤْمِنِينَ ۚ فَيَتَفَقَّدُ
لَا تَكُنْ كُلُّ عَلَى مَهْمَاتِهِ
وَيَكُونُ مَدْرُكًا
الْأَذْنِ وَغَيْرِ الدُّنْيَا
لَهُ أَنْ رَبَّهُ عَزَّ وَ
لَهُ ۚ فَتَكُنْ حَقًّا
سَاجِدًا قَائِمًا
حَقًّا اسْتِ
كَأَعْطَى

يَتَنَعَّمُ الْمُؤْمِنُ فِي بَلَدِهِ بِقُرْبٍ لِّرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 مَنَاجَانِهِ لَهُ ۖ وَلَا يُحِبُّ الْبَرَاءَ مِنْ مَكَانِهِ ۖ
 مَا أَكْسَدَ سُوقَ كَلْبٍ لَا يَفْقَهُ عَلَى الْكُفَّينِ
 وَالْأَهْوِيَّةِ ۖ هَذَا الْخِرَازِمَانِ ۖ قَدْ قَامَ سُوقُ
 الْبَغَائِقِ وَأَنَا مُجْتَمِعٌ فِي إِقَامَةِ الدِّينِ الْإِنِّ كَانَ
 عَلَيْهِ تَبِيئَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهَضَابَةُ
 وَالْأَلْعُونُ لَهُ ۖ هَذَا الْخِرَازِمَانِ قَدْ مَادَ مَعْبُودُ
 أَكْثَرِهِمُ الدِّينَارُ وَالْزُهْمُ ۖ قَدْ مَادَ كَعُودُ
 مَرْوَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْرَ بَوَارِي قُلُوبِهِمُ الْبُحْلُ
 جَلَّ هَذَا الزَّوْمَانِ الدِّينَارُ وَالزُّهْمُ وَيُحْكَمُ
 بَيْنَ تَطْلُبِ الْحَاكِمِ وَالْمَالِ مِنْ هَذَا الْمَلِكِ ۖ وَتَقْضَى
 عَلَيْهِ فِي مَوَارِثِكَ وَهُوَ عَنِ قَرِيبٍ مِمَّا مَعْرُوفٌ أَوْ
 مَهْتٌ ۖ يَنْهَبُ مَالَهُ وَمُلْكُهُ وَجَاهُهُ وَيَنْتَقِلُ
 إِلَى قَلْبِهِ الَّذِي هُوَ يَتَّبِعُ الطَّلَمَةَ وَالْوَحْشَةَ وَالْوَحْشَةَ
 وَالْقِيَمَ وَالْقِيَمَ وَالْقِيَمَ ۖ وَيَنْتَقِلُ مِنْ مَلِكٍ إِلَى
 مَلِكٍ ۖ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ كُلُّ مَمْلُوكٍ وَبَنِيَّةٌ صَالِحَةٌ
 يَتَّقُونَ ۖ فَيَتَّقُونَ ۖ اللَّهُ يَرْحَمُهُمْ وَيُحِبُّهُمْ حَسَابًا
 لَا يَمُوتُ عَلَى مَنْ يَغْتَرُّ أَوْ يَمُوتُ فَيَقْتَتِلُ بِجَانِهِ
 وَتُسَلِّطُ مَدْرُكًا ۖ الْمُؤْمِنُ أَنْ تَقْعَتْ رَهْمَتُهُ عَنِ
 الْكَرِيمِ وَعَنِ الدُّنْيَا وَأَبْنَائِهَا وَعَنِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ
 وَلَهُ أَنْ رُبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْيَهُودِ
 لَمْ يَهْمُهُمْ كَلِمَةُ التَّحْقِيقِ إِلَيْهِ وَخَوَّرَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ
 سَاحِدًا قَالَمًا يَأْذَنُ لَهَا بِأَلْفِ مِلْءٍ مِنَ الْحَقِّ
 كَلَّمَ اسْتَلْطَى بِالْقَلْبِ وَالْإِيمَانِ
 فَأَعْطَاهَا الدُّنْيَا

کے وقت کھلتا ہے۔ ایمان
 مان والے ہوتے ہیں وہ
 ہیں اور اسی سے اُمید
 پر اپنی حاجتیں پیش کریں
 اسی کے دروازہ کی طرف
 دروازہ کی طرف۔ اس کی
 معرفت کیسی حاصل ہے
 کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور
 لیتا ہے کہ آخرت بھی
 آئی ہے۔ لہذا وہ
 پیدا کرنے والے کے
 قلب کی آنکھ میں دُور
 اور اس کی چشم باطن
 وہ اسی کا طالب ہوتا ہے
 یسی ہوتی ہے جیسے جیوٹا
 سے کھیل رہے ہیں اس
 آتے ہیں۔ اور وہ
 غول ہونے والوں کو
 کتاب اللہ اور سنت
 کر رہے ہو اور یہ کھیل
 کتاب و سنت کا
 دروازے مشیت خداوندی
 ن قائلے ان کو ان کی
 ہو تو تنگ دستی و
 کرامت و عزت۔

ہندہ مؤمن مصیبت کے اندر قریب حق اور مناجات کے مزے لیا کرتا
 ہے اور جگہ سے ہٹنا پسند نہیں کرتا۔ میرے وعظ کا باز آکر سچ
 مندا چڑ گیا کیونکہ نفوس و خواہشات کے سامنے رواج نہیں پڑتا۔
 یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار جتا ہوا ہے۔ اور میں اس طریقہ
 کے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس پر جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور آپ کے تابعین رہے ہیں۔ یہ
 آخری زمانہ ہے کہ اکثر لوگوں کے معبود درابم و دانسیہ
 بن گئے ہیں۔ لوگ مولے علیہ السلام کی قوم کی طرح بن گئے کہ
 ان کے دلوں میں گوتالہ کی محبت رچ گئی تھی۔ اور اس زمانہ
 کا گوتالہ دینار و درہم بن گیا۔ تجھ پر افسوس۔ تو اس دُنیا
 کے بادشاہ سے جاہ و مال کا طالب کس طرح بنا ہوا اور اپنی
 مہمات میں اس پر کیسے بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب
 یا معزول ہونے والا ہے یا مرجائے والا۔ اس کا مال و ملک
 جاہ سب جاتا رہے گا۔ اور وہ ایسی قبر میں جاے گا جوتاریکی و
 وحشت اور تنہائی و اندوہ و رنج و غم اور کڑیوں سکڑوں کا گھر
 ہے۔ وہ حکومت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہوجائے گا۔ ہاں اگر
 اس کے پاس نیک عمل اور مخلوق کے متعلق نیک نیتی ہوگی تو حق
 تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لینگا اور حساب کتاب میں تخفیف
 فرمائے گا۔ جو معزول ہو نہیالایمر جانے والا ہے۔ اس پر بھروسہ
 مت کرو ورنہ تیری توقع نامرور ہے گی اور ممدو منقطع ہوجائے گی
 مومن کی ہمت دُنیا اور اہل دُنیا اور آخرت اور اہل آخرت سے اُوچی
 اُٹھاتی ہے۔ اُس نے جان لیا ہے کہ حق تعالیٰ ہند مہنتوں کو محبوب سمجھتا
 ہے۔ لہذا اس کی ہمت اتنی بلند ہوتی کہ حق تعالیٰ تک جا پہنچی اور اس
 سامنے سجدہ میں گر پڑی۔ پس سجدہ سے سر اٹھانے کا اس کو حکم نہ ہوا
 یہاں تک کہ قلب و باطن کو مچکا اور ان کو مخلوق میں تصرف

وَالْإِيَّاسَةَ وَالْإِمَارَةَ وَالشَّكْنَ فِي الْحُلِيِّ
فَعَاشَ فِي الدُّنْيَا رَيْسًا وَفِي الْآخِرَةِ رَيْسًا
فِي الدُّنْيَا مَلِكًا وَفِي الْآخِرَةِ مَلِكًا يَا قَوْمُ
أُشْكِرُكُمْ وَأَرْبِكُمْ عَنِّي وَجَلَّ عَلَى نِعَمِهِمْ وَكَ
تُصِفُوهَا إِلَى غَيْرِهِ : أَمَا سَمِعْتُمُوهُ يَقُولُ
وَمَا بَكْرُكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ : فَتَشَّ عَلَى
الْفُقَرَاءِ فَأَعْطَاهُمْ : وَاجْتَدَى أَنْ لَا تَمُرَّ
عَلَيْكَ حِيلَةٌ مُنَافِي مُمْتَلِكٍ كَذَّابٍ
يَتَقَاظَرُ وَهُوَ غَنِيٌّ : يَرَاهُمُ الْفَقْرَاءُ عَجَبًا
وَتَبَاكِيَهُ وَذُلَّهُ : إِذَا طَلَبَ مِنْكَ وَاحِدٌ
مِنْ هَذِهِ الْجُنُسِ فَوَقِفْ سَاعَةً وَاسْتَفْتِ
قَلْبَكَ : فَلَعَلَّهُ غَنِيٌّ وَهُوَ يَتَقَاظَرُ وَهُوَ يُنْظَرُ
مَا يَحْطَرُّكَ : اسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَإِنْ
أَفْتَاكَ الْمَفْتُونَ : أَلَمْؤُومٍ يَعْرِضُ
الْحُلِيِّ : لَهُ فِيهِمْ عِلْمَاتٌ : قَلْبُهُ
حَسَّاسٌ يَنْظُرُ بِزُورِ اللَّهِ عَنِّي وَجَلَّ لِلَّهِ
أَسْكَنَ فِي قَلْبِهِ وَيُحِبُّكَ أَنْتَ كَسَلًا
فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بِيَدِهِ شَيْءٌ بِجَيْرَانِكَ
وَأَخْوَانِكَ وَأَقَارِبِكَ قَدْ سَاقُوا
وَكُنْتُمْ وَأَحْفَرُوا وَفَوْنَعُوا فِي
الْكُنُوزِ : رُبُّهُمُ الذَّرُّهُمْ عَشْرَةً
وَعَشْرِينَ : وَرَجَعُوا غَائِبِينَ
وَأَنْتَ قَاعِلٌ مَكَانَكَ عَنْ
فَرَسٍ يَدُ هَبُّ هَذَا الْقَدْرُ
الْبَسِيرُ الَّذِي

و حکومت اور ریاست و دنیا بابت عطا فرمائی۔ پس اس نے
دنیا میں بھی رئیس بن کر زندگی گذاری اور آخرت میں بھی رئیس بن کر
زندگی گذاری کہ دنیا میں بھی بادشاہ بنا رہا اور آخرت میں بھی بادشاہ
بنا۔ صا حبو! خدا کی نعمتوں پر خدا کے شکر گزار بنو اور ان کو
دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو۔ کیا تم نے سنا نہیں، وہ فرماتا
ہے کہ ”جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ اللہ ہی کی دی ہوئی
ہے“ فقہرار کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دیا کر اور کوشش کر کہ
تجہ پر اس جموٹے سکار منافق کا داؤ نہ چل جائے، جو مالدار
ہو کر فقیریوں کی سی صورت بنائے پھرتا اور ظاہر داری کے
برتاؤ اور رونی صورت بنانے اور خستہ حال پھرنے سے
مفسوس کی صف میں گھستا ہے۔ جب کوئی ایسا شخص تجھ سے
کچھ مانگا کرے تو ذرا توقف کیا کر اور اپنے دل سے فتویٰ پوچھ
لیا کر۔ کیونکہ ممکن ہے کہ مالدار ہو اور اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتا ہو
پس دیکھ لیا کر کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ (بزرگوں کا قول ہے کہ)
اپنے نفس سے فتویٰ لیا کر اگرچہ مفتی فتویٰ دے چکیں۔ مؤمن مخلوق
کو پہچان لیا کرتا ہے اس کو ان کی بہت کچھ شناخت ہوتی
ہے۔ اس کے قلب میں بڑی جس ہوتی ہے۔ وہ اللہ کے اس
نور سے دیکھا کرتا ہے جو حق تعالیٰ نے اس کے قلب میں رکھا
ہے۔ تجہ پر انوسوس کہ تو نہایت درجہ کا ہل ہے لہذا ضرور ہے
کہ تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ لگے۔ تیرے پڑوسی تیرے بھائی بند
اور تیرے عزیز واقارب (کا قافلہ) کھج کر گیا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر
انھوں نے (غیبی خزانوں کو) کھودا۔ پس حزلنے ان کے ہاتھ
لگے کہ ایک ایک درہم پر دس دس اور بیس بیس کا نفع ہوا
اور بامراد لوٹ بھی آئے مگر تو اپنی جگہ بیٹھا ہی رہا۔ قریب
ہے کہ یہ قلیل پونجی جو تیرے ہاتھ میں ہے یہ بھی غارت

ہو جائے گی، اور تو لوگوں سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ تجھ پر افسوس۔ راؤ خدا میں مجاہدہ کر اور تقدیر پر بھروسہ کر کے مت بیٹھ۔ کیا تو نے سنا نہیں وہ کیا فرماتا ہے؟ اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں کی ضرورت نہایت کیا کرتے ہیں۔ تو کام شروع کرے اس کے بعد دوسرا آئیگا اور تیرے کام کی تکمیل کرے گا۔ ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا دوسروں سے کچھ بھی مت مانگ۔ کیا تو نے سنا نہیں وہ فرماتا ہے "کوئی چیز بھی ہو ہمارے ہی پاس اس کے خریدنے میں، اور ہم اس کو مقدار مقررہ پر اتار دیتے رہا کرتے ہیں۔" اس آیت کے بعد بحث کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ اسے دینا درہم کے طالب، دینار درہم بھی چیز ہی میں داخل ہیں اور وہ دونوں بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں، لہذا ان کو مخلوق سے مت مانگ، اور نہ ان کے دینے میں مخلوق کو شریک خدا سمجھ اور نہ ان کو اسباب پر اعتماد کرنے کی زبان سے مانگ۔ اے اللہ اے مخلوق کے پیکار کرنے والے اور اسباب کے تجویز فرماتے والے ہمیں اپنی مخلوق اور اپنے اسباب کو شریک سمجھنے کی قید سے رہائی بخش اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچتا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(آپ نے فرمایا) اے بندگانِ خدا! تم حکمت کے گھر میں ہو، لہذا واسطہ کی ضرورت ہے۔ اپنے معبود سے طبیب طلب کرو۔ جو تمہارے قلوب کی بیماریوں کا علاج کرے۔ معالج طلب کرو۔ جو تم کو دوائیں دے، اور راہبر طلب کرو جو تم کو راستہ بتائے اور تمہاری دستگیری کرے۔ خدا کے مقرب و محبوب بندوں اور اس کے قرب کے دربانوں اور دروازہ کے آستانہ بوموں کا قرب حاصل کرو۔ تم اپنے نفوس کی خدمت اور خواہشات و

بندگی و تطلب بعد ذلک من الناس و یحکف
سأول فی طریق الحی عتر وجل ولا تتکل علی
قلوبہ: اما سمعتم کیف قال والدین جاهدوا
فیما التمد یتمم سبلناہ اشرع وقد جاء لغيرک
وتم شغلک: کل شیء ید اللہ عز وجل فلا
تطلب شیئا من غیرہ: اما سمعتمہ یقول قرات
من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا
بعذر معلوم ما بقی بعد ہذہ الایۃ کلامہ
یا طالب اللہ ینار والدرہم ہما شیء و ہما
سبل اللہ عز وجل: فلا تطلبہما من الخلق
ولا تطلبہما من سبلان شرا کفرہم واعتمادک
علی الاسباب: اللہ سر یا خالق الخلق ویا مسبب
الاسباب خلصنا من قید لشرک و بخلک و
اسبابک و انتانی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ
حسنۃ و قنا عند اب النار

(و قال رضى الله عنه) یا عباد اللہ! انتم
فی دار الحکمة لا بد من الواسطۃ: اطلبوا
من معبودکم طبیباً یطیب انفس قلوبکم
مد او یائیدو ینکم: دلیلاً
یدکم و یاخذو یدکم: تم
تقرؤا الی مقربہ و مؤدبہ
و حجاب قریہ و مؤالی باب
قد رضیتم عنہ من نفوسکم
و متابعہ
اھواکم

بائی۔ پس اس نے
آخرت میں بھی نہیں
اور آخرت میں بھی باز
شکر گزار بنو اور ان کو
نے سنا نہیں، وہ فرماتا
وہ اللہ ہی کی دی ہوئی
کر اور کوشش کر کر
چل جائے، جو مالدار
در نظر آوری کے
حال پھرنے سے
وہ ایسا شخص تجھ سے
پنے دل سے فتویٰ پوچھ
جئے آپ کو فقیر ظاہر کرتا ہو
رگوں کا تول ہے کہ
دے چکیں۔ مؤمن خلق
تجھ شناخت ہوتی
ہے۔ وہ اللہ کے اس
س کے قلب میں رکھا
س ہے لہذا ضرور ہے
سی تیرے بھائی بند
اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر
حز نے ان کے ہاتھ
رہیں میں کافع ہوا
بیٹھا ہی رہا۔ قریب
ہے یہ بھی غارت

وَلِبَّائِكُمْ ۖ أَنَا أَحْسَنُ أَخْلَاقَكُمْ وَأَوْفَى كُمْ فِي
 دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا تَسْمَعُوا مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
 يَفْرَحُونَ لِقَوْلِ سَكْرَتَيْنِ لَكُمْ وَلَيُضَيِّقُونَ بَيْنَ
 أَيْدِيكُمْ كَالْذَرِّ ۖ لَا يَأْمُرُكُمْ بِمَرَّةٍ وَلَا يَنْهَوْنَكُمْ
 عَنْ هَيْبَةٍ ۖ وَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ لَعَلَّوْهُ نِفَاقًا تَكْفُلُهُ
 طَهَّرَ اللَّهُ الْأَرْضَ مِنْهُمْ وَرَبَّنَّ يُنْفِقُ ۖ أَوْ يَتُوبُ
 عَلَيْكُمْ وَيَهْدِيكُمْ إِلَى بَابِهِ ۖ إِنِّي أَفَارِدُ ۖ إِذَا سَمِعْتُ
 وَاحِدًا يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ وَهُوَ يَرَى فَيْدَا ۖ يَا ذَا الْوَلَدِ
 أَذْكَرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ عِنْدَكَ
 وَلَا تُنَادِيكَ بِسَلَامِكَ وَقَلْبِكَ عِنْدَ
 غَيْرِهِ ۖ أَلَمْعَادِي رُبِّي وَالْمُحِبُّ رُبِّي
 عِنْدِي سَوَاءٌ ۖ تَابَعْنِي عَلَى وَجْهِ الْأَفْنِ
 رُبِّي صِدِّيقٌ وَلَا عَدُوٌّ ۖ هَذَا أَفِي مَمْلَكَتِي
 صَوْنَةُ التَّوْحِيدِ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ
 بِعَيْنِ التَّخَيُّرِ ۖ وَأَمَّا مِنْ لَدُنِّي
 عَمْرٌ ۖ جَلَّ لَقْوُ صِدِّيقِي ۖ وَمَنْ
 عَصَاهُ لَقْوُ عَدُوِّي ۖ ذَلِكَ
 صِدِّيقِي إِنَّمَا نِيَّ كَهْلًا أَعْدُو
 لَهُ ۖ أَللَّهُمَّ خَلِّقْ لِي هَذَا
 وَبَسِّئْهُ وَتَبَيَّنْ عَلَيْهِ ۖ
 اجْعَلْهُ مَوْهَبَةً لَا عِلَاقَةَ
 هَذَا أَمْسِي لَا يَجِيءُ بِاللَّحْظِ
 وَاللَّحْظِ وَالسَّيِّئِ ۖ
 الْأَسَاوِي وَالْأَكْفَابِ ۖ
 لَقَلَّوْهُ الْإِسَارِ ۖ

طہائے کی اطاعت پر راضی ہو بیٹھے۔ میں اخلاق کے اعتبار سے
 تم سب میں بہتر ہوں اور دین خداوندی کے متعلق تم سب سے
 زیادہ سچے باگ ہوں (کہ حق گوئی میں کسی کا بھی کاٹ نہیں کرتا) ان
 (دنہا دار واعظوں) کی مت سنو (جو ادھر ادھر کے قصے سنائیں تم کو
 خوش کر دیتے اور اُمرار کے سامنے ذلیل اور ان کے آگے چھٹیوں
 کی طرح حقیر بن جاتے ہیں کہ نہ ان کو امر خداوندی کا حکم
 سناتے ہیں اور نہ منہ عات خداوندی سے ان کو روکتے ہیں
 اور اگر کبھی ایسا کرتے بھی ہیں تو بناوٹ اور نفاق کی راہ سے
 کرتے ہیں (تاکہ حق گوئی کا سکہ جم کر عزت بیٹھے) اللہ پاک
 یا تو زمین کو پاک کر دے ان سے اور ہر مٹائی سے یا ان کو توہ
 کی توفیق بخشنے اور اپنے مدواہ کی ہدایت فرمائے۔ مجھے بڑی
 غیرت آتی ہے جب میں کسی کو سنتا ہوں کہ زبان سے تو
 اللہ اللہ کہتا ہے اور اس کی لفظ جاتی ہے دوسروں پر۔ لے
 اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کے پاس ہو کر اللہ کا ذکر کیا کرے اور اپنی
 زبان سے اس کا ایسا ذکر مت کیا کر کہ قلب دوسرے کے پاس
 ہو۔ میرے نزدیک میرا دشمن اور دوست دونوں برابر ہیں سچ
 زمین پر نہ میرا کوئی دوست باقی رہا اور نہ کوئی دشمن، اور
 یہ مضمون توحید کے درست ہو جانے اور مخلوق کو عاجز دیکھنے
 کے اعتبار سے ہے، اور نہ یوں تو جو کوئی بھی خدا سے ٹوٹے
 وہ میرا دوست ہے، اور جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ میرا
 دشمن ہے۔ کہ وہ میرا دینی دوست ہے اور یہ میرا دینی دشمن
 ہے۔ ہاں اللہ اس مضمون کو میرے لئے تحقیق و ظاہر فرما کر
 اور مجھ کو اس پر قائم رکھو۔ اس کو ہمیشہ متراہ و بجا رکھو
 واپس نہ لیا جائے نہ کہ عاریت۔ یہ ایسی چیز ہے کہ دعا
 اور سمجھاؤ اور ہوس اور نام و لقب اور زبان کی بجائے

لَا تَأْتِي بِهَا بَصِيرَةٌ وَلَا يَخْلُصُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
مَعَادَا إِلَهِ الْقَسْبِ وَالْمَوَى وَالشَّيْطَانِ ۚ كَذَبُوا عَقْلًا
مَا أَرَى لَكُمْ قُلُوبًا وَلَا مَعْرِفَةً لِقُلُوبِكُمْ ۚ نَفْسُكُمْ
فَلَا مَرُوضَةٍ غَيْرَ مُعَلِّمَةٍ ۚ هِيَ مَلَأَتْنِي مِنَ الْكِبَرِ
وَالْعُظَمَةِ ۚ طَوَيْتُ الْحَقَّ عَنِّي وَجَلَّ كَيْسٌ فِيمَا أَنَا
وَلِيٌّ وَرَبِّي ۚ كُلُّ هَذَا الطَّرِيقُ نَحْوُ مَنَاءٍ ۚ
فِي الْبَدَايَةِ عِنْدَ ضَعْفِ الْإِيمَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ۚ وَفِي الْإِيمَانِ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا
لَا أَتَى ۚ لَا تَهْطِ حَاضِرٌ مُشَاهِدٌ ۚ
كُلُّ مَنْ طَلَبَ مِنَ الْخَلْقِ فَقَدْ عَيَّ عَنْ بَابِ
الْخَلْقِ ۚ مَا خَدَمَهُ وَلَا صَحْبَهُ ۚ كَوْنَهُ
فِي حَالٍ شَبَّاهٍ لَا غَنَاءَ فِي كِبَرِهِ ۚ هُوَ يُعْطَى
مَنْ لَا يَحْسِبُ ۚ يَكْفِيكَ لَا يُعْطَى مَنْ يَحْسِبُ ۚ
أَلَمْ يَكُنْ مِنْ كَلِمَاتِ شَاخِ تَوَرَّى إِلَهُهُ وَأَسْخَفَ
عَنِ الْخَلْقِ يَقْرَأُ مِنَ الْحَقِّ عَنِّي وَجَلَّ
يَسْتَفِي عَنِّي وَإِنْ كَانَ لَكَ نَيْلُكَ دَنَةً
وَلَا لَقْمَةً وَلَا خِرْقَةً ۚ تَسْبَهُوهُمَا
أَقُولُ وَلَا تَفْضُوهُ وَدَاءَ ظُهُورِكُمْ ۚ
أَتَى أَحَقَّ حَقَّانِي حَقِّ ۚ أَقُولُ عَنْ
تَجَرُّبَةٍ ۚ إِنِّي أَرَى إِلَّا كَثْرَ مَعَكُمْ
عَجُوبِينَ ۚ يَدْعُونَ الْإِسْلَامَ وَمَا
عِنْدَ هُمْ مِنْ حَقِيقَتِهِ شَيْءٌ
وَيَحْكُمُ أَمْرَ الْإِسْلَامِ عَلَيْهِمْ
حَسْبُ لَا يَنْفَعُكُمْ تَعْمَلُونَ
بِشْرَاطِهِ

سے نہیں آیا کرتی بلکہ صدق و اخلاص حاصل کرنے اور رہا کاری
چھوڑنے اور نفس و خواہش و شیطان کو دشمن سمجھنے سے آیا کرتی
ہے۔ سمجھدار بنو۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ نہ صاحبِ دل
ہو اور نہ قلب دینے والے کی تم کو معرفت حاصل ہے۔ تمہارے
نفوس نہ ریاضت پائے ہوئے ہیں نہ تعلیم یافتہ، بلکہ تکبر و
بڑائی سے لبریز ہیں۔ خدا کے راستے میں میرا اور تمہیں اور میرے
ساتھ کوئی چیز نہیں۔ یہ سارا راستہ تو فنایت و محویت
ہے کہ ابستار میں ایمان کے ضعیف ہونے کے وقت
لا الہ الا اللہ ہے (کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ) اور انتہا میں
جبکہ ایمان قوی ہو جائے تو لا الہ الا انت ہے (کہ کوئی معبود نہیں
مگر تو) کیونکہ وہ مخاطب اور حاضر و شاہد ہوا کرتا ہے۔ جس نے مخلوق
سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازہ سے اندھا ہوا کہ نہ خدا کی خدمت
کی اور نہ اس کی صحبت اس کو نصیب ہوئی۔ اگر جوانی میں
اس کی خدمت کرتا تو بڑھاپے میں وہ اس کو تو بھری بخشا۔ وہ تو
ان کو بھی دیتا ہے جو اس کی خدمت نہیں کرتے، پھر ان کا تو کیا پھینکا
جو اس کی خدمت کرتے ہیں۔ مومن جوں جوں بڑھا ہوتا ہے وہ
دوں اس کا ایمان قوی اور قریب حق کی دہر سے مخلوق سے بے نیاز
ہوتا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک ذرہ اور ایک لقمہ اور ایک گدڑی کا بھی مالک
نہ ہو۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُس میں غور کرو اور اس کو پس پشت
نہ ڈالو۔ میں ستر تاج حق ہوں اور تجر بہ کی بات کہہ رہا ہوں میں
تم میں اکثر لوگوں کو مجھوت دیکھتا ہوں کہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، اور
اس کی حقیقت میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں۔ تم پر افسوس۔ تم پر
اسلام کا صرف نام آجانا تمہارے لئے کچھ مفید نہیں۔ تم شرائط اسلام پر
حل میں ضعف ایمان کے وقت خیریت ہوتی ہے اور قوت ایمان کے وقت مشاہدہ

کہ اعتبارِ توحید بصیغہ خطاب ہوتا ہے نہ بصیغہ غائب۔ ۱۲ منہ

میں اخلاق کے اعتبار ہے
ی کے متعلق تم سب سے
کا بھی بھلا نہیں کرتا، ان
ادھر کے قہقہے شناس کہ تم کو
اور ان کے آگے چھینٹیں
ابرف خداوندی کا حکم
سے ان کو روکتے ہیں
اور نفاق کی راہ سے
نہرت ٹھہرے، اللہ پاک
خالق سے یا ان کو توہ
ن فرمائے۔ مجھے بڑی
ہوں کہ زبان سے تو
سے دوسروں پہ لے
اللہ کا ذکر کیا کر، اور اپنی
قلب دوسرے کے پاس
ن دلوں برابر ہیں سچ
نہ کوئی دشمن، اللہ
مخلوق کو عاجز دیکھنے
حق خدا سے ڈرے
سرمال کرتا ہے وہ میرا
ادب یہ میرا دینی دشمن
حق و ظاہر فرمائی
بجہ استمرار و بجز کہ
ی چیز ہے کہ دعا
اور زبان کی بجائے

ظَاهِرًا إِلَّا بِطَائِفَةٍ لَا يَسُورُ عَمَلَكُمْ شَيْئًا إِلَهًا الْقَدَرُ
لَهَا عِلْمَةٌ عِنْدَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَنْ يُكْشَفُ عَنْ ابْصَارِهِمْ قِيَمُونَ نُورٌ إِلَّا رُيُوتُ
الْبَقِيَّةِ يَأْتِيهِ الْمَلَائِكَةُ وَنُورٌ وَجْهِهِمْ وَ
نُورٌ أَبْوَابِ السَّمَوَاتِ وَنُورٌ وَجْهِهِ عَزَّ وَجَلَّ
إِلَّا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ يَتَجَلَّى لِأَهْلِ الْأَرْضِ
أَعْبَادُ إِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَرَّبَ قَلْبَهُ
كُلَّ الْغُرَبَاءِ وَأَعْطَاهُ كُلَّ الْغَطَاءِ وَأَنَسَهُ
كُلَّ الْأَلْسِنِ وَأَعَزَّهُ كُلَّ الْعِزِّ فَإِذَا اسْكَنَ
إِلَى ذَلِكَ أَدَّاهُ عَنْهُ يُفْقِرُ يَلَهُ وَيَرْدُّهُ
إِلَى نَفْسِهِ وَيَجْعَلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابًا
يَحْتَرِقُ لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُ يَهْرُبُ
أَوْ يَنْتَبِهُ فَإِذَا تَبَتُّ رَفَعَ الْحُجُبَ عَنْهُ
وَرَدَّهٗ إِلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ كَانَ الْجَنَّةُ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ فِي مَعْظَمِ
أَوْ قَلْبِهِ أَيْ شَيْءٍ عَلَى مِثْلِهِ الْعَبْدُ
وَمَا يَمْلِكُ لِيَوْمَ لَا كَانَ سَلَمُ
نَفْسِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَزَالَ
إِخْتِيَارَهُ وَمُزَاحَمَتَهُ وَرَضِيَ
بِتَوَلَّى قَدَرَهُ لَهُ صَلَمَ قَلْبُهُ دَا
طَمَأْنَنَتْ نَفْسُهُ فَعَمِلَ بِقَوْلِهِ إِنَّ
وَلِيِّ اللَّهِ الَّذِي تَوَلَّى الْكِتَابَ وَهُوَ
يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ كَانَ الْفَضِيلُ
ابْنُ عِيَّاضٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
إِذَا كُنِيَ

ظاہر اعمل کرے ہو باطن نہیں۔ تمہارا عمل کسی ادنیٰ چیز کے برابر بھی
نہیں۔ اللہ کے نیک بندوں کے پاس شب قدر کی علامت ہو کر
ہے کہ ان کی آنکھوں سے حجاب اٹھ جایا کرتے ہیں۔ پس ان کو ان
علم اور جہندوں کی روشنی نظر آتی ہے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں
ہوتے ہیں۔ ان کو فرشتوں کے چہروں اور دروازے افلاک کی روشنی
اور ذات حق کا نور نظر آتا ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ اس شب میں اہل
زمین کو جلوہ دکھاتا ہے۔ بندہ جب حق تعالیٰ کی معرفت حاصل
کر لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے قلب کو شرب تام نصیب
فرماتا اور پوری عطا سے نوازتا اور اس کا میل بخشتا اور ہر قسم
کی عزت سے نوازتا ہے۔ پس جب وہ اس سے قرار
پالتا ہے تو (اب ان دنیوی نعمتوں کو) اس سے زائل فرماتا
ہے کہ (غزوہ و مال دنیا سے) یہی دست بناتا اور اس کے
پہلے حال کی طرف اس کو لوٹا دیتا اور اپنے اور اس کے
درمیان پردہ ڈال لیتا ہے (اس طرح پر) اس کو آزماتا ہے
کہ دیکھیں کیا کام کرتا ہے؟ یعنی بھاگتا ہے یا جھارتا ہے۔
پس اگر وہ جھارتا ہے تو اس سے پرے اٹھا دیتا اور سابق
(خوشحالی) کی طرف لوٹا لیتا ہے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ بنا اوقات
یوں فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے مجھ پر ہے ہی کیا؟ غلام
اور جو کچھ بھی غلام کے قبضہ میں ہے سب آقا ہی کا ہے۔ انہوں نے
اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے خوالہ کر دیا اور اپنے اختیار و فراحت
کو سلب کر لیا۔ اور تقدیر خداوندی کے کارساز ہونے پر
راضی ہو گئے تھے۔ چون کہ ان کا قلب صاکی اور نفس مطمئنہ
بن گیا تھا لہذا انھوں نے اس قول پر عمل کیا کہ میرا کارساز
دہی اللہ ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور وہی صاحبین کی ضرورت
کا متکفل ہوا کرتا ہے۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت

سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ لَهُ تَعَالَى حَتَّى نَبِيِّ بْنِ عَلِيٍّ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَنَبِيْنَا بِمَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامُ بِهَذَا
كَلَامٍ عَرَفَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَكَامِهِ وَبِتَصَارُيفِهِ
وَعَلِمَ اللَّهُ الذِّلَّ إِشَارَ إِلَيْهِ هُوَ قَوْلُهُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَلَّمَ الْكُلَّ مَوْضِعًا وَاحِدًا أَفَلَا يَذَرِي مِنْ أَرَضِي
الْقَبِيلَتَيْنِ هُوَ أَتَقَوْمٌ لَمْ يَغْتَرُوا بِمَا ظَهَرَ مِنْ
أَعْمَالِهِمْ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ يَخَوِّتُهُمْ بِقَدْرِ صَارَتْ
السُّلُوكُ لِكَيْتَبِيرِ مِنَ الْخَلْقِ (الْمَعْنَى) قَدْ صَارَتْ لِلنَّبِيَا
وَالنَّبِيَّةِ وَالْعَاقِبَةِ وَالْحَوْلِ وَالْقُوَى (الْمَعْنَى) وَجَعَلَكُمْ
جَعَلَكُمْ الْفِرْعَ أَصْلًا بِأَلَمْ يَرْزُقْ رَازِقًا الْمَمْلُوكَ
كَالْكَالِ الْأَقْدَرِ عَيْنًا أَلْجَازِ قُرْآنًا أَلَيْتَ حَبِيبًا
لَا كَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا تَسْبِيحَكُمْ وَلَا نَعْبُدُ مَنْ هَبَكُمْ
بَلْ تَكُونُ نَاحِيَةً مَتَكُمْ عَلَى تِلْكَ السَّلَامَةِ
عَلَى تِلْكَ السَّيِّئَةِ وَتَرْكُ الْبِدْعَةِ عَلَى حَكْمِ
التَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ وَتَرْكِ الزِّيَادَةِ
الْتِفَاقِ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْعَجْزِ
وَالضَّعْفِ وَالْفَقْرِ إِذَا عَظُمَتْ جَبَابَةٌ
الدُّنْيَا وَفَرَاغَتْهَا وَمَلُوكَهَا وَأَغْنِيَتْهَا
وَلَيْسَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَعْظُمْهُ
فَحُكْمُكُمْ حُكْمُ مَنْ عَبْدَ الْأَصْنَامِ
تَصِيرُ مِنْ عَظُمَتْ صَنِمَكُمْ وَبَيْتَكُمْ
أَعْبَدُ خَالِقِ الْأَصْنَامِ وَقَدْ ذَكَرْتُ
لَكُمْ الْأَصْنَامِ بِتَقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَقَدْ تَقَرَّبُ الْخَلْقُ إِلَيْكَ

بسی ادنی چیز کے برابر ہی
بہ قدر کی علامت ہو کر
تے ہیں۔ پس ان کو ان
شتوں کے اہل میں
ہائے افلاک کی روشنی
لے اس شب میں اہل
لے کی معرفت حاصل
و شرب تمام نصیب
میل بخشا اور ہر قسم
وہ اس سے قدر
س سے زائل فرماتا
ت بنانا اور اس کے
پنے اور اس کے
پیرا اس کو آزماتا ہے
ہے یا ہمارا ہوتا ہے
اٹھادیتا اور سابق
اللہ علیہ بنا اوقات
ہر پر ہی کیا غلام
ہی کا ہے! انہوں نے
اختیار و فراغت
کے کار ساز ہونے پر
کے اور نفس مطمئن
کیا کہ میرا کار ساز
ہی صاحبین کی طرف
میرا اللہ علیہ جب حضرت

سفیان ثوری سے ملتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ آئیے اس فکر میں
روویں کہ خدا جانے حق تعالیٰ کا علم ہمارے متعلق کیا ہے۔
کیسا اچھا کلام ہے۔ یہ اس شخص کا کلام ہے جو خدا کا عارف اور
خدا سے اور خدا کے تصرفات سے آگاہ تھا۔ وہ حق تعالیٰ کا
علم جس کی طرف فضیل نے اشارہ کیا تھا کونسا ہے؟ وہ یہ ہے
کہ یہ لوگ جتنی ہیں اور یہ دوزخی۔ اور مجھے نہ ان کی پروا ہے نہ ان کی
سب کو ایک جگہ ملا جلادیا ہے۔ لہذا پتہ نہیں کہ اپنا نفس (حکم
نقدیر) کس گروہ میں شامل ہے۔ اللہ ملے اپنے ظاہری اعمال
پر کبھی مغرور نہیں ہوا کرتے اس لئے کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے
بہتری مخلوق کے مہیود تو سلاطین بنے ہوئے ہیں (کہ انہیں سے
مرا دیں مانگ رہے ہیں) دنیا اور تو نگری اور عافیت اور
طاقت و زور ان کے معبود بنے ہوئے ہیں۔ تم پر افسوس کہ
تم نے شاخ کو جڑ اور مرزوق کو رازق بنالیا۔ غلام کو آقا اور
محتاج کو توکر سمجھ لیا۔ عاجز کو قوی اور مردہ کو زندہ قرار دے لیا
تمہاری کوئی عزت نہیں۔ ہم نہ تمہارا اتباع کریں اور نہ تمہارے
مذہب پر چلیں۔ ہم تو تم سے علیحدہ ہو کر سلامتی کے میل پر
طریق سنت اور ترک بدعت کے میل پر۔ توحید و اخلاص
کے میل پر ترک ریا و نفاق اور مخلوق کو بہ نگاہ عجز و ضعف
و مخلوبیت دیکھنے پر جائیں گے جب تو نے دنیا کے ظالم حاکموں
فرعونوں اور سلاطین و امراء دنیا کو با عظمت سمجھا اور حق تعالیٰ
کو ٹھوٹا اور اس کو منظم نہ سمجھا تو تیرا حکم وہی ہے جو بت پرستوں
کا حکم ہے کہ جس کو تو نے با عظمت سمجھا وہی تیرا بت (اور مہیود)
تجھ پر افسوس۔ ان سورتوں کے بنانے والے (خدا کی پرستش
کر کہ ساری مورتیں تیرے سامنے جھک جائیں گی۔ حق تعالیٰ
کا تقرب چاہ کہ ساری مخلوق تیرا تقرب چاہے گی

عَلَى قَدَرٍ نَعْتَصِفُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَعْظِمُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدَرٍ
حَيْثُ كَانَ لَهُ يُجِيبُكَ خَلْقُهُ ۚ عَلَى قَدَرٍ تَخَوُّفِكَ مِنْهُ
يُخَافُكَ خَلْقُهُ ۚ عَلَى قَدَرٍ احْتِرَامِكَ لِأَوَامِرِهِ
وَنَوَاهِيهِ يَحْتَزُّكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدَرٍ تَقَرُّبِكَ مِنْهُ
يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدَرٍ رِجَالٍ مَتَكَ لَهُ
يَحْزِلُكَ خَلْقُهُ ۚ ذِكْرُ الْمَوْتِ دَوَاءٌ لِمَرَاهِنِ
الشُّغُورِ وَمُقْبِعَةٌ عَلَى رَأْسِهَا ۚ يَقْبِضُ سِتْرِينَ
أَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ لَيْلًا وَنَهَارًا وَافْعَلْتُ
بِذِكْرِي لَهُ ۚ وَقَهَرْتُ لِنَفْسِي بِذِكْرِي لَهُ ۚ
فَبَقِيَ بَعْضُ الْكَلْبَالِي ذِكْرُ الْمَوْتِ وَتَكَلَّمَ
مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ إِلَى السَّحَرَةِ فَكُنْتُ فِي
السَّحَرَةِ فَكُنْتُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَرْبَى وَأَوَّلُ
إِلَهِي أَسْأَلُكَ أَنْ لَا يَقْبِضَ مَلَكُ
الْمَوْتِ رُوحِي وَتَسْأَلُنِي قَبْضَهَا أَنْتَ ۚ
فَهَضَبْتُ عَنْ قُرْآنِي رَجُلًا شَيْخًا عَالِمًا
سَمِعْتُ حَسَنًا ۚ فَدَخَلَ مِنَ الْبَابِ ۚ
فَقُلْتُ لَهُ مَنْ تَكُونُ ۚ فَقَالَ أَنَا مَلَكُ
الْمَوْتِ ۚ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ قَدْ سَأَلْتُ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يَتَوَلَّى بَعْضَ رُوحِي
وَلَا يَقْبِضُهَا أَنْتَ ۚ فَقَالَ وَلَهُ مَا لَكَ
ذَلِكَ ۚ أَيْ ذَنْبِي أَنَا ۚ إِنْ أَنَا
الْأَعْبَدُ مَا مَوْتِي أَوْ مَرِّ بِالرُّوحِ
يَقُومُ رِبَالُ الصَّاطِلَةِ عَلَى قِي ۚ وَ
عَافَنِي وَبَكَى وَبَكَتْ مَعَهُ
ثُمَّ انْتَبَهْتُ

یعنی تو خدا کی عظمت کرے گا اُسی قدر مخلوق تیری عظمت کرے گی۔
جس قدر تو خدا سے محبت رکھے گا اتنا ہی مخلوق تجھ سے محبت
کرے گی۔ جتنا تو خدا سے ڈرے گا اُسی قدر مخلوق تجھ سے ڈرے گی۔
جس قدر تو خدا کے احکام و نواہی کا احترام کرے گا اتنا ہی مخلوق تیرا
احترام کرے گی۔ جتنا تو خدا کا قُرب چاہے گا، اُسی قدر مخلوق تیرا
قُرب چاہے گی۔ اور جس قدر تو خدا کی خدمت کرے گا، اُسی قدر
مخلوق تیری خدمت کرے گی۔ موت کو یاد رکھنا نفس کی بیماریوں کی
دوا اور اس کے سرکھٹنے کے لئے گُزر ہے۔ برسوں میرے اُپر ایسے
گُزرے ہیں کہ میں رات اور دن موت کو یاد کرتا رہا اور اس
یاد کی بدولت مجھ کو فلاح نصیب ہوئی۔ اور اسی یاد کی
بدولت میں نے اپنے نفس کو زیر کیا ہے۔ بعض بعض رات تو
موت کو یاد کرتا اور شروع رات سے آخر شب تک روتا رہا
ہوں۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ میں رو رہا اور یوں عرض
کر رہا تھا کہ یا اہلبائیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری رُوح
ملک الموت قبض نہ کریں اور تُو ہی میری رُوح قبض فرمائے
ناگہاں میری آنکھ جھپک گئی اور میں نے ایک اچھی موڑ
دالے ہوئے شخص کو دیکھا کہ دروازہ سے اندر آیا۔ پس میں
اُس سے پوچھا کہ تُم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ میں
ملک الموت ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو حق تعالیٰ
سے دُعا مانگی تھی کہ میری قبض رُوح کا کام وہی انجام دے
اور تُم قبض نہ کرو۔ انہوں نے کہا اور یہ دُعا تھنے مانگی کیوں؟
آخر میرا قصور کیا ہے؟ میں تو بندہ محکوم ہوں کہ کسی کے
ساتھ نرمی کرنے کا مجھ کو حکم دیا جاتا ہے اور کسی کے ساتھ
سختی کرنے کا۔ اس کے بعد مجھے گلے لگایا اور رونے لگے۔ اور
میں بھی اُن کے ساتھ رونے لگا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

در آنحالیکہ میں روہی رہا تھا۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناگوار وہ قلوب ہیں جن کو حشرِ دنیا نے جلادیا ہو حالانکہ ان کے سینوں نے قرآن جمع کر رکھا ہے۔ وہ بھائی زیادہ ترقی دین دار ہوں، بکثرت قیام و رکوع و سجود کرتے ہوئے ہیں، نیکی کی ترغیب دینے والے اور معصیت سے روکنے والے ہوں کہ احتیاط و تقویٰ نے کسبے ان کے ہاتھوں کو روک رکھا ہو۔ اور ان کی ساری ہمت طلبِ مولیٰ میں مصروف ہو نہیں پر اپنا مال خرچ کیا کر دکھل کو خدا کے پاس انہیں کو دولت نصیب ہوگی (جس سے تم بھی منتفع ہو سکو گے)

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کونسی آگ زیادہ سخت ہے، یعنی آتشِ خوف یا آتشِ شوق؟ آپ نے فرمایا کہ مریدِ طالبِ کمال آتشِ خوف اور مطلوب کے لئے آتشِ شوق۔ یہ اور چیز ہے اور وہ اور چیز ہے۔ اے سائل تو بتا کہ تیرے پاس کونسی آتش ہے؟ اے اسباب پر بھروسہ کرنے والو تم کو نفع پہنچانے والا بھی ایک ہی ہے اور نقصان پہنچانے والا بھی ایک۔ تمہارا بادشاہ بھی ایک اور سلطان بھی ایک اور معبود بھی ایک۔ کیا تم نے سنا نہیں وہ فرماتا ہے ”پس جس کو اُمید ہو اپنے رب سے ملنے کی تو اُس کو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے“ تیرے اور تیرے رب کے درمیان تو (خود ہی پردہ) ہے۔ پس اپنے آپ کو مجھدا کر کہ اس کو دیکھ پاؤ گے۔ اگر کوئی کہے کہ اپنے آپ کو کس طرح مجھدا کر دوں؟ تو میں جواب دے گا کہ نفس کی مخالفت کر کے اس کو مجاہدہ میں ڈال کر اور اس کا کہا ماننے سے اپنے کانوں کو بہرا بنا کر اپنے آپ کو مجھدا کر کہ اس کی خواہشات و لذات اور اس کی رعوتوں میں اُس کا کہنا

وَأَبَا أَرْثَىٰ ۖ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَىٰ عَلَيْهِ
يَقُولُ مَعْنِي ۖ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَحْرَقَهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَقَدْ
كُنْتُ صَدُورَهَا أُنْفِئُ ۖ أَكْثَرُ مِنْ إِخْوَانِ الصَّالِحِينَ
الْمُتَّحِينَ الرَّائِعِينَ السَّاجِدِينَ الْأَمْرِيْنَ بِالْمَعْرُوفِ
النَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ الَّذِينَ تَيَّدَ الْوَرَعُ أَيْدِيَهُمْ عَنِ
الْكَسْبِ وَهُمْ مُطْلَبُ نَهْمٍ عَزَّوَجَلَّ ۖ أَلَيْسَ
أَمْوَالُكُمْ عَلَيْهِمْ فَإِنْ لَّهُمْ عِنْدَ اللَّهِ عِزٌّ وَجَلَّ عِزُّ
رَبِّكَ ۖ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَيْتَانِ أَشَدُّ ۖ نَارُ الْخَوْفِ أَوْ
نَارُ الشَّوْقِ ۖ فَقَالَ نَارُ الْخَوْفِ لِلْمُرِيدِ نَارُ الشَّوْقِ
لِلْمُرَادِ ۖ هَذَا الشَّقِيُّ وَهَذَا الشَّقِيُّ ۖ آيَةُ النَّازِلِينَ
عِنْدَكَ يَا سَائِلُ ۖ يَا مُعْتَمِدُ ۖ عَلَى الْأَسْبَابِ ۖ
نَافِعُكُمْ وَاحِدٌ وَضَارُّكُمْ وَاحِدٌ ۖ
مَلِكُكُمْ وَاحِدٌ سُلْطَانُكُمْ وَاحِدٌ
وَالْهَكْمُ وَاحِدٌ أَمَا تَسْمَعُونَ يَقُولُ
فَمَنْ كَانَ يَرْجُو الْفَقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا ۖ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ
أَنْتَ ۖ فَإِنْ رَأَيْتَ رَأَيْتَ وَقَدْ رَأَيْتَ
قَالَ كَيْفَ أَفَادَ قَرَأْتَ أَيْ ۖ قُلْتُ
لَهُ ۖ فَإِنْ نَسَلَتْ بِأَنْفَاذِهِ
وَالْمُجَاهِدَةِ وَالْطَّارِثِ
عَنِ أَحَابِيثِهَا لَا تَجْمَعُهَا
إِلَى شَهْوَاهَا وَلَا ذَاهِمَا
وَرَعُونَا تَهْتَا

ملوک تیری عظمت کرے گی۔
مخلوق تجھ سے محبت
قدر مخلوق تجھ سے ڈیگی
کرے گا اتنا ہی مخلوق تیرا
ماہ، اسی قدر مخلوق تیرا
ت کرے گا، اسی قدر
کھانا نفس کی بیماریوں کی
۔ برسوں میرے اُپہا ایسے
لو یاد کرتا رہا اور اس
ئی۔ اور اسی یاد کی
۔ بعض بعض رات تو
خوش تب تک روتا رہا
میں رو رہا اور یوں عرض
کرتا ہوں کہ میری رُوح
ہی رُوح قبضِ فرما
نے نے ایک ابھی صریح
سے اندر آیا۔ پس میں
نے جواب دیا کہ میں
میں نے توحق تعالیٰ
نام وہی انجام دے
عائشے مانگی کیوں؟
موم ہوں کہ کسی کے
اور کسی کے ساتھ
یا اور دے لگے۔ اور
بعد میری آنکھ کھل گئی

خَبِيرَيْن تَذِلُّ وَتَنْدَحِي عَنْ وَجْهِ قَلْبِكَ بِصَيْرٍ قُطْعَةٍ
لِحْمٍ مُلَقَّاةٍ بِلا حَرْكََةٍ قَدْ بَ فِيهَا رُوحُ الطَّمَانِينَةِ
إِذَا أَخْرَجَتْ رُوحٌ وَجُودَهَا دَبَّتْ فِيهَا رُوحٌ
طَمَانِينَتُهَا ۖ خَبِيرَتَيْنِ تَوِيهُنِ وَالْقَلْبُ بِتَمَاعَتِ
وَجَلَّ ۖ إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً مُسَاعِدَةً تُفِيحُ
فِيهَا رُوحٌ غَيْرُ الرُّوحِ الْأُولَى ۖ رُوحٌ
الرُّبُوبِيَّةِ رُوحُ الْعَقْلِ ۖ رُوحُ الشُّهُدِيِّ
الْخَلْقِ ۖ رُوحُ الْوُجُودِ بِالْحَقِّ عَمَّةٌ وَجَلَّ ۖ
رُوحُ الطَّمَانِينَةِ إِلَيْهِو وَالنَّفُوسُ عَنْ
غَيْرِهِ ۖ الصَّادِقُ فِي عَمَلِهِ يُوَدِّعُ الشُّيُوءَ
وَيَجُوزُهُمْ ۖ يَشِيرُ إِلَيْهِمْ أَتَعَدُّوا
مَكَامَكُمْ حَتَّى أَمُضِيَ إِلَى الْمَوَاضِعِ
الَّذِي دَلَّكُمْوَنِي عَلَيْهِ ۖ الشُّيُوءُ
بَابٌ فَقُلْ يُحْسِنُ أَنْ تَتَزَمَّ الْبَابَ وَلَا
تَدْخُلَ الدَّارَ ۖ وَيَضْرِبُ اللَّهُ
الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۖ أَمْثَالُ اللَّهِ وَ
رَسُولُهُ ۖ صَلِّ قَوْلُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
فِيهِ أَخْبَرَ ۖ أَسَاسُ الْوُجُودِ إِلَى
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِكَ ۖ أَسَاسُ
الْخَيْرِ كُلِّهِ إِلَيْهِكَ ۖ وَالْإِخْلَاصُ
أَسَاسُ النُّبُوَّةِ ۖ وَالنُّبُوَّةُ
أَسَاسُ الرِّسَالَةِ ۖ وَهُوَ
أَسَاسُ لَوْلَايَةِ وَالْبِدَايَةِ
وَالْعَوْنِيَّةِ وَالْقُطْبِيَّةِ

+

مت مان۔ پس اس وقت وہ جھک جائے گا اور تیرے قلبے
منہ کے سامنے سے ہٹ جائے گا اور قلب کا مقابلہ و مخالفت
نہ کرے گا) وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا مضغہ گوشت بن جائے گا۔
پس اُس میں رُوح طمانیت سرایت کرے گی۔ کیونکہ جب ہستی نفس
کی رُوح نکل جاتی ہے تب اس میں رُوح طمانیت سرایت کرتی
ہے۔ پس اس وقت وہ نفس مطمئنہ اور (قلبک) موافق بن جاتا
ہے تو اس میں پہلی رُوح کے علاوہ ایک اور رُوح بھونکی
جاتی ہے، یعنی ربوبیت کی رُوح۔ عقل کی رُوح، بے رغبتی کی
رُوح۔ وجود مع اللہ کی رُوح۔ اور حق تعالیٰ کے ساتھ قرار
پانے اور دوسروں سے نفرت کرنے کی رُوح۔ جو شخص عمل
میں سچا بن جاتا ہے وہ (بعض مرتبہ میں اپنے) مشائخ کو
الوداع کہہ کر ان سے آگے بڑھ جاتا اور ان کو اشارہ کرتا ہے
کہ آپ حضرات یہیں ٹھہریں تاکہ جس مقام کی آپ حضرات نے
میری رہنمائی فرمائی ہے میں وہاں ہواؤں۔ مشائخ تو دشاہی
در بار کے دروازہ ہیں۔ پس اس میں خوبی ہی کیا ہے کہ تو دروازہ
کو چٹا ہے اور مکان کے اندر داخل نہ ہو۔ حق تعالیٰ لوگوں کے
(سمجھانے کے) لئے مثالیں بیان فرمایا کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے
پیغمبر پر ایمان لاؤ اور جو کچھ پیغمبر نے اطلاق دی ہے
اُس میں اللہ اور اس کے رسول کو سچا سمجھو۔ حق تعالیٰ
تک پہنچنے کی اصل بنیاد ایمان ہی ہے۔ ہر قسم کی تبدیلی کی
اصل بنیاد ایمان ہے، اور اخلاص بنیاد ہے نبوت کی

اور نبوت بنیاد ہے رسالت کی، اور وہی

اخلاص بنیاد ہے ولایت د

بدلیت و غوثیت د

قطبیت کی۔

الْفُتُوحَاتُ

لَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ + إِبْنُ عِيَّازٍ سَرَاهُ
 أَبُوهُ فِي الْمَنَامِ + فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ +
 قَالَ يَا أَبَتِ مَا رَأَيْتُ لِلْعَبْدِ خَيْرًا لَهُ مِنْ رُوحِهِ +
 يَا بَنِيَّ عَلَيْكَ بِاللَّهِ لَا تَسْتَغْلِبْ بَعِيرُكَ + وَلَا دَارُكَ
 دَارُكَ + وَلَا زَنَانُ خَلْقَهُ + وَقَدْ رَفِئَهَا أَفْوَاهُهَا
 الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ كَلَّمُوا بِأَرْزَاقِكَ + أَخْبِرُوا
 مِنْهُ وَالشَّرُّ مِنْهُ + يُرْوَى الْعَبْدُ بِسَمَاءِ
 الْأَفَاقِ + حَتَّى إِذَا غَمَضَ الْعَبْدُ عَيْنَيْهِ
 عَنِ الرَّحْمَى جَاءَ طَيْبُ الْقَرَبِ دَاوِي
 جَرَحَهُ وَطَيْبُ الْحَيِّ رَكْعَةً + وَطَيْبُ
 الشَّقْوَى فَمَتَّهُ + أَلْبِدَايَةُ بِأَلَمِكَ آوِي
 إِذَا كَانَتْ الْجَنَّةُ مُحْفُوفَةً بِأَلَمِكَ كَرِي
 فَكَيْفَ يَكُونُ قُرْبُ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ +
 أَلَمْ يَكُنْ مِنْ عَامِلِ الْمَلَائِكَةِ فِي قُرْبَى
 الدُّنْيَا + إِذَا صَادَرَ الشَّرُّ سَمَاءَ
 وَالْقَلْبُ أَرْضًا + يُطْعِمُ الْقَلْبَ
 مِنْ سَوْدِ سَمَاءِ الشَّرِّ +
 إِذَا شَاءَ جَمَعَ
 بَيْنَهُمَا + ثُمَّ رَأَى
 رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ
 قَرِيبًا وَمَدِيدَةً
 كَانَتْ

ملفوظات

جب علی بن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہو گئی تو ان کے والد (فضیل بن عیاض) نے ان کو خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آبا جان میں نے بندہ کے لیے پروردگار سے بہتر (شفیع و محسن) کوئی بھی نہیں دیکھا۔ صاحبزادہ بس غذا کو تھام اور بحر اس کے کسی چیز میں بھی مشغول نہ ہو دُنیا اس کا گھر ہے اور ہر قسم کا رزق اُسی کا پبیدا کیا ہوا ہے کہ ہر ایک کی روزی اس نے مقدر فرمادی ہے۔ فرشتے تیرے رزق پر تعینات ہیں۔ خیر بھی اسی کی طرف سے ہے اور شر بھی اسی کی طرف سے ہے۔ بندے پر مصیبتوں کے تیرے برستے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تیرا ہی کی طرف سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیتا (اور اپنے آپ کو نشانہ بنانے سے گھبرانا چھوڑ بیٹھتا) ہے تو طیب قریب آتا اور اس کے زخموں پر دوا لگاتا ہے اور طیب محبت اس کو اٹھایا اور طیب شوق اس کو سینہ سے لگایا ہے۔ ابتداء تکلیفوں ہی کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جب جنت ہی کا تکلیفوں سے احاطہ کیا گیا ہے کہ تکلیفیں جیسے بغیر کوئی جنت میں نہیں جاسکتا، تو قرب حق کا تو پوچھنا ہی کیا؟ بندہ مومن دُنیا کی بستی میں شاہی کارندہ ہے ذکر آقا کے حکم کی بموجب عمل اور تحصیل تنقیص کرتا رہتا ہے جب باطن آسان بن جائے اور قلب زمین بن جائے تب آسمان باطن کا بچا کچا طعام قلب کو کھانا نصیب ہوتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے تو دونوں کو یک جا جمع بھی کر دیتا ہے۔ اس کے بعد حضرت محبوب جانی نے پاس ہی نگاہ ڈالی اور اس طرح ہاتھ بڑھاتے گویا

يَعْلَمُونَ كَيْفًا ۚ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ اذْهَبُوا ۖ إِنَّا
 فِي قَوْلِ الْحَالِ ۚ فِي قَوْلِهِ مِنَ الْحَيَاةِ ۚ الْيَوْمَ ۖ إِنَّا
 آخِرُ مَا أَنَا صَغِيرٌ ۚ رَأَيْتُ ابْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقَالَ يَا بَنِي صَحَّتْ لِسَنِي ۚ أَوْ حَشَۃٌ لَا بُدَّ مِنْهَا ۚ
 إِذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ فَطَعَكَ كُلَّ مُوَاصِلٍ وَكَلْبَرٍ
 كُلِّ فِي يَبِيۡطٍ ۚ فَاجْهَرْهُمْ قَبْلَ هَجْرِهِمْ ۚ وَاطْلُعْهُمْ ۚ فَيَكُونُ
 الْقَبْرُ طَرِيقًا إِلَى الْحَيَاةِ ۚ هَلْ لَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمُوتَ
 مِنْ عَنكَ وَعَنْهُمْ ۚ وَقَدْ حَيَّتْ بِهِ ۚ تَصِيرُ
 كَالْمَيِّتِ ۚ وَيَدُ السَّابِقَةِ ثَلَاثَةٌ ۚ وَتَقْلِبُهُ ۚ
 يَا خُلْدُ قِسْمٌ مِنْ قِسْمِهِ ۚ إِذَا تَحَرَّ هَذَا
 جَاءَتِ الْحَيَاةُ بِقُرْبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَالْعِلْمُ بِهِ ۚ يَكْتَسِبُ هَذَا الظَّاهِرُ ۚ لَا
 يُبَالِي قَامَتِ الْقِيَامَةُ أَوْ كَلِمَةُ تَقَرُّ ۚ خُلْدُ
 الْمَوْتُ أَوْ لَمْ يَخْلُ ۚ عِنْدَهُ شُغْلٌ وَصِلُ
 إِلَى الْحَيَاةِ ۚ وَأَمَّا الْأَحْكَامُ فَبِحَقِّ مَحْفُوظَةٍ
 مَحْفُوظَةٍ ۚ يُبْحَثَانِ مَنْ سَلَّ كَرُ
 بِالْحَكْمِ وَفَصَحَّ كَرُ بِالْعِلْمِ ۚ يَتَلَكَّسُ
 أَحَدُ كَرُ بِرَبِّ الصَّلَاةِ ۚ رَدَّةٌ
 وَصُوفٌ وَهُوَ عِنْدَ نَاكَافٍ ۚ
 قَدْ يَأْكُلُ الْعَبْدُ مِنْ كَسْبِهِ
 وَيَقْوَى إِيْمَانُهُ ۚ فَيَحْرِمُ
 عَلَيْهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ
 كَسْبِهِ ۚ

کسی چیز کو اپنی چھاتی سے لگایا جاتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ
 اے اہل مجلس! میں (ان حرکتوں میں) مسدود سمجھو۔ ہم آج حال
 اور حیات کی قید میں گونگے اور بہرے بنے ہوئے ہیں کہ کچھ بیان نہیں
 کر سکتے، اس وقت میں نے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی زیارت
 کی وہ فرما رہے تھے کہ اے صاحبزادہ! تو نے میری طروت انتساب
 کو صحیح کر دکھایا (اور میرا خلف سعید ثابت ہوا)۔

(سلوک میں) وحشت کا ہونا لازمی ہے۔ جب تم کو موت آئے گی تو
 ہر جرحے ہونے کو توڑ دیگی اور ہر یگانہ کو تجھ سے بیگانہ بنا دیگی۔ اندھا
 جُذائی سے قبل ہی تو ان کو چھوڑ دے اور تعلقات قطع کر کے کہ قرح خدا
 کی طرف کا.... راستہ اور دلیر بن جائے۔ مرنے سے پہلے مرحا۔
 اپنے آپ سے اور ساری مخلوق سے مرحا کہ خدا کے ساتھ زندگی نصیب
 ہو جائے گی۔ تجھ کو چاہیے کہ مردہ کی مثل ہو جائے اور دست تقدیر
 تجھ کو نوالے کھلائے اور کروٹیں دے کہ اپنا مقسوم بلا قصد ارادہ یا
 کرے۔ جب یہ حالت کا بل ہو جائے گی تب قرب حق اور علم باللہ
 کی زندگی نصیب ہوگی۔ یہ طاہر روح دہر قسم کے فکر سے یکسو اور ہلک
 ہو جائیگا۔ اس کو پروا بھی نہ ہوگی کہ قیامت آئے نہ آئے اور موت پیدا
 کی جائے یا نہ کی جائے۔ پس اس کو وصال الہی کا مشغلہ ہوگا۔ ہاں البتہ
 احکام شریعت بدستور محفوظ ہیں گے کہ اس میں سر مو کو تا ہی نہ ہوگی
 پاک ذات ہے جس نے حکم شرعی سے تم کو ڈھانپا اور علم سے تم کو کھول دیا
 تم میں بعض لوگ نیلے رنگ اور صوف کے کپڑوں سے نیکو کاروں کی
 صورت بنائے ہوئے ہیں، حالانکہ وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں بندہ
 اپنی محنت سے کم کر کھانا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا
 ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ پس اب کم کر کھانا اس پر حرام

لے یعنی احکام شریعت سبکے عام کئے کہ اولیاء و انبیاء بھی ان کے پابند ہیں اور منافقین و ریاکار بھی اس پر عمل رہے ہیں مگر علم الہی میں سبکے ہرے کھل گئے کہ
 جو شخص میں دھنص لکھے ہوئے ہیں اور جو بظاہر مسلمان ہیں مگر ان کا خاتمہ کفر ہو جاتا ہے وہ کافر کچھ ہوئے ہیں۔ ۱۲ منہ

اس کے بعد فرمایا کہ
معدودہ سمجھو۔ ہم آج حال
میں ہیں کہ کچھ میان ہیں
علیہ السلام کی زیارت
میری طرف انتساب
نہ ہوا۔

بہتر کو موت آئے گی تو
مے بیگانہ بنا دیگی۔ ہندائی
ت قطع کر کے کہ قبر خدا
نئے۔ مرنے سے پہلے مرحلہ
اکے ساتھ زندگی نصیب
مے اور دست تقدیر
تقسیم بلا قصد ارادہ یا
قرب حق اور علم باللہ
کے فکر سے یکسو اور ایک
نئے آئے اور موت پیدا
مستقل ہوگا۔ ہاں البتہ
میں سر مو کو تا ہی نہ ہوگا
پا اور علم سے تم کو کھول دیا
سے نیکو کاروں کی
مے نزدیک کا فریں ہند
تک کہ اس کا
کھانا اس پر حرام
میں سب کے ہرے کھائے کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ خُذْ زَيْنَ الْكَافِرِينَ ۖ خُذْ مِنْ خُزَائِنِ
الْغَيْبِ ۖ قَالَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّ عُمَارُ بْنُ
مُحَمَّدٍ النَّبِيَّ مَا اسْتَطَاعَهُمْ أَكْثَرُ زَوَامِنَ تَدَارُكَ الْوُجُوهِ
وَأَذْرَاءَ وَالْقَوَاعِدَ وَمَا وَرَاءَهَا ۖ أَذْكَرُ وَأَلْخَرَهُ
يُحْيِيهَا أَوْ عَنْ إِيَّهَا تَعَرَّ عُمَارُ بْنُ النَّبِيِّ بِالسَّغْلِ
عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَهَارَةِ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَ
لَمَّا هَدَى الْقُلُوبِ وَخَارِبَةِ الشَّيَاطِينِ ۖ تَحَرَّوْا
عَنِ الْغُلَاظِ وَالْقَطْعِ وَالْيَدِ ۖ أَلْتَوَيْعِدُ إِعْدَامَ الْفَلَاحِ
الْمُتَوَكِّلِ مِنَ الْكُلِّ ۖ وَتَقْلَابِ طَبْعِكَ إِلَى طَبْعِ
الْمَلَائِكَةِ ۖ ثُمَّ قَنَائِدُ ۖ عَنْ طَبْعِ الْمَلَائِكَةِ
الْمُتَوَكِّلِ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَسْقِيكَ مَا يَسْقِيكَ وَ
يُغْنِيكَ بِأَعْمَالِكَ عِنْدَهُ ۖ زِيَادَةً عَلَى أَعْمَالِ الْكَافِرِينَ
الْأَسْلَامُ ظَاهِرٌ وَالْإِيمَانُ قَوْدٌ ۖ ثُمَّ الْمَعْرِفَةُ
وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ذَلِكَ ۖ ثُمَّ الْوُجُودُ بِاللَّهِ
تَعَالَى ۖ لَمَّا كَانَ وَجُودُكَ بِهِ كَانَ كَلْمُكَ لَهُ ۖ
أَلْتَوَيْعِدُ يَا كُلُّ مَنْ كَسِبَهُ وَسَلَمَهُ وَتَبَلَّغَهُ
أَقْدَامُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَمَّا كَانَ أَعْيُنُ أَكَلِ
مِنْ مَوَاطِنِهِ وَتَرَاهُ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَتَكَلَّمُ عَلَيْهِ مِنَ
الْقَلْبِ إِلَّا قَوْلٌ ۖ لَوْ تَقَدَّرَ فِي
دَحْلَةٍ أَلْفَ عَاجِرٍ كَانَتْ
كَلْبَةً مُتَعَلِّقًا بِاللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۖ بِالْمِطْلَ
رَحِمَكَ
اللَّهُ

کر دیا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تمکوین کا خزانہ کھول
اور علم کے خزانے لے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ "جہاں تک ہو سکے دنیا کے افکار سے فارغ
رہو۔ مرنا اور مرنے کے بعد کے واقعات کا۔ پہل صراط کا اور پہل صراط
کے بعد والے حالات کا دھیان زیادہ رکھو۔ آخرت اور اس کی
لذت و تکلیف کو یاد کرو اور دنیا سے فارغ رہو۔ اللہ کے ساتھ
مشغول ہو کر قلوب و باطن کی پاکی میں اور نفوس کے مجاہدہ میں
اور شیاطین کے ساتھ جنگ و جدال میں لگ کر فاعل خدا کے
بن جاؤ اور اسی کے مجدد ہو۔ اصل توحید یہ ہے کہ مخلوقات کو
معدوم سمجھو۔ سب سے باہر نکل جائے اور طبیعت بدل کر
فرشتوں کی سی بن جائے (کہ معصیت صادر ہی نہ ہو سکے) اس کے
بعد فرشتوں کی طبیعت سے بھی فانییت حاصل ہو اور اپنے رب
کے ساتھ لاحق ہونا نصیب ہو جائے۔ اس وقت وہ تجھ کو
پلائے جو کچھ بھی پلائے، اور ظاہری اعمال سے زائد قلبی اعمال
کے ساتھ) تجھ کو مخصوص کیا جائے۔ اسلام ظاہری (اقرار کلمہ
توحید) کا نام ہے، ایمان اس کے قوی ہونے کا نام ہے، پھر اس کے
بعد معرفت الہی کا درجہ ہے اور پھر اللہ کے ساتھ ہستی کا پس جبکہ
بہرہ قی اللہ کے ساتھ ہوگی تب تو سر تا پا اسی کا بن جائے گا۔ مؤمن ہی کمالی
اور صہب عاشق کے ذریعہ سے کھاتا ہے، اور مانا ہے کہ یہ (سبب اور
معدی سبب) اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب قوی الایمان بن جاتا ہے
تو توکل کے ذریعہ سے کھاتا ہے، اور اس کو بھی اللہ ہی کی طرف سے
سمجھتا ہے اور پہلے خیال سے میری مقبرہ ملی واقع نہیں ہوتی،
اگر وہ ہزار برس دہلی میں بیٹھا ہے (کہ دوری پہنچنے کی منظر ہر
کوئی صورت ہی نہ ہو) تب بھی اس کا قلب حق تعالیٰ ہی
کے ساتھ والہستہ رہے گا نصیحت مان لے خدا تجھ پر رحم کرے

يَا أَيُّهَا رَجُلُ تَلَقَّاهُ ۖ وَأَنْتَ تُعَارِضُهُ فِي
قَضَائِهِ وَقُدْرِهِ ۖ لَا تُعَارِضْ وَلَا تُجَاوِلْ
عَنْ يَمِينِ عَارِضِ رَبِّهِ عَنْ وَجْهِ رَحْمَةِ
الْخَلْقِ ۖ يَخْلُقُ خَلْقًا ثُمَّ يُعِيدُ مِثْلَهُ ۖ
يَحْيَاهُ مِنْ دِيُونِ السَّبُوحَةِ ۖ أَمَّا تَبْ
وَأَمَّا عَامٌ مَعَهُ وَلَا ۖ ثُمَّ أَحْيَاهُ وَ
رَدَّ عَلَيْهِ أَحْوَالَهُ ۖ اجْعَلِ الرَّسْمَ
وَدَابَّ لِسَانِكَ وَالْإِعْرَافَ دَابَّ
فَلْيَكِ وَالسُّكُونَ دَابَّ سِرِّكَ ۖ
الَّذِي كَرَّبَ أَوَّلًا بِالسَّانِ ثُمَّ يَتَعَلَّى
إِلَى الْقَلْبِ جَاءَ الْحُبُّ وَالشَّوْقُ
تَعَدَّى إِلَى اللِّسَانِ ۖ صَحِبْتُ
مَعَهُ نَحْوَ مَا نَأَيْتَ بَيَانِ سِرِّ
وَاحِدٍ مَعَهُ ۖ يَأْكُلُونَ مِنَ
الطَّيِّبَاتِ وَلَا يُطْعَمُونَ لِقَمَةً
تَأْكُلُهَا ۖ دَعَا غَيْرَكَ يَسْتَبِغُ وَجْهَهُ
أَنْتَ ۖ يَعْرِضُ غَيْرَكَ وَتَنْزِلُ
أَنْتَ ۖ يَسْتَعْفِي غَيْرَكَ وَتَقْصُرُ
أَنْتَ ۖ إِنَّمَا أُرِيكُمْ وَ
أَهْدِيكُمْ وَأُعَلِّمُكُمْ
لِذَلِكَ ۖ الْيَوْمَ قَطَعْتُ
بِأَكْمَرِهِ تَنْفَعُونِي وَلَا
تَضُرُّونِي وَلَا تُرِيدُونَ
فِي رِزْقِي

تو خدا سے کیا منہ لے کر ملیگا حالانکہ اس کی قضاء و قدر کے متعلق
تو اس سے معارضہ کر رہا ہے (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا)
نہ جھگڑا کر اور نہ مقابلہ۔ عزیز علیہ السلام نے (مردہ بستی کے
از سر نو) پیدا کرنے کے متعلق (صورۃ) معارضہ کیا تھا
(کہ ایک مخلوق پیدا فرماتا ہے اور پھر اس کو نابینا کر دیتا ہے
خدا جانے اس میں کیا مصلحت ہے) توحی تعالیٰ نے جسٹ
نبوت سے ان کا نام کاٹ دیا اور معزول بنا کر تنہا رہا
مردہ بنائے رکھا (کہ اس زمانہ میں کوئی کار نبوت انجام نہ
دے سکے) اس کے بعد (خطا معاف فرما کر) ان کو زندہ کیا،
اور احوال سابقہ ان کو واپس دیئے۔ استغفار کو اپنی زبان کی
عادت قرار دے، اور (گستاخوں کے) اقرار کو اپنے قلب کی
عادت بنا اور سکون کو اپنے باطن کی عادت۔ ذکر اول زبان
سے ہوا کرتا ہے اس کے بعد قلب کی طرف پہنچتا ہے، پھر
محبت اور شوق آتا اور زبان پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ میں ایسے
مشائخ کی صحبتوں میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کے
دانت کی بھی سپیدی نہیں دیکھی (کیونکہ کسی نے مسکرا کر مجھے
بات ہی نہیں کی) وہ خود نفیس غذا میں کھا یا کرتے اور مجھ کو
ایک نوالہ بھی نہ دیتے تھے (بایں ہمہ میری طبیعت میں
ان کی طرف سے بدگمانی یا ملال کا مطلق اثر نہیں آتا تھا)
صاحبو! ادب حاصل کرو۔ دوسرے کو چھوڑ کہ پیٹ بھرے
مگر تو بھوکا ہی رہا کر در نہ دوسرے عزت پائیں گے اور تو ذلت
پائے گا۔ دوسرے تو نگران حائیں گے اور تو مفلس ہی رہے گا۔
اسی دن کے لئے میں تمہاری تربیت کرتا، تم کو تہذیب سکھاتا اور
تم کو پڑھانا لکھانا ہوں، مجھے اس کا یقین حاصل ہو چکا ہے کہ نہ
تم مجھ کو نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور نہ میرے رزق میں

لَا تَقْضُونَ مِنْهُ ذِكْرًا ۚ بَعْدَ ذَلِكَ تَخَلَّكْتُ عَلَيْكُمْ ۚ
 أَخْلَكْتُ لَهَذَا أَتَانِي الْفُكَارُ وَالْفَقَارُ ۚ أَكُلُ
 السَّمَوَاتِ يُقْسِي الْقَلْبَ وَيَقْبِلُ السَّرَّ وَيُرِيْلُ
 الْفِطْنَةَ وَيَكْثُرُ النَّوْمَ وَالْغَفْلَةَ وَيَقْوِي الْحَوْصَ
 وَيَقُولُ الْأَمَلُ ۚ يَا مَسْجُومًا فِي سَجْنٍ هَوَا
 يَا عَيْدَ الْحُلِيِّ ۚ يَا جَاهِلًا بِعَاقِبَةِ أَمْرٍ ۚ يَا
 جَاهِلًا بِالْحُلِيِّ وَالْحَيِّ عَنَّا وَجَلَّ وَ مَا عَلَيْهِ
 وَلَهُ ۚ إِنَّ لَمْ تَعْقِلْ مَا عَقِلَ ۚ ذَكَرْتُ الْمَوْتَ
 فَإِنَّ ذِكْرَكَ مُفْتَحٌ كُلِّ خَيْرٍ وَسَلَامَةٌ ۚ
 إِذَا ذَكَرْتَ الْمَوْتَ انْقَطَعَ عَنْكَ الْفُضُولُ
 إِذَا ضَعُفَ حِرْصُكَ وَقَلَّ أَمَلُكَ اسْتَوْدَعَكَ
 قُوَّةُ أُمُورِكَ كُلُّهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ يَا عَلَامَ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى
 تَعْتَرِفَ بِنِعْمِهِ ۚ وَالنِّعْمُ تَعْرِفُكَ فِي
 تَوْحِيدِهِ ۚ ثُمَّ تَعْرِفُهُ فِي تَوْحِيدِهِ عَنْ
 قُوَّةِ غَيْرِهِ ۚ كَيْفَ يُحِبُّ مَنْ يَشْكُرُ أَمْرَهُ
 وَيَنْظُرُ ۚ وَيُحَادِّثُ ۚ أَحَبُّ وَالشُّوقُ
 وَالْغُرْبُ مِنْهُ لَا يَنْتَبِهُ مِمَّ هَذَا إِذَا
 صَحَّتِ الْمَحَبَّةُ فَلَا الْمَرْءُ عِنْدَ مَحَبَّتِهِ
 إِلَّا قَدَارٌ ۚ إِذَا تَمَكَّنَتِ الْمَحَبَّةُ
 انْقَطَعَتِ الْمَعَارَضَةُ وَالنُّعْمَةُ ۚ
 كُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُو فَإِنَّ الْقَبْرَ ۚ
 أَنْتَ فِي سَفَرٍ إِلَى الْقَبْرِ ۚ قَالَ
 بَعْضُهُمُ الْغَارُوتُ يَشْعُلُهُ
 مَعْرُوفُهُ

ذرہ برابر زیادتی کر سکتے ہونے کی۔ اس کے بعد میں نے وعظ کیا
 شروع کیا ہے۔ یہ مضمون مجھ کو اُس وقت نصیب ہو چکا تھا
 جبکہ میں بنوں اور جنگلوں میں تھا (اور آبادی میں آکر مسب پر
 بیٹھنے کا وقت بھی نہ آیا تھا) خواہشات کے موافق کھانا دل کو
 سخت بنا دیتا ہے اور باطن کو قید کر لیتا اور ذکاوت زائل کر دیتا
 اور نیند اور غفلت کو بڑھا دیتا اور حرص کو قوی اور آرزوؤں کو
 دراز کر دیتا کرتا ہے۔ اے اپنی خواہش نفس کے جیل خانہ کے
 قیدی، اے بندہ مخلوق اے اپنے انجام سے بے خبر اور طے
 خالق و مخلوق اور اپنے نفع نقصان سے ناواقف۔ اگر تو سمجھا نہیں ہے
 تو اب سمجھ لے موت کو یاد رکھ، کہ موت کا یاد رکھنا ہر خوبی اور
 سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد رکھے گا تو فضولیات
 تجھ سے دور ہو جائیں گی۔ جب تیری حرص کمزور اور آرزو کم
 ہو جائے گی تب تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر اپنے سائے
 کام حق تعالیٰ کے حوالہ کر دے گا (کہ اللہ بس باقی ہوس) صَاحِبُ
 تجھ کو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی، یہاں تک کہ تو اس کی نعمتوں کا
 اقرار کرے اور نعمتیں تجھ کو توحید میں غرق کر دیں پھر اس کے
 بعد دوسروں کی طرف نظر جانے سے تو اس کی توحید میں فنا ہو جائے
 کس طرح محب بن سکتا ہے وہ شخص جو اس کا شکوہ کرے اور اس
 (تضا و قدر کے متعلق) مناظرہ و مباحثہ کرتا ہے۔ محبت و شوق اور
 اس کا قرب ان باتوں کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔ جب محبت
 صحیح ہو جاتی ہے تو قضا، و قدر کے نزول کے وقت مطلق تکلیف
 باقی نہیں رہا کرتی۔ جب محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو معارضہ اور
 ہمت مرتفع ہو جاتا ہے۔ جو قدم تیرا بڑھ رہا ہے سو قبر
 کی طرف بڑھ رہا ہے، کیونکہ تو قبر کی طرف سفر کرنے میں ضرور
 ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ عارف کو وہ ذات جس کی معرفت اگر

نکد اس کی تضاد و قدر کے متعلق
 کیوں کیا اور ایسا کیوں کیا
 سلام نے (مردہ بستی کے
 (صورۃ) معارضہ کیا تھا
 پھر اس کو نا پختہ کر دیتا ہے
 (توحق تعالیٰ نے جس
 عزول بنا کر تنویر جس
 کوئی کار نبوت انجیام
 فرما کر) ان کو زندہ کیا
 استغفار کو اپنی زبان کی
 اقرار کو اپنے قلب کی
 عادت۔ ذکر ازل زبان
 طرف پہنچتا ہے، پھر
 ہونے لگتا ہے میں ایسے
 میں سے کسی ایک کے
 کیونکہ کسی نے مسکرا کر
 میں کھایا کرتے اور مجھ کو
 ہمہ میری طبیعت میں
 طلق اثر نہیں آتا تھا
 کے کو چھوڑ کہ بیٹ بھرے
 زنت پائیں گے اور تولد
 اور تو مفلس ہی رہے گا۔
 با، تم کو تہذیب سکھاتا اور
 حاصل ہو چکا ہے کہ
 اور نہ میکر رزق میں

عَنِ الْقَبُولِ وَالرَّحْمَةِ وَالْحَمْدِ وَاللَّحْمَدُ
 زَاكِيَتِ النَّفْسُ صَارَ مَكَانَهَا أَمْرًا لِلَّهِ ۚ وَ
 إِذَا زَاكِيَتِ الدُّنْيَا صَارَ مَكَانَهَا الْآخِرَةُ ۚ
 وَإِذَا زَاكِيَتِ الْآخِرَةُ صَارَ مَكَانَهَا قَرْبُ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ يَسْتَأْنِسُ بِقُرْبِهِ وَ
 يَرْتَأْسُ الْيَوْمَ ۚ الصَّلَاةُ تَقْطَعُ بِكَ
 نِصْفَ الظُّلُمَاتِ ۚ وَالصُّومُ يُقِيمُكَ عَلَى
 الْبَيَا ۚ وَالصَّدَقَةُ تُدْخِلُكَ إِلَى
 الدَّارِ ۚ هَلْكَ قَالَ بَعْضُ السَّائِغِ
 وَاسْتَوْتُوا عَلَى قِطْعِ الظُّرَيْقِ إِلَى
 اللَّهِ بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ سَأَلَكَ
 لَيْسَ وَأَوْحَدَ تَأَمَّلْ وَأَعْرِضْ تَأَمَّلْ
 حِفْظُ الْحُكْمِ نَفَقَ سَاءَ يُوسَفَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَسْرَارِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ
 وَلِكِنَّ الْحُكْمَ يَدْرِي الْوَلِي ۚ
 مُسْتَعِدُّ بِهِ لِشَلَا يُبْدَى ۚ قَدْ
 يَزْهَدُ بِالرَّحْمَةِ شَفْلَا بِالْمَوْجِ
 وَيُقَلِّمُ الرَّحْمَةَ عَنْهُ لَسَلَا
 يَفْتَنُونَ رَهًا ۚ كَأَوَّادَ شَكْلُهُ
 بِهِ قَرَأَ بِهِ إِلَيْهِ وَ
 وَطَمَ فِي يَدِهِ الْكَلْبُوتِ
 كَلَامِي مِنْ لَوْدَاكُم
 بَعْدَ عَدَمِ
 رُوِيَ عَنْ
 رَأَاكُمْ

حاصل ہوئی ہے۔ مخلوق میں مقبولیت و مردودیت اور مدح و ذم
 کے (فکر و خیال) سے بے خبر نہادیا کرتی ہے۔ جبکہ نفس دور ہوتا
 ہے تو امر حق اس کی جگہ آجاتا ہے (کہ پہلے نفس کی تعمیل
 تھی تو اب خدا کے حکم کا امتثال ہے) اور جبکہ دنیا (کی
 محبت) مٹ جاتی ہے تو اس کی جگہ آخرت آجاتی ہے، اور جبکہ
 آخرت (کی محبت بھی) جاتی رہتی ہے تو اس کی جگہ قُرب حق
 آجاتا ہے کہ اسی کے قُرب سے اُنس حاصل ہوتا ہے اور اسی سے
 راحت ملتی ہے۔ نماز تجھ کو (سلوک کا) آدھا راستہ ملے کر ایٹگی
 اور روزہ (نصف باقی طے کر کے شاہی) دروازہ پر لاکھٹا کر مجھا۔
 اور صدقہ تجھ کو مکان کے اندر داخل کر دے گا۔ بعض مشائخ
 نے اسی طرح کہا ہے۔ اللہ کا راستہ طے کرنے میں صبر اور
 نماز سے اعانت حاصل کرو۔ سالک کی تنہائی و مسافرت بھی
 کیا قابلِ حسرت ہے کہ کوئی اس کا ہم سفر نہ ہو۔ اگر شریعت کا
 پاس لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کا پہلا (جس کو بن لاین
 کی خورجی میں جیل کر کے چھپایا گیا تھا) بولتا اللہ تمہارے راز اند
 کرتوت سبک ظاہر کر دیتا۔ مگر شریعت علم الہی کے ماتحت ہے
 اور اس کی پناہ پکڑے ہوئے ہے تاکہ وہ ظاہر نہ ہو جائے (لہذا
 حکیم تقدیر ہمارے ان پر سٹ کے اعمال اُس وقت مخفی رہے)
 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منعم کے ساتھ مشغولیت کے سبب
 نعمت کی طرف سے بے رغبتی ظاہر ہوتی ہے، اور نعمت کو اُنس
 لے لیتا جاتا ہے، کہ منہا و نعمت کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے
 پس جبکہ منعم کے ساتھ مشغولیت ہر وقت کی ہو جاتی ہے تو اب
 اس کو اپنے قریب فرمانا اور تمکین اس کے ہاتھ میں عطا
 فرمادیتا ہے (کہ عالم میں تصرف کرے) میرا وعظ تم سے پشت
 پھیر لینے اور تنہائی طرف سے نظر ہٹا لینے کے بعد ہے اور

وَاللَّيْلُ جَاوَزَتْ دُنْيَاكُمْ وَجَاوَزَتْ الْخَيْرَةَ، نَظَرْتُ
 إِلَيْكُمْ فَكَيْفَ رَأَيْتُمْ لَا تَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَلَا تَعْمَلُونَ
 فِيهِ إِلَّا تَتَصَرَّفُونَ فِيكُمْ، لَا تَقْرَأُونَ إِلَّا بَعْدَ
 أَنْ يَرَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ، وَأَمَّا الدُّنْيَا فَمَرَّ أَيْتُهَا قَدْ نَبِيَّةٌ رَأَيْتُكَ
 وَاهِبَةً قَاتِلَةً خَادِعَةً، فَأَقْبْتُ مِنَ السُّكُونِ
 إِلَيْهَا وَالْوُفُوفِ مَعَهَا لِسُرْعَةِ ذَهَابِهَا، وَأَمَّا
 الْخَيْرَةُ فَوَقَفْتُ عَنْهَا سَاعَةً نَظَرْتُ
 فِي أَمْرِهَا، فَظَهَرَ عِنْدِي عَيْنُهَا وَهُوَ كَوْنُهَا
 مُحَدَّثَةٌ مُشْرُوكَةٌ، وَرَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ
 أَعْلَنَ فِيهَا شَهْوَةَ النَّفْسِ وَمَا تَلَدُّ بِهَا
 الْأَعْيُنُ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَفِيهَا
 مَا تَشْتَهُيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَدُّ الْأَعْيُنُ،
 قُلْتُ: فَإِنَّ شَهْوَةَ الْقَلْبِ، فَأَعْرَضْتُ
 عَنْهَا إِلَى مَوْلَاهَا وَبَارِيهَا وَخَالِقِهَا
 وَالْمُخْبِرِ لَهَا، إِذَا لَقِيَ الْعَبْدُ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، جَعَلَ لَهَا مِنَ
 الْجَهْلِ عِلْمًا وَمِنَ الْبُعْدِ قُرْبًا وَمِنَ
 الصَّمْتِ ذِكْرًا وَمِنَ الْوَحْشَةِ أُنْسًا
 وَمِنَ الظُّلُمِ نُورًا، إِنْ قَرَعْتُمْ
 رَبِّي يَا نَفْسُ وَيَا هَوَىٰ وَيَا طَبْعُ
 وَيَا أَرَادَةَ، يَا تَزْوِجِي وَتَقْطِيعِ
 التَّحْلِيلِ وَالسُّكُونِ إِلَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكِ
 رُؤْيَا الْخَلْقِ

اسی لئے میں تمہاری دنیا سے اور نیز آخرت سے آگے بڑھ گیا
 (اور طالبِ مولیٰ بن گیا) ہوں۔ میں نے تمہاری حالت میں غور
 کیا۔ پس سمجھ لیا کہ تمہارے ہاتھوں میں نقصان یا نفع اور دنیا
 یا نہ دنیا کچھ بھی نہیں ہے۔ پس اللہ ہی تمہارے اندر تصرف فرماتے
 والا ہے کہ حق تعالیٰ کے نقصان پہنچائے، بغیر تم کچھ بھی نقصان
 نہیں پہنچا سکتے۔ لہذا میں نے اللہ پاک کی طرف رجوع کیا
 اب رہی دنیا سوا اس کو میں نے پایا کہ وہ فنا ہونے والی، اور
 مٹ جانے والی، ہلاک کرنے والی اور متحار ہے۔ لہذا اس کے
 جلد فنا ہو جانے کی وجہ سے اس پر دل ٹھہرانا اور اس کے ساتھ
 قرار پکڑنا مجھ کو مکروہ معلوم ہوا۔ اب رہی آخرت سوا اس کے
 پاس ضروری دیر میں نے توقف کیا اور اس کی حالت میں غور کیا تو
 اس کا محیب بھی مجھ پر ظاہر ہو گیا، اور وہ یہ کہ وہ بھی عدم کے بعد
 وجود میں آئی، اور (حادث ہونے میں دنیا کی) شریک ہے۔ نیز میں نے
 دیکھا کہ حق تعالیٰ نے اس کے اندر نفس کی خواہشات اور وہ چیزیں
 ہتیا فرمائی ہیں جن سے آنکھوں کو لذت حاصل ہو، چنانچہ حق تعالیٰ
 کا ارشاد ہے کہ ”جنت میں وہ چیزیں ہوں گی جن کی نفس خواہش کیا کرتے
 اور جن سے آنکھیں لذت پایا کرتی ہیں۔“ پس میں نے کہا کہ جس چیز پر کو
 قلب چاہتا ہے وہ کہاں ہے؟ لہذا میں اس سے منہ پھیر کر
 اس کے خالق و موجد اور اس کے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہوا۔
 جب بندہ خدا سے ڈرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو جہل کی جگہ علم اور بُعد
 کی جگہ قرب، اور سکوت کی جگہ ذکر، اور وحشت کی جگہ انس اور تاریکی
 کی جگہ روشنی عطا فرمادیتا ہے۔ اے نفس اور اے خواہش نفس اور
 اے طبیعت! اور اے ارادہ! (اچھی طرح سن لو) اگر تم خدا کو کیسا
 سمجھنے اور مخلوقات سے تعلق قطع کرنے اور حق تعالیٰ کے ساتھ
 قرار پکڑنے اور مخلوق سے نظر اٹھا لینے پر قناعت کرو کہ حق تعالیٰ پر

مردودیت اور مدح و ثناء
 ہے۔ جب نفس دور رہتا
 پہلے نفس کی تمیل
 اور جب دنیا کی
 ت آجاتی ہے، اور جب
 اس کی جگہ قرب حق
 ہوتا ہے اور اسی سے
 دھاراستہ لے کر ایلی
 بازہ پر لاکھٹا کر جی
 دے گا۔ بعض مشائخ
 کرنے میں صبر اور
 تنہائی و مسافرت بھی
 نہیں۔ اگر شریعت کا
 پہلو (جس کو بن لایم
 اور تمہارے راز اور
 ام الہی کے ماتحت ہے
 ظاہر نہ ہو جائے لہذا
 اس وقت غفی ہے)
 غفلت کے سبب
 اور نعمت کو اس
 ساتھ مشغول نہ ہو
 ہو جاتی ہے تو اب
 کے ہاتھ میں عطا
 اور عظمت سے پشت
 لینے کے بعد ہے اور

لَا أَخَذُ مِنْهُمْ لَقْمَةً إِلَّا بَعْدَ سُؤْيَةٍ
 الْحَقِّ ۖ وَلَا أَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَ وَلَا
 أَشْرَبَ ۖ فَإِذَا امْتَرَطْتُ لِبِسْرِي إِلَى
 الْحَقِّ عَنِّي وَجَلَّ ۖ حَيْطَانُ دِينِ يَبْنِي
 قَدْ تَوَاقَعْتُ تَسْتَغِيثُ بِمَنْ يَبْنِيهِ
 نَهْمُهُ قَدْ نَضَبَ مَأْوُهُ ۖ وَالرَّهْبُ لَا يُعْبَدُ
 وَإِذَا عَمِدَ عَمِدَ رِيَاءٍ وَنِفَاقًا ۖ مَنْ
 يُعَارُونَ فِي إِقَامَةِ الْحَيْطَانِ ۖ وَيُجْمِلُ
 التَّمْرِ ۖ وَكُسْرَ أَهْلِ الْإِفْقَارِ ۖ أَتَكْمُرُ
 عَنْ عِلْمِهِ لَا يُمْكِنُنَا أَنْ نَقْصَمَ بِهِ
 وَلَا نَعْلَمَ بِهِ مَلَكًا لَا يُفْتِي بِهِ
 لِأَحَدٍ ۖ الطُّورُ قَلْبٌ لَا يَرَاهُ
 شَيْطَانٌ يَفْسُدُهُ وَلَا سُلْطَانٌ
 يَقْبِرُهُ ۖ أَقْسَمَ اللَّهُ تَعَالَى بِالطُّورِ
 لِمُنَاجَاةِ حَبِيبِهِ وَكَلِمَةٍ عَلَيْهِ
 وَيُجْلِيهِ لَهُ ۖ إِذَا عَرَفْتَ الْقَلْبُ
 الْحَقِّ عَنِّي وَجَلَّ ۖ وَسَعَى حَيْثُ يَسْمُ
 الْحَيَّةَ وَالْأَسْنَ وَالْمَلَكَ ۖ حَقًّا
 إِذَا الْمَرْبُوتُ شَيْءٌ يَعْوِقُهُ وَلَا
 يَنْظُرُ إِلَيْهِ قَرَبٌ وَادْنَى ۖ أَمَا
 سَمِعْتَ بِهَذَا مُوسَى كَيْفَ
 ابْتَلَعَتْ كَنْ أَوْ كَنْ
 أَحْمَالَ عَصِي قِي
 حَبَالٍ وَكَمْ
 تَتَغَيَّرُ

نظر ڈالے بغیر میں کسی سے ایک نوالہ بھی نہ لوں (تو میں تمہارے
 حقوق ادا کرنے کو تیار ہوں) ورنہ (یاد رکھو کہ) میں قسم کھا لوں گا کہ
 نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا۔ اور (جب تم مجھ کے پیار سے) مرا جائے
 تو (تم سب کو چھوڑ کر) اپنے باطن سے حق تعالیٰ کی طرف اڑ جاؤں گا
 (افسوس کہ) ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں
 اور دہائی شے رہی ہیں کہ کوئی ہے جو ان کی تعمیر کرے؟ درین محمدی
 کی نہز خشک ہوا چاہتی ہے اور خدا کی پرستش اول تو ہوتی ہی نہیں
 اور کبھی ہوتی بھی ہے تو دکھائے اور نفاق کے ساتھ ہوتی ہے۔
 ہے کوئی جو لین دیواروں کے سیدھا کرنے اور نہ ہنر کے وسیع
 کرنے اور اہل نفاق کو شکست دینے میں مدد کرے؟ میں ایسے
 علم کی گفتگو کر رہا ہوں جس کو واضح کرنا ہمارے امکان میں نہیں ہے
 اور اس کو ہم کسی فرشتے کو بھی نہیں بتاتے کہ مبادا وہ کسی پر افشا کرے۔
 طور (جو بجلی کا حق ہے درحقیقت) تیرا قلب ہی ہے کہ نہ اس پر شیطان
 کی نگاہ جاتی ہے جو اس کو بجھا دے اور نہ حاکم وقت بادشاہ
 کی جو اس کو ماتحت بنائے۔ حق تعالیٰ نے (شرآن مجین میں)
 طور کی قسم اسی لئے کھائی ہے کہ اس پر اپنے محبوب سے راز و نیاز اور
 کلیم سے باتیں ہوئیں اور اس پر تجلی فرمائی تھی (پس قلب ان اوصاف
 کی وجہ سے اس شرافت کا بدرجہ اولیٰ مستحق ہوا) جب قلب حق تعالیٰ
 کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو اتنا وسیع
 فرماتا ہے کہ جنات و انسان اور فرشتے سب اس میں سما جاتے ہیں
 حتیٰ کہ جب کوئی چیز بھی ایسی نہیں رہتی جو اس کو (وصول اسے اللہ سے)
 باز رکھے اور نہ وہ کسی جانب نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تب حق تعالیٰ
 اس کو تشریف فرما اور اپنے پاس لے لیتا ہے۔ کیا تو نے عصائے
 موسیٰ کا قصہ نہیں سنا کہ کیا کچھ لائیوں اور رستیدوں کے انبار
 نکل گیا اور اس میں مطلق تغیر نہ آیا۔

سُؤَالٌ قَالَ لَهُ
 الْبَعْرِيُّ إِذَا أَمَرَ
 عَلَى أَهْلِ زَمَانَةٍ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا يَفْعَلُ فِي قُلُوبِهِمْ
 الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ
 مَعَ صَاحِبِ الْخَلْقِ
 عِنْدَ جَوَارِكِ عَلَيْهِ
 الْقَمْسُ وَالشَّهْرُ
 الرَّفِيقُ ثُمَّ الْقَهْ
 الْآخِرَةُ ۖ وَالْ
 رَفِيقُ رَفِيقِ الْقَلْبِ
 وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ
 وَالشَّهْرَاتُ إِذَا
 فِي طَرِيقِهِ ۖ
 الطَّرِيقُ ۖ أَوْ
 خَلْوَتِكَ ۖ
 تَرَى مُؤَنَسًا
 قَالَ الْحَوْلُ
 السَّلَامُ عِدَّةُ
 فَقَالَ الْغَوْ
 الرِّضَا بَقِصَ
 أَنْتَ زَيْنُ
 تَطَهَّرَ الْعِبَادُ
 الْعَاقِبَةُ وَ

(تو میں تہا سے
میں قسم کھاؤں گا کہ
کے پیاسے) مر جائے
لے کی طرف اڑ جاؤں گا
کی دیواریں گر رہی ہیں
کہ کرے؟ درو محمدی
دل تو ہوتی ہی نہیں
کے ساتھ ہوتی ہے۔
در نہر کے وسیع
دکریے؟ میں لیے
ے امکان میں نہیں ہے
وادہ کسی پر افتا کرے۔
ہے کہ نہ اس شیطان
نام وقت بادشاہ
(مشرعان مجیدین)
ب سے راز و نیاز
پس قلب ان اوصاف
(ا) جب قلب حق تعالیٰ
س کو اتنا وسیع
میں سما جائے ہیں
وصول اے اللہ
ہے تب حق تعالیٰ
یا تو نے عصائے
تسیدوں کے انبار

سَوَالٌ قَالَ لَهُ كَامِلُ الْمَلَأَحُ: قَالَ الْحَسَنُ
الْبَعْرِيُّ: إِذَا أَلَمَ بِكُنْ الْعَالَمُ زَاهِدٌ أَكَانَ عَقُوبَةُ
لِي أَهْلٍ زَمَانِيَّةٌ: لِمَ كَانَ عَقُوبَةُ عَلَيْهِمْ: قَالَ كُنْ
لِلْعَالَمِ عَقُوبَةُ: لَا تَقْتُلْ بَعْضَ الْخَلَائِصِ وَلَا تَعْمَلْ
لَا تَقُمْ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا تَنْتَبُتْ: فَيَسْتَعِينُونَ وَلَا يَعْلَمُونَ
الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ وَتَوَرَّعَ بِالْعِلْمِ كَاطْفَاءً بِتَوَرُّدِهِ تَارَ
مَعَاصِي الْخَلْقِ: كَمَا يَطْفِئُ النَّارَ خُورُ الْمَرْمِي
عِنْدَ جَوَازِهِ عَلَيْهَا: قِيلَ الزَّارِيَةُ مَخَالِفَةُ
النَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْخَلْقِ وَالظُّفَرِ يَا
الرَّقِيقُ ثَمَرُ الْقَعُودِ: أَلْخُلُوعُ طَرِيقُ
الْآخِرَةِ: وَالنَّفْسُ لَا تَصْلَحُ أَنْ تَكُونَ
لِغَيْبَةِ فِي الطَّرِيقِ وَكَذَلِكَ الْهَوَى: فَيُضِلُّ
وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ لَا يَصْلَحُ لِلْمُحِبَّةِ
وَالشَّهَوَاتِ إِذَا تَغَيَّرَ عَيْنُ فُطْرَتِكَ
فِي طَرِيقِكَ: وَالْخَلْقُ قَطَاعُ
الطَّرِيقِ: أَتَرَى هَؤُلَاءِ عَلَى بَابِ
خُلُوتِكَ: ثُمَّ أَدْخُلْ وَحْدَكَ:
تَرَى مُؤْنَسَكَ فِي خُلُوتِكَ:
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَّمْنَا الْعِلْمَ الْأَكْبَرَ
فَقَالَ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالْحُبُّ لِلَّهِ
أَنْتَ زَيْنُ بَنِي خُلُوعٍ مَعَاصِدُهُمْ
ظَهَرُ الْعِبَادَةِ وَالْوَهَادَةُ: أَمِنَتْ
الْعَاقِبَةُ وَبَلَكَ الْأَقْسَامُ

(سوال) کامل الملاح نے عرض کیا کہ حسن بصریؒ کا یہ قول ہے کہ جب
عالم صاحبِ زہد نہیں ہوتا تو وہ اپنے ہم معصوموں کے لئے موجبِ عذاب
ہوتا ہے: اس کی وجہ کیا کہ وہ دوسروں کے لئے سببِ عذاب ہو؟ آپ نے
فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اخلاص اور عمل کے بغیر وعظ کیا کرتا ہے۔ لہذا
نہ لوگوں کے قلوب میں اثر کرتا ہے اور نہ قائم رہتا ہے۔ پس لوگ سُنتے ہیں اور
عمل نہیں کرتے (اور سن کر عمل نہ کرنے پر عذاب نازل ہوتا ہے) جب
قلب صحیح اور علم سے متور ہو جایا کرتا ہے تو اپنی روشنی سے مخلوق کی حصیتوں
کو اس طرح بچھا دیا کرتا ہے جس طرح (براہِ پلِ صراط) آگ پر گزرنے کے
وقت مومن کا نور آگ کو بجھا دے گا۔ بزرگوں کا قول ہے کہ اصل عزت
نشینی یہ ہے کہ نفس و خواہشات اور مخلوق کی مخالفت کی جائے اور راستہ
کار فریق ہاتھ لگے اور اس کے بعد (سب سے الگ ہو کر خلوت خانہ میں)
بیٹھنا ہو۔ کیونکہ خلوت نشینی آخرت کا راستہ ہے (اور راستہ کے لئے
رفیق کا ہونا لازمی ہے) اور نفس میں تو اس کی قابلیت ہی نہیں کہ اس راستہ
کا رفیق بن سکے۔ علیٰ ہذا خواہش نفس بھی اس قابل نہیں۔ پس اگر اس کو رفیق
بنایا تو (بجائے ہدایت کے) راستہ بھٹکائے گا اور شیطان تو دشمن ہی ہے
ساتھ رکھنے کے لائق ہی نہیں۔ اور خواہشات ایسی بلائیں ہیں کہ (اگر ان کو
ساتھ رکھا تو) راستہ میں تیری ذکاوت فہم کی بنیاد، کو بھی اندھا بنا دیگی۔
اور مخلوق تو راستہ کی ڈاکو ہے (پس اس سے بھی رفاقت کی توقع رکھنا
حماقت ہے۔ لہذا راہِ آخرت طے کرنے کے وقت ان سب کو چھوڑنا چاہیے)
خواہش نفس کو اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر چھوڑ، اس کے بعد تنہا داخل
ہو کہ اب خلوت میں انیس و غم خوار تجھ کو نظر آئے گا۔ حواریوں نے عیسیٰ
علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہم کو بڑا علم تعلیم فرمائیے۔ آپ نے ارشاد
فرمایا کہ اللہ سے ڈرنا اور تضار و قدر پر راضی رہنا اور اللہ واسطے محبت
کرنا: تو تو زندیق ہے کہ خلوت میں بیٹھ کر کرتا ہے معصیتیں اور ظاہر کرتا
سے عبادت و زہد، کیا انجنام کا تجھے ڈر نہیں رہا؟ تجھ پر افسوس (کہ)۔

مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَرَّجِلٍ بِخِرَاسَانَ لَهُ مَاتَ لَهُ
 سَلْبٌ بِالْعِرَاقِ لَهُ أَمْوَالٌ لَا وَارِثَ لَهُ سِوَاكَ
 أَلَيْسَ يَتَّصِلُ لَهُ الَّذِي فِي مَمْلُوكِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ
 أَنْتُمْ تَقْرَأُونَ عَوَامٌ يَصْلَحُ لَكُمْ الْكَلَامُ فِي الْأَكْلِ
 وَالشَّرْبِ وَاللَّبْسِ يَغْلِبُ عَلَيْنَا الْأَمْرُ فَكُلُّكُمْ
 بِعَيْنِ ذَلِكَ فِي الْقَلْبِ يَنْفِي مَا دَيَّيَةِ النَّفْسِ
 لِتَرْجِعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَرِيقٍ إِذَا
 وَقَرَّ بِقَلْبِكَ حُبُّ رَجُلٍ وَبُغْضُ آخَرَ
 أَوْ شَيْءٍ تَهْمَلُ فِي حُبِّ بَطْنٍ وَكَوَدِ
 بُغْضِ بَطْنٍ هَ لَا كَرَامَةٍ فِي حَالِكَ
 الْجَمِيعَ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ بِلَانٍ
 وَاقْفُضَا وَلَا ارْجِعْ عَنْهُ فَإِنْ
 أَتَاكَ بِالصَّحْفَةِ ارْجِعْ إِلَى قَلْبِكَ
 إِذَا عَمِلَ الْقَلْبُ بِالْكِتَابِ
 وَالسُّنَةِ قَرِيبٌ وَإِذَا اقْرَبَ يَعْلَمُ
 وَإِذَا عِلِمَ أَبْصَرَ مَا لَهُ وَعَلَيْهِ
 مَا لِيَقْبُ وَلَا لِيَبَاطِلُ وَمَا
 لِلشَّيْطَانِ وَمَا لِلرَّحْمَنِ يَرَى
 قُرْبَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 قُرْبَ الرَّبِّ مِنْهُ أَبَدًا
 يَكُونُ فِي فَحْصَةِ مَعَ الرَّحْمَنِ
 عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ بَيِّنًا
 أَمَّا يَشْتَرِي فَيَقْرِضُ
 عَلَى الْخَلْقِ بِلَا دَاخِلَتْ
 هَهُنَا

کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ حالانکہ (مجدد مقسوم کی خدا کے بس
 ایسی حالت ہے جیسے کوئی شخص خراسان میں ہو، اور عراق میں اُس کا
 کوئی رشتہ دار نہ رہ جائے جس کے پاس بہت کچھ مال ہو، اور بجز اُس
 خراسانی شخص کے اور کوئی اس کا وارث نہ ہو تو جو کچھ بھی اس کا ترکہ ہے
 کیا وہ اُس خراسانی کو پہنچ نہ جائے گا، حالانکہ اُس کو اطلاع بھی نہ ہوگی
 (اسی طرح مقسوم ہر شخص کو بلا اطلاع و علم فرو دینے پر مجبور کر رہا ہے، تم لوگ
 تو عامی ہو کہ کھانے پینے اور پہننے کے قصے ہی تمہارے لئے مناسب ہیں،
 تم کیا جانو کہ قرب حق کیا ہے مگر مجبوری ہے کہ مضمون کا ہم یہ غلبہ
 ہوتا ہے اور ہم وہ سری (یعنی وصول الی اللہ کے بلند مقام کی) گفتگو
 کرنے لگتے ہیں (جس کو تم سمجھتے نہیں) قلب نفس کی نفسانیت کو مٹا
 دیا کرتا ہے تاکہ اس کے راستہ سے اللہ کی طرف رجوع کرے۔ جب
 تیرے دل میں ایک کی محبت اور دوسرے کی عداوت آتی ہے تو بتا
 کہ کیا کیا کرتا ہے؟ (بس یہی ناگہ اپنی طبیعت ہی سے محبت کرتا ہے
 اور طبیعت ہی سے عداوت (حالانکہ اس میں) کوئی خوبی نہیں ہے۔
 دونوں باتوں کو کتاب و سنت پر پرکھ لیا کر۔ اگر ان کے موافق ہوا کہے
 تو بہتر ورنہ اس سے رجوع کیا کر۔ پھر اگر قصہ آن و حدیث اس کے
 درست ہونے کا فتوے دے دیا کریں تو اب ان کے قلب کی طرف
 رجوع کیا کر اور اس سے فتوے لینے کے بعد عمل کر (قلب جب قرآن
 و حدیث پر عمل کیا کر لے تو مقرب بن جاتا ہے۔ اور جب مقرب بن جاتا
 ہے تو اس کو علم نصیب ہوتا ہے۔ اور جب علم نصیب ہوتا ہے تو اس کو
 اپنا نفع نقصان معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا چیز حق کی ہے اور کیا چیز باطل
 کی؟ کون کام شیطانی ہے اور کون کام رحمانی؟ اس کو اپنا رب کے
 قریب ہونا اور رب کا اپنے قریب ہونا نظر آتا کرتا ہے۔ وہ ہر وقت جملہ
 کی معیت میں شاداں رہتا ہے۔ وہ شاہی ضیاء میں رہتا ہے کہ دانا
 سے) خرید خرید کر مخلوق پر تقسیم کیا کرتا ہے۔ جب تو یہاں (ہماری مجلس

فَاِخْلَعْ عَمَلَكَ وَاَدْخُلْ عَرْيَانَا ۚ وَكَذَلِكَ اِخْلَعْ
 اِهْدِلْ لَكَ وَرَعَكَ وَاَحْوَالَكَ ۚ فَاِنَّكَ اِذَا
 دَخَلْتَ عَلَى مُتَكَلِّسٍ رَّبَّمَا يَحْبِبُكَ عَنِّي مَا
 هُنَا ۚ اِخْلَعْ عَنْكَ ذَلِكَ وَاَدْخُلْ ۚ دَخُلْ مَا
 هُنَا وَذَلِكَ لَا يَقُوْتُكَ ۚ دَخَلْتَ عَلَى بَعْضِ
 الشَّيْخِ وَكَانَ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْحَوَاطِرِ ۚ فَقَالَ
 يُحِبُّ هَذَا الَّذِي اَنَا عَلَيْهِ ۚ فَكُلْتُ نَعَمْ ۚ
 قَالَ اَنَا اَصُومُ الدَّهْرَ وَاُطْرُقُ وَقْتُ حُلِّ
 تَحْرِيرِهِ وَطَعَامُ هَذِهِ الْبِلْدَةِ لَيْسَ بِطَيِّبٍ
 فَتَوَرَّعَ عَنْهُ ۚ كَانَ سَرَى السَّقَطِيِّ يُشِيرُ
 عَلَى الْجَنِيْدِ بِالْكَلامِ عَلَى النَّاسِ فَرَأَى
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَرَكَ بِذَلِكَ
 فَلَمَّا نَفَيْتُ قَالَ لَهُ مَا قِيلَتْ مَنَاحِيْنُ امْرَأَتِ
 وَبَيْتِكَ اَنْتَ تَتَكَلَّمُ عَلَى
 النَّاسِ وَبَعْدَ عَمَلِكَ سَخَامَةً
 لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
 أَحَدٌ أَخَافُ مِنْهُ وَلَا أَرْجُوهُ
 وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الدُّنْيَا
 وَلَا فِي الْآخِرَةِ سِوَى النَّحْيِ
 عَنِّي وَحَلَّ بِقَيْلٍ لِبَعْضِ
 الصَّالِحِينَ هَذَا تَرَى
 رَبَّكَ فَقَالَ كَوَلِّمُوا أَرْكَهَ
 لَتَقَطَّعْتُ مَكَانِي ۚ
 قَالَ كَيْفَ
 تَرَكَاهُ

میں) آیا کرے تو اپنا پڑھا لکھا چھوڑ کر اور (اپنے علم ظاہری سے
 معرّی ہو کر آیا کر۔ علیٰ ہذا اپنا پڑھنا تھوڑے اور اپنے کل حالات
 (دہیں) چھوڑ آیا کر، اس لئے کہ اگر ان کو لئے ہوئے آویجا تو بسا اوقات
 وہ چیزیں سمجھ کو مجھ سے اوجھل رکھیں گی (اور چونکہ اپنے آپ کو میرا
 حاجت مند نہ سمجھے گا لہذا برکات مجلس سے محروم رہے گا) سب
 کچھ اپنے سے ہٹا کر کے داخل ہوا اور یہاں جو کچھ ہے اس کو لے کر وہ
 (تیرا پہلا علم و تقویٰ) بھی تیرے ہاتھ سے نہ جائے گا۔ میں ایک
 بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا جن کی حالت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کے دل
 میں خطرہ گذرے وہ اس کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے
 کہ جو حالت میری ہے کیا تم کو مرغوب ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں
 مرغوب ہے۔ فرمانے لگے کہ میں صائم الدہر ہوں اور ہمیشہ آخر شب
 میں افطار کیا کرتا ہوں (تم بھی ایسا کرو) اور اس شہر کا کھانا پاکیزہ
 نہیں ہے، لہذا اس سے احتیاط کرو (کہ یہی بات تم کو بھی نصیب
 ہو جائے گی) حضرت سری سقطی حضرت جنید کو وعظ فرمانے کا
 مشورہ دیا کرتے تھے (اور وہ انکسار کی وجہ سے ملتے نہ تھے) آخر
 جنید نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وعظ
 فرمانے کا حکم دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جنید سری سقطی سے پہلے
 تو ان کے ذکر سے پہلے ہی، انھوں نے فرمایا کہ (کیوں جناب) ہماری نہ
 مانی یہاں تک کہ (سرکار کی طرف سے) حکم ہوا: "تم پر افسوس کہ
 لوگوں کا واعظ بن گیا، حالانکہ تیرے اعمال ابھی تک ناکارہ ہیں (کہ اپنا
 ہی واعظ بننے کی ضرورت باقی ہے) سوائے حق تعالیٰ شانہ کے نہ سطح
 زمین پر کوئی ہے جس سے مجھ کو خوف یا طمع ہو نہ آسمان میں ہے نہ دنیا
 میں اور نہ آخرت میں۔ ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ کیا آپ کے پروردگار
 نظر آتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا نظر نہ آئے تو (میں زندہ بھی نہ
 رہ سکوں) یہیں پارہ پارہ ہواؤں۔ سائل نے کہا کہ کس طرح نظر

مجدد مقسوم کی خدا کے بس
 ہو، اور عراق میں اس کا
 پھر مال ہو، اور بحجز اس
 ہو تو جو کچھ بھی اس کا ترک ہے
 اس کو اطلاع بھی نہ ہوگی
 ضرور پہنچ کر رہے گا، تم لوگ
 تمہارے لئے مناسب ہیں۔
 ہے کہ مضمون کا ہم پر غلبہ
 اللہ کے بلند مقام کی انگلی
 نفس کی نفسانیت کو مٹا
 طرف رجوع کرے۔ جبکہ
 کی عداوت آتی ہے تو بتا
 دست ہی سے محبت کرتا ہے
 کوئی خوبی نہیں ہے
 اگر ان کے موافق ہوا کہے
 قرآن و حدیث اس کے
 ان کے قلب کی طرف
 داخل کر، قلب جب قرآن
 ہے۔ اور جب مقرب ہو جائے
 نصیب ہوتا ہے تو اس کو
 کی ہے اور کیا چیز باطل
 ؟ اس کو اپنا رب کے
 رہتا ہے۔ وہ ہر وقت جزا
 دیا رہن جاتا ہے کہ دانا
 ہے تو یہاں (بہاری جلس

قَالَ لِيُغْمِضَ عَيْنِي وَجُودَهُ قَدِي رُبَّه كَمَا
 آدَاهُمْ نَفْسُهُ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَشَاءُ يَزِي
 قَلْبُهُ يَزِي صِفَاتِهِ يَزِي احْسَادَهُ يَزِي
 لُطْفَهُ يَزِي بَرَّهُ يَزِي كَيْفَهُ كَانُوا
 انْقَاسِمَ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَيْسَ
 عَلَى مَنِّي الصُّوفِيُّ مَنْ صَفَاعَيْنِ وَجُودِهِ
 يَكُونُ قَلْبُهُ سَفِيدًا بَيْدَهُ وَبَيْنَ رُؤْيِهِ
 عَزَّ وَجَلَّ لَا يَكُونُ صُورَةً حَتَّى يَرَى
 بَيْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ
 يُؤَدِّبُهُ بِأَمْرِهِ وَيَهْدِيهِ بِدَرْكِهِ
 قَلْبُهُ وَيَصْفُو أَسْرَهُ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ
 وَيُدْخِلُهُ فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ أَدَمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ بِالنَّشْرِ يَا رَبِّتِي وَنَحْسَبُ
 النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِالنَّشْرِ يَا رَبِّتِي
 فَإِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ تَكَلَّمُوا بِالْعَرَبِيَّةِ
 بِلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَطَاعَ الْعَبْدُ لِلَّهِ تَعَالَى
 أَعْطَاهُ الْمَعْرِفَةَ فَإِذَا أَعْطَاهُ لَمْ يُسَلِّمْهَا
 مِنْهُ لِيَعْلَمَ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ
 خَاطِرُ الْمَلِكِ فَيَنْظُرُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ
 فَيَقِفُ عِنْدَكَ يَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ وَمِنْ
 آيِنَ أَنْتَ يَقُولُ أَنَا حَظُّكَ مِنَ الشُّوْخِ
 مِنَ الْحَقِّ بِأَنَا الْحَقُّ بِأَنَا مِنَ الْحَقِيتِ أَكَا
 مِنَ الرَّقِيقَةِ يَمْلَأُ ذَلِكَ الْخَاطِرُ بِأَطْنَهُ

آتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اس کا وجود میری آنکھوں کو تو بہتر
 کر لیتا ہے اس کے بعد اس کا رب اس کو اپنا دیدار دکھاتا ہے جس طرح
 کہ جنت میں اپنا دیدار دکھائے گا جس طرح بھی چاہے گا۔ اپنی ذات بھی
 دکھاتا ہے صفات بھی دکھاتا ہے اور کنار عافیت بھی دکھاتا ہے لطف بھی
 دکھاتا ہے کرم بھی دکھاتا ہے اور کنار عافیت بھی دکھاتا ہے۔ ابواہام
 جنید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟
 صوفی وہ ہے جو اپنی بہت سی صاف ہو لیا ہو کہ اس کا قلب اس کے
 اور رب کے درمیان سفیر بن جائے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو جائے کہ
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لا کر ادب سکھائیں
 اور امر دہی فرمادیں اُس وقت تک صوفی نہیں بنتا۔ اس کے بعد اس کا
 قلب ترقی پاتا اور اس کا باطن صاف ہو کر شاہی آستانہ پر باطن حالت
 پہنچتا ہے کہ اُس کا ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں
 ہوتا ہے۔ اول جو آدم علیہ السلام نے بات کی تو سریانی زبان میں
 بات کی۔ اور قیامت کے دن لوگوں سے حساب کتاب بھی سریانی
 زبان میں کیا جائے گا۔ ہاں جس وقت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو
 سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں باتیں کریں گے۔ ایک
 بزرگ کا قول ہے کہ جب بندہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو حق تعالیٰ
 اُس کو معرفت عطا فرماتا ہے۔ اس کے بعد جب نافرمان بن جاتا ہے
 تو اس معرفت کو اس سے چھینتا نہیں (بلکہ قائم رکھتا ہے) تاکہ اس کی
 وجہ سے قیامت کے دن اُس پر محبت قائم ہو (اور نادانیت کا غرور
 نہ کر سکے) خاطر فرشتہ جب مومن کے قلب میں واقع ہوتا ہے تو وہ اس کے
 پاس توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟
 وہ جواب دیتا ہے کہ میں نبوت میں کا تیرا حصہ ہوں۔ حق کی طرف سے آیا
 ہوں۔ میں برحق ہوں۔ میں محبوب کی طرف سے آیا ہوں۔ میں اس کی
 طرف سے آیا ہوں جو (ظاہر و باطن کا) نگران ہے۔ پس یہ خاطر اس کے بھی

وَمَنْعَهُ وَبَصَرَ ۖ تَرَاهُ يُحِبُّ الْخَلْقَ ۖ يَهْجُرُ
 مِنْ وَطَنِهِ ۖ ثُمَّ يَأْتِيهِ أَمْرٌ فَيَرْجِعُ
 بَعْضُ الْإِنْسَانِ عَارِجٌ ۖ ثُمَّ يَأْتِيهِ أَمْرٌ فَيَرْجِعُ
 أَيْضًا حَتَّى يَأْتِيَ الشُّكُونُ فَإِذَا جَاءَ الشُّكُونُ
 كَانَ الْحَدِيثُ دَائِمًا ۖ تَرَاهُ كَأَنَّهُ يُصْنَعُ
 بِإِذْنِهِ إِلَى أَحَدٍ مَجَانِبَهُ حَتَّى تَأْتِيَهُ
 قَامَ رَجُلٌ يُطَلِّبُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا
 فَاقْعُدْ ۖ وَقَالَ أَنَا أَمْرٌ بِالْإِهْدِ
 فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فِي الْآخِرَى ۖ ثُمَّ سَأَلَ
 اللَّهُ تَعَالَى ۖ إِزْهَدْ حَتَّى يُعْطِيَكَ الْحَقُّ
 عَنْ وَجَلٍ فَلَا تَأْخُذْ ۖ أَوْحَى اللَّهُ مَعْرَةً
 وَجَلًا ۖ لَمْ يَعْصِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ
 السَّلَامُ ۖ بَارِعِيهِ أَحَدٌ رَأَى أَوْتَرَكَ ۖ
 وَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 لِرَبِّهِ عَرَّةً وَجَلًا يَارَبِّ أَوْصِنِي قَالَ
 أَوْصِيكَ فَرِي ۖ ثُمَّ قَالَ أَوْصِنِي قَالَ
 أَوْصِيكَ لِي ۖ هَكَذَا أَرْنُكَ مَرَاتٍ
 فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُولُ أَوْصِيكَ
 لِي لِكَلَامٍ حَتَّى تَنْفَقَسَ
 عَنْكَ بَيْضَةٌ وَجُودٌ لَوْ
 وَيَضْمُرُكَ جَنَاحُ
 الشَّرِّ وَفَعَلَ فِيكَ
 الصَّبِيحَ
 حِينَئِذٍ

ۛ

اس کے کان اور اس کی آنکھ سب میں لبریز ہو جاتا ہے (جس کا اثر یہ ہو گا کہ)
 تو اس کو دیکھے گا کہ تنہائی کو محبوب سمجھے گا اور اپنے باطن سے ہجرت کر بیٹھ
 اس کے بعد ایک دوسرا مضمون پیش آتا ہے جو اس کو کچھ مذہب بنا دیتا
 ہے۔ پھر اس کے بعد ایک بات اور پیش آتی ہے جو اس کو مذہب بنا دیتی
 ہے۔ یہاں تک کہ شکون آ جاتا ہے (اور اب خلوت یا مخلوق و وطن سے
 نفرت کا اثر باقی نہیں رہتا) پس جب شکون آ جاتا ہے تو اب ہر وقت کار و
 نیاز ہو جاتا ہے۔ تو اس کو دیکھے گا کہ گویا کسی کی طرف کان لگائے ہوئے ہو
 اور اس کے پہلو میں کوئی باتیں کرنے والا ہے جو اس سے باتیں کر رہا ہے
 ایک شخص کھڑا ہو کر دنیا کی کوئی چیز آپ سے مانگنے لگا۔ آپ اس کو
 بٹھایا اور فرمایا کہ میں تو تم سے یوں کہتا ہوں کہ دنیا کی رغبت دور کرو
 اور اس کے بعد آخرت کی رغبت بھی دور کرو۔ اس کے بعد اللہ سے
 مانگو (کہ جو بہتر سمجھے وہ عطا فرمائے) رُہ اختیار کر یہاں تک کہ
 حق تعالیٰ دے تب بھی نہ لے۔ حق تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی
 جانب وحی بھیجی کہ ”لے عیسیٰ ڈرتے رہو کہیں میں تمہارے ہاتھ سے
 جاتا رہوں“ مومن نے علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ لے میرے
 پروردگار کسی خاص بات کی نصیحت فرمائیے۔ ارشاد ہوا خاص نصیحت
 یہ ہے کہ ”مجھ کو حاصل کرو“ پھر انھوں نے عرض کیا کہ خاص نصیحت
 فرمائیے۔ حکم ہوا کہ خاص نصیحت یہی ہے کہ ”مجھ کو حاصل کرو“ چار مرتبہ
 ایسا ہی ہوا کہ یہی جواب ملا خاص نصیحت یہ ہے کہ ”مجھ کو حاصل کرو“
 وعظ کہنا جائز نہیں یہاں تک کہ تیرا بیضہ ہستی شکست ہو اور شریعت
 کا بازو تجھ کو سیسہ اور تیری تربیت کر کے) مانگ کی قابلیت نکلے۔
 لے یا تو یہ مطلب کہ حق تعالیٰ کے دینے پر بھی اس شے کی رغبت کے سبب پس کو نہ لے
 بلکہ اگر لے تو سرکار کا عطیہ مجھ کو دیکے خیال سے لے، اور یا یہ مطلب کہ خود سوال کرنا
 تو درکنار ایسا قدم ہونا چاہیے کہ ملے پر بھی انکار کرے۔ اور کہے کہ مجھ کو تو صرف تو ہی
 دے رہا ہے۔ اور یہی چاہتا ہوں کہ تو مل جائے۔ نہ میں دنیا تو نہ آخرت ۱۲ منہ

میری آنکھوں کو تو بند
 دیدار دکھاتا ہے جس طرح
 چاہے گا۔ اپنی ذات بھی
 بھی دکھاتا ہے کشف بھی
 ت بھی دکھاتا ہے ابواہام
 طرف سے ہے ہی کیا؟
 اس کا قلب اس کے
 حالت نہ ہو جائے کہ
 یقین لاکر ادب سکھائیں
 بنتا۔ اس کے بعد اس کا
 آستانہ پر باہر حالت
 اللہ علیہ السلام کے ہاتھ میں
 تو سربانی زبان میں
 ب کتاب بھی سربانی
 اصل ہو جائیں گے تو
 تیں کریں گے۔ ایک
 ہے تو حق تعالیٰ
 فرمان بن جاتا ہے
 ہتا ہے تاکہ اس کی
 روز واقفیت کا غلہ
 ہوتا ہے تو وہ اس کے
 اور کہاں سے آئیے!
 کی طرف سے آیا
 ہوں۔ میں اس کی
 یہ خاطر اس کے باطن

وَتَلْقَطُ حَبَاتِ الْقَضْبِ وَتُؤْتِرِيهِمْ بِرِيْدِهِ هَذَا
 تَرَوُا الْكَلَامَ عَلَى النَّاسِ وَدَعَا تَمُّ إِلَى اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَكُونَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَاذِبٌ وَفِيهِ
 أَهْلِيَّةُ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ وَاللَّعْنَةُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ بِأَحْمَدٍ هَذَا الْحُكْمُ الظَّاهِرُ بِالْعَمَلِ بِهِ
 ثُمَّ انْظُرُوا مَاذَا تَرَوْنَ مِنْ طَيْبِ قُرْبِهِ وَمُنَاجَاةِ
 الْعَوَامِّ لِلطَّعَامِ عُسَائِي بِأَتَكَلَّمُ وَأَنْتَ عِنْدِي
 عَدَمٌ ۚ وَالسَّمَاءُ وَالْأَرْضُ عِنْدِي عَدَمٌ ۚ وَ
 لَيْسَ يَنْفَعُنِي وَلَا يَضُرُّنِي إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 (سُؤَالٌ) مَا مَعْنَى قَوْلِ بَعْضِ الْمُشَافِقِينَ خُذِ
 الْغُرْبَ قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ قَالُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 أَيْ خُذْهُ فِي الْعِبَادَةِ وَالْإِحْتِمَادِ فِي الصَّلَاةِ وَ
 الرِّيَاسَةِ قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ لِقُرْبِهِ وَطُفْهِ ۚ فَإِذَا
 قَرَّبَهُ وَالطُّفْهَ فَتَرَعَنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ
 بِشَرِّهِ وَمَوَائِدِكَ ۚ يَطْلُبُ ذَلِكَ
 الطَّرِيقَ وَيَدْعُكَ ۚ كُلُّ مَنَّهُمْ قَدْ اسْتَعْلَى
 هَذَا عَيْدٌ جَاهِهِ وَدَرْهَمُهُ وَهَذَا عَيْدُ
 سُلْطَانِهِ ۚ وَهَذَا عَيْدُ نَفْسِهِ وَتَوَكُّبِهِ ۚ
 كُلُّ مَنَّهُمْ قَدْ اسْتَعْلَى ۚ هَذَا الرِّيَاسَةِ
 وَهَذَا الرِّبَالَةِ وَهَذَا الرِّبَالَةِ وَ
 هَذَا اِخْوَانِهِ مِنَ النَّارِ وَهَذَا اِخْوَانِهِ
 لِلْجَنَّةِ ۚ قَامَ شَخْصٌ قَلْبُهُ لِلَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَمَعَ اللَّهِ
 مُتَعَلِّقٌ بِاللَّهِ
 زَاهِدٌ

اس وقت تو نفل کا دانہ چبے گا اور اپنے نفس پر ترجیح دے کر دوسروں
 کے منہ میں ڈالے گا (کہ مخلوق تجھ سے متمتع اور شکم سیر ہوگی) حضرت
 محبوبِ بھائی تمہارا اس سے مطلب یہ تھا کہ جب تک حق تعالیٰ کی طرف سے
 کشش نہ ہو اور لوگوں کو وعظ سنانے اور خدا کی طرف بلانے کی قابلیت
 نہ آجائے اُس وقت تک وعظ گوئی اور مخلوق کو اللہ کی طرف بلانا ترک
 کرنا چاہیے۔ حکم یعنی ظاہر شریعت کو اس پر عمل کر کے مضبوط مقام ہو۔
 اس کے بعد دیکھنا کہ کیا کچھ اس کا مزہ دار قُرب اور راز و نیاز نظر آتا ہے۔
 عوام الناس تو بس کھانے کے عاشق ہیں (ان کو قُرب و راز و نیاز سے
 کیا حفظ) میں وعظ کہتا ہوں مگر خالی کہ (اے مخاطب) تو بھی
 میرے نزدیک معدوم ہے اور آسمان و زمین بھی میرے نزدیک معدوم
 اور بحر حق تعالیٰ کے زچہ کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان (سوال)
 ایک بزرگ کا قول ہے کہ "مُرید کو اس سے پہلے تھا کہ وہ سمجھنے لگے"
 اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے
 پہلے کہ وہ قُربِ حق اور لُطفِ حق سے واقف ہو اس کو عبادت اور
 نماز روزہ کے مجاہدہ میں لگاؤ کیونکہ قُرب و لُطف سے کامیاب ہونیکے
 بعد وہ اعمال میں مستی کرنے لگے گا۔ پس اس سے پہلے کہ وہ تمہارے
 (رُوحانی) غور و نوش سے واقف ہو اس سے مجاہدہ کرو ورنہ اس کا
 مزہ چکھنے کے بعد وہ (اسی کا پوازا ہو کر تمہارے قابو کا نہ رہے گا) اہتمام
 کو چھوڑ کر اسی کا طالب بن جائے گا (انسوس کہ) ہر شخص دھندے میں
 لگا ہوا ہے کہ یہ بندہ جاہ بنا ہوا ہے تو یہ بندہ درہم۔ اور یہ بندہ سلطنت
 بنا ہوا ہے۔ تو یہ بندہ نفس و بندہ لباس۔ سب ہی دھندے میں
 لگے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے روزہ میں مشغول ہے۔ تو یہ اپنی نماز میں اور
 یہ خلوت کردہ میں۔ اور یہ دونوں کے خوف میں مشغول ہے۔ تو یہ جنت کی
 محبت میں (مگر) ایک شخص خدا کا بندہ ایسا کھڑا ہوا کہ اس کا دل اللہ کے
 واسطے اور اللہ ہی کے ساتھ ہے کہ اللہ سے لگاؤ والا اور مخلوق سے

س پر ترجیح دے کر دوسروں
در شکم سیر ہوگی) حضرت
تک حق تعالیٰ کی طرف سے
کی طرف بلانے کی قابلیت
حق کو اللہ کی طرف بلانے کی
مل کر کے مضبوط مقام
ب اور راز و نیاز نظر آئے۔
ن کو قرب و راز و نیاز سے
سے مخاطب (تو یہی
ی میرے نزدیک محرم
ہے نہ نقصان (سوال)
تھامو کہ وہ سمجھنے لگے :
طلب یہ ہے کہ اس سے
ہو اس کو عبادت اور
طاف سے کامیاب بن سکے
سے پہلے کہ وہ تمہارے
باجدہ کراؤ ورنہ اس کا
فاہو کا نہ رہے گا ادہاتم
شخص دھندے میں
درہم۔ اور یہ بندہ سلفاً
بی ہی دھندے میں
تو یہ اپنی نمازیں اور
ول ہے۔ تو یہ جنت کی
ہو کہ اس کا دل اللہ کے
والہ اور مخلوق سے

فِي الْخَلْقِ ۖ قَامَ لِصُرَّةِ دِينِهِ ۖ فَتَشَوَّ
الْأَرْضَ ۖ فَإِنْ وَجَدَ ثَمَرَهُ هَذَا فَتَعَلَّقُوا
بِهِ ۖ يَشْرِي الْمُؤْمِنِينَ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي
قَلْبِهِ ۖ ثُمَّ يَنْعَكُسُ ذَلِكُ ۖ يَبْصُرُ حُزْنَهُ
فِي وَجْهِهِ وَيُشْرِكُ فِي قَلْبِهِ ۖ الْخُزْبُ فِي
وَجْهِهِ لَتَأْذِي الْخَلْقِ ۖ وَالْيَشْرُ فِي قَلْبِهِ
فِي وَجْهِ الْقَصْبَاءِ وَالْقَدَرُ يَصْنَعُ حَلَّ
الْيَوْمِ ۖ يَسْتَبْشِرُ هَمَّاهُ ۖ كَلَّا نِيَّاسُ جُنَّ
الْمُؤْمِنِينَ ۖ سَيِّئًا ۖ مَا دَامَ مُؤْمِنًا ۖ وَقَدْ
دَامَ تَقْوَاهُ ۖ أَخْرَجَ مِنْهَا ۖ أُبْرَحَ مِنْ
بُيُوتِهِ ۖ مِنْ ضَيْقَتِهِ ۖ وَمَنْ يَتَّقِ
اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۖ وَنُزْرًا ۖ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۖ تَنفَقُ حَنَّةُ
بَيْتِهِ ۖ وَخُودُهُ ۖ يَلْقَظُ حَبَّ الْحِكْمَةِ
يَحْضُهُ جَنَاحُ الْقُرْبِ ۖ يَضْمُهُ
الْيَدِ ۖ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَرِ ۖ وَهُوَ
صَاحِبُ السَّمَاوَاتِ ۖ يَا أَسْمَى ۖ مَعَكَ بَرٌّ لَا
تُبْلِكَ لَهُ ۖ مَعَكَ عَزْمٌ كَمَا يَلِي يَدَهُ
عَسَا ۖ تَفْعَلُ ۖ وَتَمُوتُ ۖ أَلْفَ مَرَّةٍ ۖ
تُمْرُ أَخِيرًا ۖ تَنْتَبِذُ ۖ كَمَا جَاءَ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ ۖ تَسْتَمِرُّ ۖ وَلَا تَحُولُ ۖ تَبْنِي
وَتَسْمِعُ ۖ يَبْطَلُكَ بَعْدَ أَنْ لَصِيْرَ
وَتَدُلُّ ۖ أَلَّا رَاضِي السَّبْعَةِ ۖ لَا
تَهْدِي ۖ لَا تَكْذِبُ ۖ أَنْتَ تَقْرُصُكَ
بَقَّةُ

بے رغبت بنا ہوا ہے۔ وہ دین خداوندی کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا
(اور داعظ و حکیم امت بن کر مخلوق کی اصلاح کرنے لگا) پس دنیا
چھان ڈالو۔ پھر اگر شخص تم کو کہیں مل جائے تو ضرور اس کا دامن
پکڑ لو۔ مومن کی مسرت چہرے پر ہوا کرتی ہے اور غم دل میں۔ اس کے
بعد (جب ترقی کر کے عارف بنتا ہے تو) معاملہ برعکس ہو جاتا ہے کہ غم
چہرے پر ہوتا ہے اور مسرت دل میں۔ چہرے پر غم ہوتا ہے مخلوق کو ہمدرد
بنانے کے لئے اور دل میں مسرت ہوتی ہے قضاء و قدر کی وجہ سے کہ
وہ ان پر ہنسنا اور مسرور رہتا ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے جب تک
درجہ ایمان میں رہتا ہے تو دنیا اس کے لئے قید خانہ ہے (کہ ہر وقت
کی تنگی اور مشقت میں ہے) اور جب (ترقی پا کر متقی بنتا اور تقوائی الٰہی
ہو جاتا ہے تو دنیا سے باہر نکل آتا اور قید خانہ چھوڑ کر اس کی تنگی سے
کھلے میدان میں آ جاتا ہے (کیونکہ تقویٰ کے صلہ میں اس کو مخرج
نصیب ہوتا اور راحت عطا ہوتی ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ)
یو اللہ سے ڈا کر تا ہے اللہ اس کے لئے بنیل نکالتا اور اس کو ایسی
جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جاتا کہ اس کا
بیضہ ہستی شکست ہو جاتا ہے۔ وہ حکمتوں کا دانہ چمکتا ہے۔ قرب کا
بازو اس کو اپنی آغوش میں لیتا اور چھاتی سے لگا لیتا ہے۔ وہ طبیب
اور دسترخان والا بن جاتا ہے (کہ جس کو جتنا چاہے باٹھے) اے
بے وقوف (ایمان کا نور) تیرے پاس بجلی کی طرح (نا پائدار اور عارضی)
ہے کہ ادھر آیا اور ادھر گیا۔ تجھے حاجت ہے کہ ہزار بار فنا ہو اور
مرے۔ اس کے بعد آخر میں جا کر تجھ کو جاؤ نصیب ہو گا کہ جس طرح
رات اور دن آتے رہتے ہیں اور ان میں فرق نہیں آتا اسی طرح گردش
و انقلابات زمانہ تیری استقامت میں تزلزل نہ ڈالے گا اور تو
نشوونما پا کر (گنجان سایہ دار درخت بن جائے گا کہ اس کی جڑ مضبوط
ہو جائے گی اور) ساقوں زمین کی بیخ کی کراپے سایہ سے مخلوق کو نفع

تَقُومُ قِيَامًا مَّتَكَ : يُعَوِّزُكَ مِنْ عَشَائِكَ لُقْمَةً
تَقُومُ قِيَامًا مَّتَكَ : دَرَجَ الْحَالَةِ تَدْخُلُ فِيكَ وَ
تَتَرَدَّدُ بِقَلِيلٍ : وَيَكُونُ لَكَ فَرَاخٌ تَطِيرُ :
تَقِفُ عَلَى مِرْقَاةِ سِرِّكَ : تَأْتِي شَرْقًا وَغَرْبًا
بَرًّا وَبَحْرًا : أَنْتَ نَارُكُمْ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مِيَامٌ فَإِذَا مَا تَوَلَّاهُمْ
يَسُئِرُ الرَّجُلُ يَسْتَبِيهِ بَعْدَ الْمَوْتِ : يَكُنِّي
لِلْفَقِيرِ أَنْ يَكُنِّيَ بِالنَّعْنَاعَةِ وَيَكُنِّيَ
بِالْعَقَّةِ : وَتَسْعَى بِقَلْبِ الصِّدِّيقِ : طَلِبًا
لِبَابِ الْقُرْبِ : مَهْمًا وَلَا عَيْنَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ مَهْمًا وَلَا عَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَوْدِ
تَتَقَبَّلُهُ عَيْنَانِ الْحَقِّ وَلَا تَنْتَهُ وَرَحْمَتُهُ
وَشَوْقُهُ إِلَيْهِ وَجَدَ بَاتَهُ وَنَظَرَ أُنْثَى وَ
مُبَاهَاةً وَمَوَازِيحَ أَرْوَاحِ أَنْبِيَائِهِ وَ
مَلَائِكَةٍ تَقْبَلُهُ الْمَلَائِكَةُ وَأَرْوَاحُ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ تَرْفَعُهُ إِلَى الْحَقِّ رَفْعًا
يَا مَوْتِي الْقُلُوبُ طَلِبُكُمْ لِحُجَّةٍ قَدْ كُفِّرَ
عَنِ الْحَقِّ : أَنْزَعُوا أَنْزَعُوا : أَنْزَعُوا رُجُوعًا
عَلَيْكَ بِقَصْرِ الْأَمَلِ حَتَّى يَقْرُبَ قَلْبُكَ وَ
يَصْفُو عَيْنُ الْخَلْقِ سِرًّا : وَيَدُ نَوَالِي الْحَقِّ
وَتَقَرُّ أَسَافَتُكَ : فَتَقِفُ سَطْرًا سَطْرًا وَ
كَلِمَةً كَلِمَةً وَخَوْفًا خَوْفًا عَلَى أَوْفَانِكَ
وَأَزْمَانِكَ وَسَاعَاتِكَ وَحَفَاطَتِكَ
وَيَتَبَيَّنُ

پہنچائے گا (باقی اس سے پہلے) کہ اس اور (اللہ والا ہونے کا) دعوے
کرنا چھوڑے (کیونکہ تیری حالت یہ ہے کہ) پشتہ تجھ کو کاٹے تو تجھ پر
قیامت آجاتی ہے اور کھانے کا ایک نوالہ خالص ہو جائے تو قیامت
ہو جاتی ہے۔ حالت (اور واردات) کو اجازت دے کہ تیرے اندر
داخل ہو کر تیرے قلب سے اختلاط کرے اور (دونوں کی آمیزش
سے) روحانی پتھر پیدا ہو جو پرواز کرے اور تیرے باطن کی سیر بھی
پر جائے۔ اور مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے۔ (تو خواب
خفت میں) سہیا ہوا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ جب موت آئے گی تب انھیں
کھلیں گی۔ برا شخص ہے جس کی آنکھ مرنے کے بعد کھلے۔ فقیر کی
شان یہ ہے کہ قناعت کا تہ بند باندھے اور پارسانی کی چادر اوڑھے
یہاں تک کہ حق تعالیٰ تک پہنچے اور دروازہ قرب کا طالب بن کر صدق
کے باطن پر دوڑتا ہے کہ دنیا و آخرت اور خلق و ہستی سب بھاگتا
ہے (آخر کار) حق تعالیٰ کی عنایت اس کی شفقت اس کی رحمت
اس کی طرف اشتیاق اس کے جذبات اس کی توجہات، اس کا
(گردہ ملائکہ پر) فخر فرمانا اس کے انبیاء کی ردوں اور اس کے
فرشتوں کے گرد ہاگردہ اس کا استقبال کریں گے۔ کہ ملائکہ و راطع
انبیاء و مرسلین (برائی بنے ہوئے) اس کے ساتھ ہو کر اس کو (دلہن
بنائے) حق تعالیٰ تک پہنچائیں گے۔ اے مردہ دلو! جنت کی
طلب نے تم کو حق تعالیٰ سے مجرب بنا دیا (کہ طالب مولیٰ نہ بن سکے)
بچو بچو اور ٹوٹو ٹوٹو۔ امیدوں کو کم کرنا کہ تیرے قلب کو قرب اور
باطن کو مخلوق سے صفائی نصیب ہو۔ اور وہ حق کے قریب جا پہنچے کہ
تو اپنی تقدیر کی پڑھ سکے اور وقت و زمانہ و ساعت و لمحہ (کی تعین کے
ساتھ) اس کی سطر سطر اور کلمہ کلمہ اور حرف حرف سے واقف ہو جائے
اور تجھ کو معلوم ہو جائے کہ تیرا انجام کار کیا ہوتا ہے۔ جوں جوں خوف

لَكَ مَا تَوَلَّى إِلَيْهِ كُلَّمَا جَاءَكَ الْخَوْفُ إِلَيْهِ
جَاءَ بِهِ الْقُرْبُ عِنْدَكَ حَيْثُ كَانَ الْإِثْبَاتُ بِلَا
تَبَالٍ طَالَ عُمْرُكَ أَمْ قَصُرَ قَامَتِ الْقِيَامَةُ
أَوْ لَمْ تَقُمْ أَحَبَّكَ الْخَلْقُ أَمْ بَغَضُوكَ
أَعْطَوْكَ أَمْ حَرَمُواكَ ثُمَّ قَامَ صَارِخًا وَ
عَظِيمًا وَجْهَهُ ثُمَّ كَشَفَهُ ثُمَّ قَالَ يَا نَارُ كُونِي
بَرْدًا وَسَلَامًا أَللَّهُمَّ لَا تُبَيِّنْ أَخْبَارَنَا ثُمَّ
قَالَ وَقَالَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لِلْفَضِيلِ بْنِ عَازِمٍ
لَمَّا رَأَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَبِيٌّ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ، فَيُنَا
لَمَّا رَأَى خَلْفَتَيْنِ حَذِرَيْنِ يَبْكُونِ مَا تَوَلَّى قُلُوبُهُمْ
رَحْمَةً خَافُوا أَنْ لَا تُقْبَلَ أَعْمَالُهُمْ حَاقًا
سُوءِ الْخَاتِمَةِ كَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ إِنَّمَا هُوَ لِبَاسٌ دُونَ لِبَاسٍ قِي
لِقَامٌ دُونَ طَعَامٍ وَأَيَّامٌ قَلِيلٌ
يَا عَلَامُ أَغْلِقْ بَابَ مَنَّةِ الْخَلْقِ وَقَدْ
لَمْ يَكُنْ لَكَ بَابٌ مَنَّةِ الْحَيِّ ثُمَّ قَامَ وَجَعَلَ
يَعْبُدُ تَارَةً يَمِينًا وَتَارَةً شِمَالًا وَاضْعَايْدَةً
عَلَى صَدْرِهِ قَائِمًا عَلَى تَدْيِيهِ ثُمَّ قَعَدَ وَ
قَالَ يَا أَعْيُ أَدْخُلْ هَذَا الْبَابَ الْمَقْشُوعَ
لَمَّا هُوَ بَابَانِ مَقْلَقٍ وَمَفْتُوحٍ أَدْخُلْ هَذَا
الْمَقْشُوعَ بِإِصْبَعِ السَّبَبِ بِالسُّنَّةِ لِأَحْيَاءِ الشَّرْعِ
عَلَيْهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّمَ
لِأَيِّ الْمَسْبُوبِ بِإِصْبَاعِ السَّبَبِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَلَاكِهِ الْكُسْبُ
سُنَّتُهُ

اللہ والا ہونے کا) دعوے
پیشہ تھ کو کالے تو بھڑ
نہ ہو جائے تو قیامت
تھے کہ تیرے اند
ر (دونوں کی آمیزش
رے باطن کی سیر بھی
سیر کرے۔ تو خواب
صلی اللہ علیہ وسلم نے
ن آئے گی تب تکھیں
بعد کھلے۔ فقیر کی
سائی کی چادر اوٹھے
کا طالب بن کر صدق
رہتی مسک بھاگتا
ت اس کی رحمت
تہات، اس کا
ہوں اور اس کے
کہ ملائکہ اور رافع
تھ ہو کر اس کو (دہن
دلو! جنت کی
بولی نہ بن سکے)
لب کو قرب اور
قرب چاہیے کہ
لحظ (کی تعین کے
واقف ہو جائے
جوں جوں خوف

تجھ کو خدا کی طرف کھینچے گا دُوس دُوس قرب اس کو تیری طرف کھینچے گا۔
وہ وقت ہے اطمینان کا کہ تیری عمر کم ہو یا زیادہ، اور قیامت آدے یا
نہ آئے، اور مخلوق تجھ سے محبت رکھے یا عداوت اور کچھ دے یا نہ دے
تجھ مطلق بھی پروا نہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ چیخ مار کر کھڑے ہو گئے اور
اپنا منہ ڈھانپ لیا۔ اس کے بعد منہ کھولا اور فرمایا کہ اے آتش
(شوق) ٹھنڈی اور سلامتی دالی بن جا (اور مجھ کو زیادہ بے تاب
مت کر) یا اللہ پہلے حالات کا افشامت کجو۔ اس کے بعد آپ
بیٹھ گئے اور فرمایا کہ صفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے کہا
کہ آئیے ہم اے متعلق حق تعالیٰ کا جو کچھ علم واقع ہوا ہے اس پر
ردویں (کہ خدا جانے جنتی قرار پائے ہیں یا دوزخی؟) یہ لوگ تھے
درحقیقت ڈرنے والے اور لرزنے والے کہ نیت تھے جو کچھ بھی بن پڑتا
تھا اور پھر بھی ان کے قلوب لرزاں رہتے تھے۔ ڈرتے تھے کہ سب ادا
ان کے اعمال مقبول نہ ہوں اور اندیشہ رکھتے تھے انجام کے جوڑ جلنے
کا۔ امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے تھے کہ (زندگی۔) دن تو چند
ہیں اور (کام بہت کہ) یکے بعد دیگرے لباس اور نیے بعد دیگرے
کھانا، صاحبزادہ۔ مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کر (یعنی کسی کا
احسان مت اٹھا) کہ حق تعالیٰ کے احسان کا دروازہ کھل جائیگا (اور
خزانہ غیب سے ملے گا) اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے۔ اور سینہ پر ہاتھ
رکھ کر چھاتی پکڑ کر۔ (وجد کی حالت میں) دایں بائیں جھومنے لگے۔ اس
بعد بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے اندھے اس کھلے ہوئے دروازہ میں داخل
ہو جا۔ بس دُوبی تو دروازے میں جن میں ایک بند ہے اور ایک کھلا ہوا۔
پس اس کھلے ہوئے (دروازہ حق) میں داخل ہو جا۔ شریعت نبویہ کو
زندہ کرنے کے لئے سنت کے موافق سبب کو ساتھ لے۔ اس کے بعد
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا متبع بن کر مسد بلا سباب
کی طرف بڑھ۔ کیونکہ کسب آپ کی سنت ہے (جس کی آپ نے تو لا تعلیم

وَالْوَكَالُ حَالَتُهُ ۖ ثُمَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُغْنَى
عَنْكَ فَأَنْعَلْ ۖ لَا مَعَ السَّيِّئِ وَلَا مَعَ الْحَالِ ۖ
مُؤَمَّرًا لِلْحَقِّ ۖ يَكْفِيكَ يَرْفَعُكَ وَيَقْمِيكَ بِكَ
يُعْطِيكَ مَا لَا تَعْرِفُ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُونَ ۚ مُسْلِمًا لَا مَوَاجِدَ قَدِيرًا ۚ أَيُّمَا سَقَطَتْ
لَقَطْتَ فَضَّلَ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ ۖ أَيُّمَا تَوَجَّهْتَ
فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ ۖ رَأَيْتَ قُرْبَهُ وَأَنْسَهُ وَرَأَيْتَهُ
وَرَحْمَتَهُ ۖ مِثْلُ الْغَنِيِّ مِثْلُ رَجُلٍ أَعْنَى يَأْتِيهِ
طَعَامُهُ عَلَى أَطْبَاقٍ ۖ تَأْتِيهِ وَلَا يَعْلَمُ رَحْمَتُهُ ۖ
حَقٌّ إِذَا عِلِمَ أَصْلُهَا طَلَبَ تِلْكَ الْجَهَّةَ وَسَدَّ جَمِيعَ
جِهَاتِهِ ۖ هَكَذَا هَلَاكُ الْعَبْدِ إِذَا عَرَفَ أَنَّ اللَّهَ
هُوَ الْمُسْتَعِثُّ هُوَ الْمُحِطُّ هُوَ الْمَوْجِبُ إِلَيْهِ
ذَلِكَ يُعَلِّقُ قَلْبَهُ بِاللَّهِ تَعَالَى نَفْسَهُ مَشْوُوقَةً
لَوْ عِلِمَتْ أَيْمَانُهُ وَتَوَكَّلَتْ لَخَالَفَتْكَ وَ
مَا نَعْتَبَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ إِلَّا مَا لَا بُدَّ لِهَامِنِهِ
فَذَلِكَ حَقُّهَا ۖ أَنْتَ لَا تَصْلَحُ لَكَ الرَّاوِيَةُ
بَلْ تَصْلَحُ لَكَ الْأَسْوَأُ ۖ لَا يَصْلَحُ لَكَ
أَنْ تَطْلُعَ عَلَى أَسْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى ۖ
الْمُطْلِعُ عَلَى أَسْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى
يَكُونُ آخِرَ سَبَبٍ مَنْ لَا يَلِيكَ سِرُّهُ
فَلْيَخْلُ عَنِ الْخَلْقِ ۖ لِيَكُنْ
مَا وَاهُ الْكُهُوفُ وَالسَّوْجِلُ
وَالْبَرَارِيُّ وَالْعِفَارِيُّ مَنْ
لَا يَتِمَّ كُنْ أَنْ
يَجْمَعُ

دی ہے) اور توکل آپ کی حالت ہے۔ (جس پر عمر ہر فعلاً آپ قائم ہے)
اُس کے بعد اگر اپنے آپ سے فنا ہو جانے پر تجھ کو قدرت ہو تو اس کو
حاصل کر کہ نہ سبب کی معیت رہے نہ حال کی۔ بس حق تعالیٰ کے حوالہ ہو کہ
وہی کافی ہے۔ وہی تجھ کو اٹھائے گا اور قریب لے آئے گا بلکہ ایسا کچھ
دیگا جس سے تو آگاہ بھی نہیں (چنانچہ وہ خود فرماتا ہے) اور اللہ جانتا
ہے اور تم نہیں جانتے: "تو اس کی تقدیر کی موجوں کے حوالہ ہو جا کہ جہاں
بھی گرے گا فضل خدا کا دانہ چمک لے گا۔ جب بھی منہ کرے گا اوہری اللہ
کی ذات پائے گا۔ اور تجھ کو اس کا قُرب و اُنس اور اس کی شفقت و رحمت
نظر آئے گی۔ جس کو غنا نصیب ہو جاتا ہے اُس کی مثال ایسی ہو جاتی ہے
جیسے نابینا شخص کو طباقوں پر رکھے ہوئے کھانے اس کے پاس چلے آتے
ہیں اور اس کو معلوم نہیں کہ ہر سے آتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب اصلیت سے
آگاہ ہو جاتا ہے تو ساری جانبیں بند کر کے اسی اصل خانہ کا طالب
ہو رہتا ہے۔ یہی حال اس بندہ کا ہوتا ہے کہ جب وہ واقف ہو گیا کہ اللہ
ہی (ہر مشکل کو) کھانسان کرنے والا ہے وہی نیے، اور وہی (اسباب بہتیا
فرما کر روزی کے طباق) اس کی طرف روانہ کرنے والا ہے تو وہ اپنے
قلب کو اللہ ہی کے ساتھ وابستہ کر لیتا ہے۔ تیرا نفس تیرا عشق
بنا ہوا ہے۔ اگر تو جانتا کہ وہ درحقیقت تیرا دشمن اور تجھ کو بہاد کر نیوالا
ہے تو ضرور اس کی مخالفت کرتا اور اس کو کچھ بھی نہ دیتا۔ بجز اتنے آجے
دانہ کے جس کے بغیر چارہ نہ ہوتا کہ یہ اس کا حق ہے (جس کا پہنچنا انشرفاً
ضروری ہے) تیری (حالت ایسی گندی ہے کہ) خلوت خانہ تجھ کو شایان
نہیں بلکہ بازار شایان ہے۔ تو اس قابل نہیں کہ راز ہائے خداوندی
پر مطلع ہو (کیونکہ تیری زبان تیرے قابو میں نہیں اور) رازِ خداوندی
پر مطلع ہونے والا بے زبان ہو اکر تا ہے۔ جو اپنے راز کے چھپانے پر
قدرت نہ رکھے اُس کو چاہیے کہ مخلوق سے باہر چلا جائے۔ جس میں اتنی
طاقت نہ ہو کہ حکم اور علم (یعنی شریعت و طریقت کو) جمع نہ کر سکے تو

لیون یروانی
بین الخیر والو
ہم ۖ قال ذلک
یطلب اللہ
یا احمق اذ
القدر وجلب
انت عبد الخیر
عندنا حاکم
نقاد ۖ یا مد
غیر موضوع
لہ حال و الش
والغص لہ
الصدیقون
فیہ واجبة
بالطاعة وال
الحلال ۖ اق
اذالہ احد
بین المسلمین
احد کالی
الحرام والحر
نہد فی
فی الحر
قدیر
قیع

رہ فرملا آپ قائم ہیں
 بھ کو قدرت ہو تو اس کو
 جس حق تعالیٰ کے حوالہ ہو
 ہے آئے گا بلکہ ایسا کچھ
 مانتا ہے اور انتہا جانتا
 کے حوالہ ہو جا کہ جہاں
 منہ کرے گا اُدھر ہی اللہ
 اور اس کی شفقت و رحمت
 مثال ایسی ہو جاتی ہے
 اس کے پاس چلے آئے
 تھی کہ جب اصلیت سے
 اصل غائب طالب
 وہ واقف ہو گیا کہ اللہ
 اور وہی اسباب بہتیا
 نے والا ہے تو وہ اپنے
 میرا نفس تیرا معشوق
 اور تجھ کو بہاد کر نیوالا
 نہ دیتا بجز اتنے آج
 ہے (جس کا پہنچنا نامرغ
 خلوت خانہ تجھ کو شایان
 راز ہائے خداوندی
 اور راز با خداوندی
 راز کے چھپانے پر
 عطا جائے جس میں تھی
 ت کو جمع نہ کر سکے تو

بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ الْغَلَاءُ سَيَاطُ الْمَلِكِ يُؤَدَّبُ
 قَالَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ شَدِيدَةٍ وَقَافَةٌ وَفِيكَ
 تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَأَنْتَ تَدْعِي الْمَحَبَّةَ
 يَا أَحْمَقُ إِذْ عَيَّتْ حُبَّتَهُ وَتَطْلُبُ مِنْهُ دَفْعَ
 الْقَرَرِ وَجَلِبِ النِّفْعَ تَنْتَهَ مَا أَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ
 أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ عَبْدُ النَّفْسِ الْهَوَى وَالشَّهْوَةِ
 عَنْدَنَا حَكْمٌ عَنْدَنَا صَيَارِفَةٌ عَنْدَنَا
 لِقَاءٌ يَا مَدْعِيَا مَا هَذَا تَقُولُ الشَّقِيُّ فِي
 قَرَرٍ مَوْضِعِهِ الدُّعَاءُ لَهُ مَوْضِعٌ وَوَقْتُ الْكَلَامِ
 لَهُ حَالٌ وَالشُّكُوتُ لَهُ أُخْرَى وَالظُّفْرُ لَهُ حَالٌ
 وَالنَّعْصُ لَهُ أُخْرَى آيَةُ الْعَاوِلِ حَتَّى تَعْبَهُ
 الصِّبْغُ يَقُونُ تَزِيلُ جَمِيعِ الرَّمَاكِ عَنْهُمْ الْعِبَاكَةُ
 فِيهِ وَاجِبَةٌ شُكْرُ الْمُتَوَكِّلِ يُقَابِلُونَ الرِّعْمَ
 بِالطَّاعَةِ وَالشُّكْرَ يَا مُرَكَّ بِالْقَلِيلِ مِنَ
 الْحَلَالِ أَقْصَرُ مِنْ هَذَا الْحَلَالِ إِنْ أَكْثَرْتَ
 أَدَاكَ أَحْذَرُ إِلَى أَخِي الْمَبَاحِ الْمُشْتَرِكِ
 بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ أَخَذْتَ ذَلِكَ أَدَاكَ
 أَحْذَرُ إِلَى أَخِي الشُّبُهَةِ وَالشُّبُهَةُ رَأْسُ
 الْحُرَامِ وَالْحُرَامُ إِلَى النَّارِ أَلَسْنَا إِهْدُ مَنْ
 نَهَيْدُ فِي الْحَلَالِ وَأَمَّا الرُّهْدُ
 فِي الْحُرَامِ قَدْ لَكَ وَاجِبٌ
 قَدْ يَرُدُّ وَارِدٌ إِلَى الْقَلْبِ
 فَبَعْدُ عَنْ حَمَلِهِ
 كَلَامٌ مَازَا
 جَاءَ

مناسب ہے کہ اس کی قیام گاہ غار اور ساحل اور جنگل اور برائی
 ہوں۔ گرانی ایک شاہی چابک ہے، جس سے ادب سکھایا جاتا ہے۔ یہ
 کلمہ آپ نے قحط و فاقہ کے زمانہ میں فرمایا تھا پر افسوس کہ دعویٰ تو
 (خدا کی) محبت کا کرتا ہے اور طلب کرتا ہے دنیا اور آخرت کو۔
 اسے بے وقوف دعویٰ تو اس کی محبت کا اور طالب ہے مشق کے
 رفع اور راحت کے حصول کا۔ پرے ہٹ تو اللہ والوں میں داخل نہیں
 تو بندہ مخلوقات اور بندہ نفس و ہوی و خواہشات ہے۔ ہملے پاس
 تمہارے پرکھنے کی کسوٹیاں ہیں۔ ہملے پاس صراف ہیں۔ ہملے پاس
 پرکھنے موجود ہیں۔ اسے مدعی (دعویٰ) چیز کیا ہے؟ تو بے محل بات
 کہہ رہا ہے۔ دعا کے مانگے کا بھی ایک محل اور وقت ہو اگر تمہارے کلام
 کرنے کا وقت اور ہوتا ہے اور خاموش رہنے کا وقت دوسرا۔ دیکھنے کا
 موقع اور ہوتا ہے اور آنکھ بند کرنے کا موقع اور۔ کہاں ہے کام
 کرنے والا کہ ہم اس کو اپنی محبت میں لیں؟ جو صدق ہوتے ہیں،
 محسن کا شکر ادا کرنے کے لئے ان کی عبادت ضروری بن کر ہر وقت
 اُن پر زیادہ ہوتی رہتی ہے کہ نعمتوں کے مقابلہ میں وہ شکر اور اطاعت
 پیش کیا کرتے ہیں۔ تجھ کو تھوڑا سا حلال استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اس
 حلال میں بھی کم ہی پرکتفا کر کہ زیادتی کرے گا تو اس کا استعمال تجھ کو
 اس مباح تک جا پہنچائے گا، جو عام مومنین کے لئے مباح ہے۔ اور
 اور جب تو اس کو لینے لگے گا تو وہ تجھ کو مالی شتبہ تک لے جائے گا۔
 اور شتبہ حرام تک جا پہنچائے گا۔ اور
 حرام آگ تک پہنچائے گا۔ زائد وہی ہے جو حلال میں زہد اختیار کرے
 ورنہ حرام سے متعلق زہد اختیار کرنا تو (سب ہی پر) واجب ہے (لہذا
 اس سے بچنا کمال ہی کیا ہوا) واردات میں کوئی وارد قلب پر ایسا
 بھی آتا ہے کہ قلب اس کی برداشت سے عاجز ہو جاتا ہے، (لہذا
 انسان وجد میں آکر ٹپنے لگتا ہے) جیسے ماں کی حالت ہے کہ جب

لَعْنَى وَلَدِهَا تَصْرَعُ وَتُخْرِقُ شَايِبَهَا ۖ يَعْجَزُ
 الْعَقْلُ عَنْ حَمْلِهِ ۖ يَعْنِي بِرَ السَّمَاءِ وَالْوَحْلِ
 تُخَالِطُ النَّاسَ بِاللَّعْنَاءِ وَتُؤَافِقُهُمْ وَتُعَاشِرُهُمْ
 بِاللَّعْنَاءِ ۖ وَقُلُوبُنَا بِأَرَادَةِ كَظَرَةٍ إِلَى وَعْدِ
 اللَّهِ ۖ إِلَى طَعَامِ الْفَضْلِ إِلَى أَنْ يَثْبُتَ بِإِزْهِدٍ
 فِي مَشِيئَتِكَ لِنُظْفَرَ بِمَشِيئَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 مِنْ شَرْطِ النِّجْمَةِ تَرْكُ الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ بَيْنَمَا
 أَنْتَ كَذَلِكَ إِذْ نَطَقَ لِسَانُكَ وَاسْمَعْتَ أَذْنَاكَ
 وَفَعَلْتَ عَيْنَاكَ ۖ جَاءَتْ الْأَنْفَاءُ وَالْأَكْرَامُ
 وَجَاءَ صَفَاءُ الْأَسْرَارِ شَمَارًا وَجَاحًا ۖ جَاءَتْكَ
 الْجِدْمُ وَالْحَدْمُ ۖ خَدَمَكَ الْكُلُّ وَحَمْدَكَ
 الْكُلُّ ۖ وَبَاهَى بِكَ الْحَقُّ الْكُلُّ ۖ قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
 نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۖ امْتَثِلُوا أَمْرَ اللَّهِ وَأَمْرَ
 رَسُولِهِ ۖ اِعْمَلُوا فِيهِمَا ۖ مَا فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ
 أَنَا وَلَا تَخُنْ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ ۖ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
 وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي
 قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّمَاءِ وَالْظَّارِقِ ۖ أَقْسَمَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّمَاءِ وَمِنْ طَرَفَيْهَا ۖ طَرَفَا حَمْدُ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ طَرَفَا هَمَّتْهُ ثُمَّ بَنِيَتْهُ
 نَبِيْنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ بِرَ إِلَى السَّمَاءِ
 السَّلَاطَةِ وَكَلِمَةِ رَبِّهِ ۖ وَرَأَاهُ بِعَيْنِي وَرَأَاهُ
 وَبِعَيْنِي قَلْبِي ۖ لَمَّا كَانَ مِنْ مَسِيرِ
 رَبِّي السَّمَاءَ رَأَاهُ فِي
 الْأَدْنَى بِعَيْنِي

اس کے بچے کے مرنے کی خبر اس کو پہنچتی ہے تو وہ چیخ اٹھتی اور کپڑے
 پھاڑ لیتی ہے۔ اس سے مراد آپ کی سماع اور وجد تھا۔ دعا مانگنے میں
 ہم عام لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاتے اور معاشرت کے درجہ میں
 اُن کی موافقت کرنے لگتے ہیں، باقی ہمارے دل تو سرِ داد (شانِ تسلیم
 کے سبب) وعدہ خداوندی اور غذائے فضل کے منتظر رہا کرتے
 ہیں (کہ دعا مانگے بغیر بھی جو وعدہ فرما چکا ہے وہ ضرور پہنچائے گا) یہاں
 تک کہ اس کا ثبوت بھی ہو جاتا ہے اپنے قصد و ارادہ کی رغبت اٹھا کر
 ارادہ خداوندی سے کامیاب ہو۔ محبت کی شرط یہی ہے کہ قصد ارادہ
 ترک کر دیا جائے۔ جب تیری یہ حالت ہوگی تو تیری زبان گویا دوکان
 شنوا اور آنکھیں بینا بن جائیں گی، طرح طرح کے لطف کرم آئینگے
 اور باطن کی صفائی پھیل میوے اور جواہرات بن کر آئیں گے اور خدم
 و چشم تجھ کو نصیب ہوں گے کہ سب تیری خدمت کریں گے۔ اور سب
 تیری مدح اور حق تعالیٰ شانہ تیرے ذریعہ سے سب ہی پر فخر فرمائیں گے۔
 حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کو رسول دیں وہ لو اور جس شے سے
 بھی روکیں اس سے رک جاؤ۔ تعمیل کرد حکم خدا و رسول کی، اور
 ان کے فرمان پر عمل کرو۔ اس راستہ میں "ہم" اور "میں" مطلق نہیں
 بس "تو ہی تو" ہے۔ کہ وہی اول ہے وہی آخر اور وہی ظاہر ہے وہی
 باطن۔ ارشاد خداوندی والسماء والطارق کی تفسیر کے متعلق آپ نے
 فرمایا کہ حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہے آسمان کی اور اس شخص کی جو نے
 آسمان کو کھٹکھٹایا۔ اس کو کھٹکھٹایا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
 اس کو دستک دی تھی آپ کی ہمت نے۔ اور اس کے بعد شب
 معراج میں آپ کے جسم اطہر نے کہ جسم کو چڑھنا نصیب ہوا اس وقت آسمان
 تک، اور آپ سے باتیں کیں آپ کے پروردگار نے۔ اور آسمان کی سیر
 کے وقت آپ نے زیارت کی حق تعالیٰ کی چہرے کی آنکھوں سے بھی
 قلب کی آنکھوں سے بھی؟ زمین پر نیکی کی حالت میں زیارت کی

وہ جج اٹھتی اور کپڑے
دور و جد تھا۔ دعا مانگنے میں
معاشرت کے درجہ میں
توسرے اور (شانِ تسلیم
ل کے منتظر رہا کرتے
وہ ضرور پہنچائے گا یہاں
داراؤ کی رغبت اٹھا کر
یہی ہے کہ تصدق دادہ
تیری زبان گویا اولیوں
کے لطفِ کرم آئینگے
نہ کر آئیں گے اور خدم
ت کریں گے۔ اور سب
سب ہی پر خیر فرمائیں گا۔
وہ لوہ اور جس شے سے
خدا و رسول کی، اور
اور ”میں“ مطلق نہیں
اور وہی ظاہر ہے وہی
تفسیر کے متعلق اپنے
شخص کی خبر نے
لی اللہ علیہ وسلم نے
س کے بعد (شب
میب ہوا سا تو بے لکھ
نے۔ اور آسمان کی سیر
کی آنکھوں سے بھی اور
ت میں زیارت کی

لَهُمْ وَفِي السَّمَاءِ يُعْجِنُ رَأْسُهُ ۖ وَهَكَذَا أَكُلُ مَنْ
قَمَّ قَلْبُهُ يَرَى قَلْبُهُ رَبَّهُ وَيَقْطَعُ الْحَبَّ بَيْنَهُ
زَيْنَ السَّمَاءِ ۖ وَالْأَسْوَارُ وَالْهَمَمُ تَطْرُقُ ۖ وَ
الْأَسْوَارُ تَسِيرُ صُدُورُ الصِّدِّيقِينَ بِأَنْوَارِ اسْوَارِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ صُدُورُ مُضِيئَةٍ ۖ إِتَقَوْا فِرَاسَةَ
الْمُؤْمِنِ الْقَلْبُ إِذَا قَرَّبَ صِلَا سَمَاءٍ فِيهَا الْجُحُمُ
الْوَلَدُ وَشَمْسُ الْمَعْرِفَةِ ۖ تَسْتَضِيءُ الْمَلَائِكَةُ
عَلَى الْإِنْوَارِ ۖ مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَعَلَيْهَا حَافِظٌ
مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ۖ يَحْفَظُهَا مَنْ أَنْ يَحْطِطَ فِيهَا
الْقِيَامُ طِينٌ ۖ وَاحِدٌ أَفْرَادُ حَفَظَهُمْ يَقْوَمُونَ
مَلُوقًا حَفَظَهُمْ ۖ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۖ
أَتِ الْفَصَاحَةُ ۖ وَالْبَلَاغَةُ خَرَّتْ بَيْتَكَ ۖ
لَمْ يَدْرُ بِدُرٍّ مِنْ مَكَانِكَ لَا يَخْرُجُ ۖ كَأَنَّهُ
بِمَلِّ الطَّاهِرِينَ ۖ كَعَلَّكَ دَعَا عَلَيْكَ بَعْضُ
أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ عَمِيَتْ عَيْنَا بِصِيْرَتِكَ ۖ
فَتَبِعَتْ اللَّهُ فَصَيَّرَكَ اللَّهُ فِي الطَّرِيقِ ۖ تَبَيَّنَتْ
لِي عَيْنُ قَصْرِ لَوِ الشُّبُلِ ۖ كَثُرَتْ هُمُومُكَ
وَالْقَطْعَةُ أَجْمَعَةُ قَصْرِ لَوِ ۖ بَقِيَتْ قِطْعَةُ الْحَجَرِ
لِللَّهِ نَبَا وَالْآخِرَةُ ۖ تَحْتَاجُ إِلَى صِدْقٍ
بِمَعْلُوكٍ بَعْدَ الْإِقْرَارِ بِالْفَلَاحِ ۖ اسْتَأْنَسَ
الْقَوْمُ بِالْحَقِّ مَعْرُوفًا بِالْمَلَائِكَةِ ۖ فَإِذَا اسْتَسْتِ
بِهَوَاكَ فَمِنْ لَكَ بَابٌ آخِرٌ إِذَا اسْتَسْتِ
بِمَا تَخْلُقُ مِنَ الْأَنْسِ تُحَرِّسُكَ دُكَّ
ذَلِكَ قُوَّةٌ لَكَ
بَابُ

قلب کی آنکھوں سے اور آسمان پر پہنچ کر چہرے کی آنکھوں سے۔
اور یہی حال ہوتا ہے ہر اس شخص کا جس کا قلب صحیح ہو جاتا ہے۔
کہ اس کا قلب زیارت کرتا ہے اپنے رب کی، اور اُس کے اور
آسمان کے درمیان کے پرے سے کہ گریے جایا کرتے ہیں۔ اور باطن
اور تمہیں اُپر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازوں پر دستک دیا کرتی
ہیں اور باطن سیر کیا کرتے ہیں۔ صدیقین کے سینے پر دروازہ عالم کے
اسرار کی روشنی سے روشن ہوتے ہیں۔ مومن کی فراست سے ڈر کر قلب
جب مقرب بن جاتا ہے تو ایک آسمان بن جاتا ہے جس میں علم کے سنگ
اور معرفت کا آفتاب چمکتا ہے۔ کہ اس نور سے فرشتے روشنی حاصل
کرتے ہیں۔ ہر نفس پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے
جو شیطان کی دست برد سے محفوظ رکھتا ہے اور خاص خاص افراد کے
بھی ہیں جن کے محافظ (ایک نہیں بلکہ سیکڑوں فرشتے ہوتے ہیں جو)
صف بستہ ان کی محافظت کیا کرتے ہیں اور سب بالامحافظ تواسلند
ہے۔ تیری توصیحات و بلاغت نے تیرا گھر دیران کر دیا۔ تو اپنی ستانی
کاشیدا بنا ہوا، اپنی جگہ بڑا ہوا چکر لگا رہا ہے گویا کہ تو کوہِ کابیل
ہے۔ شاید اللہ کے کسی ولی نے تجھ کو بدو عادی ہے کہ تیرے قلب
کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ تو نے خدا کو ہاتھ سے دیا۔ پس خدا نے
تجھ کو برباد کر دیا۔ تیری چشم مقصود میں بہترے رے سے جم گئے اور تیرے
افکار بکثرت اور مقصود کے بازو قطع ہو گئے۔ تو دنیا و آخرت کے مابین
ایک مضغہ گوشت رہ گیا۔ تجھ کو اپنی ہی دشتی کا اقرار کرنے کے بعد
کسی صدیق کی ضرورت ہے جو تیرے لئے دعا کرے۔ اللہ والوں کے
ساتھ سچی انسیت حاصل کر۔ اس کے بعد فرشتوں کے ساتھ جب
تو ان کے ساتھ مانوس ہوگا تو تیرے لئے دوسرا دروازہ کھل جائیگا۔
جب انسانی مخلوق کے ساتھ انسیت حاصل کرے تو اس دروازہ
کو بند کر دے گا تو تیرے لئے جنت کے ساتھ انسیت کا دروازہ

الْأَنْسِ بِالْحَيَّةِ : فَإِذَا سَدَّ دَنَّهُ قُوَّةَ لَكَ بَابُ
الْأَنْسِ بِالْمَلِكِ : الْأَشْيَاءُ لَا تَقْعَلُ بِأَنْفُسِهِمْ
أَنْتَارُ لَا تُخْرِقُ بِطَبْعِهَا وَلَا الْمَاءُ يُرْوَى بِطَبْعِهِ
نَارُ تَسْرُدُ مَا أَحْرَقَتْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ : أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَخْرُقْ : السَّمْنَلُ
لَا تُخْرِقُهُ النَّارُ إِذَا اخْلَصَتْ فِي أَعْمَلِكُ
أَخْلَصَتْ مِنَ الْخَلْقِ : أُخْرِجَتْ مِنْ بَيْتِهِمْ : إِنَّمَا
تَبْصِلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْخُرُوجِ مِنْ
بَيْتِهِمْ : وَتَطْلُبُهُ عَزَّ وَجَلَّ كَرَجُلٍ غَرَابِ
دَخَلَ دَرْبًا يَطُوقُ عَلَى صَدْرِهِمْ : يَتَلَقَّى إِلَى
أَقْصَاهُ وَتَعُوذُ إِلَى أَوَّلِهِ : وَهُوَ لَا يَعْرِفُ
يَابَهُ : وَالصَّهْبُ يُنْظَرُ إِلَيْهِ : حَتَّى إِذَا رَأَى
حَبْرَتَهُ اسْتَحَبَّ الْحَبَّ فَخَرَّجَ إِلَيْهِ وَعَانَقَهُ
وَضَمَّهُ إِلَيْهِ : كَمَا فَعَلَ يُوسُفُ بِبَنِيَامِينَ :
فَقَالَ لَهُ أَنَا أَخُوكَ : جَعَلَ اللَّهُ أَرْضَ الْقَلْبِ
قَرَارَ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ : لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ
وَسِلُّونَ نَظَرَةٌ : الْيَرَّ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ : وَلَا
أَنْ جَعَلَهُ قَرَارَ التَّقَطُّعِ وَتَمَرَّقَ : الْقَلْبُ
إِذَا صَحَّ وَاسْتَقْرَبَ لِمَقْرَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَجُوزِي
خَلَالَهُ أَنَّهُمَا رَأَى الْحَكَمَ لَا مُتَقَاعَ الْخَلْقِ هَاهُ
جَعَلَهُمُ لِلدِّينِ رَوَاسِيَ : الْبُكْرُومُ مَوْضِعُ السَّيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّغِيرُ مَوْضِعُ الصَّغَابَةِ
وَدُونَ ذَلِكَ مَوْضِعُ الْإِلَاعِيَةِ : عَمَلُهُ لِمَا قَالُوا
إِمْتِثَالًا قَوْلًا وَفِعْلًا

کھل جائے گا۔ اور جب اس کو بھی بند کرنے کا تو فرشتوں کے ساتھ
انسیت کا دروازہ کھل جائے گا۔ کوئی چیز بطور خود کچھ اثر نہیں کر سکتی
نہ آگ اپنی ذات سے کسی کو جلا سکتی ہے اور نہ پانی بالطبع کسی کو سیراب
کر سکے (چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ) نمرود کی آگ ابراہیم علیہ السلام
کو جلانہ سکی اور ابومسلم خولانیؒ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو جل نہیں
سمٹا بلکہ جانور کو بھی آگ نہیں جلا سکتی۔ جب تو اپنے اعمال میں مخلص
بنے گا تو تجھ کو مخلوق سے خلاصی نصیب ہوگی کہ ان کے درمیان سے
باہر نکال لیا جائے گا۔ اور خدا تک پہنچنے کی صورت یہی ہے کہ مخلوق
سے باہر نکلے اور حق تعالیٰ کا طالب بننا ایسا ہے جیسے کوئی شخص ساغر
ہو اور (محبوب) کو چھ میں داخل ہو کہ دوست کی تلاش میں پھرتا لگے
کہ آخر کو کچھ تک پہنچ جائے اور پھر لوٹے (اسی طرح بار بار پھرتا لگے
مگر) محبوب کا دروازہ نہ پہنچا۔ اور محبوب (اس کی) اس حالت
کو دیکھ رہا ہو۔ حتیٰ کہ جب اس کی حیرانی دیکھ چکے اور محبت کا غلبہ ہو
تو دفعۃً اس کی طرف نکلے اور اس کو چھاتی سے لگا کر چپٹا لیوے۔
جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے بن یامین کے ساتھ کیا تھا کہ ان سے
(چھپکے سے) فرمادیا کہ میں تو تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ حق تعالیٰ
نے زمین قلب کو محل معرفت و علم قرار دیا ہے۔ شب و روز میں
اس کی جانب حق تعالیٰ کی تین سو ساٹھ نگاہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ قلب
کو قرار عطا نہ فرماتا تو قلب ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو جاتا۔
جب قلب صحیح اور قُرب حق کا طالب بن جاتا ہے تو مخلوق کو نفع
پہنچانے کے لئے اس کے درمیان حکمت و دانش کی نہریں بہتا دی
جاتی ہیں۔ حق تعالیٰ نے یہ حضرات صلحا و دین کے پہاڑ بنائے ہیں کہ
ان میں بڑا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ہوتا ہے اور چھٹا
صحابہ کی جگہ۔ اور جو اس سے کم رتبہ ہیں وہ تابعین کی جگہ۔ اس لئے کہ
انھوں نے ان حضرات کے ارشادات کی تعمیل قولاً بھی اور فعلاً بھی

يُرَدُّهُ إِلَى قُرْبِهِ الْحَقُّ إِذَا احْصَلَ فِي جِجْرٍ لُحْفٍ
 الرَّاحَةُ تَكْفِيهِ : تَكْفِيهِ رَاحَةً إِلَّا لَمْ يَكْفِهِ
 الرَّحْمَةُ : أَمَّا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
 يَضْطَرُّكَ حَتَّى تَذْعُرَهُ : يُجِيبُ الْإِلْحَاحَ فِي
 الدُّعَاءِ يَسُدُّ الْأَبْوَابَ فِي وَجْهِكَ حَتَّى
 تَقِفَ عَلَى بَابِهِ : وَالْأَحْبَابُ رَأَوْ بَابَ
 الْقُرْبِ مَفْتُوحًا : كَالَّذِي تَعْلَقُ بِأَبْوَابِهَا
 دُونَ وَلَدِهَا وَتُوصِي الْجَبْرَانَ أَنْ لَا
 يَفْتَحُوا بَابًا لِغَرَضٍ يُرِيدُ : خَرَجَ
 تَعَدَّ بَابًا تَادِمًا : كُلُّ بَابٍ يَتَوَخَّاهُ
 إِلَيْهِ يَرَاهُ مُطْلَعًا يَعُودُ إِلَى بَابٍ أُورِدَ
 الْحَقُّ يُصَيِّقُ عَلَى عَبْدِهِ لِيُرَدَّ إِلَيْهِ وَلَا
 يُعَلِّقُ قَلْبَهُ بِالْحُلَيْنِ : يَسْتَبْغِي الْفَقْدَ
 الصَّادِقُ أَنْ لَا يُطْلَبَ رِزْقَ نَفْسِهِ :
 فَإِنْ كَانَ وَلَا يُدَّ طَالِبًا فَلْيُطْلَبْ
 قَدْ رَكِبَ آيَةً : إِذَا اقْرَبَكَ وَابْتَكَ
 تَنْعَمُ بِبَلَاءِهِ وَإِلَّا شَعَلَكَ
 بِبَلَائِكَ : الرَّغْبَةُ فِي الْأَشْيَاءِ
 تَشْوِشٌ عَلَيْكَ قُرْبُكَ مِنَ اللَّهِ
 عَمَّا وَجَلَ وَالصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ :
 مَنْ لَا يَخَافُ اللَّهَ تَعَالَى
 لَا عَقْلَ لَهُ : بَلَاءٌ يَلَا
 شَحْنَةَ خَرَابٍ :
 غَمٌّ يَلَا
 رَأَى

کی پستانیں اس پر حرام کر دی جاتی ہیں، اور حق تعالیٰ اس کو اپنے
 قریب کو ٹال لیتا ہے۔ جب لطف حق کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے
 تو اس کی بوجھ کے سامنے نہ بولے تکالیف کی پروا رہتی ہے نہ بولے سخت
 کی۔ (چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ) کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا
 قبول کرتا ہے جبکہ وہ دعا مانگتا ہے۔ (چونکہ) دعائیں گڑبگڑانا اس کو
 پسند ہے۔ لہذا تیرے سامنے کے سائے دروازے بند کر دیتا ہے
 تاکہ تو چاروں طرف سے ناکام و مایوس ہو کر اس کے دروازے پر
 آ پڑے۔ حالانکہ احباب دروازہ قرب کو کھلا پاتے ہیں، جیسے ماں
 اپنے بچے کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لے اور ایک خاص غرض کے لئے
 جو اس کو مقصود ہو پڑھیں تو تاکید کرے کہ (میرے بچے کی بیتابی پر
 ترس کھا کر) کوئی اپنا دروازہ نہ کھولے۔ اب بچے کی یہ حالت ہو کہ باہر
 نکل کر روتا ہوا نادام اور پشیمان بیٹھ جائے کہ جس دروازہ کی طرف بھی
 جائے اُس کو بند پائے، آخر کار ماں کے دروازے کی طرف آئے (اُس
 وقت ماں اُس کی بے قراری اور ناکامی نہیں دیکھ سکتی، اور فوراً دروازہ
 کھول کر چھاتی سے لگالیتی ہے اسی طرح) حق تعالیٰ اپنے بندہ پر تنگی ڈالا
 کرتا ہے تاکہ (چاروں طرف سے مایوس بنا کر) اس کو اپنی طرف کو گائے اور
 مخلوق کے ساتھ اس کی دل بستگی نہ ہونے دے۔ فقیر صادق کی شان
 یہ ہے کہ اپنے رزق کا متلاشی نہ ہو۔ اور اگر اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو
 بس ضرورت کے قابل طلب کرے (نہ کہ زیادہ) جب حق تعالیٰ تجھ کو
 مقرب بنا کر (تنگی و افلاس سے) آزمائے تو اس کے امتحان میں
 ہشاش بشاش رہ، ورنہ وہ تجھ کو تیری مصیبت میں مشغول کر دے گا
 (کہ وہ رفع نہ ہو سکے گی) ان دنیوی چیزوں کی رغبت تیرے قرب خداوندی
 اور مصیبت پر صبر کرنے کو مشوش بنا دے گی (لہذا کسی شے کی رغبت
 ہی نہ کر) جو اللہ سے نہ ڈرے اُس میں مطلق عقل نہیں جس شہر میں
 کو قوال نہ ہو آخر وہ برباد ہو کر رہے گا۔ اور جس ریوڑ میں جروا ہا نہ ہو

مَا كُؤَلَهُ :
 لَا يَسْتَقِرُّ مَكَ
 اسْفَارُ الْقَوْدِ
 الْقُلُوبِ سَيَرُ
 اسْتَاذَنَ السَّ
 بَعْدَ الْأَسْرِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَّ
 جَلْوَةً وَالْبَادِ
 الْمَنَ وَالْجَزْ
 وَجَمَّةَ سِرَّةِ
 الْجَوَاهِرِ وَمَا
 عِنْدَهُ أَنْتَ يَا
 هُمُ الْمَوْلُودُ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 عَلَى بَابِ الْمَلِكِ
 وَمَنَا مَا لَكَ
 اِصْبِرْ نَحْتِ أَفَا
 عُمَا وَهَمًا وَف
 تَدَامَا تَرَدُّدُ
 دُعَاؤِهِ فَطَمَعُهُ
 يَقُولُ : يَا رَبُّ
 بِمَقْصَاتِكَ :
 دَاوُدَ عَنِ شُكْرِ
 نِعْمَتِكَ وَدَعَا
 عَلَى حَبَّ

مَا كُؤَلَهُ ۖ الَّذِينَ الْخَوْفُ ۖ مَنْ خَافَ أَذْلَهُ
 لَا يَسْتَقِرُّ مَكَانًا وَاحِدًا أَبْلَ يُسَبِّرُ ۖ غَايَةُ
 اسْتِقَارِ الْقَوْمِ قُرْبُ الْحَقِّ ۖ السَّيْرُ سَيْرُ
 الْقَلْبِ ۖ سَيْرُ الْأَسْرَارِ ۖ إِذَا وَصَلُوا إِلَى الْبَابِ
 اسْتَأْذَنَ السَّيْرُ فَيُؤْذَنُ لَهُ ۖ ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ
 بَعْدَ الْأَمْسِ لِلْقَلْبِ صَارَ يَحْمِلُ قَلْبَ الْمَيِّتِ ۖ صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمَرًا وَالْقَمَرُ نُهُمًا وَالْحَلُوهُ
 جَلُوهُ ۖ وَالْبَاطِنُ ظَاهِرًا ۖ الْعَيْدُ فِي حَالَتِي
 الْمَيِّتِ وَالْجَنَّةِ ۖ إِذَا أَخَذَ رَأْسَهُ فِي رِيقِهِ
 وَخِيَمَتُهُ سِتْرُهُ عَلَى جُمَّلَتِهِ يَرَى مَا تَحْتَ الْبَصَرِ مِنْ
 الْحَاضِرِ وَمَا يَمُتُّ يَدَهُ عَلَيْهِمَا ۖ يَشِيرُ إِلَى حَاضِرِهِ
 بِمُؤَدَّةٍ ۖ أَنْتَ يَا فُلَانُ خُذْ كَذَا وَأَنْتَ خُذْ كَذَا
 ثُمَّ الْمَمْلُوكُ مُلْكُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بَيْنَ يَدَيِ
 الْحَقِّ عَرَفَ وَجَلَ عَلَى وَجْهِ النَّيَابَةِ ۖ وَالْخِلَافَةُ ۖ أَنَا
 عَلَى بَابِ الْمَلِكِ أَنْتَظِرْهُمْ ۖ نَظَرُ الْيَكْمَرِ وَنُظْطَةُ
 رُؤْمَانًا ۖ لَكُمْ أَقَابِي أَدَى هَذِهِ الْمَلْدَةِ ۖ
 أَصْبِرْ نَحْتًا أَقَامَهُمْ ۖ وَأَوَّصِلُ الْعِيَاءَ بِالظَّلَامِ
 فَمَا وَهْمًا وَفَكْرًا وَتَوَدُّدًا ۖ كُلَّمَا تَغَلَّضْتُ
 لَكَ مَا رُحْتُ دُتْ ۖ إِنْ رُحْتُمْ بَيْنَ أَدْهَمَ تَحْكِرُ فِي
 عَمَلِكُمْ فَعَمِيصَتْ عَيْنَاهُ ۖ بِسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 يَقُولُ ۖ يَا اٰلِهِيْمُ قُلِ اللَّهُمَّ ارْضِنِي
 بِعَمَلِيكَ ۖ وَصَبِّرْنِي عَلَى بَلَاءِكَ ۖ
 وَأَوْدِغْنِي شُكْرَ عَمَلِكَ ۖ وَأَسْأَلُكَ سَامَ
 نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ عَافِيَتِكَ وَالشُّبَابَ
 عَلَى عَهْدِكَ ۖ نَسِينَا

در حق تعالی اس کو اپنے
 آغوش میں پہنچ جاتا ہے
 پر واریتی ہے نہ ہمتے کرتا
 عوبے قرار شخص کی دعوت
 دعا میں گرفتار مانا اس کو
 دروازے بند کر دیتا ہے
 اس کے دروازے پر
 ہلا پاتے ہیں۔ جیسے ماں
 ایک خاص غرض کے لئے
 (میرے بچہ کی بیتابی پر
 بچہ کی یہ حالت ہو کہ بلہ
 جس دروازہ کی طرف بھی
 رے کی طرف آئے (اس
 دیکھ سکتی، اور فوراً دروازہ
 اٹے اپنے بندہ پر تنگی ڈالا
 کو اپنی طرف کوٹائے اور
 فقیر صادق کی شان
 کے بغیر چارہ ہی نہ ہوتا
 (وہ) جب حق تعالیٰ کو
 اس کے امتحان میں
 ت میں مشغول کرے گا
 بیت تیرے قریب افندی
 لہذا کسی شے کی غیبت
 عقل نہیں۔ جس شہر میں
 ریوڑ میں جردا مانہ ہوتا

(بھٹریوں کی) خوراک بنے گا۔ اصل دین خوف ہی ہے۔ جس کو خوف ہوتا
 ہے وہ اندھے سے اٹھا کر لاتا ہے اور ایک جگہ پر قرار نہیں پکڑا کرتا۔
 بلکہ چلتا رہتا ہے۔ اللہ والوں کی رفتار کا منتہی قریب خداوندی ہے۔ رفتار
 تو قلوب اور باطن ہی کی رفتار ہے۔ جب دروازے تک پہنچ جاتے
 ہیں تو باطن (داخل کی) اجازت چاہا کرتا ہے۔ پس اس کو اجازت
 مل جاتی ہے۔ اس کے بعد اُنس قلب کے لئے اجازت مانگتا ہے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کا تارا چاند بن گیا تھا۔
 اور چاند آفتاب بن گیا تھا۔ اور صلوٰۃ جلوت بن گئی تھی۔ اور باطن ظاہر
 بن گیا تھا۔ بندہ عروج و بہبوط کی دو حالتوں کے درمیان ہے۔ جب
 گریبان میں اپنا سر ڈالتا اور باطنی خیمہ میں بالکلیہ داخل ہوتا ہے تو سمندر
 کی تہ کے جواہرات تک اس کو نظر آتے ہیں۔ مگر یہ اُن کی طرف ہاتھ نہیں
 بڑھاتا بلکہ حاضرین سے کہتا ہے کہ لے فلاں تو اتنے لے لے اور اے
 فلاں تو اتنے لے۔ یہی اللہ والے حق تعالیٰ کے حضور میں بطریق
 نیابت و جانشینی زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ میں شاہی دروازہ
 پر ان کا منتظر ہوں اور خواب ہو یا بیداری بہر حال تمہارا خیر خواہ
 ہوں کہ تمہاری ہی خاطر اس شہر کی تکالیف برداشت اور مخلوق کی ایذاؤ
 پر صبر کر رہا ہوں۔ رنج و غم اور فکر و تروہ میں صبح سے شام اور شام سے
 صبح کر دیتا ہوں۔ جس دقت بھی ایک قدم آگے بڑھاتا ہوں (کہ تمہیں
 چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں) تو (حکیم تقدیم تم ہی میں) واپس کر دیا جاتا ہوں۔
 ابراہیم بن ادھم کو دعائے متعلق حیرت لاحق ہوئی (کہ دیکھو عالموں کی شان
 تسلیم کے خلاف بھی نہ ہو) پس اُنھوں نے آنکھیں بند کر لیں اور نہاد حق
 سنائی دی کہ اے ابراہیم یوں دعا مانگو کہ بار الہا رضا بقضا نصیب اور
 اپنی ڈالی ہوئی تکلیف پر صبر عنایت کرا اور اپنے احسانات کی شکرگزاری
 کی توفیق بخش۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری پوری نعمت کا
 اور دوام عافیت کا اور تیری محبت پر ثابت قدم رہنے کا۔ ہمارے

هَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْقِيَ عَلَى قَلْبِهِمْ
 طَمِينًا نَبَا قَلْبَهُ عَنْ أَهْلِهِ خَوَجَ إِلَى حِرَا
 وَبِحِي قِطْعَةٍ مِنْ طَوْرِ سَيْنَاءَ جَاءَ سَيْسَمُ
 رَاجِعَةً الْوَحْيَ جَاكَ فِيهِ كَهْفٌ كَانَ فِيهِ
 عَابِدٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو كَبْشَةَ جَاءَ مَكَانَهُ
 يَعْبُدُ رَبَّهُ بِبَيْتٍ هُوَ كُنَّا لِلْبَرِّي الْأَوَّلِيَا
 تَكُونُ كَقَلْبِ الْطَبِيعِ إِذْ تَوَرَّى يَأْخُذُ
 يَأْخُذُ بِهِ هَرَبَ مِنَ الصَّوْتِ جَاءَ
 إِلَى بَيْتِهِ فَقَالَ زَمَرُونِي زَمَرُونِي
 إِلَى اسْمِ صَوْتًا هَارِئِلَ يَأْخُذُ
 هَذَا الْآيَتُ بِرِ الْكُرْمِيلِ الشَّيْخِ
 وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ هَذَا هُوَ
 الْقَلْبُ بِمَثَلِهِ مَثَلُ تَوَافُفِي
 صَوْنٍ دَائِلًا سَقَفَتْ لَهَا لَهَا أَرْبَعُ
 حِطَائِنَ وَافَقَتْ غَيْثُ الشَّيْءِ وَ
 شَمْسُ الصَّيْفِ يَنْزِلُكِ عَلَيْهِمَا
 تَبَيَّنَتْ وَاحِدٌ لِكِرَاهَا إِذَا ظَهَرَ
 سَعْمُهَا وَسُخْمَتْ وَأَضْمَرَتْ وَ
 بِنُورِ النُّظُورِ امْتَحَا وَلَا سَبِيلَ لَهُمْ
 عَلَيْكَ هَذَا الْقَلْبُ إِذَا شَاءَ
 الشَّرَّاءُ أَوْلَايَةِ بَاطِنُهُ فَكُنْ
 أَوْلَايَةِ مِثْلُهَا مَا مَرَّ بِالْمَلَكِ
 فَتَرَاهُ مَبَاطِنُ
 لَا يَزَالُ
 مَعَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر (نبوت سے کچھ قبل) بھنبھناہٹ کی
 سی آواز ڈالی گئی کہ آپ کا قلب اہل عیال سے اڑان ہو گیا۔ اور آپ
 شہر سے باہر نکل کر غارِ صرا میں پہنچے جو طور سینا کا ایک ٹکڑا ہے (وہاں
 پہنچنے کے بعد) وحی کی باد نسیم چلی۔ وہاں ایک غار تھا جس میں ایک
 عابد رہا کرتا تھا جس کو ابو کبشہ کہا کرتے تھے۔ آپ اس کی جبکہ
 تشریف لائے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ اسی
 حالت میں تھے کہ (یعنی) خواب میں نظر آنے لگیں کہ (ادھر کچھ دیکھا اور
 ادھر) صبح کی پو پھٹنے کی طرح (بجانب اس کا ظہور ہوا) دفعۃً آواز
 آئی اے محمد اے محمد آپ (دُر کر) آواز سے بھاگے۔ اپنے گھر
 پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کبیل اڑھاؤ، مجھے چادر میں چھپاؤ کہ مجھے آواز
 سنائی دیتی ہے (اور پکارنے والا نظر نہیں آتا) کہا گیا کہ اے محمد
 اس کا انتظام کبیل اڑھنے اور چادر میں لپیٹنے سے نہیں ہو سکتا یہ تو
 خدائی کارنامہ ہے اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے (کہ جو کرنا چاہتا ہو
 وہ رک نہیں سکتا) یہ قلب ہے جس کی مثال ایسی ہے جیسے چھوڑا رہ
 کی گٹھلی کسی ایسے گھر کے صحن میں (آجے) جس کی چھت نہ ہو۔ چار
 طرف دیواریں کھڑی ہوں (تاکہ کوئی اندر آ نہ سکے) جاڑہ کی بارش اور
 گرمی کی دھوپ دونوں اس پر پڑیں اور وہ (اندر ہی اندر) آگتی رہے
 کہ کسی کو نظر بھی نہ آئے (یہاں تک کہ) جب اس کی شاخیں ظاہر چلیں
 اور وہ اُدنجا ہو کر پھیل لے آئے اور پھیل بخت ہو جائیں تو لوگ ان کو
 چھنے لگیں مگر درخت پہنچنے کی کوئی سبیل نہ ہو۔ یہی حالت قلب کی
 ہے کہ حق قلے جب چاہتا ہے (اندر ہی اندر) اس کو حیات بخشتا
 ہے (اور وہ مخلوق کی اصلاح کے قابل بن کر شہرت پالیتا ہے) ولایت
 باطنی اور فحی مضمون ہے۔ اس کی مثال چھوڑا رہ کی گٹھلی کی سی ہے کہ فرختہ
 اس کے اندر دن کا فراش ہوتا اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں
 تک کہ وہ (دُر فر) قُرب پر) سوار ہوتا (اور وہاں جا پہنچتا ہے)۔

قبل بھننا سہٹ کی
اڑان ہو گیا۔ اور آپ
ایک شکر ہے وہاں
عارف تھا جس میں ایک
آپ اس کی جگہ
دل ہو گئے۔ آپ اسی
(ادھر کچھ دیکھا اور
بہا) دفعہ آواز
ملے۔ اپنے گھر
میں چھپاؤ کہ مجھے آنا
گیا کہ اے محمد
نہیں ہو سکتا یہ تو
(کہ جو کرنا چاہتا ہو
سے جیسے چھوڑا رہ
چھت نہ ہو۔ چار
بڑے کی بارش اور
اندرا) اگتی رہے
شاخیں ظاہر ہوئی
میں تو لوگ ان کو
حالت قلب کی
س کو حیات بخشنا
پالیتا ہے) ولایت
ہا کی ہے کہ فرشتہ
تھرتھلے یہاں
ایک پہنچا ہے ا۔

اَلَا اِذَا رَكِبَ لَا تَسْأَلُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَيْدٌ
اَمِنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ لَا تَقْرُبُ
مِنْهُ لَا تَعْبُدُ لَطَلِبُ هَذِهِ الْاَشْيَاءِ اَيُّ شَيْءٍ
تَعْمَلُ بِالرَّسْمَةِ يَفْعَلُ اَعْنَانِ غَيْرِكَ لَا تَشْغَلُنَا
بِعَزِّكَ اَيُّ شَيْءٍ هَذَا يَقُولُ ذَلِكَ رُوحِي مُتَعَصِّبٌ
مُقَطِّعٌ شَرَّ غَطِي وَتَهْهَ وَقَامَ مَرَارِخًا تَعَدُّ وَقَامَ
وَقَالَ وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَاكَ بَعْدَ حَيَاتِي هَ قَوْمٌ يَكُونُونَ
الْقَلْبَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَسَلَا يُصْهَفُ اَلْيَسِيمُ
الشَّيْءُ وَتَرْكُ التَّوْفِيقِ وَالسَّلْبِ اَلشُّوْقُ يُسْرِعُ
خُطُوَاتِهِمْ يَرَا ذَا اَهْلُتْ فِي الدُّنْيَا تَهْتَلُ عَلَيْكَ
بَدَلُهَا يَرَا وَلِيَاءَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحْوَالُ مُتَخَصِّمٍ
لَا يَصِيرُ الْبَدَلُ بَدَلًا حَتَّى تَصِيرَ اَثْقَالُ الْخَلْقِ
فَلْيُظْهِرْهُ وَالرَّكْبُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ عَنْهُ يِرَاكَةً
بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَبْرُمُ يَ ظَاهِرُ الْحَمَلِ عَلَيْهِ وَيَاطِنَةُ
عَلَى يَدِي رَحْمَتُهُ عَلَيْكُمْ بِالنَّصِيحَتَيْنِ وَمَا اَلَا
الْقَوْمُ مِنَ الْقُلُوبِ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنْ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ هِيَ
بَدَلُ السُّؤْمِ وَتَوْمِ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوَى
وَالْاِمَادَةِ يَبْقَى الْقَلْبُ طَعَامَهُ
وَشَرَابَهُ الْمَنَاجَاةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْقِيَامُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ
بَيْنَ يَدَيْهِ اَلَا تَرَى
مَنْ زَهَّدَ فِي الدُّنْيَا
لَسَلَا يَسْتَغْلِ بِهَا

فرشتے کی بھی رسائی محال ہے) کھاتے پینے اور پہننے میں حفاظت کے علاوہ
حق تعالیٰ سے اور کسی شے کا سوال مت کر، اس سے بھاگے مت
اور ان چیزوں کی غرض سے اس کی عبادت نہ کر کہ رحمت کو لے کر کیا
کرے گا (رحیم کو لے تاکہ کام ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ (یا اللہ)
ہم کو اپنے غیر سے بے نیاز بنا دے۔ ہم کو اپنے غیر میں مشغول نہ کر۔ یہ (غیر
اللہ) چیزیں کیا ہے (جس کی طلب ہو) یکسر غضب ناک و ترش لہجہ میں
فرمایا۔ اس کے بعد منہ ڈھانپ لیا اور چیخ مار کر کھڑے ہو گئے، پھر
بیٹھ اور کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یقیناً کچھ عرصہ بعد تم کو اس کی حقیقت
معلوم ہو جائے گی۔ اللہ والوں کو حق تعالیٰ سے بھی مانگنا گراں گزرتا ہے کہ
مبادا حرص اور ترک تسلیم و تفویض ان کی جانب منسوب نہ ہو۔ شوق
ان کے قدم آگے بڑھائے چلا جاتا ہے۔ جب دنیا کی رغبت تجھ سے
جاتی رہے گی تو اس کا خرچ کرنا تجھ کو سہل ہو جائے گا۔ اولیاء اللہ کے
ایسے حالات ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہیں۔ ابدال ابدال نہیں بنتے
جب تک کہ مخلوق کے بوجھ ان کی پشت پر نہ ہوں کہ پروردگار ان کو
اس کی طرف سے اٹھائے ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خدا کے سنانے سے
کسی وقت ہٹتا نہیں۔ بظاہر بوجھ اس پر ہوتا ہے اور درحقیقت رحمت
خداوندی کے ہاتھوں پر۔ سچ ماننے کی عادت ڈالو اور دلوں سے تہمت
کو زائل کرو۔

نیز آپ نے قول خداوندی "اِنْ نَاشِئَةُ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ" کی تفسیر کے
متعلق فرمایا کہ ظاہری مراد تہجد ہے) جس میں سونے کے بعد اٹھنا
ہوتا ہے (اور اہل طریقت نے یہ معنی لئے ہیں کہ) مخلوق اور نفس طبعیت
اور خواہش و ارادہ کے سوجانے کے بعد (اٹھ کر عبادت کرنا بہت سخت
ہے کہ) سب کو فنا کرے اور قلب ہی قلب رہ جائے کہ اس کا کھانا
پینا حق تعالیٰ سے راز و نیاز کرنا ہو اور اس کے حضور میں قیام و رکوع و
سجود کیا تو دیکھتا نہیں کہ جو شخص دنیا سے بایں وجہ رغبت ہو جائے

مَنْ طَلَبَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ : هَكَذَا يَرْهَدُ فِي
الْآخِرَةِ لَيْتًا تَسْخُلُهُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَتَمَكَّنُ
أَنْ لَا تُوجَدَ الْآخِرَةُ لِأَنَّهَا حُلُوهٌ ظَاهِرَةٌ
رَحْمَةً : بِصَيَرِ الْقَلْبِ وَالسَّرِّ وَجَهًا يَبْدُو
عَلَى ظَاهِرِهِ مَا فِي قَلْبِهِ : يُحِبُّ دَوَامَ الدُّنْيَا
لَا أَنَّهُ يُعْبُدُ اللَّهَ سِرًّا لِيُعَاوِلَهُ سِرًّا أَنْتَ فِي
وَحْشَةٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : مَتَى يَسْتَوْحِشُ
قَلْبُكَ مِنَ الْحَقِّ وَيَسْتَأْنِسُ بِالْحَقِّ : مِنْ بَابِ
إِلَى بَابٍ حَتَّى لَا يَبْقَى بَابٌ : مِنْ بَلَدَةٍ إِلَى
بَلَدَةٍ : مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ : حَتَّى لَا يَبْقَى
سَمَاءٌ : يَقِيمُ الْقِيَامَةَ عَلَى نَفْسِهِ يَقُومُ بَيْنَ
يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ أَصْحَافَهُ :
الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ تُوَقِّعُ بِالنَّارِ : بَيْنَمَا
هُوَ بَيْنَ خَوْفٍ وَرَجَاءٍ : بَيْنَ سُقُوطِ فِي النَّارِ
وَعُبُورٍ : تَدَارَكُهُ اللَّهُ تَعَالَى بِلُطْفِهِ أَطْفَأَ
النَّارَ بِمَاءِ رَحْمَتِهِ : وَنَادَتْ النَّارُ مُجْزِيًا
مُؤْمِنٌ فَقَدْ أَطْفَأَ نَارَكَ كَيْفُ : يَقْرَأُ بِعَلْبِهِ
الْعُبُورُ مَسِيرَةُ الْإِنْسَانِ سَنَةً فِي لَحْظَةٍ : حَتَّى
إِذَا قَرُبَ مِنْ دَارِ الْمَلِكِ رَجَعَ إِلَى عَقْلِهِ وَ
إِرَادَتِهِ وَهَجَّاتِهِ لِمَوْلَاهُ وَشَوْقِهِ
قَالَ لَا أَدْخُلُ إِلَّا مَعَ الْمُجُودِ
أَمَا تَرَى السَّقَطَ يَقِفُ عَلَى بَدَنِ
الْجَنَّةِ يَقُولُ لَا أَدْخُلُ حَتَّى يَدْخُلَ
أَبَوَايَ : أَيْنَ الْجَارُ : أَيْنَ
الشَّاهِدُ

کہ دنیا اس کو خدا سے غافل نہ بنائے۔ اسی طرح وہ آخرت سے غیبت
ہو جاتا ہے تاکہ اس میں مشغول ہو کر رب سے غافل نہ ہو جائے اور تمتا
کیا کرتا ہے کہ کاش آخرت پیدا ہی نہ ہوتی ہوتی۔ کیونکہ وہ شیریں اور ظاہر
میں رحمت ہی رحمت ہے۔ (پس اس پر نہ سمجھنا بہت دشوار ہے) اس کا
قلب باطن چہرہ بن جاتا ہے کہ جو کچھ بھی اس کے دل کے اندر ہے وہ ظاہر
جسم پر نمایاں ہونے لگتا ہے۔ وہ (اس حالت میں) دنیا کے دوام کو پسند
کرتا ہے تاکہ چھپا ہوا اپنے اللہ کی عبادت کے جملے اور مخفی کارگزاری
قائم رہے (ورنہ آخرت میں تو سب کے سب اعمال آشکارا ہو جائیں گے
اور انشاء کا لطف ہاتا ہے گا) (اے مخاطب) تو حق تعالیٰ سے متوہش
ہے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تیرا قلب مخلوق سے متوہش ہو اور حق تعالیٰ
سے مانوس۔ دروازہ دروازہ پھرے، یہاں تک کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہے
(جس پر قرار ملے اُس وقت) اپنے نفس پر قیامت قائم کرے اور حق تعالیٰ
کے حضور میں کھڑا ہو کر اپنے نامہ ہائے اعمال پڑھے۔ نیکیاں اور بدیاں
اس کو دونوں کا متوقع بنائیں کہ اب بظاہر نجات کی کوئی سبیل نہیں) اسی
امید و ہم کی حالت میں ہو کہ (پُل صراط پر کھڑے ہو کر) کبھی دونوں میں گرفتار
اندیشہ ہو اور کبھی عبور کر جانے کی امید۔ دفعۃً حق تعالیٰ اپنے لطف سے
دستگیری فرمائے کہ اب رحمت سے آگ کو مجھا دے اور آگ یوں کہ
کہ جلد عبور کرانے بندہ مومن کہ تیرے نور نے میرے شعلوں کو مجھا دیا پس
اس عبور کی مدت بہت ہی قلیل بن جائے کہ تین ہزار برس کی مسافت
ایک لمحہ میں طے ہو۔ یہاں تک کہ جب شاہی دروازہ (یعنی جنت) کے
قریب پہنچے تو اُس وقت عقل ٹھکانے آدے اور ارادہ و محبت موتی اور
شوق عود کرے۔ پس کہنے لگے کہ میں تو محبوب کو ساتھ لئے بغیر اندر جانے لگا
نہیں۔ دیکھو نام تمام بچہ (میں بے عقلی و ناہنجی) جنت کے دروازہ پر
کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ جب تک میرے ماں اور باپ بھائی داخل
نہوں، میں تو داخل ہوں گا نہیں۔ کہاں ہے ہمسایہ اور کہاں ہے دوست

لَا يَدْخُلُ حَتَّى تَسْتَلِمَ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْخُلَ إِلَى الْمَحْبُوثِ حَقًّا إِذَا اسْتَمَرَ لَهُ رُزْقٌ إِلَى الدُّنْيَا لِاسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ لِئَلَّا يَتَبَدَّلَ الْجُزْءُ وَيَنْتَسِمَ وَيَنْتَسِي بِفَرَعٍ رَبِّكَ مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَلَا تَخْرُجُ نَفْسٌ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَسْتَوْفِيَ شَهْرَهَا فَأَتَقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْعَلُوا فِي الطَّلَبِ مِنَ الْخَلْقِ لَا مِنَ الْخَلْقِ ۖ إِلَّا سَبِيلَ حِجَابٍ ۖ أَبْوَابُ الْمَلَائِكِ مُغْلَقَةٌ ۖ إِذَا أَعْرَضْتَ عَنْهَا فَمِنْ لَكَ أَبٌ تَعْرِفُهُ ۖ بَابُ السَّرَّاسِ إِلَى سَيِّدٍ فَيَنْفَرُ مِنْ غَيْرِ حَوْلِكَ وَفُوتِكَ ۖ أَلَمْ تُؤْمِنْ بِخُرُوجِ مَنْ طَبَعَهُ فَأَصْدَلًا إِلَى رَبِّهِ ۖ بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِمِيلِ الْأَقَاتِ فِي الْكُرْبِيِّ فِي نَفْسِهِ وَكَأَلِهِ ۖ يَرْجِعُ إِلَى ذُنُوبِهِ وَإِلَى سُوءِ أَدَبِهِ وَإِلَى خُرُوجِ حُدُودِ شَرْعِ رَبِّهِ ۖ لَا يَسْتَعِينُ بِاللَّهِ عَزَّ وَلَا يَسْتَعِينُ بِغَيْرِ سِرِّهِ ۖ بَلْ يَدْكُرُ ذُنُوبَهُ وَيَعُوذُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَلَامَةِ ۖ حَتَّى إِذَا قَرَعَ مِنْ ذَلِكَ رَجَعَ إِلَى الْقَدْرِ وَالسَّلَامِ وَالتَّقْوِيضِ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبُ ۖ بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ رَأَى بَابًا مَفْتُوحًا ۖ وَمَنْ يَسْتَقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ خُرْجًا

ۛ

پر موجود تھا۔ (جلو میرے ساتھ جنت میں) (الغرض بندہ مومن) جنت میں نہ جاوے گا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اُس کا ہاتھ تھامے اور محبوب کے پاس اس کو پہنچا دیں۔ جب بندہ کی یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تب وہ مقسوم پورا کرنے کے لئے دنیا کی طرف لوٹا یا جاتا ہے تاکہ علمِ الہی میں تغیر اور نسخ و محو لاحق نہ ہو۔ حق تعالیٰ مخلوق (کے متعلق جملہ امور) سے فاسخ ہو چکا۔ کوئی نفس بھی دنیا سے باہر نہ نکلے گا جب تک کہ اپنا مقسوم پورا کرے گا۔ پس اللہ سے دُرد اور مخلوق کو چھوڑ کر حق تعالیٰ سے (رزق) طلب کرنے میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو۔ اسبابِ حقیقت حجاب ہیں کہ (ان کی وجہ سے) شاہی دروازے بند نظر آتے ہیں۔ پس جب تو اسباب سے رخ پھرنے کا تو تیرے لئے وہ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جس کی تجھ کو شناخت حاصل ہو جائے گی یعنی باطنی دروازہ جو بند ہو گیا ہے پس وہ تیرے زبردِ طاقت کے بغیر کھلے گا مومن اپنی طبیعت سے بیرہی کر اپنے پروردگار کا قصد کر کے چلتا رہتا ہے کہ دفعۃً اسی اثنا میں راستہ کے اندر اپنے جان و مال کے متعلق آفتوں کے ہاتھ میں گھر جاتا ہے تب اپنے گناہوں، اپنی گستاخی اور حدودِ شرعیہ کی خلاف ورزی کی طرف رجوع کرتا ہے (کہ اسی سزا میں آفت آئی) وہ دعائے بھی مدد نہیں چاہتا اور بجز اپنے رب کے کسی کی اعانت نہیں لیتا۔ بلکہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا اور ٹوٹ ٹوٹ کر اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے (کہ نہ گناہ کرتا نہ سزا بھگلتا) یہاں تک کہ جب اس سے فاسخ ہو جاتا ہے تو قلب کے اعتبار سے تقدیر اور تسلیم و تقویض کی طرف رجوع کرتا ہے (کہ جو کچھ تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہو کر بابِ آقا کو اختیار ہے کہ چاہے مائے یا چلائے) وہ اسی حال میں ہوتا ہے کہ دفعۃً کھلا ہوا دروازہ اس کو نظر آ جاتا ہے (اور اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے کیوں کہ) جو اللہ سے دُرتا ہے اللہ اس کے لئے مخلصی نکال دیتا ہے۔ (اتنا بھی آزمائش کے لئے کیا تھا تاکہ دیکھے کہ کیا کام کرتا ہے،

طرح وہ آخرت سے غریب
فیل نہ ہو جائے اور تمنا
کیونکہ وہ شیریں اور ظہیر
نا بہت دشوار ہے اس کا
دل کے اندر ہے وہ ظہیر
میں) دنیا کے دوام کو پسند
کھلے اور مخفی کارگزاری
عمال آشکارا ہو جائیں گے
حق تعالیٰ سے خوش
سے متوحش ہو اور حق تعالیٰ
کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہے
سنت قائم کرے اور حق تعالیٰ
ھے۔ نیکیاں اور بدیاں
کی کوئی سبیل نہیں) اسی
کے کبھی دوزخ میں گرنا
حق تعالیٰ اپنے لطف سے
ماوے اور آگ یوں کہ
رے شعلوں کو مجھا دیا ہیں
ہزار برس کی مسانت
رازہ (یعنی جنت) کے
راہ وہ محبت مولیٰ اور
ساتھ لئے بغیر اندر جانگ
جنت کے دروازہ پر
اور باپ بھائی داخل
یہاں اور کہاں ہے جوت

إِنَّمَا يَنْتَظِرُ كَيْفَ يَعْمَلُ ۖ وَبَلَوْنَا هُمْ بِالْحَسَنَاتِ
وَالسَّيِّئَاتِ ۚ إِنَّهُمْ أَلَسْتَفِيمُ قُلُوبُ ابْنِ آدَمَ بِالْخَيْرِ
وَالشَّرِّ ۚ بِالْإِغْوَاءِ وَالذُّلِّ وَالْغِنَى وَالْفَقْرِ نَحْنُ إِذَا
اعْتَرَفَ بِالتَّوْحِيدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الشُّكْرُ ۚ وَ
الشُّكْرُ الطَّاعَةُ لَا يَحْتَرِكُ اللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ
وَعِنْدَ الْبَلَاءِ الصَّبْرُ اعْتَرَفَ بِالذُّلِّ تَوْبٍ وَالْجَرَاءِ
حَتَّى انْتَهَتْ خُطْوَةُ الْحَسَنَةِ وَخُطْوَةُ السَّيِّئَةِ
إِذَا هُوَ بِبَابِ الْمَلِكِ ۚ خَطَا خُطْوَةَ الشُّكْرِ
وَحُطْوَةَ الصَّبْرِ ۚ وَالْقَائِلُ التَّوْفِيقُ ۚ رَأَى
بَابَ الْمَلِكِ ۚ رَأَى هُنَاكَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ
بَشَرٍ ۚ تَنْقَطِعُ تَوْبَةُ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ۚ
تَأْتِي الْمُحَادَثَةُ وَالْمُكَالَمَةُ وَالْمُجَالَسَةُ
أَتَقُولُ هَذَا يَا عِرَاقِي ۚ يَا جَمَلُ
الطَّاهِرِينَ ۚ يَا أَحَقَّ ۚ أَنْتَ فِي قَلْبِكَ
وَمُفَوِّدٌ بِكُلِّ خَلَا مِنْ قُلُوبِ النَّاسِ
وَتَصَوُّمٌ وَعَيْنَانِ إِلَى أَطْبَاقِ النَّاسِ
وَرَأَى مَا فِي بُيُوتِهِمْ يَلْخَا رَجِيًّا
عَنِ الْأَنَامِ ۚ يَا مُنْمِرٌ دَاعِي
صِفَتِ الصِّدِّيقِينَ وَ
الرَّبَّانِيِّينَ ۚ أَمَا نَعْلَمُ
أَنْتَ كَيْدُكُمْ مُسْتَارِكُمْ
عَمَّكُمْ ۚ يَا جَهْدُ
جُهْدَكَ

÷

(چنانچہ فرماتا ہے کہ تم ہم نے ان کو آزمایا بھلائیوں سے بھی
اور بُرائیوں سے بھی۔ ابن آدم کا قلب خیر و شر اور عزت و
ذلت اور تو نگرہی و افلاس سے ہی سیدھا ہوا کرتا ہے یہاں
تک کہ جب نعمتوں کا حق قائل کے لئے مقرر جاتا ہے جو شکر
کہلاتا ہے اور فکراً نام ہے طاعت کا کہ زبان اور اعضاء اور
کے دروازہ کی طرف) حرکت نہ کریں اور تکلیف کے وقت
صبر کرے کہ گناہوں اور خطاؤں کا معترف ہو۔ پس جب بھلائی
کا قدم اور بُرائی کا قدم (اس طرح) ختم ہو چکا ہے تب دفعہ وہ
شاہی دروازہ پر کھڑا ہوا نظر آتا ہے کہ قدم شکر بھی اٹھا چکا،
اور قدم صبر بھی اٹھا چکا، اور چلانے والی توفیق بھی (کہ اس نے
دونوں مرحلے طے کرائیے) اب وہ شاہی دروازہ دیکھتا ہے
وہاں ایسا نظارہ کرتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی
کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کا خطرہ گزرا جب
بھلائی و بُرائی (یعنی راحت و تکلیف اور شکر و صبر کی نوبت
ختم ہو جاتی ہے تب باہمی بات چیت اور گفتگو اور ہم نشینی کی
نوبت آتی ہے۔ لے عراقی اے کوہوں کے بیل۔ یہ مضمون
تیری سمجھ میں آتا ہے (یا نہیں) اے احمق تو بلا اخلاص
کے تودہ قیام میں مشغول ہے کہ لوگوں ہی کیلئے نمازیں
پڑھتا ہے۔ روزہ رکھتا ہے اور تیری آنکھیں لوگوں کے
طباقوں اور ان کے گھر کی چیزوں کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ روزہ
دار سمجھ کر کچھ کھلا پلا دیں گے) اے گروہ مشائخے خارج
اور صفِ صدیقین و ربانین سے علیحدہ پڑے ہوئے۔ کیا
تجھے معلوم نہیں کہ میں (تمہارے تپانے اور کھوٹا کھڑا پہچانے
کے لئے گویا) تمہاری بھیڑ اور تمہارا (سیدھا کرنے والا) مسطر
اور تمہاری کسوٹی ہوں (میری ایذا کے متعلق) اپنی ساری

إِظْمَ طَبَقَكَ عَقِيٍّ بِجَرْدٍ سَيْفَكَ عَلَيَّ مَا أَنْتَ
 عَلَى شَيْءٍ يَا جَوْهَلُ فِي جَبَالِكَ أَفْتَلُ لَكَ
 أَسْمُكُمْ وَأَرْحَمُ لِي أَخَاكَ أَنْ تَمُوتَ زَيْدِيَّةً
 مُرَائِيًا دَجَالًا تَعَاكِبُ فِي قَبْرِكَ عُقُوبَةً
 الْمُنَافِقِينَ فَتَقُوتُ مِمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ تَحَرَّ
 الْبَسُ لِيَا سَ الثَّقَوِيَّ أَنْتَ عَنْ قُرَيْبٍ عَمِيكَ
 لَا عَدَاوَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَتَدُ كَرُمًا
 أَقُولُ لَكَ الصَّالِحُ تَنْبِيهُ رُؤْيَتُهُ عَنْ
 حَالِهِ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كُلَّ لِسَانَةٍ
 نَهَى بِهِ اسْتِغْنَاهُ وَافْتَقَرُ إِلَيْهِ كُنْتُ
 أَسْمُكُمْ فِي صُغْرَى وَأَنَا فِي بِلْدَى فَلَوْلَا
 يَقُولُ لِي يَا مَبَارَكُ فَاغْرُبْ مِنْ ذَلِكِ
 الثَّقَوِيَّةِ وَلِي لَا تَسْمَعُ فِي الْحُكُومَةِ وَلَوْلَا
 يَقُولُ لِي لِي أَرَأَيْكَ بِخَيْرٍ إِنْ أَرَادَتْ
 الْفَلَاحُ فَعَلَيْكَ مُلَا رَهَقٍ إِذَا رَأَيْتَ
 إِنْ سَأَلْنَا تَهْرُبُ مِنِّي فَاعْلَمْ أَنَّهُ مُنَافِقٌ
 الْكُوفُومِينَ إِذَا تَمَنَّيْتُ عَيْنِي رَأْسِي انْفَعَتِ
 عَيْنَا قَلْبِي رَأَى مَا هُنَاكَ وَرَأَى
 غَمَضَ عَيْنِي قَلْبِي انْفَعَتِ عَيْنَا رَأْسِي
 رَأَى مَوْضِعَ اللَّهِ وَصَارَ رَيْفَةً فِي
 حَلِيقَةٍ فِيمَا خَاطَبَ اللَّهُ بِهِ مُوسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لِي أَصْطَفَيْتُكَ
 عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِي وَبِكَلَامِي
 وَقَرَّبْتُكَ إِلَيَّ كُنْتُ يَوْمًا
 تَرُدُّ عَنِّي غَمًّا

کوشش خرچ کرے۔ اپنا طباق مجھ سے چھین لے۔ اپنی تلوار مجھ
 پر سونٹ لے۔ (جو چاہے کر لے میرا بال بھی ہیکا نہیں ہوگا)
 تو کچھ بھی تو نہیں۔ اے نادان میں تیری رستیوں میں بل دیتا ہوں
 تیری غرغرای و شفقت کرتا ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ تو زندقہ و
 ریاکار و دجال نہ فرجائے کہ منافقوں کا ساتھ تو کبہ میں عدا
 ہو۔ پس اپنے کرم کو کم کر (لباس فسق و فجور سے) برہنہ ہو اور
 تقویٰ کا لباس پہن کہ عنقریب تو مرنے والا ہے۔ میرے تیرے
 درمیان کچھ دشمنی نہیں ہے۔ عنقریب تو یاد کرے گا کہ میں تجھ سے
 کیا کہتا تھا۔ صاحب کی تو زیارت ہی اُس کی حالت کی اطلاع دیدیا
 کرتی ہے۔ جو عارف حق بن جاتا ہے اُس کی زبان (دنیا کی باتوں سے)
 گونگی ہو جایا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ہی سے بولتا اور اُسی کی ذات سے
 غنی بنتا اور اسی کا محتاج ہوتا ہے۔ میں اپنے بچپن میں اپنے وطن
 کے اندر ایک آواز سنا کرتا تھا کہ ”اے مبارک“ پس میں
 دُڑ کر اس آواز سے بھاگا کرتا تھا (کہ کون بولتا ہے جو دکھائی
 نہیں دیتا) تیر خلوت میں مجھے سنائی دیا کرتا تھا کہ کوئی کہنے والا
 مجھ سے کہتا ہے کہ ”میں تم کو اچھے حال پر پارا ہوں۔ اگر تجھ کو
 فلاح درکار ہے تو میری صحبت اختیار کر جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ
 مجھ سے بھاگتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ منافق ہے۔ مومن جب اپنے
 چہرے کی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے قلب کی آنکھیں کھل جاتی
 ہیں اور دہاں جو کچھ ہے وہ اس کو نظر آتا ہے اور جب قلب کی آنکھیں
 بند کرتا ہے تو چہرے کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور مرتبہ خداوندی
 اور مخلوق میں اس کے تصرفات کو دیکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے مومن
 علیہ السلام سے جو باتیں کہیں اُن میں یہ بھی تھا کہ میں نے تم کو اپنے
 پیغامات اور بات چیت اور اپنا مقرب بنانے کے ذریعہ سے لوگوں
 پر بزرگی عنایت فرمائی ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ تم بکریاں چرا ہے

کو آزمایا بھلائیوں سے بھی
 سب خیر و شر اور عزت
 سیدھا ہوا کرتا ہے یہاں
 لے لے مقرر جاتا ہے جو فکر
 کا کہ زبان اور اعضا
 کریں اور تکلیف کے وقت
 ترف ہو پس جب بھلائی
 تم ہو چکا ہے تب دفعہ
 کہ قدم شکر بھی اٹھا چکا
 والی توفیق تھی (کہ اس
 شاہی دروازہ دیکھا
 کھنے دیکھا اور نہ کسی
 پران کا خطرہ لگرا جب
 اور شکر و صبر کی نسبت
 اور گفتگو اور تم نشین کی
 ہو کے بیل۔ یہ مضمون
 احمق تو بلا افسوس
 لوگوں ہی کیلئے نازل
 کی آنکھیں لوگوں کے
 رف لگی ہوئی ہیں (کہ ہند
 گر وہ مشائخ سے فایز
 رہ پڑے ہوئے۔ کیا
 نے اور کھوٹا کھلا بچانے
 سیدھا کرنے والا
 متعلق اپنی ساری

فَشَرَدَتْ مِنْهُمْ وَاحِدَةً ۖ فَتَبِعَهَا إِلَى أَنْ
 أَدْرَكَهَا وَقَدْ غِيِيَتْ وَأَعْيَتْ فَضَمَمَهَا
 إِلَيْكَ وَقُلْتَ ۖ لَقَدْ أَتَعَبْتَ لَفْسَكَ
 وَأَتَعَبْتَنِي ۖ دَوَاءُ الْمَحْجُوبِ الْكَظَرُ
 فِي سَبَبِ حُجَابِهِ وَالْقَوْبَةُ عَنْهُ وَالْإِذْقَانُ
 لَدَيْهِ ۖ الْمَعْصُومُونَ الْمَحْفُوظُونَ
 مِنْ كُلِّ وَجَعٍ ۖ لَيْسَ لَهُمْ شُكُوبٌ ۖ
 الْكُكُوبُ فِي الظَّرِيقِ ۖ لَا كَلَامَ لَهُ
 تَقَطَّعَ الْفِيَاقِيُّ وَالْفَقَارَةُ الْبُرْجَانِ
 وَالْبَحْرَيْنِ ۖ بَرَّ الْخَلْقُ وَبَرَّ
 النَّفْسِ ۖ بَحْرُ الْحُكْمِ وَبَحْرُ
 الْعِلْمِ ۖ وَالسَّاحِلُ ۖ الْقَوْمُ لَا
 لَيْلَ لَهُمْ وَلَا هَآرَ ۖ أَكَلَهُمُ
 أَكْلُ الْمَرْيَضِ ۖ وَتَوَسَّوْهُمْ تَوَسُّمُ
 الْغُرَقَى ۖ كَلَامُهُمْ عَرَبُ
 مَرُورَةٍ ۖ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ
 كُلَّ لِسَانَهُ لَكِنْ إِذَا شَاءَ
 أَنْشَرَهُ ۖ يَنْطِقُ بِلَا أَدْوَابٍ
 بِلَا أَلَاةٍ ۖ بِلَا تَرْطِيبٍ
 بِلَا مُهْلَةٍ ۖ بِلَا عِلَّةٍ
 لَا فَرْقَ بَيْنَ لِسَانِهِ
 وَرَأْسِهِ ۖ إِذَا ذُنُ لَا
 حُجَابَ وَلَا يُؤَدُّ
 وَلَا

تھے پس ان میں سے ایک بکری بھاگ نکلی اور تم اس کے پیچھے چلے
 یہاں تک کہ تم نے اُس کو پکڑ لیا۔ حالانکہ تم بھی تھک گئے تھے۔ اور
 بکری بھی تھک گئی تھی۔ پس تم نے اس کو اپنی گود میں لیا اور کہا کہ
 (پیارے) تو نے اپنے آپ کو بھی تھکایا اور مجھے بھی تھکایا (اسی حکم و
 شفقت کا یہ صلہ ملا کہ سرکش بندوں کو خداوندی آستانہ پر لانے
 کے لئے شاہی سفیر قرار پائے) جو شخص محبوب ہو اس کا علاج یہ ہے
 کہ اپنے حجاب کی وجہ تکلیف نہ کرے اور اس سے توبہ کرے اور اس کے
 سامنے اقرار کرے (کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کروں گا) جو حضرات
 (بے راہی سے) معصوم اور ہر طرح پر محفوظ ہوتے ہیں ان کے لئے
 تکوین (یعنی عالم میں تصرف کرنے کے اختیارات) نہیں ہوتے بخیر
 تو راستہ میں ہے (اور منزل پر پہنچ کر تو مشاہدہ ہے یا تعمیل حکم)
 جب تک کہ تو (مجاہداتِ نفس کے) بنوں یا بیابانوں کو قطع اور دونوں
 برابر دونوں بحر یعنی بر خلق و بر نفس اور بحر شریعت اور بحر طریقت
 اور ساحل کو طے نہ کرے اُس وقت تک وعظ کہنے کا وقت نہیں،
 اللہ والوں کے لئے نہ رات ہے اور نہ دن۔ ان کا کھانا بیماریاں کا
 سنا کھانا ہے (کہ قلیل مقدار اور طبیعت کی رائے کے موافق پرہیز کا
 کھاتے ہیں) اور ان کا سونا مستغرق نیند والوں کا سا ہے (کہ جبکہ
 پورا غلبہ ہوتا ہے تب آنکھ لگتی ہے) اور ان کا کلام بضرورت ہوتا ہے
 اور نہ ہر وقت چُپ رہتے ہیں) جو شخص عارف حق بن جاتا ہے اُس کی
 زبان گند موم جاتی ہے مگر جب خدا چاہتا ہے تو اُس کو نئی قسم کی زندگی
 بخش کر بلا اسباب و آلات گویائی بخشتا ہے کہ بلا مرض ترتیب
 صرف وجہیلت کے بغیر بولتے ہیں (اس لئے کہ ان کی گویائی کو زبان
 کی حاجت نہیں کہ اس کے لوازمات کے پابند ہوں) ان کی زبان ان
 اُن کی اُٹھتی میں کوئی فرق نہیں ہوتا (کیوں کہ جو کام زبان دیتی ہے وہی
 کام اُٹھتی دیتی ہے) پس اس وقت نہ کوئی پردہ ہوتا ہے نہ قید نہ کوئی

تم اس کے پیچھے پڑے
 شک گئے تھے۔ اور
 گویا گود میں لیا اور کہا کہ
 یہ بھی تھکایا (اسی علم و
 ری آستانہ پر لانے
 ہو اس کا علاج یہ ہے
 تو بہ کرے اور اس کے
 کا) جو حضرات
 سنے ہیں ان کے لئے
 (نہیں ہوتے بخیر
 ہرہے یا تمیں حکم)
 مانوں کو قطع اور دونوں
 بہت اور بحر طریقت
 کہنے کا وقت نہیں،
 کا کھانا بیماروں کا
 کے موافق برہیز کا
 کا سا ہے (کہ جب
 کلام بہ ضرورت ہوتا
 بن جاتا ہے اُس کی
 س کوئی قسم کی زندگی
 کہ بلا مرض ترتیب
 ان کی گویائی کو زبان
 (ہوں) ان کی زبان کو
 زبان دیتی ہے وہی
 ہوتا ہے نہ قید نہ کوئی

بَابُ وَلَا بَوَابَ وَلَا اِذْنَ وَلَا اسْتِغْنَانَ وَلَا
 تَوَلِيَّةَ وَلَا سَعَلَ وَلَا شَيْطَانَ وَلَا سُلْطَانَ
 وَلَا جَنَّاتٍ وَلَا بَنَاتٍ : ثُمَّ قَالَ خَابَ مَنْ
 غَابَ الْيَوْمَ : لَا يَنْجِي فِيْ اَوَّلِ خُطْوَةٍ
 وَالثَّانِيَةِ لَا يَنْجِي : اَلَا وَلِيَّ الْخُرُوجِ
 مِنْ بَيْتٍ وَجُودِكَ وَالثَّانِيَةِ رُحْمَتِهِ
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ : عَنْ اَوْفَوْجٍ
 عَلَى الْبَابِ وَلَيْتَاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
 نَسْتَعِيْنُ عَنْ رُحْمَتِهِ : وَاسْجُدْ
 وَاقْرَبْ بَعْدَ رُحْمَتِهِ لَا تُضْعِفُ
 النِّعَمَ اِلٰى غَيْرٍ : اَنْتَ مُشْرِكٌ
 اَنْتَ مُغَيِّرُ نِعْمَالِ اللّٰهِ : عَزَّ وَجَلَّ مَا
 يَنْفُسُكَ مِنْ نِّعْمَةٍ : اَقْطَعْ زَكَاتَكَ
 وَارْحِمْ : لَا عِبَادَةَ بِظُلْمٍ
 حَتَّى يَتَوَبَّ بِاِطْنِكَ وَتَخْلُصَ
 سِرِّيَّتَكَ بِرَبِّكَ يَا غَلَامُ
 يَا غَلِيْمُ اَلَيْسَى صَمْتُ اللّٰهِ
 عَلَيْكَ وَسَلَامُ جَاءَتِ الشُّبُهَاتُ
 كَتَمَهَا سَيْنٌ : اَكَلَتْ بَعْضَهَا
 بَعْضًا حَتَّى قَبِلَ لَهَا بَلَمٌ
 مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
 وَاَنْتَ تَرَى شَيْئًا ظَهَرَ
 وَلَا تَكْتُمُهُ : وَقَعَتْ
 عَلَيْكَ رِزْمَةٌ نِّيَابٍ
 مِنْ دَارِكَ فَخَنَّتْ بِاِلَاكِ

دروازہ نہ کوئی دربان اور نہ اجازت و طلب اجازت نہ تعسری
 و برخواستگی نہ شیطان و سلطان اور نہ قلب و انگشت اس کے
 بعد آپ نے فرمایا کہ جو آج غیر حاضر رہا وہ بڑے خسارہ میں
 رہا (کہ فیضان کے مینہ بڑے اور اس کو قطرہ بھی نہ ملا) یہ
 مرتبہ پہلی سیرھی پر حاصل نہیں ہوتا اور نہ دوسری سیرھی پر
 (بلکہ بہت اُوپر پہنچ کر ملتا ہے) پہلی سیرھی تو خانہ ہستی سے
 خارج ہوتا ہے اور دوسری سیرھی نعمت حق - الحمد للہ رب
 العالمین (کہ سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہان کا)
 دروازہ پر کھڑے ہونے کے وقت ہوتا ہے (جب کہ بادشاہ سے
 غیبت ہوتی ہے) اور آیا کہ نعت و ایاک استعین (کہ تیری ہی
 عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) زیارت کے
 وقت اور واسجد و اقرب (کہ سجدہ کر اور مقرب بن) زیارت کے
 بعد ہوتا ہے۔ نعمتوں کو غیر کی طرف منسوب نہ کرو (دوسروں کو
 محسن سمجھ کر خدا کا) مشرک بنا ہوا ہے۔ تو نعمت ہائے خداوندی
 کو (نا شکری کر کے) بدل رہا ہے لہذا اللہ نے جو نعمت تیرے نفس
 کو دی تھی اس کو بدل دیا۔ اپنا زنا توڑ اور رجوع لا۔ جب تک
 تیرا باطن توبہ نہ کرے اور تیرا اندرون مخلص نہ بنے اُس وقت
 تک تیرے ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ اے صاحبِ جزاء اور اے
 پیائے بچے! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت حاصل ہوئی
 آپ نے اس کو برسوں چھپائے رکھا کہ بدن گھٹنے لگا یہاں تک کہ
 آپ کو حکم ہوا کہ جو کچھ تم پر خدا کی طرف سے نازل ہو ہے اس کی
 تبلیغ کرو (اور اب نعمت خداوندی کا اخفاء کرو) اور تیرے لئے
 یہ حالت ہے کہ ذرا سی نعمت دیکھ پائے تو اس کو تمام عالم میں
 آشکارا کرتا پھرتا ہے اور چھپاتا نہیں۔ تیرے گھر میں اُوپر سے
 کپڑوں کی گھٹری آگری اور تونے دروازہ کھول کر آواز لگانی

وَقُلْتُ اشْتَرَيْتَنِي بِ لَعْنَتِهِمَا لَوْ جَدَّانِ عَادِيَّةٍ وَ
 دِيْعَةٍ ۚ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءٍ مِنْهَا صِلَاحُ الْقَلْبِ
 الْاَوَّلُ الْمُنَظَرُ فِي الْقُصَّةِ ۚ الثَّانِي الْفَرَاغُ
 لِلطَّاعَةِ ۚ الثَّالِثُ صِيَانَةُ الْكِرَامَةِ ۚ الْاَوَّلُ
 تَرْكُ مَا يَشْغُلُكَ عَنِ اللَّهِ اَمَّا الْمُنَظَرُ فِي الْقُصَّةِ
 فَمَا عِنْدَ لَوْ مِنْهُ خَبَرٌ ۚ اِنَّمَا يَصْنَعُ هَذِهِ الْاَمْرَ
 بِاَنْوَارِ الشَّافِي وَالْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُنَاسِدَةِ
 لَهُ لِيَحْفَظَ الدِّينَ ۚ الْمُؤْمِنُ يُقِفُ فِي اَكْحَلِهِ
 وَشَرِيهِ ۚ يُطْلُبُ الْاِذْنَ مِنَ الْكِتَابِ الشَّيْءَ
 حَتَّى اِذَا اقْرَبَ مِنْ تَوْلَاةٍ عَزَّ وَجَلَّ ثَمَّ
 اَمَرَ بِاَمْرِهِ وَنَهَى بِنَهْيِهِ ۚ يَعْلَمُ بِعِلْمِهِ
 يَنْصُرُ بِنَصْرِهِ ۚ جَلَّ دُو الْعَمْدَةِ قَبْلَ
 الْمَوْتِ ۚ سَوْفَ تَرَى اِذَا نَجَّى الْغُبَارَ
 يَا بَطَالِيْنَ يَا جَاهِلِيْنَ يَا غَافِلِيْنَ كَتَمْتُمْ
 نَبَاهَهُ بَعْدَ حَيِّهِ ۚ
 سُؤَالُ النَّفْسِ الْخَائِنَةِ كَيْفَ اَقْتَمُ
 يَفْتَوَاهَا فَاجَابَ ۚ جَاهِدْهَا
 حَتَّى تَمُوتَ ۚ ثُمَّ هَيِّئْهَا
 نِسَاءً اُخْرَى فَيَقِيْمُهُ عَالِمَةٌ
 مُطْمَئِنَّةٌ ۚ تَفْلِحُ بِابِ
 شَهْوَاتِهَا ۚ حَتَّى اِذَا ذُبُلَتْ
 رَجَعَتْ شَهْوَاتُهَا
 اِلَى سِرِّكَ ۚ
 يَصِيْرُ
 قَلْبًا

شروع کردی کہ ہے کوئی جو اس کو مجھ سے خرید لے؟ حالانکہ
 ممکن ہے کہ وہ (خدا نے تجھ کو نہ دی ہو بلکہ) پڑوسیوں کی ہو
 جو عاریت ہے یا امانت۔ چار چیزیں ہیں جن سے قلب کی اصلاح
 ہوتی ہے۔ اول غذا کی نگرانی دیکر حلال ہے یا حرام دوم طاقت
 کے لئے فارغ ہونا۔ سوم کرامت کی حفاظت دیکر دوسروں پر
 اظہار نہ کرے (چہاں تمام ان چیزوں کا چھوڑ دینا جو خدا سے غافل
 بنا دیں۔ سو پہلے درجہ یعنی غذا کی نگرانی کا یہ حال ہے کہ اس کی
 تجھ کو خبر ہی نہیں۔ مضمون (قرب الہی) تو کامل تقویٰ اور آستانہ
 حق پر حاضر رہنے اور حفاظت دین کی اس سے بار بار درخواست
 کرنے سے درست ہو سکتا ہے۔ مؤمن اپنے کھانے پینے کے
 متعلق توقف کرتا اور قرآن اور حدیث سے اجازت مانگا کرتا
 ہے۔ یہاں تک کہ جب (اس پر کاربند رہنے کی بدولت) اپنے
 مولیٰ کا مقرب بن جاتا ہے تب (یہ درجہ حاصل ہوتا ہے کہ) اس
 کے حکم سے حکم کرتا اس کی ممانعت سے منع کرتا اس کے علم سے
 عالم بنتا اور اس کی نصرت سے مدد کیا کرتا ہے۔ مرنے سے
 قبل اس کے ساتھ از سر نو عہد و پیمان کرو۔ جب غبار چٹھے کا
 تو عنقریب (حقیقت) نظر آجائے گی۔ اے ناکارو! اے نادان
 اور اے غافل! کچھ ہی دنوں بعد اس کی حقیقت معلوم ہوئی تھی
 ہے (سؤال) نفس تو خائن ہے پھر اس کے فتوے پر میں کیس
 طرح اکتفا کرتوں؟ آپ نے جواب دیا کہ اس کو مجاہدہ میں ڈال
 یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس کے بعد اس کو دوسری زندگی
 عطا ہوگی کہ وہ فقیہ عالم اور مطمئن بن کر زندہ ہوگا۔ اس کی
 خواہشات و لذات کا دروازہ بند کر اور شہوتوں سے اس کو
 روک لے۔ یہاں تک کہ جب وہ موبلا ہو جائے گا تو اس کی خواہشات
 تیرے باطن کی طرف راجع ہو جائیں گی اور وہ مجاہدہ کی وجہ سے ستر تاپا

الْمَجَاهِدَةُ ۚ الْقَوْمُ يَمْتَمُونَ لِحُجِّي اللَّيْلِ ۚ
وَتَوْمُ الْعِيَالِ لَا تَهْتَمُّ مَكْفُونٌ يَحْمِلُونَ
أَنْفَالُ الْعِيَالِ وَالْأَسْبَابِ مَعَ سَكُونٍ
فَلَوْ هَمُّ إِلَى رَهْمٍ عَرَّ وَجَلَّ ۚ جَوَارِحُهُمْ
تَنْتَحِرُ فِي الْأَسْبَابِ ۚ إِذَا كُنْتَ مُتَوَبًّا
قَبْلَ الْبَلَاءِ لَمْ تَرْجِعْ حِينَ الْبَلَاءِ إِلَّا
إِلَيْهِ ۚ لَمْ تَرَكَ كَاشِفًا إِلَّا هُوَ تَرَى
الْحَيَّرَ وَالْقَسْرَ يَخْرُجَانِ مِنْ عَيْنٍ ۚ
وَالصَّمْتَ وَالنَّفْعَ وَالْعِزَّ وَالْذُلَّ وَ
الْفَنَاءَ وَالْفَقْرَ ۚ

سُؤَالٌ مَا مَعْنَى قَوْلِ بَعْضِهِمْ إِنْ
لَمْ يَنْفَعَكَ لَحْظُهُ لَمْ يَنْفَعَكَ وَعَظُهُ
قَالَ هُمْ غَابَتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
عَنْ عَيْنِهِمْ وَعَنْ قُلُوبِهِمْ وَرَأَوْهُمْ
وَإِنْ تَحْظُرُكَ نَفْسُكَ إِذَا نَظَرَ
الْوَرَى إِلَى آفِئَةِ يَابِسَتْ أَحْيَا هَا
اللَّهُ وَأَنْتَ مَا أَوْ هُوَ دِي أَوْ صَرَفِي
هَذَا أَهْمَا اللَّهُ ۚ قَالَ لَهُ قَائِلٌ لَهُ
نَزَاكَ تُعَانِقُ هَذِهِ الْحَشْبَةَ وَهِيَ
رُمَانَةُ الْكُرْمِيِّ فَقَالَ لَكُنَّهَا
قَرَابِيَّةٌ مَقْبِي وَتَرَى أَشْيَاءَ وَلَا
تُخْبِرُ وَلَا تَنْفَعُ فَلَيْلَكَ أَعَانَتْكَ
فَيَمَالُ لَهُ فَتَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَى قَلْبِكَ ۚ قَالَ
يَا أَبْنُ

قلب بن قباے گا۔ اللہ والے تمنا کیا کرتے ہیں کمرات اچھلے
اور اہل و عیال سوجاویں اس لئے کہ وہ مکلف بنائے گئے ہیں
کہ اہل و عیال اور اسباب کا بوجھ اٹھاویں اور دل ان کے پرہکار
ہی کے ساتھ لگے رہیں۔ ان کے صرف اعضاء اسباب معاش
میں حرکت کیا کرتے ہیں (اور رات کے وقت اس سے بھی نہایت
ملتی ہے لہذا رات کی تمنا ہوتی ہے) جب مصیبت سے قبل
تو متقی ہوگا تو مصیبت کے وقت بھی خدا کے سوا کسی کی طرف
رجوع نہ کرے گا کہ مصیبت کا دور کرنے والا بجز اس کے کسی کو
نہ سمجھے گا۔ دیکھئے گا کہ بھلائی برائی اُسی کے پاس سے آتی ہے،
اور ضرر و نفع اور عزت و توختی و افلاس (سب کو وہی بھیجتا ہے)
سُؤَال۔ بزرگوں کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ جس کی نظر
تجھ کو مفید نہ ہوگی اُس کا وعظ بھی تجھ کو نافع نہ ہوگا؟ آپ نے
فرمایا کہ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ دنیا اور آخرت ان کی آنکھوں
اور دلوں سے غائب ہو چکی اور انہوں نے اپنے رب کو دیکھ لیا جو
لہذا اگر وہ تجھ پر بنگاہ ڈالیں گے تو تجھ کو نفع پہنچائیں گے۔ ولی
جس وقت سوکھی زمین کی طرف بنگاہ ڈالتا ہے تو (اس کی برکت سے)
حق تعالیٰ اس کو بھی زندہ کر دیتا اور روئیدگی بخشتا ہے۔ اور
یہودی یا عیسائی پر بنگاہ ڈالتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو ہدایت عطا
فرما دیتا ہے۔ کسی شخص نے آپ سے عرض کیا کہ اس ممبر کے
پایہ کو بار بار گلے سے لگاتے ہوئے ہم آپ کو کیوں دیکھتے ہیں؟
آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ میرے قریب ہے اور بہت کچھ
فیوض و حالات دیکھتا ہے۔ مگر نہ کسی کو اطلاع دیتا ہے نہ
جنگلی کھاتا ہے لہذا میں اس کو گلے لگاتا ہوں۔ سائل نے عرض
کیا کہ ہم تو آپ کے قلب کے اس سے زیادہ قریب ہیں (لہذا ہم
گلے لگنے کے زیادہ مستحق ہیں) آپ نے فرمایا کہ اے میرے بھائی تم

وَأَيُّ لَكُمَا تَكُونُ كَذَلِكَ إِذَا تَقَيَّمُ اللَّهُ تَعَالَى
وَرَأَيْتُمُوهُ وَخَفَقْتُمُوهُ وَطَلَيْتُمُوهُ ۖ كُنْتُ
أَكُونُ لَكُمْ خَادِمًا مُجْتَنِبًا ۖ إِذَا زَهَدَ الْعَبْدُ
وَتَرَجَعَ وَتَجَاعَدَ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ وَقَرَّبَ عِلْمَهُ
أَدْنَاهُ ۖ أَعْمَضُ عَنِ الْإِطْلَافِ عَلَى الْعِلْمِ ۖ
أَرَاهُ الْعِلْمَ وَالطَّلَعَ بِأَلِ الْخَمَالِ وَالذُّبُولِ
وَالشَّجَاعِدُ مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ الْقَوْمُ يَنْطَفُونَ
بِحَوَارِجِهِمْ وَقُلُوبُهُمْ وَسِرَاطُهُمْ وَخُلُوعُهُمْ
مِنْ مَكَارِمِ رِزْقِهِمْ ۖ صَارُوا أَتَقِيَاءَ ۖ صَارُوا
كَرَمًا عِنْدَهُ ۖ مَعْبُودُ أَحَدٍ كَرُمَ دُرْهُمُهُ وَ
دِينُهُ ۖ إِذَا ذَهَبَ عَنْهُ قَامَتْ قِيَامَتُهُ وَيَهْوَتْ
صَلَاةُ جُمُعَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ لَا يُبَالِي ۖ أَوْ يَمُوتُ
لَهُ وَلَوْ فَاسِقٌ فَاجِرٌ يَكُونُ جُزْءًا ۖ وَيُطْلَبُ الْإِسْتِثْنَاءُ
بِأَحَدِ الْخَلْقِ وَالْمَلَائِكَةِ مَعَهُ لَا يَسْتَأْنِسُ بِهِمُ الْمُبْدِ
إِذَا صَمَّ قَلْبُهُ اسْتَأْنِسَ بِالْمَلَائِكَةِ وَقَدْ مُخِّدُهُ
فِي خُلُوتِهِ يَا غَالِبًا عَنِ الْحَقِّ ۖ يَا غَالِبًا عَنِ الشَّرِّ
وَالدُّنْيَا يَا قَائِمًا مَعَ الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ الْقَلْبِ ۖ يَا
عَالِمَ الْخَلْقِ يَا نَاسِيَ الْحَقِّ ۖ لَا يَدُ مِنْ لِقَاؤِ اللَّهِ
تَعَالَى ۖ أَلَيْسَ لَكَ تَرَاوِيحُ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَقَدْ لَقِيتَ
الْحَقَّ ۖ سَوَى ذِكْرِهِ بَاطِلٌ ۖ سَوَى الْعِلْمِ بَاطِلٌ ۖ كُلُّ
مُعَاوَلَةٍ لِغَيْرِهِ خَلْسَةٌ ۖ طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيرٌ
وَطَالِبُ الْآخِرَةِ قَلِيلٌ ۖ أَنْتَ مَعَ دُنْيَاكَ لَيْلًا
وَنَهَارًا تَسْتَخْدِمُكَ وَتَقْطَعُكَ
نَحْنُ نَسْتَخْدِمُهَا

ۛ

اس قابل اُس وقت ہو سکتے ہو جب کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس کو
دھیان رکھو۔ اس کا خوف کرو اور اس کے طالب بنو۔ تب میں
خود تمہارا خادم و محب بن جاؤں گا۔ بندہ جب زاہد بنتا اور رجوع
لاتا اور (شہوات سے) منقبض ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو فتوحات
بخشتا، مقرب بناتا اور اپنے پاس لے آتا ہے۔ وہ علم پر آگاہ ہونے
سے آنکھیں بند کرتا ہے اور حق تعالیٰ اس کو علم کا نظارہ کراتا اور
اس پر اطلاع بخشتا ہے۔ گمنامی و کس میرسی اور پیچھا حسن ادب میں
داخل ہے۔ اللہ نے اپنے رکے احسانات کو اپنے اعضا اور قلوب اور
اسرار اور خلوتوں سے ظاہر کیا کرتے ہیں۔ وہ پیر گار بن جاتے ہیں، اور
خدا کے نزدیک محترم ہو جاتے ہیں۔ تمہارا معبود تو درہم و دینار بنا ہوا ہے
کہ اگر وہ جانا ہے تو قیامت آجاتی ہے اور نماز جمعہ یا جماعت کے جاتے
ہے کی بردا بھی نہیں ہوتی۔ یا اگر بچہ مر جائے جو فاسق و فاجر ہو تو وہ
وزاری کی حد نہیں رہتی اور کسی مخلوق کے ساتھ دل بہلانے کا متلاشی
رہتا ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ فرشتے ہیں مگر بندہ اُن سے اُنس حاصل
نہیں کرتا۔ جب قلب صاف ہوتا ہے تب فرشتوں سے اُنس حاصل کیا کرتا
اور وہ خلوت میں اس سے باتیں کیا کرتے ہیں۔ اے حق سے غیر حاضر اور
اے شریعت و مذہب سے غائب اے دنیا اور نفس و طبیعت کے ساتھ
قائم اے مخلوق کو پوچھنے والے اور خدا کو بھولنے والے اللہ سے ملاقات
ہونے بغیر چارہ نہیں۔ پس ابھی اس سے ملاقات کر۔ یعنی مخلوق اور نفس
کو چھوڑ کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نصیب ہو جائے گی۔ اس کی یاد کے سوا
سب چیز باطل ہے اور اس کی واقفیت کے علاوہ ہر شے ناکارہ ہے۔ دنیا
کے خواہاں بکثرت ہیں اور آخرت کے خواہاں تھوڑے اور حق تعالیٰ کے
خواہاں بہت ہی کم ہیں۔ تورات دن اپنی دنیا کے ساتھ لگا ہوا ہے کہ وہ
تجھ سے خدمتیں کرائی اور تجھ کو پارہ پارہ کر رہی ہے۔ اور ہم دنیا سے اور
جو کچھ بھی دنیا میں گھوم رہا ہے سب سے خدمت لے رہے ہیں تیری تو

وَمَا يَنْقَلِبُ فِيهَا كَيْفَ أَنْتَ يَا مُدْبِرُ ۚ لَا يُدْرِكُهَا مِنْ يَدِ الشَّمْسِ وَالْعِلْمِ ۚ مَا يُفْتَبِحُ بِكَ خُنْ وَمَا تُفْتَبِحُ بِهَا فَاْمَتْنِمْ ۚ مَا تُحْسِنُ تَنَاجِي رُكَّابَ ۚ تَوَقَّفْ عِنْدَ بَيْعِكَ وَشَرِّائِكَ وَفَتْحِكَ وَآخِزْ لَكَ وَعَطَائِكَ وَكَلِمَاتِكَ ۚ مَا كَانَ لِلَّهِ كَانَتْهُمُوهُ وَمَا كَانَ لِخَيْرِهِ فَاْمَتْنِمْ ۚ إِذَا غَلَبَتِ الْمَحَبَّةُ سَقَطَ التَّمَيُّزُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ بَيْنَ الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ ۚ بَيْنَ الْقَبُولِ وَالرَّدِّ ۚ اِمْتَلَا قَلْبُهُ بِمُحِبَّةٍ رَاتِحَدَ عِبَادِهِ وَشَرُّكَ ۚ اِتَّحَدَتْ اَبْوَابُهُ وَهَامَاتُ ۚ اَلْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذَلِكَ ۚ اِتَّخَذَ خَيْرُ مَخْرُجٍ وَشَرُّكَ ۚ اِتَّحَدَتْ اَبْوَابُهُ وَهَامَاتُ ۚ اَلْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذَلِكَ ۚ اِتَّخَذَ الْخَيْرُ وَالْعِيَادُ الْمُنْتَهَى وَالنَّفَقَ ۚ اَبَدَ اَقْلَبُهُ فِي وَجْدٍ ۚ تَارَكَ عِلْمَ رُبِّهِ كَرِهُهُ تَعَالَى جَلَالَهٗ ۚ وَخَرَى يَدَيْهِ اَللَّهِ يَحْمَلُ ۚ نَهَارُكَ دَاهِشٌ ۚ كُلَّمَا قَرُبَ مَسَاعِدُ ۚ حَتَّى اَنْتَمَى اِلَى اِنِّ اَنَا اللّٰهُ ۚ مَلِكُ الْقَلْبِ يَرَى اَنْوَارَ الْقُرْبِ ۚ كُلَّمَا تَقَدَّمَ سَلَّمَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ ۚ اِنْ قَطَاعُ السُّطُورِ اَجَلَهُ ۚ يَنْقَلِبُ اَلَا مَرَّ ۚ يَصِيرُ اَللَّابُ مَطْلُوبًا وَالْقَاصِدُ مَقْصُودًا وَالْمُرِيدُ مُرَادًا ۚ جَلَدِيَّةٌ مِنْ جَدِّ بَابِ الْحَيِّ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ الشَّقَلِيْنَ ۚ يَرَى عَدَاكَ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ طَبْعِهِ وَشَهْوَتِهِ وَهَوَاهُ ۚ

کیا حقیقت ہے۔ اے مبتلائے ادبار و دنیا کے متعلق ضرورت ہے دستِ شریعت کی اور علم کی کہ جو کچھ یہ دونوں تجھ کو فتویٰ دے کر جائز بتادیں اُس کو لے اور جس کے جواز کا فتویٰ نہ دیں اُس سے باز آجا۔ تجھ کو اپنے رب سے راز و نیاز آتا ہی نہیں۔ اپنی خرید و فروخت خود و نوش و آد و سستہ اور باتِ حیثیت کے وقت توقف کیا کر کہ ان میں جو کام اللہ کے واسطے ہوا کرے اُس کو غنیمت سمجھا اور جو غیر اللہ کے لئے ہو اُس سے رُک جایا کر۔ جب محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دنیا اور آخرت اور دینے نہ دینے اور ماننے نہ ماننے کا امتیاز جاتا رہا کرتا ہے۔ اس کا قلب محبوب کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔ محبوب کی بھلائی اور بُرائی یکساں اور اُس کے درد اُنے اور جو انب سب ایک ہو جاتے ہیں کہ محبت ان سب کو ایک بنا دیتی ہے۔ سنی ہوئی خبر اگر دیکھا ہوا مشاہدہ اور نفع نقصان یکساں بن جاتا ہے۔ ہر وقت اس کا قلب وجد میں ہوتا ہے کہ کبھی حق تعالیٰ کے ذکرِ جلالی میں وجد ہوتا ہے اور کبھی حق تعالیٰ کے ذکرِ جمالی میں تمام دن مدہوش رہتا ہے۔ یہ جوں جوں قریب ہوتا ہے وہ بیدار ہوتا جاتا ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کی آگ (جو کوہِ طور پر دکھائی دی تھی) کہ جوں جوں موسیٰ اس کے پاس جاتے تھے وہ دور ہوتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ لَاحِ اَنَا اللّٰہ کی نوبت آئی۔ (کہ میں ہی تو اللہ ہوں) اسی طرح قلب کی حالت ہوتی ہے کہ جو انوارِ قُرب اس کو نظر آتے ہیں جوں جوں یہ (ان کی طرف) بڑھتا ہے وہ دور ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہنچ جاتی ہے کہ مسافت کا ختم ہو جانا اس کی میعاد ہے (اس وقت) معاملہ برعکس ہو جاتا ہے کہ طالبِ مَطلوب بن جاتا ہے اور قاصدِ مقصود بن جاتا ہے اور مُریدِ مُراد بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی ذرا سی کشش بھی دین و دنیا کے مجملہ اعمال سے بہتر ہے (کہ سب کچھ اسی کی خاطر کیا جاتا ہے) وہ اپنے بندہ کو دیکھتا ہے کہ میری طلب میں اپنی طبیعت و شہوت و خواہش کے

اے سے دُرو اس کو طالب بنو۔ تب میں زائد بنتا اور رجحان لے اس کو فتوحات وہ علم پر آگاہ ہونے علم کا نظارہ کرا تا ہوں پیچھا چسپاں اس میں احضار اور قلب اور راز بن جاتے ہیں، اور ہم و دینار بنا ہوا ہے یہ جماعت کے جانے باسحق و فاجر ہو تو اُم بھلانے کا مستلاشی ہ ان سے اُس معاملے سے اُنس مال یکساں ہے حق سے غیر حاضر اور طبیعت کے ساتھ اللہ سے ملاقات یعنی مخلوق اور نفس کی۔ اس کی لاکھ ہوا ہر شے کا وہ ہے حق اے اور حق تعالیٰ کے ساتھ لگا ہوا ہے اور ہم دنیا سے لے ہے میں تیری

مَوْجِدًا الْخَلْقَ وَتَارِكًا لِلشَّهَوَاتِ طَالِبًا لَهُ مُتَعَبِّرًا
 يَقُومُ وَيَقْعُدُ لَا زَادَ وَلَا رَاحِلَةَ وَلَا رَفِيقَ ۖ
 يُوَاصِلُ الصِّيَاءَ بِالظَّلَامِ صَيِّمًا وَصَلَاةً فِي
 جَاهِدَةٍ ۖ بَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَلَدٍ
 قُرْبِهِ ۖ فِي شَحْرِ طُفَيْفٍ ۖ عَلَى مَا يَدَّ فُضِّلَةً نَاطِرٌ
 إِلَى سَائِقِيهِ تَحِبُّ الْعَالِي وَانْتِ فِي التَّخَوُّمِ ۖ
 تُحِبُّ الْجَنَّةَ وَلَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا ۖ فَتَالِ
 بَعْضُهُمْ أَحْبَسُ نَفْسَكَ عَنِ الْمَأْكُوفَاتِ ۖ
 لَا تَأْكُلْ بِطَبِيعَةٍ وَلَا تَتَنَاوَلْ لُقْمَةً
 إِلَّا يَتَوَفَّجُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَتَنَاوَلْ
 دَوَاءً إِلَّا بِأَمْرِهِ ۖ يَنْقَلِبُ مِرَاجِعُهُ بِمَا
 يَخْرُجُ مِنْ كُتُبِ الطَّبِّ وَفَتْوَاهُمْ وَهُوَ
 يَتَوَلَّى الصَّلَاحِينَ طَبِيعُهُ الْمُحْجُوبُ
 فِي بَيْتِهِ ۖ هُوَ يَتَوَلَّى أَعْدِيَّتَهُ وَمَشُورَاتِهِ
 ثُمَّ صَرَخَ صَرْخَةً عَظِيمَةً قِيَامَ
 يَسْمِعُ تَارَةً عَنْ يَمِينِهِ وَتَارَةً
 عَنْ شِمَالِهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى
 السَّمَاءِ مُشِيرًا بِالسَّيْخِ ۖ وَ
 كَذَلِكَ إِلَى إِخْرَاجِهِ ۖ ثُمَّ
 قَالَ وَاحْرِيْقَاهُ وَمُصِيبَتَاكَ
 عَلَيَّكُمْ ۖ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ
 لِلدَّعَاءِ وَقَعَدَ لِلدَّعَاءِ
 وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ۖ ثُمَّ عَادَ
 وَقَامَ يَتَلَوَّنُ وَجْهَهُ ۖ
 تَارَةً صُفْرَةً

گھر سے باہر نکلا مخلوق کو اُلو دے کہہ چکا اور خواہشات کو چھوڑا۔ حالت
 اس کی متغیر ہوئی کہ کبھی بیٹھتا ہے کبھی اُٹھتا ہے۔ نہ اس کے پاس
 زادِ راہ ہے نہ سواری اور نہ رفیقِ سفر (اور بائیں عجز و ماندگی)
 نماز و روزہ اور مجاہدہ میں رات دن ایک کئے ہوئے ہے۔
 اس وقت (یہ مضمون ختم ہوتا ہے کہ جوں جوں بڑھادوں بعد
 نظر آیا) پس دفعہ وہ اپنے آپ کو دروازہ قرب پر اور اس کی
 آغوشِ کُطف میں اور اس کے دستِ خوانِ فضل پر پاتا ہے
 کہ اپنی قیدِ یر کو دیکھ رہا (اور انجام و حالات سے آگاہ ہو رہا
 ہے) (اے مخا طب) تو پڑا ہوا ہے تحتِ التری میں اور خواہش مند
 ہے بے بسی کا۔ تو خواہش مند ہے جنت کا حالانکہ اس کے کام
 کرتا نہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ اپنے نفس کو مرغوب
 چیزوں سے روک۔ باقتضاء طبیعت کچھ منت کھا اور حق تعالیٰ
 کا فرمان آئے بغیر ایک نوالہ بھی تناول نہ کر۔ دوا بھی اُسی کے
 حکم سے استعمال کر جیسی کتابوں اور اطباء کی رائے سے جو
 مزاج قائم ہوا ہے اس کے برعکس ہو جائے گا کہ صالحین
 کی کار سازی کا خدا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا طبیب اس
 کا محبوب ہے۔ اس کے گھر کے اندر وہی اس کے کھانے پینے کی
 چیزوں کا متکفل بنتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ایک چچ ماری اور
 کھڑے ہو کر (وجد کی حالت میں) دائیں بائیں بھونٹنے لگے۔ اور تسلیم
 و تقویٰ کا اشارہ کرنے کو آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے (کہ ہم
 آپ کے ہو چکے ہیں جو چاہیے وہ کیجئے) آخر مجلس تک یہی حال
 رہا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہائے تہاری آتش ہائے تہاری
 مُسببت اس کے بعد دھاکے لئے بیٹھ گئے۔ اور کوئی کلام نہیں
 فرمایا۔ اس کے بعد پھر وہی حالت ہوئی اور کھڑے ہو گئے
 کہ چہرہ مبارک کا رنگ بدلتا تھا۔ کبھی زرد ہو جاتا تھا

ت کو چھوڑا۔ حالت
ہے۔ نہ اس کے پاس
بایں عجز و ماندگی)
ئے ہوئے ہے۔
وں بڑھاؤں بعد
رب پر اور اس کی
فضل پر پاتا ہے
الات سے آگاہ ہوا
رخی میں اور خواہش مند
حالانکہ اس کے کام
نے نفس کو مرغوب
ت کھا اور حق تعالیٰ
کر۔ دوا بھی اسی کے
لی رائے سے جو
ئے کا کہ صالحین
اس کا طبیب اس
لے کھانے پینے کی
یک بیج ناری اور
و منے لگے۔ اور تسلیم
تھ اٹھائے (کہ ہم
س تک یہی حال
اتش ہائے ہماری
ور کوئی کلام نہیں
ر کھڑے ہوئے
رد ہو جاتا تو

وَتَاكُلُهُ حَمْرَةٌ ۚ اِذَا ارْتَفَعَ عَنِ الدُّنْيَا
رَمَاهَا رَضِيفٌ قُرْبَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ بِأَبَى الْعِصْمَةِ
مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۚ مِنَ الْعَرِيشِ إِلَى التَّرْتِ
كَانَ الْخَلْقُ كَمَا يُخَلَقُوا ۚ كَانَ اللَّهُ مَا أَحَدَكَ
شَيْئًا ۚ كَانَ لَا خَلْقَ غَيْرُهُ ۚ يَعْنِي صَاحِبَ
هَذَا الْقَلْبِ الْمَوْصُوفِ ۚ وَاحِدٌ وَوَاحِدٌ ۚ
فِيهِ وَغَيْبُوكَ وَطَالِبُكَ وَمَطْلُوبُكَ ۚ ذَا كَرَمٍ
وَمَدَنٍ كَوْرٍ ۚ لَا يَرَى غَيْرَهُ ۚ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ جَاءَنِي خَبَرٌ مَا يَكُونُ مِنْ بَلَاءٍ
تَأْتِي هَذِهِ الْبَلَدَ ۚ ثُمَّ رَدَّ عَلَاكِهْلَ لِبَلَدِهِ
بِالْقُدْرَةِ عَلَيْهِمْ ۚ ثُمَّ قَالَ كَالْمَدِينَةِ تَعْرِى أَنْ
هَذِهِ مَنْ يَسْتَحْيِي الْقَتْلَ وَالْمُتْلَبَ ۚ وَلَكِنْ
يَعْنِي تَكْرَمُ الْكُفَّ عَيْنٍ ۚ تَهْلِكُنَا بِهِمْ ۚ
لَا حُدْنَ نَا مِنْ نُوْرِهِمْ ۚ آتَيْنَا عَمِلْنَا تَحْنُ
قَوْلُ ذَلِكَ بِكَلَامٍ مُفَضَّلٍ جَعَلَتْ الصَّالِحِينَ
الْعَدُوَّ فِي يَدِ الْقَدْرِ ذَا بَا ۚ صَارَ أَسِيرُكَ
الْحَدَّةَ ۚ لَا تَطْلُبُ شَيْئًا مِنَ الْكِرَامَاتِ
الْمُعْجَزَاتِ ۚ أَنْتَ لَا تَزَاحِمُ الْأَنْبِيَاءَ فِي
الْمُعْجَزَاتِ وَالْإِدْرِيَاءِ فِي الْكِرَامَاتِ ۚ إِنَّ
رُؤْسَ قُرْبِ الْحَقِّ وَصُحْبَتَهُ دُومَتِ النُّجْمَةِ

كَلَّمَكَ شَيْئًا أَكَلْتَ ۚ كَسَاكَ شَيْئًا
لَيْسَتْ ۚ تَبْقَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ
حِجَابٌ ۚ وَدُرُّهَا أَبَدٌ
حِجَابٌ ۚ حِجَابٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
إِذَا

اور کبھی سُرخ (اس کے بعد فرمایا) قلب جب دُنیا سے اٹھ جاتا اور
قُرْبِ خداوندی کا جہان بن جاتا ہے تو عرش سے لے کر تحت الثریٰ
تک مخلوق میں سے کسی بھی محافظت کو گوارا نہیں کرتا۔ گویا کہ مخلوق
پیدا ہی نہیں ہوئی۔ گویا کہ اللہ نے کسی شے کو بسایا ہی نہیں گویا
کہ اس کے یعنی ایسے قلب والے شخص کے سوا اور کوئی مخلوق
ہی نہیں۔ بس ایک شخص ہے ایک ذات کے لئے محب ہے
اور محبوب۔ طالب ہے اور مطلوب۔ ذا کر ہے اور مذکور۔ کہ کوئی
دوسرا اس کو نظر ہی نہیں آتا۔

(نیز آپ نے فرمایا) مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ اس شہر میں یکا
بلا آنے والی ہے۔ اس کے بعد شہر والوں سے اس بلا کے دُور ہو سکی
و ما فرمائی اور پھر انکسار کے طور پر فرمایا کہ قسم ہے اپنی زندگی کی کہ
اس شہر میں ایسے بھی لوگ ہیں جو قتل اور سولی کے مُسحق ہیں
مگر ایک آنکھ کے لحاظ سے ہزار آنکھوں کی عزت ہوا کرتی ہے
(سو بار الہا کیا ان کی وجہ سے ہم کو ہلاک کر دے؟ کیا ان کے
گناہوں میں ہم کو پھڑکے؟ ہم نے کیا کیا ہے؟ یہ لفظ غصہ کی
آواز میں کہتے تھے۔ کیا دوست اور دشمن کو ایک تقدیر کی
بھٹی میں ڈالو گے کہ دونوں گھل کر ڈھل ڈھلا کر ایک ہو جائیں
(اے مخاطب) کرامت و معجزہ (یعنی خرق عادت امور صادر
ہونے) کا طالب مت بن۔ اگر تو قریب حق اور حسد کی مصاحبت
چاہتا ہے تو معجزات میں انبیاء کا اور کرامات میں اولیاء کا مقابلہ
ذکر۔ جب مصاحبت دائمی بن جائے گی تو جو کچھ وہ کھلائے گا وہ تو
کھائے گا اور جو چیز وہ پہنائے گا وہ تو پہنے گا۔ ان (کراتوں
وغیرہ) کی آرزو کرنا حجاب ہے اور ان کے آگے پیچھے ان کا رد
کرنا بھی حجاب ہے (بندہ کو طالب رضا بنا رہنا چاہیے کہ جس حال
میں رکھے وہ سر آنکھوں پر لے) اولیاء جب حق تعالیٰ کی طرف

سُرَاكَ يَهْمُرُ إِلَى الْحَيِّ عَمَّا وَجَلَ خَدِّهِمْ الْحَيِّ
وَالْإِنْسُ وَالْمَلِكُ : أَيَّمَا سَقَطُوا لَقَطُوا : حَتَّى
يَبْلُغُونَهُ : حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُمْ وَهَجَّ الدُّنْيَا :
وَالْوُجُودُ يَحْدُثُ لَهُمْ : أَلَطَطْتُ هُنَالِكَ وَاللَّيْلُ
حَتَّى إِذَا أَذِنَ لَهُمْ بِاللَّحْوَلِ إِلَى بَابِ الْغُرَبِ
صَدَمَتْهُمْ الْأَفَاتُ : أَفَاتُ الْجَلَالِ لَتَنْدُوبِ
نُفُوسِهِمْ وَبَقَايَا مِنْ وُجُودِهِمْ : يُجْبَسُ عَنْهُ
فَتَوْحُ الظَّاهِرِ : طَعَامُ الظَّاهِرِ وَلِبَاسُهُ وَ
عَاذِيَتُهُ : يَبْقَى الْقَلْبُ مُجَرَّدًا مَعَ الْبَرِّ الصَّافِي
يُقَدِّمُ لَهُمْ طَعَامُ الْفَضْلِ وَشَرَابُ الْأَنْبِيَاءِ :
تَأَمُّ الْكَرَامَةِ : لِبَاسُ الْمِنَّةِ : يُلْقَمُ
الْعِلْمُ الدِّينِي وَالْحِكْمَةُ : ثُمَّ يَعْرِضُهُمُ
الْمَلِكُ أَسْمَاءَهُمْ : يَعْرِضُهُمُ
نِعْمَةُ السَّلَافَةِ وَالْإِيفَةِ : وَيُنِيبُهُمْ
جَمِيعَ ذَلِكَ : وَيُرْزِقُهُمُ الْإِلَهَ
الْوُجُودِ لِإِصْلَاحِهِمْ وَهَذَا أَيْتُهُمْ
وَدَلَالَتُهُمْ وَسَعَادَتُهُمْ ثُمَّ
يُسَكِّنُ قُلُوبَهُمْ مِنَ السُّكُونِ
وَالسَّنَةِ مِنْ الشُّوَالِ وَ
الدُّعَاءِ مَعَ الْإِجَابَةِ :
هَذَا الْخَرِ الرَّامَانِ لَمَّا كَانَ
الرَّحَاقُ : مُجِبُّ دَائِمٍ
وَكُفْرٍ دَائِمٍ وَجِبَابِ
الْعُجْبِ
يُسْقَطُ

چلائے جاتے ہیں تو جن ورا انسان اور ملائکہ ان کی خدمت کیا کرتے
ہیں کہ جہاں بھی وہ اترتے ہیں تقدیر کا آب و دانہ فرشتے یا انسان
لاتے ہیں اور وہ کھالیتے ہیں یہاں تک کہ وہ (سیر و سلوک کی
مسافت ختم کر کے) حق تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں (یہاں تک
کہ دنیا کی سوزش ان سے دُور ہو جاتی ہے (کہ اس آب و
دانہ کی احتیاج نہیں رہتی) اور وجود اس کا حادِم بنتا ہے
(کہ خود ہستی ہی بحکم رب ان کی پرورش کرتی ہے) پس وہ وقت
ہے لطف اور ناز کا۔ یہاں تک کہ جب دروازہ قُرب میں داخل
کی ان کو اجازت ملتی ہے تو کالیف ان کو صدمے پہنچاتی ہیں
یعنی آفاتِ جلال۔ تاکہ ان کے نفوس اور جو کچھ بھی ہستی و وجود کا
اثر باقی رہ گیا ہے پھل جاوے (اور بے نفس و فناء و محض بکر
حاضری ہو) ظاہری فتوحات (اور نذرانے) ان سے روک دئے
جاتے ہیں اور یہ ظاہری کھانا اور پہننا اور صحت و تندرستی
(ان سے لے لی جاتی ہے) بس فقط صاف شفا باطن کے ساتھ
قلب باقی رہ جاتا ہے (تب) فضل کا کھانا اور انس کا پانی
اور عزت کا تاج اور مفت و احسان کا لباس ان کے آگے
سرکایا جاتا ہے (کہ اس سے تمتع ہو) عِلْمِ لَدُنِی اور دالیش کے
نوالے ان کے مُنہ میں دئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بادشاہ
حقیقی ان کو ان کے ناموں سے آشنا اور اپنی موجودہ و سابقہ
نعمتیں بتلاتا اور ان سب نعمتوں میں ان کو رسا بسا کر مخلوق
کی اصلاح و ہدایت اور رہبری و سفارت کے لئے ہستی کی طرف
لوٹاتا ہے۔ اس کے بعد ان کے مَلُوب میں تکوین (و تعرفات) کو
اور زیانوں میں قبول ہونے والے سوال و دعا کو جگہ بخشتا ہے
یہ آخری زمانہ ہے۔ یہ زمانہ نفاق ہے کہ ہر وقت خود ستائی ہے
اور ہر وقت کُفر و مَجُوبیت۔ خود ستائی تجھ کو نگاہ خداوندی سے

مِنْ عَيْنِ الرَّبِّ
الطَّيِّبِ حَاجِبًا
بِقُتْبِهِ : قُلْتُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْمُ
حَدَّثَ كَذِبًا
لِلْبَاسِ لَهُ وَ
وَلَا سُرُورَ لَهُ وَ
حَتَّى يَرَى مَوْضِعَ
سَاقِيَتِهِ وَرَأَى
الصَّحَابِيَّ وَ
الْمَلَائِكَةَ
وَالْمَلَائِكَةَ
فَيَقُولُ بَعْضُ
الْمُجُوبِ
أَرَبِّينَ أَوْ
لَهُ كَذِبًا
الْبَيْتِ وَدَا
يُقَلِّبُ وَيُلْقِي
مِحْطَةً يَأْتِي
قَلْبُهُ يُقَالُ
لِحِفْظِ
نَفْسِهِ
كَ
قَلْبِهِ

مِنْ فَيْنِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ كَلَاهُمْ صَلَاتِ ۖ عَيْنِ
الْكَلْبِ حَلَجَبَانِ ۖ إِنَّ قَال قَائِلٌ مَا النَّفَاقِ
لِشَيْبَةٍ ۖ قُلْ لَهُ قَالِ الْمَسِيحُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنَافِقُ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ۖ إِذَا
عَدَّ ثَكَلٌ ۖ وَإِذَا اتَّخَذَ خَانَ ۖ أَلَمْ يَكُنْ
لِلْبَاسِ لَهُ وَلَا لَطْعَامَ لَهُ وَلَا نِكَاحَ لَهُ
وَلَا سُورَ لَهُ وَلَا أَمْنَ لَهُ وَلَا قَرَارَ لَهُ
يَكُنْ بِرِي مَوْضِعَهُ وَيَسْمَعُ لِقَبِّهِ ۖ يَكُنْ بِرِي

سَلَقَتَهُ وَاسْمُهُ فِي خُلُوتِهِ ۖ يَتَنَادِمُ فِي
الصَّحَابِ وَالْبَرَارِ عَلَى الْقُلُوبِ
الْمَلَايِكَةُ تَرَى حَالَتَهُ وَيَسْمَعُ لِقَبِّهِ
وَالْمَلَايِكَةُ تَقُولُ مَنْ هَذَا
فَيَقُولُ بَعْضُهُمَا لِبَعْضٍ هَذَا أَفْلَانُ
الْمُحِبُّونَ الصَّالِحِينَ ۖ وَاحِدٌ مِنْ
أَرْبَعِينَ أَوْ مِنْ سَبْعَةٍ أَوْ مِنْ ثَلَاثَةٍ
لَهُ كَلَامُ اللَّهِ كَذَلِكَ ۖ وَالْقَدَرُ يُقَالُ لَهُ
الْيَمِينُ وَذَاتُ الشَّامِلِ ۖ الْقَدَرُ
يُقَالُ وَيُقَالُ ۖ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِ
مُحِيطٌ ۖ يَأْتِيهِ الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ
قَلْبِهِ ۖ يُقَالُ لَهُ ارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ ۖ
ارْحُظْ كَنْزَكَ ۖ أَلَمْ
نَفْسَكَ بِرَأْسِكَ كَأَنَّهُ
كَانَ مِنْ مَنَامِ التَّمَوَدِ
قَلْبُكَ وَسِرُّكَ
الْمَيُودِ

گردے کی۔ یہ دونوں (یعنی خود ستائی و کفرانِ نعمت قرب حق کی)
ضد ہیں اور راستہ سے روکنے والی چیزیں ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ
نفاق کیا چیز ہے جس سے ہم کو بچنا چاہیے تو اس سے کہہ دو کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق (کی
علامت یہ ہے کہ) جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے
اور جب بات کہتا ہے تو جھوٹی کہتا ہے اور جب اس کے پاس
کوئی شے امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔ مومن جب تک
اپنا مقام دیکھ نہیں لیتا اور اپنا لقب (جس نام سے عالم ملکوت
میں پکارا جاتا ہے) سُن نہیں لیتا نہ اس کے لئے لباس ہے نہ
طعام نہ نکاح نہ خوشی نہ امن اور نہ قرار۔ یہاں تک کہ وہ اپنی تقدیر
کی نکتہ کو دیکھ نہ لے اور خلوت میں اپنا نام سُن نہ لے وہ تقدیر
سے آگاہ ہو کر جنگلوں اور رنبوں میں سونے کی سی صورت بنا کر پڑ جاتا
ہے اور فرشتے اس کی حالت دیکھ کر اس کو اس کا لقب سناتے
ہیں کہ ایک فرشتہ دوسرے فرشتے سے کہتا ہے کہ یہ کون شخص ہے؟
دوسرے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں محبوب صدیق ہے۔ چالیس (ابدال)
میں کا ایک۔ یا سات (غوثوں) میں کا ایک۔ یا تین (قطبوں)
میں کا ایک۔ اس کا یہ مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ ہے۔ اور تقدیر
اس کو دہنی دہائیں کر دیتی رہتی اور تقدیر ہی اس کو
حفاظتِ بدن کے لئے پہلو بدلتی اور (بقائے حیات
کے لئے) نفع کھلاتی رہتی ہے اور اللہ سب سے بالا نگہبان ہے۔
(کہ اس کی حفاظت اسی کی ہے باقی سب اس کے آلات ہیں) اس کے
قلب کی جانب سے بات جیت (کی آواز) اس کو آتی رہتی ہے۔ کہ اپنے
مکان کی طرف جاؤ۔ اپنے خزانہ کی حفاظت کرو اور اپنے نفس
کو مخفی رکھو اور اس کو ایسا سمجھ لو گویا کہ خواب تھا تا کہ تمہارا
قلب اور تمہارا باطن اس کی جانب ترقی کرے۔

خند مت کیا کرتے
انہ فرشتے یا انسان
بر و ملوک کی
تے ہیں یہاں تک
(کہ اس آب و
سایہ و مینا ہے
(پس وہ وقت
قرب میں داخل
ہو چکا ہے)
یہی ہستی وجود کا
سنا و محض بکر
سے روک دئے
ت و تندرستی
ن باطن کے ساتھ
ر اس کا پانی
ان کے آگے
اور دانش کے
بعد بادشاہ
وہ و سابقہ
بنا کر مخلوق
ہستی کی طرف
و تصرفات کو
بخشتا ہے
دستائی ہے
منا وندی سے

خُدَّ فِي كِتَابِ الْحِكْمِ ثُمَّ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ
 حَتَّى تَبْلُغَ وَبُزُولَ صَبَاكَ ۖ حَيْثُ تَنْتَبِهُ لِكُلِّ
 وَيُطْعَمُكَ ۖ رُبُّ هَذَا أَوَّاهٌ مُنْتَبِهُ طَبْعًا
 وَهَوًى وَشَهْوَةً ۖ أَنْتَ إِذَا مَتَّ إِلَى الصَّلَاةِ
 بَعَثَ وَاشْتَرَيْتَ وَأَكَلْتَ وَشَرَيْتَ وَتَكَلَّمْتَ
 بِقَلْبِكَ بَوَسْوَسَاتٍ ۖ قِيلَ لَهُ مَا دَوَّاهُ ذَلِكَ ۖ
 قَالَ تَصَفِيَّةٌ لِقَفَرَتِكَ مِنَ الْحُرَامِ وَالشَّبَهَةِ ۖ
 وَاللَّوَاهِ الثَّانِي مَخَالَفَةُ النَّفْسِ فِيمَا تَأْمُرُكَ
 مِنْ أَرْكَابِ الْمَنَاهِي ۖ إِذَا انْزَجَرَ الْعَبْدُ
 مِنْ كَلِمَةٍ تَكْفُرُ فِي قَلْبِهِ وَقَدْ أُضِيفَ إِلَيْهَا
 أُخْرَى ۖ يَقُولُ قَلْفُهُ وَيَقْتَرِئُ رُغَا جَهَنَّمَ
 يُضَافُ إِلَيْهَا أُخْرَى ۖ يَا رَبِّ السَّكُونُ
 وَالْمُنَادُ وَدَيْنُ هَبْ قَلْفُكَ ۖ
 يُخَاطَبُهُ الْحَجَرُ وَالِدَرُّ فِي طَرِيقِهِ
 تَشْيِيتًا لَهُ وَتَسْكِينًا ۖ يَقُولُ
 لَهُ يَا وَرَقَ اللَّهِ ۖ يَا مَرَادَ اللَّهِ
 يَا حَيِّبَهُ ۖ يَا مُقَرَّبَهُ ۖ
 وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدْعُنِي ۖ
 فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنِي عَنِ
 الْخَلْقِ بِكَ وَأَغْنِ بَنِي كَرْكَ
 عَنِ السُّؤَالِ فَإِذَا
 اسْتَفْتَى عَنِ الْخَلْقِ
 لَزِمَ بَابَ الْحَيِّ
 عَزَّ وَجَلَّ
 فَيُعْنِيهِ

(اے مخاطب) کتب شریعت میں بیٹھ اور مکتب علم میں سوجھا کر
 شریعت پر عمل کرے اور علم الہی یعنی احکام تقصاء و قدر کے
 آگے سر تسلیم خم کر کے بیٹھ جو جائے یہاں تک کہ حد بلوغ کو
 پہنچ جائے اور تیرا بچپن جاتا رہے۔ اس وقت خدا ہی تجھ کو
 پہنائے گا اور وہی تجھ کو کھلائے گا۔ تو اس حال کا خواہش مند ہے
 حالانکہ طبیعت و خواہش و مشہوت سے لبریز ہے۔ تیری حالت تو
 یہ ہے کہ جب نماز کو گھڑا ہوتا ہے تو اپنے قلب اور دوسوسوں
 سے خرید و فروخت اور خورد و نوش و زلج میں لگا رہتا ہے۔
 ایک شخص نے پوچھا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ
 اپنے لقمہ کو حرام اور مشبہ سے بچانا اور دوسرا علاج نفس کا خلاف
 کرنا ان منہیات کے مرتکب ہونے کے متعلق جن کا کہ وہ تجھ کو حکم کرتا
 رہتا ہے۔ بندہ جب اس کلمہ سے جو اس کے قلب میں پڑتا ہے
 گھبراتا اور پریشان ہوتا ہے تو دوسرا کلمہ اور ڈال دیا جاتا ہے
 (تاکہ عادت ہو جائے پس) اُس کا اضطراب کم اور گھبراہٹ کمزور
 پڑ جاتی ہے تب ایک کلمہ اور ڈال دیا جاتا ہے (کہ اتنا اضطراب
 بھی باقی نہ رہے۔ پس سکون و قرار آ جاتا ہے اور متعلق جاتا
 رہتا ہے) اس وقت اس کی تسکین و قرار کی غرض سے راستہ
 میں پتھر اور ڈھیلے اس سے خطاب کرتے اور یوں کہتے ہیں
 کہ اے دلی اللہ اے مطلوب خدا اے محبوب حق اے
 مُقَرَّبِ ایزدی ۛ

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میرے لئے دعا کر دیجئے۔ تو آپ نے
 یوں دعا کی کہ بارِ اہلبا جمہ کو اپنے ساتھ مشغول کر کے مخلوق سے
 بے نیاز بنا دے اور اس شخص کو اپنی یاد میں لگا کر سوال سے
 بے نیاز بنا دے۔ کیونکہ بندہ جب مخلوق سے بے نیاز بن
 جاتا ہے تو دروازہ خداوندی کو چھٹ جاتا ہے۔ پس حق تعالیٰ

ملفوظات

بِقُرْبِهِ فَإِذَا أَعْنَاهُ بِقُرْبِهِ اسْتَعْلَ بِذِكْرِهِ
وَشُكْرِهِ عَنِ السُّؤَالِ لَهُ إِذَا امْتَنَعَتْ مِنْ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي الْبَرَارِ نَبَعَتْ لَكَ
عَيْنٌ فِي دَارِ لَوْ بِأَفْوَى سِلَاحِ الشَّيْطَانِ
عَلَيْكَ الْخَلْقُ حَتَّى قَلْبَكَ ثُمَّ ظَاهِرُ لَوْ
الشُّغْلُ كُلُّ الشُّغْلِ فِي دَارِ الْخُلُقِ وَتَبَاهِيَهُ
حُبُّ الْمُشْفِقِينَ خَرَجَ فِي طَلَبِ حُبُّوهُ بِيُوسُفَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فِي طَلَبِ يَعْقُوبَ كَانَ
مَنْ رَأَاهُ أَحَبَّهِ وَعَشِيقَهُ تَبَرَّعَ وَ سَجِنَ
مَقْصُودُهُ لَا يَعْقُوبَ لَا الْأَعْيَارُ
وَلَيْتَ الرَّاى بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ

وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابٌ
جَاءَ مُنَادِي الْحَقِّ بِإِقْطَاعِهَا خَلْقُ
عَنْكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۖ لَا
كَلَامَ حَتَّى يَنْضَبَّ الْمَاءُ عَنْ
صِفْدِ عِلَاقٍ ۖ حَتَّى يَحُلُوَ الدُّرُّ لِمَبَاحِثِهِ
سِرُّهُ عِنْدَ كَافِي سَفِينَةٍ قَدْ رَمَتْ
لَقْنَهُ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَ
مُرْسَاهَا فِي بَحْرِ الْعِلْمِ ۖ صُحْبَةُ
عِبَادِ اللَّهِ كَصُحْبَةِ
الْأَسَدِ مَعَ الْخَوْدِ
وَالْوَجَلِ ۖ الَّذِي
شَبَّعَ بِغَيْرِهِ
لَا يَشْتَعِلُ

اس کو اپنے قُرب سے مالا مال بنا دیتا ہے اور جب وہ اپنے قُرب سے مالا مال بنا دیتا ہے تو بندہ سوال چھوڑ کر اس کے ذکر اور اس کے شکر میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جب تو بیابانوں میں رہ کر کھانے پینے سے رُک کر رہے گا تو تیرے گھر کے اندر رُخسہ پیدا ہو جائے گا شیطان کا تیرے مقابلہ کے لئے سب سے زیادہ زبردست ہتھیار مخلوق ہے (کہ مخلوق کے ساتھ مشغول کر کے وہ خدا سے غافل بنایا کرتا ہے) اوّل اپنے قلب کو خوبصورت بنا اس کے بعد اپنے ظاہر کو۔ بڑا کام یہ ہے کہ مخلوق کے گھر میں رہ کر ثابت قدم رہے۔ ایک حسین عاشق اپنے معشوق کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ یوسف علیہ السلام یعقوبؑ کی تلاش میں نکلے کہ جو کوئی ان کو دیکھتا وہ ان سے محبت کرتا اور ان پر عاشق ہو جاتا تھا (محبور) نقاب ڈالا اور قید خانہ میں گئے کیونکہ ان کا مقصد یعقوبؑ تکھنہ نہ کہ دوسرے لوگ۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ "اے کاش میرا اور تمہارا تعلق آباد ہو اور میرا اور دُنیا بھر کا تعلق ویران ہو جائے۔ حق کا منادی آیا (جو ڈونڈی پیٹ رہا ہے کہ) مخلوق کا تعلق قطع کر دو (منادی اپنے کام میں لگا رہے گا) یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہنچ جائے (کہ یا مخلوق کی اصلاح ہو یا منادی دُنیا سے اُٹھ جائے) وعظ کہنا زبیا نہیں جب تک کہ تیرے مینڈک سے پانی خشک نہ ہو جائے (یعنی بحر غفلت و خودی کی غرقابی سے نجات نہ پائے) اور عبادت کے لئے میدان صاف نہ ہو جائے کہ تیرا باطن خدا کے پاس اس کی قدرت کی کشتی میں (بیٹھا) ہو (اور اس وقت) اس کو علم کے سمندر میں بسم اللہ مجرا ہا و مرسا با تلقین کر کہ جس طرح چاہے چلائے اور جہاں چاہے ٹھیرائے) اے اللہ کی مصاحبت خون اور احتیاط میں ایسی ہے جیسے شیر کی مصاحبت کہ جو دوسرے سے پیٹ بھر چکا ہے وہ دوسرے کے ساتھ مشغول

لَا شَيْءَ لَكُمْ بِهِ بِغَيْرِكُمْ ۖ فَإِنْ التَّفَتُّ إِلَيْهِ لَجَدَ
 رُجُوعَكُمْ إِنْ فَرَسَكُمْ ۖ صُحْبَةُ الصِّدِّيقِ كَذَلِكَ
 لَا تَهْمُ فِي صُحْبَةِ الْمَلِكِ كَذَلِكَ ۖ كَانَ
 رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ يَتَهَمُ عَلَى
 الْخَطِطِ فَأَعْلَمَ بِنِكَ الْجَنَّةِ فَقَالَ
 لَهُ مَاذَا يَقُولُونَ عَنْكَ أَحَقُّ هُوَ قَالَ
 نَعَمْ تَكَلَّمْتُ بِقَلْبِكَ ۖ فَقَالَ نَعَمْ
 تَكَلَّمْتُ بِكَذَا وَكَذَا ۖ قَالَ لَا تَكَلَّمْ
 تَكَلَّمْ مَرَّةً أُخْرَى وَآخِرَهُ فَقَالَ
 لَا ۖ ثُمَّ تَكَلَّمْ مَرَّةً أُخْرَى بِقَلْبِهِ
 وَآخِرَهُ فَقَالَ لَا ۖ فَقَالَ يَا سَيِّدُ
 مَا مَعِيَ حَتَّى فَالْظُّرْمَا مَعَكَ ۖ قَالَ
 صَدَقْتَ فِي الْجَمِيعِ إِنَّمَا أَرَدْتُ
 أَنْ أَخْتَبِرَ صَفَاءَ قَلْبِكَ وَتَبَاتَهُ
 قُلُوبُهُمْ حِجَارِي إِرَادَةِ خَزَائِنِ
 عَلَيْهِ ۖ صَدْرُ سِرِّهِ ۖ حَزَائِنُ
 الْقَدَرِ فِي وَادِي الْقَدَرِ ۖ
 كُلَّمَا دَارَتْ أَسْرَارُهُمْ فِي
 مَنَاصِبِ دَايَا الْقَدَرِ
 أَلْفَتْ الْعُلُومَ وَالْأَسْرَارَ
 مَا يُصْنَعُ بِحُشْبٍ
 مُسْتَدَلٍّ مَا يُصْنَعُ
 بِالْظُّوْرِ بِلا
 مَخْفٍ ۖ صَحْرٌ
 يَكْمُرُ

ہونے کے سبب تیری طرف متوجہ نہ ہو گا۔ اور اگر تو نے لوٹ کر اس کی
 طرف توجہ کی تو تجھ کو پھاڑ کھائے گا۔ صدیقین کی مصاحبت کا بھی یہی
 حال ہے کیونکہ ان کی شاہی مصاحبت میں خود بھی حالت ہے
 (کہ اگر دوسری طرف توجہ کریں تو ہلاک ہو جائیں) حضرت جنید کے
 رفقاء میں ایک شخص تھا جس کے متعلق مشہور تھا کہ قلبی خطرات
 پر مطلع ہو جاتا ہے۔ جنید کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے اُس سے
 فرمایا کہ لوگ جو بات تمہاری طرف منسوب کر رہے ہیں کیا یہ سچ ہے؟
 اس نے عرض کیا کہ جی ہاں سچ ہے۔ آپ اپنے دل میں کوئی بات لائی
 (میں بتا دوں گا کہ کیا بات لائے ہو) آپ نے فرمایا کہ اچھا میں نے
 دل میں ایک بات کا خیال کیا ہے بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس
 نے بتا دیا کہ یہ بات آئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں (تم نے
 غلط بتایا) پھر دوبارہ دل میں ایک بات لائے اور اس کو
 بھی اس شخص نے بتایا کہ یہ بات آئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں
 (غلط ہے) تب اس شخص نے کہا کہ یا حضرت جو (قابلیت) میرے
 پاس ہے وہ تو سچی ہے اب آپ اپنے مضمون میں غور فرماویں (کہ
 واقعی وہی تھا جو میں نے بتایا یا دوسرا تھا) آپ نے فرمایا کہ واقعی
 ہر مرتبہ تم نے سچ بتایا مگر میرا مقصود (انکار کرنے سے) صحت یہ تھا کہ
 تمہاری صفائی قلب اور استقامت کا امتحان کروں (کہ تغلیط
 کرنے سے بدلتے تو نہیں ہو) اشد دلوں کے قلوب ارادہ خلاوندی
 کے راستے ہوتے ہیں (کہ ان میں وہی آتا ہے جو حق تعالیٰ کو منظور
 ہوتا ہے) وہ علم خداوندی کے مخزن ہوتے اور ایسے سینے ہوتے
 ہیں جن کے اندرونی راز تقدیر کے خزانے ہوتے ہیں جو تقدیر کے جنگل
 میں (مدفون) ہیں کہ جس وقت بھی غائبہ تقدیر کے گوشوں میں ان
 کے باطن گشت لگاتے ہیں تو علوم و اسرار پالیتے ہیں۔ کھوکھری
 گھڑیوں اور صورت بلا معنی کو لے کر کیا کرے کہ بہرے گئے

اور اندھے ہیں جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ایک شخص نے (بادشاہ کو راضی کرنے کے لئے) ایام سال کی مقدار کے موافق (تین سو ساٹھ قصے تصنیف کئے کہ حاکم شہر کو روزانہ ایک نیا (گھڑا ہوا) قصہ پہنچاتا رہا اور تنگ دل نہ ہوا یہاں تک کہ انجام کار اس کی مراد کا پروانہ صادر ہو گیا (دنیا دار کا تو یہ استغفال دیکھو) اور تیری (جلد بازی کی) یہ حالت ہے کہ چند ہی روز اور چند ہی رات دُعا کر کے گھبرا جاتا اور مخلوق کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (کہ اللہ نے تو سنی نہیں مخلوق ہی سے بھیک مانگ کر کچھ مل جائے گا) اس کہانیاں گھڑنے والے کی حالت کو کیوں نہیں یاد کرتا (کہ کم سے کم سال بھر تو انتظار دیکھے) جب تک تو مخلوق کے ساتھ رہے گا ہرگز فلاح نہ پائے گا۔ مخلوق کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کر اور چاہیے کہ اسی کے دروازہ قُرب کی چوکھٹ پر پڑا رہے (تاکہ) محبت و قُرب کا ہاتھ تجھ کو کھینچ لے۔ تجھے اُسی گھر کا ٹاٹ بن جانا چاہیے (کہ وہاں سے ٹپے ہی نہیں) یہاں تک کہ جب تجھ کو وہ آسائش اور مقامات نظر آجائیں گے تو ہر طرف سے انبساط تجھ کو نصیب ہو گا جو تیرے بازوؤں کو قوی بنادے گا اور تو اس گھر کے کنگروں کی طرف پرواز کرے گا اور وہی کنگرے تیرا آشیانہ بن جائیں گے کہ اگر گرے گا تو گھر کے صحن ہی میں گرے گا اور صاحب خانہ ہی کے ہاتھوں میں پلٹے کھائے گا اور مستجاب الدعائیں بن جائے گا اگر تو (داغ بن کر) مخلوق کو نفع پہنچانا چاہتا ہے تو ایسا بن جا اور خالی بکواس مت کر (اس سے آپ کا مقصود داغظوں کا وعظ تھا جو وہ لوگوں کو سُنایا کرتے تھے) صلوٰۃ اس کا نام ہے کہ غیر اللہ سے انقطاع ہو کر حق تعالیٰ سے اتصال ہو۔ ایک بدن ٹکڑے ہو کر دو مکانوں میں نہیں آ سکتا۔ پس خلق سے جُدا ہوا ہو اور حق تعالیٰ سے وصال ہو۔ یہ تو اللہ والوں کی نماز ہے

عَمِّي وَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۚ وَبَعْضُ النَّاسِ كَتَبَ
لَهُمَّا نَائِدٌ وَسِتِّينَ قِصَّةً ۚ يُوْصَلُ كُلَّ يَوْمٍ
قِصَّةً إِلَى أَمِيرِ الْمَلِكِ وَكَمِيسًا مَّحْتًا خَرَجَ
أَخِيذًا تَوَقَّعُ مُرَادَ ۚ وَأَنْتَ تَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى
بِرُؤْيَاكَ أَوْ لَوِيْلَاتِ تَسْأَمُ وَتَرْجِعُ إِلَى
الْخَلْقِ ۚ هَلَّا ذَكَرْتَ صَاحِبَ الْقِصَصِ ۚ مَا
وَمَتَّ مَعَ الْخَلْقِ لَا تُفْلِحُ ۚ تَبْ عَنِ الْخَلْقِ
إِلَى الْحَقِّ ۚ وَلَيْسَ وَتُؤْفِكُ عَلَى غَلَبَةِ
بَابِ قُدْرِهِ ۚ تَجِدُكَ يَدُ الْمُحِبَّةِ وَالْقُرْبِ ۚ
تَصِيرُ حِلْسَ ذَلِكَ الْبَيْتِ ۚ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ بِلَاكَ
الْمُرَافِقِ وَالْإِمْلَكَةَ جَاءَكَ الْبِسْطُ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ قَوِي جَنَاحَكَ ۚ طَوَّرَ إِلَى شَرْفَاتِ
ذَلِكَ الْبَيْتِ ۚ طَارَتْ تِلْكَ الشُّرَفَاتُ بِرُجْعِكَ
لَنْ سَقَطَتْ سَقَطَتْ فِي صَحْنِ الدَّارِ تَتَقَلَّبُ
بَيْنَ يَدَيِ صَاحِبِ الدَّارِ ۚ تَكُونُ دَاعِيًا جَابِلًا
لَنْ أَوْدَتْ نَفْعَ الْخَلْقِ هَلَّا أَفَاعِلُ ۚ وَلَا
تَهْمُنْ هَذَا يَا قَارِئًا ۚ كَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ
يُؤَيِّدُ الْكَلَامَ الَّذِي يُسَلِّ عَلَى
النَّاسِ مِنَ التَّوَقُّاتِ ۚ الصَّلَاةُ
صَلَاةٌ بِاللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْإِنْفِصَالِ
عَنْ عَالَمِهِ ۚ الْجِسْمُ لَا يَجُزُّ
فِي مَكَانَيْنِ ۚ الْإِنْفِصَالُ
مِنَ الْخَلْقِ وَالْإِصْلَاحُ
بِالْحَقِّ ۚ هَذِهِ صَلَاةُ
الْقَوْمِ ۚ

اگر تو نے لوٹ کر اس کی
کی مصاحبت کا بھی یہی
خود ہی حالت ہے
(یہ) حضرت جنید کے
تھا کہ قلبی خطرات
تو آپ نے اس سے
رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے
میں کوئی بات لائی
فرمایا کہ اچھائیں نے
وہ کیا ہے؟ اس
نہیں دتم نے
ت لائے اور اس کو
نے فرمایا کہ نہیں
جو (قابلیت) میرے
میں غور فرماویں کہ
آپ نے فرمایا کہ قوی
نے سے) مرنے یہ تھا کہ
ی کروں کہ تعلیم
ملوب ارادہ خداوندی
حق تعالیٰ کو منظور
در ایسے سینے ہوتے
ہیں جو تقدیر کے جنگل
کے گوشوں میں ان
لیتے ہیں۔ کھوکھری
کے بہرے گئے

فَمَا صَلَوَةُ الْعِبَادِ أَنْ يَجْعَلُوا الْحَنَّةَ عَنْ يَمِينِ
الْقَلْبِ وَالنَّارَ عَنْ شِمَالِهِ وَالصِّرَاطَ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَالسَّابِقَ مُطْلِعًا عَلَيْهِ ۖ وَأَمَّا صَلَاةُ الْمُحْسِنِينَ
فَمَعَى إِلَّا تَفْصِيلًا عَنْ الْحَقِّ وَالْإِتِّصَالِ بِهِ ۖ
عَلَامَةٌ صِدْقِ طَلِبِ نَفْسِكَ الطَّعَامُ أَنْ
تَكْتُمَ طَبَاخًا مِنْ بَابِكَ كَهَيَاةِ الْقَمَرِ ۖ
عِنْدَ ذَلِكَ أَدْوَمِلُ إِلَيْهَا مَا يَقُومُ بِهِ أَوْ رَهَابُ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا
هُوَ أَصْحَابُكَ وَأَنْتَ لَا تَعْمَلُ بِهَا سَتِينَ
الْأَيْتِينَ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ الْقَلْبِ عَلَى مَلِكِهِ
عِنْدَ ذَلِكَ يَأْتِي الْفِعْلُ وَالْإِلْهَامُ ۖ وَقَبْلَ
الدُّخُولِ تَفَرُّقٌ بَيْنَ دَاخِلِيٍّ يُرِدُّنِي بِأَمْرِكَ
إِلْهَامِ شَيْطَانٍ وَإِلْهَامِ طَبِيعٍ وَإِلْهَامِ نَفْسٍ
وَإِلْهَامِ مَلِكٍ ۖ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ تَصْحَبَ
أَحَدًا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْبِغْ وَصُوءَكَ
عِنْدَ سُكُونِ الْهَمَمِ وَتَوَرُّعِ الْعَمَلِ ۖ ثُمَّ
أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ ۖ تَفْتَحُ بَابَ الصَّلَاةِ
بِطُورِكَ وَبَابَ رَبِّكَ بِصَلَاتِكَ ۖ ثُمَّ
أَسْأَلُهُ بَعْدَ قَرَأَتِكَ مَنْ أَصْحَابُ مَنْ
الدَّلِيلُ ۖ مِنَ الْمُحِبِّ عِنْدَكَ مِنَ الْمَمْدُودِ
مِنَ الْخَلِيفَةِ ۖ مِنَ النَّائِبِ ۖ هُوَ كَرِيمٌ
لَا يُخَيِّبُ ظَنَّاكَ ۖ لَا شَكَّ إِلَيْهِمْ
قَلْبِكَ ۖ يُوجِيءُ إِلَى سِرِّكَ يُبَيِّنُ
لَكَ بِكَيْفِهِ الْأَنْوَابَ ۖ لِقَائِكَ
الطَّرِيقَ ۖ مَنْ قَلْبٌ وَجَدَ

اب رہی عابدوں کی ناز سواس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ جنت کو اپنے
قلب کے داہنی طرف رکھتے ہیں اور دوزخ کو بائیں طرف اور
بلی صراط کو نگاہ کے سامنے اور پروردگار کو اپنے حال سے باہر
دھیان کرتے ہیں۔ اب رہے عشاق سوان کی نسا خلق سے
انفصال ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ اتصال۔ اس کی شناخت
کہ تیرے نفس کو غذا کی طلب ہے یہ ہے کہ تجھ کو اپنے باطن سے چوڑہ
مُرخ کے پیچھے کی سی آواز سنائی دینے لگے۔ اس وقت اس کو اتنا
کھانا دے جس سے وہ اپنی کمر مضبوط کر سکے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اللہ نے ہر نفس کو اس کا فسق و فجور اور تقویٰ الہام کر دیا ہے
کہ اپنے بھلے برے کو خوب سمجھتا ہے (وہی ہنسنا ہے اور وہی
رُلاتا ہے۔ ان دونوں آیتوں پر (جس میں تقدیر کا مضمون تعلیم
ہوا ہے) اس وقت عمل کر جبکہ قلب بادشاہ کے پاس داخل ہو جائے
کہ اس وقت فعل اور الہام آئے گا اور داخل سے قبل اپنے
قلب کے واردات میں فرق کرنا ہو گا کہ الہام شیطان ہے یا
الہام طبیعت اور الہام نفس ہے یا الہام فرشتہ؟ اگر تو چاہے
کہ اللہ کے راستہ میں کسی کی صحبت نصیب ہو تو آوازوں کے چُپ
اور آنکھوں کے بند ہو جانے کے وقت (یعنی آخر شب میں) پوری
طرح وضو کر کے ناز کی طرٹ متوجہ ہو کہ نسا کا دروازہ وضو سے
کھولے اور خدا کا دروازہ نسا سے۔ اس کے بعد نسا سے فارغ
ہو کر حق تعالیٰ سے سوال کر کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ کون
ہے راہبر؟ کون ہے جو تجھ سے باخبر بنائے؟ مخلوق کو یکتا کون ہے؟
نائب کون ہے؟ اس کی ذات کریم ہے وہ تیرے خیال کو نامراد
رکھے گا۔ بے شک تیرے قلب کو الہام فرمائے گا تیرے باطن میں القا
کرے گا۔ تیرا مقصود بیان کر دے گا۔ دروازے کھول دے گا اور راستہ
روشن فرما دے گا۔ جس نے کوشش کے ساتھ کسی شے کو طلب کیا ہے ضرور

ہے کہ وہ جنت کو اپنے
خ کو بائیں طرف اور
کو اپنے مال سے بائیں
کی نماز خلق سے
مقال۔ اس کی شناخت
کو اپنے باطن سے جوڑ
اس وقت اس کو اتنا
ن تعالیٰ فرماتا ہے کہ
الہام کر دیا ہے
منسا تا ہے اور وہی
تدیر کا مضمون تعلیم
لے پاس داخل ہو جائے
احمد سے قبل اپنے
ہام شیطان ہے یا
رشتہ اگر تو پا ہے
و آوازوں کے چُپ
غرض میں پوری
کا دروازہ وضو سے
لے بعد نماز سے فانی
اختیار کروں؟ کون
رق کو یکتا کون ہے؟
ے خیال کو نامراد
تیرے باطن میں الفا
دے گا اور راستہ
ے کو طلب کیا ہے ضرور

وَجَدَ بِاللَّيْلِ جَاهِدًا وَإِنِّي لَنَهْدِيَهُمْ
سَلَامًا أَلْعَلَّ فَيْتَكَ لَافِي كَلَامِهِ فَإِذَا اخْتَدَتْ
الْجِهَاتُ عَنِ قَلْبِكَ وَعَلَبَ الْأَمْرُ عَلَى نَجْوِي
وَاحِدٍ دُونَكَ وَقَصْدُهُ صُحْبَتِكَ لَهُ كَصُحْبَةِ
السَّيَّارِ وَالْحَيَاتِ بِلَا تَنْظُرُ إِلَى فَقْرِهِ وَ
فَقْرِهِمْ نَسِيَهُ وَاخْلَالَ حَالَهُ بِرِثَائَتِهِ
وَقَصُورِ عِيَادَتِهِ فَإِنَّ الْمَعْنَى فِي بَاطِنِهِ لَافِي
ظَاهِرِهِ لَا يُنْيِيهِ لَافِي وَجْهِهِ وَلَا تَبْدَأُ
بِكَلَامِهِ وَلَا تُبْدِلُ لَهُ حَالًا بِأَنْتَظِرُ فَإِيكَتَهُ
مِنْ كَرَمِهِ هُوَ الْكَاتِبُ وَالْأَمْرُ لِيُغَيِّرَهُ هُوَ
سَفِيرُهُ هُوَ الْمُسَارُّ وَالطَّبِيعُ لِيُغَيِّرَهُ هُوَ الْمُعَيِّرُ
وَالْعِبَادَةُ لِيُغَيِّرَهُ قَتَقَبَلُ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى
لِسَانِهِ بِلَا تَجَاوِزَ لِحْظَةً بِلَا تَحْرُقَ حَدَّهُ
أَبْدًا مُطَرِّقًا خَائِفًا وَحَلَا بِلَا تَهْتُمُهُ
فِي حَالِهِ وَلَا مَقَالَهُ وَلَا أَفْعَالَهُ
قَضِيَّتُهُ عَلَى كُلِّ مَنْ يَعْمَلُ
وَلِيَكُنْ بِقَلْبِكَ مِنْ عَمَلِهِ
إِلَى رَيْتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا غَيْرُهُ مُتَوَكِّلُهُ
لَا تُطْعِمُهُ مُتَكَلِّمُهُ لَا
رَحْمَةً طِبْعًا عَلَى مَا طَبَعَتْ
عَلَيْهِ الْبَهَائِعُ لَكِنَّ
الْعَقْلَ يُمَيِّزُ وَالشَّرْعَ
يُمَيِّزُ وَالْعِلْمَ
يُمَيِّزُ
الْقُرْبَ

پالیا ہے (وہ خود فرماتا ہے کہ) جنہوں نے ہمارے راستہ میں جدوجہد
کی ہم ان کو اپنے راستوں کی رہبری کرتے رہتے ہیں "نقصان تیرے
اندر ہے اس کے ارشاد میں نہیں ہے۔ پس جب مختلف مہاجروں
میں ایک جانب تیرے قلب کے نزدیک معین ہو جائے اور مضمون
غالب آوے تو اس کو تمام اور اپنا مقصود بنالے۔ تیرا اس کی
صحبت میں رہنا ایسے خوف و دہشت کے ساتھ ہونا چاہیئے
جیسے درندوں اور سانپوں کی صحبت میں رہنا۔ کہ نہ ان
کے افلاس پر نظر کرنا اس کے نسب میں نقصان کا۔ نہ اس کے
اختلال حال (بے سامانی) پر توجہ کرنا اس کی قلب عبادت پر
کیونکہ مضمون (جو اصل مقصود ہے) اس کے باطن میں ہے نہ ظاہر
پر ہے نہ بدن پر اور نہ چہرہ پر۔ اس سے گفتگو میں ابتداء نہ کر اور
اپنا حال مت ظاہر کر بلکہ رب کی جانب سے اس کے نفع کا منتظر رہ
کہ وہ میرنشی ہے اور حکم دوسرے ہی کا ہے۔ وہ محض سفیر اور فرستادہ
ہے اور طباق دوسرے ہی کا ہے۔ وہ ترجمان ہے اور عبادت
دوسرے کی ہے۔ پس اس کی زبان پر حق تعالیٰ جو کچھ بھی جاری
فرمائے اس کو قبول کر لے اور اس کی نجات سے تجاوز نہ کر۔ نہ اس کی
مقرر کردہ حد سے آگے بڑھ۔ ہر وقت سرنگوں اور خائف و لرزاں
رہ۔ اس کے حال اور اس کے قول و فعل میں اس پر الزام مت
رکھ۔ جملہ ذوی العقول سے اس کو افضل سمجھ کہ وہ تجھ کو اپنے پاس
سے پروردگار ہی کی طرف پہنچائے گا نہ کہ دوسرے کی طرف وہ
پھل کھا رہا ہے تجھ کو اس کے بھلانے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود صاحب
تکلم ہے تجھ کو اس کے بھلانے کی حاجت نہیں ہمارے
طبیعت جو پاؤں کی سی پیدا کی گئی ہے (کہ خواہشات سے لبریز
ہیں) مگر عقل (برے بھلے کی) تمیز سکھاتی ہے اور شریعت فرق کرتی
ہے۔ علم (خطا و صواب کو) جُدا کرتا اور قُرب (حق و باطل سے)

يُمَيِّزُ الْمَعْرِفَةَ وَالطَّاعَةَ تَمَيِّزًا وَلَا أَصْلَ وَاحِدَةٍ
 إِذَا عَمِلُوا بِالْعِلْمِ وَمَرُوا عَلَى مَيِّتٍ أَخِيْبَةٍ
 أَوْ حَامٍ ذَكْرُوهُ : تَأْتِيهِ أَطْبَاقٌ فِي بَيْتِهِ
 لِغَيْرِهِ : يَسْنِي فِي تَحْصِيلِ الْخُرَاجِ : فَلَا أَحْصَا
 سَلَّمَ إِلَى الْمَلِكِ : وَلَهُ جَائِكَةٌ يَأْخُذُ
 مِنَ الْخَلْقِ لَا لَهُ : إِذَا رَأَى اللَّهُ بِكَ خَيْرًا
 تَبَهَّكَ : وَيَقْبُوبُ نَفْسَكَ عَنْكَ : مَا لَكُمْ
 جَاهِلٌ : جَاهِلُكُمْ مُفْتَرٍ : زَاهِدُكُمْ
 رَاغِبٌ : لَا تَأْكُلْ بِدِينِكَ : بِرَأْسِكَ
 بِالذِّمَنِ الْآخِرَةِ : وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ
 عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَدْعُوا رَبَّكُمْ
 تَضَرَّعًا وَخُفْيَةً : إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ
 حَمَلَهَا عَلَى ظَاهِرِهَا أَنَّ الْمُعْتَدِيَ
 الظَّالِمِينَ مِنْ غَيْرِهِ : السَّائِلِ لِسَوَاءٍ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ
 لَا صَلَاحَ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا جُلَاءَ قُلُوبِي
 كَانَ يَسْمَعُ لِلَّهِ وَالْإِنْتِقَاءَ بِكَافِي
 تَكُونُ جُلَاءَ : وَرَافِلًا
 يَحْضُرُ عِنْدِي فَيَكُونُ مَكِيدًا
 لَمَّا خَرَجَ إِبْرَاهِيمُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِنْ الدَّيْنِ
 وَكَثُرَتْ
 مَوَاشِيهِ
 وَغِلْمَانُهُ

تمیز کرتا اور معرفت و طاعت امتیاز کیا کرتی ہیں اور بڑا ایک ہے
 جب علم پر عمل کرتے ہیں اور کسی مردہ (یعنی گمراہ) پر گزر جوتا ہے تو
 اس کو (حیات روحانی دے کر) زندہ کر دیتے ہیں یا مبتلائے معصیت
 پر گزرتے ہیں تو اس کو ذرا مشاغل بنادیتے ہیں۔ اس کے گھر میں
 (نفیس کھانوں کے) طباق پر طباق آتے ہیں دوسروں کے لئے
 (کہ خود نہیں کھاتا) وہ (لوگوں سے جو کچھ بدلے لیتا ہے اپنے لئے
 نہیں لیتا بلکہ (شاہی) خراج کی وصول یا بی میں سنی کرتا ہے اور
 جب وصول کر لیتا ہے تو بادشاہ کے حوالہ کر دیتا ہے اس
 کے پاس کاسہ ہے کہ مخلوق سے لیتا ہے اور اس میں بھرتا جاتا
 ہے (مگر شاہی خزانہ میں داخل کرنے کو) نہ کہ اپنے لئے جب اللہ
 تیری بہتری چاہے گا تو تجھ کو شور دیدے گا اور تیرے نفس کے
 عیوب سے تجھ کو آگاہ بنا دے گا۔ تمہارا عالم بھی (درحقیقت) جاہل
 ہے اور جاہل مفتری ہے۔ جو تم میں زاہد ہے وہ بھی حقیقت میں
 راغب ہے (پھر راغب دنیا دار کا تو کیا بوجھنا) اپنے دین کو
 ذریعہ معاش نہ بنالین کے ذریعہ سے تو آخرت ہی کمائی جاتی ہے۔
 آید ادوار بحکم تضرعاً و خفیۃً ان لا یحب المعتدین (یعنی اپنے رب
 کو عاجزی و خوف کے ساتھ پکارا کر و کیونکہ اس کو زیادتی کرنے
 والے نہیں بھاتے) کی تفسیر کے متعلق آپ نے آیت کو ظاہری معنی پر
 حمل کیا اور فرمایا کہ زیادتی کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو
 خدا کے ہوا دوسرے سے مانعے اور غیر سے سوال کرے۔
 عبد اللہ بن مسعود اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ
 میرے دل کی روشنی ہو کہ جو شخص اللہ واسطے سنتا اور میرے
 وعظ سے نفع اٹھاتا ہے وہ روشنی بتاتا ہے ورنہ سبب کدورت
 ہوتا ہے کہ اس کو میرے پاس آنا بھی نہ چاہیے۔ ابراہیم علیہ السلام
 جب آگ میں سے نکلے اور آپ کے مویشی نوکر چاکر زیادہ

ہیں اور بڑا ایک ہے
 (راہ) پر گزر جوتا ہے تو
 میں یا مبتلائے معصیت
 اس کے گھر میں
 دوسروں کے لئے
 لے لیتا ہے اپنے لئے
 میں سعی کرتا ہے اور
 کہہ دیتا ہے اس
 اس میں بھرتا جاتا
 اپنے لئے جب اللہ
 تیرے نفس کے
 (درحقیقت) جاہل
 بھی حقیقت میں
 (نا) اپنے دین کو
 کماٹی جاتی ہے
 (یعنی اپنے رب
 کو زیادتی کرنے
 کو ظاہری معنی
 وہ شخص ہے جو
 سوال کرے -
 رتے تھے کُرم لوگ
 سُنتا اور میرے
 نہ سبب کدورت
 براہیم علیہ السلام
 دکر پاکر زیادہ

قَالَ دَرَانِي الشَّامُ كَثِيرَةً الْاَبْوَابِ اَنْزَوِي
 مِنْكَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ التَّمَنِ وَدُعَاءِ تَوَمِيهِ
 اَنْزَوِي لِتَرْبِيَةِ خَلْفِهِ مَا الْخَلَّةُ الصُّحْبَةُ
 وَالْحَبَّةُ الْوَصْلَةُ ۞

سُؤَالُ اَلْقَالَ يُقْتَدَى بِهِ اَمْرُ الْحَالِ ۞ قَالَ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْقَالَ يُقْتَدَى بِهِ الْعَوَامُّ
 وَالْحَالُ يُقْتَدَى بِهِ الْخَوَاصُّ ۞ مِنْ اَهْلِي
 مَنْ اَنْتَ ۞ اَرِنِي بَصُفَكَ ۞ اُقْبِلْ لَكَ عَظَمَةُ
 حَالِكَ وَ اَرِيكَ شِدَّةَ مَرَضِكَ وَ اُبْرِئُهُ ۞
 كَانَ مِنْ دَايِمِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيَادَةً
 الْمَرْضَى وَ نَحْنُ قَدْ مُنِعْنَا مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ
 نَعُوذُ بِالْاَصْحَاءِ مِنْ هَذِهِ تَنَا ۞ مُنِعَتْ اَرْجُلُنَا
 مِنَ الْمَشْيِ اِلَى بُيُوتِكُمْ وَ اَيُّنَا عَنْ
 تَنَاوُلِ اَمْرِ الْكُفْرِ اَمْرًا مِنْ حَيْثُ الْحَالُ وَ
 الْقُدْرَةُ ۞ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجُوزُ اَنْ يَمُوتَ
 رَجُلٌ وَ يَخْلُفُ عَشْرَةً مِنَ الْاَوْلَادِ كُلُّهُمْ
 بَاثُونَ بِهِ فِي دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ ۞ تَقَاسَمُوا
 تَوَكُّتَهُ عَلَى السَّوَاءِ ۞ وَفِيهِمْ وَاحِدٌ كَانَ قَلْبُ
 وَالِدِهِ اَلَيْهِ ۞ وَ كَانَ يَتَمَنَّى اَنْ تَرِكَ جَمِيعَ تَوَكُّتِهِ
 كَجَاءِ الْقُدْرَةِ اِلَى وَاحِدٍ وَاحِدٍ بِالْمَوْتِ ۞
 لَبَقِيَ ذَلِكَ الْوَاحِدُ حَازَ جَمِيعَ تَوَكُّتِهِ ۞
 كَجَاءِ الْقَضَاءِ وَالْقُدْرَةِ فِي هَذَا
 عَجِبْ اِلَى هَذَا وَ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ
 كُنْ الْخَلْقَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ كُنْ
 النَّفْسَ عَنَّا

ہو گئے تو آپ نے شام میں بہت سے دروازوں کا ایک گھر بنایا
 اور اس کی قیمت اور قوم کی تبلیغ سے فارغ ہو کر اس میں خلوت
 نشین ہوئے۔ اور اپنے جانشینوں کی تربیت کے لئے خلوت
 اختیار کی۔ خلوت نام ہے صحبت کا (جو ابراہیم خلیل اللہ
 کو حاصل ہوئی) اور محبت نام ہے وصل کا (جو سیدنا محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نصیب ہوئی)۔

سوال۔ قال کا اقتدا کرنا چاہیے یا حال کا؟ آپ نے فرمایا کہ قال
 کا اقتدا کرنا چاہیے عوام کو۔ اور حال کا اقتدا کرنا چاہیے خواص کو۔
 اب تو بتا کہ کس گروہ کے قابل ہے؟ مجھے اپنی نبض دکھا کہ مجھ کو تیرے
 حال پر بٹھاؤں اور تیری سخت بیماری مجھ کو دکھا کر اس کو
 دور کروں۔ بیماریوں کی عیادت کرنا جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی عادت ہے اور ہم کو اس کی مانعت ہوئی ہے مگر ہم اپنی
 ہمت (اور توجہ سے) تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں۔ ہمارے
 پانوں کو مانعت ہے کہ ہمارے گھروں کی طرف نہ چلیں۔ اور
 ہاتھوں کو مانعت ہے کہ ہمارے اموال نہ لیں۔ ہم حالت اور تقدیر
 کی حیثیت سے مامور ہیں (کہ جو حالت تقدیر میں ہے گھر بیٹھے
 آجائے گی) نیز آپ نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مرے اور
 دس لڑکے چھوڑے کہ سب یکساں باپ کے فرماں بردار ہوں۔ غرض
 باپ کا ترک بحق مساوی تقسیم کر لیں۔ مگر ان میں سے ایک بچہ باپ کا
 (لاڈلا زیادہ ہو کہ اس کا) دل اس پر مائل ہو اور وہ آرزو رکھتا ہو
 کہ کاش میرے سارے ترکہ کا یہی وارث ہووے۔ پس تقدیر سے
 وہ ایک ایک کر کے مر جائیں اور وہی ایک باقی رہ جائے کہ باپ
 کا سارا ترکہ سمیٹ لے۔ پس قضا و قدر آوے (اور کہے کیوں جی)
 کیا اس میں بھی کوئی عیب ہے؟ بس۔ یہی سمجھ لو والسلام۔
 بار اہل خلق کی ایذا رسانی کو ہم سے روک بار اہل نفس اور

وَمِنْ هُوَ وَيَا طِبَاءَ قُلْتَ أَخَاكَ هَذَا الْبَحْرُ
وَأَنْتَ تَسْتَمِ قَبِيرَ وَالْحَوْتُ بَصِلًا ذَلِكَ إِنْ شَاءَ
يَحْتَقِ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ لَمَّا عَلِمُوا
خَافُوا بِعِلْمَتِ بَصَرَةِ الشَّيْءِ فَاحْذَرُوا
وَأَجْتَنَبُوا بِأَلْمُوتِ لَا بَدَّ لَكَ مِنْهُ فَاعْمَلْ
لَهُ يَا مَنْ لَيْسَ لَدَارِهِ سَقَفٌ قُلْ لَا
لِعِيَالِهِ دَقِيقٌ وَلَا شَعَارٌ وَلَا عَنَاءٌ
جَاءَ الشِّتَاءُ فَتَأْكَلُ بِجَاءِ الْأَمِيدِ
فَتَرْجُلُ بِجَاءِ السَّبْعِ فَاحْذَرُ مِنْهُ
أَلْمُوتِ يَا مَنْ قَوْلُكَ فِي صَلَاتِكَ
إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ ه
إِيَّاكَ تُطِيعُ وَإِيَّاكَ تُوجِدُ مِنْهُ
وَحَدَّثَ الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ مِنْهُ
أَحْلَصْتَ الْعَمَلَ بِمَنْ زَهْدٌ
فِي الْخَلْقِ وَالزَّيَّاءِ وَالْيَقَاقِ وَالْهَقِيقِ
مَنْ تَدَلَّكَ الْحَقُّ بِالْبَلَاءِ مِنْ
حَيْثُ الْقَلْبُ مِنْ حَيْثُ الْحُلُوهُ
لَا أَرَدْتُمْ شَهْوَةَ النَّفْسِ مَعَ
رُؤْيَةِ الْحَقِّ اسْتَحْيَا مِنْ رُؤْيَتِهِ
فَتَرَكَ شَهْوَةَ نَفْسِهِ مَنْ تَرَى يَحْضُرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَاصِيًا نَامِلِي فِي
خَلْقِهِ عِنْدَ شِدَّةِ شَيْفَاقِهِ مَنْ
تَرَى عَصَمًا بِتِلْكَ عَصْمَةِ غَيْرِهِ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا اجْتَمَعَ يُوسُفُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَنَاتِ الْمَرْأَةِ جَاءَتْ الْعِيْدَةُ وَلِي هَارِيَا

خواہشات و طبائع کی دست درازی کو ہم سے روک (اے مخاطب)
تو کہتا تو یوں ہے کہ مجھے اس (دُنیا کے) سمندر سے ڈر لگتا ہے۔ حالانکہ
اس میں تیرا پتھر تھا ہے۔ ڈر لگنا تو اس کی ضد ہے۔ بس اللہ سے
اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرا کرتے ہیں۔ چوتھو ان کو علم ہوا لہذا
خون پیدا ہوا۔ جب مجھ کو کسی شے کی معرفت کا علم ہو جائے تو اس
سے ڈر اور بچ۔ موت آئے بغیر چارہ نہیں لہذا اس کے لئے
عمل کر۔ اے وہ شخص جس کے جھوپڑے پر نہ پھت ہے اور نہ بال
بچوں کے لئے آٹا ہے نہ (پکڑنے کا) استریا ابرہ ہے (دیکھ جاڑے
آگے اس کا سامان کر۔ بادشاہ آ رہا ہے پایادہ ہو جا۔ درندہ آگیا
پس بچ۔ یعنی درندہ موت۔ نمازیں تیرے ایاں تَعْبُدُ دُیَاکِ
تُسْعِیْنِ کہنے کے معنی کیا ہیں؟ (یہی ناکہ تیری ہی اطاعت کرتے
ہیں اور تجھ ہی کو (اعانت و عطا میں) بیکانہ سمجھتے ہیں (پھر اب
تو ہی بتا کہ) تو نے خدا کو واحد کب سمجھا؟ عمل میں غفلت کب بنا؟
مخلوق اور دکھا دے اور بفاق اور رنقا سے بے رغبت کب ہوا؟
حق تعالیٰ کے سامنے عاجزی کب کی؟ عاجزی تو قلب کے اعتبار
سے ہوا کرتی ہے۔ خلوت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے جب
شہوت نفس اور نگاہ حق دونوں مقابل ہوتی ہیں تو بندہ
کو نگاہ حق سے شرم آجاتی ہے (کہ بادشاہ دیکھ رہا ہے) لہذا
وہ شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ تو یوسف علیہ السلام کی طرح)
اپنی خلوت میں غلبہ شہوت کے وقت یعقوب علیہ السلام کو
دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے کب دیکھے گا؟ تیری اپنی پارسائی
پر نظر کب جائے گی؟ وہ پارسائی حق تعالیٰ کی غیرت ہی تو ہے
(کہ غیرت حق کے لحاظ سے زنا صادر نہیں ہو سکتا) جب
یوسف علیہ السلام اور وہ عورت (زلیخا) ایک جگہ اکٹھے ہوئے
تو غیرت الہی آئی اور یوسف پیٹھ پھیر کر بھاگے (چنانچہ ارشاد ہوا کہ

يُؤْمِنُ يَزْدَانِي تَر
كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ
عِبَادَنَا الْمَحْرُ
حَالَهُ يُوسُفُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَتُفَرِّقِي جَنَّتِي
لَكَ عِبَادًا لَكَ
الْبَصَلَتِي أَطْلُ
الْأَسْبَابِ تَوَلَّوْ
مَلَكًا يَسْمَعُ مَا
الْمَلَكُ فِي تَحْصِي
رَفِيقِ اللَّهِ سَعْدُ
سِرِّهِ السَّرِّ تَر
الطُّورِ نَارًا
الرَّأْسِ نَارًا
عَيْنُ الرَّأْسِ
قَالَ لَا هَلِيلُ
بِقَلْبِهِ جَدُّ
فِي نَوْجَتِهِ
قَالَ لَا هُوَ
يَدُوتُ
الْقَدْرِ سَ
وَأَوْلَادِهِ
يَا عَلَمُ
نَفْسُ
وَيَا

سے روک (اے خاں طہار)
 رے ڈر لگتا ہے۔ حالِ
 بند ہے۔ بس اللہ سے
 چھو کہ ان کو علم ہو لہذا
 رت کا علم ہو جائے تو اس
 لہذا اس کے لئے
 پھٹ ہے اور نہ ہاں
 برہ ہے (دیکھ جاڑے
 پایادہ ہو جا۔ درندہ گایا
 تیاں تَعْبُرُ زَايَاک
 بری ہی اطاعت کرتے
 یگانہ سمجھتے ہیں (پھر اب
 میں غصہ کب بنا ؟
 سے بے رغبت کب ہوا ؟
 نری تو قلب کے اعتبار
 سے ہوا کرتی ہے جب
 مل ہوتی ہیں تو بندہ
 اد دیکھ رہا ہے لہذا
 علیہ السلام کی طرح)
 تو ب علیہ السلام کو
 کا؟ تیری اپنی پارسائی
 لئے کی غیرت ہی تو ہے
 س ہو سکتا (جب
 ایک جگہ اکٹھے ہوئے
 کے چنانچہ ارشاد ہوا کہ

تَذٰلِكَ لِنُصَرِّفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۗ اِنَّ مِنْ
 مَّجَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۚ مَتٰی تَنْقَلِبُ حَالَتُكَ
 حَالَةَ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ لَمَّا تَخَلَّفَ يُوْسُفُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَصْمَةَ فِي بَيْتِ اللّٰهِ وَحَجْرَةٍ وَّافَقَ
 لَهْرِي حَبِيبَةً وَرَفَقَةً عِصْمَةً عِنْدَ خُلُوْفِهِ كُوْنُوْا
 لَكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ يَا مُرِيْدِيْنَ اِسْتَعِيْذُوْا حَالَةَ
 الْوَصْمَةِ اُطْلُبُوْهَا مِنْ اللّٰهِ ۚ اَلَتَوَكُّلُ قَطْعُ
 اَلْمَسِيْبَاتِ تَوَكُّلُ الْكُلِّ ۚ اِذَا الْقَلْبُ اِذَا الْقَلْبُ صَادَ
 مَلِكًا ۚ يَسْمَعُ مَا يَسْمَعُ الْمَلِكُ ۚ يَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ
 الْمَلِكُ ۚ ثُمَّ يَزِيْدُ فَيُصِيْدُ مَلِكًا عَلَيْهِ ۚ وَقَالَ
 رَفِئَةُ اللّٰهِ عَنْهُ فِي قِصَّةِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُ
 سَرَّ اَللّٰهُ تَرَكَّ اَهْلًا جِيْنَ اَلْسِنْ مِنْ جَلَدِيْ
 اَلْوَرْدِ نَارًا ۚ اَيْشِ رَأٰى ۚ رَأَتْ عَيْنُ
 اَلْوَرْدِ نَارًا ۚ اَوْ عَيْنُ الْقَلْبِ مُوْرًا ۚ رَأَتْ
 عَيْنُ اَلْوَرْدِ خَلْقًا ۚ عَيْنُ الْقَلْبِ حَقًّا ۚ
 قَالَ لَا اَهْلِيْءُ اَمْكُثُوْا اِلٰى اَنْتُمْ نَارًا ۚ
 بِقَلْبِهِ جَدَبَتْ ۚ وَلَا لَهْدٍ مِنْ يَدٍ ۚ
 فِي زَوْجَتِهِ وَوَلَدٍ ۚ رَهْدَتْ ۚ قَالَ
 قَالَ لَا اَهْلِيْءُ اَمْكُثُوْا ۚ جَاءَتْ
 يَدَا اُنْتِ عَلَيَّ جَاءَتْ خَطَاطِفُ
 الْقَدْرِ ۚ سَلِمَتْ الْقَوْمُ مِنْ اَهْلِيْهِمْ
 وَاَوْلَادِهِمْ ۚ يَا حَكْمُ اُبْتُ ۚ
 يَا عِلْمُ يَسْمِعُ اللّٰهُ تَقْدَمُ ۚ يَا
 نَفْسُ اُتِيْبِي ۚ يَا قَلْبُ
 وَاَسْرُ اَجِيْبَا ۚ

ایسا ہی ہوا تا کہ ہم یوسف سے بدی دے حیاتی کو دفع کریں بیشک
 وہ ہمارے منتخب بندوں میں تھے۔ تیری حالت یوسف کی سی کب
 بنے گی؟ یوسف علیہ السلام نے جب اللہ کے گھر اور اللہ کی
 آغوش میں عصمت کو سنبھال سنبھال کر رکھا تو قید میں
 جانے کے متعلق حق تعالیٰ نے ان کی موافقت فرمائی (کہ دُعا
 قبول فرما کر امتحان گاہ سے یک سو کر دیا) اور خلوت میں
 بھی عصمت بخشی۔ اے اللہ کے بندو ایسے ہی تم بھی بن جاؤ۔
 اے مُرید و صِدِّیق کی حالت مستحضر رہی لے لو اور خدا سے اس کے
 طالب بنو۔ توکل نام ہے اسباب قطع کرنے کا اور سب کے چھوڑ
 دینے کا۔ قلب جب (گندی حالت سے) پلٹتا ہے تو فرشتہ
 بن جاتا ہے کہ جو کچھ فرشتے سُنتے ہیں وہی اس کو بھی سُنانا دیتا
 ہے اور جس سے فرشتے واقف ہیں اس سے یہ بھی آگاہ ہو جاتا
 ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو فرشتہ پر حاکم بن جاتا ہے۔
 موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں آپ نے فرمایا کہ باطن باطن ہی
 ہے۔ باطن ہی نے اہل و عیال کو چھوڑا تھا۔ جبکہ بجانب طور آگ
 نظر آئی تھی۔ کیا چیز دیکھی تھی؟ ظاہری آنکھ نے آگ دیکھی تھی اور
 قلب کی آنکھ نے نور ظاہری آنکھ نے مخلوق دیکھی تھی اور قلب
 کی آنکھ نے حق تعالیٰ کو دیکھا تھا اس وقت اپنے اہل سے فرمایا
 کہ تم۔ ہمیں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ کہ اس آگ نے ان کے
 قلب کو کھینچا اور زُہر کی وجہ سے بی بی بیچہ سے بے رغبت بنا دیا
 لہذا اپنی اہل سے فرمایا کہ تم ٹھہر جاؤ (اسی طرح) اونچی آوازیں
 آئیں اور تقدیر کے آنکڑے آئے جنھوں نے اللہ مالوں کو
 ان کے بی بی بیچوں سے پھین لیا۔ اے حکم قائم رہ اور اے
 علم (راز) حق آگے بڑھ۔ اے نفس ٹھہر (اور چُپ ہو جا)
 اور اے قلب اور اے باطن۔ تم دونوں جو اب دو۔

يَا حَيَِّّةَ مَنْ لَيْدٍ رُكْ هَذَا لَيْحِبُّ هَذَا أَوْ لَمْ
يُؤْمِنْ هَذَا يَا حَيَِّّةَ، يَا حَيَِّّةَ، يَا حَيَّابَةَ، يَا
مَقَّةَ، لَعَلِّي أَيْتِكُمْ مِنْهَا بِحَيْرٍ أَتَبْتُ أَمَّا كُمْ
حَتَّى أَيْتِكُمْ بِحَيْرٍ الطَّرِيقِ ۖ رَايَةً كَانَ قَدْ صَلَّ
عَنِ الطَّرِيقِ ۖ غَابَتْ عَنْهُ دَلِيلُهُ ۖ حَضَرَ عِنْدَهُ
نَقِيبُ الثَّقَبَاءِ ۖ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ قَبْلَ ذَلِكَ ۖ
فَقَالَ مَشِيرًا إِلَيْهِ لَيْتَكَ لَمْ تُخْلَقْ وَإِذَا خُلِقْتَ
عَلِمْتَ لَمْ خُلِقْتَ لَهُ ۖ يَا نَائِسًا إِنِّي فَتَرْتُ
السَّيْلَ قَدْ أَحَاطَ بِكَ مِنْ إِمَامِكَ ۖ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ تَدْعِي مَا كَتَبْتُكَ، مَنْ مُعَلِّمُكَ، مَنْ
دَاعِيكَ، مَنْ نَبِيِّكَ ۖ لَا تَسْبَ لَكَ ۖ صَوِّحُ
التَّسْبِ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْلُ التَّقْوَى قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْتَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ أَلِ مُحَمَّدٍ أَسَلْتُ
أَنْتَ لَا عَقْلَ لَكَ ۖ بَيْتُكَ عَلَى
الدَّجَلَةِ وَمَوْتُ عَطَشَانَا ۖ خُطُونَا
وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الرَّحْمَنِ النَّفْسُ
وَالْخَلْقُ ۖ وَأَنْتَ يَا مُدْخِلُ الْخَلْقِ
وَقَدْ وَصَلْتَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْبِرْ
عَلَى مَطَارِقِ كَلَامِي ۖ
إِنِّي إِذَا أَخَذَنِي جُؤُنِي
لَا أَرَاكَ ۖ إِذَا تَأَرَّ
طَبَعُ سِرِّي طَبَعُ
إِخْلَاصِي

ہائے بد نصیبی اس کی جو اس کو سمجھے نہیں اور نہ اس کو پسند کرے
اور نہ اس کا یقین لائے۔ ہائے افسوس۔ وائے خسارہ۔ وائے
محبوبیت وائے غضب۔ شاید میں تمہارے پاس کوئی اطلاع
لے کر آؤں۔ تم اپنی جگہ ٹھیرے رہو تاکہ راستہ کی خبر لے کر آؤں
اس لئے کہ وہ (شب میں) راستہ بھٹک گئے تھے اور اس کی
علامتیں ان کی نظر سے غائب ہو گئی تھیں۔ ایک بار نقیب
النقباء (شاہی باڈی کا ڈکا افسر اعلیٰ) آپ کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ اور اس سے پہلے وہ کبھی نہ آیا تھا پس آپ نے
اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "اے کاش تو پیدا ہی نہ ہوتا
اور پیدا ہوا تھا تو کاش جانتا کہ کیوں پیدا ہوا ہے۔ اے سوائے
ہوئے جاگ اٹھ (عذاب کے) سیلاب نے آگے کی طرف سے تجھ کو
آگھیرا ہے قیامت کے دن تجھ کو بلایا جائے گا (اور پوچھا جائے گا
کہ تیری (کتاب آسمانی) کونسی ہے؟ تیرا معلم کون ہے؟ تیرا داعی کون تھا
تیرا نبی کون تھا؟ تیرا کچھ نسب ہی نہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک
صحیح النسب وہی ہے جو تقویٰ رکھتا ہو۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
آپ کی آل میں کون داخل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر متقی شخص محمد
کی آل ہے۔" پس چپ رہے۔ تجھ عقل نہیں۔ تیرا گھر حبد
پر ہے اور پھر یہاں سا مڑ رہا ہے کہ میرے ہوتے ہوئے گمراہ بنا
ہوا ہے (اس دو قدم ہیں (کہ جہاں ان کو طے کیا اور) رحمن
تک پہنچا۔ یعنی نفس اور مخلوق۔ اور اے مرید تیرے لئے بھی
دو قدم ہیں (کہ اٹھائے) اور رحمن تک پہنچا۔ یعنی دنیا اور
آخرت اگر تجھ کو فلاح درکار ہے تو میرے وعظ کے گرزوں پر صابر بنا
رہ۔ مجھ پر جب (بعض فی اللہ کا) جنون سوار ہوتا ہے تو تو مجھ کو نظر
نہیں آتا (اور بلا لحاظ و ہیبت سب کچھ کہہ گزرتا ہوں) جب
میرے باطن کی طبیعت اور طبع اخلاص جو شش مارتی ہے تو

لَا أَرَى وَجْهَكَ
الْحُبُّ عَنْ قَلِيلٍ
وَأَهْوَنُ حَرِيمِكَ
أَنْتَ جُنُودُ الْعَالَمِ
يَا أَحْمَقُ أَنْتَ بَعْدَ
فِيهِ زَائِلٌ مُتَقَرِّرٌ
وَأَرَاكَ وَزَوْجَتَكَ
أَوْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ
مُنْقُولٌ، يَا عَارِبٌ
يَا مُكْتَهَبِينَ وَلَا تُرْ
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ
أُسْبُوعًا مَرَّةً وَلَا
بَلَاءَ شَيْءٍ وَعَدَلٌ
جَامِلٌ أَتَقَالَلَا
حَمْلَكَ أَتَقَالِي
وَجَلَّ ۖ سَافِرٌ
كَلِمَةً فَكَيْفَ
أَنْتَ كَسَلًا
أَلَيْكُم ۖ
شَيْئًا كَرَمًا
وَمُلْكًا وَ
بِالْحَاجَةِ وَالْإِ
كُورًا
خ
س

اس کو پسند کرے
نے خسارہ - وائے
اس کوئی اطلاع
نہی خبر لے کر آؤں
تھے اور اس کی
ایک بار نقیب
کی خدمت میں
غالباً پس آپ نے
یہاں ہی نہ ہوا ہوتا
ہے۔ اے سوائے
کے کی طرف سے تھے کہ
(اور پوچھا جائے گا
ہے پیر ادائی کون تھا
کے رسول کے نزدیک
چھ کیا رسول اللہ
یا کہ ہر متقی شخص کو
تیرا گھر جسد
تے ہوئے گراہ بنا
کیا اور) رحمن
ید تیرے لئے بھی
نچا۔ یعنی دُنیا اور
گُر زوں پر صابر بنا
ہے تو توجہ کو نظر
رتا ہوں، جب
س مارتی ہے تو

لَا أَرَى وَجْهَكَ + وَأُرِيدُ الصَّلَاحَ وَلَا زَالَهَ
الْحَيُّ عَنْ قَلْبِكَ وَأَطِيعُ الْحَوَاقِ عَنْ بَيْتِكَ +
وَأَصُونُ حَرِيمَكَ + أَفْتَمَّ عَيْنَيْكَ + وَانْظُرْ مَا كَامَلَكَ +
أَتَلَكَ جُودُ الْعَذَابِ وَالْمَوَاحِدَاتُ + وَبِكَ
أَحْمَقُ أَنْتَ بَعْدَ قَلِيلٍ مَيِّتٌ + كُلُّ مَا أَنْتَ
لَهُ زَائِلٌ مُتَعَرِّقٌ + هَذَا يَفَارِقُ وَلَدَا وَ
الْأَوْ دَوَّجَتْهُ + وَبُرَاقُ الثَّرَابِ وَالْقَبْرُ وَالزَّيْنَةُ
وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ + يَا رَاحِلُ يَا زَائِلُ يَا
تَقُولُ يَا عَارِيَّةُ + سُبْحَانَ مَنْ عَالَمُكُمْ
مُكْذِبِينَ وَلَا تَرَوْنَ + يَا مُدْبِرُ الْأَلْبَانِي فِي
سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً أَوْ فِي كُلِّ
سَبْعٍ مَرَّةً وَلَا ذَرَّةً وَلَا حَبَّةً + خُذْ شَيْئًا
لَا شَيْءَ + وَعَلَّ الْفَلَّحُ شَيْءَ + أَنْ
جَامِلٌ أَتَقَالِكَ + تَخَافُ أَنْ أَكْفِكَ
حَمْلَكَ أَتَقَالِي + إِنَّمَا يَكْفِيهِمَا اللَّهُ عَمْرًا
وَجَلَّ + سَافِرُ الْفَلَّحِ عَاوِرٌ لِسَمْعٍ مَقِيٍّ
كَلِمَةً فَكَيْفَ وَبَيْنِي وَبَيْنَكَ خُطُوكَ
أَنْتَ كَسَلَانٌ + أَنْتَ جَوَاهِلُ +
أَلَيْكُمْ + عِنْدَكَ أَتَكَ أَعْطَيْتَ
شَيْئًا + كَمْ سَمَلَتْ الدُّنْيَا
وَمَلَكَ + أَلَكَلَّةُ + سَمَنْتَهُ
بِالْحَاوَةِ وَاللَّذَّةِ ثُمَّ أَلَكَلَّةُ
لَوْ رَأَيْتَ فِيهَا
خَيْرًا مَّا
سَبَقْتَنَا

تیرا منہ مجھ کو دکھائی نہیں دیتا۔ اور میرا مقصود بہبودی اور تیرے
قلب سے خباثت کا دور کرنا ہوتا ہے کہ تیرے گھر میں لگی ہوئی آگ
کو بجھاؤں اور تیرے ناموس کی حفاظت کروں۔ اپنی آنکھیں
کھول اور دیکھ کہ تیرے سامنے کیا ہے؟ عذاب کے لشکر اور
مواخذہ تجھ تک آ پہنچے ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ اے بیوقوف
تو چند ہی روز بعد مرنے والا ہے اور جس (عیش و تنعم) میں تو
ہے سب زائل و متفرق ہونے والا ہے کہ اولاد کو۔ گھر کو اور
بنی آدمی کو چھوڑ جائے گا۔ اور مٹی کا اور قبر کا اور فرشتگان عذاب
یا فرشتگان رحمت کا رسیق بنے گا۔ اے کوچ کرنے والے
اے بٹ جانے والے۔ اے انتقال پانے والے اور لے سرتاپا
مستعار پاک ذات ہے جس نے (حیات و مال و جاہ کے) تم پر
احسان فرمائے اے خافو اور تم کو نظر نہیں آتے۔ اے مقابلے ادبار
سال بھر میں ایک بار یا ایک ہینہ میں ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک بار
میرے پاس کیوں نہیں آ جاتا کہ ذرہ دینے کی حاجت ہے نہ ایک
حبہ کی۔ ناچیز کے بدلے چیز لے اور کل کو (اس ایک کے علاوہ)
لاکھوں چیزیں اور ملیں گی۔ میں تیرے سارے بوجھ اٹھاؤں گا۔
تجھ کو اندیشہ ہے کہ میں اپنے بوجھ اٹھانے کی تجھ کو تکلیف دوں گا
(سو خاطر جمع رکھ) ساری ضروریات کے لئے تجھے اللہ کافی ہے
(ایک نوالہ کا بھی میں کسی سے روادار نہیں) تجھے ایک بات سننے
کے لئے ہزار برس کا سفر کرنا چاہیئے تھا چہ جائیکہ میرے اور
تیرے درمیان چند ہی قدم کا فاصلہ ہے۔ تو نہایت درجہ کاہل ہے
تو سخت نادان ہے تو بد قماش ہے تو اس غرہ میں ہے کہ تجھ کو کچھ بل
گیا ہے۔ تجھ جیسے بہیروں کو دُنیا نے مڑنا تازہ کیا اور پھر
اس کو دکھایا ہے۔ جاہ و کثرت مال سے فریب بنایا اور اس کے بعد
اس کو دکھائی۔ اگر ہم کو مال دُنیا میں کوئی خیر نظر آتی تو ہم سے پہلے تو

لَا يَحْمِلُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ مَا
 نَحْنُ فِيهِ كُلُّهُ مِنَ اللَّهِ وَلَنَا نَزَلَ عَنِ
 الْكُرْمِيِّ قَالَ لَهُ بَعْضُ تَلَامِيذِهِ
 لَقَدْ بَالَعْتَ فِي الْخِطْبَةِ وَخَشَدْتَ
 الْعَوَّلَ لَهُ فَقَالَ إِنْ جُمِلَ مَعَهُ كَلَامِي
 فَسَيَعُودُ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْضُرُ
 جُلُوسَهُ وَبَاتِيهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الْمَجْلِسِ
 فَيَقْعُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاضِعًا مُتَصَاغِرًا
 رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُمَّ صَبِّرْنَا
 عَفْوًا وَاللَّهُمَّ أَعِزَّنَا إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ
 يَدَيَّ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لِتَطْلُبَ مَا عِنْدَهُ
 مَقْتِكَ اللَّهُ مَنْ تَضَعُصَعُ لِعَيْنِي لِأَجْلِ
 مَا فِي يَدَيْهِ ذَهَبٌ ثَلَاثِينَ بَيْتًا أَنْتَ
 تَعُودُ تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ تَلْعَنُ اللَّهُ
 تَعَالَى وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ سَأَيْتُ فِي
 الرَّحْبَةِ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ مِنَ النَّاسِ
 وَقَدْ بَاعَ جُبَّةً دِيْبَاجَ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ
 دِينَارًا فَبَيْعَتُهُ قَوَّفَ عَلَى رَجُلٍ
 يَأْكُلُ هَرَبِيَّةً فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى أُعْطَاهُ
 لُقْمَةً قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَبِيعْ جُبَّةً بِكَذَا
 وَكَذَا قَالَ أَتُرِيدُ
 صَنْعَتِي لِأَجْلِ
 مَنْ بَلَغَ غَايَةَ
 الْوَلَايَةِ يَصِيرُ
 قُطْبًا

اس تک نہ پہنچ سکتا۔ خبردار ہو جاؤ کہ اشدی کی طرف مجھد امور کا
 منتہی ہے کہ جس حال میں بھی ہم ہیں وہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔
 (وعظ فرما کر) جب آپ ممبر سے اترے تو کسی شاگرد نے عرض کیا کہ
 (آج تو) حضرت نے نصیحت میں بہت زیادتی فرمائی اور نقیب النقباء
 کو سخت پکڑا (اس کو ناگوار گذرا ہو گا) آپ نے فرمایا اگر میرے کلام
 نے اس کے حق میں کام کیا ہے تو عنقریب دوبارہ آئے گا (چنانچہ ایسا
 ہی ہوا کہ) اس کے بعد وہ خدا اس پر رحم فرمائے ہمیشہ مجلس وعظ میں
 حاضر ہوتا اور کبھی جلسہ وعظ کے غیر وقت میں بھی آتا اور چھوٹا بن کر
 نہایت عاجزی کے ساتھ آپ کے حضور بیٹھا کرتا تھا۔ بار الہا صبر
 و عفو عطف کر۔ بار الہا ہماری مدد فرما۔ اگر تو مخلوق میں کسی
 شخص کے پاس اس غرض سے کھڑا ہو گا کہ کچھ اس سے مانگے تو حق تعالیٰ
 تجھ سے ناراض ہو جائے گا (چنانچہ حدیث ہے کہ) جو شخص کسی
 دولت مند کے سامنے اس کے مال کی وجہ سے جھکا اس کا دل
 تہائی دین جاتا رہا۔ (انسوس کہ) تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہو رہا
 ہے اور اسی حالت پر خدا سے ملے گا (کہ وہاں بھی بھیک مانگے گا
 اور نہ ملے گی) میں نے موضع رحبہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں
 سے مانگ رہا تھا حالانکہ ایک ریشمی جوڑی پچیس دینار میں
 فروخت کر چکا تھا (جس کی رقم اس کے پاس موجود تھی) چنانچہ
 میں اس کے پیچھے ہولیا۔ پس وہ ایک شخص کے پاس آکھڑا ہوا
 جو ہریسہ کھا رہا تھا اور نہ ملا جب تک کہ اس نے ایک لقمہ
 اس کو نہ دے دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ (بھیک مانگتے
 شرم نہیں آتی) کیا تم نے ابھی اتنی قیمت کو چودہ فروخت نہیں
 کیا؟ اس نے جواب دیا کہ (میاں جاؤ بھی) کیا تمہاری (اس
 نصیحت کے) سبب میں اپنا پیشہ چھوڑ دوں گا؟ جو شخص
 انتہائے دلالت کو پہنچتا ہے وہ قطب وقت بن جاتا ہے۔

يَحْمِلُ أَنْتَقَالَ
 يُعْطَى كَوَامَاتٍ
 بِهِ عَلَى حِمْلٍ
 وَطَرٍ يَحْتَقِي
 هَذَا أَكْفَى وَ
 هَذَا أَبْعَدَ لِبِ
 وَالْجُوعِ عِنْدَ
 عَمْرِكُمْ يَا أَهْلَ
 يَا أَهْلَ الْأَرْضِ
 مَا لَا تَعْلَمُونَ
 يُصَدِّقُهُ بَادٍ
 كَاهِرًا لَا كَلَامَ
 سَابًا وَاحِدًا
 وَمُحْبُوبًا وَ
 مَتَى يَحْمِلُ مَتَى
 مَتَى يَصِيرُ كَلَامَ
 مَقْرُوبًا وَتَلْفُو
 مِنَ الْخَلْقِ قَا
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَزَّ وَجَلَّ كَفَّ
 انْقَطَعَ لَمْ
 حَالَهُ
 يُخْرِ
 ف

کی طرف توجہ فرمادے۔
 یہی کی طرف سے ہے۔
 اگر نہ عرض کیا کہ
 بانی اور رفیق البقار
 فرمایا اگر میرے کلام
 آئے گا چنانچہ ایسا
 ہمیشہ مجلس وعظ میں
 آتا اور چھوٹا بن کر
 تھا۔ بار الہا صبر
 تو مخلوق میں کسی
 سے مانگے توئی تھا
 کہ جو شخص کسی
 سے جھکا اس کا دل
 مجھے کاغذ ہو رہا
 بھی بھیک مانگے گا
 جس کو دیکھا کوگوں
 میں دینا رہیں
 موجود تھی چنانچہ
 کے پاس آکر ہوا
 نے ایک لمحہ
 بھیک مانگتے
 غم فروخت نہیں
 کیا تھاری اس
 ہر شخص
 بن جاتا ہے۔

يُجْمِلُ أَنْفَالُ الْخَلْقِ جَمِيعًا وَلَا يَنْفَعُ
 يُعْطَى كَمَا يَمَانُ الْخَلْقِ جَمِيعًا لِيَسْتَفُوتَ
 بِهِ عَلَى حِمْلٍ مَا حِمْلٌ لَا تَنْظُرُ قِيَمَتِي
 وَطَرِيحَتِي هَذَا اللَّيْلُ بَعْدَ الْمَوْتِ
 هَذَا أَكْفَنُ وَكَفَنُ الْمَيِّتِ يُجْمَلُ
 هَذَا أَبَعْدَ لُبِّي الضُّوْفِ وَأَكْمَلُ خَشِنِ
 وَالْجُوعِ عِنْدِي شَعْلٌ شَاعِلٌ مَعَ
 عَذْرُكُمْ يَا أَهْلَ بَعْدَ ادْكُوْا عَقْلًا
 يَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَا أَهْلَ السَّمَاءِ وَيَخْلُقُ
 مَا لَا تَعْلَمُونَ لَيْسَ بِالْقَوْلِ هَذَا ظَاهِرُ
 بَصِيْقَةٍ بَاطِنٌ وَبَاطِنٌ يُصَدِّقُهُ
 ظَاهِرٌ لَا كَلَامَ حَتَّى تَصِيرَ أَرْبَابًا
 سَرَبًا وَاحِدًا وَتَهْتَكُ وَاحِدَةً
 وَمُحْبُوبًا وَاحِدًا يَتَّحِدُ قَلْبُكَ
 مَتَى يَحْمِلُ مَعْرُبُ الْحَقِّ فِي قَلْبِكَ
 مَتَى يَصِيرُ قَلْبُكَ مَحْدُودًا وَسِرٌّ
 مَقْرُوبًا وَتَلْقَى رَبَّكَ بَعْدَ الْخُرُوجِ
 مِنَ الْخَلْقِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ
 فَرُوجًا صَفَاةً مَعْنَى نَتَاءً وَمَنْ
 انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا
 سَعَلَ اللَّهُ إِلَيْهَا
 يَخْرُقُ الْعَادَاتُ
 فِيهِ

۴ ۴ ۴

کہ ساری مخلوق (کی اصلاح) کے لئے جوہر کا متحمل بنتا ہے۔ مگر اس کو ایمان
 بھی ساری مخلوق کے (ایسا نوں کی) برابر عطا ہوا کرتا ہے
 تاکہ جو بار اس پر رکھا گیا ہے۔ اس کے تحمل کی طاقت پاسکے۔
 (اے نادان) میرے اس (قیمتی) کورہ اور فرش کی طرف
 نظر مت کر (کہ فقیر ہو کر ایسا ہمیشہ قیمت سامان رکھ چھوڑا ہے)
 یہ لباس تو مر جانے کے بعد کا ہے۔ یہ تو کفن ہے اور مردہ
 کا کفن نفیس ہی ہوا کرتا ہے۔ یہ لباس (مردوں) میرے صوف
 پہننے اور موٹا جھوٹا کھانے اور جھوکا رہنے کے بعد (عطا
 ہوا) ہے میری مشغولیت کسی دوسرے ہی کے ساتھ ہے۔
 اے باشندگانِ بغداد! سمجھ دار بنو۔ اے اہل آسمان و
 زمین اور اے (آئندہ پیدا ہونے والی مخلوق جس کے متعلق ارشاد
 خداوندی ہے کہ) پیدا فرمائے گا جن کا تم کو علم نہیں ہے۔ یہ
 بات بناؤ سنگھار سے نہیں آیا کرتی۔ یہ وہ ظاہر ہے جس کی
 تصدیق باطن کیا کرتا ہے اور وہ باطن ہے جس کی تصدیق ظاہر کیا
 کرتا ہے۔ واعظ بننا زیبا نہیں یہاں تک کہ سارے خدا چھوٹ
 کر تیرا ایک خدا بن جائے اور ساری جہات (مزدک ہو کر)
 ایک جہت رہ جائے کہ تیرا محبوب ایک ہو اور تیرا قلب وحدت
 قبول کرے۔ قُرب حق تیرے قلب میں کب خیمہ زن ہوگا اور
 تیرا قلب مجذوب اور باطن مقرب کب بنے گا؟ کہ تو مخلوق
 سے نکل کر اپنے رب سے ملے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سب سے ٹوٹ کر اللہ کا ہو رہا اللہ
 اس کی ساری ضروریات کا متکفل ہو جائے گا اور جو
 دنیا کا ہو رہا حق تعالیٰ اس کو دنیا کے حوالہ کر دے گا (کہ اس میں
 مرے کچھ) تو خلافِ عادت کا ظہور چاہتا ہے (کہ خدا کو چھوڑ کر
 راحت کا خواہاں ہے سو ایسا نہیں ہو سکتا) اللہ کی

لَا يَنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِعَدْلِ الْإِنْفِطَاحِ إِلَيْهِ
 يَقْلِبُهُ وَكُفَيْتُ بِهِ + اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ
 مَنْ عَمِلَ عَمَلًا يَرْيَدُ بِهِ غَيْرِي فَأَنَا
 أَعْنَى الشَّرِّ لِيَكُنْ + هُوَ كَشَرِّ لِيَكُنْ دُونِي
 الْإِنْخِلَاصُ أَرْضُ الْمُؤْمِنِ وَالْأَعْمَالُ
 حَيْطَاتُهَا + وَالْحَبِطَانُ تَبَدُّلٌ وَتَغَيُّرُ
 وَأَمَّا الْأَرْضُ فَلَا مَانَتَانَا سَيِّسُ الْبَنِيَّانِ
 عَلَى التَّقْوَى فَإِنْ قِيلَ قَدْ انْقَطَعَتْ لِي اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَكْفِنِي مَوْئِي + فَالْجَوَابُ
 أَنْ الْخَلْقَ فِيكَ لَا فِي الرَّسُولِ + وَمَا
 يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى هَلْ عِنْدَكَ خَبْرٌ مِّنَ
 اللَّهِ تَعَالَى - لَا وَاللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ مُشْتَاقُوا الدُّنْيَا
 وَزِينَتِهَا + لَوْ كُنْتَ صَادِقًا فِيمَا تَدَّعِيهِ لَمْ
 تَخْتَلْ فِي طَلِبِ ذِكْرِي + أَسْرَمَ نَفْسَكَ فِي وَادِّ
 الْقَدْرِ مَحْتَى إِذَا نِيلَ أَمْرُهَا لَا تَصِلَ رَأْسُ
 دَرَجَتِكَ بِمَا بِالْقُرْبِ اسْتَقْبَلَتْ وَجْهَهُ
 أَحْسَنُ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ + تَعَمَّتْ
 الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمْ وَارْتَفَعَتِ الْحُبُّبُ وَالْوَسَائِلُ
 سَمِعْتَ اسْتِغْنَاءَهُمْ مِنْ وَادِي قَدْرِكَ + تَسْلَمُ
 وَدَائِعُكَ وَاسْتَوْفِ خِدْمَتِي لَكَ + أَنَا
 مَحْبُوسَةٌ لَّهُ فَمَا عَلَيْكَ وَلَكَ + يَشْفَعُ
 فِي إِبْجَابِهَا قُرْبُكَ + حِينَئِذٍ أَمْتَدَّتْ
 يَدُ الْعِلْمِ إِلَيْهَا وَسَاعَدَتْهَا
 يَدُ الْحُكْمِ + أَتَاغُوصُكَ
 فِيمَا فِي بَدْنِ أَمْرِكَ

نعمتیں اسی وقت مل سکتی ہیں جبکہ دل سے اور سرتاپا اسی کا ہو
 ہو رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے کوئی عمل کیا کہ اس کا
 مقصود (میری ذات نہ ہو بلکہ) کوئی اور ہو تو میں چونکہ محتاجِ سماجی
 نہیں ہوں لہذا وہ عمل دوسرے کا ہو گا میرا نہیں۔ اخلاص ہونے
 کے لئے بمنزلِ زمین کے ہے اور اعمال اس کی دیواریں ہیں۔ اور تفریق
 تبدیل دیواروں میں ہوا کرتا ہے نہ کہ زمین میں۔ تعمیر کی بنیاد تقویٰ
 پر ہونی چاہیئے۔ پس اگر کوئی کہے کہ میں تو سب کو چھوڑ کر خدا کا ہو رہا
 تھا مگر میری ضروریات کا وہ متکفل نہ ہوا اور مجھے تنگ دستی اور
 پریشانی لاحق رہی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نقصان تیرے اندر
 ہے نہ کہ پیغمبر میں (جس کی شان یہ ہے کہ) وہ خواہشِ نفس سے
 کوئی لفظ بولتا ہی نہیں۔ تمہیں اللہ سے کچھ واسطہ بھی ہے ؟
 نہیں واللہ (کچھ بھی نہیں) تم تو دنیا اور اس کی زینت کے
 دلدادہ ہو۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہوتا (کہ خدا کا ہو رہا) تو
 ذرہ کے طلب کرنے میں بھی تدبیر کو دخل نہ دیتا۔ اپنے آپ کو تقدیر
 کے جنگل میں ڈال دے (کہ جو کچھ مقدر ہو گا مل رہے گا) یہاں تک کہ
 جب تیری سیڑھی کا سرا دروازہ قُرب سے ہالے گا تو اُس وقت ایسا چہرہ
 سامنے آئے گا جو دنیا و آخرت دونوں کی زینت سے زیادہ حسین ہو گا کہ تم
 دونوں میں محبت تام ہو کر پردے اور واسطے اٹھ جائیں گے اور تقدیر کے
 جنگل سے دنیا کی فریاد تجھ کو سُنانی دیگی (کتیری بہت کچھ امانتیں میرے
 پاس ہیں) اپنی امانتوں پر قبضہ کر اور مجھ سے اپنی خدمت پوری لے لے
 کریں تیری خدمت کے لئے قیدی بنی ہوئی تیرے پاس رکی ہوئی ہوں اور
 تیرا قُرب اس کی درخواست منظور کر لینے کی سفارش کرے گا (کہ اپنا
 مقسوم لے کر اس کو آزاد کر دے) اُس وقت علم الہی (یعنی تقدیر) کا ہاتھ
 اس کی جانب بڑھے گا اور دستِ شریعت اس کی مدد کرے گا کہ شریعت
 کے موافق اپنا مقسوم اس سے لے لے گا) باقی رہا اپنی ابتدائی حالت میں

قَبْلَ تَحَالُفِ
 زَعَمَ أَنَّكَ
 تَحْتَسِرُ يَكُونُ
 عَلِمْتُ أَنَّ
 تَهْدَابَ بَابِ
 الدُّنْيَا لَكَ
 وَتُشْفِي عَمْرَ
 وَجَعَلْتَ تَهْ
 ذَبَحْتَكَ + كَا
 الْخَوَاطِرُ قَبْلَ
 لَمْ يَسْزِدْ بَدْنُ
 وَالْقَلْبُ كَيْفَ
 بِالْمَعَاصِي
 الْأَصْلُ وَبِالْ
 الْمَلَائِكَةِ بِالْظُّ
 قِيلَ لِلَّذِي
 قَالَ هِيَ نَفْسُ
 إِذَا أَسْرَدَتْ
 فَعَلَيْكَ مَا
 إِلَى أَنْ
 لِكَيْلَا
 فَبِ

قَبْلَ مَخَالِفَةِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَإِسْرَادِ تِلْكَ مَعَ
 زَعَمِكَ أَتَيْتَ مِنَ الْمُتَقَرِّبِينَ الْمُحِبُّوَيْنَ فَذَلِكَ
 تَحْسُرٌ يَلَا ذِمَّتَكَ وَحُرْمَانٌ يُخْذُ عَلَيْكَ لَوْ
 عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا تَقْطَعُكَ بِمَا سَا لَهَا إِذَا
 تَهَدَّبَ بِأَهْلِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَهَدَّبَتْ
 الدُّنْيَا لَكَ شَرَّ أَهْلِهَا سَمْعٌ هِيَ تَبْدُو بِحَلَاوَةٍ
 وَتُخَيِّئُ عِمْرَادَ حَقِّهَا إِذَا صَارَتْ فِي قَلْبِكَ
 وَجُعِلَتْ تَحْتَ جَنَاحِهَا الْقُلُوبُ سَمَاعًا
 ذَبَحَتْكَ كَانَ مَنْ نَقَلَ مَرِيضًا بَيْنَ
 الْخَوَاطِرِ قَبْلَ الْإِنْخِطَاعِ إِلَى الزَّوَايَا مَا مِنْ
 لَمْ يُبَيِّزْ بَيْنَ خَاطِرِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ
 وَالْقَلْبِ كَيْفَ يَنْقَطِعُ خَاطِرُ الشَّيْطَانِ
 بِالْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ وَيَا لِكُفْرٍ فِي
 الْأَصْلِ وَيَا لِمَعَاصِي فِي الْفُرْعِ وَخَاطِرُ
 الْمَلَائِكَةِ يَأْتِيهَا عَايَاتُ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
 قِيلَ لِلَّذِي صُلِبَ يَعْنِي الْحَلَّاجَ أَوْصِيكَ
 قَالَ هِيَ نَفْسُكَ إِنْ رَكِبْتَهَا وَالْأَمْرُ كَبَيْتِكَ
 إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ الْمُلُوكِ
 فَعَلَيْكَ بِالْخَوَاطِرِ وَالْفِيَاكِ وَالْقِفَارِ
 إِلَى أَنْ يَأْتِيَ الصَّخُومَ مِنْ سُكْرِكَ
 لِيَكُنْ لِقَعْنِي إِسْرَارَهُمْ
 فَيَهْلِكُوا لَكَ
 وَلِهَذَا أَلْعَنَهُمْ
 نَعِيًا
 مِثْنُ

طبیعت وخواہش نفس وادارہ کی مٹا لفت کرنے سے پہلے دنیا میں
 مُنہک ہو جانا اور یوں سمجھنا کہ تو مُقَرَّبِین و محبوبِین میں سے ہے سو
 یہ تو خالی حسرت ہے جو تجھ کو چپٹا رہی ہے اور بد نصیبی ہے جو تجھ کو دھوکہ
 دے رہی ہے۔ اگر تجھ کو مسلم ہو تا کہ دنیا تیرے ٹکڑے کر رہی
 ہے تو کبھی اس کو نہ مانگتا۔ جس وقت تیرا باطن اللہ کے لئے جذب
 بن جائے گا تو دنیا تیرے لئے جذب بن جائے گی۔ دنیا کا شربت
 (در حقیقت) زہر ہے کہ اوّل ششاس دیتی ہے اور دوسرے نمبر پر
 تلخی۔ سچی کہ جب وہ تیرے دل میں گھس جائے گی اور تو اس کے بازو
 کے نیچے آجائے گا تو اس وقت زہر بن کر تجھ کو مار ڈالے گی۔ مُتَقَرِّبِین
 خلوت خانوں میں عزت نشینی سے پہلے خواطر میں امتیاز حاصل
 کر لیا کرتے تھے۔ اے وہ شخص جس کو خاطر نفس و شیطان اور خاطر
 قلب میں تیز حاصل نہیں ہوئی۔ بھلا خاطر شیطان جو معاصی اور
 لغزشوں اور اصل (ایمان) میں کُفر اور فروعات (یعنی اعمال) میں
 نافرمانیوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ خاطر فرشتہ سے جو طاعات اور
 اعمالِ صالحہ سے مخلوط ہوتے ہیں کیوں کر جدا ہو سکتا ہے؟ منہو
 علاج سے جن کو سُولی پر چڑھایا گیا تھا کسی نے سوال کیا کہ
 تجھ کو وصیت فرمائیے، آپ نے جواب دیا کہ وصیت ہے نفس کے
 متعلق (کہ اس کو زیر رکھو کیونکہ) اگر تو اس پر سوار ہو گیا (تو سب
 کام بن جائے گا) ورنہ یہ تجھ پر سوار ہو جائے گا اور ذلیل بنا کر در بدر
 پھرائے گا) جب تیری خواہش یہ ہو کہ بادشاہوں کے ساتھ شراب
 نوشی کرے تو تجھ کو چاہیئے کہ اوّل دیرانوں بیتابانوں اور جنگلوں کو
 اختیار کرے یہاں تک کہ اپنے لشہ (غفلت سے) تجھ کو ہوش
 آجائے (اس وقت شاہی مُصاحبت کی قابلیت آئے گی) کہ
 ان کے راز فاش کرنا نہ پھرے گا کہ وہ ہلاک کر دیں۔ اسی لئے
 (ضرب المثل ہو گئی ہے کہ) بادشاہوں کا کوچ ان کے قیام سے

اور سرستاپا اسی کا ہر
 کوئی عمل کیا کہ اس کا
 میں چونکہ محتاج سامی
 نہیں ۱۱ اخلاص نہیں
 یواریں ہیں۔ اور تیرے
 تعمیر کی بنیاد تقویٰ
 پھوڑ کر خدا کا ہور ہا
 مجھے تنگ دستی اور
 نقصان تیرے اندر
 خواہش نفس سے
 اسط بھی ہے ؟
 کی زینت کے
 خدا کا ہور ہا) تو
 اپنے آپ کو تقدیر
 کا) یہاں تک کہ
 اُس وقت ایسا چہرہ
 میں گے اور تقدیر کے
 بہت کچھ امانتیں میرے
 خدمت پوری لے لے
 کی ہوئی ہوں اور
 شی کرے گا (کہ اپنا
 یعنی تقدیر) کا ہاتھ
 بد کر بھا کر شریعت
 فی ابتدائی حالت میں

إِقَامَتُهُمْ هَذِهِ الدُّنْيَا جَوَلَتْ رَاحِلَةً
 إِنْ شِئْتَ أَنْ تَكُنْ رَبَّكَ ۚ أَخْلَوْهُ بَعْدَ
 أَحْكَامِ الشَّرْعِ ۚ بَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
 يَدْخُلُ مِنْ اسْتِعَانَةٍ وَعَزَّ وَجَلَّ عَلَى شَيْءٍ سَبَبُهُ
 يَأْتِي ۚ بَابُ الْعِلْمِ بِطَرِيقِ الْحُكْمِ ۚ
 الْحُكْمُ هُوَ الْأَوَامِرُ وَالنَّوَاهِي ۚ
 تَقْبَلُ مَا يَأْمُرُنَا الْحُكْمُ وَتُسَمِّمُ
 وَلُطِيمُ ۚ حِينَئِذٍ تَأْتِيكَ الْأَقَاتُ ۚ
 فَهَمَّا يَحْتَاجُ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ عِلْمًا
 يَقُولُ أَحَدُنَا مَا بَالِي ابْتَلَيْتُ
 مَعَ قِيَامِي فِي الطَّاعَةِ ۚ يَقَالُ
 لَهُ تَحْتَاجُ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْعِلْمِ
 صَاحِبُ الْحُكْمِ يَدْرُسُ وَصَاحِبُ
 الْعِلْمِ يُخْرِجُ الْحُكْمَ مَعَ الزَّهَادِ
 وَالْعِلْمُ مَعَ الصِّدْقِ يُقِينُ
 الْمُجُوبِينَ الْمُؤَلِّسِينَ ۚ
 الزُّهْدُ مَعَ الْحُكْمِ وَالْحُبُّ
 مَعَ الْعِلْمِ هَذَا شَرِيكُهُ
 وَهَذَا أَوْزُرُهُ ۚ أَلَمْ تَرَ هَذَا
 تَحْمُومٌ وَالزَّاهِدُ مُسَلُّو
 وَالْعَارِفُ حَتَّى بَعْدَ
 الْمَوْتِ ۚ هَذَا الْمَتَرَهُ

شَرَكَ

الشَّهَوَاتِ

وَصَامَ

بہتر ہے کہ ان کے قرب میں ہر وقت جان کا اندیشہ ہے یہ دوسرا سفر
 کی سوارچی بنائی گئی کہ اگر تو اپنے رب سے ملنا چاہے (تو اس پر سوار ہو کر
 پہنچ سکتے ہے) غلوشتینی احکام شروع (میں راسخ ہونے کے) بعد
 ہو کر تھی ہے۔ دروازہ خداوندی (پر پہنچنے) کے لئے ضرورت ہے
 مدد چاہنے کی (کہ شیخ کو مددگار بنائے) اور ایک شے کا پختہ عزم
 کرنے کی جتن کا سبب (غیبی) پیدا ہوگا۔ علم کے دروازہ پر حکم کے
 راستہ سے جانا ہوگا اور حکم نام ہے (شریعت کے) احکامات و منہیات
 کا کہ جو کچھ شریعت حکم دے ہم اس کو قبول کریں اور نہیں اور تعمیل کریں۔
 اس وقت (امتحان کی غرض سے ہم پر تکالیف نازل ہوں گی پس ہاں
 اس کی ضرورت ہے کہ بندہ صاحب علم ہو (درہ) بعض لوگ کہنے
 لگتے ہیں کہ کیا حق ہے "باوجودیکہ میں طاعت پر قائم ہوں
 پھر بھی بلاؤں میں مبتلا ہوں" اس سے کہنا چاہیے
 کہ تجھ کو تھوڑے سے علم کی ضرورت ہے (تاکہ معلوم کرے کہ امتحان
 اسی کا ہوتا ہے جو کسی قابل ہو) صاحب شریعت اپنے لئے بھلائیوں
 کا ذخیرہ کیا کرتا ہے اور صاحب علم (یعنی اہل طریقت) خرچ کیا کرتا
 ہے کہ دوسرے مالامال ہوں) شریعت زاہدوں کے ساتھ
 ہو کر ملیگی اور علم لدنی صدیقیوں محبوبوں اور انس والوں کے
 ساتھ۔ زہد شریعت کی معیت میں ہے اور حب علم کی معیت
 میں۔ یہ اس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر ہے۔ بناوٹی زہد
 کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو بخارج چھا ہوا ہو (کہ حرارت کا
 تحمل دشوار ہے) اور سچا زہد ایسا ہے جیسے کوئی مریض سیل میں
 مبتلا ہو (کہ حرارت اس کی طبیعت بن گئی جو فانییت تک غفر ہے
 پہنچا دے گی) اور جو عارف ہے وہ گویا مرنے کے بعد زندگی پا نہ
 والا ہے (کہ فنا کے بعد بقا حاصل کر چکا ہے) پس بناوٹی زہد نے تو
 (نفس پر جبر کر کے گویا) شہوت کو چھوڑا اور روزہ رکھ لیا ہے۔

خُصِّتْ نَفْسُهُ
 مَرَصَهُ أَوْ رَشَّ
 بِالْإِصْفَاءِ
 لَطْفِ اللَّهِ عَزَّ
 زُهِدٌ هَكَذَا
 الْأَوْتَادُ قَدْ
 الدُّنْيَا حَتَّى
 وَالْعَصَاةُ مَا
 الْحَوَامِ ۚ أَحَدُ
 ثَمَرِ انْشَاءِ
 تَلَا شَيْءَ ۚ
 قَدْ رَقِيَ ۚ نَفْسُ
 وَالْهَوَى قَدْ
 وَالْقَلْبُ فِيهِ
 وَالْثَوْبُ حَيْدُ
 وَالْحَقُّ يَتَوَلَّى
 مَوْتِهِ ۚ شَيْءُ
 مَوْتًا مَعْنُو
 مَوْتِ صِدْقِ
 مَا آرَاهُ مَا
 عَلَى بَابِهِ مَيِّ
 وَالْأَسْرَارِ ۚ
 فَلَمَّا آرَاهُ
 عَلَى سِرِّ
 رُوحِ

ریشہ ہے) یہ دُنیا سفر
پاس ہے (تو اس پر سوار ہو کر
سفر ہونے کے) بگرد
لے ضرورت ہے
یک شے کا بختہ عنبر
م کے دروازہ پر حکم کے
احکامات و منہیات
دُنیائیں اور تعمیل کریں۔
نازل ہوں گی ہیں ہاں
رند، بعض لوگ کہنے
باعث پرستائے ہیں
سے کہنا چاہیے
کہ معلوم کرے کہ اتھان
ریعت اپنے لئے جلائی
طریقہ (خریج کیا کرنا
بیت زاہدوں کے ساتھ
اور اُنس والوں کے
اور حب علم کی معیت
وزیر ہے۔ بناوٹی زانیہ
ہو کہ حرارت کا
بے کوئی مرض سبیل میں
ہو نہایت تک مغرور
نے کے بعد زندگی پاس
س بناوٹی زانیہ نے تو
روزہ رکھ لیا ہے

خَفَّتْ نَفْسُهُ ۚ وَالرَّاهِدُ دَامَ تَرْكُهُ فَدَامَ
مَرَضُهُ ۚ أَوْرَثَهُ السَّلَّ ۚ مَا تَرَ الدُّنْيَا
بِإِلَاضَاةٍ ۚ إِلَيْهِ بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ عَلَى فِرَاشِهِ
لَطَمَ اللَّهُ عَنقَ وَجَلَّ ۚ إِذْ قَامَ عَلَى بَابِ
زُهْدٍ ۚ لَعَامٌ قَدْ قَنَ ۚ لِيَأْسُ ۚ
الرَّوْتَادُ قَدْ تَغَيَّرَتْ ۚ لَا يَخْرُجُ مِنْ
الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوِي مَالَهُ ۚ أَلْكَفَارُ
وَالْعَصَاةُ مَا أَجْمَلُوا فِي الظَّلِيلِ أَخَذُوا
الْحَوَامَ ۚ أَحْيَا اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْعَمَلُ
تَحْمُلاً ۚ نَشَأَهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ لَحْمٌ قَدْ
تَلَا شَوْ ۚ عَظْمٌ قَدْ ضَعُفَ ۚ جِلْدٌ
قَدْ رَقَ ۚ نَفْسٌ قَدْ ذَابَتْ عَدْبَهَا ۚ
وَالْمَهْوَى قَدْ عَمَلٌ وَالظُّلُمُ قَدْ عَلَبَ
وَالْقَلْبُ فِيهِ الرُّوحُ وَالْمَعْنَى وَالْمَعْرِفَةُ
وَالْتَّوَحُّيدُ ۚ مَا تَرَى مُلْكُ إِلَّا لِقَلْبٍ ۚ
وَالْحَقُّ يَتَوَلَّى ۚ يُجِدُّ بِهِ بَعْدَ
مَوْتِهِ ۚ شَهَوَاتُهُ وَلَكِنَّهُ مَا تَرَ
مَوْتًا مَعْنَوِيًّا ۚ مَوْتٌ عَلَى لَدَى
مَوْتٍ صِلَاقِي ۚ أَحْيَا اللَّهُ بَعْدَ
مَا آرَاهُ مَا هُنَاكَ ۚ مَنْ تَرَكَهُ
عَلَى بَابِهِ مَيْثَ بَابِهِ وَفُورَ الْحُكْمِ
وَالْأَسْرَارِ ۚ وَفُورَ الْجُودِ وَالرِّعَايَةِ
فَلَمَّا آرَاهُ مُلْكَهُ وَأَطْلَعَهُ
عَلَى سِرِّهِ جَمَعَ بَيْنَ
رُوحِهِ وَجَسَدِهِ ۚ

پس اس کے نفس کو بخارج پھرایا (کہ دیکھتے مجھے مار کر نہ چھوڑے
اور واقعی زہد کا ترک لذات دینی ہو گیا لہذا دائم المرض بن گیا۔
جس نے سب پیدا کر دی کہ اس کے اعتبار سے گویا دُنیا مری (اور
اس میں کوئی لذت ہی باقی نہ رہی) پس وہ اسی حال میں لطف خداوندی
کے بستر پر بیٹھا رہتا ہے کہ دفعۃً اپنے زہد کے دروازہ پر قسم قسم کھانے
اور کھونٹوں پر رنگ رنگ کے لباس لٹکے ہوئے پاتا ہے (جن کو
حکیم تقدیر باطل ناخواستہ استعمال کرتا ہے کیوں کہ جب تک
اپنا نصیب پورا نہ لے لے اُس وقت تک دُنیا سے بچل نہیں سکتا۔
کافروں اور منافقوں نے دُنیا طلب کرنے میں بھی غوی نہیں
برقی (کہ عربیں بن کر اندھوں کی طرح ٹھک پڑے اور) حرام
کھانے لگے۔ (ورنہ ان کا مقسوم تو خود آئے بغیر نہ رہتا)
اس ہندہ کی (یعنی میری) تویہ شان ہے (فتا ہونے کے
بعد) اس کو اللہ نے زندہ کیا اور (گویا) دُور شری ہی پیدائش
بخشی کہ گوشت پارہ پارہ ہو چکا ہڈیاں کمزور ہو گئیں۔ کھال
ریشہ بن گئی۔ نفس کی حلاوت گھل گئی۔ خواہش نفس معزول
ہو گئی۔ طبیعت مغلوب بن گئی اور قلب رہ گیا جس میں رُوح اور
معنی اور معرفت اور توحید (حب لوہ افروز) ہیں۔ اصل
سلطنت قلب ہی کے لئے ہے کہ حق تعالیٰ اس کا حاسمی
بنتا ہے اور موت کے بعد اس کو حیات بخشتا ہے کہ اس کی
خواہشات و لذات کو مننوی موت حاصل ہوتی ہے جو صدیقی موت
سے قبل علمی موت کہلاتی ہے۔ اپنے یہاں کی نعمتیں دکھانے کے
بعد حق تعالیٰ اس کو زندہ فرماتا ہے۔ وہ جس کو اپنے دروازہ پر
مردہ بنا چھوڑتا ہے اس کو ہتیری حکمتیں اور اسرار اور لشکر و رعایا
کے انبوہ کا نظارہ کراتا ہے۔ پس جب کہ اپنی سلطنت اس کو دکھایا
اور اسرار پر اس کو آگاہ کر چکا ہے تب اس کی روح کو بدن

وَضَاهِرُهُ وَيَاطِنُهُ لِاسْتِيفَاءِ أَقْسَامِهِ قَبْلَ ذَلِكَ
لَوْ عَرِضَتْ عَلَيْهِ أَقْسَامُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لَمْ
يَتَنَادَلْ مِنْهَا ذَرَّةٌ وَاحِدَةً قَدْ رَدَّ خَفِيَّتَهُ
إِرَادَةً بَاطِنَةً مِّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْبِيَاؤُهُ وَ
أَوْلِيَاؤُهُ وَالْخَوَاصُّ مِّنْ خَلْقِهِ يَحُولُ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ شَهْوَاهِهِمْ لَا يَبْقَى فِيهِمْ شَهْوَةٌ وَلَا إِرَادَةٌ
ذَرَّةٌ حَتَّى تَصِفُو بَوَاطِنَهُمْ لَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ
يُخَوِّفَهُمْ أَقْسَامَهُمْ وَأَجِدَ فِيهِمْ حَيَاةَ الْوُجُودِ
لِاسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا
نَكَحَ مَا مَلَكَ إِلَّا خِرَالِ الزَّمانِ يُنْزِلُهُ اللَّهُ
تَعَالَى إِلَى الْأَرْضِ فَيُزَوِّجُهُ بِحَادِيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ
وَيُؤَلِّقُ لَهُ مِنْهَا وَلَدًا الْعَارِفُ يَتَنَادَلُ بَعْدَ
أَحْكَامِ الْعِلْمِ وَالزُّهْدِ فَيَتَنَادَلُ أَقْسَامَهُ مَعَكُمْ
يَتَنَادَلُ الشَّهْوَةُ بَعْدَ أَنْ زَهَدَ فِيهَا عِنْدَ
الشَّكِّ فَإِذَا عَلِمَ طَابَتْ لَهَا الْأَمْوَالُ الْبَارِدُ
وَالطَّعَامُ السَّيْنِيُّ عِنْدَ الزُّهْدِ
كَشْرِبِ الْخَمْرِ وَكُلِّ لَحْمٍ الْحَنِيزِيِّ
كَمْ مِنْ زَاهِدٍ فَجَّوْبٌ بِزُهْدِهِ عَنْ
الْحَقِّ وَكَمْ مِنْ عَارِفٍ فَجَّوْبٌ
يَنْظُرُهُ إِلَى مَعْرِفَتِهِ وَهَذَا
نَادِرٌ وَالْغَالِبُ أَنْ
يَكُونُ سَالِمًا وَفِي
الْجُمْلَةِ فَقُرْبِكَ

إِلَى

ۛ

اور ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع فرماتا ہے تاکہ اپنا مقسوم پورا کرے
باقی اس سے پہلے تو اگر شرق و غرب کے انواع و اقسام بھی اس پر
پیش کئے جائیں تو اس میں سے ذرہ برابر قلیل مقدار بھی نہیں لیتا
حق تعالیٰ کی مشیت جو باطن امر ہے انبیاء و اولیاء اور مخلوق
میں خواص کے متعلق ان کے اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل
ہو جایا کرتی ہے کہ ان میں نہ ذرہ برابر شہوت باقی رہتی ہے
نہ ذاتی ارادہ۔ یہاں تک کہ ان کے باطن خدا کے لئے صاف
بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب چاہتا ہے کہ ان کے مقسوم ان کو
پہنچائے تو ان کے اندر حیات و وجود ڈال دیتا ہے تاکہ مقسوم پورے
کر لیں (دیکھو) عیسیٰ علیہ السلام نے نہ نکاح کیا اور نہ کوئی شے
اپنے قبضہ میں رکھی مگر مقسوم میں اولاد و سلطنت لکھی تھی
اس لئے) آخری زمانہ میں حق تعالیٰ ان کو زمین پر آئے گا
اور خاندان قریش کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح کرائے گا کہ اس سے
آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ عارف علم اور زہد کو مضبوط کرنے
کے بعد کھایا پیا کرتا ہے۔ پس تمہارے ساتھ (میل کر) اپنا مقسوم
استعمال کرتا ہے۔ وہ خواہش کی چیزیں اُس وقت کھاتا ہے
جب کہ شک کے وقت اُن میں زہد اختیار کر چکا ہے۔ اس کے
بعد جب صاحب علم بن جاتا ہے تو خواہشات اس کے لئے خوشگوار
بن جاتی ہیں۔ زاہدوں کے نزدیک ٹھنڈا پانی اور نفیس کھانا
(پرہیز کے درجہ میں) ایسا ہے جیسے شراب پینا یا سوراگ گوشت
کھانا۔ بہتیرے زاہدیں جو اپنے زہد کی وجہ سے حق تعالیٰ سے محبوب ہیں
(کہ زہد ہی کو مقصود بالذات کمال سمجھ کر شریعت پر حملہ کرنے لگے)
اور بہتیرے عارف ہیں کہ اپنی معرفت پر نظر کر کے (متکبران گئے)
اور محبوب ہو گئے ہیں۔ اور یہ صورت شاذ و نادر ہوتی ہے ورنہ اکثر
(عارف بحمایہ حق) محفوظ ہی رہتے ہیں۔ الغرض دنیا و دنیا دار کا

أَبْنَاءَ الدُّنْيَا
لَكَ أَنْ تَقِيلَ
تَجُوزُ بِهِ وَأَقْسَمُ
يَا مَرْكَ أَنْ
مَكَانَهُ رُخَصَ
تَنْزِلَ مِنَ الرُّوحِ
كُلُّ أَعْمَالِكَ عَمَلٌ
جَاءَ الْحُبُّ لِلَّهِ
جَاءَ الْحُبُّ بِهِ
جَلَّ لَكَ بِرَأْسِ
أَهْلِ النَّارِ لِيُحْيِيَ
فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ
وَأَخْرَجَتْ مِنْ
الْحَوْبِ كَأَنَّكَ
أَنَّكَ مُبْتَلًى بِكَيْفِ
قَادِرٌ أَنْ يَزُودَكَ
النُّورِ مِنَ كَالْحَبِ
تُقَلِّدُ رِيَا حَقْدٍ
وَعِنْدَ صُحْبَةِ الْحَقِّ
تُقَلِّدُ رِيَا حَقْدٍ
الرَّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ
لِلْمَلِكِ مَعَ
أَعْمَلُ لَكَ
سَ
تَدُ

اِبْنَاءَ الدُّنْيَا يُبْعِدُكَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخَوَافُ
 اَنَّ اَنْ تُقْبَلَ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَعَلَى الطَّاعَةِ لَعَلَّكَ
 تَنْجُو : وَاَقْسَامُكَ تَأْتِيكَ وَهِيَ كَارِهَةٌ :
 يَا مُرَّكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ طَبْعِكَ وَتَجْعَلَ
 مَكَانَهُ رُخْصَ الشَّمْعِ : هُوَ يَا مُرَّكَ اَنْ
 تَنْزِلَ مِنَ الرُّخْصِ شَيْئًا فَشَيْئًا اِلَى اَنْ يَصِيْرَ
 كُلُّ اَفْعَالِكَ عَزِيمَةً : فَاِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْعَزِيمَةِ
 جَاءَ الْحُبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِكَ : فَاِذَا ثَبَتَ
 جَاءَ الْحُبُّ : جَاءَتِ الْوَلَايَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ لَكَ : اِنْ كُنْتَ عَاقِلًا عَدَّ نَفْسَكَ مِنْ
 اَهْلِ النَّارِ لِيُحْمِلَكَ ذَلِكَ عَلَى اِحْسَانِ الْعِلْمِ
 فَاِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَدْ اَدَيْتَ شُكْرَهُ
 وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ كَأَنَّكَ خَارِجٌ اِلَى
 الْحَوِثِ كَأَنَّكَ لَا تُرْجِعُ اِلَى مَنَزِلِكَ : وَاعْلَمْ
 اَنَّكَ مُبْتَلًى بِكَيْفِكَ وَيَتَقَنَّ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى
 قَادِرٌ اَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ وَبَطْشٍ :
 اَلَمْؤُومُنْ كَالْجَبَلِ مَرَّةً وَكَالْرِيْسَةِ اخْرَى :
 قَوْلُهُ رِيَّاحٌ قَدْرَةٌ : عِنْدَ الْحَيِّ الْبَلَايَا كَالْجَبَلِ
 وَعِنْدَ صُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَالرِّيْسَةِ
 قَوْلُهُ رِيَّاحٌ اَقْدَارُهُ يَا قَوْمَنَا فَاتَّكُمُ
 الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ لَا تَقُوْكُمْ اِلَا بِوَلَايَةِ : لَا صُحْبَةَ
 لِلْمَلِكِ مَعَ الْوُجُوْدِ : كَأَنَّكَ
 اَعْمَى لَا تُبْصِرُ : كَأَنَّكَ
 سَرِيَّا نَ لَا
 تَشْرَبُ :

قرب اختیار کرنا تجھ کو حق تعالیٰ سے دُور لے جائے گا۔ اچھا تیرے
 لئے یہی ہے کہ آخرت اور طاعت کی طرف متوجہ رہے تاکہ نجات پائے
 اور دُنیا کی نعمتیں جو تیرے مقسوم میں ہیں وہ توجیراً قہراً تیرے پاس
 آہی جائیں گی۔ وہ تجھ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی طبیعت سے باہر نکل اور
 رکسل کی عادت چھوڑ کر شرعی رخصتوں کو جگہ دے۔ اس کے بعد
 وہ حکم دیتا ہے کہ رخصتوں کو بھی ایک ایک کر کے چھوڑنا یہاں تک
 کہ تیرے سارے اعمال عزیمت بن جائیں۔ پس جبکہ تو عزیمت پر
 جمار ہے گا تو حُب خداوندی تیرے قلب میں آئے گی اور جب اس پر
 ثابت قدم رہے گا تو محبوبیت نصیب ہوگی اور حق تعالیٰ کی طرف
 سے تیرے لئے ولایت آئے گی۔ اگر تو عقلمند ہے تو اپنے آپ کو اہل جہنم
 میں شمار کرتا کہ یہ مضمون تجھ کو نیک اعمال پر براہِ نیکیختہ کرتا رہے۔
 پس اگر تو صفتی بھی ہوا تو (اس اپنے آپ کو دوزخی سمجھنے سے نیک
 اعمالیاں ہوئیں اُن سے گویا اس نعمت کا) شکر ادا کرتا رہا۔ جبکہ
 (کسب معاش کیلئے) تو اپنے گھر سے نکلا کرے تو (یوں سمجھا کر کہ) گویا لڑائی
 پر جا رہا ہے اور گویا کہ اپنے گھر کی طرف تو مٹنا نصیب نہ ہوگا اور
 جان لے کہ کسب کے ذریعہ سے تیرا امتحان لیا جا رہا ہے اور یقین کر لے
 کہ حق تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ سہی و کسب کے بغیر بھی تجھ کو رزق
 پہنچا دے۔ مومن کی یہ شان ہے کہ کبھی گویا پہاڑ ہے اور کبھی جانور کا پیر کہ
 تقدیر کی ہوائیں اس کو پلٹے دیتی ہیں یصیبوں کے آنے کے وقت تو ایسا
 ہے جیسے پہاڑ اور حق تعالیٰ کفصاحت میں ایسا ہے جیسے پیر کہ اس کے احکامات
 قضا و قدر اس کو لٹے پلٹے ہیں (اور یہ ہر طرح بخوشی تعمیل کرتا رہتا ہے)
 صاحبو! رسالت و نبوت کے مرتبے تو تم سے جاتے رہے ایسا
 تو نہ ہو کہ ولایت کا درجہ بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ ہستی کے ہوتے
 ہوئے شاہی صحبت نصیب نہیں ہوتی (خدا کے سامنے ایسا بن جا)
 گویا کہ تو اندھلے کی نظری نہیں آتا۔ گویا کہ سیراب ہے پینے کی

مقسوم پورا کرے
 قسم بھی اس پر
 بار بھی نہیں لیتا۔
 لیا اور مخلوق
 کے درمیان قائل
 باقی رہتی ہے
 کے لئے صاف
 کے مقسوم ان کو
 مقسوم پورے
 اور نہ کوئی شے
 طنت لکھی تھی
 بین پر آئے گا
 اے گا کہ اس کے
 کو مضبوط کرنے
 کی اپنا مقسوم
 کھاتا ہے
 اس کے
 کے لئے خوشگوار
 نفیس کھانا
 یا سور کا گوشت
 کے لئے محبوب ہیں
 پر حملہ کرنے لگے
 (متکبر بن گئے)
 سے درد اکثر
 دُنیا دلوں کا

كَأَنَّكَ مَيِّتٌ لَا حَرَكَتَ لَكَ ۖ وَيْلٌ لِّلْمُحْجُوِّينَ
 الَّذِينَ لَا يَعْمَلُونَ أَنَّهُمْ مُخْجَوُونَ ۖ لَا تَعْمَلُ
 خَيْرًا وَلَا تَعْمَلُ أَهْلُ الْخَيْرِ عَلَى الْخَيْرِ ۖ أَنْتَ
 شَرٌّ مُّحِبٌّ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ ۖ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ۖ
 مَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْتَفِعُكَ دُخَانُكَ وَعَصَا حِمْلِكَ ۖ
 عَنْ فَرِيضٍ تَمُوتُ وَتَذَلُّ بَعْدَكَ مَنْ كَانَ يَرْيِيكَ
 الْعِزَّةَ ۖ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّهِ الْيَسَارُ
 وَالصِّدْقُ يَقِينٌ ۖ الْخَبْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
 وَالْمَلَأَمُ لُطْفُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَمَنْ شَدَّ
 عَنْ مُتَابَعَةِ الشَّرِّ عَمَّ فِي بُحُورِ الدُّنْيَا وَمَنْ
 أَوَى إِلَى مَرْكَبِ الشَّرِّ ۖ وَأَقَامَ هُنَاكَ
 اسْتِنَابَةُ الْمَلَأَمِ وَسَلَّمَ الْمَرْكَبَ بِمَا كَفَى إِلَيْهِ
 وَمَا هَرَكَ ۖ وَهَكَذَا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا وَاشْتَعَلَ
 بِالْعِلْمِ وَصَدَرَ عَلَى الْأَذَى صَارَ مُحِبُّ الشَّرِّ
 بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلُطْفِهِ
 جَاءَهُ بِمَعْرِفَتِهِ وَخَلِمْ خُصْمَهُ ۖ وَلَا يَبْقَى فَوْقَ
 وَلَا يَبْقَى ۖ لَكَ فِي اللَّهِ مَنُّ وَحَدٌّ عَنْ قَوَائِدِ
 عَلَيْهِ ۖ إِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِ ۖ فَإِنَّ
 الْمَلِكَ يَتَصَرَّفُ فِي مَالِهِ الْعَبْدُ وَمَا يَمْلِكُ
 لِمَوْلَاهُ ۖ مَا يَأْخُذُ مِنْكَ تَجِدُ عَدَا ۖ
 تَقُولُ لَهُ النَّارُ جُزْيًا مُؤْمِنٌ فَقَدْ أَطْفَأَ
 نُورَهُ كَهَيِّ ۖ هَكَذَا فِي الدُّنْيَا إِذَا
 قَوِيَ الْإِيمَانُ وَالْفَصْلُ الْبَاطِنُ
 بِمُقَرَّبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 جَاءَ نَارُ الْأَقَاتِ

ضرورت ہی نہیں اور گویا کہ مُردہ ہے جس میں حرکت ہی نہیں۔ افسوس
 ان محجوبین پر جن کو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ محبوب ہیں۔ تو نہ خود نیک کام کر سکتے
 اور نہ نیک کاروں کی (مالی خدمت کر کے ان کی) نیکی پر اعانت کرتے۔
 تو سرتاپا شر ہے کہ محبوب سمجھا ہے دُنیا کو بلا آخرت کے اور
 ظاہر کو بلا باطن کے۔ تیری حکومت اور تیری تو نگری اور تیرا صاحب
 (یعنی بادشاہ و دقت) تجھ کو مفید نہ ہوگا۔ عنقریب تجھ کو موت آجائیگی
 اور مرے پیچھے ذلیل و خوار ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو (اسے
 اللہ اور رسول کی اطاعت کرنی چاہئے کیوں کہ) عزت اللہ ہی
 کی ہے اور اس کے رسول کی اور اولیاء و صدیقین کی۔ دُنیا
 ایک سمندر ہے اور شریعت اس کی کشتی ہے اور لطف خدا اس کا
 ناخدا ہے تو جو شخص شریعت کی تابعداری سے ہٹا وہ دنیا کے سمندر میں
 ڈوبے گا اور جس نے شریعت کی کشتی پر جگہ لے لی اور دہاں کھڑا ہو گیا تو خدا
 نے اس کو اپنا نائب بنالیا اور کشتی مع سامان کے حوالہ کر دی اور اس
 سے رشتہ جوڑ لیا۔ یہی حال ہے اس شخص کا جس نے دُنیا کو چھوڑا اور
 علم حاصل کرنے میں مشغول ہوا۔ اور ایذاؤں پر صبر کرتا رہا کہ وہ
 شریعت کا محبوب بن گیا۔ اسی حالت میں تھا کہ دفعۃً حق تعالیٰ اپنا
 لطف لے کر آ پہنچا۔ اپنی معرفت اور وہ خلعت لے کر آ پہنچا جو اس کیلئے
 مخصوص تھے کہ ولایت برہ ولایت۔ تیرے لئے دو سردوں کے ہاتھ سے
 جاتے رہے کی پوری تلافی خدا کے اندر موجود ہے کہ وہ مل گیا تو سب
 کچھ مل گیا، اگر کوئی چیز تیرے ہاتھ سے جاتی ہے تو اس پر غم نہ کر۔ کیوں کہ
 بادشاہ کو اقتدار ہے کہ اپنی ملک میں تصرف فرمائے۔ غلام اور جو کچھ بھی
 غلام کے پاس ہے سب آقا کا ہے۔ جو کچھ بھی وہ تجھ سے لے گا کل کو
 تو اُسے پالے گا۔ آگ اس سے کہیگی کہ اے مومن جلد آگے بڑھ
 کہ تیرے نور نے میرے شعلے بجھائے۔ اسی طرح دُنیا میں جب ایمان
 قوی اور باطن شریعت حق سے متصل ہو جاتا ہے تو آتشِ آفات قلب

فَوَقَعَتْ عَلَى طَرَفِ
 تَقِفُ فِي طَرَفِ
 لِمَا بَقِيَ عَلَيْهِ
 وَكَلِمَةُ الْإِيمَانِ
 أَطْفَأَ نُورَهُ
 سِهَامٌ تَقَعُ فِي
 لَا يَضُرُّكُمْ نَارُ
 عِبَادٌ يَسْتَمِدُّونَ
 فِي عَافِيَةٍ ۖ وَ
 مَنْ عَرَفَ اللَّهَ
 وَاللَّيْلَاتِ ۖ وَ
 قَبْلَ الدَّارِ حَصْرَ
 الْمُبَارَكِ بِاللَّيْلِ
 الْمَلِكِ ۖ إِنَّكَ
 عَرَفَ اللَّهَ وَادَّخَرَ
 شَيْءٌ مِنْ مَلِكِهِ
 الْمَلِكِ ۖ طَعَامُ
 شَمَوا تَمَاجِدُ
 وَأَخْرَجَ الْقَلْبَ
 اسْتَوْفَى بِهِ ۖ
 أَخْلَاقِهِ وَادَّخَرَ
 وَقَرَّابَةً وَادَّخَرَ
 عَلَيْهِ ۖ وَخ
 وَ

ملت ہی نہیں۔ انیسویں
 ذہ خود نیک کام کرتا ہے
 نیکی پر اعانت کرتا ہے۔
 بلا آخرت کے اور
 بنگری اور تیرا صاحب
 رب تجھ کو موت آجائیگی
 ت کا خواہاں ہو تو (اسے
 س (کہ عزت اللہ ہی
 مسد یقین کی۔ دنیا
 اور لطف خدا اس کا
 وہ دنیا کے سمندر میں
 وہاں کھڑا ہو گیا تو خدا
 حوالہ کردی اور اس
 نے دنیا کو چھوڑا اور
 پرست کرنا رہا کہ وہ
 دفعہ حق تعالیٰ اپنا
 کر آپہنچا جو اس کیلئے
 سردوں کے ہاتھ سے
 کہ وہ مل گیا تو سب
 اس پر ہم نہ کر۔ کہنا کہ
 ع۔ غلام اور جو کبھی
 ہ تجھ سے لے گا کل کو
 بس جلد آگے بڑھ
 نبیا میں جب ایسا نہ
 آتش آفات قلب

فَوَقَعَتْ عَلَى طَرِيقِ الْقُلُوبِ ۖ تَأْتِي نَارَ النِّجَاهِ
 تَقِفُ فِي طَرِيقِ الْمُرِيدِينَ ۖ قَالُمُرِيدٌ تَأْخُذُهُ
 لِمَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ بَقِيَّةِ الدُّنْيَا وَرُؤْيَا الْخَلْقِ ۖ
 وَكَامِلُ الْإِيمَانِ يَقُولُ لَهُ جُزْيًا مَوْءِنٌ فَقَدْ
 أَطْفَأَ سُورِدَ كَيْفَى فَلَا يَضُرُّهُمْ فِي الدُّنْيَا
 سِهَامٌ تَقَعُ فِي جَدِّ الرِّقْلَةِ ۖ رَاغِمُوا عَمَلًا
 لَا يَضُرُّكُمْ نَارُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 عِبَادُ يَسْتَمِدُّهُمْ أَطْبَاءُ ۖ يُجِيبُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُكَلِّمُهُمْ
 فِي عَافِيَةٍ ۖ وَيُدْخِلُهُمُ الْحَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ ۖ
 مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ انْقَطَعَ عَنْ الشَّهَوَاتِ
 وَاللَّذَائِثِ ۖ وَانَّمَا يُجَبِّرُ عَلَى اسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ
 قَبْلَ الدَّارِ حَصَلَ لَهُ الْجَارُ ۖ ظَهَرَ هَذَا
 الْمُبَارَكُ بِالْإِذْنِ يُمَكِّنُ مِنَ الْمَلِكِ ۖ قَالَ
 الْمَلِكُ ۖ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۖ مَنْ
 عَرَفَ اللَّهَ وَأَدْخَلَ عَلَيْهِ لَا يَمُدُّ عَيْنَهُ إِلَى
 شَيْءٍ مِنْ مَمْلُوكِهِ وَلَا يَدِينُهُ لِعَرُوسٍ زُفَّتْ إِلَى
 الْمَلِكِ ۖ طَعَامُهَا وَسَرَّانَهَا قُرْبُ الْمَلِكِ ۖ بِجَمِيعِ
 شَهَوَاتِهَا تَخْذُهُ فِي قُرْبِهِ ۖ إِذَا طَاعَتِ النَّفْسُ
 وَأَخْرَجَ الْقَلْبَ مِنَ السُّجُونِ قَالَ الْمَلِكُ
 اسْتَوْثِنِي ۖ بَعْدَ ظَهْرِ عَجَابَتِهِ وَحُسْنِ
 اخْلَاقِهِ وَأَدَبِهِ حَتَّى يَسْتَقْبَلَ بِالْكَوَاكِبِ
 وَقَرَابَةِ وَأَدْنَاهُ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِ خَلَعَهُ
 عَلَيْهِ ۖ وَخَاطَبَهُ مِنْ غَيْرِ
 وَاسْطَبَةِ

:

کے راستہ پر آکر پڑتی ہے اور مجاہدوں کی آگ مُریدوں کی راہ میں آتی
 ٹھہرتی ہے تو جو مُرید ہوتا ہے (کہ ابھی راہِ طریقت کو طے نہیں کرچکا)
 اس پر دنیا اور نگاہِ برفلق کا جو کچھ اثر باقی ہوتا ہے وہ آگ اُس کو جلا
 دیتی ہے اور جو کامل الایمان ہوتا ہے اُس سے کہتی ہے کہ اے مومن جلد آگے
 بڑھ کہ تیرے نور نے میرے شعلے بجھائے۔ لہذا ان کو دنیا میں وہ تیر بھی
 نقصان نہیں پہنچاتے جو فلق کی دیواروں پر پڑیں (اور ان کو چھوڑ دیں)
 وہ کام کر د جس سے نہ تم کو دنیا کی آگ ضرر پہنچائے نہ آخرت کی۔ اللہ
 کے وہ بندے بھی ہیں جن کا نام اُس نے (روحانی) اطلبہ رتجویر فرمایا
 ہے کہ ان کو عافیت ہی میں جلاتا ہے اور عافیت ہی میں مارتا ہے جو
 حق تعالیٰ سے واقف ہو گیا اُس نے شہوات و لذات کو چھوڑ دیا اور اس کو
 اپنے مقسوم کے پورا کرنے کے لئے مجبور ہی کیا جاتا ہے۔ اُس نے
 گھر سے پہلے چڑوسی تلاش کیا۔ اس کو چڑوسی اچھا مل گیا۔ لہذا ان فرخ
 نصیب کو گھر بھی ہاتھ آیا کہ شاہی روضہ نصیب نہ ہو اور بادشاہ نے
 اس کو اطلاع بھی دیدی کہ تم آج سے ہمارے نزدیک صاحبِ شوق اور
 اور مستعد ہو جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اس کی مملکت میں سے کسی شے
 کی طرف نہ نگاہ اٹھائے گا نہ ہاتھ۔ وہ گویا ایک دہن ہے جو بادشاہ کی
 نذر کی گئی ہے کہ اس کا کھانا اور اس کا پانی بس بادشاہ کا قریب ہے۔ اس کی
 ساری خواہشیں بادشاہ کے قریب ہی میں ملتی ہیں۔ نفیس جبکہ اطاعت
 کرتا ہے تو بچھل کر قلب کا ساتھی (اور یوسف علیہ السلام و ساقی کی
 طرح گویا) قلب کا شریکِ جیل بن جاتا ہے کہ قلب جیل خانہ سے نکال لیا
 (اور جب اُس نے اپنے رفیقِ جیل یعنی نفیس کی بادشاہ کو اطلاع دی تو
 اس کی شرافت و حسن اخلاق و آداب واضح ہو جانے کے بعد بادشاہ
 نے کہا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ لایا گیا تو بادشاہ نے
 عزت کے ساتھ اُس کا استقبال فرمایا۔ اس کو مقصد بنا یا
 اپنے پاس بٹھایا۔ اس کو خلعت بخشے اور بلا واسطہ اس سے

إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۖ لَا يَشْغُلُهُ بَغْيٌ
 حُمْرٌ صَدَحَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَنْهُ ۚ وَقَالَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 يَا اللَّهُ ۚ حَبِيبٌ غَائِبٌ ۚ قَلْبٌ مُشْغَلٌ حَتَّى لَا
 يَشْغُلَ ۚ إِذَا طَالَتْ مُجِيبَتُهُ وَذَهَبَ عَنْهُ عَنَاءُ
 سَفَرِهِ ۚ نَبَتْ كَحْمُهُ وَشَدَّ عَظْمُهُ وَطَابَ عَيْشُهُ
 وَسَكَنَتْ رَوْعَتُهُ ۚ صَارَ بِطَانَةُ الْمَلِكِ ۚ مَكِينٌ
 وَلَا هُوَ وَأَقْرَبُ عَلَى رَعِيَّتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَقْلَبُ
 وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْبَحْرِ لِيُقَوِّتَ الْغُرَاقَ ۚ وَطَلَى
 الْبَرَّ لِيَأْخُذَ الرِّجَالَ وَالْأَطْفَالَ مِنْ أَمْوَاهِ
 السَّيَاحِ ۚ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِ طَبِيعِهِ أَهْلُهُ لِلنَّيَاةِ
 وَالْأَمَانَةِ ۚ يَخْلُفُ عَلَى قُلُوبِهِمْ كَمَا خَلَفَ عَلَى قُلُوبِ
 النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ۚ وَالْأَقَابُ لَهُمُ الْقَابُ
 الْأَكْرَمُ ۚ وَالْأَبْدَالُ ۚ يَا سَوْفَةَ لَهُنَا بَطَائِنُ
 الْمُلُوكِ ۚ أَصْحَابُ الْأَخْبَارِ ۚ يُشِيرُ بِنِهَايِهِ إِلَى
 مَنْ يَحْضُرُ فَحُلَسَ مِنْ أَوْلِيَاءِ وَالْمَلِكِ وَهُمْ
 أَخْفِيَاءُ لَا يَعْلَمُهُمْ مَنْ حَضَرَ
 سُؤَالٌ مَنَ يَصِيرُ الْبَسْطُ قَبْضًا وَالْقَبْضُ جِدًّا ۚ
 إِذَا بَاسَطْتَ انْبَسَطَتْ ۚ وَإِنْ قَبَضْتَ رُخِصَتْ ۚ
 عَزِيمَةٌ ۚ وَعِزِّمَتُكَ دَلَالَةٌ ۚ حَتَّى إِذَا صُرْتَ
 مَلِكٌ عَزِيمَةٌ أَدْخَلَكَ دَارَ الْقَبْضِ
 وَالْأَنْسُ ۚ تَبْقَى بِلَا رُخْصَةٍ وَلَا عَزِيمَةٍ
 فِعْلًا مُجَرَّدًا ۚ يَكُونُ مَثَلُكَ
 مَثَلُ مَنْ يَبْنِي يَدَايِهِ طَبَقٌ
 أَكَلَ فِيهِ بَعْضُ الْأَكْلِ ۚ
 قِيلَ لَهُ

خطاب فرمایا کہ بیشک آج سے تم ہمارے نزدیک بارِ موعود معتمد ہو۔
 اس کو دوسرے کے ساتھ مشغول نہ فرمائے گا، اس کے بعد اپنے ایک چیخ
 ماری اور کہا یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ
 کے لئے تشریف لائے کہ دوسرے مشغلہ میں مشغولیت نہ ہو، جب
 بندہ کی صحبت طویل ہو جاتی اور سفر کا تھکان دور ہو جاتا ہے تو گوشت
 پیدا ہو جاتا ہڈیاں مضبوط ہو جاتیں۔ زندگی لذیذ بن جاتی اور اضطراب
 (رفع ہو کر) تدار حاصل ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ شاہی محرم راز
 بن جائے گا کہ اس کو اپنی رعایا اور اصحاب اقلیم پر حکومت و امارت
 بخشنے گا اور سمندر کی طرف روانہ فرمائے گا تاکہ ڈوبے ہوئے کو نکال کر خشکی
 پر لائے اور بچوں اور بڑوں کو درندوں کے منہ سے چھڑائے جبکہ وہ
 اپنی طبیعت کے گھر سے باہر نکل گیا تو نیابت و امانت کا اس کو اہل بنایا
 کہ اس کے قلب کو خلعت پہنائے جاتے ہیں جس طرح کہ انبیاء و مرسلین
 کے قلوب کو خلعت پہنائے تھے اور ان کے القاب اولیاء و ابدال کے
 سے القاب ہوتے ہیں۔ اے بازارِ یو! (مجلس کا ادب کرو کہ) یہاں
 وہ حضرات موجود ہیں جو شاہی راز دار اور واقفانِ اخبار ہیں۔ اس لفظ
 سے ان اولیاء و ملائکہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے جو آپ کی مجلس
 میں حاضر ہوتے تھے اندر ظروں سے پوشیدہ تھے کہ حاضرین کو ان کی
 اطلاع نہ ہوتی تھی (سوال) بسط کس وقت میں قبض اور محول کس
 وقت میں امر واقعی بنتا ہے؟ (آپ نے فرمایا) کہ جب وہ تجھ سے
 انبساط کا برتاؤ فرمائے گا تو تجھ کو بسط حاصل ہوگا کہ تیرے حق میں
 رخصت عزیمت بن جائے گی اور عزیمت ناز بن جائے گی یہاں
 تک کہ جب تو سہ تاپا عزیمت بن جائے گا تب وہ تجھ کو خانہ فضل
 انس میں لے آئے گا کہ تو فعل محض بنا ہوا رہ جائے گا کہ نہ رخصت ہوگی
 نہ عزیمت۔ تیری مثال ایسی ہوگی جیسے کسی شخص کے سامنے طباق
 رکھا تھا اور کچھ ہی کھانے پایا تھا کہ اُس سے کہا گیا کہ دوسرے

أَدْخَلَ بَيْتًا آخَرَ
 لِنَا قِصَ الْعَمَلِ
 الْإِيمَانُ ۚ وَالْأَلَمُ
 عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا
 وَالْأَنْ يَخْلُفَ
 مَنْ لَا يَسْتَعْمِلُ
 أَرَى أَحَدًا
 فِي تَوْدِ اللَّهِ
 الْخُلُوعُ وَمَعَ
 قَبْلَ أَنْ تَهْدَى
 كَمْ مَخْضَرُ الْحُجُجِ
 كَمْ مَنْ رَأَى
 حَيْدَرًا قَوْصًا
 زَادَ ۚ وَأَنَّهُ
 وَتَنْظُرُ الْأَفَاقَ
 الْأَذْكَارَ وَلَا
 فَلَيْتَكَ ثَبَتَ
 بَلْ كَلَّمَ
 اسْتَوَى يَوْمَ
 انْتَبَهَ رَحْمَةً
 بِلُغَةٍ سَا
 إِلَيْهَا جَاءَ
 الْوَلَدُ
 تَرَى
 جَاءَ

ایک بار سُوخ معتمد ہوئے
اس کے بعد اپنے ایک چچ
اد جمل ہے مشغولیت
مشغولیت نہ ہوئے جبکہ
زور ہو جائے تو گوشت
بین جاتی اور اضطراب
قت وہ شاہی محرم راز
مہم پر حکومت و امارت
بے ہوؤں کو نکال کر خشکی
سے چھڑائے جبکہ وہ
نمانت کا اس کو اہل بنایا
طرح کہ انبیاء و مرسلین
ب ادلیار و ابدال کے
کا ادب کرو کہ یہاں
ن اخبار ہیں اس لفظ
تھے جو آپ کی مجلس
کہ حاضرین کو ان کی
میں قبض اور غول کیں
(کہ جب وہ تجھ سے
ہو گا کہ تیرے حق ہیں
بن جائے گی یہاں
وہ تجھ کو خانہ فضل
کا کہ نہ رخصت ہوگی
کے سامنے طباق
لیا کہ دوسرے

أَدْخَلَ بَيْتًا آخَرَ كُلُّ مَا هُنَاكَ ۖ أَلَسْ خَصْمٌ
لِنَا قِصَاصُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ الْبَرُّ ۖ أَلَسْ خَصْمٌ
لِنَا يَمَانٌ ۖ وَالْمَلِكُ لِلْفَائِزِينَ ۖ مَا قَعَدْتُ
عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا فِي خُلُوةٍ فِيمَا تَقَدَّمَ ۖ
وَالْأَنْبِيَاءُ بَعْدَ ذَلِكَ ۖ أَنَا فِي جُمْلَةٍ
مَنْ لَا يَسْتَعِينُ مِنْ دُرِّ حَالِهِ ۖ لَرَأَيْتُ لَا
أَرَى أَحَدًا ۖ حَسَنُ الْأَرَبِ فِي مَوْضِعَيْنِ
فِي تَرْكِ الدُّنْيَا وَفِي أَخْذِهَا ۖ لَا تَأْتِي
الْخُلُوةُ وَمَعَكَ بَهْلٌ ۖ لَا تَسْخِذْهُ
قَبْلَ أَنْ تَهْتَلِبَ ۖ تَفَقَّهْ خَيْرًا عَزَلٌ ۖ
كَمْ غَضْرُ الْعَجَائِلِ وَلَا تَعْلُ بِكَلِمَةٍ ۖ
كَمْ مَنْ رَأَى وَلِيًّا وَاحِدًا فَأَسْتَوْصَاهُ
خَيْرًا قَوْصًا ۖ فَعَمِلَ بِهَا وَجَعَلَ
زَادًا ۖ وَأَنْتَ تَطْلُمُ عَلَى الْأَخْبَارِ
وَتَنْظُرُ إِلَّا فَا رَوْضَ عَجَائِلِ
الْأَذْكَارِ وَلَا يَتَقَدَّمُ لَكَ قَدَمٌ ۖ
فَلَيْتَكَ ثَبَتَ قَدَمُكَ مَكَانَهَا
بَلْ كَلِمًا جِئْتَ تَاخُزَتَ مِنْ
أَسْتَوَى يَوْمًا ۖ لَهْوٌ مَقْبُورٌ ۖ
إِنْ تَبَيْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ ۖ أَلَمْ تَسْمَعْ
بِلُغَةِ سَاعَةٍ فَلَا تَرْكُنْ
إِلَيْهَا ۖ قَوْمٌ أَضَعَفَهُمْ
الْهَيْبَةُ وَ
تَقِيدَتْ
جَوَارِحُهُمْ

مکان میں چلے اور وہاں کے (نفیس کھانے) کھائے۔ خستیں ناقص العمل
لوگوں کے لئے ہوا کرتی ہیں اور عربیتیں کامل الایمان کے لئے اور سلطنت
فنا ہو جانے والوں کے لئے زمانہ گزشتہ میں زمین پر میں جب بیٹھا
خلوت ہی میں بیٹھا اور اب اس کے برعکس ہے (کہ اصلاح خلق
کے لئے ہر وقت خلوت میں رہتا ہوں) میں اس گمراہ میر سے
ہوں جن کو اپنی حالت بیان کرنے میں لحاظ نہیں ہوتا۔ اس لئے
کہ مجھے کسی کے دکھانے کا خیال ہی نہیں ہوتا پھر اپنا حال
ظاہر کرنے میں کیوں شرمادوں (حسن ادب کی دو مقام میں ضرورت
ہے۔ یعنی ترک دنیا کے وقت اور دنیا لیتے وقت اپنے ساتھ
جہالت لے کر خلوت میں داخل نہ ہو اور جب تک تہذیب حاصل نہ
ہو جائے گوشہ گیر مت بن (اس لئے کہ حکم ہے) اول فقہ حاصل کر اس کے
بعد عزلت نشین ہو (افسوس ہے کہ تو کیا کچھ محاسن و عظمتیں حاضر
ہوئے اور عمل ایک بات پر بھی نہیں کرتا۔ بہتر ہے لوگ وہ تھے کہ کسی
ولی کو دیکھ پائے تو اس سے نصیحت کے خواہاں ہوئے اور جب اُس نے
اُن کو نصیحت کی تو اس پر عاقل بنے اور اس کو (اپنی آخرت کے لئے) زراہ
راہ بنا لیا، اور تیری یہ حالت ہے کہ بہتری چسیندوں سے آگاہ ہوتا اور
نشانیوں دیکھتا اور محاسن و عظمتیں حاضر ہوتا ہے، مگر تیرا ایک قدم
بھی آگے کو نہیں بڑھتا۔ اور یہی غنیمت تھا کہ کاش ابنی جگہ قائم رہتا
(غضب تو یہ ہے کہ) جوں جوں آتا ہے دُور دُور پیچھے ہٹتا ہے،
(حدیث میں آیا ہے کہ) جس کے دُور دُور مساوی ہوں (کہ ترقی نہ کیے)
وہ بڑے خسارہ میں ہے (پھر اسس کا تو کیا پوچھنا جو بجائے ترقی
کے روزانہ رُوبہ تنزل ہو) جاگ اٹھ خدا تجھ پر رحم کرے، دنیا
تو ایک ساعت کا کھیل ہے۔ لہذا اس کی طرف سائل مت
ہو۔ افسدہ والوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ ہیبت ان کو ضعیف بنادیتی
اور ان کے اعضا کو پابند کر لیتی ہے (کہ خلاف رضا و حق

اِسْتَوَلَتْ عَلَى قُلُوْبِهِمُ الدَّهْشَةُ عَنِ الْخَلْقِ ۖ
فَصَارَ مَا فِي اَحْوَالِهِمُ الدُّرُومُ وَالْفُجُورُ ۖ اِذَا لَجَلَتْ
وَقْتُ اِسْتَيْقَازِ الْاَقْسَامِ بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ يَلْقَمِهِمْ
لَيْسَ لِمَنْ تَقَدَّمَ وَلَا لِمَنْ تَاَخَّرَ اِعْتِرَاضٌ
عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ ۖ يَعْنِيْ نَفْسُهُ ۖ اِحْفَظْ رَأْسَ
دِيْنِكَ وَرَا اَهْلَكَ تَسْبِيْقُ وَطَرِيْقِيْ بِرَاكَتِكَ
جَاهِلًا تَقْعُدُ فِيْ بَيْتِكَ وَهَذِيْ هٰذِيْ اَنَا
اَدْوِيْةٌ شَرِيْئَاتٌ هَا وَنَجَعْتُ مَعْنَا نَدُّكُمْ
عَلٰى شَيْءٍ مُّجْتَرِبٍ مَعْنَا ۖ اَقْلُوْا اَيُّوْمًا لَا
يَنْفَعُ فِيْهِ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ ۖ اَيُّ شَيْءٍ مِّمَّا
مَالَ جَمَعْتُمْ مِنْ حِلٍّ وَرَا كَسَايَ
وَالْتَسَبْتُمْ مِنْ رَوْحِهِ وَادْعَيْتُمْ اَنَّهُ غَدًا
تَاْفَعُكَ مَعَ مَالِكَ مِنَ الْمَبِيْنِ ۖ كَمَا
رَحِمَتِ الْعَرَبُ السَّالِفَةُ ۖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتٰى
اللّٰهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۚ لَمْ يَنْظُرْ بِقَلْبِهِ اِلَى اَمْوَالِهِ
بَنِيْنٍ وَكَمْ يَبْكُنَهَا قَلْبُهُ ۖ بَلْ يَرٰى اَنَّهُ
وَكَيْلٌ فِيْهِمَا يَفْصَحُهَا مُوَافَقَةُ رَبِّهِ
فَيَسْلُمُ قَلْبُهُ مِنْ اَفَاتِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ ۖ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اَخْبَرَاَنِ الْمَلِكُ رِيْدًا اَنْ
يُّزَوِّجَهُ جَارِيَةً وَرِيْدٌ قَتَلَهُ عَلَى يَدَيْهَا
قَالَ فِيْ نَفْسِهِ اِنْ هَا بَتٌ اَدْرَكْتَنِيْ بِجُرْمِيْ
وَاِنْ خَالَفَتْهُ اَهْلُكُنِيْ سُلْطَانُهُ
وَاِنْ وَاَفَقَتْهُ اَهْلُكُنِيْ
بِحَا رِيْتَهُ ۚ

نہ ہاتھ اٹھا ہے نہ پاؤں) چونکہ مخلوق کی طرف سے مدد جوئی ان کے
قلوب پر جمائی رہتی ہے لہذا ایک جگہ بڑا اور بیچارہ حال کے احوال
میں داخل ہو گیا۔ اور جب مقسوم پورا کرنے کا وقت آتا ہے تو حق تعالیٰ
ایسے لوگ کھڑے کر دیتا ہے جو اس کو نوالے بنا کر کھلاتے ہیں۔ اس
بندہ کے (یعنی میرے) متعلق اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی ایک کا بھی
اعتراض نہیں ہے۔ اپنے دین کے سر کی حفاظت کر دو نہ (بہیت ہونے
سے کیا فائدہ) اپنے انتساب اور طریقت کا تعلق مجھ سے قطع کر لے۔ جاہل
مت بن کہ گھر میں جا بیٹھے اور بجواس بکنے لگے۔ ہم نے بہتری و درائیں
پائی ہیں اور وہ ہم کو موافق آئی ہیں۔ ہم تم کو اپنی آزمائی ہوئی جیسہ بتا
سے ہیں۔ اس دن سے ڈرو جس میں نہ مال نفع دے گا نہ اولاد۔ کون
مال؟ یعنی وہ مال جس کو تو نے حلال اور اپنی کمائی سے جمع کیا اور
حلال طریقہ سے کمایا تھا اور گزشتہ اہل عرب کی طرح دعوے کیا تھا
کہ وہ مع اولاد کے فردا قیامت کو تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ حق تعالیٰ
فرماتا ہے اس دن کو یاد کرو۔ جس میں نہ فائدہ پہنچائے گا مال اور نہ
اولاد بجز اس شخص کے جو اللہ کے پاس حاضر ہو قلب سلیم لے کر۔
کہ جس نے اپنے قلب سے نہ اپنے مال و اولاد کی طرف نظریں اور نہ
کو اس کے قلب نے اپنے اندر جگہ دی بلکہ یوں سمجھا کہ مال و اولاد کے
متعلق میں تو دلیل ہوں کہ اپنے رب کی مرضی کے موافق ان کے ساتھ
برتاؤ کرتا رہوں۔ پس اس کا قلب مال و اولاد کی آفتوں سے سالم
رہتا ہے۔ جیسے کسی شخص کو اطلاع دی جائے کہ بادشاہ ایک کنیز
سے اس کا نکاح کرنا اور اسی کے ہاتھ سے اس کو قتل کرانا چاہتا ہے
پس وہ (پریشان ہو کر) اپنے دل میں کہنے لگے کہ اگر بھاگتا ہوں تو بادشاہ
اپنے لشکر سے مجھ کو پکڑ لے گا اور اگر شاہی حکم کے خلاف کرتا ہوں کہ
نکاح سے انکار کروں تو اس کی شانہ شان مجھ کو ہلاک کر دے گی
اور اگر موافقت کرتا ہوں تو اپنی کنیز کے ذریعے قتل کر لے گا (چرا

سے مدد ہوتی ان کے
کارہنالن کے احوال
ت آتے تھے تو حق تعالیٰ
اکر کھلاتے ہیں اس
میں سے کسی ایک کا بھی
نہ کر درندہ سمیت بچنے
سے قطع کر لے جا لے
نے بہتری و دوائیں
مائی ہوئی چھینتا
گمانہ اولاد۔ کون
نی سے جمع کیا اور
طرح دعوے کیا تھا
پائے گا۔ حق تعالیٰ
نے کاماں اور نہ
بسیلم لے کر
طرف نظر کی اور نہ
راکر مال و اولاد کے
فتن ان کے ساتھ
نتوں سے سالم
بادشاہ ایک کنیز
تل کرانا چاہتا ہے
ہوں تو بادشاہ
مطاف کرتا ہوں کہ
کھ کو ہلاک کر دے گی
قتل کرنا چاہتا ہے

أَمَّا الْمَلِكُ يَنْزُوجُ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهِ وَ
أَمْرَهَا أَنْ تَسْتَمِرَّ وَأَوْذَا نَامَ أَنْ تَنْجَحَ
يَا خَبِيَّةَ مَنْ تَخْلَفَ الْيَوْمَ عَقِيْ بِ يَا خَبِيَّةَ لَهُ
وَلَكِنْ الْأَوَّلَى حُسْنُ الْأَدَبِ لَهَا وَمُوَافَقَةُ
مَعَ حَدِّ رِقْلَيْهَا قَالَتِ السَّمْعُ وَالطَّامَةُ
دَخَلَ فَقِيلَ الْفِكَامُ وَالْهَدِيَّةُ جَاءَ
الرَّوْفَاتُ لَيْسَ دُرْعُ الْمُحْدَرَةِ تَحْلُ عَيْنِي
قَلْبِي تَحْلُ السَّهَرُ لِيَنْظُرَ إِلَى حَرَكَاتِهَا
وَسُكُونِهَا وَعَمَلِهَا أَنْ تَقْلِبَتْ فَرْحَةً
وَالْحَوَاشِي وَالْحَدْمُ يَطْمُونُ أَتَى مَبْقُوعًا
فِيْمَا وَصَلَ إِلَيْهِ جَاءَ التَّهَارُفُ لَهُ
تُحْلِكُ مَوَاسِمَهُ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ
سَلِيمٍ كَذَلِكَ نَبَا فِي الرَّوْحَةِ لَا نَامَ مَعَهَا
وَلَا خَلَّةَ هَاتِي عَمْرٍ ۝ وَجَاءَ إِلَى الْخُرُوفِ
وَلَمْ تَكُنْ سَلَبَتْ تَقْوَاهُ وَلَا عَزِيَّتْ
رَيْنَهُ ۝ فَتِلْكَ السَّلَامَةُ ۝ هَكَذَا
الْعَارِفُ بِاللَّهِ الرَّاهِدُ فِي هَلِكَةٍ
الدُّنْيَا الْوَارِغُ فِي الْآخِرَةِ إِذَا
جَاءَ رَسُولُ الْعِلْمِ عِنْدَ صَفَاءِ
سِرِّهِ بِأَنَّ اللَّهَ يَزِيدُ مَنْ يُصْنِفُ
إِلَيْكَ طَائِفَةً مِنَ الدُّنْيَا لَتَكُونَ
حَيَاةً لِقُلُوبِ الصِّدِّيقِينَ ۝ وَ
هِيَ تَوْعٌ مَشْغَلَةٌ وَ
تَعَبٌ وَكَلَرٌ
الْبِقَاةِ

بچنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ (الغرض) بادشاہ نے اس کو حکم دیا
کہ اس کی کنیزوں میں سے ایک کنیز کے ساتھ نکاح کرے اور کنیز کو تم
دیا کہ اس کو زہر دیدے اور یا جس وقت وہ سو جائے تو اس کو فوج کرے
(ایسی صورت میں شیخ کی زمہری کے بغیر جاں بری محال ہے) داکو افسوس
جو کچھ مجھ سے روگرداں ہوا۔ دائے افسوس اس کے حال پر
(کہ عجب کشمکش میں پھنسا) مگر (جوں کہ) بہت تدریج ہی تھی کہ
حسن ادب اور موافقت کا اظہار کرے اور قلب سے احتیاط و خوف
بھی رکھے (لہذا) اُس نے عرض کیا کہ حکم والا بسر و چشم۔ اس کے بعد
اندگیا اور نکاح دہر قبول کیا۔ آخر شب باشی کا وقت آیا اور اس
نے احتیاط کی زرہ پہنی۔ اپنے قلب کی آنکھوں میں شب بیلاری
کا شرم لگا دیا تاکہ کنیز کے حرکات و سکنات اور کاروباری کو دیکھتا ہے
(چنانچہ اس کو قتل کا موقع ہی نہ ملا) اس کی پریشانی فرحت
سے بدل چلی اور نوکر چاکر سمجھتے رہے کہ جس شے تک یہ شخص پہنچا یا
گیلے وہ قابل رشک ہے (حتی کہ) دن نکل آیا اور وہ زہر سے بھی
اس کو ہلاک نہ کر سکی (یہ مطلب ہے کہ) بجز اس شخص کے جو اللہ
کے پاس آیا قلب سلیم لے کر کہ دنیا ہے وہ زود ہر (جس سے
اختلاط کیلئے خدا نے بندہ کو بھیجا ہے) اس نے نہ عمر بھر
اس سے خلوت کی اور نہ اس کے پاس سویا (یہاں تک کہ) آخرت کی
طرف آپہنچا اور دنیا نہ اس کا تقویٰ چھین سکی اور نہ اس کے دین میں تغیر
لا سکی۔ پس یہ ہے وہ سلامتی جس کو قلب سلیم میں بیان کیا گیا ہے)
یہی حال ہوتا ہے اُس شخص کا جو اللہ کا عارف اس دنیا سے متنفرد
اور آخرت سے بارغبت ہے کہ صفائی باطن کے وقت جب علم کا قاصد
آیاد اور پیام لایا کہ حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا کا کچھ حصہ تیرے ساتھ
منسوب کرے تاکہ وہ صدیقین کے قلوب کی زندگانی بنے اور وہ
ایک قسم کا مشغلہ اور مشغلت و کدورت اور مشغولیت ہے۔ لہذا غرض یہ کہ

أَنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُ بِتَسْلَمُ قَلْبُكَ وَبِرُكْ فَيَنْتَبِهَ
السِّرُّ لِيَاكَ بِ يَقُومُ السِّرُّ وَالْقَلْبُ يَصْطَحِبَانِ
إِلَى بَابِ الْمَلِكِ بِ يَقُولَانِ مَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِتَابِ
أَتُرِيدُ أَنْ تُجْبَنَّا عَنْكَ بِ تَقْطَعْنَا عَنْ بَابِكَ بِ
تَنْغَصَّ عَيْشَنَا بِ لَا نَبْزَحُ إِلَّا بِأَلْمَوَاتِيقِ وَالْعَمُودِ
لَا يَبْرَحَانِ حَتَّى يَقُولَ لَهُمَا لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمْ
أَسْمَعُ وَأَرَى ذُ فَيَرْجِعَانِ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ
حُزَائِنٍ وَحَفْظَةٍ بِ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ
سَلِيمٍ مِنَ الْآفَاتِ وَالْإِبَاءِ وَالِتْفَاقِ وَرُؤْيَا
الْخَلْقِ بِ أَيُّهَا الْمُرِيدُ الْمُسْتَحِدُّ بِ أَيُّهَا الثَّانِي
فِي تَيْبَةِ الْقَدَرِ تَحْتَاجُ أَنْ تُنْظَلَ فَحْنُكَ
لَا تَدْعُ فِيهِ لَا دَرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَخَوَاهِرَ
فَحْشٍ وَالْمُفْتَاحِ فِي جَيْدِكَ بِ تَحْتَاجُ أَنْ
تُفْرَغَ قَلْبُكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالسَّمَوَاتِ وَالْأَنْدَادِ
وَجَمِيعِ التُّرَاهَاتِ بِ تَنْزِلُ فِيهِ الذِّكْرُ
مَا وَرَاءَ الْمَوْتِ بِ تَعْمَلُ فِيهِ كَيْسِيَاءُ
قَصِيرَ الْأَمَلِ بِ تَقُولُ إِنِّي مُبْتَدِلُ الْأَنْفِ
لِأَنَّ الْأَعْمَالَ تَصْغُرُ بِقَصْرِ
الْأَمَلِ وَآثَارُهَا إِذَا طَوَّلْتَ الْأَمَلَ
رَأَيْتَ هَذَا وَنَافَقَتْ هَذَا بِ
صَاحِبُ قَصْرِ الْأَمَلِ مُجَوِّدُ
الْكُلِّ بِ قَالِمُ الْكُلِّ بِ
يَلْبَسُ لِبَاسَ التَّهْوُدِ بِ ثُمَّ
لِبَاسَ الْفَنَاءِ ثُمَّ لِبَاسَ الْمَعْرِفَةِ بِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کہ کیا کارروائی کرے گا جس سے تیرا قلب اور باطن سالم رہے؟ پس
باطن اس پیام پر آگاہ ہوتا اور قلب و باطن دونوں ساتھ ہو کر شکا
دروازہ پر جا کر عرض کرتے ہیں کہ "حضور والا ہمارے متعلق کیا چاہتے
ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم کو اپنی ذات سے محبوب اور اپنے استاد
سے ہمدار کے ہماری زندگی تلخ بنا دیں سو ہم تو عہد و پیمان
لئے بغیر ملنے کے نہیں" الغرض وہ دونوں نہیں ملتے یہاں
تک کہ بادشاہ فرماتا ہے کہ تم دونوں ڈر و دمت میں تمہارے
ساتھ ہوں کہ سننا اور دیکھنا رہوں گا۔ پس اس وقت وہ
دونوں بہت کچھ محافظین و نگہبان لے کر دنیا کی طرف لوٹتے
ہیں (جو دنیا کی مضرت سے اس کو بچائے رکھتے ہیں۔ یہ مطلب ہے
اس کا کہ) مگر وہ شخص جو حاضر ہوا اللہ کے پاس ایسا قلب لے کر
جو سالم رہا یعنی آفات و ریاء و نفاق اور مخلوق پر نظر رکھنے سے (بچا
رہا) اسے مرید متحیر اے میدانِ تقدیر کے حیران و سرگشتہ۔ تجھ کو
حاجت ہے کہ اپنی نشست گاہ (یعنی قلب) کو پاک صاف
رکھے کہ نہ اس میں درہم ہو نہ دینار اور نہ جو اہرات کی کچی تیر جی حب
میں ہو (اور دل اس فانی مال و متاع میں) تجھ کو حاجت ہے
کہ اپنے دل کو دنیا اور شہوات و لذت اور جملہ خرافات سے خالی
کر کہ اس میں ذکر و فکر اور موت کی اور موت کے بعد کے واقعات
کی یادداشت کو جگہ دے اور اس میں کوتاہی اُمید کی کیمیا بنائے
یعنی یوں سمجھے کہ میں تو اب مرنے والا ہوں۔ کیونکہ آرزو کے کوتاہ
کر لینے سے اعمال صاف ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جب تو آرزو و میل
کمرے کا تو کبھی اس (مخلوق) پر نگاہ چلے گی اور کبھی اس سے نفاق
برتے گا۔ اُمید کا کم کرنے والا سب سے جدا اور سب سے بے تعلق
ہو اگر تا ہے کہ اول زہد کا لباس پہنتا ہے اس کے بعد فنا کا لباس
اور اس کے بعد موت کا لباس۔ جناب رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
الْقُلُوبُ لَكُمْ
فَلَا يَكُنْ بِ
وَعَدَ قَلَامِي
ابْصَارُكُمْ
الْحَدِيثُ
بِسَبِّ الْكُفْرِ
فَلَا تَكُنْ بُو
وَرِثَاؤُكُمْ
أَيْدِيَكُمْ
إِذَا صَفَا
رَبِّكَ مِنْ
خَوْفِكَ وَ
رَبِّكَ وَمِنْ
بَيْنَ يَدَيْ
أَنْ تَكُنْ
فِي اللَّهِ تَذَكُّرُ
وَلَنْ جَاوِزُ
لِسَهَامِ قَدَرِ
لِسَهَامِ
خَلْقِ
مِنْ
وَأَسْتَأْذِنُ
الْكُفْرَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَلُوا لِي بِسَيِّ
 أَكْفَلُ لَكُمْ بِالْحَيَّةِ إِذَا حَلَّتْ أَحَدُكُمْ
 فَلَا يَكُنْ بَرْدًا أَوْ ثَمِينًا فَلَا يَمْنَحَنَّ وَلَا إِذَا
 وَعَلَّ فَلَا يَمْنَحَنَّ كَقَوْلِ أَيْدِيكُمْ وَغَضُّوا
 أَبْصَارَكُمْ وَأَحْفَظُوا فُرُوحَكُمْ هَذَا
 الْحَدِيثُ ذَوَاهُ الطَّلَبُ فِي أَكْفَلُوا لِي
 بِسَيِّ أَكْفَلُ لَكُمْ بِالْحَيَّةِ إِذَا أَحَدُكُمْ
 فَلَا تَكُنْ بَرْدًا وَلَا إِذَا أَوْثَقْتُمْ فَلَا تَحْمِلُوا
 وَإِذَا أَعَدَّ تَمَّ فَلَا تَحْمِلُوا إِلَّا حَفَظُوا
 أَيْدِيَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَفُرُوحَكُمْ
 إِذَا أَصْفَا سِرُّكَ وَالْحَدَّ سَمِعْتَ دُعَاءَ
 رَبِّكَ مِنْ غَيْرِ وَاسْطِجْ إِذَا انْتَحَدَ
 خَوْفُكَ وَرَجَاؤُكَ جَاءَ خَطَابُ
 رَبِّكَ وَمَوْلَاكَ يَا بُنَيَّ اسْطَرَحْ
 بَيْنَ يَدَيِ خَوَافِ قَرِينٍ قَدِيرٍ بِإِذَا
 أَنْ تَكُنْ تَحْتَ أَوْ تَحْتَ زَاةٍ مَنْ كَانَ
 فِي اللَّهِ تَلَفُهُ كَانَ عَلَى اللَّهِ خَلْفُهُ
 وَإِنْ جَاوَزْتَكَ فَتَعَلَّقْ بِهَذَا خَوْفُكَ
 لِسِمَامٍ قَدِيرٍ إِذَا تَهَدَّ قَتَ
 لِسِمَامٍ قَدِيرٍ بِكَانَ وَوُجْهُكَ
 خَلَّ شَاةً قَتَلًا بِإِذَا قَارِيَا
 مِنْ هَذَا إِلَيْكَ تَهْدِي بُوَيْدَقُكُمْ
 وَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ بِإِذَا هُوَ عَلَى
 الْكُلِّ بِتُبْعُ عَنْ قَوْلِكَ
 فِي بَيْتِكَ

باطن سالم ہے ہیں
 دنوں ساتھ ہو کر نکلا
 ہمارے متعلق کیا چاہیے
 محبوب اور اپنے آستانہ
 تو عہد و پیمان
 نہیں ہیں ملنے یہاں
 میں تہا سے
 میں اس وقت وہ
 یا کی طرف تو نے
 ہیں۔ یہ مطلب ہے
 ایسا قلب لے کر
 پر نظر رکھنے سے بچا
 و سرگشتہ۔ تجھ کو
 کو پاک صاف
 کی کئی تیری چیز
 تجھ کو حاجت ہے
 غزافات سے خالی
 بعد کے واقعات
 نیک کی کمیا بنائے
 لکھ آرزو کے کتاہ
 جب تو آرزو میں مل
 بھی اُس سے نفاق
 سب سے بے تعلق
 کے بعد فنا کا پس
 رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم مجھ سے چھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ
 میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص بت
 کہے تو جھوٹ نہ بولے۔ اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے
 تو اس میں خیانت نہ کرے۔ اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف
 نہ کرے۔ اور اپنے ہاتھوں کو (ضرب و ایذا سے) روک لو۔ اور
 اپنی آنکھوں کو جھکالو (کہ نامحرم پر نہ پڑیں) اور شرم گاہوں
 کی حفاظت کرو (کہ زنا نہ ہونے پائے) اس حدیث کو طبرانی نے
 اس طرح روایت کیا ہے کہ تم میرے لئے ضامن ہو جاؤ چھ
 باتوں کے، میں ضامن ہوں تمہارے لئے جنت کا کہ جب بات
 کہو تو جھوٹ بات مت کہو۔ اور جب امین بنائے جاؤ تو خیانت
 نہ کرو۔ اور جب وعدہ کرو تو اس کے خلاف نہ کرو۔ اور ہاتھوں اور
 آنکھوں اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو (کہ بے موقع ان کا
 استعمال نہ ہو) جب حیرا باطن صاف اور پاک ہو جائے گا تو اپنے
 رب کے پیکارنے کو تو بلا واسطہ ملے گا جب تیرا خوف درجا صرف
 ایک (خدا کی) ذات سے ہو گا تب تیرے رب اور تیرے مولیٰ کا وحکا
 آئے گا۔ صاحبزادہ! اس پر تقدیر کی ٹاپوں کے سامنے پڑ جا کر
 وہ تجھے پسینا پس یا تیرے اوپر کو ہو کر گزر جائیں۔ کیوں کہ جو خدا کی
 راہ میں تلف ہوتا ہے اس کا نعم البدل خدا ہی کے ذمہ ہوتا ہے۔
 اور اگر وہ تیرے اوپر کو ہو کر گزر جائیں تو ان سے وابستہ رہ۔
 تقدیر کے تیروں کا نشانہ بن جا۔ کیوں کہ جب تو تیرے تقدیر
 کا نشانہ بن جائے گا (کہ ان سے گھبرائے اور بھاگے گا نہیں)
 تو اس کا وقوع محض کھروٹ بنے گی نہ کہ ہلاکت۔ اے اس
 سائے مضمون سے بے بہرہ شخص۔ تہذیب سیکھ اور آگے بڑھ
 بنے سرے سے عمل کر۔ سائے (بچھلے کے کرائے) پر قلم بھی
 میرے وعظ کے لئے (ممبر پر) بیٹھنے کے وقت اپنے کھمبی

هَذَا قَوْلِي لِلْكَلامِ هَذَا الْوَلَا يَأْتِ بِهِ هَهُنَا
الذَّجَاتُ بِمَا مَبْتَلَى بِالْعِيَالِ لِيَكُنْ كَسْبُكَ
لِعِيَالِكَ وَقَلْبُكَ بِفَضْلِ رَبِّكَ بِقَوْمٍ حَلَا لَهُمْ
فِي الْكِتَابِ هُمْ وَقَوْمٌ حَلَا لَهُمْ مَا يَأْتِي مِنْ
دُعَا هُمْ وَقَوْمٌ حَلَا لَهُمْ مَا يَأْتِي مِنْ دُعَا هُمْ
بِلَا سُؤَالٍ وَقَوْمٌ حَلَا لَهُمْ مَا يَطْلُبُونَ مِنْ
أَيْدِي النَّاسِ وَذَلِكَ حَالُهُ الْإِبْرَاهِيمُ وَ
تِلْكَ لَا تَدْرِي هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ الْكَسْبُ سَنَةً وَ
الْثَّانِي وَهُوَ السُّؤَالُ مُصْعَفٌ وَالثَّالِثُ الْعَزِيمَةُ
وَالْكَدِيَّةُ رُحْمَةٌ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَقَدْ يَكْدِي مَنْ
لَحْيَا كُلُّ وَهُوَ قَسْوَةٌ لِسُؤَالِ الْإِبْرَاهِيمِ وَ
سُؤَالُ هَذَا الْعَبْدِ كَسُؤَالِ الْكَلْبِ قَالَ السَّيِّئُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِدُّهُ سُؤَالُ الْكَلْبِ فَإِنَّهُ
قَدْ يَأْتِيكُمْ مَنْ لَيْسَ بِحَيٍّ وَلَا إِنْ لِيَنْظُرَ
مَا تَصْنَعُونَ فِيمَا حَوَّلَكُمْ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَّ
وَكَلَّ إِلَهُ هَذَا الْعَبْدُ يُؤَمِّرُ بِالْشُّرْكِ
لِيَنْظُرَ الْحَيُّ مَا تَصْنَعُ فِيمَا
حَوَّلَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْ تَعَمُّدٍ
اسْتَكْبَرُ مِنْ جَاهِلِ الْعُلَمَاءِ
وَرَبَّ بَارِقَةِ الْقُبُورِ وَ
الصَّالِحِينَ فَلَعَلَّكَ فِيمَا
قَلْبُكَ إِذَا أَحْكَمُوا
إِمْتِنَالِ الْأَوَّلِ
وَالْآخِرِ مَاءً

ۛ

بیٹھے رہنے سے توبہ کر کہ ولایتیں یہاں ملتی ہیں۔ درجات یہاں
ملتے ہیں۔ اے گرفتار اہل و عیال مناسب ہے کہ تیری کمائی تو
اہل و عیال کے لئے ہو اور قلب فضل خداوندی کے لئے
بعض لوگ وہ ہیں جن کو حلال معاش کسب ملتی ہے اور بعض
وہ ہیں جن کو حلال معاش دعا کے ذریعہ سے ملتی ہے اور بعض
وہ ہیں جن کو حلال معاش سوال کے بغیر دوسروں سے ملتی ہے۔
اور بعض وہ ہیں جن کی حلال معاش اس طرح ملتی ہے کہ لوگوں سے
مانگتے ہیں اور یہ مجاہدہ کی حالت ہے۔ اور یہ حالت ہمیشہ نہیں رہا
کرتی۔ پہلی حالت یعنی کسب تو سنت ہے اور دوسری حالت
یعنی دعا و سوال کمزوری ہے۔ اور تیسری حالت (یعنی توکل)
عزیمت ہے اور بھیک مانگنا (بہ ضرورت مجاہدہ درپاؤست)
رخصت ہے۔ اور کبھی ایسا شخص بھی سائل بنا کر تسبیح جو کھانا
نہیں چاہتا (بلکہ محض تعمیل حکم الہی اور سعی کی آزمائش کے لئے
سائل بنتا ہے) جو اس شخص کے لئے جس سے سوال کیا جا رہا ہے
امتحان و آزمائش ہوا کرتا ہے۔ اس بندہ کا سوال ایسا ہے
جیسا سوال شب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ شب کا سوال ردمت کیا کرو کیونکہ دشمن
کے وقت اتمہاے پاس (سائل بن کر) کبھی وہ آتا ہے جو نہ جن
ہوتا ہے نہ انسان (بلکہ فرشتہ خدا ہوتا ہے جو سائل بن کر
اس لئے آتا ہے) تاکہ دیکھے کہ جو نعمت خدا نے تم کو دے رکھی
ہے اُس میں تم کیا عمل کرتے ہو۔ اسی طرح یہ بندہ سوال کرنیکا
مامور ہوتا ہے۔ تاکہ حق تعالیٰ دیکھے کہ اس کی عطا کردہ نعمت
میں کیا عمل کرتے ہو۔ علماء کی مجلسوں میں آمد و رفت اور مقابرو
صلحاء کی زیارت بجزت کیا کر۔ کیا عجب ہے کہ تیرا قلب زندہ ہو جائے
چوں کہ ان حضرات نے احکامات کی تعمیل اور منہیات سے

عَنِ الْكَوَاہِ
عَبْدُ اللَّهِ
أُسْتَوْجَرُ أَكَلَهُ
حَتَّى تَكُونَ كَالْ
فِيهِ مَا تَمَّ كَسْبُ
كَانَ فِيمَا
حَالَهُ فِيمَا
تَفَرَّقَ وَرَحْمَةُ
حَالَهُ فِيمَا
مِنْ بَيْنِ
رَحْمَةِ اللَّهِ
أَلَهُمْ سِ
أَلَهُمْ سِ
إِلَى الْحَقِّ
مِنْكَ بِأَد
شَاءَ مَلَكًا
أَفْعَلُ وَالْثَّ
إِلَّا شَارَكَ
كَانَ لَهُ فِي
بِاللَّهِ مَلِكًا
الصَّادِقِ
أَكْرَمَ بَقْوَةٍ
مَعَ أَكْرَمِ
وَعَامِلًا
مَعَ أَكْرَمِ

تی ہیں۔ درجات یہاں
سے کہ تیری کمائی تو
سداوندی کے لئے
سے ملتی ہے اور بعض
سے ملتی ہے اور بعض
سروں سے ملتی ہے۔
رج ملتی ہے کہ لوگوں کے
حالات ہمیشہ نہیں رہا
اور دوسری حالت
حالات (یعنی توکل)
بنا ہر دریاخت
بنا کرتے ہو کہانا
کی آزمائش کے لئے
سوال کیا جاتا ہے
کا سوال ایسا ہے
سے اللہ علیہ وسلم
کیا کرو کیونکہ (شک)
یہ وہ آتا ہے جو نہ جن
جو سائل بن کر
رانے تم کو دے رکھی
یہ بندہ سوال کرے گا
س کی عطا کردہ نعمت
مرد رفت اور مقابرو
تیرا قلب زندہ ہو جائے
اور منہ ہیا

عَنِ الْكَوَاكِبِ سَاعِدَهُمْ لَأَقْدَارُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بِنِ الرَّبِّ كَانَ يَأْكُلُ فِي كُلِّ
أُسْبُوعٍ أَكْلَةً لَا يَسْتَعْلِمُ حَالَهُ
حَتَّى تَكُونَ كَرَانًا مُنْقَلَبًا يَنْبُتُ
فِيهِ مَا نَبَتُ كَسَفِينَةِ السَّالِكِينَ الْيَقِي
كَانَ فِيهَا الْخَيْرُ أَعَابَهَا فَحَالَ
حَالَةً فِيهَا جَمْعٌ وَحَالَةً فِيهَا
تَفَرُّقٌ وَحَالَةً فِيهَا مَقْلَةٌ وَ
حَالَةً فِيهَا كَلْبَةٌ مِنْ خَوَجٍ
مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ إِلَى النَّارِ لَا
رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ عَفْوًا
اللَّهُ سِتْرًا اللَّهُ تَبَاتًا
اللَّهُ ضَا بَادًا وَصَلَتْ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَنَبَّ
مِنْكَ بِأَدَامِ الْفَرِغِ
شَاخٌ مَبْنَاهُ الْمَلِكُ دَلَّى
الْفُضْلُ وَالْقَطْرُ وَالسَّمُّ وَ
إِلَّا شَارَهُ أَجْوَى عَلَيْهِ مَا
كَانَ لِي فِي حَالَةٍ عَمَلٍ
بِاللَّهِ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرُّبْدُ
الْقَادِي عَلَى زَعَمِ مَتَّ
أَثَرْتُ بِقُوَّتِكَ جَارَكَ
مَتَّ أَثَرْتُ بِقُوَّتِكَ
وَعَمَامَتِكَ وَمَهْلَاكَ
مَتَّ أَثَرْتُ بِمَلَاكَ

باز رہے کہ مضبوط تھا اس لئے تقدیر بھی ان کی موافق نہ ہوگی۔
عبد اللہ بن ربیع (اس قدر زائد تھے کہ) ہفتہ بھر میں ایک لقمہ
کھایا کرتے تھے۔ تیری حالت درست نہ ہوگی جب تک کہ تو اس
سویخ دار کہنہ برتن کی طرح (ہمیدست) نہ بن جائے جس میں پانی
ٹھہری نہ سکے اور مسکینوں کی اس شستی کی طرح نہ ہو جائے جس میں خضر
بیٹھے تھے اور اس کو (تختہ توڑ کر) عیث دار کر دیا تھا کہ اس کے
بعد (جب) اطمینان نصیب ہوا تو وہ درست ہو گئی (سلوک میں مختلف
حالات طاری ہوتے ہیں) ایک حالت ہے جس میں دل جمعی ہوتی ہو
اور ایک حالت ہے جس میں نافرمانی و انتشار ہوتا ہے۔ اور ایک
حالت ہے جس میں (مال و تعلقات ہر قسم کی) قلت ہوتی ہے۔
اور ایک وہ حالت ہے جس میں (ہر شے کی) کثرت ہوتی ہے۔
(اور کچھ مضر نہیں ہوتا) جو شخص میرے سامنے سے چل دیا وہ
جہنم کی طرف گیا خدا اس پر رحم کرے۔ یا اللہ معاف فرما۔
اے اللہ بکرمہ پوشی فرما۔ یا اللہ ثابت قدمی نصیب کر یا اللہ
رضا عطا فرما۔ جب تجھ کو حق تعالیٰ تک وصول نصیب ہو جائے گا
تب وہ ادارہ فرائض پر اکتفا فرمائے گا (اور نوافل کی ضرورت نہ
ہے گی چنانچہ جب) شاہی باورچی (مذتوں خدمت کر کے) بوڑھا
ہو جاتا اور اس کی عقل میں، بینائی میں، سماعت میں اور ہاتھوں
کی حرکت میں فتور آجاتا ہے (تو اس کی پیشن کردی جاتی) اور حالت
کارگزاری میں جو وظیفہ اس کو ملا کرتا تھا وہ (گھس بیٹھے) اس
پر جاری رکھا جاتا ہے۔ اے اپنے گمان کے موافق طالب
صادق تھے خدا کی قسم ہے (سچ بتاؤ) کب وہ وقت آئے گا کہ تو
اپنی خوراک میں اپنے ہمسائے کو (اپنے نفس پر) ترجیح دے گا۔
اور اپنا کمرہ اور اپنا حمام اور اپنا مصلیٰ و دسروں کو بہرہ
کرے گا؟ اپنے مال میں دوسروں کو ترجیح کب دے گا؟ ان

لَهُمْ الْقَوْمُ أَذِلَّةٌ لَهُمْ وَهُمْ طَائِفَةٌ
 أَهْوَيْتَهُمْ وَشَرَّاهُمْ حَتَّىٰ مَا وَجَّعْنَاهُمْ
 مَعْنَاهُ تَوَلَّوْهُمْ يَدُ الْقُدْرَةِ عَاسِلُ الْقُدْرِ
 يُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبَهُمْ
 بِأَسْطَرْدَاعٍ بِالْوَصِيدِ بَلْغَايَا النَّفْسِ بِأَسْطَرْدَاعٍ
 تَحْتَ عِلَّةِ الْقُدْرَةِ دَوَامُ الْجَوَارِحِ الْكَفُّ عَنِ
 الْمَأْخُوضِ أَرْبَابُ الْفَوَاحِشِ مِنَ الْمَعَاصِي
 وَالزَّلَّاتِ كَلْفُ يَدٍ عَنِ الشَّرْقَةِ وَالْمَقَرِّبِ
 وَالرَّجُلِ عَنِ الْمَشْيِ فِي الْمَعَاصِي وَالْمَشْيِ إِلَى السُّلْطَانِ
 أَوْ أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ أَدَمَ وَهَذِهِ الْعَيْنُ تَكْفُفُهَا
 عَنِ الْمُسْتَحَنَاتِ نَامَتِ النَّفْسُ أَمَامَ الْحُكْمِ
 طَارَ الْقَلْبُ فِي حُجْبَةِ الْمُصَوَّبِ وَلَيْلَى اللَّهُ تَعَالَى إِذَا
 أَحْسَنَ الْأَدَبَ الْقَصْفَ بِصِفَاتِ الشُّبُوقِ بِالْحُكْمِ
 يَتَحَكَّرُ بَيْنَ الطَّبَعِ وَالْعِلْمِ تَارَةً يَرُدُّ الْقَلْبَ
 وَتَارَةً يَرُدُّ الْعِلْمَ وَيَقُولُ مَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ
 فَخُذُوا بِهِ يَقُولُ الْحُكْمُ الْقَلْبَ مَا يَنْهِيكَ بِرَأْيِ قَائِمِهِ
 كَالْحَادِمِ لَكَ رَأْيَ تِلْكَ وَأَنْتَ مَعَ الْمَلِكِ الْبَلِيْلُ
 سَوِيْرٌ فَلَكَ لَكُمْ أَلْحَاوُكُمْ مَنْصَةً عَرُوسِهِمْ
 أَلْتَمَارُ لِقَائِهِمْ لِقَائِهِمْ مِنَ الْأَسْبَابِ
 الْمَصَائِبُ تَكْتُمُ

اللہ والوں نے اپنے نفسوں اپنی طبیعتوں اپنی خواہشوں کو کھلا دیا اور ہر
 نوش تک کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ معنی مر گئے۔ معنی فنا ہو گئے۔ دست شدت
 ان کا کار ساز بنا۔ اور اصحاب کھفت کے مثل ہو گئے کہ غسل دہندہ تقدیر
 ان کو داہنی اور بائیں طرف کروٹ دیتا ہے اور ان کا کتا دونوں ہاتھ بچھے
 دہلیز پر بیٹھا ہے۔ یعنی بچا کچا نفس دہلیز تقدیر پر ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔
 اعضا کی دوا تو یہ ہے کہ گناہوں یعنی فحش معصیتوں اور لغزشوں کے ارتکاب
 سے باز رہے کہ اپنے ہاتھ کو چوری اور مار پیٹ سے روکے اور پانوں کو
 معصیتوں میں چلنے اور حاکم وقت اور ہر فرد بشر کی طرف چلنے سے روکے۔
 اور اس آنکھ کو خوبصورت عورتوں سے باز رکھے۔ نفس تو شریعت کے سامنے
 سوسے (کہ مخالفت کا احتمال ہی در ہے) اور قلب محبوب کی صحبت میں پرواز
 کر جائے۔ اللہ کا دلی جب حُسنِ ادب میں کابل ہو جائے تو صفاتِ نبوت سے
 متصف بن جاتا ہے اور حکمِ طبیعت و علم کے درمیان تخیر ہوتا ہے کہ کبھی رد کرتا
 ہے طبیعت کو اور کبھی رد کرتا ہے علم کو اور کہتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کو رسولِ عطا
 فرمادیں اس کو لو۔ قلب سے کہا کرتا ہے کیا تیرے لئے یہ بات کافی نہیں کہ میں
 خادم بنا ہوا تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ میں تیرا محافظ ہوں اور تو بادشاہ کی
 معیت میں ہے۔ رات ان حضرات کا گویا شاہی تخت ہے اور خلوت ان
 کی دواہن کا پھیر کھٹ (کہ ان کی ساری لذت رات کے وقت اور خلوت
 کی حالت میں ہوتی ہے کیونکہ دن بعض اسباب (میں شغولیت) کی وجہ سے
 ان کو متوحش بنائے رکھتا ہے۔ مُصِیبتوں کو چھپانا چاہیے (کہ اسی سے قُرب
 حق نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام

عہ حکم سے مراد شریعت ہے اور علم سے مراد علم الہی یعنی تقدیر۔ غالباً مطلب یہ ہے کہ طبیعت کا اقتضا تو یہ ہوتا ہے کہ خود بھی نیک عمل نہ کرے اور تقدیر سے واقفیت کا
 اقتضا یہ ہے کہ کسی کو نصیحت نہ کرے کیونکہ تقدیر کے خلاف کرے کسی کو قدرت حاصل نہیں۔ پس جب بندہ حُسنِ ادب کی بدولت صفاتِ نبوت سے متصف ہوتا ہے تو سزا پایا
 عباد اور بندہ حکم بن کر شریعت کا پابند ہو جاتا ہے کہ نہ طبیعت پر عمل کرے کہ کابل بنتا ہے اور نہ علم کے اقتضا کے موافق تبلیغ و اصلاح دسی سے باز رہتا ہے۔ اللہ احکام
 شریعہ کی تعمیل اس کے لئے طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے کہ اس میں کوئی گرائی یا بار لاحق نہیں ہوتا واللہ اعلم ۱۲ منہ

يَا بَنِي لَا تَقْصُصُوا رُؤْيَاكُمْ عَلَىٰ أَخَوَيْكُمْ ۖ تَزْعَمُونَ
بَيْنَهُمْ عَمَلًا سَوَاءً تَسْأَلُونَ وَإِلَىٰ أَنْ يَبْلُغَ الْكَفَىٰ
أَجَلَهُ ۖ إِنْ سَأَلَ عَنْهُ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا عِنْدَ حُجَّتِهِمَا
إِلَىٰ قَبْرِهِ ۖ فَإِنَّهُمَا يُخْبِرَانِهِ عَنْكَ عَنِ ۖ إِنْ سَأَلَ فَلْيَقُلْ

إِسْمُكَ عِنْدَ الْحَاسِبِ وَمَنْ فَشَىٰ ۖ أَنْتَ

فِي الْقَبْرِ مَلَكٌ ۖ لَا تَذَرِي أَمْرًا مِنْ أَهْلِ

النَّارِ أَنْتَ أَمْرٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۖ مَا قَبِلْتُكَ

مِنْهُمْ ۖ فَلَا تَقْتَرِ بِصَفَاءِ حَلَاكٍ ۖ مَا

تَذَرِي مَا سَأَلَكَ عَنْ ۖ يَا بَنِي لَا تَزْعَمُونَ

فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ وَإِذَا أَمْسَكَتْ

فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ ۖ وَهَبْ

أَمْسَ بِمَا فِيهِ شَاهِدٌ لَكَ وَعَلَيْكَ ۖ

وَعَدًا لَا تَذَرِي تَلَحُّفًا أَوْ لَا جَرَأَتًا

أَنْتَ ابْنُ يَوْمِكَ ۖ مَا أَغْفَلَكَ ۖ عِلَامَةٌ

غَفْلَتِكَ ۖ مَصَابِيحُكَ الْغَفْلَةُ أَحْمَقُ

مَنْ لَا تَنْظُرَ عَلَيْهِ أَمَارَةُ الْحَقِّ بِمَا

تَقْصِبُ ۖ كَمْ تَقْصِبُ مِنَ السَّاسَةِ

وَاهٍ ۖ ظَاهِرُكَ نَفْسٌ ۖ

بَاطِنُكَ جَلَدٌ وَتَوَاقُعٌ عَلَىٰ

الْحَقِّ عَمَلٌ وَجَلَدٌ ۖ هَذَا

شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِجَمْعٍ

الْاِكْتِنَافِ وَكَحْلِ

الْأَعْيُنِ بِالْكَحْلِ لَا

بِالسَّهْمِ جَمِيعٌ

الْخَلْقِ

کو نصیحت کی تھی کہ) بیٹا اپنی خواب اپنے بھائیوں کو نہ سننا دیجیو۔
لوگوں کے سامنے معزز بننا رہ در نہ شکوہ افلاس و اظہارِ مصیبت
کی بدولت نظروں سے گر جائے گا) ایک دوسرے کے محاذِ نظر
مُعیّن بنے رہو یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہنچ جائے (اور
جو کچھ مقتدر ہے پورا ہو جائے) جب تیری قبر میں مُنکر و نکیر آدیں
تو میری بابت ان سے پوچھو کہ وہ تجھ کو مجھ سے باخبر بنائیں گے
آج تیرا نام مذنب (یعنی گناہ کار ہے) اور فردا قیامت کو تیرا
نام محاسب و منافش ہوگا (کہ تجھ سے حساب بھی لیا جائے گا اور
جرح بھی کی جائے گی) تو قبر کے اندر بد حال ہوگا۔ تجھے پتہ
نہیں کہ جنتی ہے یا دوزخی تیرا انجام مبہم ہے لہذا اپنی صفائی
حال پر دو کام مت کھا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل (قیامت کے
دن) تیرا کیا نام ہوگا۔ بیٹا جب صبح ہوا کرے تو اپنے نفس سے
صبح کی بات مت کر۔ کیوں کہ کیا خبر ہے وہ آئے گی یا نہیں
کل گذشتہ تو اس حالت میں ختم ہو چکی کہ یہ تیرے لئے
(صفائی کا) گواہ بنی یا تیرے اوپر (ثبوتِ جرم کا گواہ بنی) اور کل
آئندہ کے متعلق خبر نہیں کہ تجھ کو ملے گی یا نہیں۔ لہذا بس تجھ کو
تو آج ہی کے دن سے سرور کا رہے (افسوس) تو کس درجہ
غافل ہے۔ نیری غفلت کی علامت یہ ہے کہ اہل غفلت ہی کی
صُحبت تجھ کو نصیب ہے۔ اے بیوقوف جس پر حقایق کی علامت
ظاہر نہیں ہے اس کی صُحبت میں کیوں رہتا ہے؟ اس کی
صُحبت کیوں اختیار کرتا ہے جس کی بُنیاد ہی کمزور ہے کہ اس کی ظاہری
حالت نفسانیت ہے اور باطنی حالت سخت دلی اور حق تعالیٰ شائد
کے سامنے بد لحاظی و بے حیائی۔ یہ چیز مونڈھے سے کیڑے اور
آنکھوں میں بیداری کا سُرمہ چھوڑ کر (معمولی سیاہ) سُرمہ
لگانے سے نہیں آیا کرتی۔ ساری مخلوق اس درجہ میں ہے

مشتوں کو کھلادیا اور
سنا ہو گئے۔ دستِ قدرت
(کہ) غسل دہندہ تفسیر
کا کتا دونوں ہاتھ بچھا
میلانے ہوئے ہے۔

اور لغزشوں کے ارتکاب
روکے اور پالوں کو
طوت چلنے سے روکے

نفس تو شریعت کے سامنے
دوب کی محبت میں پہلاز
تو صفاتِ نبوت سے

بڑھتا ہے کہ کبھی روکرتا
کچھ بھی تم کو رسولِ مطلق
تو کافی نہیں کہیں

اور تو بادشاہ کی
ہے اور خلوت ان
وقت اور خلوت

شفولیت کی وجہ سے
(کہ اسی سے تُرب
بوسعت علیہ السلام

نذر برس واقفیت کا
صفت ہوتا ہے تو سزا

ہوتا ہے۔ اللہ اعلم

لَا عِلَاقَةَ بِهِمْ ۖ جَمِيعُ الشَّكْلِ لَا عِلَاقَةَ بِهِمْ ۖ يَا
 أَحْمَقُ تَأْتِي بَابَ هَذَا وَبَابَ هَذَا ۖ تَسْأَلُهُ
 حَتَّى يَكْتُمُ جَمْعَكَ ۖ كَيْفَ يُرْجَى لَكَ الْفَلَاحُ ۖ
 هَلَا كُنْتَ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ كَأَنَّكَ حَبِيبٌ ۖ مَنْ
 جَاءَ أَخْبَرْتَ الْمَلِكَ بِمَكَانِهِ ۖ أَخَذَتْ وَقَعَتَهُ ۖ
 أَنْسَتْ وَحَدَّثَتْ ۖ هَلَا جَعَلْتَ الْخَلْقَ عِيَالَكَ
 وَأَنْزَوَيْتَ عَنْهُمْ ۖ اِسْتَعْلَتْ بِصَنَعِكَ فِي بَيْتِكَ
 حَتَّى إِذَا تَوَابَا بِكَ رَأَوْا عِنْدَكَ مَا يُصْلِحُهُمْ
 بَيْتَكَ خَلُوتُكَ ۖ بَيْتَكَ قَلْبِكَ ۖ بَيْتَكَ سِرِّكَ ۖ
 بَيْتَكَ بَاطِنِكَ ۖ صُحْبَتُكَ لِرَبِّكَ بِالْفَيْتَامِ بِأَمْرِ
 وَالْإِنْتِمَاءِ عَنْ لَفْظِهِ وَالْمُوَافَقَةِ لَهُ فِي مَقْدُورِهِ
 أَرَزَانِي الْخَلْقَ فِي دُعَائِكَ وَهَمَّتِكَ ۖ لَعَيْنِ
 تَكْرُمِ الْفُتُوحِ ۖ إِذَا أَكْرَمْتَ الْكِرَامَ
 الْبَرَّةَ فِي خَلُوتِكَ أَطَعْتَ مَوْلَاكَ وَلَمْ
 تَعُصِهِ أَكْرَمْتَ الْقَوْمَ وَلَمْ تَقْضِمْ
 نَفْسَكَ عِنْدَهُمْ سَقَمْتَ كَرِيمًا ۖ
 فَإِذَا صِرْتَ كَرِيمًا أَكْرَمَ لِحْجَلِكَ
 أَلْفُ عَيْنٍ يُدْفَعُ الْبَلَاءُ حَسَنُ
 أَهْلِكَ وَجَارُكَ وَأَهْلُ بَلَدِكَ
 أَبَدُ الدَّهْرِ تَكْلِي ۖ أَبَدُ
 الدَّهْرِ تَأْتِي الْأَنْوَابُ ۖ مَنْ
 يَكْدِي مِنْكَ مَوْثِقُكُمْ
 مِنْكَ ۖ مَتَى يَوْتِي بِأَبْكَ ۖ
 مَتَى تَفْرُغُ مِنْ
 شَأْنِكَ ۖ

کہ اس کا اعتبار نہیں اور سارے تکلف غیر معتبر ہیں۔ اے بیوقوف
 (تو ہرجائی کیوں بن گیا کہ کبھی) اس کے دروازے پر آتا ہے اور کبھی
 اس کے دروازہ پر کہ بھیک مانگتا ہے تاکہ اپنی جمع کو بڑھائے تیرے
 لئے فلاحیت کی کس طرح امید ہو سکتی ہے۔ دربان بن کر شاہی دروازے
 پر کیوں نہ رہا کہ جو بھی راہِ دشاہ کو پوچھتا ہوا آتا تو اس کو بادشاہ
 کے ہونے کی اطلاع دیا کرتا کہ اسی کی داستان لیتا اور اسی
 کی یکتائی سے اُنس پاتا۔ ایسا کیوں نہ بنا کہ مخلوق کو (شفقت
 میں) اپنی اہل و عیال سمجھتا اور خود (سوال و انتفاع میں) ان سے
 یک سو رہتا کہ اپنے گھر میں (بیٹھا ہو اکسب معاش کے لئے) کسی
 چیز کے بنانے میں لگا رہتا کہ جب لوگ تیرے دروازے پر آتے
 تو ان کو وہ چیز ملتی جو ان کے کام بناتی۔ تیرا گھر وہ ہے جسے خلوت
 کہتے ہیں۔ تیرا گھر وہ ہے جس کا نام قلب اور باطن اور اندرون ہے
 رب کے ساتھ تیری صحبت یہ ہے کہ اس کے ارشاد کی تعمیل کرے
 اور اس کی ممنوعات سے رُکے اور اس کے مقدرات میں اس کا موافق
 بنارہے کہ مخلوق کی روزیاں تیری دعا اور تیری توجہ میں (رکھ دیجادیں
 اس لئے کہ) ایک آنکھ کے لحاظ سے ہزار آنکھوں کی عزت ہو اگر قی ہے
 جب تو اپنی خلوت میں بزرگ و نیکو کار (فرشتوں) کا اکرام ملحوظ رکھے گا
 (کہ ان کے دیکھنے کا لحاظ ہو گا تو) اپنے مولا کی اطاعت کرے گا اور
 معصیت نہ کر سکے گا۔ پس چونکہ تو نے ان حضرات کی عزت کی اور
 ان کے سامنے اپنے نفس کو رسوا کیا لہذا تیرا نام معزز رکھ دیا جائے گا
 اور جب تو معزز بن جائے گا تو اب تیری وجہ سے ہزار آنکھوں کی
 عزت کی جائے گی کہ (تیری وجہ سے) تیرے اہل و عیال اور تیرے بڑبڑیں
 اور تیرے اہل شہر سے بلائیں دور کر دی جائیں گی مدتِ العمر تو بھیک نہ ہی
 مانگتا رہا مدتِ العمر دروازوں پر آتا رہا۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تجھ سے کھانا
 مانگا جائے وہ وقت کب آئے گا کہ لوگ تیرے دروازہ پر آئیں۔ وہ وقت کب آئے گا

مَتَى تَفْرُغُ مِنْ
 شَأْنِكَ ۖ
 الْمَلِكُ ۖ مَتَى
 مَلَا حِلْمَتِكَ
 وَتَطْلَعُ مِبَاهِ
 حَقْمَهُ عَلَى اللَّهِ
 تَوَكَّلْتُ ۖ الْعَمَلُ
 فِعْلًا ۖ حَالًا
 الْكِبْوَلُ ۖ لَاسَ
 فَاتَتْكَ الدُّرُ
 الْيُورَايَةُ ۖ الدُّرُ
 بِالْحَيَاةِ ۖ الدُّرُ
 الدُّنْيَا نَفْسُ
 هَذِهِ الدُّرُ
 الْقَهْوَانِ ۖ
 مَا تَأْخُذُ
 مَا يَلْزَمُكَ
 مَا لَا بُدَّ
 بَيْتُ سَكَا
 وَخَلُوتُكَ
 إِلَيْهَا ۖ أ
 عَلَى الْخَلُوتِ
 الْقَهْوَانِ
 الْقَهْوَانِ

مَنْ تَقَرَّبَ حَوْلَكَ خِمْمَةً ۖ مَنِ تَعَرَّسَ فِي قُرْبِ
 الْمَلِكِ ۖ مَنِ تَقَطَّرَ بِجَبَابَتِكَ وَأَهْلِيَّتِكَ وَ
 صِلَا حَيْثُكَ لِقُرْبِ الْمَلِكِ ۖ وَتَوَجَّجَ الْقَائِدَ
 وَتَقَطَّرَ مِبَاهَاتِكَ وَتَكُونُ أَجْبَبَ أَجْبَبَ الْكَلَامِ
 تَحْمَدُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْسُكَ إِلَيْكَ
 تَزَكَّتْهُ الْعُلَمَاءُ وَرَكَّةُ الْأَنْبِيَاءِ كَوْرًا
 فَعَلَا ۖ حَالًا وَمَقَالًا ۖ لَا رَأْسًا وَلَقَبًا
 الْكِبُورُ لِسَمِّهِ وَالرَّسَالَةُ لِقَبِّهِ يَجَاهِلُ
 فَاتَتْكَ الْعُبُودُ وَالرَّسَالَةُ كَمْ تَقْتَدِرُ
 الْوِلَايَةُ الْغُرَبَاءُ الْبَدَلَةُ الْأَرْصَنُ
 بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ حَيَاةُ
 الدُّنْيَا نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ
 هَذِهِ الدُّنْيَا لَا مَالُكَ مِنْ
 الْقَهْرِ قَوْلِكَ أَقْسَامُ كَلَامُ الدُّنْيَا
 مَا تَأْخُذُ هَلَاكُكَ وَحَوَالِكَ
 مَا يُلْزِمُكَ الْمَلِكُ لَيْسَ مِنَ الدُّنْيَا
 مَا لَا بُدَّ مِنْهُ لَيْسَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ
 بَيْتُكَ سَكْنُكَ وَرَبَّاسُكَ يَسْتُرُكَ
 وَخُبْرُكَ يُشِيرُكَ وَرُوحَةُكَ تُسَكِّنُ
 إِلَيْكَ الْبَحَاةُ الدُّنْيَا لَا مُقْبَلُ
 عَلَى الْخَلْقِ وَالْإِدْبَارُ عَنِ الْحَقِّ
 أَلْقَى ضِدَّ الْوَسْوَ
 أَلْقَى ضِدَّ الْوَمَادِ
 السَّبَبُ
 ضِدُّ

کہ تو اپنے دھندے سے فارغ ہو۔ وہ وقت کب آئیگا کہ تیرے گرو فیہ نصب
 کیا جائے (اور محو ظن کے زمرہ میں لے لیا جائے) وہ وقت کب آئیگا کہ شاہی
 قرب میں تجھ کو دولہن بنایا جائے۔ وہ وقت کب آئیگا کہ تیری شرافت اور شاہی
 قرب کے لئے تیری اہلیت و صلاحیت ظاہر ہو اور تیرے لئے خطابات تجویز
 کئے جائیں اور تیرے مابہ الافخار ہونے کا اعلان کیا جائے اور تُو سیدنا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (رُو حانی) اولاد میں سعادتمند سے سعادتمند
 بچہ قرار پائے کہ آپ کی میراث (یعنی علم حقانی) تیرے حوالہ کی جائے۔
 علماء قول و فعل اور حال و مقام میں انبیاء کے دارت ہوتے ہیں۔
 نہ کہ نام اور لقب میں۔ نبوت نام ہے اور رسالت لقب ہے (پس
 کوئی عالم نبی یا رسول تو نہیں کہا جاسکتا البتہ نبی کے سے قول
 و فعل سے نوازا جاسکتا ہے) اے نادان نبوت و رسالت تو ختم
 ہو چکی مگر ولایت و حوثیت و بدلیت ختم نہیں ہوئی کیا تم
 آخرت کے مقابلہ میں دُنوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے؟ دُنوی زندگی
 تو یہی تیرا نفس و جوئی اور طبیعت ہے۔ دُنیا (جس کی مذمت
 کی گئی ہے وہ) تو یہی چیزیں ہیں نہ کہ وہ خواہشات جو (لازم بشریت
 بنائی گئی ہے اور) فنا ہو جاتی ہیں کہ وہ تو تیرا مقسوم ہیں (اور شرعی
 حدیں رہ کر ان کو پُر کرنا دیکھا نہیں کہلاتا) دُنیا وہ ہے جس کو
 تو اپنی ہمت اور اعضاء کے ذریعہ سے حاصل کرے نہ کہ وہ جس کو
 بادشاہ تیرے سر پہیکے۔ جس شے کے بغیر چارہ نہیں وہ دُنیا نہیں
 ہے۔ رہائش کے قابل مگر بدن دُعا پنپنے کے قابل کپڑے
 ہیٹ بھراؤ روٹی اور جی تبی کہ جن سے سُکون نصیب ہو دُنیا
 نہیں کہلاتی۔ دُنوی زندگی (جس پر رہنے کی مافیت ہے یہ
 ہے کہ) مخلوق کی طرف مٹنہ ہو اور حق تعالیٰ کی طرف پُشت
 ہوئے نفسانی مند ہے منکر کی (کہ اس کی وجہ سے فکر آخرت نہیں ہو سکتا
 اور اسی لئے) جو ائے نفسانی عبادت کی ضد ہے اور سبب یہ ہے

۱۔ اے یہ قوت
 بہر آتا ہے اور کبھی
 حق کو بڑھائے تیرے
 ن بن کر شاہی دروازے
 تو اس کو بادشاہ
 ان لیتا اور اسی
 مخلوق کو رشفقت
 عا میں ان سے
 ش کے لئے کسی
 روانے پر آتے
 وہ ہے جسے خلوت
 اور اندرون ہے
 دکی تعمیل کرے
 ت میں اس کا موافق
 میں (رکھ دیا جوں
 عزت ہو کرتی ہے
 کرام ملحوظ رکھے گا
 وقت کرے گا اور
 عزت کی اور
 مز رکھ دیا جائے گا
 ر آنکھوں کی
 اور تیرے پڑوسیوں
 العز تو بھیکہ ہی
 یں گا کہ کھانا
 وہ وقت کب آئیگا

اَلْمُسِيْبُ الظَّاهِرُ هُنْدُ الْبَاطِنِ اِذَا اَحْكَمْتَ
الظَّاهِرَ اُخِرْتَ بِاِحْكَامِ الْبَاطِنِ اِذَا اَحْكَمْتَ
الْمَحْمُولَ بِالْعَمَلِ اِذَا كُنْتَ غَلَامَةً كُنْتَ تَلْبَعَةً
كُنْتَ صَبِيحَةً كُنْتَ فَاثِي النَّبِيَةِ عَنْ طَبْعِكَ
يُحْمِلُكَ الْعِلْمُ فَيُعَشِّقُكَ اِذَا كُنْتَ لَقْوَجَ بَيْنَ
رَوْحَيْنِ كُنْتَ كَحَاجِبٍ بَيْنَ الْمَلِكِ وَوَزِيرِهِ
كُنْتَ حُبُوبَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ
عَنْ وَجَلٍّ وَالْمَلِكِ وَنِكَاحَةٍ وَرَحْمَةٍ لِلْقُلُوبِ
لَنَا حَالَةٌ تَقْبَلُ عَنْ حُضُورِكَ قَالَ
دَاوُدُ لِبَنِيهِ سَلِمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ
عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلَائِكَةِ
الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ
يَا بَنِي مَا أَجْمَعُ الْخُلُقِيَّةَ بَعْدَ الْمُسْكِنَةِ
وَأَجْمَعُ مِنْ ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ عَابِدًا
فَقَرَأَ عِبَادَةَ رَبِّهِ أَرْضَهُمْ بِالْحَيَاةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا
وَالْجُودُ وَالْآخِرَةُ فَنَادَوْا
بِهِمْ تَغْيِيرٌ وَلَا سِرَّ تَغْيِيرٌ
لِلْعَوَامِ تَغْيِيرٌ وَلِلْعَوَامِ تَغْيِيرٌ
الدُّنْيَا مَا تَرَاهُ وَالْآخِرَةُ مَا يُفْقَهُ لَكَ
يَا بَنِيكَ مَا لَا تَعْقِلُ فَتَحْيِرُ مُفْتَبِّينَ
لَكَ يَا بَنِيكَ بِعَقْلِ مُشْتَرِكٍ
فَهُوَ مِنَ الدُّنْيَا يَا بَنِيكَ مِنْ
حَيْثُ الْعَقْلُ الَّذِي هُوَ عَقْلُ
الْعُقُولِ

خالق سبب کی اور ظاہر ہند ہے باطن کی۔ جب کو ظاہر کو درست کرے گا
تب تجھ کو باطن کی درستگی کا حکم ہو گا۔ جب تو شریعت کو اس پر عمل کر کے
مضبوط کرے گا کہ اس کا تابع اس کا مصاحب اور ایسا بن جائے
کہ جسم تیری طبیعت سے فنا ہو جائے۔ تب علم لدنی تجھ کو بخشنے کا
پس تجھ کو شہید بنائے گا اس وقت تو ایسا ہو گا جیسے داؤد
بیبیوں کے درمیان ایک خاوند ہوتا ہے (کہ دونوں کی دلدادہی
ملفوظ رکھ کر دونوں کے حقوق ادا کرتا ہے) تو ایسا ہو جائے گا جیسے
دربان ہوتا ہے بادشاہ اور اس کے وزیر کے درمیان۔ تو دنیا
و آخرت اور مخلوق حق تعالیٰ شانہ اور فرشتوں کا محبوب اور
قلوب کے لئے موجب فرحت بن جائے گا ہمارے لئے ایک حالت
ہے جو تمہارے سامنے سے غائب ہے (کہ تم اس کو دیکھ نہیں سکتے)
داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ
ہیسا مسکین بننے کے بعد خطا کا رہنا بھی کیسی بُری بات ہے۔ اور اس
سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو عابد ہو اور پھر اپنے رب کی عبادت چھوڑ
بیٹھے۔ (حق تعالیٰ کا ارشاد ہے) کیا تم آخرت کے مقابلہ میں
دُنویٰ زندگی پر راضی ہو بیٹھے؟ دُنویٰ زندگی (جس کا ترک کرنا
مزدوری ہے) تیرا وجود ہے اور آخرت (جس کو حاصل کرنا مزدوری ہے)
تیری فنا نیست ہے۔ ہمتوں کے لئے بھی ایک تغیر ہے اور استمرار کے لئے
بھی ایک تغیر ہے اور عوام کے لئے بھی ایک تغیر ہے اور خواص کے
لئے بھی ایک تغیر ہے۔ دُنیا وہ (روپیہ پیسہ) ہے (اس طرح حاصل
ہو کہ) اس پر تیری نظر جائے۔ اور آخرت وہ (روپیہ پیسہ) ہے
جو فتوحات سے حاصل ہو کہ وہ چیز ملے جس کو تو سمجھ بھی نہ سکے لہذا
تو حیران ہو۔ پس تجھ پر واضح کیا جائے کہ جو چیز عقل مشترک کے
ذریعہ سے حاصل ہو وہ تو دُنیا ہے اور جو چیز اس عقل کی حیثیت
سے تیرے پاس آوے جس کا نام عقل العقول ہے

مَنْ مِنَ الْآخِرَىٰ ۖ سِرُّكَ الْآخِرَىٰ وَظَلَمُكَ
 دُنْيَا ۖ حَالَاتُ الدُّنْيَا مَا سَوَى الْحَيِّ عَمَّا وَجَلَّ
 وَالْآخِرَى النَّعْتُ بِالْمَوْنِ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ
 قَبْلِ وَقَالَ وَعَنِ الْمَدْحِ وَالشَّاءِ وَالذَّمِّ
 وَالسُّبْحِ مَعَ الْهَمْرِ ۖ هَمُّكَ مَا أَهَمَّكَ إِذَا أَصَدَّكَ
 فِي إِرَادَتِكَ أَخَذَ الْحَيُّ عَمَّا وَجَلَّ بِسَبِّكَ ۖ
 مَسْأَلُكَ فِي ضَمَّةٍ قَدْ رَدَّ ۖ كَانَ دُسْمٌ مَا بَيْنَ
 مَخْطُوتِكَ أَوْ سَمٍ مِنْ خُطُوبَاتِ آدَمَ عَلَيْكَ الْفَكَمُ
 لِيَصْدُقَ إِرَادَتُكَ وَحُسْنُ آدَبِكَ وَتَطَارُشُكَ
 عَنْ قَوْلٍ جَدَّكَ ۖ تَبَّالِكَ جَدُّهُ لِحَجَلِ
 الْحَيِّ وَمَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِهِ وَمَا عِنْدَكَ مِنْ
 عِبَادَةٍ سَمْعُهَا طَاعَتُهَا يَرَى الْعَبْدُ أَقْسَامَهُ
 فِي اللُّوحِ الصَّفُوفِ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى الرُّبُوبَةِ
 أَقْسَامُ أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ ۖ حَتَّى إِذَا انْقَبَضَ
 نُورُكَ فِي بَاطِنِهِ إِنَّهُ هُوَ الْأَعْيَدُ لَعْنَتَا
 عَلَيْهِ ۖ وَرَأَتْهُمْ عِدَّةُ نَاكِرِينَ الْمُصْطَفِينَ
 الْأَخْيَارَ ۖ هَذَا شَيْءٌ يَخْفَى بِالسَّلَاقَةِ
 ثُمَّ يَصْفُو بِمَتَابَعَةِ أَقْدَامِ الْمَشَاكِلِ
 وَكَانَ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ فِي سَمَاعِهِ وَوَجَلَّ
 أَنَّهُ رُقْعَةٌ ۖ فِيهَا مَسْئَلَةُ فَضِيلَةٍ
 فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَكَ فِي التَّكَلُّمِ
 وَأَخَذَ طَرِيقَ تَمَرٍ قَالَ الْتِكَاكُ
 هَلْ هُوَ وَاجِبٌ أَمْ لَا ۖ
 وَهَذِهِ مَسْئَلَةٌ فِيهَا
 خِلَافٌ ۖ

ب کو ظاہر کر دو درست کر لے گا
 شریعت کو اس پر عمل کر کے
 محبوب اور ایسا بن جائے
 نبی علم لدنی تجھ کو بخشے گا
 ایسا ہو گا جیسے دو
 (کر دو) کی دلداری
 خواہ ایسا ہو جائے گا جیسے
 کے درمیان۔ تو دنیا
 مشغول کا محبوب اور
 مارے لئے ایک حالت
 اس کو دیکھ نہیں سکتے
 السلام سے فرمایا تھا کہ
 بری بات ہے۔ اور اس
 اپنے رب کی عبادت چھوڑ
 عزت کے مقابلہ میں
 کی (جس کا ترک کرنا
 حاصل کرنا ضروری ہے
 اور اسرار کے لئے
 ہے اور خواص کے
 (اس طرح حاصل
 (روپیہ پیسہ ہے)
 تو سمجھ بھی نہ سکے لہذا
 یزید عقل مشترک کے
 اس عقل کی حیثیت
 بل العقل ہے

پس وہ آخرت ہے۔ تیرا اندرون آخرت ہے اور تیرا بیرون دنیا۔
 حق تعالیٰ کے ماسوا جملہ حالات دنیا میں اور سوا کے ساتھ تعلق رکھنا
 اور قیل و قال و مدح و ثنا و مذمت اور فکر کی معیت میں چلنے سے
 منہ پھیر لینا آخرت ہے۔ تیرا فکر وہی کہلایا تھا جو تجھ کو بے چین بنادے
 جس وقت تو اپنی ارادت میں سچا بن جائے گا تو حق تعالیٰ تیری دستگیری
 فرمائے گا اور اپنی تقدیر کی صحبت میں تجھ کو چلائے گا کہ تیری سچی طلب
 اور حُسنِ ادب اور اپنے پڑوسیوں کی بکواس سے کان بہرے بنالینے
 کی وجہ سے تیرے دوستوں کا فاصلہ آدم علیہ السلام کے
 قدموں سے بھی زیادہ وسیع ہو گا۔ ہلاکت ہو تیرے لئے اے وہ
 جاہل جو جاہل ہے حق تعالیٰ سے اور اس فضل سے جو اس کے پاس ہے
 اور اس کے پاس دالے ان بندوں سے جنہوں نے (ہر حکم خداوندی کو)
 بسر و چشم رکھا اور عمل کیا ہے۔ بندہ (ولی بن کر) لوح محفوظ میں اول
 اپنے مقسوم کی چیزوں کو دیکھتا ہے اس کے بعد اپنے اہل۔ اور اولاد
 کے مقسوم دیکھنے کی طرف ترقی پاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے اس
 عروج و آگاہی تقادیر پر متعجب ہوتا ہے تو اس کو اس کے باطن کے
 اندر رندادی جاتی ہے کہ بے شک وہ ایک بسندہ ہے جس پر
 ہم نے انعام فرمایا اور بے شک وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ
 اور منتخب بندوں میں ہے۔ یہ بات تقدیر سے حاصل ہوا کرتی ہے
 اس کے بعد صفائی حاصل ہوتی ہے مشائخ کے اتباع میں ان کے
 قدم بقدم چلنے سے۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ ایک بار سماع
 و وجد کی حالت میں تھے کہ ان کے پاس ایک پرچہ آیا جس میں فقہ کا
 ایک مسئلہ تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جب تک کلام کرنے کی
 اجازت نہ لے لوں اور منکر نہ کر لوں (جواب نہ دوں گا)
 اس کے بعد آپ نے مسئلہ پڑھا کہ نکاح کرنا واجب
 ہے یا نہیں؟ اور فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض

مِنْهُمْ مَنْ قَالَ هُوَ سَيِّءٌ وَكَرِهْتُمْ مَنْ قَالَ
إِلَّا شَيْئًا بِإِلْعَابِ دَاخِلَةٍ إِذَا لَمْ تَشَأْ نَفْسُ أَوْفَى
عَنْ الشَّدَفِئِيِّ وَآحَمَدُ: وَعِنْدَ إِبْنِ حَنِيفَةَ
إِلَّا شَيْئًا بِالنَّكَاحِ أَضَلُّ بِأَنْتَ مَتَى
كُنْتَ مُرِيدًا فَإِلَّا شَيْئًا بِإِعْبَادِكَ أَضَلُّ
وَرَأَى كُنْتَ مُرَادًا أَفَلَا تَدْرِيكَ فِي نَفْسِكَ
إِنْ شَاءَ هُوَ زَوْجُكَ وَإِنْ شَاءَ شَغَلَكَ بِسَوَاهِلِهَا
إِنْ كَانَ ثَمَّةَ قِسْمٍ أَدْرَكَتَهُ: يَا خُذِ النِّعَمَ
بِدَيْلِكَ وَيَقُولُ لِلْحَقِّ خُذْ بِحَقِّهِ مِنْ هَذَا
هُوَ هَارِبٌ مِنِّي وَأَنْتَ قَسَمْتَنِي لَعْنِهِ: مَا
أَصْنَعُ وَهُوَ مُلْتَفِتٌ عَنِّي: يُلْفِتُكَ إِلَيْهِ
أَمَّا الْمُرِيدُ فَإِنَّ التَّزْوِجَ حَرَامٌ عَلَيْهِ
مِنْ حَيْثُ الْبَاهِلُ أَوْ يَكُونُ لَهُ زِيَادَةٌ
فِيهِمْ أَوْ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ أَصْلَابٍ مِنَ الْأَرْبَعِ
هَذَا أَسِيحٌ مَا لَهُ نُبَاتٌ وَلَا نَبَاتٌ وَلَا
أَثَاثٌ: بَلْ يَكُونُ مُتَعَدِّيًا عَنْ جَمِيعِ
أَتَوَاتِبَةٍ: فَإِذَا أَدْخَلَ إِلَى مَقْصُودِهِ
وَالْقَطْعَتِ سِيَاحَتَهُ هَذَا لَكَ: إِنْ
أَرَادَ مِلْكُهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ يَمْلِكُهُ
يُوجِدُهُ يَقْدِرُ عَلَى مَنْ صَاحِبِ
أَحَقُّ فَهُوَ أَحَقُّ: أَلَا تَعْلَمُ
مَنْ لَمْ يَعْرِضْ لَلَّهِ عَمْرَ وَجَلَّ
رَفِئِي بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
مِنْ الْآخِرَةِ
يَا غُلَامُ

نکاح کا قول ہے کہ نکاح کرنا سنت ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ
اگر اس کے نفس میں ہیجان نہ ہو تو (بمجرد وہ کر) عبادت میں
مشغول رہنا اولیٰ ہے (چنانچہ) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا
یہی مذہب ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح کی مشغولیت
افضل ہے (اور میرے نزدیک فیصلہ یہ ہے کہ) جب تک تو درجہ
ارادت و طلب میں ہے اس وقت تک عبادت میں مشغول رہنا
افضل ہے اور اگر تو (سلوک ختم کر کے خدا کا) مُراد و مطلوب
بن جائے تو اب اپنے نفس کے متعلق کسی قسم کی بھی تدبیر کا مجھے
حق نہیں۔ اگر وہ چاہے تو تیرا نکاح کر دے اور چاہے تو اس کے
بسوا کسی دوسرے شغل میں لگائے (اس لئے کہ) اگر وہاں (خدا
کے پاس) کوئی شے تیری قسمت میں ہوگی تو مجھ کو مل کر رہے گی کہ وہ
مقسم تیرا دامن پکڑ کر حق تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ اس شخص سے
میرا حق دلو ادیکھے۔ یہ مجھ سے بھاگ رہا ہے اور آپ نے مجھ کو اس کے
حق میں تجویز فرمایا ہے (پس آپ ہی فرمائیں کہ) میں کیا کروں؟ یہ
تو مجھ سے رُخ پھیرے ہوئے ہے۔ (اس وقت حق تعالیٰ مجھ کو اس کی
طرت متوجہ کر دے گا۔ باقی رہا مرید کا قہقہہ تو اس کے لئے تو نکاح کرنا بھی
حرام اور یہ بھی حرام کہ کرتے سے کچھ بھی زیادہ ہو یا چار اُنکل زمین ہو۔
اس لئے کہ مرید تو مسافر ہے سید ہے کہ نہ اُسے (ایک جگہ) قرار ہے
نہ (اس کے پاس) ضرورت سے زیادہ (کپڑے) ہیں اور نہ اثاث البیت۔
بلکہ وہ تمام اقسام کے کپڑوں سے معرّی ہے۔ ہاں جس وقت منزل مقصود
پر پہنچ گیا اور سیاحت ختم ہوگئی تو اس وقت اس کے مالک کو
اختیار ہے کہ نکاح کرانے مالک بنائے۔ موجود کرے کم کرنے (جو
چاہے کرے) جو اتمن کی صحبت اختیار کرے وہ بھی اتمن اور
اتمن وہ ہے جو حق تعالیٰ سے واقف نہ ہو کہ آخرت
چھوڑ کر دُنوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے۔ صاحبزادہ۔ تیرا

اور بعض کا قول ہے کہ
مختر دورہ کر (عبادت میں
متنافی) اور امام احمد کا
زدیک نکاح کی مشنویت
ہے کہ جب تک تو درجہ
ادات میں مشغول رہنا
خدا کا مراد و مطلوب
سم کی بھی تدبیر کا مجھے
اور چاہے تو اس کے
لئے کہ اگر وہاں (خدا
مجھ کو مل کر رہے گی کہ وہ
بے گاہ اس شخص سے
ہے اور آپ نے مجھ کو اس کے
(ن) میں کیا کروں ہے
حق تعالیٰ مجھ کو اس کی
ن کے لئے تو نکاح کرنا بھی
و یا چار نکل زمین ہو۔
سے (ایک جگہ) قرار ہے
اور نہ اثاث البیت۔
اس جس وقت منزل مقصود
ت اس کے مالک کو
جو ذکرے کم کرتے (جو
سے وہ بھی امتحان اور
ن ہو کہ آخرت
صاحبزادہ تیرا

قَسَمُكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ ۚ لَا تَأْكُلْ
يَطْبُخُكَ وَهُوَ الْكَافِرُ مِنْ بَيْنِ شَيْطَانٍ ۖ
بَلْ تَوَقَّعْ سَاعَةً حَتَّى تَصِلَ إِلَى دَارِ
جَنَّتِكَ أَوْ قُرْبِ رَيْكَ ۖ قَالَ لَهُ رَجُلٌ
كَانَ لِي وَرَدٌ مِّنْ صَغِيرَى إِلَى الْأَنْ
أَلَا نَأْكُلُ أَفْئِدَتِكُمْ رَغْمًا مِّنْ أَنْصَرَعِ مِّنْ
وَقْتِي ۖ قَالَ رَفَعَى اللَّهُ عَنْهُ لَا يَكُونُ
يَهْ نَفَرًا نَحْوَهُ السَّابِقَةِ ۖ لَمْ حَتَّى
عَيْنُ صِدِّيقِي فِي جَوَارِهِ إِلَى الْحَيِّ
عَمَّا وَجَلَّ فَاسْتَحْتَشَكَ ۖ فَقَالَ
لِلْحَوَانِ حُدُودُهُ مَعَكُمْ إِنْ لَمْ
فِي آيَاتِهِ دَهْرًا كَرُمَ نَفَحَاتِ الْأَ
نَعَزَّ صَوْنُ النَفْحَاتِ ۖ لَا يَكُونُ
قَدْ شَاحَ قَلْبُكَ ۖ أَقْعَدَ هَٰذَا مَلِكُهُ
عَلَى بَابِ قُرْمِهِ ۖ لَا يَكُونُ
ضَعْفُ الظَّاهِرِ وَقَوَى الْبَاطِنِ
لَا يَكُونُ ضَعْفُ الْعَظْمِ
مِنْ قَلْبِكَ رَفَى جِلْدُهُ ۖ
لَمْ تَخْطَفِ الْغَايَةَ وَ
الْيَمَّةُ سِرًّا لِّرَى
قَلْبِكَ بَابِ رَيْكَ ۖ
غَيْبَتُهُ هَيْبَةُ
الْقُرْبِ
نَصْرَتُهُ

ۖ

مقسم تیرے سوا کوئی نہ کھائے گا (لہذا) باقضاء طبعیت و مجاہد
نفسانی شیطان کے ہاتھ سے مت کھا بلکہ ایک ساعت تا سئل کر۔
یہاں تک کہ یا اپنے جنت کے گھر میں پہنچ جائے (کہ یہاں کے صبر
کی مکافات ہو جائے گی) اور یا اپنے رب کے قرب میں پہنچ جائے
(کہ پھر یہیں سب کچھ مل جائے گا) ایک شخص نے آپ سے عرض کیا
کہ بچپن سے لے کر اب تک میرے لئے ایک وظیفہ تھا (جس کا میں
پابند تھا مگر) اب یہ حالت ہے کہ کھڑا ہو کر دو رکعت بھی پڑھتا ہوں
تو فوراً گر پڑتا اور بے ہوش ہو جاتا ہوں (اپنی اس حرمان نصیبی
پر افسوس ہے) آپ نے فرمایا (اس کو بد نصیبی ہی کیوں سمجھا جائے)
کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ نگاہ تقدیر کی ایک نظر ہو کہ کسی صدیق
بندہ نے حق تعالیٰ کی طرف چلنے کی حالت میں مجھ پر نگاہ ڈالی
ہو اور پسند کر لیا ہو (کہ جس کی وجہ سے جذب کی حالت پیدا
ہو چکی) پھر آپ نے اس کے (دینی) بھائیوں سے فرمایا کہ اس کو
اپنے ساتھ لو (اور دُعاؤں میں شریک کرو) کیونکہ حق تعالیٰ
کے بعض آیات میں افضال عائد ہو کرتے ہیں پس اس کے افضال
عائد کے درپے رہا کر دو (کہ خدا جانے کونسا وقت ہو اور کام بن جائے)
کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرا قلب (مولا کی خدمت کرتا کرتا) بوڑھا ہو گیا
ہو کہ بادشاہ نے اس کو (پیش دے کر محنت ٹھہرا دی اور) اپنے دروازہ
قرب پر (دربان بنا کر) بٹھالیا ہو کیا ایسا نہیں ہو اگر تاکہ ظاہر
ضعیف ہو گیا ہو (کہ درد پورا نہیں کر سکتا) اور باطن قوی ہو گیا
ہو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرے قلب کی ہڈی کمزور اور اس کی
کھال رقیق ہو گئی ہو اور غیرت و احسان خداوندی نے اس کے
اندرون کو اچک لیا ہو کہ تیرا قلب اپنے رب کے آستانہ کو
دیکھتا ہو اور قرب کی ہیبت اس کو ڈھانپ لیتی پس اس کو بیہوش
کر دیتی ہو (کہ ضعف قلب کے سبب قہل نہ ہو سکا اور غیرت خداوندی نہ

إِنَّ فِي حِفْظِ الْقَلْبِ لَشَغْلًا شَدِيدًا
 ذَكَرْتُ مِنْ أَعْمَالِ الْقَلْبِ خَيْرَ مِثْرَيْنِ
 أَعْمَالِ الظَّالِمِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ بِمَا دَامَ
 الْفَرَارِيُّ وَالسَّائِةُ مُبْقَاةٌ عَلَيْكَ
 لَا ضَيْرَ قِيلَ لِلْعَنِيدِ إِنَّ
 الْحَصْرِيَّ قَائِمٌ عَلَى رَحَى يَدُورٍ
 بِهِ وَهُوَ كَمَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ
 فَقَالَ الْفَرُّوْا حَالَتَكُمْ فِي أَوْقَاتِ
 الْقَلْوَةِ بِفَيْضٍ لَهُ إِنَّهُ لَا كَا
 أَذَنَ الْمُؤَذِّنِ سَكَنَ قَالَ
 لَا ضَيْرَ مِنْهُمْ مَنْ يُقْوَى
 عَلَى الْأَعْمَالِ مِنْ حِينَ صَبَرَهُ
 إِلَى حِينَ الْمَوْتِ وَمِنْهُمْ
 مَنْ يَتَعَمَلُ إِلَى أَنْ يَضَعُ
 إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ حَيْثُ
 قُرْبٍ مِنْ حَيْثُ عَلِمَ مَرْتَبَةً
 حَيْثُ مَشَاهِدَةٌ فَلَا بَأْسَ
 وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ
 شَيْطَانٌ يُغْوِيكَ وَنَفْسٌ
 تُؤْذِيكَ صُحْبَةُ الْحَكِيمِ
 تَنْبِيهِ الْعُلَمَاءِ تَنْبِيهِ لَهُمْ
 السِّرَّ أَعْدَلُ مِنْ
 هَذَا أَخْبَرُ لِنُقْطِمْ
 ثُمَّ الْفَصْلُ
 وَالْوَصْلُ

کیفیت قلبیہ سے اعضا و جسامتی کو بھی آگاہ کرنا گوارا دیکھا ہو؟
 واقعی قلب کی نگہداشت کا شغل بھی ایسا زبردست ہے کہ ہر
 طرف سے غافل کر دیتا ہے۔ قلب کا ذرہ برابر عمل ظاہر کے
 ہزار مرتبہ کے عمل سے بہتر ہے۔ جب تک فرائض اور سنت قائم
 رہیں (تو کوئی بھی حالت کیوں نہ پیدا ہو) کچھ مضر نہیں ہوتی
 حضرت جنید سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص کی (وجد و رقص
 میں) یہ حالت ہے کہ (گویا) چلتی پر کھڑا ہے جو اس کو گھما رہی
 ہے۔ اور کھانا پیتا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نماز کے
 اوقات میں اس کی حالت پر غور کرو (کہ کیا ہوتی ہے؟)
 اس شخص نے عرض کیا کہ جس وقت مؤذن اذان دیتا ہے تو اس
 وقت تو اس کو سکون ہو جایا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تب کچھ
 حرج نہیں (اور اس حالت وجد کو محمود اور من اللہ کہا جائے گا
 کیونکہ بعض حضرات وہ ہوتے ہیں جو پچھلے سے لے کر مرتے دم تک
 اعمال پر توی رہا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ عمل
 کرتے کرتے ضعیف ہو جاتے (اور نوافل وغیرہ کے متحمل
 نہیں رہتے) پس اگر یہ (قلبتِ عمل) بحیثیت قرب اور بحیثیت
 علم اور بحیثیت مشاہدہ ہو تب تو کچھ حرج نہیں (کہ قلبی عمل برابر
 ترقی پذیر رہتا ہے) اور اگر اس کے حشرات ہو تو اس کا
 سبب شیطان ہے جو تجھ کو گمراہ بنا رہا ہے اور نفس ہے جو تجھ کو
 ستا رہا ہے (اور اس کی شناخت یہی ہے کہ فرائض کے اوقات
 پر پابندی و کاہلی دیکھ لی جائے) حکم کی صحبت سے علم کا نتیجہ
 اور سر کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے (کہ جو شریعت کا پابند رہے گا وہ
 علم لدنی اور اسرار سے نوازا جائے گا) تجھے اس کی خبر بھی ہے؟
 اول (ساری مخلوق سے) علیحدگی اختیار کر اس کے بعد (حق کے
 ساتھ) اتصال حاصل کر۔ اور اول اتصال حاصل کر اسکے بعد

ثُمَّ أَوْصِي
 دَكَالَيْنِ
 جَرَمِيَّةٍ
 قَالَ النَّبِيُّ
 الْقُلُوبُ
 الْقُرْآنُ
 وَارْحَمَ
 اجْعَلْهُ
 ثُمَّ الْفَصْلُ
 اعْتِزَلْ
 كَانَ مَا آدَ
 خُدَّ مَعَدَّ
 بِالْحَكِيمِ
 الْأَسْبَابُ
 الْأَقْسَامُ
 أَعُوْظُكُمْ
 ظَهَرَ لَكَ
 تَحَكُّفُ الْإِلَهِ
 حَسَنُ آدَ
 مُنْفَصِلُ
 الْأَسْبَابُ
 مُصْبِحُ
 قَبِي

گو اور ان کی سب سے
بر دست ہے کہ
برابر عمل ظاہر کے
نفس اور سنت قائم
کچھ مضر نہیں ہوتی
کی (وجہ و نقص
جو اس کو گھارہی
یا کہ نماز کے
ہوتی ہے ۱۹
نیت دیتا ہے تو اس
نے فرمایا تب کچھ
من اللہ کہا جائے گا
لے کر مرنے دم تک
تے ہیں کہ عمل
وغیرہ کے متعلق
ب اور بحیثیت
کہ قلبی عمل برابر
ہو تو اس کا
نفس ہے جو مجھ کو
نفس کے اوقات
سے علم کا نتیجہ
بندر ہے گا وہ
س کی خبر بھی ہے
کے بعد (حق کے
حاصل کر اسکے بعد

ثُمَّ أَوْصِلْ يَا خَبِيبَةَ الْقَامِدِينَ عَلَى
ذَكَائِنِ الْخَوِصِ وَالْأَمَلِ وَالْعِزَّةِ لَا
جَرَمَ يَمُوتُ سِرًّا وَيَسُودُ قَلْبُكَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْقُلُوبَ لَتَقْمَدُ أَدْرَانِ جَلَاءَ هَذَا
الْقُرْآنِ ۚ اللَّهُمَّ اهْدِنَا وَاهْدِنَا
وَارْحَمْنَا وَاعِزَّنَا وَانصُرْنَا بِمَا
اجْعَلْنَا مُبَارَكًا آمِينَ كُنْتُ ۚ الْفَصْلُ
ثُمَّ الْفَصْلُ ثُمَّ أَوْصِلْ ۚ تَفَقَّهَ ثُمَّ
اعْتَزَلَ ۚ مَنْ عَبْدَ اللَّهِ عَلَى جَهْلٍ
كَانَ مَا أَسْدَكَ أَكْثَرِيًّا أَصْلَحَهُ ۚ
خُنْ مَعَكَ مِصْبَاحَ شَرِّهِ رَبِّكَ ۚ
يَا خَيْرُكَ تَدْخُلُ عَلَى الْعِلْمِ ۚ اِقْطَعْ
الْأَسْبَابَ ۚ قَارِقِ الْإِخْوَانَ وَالْهَيَوَانَ
الْأَقْسَامَ ۚ لَتَهْدِي فِيهَا لَا يَصْلُحُ ۚ
أَعْطَا ظَهْرَكَ زَوْجَتَكَ ۚ أَعْطَا الْأَقْسَامَ
ظَهْرَهُ ۚ تَزَهَّدَ ثُمَّ تَكَلَّفَ التَّهَدُّ ۚ
تَكَلَّفَ الْإِعْرَاضَ ۚ أَتَزَكَّى شَرِّكَ ۚ
حَسْبُكَ أَدَبُكَ ۚ كُنْ مُقَاطِعًا لِمَا سِوَاهُ
مُنْفَصِلًا عَنِ الْأَغْيَا ۚ وَ
الْأَسْبَابَ ۚ خَالِفًا مِّنْ لِّطْفَاءِ
مِصْبَاحِكَ عَلَى دَوَامِ ظِلْمَتِكَ
فَيَلْمَا هُوَ عَلَى ذَلِكِ
لَا إِذَا جَاءَ
الْحَقُّ

(دوسروں کو) واصل بنا۔ وائے حسرت ان پر جو حرص و امید
اور غفلت کی دوکانوں پر بیٹھے (ان کی خرید و فروخت میں مشغول
ہیں) پس ضرور ہے کہ تیرا باطن مرجائے اور قلب سیاہ ہو جائے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قلوب پر
بھی رنگ آجایا کرتا ہے اور ان کی صیقل تلاوت قرآن ہے۔
بار الہا ہم کو ہدایت دے اور ہمارے ذریعہ سے (دوسروں
کو ہدایت بخش۔ ہم پر رحم فرما اور ہماری وجہ سے دوسروں پر)
رحم کرا اور ہم کو عارف بنا اور ہماری وجہ سے (مخلوق کو)
عارف بنا۔ میں جہاں کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنا (اے
مخاطب) اول اختلاط کر (تا کہ علم سیکھے) اس کے بعد
علحدگی اختیار کر (کہ خلوت میں بیٹھے) اس کے بعد (دوسروں
کو) واصل بنا (کیونکہ مسئلہ قاعدہ یہ ہے) کہ "علم حاصل کر
اس کے بعد عزت نشین بن"۔ جو شخص جہالت کے ساتھ اللہ
کی عبادت کیا کرتا ہے وہ جتنی اصلاح کیا کرتا ہے اس سے
زیادہ بگاڑ کیا کرتا ہے (لہذا) اپنے رب کی شریعت کا چراغ
اپنے ساتھ لے کہ حکم (یعنی شریعت) ہی کی بدولت تو علم
پر داخل ہو گا۔ اسباب کو قطع کر بھائیوں اور پرہیزوں
سے مفارقت اختیار کر۔ جو چیزیں مقسوم میں ہوں ان
میں زہد کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ لہذا اپنی بی بی کو پیٹھ عطا کر
اور دوسری مقسوم چیزوں کو بھی پیٹھ عطا کر (کہ ان کے
حقوق معاشرت آدا ہوں) زہد اختیار کر اس کے بعد تہ تکلف
ناہد بن اور تہ تکلف روگردانی کر۔ حرص کو چھوڑ اور حسن ادب کا
برتاؤ کر۔ ماسوائے اللہ سے بے تعلق اور اغیار و اسباب سے
جدا اور اس سے خائف رہ کہ تیرا چراغ گل ہو کر کہیں ہمیشہ
کے لئے اندھیرا نہ ہو جائے۔ جب یہ حالت ہوگی تو حق تعالیٰ

يَدُ هِيَ اِمْدَادُهُ اِلَى مَصْبَاحِكَ ۚ تَوَدُّكَ فِي
 عِلْمِكَ ۚ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ اَوْ رَنَّهُ اللهُ عِلْمَ
 مَا كَرِهَ يَعْلَمُ ۚ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَنْ يَّوَدَّ مَصْبَاحًا
 تَعَجَّرَتْ يَتَارِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ
 يَبِينُ مَا هُوَ كَذَلِكَ اِذْ رَأَى نَارَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَ
 كَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ رَأَى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ
 اَمْ كُنْتُمْ لِيَ اَنْتُمْ نَارًا ۚ نَادَاهُ الْحَقُّ بِطَرِيقِ
 نَارٍ ۚ جَعَلَ النَّارَ قُرْبَةً ۚ جَعَلَ رُؤْيَاهُ
 لَهَا كَرِيهَةً ۚ يَرَى نَارًا مِنْ شَجَرَةٍ قَلْبِهِ ۚ
 يَقُولُ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَاسْهَابِهِ وَوُجُوهِهِ اَهْلًا
 مِمَّا كُنْتُمْ لِيَ اَنْتُمْ نَارًا ۚ نَادَى السِّرَّ
 الْقَلْبُ اِنِّي اَنَا رَبُّكَ ۚ اَنَا اللهُ فَاعْبُدْنِي
 لَا تَدْنِ لِي بِغَيْرِي ۚ اِعْرِفْنِي وَاجْهَلْ
 غَيْرِي ۚ اَهْلُ لِي وَالْقَطْعُ عَنْ غَيْرِي ۚ
 اَطْلِقْنِي وَاعْرِضْ عَنْ غَيْرِي ۚ اِلَى رُؤْيَى لِي
 قُرْبَى اِلَى مَلِكِي اِنِّي سُلْطَانِي ۚ يَحْتَمِلُ اِذَا
 تَقَرَّرَ مِنْ اَلِكِ تَحَرُّ الْقَاءِ بِغَيْرِي
 مَلْجُؤِي ۚ اَوْحَى اِلَى عَبْدِهِ مَا
 اَوْحَى ۚ زَالَتْ الْحُجُبُ ۚ زَالَتْ
 الْكُفْرُ وَرَدَّتْ ۚ سَكَنَتْ
 النَّفْسُ ۚ جَاءَ السُّكُونُ
 جَاءَ رَدُّ الْأَطْفَالِ ۚ اِذْ هَبَّ
 اِلَى فِرْعَوْنَ ۚ يَا قَلْبُ ارْجِعْ
 اِلَى الشَّيْطَانِ

ۛ

تیرے چراغ کو اپنی امداد کا تیل عطا فرمائے گا اور تیرے علم میں
 نورانیت بخشنے کا جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے حق تعالیٰ اس کو ان
 چیزوں کا علم بخشتا ہے جو اسے معلوم نہ تھیں۔ جو حق الیس روز
 تک حق تعالیٰ کیساتھ اخلاص کا برتاؤ کرے گا حق تعالیٰ اس
 کے قلب سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری فرمائے گا۔
 اور اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی طرح اس کو حق تعالیٰ کی
 آگ نظر آئے گی کہ جب انہوں نے (کوہ طور پر) آگ کو دیکھا
 تو بنو اہل سے فرمایا کہ تم یہاں ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر آئی ہے
 (درحقیقت) آگ کے واسطے ان کو حق تعالیٰ نے آواز دی
 تھی۔ آگ کو ان کے لئے قرب قرار دیا اور آگ کے دیکھنے کو
 ان کا راہبر بنا دیا تھا (اسی طرح مخلص بندہ) اپنے قلب کے
 رخت سے ایک آگ دیکھے گا اور اپنے نفس آپنی خواہش اور اپنے
 اسباب اور اپنی ہستی سے کہیں گا کہ تم سب یہاں ٹھہرو مجھے ایک
 آگ نظر آئی ہے۔ باطن قلب کو آواز دے گا کہ میں ہی تو تیرا رب
 ہوں۔ میں ہی تو اللہ ہوں۔ پس میری عبادت کر اور غمیر کے آگے
 مت جھک۔ مجھے پہچان اور دوسروں سے اسخبان بن۔ مجھ سے
 واسطہ رکھ اور منہ سے علاوہ سب سے قطع تعلق کر۔ میرا
 طالب بن اور دوسروں سے منہ موڑ۔ میرے علم کی طرف
 میرے قرب کی طرف آ۔ میرے ملک کی طرف آ۔ میری سلطنت کی طرف آ۔
 جبکہ یہ مضمون کا میل ہوتا ہے تو بقا کا میل ہوجاتی ہے۔
 برتاؤ ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے اور وہی بندہ کی طرف
 وہی فرمانا ہے جو کچھ بھی فرمانا ہے کہ پتے سے ملحدہ ہوجا
 ہیں۔ کہدورت زائل ہوجاتی ہے۔ دل ٹھہر جاتا ہے
 سکون نصیب ہوتا ہے۔ عنایات ہوتی ہیں کہ فرعون
 کی طرف حباؤ (یعنی) اسے قلب۔ شیطان

وَالنَّفْسُ وَالْهَوَىٰ
 قُلْ لَهُمْ يَا قَوْمِ
 اِهْلُكُمْ لَقَدْ قَطَعْتُ
 اَنْتَ يَا مُسْلِكِي
 لَقَدْ جَعَلْتَ خَلْقًا
 الدُّنْيَا وَمَنْ اِلَى
 مَلِكًا وَخَلْقًا تَخْتَلِفُ
 لِحَاوِزَةٍ مُنْكَرَةٍ
 وَتَمْتَحُ لَكَ بَابُ
 سَمُومَهَا ۚ يَا قَوْمِ
 لَقَدْ اَرَادَ يَسْلُمُ دُنْيَا
 خَلْقًا تَقَامُ بَيْنَ يَدَيِ
 عَيْنِيكَ وَعَنْ فَمِي
 دَنِيْدُ لَقَدْ قُوَّةٌ
 بِصِدْقِهِ ۚ عَمِلَ
 رَزَقًا اِلَى رَا
 وَيَحْمِلُ حُسْرًا
 شَاكِرًا بَعْدَ
 مَا قَلَّ دَيْنُهُ
 اِنَّ اللَّهَ لَا
 يُغَيِّرُ مَا
 الشُّرُوءُ
 الشُّرُوءُ

وَالْقَنَسِ وَالْهَوَىٰ ۖ طَرَفُهُمْ إِلَىٰ جَاهِهِمْ إِلَىٰ ۚ
 قُلْ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ الْيَعُونُ أَحَدٌ كُرْسِيِّ الرَّسُولِ
 الْهَلْ ثُمَّ الْقَطْعُ ثُمَّ الْهَلْ ثُمَّ الْهَلْ ۚ أَمَّا
 آتِ يَا مُسْكِينُ سَوْفَ تَنْقُطُ قَوْلَا وَتُحَوِّثُكَ
 كَيْفَ جُزْءُ خَلَا تُكَ ۚ وَتَجْمَعُ لَكَ بَيْنَ فَقْرٍ
 الدُّنْيَا وَمَدَا الْأُخْرَىٰ ۚ تَأْتِي الْقَبْرَ يُصَيِّتُ
 لَكَ كَحَيْثُ تَحْتَكَ أَهْلًا عَمَلًا ۚ وَتُحَوِّثُكَ عَنْ
 تَجَاوِزَ مَنْعِكَ وَتَكْبِيرَ ۚ تُعَدُّ بِفِي قَوْلِكَ
 وَتُفْتَحُ لَكَ بَابُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّكَ مَدَا الْهَلْ
 سَوْفَ مَهْلًا ۚ يَأْتِيهِمْ أَحْسَنُ الْأَدَبِ فِي هَلْ
 الدُّنْيَا يَسْكُرُ دِيْنُكُمْ وَطَاهِرُكُمْ وَبَاطِلُكُمْ
 حَقٌّ تَقَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَيْثُ يَزَالُ الْحَبَابُ عَنْ
 نَبِيِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ أُنْتِكَ ۚ وَيُلْقِمُكَ
 وَتَزِيدُكَ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّةٍ ۚ وَتُعِيدُكَ إِلَىٰ
 لَوْحِدَةٍ ۚ عُمُرًا إِلَىٰ عُمُرٍ بَقَاءً إِلَىٰ بَقَاءٍ ۚ
 رَزَقًا إِلَىٰ رَزَقٍ ۚ يَشْكُرُ سَعْيَكَ
 وَيَحْمِلُ حُسْنَ أَدَبِكَ ۚ يُسَمِّيكُ
 شَاكِرًا بَعْدَ أَنْ سَمَّاكَ صَابِرًا
 مَا قَلَّ دِينًا ۚ يُغَيِّرُ عَلَيْكَ ۚ
 إِنْ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا يَقْوَمُ حَقُّهُ
 يُغَيِّرُ مَا بَانَفْسُهُمْ ۚ أَخْلَاقُ
 الشُّرُوعِ يُغَيِّرُ قِيَمَاتِهَا
 الشُّرُوعِ ثُمَّ الْعِلْمُ
 ثُمَّ الْقُدْرُ

ۛ

اور نفس و خواہش کی طرف جا۔ ان کو میرا راستہ بتا اور ان کو میری
 طرف چلا۔ ان سے کہو کہ صاحبِ میرا اتباع کرو کہ میں تم کو ہدایت
 کے راستہ پر ڈال دوں گا۔ اول میل اس کے بعد بے تعلق ہو پھر
 (تسلیمِ ہدایت کے لئے) میل چل اور اس کے بعد (ان کی) دہل بینہ
 مگر اے مسکین تیری حالت (اس کے خلاف ہے) قریب ہے کہ تیرے
 قوی منقطع ہو جائیں۔ اور تجھ سے بے وفائی کریں اور تیرے بارِ آشنا
 تجھ کو چھوڑ بیٹھیں اور دُنیا کی تنگ دستی اور آخرت کا عذاب
 دونوں تیرے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ تو قبر میں داخل ہو اور وہ تجھ کو
 اتنا بھینچے کہ تیری اِدھر کی پسلیاں اُدھر چلی جائیں اور ممکنہ بکیر
 کا جواب دینے سے تجھ کو گونگا بنا دیں (کہ جوابِ منہ سے نہ نکلے)
 قبر میں تجھ کو عذاب (حبس) اور دُنخ کی طرف ایک واہ
 تیرے لئے (حبس) کھول دیا جائے کہ اس کی تپش اور کپٹ
 تجھ کو پہنچے۔ صا جو! اس دارِ دُنیا میں با ادب بنو۔ کہ
 تمہارا دین اور ظاہر و باطن سالم رہے یہاں تک کہ تجھ کو
 حق تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے۔ اس وقت تیری آنکھوں
 اور تیرے دہن اور تیرے کانوں سے محاب زائل ہو جائے گا۔
 اور وہ تجھ کو خدا بخشنے کا اور قوت پر قوت۔ بصیرت پر بصیرت
 عمر پر عمر۔ بقا پر بقا اور رزق پر رزق بڑھاتا رہے گا کہ تیری سعی
 کی قدر اور تیرے حُسن اور بے کی ثناء فرمائے گا۔ اقل تیرا مہم
 و عاقل و متدین رکھے گا اور اس کے بعد تیرا نام شا کر تیار دیکھا
 اور تیری حالت بدل دے گا (چنانچہ خود فرماتا ہے کہ) بیشک اللہ
 کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔
 (پس اہل اللہ) اپنی بد اخلاقیوں کو بدل ڈالتے ہیں اول شریعت
 کی متابعت سے اور اس کے بعد علم لدنی سے اور اس کے بعد
 تعذیر (پر یقین و ایمان لانے) سے کہ ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ

ملفوظات

كَأَنَّهُمْ بِمِجَالٍ لِّقَطْعٍ أَيْ بِهِمْ وَأَرْحَلِهِمْ ۖ لِقَطْعٍ
أَعْضَاءُ لَهُمْ الْخَيْثُ الْيَقِي فِيهَا أَمْلًا ۖ لَا حَرَكَهٗ
وَلَا لَمَرٍّ وَلَا كَيْفَ ۖ ذَهَبَتِ الْعُقُولُ عَقُولُ
الْبَشَرِيَّةِ ۖ حَتَّى إِذَا ذَهَبَتْ أَيَّامُ النَّبِيِّ وَعَادَ
الْعَقْلُ إِلَيْهِمْ جَاءَتْ أَلْطَافُ رَحْمَتِهِم بِالتَّغْيِيرِ
وَالْتَّغْيِيرِ ۖ طَعَامٌ بَعْدَ الْجُوعِ ۖ شَرَابٌ بَعْدَ الظَّمَا
كَسُوهُ بَعْدَ الْعُرَى ۖ مَا دُمْتَ فِي الْوَيْقِ يَا مُرَّةَ
بِالتَّقْلِيلِ حَتَّى تَنْفُيَ شَهْوَتَكَ ۖ تُعْفَى هَذَا الْحُكْمُ
حَقًّا ۖ يَا وَاهِ السُّرُورِ وَتَلْبِي عَنْ تَوَاهِيَةِ هَذِهِ
الْأَيَّامِ تَقْصُوفٌ وَخُطُوتُكَ تَقْرَبُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ مَعَ مُضِيِّ اللَّيْلِ وَفُجِيَ الْعَمَارُ ۖ هُمْ عَلَى
أَقْسَامٍ ۖ مِنْهُمْ مَنْ يَلْتَمِسُ سَفَرَهُ فِي يَوْمِهِ ۖ وَ
شَهْمٍ ۖ وَسِينٍ ۖ لَا تُنْهَبُ زَمَانُكَ بِسِلْمٍ وَ
كَيْفَ وَسَوَافٍ ۖ بَلْ شُدَّ وَاسْلُكْ ۖ اْعْمَلْ
لَعَلَّكَ إِذَا عَمِلْتَ فِي دَارِهِ إِتَّخَذَكَ
قَلْبُهُ ۖ لَعَلَّ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهِ
تَعَشَّقُكَ فَتَرْوِي بِهَا ۖ تُغَيِّرُ
صُورَتَكَ وَيَبْأُ رُبِّيكَ لَكَ وَ
فَأَسْكُ ۖ تَجْعَلُ سَاكِنًا
أَوْ مَلِكًا نَائِبًا وَزَيْرًا ۖ
مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَسْتَكْبِرُ
لَهُ تِلْكَ ۖ إِذَا وَصَلَتْ
إِلَيْهِ يُسَهِّمُكَ ۖ الزُّهْدُ
وَالزُّرُودُ

ۛ

گویا ان کے ہاتھ پاؤں اور ان اعضا میں جیشہ کے کاٹنے کے لئے جن
میں ناقابل علاج زخم پڑ گیا ہے ان کو بے ہوشی کی دوا بلا دی گئی ہے
کہ نہ حرکت ہوتی ہے نہ چون و چرا۔ ان کے ہوش یعنی بشریت کے ہوش
حواس جاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب دوا کی بے ہوشی کا زمانہ ختم
ہو جاتا ہے تو پھر ان کو ہوش آ جاتا ہے اور طرح طرح کی تبدیلی
کے بعد ان کے رب کی عنایات آتی ہیں۔ یعنی بھوک کے بعد طعام اور
پاس کے بعد شربت اور برہنگی کے بعد لباس۔ جب تک تو راستہ
میں ہے کہ صاحب نسبت نہیں تھا اس وقت تک تجھ کو (دنوی
لذتوں کے کم استعمال کرنے کا حکم رہے گا۔ یہاں تک کہ تیری شہوت
بجھ جائے) لہذا تجھ پر لازم ہے کہ اس حکم کا حق ادا کرے کہ احکامات
شرعیہ پر کاربند ہو اور منہیات سے بچتا ہے۔ یہ زمانہ گزرتا رہے گا
اور تیرے قدم روز بروز زمانہ کے ساتھ حق تعالیٰ کے قریب ہوتے
رہیں گے۔ اللہ والوں کی قسمیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ ایک
دن میں اپنا سفر تمام کر لیتے (اور بہت ہی جلد سلوک طے کر کے صاحب
نسبت بن جاتے ہیں) اور بعض ہنہ بھر میں طے کرتے ہیں اور بعض
برسہا برس میں (پس کسی کے لئے کوئی مدت نہیں ہے لہذا) اپنا د
چوں چرا میں برباد نہ کر بلکہ کمر باندھ اور کام کر۔ کیا عجب ہے کہ جب
تو محبوب کے مکان میں کام کرنے لگے تو وہ تجھ کو (دل بہلانے والی
باندی بنالے۔ کیا عجب ہے کہ اس کی باندیوں میں سے کوئی باندی
تجھ پر عاشق ہو جائے اور وہ تجھ کو اس کے ساتھ بیٹا دے
تیری صورت بدل جائے اور تیرے پٹھا وڑے اور ٹوکری کو فرخت
کر دیا جائے اور تجھ کو ناظم یا صوبہ یا نائب وزیر بنا دیا جائے
جو اللہ سے واقف ہو جاتا ہے وہ اس سے حالات کی کثرت کا
طالب نہیں ہوا کرتا۔ جب تو خدا تک وصول حاصل کرے گا اس وقت
وہ تجھ کو خواہش عطا کرے گا۔ زہد اور خواہشات کا ترک معرفت

قَبْلِ الْمَعْرِفَةِ
قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ
اسْمَكَ ۖ يَوْمَ
قَمَاشَةٍ دَا
خَلَّاهُ ۖ يَفْ
يَا تِي بِحُطُو
تَقْدَرُ ۖ جَا
جَاهِلًا سَاكِنًا
يَا تِي بَابِ
دَوَائِهِ خَلَّاهُ
وَالْمَلِكُ نَازِلًا
لِلْخُلَمَانِ ارْتِ
يُقَلِّبُ مِنْ شَعْبِ
بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ
أَسْرَارَهُ بِخَلْقِهِ
يُكَاتِبُ أَهْلَهُ
أَنْ أَشْهَدَ الْمَلِكُ
عَلَيْكَ ۖ يَوْمَ
دَائِمَةٍ ۖ إِذَا
هَذَا مِنْ كُنْ
فِي يَوْمِ
وَالْعِلْمُ
رِسْمٌ

قَبْلَ الْمَعْرِفَةِ ۖ قَبْلَ أَنْ يَفْصَلَ إِلَى الْمَلِكِ ۖ
 قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ مَنْ أَنْتَ وَمَا لِقَبْكَ وَ مَا
 اسْمُكَ ۖ يُودِعُ الْعَبْدَ مُحْطَوْلَةً شَيْئَانَهُ وَ
 قِمَاسَهُ دَارَهُ أَهْلَهُ أَوْلَادَهُ حُلَاةَ سُلَامَتِهِ
 حُلَاةَ ۖ يَقْدِمُ رَجُلًا وَ يُؤَخِّرُ أُخْرَى ۖ
 يَا تِي بِحُطْوَتَيْنِ رَجَاءٍ وَ خَوْفٍ عَلَى مَاذَا
 تَقْدَمُ ۖ جَاهِلٌ بِالْكُلِّ ۖ فَاتْرَكَ الْكُلَّ ۖ
 جَاهِلًا بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ ۖ فَإِذَا تَرَكَ الْكُلَّ
 يَا تِي بَابَ الْمَلِكِ ۖ يَقِفُ مَعَ غُلَامَانِ مَعَ
 دَوَابِهِ خَلِيفَتَا رَاجِعِيَا ۖ لَا يَدْرِي مَا يُرَادُ بِهِ
 وَالْمَلِكُ نَظَرُ إِلَيْهِ وَ خَبَرُهُ عِنْدَكَ يَقُولُ
 لِلْغُلَامَيْنِ اثْرُوهَا عَلَى الْكُلِّ ۖ ثُمَّ لَا يَزَالُ
 يَقُولُ مِنْ شُعْبَلٍ إِلَى شُعْبَلٍ ۖ حَتَّى يَجْعَلَ حَكِيمًا
 بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ مُفَرَّدًا بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ مُطْلَعًا عَلَى
 أَسْرَارِهِ بِخَلْقَةٍ وَ طَوْقٍ وَ مُنْطَقَةٍ وَ تَأْمُرُ ۖ
 بِكَاتِبِ أَهْلِهِ ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ بَعْدَ
 أَنْ أَشْهَدَ الْمَلِكَ عَلَى نَفْسِي إِنْ لَا تَعْبَدُوا
 عَلَيَّ ۖ يُوقِعُ لَهُ بِصُحْبَةِ وَائِمَةٍ وَ لَا يَبِ
 وَائِمَةٍ ۖ إِذَا لَا يَبْقَى زُهْدٌ مَعَ الْمَعْرِفَةِ ۖ وَ
 هَذَا مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ وَاحِدٍ ۖ هَذَا
 شَيْءٌ يَنْتِجُهُ الْقَدَرُ وَ السَّائِقَةُ
 وَ الْعِلْمُ لَا تَكُنْ أَنْتَ
 مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ فِي حَقِّهِ
 وَلَا أَقْسَمُ

ۛ

قبل ہی قبل ہوا کرتا ہے اس سے پہلے ہی پہلے ہوتا ہے کہ تو بادشاہ تک پہنچے
 اور اس سے پیشتر ہی پیشتر ہوتا ہے کہ تو واقف ہو کہ تو کون ہے اور (عالم
 ملکوت میں) تیرا نام اور لقب کیا ہے ۛ بندہ (ابتداء سلوک میں) الوداع
 کہہ دیتا ہے اپنی لذتوں کو اپنے کپڑوں کو اپنے طرز انداز کو اپنے گھر کو اپنے
 متعلقین کو اپنے بچوں کو اپنے پردیسیوں کو اپنی بی بی کو اپنے دوست
 و احباب کو کہ ایک پاؤں آگے بڑھاتا ہے اور ایک پیچھے ہٹاتا ہے۔ یعنی
 گذشتہ واقعات پر اُمید و بیم دونوں ہی کے قدم اُٹھاتا ہے سب سے
 ناواقف ہوتا ہے پس سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ ناواقف ہوتا ہے اپنی عُفید
 اور مُضر چیزوں سے۔ پس جب سب کو چھوڑ دیتا ہے تب شاہی دروازہ
 پر آتا ہے شاہی نوکروں چاکروں اور چوپایوں کی معیت میں اُمید و بیم
 کی حالت میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو خبر نہیں ہوتی کہ اس سے کیا مقصود
 ہے ۛ اور چونکہ بادشاہ اس کی طرف نظر فرماتا رہتا ہے اور اس کی
 ساری اطلاع اس کے پاس پہنچتی ہے (لہذا) وہ اپنے ملازمین سے فرماتا
 ہے کہ اس کو سب پر ترجیح دو۔ اس کے بعد اس کو ایک خدمت سے دوسری
 خدمت کی طرف منتقل فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی حضوری کا رہبان
 اور حاضر باش سمجھ خلعت اور ہار اور ٹپکا اور تاج دے کر اپنے اسرار کا
 راز دار بنالیتا ہے (اس وقت) وہ اپنے متعلقین کو (یوسف علیہ السلام
 کی طرح) لکھتا ہے کہ تم سب میرے متعلقین کے میرے پاس آ جاؤ۔ مگر اس
 کے بعد کہ بادشاہ اپنے نفس پر لازم کر لے کہیں تیری حالت بدلوں گا نہیں
 اس کو صحبت دائمی اور ولایت دائمی کا متوقع بنایا جاتا ہے (لہذا اب متعلقین
 سے اختلاط مُضر نہیں ہوتا) کیونکہ معرفت کے ساتھ زہد باقی نہیں رہتا اور
 اور ایسا عارن لاکھوں میں ایک ہی آدھ ہوتا ہے یہ بات تقدیر و سابقہ
 اور علم ازلی ہی سے نصیب ہو جاتی ہے، (ورنہ آدمی کا کام نہیں کہ
 ریاضت و مجاہدہ سے حاصل کر سکے) تو اس گروہ میں سے مست
 بن جسکے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں

بِالتَّقْوَى الْوَامِرَةُ ۚ اَلْمُؤْمِنُ يَقُولُ مَا اَرَدْتُ
بِحُكْمَتِي ۚ مَا اَرَدْتُ بِخَطْوَتِي ۚ مَا اَرَدْتُ بِالْحُكْمِ
مُحَاسِبًا لِنَفْسِي ۚ مُؤَدِّ بِالْمَعْلُومِ لِمَصْنَعَتِ
هَٰذَا ۚ اَيُّوَانِي الْكِتَابَ وَالسَّيِّئَةَ ۚ عَلَيْكُمْ
بِالْيَقِينِ ۚ بَعْدَ الْحَاسِبَةِ ۚ فَارْتِ ۚ لَيْتَ الْاِيْمَانِ
مَا اَرَيْتَ الْغَرَضَ ۚ اِلَّا بِالْيَقِينِ ۚ مَا زَهَدَ
فِي الدُّنْيَا اِلَّا بِالْيَقِينِ ۚ عِنْدَ اِجَابَةِ الدُّعَاءِ
سُكُونٌ وَدَعَاءٌ ۚ فَاِنْ لَمْ يُجِبْ دَعْوَتَكَ
تَعَزَّ مِنْ ۚ مِنْ عَلَامَاتِ الصِّدْقِ يَقِينُ الرَّجُوعُ
اِلَى اللّٰهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ ۚ فَاِذَا اَرَادَ وَاكُتْمَانَ
اٰخُوَالِهِمْ رَجَعُوا اِلَى الْخَلْقِ فِي الْاِخْذِ وَالْعَطَاءِ
قُلُوْهُم مَّعَهُ وَاَبْدَا هُمْ مَعَهُ خَلْفَهُ ۚ يَحْتَاجُ
اِبْنُ اٰدَمَ اَنْ يَّعْمَلَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى
يُغَيِّرَ طَبْعَهُ ۚ يُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ وَ
هَوَاهُ حَتَّى يَقُوْلَ مِنْ صِفَاتِ الْبَهَائِرِ اِلَى
الْاَخْلَاقِ اِلَّا نَسَانِيَّةً ۚ اَكْثَرَتْ هَٰذَا
الرَّبِّ الَّذِي خَلَقَكَ مِنْ مَّزَاجٍ شَرِّ مِنْ
نُفْثَةِ ثَمَرِ سَوَاكٍ رَجُلًا ۚ اَجْوَادُهُ اَنْ
تُفَرِّكَهُ وَتُحْبَدَهُ وَتُسْتَحْيَ مِنْ اَعْيُنِ
النَّاسِ اَنْ تَرَكَهُ وَتُسْتَحْيَ مِنْهُ

ن ہے کہ وہ اپنے
کرنے سے کیا
اس نواز سے کیا
ایسا کیوں کیا
سے محاسبہ کے
رائض بھی ادا
یتا کر دت بھی
ہو جانے کے
عز ماض کرنے
یقین کی علامت
تسا ہے تو داد
ب اشری کے
بن آدم کو اس
کہ اس کی
ہا ہش کے
وں سے منتقل
(کیا تو اس
س کے بعد
ان احسانا
اور لوگوں
سے نہ شرمائے
بنا ہونا صنعت
ذائے -

وَهُوَ الرَّالِ بِمَا مَدَّ رِ الْوَلَايَةِ فِي الظَّاهِرِ وَ
يُجَاهِرُ الْحَقَّ بِالْمَعَادِي بِمَا لَسْتُ حَقِّي مِنْهُ
وَهُوَ مُظْلِمٌ عَلَى سِرِّهِ وَسِرِّ تَكْ وَأَنْتَ يَا
مَنْ يَظْهَرُ الْفَقْرَ وَيَكْفِي الْغِنَى مَا لَسْتُ حَقِّي تَبِيْعُ
دِيْنِكَ بِدُنْيَاكَ ۚ وَمَا يَكْفِي مِنْ نَعْمَةٍ فَمِنْ
اللَّهِ مَا يَنْ شُكْرُهُ يَا غُلَامُ لَا تَتَّبِعْ أَحَدًا
فِي خَالِقِكَ ۚ لَعَلَّكَ تُخْطِئُ وَتُصِيبُ ۚ لَا تَقْبَلْ
عَلَى غَيْرِكَ حَقًّا يَسْتَحْسِنُ عَمَلَكَ ۚ النَّحْسِيُّ
وَالْتَقْبِيحُ إِلَى الشَّرِّ لَا إِلَى الْعُقُولِ ۚ هَذَا
مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرُ ۚ وَتَوَقَّى الْأَحْوَالَ بِأَنْ
يَكُونَ التَّقْبِيحُ وَالتَّحْسِينُ إِلَى الْبَاطِنِ ۚ
كَتَوَى الْقَلْبُ تَقْفِي عَلَى قَتَوَى الْفَقِيهِ ۚ كَانَ
الْفَقِيهِ يُقْفِي بِتَوَرُّعٍ اجْتِهَادِهِ ۚ وَالْقَلْبُ لَا
يُقْفِي إِلَّا بِالْعَزِيمَةِ ۚ مَا يَرْضَى الْحَقُّ وَمَا
يُؤَافِقُ ۚ هَذَا أَفْضَلُ الْعِلْمِ عَلَى الْحُكْمِ ۚ تَوَرُّعُ
عَيْنِ الْحُكْمِ ثُمَّ عَيْنِ الْعِلْمِ مَعَ عُبُودِيَّةِ
الْحُكْمِ ۚ بِمَعْنَى تَوَرُّعًا مُوَافِقِينَ لَهُ مُتَذَلِّلِينَ
تَدْ خُلُوعًا مَعَ الْعِلْمِ فِي مَحَبَّةِ الْحُكْمِ ۚ كُلُّ
حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فِيمَا زِنْدَقَةٌ
إِذَا دَخَلَتْ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ عَرَّ وَجِلَّ أَقَمَتْ
فِي مَا فِيهِ أَقَامُوا وَ أَكَلَتْ مِمَّا أَكَلُوا ۚ
وَأَشْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى عَلَى السِّرِّ وَالْخَلْوَةِ ۚ

يَا أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ
جَمِيعُ مَا أَنْتُمْ
فِيهِ

حالانکہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے؟ اسے ظاہری ولایت کے مدعی اور
کھلم کھلا حق کی نافرمانیاں کرنے والے کیا تجھے اس سے شرم نہیں
آتی۔ حالانکہ وہ آگاہ ہے تیرے باطن اور تیرے اندرون پر اور اسے
وہ شخص جو تنگ دستی ظاہر کرتا اور تو ٹھکری کو چھپاتا ہے۔ تجھے شرم نہیں
آتی کہ دنیا کے بدلہ دین کو بچ رہا ہے (خدا فرماتا ہے کہ) جو کچھ بھی تمہارا
پاس نعمت ہے وہ اللہ ہی کی دی ہوئی ہے پھر ترانہ کہاں چلا گیا۔
صاحبزادہ - اپنے خالق کے بارے میں کسی پر بھی الزام مت رکھ
رکھ فلاں زائد نہیں اور فلاں اچھا کھاتا پیتا ہے اس لئے کہ تو بشر ہے
جس سے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب بھی۔ جب تک تیرے عمل
درست نہ ہو جائیں دوسروں کو بُرا مت سمجھ۔ کیونکہ اچھا اور
بُرا سمجھنا شریعت کا منصب ہے نہ کہ عقل کا۔ یہ تو ظاہری حالات
کے اعتبار سے ہے اب رہے احوال باطنی سوان میں احتیاط
اس طرح کہ کہ بُرا سمجھنا اور اچھا سمجھنا باطن کا منصب ہے قلب
کا فتویٰ فقہ کے فتوے پر حاکم ہو اگر تا ہے کیونکہ فقیہ تو اپنے
ایک قسم کے اجتہاد سے فتویٰ دیا کرتا ہے اور قلب اس پختہ علم
کے بغیر کہ حق تقالے کی مرضی اور منشاء کے موافق کیا ہے فتویٰ
ہی نہیں دیتا۔ یہ علم کا فیصلہ ہے حکم کے تقابل میں (اور ظاہر ہے
کہ علم کو حکم پر فوقیت ہے) اول بندہ حکم بنو اس کے بعد بندہ علم
بنو مگر بائیں صورت کہ حکم کی بندگی بھی باقی رہے کہ اس کی موافقت
والے اور اس کے سامنے سر جھکائے رہو۔ حکم کی مصاحبت میں رکھ
علم پر داخل ہو کیونکہ ہر وہ حقیقت جس کی (سچائی پر) شریعت
گوہی نہ دے وہ زندقیت ہے جب تو اہل حق کی خدمت میں حاضر
ہو گا تو جہاں وہ کھڑے ہیں وہیں تو کھڑا ہو گا اور جو چیز وہ کھا
رہے ہیں وہی تو کھائے گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کر دوسرا در
خلوت پر۔ اے باشندگانِ شہر۔ تم جس حالت میں ہو وہ

مُكَرَّرٌ عِنْدِي ۖ وَجَمْعٌ مَا أَنَا فِيهِ مُكَرَّرٌ عِنْدَكَ ۖ
 تَحْنُ صِدَائِكَ لَا تَنْفُ ۖ نَعِيشُ بَيْنَكُمْ بِقُوَّةٍ صَالِحَةٍ
 السَّمَوِيَّةِ ۖ لَا قَرَارَ جُودٍ قُلُوبَنَا ۖ شَبَابُكَ قَدْ
 ذَهَبَ فِي سَيْفِ الْخَالِقِ عَمَّا دَجَلٌ ۖ تُرَضِي زَوْجَتَكَ
 وَوَلَدَكَ وَجَارَكَ وَسُلْطَانَكَ ۖ وَسُخْطُ الْمَلِكَةِ
 وَالْحَقِّ عَمَّا دَجَلٌ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ لَا بَدَلَ لَكَ مِنَ
 الْإِحْيَاءِ إِلَى الْمَوْتِ ۖ تَنْفَى الْأَبَاءُ وَالْأُمَّهَاتُ
 وَالْأَخْوَانُ وَالْأَصْحَابُ وَالسَّلَاطِينُ ۖ لَا يَقُولُونَ
 أَحَدٌ كَرُمْتَنِي تَقُومُ الْفَيَا مَةُ ۖ فَإِنَّمَا إِذَا مَاتَ
 قَامَتْ قِيَامَتُهُ ۖ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
 يَقْرُبُ الْحَقُّ عَمَّا دَجَلٌ ۖ عَاشُوا يَا لَأَمَانَةٍ
 إِلَى الْحَيَاةِ مَا تَوَاتَرَتْ مَوَاتٍ ۖ أَوْلَى عَرَبِ
 الْحَرَامِ ۖ وَثَانِيَةً عَنِ الشُّمَّةِ ۖ وَثَلَاثَةً
 عَنِ الْمُبَاهِجِ ۖ وَرَابِعَةً عَنِ الْحَلَالِ
 الطَّلُوقِ ۖ وَخَامِسَةً عَنِ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَوْتِي عَنْ هَذَا كَالْأَشْيَاءِ
 لَا يَطْلُبُونَهَا وَلَا يَقْرَبُونَهَا ۖ
 كَأَنَّهُمْ مَسْخُورٌ مَعَلَّانِي بِلَا
 صَوْرَةٍ ۖ ثُمَّ أَحْيَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى
 بِسَمِ اللَّهِ فَجَرَاهَا دُمُوسَاهَا بَرَادَا
 جَرَتْ الْقُلُوبُ عَلَى بِحَارِ
 الْقَدْرِ مَرَّ سَاهَا عَلَى بَابِ
 عَلَيْهِمْ وَقُرْبِهِ ۖ أَلْيَقُظَةُ
 خِدْمَةٍ وَالنَّوْمُ وَصَلَةٌ ۖ
 إِذَا تَامَ

میرے نزدیک اوپری ہے اور میں جس حالتیں ہوں وہ تمہارے
 نزدیک اوپری ہے۔ میں اور تم ایک دوسرے کی ضد ہیں
 کہ ایک جب متفق نہیں ہو سکتے۔ خالق اسلاک ہی کی طاعت
 سے باہم گذران کر رہے ہیں (ورنہ) ہمارے طائر قلوب کو
 قرار نہیں رکھی کا بھی تم سے الگ ہو جاتا تیری نوجوانی خدا کو
 ناراض رکھنے میں ختم ہوئی کہ راضی کرتا ہے آپنی بی بی کو اپنے
 بچہ کو، اپنے پڑوسی کو، اپنے حاکم وقت کو اور ناراض کرتا
 ہے فرشتوں کو اور حق تعالیٰ شانہ کو حالانکہ اسی کی طرف
 لوٹنا ہے کہ موت کے حکم کی تعمیل کئے بغیر تجھے چارہ نہیں
 (کرے گا اور وہاں، ماں، باپ، بھائی، یا ر آشنا
 اور سلاطین سب سے ملاقات کرے گا کوئی یوں نہ کہے کہ
 قیامت کب آئے گی (اس میں تو بہت دیر معلوم ہوتی ہے)
 کیونکہ جو مر گیا اس کی قیامت تو آ ہی گئی۔ اولیاء اللہ وہاں حق تعالیٰ
 کے قُرب میں حق تعالیٰ کی جانب نسبت کے اعتبار سے زندہ ہیں
 اور چند موتیں پا چکے ہیں۔ سب سے پہلی موت حرام چھوڑنے کی دوم
 شہادت ترک کرنے کی سوم مباح سے احتیاط کر لینے کی، چہام حلال
 خالص سے بھی احتراز کرنے کی اور پانچویں موت اللہ کے سوا
 ہر چیز سے رُخ پھیر لینے کی۔ وہ ان سب چیزوں سے (گویا امرے
 ہوئے ہیں کہ نہ ان کو طلب کرتے ہیں اور نہ ان کے پاس پھٹکتے ہیں
 گویا کہ وہ معافی بلا صورت قابل میں آئے اور اس کے بعد
 حق تعالیٰ نے ان کو حیات بخشی کہ اللہ ہی کے نام سے ہے ان کا
 چلنا اور ٹھہرنا۔ قلوب جب تقدیر کے سمندر میں بہتے ہیں تو
 ان کا ٹھہراؤ علم و قرب خداوندی کے دروازہ پر ہوتا ہے۔ ان کی
 بیداری خدمت ہے (کہ اعمال کرتے ہیں) اور خواب (اپنے محبوب
 سے) وصال ہے (کہ وصل کی لذت اٹھاتے ہیں) جب بسندہ

الْعَبْدُ فِي صَلَاتِهِ
 الْبُيُوتِ تَقْصُ
 أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ
 الْقِيَامَةِ ۖ أَخَوَالُهُ
 مَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ
 اللَّهُ لَا هَالِكُ
 تَهْوِي صِدَائِكَ
 فَقَرَابَتُهُ ۖ سُبْحَانَ
 تَعْمَلُ الْحَقِّ
 أَعْصَانِي قَاعِدَةً
 دُنْيَا تَمَرَّرِي
 لِكَيْلَا يَجُوبُوا
 لِكَيْلَا يَشْتَعَلُوا
 عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَصْنَعُ كَمَا تَصْنَعُ
 رَايَتِي ۖ لَا
 السَّاعَةِ أَنْ يَكُونَ
 فَبِكَ ۖ مَا عَشَرَ
 عَشْرَتِ خَزَائِنِ
 لَأَنَّ خَوْفَهُ
 الْحَقِّ وَالْأَمْرِ
 الْهَوَىٰ
 مَنْ آمَنَ
 جَمِيعًا

الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ بَايَ اللَّهُ بِهِ مَلَا يُكْتَهُ :
 الْبَنِيَّةُ تَقْصُ وَالرُّوحُ طَائِرٌ : أَلْخَلَقَ عِنْدَ
 أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ كَالدُّبَابِ وَالذَّيْبُورِ وَكَدُو
 الْقَرَا : أَحْوَالُهُمْ لَا تَنْضَبُطُ لَكُمْ : كَوْنُ أَعْقَلَاءُ :
 مَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْأَحْسَنُ : وَمَا يَهْلِكُ عَلَى
 اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ : مَنْ أَمَرَكَ بِالْبَدْلِ وَالْعَطَاءِ
 فَهُوَ صِدْقٌ : مَنْ اسْتَغْنَى بِمَالِ الْفَقْرِ أَوْ
 فِقْرِهِ : بِسَجَرَةِ الْإِسْلَامِ لَا يَقْنَمُ مِنْكَ : مَنْ
 تَعَمَّلَ الْحَقَّ وَتَعَمَّلَ الْحَقَّ : إِذَا تَحَرَّكَ
 أَعْضَائِي فَأَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ احْتَرَقَ قَلْبِي : يَا
 دُنْيَا تَمَرَّرِي عَلَى أَوْلِيَائِي فِي بَدْءِ الْأَمْرِ
 لِكَيْلَا يُجْتَوَلَ : وَآخِرُ مِيَمٍ فِي آخِرِ الْأَمْرِ
 لِكَيْلَا يَسْتَعْلُوا بِكَ : كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ
 يَبْكُ كَمَا تَبْكُمُ السَّاعَةُ الْخَلْقَ : وَيَقُولُ
 لَا يَنْبَغِي لِابْنِ آدَمَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ
 السَّاعَةُ أَنْ يَسْكُنَ : أَنْتَ عَدَمٌ لَا أَحْسَ
 فَيْكَ : مَا عَشَقْتُ قَطُّ وَلَا عَشَقْتُ قَطُّ وَلَا
 عَشَقْتُ : حَزَنَ لَطُولَ مَقَامِهِ فِي الدُّنْيَا :
 لِأَنَّ خَوْفَهُ مِنْ تَغْلِبِ الْأَعْيَانِ وَالْحَاجَةِ إِلَى
 الْخَلْقِ وَالْحِجَابِ عَنِ الرَّحْمَنِ لِعَلَّةِ
 الْهَوَى وَالنَّفْسِ الطَّمِعِ وَالشَّيْطَانِ
 مَنْ آمَنَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا فَقَدْ
 جَمَلَ بِجَلَاءٍ عَظِيمًا
 يَا عَلَّامُ

ہوں وہ تمہارے
 سرے کی ضد ہیں
 ہلاک ہی کی طاقت
 طائر قلوب کو
 ہی نوجوانی خدا کو
 بنی بی بی کو اپنے
 اور ناراض کرتا
 لاکہ اسی کی طرف
 تجھے چارہ نہیں
 یا ر آشنا
 یوں نہ کہے کہ
 علوم ہوتی ہے
 اللہ وہاں حق تعالیٰ
 سے زندہ ہیں
 چھوڑنے کی دوم
 کی، چہام حلال
 اللہ کے سوا
 سے (گویا امرے
 پاس پھلتے ہیں
 کے بعد
 ہے ان کا
 بہتے ہیں تو
 ہے۔ ان کی
 اپنے محبوب
 جب بندہ

نماز پڑھتے پڑھتے سو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے اپنے فرشتوں
 پر نخر فرماتا ہے (کہ دیکھو خدمت کرتا کرتا دھال کا مزہ لینے لگا)
 بدن گویا پتھر ہے اور روح گویا پرندہ۔ اہل معرفت کے نزدیک
 ساری مخلوق مکھیوں، تیشوں اور ریشم کے کیڑوں کی مانند
 ہے کہ ان کے احوال تمہارے احاطہ ضبط میں نہیں آ سکتے
 سمجھ دار بنو کیوں کہ حق تعالیٰ (جیسے رحیم و کریم) کے سامنے
 وہی ضائع ہوتا ہے جو سرتاپا احمق ہو اور اللہ کے سامنے وہی
 ہلاک ہوتا ہے جس کی تقدیر ہی میں ہلاکت لکھی ہو جو تجھ کو جو دوسرا
 کی ترغیب دے وہی تیرا سچا دوست ہے۔ جو فقیروں کے روپیہ
 پیسہ سے تو نگر بنا وہ محتاج بنا۔ تجھ سے محض اسلام پر اکٹفا
 نہ کیا جائے گا (بلکہ ایمان و ایقان حاصل کرنا پڑے گا) تو سچا عمل اور
 اور سچا فعل کب کرے گا؟ جب میرے اعضاء حرکت کریں تو سمجھ لو
 کہ میرا قلب جل رہا ہے۔ اے دُنیا میرے دوستوں پر ابتدائی
 حالت میں تلخ بن تاکہ وہ تجھ کو محبوب نہ سمجھنے لگیں اور انتہائی
 حالت میں ان کی خاموشی بن تاکہ وہ تجھ میں مشغول نہ ہو جائیں عیسیٰ
 بن مریم علیہ السلام کی حالت یہ تھی کہ جب ان کے نزدیک قیامت
 کا تذکرہ ہوتا تو ایسے چیختے تھے جیسے وہ ماں چیمتی ہے جس کا
 بچہ مر جائے۔ اور یوں فرماتے تھے کہ "انسان کو زیبا نہیں کہ
 قیامت کا اس کے نزدیک تذکرہ ہو اور وہ چہن سے پٹھار ہے"
 تو عدم محض ہے تجھ میں مطلق حس نہیں، نہ تو کبھی عاشق ہوا نہ
 کوئی تجھ پر عاشق ہوا (کہ عشق کی چٹاک سے آگاہ ہوتا) عارف دُنیا
 میں زیادہ رہنے سے بھی غمگین ہوا کرتا ہے، کیونکہ غلبہ ہوا و نفس طبعیت
 و شیطان کی وجہ سے اس کو تغیر احوال اور مخلوق کی احتیاج اور
 رحمن سے محبوب ہو جانے کا خون رہتا ہے۔ جو شخص اس دُنیا
 میں نڈر رہا اس نے سخت نادانی کی۔ صاحبزادہ (آخر تم میں

مَنْ مَا يَكُونُ أَخُوهُ مَا يَكُونُ : كَعَمْرٍو يَقْرَبُكَ
وَيُذِنُكَ وَيُحَدِّثُكَ وَيُلْقِمُكَ وَيُطْلَعُكَ
وَيُشَاهِدُكَ وَيَفْتَحُ لَكَ الْأَبْوَابَ وَيَقْوِدُكَ
عَلَى مَا يَدْرِي فَضْلُهُ وَقُرْبِهِ وَيَبْسُطُكَ :
وَلَكِنْ يَطْلُبُ مِنْكَ الْحُزْنَ : قَامَ إِلَيْهِ
رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ : وَقَالَ هَذَا
مَوْضِعُ الْحُزْنِ : أَلْبَزِقُ لَمَعَةً وَسَيَقْصُرُ عَمَّ
غَيْبُكَ وَمَطَرُكَ يَقْرُبُ الْعَبْدُ إِلَى الْخَيْرِ عَزَّوَجَلَّ
وَالْقُرْبُ إِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ احْتِكَامِ الْحُكْمِ بَعْدَ
وَضْعِ كِتَابِ الْيَقِينِ فِي يَدِهِ وَالْإِطْلَاعِ عَلَى
أَسْرَارِهِ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ : أَخَوَانِ عَقِيلٍ
كَانَ صَاحِبَ قِرَائَةٍ وَفِقَةٍ : تَنْقَرُ وَتُورَى
فِي بِلَادِ الْكُفَّارِ وَفِي حَقْفَةِ صَلِيبٍ : قِيلَ
لَهُ مَا فَعَلْتَ بِتِلْكَ الْقِرَائَةِ وَالنَّشْطِ :
فَقَالَ لَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا سِوَى
آيَةِ وَاحِدَةٍ وَقَدْ مَنَّا إِلَى مَا عَمَلُوا مِنْ
عَمَلٍ فَجَعَلْنَا هَبَاءً مَسْنُونًا : أَوَّلُ مَا
بَرَزَتْهُ الشَّرُّ ثُمَّ الْقَلْبُ ثُمَّ النَّفْسُ ثُمَّ
الْجَوَارِحُ : إِذَا ارْتَدَّ السُّرُّ لَا بُدَّ مِنْ
ظُهُورِهِ : الْمَنَافِقُ فِي الْمَسْجِدِ
كَالظَّبْرِ فِي الْقَفْرِ : ظَاهِرُ الشَّرِّ
قَفْسُهُ : كَوَحْلَيْنَا وَظَاهِرُ
إِعْلَامِ لَبِيتْنَا لَكَ ذُنُوبَكَ
وَقُلْنَا يَا كَافِرُ
يَا كَافِرُ :

سب سے زیادہ مامون وہی ہے جو (دنیا میں) سب سے زیادہ خاں
رہا ہو۔ قسم ہے اپنی زندگانی کی حق تعالیٰ تجھ کو مقرب بنائے گا
پاس بلائے گا باتیں کرے گا، نواسے کھلائے گا۔ مطلع کرے گا مشاہد
کرائے گا اور تیرے لئے دروازے کھول دے گا اور تجھ کو اپنے دستِ نشان
پر بٹھائے گا اور تجھ سے انبساط فرمائے گا مگر ہاں وہ تجھ سے حزن کا
خواہاں ہے۔ ایک شخص کچھ پوچھنے کے لئے کھڑا ہوا پس آپ نے اس
کی نہ سنی اور فرمایا کہ یہ موقع حزن کا ہے۔ بجلی ایک فوری چمک ہے
اور بارش اس کے پیچھے پیچھے ہوتی ہے اسی طرح جب غم کی گھٹا چھاتی
ہے تو آنکھ سے آنسو ٹپکتے ہیں (بندہ حق تعالیٰ کا قُرب چاہتا ہے اور
قُربِ حکم کو مضبوط کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ یقین کی کتاب اس کے
ہاتھ میں رکھ دینے اور اپنے اسرار سے آگاہ بنادینے کے بعد ہوتا
ہے اور آئندہ بھی جو کچھ ہو گا اسی کی طرف سے ہو گا۔) (دیکھو قبیلہ
بنی عقیل کا ایک شخص جو بڑا قاری و حافظ اور فقیہ شخص تھا
نصرانی بن گیا اور کُفار کے ملک میں لوگوں نے اس کو اس حالت
میں دیکھا کہ صلیب اس کے گلے میں تھی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ
وہ علم و دینداری کہاں گئی؟ تو کہنے لگا کہ مجھے قرآن میں سے بجز
اس آیت کے اور کچھ خبر نہیں وقد مننا الی ما عملوا (الہ خدا فرماتا
ہے کہ جو کچھ اعمال اُنھوں نے کئے تھے ہم ان کی طرف بڑھے اور
ان کو غبار پر آگندہ بنا دیا) اَوَّلُ باطنِ مزند ہوا کرتا ہے اس کے
بعد قلب اس کے بعد نفس اور اس کے بعد اعضاء۔ جب باطن مزند
ہو جاتا ہے تو ضرور اس کا ظہور ہوتا ہے۔ منافق کی مسجد کے
اندر ایسی حالت ہوتی ہے جیسے پرند کی بنجرہ کے اندر غلاہر
شریعت اس کا بنجرہ ہے (اور وہ ہر وقت اس سے آزاد ہونے کا
آرزو مند رہتا ہے) اگر علم ظاہر یعنی شریعت ہم کو اجازت دیتا
تو ہم تیرے گناہ ظاہر کر دیتے اور اے کافر! اے ماسق!

بَيْنَ الشَّرِّ
الْحُكْمِ وَالْطَّ
لَكُمْ : تَعْلَمُ
خَوَاصِدَ اَطْلَعُ
النَّفْسُ إِلَى
دَخَلَتْ دُخُو
مَفْتُوحًا قَدِ
لَا هَلْكَ عَلَيْكَ
يَا سِرُّ الثَّبُتِ
جَبْدِي لَا بَرَّ
كُلِّ يَأْمَنُ لَمْ
يَشْرَبُ : لَتَا
ظَهَرَ مَتْنًا
الْوَارِدُ بِإِذَا
وَالْبَلَاءُ يَأْمَنُ
عَنْ قَرَابٍ يَنْدُ
يُنَوِّجُكَ وَ
وَالْجَلَالُ : أ
قُرْبًا بِاللَّهِ
اللَّهُ يَا لِنِعْمَةِ
بَابِ الْقُرْبِ
بَحْرُ الْعِلْمِ : وَ
وَأَقْرَأَتْ فِيهَا
وَالْأَكْلِ وَالشَّرِّ
يَمُولُ خَلْفَهُ

بِإِنِّ الشَّرَّاءَ مَقْنَعٌ أَيْدِيَنَا عَنْ ذَلِكَ : أَحَدُ مَوَاجِدِ الْحِكْمِ وَاطْلُبُوا الْعِلْمَ : لِأَنَّ الْعِلْمَ يَكْشِفُ لَكُمْ : تَعْلِيمَ الشَّرِّ ثُمَّ اعْتَزِلْ : فَإِنْ كُنْتَ مِنْ خَوَاصِدِ اظْلَعَكَ عَلَى عَلَيْهِ : إِذَا انْتَهَتْ بِكَ النَّفْسُ إِلَى مَوَلاهَا وَقَفَتْ عَلَى الْبَابِ وَ دَخَلَتْ دُخُولَ الْمَوْتِ : إِذَا رَأَيْتَ الْبَابَ مَفْتُوحًا قَبْلَ لَكَ لَا تَدْخُلْ كَمَا أَنْتَ : لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ : إِنْ تَرْنَى بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ يَا سِرُّ الثَّبُوتِ وَقَلْبِكَ وَجَوَارِحِكَ وَكَلِمَتِكَ حَبِيبِينَ لَا بَيْعَ وَلَا شِرَاءَ وَلَا مَعَاوَضَةَ : كُلُّ يَأْمَنُ لَمْ يَأْكُلْ وَاشْرَبَ يَأْمَنُ لَمْ يَشْرَبْ : لَيْشَرَبُ : لَمَّا صَبَرْتَ الْيُسْرَى عَلَى الْحَزَنِ وَالْمَعَادِ ظَهَرَ مِنْهَا الْمُحَيُّ : صَارَ مَادَى الصَّادِرِ الْوَارِدُ : إِذَا لَمْ تَصِدْ عَلَى الْأَمِّ الْمَجَاهِدَاتِ وَالْبَلَاءِ يَأْمَنُ تَكُونُ عَارِفًا بِأَقْبَرِ صَائِرِ : عَنْ قَرَابِ يَنْظُرُ إِلَيْكَ الْحَقُّ فَيَرْفَعَكَ وَ يُتَوَجِّعَكَ وَيُلْبِسُكَ لِبَاسَ الْعِظَمَةِ وَالْمَلَكَةِ وَالْجَلَالِ : اللَّهُمَّ عَنْهُمْ بُعْدًا وَ إِلَيْكَ قُرْبًا : اللَّهُمَّ عَنْهُمْ غِنًى وَ إِلَيْكَ فَقْرًا : اخْفِضْ اللَّهُ بِالْغِنَى عَمَّا سِوَاهُ : إِذَا تَلَقَّى قَلْبُكَ بَابَ الْقُرْبِ وَهُوَ فِي ظِلْمَةِ الْوُجُودِ طَلَعَ عَلَيْهِ بَحْرُ الْعِلْمِ : وَ تَحَلَّى بَصَرُ قَلْبِكَ بِحُجْلِ السِّرِّ : وَ اقْرَأْتَ فِيهِ مِنَ الْأَلْفِ إِذْ حِينَئِذٍ دُونَكَ وَالْأَكْلَ وَالشَّرْبَ : بَعْدَ دُخُولِ الْجَنَّةِ مَنْقُودَةً لِمَوْتِهِ خَلْفَهُ وَالْمُتَجَبِّهِ مِنْ أَوْلِيَانِهِ

کہہ کر پکارتے۔ مگر شریعت نے ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ حکم (یعنی شریعت) کے خادم اور علم کے طالب بنے رہو کہ علم ہی تم کو صاحب کشف بنائے گا۔ علم شریعت سیکھ اس کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرو۔ پس اگر تو خواص میں سے ہو تو وہ تجھ کو اپنے علم پر آگاہ فرمائے گا۔ تیرا نفس جب تجھ کو اپنے مولیٰ تک پہنچا دے گا تو دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور تو شاہانہ داخلہ کی طرح داخل ہوگا۔ جب تو دروازہ کو کھلا ہوا دیکھے گا تو تجھ سے کہا جائے گا کہ (ایسے) اندر نہ جاؤ۔ یہیں کھڑے رہو۔ تمہارے متعلقین کا بھی تم پر حق ہے۔ اپنے جملہ متعلقین کو بھی میرے پاس لے آؤ۔ اے باطن اپنے قلب اور اپنے اعضاء و سمیت جمارہ۔ اس وقت نہ خرید و نہ فروخت نہ معاوضہ۔ کھائے وہ شخص جس نے کھایا نہیں، اور پتی اے وہ شخص جس نے پیسا نہیں۔ کنواں جب کھڑائی اور پھاؤ ڈرڈ پر صبر کرتا ہے تب اس میں چشمہ ظاہر ہوتا ہے کہ وارد و صادر کی جائے پناہ بن جاتا ہے (اسی طرح) جب تو مجاہدوں اور مصائب کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے گا تو عارن کس طرح بن جائے گا۔ اے فقیر صابر بن کہ عنقریب حق تعالیٰ تیری طرف نظر فرمائے گا۔ پس تجھ کو بلندی عطا فرمائے اور تلخ اڑھا اور عظمت و جلال کا شاہانہ لباس پہنائے گا۔ الہی مخلوق سے بُد اور اپنا قرب عطا فرما۔ الہی مخلوق سے بے نیازی اور اپنی طرف احتیاج عطا کر۔ جملہ ماسوا سے بے نیازی برت کر اللہ (کی یاد) کو محفوظ رکھ۔ جب تیرا قلب ظلمت و جود کی حالت میں دروازہ قرب پر ٹک رہے گا تو علم کی صبح طلوع کرے گی اور تیرے قلب کی آنکھ میں اسرار کا سُرمہ لگائے گی اور تقدیروں کی فہرست تجھ کو پڑھا دی جائے گی۔ اس وقت جنت میں داخل ہو کر جو کہ اللہ کی مخلوق کے (دینی) بادشاہوں اور برگزیدہ اولیاء کیلئے

ب سے زیادہ خا۔
مقرب بنائے گا
مطلوع کرے گا بشاہد
اور تجھ کو اپنے دستِ نوا
وہ تجھ سے حزن کا
اپس آپ نے اس
ک فوری چمک ہے
بیب غم کی کھٹا چھاتی
رب چاہتا ہے اور
کتاب اس کے
ینے کے بعد ہوتا
ہوگا۔ (دیکھو) قبلہ
حقہ شخص تھا
س کو اس حالت
س سے پوچھا کہ
قرآن میں سے بجز
الہ خدا فرماتا
طرف بڑھے اور
متر ہے اس کے
ور جب باطن مرتد
ت کی مسجد کے
لے اندر غلاہر
سے آزاد ہونے کا
واجازت دیتا
اے سائق

تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنَامُ طَوْرًا وَلَا تَصْبُو سِرًّا :
 نَقُولُ اَنَا مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ اَنَا مِنَ الْاَبْدَالِ لَيْسَ
 هَذَا بِالْحَقِيقِ : مُجَابَةُ مَخْلُقِ اللّٰهِ نَاظِرُونَ اِلَى
 مَرَادِ اللّٰهِ : عِنْدَ كَرَمٍ هَذَا اخْبَرُ يَا اَهْلَ
 السَّجَاسِ : يَا اَبْنَاءَ قِبَلٍ وَقَالَ : نَفْعٌ فِي يَدِهِ
 وَاَذَارُ وَجْهَهُ اِلَى جَمِيعِ الْجَهَنَّمَ : مِنْ اَذَى عَجَبِ
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ وَرَمَ فِي خَلْقِهِ فَهَوَى
 كَذَابٌ مِنْ اَذَى حُبِّ الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ بَدَلِ الْمَالِ
 وَالْمَلِكِ فَهَوَى كَذَابٌ : مِنْ اَذَى حُبِّ النَّبِيِّ هَلَكَ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُبِّ الْفَقْرِ وَالْفَقْرَاءِ
 فَهَوَى كَذَابٌ : بَعَيْنِ الرَّائِسِ تَشَاهِدُ الدُّنْيَا :
 وَبَعَيْنِ الْقَلْبِ تَشَاهِدُ الْآخِرَةِ : وَبَعَيْنِ
 السِّرِّ تَشَاهِدُ السُّوْلِ : تَنَادَبَ مَعَ الْخَلْقِ يَحْيَى
 لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ عَلَى صَوْتِ اَحَدِهِمْ حَقْطًا
 لَا دَرِيكَ : وَتُبَارِكُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعَارِفِ :
 وَتُعَارِضُهُ فِي اَفْعَالِهِ : قَبِيحٌ بِكَ : لَا تَطْلُمُ
 الشَّمْسُ اِلَّا عَلَى جَاهِلٍ اِلَّا مَنْ اَنَزَّ اللّٰهُ عَلَى
 هَوَاهُ وَطَبِيعِهِ وَنَفْسِهِ هَذَا شَيْءٌ مِنْ وَرَاءِ الْعُقُولِ
 تَوَاحِدُ الرُّوحِ وَالطَّبْعِ بِالْمَوْطَاةِ وَالْمَوَافَقَةِ :
 وَاَمَّا بِالْاَكْرَاهِ فَلَا اِلَّا مَنْ اَكْرَاهُ وَقَلْبُهُ
 مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ : اَلْمُرِيدُ الصَّادِقُ كُلُّ
 وَارِدٍ يَرُدُّ اِلَيْهِ لِيَعْرِضَ اَعْمَالَهُ الظَّاهِرَةَ
 عَلَى مِرَاةِ الْحِكْمِ : وَيُعْرِضُ
 اَعْمَالَهُ
 الْبَاطِنَةَ

نقداً نقد ہیں موجود ہے۔ کھانے پینے میں مشغول ہو کہ کھائے اور
 پئے اور (مزے سے) دیر تک سوائے اور باطن پر فریفتہ ہوا درکے
 کہ میں اولیاء اللہ میں سے ہوں۔ میں ابدال میں سے ہوں۔ یہ بات محض
 تمنا سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اللہ کی مخلوق کے برگزیدہ حضرات اللہ
 کی مراد پر نظر رکھا کرتے ہیں (کہ جو اس کی منشا ہو فوراً اس پر کام بند ہو
 لے اہل مجلس اور اے قیل وقال والوہمیں اس کی کچھ خبر بھی ہے ؟
 آپ نے ہاتھ میں پھونک مار کر اور چہرہ مبارک چاروں طرف گھما کر یوں
 فرمایا کہ جس کو خلوت میں تقویٰ حاصل نہ ہوا اور حق تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ
 کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص مال و ملک خرچ کئے بغیر جذبت کی محبت کا
 دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص فقرا و فقرا کو محبوب رکھے بغیر حب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے چہرہ
 کی آنکھ سے تو دنیا کا مشاہدہ کرے گا اور قلب کی آنکھ سے آخرت
 کا اور باطن کی آنکھ سے مولا کا۔ تو مخلوق کے ساتھ تو اتنا ادب بڑھتا
 ہے کہ ادب کی حفاظت کے خیال سے کسی کی آواز پر بھی تیری
 آواز بلند نہیں ہوتی اور حق تعالیٰ کی کھلم کھلا معصیتیں کرتا۔ اور
 اس کے افعال میں مباحثہ کرتا ہے (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں
 نہ کیا) تیری حالت بھی کس قدر قبیح ہے (ساری مخلوق کہ) جن پر
 آفتاب طلوع کرتا ہے جاہل ہے جاہل ہے بجز اُس کے جس نے اپنی خواہش اور
 طبیعت و نفس پر اللہ کو ترجیح دی۔ یہ بات عقول سے بالا ہے روح
 اور طبیعت کی گرفت موافقت ہی سے ہو سکتی ہے نہ کہ جبر سے چنانچہ
 ارشاد ہے کہ مگر وہ شخص جس پر (کفر کرنے کا) جبر کیا گیا ہو اور قلب
 اس کا ایمان کے ساتھ مطمئن ہو (وہ معذور ہے۔ اس سے معلوم
 ہوا کہ جبر کا اثر اعضا پر ہوتا ہے نہ کہ قلب یا روح و طبیعت پر
 مرید صادق کی یہ شان ہوتی ہے کہ جو حالت بھی اس کو پیش آتی ہے وہ
 اس کے ظاہری اعمال کو ایضاً شریعت پر اور باطنی اعمال کو ایضاً

عَلَى مِرَاةِ الْوُجُوهِ
 اَدْحَلَهُ عَلَى
 عَمَلِ مِرَاةِ
 الْبَاطِنِ وَيُقَالُ
 وَيُحْمَدُ اَمْرًا
 مِنْ يَابِ الْحَقِ
 اَعْمَالُ كَمِيَّةٍ
 وَبَيْنَ رَسْمِكَ
 لَا مَلِكُ مُقَرَّرِ
 الْعُقُولِ الْقُدْرَةِ
 حَتَّى اِذَا ذَهَبَتْ
 بَعْدَ الْجُودِ وَشَرِّ
 وَرَاحَةِ بَعْدِ
 لَا تَنْ يَطْلُمُ عَلَى
 ذَالِكَ الْعَبْدُ عَوَى
 الْبَلَدَةِ وَالْاَقْوَامِ
 عَلَى اَعْمَالِ اَهْلِهِ
 مَوْرَهُمُ الْيَتِيمِ
 وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ
 وَشَرِّ رَسْمِكَ
 نَائِبُ رَسْمِكَ
 الْمَسْكُوتِ
 اَلْقُلُوبِ
 اَلْقُلُوبِ

عَلَى مِرَاةِ الْعِلْمِ فَإِنْ وَافَقَ أَعْمَالُهُ الرِّئَاسَاتِ
 أَدَّاهُكَ عَلَى الْمَلِكِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَإِنْ وَافَقَ
 عَمَلُ مِرَاةٍ دُونَ مِرَاةٍ لَا يَدُخُلُ ۚ يَقَعْدُ عَلَى
 النَّبَا ۚ وَيُقَالُ لَهُ أَحْكِمَ أَمْرًا ۚ كَيْفَ يُشْكِرُ سَعِيدًا
 وَمُحَمَّدَ أَمْرًا ۚ فَإِنَّهُ بَابٌ لَا يَدْخُلُ إِلَيْهِ إِلَّا
 مِنْ بَابِ الْحِكْمِ وَالْعِلْمِ ۚ فَإِذَا كَانَ كَذَا يُعْقَلُ كَذَا
 أَعْمَالٌ تُمَيِّزُ تِلْكَ الْأَعْمَالِ هِيَ بَاطِنَةُ بَيِّنَتِكَ
 وَبَيِّنُ رَيْتِكَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ لَا يَطْلُمُ عَلَى ذَلِكَ الْعِلِّ
 لَا مَلِكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ۚ وَهَبَتْ عَنْهُمْ
 الْعُقُولُ الطَّرِيقَةَ وَهَبَ لَهُمْ عَقْلُ الْعُقُولِ ۚ
 حَتَّى إِذَا هَبَتْ عَنْهُمْ أَيَّامُ التَّسْبِيحِ رُدُّوا إِلَى طَعَامِ
 بَعْدَ الْجُوعِ وَشَرَابِ بَعْدَ الظَّمَا وَنَوْمِ بَعْدَ السَّهَرِ
 وَرَاحَةٍ بَعْدَ التَّعَبِ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى شُغْلٍ شَاغِلٍ
 لَا يَكُونُ يَطْلُمُ عَلَى خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ ۚ ثُمَّ يَطْلُمُ
 ذَلِكَ الْعَمَلُ عَلَى مَا يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ
 الْبَلَدَةِ وَلَا قَلْبِهِ ۚ وَإِذَا كَانَ الْقُطْبُ رَاطَمَ
 عَلَى أَعْمَالِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَقْسَدَ مِنْهُمْ وَمَا تَوَلَّى
 أُمُورَهُمْ أَلْيُو ۚ وَيَطْلُمُ عَلَى خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ
 وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَبِيرٍ
 وَشَرٍّ ۚ لَا يَكُونُ مُرَدُّ الْمَلِكِ بِطَانَتِهِ
 نَائِبُ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ ۚ آمِينَ
 الْمَمْلُوكَةُ ۚ فَهَذَا هُوَ الْعَدَنُ
 الْقُطْبُ فِي زَمَانِهِ
 الْقَلْبُ مُورِدُ
 الْمَلَكُوتِ ۚ

علم پر پیش کر کے حق و باطل معلوم کرتا ہے۔ پس اگر اس کے
 اعمال دونوں آئینوں کے موافق ہوتے ہیں تو ان کو برتر و
 بزرگ شاہنشاہ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے اور اگر کوئی
 عمل ایک آئینہ کے موافق اور دوسرے کے ناموافق ہوتا ہے تو اس کو
 پیش نہیں کرتا۔ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا
 معاملہ درست کرتا کہ تیری سعی شکور اور انجام محمود ہو کیوں کہ وہ
 ایسا دروازہ ہے جس میں بجز دروازہ حکم و علم کے اور کسی طرح
 داخلہ نہیں ہو سکتا۔ پس جب ایسا ہو گا تو تیرے لئے ایسے اعمال
 منکشف کروئے جائیں گے جو پہلے اعمال سے متنازع ہوں گے اور
 میرے اور تیرے رب کے درمیان غمی رہیں گے کہ ان اعمال پر نہ
 کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہو سکتا ہے اور نہ کوئی نبی رسول۔ اُن کی
 عقول شرعیہ جاتی رہتی ہیں اور ان کو عقل العقول مرحمت ہوتی
 ہے یہاں تک کہ جب یہ بیہوشی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو اُن کو واپس
 کیا جاتا ہے کھانے کی جانب بھوک کے بعد اور پینے کی جانب پیاس
 کے بعد خواب کی جانب بیداری کے بعد اور آرام کی جانب مشقت
 کے بعد۔ اس کے بعد ایسا شغل ملتا ہے جو سب سے غافل بنالیتا ہے
 اس لئے وہ مطلع ہو جاتا ہے اسرار کے خزانوں پر اور اس پر مطلع
 ہو جاتا ہے جو اللہ کو اس سے مطلوب ہوتا ہے کہ اہل شہر کا صاحب
 خدمت بنے) یا اہل ملک کا ۹ اور اگر وہ قُطْب ہوتا ہے تب
 تو دنیا بھر کے اعمال اور ان کے مقسوم اور انجام کا پر مطلع ہوتا ہے
 اور جملہ اسرار کے خزانوں پر آگاہ ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی بھلائی اور
 بُرائی بھی اس سے غفی نہیں رہتی اس لئے کہ وہ شاہی۔ رگاز
 روزگار شاہی رازدار اس کے انبیاء و رسل کا جانشین اور
 ساری مملکت کا امین ہوتا ہے جس کو اپنے زمانہ کا قُطْب کہا
 جاتا ہے۔ اس کا قلب فرشتوں کی آمد و رفت کا مقام ہوتا ہے

ل ہو کہ کھائے اور
 پر فریفتہ ہو اور کہے
 ہوں۔ یہ بات محض
 رگزیدہ حضرات اللہ
 را اس پر کار بند ہو
 کچھ خبر بھی ہے ؟
 طرف کھڑکیوں
 مالی کی محبت کا جو
 رحمت کی محبت کا
 محبوب رکھے بغیر جیتا
 وہ جھوٹا ہے چہرہ
 آنکھ سے آنرت
 تو اتنا ادب بڑتا
 از پر بھی تیری
 عصیتیں کرتا۔ اور
 کیا اور ایسا کیوں
 ق کہ جن پر
 اپنی خواہش اور
 سے بالا ہے لوح
 کہ جبر سے چنانچہ
 گیا ہو اور قلب
 اس سے معلوم
 روح و طبیعت پر
 پیش آتی ہے وہ
 نی اعمال کو آئینہ

وَالسِّرُّ يَنْظُرُ الْحَقَّ عَرَضًا ۖ إِذَا أَسْرَأَ اللَّهُ
لِإِقْطَاعِ عَبْدٍ إِلَيْهِ أَوَّلُ مَا يُوحِشُهُ مِنْ بَنِي
آدَمَ ۖ ثُمَّ يُؤَيِّسُهُ بِالسَّيِّئِ وَالْوَحْشِ وَالْجِنِّ ۖ
حَتَّى إِذَا ذَهَبَتِ الْوَحْشَةُ الْأَدَمِيَّةُ بِالنَّاسِ
بِالْجِنِّ وَالسَّيِّئِ انْسَهَ بِالْمَلَائِكَةِ عَلَى اخْتِلَافِ
صَوَرِهِمَا ۖ يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ فِي الْبَرَارِيِّ وَالْفَقَارِ
وَالْبَحَارِ ۖ يَا مَنْ عَزَمَ عَلَى الْإِقْطَاعِ اسْمَهُ ۖ
يَا طَالِبَ الْحَقِّ عَرَضًا وَجَلَّ كَلَامًا ثُمَّ مُرَوِّدِيَّةً ۖ
حَتَّى إِذَا اسْتَوَى إِلَى كَلَامِهِمْ وَاسْتَأْذَنَ إِلَى دُورَةٍ
صَوَّرَهُمْ رَفَعَ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ۖ لَيْسَ فِي
خَلْقِ اللَّهِ أَلَّا حَدِيثًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۖ أَحْسَنُ
الْخَلْقَةِ صُبُورًا ۖ أَلَمْ يَكُنْ كَلَامًا ثُمَّ يُجِيبُ
وَصَلَاتَهُ عَلَى بَابِهِ ۖ ثُمَّ جَاءَهُ بِالنِّسْبِ قُدْرِيَّةً ۖ
ثُمَّ يَكُونُ مَا يَكُونُ ۖ فِيمَا بَعْدَ السُّكُوتِ يُوَدِّعُ
إِلَى الْقَلْبِ ۖ كَمَا أَوْحَى إِلَى أُمِّ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ حِينَ خَافَتْ عَلَيْهِ ۖ يَا قَلْبُ إِذَا خَفَتْ
عَلَى السِّرِّ الَّذِي فِيكَ أَلَيْقَ الْبُنْيَةِ فِي بَحْرِ
الْبَرَارِيِّ وَالْفَقَارِ ۖ وَفَارِقِ
الْأَهْلَ وَالْأَصْحَابَ ۖ يَكُونُ
إِمْرَأَةً حَيًّا مَمْنُونًا ۖ كَلْبِي
وَلَدَهَا فِي الْيَمِّ ۖ أَنْتَ
تَخْرُجُ خُطُوبَتَيْنِ
تَحْبَانِ ۖ وَذَلِكَ
لِنُقْصَابِ
إِيمَانِكَ

اور باطن حق تعالیٰ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جب اللہ کسی بندہ کو اپنی طرف
یک سو بنانا چاہتا ہے تو سب اس کو آدمیوں سے متوحش بناتا ہے
اس کے بعد درندگان وحوش و جنات کی انسیت بخشتا ہے۔ یہاں
تک کہ جب جنات اور درندوں کے ساتھ مانوس ہونے کی وجہ سے
اس کی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے تو اس کو فرشتوں کے ساتھ
انسیت بخشتا ہے جو مختلف صورتوں میں (اس کے پاس آتے جلتے)
ہیں کہ بنوں اور بیابانوں اور سمندروں میں ان کی گفتگو اس کو
سُنائی دیتی ہے اے وہ شخص جو یک سوئی کا عزم رکھتا ہے سُن لے
(جو میں نے کہا) اور اے طالب مولا اَوَّل کلام ہے اور اس کے
بعد دیدار۔ یہاں تک کہ جب ان فرشتوں کی گفتگو سے مانوس نہ
ان کی صورت دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے تو اس کے اور فرشتوں کے
درمیان سے پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں فرشتوں سے
زیادہ نہ کسی کی تقریر زیادہ لذیذ ہے اور نہ کسی کی صورت زیادہ
حسین اور نہ کسی کا کلام زیادہ مزے دار۔ اس کے بعد پھر پردہ ڈال دیا
جاتا اور حق تعالیٰ اس بندہ کو اپنے دروازہ پر لے آتا ہے۔ اس
کے بعد اپنے قُرب کا اُنس اس کو نصیب فرماتا ہے اور اس کے
بعد ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ کہ سکوت کے بعد قلب کی طرف
وحی ہوا کرتی ہے۔ جس طرح کہ موسیٰ کی والدہ کو اس وقت وحی لگی
تھی جبکہ ان کو موسیٰ پر اندیشہ ہوا کہ ان کی ولادت کا راز آشکارہ
ہو جائے کہ اے قلب جب تجھ کو اپنی راز پنہانی پر اندیشہ ہو کہ
کہیں آشکار نہ ہو جائے تو جسم کو بنوں اور جنگلوں کے دریا میں
ڈال دیجو اور متعلقین و احباب سے علیحدگی اختیار کیجیو (اور نہ تجھ سے
تو عورت ہی بہتر کہ وہ اپنے بچہ کو (قتل پر راضی ہو کر) دریامیں
ڈال رہی تھی۔ اور تو دو قدم چلتا ہوا بھی ڈرتا ہے اور یہ
تیرے ایمان کے نقصان کا باعث ہے (جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ)

لَوْ أَنَّ رِبْكَ
بَرَّكَ عَنْ
تَكَادُ تَرُجِعُ
عَلَى قَلْبِكَ ۖ
أَيْنَ أَنْتُمْ وَالْ
الْأَكْلُ بِاللَّيْلِ
سُتَّةً ۖ أَقْعَدُ
الْإِيمَانُ ۖ تَا
أَبْوَابِ الْخَلْقِ
أَفْعَلُ ۖ تَقْلَعُ
تَسْمَعُ غَيْرَ الْحَرِّ
السَّيَّاحَةُ تَأْتِي
يَا عَوَامَ كَبِيرِ
وَتَنْتَرِبُ وَر
وَحَالَةَ الْأ
حَقِيقَةِ ۖ وَ
تَحَقَّقَتْ وَ
وَلَا عَطَا
عَلَابُ عَنْ
يَا أُمِّ
كَالْفِ
إِذَا
أ

سی بندہ کو اپنی طرف سے متوحش بناتا ہے۔
بخشتا ہے۔ یہاں اس ہونے کی وجہ سے
لو فرشتوں کے ساتھ
کے پاس آتے جاتے
کی گفتگو اس کو
م رکھتا ہے سُن لے
اور اس کے
گفتگو سے مانوس
کے اور فرشتوں کے
میں فرشتوں سے
کی صورت زیادہ
بعد بھر پور دہا لیا
رے آتا ہے۔ اس
ہے اور اس کے
دلِ قلب کی طرف
اس وقت وحی کی گئی
کا راز آشکارہ
اندیشہ ہوا کہ
ن کے دریا میں
ر کجیو (درنہ) تجھ سے
نہی ہو کر (دریا میں
ڈرتا ہے اور یہ
شارخاوندی ہے کہ

لَوْلَا اَنْ رَبَّنَا عَلٰی قَلْبِنَا هٰذَا هَلْكَ اِذَا اخْفَتَ فِي
بِرْءٍ عِنْدَ انْقِطَاعِ مُرَادِكَ وَمَا لَكَ بِحَتِّ
تَكَادُ تَرْجِعُ اِلَى الْخَلْقِ وَالسَّبَبِ رُبَطُ حَيْثُ
عَلَى قَلْبِكَ يَا تَقْصُ الْخَوْجِدِ وَالْعِلْمِ وَالْتَقْوَى
اِنَّ اَنْتُمْ وَالْقُوَّةُ فِي كُلِّ حَالَةٍ يَا مُدْبِرُ
الْاَكْلِ بِاللَّيْلِ نَفَاقٍ وَالْاَكْلِ بِالصَّنْعَةِ
سُنَّةٍ اَمْ قَعْدُ مَعَ هَذِهِ السَّنَةِ حَتَّى يَأْتِيَ
الْاَيَّامُ تَأْخُذُ الصَّنْعَةَ فِي يَدِكَ وَتَغْلِقُ
اَبْوَابَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ حَيْثُ يُخْرِجُ اَنْ
اُفْعَلُ بِقَلْبِكَ فِي دَارِ عِلْمِهِ اَعْنَى اَصَمَّ بِلا
تَسْمَعُ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَرَى غَيْرَ فَضْلِ الْحَقِّ بِكُم
الْبَيَاحَةُ تَأْتِي الْكَفَاةَ الْاَرْضِ مَعَ السَّحَابَةِ
يَا عَوَامُ كَيْسَ اَحَدُكُمْ اِذَا الْحَقُّ شَيْئًا اَخَذَ
وَتَخَرَّبَ وَسَافَرَ حَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْخَلْقِ
وَحَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ
حَقِيقَةً وَاَمَّا اِذَا تَرَفَّتْ دَرَجَتُهُ وَ
تَحَقَّقَتْ وَلَا يَتُّ لَا يَحْطُرُ بِقَلْبِهِ اَحَدُ
وَلَا عَطَاءٍ تَأْتِيهِ الْاَشْيَاءُ وَهُوَ
غَائِبٌ عَنْهَا يُسْمَرُ لَهُ تَنَاوُلُهَا
يَا اُمَّ مُوسَى اِذَا اخْفَتَ عَلَيْهِ
كَالْقَيْمِ فِي الْيَمِّ وَاَنْتَ
اِذَا اخْفَتَ عَلَى دِينِكَ
اَلَيْقِ قَلْبَكَ اِلَى

اللہ

ۛ

اگر ہم والدہ موسیٰ کے قلب پر (صبر کی) اگرہ نہ باندھتے تو وہ (بیچ کر)
راز کو ظاہر کر دیتیں۔ اسی طرح جب اپنے بیابان (توکل میں) مُراد
و مقصود کو منقطع ہونے کے وقت تجھ کو یہاں تک اندیشہ بڑھے کہ
کیا عجب ہے مخلوق اور سبب کی طرف رُجوع کرے تو اس وقت
تیرے قلب پر (صبر کی) اگرہ لگائی جائے گی (اور منجانب اللہ حفاظت
کا سامان ہوگا) اے توحید و علم و تقویٰ میں نقصان والو۔ تم ہر
حالت میں توبہ کرنے سے کہاں دُور چلے گئے؟ اے بد نصیب، دین
بچ کر کھانا نفاق ہے اور کسب کے ذریعہ سے کھانا سُنت ہے۔
اس سُنت کو لے کر بیٹھ جا۔ یہاں تک کہ ایمان ماحصل ہو تجھے ہاتھ سے
کسی پشیمانی کو اختیار کرنا اور اپنے قلب سے دروازے کے مخلوق کو بند
کرنا چاہیے۔ اس وقت نکلیو یا بیٹھا رہو کہ (اب اطمینان ہے) اس
کے خاندان علم میں اندھا اور بہرا بن کر چلتا پھرتا رہے گا کہ حق کے سوا
نہ کسی کی سُننے کا اور نہ فضل حق کے سوا کچھ نظر آئے گا اس کے بعد حسیا
نصیب ہوگی کہ (خدائی) پہرہ چوکی کے ساتھ تو اطراف زمین میں پھریگا
اے عوام جب تم میں کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو کیا مخلوق سے
لینے کی حالت میں مسافرت و سیاحت اختیار نہیں کرتا؟ اور ترقی ترقی
سے لینے کی حالت تو حقیقی ہے (پس اس میں سیاحت ہو تو
کیا بیمد ہے) ہاں جب اس کا درجہ ترقی پاتا اور اس کی دلالت
متحقق ہو جاتی ہے تب اس کے قلب میں لینے دینے کا خطرہ بھی نہیں
گزرتا۔ اشیاء اس کے پاس آتی ہیں اور وہ اُن سے غائب ہوتا ہے
ان اشیاء کا استعمال اس کے مقصوم میں ہوتا ہے (اس لئے اُن کا
آنا ضرور ہے) اے والدہ موسیٰ جب تم کو اپنے بچہ کا خون ہو
(کہ فرعون اِطلاع پا کر قتل نہ کر دے) تو ان کو دریا میں ڈال دیجو
(اسی طرح اے بندہ مومن) جب تجھ کو اپنے دین کا اندیشہ ہو
کہ کہیں جاتا نہ رہے) تو اپنے قلب کو خدا کی طرف ڈال دے اور

سَلَّمَ قَلْبَكَ إِلَيْهِ ۖ سَلَّمَ أَهْلَكَ إِلَيْهِ ۖ قُلْ أَنْتَ
 الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْحَيَافَةِ فِي الْإِهْلِ وَالْكَوْنِ
 مَعْرِفَتِكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِشَتِكَ لَهُ كَمَثَلِ
 هَمِيكَيْنِ فِي وَسْطِكَ ۖ أَيْمَا تَوَجَّهْتَ هُوَ مَعَكَ ۖ
 فَتَنَامُ مَعَ الْقَدَرِ وَتَسْمَعُ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْقَلْبُ
 وَاللَّهُ ثُمَّ وَاللَّهُ إِنْ أَحْوَالَ الْأَوْلِيَاءِ كَحَوَالِ
 الْأَنْبِيَاءِ ۖ لَكِنْ لَقَبَهُمْ غَيْرَ الْقَدَرِ ۖ الْأَنْبِيَاءُ
 وَالْمُرْسَلُونَ لَا يَنْزِلُ إِلَيْهِمْ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ ۖ
 لَا تَهْمُ خَوَاصُّ الْحَافِي ۖ يَا عَبْدَ الْهُوَى وَالظُّلُمِ
 يَا عَبْدَ الشَّوَارِ وَالْحَمْدِ ۖ مَا جَعَلَ بِرِ الْقَلَمِ وَ
 سَبَقَ بِرِ الْعِلْمِ مِنَ الْقَسَامِ لَا بَدْنَ مِنْ اسْتَيْفَا
 بِمَا ۖ لَكِنَّ الشَّانَ هَلْ تَأْخُذُ هَا بِكَ أَوْ مِ
 تَرْجُدُ ۖ أَوْ تَقُولُ ۖ مَعَ التَّوْحِيدِ سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِ عَبْدٍ ۖ لَا يَطْلُمُ عَلَيْهِ
 الشَّيْطَانُ وَلَا الْعُقُولُ وَلَا الْمَلَكُ ۖ أَطْلُبِ
 الْقُرْبَ مِنْ بَابِ فَتَاكَ ۖ إِذَا ارْصَنَيْتَ أَحَبَّكَ ۖ
 فَإِذَا أَحَبَّكَ أَطْلَعَكَ ۖ أَصْحَبَكَ ۖ كُنْتُ
 أَبْدًا فِي صُحْبَتِهِ مَعَ عِلْمِكَ وَالْعَابِدُ
 يَصْبِرُ بِوَعْدَاتِهِ ۖ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْمُرِيدَ
 هَذَا إِلَّا الْعَلَفُ ۖ أَنْتَ مُتَحَرِّكٌ ۖ
 فَإِنْ وَافَقْتَ اللَّهَ فِي ذَلِكَ
 وَإِلَّا فَأَنْتَ مَطْرُودٌ ۖ
 كُنَّا لَمْ يَشَأْ حَلْفُهُمْ
 وَنَحْنُ كَالدَّارَةِ

قلب کو اسی کے سپرد کر دے۔ اپنے متعلقین کو بھی اسی کے حوالہ کر اور
 عرض کر کہ (بار خدا یا) تو ہی سفر کا رفیق ہے اور (تو ہی) بال تپوں
 کے متعلق ہمارے پیچھے محافظ کا ر ساز۔ حق تعالیٰ کی معرفت و محبت
 ایسی ہے جیسے گرمی (روپیوں کی) ہمیائی کہ جدھر بھی جائے گا وہ تیرے
 ساتھ رہے گی۔ پس تو قدریری کی معیت میں سوئے گا اور قدرت و
 قادریری کی سنے گا۔ واللہ باللہ اولیاء کے حالات انبیاء کے سے حالت
 میں مگر ان کا لقب دوسرا ہے اور ان کا لقب دوسرا۔ انبیاء و
 مرسلین کے پاس (قبریں) منکر نکیر نہیں آتے اس لئے کہ وہ تو
 مخلوق کے شفیق ہیں (پھر ان سے سوال اور حساب و کتاب کیسا)
 اسی طرح اولیاء سے بھی حساب نہ لیا جائے گا کیونکہ وہ بھی مخلوق میں
 خاصان خدا ہیں۔ اے بندہ خواہش و طبیعت اور اے بندہ حمد
 شہاد۔ جس جس مقسوم کے متعلق قلم چل چکا اور علم ازلی واقع
 ہو چکا اس کا لینا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ باقی بات اتنی ہے
 کہ ان کو اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے ۖ اور اپنے آپ کو وجود
 بناتا ہے یا مفقود ۖ توحید کی معیت میں بندہ کے قلب کے اندر
 ۵ سرار خداوندی میں سے ایک ایسا راز ہوتا ہے جس پر شیطان
 آگاہ ہوتا ہے نہ عقول اور نہ فرشتہ۔ اپنے دروازہ فنایت سے
 قرب کا طالب ہو۔ جب تو (قضا و قدر پر پوری طرح) راضی ہو جائے گا
 تب وہ تجھ کو (اسرار پر) آگاہ کرے گا اور اپنی مصاحبت میں لے لے گا
 کہ تو اپنے علم کے ساتھ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے اور مابعد کو عبادت
 کی وجہ سے اس کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ اس کا علم کہ یہ شخص زچھا
 طالب ہے، یا نہیں عارف ہی کو ہوا کرتا ہے۔ تجھے چاہیے کہ مارن کا
 محکوم بنا رہے۔ پس اگر اس مضمون میں تو نے اللہ کی موافقت کی
 تو (ہر طرح کی خوبی حاصل ہوگی) درنہ تو راندہ درگاہ ہو جائے گا
 ہم اہل معرفت کے پیچھے چلا کرتے تھے۔ جیسے خاک کے ذرے تاک

اسی کے حوالہ کر اور
اور (تو ہی) بال بچوں
نے کی معرفت و محبت
مصر بھی جائے گا دیر سے
وئے گا اور قدرت و
ات انبیاء کے سے حالاً
دوسرا۔ انبیاء و
اس لئے کہ وہ تو
سب و کتاب کیسا
کیونکہ وہ بھی مخلوق میں
اور اسے بندہ حمد
علم ازلی واقع
باقی بات اتنی ہے
اور اپنے آپ کو موجود
کہ قلب کے اندر
ہے جس پر شیطان
وہ فنا یافتہ سے
(روح) راضی ہو جائے گا
محبت میں لے لے گا
ہے اور عابد کو عبادت
م کہ یہ شخص (سچا)
چاہیے کہ عارف کا
شکر کی موافقت کی
درگاہ ہو جائے گا
کے ذریعے تاکہ

لَسْتَ تَقْدِرُ مِنْهُمْ كَلِمَةً إِلَّا حَوَّلَ : مَنِ اسْتَعْنَى
بِرَأْيِهِ ضَلَّ : وَبَعْدَ كَلَامٍ قَالَ : وَيَكُونُ نَائِبَ
الرَّسُولِ فِي الْمَتَابَعَةِ يَتَرَكُ تَعْرِيفَكَ : يَأْخُذُ
تَحْمِيْلُكَ : يَتَرَكُ الْمَتْرُوكَ : وَيَأْخُذُ الْمَخْذُوكَ
يُعْنَى لَكَ : إِلَّا مَرَّكَ الْفَيْنِ الصُّبْحِ : بِجَدِّدٍ
عَلَى الْعَبْدِ تَوَكَّلِ الْوُجُودَ نَارَةً وَالْفَنَاءَ
نَارَةً : نَارَةً يَقُولُ يَقْبَلُ الْحَقُّ عَلَيْهِ :
وَنَارَةً يُوجِدُ فَيُخَيِّرُ عَنِ الْحَقِّ :
رَوَى قَلْبِي عَنْ رَبِّي : إِنْ جَعَلَ لِحَوْلِكَ
بَابَيْنِ : بَابٌ إِلَى الْخَلْقِ وَبَابٌ إِلَى
الْحَقِّ : تَوَدَّى حَقُّوْكَ الْخَلْقِ وَتَوَدَّى
حَقُّوْكَ الْحَقِّ اصْطَحَبَ الْخَلْقَ لِلْحَقِّ
فَيَكُنْ شَرَّ الْخَلْقِ : وَيَدُومُ لَكَ
قُرْبُ الْحَقِّ : أَلْخَلْقُ مَا سِوَى الْحَقِّ
وَهَذَا مَعْنَى يَعْمُرُ جَمِيعَ الْأَحْوَالِ
مَعْنَى مَصْحَبِكَ الْخَلْقُ يَصْحَبُكَ
لَهُمْ : بَعْدَ مَصْحَبَةِ الْحَقِّ اصْطَحَبَ
الْخَلْقَ : فَإِذَا اصْطَحَبْتَ الْخَلْقَ
بَعْدَ مَصْحَبَةِ الْحَقِّ فَأَنْتَ
مَعَ الْحَقِّ لَا مَعَ الْخَلْقِ :
عَلَامَةٌ مَصْحَبَتِكَ لِلْخَلْقِ
أَنَّكَ لَا تَرَى اللِّقَمَ
وَالضَّرَّ مِنْ جَانِبِ
الْخَلْقِ : بَلِ

:

ان سے (شاہی رہا میں) داخلہ کے الفاظ حاصل کر لیں۔ جس نے اپنی
رائے پر اعتماد کیا (اور شیخ کی ضرورت نہ سمجھی) وہ گمراہ ہوا۔ (کچھ تقریر
کے بعد فرمایا) اور (آخر کار بندہ مومن) اتباع میں رسول کا نائب
بن جاتا ہے کہ ترک و اخذ کرتا رہتا ہے یعنی جو چیز چھوڑنے کے قابل
ہے اس کو چھوڑتا ہے اور جو لینے کے قابل ہے اس کو لیتا ہے۔
(اور یہ) امر (کہ کون چیز چھوڑی جائے اور کیا چیز لی جائے) تیسرے لئے
(اتباع رسول کی برکت سے) ایسی روشن ہو جائے گی جیسے صبح کی
پوکا پھٹنا۔ بندہ کو کبھی وجود کا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور کبھی فنا کا۔ کبھی
وہ (فنا ہو کر محو اور) مفقود ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ اس پر
متوجہ ہو اور کبھی موجود ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے (مخلوق
کو اس کے احکام کی) اطلاع دے (چنانچہ بزرگوں کا قول ہے کہ)
میرا قلب اپنے رب سے (بلا واسطہ) روایت کیا کرتا ہے۔ اپنی خلوت
کے دور وازہ بنا۔ ایک مخلوق کی طرف اور دوسرا حق تعالیٰ
کی طرف کہ (تبلیغ و ہدایت کے ذریعہ سے) مخلوق کے حقوق
بھی ادا ہوتے رہیں۔ مخلوق کی صحبت حق تعالیٰ ہی کے لئے
اختیار کرتا کہ مخلوق کے شر سے قری حفاظت ہوتی رہے
اور قرب حق تیرے لئے دائمی رہے۔ حق کے سوا سب چیز
خلق میں داخل ہے اور یہ معنی جملہ حالات کو شامل ہیں۔ مخلوق
کی صحبت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ تو ان کی خیر خواہی کرے حق تعالیٰ
کی صحبت کے بعد مخلوق کی صحبت اختیار کیجیو۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ
کی صحبت کے بعد تو مخلوق کی صحبت اختیار کرے گا تو تو
حق تعالیٰ ہی کی معیت میں رہے گا کہ مخلوق کی معیت میں اور
تیری (اشد واسطہ) مخلوق کی صحبت رکھنے کی شناخت یہ ہے
کہ نفع اور نقصان مخلوق کی جانب سے نہ سمجھے بلکہ (یوں سمجھے کہ)
اور (عبادت و ریاضت سے) حق تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہوتے رہیں

الْكُلِّ مَسْكُونٍ عَلَيْكَ مَسْكُونُونَ ۖ قُلُوبًا كَلَّتْ
 مِنْ طَعَامٍ فَضْلِهِ وَصَمِعَتْ حَلِيلَتَهُ وَرَأَتْ قُرْحَهُ
 قُرْهِ ۖ حَاطَبَ اللَّهُ تَوَلَّى هُمُرِي الدُّنْيَا قَبْلَ
 الْمَوْتِ ۖ يُحَاكِبُونَ فِي الْقِيَامَةِ ۖ وَاحِدًا أَفْرَادُ
 يُحَاكِبُونَ فِي الدُّنْيَا ۖ أَبُو الْقَاسِمِ الْجَنِيدُ قَالَ
 تَكَلَّمْتُ الْأَبْعَدَ شَهَادَةً أَرْبَعِينَ مِنَ الْأَبَدِ
 مِنْ مَجْلَمَتِهِمُ الْبَتَرِيِّ السَّقَطِيِّ وَكَمْ يَفْعَلُ بِقَوْمِهِمْ
 حَتَّى رَأَى الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 يَقُولُ يَا جَنِيدُ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّ قَدْ أَنْ
 لَكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ الْأَنْ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْحَيَاةَ وَالْزَّيَادَةَ
 وَالثَّبَاتَ فَافْعَلْ مَا نَقُولُ ۖ وَإِلَّا فَالْوَيْلُ لَكَ ۖ
 عِنْدَ الصَّلَاةِ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَعِنْدَ الْمَبَلَاءِ
 أَيْضًا تَسْتَقْبِلُ قِبْلَةً ۖ وَهُوَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بَوَاجِهٍ
 قَلْبِكَ الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَ ۖ كَمَا اسْتَقْبَلْتَ بَوَاجِهَكَ
 الْكُفَّةَ ۖ فَإِنْ اسْتَقْبَلْتَ بَوَاجِهَكَ الْخَلْقَ عِنْدَ
 الْأَفَاتِ كَانَ إِيْمَانُكَ بِأُطْلَا ۖ لِأَنَّ الْبَلَاءَ عِنْدَ
 الْإِيْمَانِ مُنْكَسَرٌ ۖ وَإِلَّا فَالْقُلُوبُ فِيهِ كَيْدَةٌ ۖ
 لَكِنَّ إِيْمَانُكَ قُلُوبُ الْعَوَامِ لِلدُّنْيَا وَالْخَوَاصِ يَحِظُّ
 الْأَمْحُورِيُّ وَالْخَوَاصُّ الْخَوَاصُّ تَنْكُسُ قُلُوبُهُمْ لِقَوَاتِ
 الْمَوْتِ ۖ أَوْ الْحِجَابِ ۖ وَقَدْ بَعْدَ الْكُفْرِ ۖ لِكُلِّ
 أَحَدٍ إِيْمَانٌ مُخْتَصٌّ ۖ إِلَّا أَحَادُ أَفْرَادُ
 وَإِيْمَانُهُمْ لَا حِجْلَ الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَ
 سَمِعْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سب (یا نقصان پہونچانے میں) تجھ پر مسلط کئے گئے ہیں (یا نفع پہونچانے میں) مسخر بنائے گئے ہیں۔ (اللہ والوں کے) مطلوب نے اس کے فضل کا کھانا کھایا اور اس کی باتیں سنی اور اس کے قرب کی فرحت دیکھی ہے۔ اللہ نے ان کے قلوب سے دُنیا میں قبل از موت ہی خطاب فرمایا (اور اجسام سے) قیامت میں خطاب کیا جائے گا اور اکا دکا ایسے بھی ہیں جن سے دُنیا ہی میں خطاب کیا جاتا ہے۔ ابو القاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس ابدال کی شہادت ہوئے بغیر کہ ان چالیس میں سری سقطی بھی داخل ہیں وعظ نہیں فرمایا اور ان چالیس کے ارشاد پر بھی عمل نہ کیا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے جنید لوگوں کو وعظ کرو کہ اب تمہارے وعظ کہنے کا وقت آگیا۔ اگر تو حق اور ترقی اور استقامت کا خواہاں ہے تو جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر عمل کرو ورنہ تیرے لئے ہلاکت ہے۔ نماز کے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ کیا جاتا ہے اور مصیبت کے وقت بھی ایک قبلہ کی طرف منہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے قلب کا منہ حق تعالیٰ کی طرف کرے جیسا کہ (نماز کے وقت) تو نے اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لیا تھا۔ پس اگر مصائب کے وقت تو نے اپنا منہ مخلوق کی طرف کیا (کہ کاش کوئی اگر میری مصیبت دور کر دے) تو بس تیرا ایمان باطل ہوا۔ ایمان کے وقت مصیبت خود شکستہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت میں دلوں کا شکستہ ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ ہاں عوام الناس کے دلوں کا ٹوٹنا دُنیا کے لئے ہمارا تباہی اور خواص کا حرج آخرت کے لئے اور اخص الخواص کے دلوں کا ٹوٹنا مولے کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر ہوتا ہے یا پردہ اٹھ جانے کے بعد پردہ پڑ جانے سے۔ (غرض) ہر شخص کے لئے ایک شکستگی ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے۔ بجز اکا دکا افراد کے کہ ان کی شکستگی صرف حق تعالیٰ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

آپ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ دَعَاءَ مُلْحُونٍ ۖ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ
 دَعَاءَ مُتَمَتِّعًا مُسْتَعِثًّا فِيهِ ۖ أَنَا وَإِلَّا نَقِيَاءُ
 مِنْ أُمَّتِي بَرَاءٌ مِنَ التَّكْلِيفِ ۖ قَدْ يَغْلِبُ
 الْمُؤْمِنُ مِنَ الرِّجَاءِ ۖ يَنْظُرُ إِلَى دِيْوَانِ مَعَاصِيهِ
 فَلَا يَجِدُ فِيهِ مَعْصِيَةً ۖ لَقِنَ الرَّشِدَ مِنْ
 حَالِ صَفِيرٍ ۖ مِنْ كِتَابِ إِلَى مُقَرَّبِي إِلَى
 يَحْمِلُ ۖ قَدْ يَكُونُ هَذَا وَهُوَ نَادِرٌ ۖ فَلَا
 بُرَى لَهُ مَعْصِيَةٌ ۖ وَفِي دِيْوَانِ الْأَوَامِرِ
 فَلَا يَرَى لَهُ أَمْرًا مَثْرُوكًا فَيَقْضِي عَلَيْهِ
 بِتَوَرُّعٍ مَعْصِيَةٍ لَكِنَّا يَهْلِكُ ۖ بِشَعْرٍ
 يَتَدَارَكُ فَيَتَوَبُّ فَتَكُونُ تِلْكَ
 الْمَعْصِيَةُ سَائِقَةً ۖ كَالْتَعَقُّو عَلَى
 رَأْسِهِ هَذَا الذَّنْبُ فِي حَقِّ هَذَا
 الْمُؤْمِنِ الْفَصِيلِ نَبِيٍّ كَذِبٌ أَدْمَكِيكِي
 السَّلَامُ وَهَذَا أَنَا دُرُشَادٌ لَا يَلْقَوْتُ
 إِلَيْهِ وَلَا يَنْبَأُ ۖ إِلَّا رَادٌّ فِي النَّفْسِ
 لَرَادِّ تَيْنٍ وَهُمَا صَدِّانِ ۖ إِرَادَةُ
 مَا سَوَى الْحَقِّ قَدَرَادَةُ الْحَقِّ ۖ
 فَهَمَّا يَضْطَلِكَا ۖ وَتَقْتَلِبَانِ إِلَى
 أَنْ يَتِمَّ أَرْبَعُونَ سَنَةً ۖ وَهُوَ مَقْفُ
 تَوَلَّى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَلَمٍّ
 أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمْ
 يَغْلِبْ خَبْرًا

پوچھا گیا کہ حق تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو گناہ کے طرز پر ہو آجے
 جواب دیا کہ وہ دعا مراد ہے جس میں نفع ہو اور قافیہ اور بیج کی بندش ہو
 کہ اس میں تکلف کو دخل ہوتا ہے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ میں اور
 میرے پرہیزگار امتی تکلف سے بری ہیں۔ کبھی مومن پر رہا کا غلبہ
 ہوتا ہے کہ اپنے رجسٹر معصیت کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی معصیت
 بھی نظر نہیں آتی (کیونکہ) بچپن ہی سے اس کو صلاحیت تلقین
 کی گئی تھی (کہ ہوش آتے ہی) کتاب لے کر (بغرض تحصیل علم)
 قاری کے پاس گیا یا (بغرض عمل و عبادت) محراب کی طرف
 ایسا کبھی ہوا کرتا ہے اگرچہ نادر ہے۔ الغرض اس کو اپنی کوئی
 معصیت ہی نظر نہیں آتی اور رجسٹر احکامات پر نظر ڈالتا ہے تو
 کوئی حکم ایسا نہیں پاتا جس کو چھوڑ دیا ہو۔ تب کسی قسم کی معصیت
 کا اس کے لئے (منجانب اللہ) حکم کیا جاتا ہے تاکہ (اپنی بے گناہی
 پر مغرور ہو کر) تباہ نہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ (اس معصیت کا
 مرتکب ہو کر فوراً ہی اس کی تلافی اور توبہ کرتا ہے۔ پس یہ معصیت
 اس کے لئے امر تقدیری ہوتا ہے جیسے سر میں ٹھوکا۔ اس سچے مومن
 کے حق میں یہ گناہ ایسا ہوتا ہے جیسا آدم علیہ السلام کا گناہ
 تھا (کہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا اس لئے ہو کر رہا) مگر ایسا شاذ و نادر
 ہوتا ہے کہ نہ اس کی طرف التفات کرنا چاہیئے نہ توجہ۔ نفس میں دو
 قسم کے ارادے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔
 ایک ارادہ ماسوی اللہ کا اور دوسرا ارادہ حق تعالیٰ شاذ
 کا۔ پس یہ دونوں باہم مصالحت اور جنگ کرتے رہتے ہیں
 (کہ کبھی یہ غالب آیا اور کبھی وہ) یہاں تک کہ چالیس سال
 پورے ہو جاتے ہیں (اور اب جنگ ختم ہو کر ایک کی فتح ہو جاتی
 ہے) اور یہی مطلب ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اس ارشاد کا کہ جس کی عمر چالیس سال کی ہو گئی اور اس کا خیر

کئے ہیں رافع پہنچا
 (کے) مکتوب نے
 اور اس کے قرب کی
 از موت ہی خطاب فرمایا
 کا ذکر کیا ہے بھی ہیں
 بد رحمتہ اللہ علیہ نے
 س سری سقطی بھی
 ارشاد پر بھی عمل نہ
 کلم کو (غالب میں) دیکھا
 ہوتا ہے وعظ کہنے
 کا خواہاں ہے تو
 ت ہے۔ نماز کے وقت
 بھی ایک قبہ کی
 حق تعالیٰ کی طرف
 کر لیا تھا پس اگر
 کہ کاش کوئی اگر
 اور ایمان کے وقت
 کا شکہ ہونا
 نیا کے لئے ہا کرتا ہے
 کے دلوں کا ٹوٹنا
 وہ اٹھ جانے کے
 بکٹی ہے جو اس
 کی شکستگی صرف
 اور شاد کا مطلب

تَرَكَ فَلَيْسَتْ حَقَّهُ إِلَى النَّارِ إِشَارَةً إِلَى هَذَا
الْأَصْلِ يَا إِبْرَاهِيمَ بَيَانُ الظُّرَى الظَّاهِرِ ظُنُّهُ
وَرُؤْيَا الْبَاطِنِ الْفِطَامِ مَا دُمْتَ تَعْرِفُ مَا
سِوَاهُ وَتَعْرِفُ نَفْسَكَ كَمَا تَعْرِفُ نَفْسَكَ
وَتَارَةً تَنْزِلُ لَكُمْ هَذِهِ الدَّارُ الْبَاطِنُ ظُنُّهُ
مَلَامَةً الْوَرَى إِلَّا سِتْغْنَاءُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي
كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَنَاعَةُ بِاللَّهِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ وَالرَّجُوعُ
إِلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِنْ أَبَتْ نَفْسُكَ إِلَّا إِدْعَاءُ
الْوَلَايَةِ فَخَذَّ هَذِهِ الْخُصَالِ إِنْ لَمْ تَقِفْ
فَلَسْتَ بِوَرَى لَا يَبْنِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَسُدَّ خُلْ
عَلَى الْمُلُوكِ إِلَّا بَعْدَ انْتِقَانِ أَيْمَانِهِ وَرِثْقَانِهِ
وَقُوَّةِ عَلَيْهِ بِاللَّهِ وَرُحْمَةً وَتُسْكِينِ
مِنْ الْمَغْرَقَةِ وَالْأَنْسِ بِاللَّهِ فَيَدْخُلُونَ
إِلَيْهِمْ بِقُوَّةٍ وَيَخْرُجُونَ عَنْهُمْ بِقُوَّةٍ
كُنْتُ أَصْغَبُ بَعْضَ النَّاسِ
يَحْدِثُ لِي مَا قَدْ جَرَى لِي وَ
يَجْرَى لِي وَكَانَ يَمُوتُ مَعَهُ
صَبِيُّ مُسْتَحْسَنٍ وَيَدْخُلُ
إِلَى السَّلَاطِينِ فَحَقَّرَ
بِقُلِّي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ
فَقَالَ يَا وَلَدِي هَذَا
الصَّبِيُّ هُوَ فِي
رَبَابٍ وَ
أَخَافُ

اس کے شر پر غالب نہ ہوا (جس سے معلوم ہوا کہ اس مدت کی جنگ
میں شر کو فتح ہوئی اور خیر کو شکست) پس وہ جہنم کی تباہی کرے
کہ اب اصلاح کی توقع نہیں) یہ اسی اصل کی طرف اشارہ
ہے کہ (اصلاح کا زمانہ چالیس سال عمر سے قبل ہی قبل ہے)
آئے بیان طریقت کے منکر۔ ظاہر (یعنی شریعت) تو دیا ہے
کہ تربیت اسی کے دودھ سے ہوتی ہے (اور نگاہ باطن دودھ
پھوڑنے کا زمانہ ہے) کہ جملہ مخلوق سے زہد اختیار کر کہ صرف
حق تعالیٰ کی تربیت پر نظر ہو) جب تک تو ماسوی اللہ سے واقف
رہے گا اور وہ تجھ سے واقف رہیں گے اس وقت تک تو لہوس
کہلائے گا کہ کبھی ان کا تابع بنے گا اور کبھی ان کے سامنے جھکے گا۔ اس گھر
کے ہی دو طریق ہیں (یعنی شریعت اور طریقت) ولی کی علامت
یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر ہر چیز سے استغنا ہو اور ہر شے کو چھوڑ کر
اللہ پر قناعت ہو اور ہر بات میں اللہ کی طرف رجوع ہو۔ پھر اگر
ولایت کا دعویٰ کئے بغیر تیرا نفس مانتا ہی نہیں تو ان خصلتوں سے
نفس کی حد بندی کر اور اگر وہ ان پر نہ ٹھہرے تو مرکز تودی نہیں ہے
عالم کو زیبا نہیں کہ بادشاہوں کے پاس جائے مگر اس کے بعد کہ
ایمان و اتقا مضبوط اور علم حق اور زہد قوی اور معرفت دائر
باللہ راسخ ہو جائے اس وقت علماء کا سلاطین کے پاس جانا بھی
قوتوں کے ساتھ ہوگا اور نکلنا بھی قوتوں کے ساتھ۔ میں ایک
بزرگ کی خدمت میں رہا کرتا تھا (جن کی کشف کی یہ حالت تھی کہ
میرے گذشتہ و آئندہ واقعات مجھ سے بیان کر دیا کرتے تھے
ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہا کرتا اور وہ سلاطین کے پاس
آتے جاتے تھے۔ اس کے متعلق میرے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ یہ دونوں
باتیں تو اہل اللہ کی شان کے خلاف ہیں پس فرمانے لگے کہ صاحبزادہ
اس لڑکے کا تو یہ قصہ ہے کہ وہ خانقاہ میں رہتا ہے اور اگر اس کو وہاں

اِنْ تَرَكْتَهُ هُنَاكَ هَلَكُوكُمُومٌ ۖ وَاتَّكَدُحُوْنِي
 عَلَى السَّلَاطِيْنِ فَلَيْسَ لِيْ اِلَيْكُمْ حَاجَةٌ ۖ وَ
 اِنَّمَا اَدْخُلُ اِلَيْكُمْ اَعْظَمُ وَ اَكْثَفُ لَكُمْ
 طَرَفُ الْعَدْلِ ۖ اَنْ تَخْرُجُوْا فِيْ هُمِيَّتِكُمْ خَلَلٌ
 وَ تَخُنْ نَصِيْحَتُهُمْ بِاَلَا دِيْب ۖ سَاَلَ سَائِلٌ
 اِذَا كَانَ الطَّعَامُ مُفْتَضِلًا كَيْفَ يَصُحُّ
 الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ ۖ فَقَالَ اَلْخَلَلُ بَيْنَ
 وَ الْحَرَامِ بَيْنَ ۖ اَلشَّرُّ بَيْنَ لَكَ
 وَ التَّوَقُّفُ اَيْضًا ۖ اِذَا قَالَ لَكَ اَلْقَلْبُ لَا
 فَهُوَ حَرَامٌ ۖ وَ اِنْ قَالَ تَعَرُّفُهُوْ حَلَالٌ ۖ
 وَ اِنْ سَكَتَ فَلَمْ يَقُلْ تَعَرُّفٌ وَلَا لَا فَهُوَ
 شُبُهَةٌ ۖ اِنْ عَدِمْتَ الْمَأْكُوْفَاتِ وَ
 صَبَرْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ الْقَنَاعَةُ ۖ تَدْرِي
 كَمْ عِنْدَهُ مِنَ الطَّعَامَاتِ وَ الصُّوْمِ اَلْقَلْبُ
 لَا يَغْبَرُهَا ۖ اِنَّمَا مَرُّ اَدَا مِنْكَ
 قُلُبٌ مَّوَاوٍ مِنَ الْاَكْلِ اِلَّا اَخِيَارُ ۖ
 اَلرَّاهِدُ الْمُنَافِقُ ظَاهِرُهُ مَوَافٍ وَ
 بَاطِنُهُ مُكَذِّبٌ ۖ اَلْهَفَارُ فِيْ عَدِيَّةٍ
 وَ الْخُشُوْعُ فِيْ كَيْفِيَّةٍ وَ جَبِيَّةٍ الْمُهَوَّنُ
 عَلَيْهِ ۖ وَ زُهْدُهُ كَفَيْدٌ يُّزُوْ
 بَاطِنُهُ يَكْدِي بِنَفْسِهِ رَاحِبَةً
 رَآى الْحَمْدُ وَ الدِّمَ ۖ عَيْنُهُ
 طَامِعَةٌ اِلَى مَا يَكْدِي
 النَّاسُ ۖ اَمَّا
 الْعَارِفُ

ہو کر اس مدت کی جگہ
 وہ جہنم کی تباری کرے
 اس کی طرف اشارہ
 سے قبل ہی قبل ہے
 شریعت) تو دیا ہے
 و زنگاہ باطن دودھ
 اختیار کر کر صرف
 سوئی اشہ سے واقف
 وقت تکے بواہوس
 سامنے مجھے گا۔ اس گھر
 ولی کی علامت
 و ہر شے کو چھو کر
 رجوع ہو۔ پھر اگر
 تو ان خصلتوں سے
 تو ہرگز تو دلی نہیں ہے
 مگر اس کے بعد کہ
 اور معرفت و انس
 کے پاس جانا بھی
 ساتھ میں ایک
 نفس کی یہ حالت تھی کہ
 ن کر دیا کرتے تھے
 ہ سلاطین کے پاس
 پیدا ہوا کہ یہ دونوں
 لکے کما سبزا دہ
 اور اگر اس کو ہاں

چھوڑ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ (اہل خانقاہ) اس کی (ناجا نہمت
 کی) وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔ باقی رہا میرا سلاطین کے پاس
 آنا جانا سو مجھے سلاطین کی مطلق حاجت نہیں۔ میں جو ان کے
 پاس جاتا ہوں تو صرف (اس لئے تاکہ ان کو نصیحت کروں اور
 انصاف کے راستے ان کے لئے واضح کر دوں) ”صاحبونم (بزرگوں
 کی) صحبت اختیار کرتے ہو تو اس میں خلل پڑتا ہے (اس لئے نفع
 نہیں ہوتا) اور ہم ان کی صحبت میں ادب کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ ایک
 سائل نے سوال کیا کہ جب کھانا بھی گڑبڑ ہوا تو روزہ نماز ہی کیا دست
 ہو گئے؟ آپ نے فرمایا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے
 کہ شریعت نے (دونوں کو) تیرے لئے بیان کر دیا اور تامل بھی (نفع
 کر دیا کہ) جب قلب (کسی غذا کے متعلق) تجھ سے ناکرے تو وہ حرام
 ہے اور جس کے متعلق ہاں کرے وہ حلال ہے اور اگر سکوت کرے
 (کہ نہ ہاں کرے اور نہ نا) پس وہ مشتبہ ہے (کہ اس سے بھی
 پرہیز کرنا چاہیے) اگر تجھ کو مرغوب طبع چیزیں میسر نہ آئیں اور
 تو اپنے نفس کو صابر بنالے (کہ ان کی طلب میں قدم نہ بڑھائے)
 تو اس کا نام قناعت ہے (اور یہی حاصل کرنے کے قابل چیز ہے ورنہ)
 عبادتیں اور روزہ نماز تو تم کو معلوم ہی ہے کہ خدا کے پاس کتنی
 کچھ ہیں (کہ کروڑ ہا فرشتے رات دن اسی میں مشغول ہیں) جن کی
 اس کو پرواہی نہیں۔ پس اس کا مقصد و تجھ سے وہ قلب ہے جو
 کرداروں اور اغیار سے صاف ہو۔ ریاکار زاہد کا بیرون صاف
 ہوا کرتا ہے اور اندرون مکدر۔ زردی ہوتی ہے اس کے رخساروں
 میں اور خشوع ہوتا ہے اس کے مؤندھوں میں اور صوف کا جبہ ہوتا ہے
 بدن پر اور زہد ہوتا ہے ہاتھوں کی پتھیلیوں میں۔ حالانکہ اس کا
 باطن بھیک مانگا کرتا اور نفس مدح و ذم کی طرف متوجہ اور اکھ لوگوں کے
 مال و متاع کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جو عارف ہوتا ہے اس کا

فَطَاهِرٌ مِّنَ الْمَلِئِیْنِ ۖ وَكَانَ تَحْتَهُ مَكْنَ ۖ
 اَقْسَامُ لُّغَمٍ ۚ وَاقْسَامُ تَعْلَی ۚ جَمْعُ
 الْمَلِی ۚ كَانَ اُسْتَاذُ دَارِهِ ۚ عَارِضُ
 جَبِیْنِ ۚ مَعَ سَلَامَةِ سِرِّهِ ۚ مَعَ صَفَاءِ
 قَلْبِهِ ۚ مَعَ رُؤِیَّةِ حَقَرِهِ ۚ اَمْوَاجُ اَوَّلِ
 تَتْلَا طَمْرِهِ ۚ بِحَارِ الدُّنْیَا ۚ لَا تَمْلَأُ
 قَلْبَهُ ۚ بِجَمِیْعِ مَا فِی السَّمَوٰتِ السَّبْعِ وَ
 الْاَرْضِیْنَ ۚ وَسَاوِ الْمَوْجُوْدَاتِ بِكُلِّ مَا
 اِلٰی قَلْبِهِ ۚ مَتَلَا شِیْءٌ ۚ هَذِهِ صُوْرَةُ
 الْعَارِضِ وَتِلْكَ صُوْرَةُ الرَّاهِلِ ۚ مَا
 عِنْدَ لَوْ مِنْ هٰذَا اَخْبَرٌ ۚ فَلَمْ لَا تَقْطَعُ
 لِسَانَكَ عَنِ الظَّنِّ فِی الْخَلْقِ ۚ یَا سَلَابِیْنَ
 الدُّنْیَا یَطْرُقُ الْاٰخِرَةُ مِنْ اَیْدِیْ اَرْبَابِهَا
 یَا جَهْلًا یَا نَحْبَ ۚ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالْتَوْبَةِ
 مِنْ هَؤُلَاءِ الْعَوَامِ ۚ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ
 بِاللُّزُومِ مِنْ هَؤُلَاءِ ۚ لَا خَیْرَ عِنْدَکُمْ
 لَا رَجْمَ وَلَا دَوْحَ وَلَا نَجَاةَ وَلَا نَوَّ
 وَلَا دِیْنَ عِنْدَکُمْ ۚ وَامَّا دُنْیَاکُمْ فَلَا
 تَبْقَ ۚ تَاْخُذُوْنَ بِطَبَاقِکُمْ وَاهْوِیْنَکُمْ
 تَاْخُذُوْنَ الدُّنْیَا لَهَا لَا لِلاٰخِرَةِ ۚ
 شَغْلُیْ مَعَكُمْ ۚ کَلَامِیْ عَلَیْکُمْ
 یُسَبِّحُ بِذَٰلِکَ صُحْبَهُ اِلٰی
 وَعَاطِیْ اَمَانِیْ وَبَلِّیْ ۚ
 کَمَا رَسُوْا

و

ظاہر تو کسی مقسوم کے ساتھ ملوث ہوتا ہے خواہ وہ اپنے نفس کے
 مقسوم ہوں (جیسے بی بی بچے مال اسباب وغیرہ) یا وہ مقسوم
 ہوں جن کو اس کے ساتھ تعلق ہے (جیسے لینا دینا اور عوام الناس
 سے اختلاط) کہ وہ شاہی کا زندہ اور اس کے محل کا بخشی اور اس کے
 لشکر کا سپہ سالار ہوتا ہے (کہ سب کی تنخواہیں اور انتظامات
 اس کے ہاتھوں انجام پاتے ہیں لہذا تعلقات سے ملوث ہونا
 ضرور ہو اگر یہ سب خدمات) باطن کی سلامتی اور قلب کی صفائی
 کے ساتھ اور بارگاہ پر نظر رکھ کر (انجام پاتی) ہیں کہ علم کی موجیں
 اس کو تلاطم میں رکھتی ہیں اور دُنیا بھر کے سمندر بھی اس کے قلب
 کو لبریز نہیں کر سکتے۔ ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی
 مخلوق ہے وہ سب اور جملہ موجودات اس کے قلب کے اعتبار
 سے لاشے محض ہیں۔ یہ حالت تو عارن کی ہے اور وہ حالت ناہر
 کی تھی۔ تیرے پاس اس کی کچھ بھی واقفیت نہیں۔ پس مخلوق کے
 متعلق بدگمانی کرنے سے اپنی زبان کو کاٹ کیوں نہیں ڈالتا
 (کہ خود آشنا نہیں تو دوسروں پر بدگمانی و بدزبانی تو نہ کرے)
 اے آخرت کے ذریعہ سے دُنیا داروں سے دُنیا کے چھیننے والو۔
 اے حق تعالیٰ سے نادا تقوّم ان عوام کی بہ نسبت توبہ کرنے کے
 زیادہ مستحق ہو۔ تم کو گناہوں کا اقرار کرنا۔ ان سے زیادہ ضروری
 ہے کہ نہ تمہارے پاس خیر ہے نہ نفع اور نہ حیات ہے اور نہ نجات
 اور نہ روشنی ہے اور نہ دین۔ رہی تمہاری دُنیا سو وہ باقی رہنے
 والی نہیں۔ تم (جو کچھ لیتے ہو) اپنی طبیعت اور خواہش نفس
 کے ساتھ لیتے ہو اور دُنیا حاصل کرتے ہو۔ دُنیا کے لئے نہ کہ
 آخرت کے لئے۔ میری توجہ و محنت تمہارے ساتھ ہے اور میرا
 وعظ تمہارے ہی لئے ہے (اس سب مضمون سے آپ کا اشارہ
 اپنے زمانہ اور شہر کے داعطوں کی طرف تھا) گو نئے بن جاؤ

تَعْلَمُوا لَا يَنْكَلِمُ أَحَدٌ ۖ كَانَ الْكَلَامُ بِغَيْرِ كَرٍّ ۖ
 اسْتَعْبِدُ لِسَانِي الْيَوْمَ ۖ اسْتَعْبِدُ قَائِلِي الْيَوْمَ ۖ
 لَا سِتْنَأْسُ بِالْعُرْبَةِ وَالْخُلُوعِ وَمَقَامِ الْفُرْشِ
 يَا مَنْ صَمَتَ فِي خُلُوتِهِ أَلْسَانُ فِي صَمَتِ جَلُوتِكَ
 يَا بَنِي خُلُوعٍ ثُمَّ جَلُوعٍ ۖ خَرَسُ ثُمَّ نَطَقُ ۖ اِقْبَالَ
 عَلَى السِّلَاحِ ثُمَّ اِقْبَالَ عَلَى الْمَمْلُوكِ ۖ قَالَ
 بَعْضُ الصِّدِّيقِينَ اَلْحَلَالَ الطَّلُقُ فِي الرَّجَائِيْنَ
 تَرِيدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الرُّوحَانِيْنَ حَتَّى يَكُوْنَ
 حَالُكَ فِي الرُّوحَانِيْنَ تَمَيُّزَيْنِ الْحَيِّثِ
 وَالطَّيِّثِ صَبَاحُ سِرِّكَ شَمْسُ مَعْرِفَتِكَ قَمَرُ
 قُرْبِكَ مِنْ تَرِكَ ۖ الْحَرَامُ عِنْدَ وُجُودِ نَفْسِكَ
 وَالشُّبْهُ عِنْدَ وُجُودِ الْفَلَكِ ۖ وَالْحَلَالَ الطَّلُقُ
 عِنْدَ صَفَاءِ السِّرِّ ۖ هَذَا مِنْ زَوَادِ الْعُقُولِ ۖ مَا
 دَامَ ثَمَّةُ نَفْسٍ قَانَتْ تَأْكُلُ حَرَامًا ۖ وَمَا دَامَ
 ثَمَّةُ قَلْبٍ قَانَتْ كُلُّ شُبْهَةٍ ۖ وَإِنْ كَانَ ثَمَّةُ
 صَفَاءِ سِرِّ قَانَتْ تَأْكُلُ الْحَلَالَ الطَّلُقُ ۖ قَالَ
 لَهُ قِيلَ اِنَّ النَّفْسَ لَا تَارَكَهُ بِالشُّرْءِ لَا
 تُبَالِي مِنْ اَيْنَ آكَلَتْ ۖ كَالرُّوحَةِ السُّوْمُ تَقُولُ
 لِرُوحَتِهَا اسْرِقِي وَاطْعِمِي ۖ فَيَقِي لَا تَتَيَزَّبِيْنَ
 الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ ۖ وَلِهَذَا اِذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ
 يَدَاكَ ۖ فَاتِ الدِّينَ يُعِينِكَ عَلَى أُمُورِ أَخَوَتِكَ
 النَّفْسُ كَهَذِهِ الرُّوحَةِ بَالِطًا ۖ تَرِيدُ
 اَنْ تَمَيُّزَيْنِ الْحَلَالَ
 وَالْحَرَامَ ۖ

اور سیکھو۔ کسی کو بھی وعظ نہ کہنا چاہیے (یوں سمجھو کہ) وعظ کہنا
 دوسروں ہی کا منصب ہے آج میں اپنی زبان مستعار لیتا ہوں
 اور آج بدن مستعار لیتا ہوں (کہ تم میں بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا ہوں
 ورنہ میری اصلی حالت تو خلوت و سکوت ہے) سیاحت و خلوت
 سے مانوس ہونا قرب حق کی کُنجی ہے۔ اے وہ شخص جس نے خلوت میں
 سکوت اختیار کیا بڑی بات تو خلوت میں خاموش رہنا ہے۔
 صاحبزادہ۔ اول خلوت ہے اس کے بعد جلوت۔ اول گونگابنا
 ہے اس کے بعد گویائی۔ اول آقا کی طرف توجہ کرنا ہے اس کے
 بعد غلام پر متوجہ ہونا۔ ایک صدیق کا قول ہے کہ حلال خالص
 روحانیت والوں میں ہوتا ہے۔ ”تجھ کو چاہیے کہ روحانیت والوں
 میں بنے تاکہ تیری حالت اہل روحانیت میں شامل ہو اور تیرے باطن
 کا چراغ اور معرفت کا آفتاب اور قرب الہی کا ماہتاب ناپاک
 اور پاک میں امتیاز کرے۔ حرام غذا نفس کی ہستی کے وقت ہوا
 کرتی ہے اور شبہ قلب کی ہستی کے وقت اور خالص صفائی باطن کے
 وقت۔ اور یہ مضمون عقول سے بالا ہے۔ جب تک وہاں یعنی کھاتے
 وقت (نفس موجود ہے تو) سمجھ لے کہ تو حرام کھا رہا ہے اور جب تک
 قلب موجود ہے تو مشتبہ کھا رہا ہے۔ اور اگر اس وقت صفائی باطن
 موجود ہے تو حلال خالص کھا رہا ہے۔ آخر یہ کیوں کہا گیا ہے کہ
 ”بیشک نفس بُرائی کا حکم کرنے والا ہے۔“ اسی لئے کہ اس کو پرواہ
 نہیں ہوتی کہ کہاں سے کھایا؟ جیسے بد دین بی بی کی اپنے خاوند سے
 کہتی ہے کہ چوری کر کے لا اور ہمیں کھلا کہ اس کو حلال اور حرام کی
 تمیز ہی نہیں ہوتی اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ ”دین دار عورت سے نکاح کیا کرو“ کہ دین دار عورت
 تیرے آخرت کے معاملات میں تیری مدد کرے گی۔ نفس بھی باطنی
 عورت کے مثل ہے۔ تجھ کو چاہیے کہ حلال اور حرام میں

نفس کے
 یا وہ مقسوم
 عوام الناس
 فانی اور اس کے
 انتظامات
 ملوث ہونا
 ب کی صفائی
 لم کی مویں
 س کے قلب
 جو کچھ بھی
 کے اعتبار
 و حالت ناہر
 مخلوق کے
 میں ڈالتا
 تو نہ کرے
 ہینے والو۔
 بہ کرنے کے
 یا نہ ضروری
 رنہ نجات
 قی رہنے
 ہش نفس
 لئے نہ کہ
 ہے اور میرا
 اشارہ
 ن جا د

وَإِذَا حَضَرَ الظُّلُقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَإِنْ كَانَ مِنْ
كَسْبِكَ تَوَقَّفْ بِرَأْسِيبِ أَنْ مَا حَبِزَ وَمَا طَبِخَ
فَتَوَسَّلْ قَلْبُكَ إِلَى سِرِّكَ ۖ وَتَوَسَّلْ سِرِّكَ إِلَى
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُوَجِّهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
قَلْبِكَ مَلَكًا ۖ إِنْ كَانَ حَلَالًا قَالَ لَكَ كَلُومًا
مِنْ طِبِّبَاتٍ مَا رَزَقْنَاكَ إِلَّا يَتَنَوَّلُ هَذِهِ الْآيَةَ
عَلَى قَلْبِكَ ۖ عِنْدَ ذَلِكَ كُلِّ ۖ وَإِنْ كَانَ حَرَامًا
وَشَبَّهَهُ قَالَ لَكَ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا آمَنَ يَدُكَ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنَّ لَكَ هُوَ الْحَرَامُ فَلَا تَقْرُبْهُ
فَإِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ۖ أَفْعَلُ
بَيْنَ يَدَي قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ مُسْتَسْلِمًا حَتَّى
تَأْتِيَ يَدُ فَضْلِهِ ۖ تَمْدِيدٌ لَكَ إِلَى اسْتِيفَاءِ
حُظُوظِكَ ۖ أَلْزَهُدُ عَمَلُ سَاعَةٍ ۖ وَالْوَرَعُ
عَمَلُ سَاعَتَيْنِ ۖ وَالْمَعْرِفَةُ عَمَلُ الْأَبَدِ ۖ
إِذَا قَابَلْنَا أَحْوَالَكَ بِأَحْوَالٍ مِنْ تَقَدَّمَ كَمْ
يُجَدُّ لَكَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا ۖ أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ
فَمَا ظَنُّكَ ۖ بَلَّغْتَهَا شَهْوَاتَهَا فَاسْتَطَالَتْ
عَلَيْكَ ۖ وَكَوَأَنَّكَ قَطَعْتَ مَوَارِدَهَا اشْتَغَلَتْ
بِكُسْرِهَا ۖ بَلَّغْتَهَا شَهْوَاتَهَا وَفَتَحْتَ بَابَ
لَشَيْطَانِكَ ۖ لَا تَهْ يَلْقَاهَا النَّفْسُ ۖ مَا لَهَا
لِسَانٌ ۖ بَلَّ يُوْحَى إِلَيْهَا شَيْطَانُ
الْحَقِّ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا الشَّيْطَانُ
إِلَّا نَسِئًا إِذَا اشْتَبَهَتْ بِالْفَضُولِ
إِنْ أَحْتَمَّتِ الْمَادَّةُ
وَوَطَّنَتْهَا

استیاز کرے اور جب خالص حلال بھی تیرے سامنے آوے اگرچہ
وہ تیری کمائی کا کیوں نہ ہو تو توقف کرو ریوں سمجھا کر روٹی سالن
پتکھی نہیں۔ پس میرا قلب تیرے باطن کا توسل اور باطن
اپنے پروردگار کا وسیلہ پکڑے گا اور حق تعالیٰ تیرے قلب کی طرف
ایک فرشتہ بھیجے گا (جس کا یہ کام ہوگا) کہ اگر کھانا حلال ہے تب
تو وہ تیرے قلب پر اس آیت کو پڑھے گا کہ کُلُوا مِنْ طِبِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ
(کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو عطا فرمائی) اس وقت تو اس کو
کھا لیجو۔ اگر کھانا حرام یا مشتبہ ہوگا تو وہ یہ آیت پڑھے گا۔ وَلَا تَأْكُلُوا
عَمَلُ نَذْرٍ ۖ اس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کو مت
کھاؤ (پس تب اس کے پاس بھی نہ جایا تو کہ حق تعالیٰ اس کے بدلے میں
تجھ کو اس سے بہتر غذا عطا فرمائے گا۔ قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم
جھٹکا کر بیٹھ جا یہاں تک کہ فضل خداوندی کا ہاتھ آوے اور لذتوں
کے استعمال کی جانب تیرا ہاتھ (پکڑ کر) بڑھائے۔ زہد ایک ساعت
قابل ہے۔ اور تقویٰ دو ساعت کا۔ البتہ معرفت ہر وقت کا عمل ہے
جب متقدمین کے حالات سے ہم تیرے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تو کچھ
نسبت نظر نہیں آتی۔ تو اپنے نفس کو کھلاتا ہے۔ پس وہ (موتا تا زہ
ہو کر اُلٹا) تجھ سے مناظرہ کرتا ہے۔ تو اس کی خواہشات اس کو پہنچاتا
ہے پس وہ تیرے ہی اوپر بھونکتا ہے۔ اے کاش تو اس کے مادہ کو قطع
کرتا اور اس کی شکستگی میں مشغول ہوتا مگر تو تو اس کی خواہشات
اس کو پہنچائیں اور شیطان کے لئے دروازہ کھول دیا کیونکہ شیطان
ہی طرح طرح کی آرزوئیں نفس کو تلقین کیا کرتا ہے (کہ فلاں چیزوں
کی فرمائش کر) نفس کے زبان نہیں ہے مگر شیطان الجب اس میں
(خواہشات) ڈالتا ہے (اور اس کی فرمائشیں تجھ سے ہونے لگتی ہیں
جب تو بگو اس میں منہ پھاڑتا رہے گا تو شیطان الانس (یعنی بدربن
اجباب) ہی تجھ پر قابو پائیں گے۔ اگر تو نفس کے مادہ کو داغ دیتا اور

عَنِ الْحَرَامِ وَ
نَاثِرُهَا ۖ تَوَقَّفْ
فَضْلُهَا ۖ
بَنَتْ أَشْجَا
إِسْتِغْنَاءُ
إِلَى قَلْبِهَا ۖ
الْمُطْمَئِنَّةُ
مَرْجِيَّةُ الْغَا
أَيُّ أَنْتَ مِنْ
الْحَضَرَةِ ۖ وَ
الْأَخْيَارُ لَا
نَفْسًا حَتَّى تَقْ
تَابِعَةً تَرْتَبِعُ
فِي الْحَضَرَةِ ۖ
عَلَيْكَ بِظَاهِرِ
إِيمَانِكَ تَأْخُذُ
وَالشَّيْءُ ۖ كَحِ
بِرُكُوبِ الْعِزِّ
رَكِبْتَ نَفْسَكَ
فَقِيلَ لِلْعَلَّامِ
قَالَ نَفْسَكَ
شَغَلْنَاكَ ۖ
أَمْرِي كَانَ
السُّوقِ مَرَاتِلًا
فَمَضَيْتُ إِلَى

اس کو حرام اور مشبہات و مشتبہات سے علیحدہ کر لینا تو اس کے اہمال کو سکون ہو جاتا۔ اگر تو مہلح غذائیں تقلیل کرتا تو اس کی بہت کچھ فضولیات گھل جائیں اور اس کی خواہشات کا درخت جڑ سے اکھڑ کر اس میں اُمید و بیم کا درخت اُگ آتا۔ اس کی باطنی تاریکی روشنی بن جاتی اور وہ قلب کے ساتھ سکون پاتا۔ اس کو ندامی جانی کڑاے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف چل کر تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ عانی شخص کو موت کے وقت یہ ندامی جاتی ہے (اور خواص کو زندگی میں اصلاح نفس کے وقت) تو دسٹر خوان قرب اور آستانہ حضرت خداوندی سے کہاں دُور چلا گیا (کہ اس آیت کا مصداق بنتا) کہ واقعی وہ ہمارے نزدیک یقیناً برگزیدہ اور منتخب گروہ میں ہیں۔ تیرا قلب ہرگز صاف نہ ہوگا جب تک کہ نفس صاف نہ ہو جائے۔ اور جب تک کہ وہ اصحاب کف کے کتے کی طرح تاج نہ بن جائے کہ قلب تو حضوری میں ہو اور نفس اس کے باہر آنے کے انتظار میں دروازہ قرب کی چوکت پر بیٹھا رہے۔ ظاہر شریعت پر عمل کرنا ضروری سمجھ کہ اپنے ایمان کی کمزوری کے وقت کتاب و سنت کی رخصتوں پر عمل کرے۔ اور جب ایمان قوی ہو جائے تو عزیمت اور سخت احکام کو اختیار کرے۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہو جائے گا (کہ اس کو زیر اور محکوم بنالے) تو تقدیر اور اس کی موافقت میں تجھ کو چلنا نصیب ہوگا۔ منصور حلاج کو جب سولی پر چڑھایا گیا تو کسی نے عرض کیا کہ مجھ کو وصیت فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ بس نفس کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر تو اس کو اپنی خدمت میں نہ لگائے گا تو وہ تجھ کو اپنی خدمت میں لگائے گا۔ ابتدائی زمانہ میں میرے پاس ایک کرتہ تھا۔ نہایت عمدہ۔ میں بارہا اس کو فروخت کرنے کے لئے بازار کی طرف گیا مگر اس کو کسی نے نہ خریدا۔ آخر ایک شخص ہمیرا لکڑہوا اور میں نے اس کو ایک دینار کے عوض اس گے

عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ الْمُشْتَبِهَاتِ سَكَنتَ
نَاوَرْتُهَا ۖ تَوَقَّلْتَ مِنَ الْمَيْحِ ذَابْتَ عِدَّةُ
فُضُولِهَا ۖ انْقَلَعَتِ الشَّهَوَاتُ مِنْهَا ۖ
نَبَتَ اشْجَارُ الْخَوْفِ وَالسَّجَاءِ فِيهَا ۖ
اسْتَصْنَعْتَ ظُلْمَةً بِاطْمِنَا ۖ اِطْمَأْنَنْتَ
اِلَى قَلْبِهَا ۖ تَوَدَّيْتَ يَا اَيُّهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِي اِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً اَلْعَالَمِ يَنَادِي بِهَا عِنْدَ الْمَوْتِ ۖ
اَيْنَ اَنْتَ مِنْ سَمَاءِ الْقَرَابِ ۖ مِنْ خَلْدٍ
الْحَصْرِ ۖ وَرَأَيْتُ عِنْدَنَا لِمَنْ الْمُصْطَفَيْنِ
الْاَخْيَارُ لَا يَصِفُو قُلُوبَهُمْ حَتَّى تَصِفُو
نَفْسَهُمْ حَتَّى يَقْبِلَهُ كَلْبُ اصْحَابِ الْكُفْرِ ۖ
تَابِعَهُ تَرْكَبُ بَابَ عَيْبَةِ الْقُرْبِ ۖ الْقَلْبُ
فِي الْحَصْرِ وَحَى مُنْظَرَةٌ لِحُرُوجِهِ ۖ
عَلَيْكَ بِظَاهِرِ الشَّرْعِ ۖ عِنْدَ صُغْفٍ
اَيْسَارِكَ تَاْخُذُ الرِّخْصَةَ بِالْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ ۖ حَتَّى اِذَا قُوِيَ اِيْمَانُكَ عَلَيْهِ
يُرْكُوبُ الْعَزِيْمَةَ وَالْاَسَدَ ۖ اِنْ
رَكِبْتَ نَفْسَكَ سِرْتَمَ الْقَدْرِ وَمَوَافِقَتِهِ
فَقِيلَ لِلْعَلَّاجِ حَيْنَ صُلْبٍ اَوْ صُفَى ۖ
قَالَ نَفْسُكَ اِنْ لَمْ تَشْعَلْهَا فَادَا
شَعَلَتْكَ ۖ كَانَ لِي قَمِيصٌ فِي بَدْنِ
اَمْرِئٍ كَانَ نَاعِمًا ۖ اَخْرَجْتَهُ اِلَى
السُّوقِ مَرَّةً اَعْدَةً لَمْ يَشْتَرِهَا اَحَدٌ
فَمَضَيْتُ اِلَى اِنْسَانٍ فَوَهَنْتُهُ ۖ

اے اگرچہ
کرکر روئی سالن
اور باطن
تو قلب کی طرف
ناحلال بہت
تو مار تھنا کم
تو اس کو
کا۔ ولا تاكلوا
کیا اس کو موت
س کے بدلہ میں
مانے سرسليم
اور لذتوں
ایک ساعت
نفت کا عمل ہے
تے ہیں تو کچھ
وہ (موتا تازہ
اس کو پہنچانا
کے مادہ کو قطع
کی خواہشات
ہو کہ شیطان
فلان چیزوں
اس میں
ہونے لگتی ہیں
(یعنی بددین
کو دلا دیتا اور

عَنْهُ عَلَى دِينَارٍ إِلَى أَنْ جَاءَتْ يَوْمَ الْوَعْدِ
فَإِذَا بَيْنَكَ الرَّجُلُ قَدْ جَاءَ بِالْقَيْمِصِ ۖ قَالَ
خَيْلُ الْبَسَةِ وَأَنْتَ فِي حَيْلٍ مِنَ اللَّيْثَانِ فَاثْنَعْتُ
فَقَالَ خُنْدٌ وَهَلَا أَحْرَقْتُ ۖ فَأَلْزَمْنِي بِلَبْسِهِ ۖ
عَنْ ذَلِكَ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَسِيمِي لَا زُهْدِي فِيهِ
(سُئِلَ) عَنْ قَوْلِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ
لِغَيْرِ اللَّهِ فَأَبَى أَنْ يَكُونَ إِلَّا اللَّهُ ۖ فَقَالَ هَذَا
الْقَوْلُ مُتَّبَعٌ فِي حَقِّ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ لِأَنَّ التَّعَلَّمَ
لِغَيْرِ اللَّهِ شِرْكٌ ۖ وَتَحْمِلُهُ عَلَى وَجْهِ آخِرٍ أَنْ
يَكُونَ يُرِيدُ بِهِ الْآخِرَةَ وَهُوَ نَقْصُ الْإِيْمَانِ ۖ فَلَمْ
يَزَالُوا يَعْمَلُونَ بِهِ حَتَّى أَتَى بِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَقُرِئَ ۖ أَخَذُوا ظَاهِرًا مِنْ بَاطِنٍ ۖ فَرُغْنَا مِنْ
أَصْلِ ۖ أَقْبَلُوا عَلَى مَا عُدَّة الْعَوَامِ شَرَّ
خَصْمٍ وَابْطَعَامِ الْفَضْلِ ۖ أَكَلُوا أَكَلَتَيْنِ
فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ ۖ شَارَكُوا الْعَوَامَ
فِيمَا أُعْطُوا ۖ إِذَا أَرَادَكَ لَا مِيرَ
هَبَاكَ لَهُ ۖ مَنْ عَرَفَ بَدَلَ أَمْرِي
وَقَعَدَ عَنِّي فَهُوَ مُدْنِبٌ
عَلَى الْحَقِيقَةِ ۖ كَانَ
أَحَدُهُمْ
إِذَا

پاس رہن رکھ دیا۔ یہاں تک کہ عید کا دن آگیا اور دفعۃً وہ شخص دکھائی دیا کہ
کرتہ لارہا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ لو اس کو پہن لو اور ایک دینار میں نے
معاف کیا۔ میں نے انکار کیا (کہ میں نہ معاف کراؤں اور نہ رہن ابھی چھڑاؤں)
اُس نے مجھ سے کہا کہ یا تو اس کو لے لو ورنہ میں اسے جلادوں کا غرض اس نے
پہننے پر مجھے مجبور کر دیا۔ اُس وقت میں نے سمجھ لیا کہ میرے مقدر کا
ہے اور اس میں میرا زبدا کام نہیں دے سکتا کسی عالم کے اس قول کا مطلب
آپ سے پوچھا گیا کہ ”ہم نے علم سیکھا تو غیر اللہ کے لئے تھا مگر وہ اللہ ہی کا
ہو کر رہا۔“ آپ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے حق میں تو یہ قول عیب ہے کیونکہ غیر اللہ
کے لئے علم کا سیکھنا شرک ہے مگر ہم اس کو دوسری صورت پر حل کرتے ہیں
کہ غیر اللہ سے مراد آخرت ہو کہ وہ بھی نقص ہے (مگر شرک نہیں ہے) پس
(مطلب یہ ہوا کہ علم سیکھا تو اس نیت سے تھا کہ آخرت حاصل ہو اور)
اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اللہ پاک اور اس کے قریب تک
لے آیا (اور نتیجہ حصولِ حق ہی نکلا) کہ باطن سے ظاہر کو اخذ کیا اور اصل سے
فروع کو حاصل کیا (لہذا شرک نہ ہوا) اول وہ عوام کے دسترخوان پر بٹھائے
گئے (کہ طالبِ آخرت بنے) اس کے بعد طعامِ فضل سے مخصوص بنائے گئے
(کہ طالبِ مولا بن گئے) ایک ہی حالت میں دونوں نوالے کھائے (کہ ایک
ہی علم کی بدولت آخرت بھی ہاتھ آئی اور مولا بھی ملا) عوام کے بھی
شریک ہوئے اس شے میں جو ان کو ملی۔ جب وہ تجھ سے کسی کام کا لینا
چاہے گا تو اس کے لئے تجھ کو خود تیار کر دے گا۔ جو میری ابتدائی حالت سے
واقع ہوا اور پھر مجھ سے (علیحدہ ہو کر) پیٹھ پر ہادِ حقیقت وہ گنہگار ہے۔
(مقدمین کا تو یہ حال تھا کہ) جب کوئی شخص ان میں سے کسی کی

عہ اس لئے کہ آپ کی ابتدائی حالت جو غایتِ زہد و تجرد کی تھی کہ آپادی سے متوجش ہو کر جنگلوں میں پھرتے اور گھاس بات پر نمانت کرتے تھے
بتا رہی ہے کہ خواہشات و لذات اور حبِ مال و جاہ کا آپ میں خائبہ بھی نہیں رہا۔ پس حکیم امت بن کر اگر اچھے کپڑے پہنے یا مال کی فتوحات بہت
مہٹی تو اس کو طلبِ دنیا کس طرح کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ

رَأَى عَلَى خُرْقٍ عَادَةٍ مِنَ الْكَرَامَاتِ يَقُولُ لَهُ
رَأَيْتَ هَذِهِ هَاتِي يَدَكَ بِقَيْسِهِمُ اللَّهُ عَلَيْهِ
رَأَيْتَ بِهِنَّ حَتَّى السَّمَاءِ وَرَجُلٌ مُسَكِينٌ
يَعْمَلُ أَيَّامًا لِلَّهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ سِرٌّ مِنَ اللَّهِ لَيْلًا
يُحْدِثُ بِهِ كَهَارًا سَلْبٌ وَاللَّهُ الرَّجُلُ وَاحِدٌ
وَالْعِلْمُ وَالْكَرَامَةُ شَيْءٌ وَاحِدٌ يُؤْمَرُ صَاحِبُهَا
بِالْكَيْتَانِ حَتَّى يَأْتِيَ الْقَضَاءُ وَالْقَدْرُ بِإِطْعَامِهِ
ذَلِكَ مَعَ حِفْظِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ مَعَ الْحَيَّةِ عَزَّوَجَلَّ
إِذَا كَانَ وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُسْنُ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا
هُرُودٌ مِنْهَا فَلَا شَكَّ أَنَّكَ تَتَّبِعُكَ سَيْلٌ
قِيلَ لَهُ أَقْطَعُ صَعْبٌ قَالَ عَلَيْكَ لَأَتَهُ مَا
يَصْعَبُ الْإِطْعَامُ إِلَّا عَلَى طِفْلِ لَا يَعْرِفُ إِلَّا أُمَّهُ
حَسَبٌ أَمَّا مَنْ عَقَلَ وَعَوَى الْأَكْلَ وَالشُّوبَ
لَهُدَى فِي ذَلِكَ اللَّيْلِ الْخَارِجِ مِنْ صَرْعٍ
كَأَنَّهُ خَرُمُ ابْنَةٍ بِاللَّهِ هُرُودٌ وَأَقْصَدُ لَبَاسٌ
لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَوْلِيَاءِهِ وَأَصْفِيَاءِهِ وَيُجِبُهَا
عَنْكَ حَتَّى يَصْغُو قَلْبَكَ عَنْهَا وَيَتَنَحَّى مِنْ قَلْبِكَ
ذِكْرُهَا وَتَدْوِمُ عَلَى تَوَكُّلِكَ حَتَّى تَهْلِكَ
وَيُقَامُ حَبْلُكَ لِلْمَلِكِ مَقَامٌ جُحْهَا بِحَقِّ
إِذَا امْتَلَأَ قَلْبُكَ حُبِّكَ لِبَيْتِكَ
وَالْأُنْسُ بِهِ وَالنَّقْطَعَتِ
الْأَلَاتُ

کرامتوں میں سے کوئی خرقی عادت بات دیکھ پاتا تو وہ اس کو قسم دلاتے اور اس
سے فرمایا کرتے کہ تم نے یہ کرامت دیکھ لی ہاتھ لاؤ۔ (اور عہد کر دو کہ تم نے
دم تک اس کا کسی سے تذکرہ نہ کریں گے اور (آج یہ حالت ہے کہ) بیچارا
مسکین چند روزا شد واسطے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ رات کو کوئی ذرا سا
خداوندی راز اس کو نصیب ہوتا ہے تو دن بھر اس کا تذکرہ کرتا رہتا ہے نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ وہ چھین لیا جاتا ہے۔ واللہ آدمی بھی ایک چیز ہے اور علم و کرامت بھی
ایک چیز ہے صاحب کرامت کو حکم ہے کہ کرامت کو چھپائے یہاں تک کہ فضاوت
آئے اور اس کے ظاہر کرنے کا حکم دے (تو اس وقت بیشک) اپنے قلب در
راز دنیا ز مع الحقی کی حفاظت رکھ کر اس کو ظاہر کرنا چاہیے جب دنیا کا سن
اور اس کی زینت دل میں واقع ہو کرے تو اس سے بھاگ کر یقیناً وہ تیرے
پچھے پیچھے ہوئے گی (سوال) کسی نے عرض کیا کہ دودھ چھوڑنا (یعنی ترک
لذات دنیا) تو بڑی دشواریاں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دودھ چھوڑنا صرت اسی بچہ
کو تو دشوار ہے جو ماں کے سوا کسی چیز سے واقف ہی نہ ہو اور جو خوردنوش سے
آگاہ ہو جائے اس کو اس ذرا سے دودھ سے جو سوتی کے ناک کی طرح پستان
سے نکلتا ہے بے رغبت بن جانا کیا دشوار ہے؟ تجھے قسم ہے خدا کی بھاگ اور
دروازہ حق کا قصد کر کیا عجب ہے کہ اولیا و اصفیاء میں شامل ہو جائے اور
حق تعالیٰ ان (دنیاوی لذتوں کو) تجھ سے روک دے یہاں تک کہ تیرا قلب
ان سے صاف ہو جائے (کہ اب ان کی خواہش ہی نہ رہے) اور ان کی
یاد بھی تیرے قلب سے علیحدہ ہو جائے اور خود ان کی تیرے ہاتھ سے
نکل جانے پر حسرت دائمی ہو جائے اور بادشاہ کی محبت ان کی محبت
کے قائم مقام بن جائے۔ یہاں تک کہ جب حُبِ خداوندی اور
اس کے اُنس سے تیرا قلب لبریز ہو جائے گا اور آلات منقطع

۵۵ اسی طرح جس دنیا دار کے نزدیک بس دنیا ہی کی لذتیں ہیں ان کو تو اس کا چھوڑنا بے شک مشکل ہو گا اور جو شخص قرب و وصال حق اور انس با شکی
گو ناگوں غذاؤں سے آشنا ہو گیا اس کو ان نانی دنا پائدار لذتوں کا چھوڑ دینا کیا دشوار ہے ۹۱۷ منہ

شخص دکھائی دیا کہ
ب دینار میں نے
زندہ رہن بھی چھڑا دی
ان کا غرض اس نے
یہ میرے مقدر کا
م کے اس تول کا طلب
ٹھا مگر وہ اللہ ہی کا
دل عیب ہے کیونکہ غیر اللہ
دور پر صل کرتے ہیں
لے نہیں ہے) پس
ن حاصل ہو اور
س کے قریب تک
دیکھا اور اصل سے
دستر خوان پر بٹھائے
مخصوص بنائے گئے
والے کھائے (کہ ایک
لا) عوام کے بھی
سے کسی کام کا لینا
بابت دانی حالت سے
وقت وہ گنہ گار ہے۔
س ان میں سے کسی کی

پر قناعت کرتے تھے
نے یا مال کی فتوحات بہت

يَحْيٰى هَاكَذَا وَمَا مَرُّكُمْ عَلَيْكَ وَحَرَامٍ بِمَع
حَفَظَةٍ وَهِيَ مَنُوعَةٌ السَّمُورِ تَأْتِي بِلسَانٍ
يُحِبُّ تَقُولُ: قِسْمَكَ فِي الْمَوْضِعِ الْفَلَاحِي
وَالْمَوْضِعِ الْفَلَاحِي: بِنْتُ فَلَانٍ قِسْمَكَ: كُلُّ
لَحْمَةٍ فِي زِيَادَةٍ تَمْلِكُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ يَا
أَهْلَ مَمْلَكَةِ الدُّنْيَا وَمُلُوكَهَا وَمَلَائِسِمَا
وَأَوْلَادَهَا عِنْدِي ثِيَابٌ مُّعَلَّقَةٌ فِي بَيْتِي أَيْهَا
شَقْتُ لَيْسَتْ: عَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ فِي: أَوْ
أَيْتَكُمْ يَجُودُ لَا قَبِيلَ لَكُمْ هَا وَالسَّلَامُ
الْعَزِيدُ زُهْدٌ وَالْأَخَذُ مَعْرِفَةٌ: دَعَا أَقَابِلَ
مَنْ لَقَدْ: كُلُّ وَاحِدٍ شَيْخٍ زَمَانِهِ:
وَالزَّاهِدُ غُلَامٌ الْعَارِضُ: مَا دَامَ كَمَثَرُ
تَوْعٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: وَالْأَخْرَجُ
تَوْعٌ بَقَايَا طَبِيعٍ وَهَوًى: أَعْنَدَ لَهُ ذَلِكَ
الزُّلْ: فَإِنْ أَخَذَ قَلْبُهُ مَا يَأْخُذُ هَا
حَقٌّ ذَهَبَ الْكُلُّ عَنِ الْقَلْبِ: انْقَلَمَ
يَعْرِضُ قَبْلَ اسْتَعْلَى الزُّهْدُ: جَاءَ زَيْدٌ
الْمَعْرِفَةُ: جَاءَ الْقُرْبُ: جَاءَ
الْحَقُّ: جَاءَ الْمَسْلَبُ: انْقَطَعَ
السَّبَبُ: جَبْنَتَيْنِ يَرْجِعُ
الْثَبَاتُ

ہو جائیں گے (کہ اسبابِ زلفظہ رنگی) تو تیرے اوپر (حفاظت کی غرض سے) نہ رو
اور حفاظت پہرہ دار مقرر کر نیکی بجز ان لذاتِ دنیوی کو بھی خادمہ بنا کر تیرے پاس
بایں حالت لایا جائیگا کہ اس کا زہر نکال دیا ہو گا اور وہ دوستانہ زبان سے عرض کریگی
کہ آپ کا مقصود فلاں فلاں موقع پر ہے اور فلاں عورت کبھی قسمت میں لکھی ہوئی ہے
غرض ہر لحاظ اس کی خوشامد و چاہو سب سے زیادہ ہوگی تاکہ تم اپنا مقصود اس سے حاصل
کر کے بارامانت سے اس کو سبکدوش کر۔ اے باشندگانِ عراق اور اے
دنیا بھر کے اہلِ مملکت و شاہان و سلاطین و حکام و کانگاکر سنو کہ میرے گھر
کے اندر بہتر سے کپڑے لٹکے ہوئے ہیں جو نسا چاہتا ہوں پہن لیتا ہوں تم میرے
متعلق (بدگوئی و اعتراض سے بچکر) اپنی سلامتی و صحت و دولت و تم پر ایسا (یعنی انشکر
لاؤنگا جس کے مقابلہ کی تم میں طاقت نہیں۔ والسلام) (دنیا کی نعمتوں کا ترک
کرنا زہد کہلاتا ہے اور ان کا لینا معرفت کہلاتا ہے) بشرطیکہ زہد کے بعد اور حکمِ تقدیر
(جو متقدمین کے احوال چھوڑو۔ ہر شخص اپنے زمانہ کا شیخ ہے۔ اور زہاد شخص عارف کا غلام
ہوا کر لے جب تک بھی اس میں دنیا و مافیہا کی کوئی خوبی قائم و موجود ہے (وہ زہد کہتی
اور آخرت بھی طبیعت و خواہش کا ایک قسم کا لقیہ ہی ہے) لہذا جب خواہش لذت
بالکل سلب ہو جائیگی تب زہد ختم ہو جائے گا کیا یہ ترک لذت تیرے پاس موجود ہے؟
اور جب تو اس سے بھی محروم ہے تو ماعرفوں پر اعتراض چھوڑنا بڑی بات ہے اس
اگر اس کا قلب لینے کے جو کچھ بھی لیا کرتا تھا یہاں تک کہ ساری (لذتوں کا) قلب ہی سے
قلع قمع ہو جائے اور (لذات پسندی کا درخت) اپنی جڑ اور ریخوں تک سے اکھڑ جائے
اس وقت زہد ختم ہو جاتا ہے۔ معرفت آجاتی ہے۔ صفائی آجاتی ہے کہ زہد
دور ہو جاتی ہے۔ قُرب آجاتا ہے۔ حتی آجاتا ہے۔ مسبب الاسباب
آجاتا ہے اور سبب منقطع ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کی جانب استقامت

عہ حضرت محبوبؑ کیانی پر فتوحات و بربایا کی اتنی کثرت تھی کہ لباس و طعام و غیرہ میں بھی بادشاہ معلوم ہوتے تھے۔ عام آدمیوں کا چونکہ خیال تھا کہ بزرگی اسی کا نام ہے کہ نہ اچھا کھائے
اور نہ اچھا پہنے لے آپ کو بار بار نصیحت کرنی پڑتی تھی کہ اصل زہد وہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا کہ قلب میں کسی شے کی رغبت نہ تھی اور جو شے
سوم بن کر اللہ کی طرف سے آئی تھی اس کے استعنا سے انکار کرنا ہے اپنی سمجھتے تھے اور متقدمین کے اقوال پیش کرنا کہ فلاں بزرگ نے زہد کی یہ تعریف لکھی ہے (راقی صفحہ ۶۴۶)

تنت کی غرض سے ضرور

یاد رہے تاکہ تیرے پاس

وستان زبان سے عرض کرگی

اپنی قسمت میں لکھی ہوئی ہے

پنا مقصود اس سے حاصل

مکان عراق اور اے

ان لگا کر سونو کر میرے گھر

پہن لیتا ہوں تم پر

رہنہ تم پر ایسا رغبی اشکر

رونیالی نعمتوں کا ترک

رہنہ کے بعد اور حکم تقدیر

دور زار شخص عارف کا غلام

موجود ہے (وہ زہر لکھی

لہذا جب خواہش لذت

تیرے پاس موجود ہے؟

باند بڑی بات ہے اس

(لذتوں کا) قلب ہی سے

نہیں نکالے گئے

سفال آجاتی ہے کہ

سبب الاسباب

س کی جانب استقامت

إِلَيْهِ وَيَقْعُدُ عَلَى بَابِ دَارِهِ ۖ يَأْمُرُ الْخَلْقَ وَيَنْهَاهُمْ ۖ
تَتَعَلَّقُ بِكَ مَعَاصِيكَ ۖ أَلَا عَدُوٌّ يُشَقُّونَ ۖ إِنْ أَدْرَيْتَ
أَنْ تُزْخَمَ الْأَعْدَاءُ قَتْلَ الْإِنِّ وَاسْتَعْلَ الْخَيْرُ نِكَ ۖ اللَّهُ عَلَيْهِ
شَاهِدٌ ۖ وَهُوَ مَعَكَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ ۖ كَانَ ابْنُ عَطَايَا عَوَامُ اللَّهُ
أَرْحَمُ عَرَفِي فِي دُنْيَايَ ۖ الْمَوْتُ مَوْتَانِ ۖ مَوْتُ الْعَوَامِ
هُوَ الْمَوْتُ الْمَعْرُودُ ۖ وَمَوْتُ الْخَوَاصِّ هُوَ مَوْتُ الْأَهْوِيَةِ ۖ
النَّفْسُ وَالْطَّيَّارُ وَالْعَادَاتِ ۖ فَيُعْيَا الْقَلْبُ ۖ فَإِذَا أَحْيَى
الْقَلْبُ جَاءَ الْقَرَبُ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْقَرَبُ جَاءَتِ الْحَيَاةُ
الدَّائِمَةُ ۖ حَيْثُ كَانَ يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذِكْرِ الْمَوْتِ ۖ
فِي بَاطِنِهِ شَيْءٌ يُخَصُّهُ ۖ وَفَاطِهَرُهُ يُدْكَرُ النَّاسَ
بِالْمَوْتِ ۖ وَيَذَكِّرُهُمْ هُوَ مَعَهُمْ حُكْمًا ظَاهِرًا ۖ أَلَا
ظَوَاهِرُكُمْ تَشْهَدُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ۖ وَبَوَاطِنُكُمْ بِالْعَكْسِ
مِنْ ذَلِكَ ۖ أَلَا وَجُوهُكُمْ إِلَى الْكُفَّةِ ۖ وَقُلُوبُكُمْ
إِلَى اللَّهِ ۖ وَهَمُّ الدُّنْيَا ۖ مَنْ خَافَ أَذَى الْوَحْدَانِيَّةِ
أَلَّاهُمْ خَلَاصًا ۖ يَا نِي شَيْطَانُ الْقَلْبِ الْمَعْرُودِ فِي الْعَالَمِينَ
فِي أَرْضِ اللَّهِ تَعَالَى طَائِفًا مَكُونًا بِدِينِهِ مَعَهُ ذِكْرُهُ فَكَانَتْ
حُبًّا ۖ فَإِذَا اجْتَمَعَتْ ذِكْرُهُ لَكَ فَانْتَ حُبُّوبٌ ۖ مَعَهُ ذِكْرُهُ
يَلْسَانُكَ فَانْتَ تَلْبِسُ ۖ فَإِذَا ذِكْرُهُ بِقَلْبِكَ فَانْتَ سَلَاكٌ ۖ
فَإِذَا ذِكْرُهُ بِسِرِّكَ فَانْتَ عَارِفٌ ۖ يَتَعَبَّنُ عَلَيْكَ أَنْ لَا
تُعْجَبَ الصِّدِّيقِينَ إِلَّا بَعْدَ تَهْنِئَةٍ ۖ أَخْلَا قَلْبَكَ السُّورَةَ
وَالْأَمَّا دُمْتُ

رجوع کرتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کے دروازہ محل پر ٹھہر جاتا ہے کہ غفلت کو امر و نہی کرتا
(اور دنیا بہت نبوت کا کام انجام دیتا ہے) تیری مصیبتیں تجھ کو لپیٹی ہوئی ہیں تیرے
دشمن تجھ سے دل ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے دشمن ذلیل ہوں تو اب
تو بہ کرے اور آخرت کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اللہ تجھ پر نگہبان ہے۔ اور جہر بھی
تو جائیگا وہ تیرے ساتھ ہے۔ ابن عطایا دعا مانگا کرتے تھے کہ بار اہل دنیا میں میری
غربت و تنہائی پر رحم فرما موت دو قسم کی ہے ایک عوام کی موت ہے جس کو سب
جاتے ہیں اور دوسری خواص کی موت ہے یعنی خواہشات و نفوس و طباع و عادات
کا مرجع۔ پس انکے مرجع پر قلب زندہ ہو جاتا ہے اور جب قلب زندہ ہو جاتا
ہے تو قرب نصیب ہوتا ہے اور حیات دائمی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس وقت بندہ
اور موت کی یاد میں آ کر قائم کر دی جاتی ہے کہ اس کے باطن میں ایسی شے ہوتی ہے
جو اسی کے لئے مخصوص ہے اور ظاہر اس کا لوگوں کو مرنا یاد دلانا رہتا ہے اور انکے
ساتھ خود بھی حکم ظاہر کی نصیحت قبول کرتا رہتا ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تمہارا
ظاہر تو وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور اندرون اس کے برعکس ہیں۔ میں دیکھتا
ہوں کہ تمہارے منہ کعبہ کی طرف ہیں اور دل دراہم و دنیا کی طرف جو وہاں کرتا
ہے وہ اندھیرے سے اٹھتا رہتا ہے (مگر خون ہی کہاں ہے) بار اہل ظالمی نصیب
فرما۔ اللہ کی زمین میں جو شخص بیکار خلق (قلب زمانہ) ہوتا ہے تو شیطان اس کے
قلب کے سامنے مطیع بنا ہوا اور مشکیں بندھا ہوا آیا کرتا ہے۔ جب تک تو خدا کا ذکر نہ کرے
جب تو زبان سے اس کا ذکر کرے تو تائب کہلائیگا اور جب قلب اس کا ذکر کرے گا تو
سالک کہلائے گا اور جب اپنے باطن سے اس کا ذکر کرے گا تو عارف کہلائے گا
تجھ پر لازم ہے کہ اپنی بد اخلاقیوں کے درست ہونے سے پہلے صالحین کی
صحبت اختیار نہ کرے اور نیز جب تک (تیری نفسانیت کی یہ حالت ہو)

(باقی حاشیہ صفحہ ۶۴۶ کا) دوسروں پر حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ شیخ کا حال مجاہد ہوتا ہے ابتدائی حالت میں زہد کی بیشک ضرورت ہے اور جو شخص جس مرتبہ میں ہوتا ہے اسی کی
حالت بیان کیا کرتا ہے پس دُنیا سے زہد کرنا تو ابتدائی حال ہے کہ کسی شے سے اعراض دی کیا کرتا ہے جس کی کچھ نہ کچھ وقعت اس کے قلب میں ہو چنانچہ کیا کر کسی کو
دی جائیں تو کوئی بھی ان سے منہ نہیں پھرتا کیونکہ کھتا ہے ان کا لینا اور نہ لینا دونوں برابر ہے اسی طرح جب تک نفس و خواہش کا کچھ شائبہ باقی رہتا ہے اس وقت
تک دُنیا و آخرت کی لذت چیزوں سے اعراض نہیں ہوا کرتا ہے اور جب ان کی کوہری حقارت راجح ہو جاتی ہے تو اعراض قائم نہیں رہتا اور کنکریوں کی طرح آئین تب پر راہ
نہیں ہوتی اور آئین تب پر راہ نہیں ہوتی۔ اسی راز کی وجہ سے زاہد کو عارف کا غلام کہا گیا ہے کہ اس میں صورت زہد ہے کہ اس کا بدن بھی (باقی صفحہ ۶۴۸ پر)

ی کا نام ہے کہ نہ اچھا لگا

کی رغبت نہ تھی اور جو

عرف کی ہے (باقی صفحہ ۶۴۸ پر)

تَغْيِيرُكَ لِقَبَّةٍ وَرُحْمَةٍ فَلَا تَصْحَبْنِي ۖ فَإِنْ فَسَادَكَ
فِي صُحْبَتِي يَغْلِبُ عَلَى صَلَاحِكَ ۖ دَعُ عَنْكَ هَذِهِ الرُّحْمَةَ
وَلَا تَوَارِدْ غَيْرَكَ وَلَا تَصْعَبْ غَيْرَكَ وَلَا تَصْأَفْ غَيْرَكَ ۖ سُوِّ
عَلَيْكَ يَا أَحَبُّ الْحُبِّ يَا أَحْسَنُ الْيَهُودِيِّ أَوْ تَصْرَفِي
أَحْبُّ إِلَيْكَ مَتَى دَجَالٌ يَأْتِي مُحْرَسَانُ يَنْطِفُ ظَاهِرُ
وَيَنْتَفِ عَيْنُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ ۖ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَكَا
هَلُمُّوا إِلَى حَيَاةٍ دَائِمَةٍ ۖ إِلَى مُعِينٍ لَا يَنْصَبُ
أَبَدًا ۖ إِلَى بَابٍ لَا يُغْلِقُ أَبَدًا ۖ هَلُمُّوا إِلَى ظِلِّ
لَا يَزُولُ ۖ إِلَى لَيْسَةٍ لَا تَنْقُصُ ۖ لَا يَعْلَمُ تَكْوِيلُهُ
إِلَّا اللَّهُ ۖ يَا تَرْبِيَةَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَا
تَرْبِيَةَ السَّمَوَاتِ ۖ يَا أَحْسَنَ تَرْبِيَةٍ وَرَأَاهُ ۖ احْتَرِقْ
بِمَارِئِي ۖ ارَادَنِيَا تَحْرُوقُ الْحُبِّ وَالْأَوَابِ
فَلَا يَبْقَى بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ حِجَابٌ ۖ تَرَاهُ كَمَا تَرَاهُ ۖ
جِيئَتِ الْفَلَكُوسُ بِالْأَقْسَامِ ۖ يَا مَدْعَى الْوَلَايَةِ
لَا تَنْدَرِ لَكَ ۖ عِلْمُ تَنْشُرُ عَلَى رَأْسِكَ مُنَادٍ
يُنَادِي عَلَيْكَ ۖ أُولَايَةُ أَعْمَالٍ لَا أَقْوَالٍ ۖ يَنَالُ
بِأَطْنِ وَعِمَارَتِهِ ۖ اِتِّصَالٌ ۖ أَلْقَلْبُ مَفَاتِيحُهَا
إِلَى يَمَانٍ وَحَقِيقَتُهَا لَيْسَ عِنْدَ لَمَمَتِهَا خَبْرٌ
تَعْلُقُ بِذِيْلٍ بَعْضُ مُمْرٍ ۖ بَعْضُ نَعُوسٍ
عِمَامَةٍ ۖ الْمَطْمِئَتِينَ ۖ وَلَا تَطْلُبْ مِنْهُمْ لِقْمَةً
لِيَمْكُنُواكَ مِنْ لَبْسِ أَشْوَاهِهِمْ
وَالْوُفُوفُ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ

کہ ایک نور اور ایک کٹر کپڑا تجھ کو متغیر نہ دے کہ نہ ملنے پر لال سیلا ہو جا
اقت نکاح ان کی صحبت اختیار نہ کرو نہ ان کی صحبت میں تیرا لگاؤ تیری اصلاح
پر غالب رہے گا۔ ان رعوتوں کو چھوڑا اور اللہ کے سوا نہ کسی سے محبت کر اور
نہ کسی کی صحبت اختیار کر اور نہ کسی سے دوستی نہ کر چھٹکا رہے تیرے اوپر
اے نندوں کے گندے اور اے احمق یہودی اور نصرانی میرے نزدیک تجھ
سے زیادہ پیارا ہے کہ اس نے اسلام کا دعویٰ تو نہیں کیا اور تو مدعی اسلام
بن کر ان کے سے کام کرتا ہے (دجال جو خراسان کی طرف سے آئے گا اور اس کا
بھی ظاہر صاف ستھرا اور علم تجھ سے زیادہ ہو گا وہ میرے نزدیک تجھ سے زیادہ
محبوب ہے کہ تو اس سے بھی گیا لگتا ہے) اے بندگانِ خدا دائمی حیات کی طرف
آؤ۔ ایسے چشمہ کی طرف آؤ جو کبھی خشک نہ ہو گا۔ ایسے دروازہ کی طرف جو کبھی بند نہ
ہو گا ایسے سایہ کی طرف آؤ جو کبھی زائل نہ ہو گا اور ایسے پہل کی طرف آؤ جو کبھی کم ہو گا
کہ اس کی حقیقت مجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں اے شہوات و لذات کے پرورش
یافتہ اور اے ہوس کے تربیت یافتہ خیر کسی اور ہی چیز میں ہے۔ ہمارے صدق
ارادت کی آگ میں جل جا کہ پردوں اور دروازوں کو چاک کر لے گا۔ پس ہمارے
اوزیر سے درمیان کوئی پردہ نہ رہیگا۔ جس طرح ہمیں دیکھ رہا ہے اس ذات کو
بھی دیکھنے لگے گا۔ اس وقت مقسوم کے استعمال میں مشغولیت (بیشک مفید)
ہوگی۔ اے ولایت کے مدعی۔ دعویٰ مت کر کیونکہ ولایت ایسا علم ہے جو بھلے
رہیگا کہ علی الاعلان اللہ کی طرف سے منادی تجھ پر نہاد گیا (کر فلاں شخص دلی ہے
اس کو مانی ولایت افعال کا نام ہے اقوال کا نہیں ہے۔ وہ ایک اندرونی تعمیر
ہے جس کی عمارت (فخون کے ساتھ) باطلارہنہ ہے۔ قلب کی کجی ایمان ہے اور
اسکی حقیقت کی تجھ کو مطلق خبر بھی نہیں کسی لگاؤ زور کا اور نفس مطمئنہ والے
بندوں میں کسی بندہ کے دامن سے چپٹ جا اور ان سے ایک لقمہ بھی مت طلب کر
تاکہ وہ تجھ کو مسموم نہ دے کہ ان کے پیڑے پہن سکے اور ان کے سامنے کھڑا رہ سکے

راقی حاشیہ صفحہ ۴۴۱ لآت سے آشنا نہیں ہوتا اور عارفین حقیقی زہد ہے کہ حکم تقدیر اس کا بدن لذتوں سے آشنا ہوتا ہے اور پھر اس کے قلب میں
الآتوں سے ذرہ برابر انس نہیں ہوتا ۱۲۱ منہ

حَتَّىٰ ارَادْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ لَعْنَةً يُمْرَبُكُم وَيُلْبِسُ
بَعْضُ خِلْقَانِ كَلِمَاتِهِ ۖ وَيَقْلَعُكُم عَلَىٰ بَعْضِ أَحْوَالِهِ
يَشْتَبُ جَاشِكُمْ وَيَطْيِبُ مَقَامَكُمْ ۖ حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ
الْحَقَّ إِلَىٰ قَلْبِكُمْ عَمِضْ عَيْنَيْكَ ۖ وَأَحْبِبْ ۖ لَا تَغْزِ
إِلَى الْغَيْرِ سِرًّا ۖ وَإِرَادُ الْحَقِّ يَأْتِي قُلُوبَهُمْ عَلَىٰ
اخْتِلَافِ أَحْوَالِهِمْ وَمَقَامَاتِهِمْ ۖ سَتَعْبَرُ ظَوَاهِرُهُمْ
لِتَعْبَرُ بَوَاطِنُهُمْ ۖ وَيَخْتَارُ السَّرِيدُ الْمَظْلَمُ عَلَىٰ أَمْرٍ
أَنْ يَكُونَ أَعْيَ أَصَمَّ سَكْرَانٌ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَظْهَرْتَ
مَجَابَّتَهُ عِنْدَكَ وَتَحَقَّقَ أَدْبُهُ يَكْتُمُ سِرًّا ۖ
لَعْنَةُ يُلْبِسُ قَلْبَهُ بِبَعْضِ ثِيَابِهِ ۖ يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ
قَلْبُهُ كَيْفَ شِئْنُ بَنِي نُؤْمٍ مَعَ مَوْسَىٰ صَلَوَاتِ اللَّهِ
عَلَيْهِمَا يَا عَلَاهُمْ مَا لَيْسَ فِي مَوْلَاكَ فَهُوَ
خَارِجٌ عَنْ مَمْلَكَتِكَ ۖ لَا يَخْلُوعُوا إِنَّمَا أَنْ يَكُونَ
لَكَ أَوْ لِعَدِيكَ ۖ مَعْنَاهُ إِنَّمَا أَنْ يَكُونَ كُفْمَكَ أَوْ
قَسَمُ غَيْرِكَ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكَ سُوءٌ يَا نَبِيَّكَ وَأَنْتَ
نَائِمٌ ۖ فَهِنَّ اللَّعْبُ الَّذِي يَنْفُصُ فَيْدَ دَيْنِكَ لِمَا كَا
لَوْ أَنَّكَ دُمْتَ عَلَىٰ سَمَاعِ الْعِلْمِ وَمَصَاحِبَةِ أَهْلِ
الدِّينِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالتَّفَكُّرِ فَمَا هَوَاتِ لَسَهْلَ عَلَيْكَ
تَرْكُ الْأَسْبَابِ وَالْأَمْرُ بِأَنْ تَرْكُ الْعَمَلِ لِلْخَلْقِ
بَعْدَ الْإِحْلَاصِ رِيَاءٌ ۖ أَتَمَّا إِذَا تَرَكَ رُؤْيَا
الْخَلْقِ لِيُظْهَرَ بِالْإِحْلَاصِ فَيَرْجِعَ لَهُ ۖ مَا دُمْتَ
مُرِيدًا فَعَلَيْكَ بِمَلَا زَمَةِ هَذَا الْحَكِيمِ ۖ لَعَلَّ
عَمَلَكَ يُوصِلُكَ إِلَى الْعِلْمِ ۖ لِيَسْتَعِزَّ قَلْبُكَ
وَجَوَارِحُكَ وَسِرِّكَ ۖ يَا مُرَكَّ الْعِلْمِ وَ
يُنْمَاكَ ۖ اللَّهُمَّ

یہاں تک کہ جب تو اس حالت پر قائم رہیگا تو کیا عجب ہے کہ وہ بندہ حق تجھ کو
قرب بلالے اور اپنی کلمات کی گدڑی تجھ کو پہنادے اور اپنے بعض احوال پر
آگاہی بخشنے کے تیرا دل ٹھیر جائے اور مقام نفیس بن جائے یہاں تک کہ جب تو واردات
خداوندی کو اپنے قلب کی طرف آتا ہوا دیکھے تو اپنی آنکھیں بند کرے اور سر جھکائے اور
اس کے راز کو کسی پر افشاء نہ کر اہل اللہ کے قلوب پر واردات حق ان کے حالات و مقامات
کے موافق مختلف آیا کرتے ہیں کہ باطن کے تیرے ان کے ظاہر متغیر ہوتے رہتے ہیں
اور اس سر پر مرکب جو ان کے اسرار پر مطلع ہو ضرورت ہے کہ اندھا بہرا اور مست
بنارے۔ یہاں تک کہ جب ان کے نزدیک اس کی شرافت کھل جائے گی اور اسے
متحقق ہو جائے گا کہ راز کو مخفی رکھتا ہے تو کیا عجب ہے کہ اس کے قلب کو اپنا کوئی
کپڑا پہنادے اور اپنے ظاہر سے اللہ کے حضور میں دعا بھی کرے۔ اس کا قلب ایسا ہونا
چاہیے جیسا کہ یوش بن نون حضرت موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ تھے کہ ہر طرح حکوم
وراز دار غلام بنے ہوئے تھے چنانچہ خلافت و نبوت سے نوازے گئے صاحبزادہ
جو چیز تیری ملک میں نہیں وہ تیرے قبضہ میں نہیں (کیونکہ دو باتوں سے) خالی
نہیں کہ یا وہ تیرے لئے ہوگی یا غیر کے لئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا وہ تیرے
تیرے مقسوم کی ہوگی یا دوسرے کے مقسوم کی۔ پس اگر تیرے مقسوم کی
ہوگی تو تو سوتا رہے گا اور وہ تیرے پاس آجائے گی۔ پھر یہ شفقت جو
تیرے دین کو نقصان پہونچا رہی ہے کس لئے ہے؟ اگر تو ہمیشہ علم سنتا اور
ما معرفت دین داروں کی صحبت میں بیٹھتا اور آنے والے واقعات میں غور
فکر کرتا رہے گا تو اسباب و ارباب کا چھوڑنا تجھ کو آسان ہو جائے گا احسان
حاصل ہو جائے گا تو بخون کی وجہ سے کسی عمل کا چھوڑ دینا بھی زیادہ البتہ اگر غفلت
کے دکھاوے ہی کے خیال سے چھوڑا جائے تاکہ احسان حاصل ہونے میں
کامیابی ہو تو اُمید ہے (کہ معصیت نہ بنے) جب تک تو مرید اور طالب
بنا ہوا ہے حکم شریعت کی پابندی ضروری سمجھ کیا عجب ہے کہ تیرا
عمل تجھ کو علم تک پہونچا دے کہ وہ تیرے قلب و اعضا و باطن
سے عمل کرائے لگے اور وہ علم ہی تجھ کو اُردو بنی کرے۔ بار بار

نے پر لال پیلا ہوا
نیرا رنگ تیری اصلاح
سی سے محبت کر اور
رہے تیرے اوپر
میرے نزدیک تجھ
یا اور زودعی اسلام
سے آئے گا اور اس کا
دیک تجھ سے زیادہ
الحی حیات کی طرف
کی طرف جو کبھی بندہ
طرف آد جو کبھی کہہ گا
لذا تیرے پرورش
ہے۔ ہائے صدق
کرے گا پس ہمارے
ہے اس ذات کو
یت (بیشک مفید)
یسا علم ہے جو ہمیں
کہ اگر فلاں شخص دلی ہے
ایک اندرونی تعمیر
کی بھی ایمان ہے اور
اور نفس مطمئنہ والے
قد بھی مست طلب کہ
کے سامنے کھڑا رہ سکے
پھر اس کے قلب میں

مَا مَنَّا إِلَّا مَنْ يُرِيدُ لَكَ وَلَكِنَّ الْآفَاتِ مَنَعَتْنَا
عَنْكَ ۖ أَوَّاهٌ لِلَّهِ كُرُوحًا ۖ دَلَّ عَلَىٰ عَيْتِكَ ۖ فَكَانَ
تَأَخَّرَتْ مَعَهُ قَدَرُكَ ظَلَمْتَ ۖ وَإِنْ تَرَكْتَ لِقَوْتَ
حُدٍّ مِنَ الدُّنْيَا لَقَدْ رَجَعْتَ إِلَىٰ الْوَلَوِ ۖ لَا تُسْكِنُكَ إِلَّا
إِذَا تَحَقَّقَ إِسْلَامُكَ بِالسَّلَامِ ۖ سَلَمْتَ نَفْسَكَ
إِلَىٰ يَدَيْ قَدَرِهِ ۖ كَسَا قَلْبَكَ ثُمَّ كَسَا ظَاهِرًا لَكَ وَ
بَاطِنًا ۖ وَتَوَوَّطَىٰ فِي الْيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ يُجَيِّدُ
ثُمَّ يُخْرِجُ مِنْكَ الْخَبَائِثَ وَاللُّذُورَ ۖ كَلَّمَا
رَأَى ۖ الْخَلْقَ مَاتَ ۖ وَكَلَّمَا رَأَى الْحَقَّ عَاشَ ۖ
إِذَا رَأَى الْحَقَّ افْتَقَرَ وَذَلَّ وَهَانَ ۖ رَابَتْ لَعَنَةُ
الْعَادَةِ ۖ فَلَا رَأَى الْحَقَّ عَاشَ وَاشْتَعَشَ وَارْتَفَعَ
غَابَ مِنَ الْخَلْقِ وَعَنِ النَّفْسِ وَعَنِ الْوُجُودِ ۖ عَاشَ
مَعَ الْحَقِّ وَمَاتَ عَنِ الْخَلْقِ ۖ كِتَابُ التَّوْحِيدِ
الْمُتَّحِقِينَ كَلَّمَا جَاءَهُمْ مُرِيدٌ يَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ
يَعْمُو الْخَلْقَ وَالنَفْسَ ۖ ثُمَّ يَعْمُو الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
فَلَا تَأْتِي هَذَا أَهْلُ الْحَقِّ يُقَلِّبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ۖ
إِذَا دُمَّتِ التَّرَقُّيُ إِلَىٰ هَذَا الْمَقَامِ فَعَلَيْكَ
بِتَزْوِجِ الْمَوَارِدِ وَالشَّهْمَةِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا تَمَرَّدَ لَكَ
فَعَلَيْكَ بِتَزْوِجِ الْحَلَالِ الْمُشْتَرِكِ
ثُمَّ عَلَيْكَ بِتَزْوِجِ الْمُبَاحِ ۖ
ثُمَّ عَلَيْكَ بِالْحَلَالِ الْمَطْلُوقِ ۖ
وَهُوَ أَجْمَعُ الْحُكْمِ
وَالْعِلْمِ ۖ أَجْمَعُ
الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ

ہم میں کوئی نہیں جو تیرا خواہاں نہ ہو مگر آفات ہم کو تجھ سے روک رہے
ہیں اگر گھبرا کر رضا پر قضا چھوڑ بیٹھتے ہیں احکامات خداوندی تجھ پر فرض
ہیں کہ ان کا وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے (پس اگر باوجود قدرت
کے تو ادا کرنے میں) تاخیر کرے گا تو ظالم ٹھہرے گا اور اگر چھوڑ بیٹھے گا تو
کافر قرار پائے گا۔ دُنیا سے اپنی حاجت کی مقدار لے لے نہ کہ بہو و لعب اور جمع
کرنے کے لئے جب شانِ تسلیم کی وجہ سے تیرا اسلام متحقق ہو جائے گا تو اپنے
نفس کو اس کے دستِ تدبیر کے حوالہ کر دے گا۔ وہ تیرے قلب کو لباس
پہنائے گا۔ اس کے بعد تیرے ظاہر اور باطن کو لباس پہنائے گا۔ اور تجھ کو دن میں
طرح طرح کی فحاشیت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد وہ تجھ کو زندگی نئے کچھ طرح سے
بخاستوں اور کمزوریوں کو نکال دیگا (ایسے شخص کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ)
جس وقت بھی مخلوق کو دیکھتا ہے تو مُردہ بن جاتا ہے اور جس وقت حق کو دیکھتا
ہے تو زندہ ہو جاتا ہے۔ جب مخلوق کو دیکھتا ہے تو محتج و ذلیل و خوار
بن جاتا ہے کہ عادت اس کو نکل لیتی ہے اور جب حق کو دیکھتا ہے تو جی اٹھ
اور بشتاش ہوتا اور اٹھ بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے نفس اور ہستی
سے غائب ہوتا ہے۔ حق کی سمیت میں زندہ ہوتا ہے اور مخلوق کی طرف
سے مُردہ (یہ) سچے مریدوں کا مکتب ہے کہ جب کوئی مُرید اُن کے پاس
آتا ہے تو (لکھنے پڑھنے کی جگہ) اس کو مٹانے کا حکم دیتے ہیں۔ یعنی
اول مخلوق اور نفس کے مٹانے کا (کہ ان کو کالعدم سمجھ) اور پھر دُنیا و
آخرت کے محو کرنے کا۔ اور جب یہ (درجہ) تکمیل پر پہنچ جاتے تو پہلے
والا خدا جس طرح بھی چاہتا ہے اس کو پہنچاتا ہے۔ اگر تجھ کو اس
مرتبہ تک ترقی کرنا مقصود ہو تو حرام و مشتبہ کو ترک کر اور جب یہ پورا
ہو جائے تو حلالِ مشترک کو بھی ترک کرنا ضروری سمجھ۔ اس کے بعد مباح
کو ترک کر۔ اور اس کے بعد حلالِ خالص کو اختیار کر اور حلالِ خالص وہ ہے
(جس کے حلال ہونے پر) حکم اور علم دونوں کا اجماع اور ظاہر و باطن دونوں
کا اتفاق ہو (کہ شریعت و طریقت دونوں کی رُو سے قابلِ استعمال ہو)

م کو تجھ سے روک رہے

ت خداوندی تجھ پر قرض

پس اگر باوجود قدرت

اور اگر چھوڑ بیٹھ کا تو

لیلیٰ نہ کہ لہو و لعبا در جم

محقق ہو جائے گا تو اپنے

نیرے قلب کو لباس

پہنا بیٹھا۔ اور تجھ کو دن میں

کو زندگی بخشے گا پھر تجھ سے

عالت ہو جاتی ہے کہ

ما و جس وقت حق کو دیکھتا

مخلج و ذلیل و خوار

حق کو دیکھتا ہے تو جی اٹھ

ر اپنے نفس اور ہستی

ہے اور مخلوق کی طرف

دئی مُرید اُن کے پاس

کا حکم دیتے ہیں یعنی

م سمجھ) اور پھر دنیا و

پر پہنچ جانے تو چلنے

ہے۔ اگر تجھ کو اس

کو ترک کر اور جب یو پورا

ی سمجھ اس کے بعد متابع

کر اور حلال خالص نہ ہے

ع اور ظاہر و باطن و ظہور

و سے قابلِ استمال ہی

هُوَ مَا لَا يَدْخُلُ فِي يَدِ الْمَلَكَةِ كَمَا فِي الْبَدَارِيِّ
وَالصَّخَّارِيِّ وَالسَّوَّاحِلِ يَا يَتِيكَ وَأَنْتَ غَائِبٌ عَنْ
إِنْتَظَارِهِ وَرَاهِمَاتِهِ بِلَقَمِ تَأْتِيكَ وَأَنْتَ نَائِمٌ كَقَتْمٍ
يَبْنِي قَلْبِكَ تَرَى حَوْلَكَ الْمَلَائِكَةَ فِي أَرْوَاحِ
النَّبِيِّينَ وَالْعُلَمَاءِ يُعْقِبُكَ بِنَاوِلِهِمْ يَصْمَنُ
لَكَ سَلَامَةَ الْقُرْبِ قَدْ فَارَغَا عَنِ الْخَلْقِ لَا
رَجَاءَ لَهُمْ وَلَا مَدَّ لَهُمْ وَلَا ذَمَّ لَهُمْ صَوْرُهُمْ وَلَا
مَعْنَاهُمْ تَأْتِيكَ مِنْهُ اللَّهُ يَأْتِيكَ تَعَايَشَ لَعَنَ
يَأْتِيكَ الْقُرْبُ وَالْبُعْدُ دَوَامُ الضَّعْفَةِ وَالْبُعْدُ
عَنِ الْخَلْقِ وَالْفَنَاءُ عَنِ الْوُجُودِ اُطْلُبُوا الْمَحْوَ
بَعْدَ الْإِبْتِغَاءِ وَالْعَدَمَ بَعْدَ الْوُجُودِ وَالْقُرْبَ بَعْدَ
الْبُعْدِ وَالصَّفَاءَ بَعْدَ الْكَلْبِ وَالْوَصْلَ بَعْدَ الْقَطْعِ
وَاللِّقَاءَ بَعْدَ الْفَقْدِ صَحَّتْ الْقَلْبُ بِلَا لِسَانٍ
صَحَّتْ السِّرُّ بِلَا قَلْبٍ صَحَّتْ السِّرُّ بِلَا وَجُودٍ هُنَالِكَ
الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ إِلَى الْخَلْقِ
وَبِهِ الْعِبَادُ أَصْلَحَ بِهِ قُرْبٌ يَا بَا طَلُ يَا
هُوسُ اقْطِعِ الْأَسْبَابَ وَاخْلِكِ الْأَرْبَابَ وَقَدْ
وَصَلَتْ مَا تَرَكْتَ يَسْتَقْبِلُكَ هُنَالِكَ كُلُّ
طَعَامٍ عَلَى طَبَقٍ أَطْيَبُ فِي دَارِ الْمُحِبِّينَ فِي دَارِ
الْقُرْبِ قَامَ رَجُلٌ يُسْأَلُهُ مُسْئِلَةٌ قَالَ لَهُ
أَمْسِلْ أَرَى سُؤَالَكَ يَخْرُجُ مِنْ طَبْعِكَ وَنَفْسِكَ
لَا تُخَاطِرُ مَعِيَ أَنَا سَيَأْتِيْنَا قَاتِلٌ وَنُجِذْكَ
اللَّهُ نَفْسَهُ هَذَا مَا أَنْتَ يَكَا عَا حِثْ
فِي حَذْرِكَ اللَّهُ عَدَابَهُ
وَأَنْتَ يَا خَاصُّ

اور وہ شے ہے جو کسی دستِ ملکیت میں داخل نہ ہو جیسے بنوں اور
جنگلوں اور سمندر کے کناروں میں (نصیب ہوا کرتا ہے) کہ وہ خود
تیرے پاس آوے اور تو اس کے انتظارِ روا ہتمام سے غائب ہو۔ نوالے
تیرے پاس آویں اور تو سویا ہوا ہو کہ اپنے قلب کی آنکھیں کھولے
تو اپنے گرد ملائکہ اور ارواحِ انبیاء کو دیکھے اور علم اس کے کھالینے کا
تجھ کو فتویٰ دے اور قرب کے سالم رہنے کا ضامن بنے۔ مخلوق سے خالی الذہن
ہو کر کھڑا ہو کہ نہ ان کی توقع کوئی چیز ہو اور نہ ان کی مدحِ زوم نہ ان
کی صورتیں اور نہ ان کے معافی۔ احسانِ خداوندی تیرے پاس
بشاشت لے کر آئے۔ اس کے بعد تجھ کو قرب و تو نگری و دوامِ صحبت
اور مخلوق سے دُوری اور ہستی سے فنایت ہو۔ اثبات کے بعد محویت کے
طالب بنو اور وجود کے بعد عدم کے اور دُوری کے بعد قرب کے اور
کدورت کے بعد صفائی کے اور قطع کے بعد وصل کے اور گمشدگی کے
بعد ملاقات کے۔ قلب کی صحت اس میں ہے کہ زبان نہ ہو اور باطن کی
صحت اس میں ہے کہ قلب نہ ہو اور باطن کی صحت اس میں ہے کہ
ہستی نہ ہو۔ اس جگہ ولایت اللہ سچے ہی کی ہے۔ جب پا ہے گا
اس کو مخلوق کی طرف اٹھا کھڑا کرے گا اور اس سے بندوں کی
اصلاح فرمائے گا اور اس کی برکت سے قرب بخشنے گا۔ اے سرتاپا باطل
اے سرتاپا ہوس اسباب کو قطع کر اور ارباب کو ترک کر کہ یقیناً وصل پہنچا بیٹھا
اور جو کچھ چھوڑے گا وہ خود سامنے آجائے گا کہ وہاں ہر قسم کا کھانا بھی
طباق میں موجود ہے۔ اور طبیب بھی محبوب کے مکان اور قرب کے
گھر میں موجود ہے۔ ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھے کو کھڑا ہوا تو اپنے
اس سے فرمایا کہ بس رک جا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تیرا سوال تیری طبیعت اور
نفس سے نکل رہا ہے۔ میرے ساتھ خطرہ کا معاملہ نہ کر۔ میں صاحب
سیف اور صاحبِ قتل ہوں۔ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے نفس سے
یعنی اے عامی تجھ کو تو حق تعالیٰ ڈراتا ہے اپنے عذاب سے اور اے خاص

فَيَحْذَرُكَ اللَّهُ كُفْسُهُ ۖ وَيَا خَاصَّ الْخَاصِّ
يَحْذَرُكَ اللَّهُ بِمِثْلِ بَابِكَ ۖ يَحْذَرُكَ يَا عَمِّي
أَنْ يَأْخُذَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَفُؤَادَكَ وَمَالَكَ وَ
أَهْلَكَ ۖ ثُمَّ يُنْقِلُكَ إِلَى الْآخِرَةِ فَيُؤْخِذُكَ وَيَا
خَاصَّ الْخَاصِّ يَحْذَرُكَ مِنْهُ ۖ فَكُنْ عَلَى قَدَرِ
الْحَذَرِ حَتَّى لَا تُغْفَلَ بِسَبْرِ الْمُنْحَى بِرَكَ
يَقُولُ لَهُ رَبِّي أَنَا اللَّهُ لَا تُخَفُّ وَلَا تُخْشَى رَبَّ
لَا أَتَمُّ هَذَا كَلِمًا كَقَدَرْتُ إِلَى الْخَوْفِ يَمْنَعُكَ
كُلَّمَا تَكَلَّمَ دَامَتْكَ بِالْخَوْفِ صَهَابُهُ إِذَا تَمَنَّى
صِحَّةَ الْقَلْبِ لَا يَصْرِفُهُ مُلْكُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ ۖ لَيْسَ هَذَا إِلَهِي ۖ يَا الْحَيُّ وَالْقَيُّومُ
وَالْتَكَلِّفْ هَذَا يَا هَلِيلَةَ تَأْتِي مِنَ السَّمَاءِ
يُرِيكَ الْفِعْلُ مَعَ قِيَامِ الْوُجْهِ فِي قَلْبِكَ
الْحَمْدُ تَنْزِيلُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ الْجَلْسِ ۖ
الْمُبَاهَاةُ وَالرَّوَابِدُ تَنْزِيلُ دُونَ جَاءَ
مُرِيدُكَ إِلَى حَيْكِمِهِ قَدْ بَيَّنَّ يَدِي فَقَالَ لَهُ
إِنِّي أَمْسَى بَعْفَةً فِي الْجَنَّةِ لَا أَطْلُبُ سِوَهَا
فَقَالَ لَهُ الْحَكِيمُ لَيْتَكَ قَمَعْتَ مِنَ الدُّنْيَا
كَقَمَاعِكَ مِنَ الْآخِرَةِ ۖ إِنْ كَانَ
السُّؤْتُ حَقًّا لَا بَدَلَ مِنْهُ قَمَعْتَ السَّاعَةَ ۖ
الْمَيْتُ لَا مَخَاطَةَ لَهُ ۖ لَا عَطَاءَ لَهُ
لَا مَنَعَ لَهُ لَا رَجَاءَ لَهُ ۖ لَا مُعَادَاةَ
وَلَا مُصَادَقَةَ ۖ سَكُونٌ سَكُونٌ
كُنْ كَأَمَيْتٍ فِي جَلْبِ الْفَنَعِ وَ
دَفْعِ الصَّرَرِ ۖ

تجھ کو ڈراتا ہے اللہ اپنے نفس سے اور لے خاص الخاص تجھ کو اللہ : انا
ہے اپنی تبدیلیوں سے (کہ حالت نہ بدل دے) آتے عامی تجھ کو تو
اس بات سے ڈراتا ہے کہ (حسلاف محکم کرے گا تو) تیری سماعت و
بصارت اور قوتیں اور مال و اولاد لے لے گا۔ اس کے بعد تجھ کو آخرت
کی طرف منتقل فرما کر مواخذہ کرے گا۔ اور لے خاص الخاص تجھ کو اپنی
ذات سے ڈراتا ہے پس ہر وقت خوف زدہ رہیو یہاں تک کہ کسی وقت
بھی غفلت نہ ہونے پائے (اور یہ نوبت آئے کہ حق تیرے باطن سے
راز دنیا کرے اور اس سے کہے کہ میں ہی تو اللہ ہوں۔ پس نہ خوف کر
اور نہ بچاؤ۔ جب یہ مضمون کمال کو پہنچ جائے گا تو ایہ حالت ہوگی کہ
جس وقت بھی تو خوف کی طرف قدم بڑھائے گا وہ تجھ کو روک دے گا اور
جب کبھی تیرا دامن خوف سے منکدر ہو گا وہ اس کو صاف کر دے گا۔ جب قلب
کی صحت کامل ہو جاتی ہے تو زمین و آسمان کی سلطنت بھی اس کو مضفر
نہیں ہوتی۔ یہ بات آرائش و آرزو اور تفتیش سے نہیں آیا کرتی۔ یہ تو
اس اہمیت کی وجہ سے نصیب ہوتی ہے جو آسمان سے آیا کرتی
ہے کہ قلب میں زہر موجود ہو اور کام تجھ کو ترقی بخشنے (اس وقت اجوت
نالزل ہوگی تجھ پر اور تیرے تمام اہل مجلس پر۔ اور مباحثات اور زائدات
آگے پیچھے آتے رہیں گے۔ ایک مرید کسی دانشمند شیخ کے پاس آیا
اور کہنے لگا کہ میں جنت میں صرف ایک مختصر مکان کا متمنی ہوں۔ پس
دانشمند نے اس سے کہا کہ جتنی بات پر آخرت کے متعلق تم نے قناعت
کر لی کاش اتنی ہی دنیا پر قناعت کرتے (تو کام بن جاتا) جب مزاحمت
ہے کہ مرے بغیر چارہ نہیں تو ابھی کیوں نہ مر جاؤ کہ مردوں کی سی
حالت پیدا کر لے) مردہ کو نہ میل جول سے علاقت ہوتا ہے نہ بخشش
سے اور نہ دریغ کرنے سے۔ نہ اُسے کچھ توقع ہوتی ہے۔ نہ کسی
سے دشمنی اور نہ کسی سے دوستانہ۔ بس سکون اور خاموشی
(اس پر طاری) ہوتی ہے۔ تحصیل منفعت اور دفع مضرت میں (وہ

الْمَيْتُ لَا يَمْلِكُ
مَيْتٌ ۖ إِذَا مَاتَ
كَانَ صِدْقًا
بِالْحَقِّ وَالصِّدْقُ
صَوْنٌ لِيَوْمِ
يُصْفَوْنَ عَنْ الْحَقِّ
وَلَا يُطْلَبُ ۖ
عَلَى الرَّاقِعِ نَا
مُؤَلَّفًا حَقًّا
بِقَدْرِ الْمَكَانِ
الْمُقْتَضَى مِنْكَ
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ
إِذَا أَدْبُوَا
قَلْبَكَ فَارْغُ
أَنْتَ فَارْغُ
مِنَ الْعِلْمِ
وَلَا الْمُرُودِينَ
مِنْهُ وَلَا تَتَّخِذْ
اسْتِصْفَاةً وَ
وَأَوْدِيَةً
التَّائِيَّةَ إِلَى
الدُّنْيَا وَهِيَ
أَفْضَلُ مِنْهَا
وَقَدْ بَالِغُ عَمْرِ
اللَّهُ

الْحَيَاتِ لَا يَمُوتُ ۖ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْطَقَكَ وَأَنْتَ
مَيْتٌ ۚ وَإِذَا مِتَّ عَنِ الْخَلْقِ وَعَنْكَ لَطَقَتْ بِكَ لَحْمٌ
كَانَ صِدْقًا وَحَقًّا ۚ لَئِنْ أَلَمِيتَ لَأَخِيضَنَّ الْأَرْضَ
بِالْحَيِّ وَالصِّدْقِ ۚ كَتَبْتُ لِلَّهِ رُقْعَةً رَحِيلُ
صُوفِي يُرِيدُ شَيْئًا ۚ قَالَ هَذَا أَبَاطِلُ ۚ الْأَطْوَلُ
يَصْفُو عَنْ الْخَلْقِ ۚ لَا يَرَاهُمْ ۚ الصُّوفِي يُطَلِّبُ
وَلَا يُطَلَّبُ ۚ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِذَا الْقَسَمُ الْخَوِيُّ
عَلَى الزَّالِفِ مَا يَصْنَعُ ۚ قَالَ يَقْعُدُ سَاجِدًا
مُؤَانِقًا حَتَّى يَنْفَتِحَ الْعَدُوُّ فِي يَدِهِ خَرْقَةً
يَقْدِرُ الْمَكَانَ ۚ أَوْ يَسْلُبُ غَيْرَهُ عَنْهُ إِذَا فُتِمَا
الْمُفْتَاحُ مِنْكَ ثُمَّ عَلَى الْبَابِ عَلَى الْعَتَبَةِ ۚ
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ ۚ سَمِعْتُكَ إِذَا أَقْبَلُوا ۚ هُنَاكَ
إِذَا أَذْبَرُوا ۚ أَنْتَ هَاكَ أَنْتَ مُشْرِقٌ ۚ
قَلْبُكَ فَارِغٌ مِنَ التَّوْحِيدِ ۚ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ
أَنْتَ فَارِغٌ مِنَ الْخَيْرَاتِ ۚ أَنْتَ خَارِجٌ
مِنَ الْعَالَمِ ۚ لَا تُعَدُّ مَعَ الْعُلَمَاءِ وَلَا الْمُرِيدِينَ
وَلَا الْمُرَادِينَ وَلَا الصَّالِحِينَ ۚ لَوْلَا حَيَاتِي
مِنْهُ لَوْنِيَتْ بِأَبْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ وَ
اسْتَضْفَتْهُ ۚ وَكُنْتُ أَمِيرًا إِذَا نَزَّ وَأَهْدَبَةً
وَأَوْدَدَةً ۚ يَا حَبِيبَ هَذَا الدَّافِعُ لِمَا يَقُودُ
النَّاطِقَ الْبَيَّةَ الْمَتَلَسِّسَةَ ۚ وَحَيْثُكَ تَطْلُبُ مِنَ
الدُّنْيَا وَهِيَ بِالْمَشْرِقِ وَأَنَا بِالْمَغْرِبِ أَخَذُ
أَقْسَامِي مِنْهَا بِالْقَوْلِ حِينَ أَطْلُعُ مِنَ الْخُرُوجِ
وَقَرَّبَ بِالْحَقِّ عَنْ وَجَلٍ ۚ دِدِيْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرح بن جا کر مردہ کسی سے بات ہی نہیں کیا کرتا۔ اس کے بعد جو
چاہے گا تو تیرے مردہ ہونے کی حالت ہی میں مجھ کو گویائی بخشنے گا۔
جب تو مخلوق سے اور اپنے آپ سے مر جائے گا تو گویائی پانے کے بعد
وہ کلام کرے گا جو سچ اور حق ہو گا۔ کیونکہ مردہ حق اور سچی ہی اطلاع
دیتا ہے۔ ایک صوفی شخص نے آپ کو قہ لکھا تھا جس میں وہ کوئی چیز
مانگتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (تصوٹ) باطل ہے کیوں کہ صوفی
مخلوق سے صاف ہوا کرتا ہے کہ ان پر اس کی نظر ہی نہیں جاتی
صوفی سے تو دوسرے مانگا کرتے ہیں وہ خود کسی سے نہیں مانگا کرتا۔
ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ گڈرٹی جب بیوند لگنے کی حد سے
زیادہ پھٹ جائے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ خاموشی اور (مرضی خلایک)
موانعت کر کے بیٹھ رہے۔ یہاں تک کہ تقدیر اس پھٹن کی مقدار بیوند
اس کے ہاتھ میں رکھے یا اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص اس میں بیوند
لگا دے۔ جب کچھ تیرے ہاتھ سے گم ہو جائے تو دروازہ پر سوجا
چو کھٹ پر سوجا۔ تو مخلوق کا بندہ بنا ہوا ہے کہ مخلوق کے متوجہ ہونے میں
تیری فریبی ہے اور ان کے رُخ پھیرنے میں تیری لاغری۔ تو تباہ کا ہے
مُشْرک ہے تیرا قلب تو حید سے خالی ہے تو بندہ مخلوق ہے تو بھلا کیوں
سے خالی ہے تو شمار سے خارج ہے کہ نہ تو علماء میں شمار کیا جاسکتا ہے
نہ مریدوں میں اور نہ مرادین میں اور نہ صلحاریں۔ اگر مجھے اللہ کی شرم
نہ ہوتی تو میں تم میں سے ہر شخص کے دروازہ پر آتا اور اس کا
جہان بن کر اس کا کان ملتا اور اس کو تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے اس
پیسہ کی محبت بھی (کیا ہی بُری بلا ہے) کہ اپنی طرف دیکھنے والے اور اپنے
ساتھ چپے ہوئے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ مجھ پر انوس کہ مجھ سے
دُنیا طلب کرتا ہے حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں (مجھے
اس سے کیا نسبت) میں تو اس سے اپنا مقسوم لیتا ہوں تو حید کے ساتھ مجھ سے
تو آخرت اور قُرب حق طلب کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی

خاص مجھ کو اللہ...
اے اے عالی تجھ کو تو
کا تو تیری سماعت د
اس کے بعد مجھ کو آخرت
خاص المی میں مجھ کو اپنی
یہاں تک کہ کسی وقت
حق تیرے باطن سے
نہ ہوں۔ پس نہ غن کر
کا تو ایہ حالت ہوگی کہ
مجھ کو روک دے گا اور
صاف کر دینا۔ جب قلب
ملعت بھی اس کو مضر
نہیں آیا کرتی۔ یہ تو
سمان سے آیا کرتی
نہیں (اس وقت) وقت
بابات اور الزامات
سند (شیخ) کے پاس آیا
کا تمہنی ہوں۔ پس
ملحق تمہنے قناعت
بانا جب مزاحی
ہا (کہ مردوں کی سی
تو ہوتا ہے نہ بخشش
ہوتی ہے۔ نہ کسی
سکون اور خاموشی
رو بخ معرفت میں وہ

وَأَنْتُمْ حِطَّانُهُ وَبَيْنَا تَرَأْسُ اسْمُهُ هَلُمُّوْا يَا
 أَهْلَ الْأَرْضِ نُسَيْدُ مَا هَدَمَ وَيُقِيمُ مَا وَتَعَ هَذَا
 شَيْءٌ قَائِمٌ يَأْتِيكُمْ وَيَأْتِيكُمْ وَيَأْتِيكُمْ تَعَالَوْا
 نَعْمَ مِنَ الْحَالِ مَا يَكُنْكُمْ نَتَنَاوَمُ لِنَعِي الْقَدْرَ
 بِسَمِ اللَّهِ ثُمَّ اتَّكَأَ إِلَى الْكُرْسِيِّ وَتَرَكَ يَدَهُ
 تَحْتَ رَأْسِهِ وَغَمَضَ عَيْنَيْهِ وَكَثَّ هَذَا كَهَيْئَةِ
 ثَمَرٍ قَدَدٍ وَقَالَ أَنْتُمْ بِلَهُ وَحَاجَتَيْنِ فَعُوذُكُمْ
 عَوْنِي خَسَارَةٌ فِي رَأْسِ الْمَلِكِ لَا عَنْ عُدُوِّهِ وَلَا
 تَهْوَسُ وَلَا يَغْلِبُ عَلَيْكَ شَرُّكَ إِلَّا شَرُّ الْبَطْرِ
 أَنْتَ عَنْ قَرِيبٍ مَيِّتٌ وَحَضَرَ خَلِيسَةُ أَسْتَاذُ
 دَارِ الْإِلَامِ عُمَرُ بْنُ بَنِي رَيْشِ الزُّوْدِ سَاءَ مَعَهُ
 خَدَمٌ وَرَعْلَمَانُ كَثِيرَةٌ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ خَلِيسَةُ
 قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا اجْتَمَعَ بِهِ فَبَعْدَ دُخُولِهِ قَالَ
 رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلُّكُمْ يُخَيِّدُكُمْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا بِأَلَلِ اللَّهِ
 مَنْ يُخَيِّدُكُمْ كُلُّكُمْ خَلَقَ ذَلِكَ وَجُودٌ بِمَا مَيِّتٌ
 يَا تَرَابُ تَصِيرُ تَرَابًا يَأْتِي دَأْسَ قَبْرِكَ مِنْ تَرَابٍ
 إِلَى تَرَابٍ مِنْ أَلْهَمٍ إِلَى اللَّحْدِ مَا
 جَدُّكَ خَبَرُ حَالِ السَّيِّبِ أَنْتَ أَصَمُّ بِكَ
 خَبَلٌ بِكَ جُنُونٌ أَنْتَبَهَ قَبْلَ أَنْ
 يَبْتَنِيكَ الْمَوْتُ كُنْ وَاعِظْ نَفْسَكَ
 وَطَهِّرْ قَلْبَكَ مَالِكَ أَنْتَ مُسَافِرٌ
 عَلَى رُغْجٍ إِذَا جَاءَ أَجَلُكُمْ فَلَا
 يَسْتَخْرُونَ سَلَمَةً وَلَا يَسْتَقْتِي مُوْنَهُ
 كُلُّ مَا تَمْلِكُ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ
 يَعْظُمُكَ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ يَفْخُخُكَ

دیواریں پے درپے گر رہی ہیں اور اُس کی بنیاد بکھری جاتی ہے۔ ہاں
 باشندگانِ زمین آؤ جو گر گیا ہے اس کو مضبوط کر دیں اور جو ڈھ گیا
 اس کو درست کر دیں۔ یہ چیز (ایک سے) پوری نہیں ہوتی (سب ہی
 کو مل کر کام کرنا چاہیے) اے سورج آتے چاند اور اے دن تم
 سب آؤ۔ ہاں بعض حالت وہ بھی ہے جو غفنی رکھی جاتی ہے۔ ہم کو
 چاہیے کہ تقدیر کی آمد کے انتظار میں سو رہیں۔ بسما اللہ اس کے بعد
 ممبر پر آپ نے نکیہ لگایا اور ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں بند کر لیں
 اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے۔ اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا، تم
 بیوقوف دیوانے ہو۔ تمہارا مجھ سے (الگ ہو کر) بلا عذر بیٹھنا
 اصل راس المال کا نقصان ہے۔ بواہوس مت بن اور متکبر و مغرور
 کا شرک تجھ پر غالب نہ آنا چاہیے تو غریب مرنے والا ہے اس لئے
 موت کا سامان کر) ایک بار آپ کی مجلس میں امام کے مکان کا ناظم عبداللہ
 بن رئیس الروسا حاضر ہوا کہ اس کے ساتھ نوکر کچا کھی تھے اور اس سے پہلے
 وہ نہ کبھی آپ کی مجلس میں آیا تھا اور نہ آپ کے پاس بیٹھنے کا اس کو اتفاق ہوا
 تھا پس اس کے آتے ہی آپ نے فرمایا کہ تم سب کی یہ حالت ہے کہ ایک
 دوسرے کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ کی خدمت کون کرتا ہے؟ تم سب مخلوق
 ہی مخلوق ہو اور یہی ہستی کہلاتی ہے (جس کو فنا کرنے کی ضرورت ہے)
 اے مرنے والے۔ اے مٹی۔ تو مٹی بن جائے گا کہ تیری قبر مال ہوگی ایک
 مٹی سے دوسری مٹی کی طرف اور گہوارہ سے لحد کی طرف۔ تجھے کچھ خبر نہیں
 کہ سبب کا کیا حال ہے تو بہر ہے۔ تجھے ضبط و جنون ہو رہا ہے۔ اس سے
 پہلے بیدار ہو جا کہ موت تجھ کو بیدار کرے۔ اپنے نفس کا ناصح بن اور
 اس کو پامال کر اور اپنا مال تقسیم کر دے۔ کیونکہ تجھ کو بادل ناخاستہ سفر
 کرنا پڑے گا (چنانچہ ارشاد ہے کہ) جب ان کی اجل آپہونچے گی تو نہ
 ایک ساعت تجھے ہٹ سکیں گے اور نہ آئے بڑھ سکیں گے جو کچھ تیرے
 ملکیت میں ہے سب تجھ پر وبال ہے اور جس کو بھی تو بڑا سمجھے ہوئے ہے

عَلَيْكَ بِصِدْقِكَ مِنْ حَذَرِكَ وَعَدُوكَ
مَنْ أَعْرَاكَ ۚ اللَّهُمَّ نَهْنَهْنَا مِنْ لَذَّةِ الْخَالِقِينَ
وَالنَّعْمَ بَعْضَنَا بَعْضًا ۚ أَسْغَلْنَاكَ وَأَوْبَكَ حَتَّى نَهْضَ
لِقَوْمِنَا وَهَئِلَ هَآلُكَ وَتَشْتَغِلُ بِقِيَّةِ الْعُمْرِ
مِنْ شَرِّ طَوْعِكَ لَعْنُكَ أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنًا ۚ
لَا يَسْبِغِي أَنْ يَدْعُو الْعَبْدُ الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ
إِلَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ ۚ لَا تَقْلُدْ ۚ وَبِئْسَ
تِلْكَ الْإِنِّ خَانَ نَفْسَهُ وَرَبَّهُ وَنَبِيَّهُ ۚ يَا مُرُ
وَلَا يَمْتَنِلُ وَيَهْجُو وَلَا يَنْتَبِي وَيَقُولُ لَا
يَعْمَلُ ۚ بِهِ لَا عِلْمَ بِجَمِيعِ أَكْتَافِكَ وَحَقِّ
سَبَائِكَ وَصَفَارَةِ وَجْهِكَ ۚ إِلَّا يَمَانُ هَهْنَا ۚ
أَشَارَ إِلَى قَوْمٍ كَانُوا يَعِشُونَ أَسْتَذِلَّ أَسْرَ
هَذِهِ صِفَتُهُمْ ۚ أَهْلُ اللَّهِ كُلِّ مَسْمُومٍ عَلَى
قَلْبِهِ شَحْنَةٌ يُحَارِبُونَ النَّفْسَ وَالطَّبْعَ
وَالهَوَىٰ وَقَطَاعَ الطَّرِيقِ عَنِ اللَّهِ فَيَكُنَّا
مُحْتَمِلِينَ صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ
أَقْوَامًا تَقَرُّ مِنْ شَفَاهُمُ بِالْمَعَارِيفِ
فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ عُلَمَاءُ أُمَّتِكَ
اللَّهُمَّ أَصْلِحِ الْكُلَّ ۚ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا
صِدَاقِينَ وَأَصْلِحْ بَنَانًا ۚ اجْعَلْ
حَوْلَانَا إِلَيْكَ وَإِقْبَالَكَ عَلَيْنَا
قَمْرًا وَضَعْ يَدَكَ عَلَى
يَدِي ۚ يُشِيرُ
بِذَلِكَ إِلَى اسْتِزَادِ
دَائِرِ

سب سیر لے سفر ہے اور جس کی توقعیم کر رہا ہے تیرا دشمن ہے تیرا دوست
وہ ہے جو تجھ کو ڈرے اور دشمن وہ ہے جو غافل بنائے۔ بارالہا
غافلوں کی نیند سے ہم کو بیدار فرما اور ہم میں ایک کو دوسرے
سے نفع دے۔ ہم کو ہمارے اور اپنے ساتھ مشغول فرماتا کہ ہم اپنے
نفوس کی اصلاح کر لیں۔ اور ان کو تیری نذر گزاران دیں اور ہمارا
عمر اسی میں مشغول رہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے کے لئے شرط
یہ ہے کہ تو خود مومن ہو۔ مناسب نہیں کہ بندہ مخلوق کو خدا
کی طرف بلائے جب تک کہ خود وہاں تک نہ پہنچ جائے۔ افسوس
اس خائن پر جس نے خیانت کی اپنے نفس سے اور اپنے رب سے اور
اپنے نبی سے کہ دوسروں کو حکم دیتا ہے اور خود تعمیل نہیں کرتا۔ دوسروں
کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ کہتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ تیرے
موندھوں کے سیکڑے مچھوں کے کتر دانے اور چہرہ کے زرد ہو جانیکا
کچھ بھی اعتبار نہیں۔ ایمان یہاں (یعنی قلب میں) ہوا کرتا ہے (نکر
بدن پر) اس سے اشارہ (علماء کی) اس جماعت کی طرف تھا جو ناظم مکان
کو (مال کی طبع میں ہر وقت) گھیرے رہتے تھے کہ ان کی حالت یہی تھی
(جو حضرت مدوح نے بیان فرمائی) اللہ وانوں کی یہ شان ہے کہ ان میں
سے ہر شخص کے قلب پر (خدا کی پولیس) تعینات ہوتی ہے جو نفس و طبیعت
اور خواہش اور راہ خداوندی کے ڈاکوؤں سے جنگ کرتی رہتی ہیں ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے (معراج میں) چند جماعتوں
کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا
کہ یہ کون لوگ ہیں تو جواب ملا کہ تمہاری امت کے علماء ہیں (جو دوسروں
کو زبان سے نصیحت کرتے تھے مگر خود عمل نہ کرتے تھے) بارالہا سب کی
اصلاح فرما۔ بارالہا ہم کو نیکو کار بنا اور ہمارے ذریعہ سے (دوسروں کو) ہدایت
بخش اور ہماری حاجات اور توجہ اپنی طرف کر لے۔ (ناظم محل کی طرف
اشارہ فرما کر کہا کہ) کھڑا ہو اور (بیعت کے لئے) اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر

دی جاتی ہے۔ ہاں
بریں اور جوڑ دیا گیا
ہوتی (سب ہی
ورائے و ن تم
جاتی ہے۔ ہم کو
مہاشد اس کے بعد
آنکھیں بند کر لیں
اور فرمایا، تم
بلا عذر بیٹھ رہنا
من اور متکبر و مغرور
لا ہے اس لئے
مکان کا ناظم و اللہ
تھے اور اس سے پہلے
کا اس کو اتفاق ہوا
عالت ہے کہ ایک
ہے؟ تم سب مخلوق
نے کی ضرورت ہے
پر مال ہوگی ایک
تجھے کچھ خبر نہیں
ہو رہا ہے۔ اس سے
کا ناظم بن اور
بادل ناخواستہ سفر
ہوئے گی تو نہ
س گے ہو کچھ تیرے
راکھے ہوئے ہے

حَتَّى تُهْرَاجَ إِلَى رَبِّنَا مِنْ هَذِهِ الدَّارِ الْخَرَابِ
وَمَلَكَ دَوْلًا لَهُ وَأَنزَلَنَا إِلَى اللَّهِ إِلَى الْعَمَلِ
عَنْ قَرِيبٍ تُرَدُّ إِلَى الْحَقِّ بِسَائِلِكَ عَنْ أَعْمَالِكَ
حَقِّكَ لِتَوْحِيدِهِ مَا خَلَقَكَ لِلَّهِ نِيًّا وَلَا لِحُكْمِ
الدُّنْيَا لَا تُشْبِعُكَ وَلَا تُرْوِيكَ غَدَا سَرُّ
مَكَارِهِ دَاهِيَتِكَ رُؤْيَاكَ لِنَفْسِكَ تَنْظُرُكَ
إِلَى وَجْهِ اللَّهِ نِيًّا مِنْ تَدْبِيرِ نَفْسِكَ وَجَعَلَ قَلَمًا
وَزَيْتًا أَلْتُمُومٍ مُدْرِكٍ لَا مُدْرِكٍ إِذَا أَخْلَوْتَ
عَنْ نَفْسِكَ كَلِمَةً قَلْبِكَ تَتَرَحَّلُ كَلِمًا السُّرِّ
تُتَرَوَلَا كَمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَكُونُ شُحْنَةً
الْعِبَادَةِ وَالْإِلَادَةِ وَهَذِهِ النَّفْسُ أَعَزُّ لَهَا
بِمَاذَا إِذَا رَأَيْتَ شَيْخًا قُلْتَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ
قَبْلِي وَعَبْدُهُ الصَّالِحُ وَالْفَاسِقُ وَالشَّابُّ
وَالصَّغِيرُ هَذَا اتَّعَزَلَ النَّفْسُ وَتَجَعَّلَ
الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ تَأْخُذُ الْآخِرَةَ عَيْنُ
قَلْبِكَ فَتَدْمِيلُ بَابِ قُرْبٍ بِبَابِ سُلْطَانٍ
بَابِ كِبَرِيَّةٍ وَجَلَالَةٍ تَصْغُرُ الْآخِرَةَ مِنْ
عَيْنِ قَلْبِكَ تَشْتَأَى إِلَيْهِ وَتُحِبُّ لِقَاءَهُ
تَنْظُرُ إِلَى الدُّنْيَا فَتَرَاهَا أَوْحَشَ خَلْقِ اللَّهِ
وَتَخْرُجُ مِنْ قَلْبِكَ فَتَصْبِرُ كَالْمُطَلَّعَةِ بَعْدَ
ظَهْرِ الْعَيُوبِ تَحْرِفُ النَّفْسُ عَنْهَا تُشْمَرُ إِلَى
الْآخِرَةِ مِنْ يَبَنَ فَتُظْهِرُ السَّائِقَةَ إِلَى عُيُوبِهَا
وَالَهَا حُدُودٌ فَتُخَلِّقُ نِيَّتَكَ إِيَّاكَ
فِيهَا الْيَهُودُ
وَالنَّصَارَى

رکھ دے تاکہ اس اُجاڑ گھر (یعنی دُنیا) اور مال و اولاد سے بھاگ کر
زب کی طرف پلکیں اور اللہ کی طرف اور عمل کی طرف چلیں۔ عنقریب
تجھ کو حق کی طرف لوٹنا ہوگا اور وہ تجھ سے تیرے اعمال کی باز پرس کرے گا
اُس نے تجھ کو اپنی توحید کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نہ تجھ کو دُنیا کے لئے پیدا
کیا ہے اور نہ آخرت کے لئے۔ دُنیا تو نہ تجھے سیر کر سکتی ہے نہ سیراب دے تو غدار
و مکار ہے۔ تیرا اپنے نفس کی طرف نظر کرنا کہ بل بوتے سے سب کچھ کر سکتا
ہوں اور اپنے نفس کی تدبیر سے دُنیا کے مُنہ کی طرف دیکھنا اور اس کو
وزیر بنالینا تیرے لئے بڑی مہیبت ہے، مومن انجام میں ہو اگر تا ہے
صاحبِ اِدبار نہیں ہو اگر تا۔ جب تو اپنے نفس سے تنہائی اختیار کرے گا تب
تیرا قلب تجھ سے باتیں کرے گا۔ اس کے بعد باطن تم دونوں سے میل جول
کرے گا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ تمہارا کارساز بنے گا پس تو باشندگانِ بلاد
کا کو تو ال بن جائیگا۔ اس نفس کو معزول کرے۔ مگر کس طرح؟ جب کسی بوڑھے
شخص کو دیکھا کرے تو یوں سمجھا کر کہ چونکہ اس کی عمر مجھ سے زیادہ ہے اس لئے
اس نے مجھ سے پہلے خدا کی عبادت کی ہے اور خدا کا نیکو کار بندہ ہوا فاسق
اور جوان ہوا بچہ (ہر ایک کے متعلق ایسی ہی مناسب توجیہ کر لیا کر) اس
طرح پر نفس معزول ہو جائیگا اور دُنیا تیرے قلب سے منقبض ہو جائے گی
کہ تیرے قلب کی آنکھ آخرت کو لے لیگی۔ پھر تجھ کو دروازہ قرب و دروازہ
سُلطان اور کبریا و جلال کے دروازہ پر لا ڈالے گی۔ تیرے قلب کی
آنکھوں میں آخرت حقیق معلوم ہونے لگے گی تو خدا کا مشتاق بن جائے گا
اور اس کی ملاقات کو محبوب سمجھنے لگے گا۔ تو دُنیا کی طرف نظر کرے گا تو وہ
ساری مخلوق میں سب سے زیادہ وحشت ناک دکھائی دیگی۔ لہذا تیرے دل
سے کل جائے گی اور ایسی ہو جائیگی جیسے عیوب ظاہر ہونیکے بعد طلاق دی
ہوئی عورت ہوتی ہے کہ نفس اس سے گھبراتا ہے اس کے بعد آخرت بنی سنو کی
ہوئی تیرے پاس آئے گی۔ پس تقدیر لازمی اس کے عیوب اور یہ بات ظاہر
کرے گی کہ یہ بھی حادث اور مخلوق ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر اسلام لائے تھے تو

إِذَا اسْمُكُمْ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
تَشْعَلُ هُوَ
فَطَلَبُوهَا
فَسَكَنُوا إِلَيْهِمْ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَى
عَلَى غَرَابَةٍ
فِي الْأَوَّلِ عَلَى
تَوَسُّعٍ فِيهِ
كَانَ فِيهِ مِنْ
عُمَى أَذَانُ الرَّ
يَا حَطَبَ الدَّارِ
أَلَا إِلَى اللَّهِ تَقِ
لَكُمْ سَائِقُ لَد
هَهُنَا وَ أَرَى لَكُمْ
مَا قَطَعْتُ الْكُ
الْمَقَامَ بِحَمْدِ
عَنْدَى سَوَاءُ
ذُوهُ حَمْدًا
عَلَيْكُمْ اللَّهُ
دَخَلَتْ مَعَ كُلِّ
عَنْهُ مُسْكِرًا
عَلَيْكُمْ إِذَا
عِبَادَ
وَجَدَا

اور اولاد سے بھاگ کر
طرف چلیں۔ عنقریب
اے اعمال کی باز پرس کر لگا
نہ تھوڑے کو دنیا کے لئے پیدا
ہے نہ سیراب دہ تو غار
نے سے سب کچھ کر سکتا
دیکھنا اور اس کو
انجام میں ہو کر رہا ہے
پائی اختیار کر لگتا ہے
لوگوں سے میل جول
پس تو باشندگان بلاد
طرح؟ جب کسی بوٹھے
سے زیادہ اس لئے
کو کار بندہ ہو یا فاسق
تو توجیہ کر لیا کہ اس
میں منقبض ہو جائے گی
ازہ قرب و دروازہ
لی تیرے قلب کی
ستار بن جائے گا
طرف نظر کر لگا تو وہ
دیگے۔ لہذا تیرے دل
نیکے بعد طلاق دی
جہاں آخرت بنی سنو رہی
ب اور یہ بات ظاہر
کرنا سلام لئے تھے تو

اِذَا اسْمُكُمْ فِي الْجَنَّةِ الْمَنفُودَةِ الصَّافِيَةِ قَرَابُ
الْحَقِّ عَمَّا رَجَلُ الْاِسْتِنَاسِ وَالْوُصُولُ إِلَيْهِ لَا
تَشْتَغِلُ هَؤُلَاءِ السَّمَوِّينَ يَجْلُو الدُّنْيَا
فَطَلَبُهَا يَجْلُو الْأَخْرَجَةَ فَطَلَبُهَا يَجْلُو الْخَلْقَ
فَسَكُونُوا الْيَوْمَ يَا قَوْمَنَا احْذَرُوا أَوْ حَى
اللَّهُ تَعَالَى إِنْ بَعْضُ أَنْبِيَائِهِ احْذَرُوا اخْلُذُوا
عَلَى غَيْرَةِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَسْكُنُ
فِي الْأَوَّلِ عَلَى يَوْسُفَ ثُمَّ عَادَ يَسْكُنُ عَلَى نَفْسِهِ
تَوَسَّعَ فِيهِ كَوْنُهُ نَبِيًّا خَافَ عَلَى عَصْمَتِهِ لِمَا
كَانَ فِيهِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ صُمِّرُ بَكْمُ
عَمِّي أَذَانُ الرُّؤُوسِ لَكُمْ وَلَا أَذَانُ لِلْقُلُوبِ
يَا حَطَبَ النَّارِ يَا عَوَامُّ يَا طَغَامُ اسْتَمِرُّ فِي هَوْنِ
أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ أَلَا رَأَيْتُمْ سَاءَ
لَكُمْ سَأَى لَكُمْ نَاطُورُ لَكُمْ مَا تَرَفَيْتُمْ
هَهُنَا وَآزَى لَكُمْ وَجُودُ إِلَى الضَّرِّ وَالْقَعَمِ بَعْدَ
مَا قَطَعْتُ الْكُلَّ بِسَبِّ التَّوْحِيدِ الزَّمْتُ هَذَا
الْمَقَامَ بِحَمْدِكُمْ وَذَمِّكُمْ وَاقْبَالِكُمْ وَادْبَالِكُمْ
عَنْ يَ سَوَاءٌ كَرِهْتُمْ يَدَ يَمِينِي كَيْبَرُ الْفَرِّ يَقُولُ
ذُوهُ سَمْدًا بِكَلَامِهِمَا مِنَ اللَّهِ لَا مَنَّةَ بِإِهْبَالِي
عَلَيْكُمْ اللَّهُ بِأَخَذِي مِنْكُمْ اللَّهُ بِلَوْ أَمْكُنِي
دَخَلْتُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ الْفَقْرَ وَجَاوَيْتُ
عَنْهُ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا رَحْمَةً وَسَفَقَةً
عَلَيْكُمْ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا آمَنَ

عِبَادَةُ آتَى فِي قَلْبِهِ
وَجُدًا وَشَوْقًا إِلَيْهِ

اس میں تیرے شریک ہوں گے۔ البتہ لقد انقدرت جہاں کل صاف ہے
وہ قرب حق اور اس سے مانوس ہونا اور وصول الی اللہ ہے۔ ان بواہر
کے ساتھ مشغول مت ہو جو دنیا سے جاہل ہیں کہ اس کو طلب کرنے لگے
(علیٰ ہذا) آخرت سے جاہل ہیں۔ پس اس کو طلب کرنے لگے۔ خلق سے
جاہل ہیں پس ان سے جی لگانے لگے۔ صابو ڈرو۔ حق تعالیٰ نے
ایک نبی کو وحی فرمائی تھی کہ ڈرو کہیں اچانک تمہاری گرفت نہ کر لوں
یعقوب علیہ السلام اول تو یوسف پر رویا کرتے تھے اس کے بعد اپنے
نفس پر روئے لگے تھے کہ کہیں حق کی گرفت نہ ہو جائے حالانکہ یوسف
پر روزنامہ دین ہی تھا کیونکہ یوسف میں ان کے نبی ہونے کی علامت
ان کو محسوس ہوئی تو چونکہ ان میں حسن و جمال تھا اس لئے ان کی عصمت کا
اندیشہ ہوا کہ کہیں برباد نہ ہو جائے تم کو گئے بہرے اندھے ہو
کہ تمہارے سروں میں توکان ہیں۔ مگر قلوب کے کان نہیں۔ اے دونوں
کی لکڑیو۔ اے عامیو اور اے کینو تم مبتلائے ہوس ہو۔ آگاہ ہو جاؤ
کہ اللہ ہی کی طرف جملہ کام رجوع کرتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ میں تمہارا
چرواہا ہوں۔ میں تمہارا ہانکنے والا اور تمہارا (مصلح و محافظ) باغبان
ہوں نفع اور نقصان میں تم پر نظر رکھ کر میں نے یہاں تک ترقی نہیں
پائی (بلکہ) سب کو توحید کی تلوار سے قطع کر دینے کے بعد اس مرتبہ پر
پہنچا ہوں کہ تمہاری مدح اور مذمت اور تمہاری توجہ دہی رخی سب کی
سب میرے نزدیک مساوی ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو میری بہت کچھ مذمت
کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی مذمت مدح سے بدل جاتی ہے دونوں
(مذمت و مدح) اللہ کی طرف سے ہیں نہ کہ اس کی طرف سے میرا تم پر
توجہ کرنا بھی اللہ واسطہ ہے اور تم سے (روپیہ پیسہ) لینا بھی اللہ واسطہ
اگر مجھ سے ہو سکتا تو تم پر رحمت و شفقت کی بنا پر تم میں سے ہر ایک کے
ساتھ میں اس کی قبر میں جاتا اور اس کی طرف سے منکر و نکیر کو خود جواب دیا
کہ رات حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو محبوب بناتا ہے تو اس کے قلب میں اپنا شوق اور

يُنْفِي أَبُو زَيْدٍ الْبُسْطَانِي سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَا سَمِعَ
مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ الْجَبِيْثِ يُنْفِيهِ إِلَى قُلُوْبِهِمْ
أَبْوَابَ الْقُرْبِ لَا يَجْمَعُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ سِوَى
الصَّبَوَاتِ الْحَمْسِ وَقَلْبِ الْإِدْمِيَّةِ الْبَشَرِيَّةِ
صُورُهُمْ صُورَ الْإِنْسِ وَقُلُوْبُهُمْ مَعَ الْقَدْرِ
أَسْرَارُهُمْ مَعَ الْمَلِكِ أَنْتَ طَاعَتِكَ عَلَى جَهْدِكَ
وَرِيَاكَ وَظَاهِرِكَ وَزَنْدَقَتِكَ فِي خَلْقِكَ
وَكُفْرِكَ عَلَى بَاطِنِكَ قَلْبِكَ مَشْحُونٌ بِالتَّقَاتِ
وَالْعَجَبِ وَسُوءِ الظَّنِّ بِالْخَلْقِ مَا يُطَهِّرُكَ إِلَّا
السَّيْفُ إِلَّا أَنْ تَتَوَرَّأَ الشُّرْعَ أَمْرًا بِالشُّكُورِ
وَالْكِتْمَانِ وَالسِّرِّ وَإِلَّا كُنْتَ أَشْرَمَ إِلَيْكَ يَا
حَدِيْكَ وَآخَذْتُ بِكَتْمِكَ وَأَخْرَجْتُكَ كَلَامُنَا
يَعْمَلُ فِي ظَاهِرِكَ وَقُلُوْبُنَا تَعْمَلُ فِي بَوَاطِنِكَ
مَنْ يَتَّبِعُهُمْ وَيَكِلُهُمْ كَذَبَهُ اللَّهُ فَوَيْلٌ لِلَّهِ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ وَمَالِهِ وَبَلَدِهِ إِلَّا أَنْ يَتَوَبَّ
مَا مِنْ صَلَاةٍ إِلَّا وَاعْرُومُ أَنْ اسْتَغْلُفَ مَنْ يُصَلِّي
بِالْإِسْنِ حَتَّى إِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ أَعْدَتْ إِلَى
الصَّلَاةِ وَكَذَلِكَ فِي وَقْتِ كُلِّ عَجَلٍ أَلْهِمُ
لَا تُحْمِلُنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ لَا تُفَرِّجْ مَعَنَا
يَفْرَحُ بِلَا آخِرٍ مَعَنَا مَنْ يَتَحَوَّنُ لَا تَصْلُحْ مَعَنَا
مَنْ يَصْحُوكَ بِلَا أَبٍ مَعَنَا مَنْ يَتَّبِعُنِي سَيَرْوِمُ
إِلَيْهِمْ مَعَالِيَةَ كَلَامُكُمْ عَلَى بَابِهِ
عَلَى عَتَبَةِ قُرْبِهِ عَقْلٌ لَيْسَ عِنْدَكَ أَعْرَضَ عَنِ
الدُّنْيَا فِيمَا يَحْصُلُ وَإِنْ عُلِقَ عَلَيْهِ عِيَالٌ
خَذَلْنَا عَنْهُمْ لَا لَكَ كَانَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ

و جہدال دیتا ہے ابو زید بسطانی سات مرتبہ جلا وطن کئے گئے اس لئے
کہ ان سے عجیب عجیب کلام سنا جاتا تھا (جو جہد و شوق میں نکلتا مگر شرعاً
ناہائز ہوتا تھا) ائمہ والوں کے قلوب کی طرف قرب کے دروازے کھول
دئے جاتے ہیں۔ بجز پانچ نمازوں اور آدمیت و بشریت کے لقب کے اور
کوئی چیز ان کو مخلوق کے ساتھ جمع نہیں کرتی۔ انکی صورتیں آدمیوں کی سی
ہیں اور ان کے قلوب تقدیر کے ساتھ ہیں اور باطن بادشاہ کے ساتھ
تیری طاعتیں صرف تیرے چہرے اور کپڑوں اور ظاہر ہی پر ہیں اور
فلوت میں زندہ ہے اور باطن پر کفر۔ تیرا دل نفاق و خود ستائی اور
مخلوق کے ساتھ بدگمانی سے لبریز ہے۔ پس تلوار ہی تجھ کو پاک بنا سکتی
ہے مگر یہ کہ توبہ کرے۔ شریعت نے ہم کو خاموشی و اخفا اور رازداری
کا حکم دیا ہے ورنہ میں تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور تیری آستین پر ہر
تجھ کو نکال باہر کرتا۔ ہمارا کلام تمہارے ظاہر پر اثر کرتا ہے اور ہمارے
قلوب تمہارے باطن میں اثر کرتے ہیں۔ جو مجھ پر ہمت لگائے اور
جھٹلائے خدا اس کو جھٹلائے۔ اور اللہ اس میں اور اس کے اہل و عیال
و مال و وطن میں تفرقہ ڈال دے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔ کوئی نہ اس کی
نہیں ہوتی جس میں میرا یہ عزم نہ ہوتا ہو کہ نماز پڑھانے کے لئے کسی کو
اپنا نائب بنا دوں مگر جب نماز کا وقت آتا ہے تو (ہمت نہیں ہوتی)
اور نماز کی طرف آ جاتا ہوں۔ اور یہی حال ہر مجلس کے وقت رہتا ہے۔
بارالہا وہ بوجھ ہم سے نہ اٹھو جس کی ہم میں طاقت نہیں۔ خوش ہونے
والوں کے ساتھ خوش نہ ہو بلکہ محزون رہنے والوں کے ساتھ محزون رہا کر
ہنسنے والوں کے ساتھ ہنسا مت کر بلکہ رونے والوں کے ساتھ رویا کر
بلند ہمتی کے ساتھ (راہ طریقت میں) چلو اور اپنے مقسوم اس کے
دروازہ پر اور اس کے آستانہ قرب پر (پہنچ کر) کھاؤ تجھے عقل ہی نہیں
موصول دینا سے منہ پھیر اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہوں تو دنیا میں
سے جو کچھ لے انہیں کے لئے لے نہ کہ اپنے لئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خُدَّ الصَّدَقَاتِ يُفَرِّقُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ
وَالْمَسْكِينِ وَالْجَاهِلِينَ : ثُمَّ يَأْتِيُ بِيُوتَ
أَزْوَاجِهِ يَقُولُ هَلْ فُتِحَ شَيْءٌ جَاءَكَ شَيْءٌ ؟
فَإِذَا قِيلَ لَا : يَقُولُ إِنْ رَأَيْتَ إِذَا صَارَ لَكَ يَعْلَمُ
بِأَحْبَابِ يَسْتَأْذِنُ مِنْهُ الصِّيَامَ هَلْكَ الْوُجُوهُ
الَّتِي قَدْ يُرِيدُ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى سَطْحِ بَيْتِهِ لِيَنَامَ مِنْ
شِدَّةِ الْحَرِّ يَبْرِي عَلَى الدَّرَجَةِ بَابًا يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرَادُ
مِنْهُ التَّوَمُّ فِي دَارِهِ : يَبْرِي بَابَ دَارِهِ مَفْتُوحًا
يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرَادُ مِنْهُ الْخُرُوجُ إِلَى الْفَتَوَاءِ
الْبَرِيَّةِ فَيَخْرُجُ هَذِهِ الشُّبُوهُ بَاقِيَةً فِي الْخَلْقِ
أَنَارُهَا : فَأَيْدَتْهَا : مَعْنَاهَا : مُنْقِصَةً عَلَى
قُلُوبِ الْوُجُوهِ : الشُّبُوهُ كَانَتْ طَعَامًا وَشَرَابًا
بَقِيَ سُورُ الْقَوْمِ : أَخْرَجُوا مِنْ عِنْدِي يَا أَكَلَةَ
الْحَرَامِ وَالرِّبَا لَسْتُ بِقَاضٍ : أَنَا مُرَقٌّ لِلتَّوْحِيدِ
وَالْإِحْلَاصِ : آيَشُ أَعْمَلُ بِكَرْتِكَ : لَا
مَنْفَعَةَ فِيكُمْ أَعْمَالُكُمْ تُنَادِي عَلَيْكُمْ فِي
وُجُوهِكُمْ خَيْرًا كَانَ وَشَرًّا : أَلَسْ كُنتُمْ خَيْرَ
مِمَّنْ ظَنَرْتُمْ لَعَلَّكُمْ يُمْنِي ذَلِكَ مِنْ وَجْهِكَ لَعَلَّكُمْ
يَتَغَيَّرُ خَلْقُكُمْ فَيَمْنَحِي السَّوَادُ مِنْ وَجْهِكَ
قَدْ مَنَّ مِنَ الْحَيِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدَةِ
جَاءَ إِلَى فَقُلْتُ لَهُ نُبِّإِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ : فَقَالَ قَدْ كُنْتُ فِي
الْحَيِّ : قُلْتُ لَهُ قَدْ كُنْتُ فِي
وَلَكِنْ تَمَرَّزْنَا وَفَسَنُ
وَمَجْرُكُمُ يَنْبُ

علیہ وسلم صدقات وصول فرمایا کرتے اور فقراء و مساکین و مجاہدین
تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد ازواجِ مطہرات کے تجروں میں تشریف
لاتے اور پوچھا کرتے تھے کہ کیا فتوحات ہوئی اور کوئی چیز آئی ہے ؟ پس
جب جواب ملتا کہ نہیں تو فرمایا کرتے کہ ”اچھا ہمارا روزہ ہے“ آمد کی بندش
سے آپ سمجھ جاتے تھے کہ حق تعالیٰ کو آپ سے روزہ رکھنا مقصود ہے
یہی حالت اولیاء اللہ کی ہوتی ہے کہ کبھی وہ گرمی کی شدت کے
سبب چاہتے ہیں کہ گھر کی چھت پر جا لیٹیں۔ پس سیر صحریٰ پر دروازہ
نظر آتا ہے جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں کہ گھر ہی میں ان کا سونا حسد کو
مطلوب ہے یا مثلاً اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا رکھتے ہیں تو جان لیتے ہیں
کہ جنگل و بیابان کی طرف نکل جانا ان سے مقصود ہے پس انکل
جاتے ہیں۔ اس نبوت کے آثار مخلوق میں اب بھی باقی ہیں کہ ان کا
فائدہ اور مقصود اولیاء اللہ کے دلوں پر بانٹ دیا گیا ہے۔ نبوت تو
ایک (بھر پور) کھانا پانی تھا۔ اب اللہ والوں کا جھوٹا بچا کچی باقی رہ
گیا ہے۔ اسے حرام اور سود کھانے والا۔ میرے پاس سے دُور ہو جاؤ
کہ میں قاضی نہیں ہوں (جو شرعی حد لگانے کی خدمت انجام دوں)
میں تو تو حید و اخلاص کی تربیت دینے والا ہوں۔ تمہاری کثرت
کو لے کر میں کیا کروں۔ تم میں نام کو بھی منفعت نہیں۔ تمہارے بُرے
اور بھلے اعمال خود تمہارے سُنہ پر پیکار رہے (اور تمہاری باطنی
حالت سے آگاہ بنا رہے ہیں۔ بس خاموشی بہتر ہے۔ منتظر رہنا
چاہیے کہ شاید تیرے چہرے سے یہ نحو ہو جائے اور تغیر آکر خلوت
نصیب ہو کہ چہرہ سے سیاہی زائل ہو جائے۔ اہل شہر میں سے ایک
شخص حج سے لوٹا اور میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ”خدا
سے توبہ کر“ اس نے جواب دیا کہ ”میں توج میں تھا“ میں نے
اس سے کہا کہ ہاں یہ تو مجھے معلوم ہے مگر اس کے بعد جو زنا اور فسق
و فجور ہوا (اس کے لئے توبہ کی ضرورت ہے) مگر اُس نے توبہ نہ کی۔

بلا وطن کئے گئے اس لئے
و شوق میں نکلتا مگر شرعاً
نقرب کے دروازے کھول
بشریت کے لقب کے اور
صورتیں آدمیوں کی سی
ملن بادشاہ کے ساتھ
ظاہری پر ہیں اور
باقی خود ستانی اور
یہی تجھ کو پاک بنا سکتی
اور تیری آستین پر کر
رکرتا ہے اور ہائے
تہمت لگائے اور
راس کے اہل و عیال
کوئی نساڑا سی
انے کے لئے کسی کو
تہمت نہیں ہوتی
کے وقت رہتا ہے
میں خوش ہونے
ساتھ عزوں و ہلک
وں کے ساتھ دیا کر
قسم اس کے
و تجھے عقل ہی نہیں
ہوں تو دنیا میں
اللہ صلی اللہ

فَلَمَّا مَاتَ رَأَيْتُهُ حِينَ صَلَاتِي عَلَيْهِ كَأَنَّهُ مَخْرُجٌ مِنَ
 التَّابُوتِ وَتَعَلَّقَ بِذِي نَبِيٍّ ۖ فَقُلْتُ لَهُ مِنْ هَذَا
 حَدُّ رُتَكَ ۖ مَا أَشْرَكَكَ بِكَ وَدُرُوكُكُمْ لَكَ
 لَكَ شَيْءٌ ۖ وَيَكُونُ لَكَ فَلَئِنْ كُنَّ ذَلِكَ لَهُ حَقٌّ
 يُعْطِيكَ كِتَابًا بِسُفْلٍ لَكَ لَا تَقْصِفُ عَنْ
 الطَّاعَةِ وَالْخَيْرِ فَيَقْرَأُ ذَلِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ عِنْدَ
 الْبَرَاءَةِ ۖ أَرَأَيْتُمْ شَعَاءَكُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
 فَلَمَّا شَرَكْتُ تَوْحِيدَ رَبِّيَّتِهِ مِنَ الْبَقَرِ
 أَهْبِطُ إِلَيْهِ الْيَوْمَ بَابُ مَقْبُورٍ عَلَى أَغْلَقِهِ عَقِبُ
 نَسِيكُكُمْ لَا حُبَّ وَلَا كَرَامَةٍ ۖ صَرَخَ رَجُلٌ فِي
 جَمْعِهِ وَقَالَ اللَّهُ ۖ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَوْ
 نَسْأَلُ عَنْ هَذَا ۖ مُحَاسَبٌ عَلَيْكَ ۖ لَمْ قُلْتُ
 رِيَاءُ أَوْ نِفَاقٌ ۖ إِخْلَاصًا أَوْ شُرْكًَا ۖ هَذَا
 الْيَوْمَ مُطِيسٌ ۖ مَنْ شَاءَ فَلْيُجْعَلْ وَمَنْ شَاءَ
 فَلْيَقْعُدْ ۖ ثُمَّ صَرَخَ قَامَ إِلَيْهِ حُلِّيٌّ كَثِيرٌ
 يَتَّبِعُونَ صَارِيخِينَ بَارِكِينَ بِرَأْدِجَاءِ عَصْفُورٍ
 فَقَعَدَ عَلَى رَأْسِهِ حَقٌّ رَأْسُهُ لَهُ وَكَذَلِكَ
 وَهُوَ عَلَى رَأْسِهِ وَالنَّاسُ عَلَى دُنُجِ الْكَرْبِيِّ
 وَالْقَرَارِ حَوْلَهُ وَهُوَ لَا يَذَرُ حَتَّى مَدَّ يَدَهُ
 بَعْضُ أَصْحَابِهِ عَنَّهُ قَطَارَةً ثُمَّ دَعَا وَهَبَ
 النَّاسُ بِأَلْمُكَاهِ وَاللَّعَاءِ وَالْعَوْبَةِ فَذَلَّ
 وَخَرَجَ عَلَى حَالِهِ إِلَى جَامِعِ الرَّمَاةِ وَتَبِعَهُ
 خَلْقٌ كَثِيرٌ بِالْمُكَاهِ وَالْقَرَارِ
 وَالتَّوْحِيدِ وَالتَّعْرِفِ عَيْنِ
 الشَّيْءِ ۖ

پس جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت میں نے
 اس کو دیکھا کہ گویا تابوت سے نکلا اور میرے دامن سے چپٹ گیا۔ تب
 میں نے اس سے کہا کہ اسی سے تو میں تجھ کو ڈراتا تھا۔ جن باتوں کا تم
 دعویٰ کرتے ہو ان میں کس قدر جھوٹ اور کمر شامل ہے۔ تیرے لئے شیخ
 ہے اور (غالباً) جو ہی کا لہذا اس (دعوے کو) اس کے حوالہ کرنا چاہیے
 تاکہ وہ تجھے پروانہ عطا کرے جس کے بارے تو طاعت و خیر سے کمزور
 نہ ہوئے پائے اور وہ مرتے وقت اور (دنیا سے) جدائی کے وقت پڑھا
 جائے۔ کیا اس (قیامت کے) روز میں تمہاری سفارش کی امید رکھوں گا
 حالانکہ یہ شرک ہے۔ توحید کو میں نے بچپن سے پرورش کیا ہے۔ کیا
 اس دن اس کو ضائع کر دوں گا؟ کیا کھلے ہوئے دروازہ کو اپنی طرف سے
 بند کر دوں گا؟ میں تم سب کو بھلا چکا کہ نہ محبت ہے اور نہ اس میں کوئی
 خوبی آپ کی مجلس میں ایک شخص نے چیخ ماری اور کہا اللہ پس آپ نے
 فرمایا کہ غمغریب تجھ سے اس کی بابت سوال اور حساب ہو گا کہ کس نیت سے
 کہا تھا یعنی دکھاوے کے لئے کہا تھا یا بروئے نفاق؟ اور اخلاص سے
 ساتھ کہا تھا یا شرک کے ساتھ؟ آج کا دن (گویا) گھن ہے جس پر
 ہتھوڑے پر ہتھوڑے پڑیں گے) لہذا جس کا جی چاہے چلا جائے اور جس کا
 جی چاہے بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپ نے چیخ ماری اور ایک بڑی مخلوق چھٹی
 چلائی اور روتی توبہ کرتی ہوئی آپ کی طرف کھڑی ہو گئی۔ دفعہ ایک
 پڑیا آئی اور آپ کے سر پر بیٹھی۔ پس آپ نے اس کے لئے سر جھکا دیا
 اور اسی طرح (سر جھکا ئے) بیٹھے رہے کہ چڑیا آپ کے سر پر تھی اور آدمی
 ممبر کی سیڑھیوں پر اور چیخ پکار آپ کے چار طرف اور آپ ہلکتے نہ تھے۔
 یہاں تک کہ بعض اصحاب نے چڑیا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور وہ اڑ گئی۔
 اس کے بعد آپ دعا مانگنے لگے اور لوگوں نے گریہ و دُعا و توبہ کا شور
 مچایا پس آپ (ممبر پر سے) اترے اور اسی حالت میں جامع مسجد صاذکی
 طرف نکل کھڑے ہوئے اور مخلوق روتی چلائی و جد کرتی اور کپڑے پھاڑتی

ثُمَّ قَالَ سَرَفِي اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْخِرَازِمَانِ : أَللَّهُمَّ
 إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ : يَكُونُ شَيْءٌ مِمَّا تَمَتُّعُ
 مِنْهُ اللَّهُ بِكَ لَنْ يُوَافِقُ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ لَا
 تَنْهَبُ الدُّنْيَا دِينَكَ : أَحْفَظْ مَا وَجَّهَكَ
 اَلتَّسَبُّ بِعَمَلِكَ : هُوَ بَابُ الْاِخْتِارِ مِنْ
 اللَّهِ : اسْتَغْنِ بِهِ عَنِ الْخَلْقِ : يُحَاوِلُ السَّبَبَ
 الْمُسَبَّبُ : الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ : اَللَّعْبُ مَقْرُونٌ
 مِنْهُ اَوْ فِي شَيْءٍ مُسْتَأْنَفٍ مُبْتَدَأٍ : يَقَالُ لَهُ
 قُمْ بِنَا نَاتِي الْمُسَبَّبُ : نَاتِي الْمَعِينُ : نَاتِي
 الرَّصْلُ : نَقَرٌ مِمَّا رَعَى الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ
 نَقَفٌ عَلَى بَابِ الْعُلُوِّ : عَلَى رَأْسٍ وَادٍ الْفَقْلُ
 نَسَقٌ عَلَى الْكُفْرِ السَّاقِيَةِ : نَاتِي اَصْلُهَا :
 حَتَّى إِذَا آتَى اَصْلُ النَّهْرِ رَأْيَا الْمَاءِ يَخْرُجُ
 مِنْ اَصْلِ جَبَلِ الْفَقْلِ : فَقَدْ اَهْلَاكَ وَ
 خَمًا : جَاءَتِ السَّكَايَةِ وَالْعَنَايَةِ :
 جَاءَتِ الْهَدَايَةِ : جَاءَتِ الْمَعْرِفَةِ
 الْعُلُومُ : لَنَا ابْوَابُ شَيْءٍ تَدْخُلُ عَلَيْهَا
 أَنْتَ تَكَاذَبُ : اِبْرَاهِيمُ الْخَوَاصِ رَحِمَهُ اللَّهُ
 عَلَيْهِ قَالَ بَقِيَّتِي فِي بَادِيَةِ اَيَّامَا لَمْ اَرَفْهَا
 أَحَدًا : فَأَقْضَى لِي السَّكْرُ
 إِلَى مَكَانٍ أَخَذَنِي
 مِنْهُ وَحْشَةٌ :
 إِذَا أَنَا

آپ کے پیچھے ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ بارہا
 ہم اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ایک چیز ظاہر ہوتی ہے جس سے
 بھاگنے کی میں تمنا کرتا ہوں مگر وہ قصار و فساد کے موافق ہوتی
 ہے۔ لہذا مجبوراً اس کو اختیار کرنا پڑتا ہے (دنیا کہیں تیرا دین
 برباد نہ کر دے۔ اپنی آبرو کی حفاظت کر اور اس لئے کسب کرتا کہ
 فکر جمع کر سکے۔ یہ (کسب و محنت) اللہ سے لینے کا دروازہ ہے
 اس کے سبب مخلوق سے بے نیاز بن جا (کہ بھیک مانگنی نہ پڑے)
 سبب سبب سے اور ظاہر باطن سے یوں خطاب کیا کرتا ہے کہ شقت سے
 فراغت ہو چکی ہے (کہ مقسوم بلا شقت بھی مل کر رہے گا) یا (محنت کرنا)
 کسی نئی اور جدید شے کے متعلق ہوا کرتا ہے (کہ شقت اٹھائیں گے
 تو ملے گی ورنہ نہیں) اس سے کہا جاتا ہے کہ چلو ہمارے ساتھ کہ ہم
 دونوں خالق اسباب کے پاس پہنچیں۔ اصل چشمہ کے پاس
 آئیں اور جڑ کے پاس حاضر ہوں۔ استناء قضا و قدر کو دستک
 دیں۔ دروازہ علم اور وادئ فضل کے کنارہ پر ٹھہریں۔ بھری نہر
 پر چلیں اور نہر کی بھی اصل کے پاس پہنچیں۔ حتیٰ کہ جب دونوں
 نہر کی اصل پر آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ پانی تو فضل کے پہاڑ کی
 جڑ سے نکل رہا ہے (کہ اس کے حاصل کرنے میں نہ کسی کی محنت کو دخل
 ہے نہ مشقت کو) لہذا وہیں بیٹھ جاتے اور خیمہ گاڑ لیتے ہیں۔
 (اس وقت) کفایت و عنایت آتی ہے۔ ہدایت آتی ہے معرفت آتی
 ہے۔ اور طرح طرح کے علم آتے ہیں (اور وہ ان سے مالا مال ہوتے رہتے
 ہیں ہمارے لئے مختلف دروازے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم حق تعالیٰ تک
 پہنچتے ہیں۔) تجھ کو با ادب رہنا چاہیے (اور بد زبانی نہ کرنی چاہیے)
 ابراہیم خالص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مدتوں ایک جنگل میں
 رہا کہ وہاں کوئی شخص بھی مجھے نظر نہ آیا۔ آخر بادیہ پیمانی نے مجھے
 ایسی جگہ پہنچا دیا جس سے مجھے وحشت پیدا ہوئی۔ دیکھتا کیا جا

پڑھنے وقت میں نے
 سے چٹ گیا۔ تب
 جن باتوں کا تم
 ہے۔ تیرے لئے شیخ
 کے حوالہ کرنا چاہیے
 و غیر سے کمزور
 کی کے وقت پڑھا
 ش کی اُتید رکھوں گا
 ش کیا ہے۔ کیا
 اڑہ کو اپنی طرف سے
 رہنا اس میں کوئی
 شہر میں آپ نے
 وگا کہ کس نیت سے
 اور اخلاص سے
 جس پر
 جائے اور جس کا
 بڑی مخلوق جو حق
 دفعہ ایک
 نے سر جھکا دیا
 تھی اور آدمی
 بیٹھے نہ تھے۔
 درود اُڑ گئی۔
 تو بہ کا شور
 مسجد صاذکی
 سے پھاڑتی

بَسَابَتْ قَائِمٌ هُنَاكَ فَبَجَبَتْ مِنْهُ ۖ فَقُلْتُ لَهُ
 مِنْ أَيْنَ ۖ قَالَ هُوَ ۖ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ أَيْنَ ۖ
 فَقَالَ هُوَ ۖ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا فَاجْعَلْ
 نَفْسَكَ لَهُ فِدَاءً فَصَرَخَ صَرْخَةً وَوَقَعَ ۖ فَقُلْتُ
 إِلَيْهِ فَلَا أَهْوَمِيَّتَ ۖ فَتَوَارَيْتُ عَنْهُ لِاجْتِمَاعِ
 لَهُ كَهَيِّ أَوْلَانِهِ فَهَاجَتْ إِلَيْهِ قَلَمُ أَحَدِهِ ۖ فَكَرَا
 هَاقِيقَ يَهْتَفُ يَا أَرْبَعَهُمْ هَذَا الَّذِي طَلَبَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ
 فَلَمْ يَجِدْهُ الْجَنَّةَ ۖ فَلَمْ يَجِدْهُ ۖ طَلَبَتْهُ
 النَّارُ فَلَمْ يَجِدْهُ ۖ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا ۖ فَقَالَ
 اهُمَا تَقِي فِي جَنَاتٍ وَتَهْمِي فِي مَقْعِدِ صِدْقٍ
 عِنْدَ مَلِكِكُمْ مُقْتَدِرُهُ يَأْهَوِي لَا تَقْضُ ۖ
 ائْتُوا السُّبُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۖ مِنْ أَبْوَابِ السُّبُوتِ
 الْفَنَاءُ الَّذِيْنَ مَوَارِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُنَاكَ
 مَعَارِي ۖ صَارُوا بَيْتِ الْقُرْبِ ۖ صَارُوا
 أَصْيَافُ الْمَلِكِ ۖ يُغْدَى عَلَيْهِمْ بِطَبَقٍ
 وَيُزَاحُ عَلَيْهِمْ بِأَحْرَ ۖ وَتُغَايِرُ عَلَيْهِمْ
 أَنْوَاعُ الْخَلْقِ ۖ وَيُطَوِّفُهُمْ مَمْلُكَتُهُ
 أَرْضِيهِمْ وَسَمَوَاتِهِ ۖ أَسْرَارُهُ وَ
 مَعْرِفَتُهُ ۖ أَنْتَ مِنْ دَوْلَةِ حَاظِ
 عَرْضُهُ فَرَسِهِ وَمَعْلَكِ أَرْبَعِهِ
 كَيْفَ لَكَ أَنْ تَنْقَبِ الْقَوْمَ
 إِذَا وَصَلُوا إِلَى الْخَلْقِ
 الْحَاظِ فِيهِ لَهُمْ
 أَلْفُ بَابٍ

کہ ایک نوجوان وہاں کھڑا ہے۔ میں اس سے متعجب ہوا کہ یہ یہاں کہاں
 پس میں نے اُس سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ اُس نے جواب
 دیا "وہی وہ" میں نے کہا کہ کہاں جاؤ گے؟ اُس نے جواب دیا وہی
 وہ" میں نے کہا کہ (اس درجہ فنایت میں ہو کہ وہی وہ کے
 سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا) اگر تم سچے ہو تو اپنی جان اس پر قربان
 کر دو۔ پس اُس نے ایک چمچ ناری اور گر پڑا۔ میں نے جو بڑھ کر دیکھا
 تو وہ مرجھا تھا۔ میں ذرا پرے جھٹا تاکہ اس کی نفش کو چھپانے کیلئے
 کنکریاں جمع کر لوں۔ پس آکر جو دیکھا تو نفش کو نہ پایا اور ہاتھ غیبی
 کی آواز سنائی دی کہ اے ابراہیم یہ وہ شخص تھا کہ ملک الموت نے
 اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ جنت نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا اور
 دوزخ نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ پس میں نے عرض کیا کہ پھر
 آخر ہے کہاں؟ ہاتھ نے جواب دیا کہ سچے مقام میں باغات و اہار
 کے اندر قدرت والے بادشاہ کے پاس۔ اے بواہوس غافل
 مت بن۔ گھروں میں ان کے دروازوں کی طرف سے آیا کر دو (یعنی
 بارگاہِ خداوندی میں) ان فانی مشائخ کے واسطوں سے جو طاعت
 حق میں فنا ہو چکے سر تا سر سنی بن چکے۔ خائے قرب کے ٹاٹ بن
 چکے اور شاہی ہمان قرار پا چکے ہیں کہ ایک طباق ان پر صبح کو
 آتا ہے اور دوسرا طباق شام کو۔ حق تعالیٰ طرح طرح کے خلعت
 ان کو بدلواتا اور اپنی مملکت کا ان کو گشت کرتا ہے کہ اپنی زمینوں
 کا بھی اور آسمانوں کا بھی اور اسرار کا بھی اور معرفت کا بھی۔ تو ایسی
 دیوار کے پیچھے ہے جس کی موٹائی تین میل کی ہے اور تیرے ساتھ
 (اس میں دروازہ کھولنے کے لئے) صرف ایک سوئی ہے۔ پھر بھلا
 تجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے کہ اس میں سوراخ کر سکے (اور اس کے
 پرے کا نظارہ نصیب ہو) اللہ والے جب اس دیوار تک پہنچتے ہیں
 تو (بفضل خداوندی) اس میں ہزاروں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يَدْعُوهُمْ بِالْخَوَلِ فِيهِ خُذِ النِّعَةَ
 وَفِرَّ إِلَى الْمُنْعَوِ: لَا تُقِيدُكَ دَعْوَاهُمْ تُقِيدُكَ
 أَنْظِرْنِي وَجْهَ النِّعَةِ: أَيْ نِعْمَةً أَمْ بِهِيَ نِقْمَةٌ
 أَمْ رَحْمَةً: لَا تَغْتَرَّ بِظَاهِرِهَا: لَا تَتَسَّرَ الْمُنْعَمُ
 فِيهَا لَا تَنْظُرْ يَمِينًا وَشِمَالًا: لَا تَعْدِلْ عَيْنَيْكَ
 عَنِ الْمُنْعَوِ: لَا تَأْكُلْ مِنْ يَدِ الدُّنْيَا لَعَلَّكَ
 مَسْمُومٌ: إِذَا جَاءَكَ نَكَابٌ بَطْعَامٍ فَانْظُرْ إِلَى
 وَزِيرِكَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ: حُنْ مَشُورَتَهُمَا:
 فَلَنْ أَقْتِيَاكَ تَوَقَّفْ لَا تَفْتَعِلْ: لَا تَشْرَه
 اسْتَفْتِ نَفْسَكَ: وَإِنْ أَمَّاكَ الْمَفْتُونُ:
 النَّفْسُ إِذَا جَاهَدَتْهَا وَخَالَفَتْهَا انْسَبَكَتْ
 مَعَ الْقَلْبِ: صَارَتْ شَيْئًا وَاحِدًا: حُوطِبَتْ
 وَتَوَدَّيَتْ: يَأْتِيهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ: صَارَ
 عِنْدَهَا خَبَرٌ مِنَ الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ خَبَرٌ مِنَ السِّرِّ
 وَالسِّرُّ خَبَرٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْطِ الْوَدَعَ
 حَقَّهُ ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ: أَعْطِ النَّفْسَ حَقَّهَا
 ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ: وَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حُنْ
 حَاجُكَ قَمَّادُكَ، مَرِيدُكَ مَلَأُكَ حَبِيرُكَ
 مَلَأُكَ، نَأَتْ عَنَّا أَوْلَادُهَا وَأَهْلُو نَاوِدِ يَارَنَا
 لَا تَحْنُ لَنَا: إِلَّا شَيْخَالٌ يُغَيِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 لَوْبَ وَبِالنَّفْسِ مَعْصِيَةً: وَبِالْخَلْقِ
 لِنَعْلَاجٍ عَنْ بَلَاءِهِ: مِنَ الْأَذَلِيَّةِ
 مَنْ تَعَهُدُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ: وَ
 كَذَبُ أَيْدِيهِ إِلَى دَلِيلِهَا
 أَحَادُ أَحَادُ

ہر دروازہ ان کو بلانا کہ مجھ میں کو ہو کر اندر جائیے۔ نعمت کو لے
 اور پھر منعم کی طرف لپک۔ کہیں وہ نعمت تجھ کو اپنا پابند بنالے
 کہ اس میں مشغول ہو کر منعم سے غافل ہو جائے (چھوڑ اس نعمت کو
 اور اس کو جسے نعمت اپنا قیدی بنائے۔ نعمت کی ذات میں غور
 کر لیا کہ آیا وہ نعمت ہے یا نعمت ہے یا رحمت ہے۔ اس کی ظاہری
 حالت پر دھوکہ مت کھا۔ اس میں (لگ کر) منعم کو مت بھول
 نہ داہنی طرف دیکھ نہ بائیں طرف۔ منعم سے اپنی آنکھ کسی طرف بھی
 مت پھیر۔ دُنیا کے ہاتھ سے مت کھا کہ شاید اس میں زہر ملا ہوا ہو۔
 دُنیا جب تیرے پاس کوئی کھانا لائے تو اپنے دونوں وزیر یعنی
 قرآن و حدیث کی طرف دیکھ اور اُن سے مشورہ لے۔ پس اگر
 وہ اجازت دیدیں تب بھی ذرا تامل کر۔ جلدی نہ کر۔ حریص مت
 بن اور نفس سے فتویٰ پوچھ۔ اگرچہ مفتی فتویٰ دے چکیں۔ جب نفس
 سے مجاہدہ لیگا اور اس کی مخالفت کریگا تو وہ قلب کے ساتھ ڈھل
 ڈھلا کر ایک شے بن جائیگا۔ اس کو اے نفس مطمئنہ کہہ کر خطاب و ندادی
 جایا کرگی۔ اس کو قلب کی طرف سے اطلاع ہوا کرگی اور قلب کو باطن
 کی طرف سے اور باطن کو حق تعالیٰ کی طرف سے احتیاط کا حق ادا کر اسکے
 بعد کھا اور کچھ پروانہ کر۔ تقویٰ کا حق پورا ادا کر واد اس کے بعد کچھ
 پروانہ کر۔ حضرت مہرِ وحی نے فرمایا (بار اہلنا) ہم تیری ہی طرف عازم بھیجی
 کو مقصود قرار دینے والے۔ تیرے چاہنے والے۔ تیرے طالب و تیرے
 محبوب۔ اور تیرے ہی خواہاں ہیں۔ ہماری اولاد ہمارے اہل و عیال اور
 ہمارے گھر بار سب ہم سے چھوٹ چکے ہیں۔ تو ہم کو نہ چھوڑو (کہ
 پھر ہم کہیں کے بھی نہ رہیں گے) غیر اللہ کے ساتھ مشغول ہو جاؤ
 لعب ہے اور نفس کے ساتھ مشغولیت معصیت ہے اور مخلوق کے
 ساتھ مشغولیت دروازہ حق سے کج روی ہے۔ بعض اولیاء وہ ہیں کہ فرشتے
 ان کو سجدہ کرتے اور پیچھے ہاتھ باندھ کھڑے رہتے ہیں۔ بعض بعض

کہ یہ یہاں کہاں
 س نے جواب
 جواب دیا وہی
 وہی وہ کے
 اس پر قربان
 جو بڑھ کر دیکھا
 وچھپائے کیئے
 ورا تفت غیبی
 لکھو الموت نے
 اور مگر نہ پایا اور
 بن کیا کہ پھر
 غات واپار
 لبوس غافل
 اگر در یعنی
 سے ہو طاعت
 طاعت بن
 ان پر صبح کو
 کے خلعت
 بنی زمینوں
 ی۔ تو ایسی
 سے ساتھ
 پھر بھلا
 اس کے
 پہرہ نچے ہیں
 ملتے ہیں۔

مِنَ الْاَوْلِيَاءِ تَرَى الْمَلَائِكَةَ فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ
 قَعَدَ فِي مَسْجِدٍ بِالسَّكَامِ خَائِفًا فَقَالَ فِي نَفْسِهِ
 لَيْتَنِي كُنْتُ اَعْلَمُ اسْمَ اللَّهِ الْاَعْظَمِ : وَاِذَا
 شَخْصَانِ نَزَلَا فَقَعَدَ اِلَى جَنِيْبِهِ فَقَالَ لِحَدِّمَا
 لَا اَخْرُجُ مِنْ اَنْ تَعْلَمَ اسْمَ اللَّهِ الْاَعْظَمِ : قَالَ
 تَعْمَدُ : فَقَالَ لَهُ قُلِ اللَّهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي اِنِّي
 اَقُولُ ذَلِكَ : فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ يُرِيدُ اَنْ
 تَقُولَ اللَّهُ وَكَيْفَ فِي قَلْبِكَ غَيْرُهُ ثُمَّ صَوَّاهَا
 بِحَذَائِي اِلَى السَّمَاءِ : اِجْعَلْ ظَاهِرَكَ
 الْخَلْقَ وَقَلْبَكَ الْاٰخِرَةَ وَسِرِّكَ اَوْقَعَهُ مَعَ
 الْحَقِّ خَارِجًا عَنِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ : اِنْ تَفَكَّرْتَ
 وَالْاَفْلَاكَ تَعْدِلُ بِالسَّلَامَةِ اُتْرَبُ فِي تَقِيَّاتِي
 وَالْاِقْفَارِ : اَلْتَسْبِ الْاِيْمَانِ فِي الْخُلُوْا اِيْدِ
 الصَّوَارِي وَالْاِقْفَارِ : ثُمَّ اَدْخَلَ اِلَى الْخَلْقِ :
 اُطْلُبْ فَيَقِ اِنِّي خُلُوْتِكَ قَبْلَ الطَّرِيقِ اِلَى
 الْخَلْقِ : وَبَعْدَ كَلَامٍ : يَأْخُذُوْنَ بِغَيْرِهِمْ
 يُفَرِّقُوْنَ : يَفْتَتِمُوْنَ : هُمْ قِيَامٌ مَعَ اَنْعَمَ
 يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْكَ بِالْاِخْذِ مِنْكَ : اَلْتُرِيدُ
 يَأْخُذُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالْعَارِفُ يَأْخُذُ
 مِنَ الْخَلْقِ : لِاَنَّ الْعَارِفَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ بِرَأْدِهِ
 عَامِلٌ جَهْدٌ نَائِبُ الْمَوْلِكِ : يَأْخُذُ مِنَ
 الْخَلْقِ بِغَيْرِ اَوْطَاقٍ
 مَعَ الْمَوْلِكِ : بَدِيْنٌ يَدِيْدُ
 وَمِنْ ذُرَاوِ الْاَنْوَابِ
 وَالْحُجُبِ :

اولیا وہ ہیں کہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ ایک ایسے ہی بزرگ ملک مثل
 میں مسجد کے اندر جا بیٹھے اور دل میں کہنے لگے کہ کاش مجھ کو اسم اعظم
 معلوم ہو جاتا۔ دفعۃً دو شخص نظر آئے کہ (آسمان سے) اترے اور
 ان کے پہلو میں آ بیٹھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا (کیوں جی)
 کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ ہاں پہلے نے کہا کہ
 کہو اللہ (کہ یہی اسم اعظم ہے۔ وہ بزرگ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل
 میں کہا کہ اس کو تو کہا ہی کرتا ہوں (مگر اسم اعظم کی جو خاصیت ہے
 وہ تو ظاہر ہوتی نہیں) اُس نے جواب دیا کہ یہ بات نہیں۔ ہمارا
 مطلب یہ ہے کہ اللہ اس طرح کہو کہ قلب میں دوسرا کوئی بھی نہ ہو
 (اس وقت اثر ظاہر ہو گا) اس کے بعد میرے سامنے دونوں آسمان
 کی طرف چڑھ گئے۔ اپنے ظاہر کو مخلوق بنا (کہ لوگوں میں مشغول
 رہے) اور قلب کو آخرت بنا (کہ اس کا فکر رکھے) اور باطن کو دنیا و آخرت
 سے باہر نکال کر حق تعالیٰ کے ساتھ کھڑا کر دے۔ اگر تجھ سے ایسا
 ہو سکے (تو کو در نہ سلامتی کی رفاقت سے ہاتھ دھولے۔ اور
 بیابانوں اور جنگلوں کی طرف بھاگ۔ خلوتوں اور صحرا و بیابان
 میں ایمان کی کمائی کر۔ اس کے بعد مخلوق کی طرف آ۔ مخلوق کی طرف
 کا راستہ اختیار کرنے سے قبل خلوت میں رفیق طلب کر (کہ شیخ کی
 رفاقت کے بغیر خالی خلوت بھی مضر ہے)
 کچھ تقریر کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ دوسروں کے لئے لیتے ہیں کہ بانٹ
 دیتے اور تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ معنی کے ساتھ قائم ہیں کہ تجھ سے لے کر
 تیرے ہی اوپر خیرات کر دیتے ہیں۔ مرید (بلا سبب واسطہ) اللہ سے
 لیا کرتا ہے۔ اور عارف مخلوق سے لیتا ہے اس لئے کہ عارف مخلوق
 ہی سے وصول کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کارندہ ہے۔ پیشکار ہے اور شاہی
 نائب ہے۔ وہ مخلوق سے لیتا ہے (مگر) دوسروں کے لئے اور اس کا
 طباق بادشاہ کے ساتھ اسی کے آگے اور دروازوں اور پردوں سے

ہی بزرگ ملک شلم
ش مجھ کو اسم اعظم
ن سے اترے اور
پوچھا (کیوں جی)
باکراں پہلے نے کہا کہ
میں نے اپنے دل
لی جو خاصیت ہے
بات نہیں۔ ہمارا
سر کوئی بھی نہ ہو
نے دونوں آسمان
کوں میں مشغول
رباطن کو دنیا و آخر
اگر تجھ سے ایسا
دھوے۔ اور
اور صحرا و بیابان
آ۔ مخلوق کی طرف
لب کر کہ شیخ کی
تے ہیں کہ بانٹ
ہیں کہ تجھ سے لے کر
واسطہ اللہ سے
کہ عارف مخلوق
نکار ہے اور شاہی
کے لئے اور اس کا
وں اور پردہ سے

شَهَوَاتِهِ تَحْتَ أَقْدَامِهِ ۖ وَالْخَلْقُ تَحْتَ قَدَمِهِ ۖ
عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَبْتَلِمُ الْكُلَّ وَلَا تَعْلَمُ
وَلَا تَبْدَلُ ۖ إِنَّ كَهْمُ تَعْلَمُ عَلَى يَدِي لَا فَلَاحَ
لَكَ قَطُّ ۖ لَا أَعْلَمُكَ لَطِيفَكَ وَلَا أَرُدُّكَ الْعَصَا
عِنْدَكَ خَوْفًا مِنْ سُلْطَانِكَ وَسُطُورَتِكَ ۖ شَغْلُ
يَسْغُلُكَ عَنِّي فَهُوَ مَيِّشُومٌ عَلَيْكَ ۖ عِيَا لَكَ
عَنْ قَرِيبٍ يَحْكُمُهُمْ شَوْمُكَ فَيَكْدُونُ الْفَنَاءُ
بِكُلِّ عِيَالِهِ إِلَى اللَّهِ وَيُسَلِّمُهُمُ الْكَيْدُ وَالْمَنَافِقُ
الْفَاجِرُ يَكُلُّ عِيَالَهُ إِلَى دَهْمِهِ وَدِينِهِ وَتَوَكُّبِهِ
مِنْ عِقْلَارِهِ وَصَنْعِهِ ۖ لَا جَرَمَ لَكُلُّهُمْ عَاقِبَتُهُمْ
إِلَى الْفَقِيرِ ۖ أَنْتَ جَاهِلٌ مَقْمُوتٌ مُبْعَدٌ
مَلْعُونٌ ۖ قَدْ أُشْرِبَ فِي قَلْبِكَ حُبُّ عَجَلِ
الدُّنْيَا ۖ أَلَا تَهْمُ أَرُدُّنِي مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا
لِمَعُونَتِهِ عَلَى الدُّنْيَا ۖ وَمَنْ طَلَبَ
الْآخِرَةَ لَوَجْهِكَ ۖ وَمَنْ طَلَبَ
الْآخِرَةَ رِيَاءً فَلَا تَوَرُّقَهُ وَمَنْ
طَلَبَ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا فَلَا تَوَرُّقَهُ
لَا تَهْمَا حِجَابٌ عَنْكَ ۖ لَيْتَ
أَقْلَمَ وَاحِدٌ مَعَكُمْ ۖ كُنَّا تَعْلَمُ
يَذِلُّهُ غَدَا ۖ إِذَا جَاءَنِي رَجُلٌ
مَعَهُمْ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ لَكَ
عَدَا شَيْءٌ فَاصْجَبْنَا مَعَكَ
وَادْعَانِي دَعْوَتِكَ ۖ
وَرَأَى أَنَّ لَنَا شَيْءٌ
نَسْتَفِيكَ مِنْهُ

پرے ہے۔ اس کی خواہشات اس کے قدموں کے نیچے (پامال) ہوتی
ہیں اور ساری مخلوق اس کے تلوؤں کے (ماتحت) ہوتی ہے۔
موسیٰ علیہ السلام کا عصا سب چیزوں کو نگل جاتا تھا اور اس میں
کوئی تغیر و تبدل نہ آتا تھا۔ اگر تو نے میرے ہاتھ پر (بیعت ہو کر)
فلاح نہ پائی تو تیرے لئے کہیں فلاح نہیں۔ میں تجھ کو تیرے طباق
کی وجہ سے تعلیم نہیں دینگا اور نہ تیری شان و شوکت (کے ڈر)
سے تجھ سے لائھی ہٹاؤں گا۔ جو شغل بھی تجھ کو مجھ سے غافل
بنائے وہ تیرے لئے منحوس ہے اور تیری غومت (تجھ ہی تک محدود)
نہ رہے گی بلکہ غمغریب تیرے بال بچوں کو لاحق ہوگی کہ وہ بھیسا
مانجئے لگیں گے۔ نیکو کار اپنے اہل و عیال کو اللہ کے حوالہ کرتا اور
اسی کو سونپ کر جاتا ہے۔ اور منافق فاجر اپنے بال بچوں کو اپنے دہم
اپنے دینار اپنی جائیداد کے ترکہ اور اپنے پیشہ و حرفت کے بھروسہ پر
چھوڑتا ہے۔ لہذا ضرور ہے کہ ان کا انجام تنگ دستی ہو۔ تو جاہل ہے
مبغوض ہے (رحمت حق سے) دور اور پھٹکا را ہوا ہے کہ تیرے قلب
میں گو سالہ دنیا کی محبت رچ گئی ہے۔ ہاں ابھو شخص دنیا کو احانت
دین کے لئے طلب کرے اس کو عطا فرما اور جو آخرت کو تیری ذات
(کی خوشنودی) کے لئے طلب کرے اس کو نصیب فرما اور جو آخرت
کا طالب دکھاوے کی غرض سے ہو کہ لوگ دین دار سمجھیں گے) اس
کو نصیب نہ فرما۔ اور جو دنیا کو دنیا کے لئے طلب کرے (کہ یہاں خوب
مزے اڑاؤں گا) اس کو نصیب نہ فرما۔ کیونکہ یہ دونوں دنیا و آخرت
تجھ سے روکنے والی ہوئیں۔ اے کاش تم میں سے کئی کو فلاح نصیب ہو کہ
ہم بھی فردا قیامت کو اس کے دامنوں سے لگ جائیں۔ جب کوئی نیکو
کار شخص میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے کہا کرتا ہوں کہ اگر کل (قیامت
کے دن) تم کو کوئی شے نصیب ہو تو ہمیں ساتھ لےجیو اور اپنی دعا
میں ہم کو بھی شریک کر لےجیو اور اگر ہم کو کچھ ملا تو ہم اس میں سے

خُدَّوَا كَلَامِي خَالِصًا لَا يَمَعُوقُ وَقَدْ أَفْلَحْتُ
فَلَنْ مَعَهُ هَذَا فَقَدْ فُتِنْتُ وَقَدْ فُتِنْتُ وَكَانَ كَيْدُ
يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَدْ فُتِنْتُ وَخَسِرْتُ بِالْخَلْقِ
كَلَامُ مَلِكٍ وَشَيْطَانٍ وَرَأْسٍ بِالْمَلِكِ خَيْرٌ
مِنْ شَيْطَانٍ شَرٌّ مِنْهُ وَالْإِنْسَانُ خَيْرٌ
مِنْ خَيْرٍ وَشَرٌّ فَإِذَا غَلَبَ الْخَيْرُ الْخَيْرُ
بِالْمَلِكِ وَإِنْ غَلَبَ الشَّرُّ الشَّرُّ بِالْخَيْرِ
يَا قَوْمَ الْإِسْلَامُ يَسْبِقُ وَيَسْتَفِيضُ يَدَا
فِي رَأْسِهِ مِنْ هَوْلَاءِ الْفَجَارَةِ مِنْ هَوْلَاءِ
الْفَسَادِ مِنْ هَوْلَاءِ أَهْلِ الْيَدِّ وَالْهَلَاكِ
مِنَ الظُّلْمَةِ مِنَ الْأَرْسِيِّ ثِيَابَ الشُّرُورِ
مِنَ الْمُدَّعِينَ مَا لَيْسَ فِيهِمْ أَنْظَرُ إِلَى مَنْ
تَقَدَّمَ مَكَرًا إِلَى مَنْ كَانَ مَعَكَ أَمْرًا هَيَّا
أَكَلًا شَارِبًا كَانَ لَمْ يَكُونُوا مَا أَتَى
قَلْبَكَ أَتَكَلَّبُ يَنْصَبُ صَاحِبَةً فِي صَبِيهِ وَ
رَأْسِهِ وَمَا شَيْئًا وَحَاسِبُهُ وَيَصْبِيصُ عَيْنَهُ
رُؤْيَاهُ فَإِنْ شَاءَ يُطْعِمُهُ عِنْدَ عَشَائِهِ لَقَمَةً
أَوْ لَقِيمًا أَوْ يُطْعِمُهُ شَيْئًا لَيْسَ بِهِ وَأَنْتَ
تَأْكُلُ نِعْمَ اللَّهِ وَتَشْبَعُ مِنْهَا لَا تُعْطِيهِ مِنْهَا
مَطْلُوبُهُ لَا تُؤْفِيهِ حَقَّهُ تَرُدُّ أَمْرًا
لَا تَحْفَظُ حَدُّكَ يَا غَلَامُ لَا
تَعْدِلْ مَعَ الْفَقْرِ وَالضُّبُرِ وَالسَّلَامَةِ
شَيْئًا اسْتَغْنِ بِاللَّهِ فِي فَقْرِكَ
فَإِنَّ الْخَيْرَ يُطْفِئُ وَيَنْبُتُ رَبُّكَ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

تم کو دیریں گے۔ میرے خالص بے غرض کلام کو لو اور عمل کرو کہ یقیناً
فلاح پاؤ گے۔ کیونکہ اگر یہ صحیح ہوا تو میں بھی بامراد ہوا اور تم بھی بامراد
ہوئے۔ اور اگر اس کی ضد ہو تو تم بہر حال کامیاب ہوئے اور
ضارہ میرے لئے ہوا۔ مخلوق تین طرح کی ہے۔ فرشتہ اور شیطان
اور انسان۔ پس فرشتہ تو سرتاپا خیر ہے اور شیطان سرتاپا
شر اور انسان مخلوط اور بلا جلا ہے کہ خیر بھی ہے اور شر بھی پس
جب خیر غالب ہوتی ہے تو فرشتہ سے جالاحق ہوتا ہے اور
اگر شر غالب ہو گیا تو شیاطین کے ساتھ جاشامل ہوا۔ صاحبو
اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں۔ ان بدعتیوں۔ گمراہوں کو
کے کپڑے پہننے والوں اور ایسی باتوں کا دعویٰ کرنے والوں کے
(ظلم) سے جو ان میں موجود نہیں ہیں اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد
نچا رہا ہے۔ اپنے متقدمین اور نظر کے سامنے والوں کی طرف غور کر
کہ امر وہی بھی کرتے تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے (اور دفعہ انتقا
پاکر ایسے ہو گئے) گویا ہوئے ہی نہ تھے۔ تیرا دل کس قدر سخت ہے
گناہی شکار کرنے اور کھیتی و مویشی کی نگہبانی و مالک کی حفاظت
کرنے میں اپنے مالک کی خیر خواہی کیا کرتا اور اسے دیکھ کر (خوشی
کے مارے) کھلا ریاں کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کو شام کے وقت
صرف ایک دو نوالے یا ذرا سی مقدار کھانا دیا کرتا ہے۔ اور تو ہرقت
اللہ کی قسم قسم کی نعمتیں شکم سیر ہو ہو کر کھاتا رہتا ہے۔ مگر ان نعمتوں
کے دینے سے جو اس کو مقصود ہے نہ تو اس کو پورا کرتا ہے اور
نہ اس کا حق ادا کرتا ہے (بلکہ اس کے برعکس) اس کا حکم رد
کرتا ہے اور اس کی حدود (شریعت) کی حفاظت نہیں کرتا۔
صاحبزادہ۔ فقر و صبر اور سلامتی کی برابر نعمت کسی شے
کو بھی مت سمجھ۔ اپنے فقیر میں اللہ کے ساتھ تو نگر بنارہ کہ تم تو
شرارت سکھاتا اور رب کو بھلا دیا کرتا ہے (کیونکہ مالدار شخص دنیوی

اَنْتَ هَوَاهُ عَلَى اَمْرِ اللَّهِ : اَنْتَ النَّفْسُ وَالطَّمَعُ
 عَلَى اَمْرِ اللَّهِ : اَنْتَ الْفَطْرُ عَلَى الصُّومِ : اَنْتَ
 الْحَرَامُ عَلَى الْحَلَالِ : اَنْتَ الْعَقْلُ عَلَى الْيَقَظَةِ
 اَنْتَ الْمَعْصِيَةُ عَلَى التَّوْبَةِ وَبِحُكْمِكَ سَوَاءُكَ
 بَادِيَةٌ : رَأْسُكَ : عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَئِنْ تَسَمِعَ رَجُلٌ خَيْرٌ
 مِنْ أَنْ نَأْتِيَهُ وَلَا كُنْ تَأْتِيَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
 تَخْبِرَكَ فَإِذَا خَبَرْتَهُ مَقْتَهُ وَمَقْتُهُ مَمْلَكَةٌ هَذَا
 الزَّكَانُ مُؤَرَّرٌ : أَكْثَرُ الْخَلْقِ الْأَقْبِيَّةُ
 عَلَيْكَ : خَرَقٌ ظَاهِرٌ إِلَى بَاطِنٍ : قُفْلٌ عَلَى
 خَرَابَةٍ خَشَبَةٌ مُسْتَدَّةٌ : تَخْرُجُ لَا تَصْلُحُ
 إِلَّا لِلْمُؤَرَّةِ : أَلْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا مَلِكٌ
 وَفِي الْآخِرَةِ مَلِكٌ : عَمِلَ بِطَاعَتِهِ
 وَتَرَكَ مَعْصِيَتَهُ : وَحْدَهُ فِي خَلْقِهِ
 وَجَلْوَتِهِ : مَقَّتَ الدُّنْيَا : طَلَقَهَا
 وَهِيَ وَرَاءَهُ مُنَاشِدَةٌ يَا بَنِي
 خُدَّ طَعَامَكَ وَشَرَّ أَبَاكَ : يَقُولُ
 لَا أَكُلُ حَتَّى آتِي بِبَابِ الْآخِرَةِ
 كَلَّمَهُ مَسْمُومٌ : يَا أُمَّهُ
 حَقَّقِي مَا مَعَكَ حَتَّى تَأْتِي
 قَمَرًا مَانَةً الْآخِرَةَ :
 وَأَذْجَاءَتْ وَفَقِشَتْ
 طَعَامَكَ وَفَقِشَتْ
 وَشَمَّتْ

زندگی کو ترجیح دیتا۔ خدا کے حکم پر خواہش نفس کو ترجیح دیتا۔ افراد مذکور
 پر نفس اور طبیعت کو ترجیح دیتا۔ روزہ پر بے روزہ رہنے کو
 ترجیح دیتا۔ حلال پر حرام کو ترجیح دیتا۔ بیداری پر غفلت کو
 ترجیح دیتا اور توبہ پر معصیت کو ترجیح دیتا۔ افسوس کہ
 تیرے عیوب کھلے ہوئے ہیں۔ کچھ تو شرم کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ (وہ زمانہ آنے والا ہے
 جس میں یہ حالت ہوگی کہ ایک شخص کا حال دُور ہی سے) سُن لینا
 اس سے بہتر ہوگا کہ اس کے پاس آؤ اور محض آجانا اس سے بہتر
 ہوگا کہ اس کو آزماؤ کیونکہ جب تم اس کو آزماؤ گے تو (ایسا بدار کار
 پاؤ گے کہ) اس سے بھی بُغض رکھو گے اور اس کے عمل سے بھی
 زمانہ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اکثر مخلوق (ایسی ہی ہے کہ اس سے ملنا
 جُلنا مضر ہے) کیونکہ ان کے) باطن تک کھلی ہوئی پھٹن موجود ہے
 (گویا) سبزی ہے کوڑی پر اور گھن کھائی ہوئی کھوکری لکڑی ہے
 جو بجز آگ کے کسی مصرف کی بھی نہیں۔ مومن دُنیا میں بادشاہ
 (بنا ہوا ہوتا) ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ (بنا ہوا ہوگا
 اور کیوں نہ ہو جبکہ) وہ خدا کی طاعت کو عمل میں لایا۔ اور
 اس کی معصیت کو چھوڑا۔ اپنی خلوت و جلوت میں اس کو یکساں سمجھا
 دُنیا کو مبغوض رکھا۔ اس کو طلاق و یدوی اور وہ قسمیں دلائی
 ہوئی اس کے پیچھے پیچھے (دوڑ رہی) ہے کہ بیٹا اپنا دانہ اور پانی
 تو لے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہ کھاؤں گا جب تک کہ آخرت
 کے دروازہ پر نہ پہنچ جاؤں۔ کیونکہ مکن ہے کہ اس میں زہر ملا
 ہوا ہو۔ پس اے مادر جو کچھ (میرے حصہ کا) تیرے پاس ہو اس کو
 ڈالتی جا۔ یہاں تک کہ دارِ وعظ آخرت آجائے۔ پس جب وہ آجائے گا
 اور تیرے کھانے کی تلاشی لے گا اور سونگھے اور چمکے لے گا۔ (جس
 سے اطمینان ہو جائے کہ وہ کسی طرح نقصان دہ نہیں ہے

رعل کرد کہ یقیناً
 اور تم بھی بآراد
 ب ہوئے اور
 شتہ اور شیطان
 شیطان سرتاپا
 اور شر بھی پس
 ہوتا ہے اور
 ل ہوا۔ صاحبو
 س۔ گمراہوں مگر
 نے والوں کے
 مے ہوئے فریاد
 کی طرف غور کر
 ردفعہ انتقا
 ندر سخت ہے
 کی حفاظت
 لکھ کر (خوشی
 ام کے وقت
 اور تو ہر وقت
 مگر ان نعمتوں
 رتا ہے اور
 حکم رد
 نہیں کرتا۔
 (ت) کسی شے
 ارہ کہ تمول
 ر شخص دنیوی

حَتَّىٰ تَأْكُلَ مِنْ يَدِهَا تَأْكُلُ لَكَ الْآخِرَةَ الْيَوْمَ
 تَطْعَمُكَ مِنْ طَعَامِهَا وَتُسْقِيكَ شَرَابِهَا وَ
 أَتْلُقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا الدُّنْيَا بَيْنَمَا أَنْتَ كَذَلِكَ
 حَذَّ مَتَكَ يَدُ الْغَيْرَةِ فِي سَبْحَةِ يَدِ الْعِرَّةِ
 مِنْكَ يَا أَيُّهَا الشُّكُونُ إِلَى غَيْرِي يَا أُمِّهِ
 هَلْوَكَ يَا أُمِّهِ مَصْنُوعَةٌ هَلَا آتَيْنَا
 قَبْلَ الدَّارِ بِحَتَّىٰ إِنْ أَعْلَمَكَ وَكَسَاكَ وَ
 أَسْكَ وَأَطْعَمَكَ الرِّيَاقَ وَدَرَعَكَ بِأَ
 لْقَوْمِ وَالْوَرَعِ وَالْحَفِظِ حَرَجْتَ إِلَى الدُّنْيَا
 فِي مُصْبَتِهِ بَنَى لَكَ دَكَّةً مُخَاطِبُ أَهْلِ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا لَكَ مَاذَا تَصْنَعُ بِهِ
 يَدْفَعُ عَنْكَ حَتَّى سَاعَةً يَا أَيُّهَا الْمَوْتُ
 يَدْفَعُ عَنْكَ وَرُبَّمَا يَكُونُ ذَلِكَ بَعْدَ
 سَاعَةٍ تَعْلَقُ بِرَجَالِ الْحَقِّ عِنْدَ مُجَاجِلَتِهِ
 نَعْرِضُ فِي بَحْرِ الدُّنْيَا يَدُ أَوْدُنِ الْمَرْفَعَةِ وَ
 يُبْهَوْنَ الْعُرْقَى وَبُرْجُونِ أَهْلِ الْعَذَابِ
 كَرُومٌ عِنْدَكَ إِنْ أَعْرِضْتَ فَإِنْ لَمْ تَعْرِضْ رَابِعٌ
 عَلَى نَفْسِكَ يَسْتَسْمِعُ الْقَدْرُ فِي وَجْهِهِ الْوَصِيدَ
 بِالْقَضَاءِ وَيَأْخُذُ بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَلِكِ
 وَيَسْتَفْتِيهِمْ لَهُمُ الْبَابُ وَيَقْرَأُ لَهُمْ
 إِلَى الْمَلِكِ فَيَحْيِيهِمْ صَارُوا
 مِنْ حَرْبِ اللَّهِ فِي هَذَا
 هَوَسٌ أَصْلُ هَذَا
 كِتَابٌ فِي هَذَا
 الْقَدْرِ

اس وقت میں اس کو اسی کے ہاتھ سے کھاؤں گا۔ (الغرض) آخر
 تجھ کو اس کی طرف لے جائے گی۔ اس کے کھانے میں سے تجھ کو کھلائیگی اور
 اس کا پانی تجھ کو پلائے گی۔ اور تیرے اور اس کے یعنی دنیا کے درمیان فصل
 لگائیگی (تاکہ تجھ کو اس کھانے پینے کے اور کوئی تعلق اس سے نہ ہو) تو اسی
 حال میں ہوگا کہ دست غیرت خداوندی و دست عزت تجھ کو کپڑے کا
 اور کپے گا کہ (کیوں صاحب) اپہ میرے غیر کے ساتھ جی لگانا کیسا؟
 میاں یہ آخرت بھی مخلوق ہے۔ یہ بھی مصنوع ہے۔ تم گھر سے پہلے
 (پڑوسی کی تلاش میں) ہمارے پاس کیوں نہ آگئے؟ یہاں تک
 کہ جب وہ تجھ کو کھا پڑھا دے گا۔ لباس پہنا دے گا۔ اُس نخے کا
 تریاق کھلا دے گا اور توفیق و تقویٰ و حفاظت کی زرہ پہنا دے گا تو
 دنیا کی طرف اس کی معیت میں آئے گا کہ وہ تیرے لئے دکان بنا دیا
 کہ (تاجر آخرت بن کر) اہل دنیا داخل آخرت سے خطاب کرے گا
 تو مال لے کر کیا کرے گا؟ کیا ایک لحظہ کے لئے وہ تجھ سے بخار دفع کر
 سکتا ہے؟ تجھ کو موت آتی ہے کیا وہ موت کو تجھ سے دُور کر سکتا ہے
 اور کیا عجب ہے کہ اٹھلی ہی ساعت میں موت آجائے (پھر ایسی بے سود
 چیز سے تعلق کیوں رکھا جائے) مردانِ خدا سے تعلق کر کہ ان کے پاس
 دیولے اور بحرِ دنیا کے ڈوبے ہوئے (جمع ہوتے) ہیں کہ وہ بیماروں کا
 معالجہ کرتے اور ڈوبے ہوؤں کو تراتے اور مستحقینِ عذاب پر ترس
 کھاتے ہیں۔ جب تو ایسے شخص سے آگاہ ہو جائے تو اس کا پاس
 پڑ رہ اور اگر اس سے آگاہ نہ ہو تو اپنے نفس پر رو کر ہائے نصیبی
 راہبر بھی نہ ملا) قضا و قدر پر راضی رہنے والوں کے سامنے تقدیر
 مُسکراتی اور ان کے ہاتھ پکڑ کر بادشاہ تک لے جاتی اور ان کے لئے
 دروازہ کھلواتی اور ان کو شاہی مقرب بنا دیتی ہے۔ پس اس وقت
 وہ خدائی گروہ میں بن جاتے ہیں (جن کے لئے فلاح کا بھی وعدہ ہے)
 یہ معنی ہوس نہیں ہے۔ اس کی اصل تو کامل ہے کہ تقدیر کی مہافت کر

لَا تُخَافُ مَوْتَ وَلَا تَعَالِي مَوْتَ؛ الْمَوَاقِفُ الْمَوَاقِفُ
 نَبِيٍّ إِنَّ مَعَاذَ كَلَامِ الْوَلَدَيْنِ الْقَدِيمِ
 مَقَامِ الرَّسُولِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَسْرَارِهِمْ وَنَحْنُ مِنْ
 اللَّهِ كَلَامُهُمْ عَنِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ فِي الشَّرِّ أَعْدَدُ
 بِمَقْبَرَةٍ خَاطِبِ النَّوْفِ مَا لَيْفَهُمْ بِالْأَمِّ
 صَرْمٌ آيِنُ الْهَلْ آيِنُ الْوَلَدَيْنِ
 الدُّورِ آيِنُ الْأَمْوَالِ آيِنُ الشَّكَاكِ
 آيِنُ الْقَوَّةِ آيِنُ الْأَمْرِ آيِنُ الْكَمِيِّ
 آيِنُ الرَّحْمَةِ آيِنُ الْعَطَا آيِنُ الْفَحْشَاءِ
 آيِنُ الشَّهَوَاتِ كَلَامُهُمْ يُحَاطَبُ نَكَا
 نَبِيٍّ مَنَا عَلَى مَا خَلَفْنَا فَرِحْنَا بِمَا قَدَرْنَا
 هَكَذَا أَنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَزُودَ
 الْمَقَابِرَ خَالِيًا عَنِ الرَّفِيقِ وَخَلْوَهَا
 عَنِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ كَوْنُهَا عَقْلًا
 أَنْتُمْ مَوْتِي عَنْ قَرِيبٍ دَخَلْتُ جَنَانًا
 يَوْمًا فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ لَا تَرَوْنَ
 إِلَى هَذِهِ النِّسِيَةِ كَتَاوَرَدَ عَلَيْهِ
 الْمَوْتُ وَأَدْهَشَهُ غَيْبُ رُشْدِهِ
 حَتَّى لَمْ يَعْرِفْ أَحَدًا مِنْ أَقَارِبِهِ
 فَكَلَّمَكَ الْمَوْعِدُ إِذَا أَرَدْتَ
 عَلَى قَلْبِ الْخَوْنِ أَدْهَشَتْهُ
 غَيْبُ رُشْدِهِ حَتَّى لَا
 يَعْرِفَ سَوَى رَيْبِهِ
 عَمَّ وَجَلَّ

تتمة

نہ خدا سے جھگڑا کرو اور نہ اس سے لڑائی۔ مرافت موافقت ہی کا ہے
 ہے (کہ جو تقدیر کا موافق بنا رہے اس حق تعالیٰ اس کا بہر حال رفیق بن
 رہے گا) یعنی بن معاذ فرماتے ہیں کہ ان صدیقیوں کا کلام جو رسولوں
 کے قائم مقام اور ان کے اسرار میں ان کے بدل ہیں وحی خداوندی ہے
 (جو الہام کی صورت میں ان کے قلوب پر القا ہوتی ہے) ان کا کلام
 اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ ہی کے ساتھ ہے اور اللہ ہی کے متعلق
 ہے۔ کسی مقبرہ میں بیٹھ کر مردوں سے خطاب کر کہ (کیوں صاحبو) تم
 کس حال سے سلائی ہوئے اور تمہارا انجام کار کیا ہوا؟ کہاں گئے
 اہل دیار کہاں گئے بال تجھے؟ کہاں گئے مکانات؟ کیا ہوا
 مال و منال؟ کہاں گئی جوانی؟ کہاں گئی قوت؟ کہاں گیا حکم
 کہاں گئی مافقت؟ کہاں گیا لینا؟ کہاں گیا دینا؟ کہاں گئے
 دوست احباب؟ اور کہاں گئیں خواہشات؟ وہ تجھ کو (بزبان
 حال) جواب دیں گے کہ جو کچھ چھوڑ آئے اُس پر حسرت ہوئی اور
 جو انیک اعمال آگے بھیج دئے تھے اُن پر سرور ہوئے۔ جب
 تو رفیق اور عورتوں اور مردوں سے قبرستان کے خالی ہونے
 کے وقت قبروں کی زیارت کرنی چاہا کرے تو ایسا ہی (خطاب کیا
 کر۔ صاحب عقل بنو۔ تم غمگین مرنے والے ہو۔ ایک دن
 کوئی جنازہ آپ کی مجلس میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ اس
 مرنے والے کی حالت دیکھتے بھی جو کہ جب موت آپہنچی تو اُس نے
 اس کو مدہوش کر دیا اور ہوش و حواس کھو دئے کہ اپنے اقارب
 میں سے بھی کسی کو یہ نہ پہچان سکا۔ یہی حال معرفت کا ہے کہ جب
 وہ مومن کے قلب پر وارد ہوتی ہے تو اُس کو مدہوش کر دیتی ہے۔
 اور اس کے ہوش و حواس کھو دیتی ہے کہ وہ بجز اپنے پروردگار
 جل جلالہ کے کسی کو بھی نہیں پہچانتا۔

تتمة

الغرض آخر
 تجھ کو کھلائی گئی اور
 یکے درمیان فضل
 سے نہ ہے تو کسی
 تجھ کو کھلائی گئی
 جی لگا نکالیں
 تم گھر سے پہلے
 یہاں تک
 لگا اُس نیت کا
 وہ پہنچا دے گا تو
 نئے مکان بنادینا
 خطاب کرے گا
 سے بخار دفع کر
 ور کر سکتا ہے
 پھر ایسی بے سود
 ان کے پاس
 وہ بیماروں کا
 عذاب پر ترس
 ہی کے پاس
 کہ بائے بھیبی
 سانسے تقدیر
 ورنہ کے لئے
 بس اس وقت
 کا بھی وعدہ ہے
 کی موافقت کر

ذکر وفاتہ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

اِسْتَوْصَى عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالِدَهُ الْعَظِيمَ : رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فِي مَرَمِ مَوْتِهِ : فَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلَیْكَ بِتَقْوَى اللہِ وَطَاعَتِهِ وَلَا تَخَفْ أَحَدًا وَلَا تَرْجُفْ : وَاسْئَلِ الْخَوَارِجَ كُلَّهُمْ إِلَى اللہِ : عَزَّ وَجَلَّ وَاطْلُبْهُمُ وَلَا تَشْجُرْ بِأَحَدٍ سِوَى اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ إِلَّا عَلَیْكَ بِسُجْدَاتِهِ : التَّوْحِيدُ التَّوْحِيدُ وَجَمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِيدُ : وَقَالَ فِي مَرَمِ مَوْتِهِ إِذَا مَتَّ الْقَلْبُ مَعَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُو مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنَا لَبٌّ لَا قِشْرٌ : وَقَالَ لَا وَلاَدَہُ بَعْدَ دَاوَمِ حَوْنِ قَانَا مَعَكُمْ بِالظَّاهِرِ مَعَ غَيْرِكُمْ بِالْبَاطِنِ : بَنِي وَبَنِيكُمْ وَبَنِ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَلَا تَقِيسُونِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا تَقِيسُوا أَحَدًا عَلَيَّ : وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَدْ حَضَرَ عِنْدِي غَيْرُكُمْ فَأَوْسَعُوا لَهُمْ وَكَادُوا مَعَهُمْ : لَهُمْ رَحْمَةٌ عَظِيمَةٌ وَلَا تُضَيِّقُوا عَلَيْهِمُ الْمَكَانَ : وَخَدِّقِي بَعْضُ وَلَدِہُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَكَاتُہُ : عَفَّرَ اللہُ فِي وَلَدِكُمْ مَوَاتِ اللہِ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ بِسْمِ اللہِ غَيْرُ مَوْعِدِينَ : قَالَ ذَلِكُمْ قَوْلًا وَبَلَدًا : وَقَالَ وَبَلَدُكُمْ أَنَا لَا بَابِي بِشَيْءٍ : لَا يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ الْمَوْتُ يَا مَلِكُ الْمَوْتُ كُنْتُمْ بِنَا مِنْ دِيْنَوْلَا مَا سِوَاكَ : وَصَاحَ صَيْحَةً عَظِيمَةً وَفِيكَ فِي الْيَوْمِ

ذکر وفات

شیخ عبدالوہاب نے اپنے والد ماجد حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ سے آپ کے مرض الموت میں کچھ وصیت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اور اس کی اطاعت کو لازم کر لیجو اور نہ کسی سے خوف رکھو نہ طمع اور ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالہ کیجو اور اسی سے مانگیو اور حق تعالیٰ کے سوا نہ کسی پر بھروسہ رکھو نہ اعتماد۔ توحید توحید توحید سب چیز کا خلاصہ توحید ہے۔ آپ نے مرض الموت میں یہ بھی فرمایا کہ جب قلب حق تعالیٰ کے ساتھ ہو جاتا ہے تو نہ کوئی شے اس سے خالی رہتی ہے اور نہ کوئی چیز اس سے باہر نکلتی ہے۔ میں مغز ہوں پوست نہیں ہوں۔ نیز آپ نے اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کہ میرے ارد گرد سے دُور ہٹ جاؤ کہ میں ظاہر سے تمہارے ساتھ ہوں اور باطن سے دوسرے کے ساتھ ہوں۔ میرے اور تمہارے بلکہ ساری مخلوق کے درمیان اتنا بُعد ہے جتنا آسمان و زمین میں نہ مجھ کو کسی پر قیاس کرو اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو، نیز آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے سوا (فرشتے) آئے ہیں لہذا جگہ خالی کرو اور ان کے ساتھ باادب رہو۔ یہاں (فرشتوں اور ارواح انبیاء کا) بڑا ہوش ہے۔ ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔ ایک صاحبزادہ نے مجھے اطلاع دی کہ آپ یوں فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ مجھے بھی بخشے اور تمہیں بھی اور مجھ پر بھی توجہ فرمائے اور تم پر بھی۔ بسم اللہ (تشریف لائے خدا کے ہر وقت رکھو) رخصت نہ کئے جاؤ۔ ایک دن رات کامل آپ یہی فرماتے رہے۔ اور فرمایا کہ میں کسی شے کی بھی بردا نہیں کرتا نہ فرشتہ کی نہ ملک الموت کی۔ لے ملک الموت تم ہٹ جاؤ ہمارے لئے تمہارے سوا اور یہی کوئی ہے جو (قبض الوح) کا شکل ہو گا اس کے بعد ایک بڑی چیخ ماری۔ اور یہ اُس دن کا واقعہ ہے جس کی شام کو آپ نے وفات پائی اور آپ کے کسی صاحبزادے نے آپ کی طبیعت کا حال

الَّذِي مَاتَ فِي عَشِيَّتِهِ ۖ وَسَأَلَهُ بَعْضُ وَلَدِهِ
عَمَّا يَجِدُهُ فَقَالَ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ عَنْ شَيْءٍ
أَنَا هُوَذَا تَقَلَّبَ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
يَوْلَدُهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ أَنْتَ نَائِمٌ أَوْ مُتُّ ۖ مَوْتُكَ
فِي وَقْتٍ أَنْتَبَهُمْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَمَاعَةُ أَوْلَادِهِ
عِنْدَهُ وَوَلَدُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ كَتَبَ عَنْهُ فَقَالَ
أَمَّتْهُ عَفِيفًا لِي كَتَبَ ۖ فَأَخَذَتْ وَكَتَبَتْ
سَجْعَلُ اللَّهِ بَعْدَ عَسْرِ لَيْسَ لَهُ مَرْءٌ وَابْتِخَارَ
الْقِفَائِلَ عَلَى مَا جَاءَتْ ۖ أَلْحَمُّهُ يَتَغَيَّرُ وَالْعِلْمُ
لَا يَتَغَيَّرُ ۖ أَلْحَمُّهُ يَسْتَمُ وَالْعِلْمُ لَا يَسْتَمُ ۖ لَا
يَنْقُضُ عِلْمُ اللَّهِ حِكْمَتَهُ ۖ وَأَخْبَرَنِي وَلَدُ الْأَعْبَدِ
الرَّزَاقِ وَمَوْسَى أَنَّهُ كَانَ يَزْفَرُ يَدَهُ فَا
يَمُدُّهَا وَيَقُولُ ۖ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ ۖ ثُمَّ بَوَّأُوا دُخُولًا فِي الْقَبْرِ هُوَذَا
أَجْبَى إِلَيْكُمْ ۖ وَكَانَ يَقُولُ ۖ ارْفَعُوا أَرْفَعُوا
ثُمَّ آتَاهُ الْحَقُّ وَسَكَرَاتُ الْمَوْتِ ۖ فَكَانَ
يَقُولُ اسْتَعْنَتْ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَحْتَسِبُ الْمَوْتُ ۖ سُبْحَانَ
مَنْ تَعَمَّرَ زَرْبًا بِالْقُدْرَةِ وَقَعَمَّرَ عِبَادَهُ
بِالْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ ۖ وَأَخْبَرَنِي وَلَدُ مَوْسَى أَنَّهُ
لَمَّا قَالَ تَعَمَّرَ زَرْبًا لَمْ يَمُوتْ هَا
لِسَانُهُ عَلَى الْقِصَّةِ فَمَا
زَالَ يُكْرَرُهَا حَتَّى قَالَ
لَعَنَ زَوْجًا بَهَا

فی قدس سرہ
باکرا اللہ کا تقویٰ
رکھو نہ طبع۔

سے مانگیو اور
بد تو حید تو حید
بھی فرمایا کہ

اس سے
میں غز ہوں
فرمایا کہ

اے ساتھ
اور تمہارے
زمین میں نہ

را آپ نے
کرو اور ان
ہو ہے۔ ان پر

فرماتے تھے
اور مجھ پر
روقت رہو (۱)

اور فرمایا
اے ملک الموت
حق کا شکر

بس کی شاکر
ت کا حال

پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کوئی کچھ نہ پوچھے میں وہی ہوں کہ علم
خداوندی میں کروٹیں لے رہا ہوں نیز اپنے صاحبزادہ عبدالجبار سے فرمایا کہ تم
سورج ہو یا جاگ بھ تو تم لوگ میرے اندر فنا ہو جاؤ کہ بیداری نصیب ہوگی
میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صاحبزادگان کی ایک جماعت آپ کے پاس
موجود تھی اور آپ کے صاحبزادہ عبدالعزیز (جو کچھ بھی دہن مبارک سے نکلتا
تھا لکھ رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ (قلم کا غذا) عقیقت کو دے تاکہ
وہ لکھے۔ چنانچہ میں نے لے لیا اور لکھنا شروع کیا۔ سبجمل اللہ
بعد عسر لیسرا (عنقریب حق تعالیٰ مشکل کے بعد آسانی عطا فرمائے گا)
صفاتِ خداوندی کے متعلق اطلاعیں جس طرح آئی ہیں اسی
طرح ان پر عبور کرو۔ حکم بدل جایا کرتا ہے۔ مگر علم نہیں
بدلا کرتا۔ حکم منسوخ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر علم منسوخ نہیں ہوتا
کرتا۔ اللہ کا علم اس کے حکم سے ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور آپ کے
صاحبزادگان عبدالرزاق و موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ آپ ہاتھ اٹھاتے
اور دراز فرما کر یہ کلمات کہتے تھے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تو بہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ میں تمہارے پاس آتا ہوں ۖ
نیز آپ فرماتے تھے۔ زنی کرو زنی۔ اس کے بعد حق اور سکرات
موت آپہنچی۔ چنانچہ آپ فرماتے لگے کہ میں مدد لیتا ہوں لا الہ
الا اللہ سے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو ہمیشہ زندہ و قائم رہنے
والا ہے کہ نہ وفات پائے گا اور نہ اس کو موت کا اندیشہ۔ پاک ذات
ہے جس نے غلبہ پایا قدرت سے اور غالب ہوا اپنے بندوں پر موت کا
حکم لگا کر کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں ۖ
اور آپ کے صاحبزادہ موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ جب آپ نے (اس
وعظ میں) تعزیر کا لفظ کہا تو آپ کی زبان اس کو ٹھیک طور پر ادا
نہ کر سکی۔ پس آپ اس کو بار بار دہرتے رہے۔ یہاں تک کہ کہا تعزیر
کہ آواز کھینچی اور سختی کے ساتھ اس کو نکالا حتیٰ کہ زبان نے

صَوْنَهُ وَشَدَّ دَهَا حَتَّى صَمَّ لِسَانُهُ حَتَّى قَالَ
 اللَّهُ بِأَلَلِهِ ۖ اللَّهُ ثُمَّ خَفِيَ صَوْنُهُ وَلِسَانُهُ
 مَلِكُهُ بِسَقْفٍ حَلِيقِهِ ۖ ثُمَّ مَاتَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَأَرْصَاهُ ۖ وَجَمَعَ بَيْنَنَا وَيَسْتَنِي فِي مَقْعَدٍ مِنْهُ
 عِنْدَ يَمِينِكَ مُقَدِّمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ۖ وَصَلُّوا عَلَى اللَّهِ عَلَى سَيِّدِ
 الْأَنْبِيَاءِ وَمُقَدِّمِ الشُّفَعَاءِ مُحَمَّدٍ
 خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ۖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

اس کو صحیح ادا کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ اللہ اللہ اس کے بعد
 آواز پست ہو گئی اور زبان مبارک تالو کو چپٹ گئی۔ اس کے بعد
 انتقال فرمایا۔ فاما اللہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ راضی ہو اُنے
 اور ان کو راضی رکھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان اجتماع فرما
 پتے ٹھکانے میں قدرت والے پادشاہ کے پاس اور ہر قسم کی تعریف
 و شہری کو زیبا ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا، اور اللہ
 کی رحمتیں نازل ہوں سردار انبیاء اور شفاعت کرنیوالی جماعت
 کے سپہ سالار سیدنا محمد پر جو بہترین مخلوقات ہیں صلے اللہ علیہ
 و علی آلہ و اصحابہ اجمعین ۝

عاشق الہی عفی عنہ مترجم